READER BURAQ

آخری عشق

تحریر : مس لانا

وہ فون پر بات کرتا آگے بڑھ رہا تھا جب اک لڑکی سے اُس کی ٹکر ہوئی

اہ۔۔۔۔ہنوز وہ چیختی پیچھے لڑکڑائی تھی

ابھی وہ گرتی کے سامنے کھڑا شخص اُسے تھام چکا تھا

ابرش سنبھلتی سیدھی ہوئی جب سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اُس کی نظریں تھمی تھی

وہ بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس ہنوز آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے اک لمبا چوڑا وجود لیے جس کی رنگت میدے کی طرح سفید شفاف تھی گالوں پر ہلکی ہلکی بیرڈ چہرے پر بے حد سنجیدگی لیے وہ شخص کمال لگ رہا تھا وہ جو کوئی بھی تھا بلا کا خوبصورت تھا

وہ فوراً خود کو کمپوز کرتی سیدھی ہوئی کیونکہ خوبصورتی میں وہ بھی کم نہیں تھی اُس کی شہد رنگ جیسی گہری آنکھیں گوری شفاف رنگت گلابی لب چھوٹی سی ناک وہ تقریباً بیس سال کی اک خوبصورت لڑکی تھی

کیا مسئلہ ہے دیکھ کر نہیں چل سکتے آپ؟؟ فون ضروری ہے چاہے سامنے والا مر جائے پھاڑ سے ٹکرا کر۔۔۔ ابرش غصے سے بولی

جب اُس کی بات پر میر نے اپنے آنکھوں پر لگے چشمے کو اُتارا جب اُس کی جھیل جیسی نیلی گہری آنکھیں ابرش کے سامنے آئی اُس کی آنکھیں دیکھ وہ سٹل ہوئی تھی میر کی آنکھیں بے انتہا سرد تھی ہر جذبے سے پاک لیکن اُس

شخص کی آنکھیں واللہ نہایت خوبصورت تھی وہ اک مکمل مرد تھا اُس کی عمر تیس سال لگ رہی تھی صحیح معاینوں میں وہ اک خوبصورتی کی مثال تھا

Excuse me miss

وہ اپنی بھاری گھمبیر لیکن نہایت خوبصورت آواز میں بولا

جب کے ابرش جواب تک سٹل اُسے دیکھ رہی تھی اُس کی خوبصورت جان لیوا آواز پر مزید ساخت ہوئی تھی

ہیلو مس؟؟ اگر آپ کی خیالی سوچے ختم ہو گئی ہو تو ہٹے سامنے سے مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔

وہ جو میر کو دیکھنے میں مصروف تھی اب اُس کی بات پر غصے سے اُسے گھورنے لگی

میری بات سنے ٹکرائے آپ ہے میں نہیں فون پر بات کرتے ہوئے آپ آرہے تھے میں نہیں اک تو اتنا برا ٹکرائے ہے میری پسلیاں حل گئ

اور اوپر سے آپ مجھے کہے رہے ہیں کے میں سامنے سے ہٹوں آپکو دیر ہو رہی ہے تو آپ کے خیال میں میں ویلی ہُوں مجھے کوئی کام دھندا نہیں ساری دنیا کے کام آپ کے پاس ہے

اسلئے بقول آپ کے ہم تو نکمّے ہے میری بات سنے مجھے بھی دیر ہو رہی ہے میرے ان نازک کندھوں پر بہت کام ہے اوپر سے اپ نے میرا اتنا قیمتی وقت ضائع کر دیا ابرش تیش میں اتی غصے سے بولی

دیکھیں مس مجھے بہت دیر ہو رہی ہے ورنہ اپ کی بات کا جواب میں بہت اچھے سے دیتا اس لیے اپ خاموشی سے ہٹے مجھے جانا ہے۔۔ میرا اپنے غصے کو قابو کرتے بولا کیونکہ اسے جلدی پہوچنا تھا

نہیں مسٹر اب آپ مجھے بتائے کے آپ میری بات کا جواب اچھے سے کیسے دیتے مجھے بھی تو پتہ چلے

ابرش اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتی بولی

جب کے میر کا دماغ غصے سے چور تھا میر اپنے غصے کو ضبط کرنے کیلئے گہرے گہرے سانس لے رہا تھا میر نے اپنے غصے پر قابو پانا سیکھا ہی کہا تھا لیکن کیونکہ میر کسی لڑکی سے بحث کرنا فضول سمجھتا تھا اور دوسرا یہ موقع نہیں تھا میر کو جلد گھر پہنچنا تھا اسلئے وہ زندگی میں پہلی بار ضبط کیے کھڑا تھا جب کے سامنے کھڑی لڑکی بھوکے شیر کو بار بار جگا رہی تھی اس سب کے نتیجے کو جانے بغیر

میر سائڈ ہوتا بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا آگے کو بڑھا تھا کیونکہ میر جانتا تھا وہ یہاں اک منٹ اور کھڑا رہا تو وہ خود پر ضبط کھو دیگا

ارے کہا جا رہے ہو بتا کر تو جاؤ میری بات کا جواب کیسے دیتے۔۔

وہ پیچھے سے چلا کر بولی لیکن افسوس تب تک میر بہت دور جا چکا تھا وہ اسکی بات نہیں سن سکا

پتہ نہیں کیسے کیسے لوگ آجاتے ہے۔۔۔وہ غصے سے بڑبڑاتی باہر نکلتی گاڑی میں بیٹھی تھی جب ڈرائیور نے گاڑی گھر کی جانب بھگائی

وہ پیر پٹھکتی اپنے الشان گھر میں داخل ہوئی ہول سے اتی آوازوں کو سن

ابرش نے وہی کا رخ لیا

اُس نے ہول میں دیکھا جہاں سارے گھر والے موجود گپے مار رہے تھے

جب کے داداسائی کے برابر میں بیٹھے شخص کو دیکھ اُس کی آنکھیں حیرت

سے پھیلی تھی

سب گھر والے اُس شخص سے باتیں کرتے ہوئے نہایت خوش نظر آرہے

تھے جیسے ساری دنیا کی خوشیاں ان کے قدموں میں ہو جب کے داداسائی

کے برابر میں بیٹھا خوبرو مرد ساتھ کوفی پی رہا تھا

ارے ابرش آگئی بیٹا آو شاہ میر سے ملو

صائمہ بیگم اُسے اک جگہ کھڑے دیکھ مسکرا کر بولی

جب سب کے ساتھ شاہ میر نے بھی اوپر دیکھا سامنے ابرش کو دیکھ اُس کے

چہرے کے تاثرات بگڑے تھے

ج۔جی بڑی ماما۔۔ابرش فوراً ساخت کیفیت سے نکلتی

بولی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اگے بڑھتی صوفے پر بیٹھی

میر میرے بچے ہم سب نے تمہیں بہت یاد کیا میر اشہزادہ صائمہ بیگم نم انکھوں سے میر کی بلائے لے رہی تھی

میں نے بھی آپ سب کو بہت مس کیا ماما میر سب کو دیکھتا ہوا

بولا جب کے ابرش کو وہ ایسے اگنور کر رہا تھا جیسے وہ یہاں ہو ہی نا

جب کے ابرش کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو ہو رہی تھی میر

کا نام سن اُسے نہیں پتہ تھا یہ شاہ میر ہے وہ ساخت سی بیٹھی تھی

م۔ماما یہ شاہ میر ہے میرے کزن؟؟

ابرش آمنہ بیگم کے کان کے قریب جھکتی بولی

ہاں بیٹا یہ شاہ میر ہے آپ کا کزن

آمنہ بیگم مسکرا کر بولی

اور بتاؤ بیٹا آپ کے بورڈ پر سب ٹھک ہے اتنے سالوں بعد

آئے ہو گھر کو رونق لگ گئی تمہارے جانے کے بعد

سب کچھ ادھورا سا لگتا تھا

آمنہ بیگم محبّت سے بولی

جی چھوٹی ماماسب ٹھک ہے ماشاءاللہ اور اک آرمی آفیسر کی زندگی ایسی ہی ہوتی ہے گھر سے سالوں دور رہنا لیکن

ہر روز آپ سب مجھے یاد اتے تھے

میرا شہزادہ کتنے دن کیلئے آئے ہو؟؟اتنے سالوں بعد آئے ہو بچے کچھ مہینے

تو رک جانا دادا سائی میر کو سینے سے لگائے پیار سے بولے

جی دادا سائی جب تک بورڈز پر کوئی خطرہ نہیں تب تک

یہی ہُوں اپ پریشان نہ ہو۔۔میر اُن کے سینے سے لگ مسکرا کر بولا اور

اتنے وقت میں میر پہلی بار مسکرایا تھا

جب کے اُسے مسکراتا دیکھ بے اختیار ابرش نے اپنی سانسیں روکی تھی وہ

ہنستے ہوئے نہایت خوبصورت لگ رہا تھا

میر نے اک بار بھی ابرش کو اُس کے بعد سے نہیں دیکھا تھا

میر میرے بھائی اندر داخل ہوتا مائم خوشی سے چہچہا جب

کے اُس کے ساتھ ہی اتی روحا سامنے میر کو دیکھ

خوشی سے مسکرائی تھی

جب شاہ میر مسکراتا مائم کے گلے لگا

کیسا ہے تُو کتنا بڑا ہو گیا میر کے چہرے پر بھی

خوشی صاف دکھائی دے رہی تھی

میں ٹھک ہُوں میری جان میں نے تُجھے بہت مس کیا

میرے بھائی مائم کی آنکھیں نم ہوئی تھی

ارے سینٹی مت ہو میرے جگر کے ٹکڑے میر اُس کی پشت

سہلاتا مسکرا کر بولا اتنے میں روحا آگے ائی جب شاہ میر

نے اُسے سینے سے لگایا

کیسے ہے بھائی آپ روحا مسکرا کر بولی

الحمداللہ گڑیا تُم بتاؤ کیسی ہو اور ماشاءاللہ تُم بھی

کتنی بڑی ہو گئی ہو شاہ میر پیچھے ہوتا بولا

وہ اسلئے بھائی کیونکہ آپ دس سال بعد آئے ہے

روحانم آنکھوں سے مسکرائی

جب کے ابرش سب دیکھ رہی تھی شاہ میر سب سے مل رہا تھا

جب کے وہ ابرش کو اک نظر دیکھنا گوارا نہیں کر رہا

تھا اور اب ابرش کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا

شاہ میر پاک آرمی کا سینئر آفیسر تھا

میجر شاہ میر سکندر "ہاں شاہ میر سکندر اک بہادر میجر"

فوجی تھا اپنے ملک سے پیار کرنے والا اپنے ملک کیلئے

اپنی جان وارنے کو تیار رہنے والا

شاہ میر اج سے دس سال پہلے فوج میں گیا تھا جب وہ بیس

سال کا تھا شاہ میر اور مائم بھائی تھے دادا سائی کے

بڑے بیٹے کے بچے جب کے ابرش اور روحا دونوں بہنے

تھی جو داداسائی کے چھوٹے بیٹے کی بیٹیاں تھی

شاہ میر اور مائم میں دو سال کا فرق تھا شاہ میر مائم سے

دو سال بڑا تھا جب کے روحا اور ابرش میں بھی دو سال

کا فرق تھا ابرش بیس کی تھی تو روحا اٹھارہ کی

شاہ میر جب آرمی میں گیا تھا جب ابرش دس سال کی تھی

اسلئے ابرش نے بس اج تک شاہ میر کا نام سنا تھا اور اُسے

نہیں پتہ تھا شاہ میر سے پہلی ملاقات اُس کی ایسے ہو گی

روحا زدہ وقت مائم کے ساتھ گزارتی تھی وہ اُسے بھائی نہیں

کہتی تھی وہ اُسے مان کہے کر پُکارتی تھی جب کے اپنے

سے آٹھ سال چھوٹی سی روحا سے مائم بہنو والا پیار کرتا تھا

مائم اک کامیاب بزنس مین تھا شاہ میر بچپن سے آرمی میں جانا چاہتا تھا

شروع میں اُس کے بابا نے منع کیا لیکن میر جو اک بار ٹھان لیتا تھا وہ کر کے

رہتا تھا وہ اپنے بابا کی بات نہ مانتا آرمی میں گیا تھا اس طرح دو سال قبل احمد
صاحب اُس سے ناراض رہے تھے لیکن پھر شاہ میر
نے اُنہیں منالیا تھا وہ اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتے تھی ابھی احمد صاحب
یعنی میر کے بابا اور احسن صاحب
یعنی ابرش کے بابا کام کے سلسلے میں دوبئ گئے تھے
میر کے انے کی خبر سنتے وہ لوگ بھی جلد پاکستان انے کیلئے بے تاب تھے
میر سب سے ملتا اب واپس صوفے پر بیٹھا تھا جب بے اختیار اُس کی نظریں
ابرش پر گئی جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی اور
دونوں کی خوبصورت آنکھیں اک دوسرے سے ٹکرائی تھی
جب میر نے نظریں فوراً سرد کرتے اپنا چہرا پھیرا
سب میر سے ڈھیروں باتیں کر رہے تھے بچپن سے اج تک سب شاہ میر کو
میر نام سے پکارتے تھے
جاؤ میر ابچا ارام کرو کمرے میں جا کر تھک گئے ہو گے رات

کھانے پر ملتے ہے داد اسائی میر کو دیکھ بولے وہ جانتے

تھے لمبے سفر کے بعد میر تھکا ہوا ہو گا

میر اسباب میں سر ہلاتا جانے لگا جب اچانک وہ رکا اور پیچھے

مڑا ماما میرے سر میں درد ہو رہا ہے آپ اک کافی

بھجوا دیئے گا روم میں میر کو کافی سے ارام اتا تھا کچھ دی پہلے جو میر

کافی پی رہا تھا وہ ایسے ہی ٹھنڈی ہو چکی کیونکہ

سب سے ملتے ہوئے میر اپنی کافی نہیں پی پایا تھا

ٹھک ہے بیٹا میں بھجواتی ہُوں آپ کے کمرے میں

صائمہ بیگم اسباب میں سر ہلاتی کچن کی جانب بڑھی

تھی وہ خود اپنے بیٹے کیلئے کافی بنا رہی تھی حالانکہ

ملازمہ دو تین بار بول چکی تھی کے لائے بیگم صاحبہ میں بنا دیتی ہوں

کچھ دیر بعد صائمہ بیگم باہر ائی جب اُن کا فون بجا

ابرش

میری بچی یہ جا کر میر کو دے آؤ تمہارے بڑے بابا کی کول

ہے میں سن لوں ذرا وہ کافی کا مگ ابرش کی جانب بڑھاتی بولی

م۔ میں بڑی ماما ابرش کو سمجھ نہ آیا وہ کیا بولے اُس کی

بات پر صائمہ بیگم نے اسباب میں سر ہلایا جب ابرش نے

کپ تھاما اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ میر کا سامنا کیسے کریگی

ابرش آنکھیں بند کر کے کھولتی چھوٹے چھوٹے قدم سے

میر کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی اُس میں ہمت نہیں تھی میر کا سامنا

کرنے کی لیکن یہ کافی میر تک پہنچانی تھی

ابرش نہایت ہمت جمع کرتی اب شاہ میر کے دروازے کے اگے

کھڑی تھی اُس نے اک گہرا سانس کیا اور دروازہ بجایا

سامنے سے اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوئی

شاہ میر جو اپنے موبائل میں کچھ کرنے میں مصروف تھا اب بنا

اُسے دیکھے موبائل پر نظریں جمائے کافی کیلئے ہاتھ بڑھایا

جب بے ساختہ اُس نے نظریں اٹھائی سامنے ابرش کو دیکھ میر تھوڑا حیران ہوا

ابرش فوراً جانے کیلئے مڑی جب شاہ میر کی آواز پر اُس کے قدم
وہ جانے کیلئے مڑ چکی تھی اسلئے اب آنکھیں زور سے
میچتی ہمت جمع کرنے لگی

اُس کے رکنے پر شاہ میر تھوڑا آگے آیا اور ابرو اٹھائے اُسے
گھورنے لگا لیکن واللہ وہ اس طرح بھی قیامت ڈھا رہا تھا
کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا تھا کیا ابرش یہی سوچ رہی تھی
کیا خیال ہے کچھ دیر پہلے کے بارے میں ؟؟۔
آخر خاموشی مکمل ٹوٹی تھی اور شاہ میر کی سرد
آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی
ک۔کس بارے میں۔۔۔وہ فوراً انجان بنی نظریں نیچے تھمی
تھی ہمت تو تھی نہیں شاہ میر سے نظریں ملانے کی

اسلئے اک بار ہی دیکھتی چہرہ جھکا گئی تھی

Interesting!!

تمہاری تو یادداشت بھی کافی کمزور ہے شاہ میر سنجیدگی سے بولا

م۔میں جاؤں۔۔ابرش سے مزید شاہ میر کی نظروں

کی تاب برداشت نہیں ہو رہی تھی

میں نے اجازت دی؟؟ابھی کچھ دیر پہلے تک تو بہت بول رہی

تھی اور اب اسلئے کہتے ہے سوچ سمجھ کر بولنا چاہیئے۔۔

شاہ میر کا چہرہ اب بھی بے انتہا سرد تھا

جاؤ

شاہ میر کہتا اب اگے کی جانب بڑھا تھا جب ابرش

اک لمحے کی دیر کیے بنا جانے لگی

رکو۔۔۔لیکن اک بار پھر شاہ میر

کی آواز پر قدم رکے تھے

ج۔جی وہ نظریں جھکائے بولی ابرش اتنی بھی خاموش
مزاج نہیں تھی لیکن وہ چہا کر بھی شاہ میر کے آگے
کچھ نہیں بول پا رہی تھی
تمہارے چکر میں میری کافی ٹھنڈی ہو گئی جاؤ دوسری بنا
کر لاؤ۔۔کافی کا مگ اُسے تھماتے میر بنا اُسے
دیکھ بولا
جب ابرش نے میر کو گھورا لیکن زدہ دیر تک
آنکھیں نا ملا پائی اسلئے کافی کا مگ تھا متی
پیر پٹھکتی باہر چل دی
دے ائی بیٹا میر کو کافی؟؟؟
صائمہ بیگم اُسے اتا دیکھ بولی وہ بس ابھی فون رکھ کر
کھڑی ہی ہوئی تھی لیکن پھر ابرش کے ہاتھ میں مگ
دیکھ اُنہونے سوالیہ نظروں سے دیکھا

بڑی ماما ٹھنڈی ہو گئی وہ کہے رہے دوسری لاؤ۔۔وہ منہ پھلا کر
بولی جسے دیکھ صائمہ بیگم کے چہرے پر ائی مسکراہٹ
بے ساختہ تھی اُنہیں ابرش پر ٹوٹ کر پیار ایا
کوئی بات نہیں میری جان میں دوسری بنا دیتی ہوں وہ دے انا۔۔صائمہ
بیگم اُس کے سر پر پیار دیتی بولی اور ساتھ
کچن کی جانب بڑھی
ن۔نہیں بڑی ماما میں نہیں جاؤنگی دینے۔۔ابرش فوراً اُن کے پیچھے جاتی
بولی جب صائمہ بیگم نے مڑ کر وجہ پوچھی
بس بڑی ماما۔ایسے ہی وہ اتنے غصے والے ہے ہر وقت گھورتے
ہیں غصے سے۔۔ابرش کی دل کی بات اُس کے لبوں پر ائی
تھی جس پر صائمہ بیگم نے اپنی مسکراہٹ دبای
ہمم اچھا میر غصے سے گھورتا ہے میری بیٹی کو میں
پوچھونگی میر سے کے بھئی وہ میری بیٹی کو کیوں

غصے سے گھور رہا ہے صائمہ بیگم مسکراتی ہوئی
بولی اور ساتھ ساتھ کافی بنانے لگی

جی بڑی ماما اچھے سے کلاس لیے گا اُن کو ڈانٹے گا اور
بولیے گا ابرش کو اب غصے والی آنکھوں سے نا گھورے

۔۔۔وہ بڑے لاڈ سے صائمہ بیگم سے میر کی شکایت لگا رہی تھی
جب کے پیچھے کھڑا میر یہ ساری باتیں سن سلگ اٹھا تھا
اک تو غلطی ابرش کی تھی مول میں اوپر سے اب وہ
میر کی شکایت میر کی ہی ماں سے لگا رہی تھی

ماما۔۔۔میر کی آواز پر صائمہ بیگم اور ابرش مڑی جب کے
ابرش اپنے لب دانتوں تلے دبا چکی تھی اور ساتھ دعا
کر رہی تھی کے میر نے اُس کی شکایت نا سنی ہو

جی بیٹا۔۔۔صائمہ بیگم ابرش کے چہرے کو دیکھ
اپنی ہنسی بہت مشکل سے روک رہی تھی

ماما اگر ان محترمہ کی شکایتیں ختم ہو گئی ہو تو آپ پلز
مجھے کافی دیدیں میرا سر پہلے بہت درد کر رہا تھا اور
اب تو مزید کرنے لگا ہے۔۔۔ میر ابرش کو گھورتا ہے لفظوں
پر زور دیتے بولا
دیکھا بڑی ماما دیکھے کیسے گھور رہے ہیں یہ مجھے
ابرش نے موقعے پر چوکا مارا وہ صائمہ بیگم کے بازو پکڑتی
میر کی جانب اشارہ کرتی بیچارگی سے بولی
بڑی ماما یہ مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں دیکھے
میں جھوٹ نہیں بول رہی اللہ اللہ کیسے آنکھوں سے
!!! مجھے گھور رہے ہے بڑی ماما کچھ کرے
اپنے بارے میں کیا خیال ہے تُم جو مرضی کرو اور میں
گھوروں بھی نا۔۔ میر پھر سے اُسے خونخار
نظروں سے گھورتا بولا

بڑی ماما آپ کچھ کیوں نہیں بول رہی بولے نا دیکھے

دیکھے ذرا ایسے گھور رہے ہے جیسے

مجھے ابھی کھا جائینگے

ابرش بی بی بڑی ماما کے بیٹے سے بات کرو کیوں ماما کو بار

بار بیچ میں لا رہی ہو اگر میں ماما کو بیچ میں لایا تو

سب کچھ بتاؤ نگا۔۔میر دھمکی آمیز لہجے میں بولا

جب کے دوسری طرف میر کے منہ سے پہلی بار اپنا نام سنتے

ابرش کا مانو دل دھڑکنا بھول گیا تھا اسکو اج اپنا نام

بے انتہا خوبصورت لگ رہا تھا

ان کی نوک جھوک سن صائمہ بیگم مسلسل مسکرا رہی تھی

بھئی میر میری بچی کو غصے والی آنکھوں سے نا گھورا کرو

اسے پیار سے گھورا کرو کیوں ابرش میں نے ٹھک کہا نا؟؟

ہاں بڑی ماما ٹھک کہا آپ نے پیارس۔۔۔ابرش جلدی سے بولی

جب اک دم اُس کی زبان کو بریک لگا کیونکہ وہ نا سمجھی
میں بول گئی تھی لیکن جب بات کا مفہوم سمجھ ایا تو
چپ ہوئی
اب صائمہ بیگم مسکراتی کچن سے باہر چلی گئی
جب کے پیچھے شاہ میر بڑے غور سے ابرش کا
جھکا ہوا چہرہ دیکھنے لگا
!!!پیارہاں
میر اُس کے روبروں کھڑا ہوتے پیر واٹھائے بولا
م۔مجھے بڑی ماما بلا رہی ہے میں اتی ہُوں
ابرش اب جلدی سے بولتی جانے کیلئے بڑھی
اگر اک قدم اور آگے بڑھایا تو بڑی ماما کا
بیٹا وہ کریگا جس سے تم بنا اجازت کے جانے
کے قابل نہیں رہو گی

میر کی دھمکی پر تو مانو ابرش کے قدم آگے بڑھنے کا نام
نہیں لے رہے تھے وہ اک جگہ سٹل ہو چکی تھی جب
شاہ میر چلتا اُس کے سامنے ایا
میں تمہیں غصے سے نا گھوروں بلکہ پیار سے گھوروں
تو مس ابرش سکندر کیا آپ برداشت کر پائنگی
شاہ میر سکندر کا پیار سے گھورنا
شاہ میر کی بات پر ابرش جی جان سے کانپی تھی اُس کی
سانسیں مدھم ہونے لگی جسے دیکھ شاہ میر بہت
لطف اندوز تھا شاہ میر ابرش کے چہرے پر ہراتے
جاتے زاویے بہت غور سے دیکھ رہا تھا
کیا تم کچھ نہیں بولو گی ؟؟؟
شاہ میر شوخ لہجے میں بولا وہ انتہا کا
سنجیدہ مرد تھا لیکن اج پہلی بار شاہ میر کا لہجہ شوخی تھا

میر تُو یہاں کھڑا ہے میں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں
تجھے مائم کچن میں داخل ہوتے بولا جب کے پیچھے روحا بھی
اتی دکھائی دی اُن کے اتے ہی ابرش نے خوشی کا کلمہ پڑھا تھا
ہاں میں کچھ ضروری بات کر رہا تھا مس ابرش سے۔۔۔ شاہ میر
شوخ نظروں سے ابرش کی جانب اشارہ کرتا بولا جس کا چہرہ اٹھنے کا نام نہیں
لے رہا تھا
اہ نو اس کا مطلب ہم نے ڈسٹرب کر دیا۔۔ مائم معصومیت
سے بولا جب کے روحا بے ساختہ مائم کے چہرے کے
زاویے دیکھ ہنس پڑی
کمینے بہت فالتو بولنے لگا ہے تُو بول کیا
بولنے ایا تھا۔۔ شاہ میر مائم کو دیکھ بولا
نہیں میر میرے بھائی مائم سکندر کبھی فالتوں نہیں
بولتا ہمیشہ جو بات وہ کہے دیں پتھر کی لکیر بن

جاتی ہے لیکن فلحال آپ چلے توذرا

اوکے۔۔مائم کی آنکھوں میں دیکھ شاہ میر سمجھ گیا تھا

وہ دونوں ہی انتہا کے سنجیدہ اور خبر و مرد تھے میر

نے اک نظر ابرش کو دیکھا اور پھر مائم میر دونوں ساتھ میر کے کمرے کی

جانب بڑھے تھے

اور پیچھے روحا اور ابرش باتوں میں لگی تھی

ابرش کا چہرہ گلاب بکھیر رہا تھا جسے

دیکھ روحا مسکرا رہی تھی

کمینے

کمرے میں اتے ہی مائم نے کشن اٹھا

کر میر کو دے مارا جسے میر کیچ کر چکا تھا

کیا ہوا بے

میر پر سکون سا بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا

میر کا کمرہ نہایت بڑا اور الشان تھا کمرے میں میر
کی بہت ساری تصویریں لگی تھی جب کے چینجنگ
روم اور باتھ روم دونوں الگ تھے کمرے میں موجود
ہر چیز نہایت قمتی تھی
ڈریسنگ پر رکھے میر کے پرفیومز کمرے کے بیچوبیچ جہاز سائز بیڈ
یہ کمرہ واقعی اک خوابوں میں سوچا جانے
والا کمرہ تھا

کیا ہوا ابھی بتاتا ہوں۔۔مائم اُس کے سامنے والے صوفے
پر بیٹھا پچھلے ہفتے اتوار کے دن میں نے تجھے ٹھک
شام ساتھ بج کر دو منٹ پر کول کی تھی اور تیرا فون
بزی جا رہا تھا حالانکہ اتوار کو تُو چھے بجے ہی فری
ہو گیا تھا
اور اس کے تھوڑی دیر بعد میں نے دوبارہ فون کیا تو تُو نے فون نہیں

اٹھایا کمینے۔۔۔مائم نے کشن اٹھا کر پھر سے میر کو دے مارا جو میر پھر کیچ کر چکا تھا

ابے میں نے دیکھا نہیں ہو گا اور تُجھے

کیا ہے میں کسی سے بھی بات کروں۔۔میر نے اُسے تنگ کیا

مجھے کیا ہے میں بتاتا ہوں مائم اٹھتا اب بیڈ پر لیٹے

شاہ میر کے اُوپر پیلو کی بارش کرنے لگا مائم کشن

کھینچ کھینچ کر شاہ میر کو مار رہا تھا جس کی وجہ سے

پیلو سے نکلتی سفید روئی پورے کمرے میں پھیل چکی تھی

ابے سالے۔۔میر اٹھا اور خود بھی پیلو اٹھاتا مائم پر برسانے

لگا کوئی باہر والا ان دونوں سنجیدہ مردوں کو ایسے

دیکھتا تو گش کھا کر مر جاتا باہر تو یہ دونوں مسکراتے

بھی بڑی مشکل سے تھے

باہر کی دنیا کیلئے وہ سنجیدہ بھائی تھے ورنہ کمرے میں

وہ دونوں اصلی بھائی بن جاتے تھے جو ہمیشہ اک

دوسرے کے سر پر کھڑے رہتے تھے

U know brothers goals😛❤

کمینے رک۔۔شاہ میر بیڈ پر چڑھا اُسے روک رہا تھا کیونکہ اک

دوسرے کو مارنے کے چکر میں میر کے ہاتھ سے پیلو

چھوٹ کر کہی دور جا گرا تھا اور مائم رکنے کا نام

نہیں لے رہا تھا وہ پیلو میر پر برسائے جا رہا تھا

تُو رک سالے۔۔۔مائم بیڈ پر چڑھا تھا دونوں کے خوبرو

چہرے لال ہو رہے تھے دونوں کی حالت خراب ہوئی

پڑی تھی دونوں کی شرٹ بے ترتیب تھی

بال ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے لیکن دونوں اس

ہلیے میں بھی نہایت پر کشش لگ رہے تھے

تُو اک بار بس اک بار وہ پیلو مجھے پکڑا پھر دیکھ تیرا

آٹا پاٹا۔۔ میرا اپنی خوبصورت آواز میں بولا جب کے

مائم اب بیڈ پر چڑھ چکا تھا اور شاہ میر بیڈ سے

اترتا آگے کو بھاگا تھا

مائم فوراً بیڈ سے اترتا میر کے پیچھے بھاگا کمرے کی حالت

دیکھنے والی نہیں لگ رہی تھی ابھی کچھ دیر پہلے

الشان میر کا کمرہ اب پیلو کی روئی سے بھرا تھا

تقریباً کمرے کے سارے پیلو کا مائم ستیاناس کر چکا تھا

کون کہے سکتا تھا "میجر شاہ میر سکندر" اور بزنس ٹائیکون

مائم سکندر "بند کمرے میں اک دوسرے کیلئے ایسے ہے"

باہر جو اک لفظ فضول بولنا گوارا نہیں کرتے تھے اندر

کچھ یہ عالم تھے

میرا آگے بھاگ رہا تھا اور مائم میر کے پیچھے اور بھاگتے بھاگتے

وہ لوگ کب باہر لون میں آ گئے اُنہیں پتہ ہی نہیں چلا

جھٹکا تو تب لگا جب لون میں سب کو بیٹھے پایا

دونوں اک جھٹکے سے رکے اور سامنے بیٹھے دادا سائی صائمہ

اور امنہ بیگم کے ساتھ احمد اور احسن صاحب جو

ابھی ہی بس دوبئ سے آئے تھے ابرش اور روحا ان دونوں کو

ایسے دیکھ سب حیرت کی دنیا میں گیے تھے

سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھی جب کے ابرش

اور روحا منہ پر ہاتھ رکھے گش کر گئی تھی جب کے میر

اور مائم اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

وعلیکم السلام میرے شیر۔۔احمد صاحب نے میر

کو اپنے سینے میں بھینچا میر اگے بڑھتا

احسن صاحب سے ملا

جب کے ابرش تو اب تک سٹل تھی کہا شاہ میر کا سنجیدہ

روپ جو وہ پچھلے تین گھنٹے سے دیکھ رہی تھی اور

اک یہ شاہ میر دوسری طرف مائم بھی اپنی حالت اپنے
ہاتھوں سے ٹھک کرنے کی بے جاں کوشش کر رہا تھا
بچے آپ دونوں کون سی جنگ لڑ رہے تھے
صائمہ بیگم اپنے دونوں خوبرو بیٹوں کو دیکھ
بولی جن کی حالت کافی نساز نظر آ رہی تھی
ماما میر نے شروع کیا تھا۔۔مائم ساری ٹوپی میر پر رکھ گیا
جب کے اُس کی بات پر میر نے حیرت سے مائم کو
گھورا جب کے باکی سب بھی اب میر کو ہی دیکھ رہے تھے
ماما جھوٹ بول رہا ہے پہلے اس نے شروع کیا تھا
آپ کو لگتا ہے میں ایسے لڑائی کرونگا۔۔میر کہے تو صائمہ بیگم سے رہا تھا
جب کے نظریں مائم پر
تھی میر آنکھوں میں مائم کو دھمکی دے رہا تھا کے مل بیٹا اکیلے میں
جب کے مائم اپنی مسکراہٹ دبائے میر کو

دیکھ رہا تھا جو میر کو مزید تب چڑھا رہی تھی

جاؤ میرے شیروں فریش ہو کر آؤ پھر کھانے

پر بیٹھتے ہے۔۔داد اسائی دونوں کے سرخ چہرے

دیکھ بولے جو بھاگنے کی شدت سے کافی سرخ ہو رہے تھے

پھر بالوں کی بے ترتیبی

لیکن وللہ کوئی ابرش سے پوچھتا کے ایسے رف ہلیے میں

میر کس قدر خوبصورت لگ رہا تھا وہ ابرش کی

سانسیں بری طرح اوتھل پوتھل کر چکا تھا

میر اور مائم دونوں اسباب میں سر ہلاتے کھڑے ہوئے

احمد اور احسن صاحب بھی سفر سے تھکے ہوئے آئے

تھے اسلئے سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے

میر کمرے میں داخل ہوا کمرے کی حالت دیکھ میر نے گہرا

سانس لیا کیونکہ وہ آرمی آفیسر تھا اور اُسے ہر چیز ترتیبی

سے پسند تھی ابھی میر ملازمہ کو آواز لگاتا کے اُسے
سامنے سے ابرش جاتی دکھائی دی جو اپنے کمرے
کی جانب جارہی تھی
ابرش بی بی ذرا اندر تشریف لائیے
میر کی نہایت سنجیدہ آواز ابرش کے کانوں سے ٹکرائی
وہ جو جلدی جلدی جارہی تھی اب رک کر آنکھیں
میچ چکی تھی
ابرش نے آنکھیں کھولی اور گہرا سانس لیتے میر کے کمرے کی
جانب قدم بڑھائے کمرے کی حالت دیکھ ابرش نے حیرت
سے میر کو دیکھا جو سینے پر دونوں ہاتھ باندھے
سنجیدگی سے کھڑا تھا اور اس طرح کھڑے وہ
واقعی اک آرمی آفیسر معلوم ہو رہا تھا
یہ کمرہ صاف کرو جب تک میں فریش

ہو کر آؤں یہ مجھے صاف چاہیئے۔۔چہرے پر انتہا
کی سنجیدگی لیے میر بنا اُسے دیکھ بولا
م۔میں؟؟؟ابرش کو یقین نا ایا کے وہ کمرہ صاف کرے
کیونکہ اج تک ابرش نے اک کپ اٹھا کر نہیں رکھا تھا اور میر اُسے
کمرہ صاف کرے کا کہے رہا تھا
تمہارے علاوہ یہاں کوئی ہے؟؟
میر نے الٹا سوال کیا اور ساتھ ڈریسنگ کی جانب قدم بڑھاے
پ۔پر آپ۔۔۔
م۔میں ملازمہ سے کہے دوں۔۔ابرش کو سمجھ نہیں
آرہا تھا وہ کیا بولے جب کے اُس کی بات پر میر کے
ڈریسنگ روم میں جاتے قدم رکے تھے
میں نے تمہیں کہا ہے کرنے کو یہ نہیں کہا کے ملازمہ سے
کرواؤ اسلئے اب بنا کچھ بولے میرے انے تک اسے صاف

کرو ورنہ۔۔۔میر کہتے کہتے رکا پھر شاور لینے باتھ

روم میں بند ہوا

یااللہ مجھے کیا ہو جاتا ہے اُن کے سامنے اتے ہی کچھ

بول ہی نہیں پاتی۔۔ابرش اپر دیکھتی بولی

میں کیسے صاف کروں کہاسے شروع کروں۔۔اُسے

سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہاسے شروع کرے

مان۔۔روحا روتی ہوئی مائم کے کمرے میں داخل ہوئی

مائم ابھی ہی فریش ہو کر ایا تھا اسلئے وہ مرر کے

سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا

اُسے روتے دیکھ مائم تڑپ اٹھا تھا اُن کی بچپن سے

کوئی بہن نہیں تھی اسلئے مائم ابرش اور روحا

کو اپنی بہن سمجھتا تھا اور روحا تو چھوٹی

تھی اسلئے وہ بلکل اپنی چھوٹی گڑیا کی طرح اُس

سے بہنوں والا پیار کرتا تھا

کیا ہوا گڑیا رو کیوں رہی ہو۔۔مائم تڑپ کر اگے ایا بچپن سے

روحا کو مائم نے پالا تھا وہ زدہ تر اُس کے پاس ہی ہوتی

تھی روحا کی اک خروچ پر مائم تڑپ اٹھتا تھا

جیسے اج

مان۔۔وہ سوں سوں کرتی بولی وہ اٹھارہ سال

کی ہو چکی تھی لیکن اج بھی وہ بلکل بچی تھی

جی بچے بتاؤ کیا ہوا مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمہیں روتا

دیکھ۔۔۔مائم کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی

جسے دیکھ روحا کے دل نے بٹ مس کی تھی

وہ روتے ہوئے اپنا ہاتھ مائم کے سامنے کر گئی مائم نے اُس

کے ہاتھ کو دیکھا جہاں انگلی سے خون نکل رہا تھا

چھوٹا سا کٹ تھا اسلئے تھوڑا سا خون تھا

کیسے لگا یہ میرے بچے میری گڑیا۔۔مائم نے اُس
کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بٹھایا اور فرسٹ ٹیڈ
بوکس لیتے گھٹنوں کے بل بیٹھا
اور یہ بھی تاریخ میں لکھا جاتا کے مائم سکندر کسی کے
قدموں میں بیٹھا تھا لیکن کیونکہ سامنے اُس کی گڑیا
تھی اسلئے اُس کے لیے مائم کی جان بھی حاضر تھی
و۔وہ چھری سے۔۔روحا کے انسوں اب بھی نہیں رک رہے تھے
وہ مسلسل رو کر سامنے بیٹھے اپنے مان کو تکلیف
دے رہی تھی
روحا میری جان میرا بچا خاموش بلکل اور کس نے
کہا تھا کے چھری سے کوئی کام کرو۔۔مائم اُس
کی انگلی پر پٹی کرتا بولا
ووہ مان م۔میں آپ کیلئے نیمبو پانی بنا رہی تھی۔۔

وہ اپنے چھوٹے سے ہاتھ سے اپنے انسوں صاف کرتی بولی

وہ اس وقت نہایت معصوم اور کیوٹ لگ

رہی تھی

لیکن گڑیا میں نے تو بولا ہی نہیں تھا آپ کو بنانے کا اور اگر

میرا دل کرتا میں ملازمہ سے کہے دیتا میں اپنی گڑیا سے

کیوں کام کرواتا جب مجھے پتہ ہے کے وہ جب جب کچن

میں جاتی ہے اپنے ساتھ کچھ نا کچھ کر کے اتی ہے

کیا مطلب مان آپ کہے رہے ہیں کے میں ہمیشہ کام خراب کر کے

اپنے ساتھ کچھ کر کے اتی ہُوں۔۔روحا اپنا رونا بھولتی

اب غصے سے مائم کو دیکھ بولی

سمجھدار ہو گیا ہے میرا بچا

اُس کی چھوٹی سی ناک غصے میں پھلی دیکھ مائم

اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

مان میں آپ سے ناراض ہو رہی ہوں ہٹے۔۔روحا

غصے سے اٹھتی اب جانے کیلئے آگے بڑھی

میرے گھرائی اک ننھی پری۔۔اک ننھی پری

چاندنی کے حسین رس پے سوار میرے گھرائی۔۔ہوں ں ں

اک ننھی پری

مائم اپنی پر کشش آواز میں گنگنا تا روحا کی

جاتی پشت کو دیکھ رہا تھا کے گانے کے بول

سن روحا کے قدم رکے

جب روحا نے اس گھر میں پہلا قدم رکھا تھا بچپن سے اج تک

جب جب روحا ناراض ہوتی تھی مائم اُسے یہی گانا سناتا

تھا جسے سن روحا کا غصّہ اک لمحے میں پانی ہو جاتا

تھا ان اٹھارہ سالوں میں کچھ بھی نہیں بدلا تھا روحا

اج بھی مائم کیلئے چھوٹی سی پری تھی

روحا پیچھے مڑی اور اپنے مان کی خوبصورت آواز میں کھوئی

مان یہ غلط ہے جب بھی میں غصے میں ہوتی ہوں آپ ایسے

ہی کرتے ہے مجھے بھی غصّہ کرنا ہے۔۔روحا منہ

کے زاویے بگاڑتی بولی

غصّہ ہونے کا حق ہے تمہیں لیکن اپنے مان سے ناراض

ہونے کا حق آپ کے پاس نہیں ہے بچے۔۔مان مسکراتا

اُس کی سرخ ہوتی ناک دباتا بولا

جس پر روحا کھل کر ہنسی وہ مائم کیلئے دل میں بہت کچھ

بسا کر بیٹھی تھی جب کے سامنے کھڑا شخص اُسے اپنے

بچے کی طرح پالتا اور پیار کرتا تھا اپنی جان سے

عزیز بہن سمجھ کر

ایسے ہی ہنستی رہا کرو گڑیا

مائم اُس کے کھلکھلا کے ہنسنے پر بولا

میر فریش ہو کر باہر نکلا جہاں ابرش سائڈ ٹیبل
پر رکھی میر کی تصویر اٹھائے بڑی غور اور دلچسپی
سے دیکھ رہی تھی میر کے چہرے پر اک مسکراہٹ
نے جگہ لی جسے وہ اگلے ہی لمحے بڑی مہارت سے چھپا گیا
اگر میری تصویر کو نہار لیا ہو تو پیچھے مڑ جاو
اپنی مسکراہٹ اچھی طرح چھپائے میر اس کی پشت سے
کچھ فاصلے پر کھڑے سنجیدگی سے بولا جب کہ
ابرش ہڑبڑا کر پیچھے مڑی اپنی چوری پکڑے جانے
پر وہ اپنا لب دانتوں تلے دبا گئی
م۔ میں تو صاف کر رہی م۔ میں تصویر نہیں دیکھ رہی تھی
وہ اپنی حرکت کو چھپانے کی کوشش کر رہی
تھی اس بات کو جانتے ہوئے بھی کے سامنے کھڑا
شخص اک آرمی آفیسر ہے جس کی آنکھیں دماغ

ہر وقت ہر چیز کو بنا دیکھے بھی محسوس کر لیتے ہیں

میر نے ایبر واٹھائے اُسے دیکھا پھر پورے کمرے میں

نظر دوڑائی جو صاف ستھرا چمک رہا تھا

Hmm impressive!!

بہت خوب مجھے پسند ایا

کمرے کی میر کو تعریف کرتا دیکھ ابرش گہرا مسکرائی جب کے

اُس کی اگلی بات پر ابرش کی مسکراہٹ سمٹی تھی جب کے

چہرے کی ہوائیاں اڑی تھی

اسلئے اب سے روز میرے کمرے کی صفائی تُم

کرو گی۔۔ میر نے دھماکا ہی تو پھوڑا تھا ابرش

کے سر پر

کیا

ابرش چیخی تھی کیونکہ اتنی مشکل سے خون پسینہ

اک کیے ابرش نے میر کے روم کی صفائی کی تھی اور

اب میر کہے رہا تھا کے روز

ارام سے لڑکی جس طرح تم چیخ رہی ہو

مجھے لگ رہا کے بورڈر پر دشمنوں نے حملے کر دیا

اُس کے چیخنے پر میر اُسے دیکھ بولا

م۔ میں نہیں کرونگی م۔ مجھ سے نہیں ہوتا یہ کام

ابرش نے ہمت کرتے کہا جب کے نظریں نیچے تھی وہ

میر سے آنکھیں نہیں ملا پاتی تھی نجانے دونوں کے

بیچ ایسا کون سا احساس تھا

اک منٹ آپ کس بات کا مجھ پر حکم چلا رہے ہے

ابرش کا پارا ہائی ہوا تھا

بتاؤں کیا؟؟

میر اپنی نیلی آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑے

پوچھ رہا تھا جب کے قدم وہ لیتا اگے

بڑھ رہا تھا

ن۔ نہیں م۔ میں تو مذاق کر رہی تھی میں کر دونگی روز صفائی

میر کو قریب اتا دیکھ ابرش پیچھے ہوتی بولی جس پر

میر کے قدم رکے ابرش شیرنی سب کے سامنے ہو سکتی

تھی لیکن میر کے سامنے نہیں

ویری گڈ۔۔ شکر خود تمہارے دماغ میں بات آگئی ورنہ میر اکام بڑھ جاتا

میر اسباب میں سر ہلاتا بولا اور ساتھ مر رکے

سامنے جاتا بال بنانے لگا

ابرش اک نظر میر کو دیکھتی اب جانے کیلئے

مڑی اُس کا دل چھار ہا تھا وہ میر کو دیکھتی رہے لیکن

!!! پھر میر کی باتیں اور نظریں

اس وقت کھانے کی ٹیبل پر سب اچکے تھے احمد احسن

صاحب اور دادا سائی میر سے باتوں میں مصروف تھے

جب کے روحا پٹر پٹر بولے جا رہی اور مائم مسکرا

کر اُس کی بچکانہ باتیں سن رہا تھا

صائمہ اور امنہ بیگم آپس میں باتوں میں لگی

تھی جب کے ابرش خاموشی سے چہرہ

جھکائے کھانا کھا رہی تھی اک دو بائٹ لیتی وہ اٹھ کر جانے لگی

ابرش بچے کھانا تو کھاؤ

صائمہ بیگم فوراً بولی ابرش ٹھک سے کھانا

نہیں کھاتی تھی اسلئے کمزور ہو رہی تھی

جب کے صائمہ بیگم کی آواز پر سب اسی جانب متوجہ ہوئے تھے

بس بڑی ماما میں نے کھا لیا مجھے بھوک نہیں لگ رہی

ابرش میری جان میری بچی تُم بلکل اپنی صحت کا خیال

نہیں رکھتی اتنے دن ہو گئے تُم رات کا کھانا نہیں

کھا رہی دیکھو کتنی کمزور ہو گئی ہو

امنہ بیگم پریشانی سے بولی

امنہ بیگم کی بات پر میر کے ماتھے پر شکنجے

نمودار ہوئے تھے ابھی کوئی کچھ کہتا کے میر بولا

ابرش بیٹھو اور کھانا کھاؤ

میر کی سرد آواز سب کی سماعتوں سے ٹکرائی

لیکن مجھے بھوک۔۔ابرش بول رہی تھی جب

میر نے بات کاٹی جب کے باکی سب خاموشی

سے بیٹھے تھے

جب کھاؤ گی تو بھوک لگ جائیگی بیٹھو اور کھانا کھاؤ آئندہ

سے تم روز کھانا کھایا کرو گی چھوٹی ماما اگر یہ اب

کھانا نا کھائے تو مجھے بتایئے گا

میر ابرش کو غصے سے گھور رہا تھا

ابرش نے میر کو دیکھا جو اُسے بری طرح گھور رہا تھا پھر

اپنا حلق تر کرتی کرسی پر بیٹھی او خاموشی سے

چہرہ جھکائے کھانے لگی جس پر سب نے جہاں

اپنی ہنسی ضبط کی تھی وہی میر اب بھی اُسے گھور رہا تھا

سب جانتے تھے ابرش کا ضدی پن اسلئے میر کی اک آواز پر ابرش کے اس طرح بیٹھ جانے پر سب کو ہنسی آرہی تھی کیونکہ ابرش کسی کی نہیں سنتی تھی

مان پلز ہم لوگ سب آئسکریم کھانے چلے

ٹیبل پر بیٹھے روحانے نئی فرمایش کی

ہاں بچوں چلے جاؤ آپ لوگ باہر گھوم پھر کر آجاؤ

صائمہ بیگم چاروں کو دیکھ بولی

ماما میں نہیں جاؤنگا آپ لوگ چلے جائے میر نے منع کیا

اُسے کہا پسند تھا آئسکریم وغیرہ کھانا یا

گھومنا پھرنا

جب کے ابرش جو آئسکریم کا نام سن چہک اٹھی تھی اگلے

پل میر کے ناجانے پر اس کے چہرے پر اُداسی ائی تھی

نجانے کیوں اتنی جلدی ابرش کو میر سے لگاؤ ہونے لگا

تھا شاید میر تھا ہی ایسا جو دیکھتا اُسے بار بار دیکھنے

پر مجبور ہو جاتا

صائمہ بیگم جن کی نظر بے ساختہ ابرش

پر گئی تھی میر کے منع کرنے پر اُس کا اُداس

چہرہ دیکھ مسکرائی لیکن میر تھکا ہوا تھا اسلئے

صائمہ بیگم اُسے اج جانے پر فورس نہیں کر سکتی تھی

بچوں میر تھکا ہوا ہے آپ لوگ چلے جاؤ میر

کے ساتھ اگلی بار چلے جانا۔۔صائمہ بیگم مائم

روحا اور ابرش کو دیکھ بولی

پھر کل ہی جاتے ہے اب میر کے بنامزا نہیں آئیگا

مائم روحااور ابرش تینوں کے دل کی بات یہی

تھی جو مائم نے بولی

نہیں مائم تُم لوگ جاؤ اگلی بار چلونگا میں

میر ٹیبل سے اٹھتا ہوا بولا

پکا؟؟ مائم نے تنقید کی

ہمم پکا۔ میر نے اسباب میں سر ہلایا اور اپنے کمرے

کی جانب بڑھا وہ کچھ دیر ارام کرنا چاہتا تھا

مائم روحااور ابرش اب آئسکریم کھانے چل دیے تھے آئسکریم

کھا کر واپس انے میں رات تھوڑی زدہ ہو گئی تھی

روحا تو گاڑی میں ہی سو چکی تھی

سنسان راستہ تھا کے اک بائک اُن کی گاڑی کے

سامنے آکر رکی اُس بائک پر دو لڑکے سوار تھے

جن کے منہ ڈھکے ہوئے تھے

وہ دونوں لڑکے گاڑی سے اترتے کر کی جانب آئے اُن کے ہو لیے

سے معلوم ہو چکا تھا کے وہ لوگ چور اور ڈاکوں ہے اُنہیں

قریب اتا دیکھ ابرش سہم چکی تھی جب کے

مائم بنا خوف کے اُنہیں دیکھ رہا تھا

اے بنا کسی چالاکی کے جو بھی تمہارے پاس ہے نکالوں۔۔۔وہ

آدمی گن تانے بولا گن دیکھ ابرش کی حالت

خراب ہوئی تھی جب اُس لڑکے کی نظر پیچھے

بیٹھی ابرش پر گئی

اصلی مال تو پیچھے بیٹھا ہے اے باہر نکل

وہ لڑکا غلاظت سے ابرش کو دیکھ بولا ابرش اس وقت

پوری طرح شول سے خود کو ڈھاپے بیٹھی تھی اُس کا

چہرہ بمشکل تھوڑا دکھ رہا تھا

اُس کی بات سن مائم کا چہرہ غصے سرخ ہو چکا تھا ماتھے پر
رگے نمایاں ہونے لگی تھی وہ اُس کی بہن کے بارے میں
یہ گھٹیا الفاظ بول چکا تھا مائم نے وائس پروف بلوٹوتھ گاڑی
کے ڈیشبورڈ سے نکال کر سوئی ہوئی روحا کے
کانوں میں لگائے
اور اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے گاڑی سے باہر ایا جب
کے ابرش خوف سے کانپ رہی تھی
بکواس بند کر۔۔مائم اُس کے چہرے پر قوت سے دھاڑا تھا
ابھی وہ مائم کی دھاڑ سے سنبھلتے کے مائم نے شدت
سے پنچ اُس کے پیٹ میں دے مارا
ب۔۔بھائی۔۔ابرش نے روتے ہوئے مائم کو پُکارا ابرش کی آنکھوں
میں خوف ہی خوف تھا مائم ابرش کی آواز پر مڑا اک
لمحے کیلئے مائم کی نظر اُن گنڈوسے ہٹی تھی کے

اگلے پل اُس معائنے خیز خاموشی میں اک گولی کی

آواز نے شور مچایا تھا

ابرش کی چیخ بلند ہوئی تھی انسوں کسی پانی کی طرح

بہتے عارض بھگو رہے تھے وہ گنڈے گولی مائم کو

مارتے اب بھاگ چکے تھے

جب کے مائم اپنے بازو پر ہاتھ رکھے خون کی بنتی قطار

کو دیکھ رہا تھا مائم کے چہرے پر ڈر یا پریشانی کچھ

بھی نہیں تھی وہ اک بہادر مرد تھا

ب۔بھائی۔۔ابرش گاڑی سے نکلتی تیزی سے مائم کی جانب ائی

تھی

ب۔بھائی ا۔آپ ک۔کو گ۔گولی۔۔ابرش سے بولا نہیں جا رہا

تھا اس کے رونے کی وجہ سے ہچکیاں بن چکی تھی

گڑیا میں ٹھک ہُوں چھو کر گزری ہے گولی۔۔مائم اُسے

روتا دیکھ بولا مائم کے ہاتھوں سے خون کسی
قطار کی طرح بہے رہا تھا
ب۔بھائی م۔میں بابا کو کول کرتی ہُوں
ابرش کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اوپر سے اُس
کے رونے میں مزید اضافہ ہو رہا تھا آخر اج پہلی بار
اُس نے گولی چلتی دیکھی رہی
نہیں بیٹا سب سو رہے ہونگے رات بہت ہو گئی اور کیا ضرورت
ہے کول کرنے کی میں ڈرائیو کر سکتا ہُوں ہاسپٹل سے پٹی
کروا کے چلتے ہے گھر چلو بیٹھو۔مائم پر سکونی سے بول
رہا تھا تاکہ ابرش بھی ریلیکس ہو لیکن خون تیزی سے
بہتا دیکھ ابرش کی حالت خراب ہو رہی تھی
ہماری سوچ کے عین مطابق مائم نے تکلیف کو خود پر حاوی
نہیں کیا ہاسپٹل پوہو چتے پٹی کرائی اور گاڑی گھر

کی جانب بڑھای حد تک کے روحا اب بھی مزے سے
سو رہی تھی اُسے تو کسی چیز کی خبر تک نہیں تھی
پورے راستے ابرش خاموش رہی اُس کی آنکھوں کے سامنے
بار بار وہ منظر چل رہا تھا اُس نے اپنے انسوں بہت مشکل
سے روکے تھے ڈر خوف سے وجود اب بھی لزر رہا تھا اُس
کی حالت غیر ہو رہی تھی گھر پوھوچتے ہی ابرش
گاڑی سے نکلی
ابرش بچے روحا کو کچھ مت بتانا ورنہ وہ رو رو کر اپنی حالت
خراب کر لیگی۔مائم سوتی ہوئی روحا کی جانب اشارہ کرتا بولا
جس پر ابرش اسباب میں سر ہلاتی روحا کو بڑی مشکل
سے جگاتی اندر لے کر گئی روحا بھی نیند میں تھی اسلئے
فوراً اپنے کمرے میں جاتی واپس سو گئی
جب کے ابرش بھی اب اپنے کمرے میں آتی بے چینی کی انتہا

پر تھی اُس لڑکے کی غلاظت سے بھری نظریں یاد کرتی
پھر گولی چلنا وہ سب ابرش کو پاگل کر رہا تھا اُس
کے انسوں بے ساختہ بہنا شروع ہوئے تھے
صبح کے آغاز پر مائم تو صبح ہی آفس جا چکا تھا اج اُس کی
لندن سے آئے کلائنٹس سے میٹنگ تھی اسلئے جلدی جانا تھا
ٹیبل پر سب اچکے تھے جب کے ابرش خاموشی سے چہرہ
جھکائے گم سم بیٹھی تھی

ٹیبل پر سب کی نظریں ابرش پر تھی جو ہمیشہ تو ناشتے کی
ٹیبل پر بھی بولتی رہتی تھی اور آج اس طرح خاموش
ابرش کا چہرہ بجھا ہوا تھا جب کے میر بھی کافی دیر
سے ابرش کا اترا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا
ابرش بچے کیا ہوا آپ کو اس طرح پریشان
کیوں ہو کوئی بات ہے ابھی کوئی کچھ بولتا

کے صائمہ بیگم نے پیار سے پوچھا

ن۔ نہیں بڑی ماما ایسا کچھ بھی نہیں ہے بس طبیعت نہیں

ٹھک میری۔۔ابرش نے چہرہ اٹھایا تو صائمہ بیگم اُس کا چہرہ

دیکھ پریشان ہوئی تھی ابرش کا چہرہ رونے کی وجہ سے لال

ہو رہا تھا آنکھوں میں لال دوڑے نمایاں تھے جب کے آنکھیں

شدت سے سوجی ہوئی تھی اک رات میں ابرش کا

چہرہ مرجھا چکا تھا

اُس کی حالت دیکھ میر کو کچھ ہوا تھا

جب کے باکی سب بھی پریشانی سے ابرش کی

طبیعت پوچھ رہے تھے

آمنہ بیگم پریشانی سے اٹھتی ابرش کی جانب ائی اُنہونے

اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ بخار چیک کیا

یااللہ ابرش کو تو بہت تیز بخار ہے

امنہ بیگم ہاتھ پیچھے کرتی پریشانی سے بولی کیونکہ ابرش کا جسم جلنے کی مانند گرم ہو رہا تھا

جب کے سب وہی متوجہ تھے میر کے چہرے
پر بھی اُسے دیکھ پریشانی صاف ظاہر تھی

میں ڈاکٹر کو کول کرتا ہوں

میر نے فوراً فون نکالتے ڈاکٹر کو کول ملای

میر کرسی سے اٹھتا کھڑا ہوا تھا

جب اتفاقاً ابرش بھی اپنے کمرے میں جانے کیلئے کھڑی ہوئی
وہ اک دو قدم چلی تھی جب بخار کی شدت سے وہ
بے ہوش ہوتی اتنے زمین بوس ہوتی کے پاس کھڑا
میر اُسے تھام چکا تھا میر کی حصار میں ابرش کا
بے ہوش ہوا وجود تھا

ابرش۔۔میر نے اُس کا نازک سا گال تھپتھپایا جب کے باکی

سب بھی ٹیبل کے پاس کھڑے پریشانی سے ابرش کو
اٹھانے کی کوشش میں تھے
ابرش کو جلدی سے اُس کے کمرے میں لے جایا گیا اگلے
پانچ منٹ میں ڈاکٹر گھر پر تھی میر نے دیکھا تھا ابرش
کا بخار اُس کا جسم جل رہا تھا اور نجانے کیوں
میر تڑپ اٹھا تھا
ڈاکٹر ابرش کا چیک اپ کر رہی تھی جب کے ابرش اب تک
بیہوشی کی حالت میں تھی ڈاکٹر نے اُسے چیک کیا اور
کچھ دیر بعد سب کو بلایا
کیسی ہے میری بچی
اندر داخل ہوتے ہی امنہ بیگم ابرش کی جانب
بڑھی تھی جب کے پیچھے کھڑے سب کے
یہی سوال تھے

آپ کی پیشنٹ کا نام ؟

ڈاکٹر م نام پوچھا جب ابرش کا نام بتایا گیا

آپ کی پیشنٹ کسی ڈر میں مبتلا ہے

حال ہی میں کوئی واقعہ پیش آیا ہے ان کے ساتھ ؟

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہوا کل رات تک ٹھک تھی

ابرش ہم سب سے ملی تھی

میر بے ہوش ہوئی ابرش پر نظر جمائے بولا

کل رات آپ سب سے آخری بار ملنے کے بعد

وہ کہا گئی تھی ؟؟

ڈاکٹر سب کو دیکھ بولی

رات کو ہم لوگ آئسکریم کھانے گیے تھے لیکن میں وہی

تھی وہاں تو ایسا کچھ نہیں ہوا

روحا سوچتی ہوئی بولی جب کے اُسے کیا پتہ تھا

اُس کے سونے کے بعد اُس کے مان کو گولی لگ چکی تھی

بلکل نہیں رات کچھ تو ہوا ہے جس سے یہ ڈپریشن میں ہے

کسی ڈر کی وجہ سے انکی ایسی حالت ہے جسے انہونے

خود پر حاوی کر لیا ہے خیر میں نے انہیں انجکشن لگا

دیا ہے کچھ دیر میں بخار نارمل ٹیمپریچر پر آجائیگا

اور ساتھ انہیں ہوش آجائیگا

لیکن یاد رکھیے گا انہیں اُس واقعے کے خیالات

اور باتوں سے دور رکھے اور پتہ کریں کہ کیا

ہوا تھا

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتی جانے

کیلئے بڑھ چکی تھی

یااللہ کیا ہوا ایسا جس کی وجہ سے میری بچی کی ایسی حالت ہو گئی

صائمہ بیگم تڑپ کر آگے ائی ابرش کو صائمہ بیگم اپنی

جان سے زدہ پیار کرتی تھی وہ بڑی ماما کی طرح نہیں
بلکہ اک ماں کی طرح اُس کا خیال رکھتی تھی
دوسری طرف میر کمرے سے باہر نکلا اور مائم کو کول
ملای مائم بلکل ابھی ہی میٹنگ سے فارغ
ہوا تھا جب اُس کا فون بجا
السلام علیکم بھائی
فون کان سے لگاتے مائم نے ادب سے سلام کیا
کمرے میں وہ لوگ بے تکلفی والے بھائی تھے
لیکن باہر مائم بہت عزت سے میر سے مخاطب
ہوتا تھا کیونکہ میر اک تو اُس کا بڑا بھائی تھا دوسرا اُس کی جان تھا
وعلیکم السلام مائم رات کو کیا ہوا تھا؟؟
میر کی سنجیدہ آواز مائم کے کانوں سے ٹکرائی
جس پر مائم نے گہرا سانس لیتے اپنے بازو

پر بندھی پٹی کو دیکھا

مائم نے ساری بات میر کو بتائی

بھائی مجھے بتائے کچھ ہوا ہے کیا

مائم نے ساری بات بتانے کے بعد پوچھا

رات واقعے کو یاد کرتے وہ پینک کر گئی طبیعت نہیں ٹھک

ابرش کی اور تُم بتاؤ باز و کیسا ہے درد ہو رہا ہے

تو دوبارہ ڈاکٹر کے جاؤ

انہہ بھائی میں ٹھک ہُوں میں ابھی گھر اتا ہُوں

مائم بھی پریشان ہوا تھا

اللہ حافظ کہتے فون بند کیے مائم تیزی سے گاڑی کی جانب

بڑھا تھا

ماما چھوٹی ماما آپ لوگ ابرش سے

کچھ مت پوچھیے گا اُسے کل کے بارے میں یاد نا آئے تو بہتر ہے

میر کمرے میں داخل ہوتا بولا

جس پر سب نے اسباب میں سر ہلایا

اتنے میں ابرش کی آنکھیں ہلکے ہلکے کھلنے لگی تھی

سب لوگ وہی موجود تھے اُسے آنکھیں کھولتا

دیکھ امنہ بیگم فوراً اُس کے قریب گئی

ابرش میری جان میری بچی ٹھک ہو

امنہ بیگ نم انکھوں سے اُسے بیٹھنے میں مدد کرتی بولی

م۔ میں ٹھک ہُوں ماما

ابرش کو اپنے سر میں شدید درد کا احساس ہو رہا تھا

اُسے رات کا ہوا کچھ یاد نہیں آ رہا تھا

اُس کی نظر میر پر گئی جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

میر کو دیکھ وہ فوراً نظریں جھکا گئی

میر اُسے اک نظر دیکھتا اب کمرے سے باہر نکل چکا تھا

اور پیچھے ابرش نے نم انکھوں سے اُسے جاتا دیکھا تھا

یعنی اُس نے اک بار بھی اُس کی طبیعت نہیں پوچھی

یہ سوچ بقول ابرش کے تھی ورنہ اُسے کیا

پتہ کے میر اُسے ایسے دیکھ تڑپ ہی تو اٹھا تھا

مان آگئے آپ دیکھے نا اندر ابرش اپی کی طبیعت خراب ہے

ڈاکٹر کہے رہی تھی رات کو کچھ ہوا ہے لیکن میں بھی تو تھی وہاں

اور وہاں تو کچھ نہیں ہوا

روحا جو ہول میں کھڑی تھی مان کو اتا دیکھ اُس کے

قریب جاتی بولی

مائم پہلے ہی اپنے ہاتھ پر بندھی پٹی کوٹ کی مدد سے چھپا

چکا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کوئی پریشان ہو

بچے پریشان نہیں ہو ٹھک ہو جائیگی گڑیا آؤ دیکھتے

ہے مائم اُسے پر سکونی سے بولا جس پر دونوں ابرش

کے کمرے کی جانب بڑھے

بھائی کیسی ہے ابرش

راستے میں میر کو اتا دیکھ مائم رک کر بولا

ٹھک ہے اب ابرش ہوش آگیا ہے تُو بتا کیسا ہے

میر مائم کو دیکھ بولا

مان کو کیا ہوا ہے

روحانا سمجھی سے بولی

جس پر میر اور مائم نے اک دوسرے کو دیکھا

روحا بچے ایسے ہی پوچھ رہے ہے بھائی مجھے کیا ہو سکتا

ہے بھلا

مائم مسکرا کر بولا جس پر میر سر جھکتا اب اپنے

کمرے کی جانب بڑھا

پیچھے مائم اور روحا بھی ابرش کے کمرے میں داخل ہوئے تھے

ابرش طبیعت کیسی ہے گڑیا

مائم ابرش کو دیکھ بولا

جی بھائی ٹھک ہے

ابرش ہلکے سے اسباب میں سر ہلاتی بولی اس وقت

اُس کی آنکھیں بار بر بند ہو رہی تھی انجکشن کی

ہیوی ڈوس کی وجہ سے

خیر دن گزرتا گیا رات ہو چکی تھی اور ابرش بھی دوبارہ سو کر

اٹھ چکی تھی اب وہ بہت بہتر محسوس کر رہی

تھی ٹیبل پر سب ابرش کے منتظر تھے جب

وہ ائی

السلام علیکم

ٹیبل پر پوچھتے ابرش نے سلام کیا اور ساتھ کرسی پر بیٹھی

کیسی ہے میری گڑیا۔۔احسن صاحب پیار سے بولے

میں ٹھک ہُوں بابا۔۔ابرش ہلکاسا مسکرائی

ابرش نے میر کو دیکھا جو فون پر مصروف تھا ابرش

بے چین تھی کے اک بار بھی میر نے اُس کی

حالت نہیں پوچھی

میری دوست ہے نہ کنزا کل اُس کے بیٹے کی شادی ہے

میں اور امنہ جائینگے

یاد انے پر صائمہ بیگم نے بتایا

ماما آپ بھی اپنے بیٹے کے بارے میں

سوچ سکتی ہے

مائم اگے ہوتا صائمہ بیگم کو دیکھ بولا

ماشاءاللہ اج تو ہمارے پوتے صاحب نے خود بولا ہے پھر

بھئی دیر کس بات کی ہمارے پوتے کیلئے اچھی سی

لڑکی تلاش کریں

داد اسائی سب کو دیکھ بولے

جب کے روحا کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھی

پہلے اس سے تو پوچھ لیں کہی کسی کو پسند تو نہیں کرتا اگر نہیں پھر آپ لوگ تلاش کر لیں

میر موبائل رکھتا اب مائم کو دیکھ سنجیدگی سے

بولا جب کے بات میں شرارت صاف ظاہر تھی

لاحول ولا قوۃ بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ میں شریف

بندہ ہوں اب جو ماما بابا لڑکی تلاش کرینگے میں اُس

سے شادی کر لونگا لیکن میری اک

شرط ہے

مجھے پتہ تھا تُم نے کوئی چس مارنی ہے بتاؤ کیا شرط ہے

میر اُسے گھورتا ہوا بولا

جب کے باکی سب بھی اسی جانب متوجہ تھے اور روحا سٹل بیٹھی تھی

ہمم لڑکی عقلمند ہونی چاہیئے اور ہم عمر ہو میرے ہاں بس

اک دو سال چھوٹی ہو تو چلے گا زدہ نا ہو اس کے علاوہ پڑھی لکھی میچور ہو

مائم نے اپنی ڈیمانڈ بتائی

دلہا صاحب یہ اک شرط نہیں پوری چار

شرطیں تھی

اس بار میر نے اُسے سخت گھوری سے نوازا تھا

بھائی میں شرماتا بھی ہُوں ایسے بھری محفل میں

دولہا بلا کر مجھے شرمانے پر مجبور نا کریں

مائم شرماتے ہوئے بولا

میں اج ہی زرتشا سے کہے دونگی کے ہمارے مائم کیلئے اچھے اچھے رشتے

بتائے

صائمہ بیگم خوشی سے بولی

جی ماما بس جلدی سے ڈھونڈیں مجھے پتہ ہے

میرا بچارہ حا بھی کب سے اپنی بھابھی کیلئے بے صبر ہو رہا ہو گا

مائم روحا کو دیکھ مسکرا کر بولا

جب کے روحا کو سانس لینے میں مسئلہ ہونے لگا تھا

روحا اپنے انسوں پیچھے دھکیل رہی تھی

تو کیا اُس کا مان اُس سے چھین جائیگا؟؟

وہ اپنے ننھے دل میں سوچ رہی تھی

روحا کو لگ رہا تھا کوئی بے دردی سے اُس کے پیروتلے زمین کھینچ رہا ہے

اس نازک جان کی بے بسی تو دیکھیں وہ تو بھرے مجموعے میں رو بھی نہیں

سکتی تھی روحا کو شدید اکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی

روحا تیزی سے اٹھتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی

کیونکہ مزید روحا کیلئے یہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا

جب کے اُس کا جانا کسی نے غور نہیں کیا کیونکہ

سب صائمہ بیگم کی جانب متوجہ تھے

روحا کمرے میں داخل ہوئی اُس نے دروازہ بند کیا بہت

مشکل سے روکے انسوں اب دل کر برسے تھے وہ دروازے

کے ساتھ لگتی بیٹھتی چلی گئ

یعنی اُس کا مان اُسے بہن سمجھتا تھا

کیا اُس کا مان اُس سے دور ہو جائیگا

یہ سوال روحا کو کھا رہے تھے

م۔میرے م۔۔مان ن۔ نہیں وہ ت۔تو میرے ہے بس

ا۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ۔ کسی اور س۔سے

وہ اپنے نازک ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے اپنی سسکیوں کے گلے گھوٹ رہی تھی

وہ رو رہی تھی اُس کی ہیزل براؤن آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

اُس کا وجود باقاعدہ اپنے مان کو کھونے کے ڈر سے کانپ رہا تھا

روحا۔۔

روحا اندر رو ہی تھی جب کے باہر بیٹھے اُس کے

مان کے لبوں پر اُس کا نام ایا تھا مائم نے پیچھے دیکھا

کرسی پر روحا نہیں تھی

روحا کہا گئی

مائم کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا اُس کے رونے

پر تو وہ تڑپ اٹھتا تھا پھر کیسے اُسکا رونا وہ محسوس نا کرتا

بیٹا روحا سونے گئی ہو گی اُسے نیند آ رہی تھی ابھی

امنہ بیگم مائم کو دیکھ بولی

جس پر مائم اپنے بے چین ہوتے دل کو سمجھاتا واپس میر کی جانب

متوجہ ہوا

کھانے کے بعد سب ہول میں ہی صوفے پر بیٹھ چکے تھے

ابرش کی نظریں اپنے سامنے بیٹھے خوبرو شخص پر

تھی جو اُسے مُکمل نظر انداز کیے داداسائی سے کوئی

بات کر رہا تھا

ابرش کو اب غصّہ انے لگا تھا وہ کھڑی ہوتی غصے سے باہر لون
کی جانب چل دی تھی اُس کی طبیعت بھی کافی سمبھل
چکی تھی جب کے پیچھے بیٹھا میر اُس کی ہر حرکت
دیکھ رہا تھا

اُسے غصے سے جاتا دیکھ میر نے اپنی مسکراہٹ دبای ابرش
کو لگ رہا تھا وہ اُسے نہیں دیکھ رہا لیکن آرمی آفیسر تھا
جس کی آنکھیں سب کچھ دیکھ رہی ہوتی تھی

میر اب اٹھتا لون میں ایا جہاں ابرش دوسری جانب رخ کیے
پھولوں کو دیکھ منہ بنائے کھڑی تھی

کیا بات ہے ابرش بی بی اتنا غصّہ
میر کی پر کشش آواز ابرش کو اپنے پیچھے سے سنائی دی تھی
جب کے میر کی آواز سن ابرش کی دھڑکنے تیز ہوئی تھی

اُس نے بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھ اپنی تیز ہوتی
دھڑکنوں کو سنبھالنے کی بے جاں کوشش کی تھی
لیکن میر کی آواز سن وہ قابو ہونے کا نام نہیں لے
رہی تھی دوسری جانب میر اس کی حالت سے
محفوظ ہوتا لطف اندوز تھا
یعنی اج تمہارا پیچھے مڑنے کا کوئی ارادہ نہیں او کے فائن
میر جانے کیلئے مڑا
جب ابرش ایک جھٹکے سے پیچھے مڑتی میر کے قریب ائی
وہ میر کے بے حد قریب تھی جب میر دو قدم پیچھے ہوا
دور رہ کر بات کر سکتے ہیں ہم مس ابرش
کسی نامحرم کے یوں قریب انا جائز نہیں
میر اُس سے جب بات کرتا تھا ہمیشہ فاصلہ
بنا کر کرتا تھا اور آج جب وہ قریب ائی تو میر نے فوراً ٹوکا

جس پر ابرش نے چہرہ جھکائے اسباب میں سر ہلایا

نجانے کیوں میر کیلئے ابرش کے دل میں اک احساس تھا

اک جذبہ اک جنون

وہ چہا کر بھی اُس احساس کو جھٹک نہیں پا رہی تھی

کیسی طبیعت ہے تمہاری؟؟ میر اُسے دیکھ بولا

م۔ میں ٹھک ہُوں

ابرش چہرہ جھکائے بولی

ہمم او کے گڈ اس کا مطلب کل سے میرے کمرے کی

صفائی کرنے کیلئے تُم بلکل تیار ہو ویلڈن

میر اسباب میں سر ہلاتا بولا

جب کے امیر کی بات پر ابرش نے چونک کر میر کو دیکھا تھا

ن۔ نہیں میں تو ایسے ہی بول رہی تھی د۔ دراصل میرے سر

میں بہت درد ہے ہاتھ پیر سب میں بہت درد ہے اوپر

سے چکر اتنے آرہے ہیں میں بتا نہیں سکتی سب کچھ

گول گول گھوم رہا ہے اتنے چکر آرہے ہیں مجھے

مجھے لگتا ہے مجھے ارام کرنا چاہیے کیونکہ بہت طبیعت

خراب ہے نہ میری دیکھے میری آنکھیں کیسے بند

ہورہی ہے میر کی بات پر ابرش جوش میں اتی

خود کو بیمار دکھانے کی کوشش کرتی بولی

ابرش کی بات اور اُس کے چہرے کے زاویے دیکھ میر

نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی ہنسی ضبط

کی جو شائد تھوڑا مشکل ہورہا تھا

ہمم تو کتنے دن ارام کرنے کیلئے چاہیئے مس ابرش کو؟؟

میر ہنسی دبائے سنجیدگی سے بولا

دیکھے طبیعت زدہ خراب ہے کم سے کم اک

دو مہینے تو لگ جائینگے

ابرش آنکھیں ٹمٹماتے معصومیت سے بولی

جب کے اُس کی اس ادا پر میر اُسے کچھ لمحے دیکھتا رہ گیا

جب اگلے ہی پل نظروں کا زاویہ بدلہ

ہمم اک دو مہینے یہ تو بہت لمبا وقت ہے

اس بیچ تو شاید میں یہاں موجود ہی نا ہوں

کیوں کہا جا رہے ہیں آپ

میر کی بات پر ابرش فوراً بولی اُس کی اُداسی

دیکھ میر اک بار پھر محفوظ ہوا تھا

مس ابرش سکندر شاید آپ بھول رہی ہے آپ کے سامنے

کھڑا شخص اک آرمی والا ہے جسے کبھی بھی بورڈر

پر جانا پڑھ سکتا ہے

میر نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا

ا۔ اتنی جلدی چلے جائینگے آپ ابھی تو آئے تھے

ابرش میر کے چہرے کو دیکھ آنکھوں میں اُداسی
لیے معصومیت سے بول رہی تھی

" ابرش بی بی میں نے کہا" شاید
میری بات پر غور کیا کریں ہمیشہ
میرا اک گہری سانس لیتا بولا اُس نے تو ایسے ہی
بول دیا تھا اور یہاں ابرش سوال پر سوال کر رہی تھی
اور کسی بھی سوال کا جواب دینا میر کو زہر لگتا تھا
میر کی بات پر ابرش نے سکھ کر سانس
لیا
بات نا گھماؤ مجھے بتاؤ کب تک ابرش بی
بی صحت مند ہو کر کمرہ صاف کرینگی اور اک دو مہینے نہیں بولنا
میر فوراً سنجیدگی سے بولا

ا۔آپ ملازمہ سے کیوں نہیں کرواتے

آخرابرش نے ہمت کر کے سوال کر ہی لیا

میری مرضی

میر کا لہجہ بھی سپاٹ تھا

بھائی آپ یہاں کھڑے ہے میں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں

میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا

مائم لون میں اتا بولا

صحیح وقت پر ایا ہے میں اندر انے ہی والا تھا

چل چلتے ہے

میر مائم کو دیکھ نرمی سے بولا

اور ساتھ دونوں نے اندر کی جانب قدم بڑھاے

پیچھے کھڑی ابرش کی آنکھیں نم ہوئی تھی میر اُس کے علاوہ سب سے نرمی

سے بات کرتا تھا جب کے اُس سے

ہمیشہ سنجیدگی سرد لہجے میں اپنے انسوں صاف
کرتی ابرش بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی

بھائی آپ سچ بتا کیوں نہیں دیتے؟؟؟
کمرے میں داخل ہوتے مائم میر کو دیکھ بولا
مائم
میر نے سخت گھوری سے نوازتے اُس کے نام پر زور دیا
او کے یار نہیں بولتا اچھا ویسے بتا میری شادی
پر ڈانس کریگا نا
مِائم نے میر کا سخت چہرہ دیکھ بات پلٹی
تجھے لگتا ہے میں اور ڈانس کرونگا؟؟ میں تیری شادی میں بس
آسکتا ہُوں اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اُمید مت رکھنا
میر نے صوفے پر نیم دراز ہوتے جواب دیا

جب کے مائم جو بیڈ پر لیٹا تھا میر کی بات پر سیدھا ہو کر بیٹھا

کیا مطلب اپنے چھوٹے بھائی کی شادی پر

No enjoyment??

کتنا بور نگ ہے یار تُو

جو تیرا دل کریں سمجھ لے میرے بھائی

میں تو ایسا ہی ہُوں اور ایسے ہی میر پر اک دنیا مرتی ہے

میر مائم کو دیکھ بولا

نہیں میر مجھے تُجھ سے یہ امید نہیں تھی یعنی اپنے

اک لوتے ہینڈسم اور نہایت خوبصورت بھائی کی شادی

میں تُو بلکل انجوائے نہیں کریگا

یااللہ یہ سننے سے پہلے مجھے اٹھالیتا یہ کیسے کیسے دن

دکھارہا ہے تُو میں نے تو کیا کیا سوچا تھا کے میری شادی

پر میرا بھائی خوب مزے کریگا لیکن یہاں میرا میجر

بھائی نہایت دنیا کا جانا مانا بورنگ انسان نکلا

ابے او نوٹنکی

اگر باہر کے کسی شخص نے دیکھ لیا یا تیرے آفس کے ورکرز

نے دیکھ لیا وہ لوگ تو بولینگے ہمارا سر پاگل ہو گیا باہر

کچھ اور گھر میں کچھ

یہ بھی میرا اسٹائل ہے

اچھا تُو چھوڑ ہم شادی کی بات پر تھے تو تُو نے میرا دل توڑ دیا میر

لیکن تُو پریشان مت ہونا تیری شادی پر تیرا چھوٹا بھائی

خوب انجوائے کریگا کیونکہ میں تیرے جیسا بورنگ نہیں ہوں

بس اک بار تیری شادی ہونے دے دیکھ کیسے ڈانس کرونگا

لیکن تیری بات پر میرا دل ٹوٹ گیا بیٹا

مائم نے پھر اپنا دل ٹوٹنے کی نشان دہی کی

جب کے میرا اک ہاتھ اپنے تھوڑی پر رکھے اپنے سامنے

بیٹے بھائی کی نوٹنکی دیکھ رہا تھا

ہو گیا؟؟

پہلی بات میں کبھی شادی نہیں کرونگا سنا کبھی بھی نہیں

دوسرا تیرا دل ٹوٹ گیا تو جا ایلفی سے جوڑ کر اجا

میرا دماغ ناخراب کر

میر واپس صوفے پر لیٹتا بولا

جب کے سامنے بیٹھا مائم میر کو دیکھتا رہ گیا

وہ سمجھ رہا تھا میر اُسے منائیگا لیکن یہاں تو بازی پلٹ گئی تھی

دیکھا بدل گیا تُو بیٹا اتنے عرصے جو دور رہا

مائم خفگی سے بُولا

۔اور یہ احلام تجھے کیوں ایا

میر اپنی بند آنکھیں کھول بولا

تُو میری شادی پر ڈانس نہیں کریگا اس سے بڑا

احلام کیا ہو سکتا ہے

مائم بیڈ سے کھڑا ہوا

جب ساتھ میر بھی صوفے سے کھڑا ہوا

مائم تُو پاگل ہے؟؟ تجھے سچ میں لگتا ہے میں ڈانس کرونگا

Like seriously??

تُو کب سے مجھ سے اُس بات پر بحث

کر رہا ہے جس کا حقیقت سے کوئی لینا دینا نہیں

میر نے ایبرو اٹھائے پوچھا

استغفر اللہ تُو چاہے تو حقیقت ہو سکتی ہے

مائم نے منہ بنایا

مائم قسم سے میرا سر درد کرنے لگ گیا چل نکل اپنے

کمرے میں مجھے سونا ہے

میر سلگ کر بولا

دیکھا اب تو یہ دن آ گیے ہے کے بڑا بھائی اپنے چھوٹے

بھائی کو اپنے کمرے سے نکالے گا ٹھک ہے بیٹا

مائم مصنوعی ناراضگی دکھاتے میر کے کمرے

سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا کیونکہ

میر سے ناراض وہ سپنے میں بھی نہیں ہو سکتا تھا

میر اپنے کمرے سے نکلتا ہول میں بنے اک کمرے میں داخل

ہوا تھا اُس کمرے کا دروازہ کھولا جہاں تمام آرمی

شہید آفیسرز کی تصویریں رکھی تھی وہاں میر کے

جیتے ہوئے بے انتہا میڈل اور ٹروفیس تھی

آرمی میں جیتے گیے تمام تحفے جو تلوار میڈل کی صورت

میں سجے اس کمرے میں نہایت خوبصورت لگ رہے تھے

میر کی آرمی یونیفارم میں لگی خوبصورت تصویریں

اس کمرے کو مزید شانو شوکت دکھا رہی تھی

میر

پیچھے سے مائم کی اواز پر میر پیچھے مڑا

ہمممم

میر نے محض اتنا کہا

تُو تو سو رہا تھا؟؟

اب یہاں کھڑا ہے مائم نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے

ہوں ں ں ں میر نے اک گہرا سانس لیا

سونے ہی جا رہا تھا پھر اس کمرے کو دیکھنے کا دل کیا تو آ گیا

کتنا اچھا لگتا ہے نہ اپنے ملک کی حفاظت کرنا

اک سکون ہے اس میں

تُو جانتا ہے مائم اگر میں اک آرمی آفیسر نا بنتا تو یہ سکون

یہ اپنے ملک کی چاہت میرے پاس نا ہوتی اک پر سکون جذبہ

ہے دل میں کے میں اپنے ملک کی حفاظت

کر رہا ہوں

دیکھ ان سب کو یہ سب اپنے ملک کی حفاظت کرتے رہے

اپنے ملک کیلئے فنا ہونے کو دل کرتا ہے

مجھے اج محسوس ہوتا ہے کے ہمارے پاکستانی آفیسرز

کس قدر سکون سے رہتے ہونگے جیسے کے میں

میر پورے کمرے میں نظر دوڑاتے نہایت

پر سکون انداز میں بولا رہا تھا

ہاں یہ تو ہے میرے بھائی اور ان بہادر آفیسرز کی

وجہ سے ہمارا یہ ملک اور ہم باحفاظت کھل کر جی رہی ہیں

مائم اگے اتا میر کے کندھے پر ہاتھ رکھ

مسکرا کر بولا

کتنی ہی دیر خاموشی رہی میر پورے کمرے کو دیکھ رہا تھا

چل بہت رات ہو گئی سو جا میں بھی چلا سونے

میر مائم کو دیکھ بولا جس پر دونوں نے باہر کی جانب قدم

بڑھاے جب میر اپنے کمرے میں اور مائم اپنے

کمرے میں چل دیئے

صبح فجر کے وقت ابرش کی آنکھ کھلی ابرش فجر کی

نماز ادا کرتی اب پانی پینے کے غرض سے کچن کی

جانب ائی کیونکہ کمرے میں پانی ختم

ہو چکا تھا

ابھی ابرش پانی پی کر مڑی تھی جب نظر میر پر پڑی وہ

سٹل ہوئی تھی

میر جم ایریا کی جانب سے آرہا تھا ٹریک سوٹ میں ملبوس جس

سے میر کے کسرتی بازو صاف دکھائی دے رہے تھے میر کے بازو پر

سبز رگے نمایاں ہوتی اُسے مزید پر کشش بنا رہی تھی

میر کی سفید رنگت سرخ ہو رہی تھی ماتھے پر بال
بے ترتیبی سے پھیلے تھے جب کے پسینے کی آمد
صاف دکھائی دے رہی تھی میر ابھی جم
سے فری ہوا تھا
ابرش تو میر کو دیکھ اپنی نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی
ماتھے پر پھیلے بے ترتیب بالوں میں اُف وہ
شخص قیامت ڈھا رہا تھا
میر اک مکمل صلاحیت رکھنے والے مرد رہا
میر نے نظریں اٹھائی سامنے ابرش کو دیکھ میر اُس جانب آیا تھا
اتنی صبح صبح؟؟
میر سنجیدگی سے بولا
ج۔جی وہ م۔میں پانی پینے ائی تھی
میر کی آواز پر ابرش ہڑ بڑا کر بولی

نظر بار بار میر کے کسرتی بازو پر جا رہی تھی

او کے۔۔ میر اتنا کہتا اب اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا

میر کے جاتے ہی ابرش نے سینے پر ہاتھ رکھ گہرے سانس لیے

جب میر سامنے ہوتا تھا ابرش کی سانسیں دھڑکنے

بے ترتیب ہو جاتی تھی جیسے ابھی ہی دیکھ لیں

ابھی وہ گہری سانس آنکھیں بند کئے لے رہی تھی

جب میر کی آواز آئی

کافی بناؤ میرے لیے

میر کی آواز پر ابرش نے جھٹ سے آنکھیں

کھولی میر کو سامنے دیکھ اُس نے حلق تر کیا تھا

سنائی نہیں ارہا؟؟

ابرش کو سٹل دیکھ میں پھر سرد لہجے میں

بولا کہا عادت تھی اُسے اپنی بات دہرانے کی

ج۔جی کا۔کافی اس ٹائم

ابرش بولی بھی تو کیا میر کے دماغ گھمانے والی بات

اس کی بات پر میر نے ضبط سے آنکھیں میچی ابرش ہمیشہ

ایسے ہی سوال کرتی تھی

I said make coffee and bring it

(میں نے کہا کافی بنا کر لاؤ)

میر کا لہجہ سخت تھا

ج۔جی لاتی ہُوں

ابرش میر کا سخت ہوتا لہجہ دیکھ فوراً کچن میں گئی تھی

جب کے پیچھے میر بھی شاور لینے اپنے کمرے کی

جانب بڑھا تھا

ہر وقت غصّہ ہر وقت غصّہ مجال ہے کبھی ارام سے بات کی ہو

پتہ نہیں مجھ سے کیا دشمنِ ہے ان کی مجھے لگ رہا

ہے بچپن میں ان کے پیسے چرا کر بھاگی تھی میں جس

کا بدلہ یہ اب تک مجھ سے لے رہے ہیں

ابرش کافی بناتے بناتے دل میں سوچ رہی تھی

ابرش کافی بناتی اب میر کے کمرے کی جانب جا رہی

تھی دروازہ پہلے کھلا تھا اسلئے ابرش داخل ہوئی

میر بھی شاور لے کر صوفے پر بیٹھے اپنے موبائل میں

مصروف تھا

شکر ہے تم آگئی مجھے لگ رہا تھا اگلے سال آئیگی کافی اک بات

بتاؤ میں نے تمہیں اک کپ کافی بنانے کا کہا تھا یا پاکستان کے تمام لوگوں

کیلئے کافی

بنانے کا بول دیا تھا

ٹ۔ٹائم لگتا ہے کافی بنانے میں

ابرش میر کو کافی کا کپ تھماتی بولی اور ساتھ فوراً جانے کیلئے مڑی

ابرش جلدی نکلنا چاہتی تھی ابھی وہ اک دو قدم بڑھی
تھی کے میر کی آواز آئی
رکو
میر کھڑا ہوتا اُس سے کچھ فاصلے پر جا کھڑا ہوا
میر نے ابرش کا چہرہ دیکھا جس کے اوپر پسینے دکھائی دے رہے تھے
نظریں اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی
چہرہ گھبرایا ہوا تھا
تُم تو ایسے گھبرا رہی ہو جیسے خدانخواستہ تُم نے اس
کافی میں کچھ ملا دیا ہو
میر نے ایبرو اُچکائی جب کے میر کی بات پر ابرش
نے ہڑبڑا کر اسے دیکھا
ن۔ نہیں م۔ میں کیوں ملاونگی کچھ
ابرش اپنی پیشانی سے پسینے صاف کرتی بولی

وہ اس وقت یہاں سے نکلنا چاہتی تھی

او کے تو اک کام کرو اس کافی کو پہلے تُم پیو

میر نے کافی کا کپ اُس کی جانب بڑھایا

جب ابرش کی آنکھیں حیرت سے پھٹی

لو پیو

میر نے دوبارہ کہا

ن۔ نہیں ی۔ ي آپ کی کافی ہے ا۔ آپ پیے میں کافی

نہیں پیتی۔۔ابرش نے کافی کا کپ پیچھے کیا

میں نے کہا پیو اسے

میر کا لہجہ یک دم سرد ہوا تھا

ابرش نے کپکپاتے ہاتھوں سے کافی کا مگ اپنے لبوں سے

لگایا آنکھیں طاقت سے میچ کر ابرش نے کافی کا سپ

لیا جب وہ کافی اگلے لمحے کسی فواریں کی

طرح باہر ائی تھی

اس سے پہلے میر پراتی میر سائڈ ہو چکا تھا

ابرش کھانستے ہوئے نڈھال پڑھ رہی تھی جب اگلے

لمحے میر نے پانی کا گلاس اُس کے آگے بڑھایا

ابرش نے جلدی سے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے

اک گھونٹ میں پیا

پانی پی کر وہ سکون محسوس کر رہی تھی لیکن میر کی کھا

جانے والی نظروں کو خود پر محسوس کرتے ابرش نے

شرمندگی سے چہرہ اٹھائے میر کو دیکھا اور پھر

اگلے لمحے چہرہ جھکا گئی

کیا ملایا تھا؟؟

میر نے اُسکا جھکا ہوا سر دیکھ پوچھا

ن۔ نمک

ابرش سے نظریں نہیں اٹھائی جارہی تھی

وہ تو میر کو یہ پلانا چاہتی تھی لیکن اُس کا پلین الٹا ہو گیا تھا

اُسے کافی دینے نا اتا دیکھ میر باہر گیا تھا جب اُس نے ابرش

کو کافی میں کچھ ملاتا دیکھا

میر تو پہلے جانتا تھا لیکن اب ابرش ضرور جان گئی

تھی کے میر سے جیتنا اُس کے بس کی بات نہیں

اور کس خوشی میں یہ نیک کام کیا تھا عرض کرو گی؟؟

میر کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا تھا

م۔میں و۔وہ

ابرش کو سمجھ نا ائی وہ کیا بولیں

ٹھک سے بولو

میر ہلکی آواز میں غرایا تھا

اک تو غصّہ اوپر سے ابرش کا نا بتانا میر کا پارا بری طرح

ہائی کر رہے تھے

و۔ وہ ا۔ آپ غصّہ کرتے رہتے ہیں نہ ا۔ اسلئے

میر کا غصّہ دیکھ ابرش کے انسوں گلے میں پھنسے تھے

اُس کی نظریں اٹھنے کے قابل نہیں لگ رہی تھی

وہ بری طرح گھبرائی ہوئی تھی

میرے غصے کی وجہ سے تُم کافی میں نمک ملادو گی؟

میر کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں اُس کا غصّہ سر

پر بری طرح سوار تھا اج تک کسی کی ایسی حرکت کرنے کی

ہمت نہیں ہوئی تھی جو مس ابرش کر چکی تھی

س۔ سوری

ابرش نے اپنے انسوں کو پیچھے دھکیلا تھا

دوسری کافی بنا کر لاؤ اور اس بار یہ غلطی نا ہو

میر سخت لہجے میں بولتا واپس صوفے پر پر جمان ہوا

جب ابرش اسباب میں سر ہلاتی فوراً کچن کی جانب بھاگی تھی
وہ خود کو کوس رہی تھی
ابرش جلدی جلدی دوسری کافی بنانے لگی
دوسری کافی بناتے وہ میر کے کمرے کی جانب
بڑھی تھی
میر اب بھی صوفے پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ رکھے اپنا
اک بازو صوفے کی پشت پر پھیلائے دوسرے ہاتھ
سے فون میں مصروف تھا
ابرش کمرے میں ائی اور کپ میر کی جانب بڑھایا
جسے میر بنا ابرش کو دیکھے تھام چکا تھا
م۔میں جاؤں اُس نے پوچھنا ضروری سمجھا
جب کے میر کی جانب سے کوئی جواب نہ ایا
ابرش خود ہی ہمت کرتی گھبراتی ہوئی کمرے سے نکلتی

اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی

پیچھے میر نے سرسری سی نظر اُس کی پشت پر مارتے کافی

کا کپ اٹھایا کیونکہ میر کو اب تک ابرش کی اُس

حرکت پر غصّہ تھا میر نے موبائل میں مصروف ہی

کوفی لبوں سے لگاتے سپ لیا

اگلے لمحے وہ کافی ٹھک ابرش کی طرح کسی فواریں کی

طرح میر کے منہ سے نکلی تھی میر یک دم سیدھا ہوتا

بیٹھا تھا اس کافی میں پہلے سے کئی زدہ

نمک تھا میر کی آنکھوں میں

خون اترا تھا

میر نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھنچی میر کا چہرہ غصے سے

سرخ پڑھ رہا تھا ماتھے پر شکنجے نمودار تھی میر اپنے

غصے کو قابو کرنے کیلئے کمرے میں چکر کاٹتے گہرے

سانس لینے لگا

لیکن میر کیلئے مشکل ہو رہا تھا کیونکہ میر نے اپنے غصے

پر قابو پانا کبھی سیکھا ہی نہیں تھا

کس قسم کی بے ہودہ حرکت ہے۔ میر غصے سے اپنا ہاتھ

دیوار پر مارتا بولا ابرش جا چکی تھی اور یہ کوئی

وقت نہیں تھا جو میر اُسے جا کر کچھ بولتا

میر اک عقلمند مرد تھا اسلئے وہ فلحال اپنے غصے کو قابو

کرنے کی کوشش کر رہا تھا میر اک سنجیدہ سرد طبیعت

کا مالک تھا اُسے یہ مذاق یا اس طرح کی بچکانہ

حرکتیں زہر لگتی تھی

یعنی میر کے اک بار منع کرنے کے بعد بھی وہ یہ

حرکت دوبارہ کر چکی تھی میر یہی سوچ غصے سے دوچار تھا

کتنی ہی دیر میر نے خود کے غصے کو قابو کیا

تھا

دوسری جانب ابرش اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی دروازہ بند کرتے
وہ اچھلتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی

اب مزا آئیگا ہر وقت غصّہ کرتے ہے ابرش اپنی مسکراہٹ
دبائے سوچ رہی تھی اج شاید اُسے سکون
کی نیند انی تھی

صبح کا آغاز ہوا اج اتوار تھا تو مائم کا آف تھا اس وقت
سب ناشتے پر آچکے تھے سوائے روحا کے مائم کا دل
کب سے اُسے دیکھنے کا کر رہا تھا لیکن پتہ نہیں وہ کہا تھی
چھوٹی ماما روحا نہیں ائی
مائم امنہ بیگم کو دیکھ بولا

ہاں بچے ابھی میں نے بلوایا تھا بس آرہی ہے روحا

بلکہ لو آ گئی

امنہ بیگم نے مسکرا کر پیچھے اشارہ کیا جہاں سے روحا آ رہی تھی

مائم نے فوراً پیچھے دیکھا

السلام علیکم

روحا نے ٹیبل پر پہنچتے سلام کیا جس کا

سب نے مشترکہ جواب دیا

روحا اپنی سرخ آنکھیں چھپانے میں کامیاب ہو چکی تھی

وہ کمرے سے خود کو نارمل کر کے ائی تھی

وعلیکم السلام

کیسا ہے میرا بچا مائم مسکرا کر بولا

جب روحا نے اپنے مان کو دیکھا اک بار پھر اپنے مان کے

دور ہو جانے کا خوف اُس کی آنکھوں میں اترا تھا

روحا بچے کیسے ہو

اُسے خاموش دیکھ مائم پھر بولا

م۔۔میں تو ٹھک ہُوں مان

وہ مصنوعی مسکراتی ہوئی بولی جس پر مائم نے

مسکرا کر اُس کے گال تھپتھپائے پھر ناشتے

کی جانب متوجہ ہوا

پورے ناشتے پر روحا خاموش رہی

اور مائم نے یہ چیز بخوبی محسوس کی تھی پھر اکیلے میں بات کرنے کا

سوچ مائم فلحال خاموش ہوا تھا

مائم تو روحا کے چہرے میں چھپی اُداسی بھی

دیکھ چکا تھا بس اُسے وجہ پتہ کرنی تھی

مائم اپنی گڑیا کے چہرے سے اُس کے پریشان

یا اُداس ہونے کا پتہ لگا سکتا تھا

جب کے دوسری جانب ابرش بار بار میر سے نظریں چرا

رہی تھی کیونکہ رات جو وہ کر چکی تھی میر

اُسے خونخار نظروں سے گھور رہا تھا

ابرش کو اپنے کیے پر میر کی گھوری سے

تھوڑا پچھتاوا ہونا شروع ہوا تھا

ناشتے کے بعد مائم کو اک امپورٹنٹ کول آئی تھی

جسے سننے وہ لون میں گیا

روحا بہت بے چین تھی وہ اک بار مان سے بات

کرنا چاہتی تھی اپنے دل کی تسلی کیلئے

اسلئے روحا بھی لون میں گئی

وہ مائم کی پشت کے پیچھے کھڑے مائم کی کول ختم ہونے

کا انتظار کر رہی تھی جب کچھ دیر بعد مائم

کول رکھتا پیچھے مڑا سامنے روحا کو دیکھ مائم مسکرایا

کیا ہوا میرے بچے کو اتنا اُداس

مائم اُسے پاس رکھے صوفے پر بیٹھاتا بولا

!! مان

اپنے مان کا اس قدر پیار دیکھ اُس کی آنکھیں بھر رہی تھی

جی مان کی چھوٹی سی گڑیا کیا ہوا بتاؤ مجھے

کیوں پریشان ہے میرا بچا کونسی بات تنگ کر رہی ہے

مائم سامنے بیٹھتا پیار سے بولا

ک۔ کچھ نہیں مان

روحا انسوں اندر دھکیلتی مسکرانے کی بے جاں

کوشش کرتی بولی

ہمم اب میرا بچا اپنے مان سے جھوٹ بولے گا صحیح

مائم اُداس چہرہ بنائے بولا

ن۔ نہیں مان و۔ وہ اپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جائینگے نا

آخر کار اُس کی دل کی بات زبان پر ائی تھی اور

ساتھ انسوں ٹوٹ کر عارض پر گرا تھا

میں کیوں چھوڑ کر جاؤنگا اپنے بچے کو رو
نہیں گڑیا تمہیں پتہ ہے نہ یہ انسوں تمہارے مان
کو تکلیف دیتے ہے
مائم اُس کے انسوں صاف کرتا بولا
م۔مان وعدہ کریں آپ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائینگے
وہ بچوں کی طرح مائم کا ہاتھ پکڑ التجائیں نظروں
سے دیکھ رہی تھی جب کے مائم پریشان ہوا تھا
کیونکہ روحانے اج تک ایسی باتیں نہیں کی تھی
میرا بچا میری گڑیا میں کیوں اپنے بچے کو چھوڑ کر
جاؤنگا مجھے بتاؤ میں تو ہمیشہ اپنی گڑیا کے ساتھ ہُوں
مائم اُسے یقین دلا رہا تھا

م۔مان وعدہ کریں کے اپ کبھی میرے علاوہ

کسی کو

اتنی ترجی نہیں دینگے کسی کو ایسا پیار نہیں

دینگے جیسے آپ مجھے دیتے ہیں وعدہ کریں

اُس کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے

تھے جب کے اُسکے انسوں دیکھ مائم کو تکلیف ہو رہی تھی

روحا۔۔روحا میری جان میرا بچا بس اور نہیں رونا

میں وعدہ کرتا ہوں اپنی گڑیا سے زدہ کبھی کسی کو ترجیع نہیں دونگا

میرا بچا ایسے رو کے تکلیف نا دو مجھے

ا۔اپنی ب۔بیوی کو بھی نہیں

روحا نے آنکھیں بند کر اذیت سے کہا

کیونکہ کل وہ مائم کی اُس کی بیوی ہونے کی

شرطیں سن چکی تھی اور اُس میں اُن شرتوں جیسا کچھ

نہیں تھا

اس کی بات پر مائم کو لگا وہ اسلئے ایسا سوچ رہی ہے

کے اُس کی شادی کے بعد وہ روحا کو بھول جائیگا

اوہ میرے جگر کے ٹکڑے تُم اس بات پر پریشان تھی

وعدہ

اپنی گڑیا سے زدہ کبھی کسی کو چاہے وہ میری فیوچر

بیوی ہی کیوں نہ ہو تُم سے زدہ ترجی نہیں دونگا

پ۔پکلمان؟؟

وہ خود کو سمجھا رہی تھی لیکن دل تھا کے بار بار مائم سے دور ہونے

پر تڑپ رہا تھا روحا جانتی تھی مائم کی اگر شادی ہوئی

تو وہ اپنے مان سے دور ہو جائیگی

لیکن ابھی تو مائم کی شادی کی بس بات ہوئی تھی کوئی لڑکی نہیں

ائی تھی زندگی میں اُس پر روحا کا یہ حال تھا جب لڑکی اجائیگی

تب کیا ہو گا؟؟؟

پکا وعدہ بچے

مائم نے پھر اُس کے انسوں صاف کرتے کہا

ویسے میرا بچا تمہارے مان کی شادی کے آثار نظر نہیں آرہے

دعا کرو جلدی سے کوئی اچھی پرفیکٹ لڑکی مل جائے

پھر ہم خوب انجوائے کرینگے مل کر ٹھک ہے

مائم کی بات پر روحانے نظریں اٹھا کر مائم کو دیکھا

جس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی سرمئی گہری

آنکھیں گورا رنگ ہلکی بیئرڈ بال جیل سے سیٹ کیے

مغرور ناک انابی لب

کتنا خوبصورت تھا اُس کا مان

اس کے مان میں تو کسی چیز کی کمی نہیں تھی وہ تو

ہزاروں لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا یہاں تک

مائم کے آفس کی لڑکیاں اپنے بوس پر دل ہاری بیٹھی
تھی اُسے تو بہترین لڑکی بھی کبھی منع نا کرتی

م۔مان آپ تو بہت پیارے ہے آپ سے تو کوئی بھی لڑکی شادی
کرلے گی

وہ اذیت سے بولی اس وقت روحا کے دل کا حال کیا
تھا کوئی روحا سے پوچھتا

یہ بات تو میرے بچے نے ٹھک کہی آخر میں مان کس کا
ہوں اب بھئی میری گڑیا اتنی پیاری ہے تو مان کو تو
پیارا ہونا پڑے گا نا

مائم نے اُس کی ناک دبای جس پر روحا بے اختیار کھکھلا کر ہنسی

اج میرا بچا بہت رو لیا جاؤ ریڈی ہو کر آو پھر ہم گھومنے چلتے
ہے رونے کے چکر میں میرا بچا اج یہ بھی بھول گیا کے
اج سنڈے ہے اور سنڈے کو ہم گھومنے جاتے ہیں

مائم نے اُسے یاد دلایا

اوہاں مان اج تو سنڈے ہے میں بھول گئی تھی میں ابھی تیار ہو کراتی ہُوں

وہ جلدی سے خوشی سے کہتی جانے لگی اُس کے دل کو

مائم کے باتیں سن سکون ملا تھا وہ جب جب اپنے مان

کے ساتھ ہوتی تھی وہ اپنے ہر غم بھول جاتی تھی

روحا جاتے جاتے رکی پھر پیچھے مڑی

مان آپ دنیا کے بیسٹ مان ہے لویو

وہ محبت سے بولی

لویو ٹو میرا بچا اور آپ بھی دنیا کی بیسٹ گڑیا ہو

مائم مسکرا کر بولا جس پر روحا بھی مسکراتی اندر جانے کیلئے بڑھی تھی

ابرش جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی تاکہ میر

کی گھوریوں سے بچ سکے ناشتے کی ٹیبل پر سب

اب بھی بیٹھے تھا ناشتا سب کر چکے تھے بس

باتیں کر رہے تھے

اج منال آرہی ہے

باتوں کے دوران صائمہ بیگم نے یاد انے پر بتایا

بھابھی اتفاق دیکھے اج ہی میرا بھانجا زیان بھی

یہاں آرہا ہے

امنہ بیگم مسکرا کر بولی

یہ تو بہت اچھی بات ہے

احمد صاحب صائمہ بیگم کو دیکھ بولے

زیان امنہ بیگم کا بھانجا یعنی ابرش اور روحا کا کزن تھا

جب کے منال صائمہ بیگم کی بہانجی جو میرا اور مائم کی

کزن تھی

یہ کوئی اتفاق نہیں تھا کے دونوں ساتھ آرہے تھے بلکہ کل روحا کی

برتھڈے تھی جو وہ بھول چکی تھی لیکن مائم نہیں

بھلا تھا اسلئے دونوں کزنز کو بلایا تھا اور روحا کی
دوستوں نے ڈائریکٹ برتھڈے کے وقت انا تھا
کل روحا کی برتھڈے تھی اور مائم نے سب کو بول دیا تھا
کے کوئی روحا سے برتھڈے کے بارے میں بات نا کریں
کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ پاگل ہو گئی ہو ایسے دھکے کیوں
دے رہی ہو
پیچھے سے کسی کی آواز پر سب لوگ مڑے تھے
پاگل کس کو بولا بے تُو پاگل تیرا خاندان پاگل کہا
گھس رہا ہے گھر میں نکل
سامنے کھڑی لڑکی نہایت آگ بگولا بنی تھی
!! بچوں
صائمہ بیگم آگے بڑھتی بولی جب منال نے اوپر دیکھا
خالا۔۔ منال بھاگتی ہوئی صائمہ بیگم کے سینے

لگی تھی

کیسی ہو میری بچی۔۔صائمہ بیگم اُس کی پیشانی چومتی بولی

میں ٹھک ہُوں خالا لیکن ان کا دماغ خراب ہے

پتہ نہیں کون ہے گھر میں اتے ہی لڑنا شروع ہو گئے

منال سامنے کھڑے زیان کو

دیکھ بولی

Excuse me

تُم خود میری گاڑی سے ٹکرائی تھی اور الٹا مجھے بول رہی

ہو۔۔زیان غصے سے بولا

بچوں ٹھنڈے ہو جاؤ

امنہ بیگم نے دونوں کو خاموش کرایہ

!! خالا

زیان آگے کو اتا امنہ بیگم کے گلے لگا

روحا کو دیکھ زیان اُس سے ملا

ابرش کتنی بڑی ہو گئی ہو اک سال میں ماشاللہ اور پیاری بھی

زیان مسکرا کر اُس سے ملا جس پر ابرش بھی دھیما سا

مسکرائی

آؤ بچوں بیٹھو

امنہ بیگم نے بیٹھنے کا کہا جس پر سب بیٹھے

زیان اور منال کی تو بری طرح لڑائی ہو چکی تھی

اور اب دونوں کو ایک ہی گھر میں رہنا تھا یہ سوچ دونوں

اک دوسرے کو غصے سے دیکھ رہے تھے

میر بھائی کیسے ہے آپ

میں ٹھک گڑ یا آپ بتاؤ میر مسکرا کر بولا میں بھی ٹھک بھائی

منال میر سے ملتی اگے بڑھی

مائم کیسے ہے آپ

منال مائم کے قریب جاتی دھیمی آواز میں مسکرا کر بولی

میں ٹھک ہُوں منال تُم بتاؤ

مائم بھی دھیما سا مسکرایا

منال نے مائم کو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح اج

بھی اُس کا دل بری طرح دھڑ کا گیا تھا

اور بتائے کیسا جا رہا ہے سب کام آپ کا منال نے بات کرنی چاہی

الحمد اللہ سب ٹھک تُم بتاؤ پڑھائی کیسی جا رہی ہے

جی میری پڑھائی ماشاءاللہ اچھی جا رہی ہے

مان ہم گھومنے جا رہے تھے

منال کو مسکرا کر اپنے مان سے بات کرتا دیکھ روحا فوراً آگے ائی

تھی

یہ کون ہے؟؟

منال روحا کو دیکھ بولی

یہ میرا چھوٹا سا بچا ہے میری چھوٹی سی بہن

مائم مسکرا کر پیار سے روحا کو دیکھ بولا

روحا جو مائم کی پہلی بات پر کھل اٹھی تھی

اُس کی آخری بات پر روحا کے ننھے سے دل میں درد اٹھا تھا

اوہ آپ کی بہن تو بہت کیوٹ ہے

منال سمجھ چکی تھی کے یہ کزن ہے جو مائم کی

بہنوں کی طرح ہے

اسلئے مسکرا کر روحا کو دیکھ بولی

ہاں میرا بچا بہت کیوٹ اور پیارا ہے

مائم روحا کا جھکا ہوا چہرہ تھوڑی پر ہاتھ رکھ

اٹھاتا ہوا بولا

چلو بچے چلتے ہے۔۔مائم سمجھا وہ اسلئے اُداس ہو رہی ہے کیونکہ

جانے میں دیر ہو رہی تھی

Maim if u don't mind

اج میں ائی ہُوں اج آپ گھر پر رک جائے پھر بعد میں

چلے جایئے گا پلز

منال نے ریکویسٹ کی

نہیں منال میں اپنی گڑیا کو گھمانے۔۔ابھی مائم منال کی بات پر

انکار کر رہا تھا کے امنہ بیگم بولی

مائم بچے آپ لوگ بعد میں چلے جانا

آپ کی کزن ائی ہے مہمانوں کو ایسے چھوڑ کر نہیں جاتے

امنہ بیگم سمجھاتی ہوئی بولی

جس پر مائم نے روحا کو دیکھا

اوکے مان ہم بعد میں چل لینگے

دل پر پتھر رکھ روحا مصنوعی مسکراتی ہوئی بولی

پکا؟؟؟ مائم نے تصدیق کی کیونکہ وہ جانتا تھا روحا کو

گھومنا کتنا پسند ہے پھر کہی وہ ناراض ہو جاتی

جی مان پکا۔۔اپنی ناراضگی کی فکر اپنے مان کو کرتے دیکھ روحا مسکرائی

اس دوران ان سے ملتے میر احمد صاحب سے باتوں

میں مصروف تھا

اور ابرش سمجھ رہی تھی کے اُس کی رات والی حرکت میر بھول چکا ہے

لیکن ایسا تو کچھ نہیں تھا

میر کچھ دیر مزید باتیں کرنے کے بعد باہر کسی کام سے گیا تھا

جب کے جاتے جاتے وہ ابرش کو اپنے کمرے کی صفائی

کرنے کا سختی سے بول کر گیا تھا

یا اللہ کہا پھس گئ جلدی جلدی صفائی کرنی ہو گی

اس سے پہلے میر آجائیں

ابرش خود ی منہ میں بڑبڑاتی

جلدی جلدی بیڈ کی ڈریسنگ کر رہی تھی

کیونکہ کمرہ پہلے سے کافی حد تک صاف تھا

میر فون پر بات کرتا کمرے میں داخل ہوا اُسے نہیں پتہ

تھا کے ابرش اب تک کمرے کی صفائی کر رہی ہو گی

میر بے دھیانی میں داخل ہوا سامنے اُسے دیکھ میر

نے موبائل بند کیا

میر کو دیکھ ابرش سٹل گئی تھی کیونکہ وہ بری طرح پھس

چکی تھی

میر نے موبائل رکھتے قدم اُس کی جانب بڑھائے اُس سے کچھ

فاصلے پر کھڑے ہو کر میر نے ایبرو اٹھائے دونوں

ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

پھر قدم اٹھاتا اک بار اُس کے گرد چلتے میر نے سنجیدگی

سے بغور اُس کا چہرہ دیکھا

اور واپس سامنے آ کھڑا ہوا

اب خود سے منہ کھولو گی یا پھر میں کھلواؤں

میر کا چہرہ یک دم سرخ ہوا تھا

وہ دونوں ہاتھ اپنے چوڑے سینے پر باندھے کھڑا

اک خوبصورت مغرور شہزادہ معلوم ہو رہا تھا جو اس وقت کافی غصے

میں نظر آ رہا تھا

کیونکہ رات کا منظر ذہن میں اتے میر کا خون کھول رہا تھا

دوسری طرف ابرش کی جان نکل رہی تھی

میر کی گرجدار اواز اُس کے غصے میں ہونے کا ثبوت تھی

و۔وہ می۔۔میں۔۔مجھے معاف کر دیں پکلد و بارہ ایسا نہیں کرو نگی

اب۔۔وہ آنکھیں بند کئے جلدی سے بولی

تُم مجھے ابھی جانتی نہیں ہو لیکن یہ تو جانتی ہو نا میں کون

ہُوں ان دس سالوں میں نام تو سنا ہو گا نا میر ا مجھے ایسے

گھٹیا مذاق بلکہ کسی بھی قسم کا

مذاق نہیں پسند

اور جو تم نے کیا ہے جانتی ہو کیا انجام ہو سکتا ہے ؟

اب کچھ نہیں بولو گی ؟؟اب کفل لگا لیا لبوں

پر ایسا کفل اگر نمک ملاتے ہوئے ہاتھوں پر لگ جاتا تو

تمہارے لیے اچھا ہوتا

اُسے خاموشی سے سر جھکائے کھڑے دیکھ میر

سرد لہجے میں بولا

آئندہ ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت اب جاؤ یہاں سے

میر کا لہجہ انتہا سخت تھا

ابرش نے چہرہ اٹھا کر نم انکھوں سے دیکھا میر اُس سے کافی خفا اور غصّہ

ہو چکا تھا ابرش نے ایسا تو نہیں چاہا تھا

اُسے شرمندگی ہو رہی تھی

سنا نہیں میں نے کیا کہا

I said go

میر نے اپنے الفاظوں پر زور دیتے اُسے باور کروایا

و۔وہ میں س۔سو

ابرش ایسے تو میر کو ناراض نہیں کر سکتی تھی اُسے اک خوف تھا

میر کے خفا ہو جانے کا یہاں سے دور چلے جانے کا نجانے کیوں

یہ احساس بہت جان لیوا تھا

!! ابرش ابھی آگے بولتی کے

میں نے کہا جاؤ یہاں سے

میر دھاڑا تھا میر اس وقت ابرش کی کوئی صفائی نہیں

سننا چاہتا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اپنے غصے پر قابو نہیں پا سکے گا

جب تک ابرش سامنے ہو گی

ابرش دو قدم پیچھے ہوئی تھی اُس کے انسوں آنکھوں سے ٹوٹے تھے

اُس نے خوف بھری نگاہ سے میر کو دیکھا جب میر کی
سرسری سی نظر اُس کی آنکھوں پر گئی جو تیزی سے
انسوں نکال رہی تھی
ابرش پیچھے ہوتی تیزی سے کمرے سے نکلی تھی
وہ بھاگتی ہوئی وہی پاس بنے سوئمنگ سائڈ ایریا کی جانب
جا کھڑی ہوئی
اتنی چھوٹی سی بات کا اتنا غصّہ بس چائے میں نمک تو تھا
اتنا غصّہ کون کرتا ہے ارام سے بھی بول سکتے تھے کے مذاق
نہیں پسند اتنا کیوں ڈانٹا مجھے
وہ انسوں صاف کرتی خود سے بول رہی تھی
اومائے گوڈ؟؟ سریسلی تُم اب بھی اپنی غلطی تسلیم نہیں
کر رہی ہو
کیسے بول سکتی ہو تم کے یہ چھوٹی بات تھی اور

میں نے زدہ ریکٹ کیا منع کرنے کے باوجود دو بار

نمک ملانا اک بار چلو چلتا ہے لیکن دوسری بار یہ حرکت چھوٹی تھی

میر کی آواز پر ابرش جھٹ سے پیچھے مڑی

میر جو اُس کے انسوں دیکھ ایا تھا اُس کی بات سن ابرش کو بے یقینی سے

دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ سارا کا سارا الزام خود غرض بن کر

میر پر دال رہی تھی

وہ آپ کب آئے

ابرش حلق تر کرتی بولی

جب تم بتا رہی تھی کے یہ چھوٹی بات تھی اور ساری

غلطی میری ہے نا کے تمہاری

میر لفظ چباتے ہوئے بولا

جس پر ابرش نے لب دانتوں تلے دباتے خود کو انتہا کو سا

ائی ایم سوری پلز

ابرش نے نظریں اٹھائے کہا

تمہاری سوری ہی ایکسیپٹ کرنے ایا تھا لیکن لگتا ہے نہیں

اناچاہیئے تھا

اوراک منٹ بقول تمہارے تمہاری تو کوئی غلطی

نہیں پھر کس چیز کا سوری؟؟

میر کی بات پر ابرش خاموش رہی کیونکہ کوئی جواب

ہی نہیں تھا اُس کے پاس

میر نے نفی میں سر ہلایا اور جانے کیلئے مڑا جب پیچھے سے ابرش کی

آواز آئی

سوری نا میری تھی ساری غلطی میں بھی نا آپ کی تو کوئی بھی غلطی نہیں

تھی

اسلئے میں سوری کر رہی ہوں مجھے معاف کر دیں

پلززززززززز

اُس نے معصومیت سے کہتے پلز کو لمبا کھینچا

وہ اس طرح کرتی ہوئی اس قدر پیاری لگ رہی تھی کے

میر کے چہرے پر بے اختیار اک دلکش مسکراہٹ نے جگالی تھی

جسے وہ اگلے لمحے چھپا گیا

اب وہ ناراض نہیں تھا لیکن اب وہ خود کو ناراض

دکھاتا ابرش کو پریشان کرنے کا ارادہ بنا

چکا تھا آخر ابرش نے بھی تو اتنا تنگ کیا تھا اب اتنا تو میر کا بھی حق بنتا تھا

ابرش کہاں ہو یار

ارے تم یہاں کھڑی ہو میں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں

ابھی آگے میر ابرش کی بات ہوتی کے زیان کی آواز آئی

جی بولیں

ابرش زیان کو دیکھ بولی جب کے میر بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا

یار میرے روم میں میرے ہاتھ سے پرفیوم کی بوتل گر گئی

میس پھیل گیا پلز دیکھ لو

زیان بیچارگی سے بولا

زیان یہ کام کرنے کیلئے ہمارے گھر ملازمہ ہے

ابرش کیوں کریگی ویسے بھی وہ چھوٹی ہے ابھی

گھر کے کام نہیں کرتی

تُم ملازمہ سے کہے دو وہ کر دیگی

میر نرمی سے بولا

اوہ او کے سوری گائز میں میڈ سے کہے دیتا ہوں

زیان جلدی سے آگے بڑھا تھا

کیونکہ پرفیوم کچھ اُس کے کپڑوں پر بھی تھا تو اُسے

الجھن ہو رہی تھی

جب کے پیچھے ابرش حیرت سے پھیلی آنکھیں لیے میر

کو دیکھ رہی تھی

جواپنے کام تواُس سے کرواتا تھااور زیان کو بول
رہا تھا کے وہ نہیں کریگی

ا۔آپ

ابرش نے کچھ بولنا چاہا لیکن زباں ساتھ نہیں
دے رہی تھی

ابرش کی آواز پر میر نے نظریں گھما کر اُسے دیکھا

اُس کی حیرت بھری آنکھیں دیکھ میر نے سرد سانس
ہوا کے سپرد کی

ہم کہاتھے سوری پر ہاں؟؟

تواک کام کرتے ہے میں تمہارے اوپر یہ چھوڑتا ہوں
تُم بتاؤ کے تمہیں ایسا کیا کرنا چاہیے جس سے
میں تمہاری سوری ایکسیپٹ کروں؟؟

میر اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

کھڑا تھا

ہمم ابرش سوچنے لگی

کافی بنادوں ؟ نہیں نہیں پکا ٹھک والی بنا نمک کی

کافی کا نام سن کر میر نے اُسے گھورا جس پر فوراً ابرش نے وضاحت دی

یا پھر میں کچھ کھانے کا آپ کیلئے بناؤں ؟؟

تمہیں کھانا بنانا آتا ہے ؟؟

میر کو حیرانگی ہوئی کیونکہ جہاں تک ان دنوں میر نے

دیکھا تھا ابرش کو بہت کم کام آتے تھے اور کھانا

تو بہت دور کی بات تھی

نہیں کھانے میں مجھے بس ایک چیز بنانا آتی ہے

لیکن قسم سے میں وہ بہت مزے کی بناتی ہُوں

آپ کھائنگے تو آپکو بھی پسند آئیگی

بولیں بنا کر لاوں ؟؟

اوکے لاؤ لیکن خبر دار کوئی گڑ بڑ یا چلاکی کی تو
بلکل پرفیکٹ بنا کر لانا ہم بھی تو دیکھے
کے ابرش بی بی کو کیا بنانا آتا ہے
میر یہ ساری باتیں سنجیدگی میں بول رہا تھا

اوکے پھر میری بھی اک شرط ہے
ابرش جاتے جاتے مڑی
جب میر نے ایبر واچ کائے اُسے دیکھا
ابرش بی بی شاید آپ بھول رہی ہے یہ آپ کے سوری کی
بھرپای کیلئے ہو رہا ہے اس میں تمہاری شرط نہیں میری
شرطیں چلینگی
ہ۔ہاں مجھے پتہ ہے لیکن پلز نا میں آپ کیلئے ان خوبصورت
ہاتھوں سے کھانا بناونگی تو کچھ تو آپ میرا بھی خیال

کریں نا

ابرش معصومیت سے بولی جس پر میر نے اک گہرا سانس کیا

اچھا ٹھک ہے اگر تم ان خوبصورت ہاتھوں سے

میرے لیے کچھ بنا رہی ہو تو

تمہاری اک شرط مان ہی لیتا ہوں بتاؤ کیا ہے شرط ؟

میر شوخ لہجے میں بولا

ہاں یہ ہوئی نا بات تو شرط یہ ہے کہ جب وہ اسپیشل

ڈش میں آپ کیلئے بنا کر لاونگی اور آپ کھائینگے

تو آپ اک اچھی سی اسمایل کرینگے

بتائے شرط منظور ہے ؟؟

ابرش نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا جیسے وعدہ لے رہی ہو

منظور ہے

میر بنا اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ بولا

اور اپنے ہاتھ پینٹ کی پوکٹس میں ڈالیں

جس پر ابرش شرمندہ سی ہوتی ہاتھ پیچھے کر گئی

تمہیں یوں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے

میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا نامحرم کے

قریب آنا جائز نہیں اور یہ تو پھر ہاتھ ملانے کی تُم بات کر رہی ہو

دیکھو کتنے فاصلے پر کھڑا ہوں میں تُم سے

میر نے اُسے پھر تنقید کی

خود کو سمبھال کر رکھو اپنے شوہر کیلئے

تمہاری شادی بھی ہونی ہے ابھی

میر اُسے سمجھانے والے انداز میں ارام سے

سمجھا رہا تھا

میر کی باتوں پر ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

چلو جاؤ بنا کر لاؤ جو تم بنانے جا رہی تھی

میر گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

جس پر ابرش فوراً کچن کی جانب بڑھی تھی

!! مائم سنے

مائم جو کول سنتا پیچھے مڑا تھا سامنے منال نے اُسے پُکارا

ہاں منال

مائم بھی اُس کی جانب متوجہ ہوا

تھوڑی دیر بات ہو سکتی ہے پلز

ہاں کیوں نہیں بیٹھو

مائم اور منال دونوں آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے تھے

ہاں بولو منال؟؟

مائم کی نظر اپنے فون پر تھی

Maim please look at me

مجھے بات کرنی ہے آپ سے آپ اپنا فون بند کر دیں

تھوڑی دیر کیلئے

اوکے بتائے کیا بات کرنی ہے

مائم فون رکھتا بولا

دراصل میری اسٹڈی کمپلیٹ ہونے والی ہے تو میں

چھار ہی تھی کے میں اسٹڈی کے بعد

بزنس کی دنیا میں جاؤں آپ تو نمبر ون بزنس

مین ہے پاکستان کے تو کوئی مشورہ دے دیں مجھے

کے کیا یہ فیصلہ ٹھک ہے

یہ تو بہت اچھی بات ہے منال بلکل تُم بزنس کی دنیا میں قدم رکھو

!! میں تمہیں پوری سپورٹ دونگا اس کیلئے

تھنک یو سو مچ مائم میں بھی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہی

کام کرنا چاہتی تھی

منال خوشی سے بولی

میں کیا کہتی ہوں مائم کے میں پڑھائی مکمل ہو جانے کے بعد
آپ کا آفس جوائن کرلوں وہاں آپ میرے نزدیک ہونگے
تو مجھے جو سمجھ نہیں آئیگا میں آپ سے پوچھ لونگی
منال مائم کو دیکھ بولی
Ok sure
مائم اسباب میں سر ہلاتا بولا
Ok thank you so much again maim
منال کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا اُس کی خوشی
دیکھ مائم نے سر جھٹکا تھا
منال پچیس سال کی اک میچیور عقلمند لڑکی تھی
اُس کے بال جو کندھے تک اتے تھے گورا رنگ
منال دکھنے میں بھی کافی خوبصورت تھی
مان !!

روحا جو مائم کو اُس کے کمرے میں ڈھونڈ رہی تھی

اب صوفے پر مائم کے ساتھ منال کو باتیں کرتے دیکھ

فوراً آگے ائی تھی

جی گڑیا

مائم نے اپر دیکھا

مان چلے مجھے آپ سے باتیں کرنی ہے

روحا نے منال پر اک نظر بھی نہیں ڈالی تھی

وہ بس مان سے بات کر رہی تھی

اوکے بچے چلو

مائم کھڑا ہو رہا تھا جب منال بولی

مائم میں آپ سے بات کر رہی تھی تھوڑی دیر بیٹھ جائے

روحا میں مائم سے ضروری بات کر رہی تھی

منال پہلے مائم کو پھر روحا کو دیکھ بولی

ائی ایم سوری منال لیکن میں اپنی گڑیا کی بات سن لوں پھر میں
تُم سے بعد میں بات کر لونگا ویسے بھی تمہیں بزنس
کی بات کرنی ہے تو وہ تمہاری پڑھائی مکلمل ہو جائے پھر میں
بتا دونگا

مائم کہتا اب روحا کے ساتھ آگے بڑھا تھا

بہن ہے بہنوں کی طرح رہے

ہر وقت آجاتی ہے ہمارے بیچ میں

منال غصے سے بھری نگاہ روحا کی پشت پر ڈالتی

دل میں سوچ رہی تھی

مان کیا ضرورت تھی اُسے سوری کہنے کی

لون میں اتے ہی روحا منہ پھلا کر بولی

جب کے مائم لون میں رکھے صوفے پر بیٹھ چکا

دیکھا تھا کیسے دیکھ رہی تھی وہ آپکو گھور گھور کر

روحا مائم کے برابر میں بیٹھتی غصے سے بولی

میرے بچے کو غصّہ کس بات پر ہے اس پر کے میں نے سوری

کہا یا پھر اس پر کے وہ گھور گھور کر مجھے دیکھ رہی تھی

مائم اُس کے بال ٹھک کرتا بولا

دونوں پر مان

روحا مائم کو دیکھ بولی

کیا(excuse) بچے مہمان ہے وہ ہماری اسلئے

اچھا چھوڑو آپ بتاؤ کیا بات کرنی تھی میرے بچے نے

مائم اُس کا موڈ خراب دیکھ بات کو بدلتا بولا

مان آپ کو پتہ ہے کل کیا ہے؟؟

وہ اپنا غصّہ بھولتی اب تجسس اور خوشی کے ملے جھلے انداز میں بولی

جی پتہ ہے۔۔مائم نے مختصر جواب کیا

کیا ہے۔۔روحا خوشی سے چہچی

ہے (Monday) کل

مائم کے جواب پر روحا نے برا سا منہ بنایا جسے دیکھ

مائم نے اپنی مسکراہٹ دبای

مان کل اور بھی کچھ اسپیشل ہے

روحا نے یاد دلانا چاہا

اوہاں ہاں مجھے یاد ایا کل تو کچھ اسپیشل ہے

مائم سوچتے ہوئے بولا

بتائے کیا۔۔روحا پھر خوشی سے اچھلی

کل میری اسپیشل میٹنگ ہے آفس میں

مائم روحا کو دکھا رہا تھا جیسے وہ اُس کی بر تھڈے بھول گیا

جب کے ایسا تو کبھی نہیں ہو سکتا تھا

مان آپ سچ میں بھول گئے کل کیا ہے

روحا کو صدمہ ہوا

بچے اور کیا ہے اسپیشل ہاں ہاں یاد ایا

مائم خوشی سے بولا

کیا مان

اک بار پھر روحا خوشی سے بولی

کل میرے بچے کا رزلٹ ہے

بتایا کیوں نہیں پہلے اگر رزلٹ اچھا ایا نا

پکا کل گھومنے چلینگے

مائم روحا کے چہرہ پر اتے زاویے دیکھ بہت مشکل سے اپنی ہنسی

دبائے بیٹھا تھا

نہیں مان بہت اسپیشل ہے کل کچھ

یاد کریں آپ نے کہا تھا جب میں پوری اٹھارہ سال کی ہو جاونگی

تو آپ مجھے موبائل دلائینگے

روحا نے یاد کرانا چاہا

ہاں کہا تھا لیکن اُس بات کا ابھی کیا لینا دینا

جب آپ اٹھارہ کی ہو گی تب دلاونگا ابھی تو بہت ٹائم ہے

آپ کی برتھڈے میں

اچھا بچے مجھے کول آرہی ہے میں سن کر اتا ہُوں

مائم فوراً اٹھ کر آگے بڑھا کیونکہ مزید مائم سے اپنی ہنسی

ضبط نہیں ہو رہی تھی

جب کے پیچھے روحا صدمے میں جا چکی تھی

کیونکہ اُسے یقین نہیں آرہا تھا اُس کا مان اُس

کی برتھڈے بھول گیا

ابرش پلیٹ ہاتھوں میں لیے میر کے کمرے میں داخل ہوئی

میر صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا جب ابرش

کے انے کی آواز پر اُس نے اوپر دیکھا

حالانکہ میر کو بھوک نہیں تھی وہ پہلے ڈنر کر چکا تھا لیکن
وہ ابرش کے ہاتھوں کا بنایا گیا ٹرائے کرنا چاہتا تھا کے کیا
اور کیسا بنایا اُس نے
Wow So Tasty
ابرش پلیٹ کی خوشبو کو محسوس کرتی آنکھیں بند کیے
بولی
جب کے پلیٹ اُس نے اوپر اٹھائی تھی اسلئے میر نہیں دیکھ
پا رہا تھا کے پلیٹ میں کیا ہے
بنا لیا دکھاو ذرا کیا بنایا میں جاننے کیلئے کافی انتظار میں ہوں
کے تمہیں کچھ مزے کا اور ٹھک بنانا آتا ہے
میر اُس کے اس طرح کھانے کی تعریف کرنے پر بولا
ارے رکے رکے صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے
پہلے میری بات سنے یہ اتنی مزے کی بنی ہے

اس میں خوشبو اتنی زبردست آرہی ہے کے میں بتا نہیں سکتی

آپ کھانگے اور کھاتے رہ جائینگے

ہائے میرے ہاتھوں میں جادو ہے

تو کھلاؤنا اِدھر دو پکڑ کر کھڑی ہو

کم سے کم دکھاتو دو کے بنایا کیا ہے

ابرش کی اتنی مدہوشی میں میر کو بھی بھوک لگنے لگی تھی

وہ جاننے کیلئے بہت بے قرار تھا کے کیا ہے جو ابرش نے

بنایا ہے

نجانے کیوں میر کو دیکھنے میں انٹرسٹ ہو رہا تھا

میری بات سنے مزے کی اور قیمتی چیز کیلئے انتظار ضروری ہے

مزے کی اسلئے کے میں نے بنائی ہے

اور قیمتی اسلئے کے میرے ہاتھوں سے بنی ہے

تو شاہ میر سکندر دل تھام کر بیٹھے آپ کے سامنے حاضر ہے

ابرش سکندر کی بنائی گئی بہترین ڈش

ابرش پلیٹ میر کے آگے کرتی جوش سے بولی

جب کے اُس کے لبوں سے پہلی بار میر کا نام نکلا

تھا

میر نے دھیما سا مسکرا کر نظریں پلیٹ پر ڈالی جب

میر کی آنکھوں میں حیرت کے زلزلے قائم ہوئے

یہ بنایا ہے تُم نے پچھلے اک گھنٹے میں؟؟

میر نے حیرت سے پوچھا

ظاہر ہے کھانا بنانے میں دیر لگتی ہے

کوکنگ اتنی آسان نہیں ہے مسٹر اب جلدی ٹرائے کریں

بہت۔۔بہت زدہ مزے کا کھانا بنایا ہے میں نے

ابرش خوشی سے بولی

ابرش بی بی یہ کھانا نہیں ہے

یہ نوڈلز ہے

اور یہ تُم نے نہیں بنائی بس پانی میں ڈال کر اُبالا ہے

میر سلگ کر بولا

اس پلیٹ میں نوڈلز تھی جنھیں دیکھ میر مانو

حیرت کی دنیا سے واپس آنے کو تیار نہیں تھا

یہ کیا بات ہوئی

اک تو آپ کیلئے اتنی مزے کی ڈش بنا کر لائی ہُوں

کچن میں کھڑے کھڑے مجھے دادی یاد آگئی اور اوپر

سے آپ بول رہے ہیں یہ میں نے نہیں بنائی

ابرش منہ بنا کر بولی

جب کے اُس کی بات پر میر نفی میں سر ہلا گیا

یہ لڑکی واقعی ہر بار سب کچھ الٹا کرتی تھی

مجھے لگا تُم کچھ کھانے کا بنا کر لاؤ گی

میرا اب تک صوفے پر سکون سے پر جمان تھا

تو کیا یہ کھانے کی چیز نہیں ہے

ابرش حیرت سے بولی

ہے لیکن بچوں کیلئے بڑوں کے لیے نہیں

میر نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا

تو میں بھی تو بچی ہُوں نا

معصومیت سے بولی

مجھے پتہ ہے کے تُم بچی ہو کیونکہ تمہاری ساری

حرکتیں بچوں والی ہے

لیکن میں بچا نہیں ہوں اسلئے میں یہ نہیں کھاتا

میر اُسے دیکھ اک گہرا سانس لیتے بولا

لیکن یہ بہت مزے کی ہے آپکو نہیں کھانی اوکے

مجھے تو بہت بھوک لگ گئی اسے دیکھ میں کھا رہی ہوں

ابرش جاتی بیڈ پر بیٹھ کر جلدی سے نوڈلس کھانے لگی

کیونکہ اُس سے مزید انتظار نہیں ہو رہا تھا

وہ جلدی جلدی بچوں کی طرح کھا رہی تھی

اور سامنے بیٹھا میر اُسے دیکھ رہا تھا

اُس میں کوئی عادت بڑوں والی نہیں تھی

یہ سوچ میر سر جھٹک کر بے اختیاری مسکرایا

تھا

کیا؟؟دل کر رہا ہے آپ کا بھی کھانے کا

اب میں نہیں دونگی یہ پورے میں ہی کھاؤنگی

میر جو اُسے دیکھ رہا تھا ابرش سمجھی کے میر کا نوڈلز کھانے کو

دل کر رہا ہے اسلئے باول مزید اپنی جانب کرتی بولی

نہیں کھانا مجھے یہ تُم ہی کھاؤ اور ارام سے کھاؤ لڑکی کس

بات کی جلدی ہے؟؟

میر نے پوچھنا ضروری سمجھا

جب آپ کے سامنے اتنا لذیذ پکوان ہو تو

کون پاگل جلدی جلدی نہیں کھاتا

وہ بھر کے نوڈلز اپنے منہ میں ڈالتی بولی

ابرش بی بی خدا کا خوف کرو نوڈلز کو پکوان بول کر

پکوان کو شرمندہ نہ کرو

میر اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتا بولا

ابھی ابرش کچھ بولتی کے نوڈلز سے منہ بھرا ہونے کی وجہ

سے اُسے پھندا لگا وہ کھانستے ہوئے

اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی

جب میر فوراً کھڑا ہوتا اُس کی جانب ایا

دیکھا لگ گیا پھندا اسلئے کہے رہا تھا ارام سے

کھاؤ میر اُس کے لبوں سے پانی کا گلاس

لگاتے بولا

لیکن ابرش کی کھانسی تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی اُسے سانس لینے

میں بھی مسئلہ ہو رہا تھا

میر نے اک گہرا سانس لیا لیکن اب میر کے پاس اور کوئی

راستہ نہیں تھا اسلئے گہرا سانس بھرتے میر نے ابرش

کی پشت سہلانا شروع کی اور اتنے دنوں میں یہ پہلی بار تھا

جب میر نے ابرش کو ہاتھ لگایا تھا وہ

بھی مجبوری میں

جب کے ابرش کی دھڑکنے بے ساختہ تیز ہوئی تھی

کھانسی میں بھی وہ اپنی پشت پر میر کا ہاتھ محسوس کرتی

لزر گئی تھی

کچھ دیر بعد اُس کی کھانسی نارمل ہوئی تو میر اک لمحے کی دیری کیے بنا

پیچھے ہوا

مل گیا سکون؟؟

ارام سے نہیں کھا سکتی تھی ایسے کون کھاتا ہے

اتنا برا پھنس الگ گیا نا

میر فوراً اس پر برسا تھا

ا۔اب مجھے کیا پتہ تھا کے پھنس الگ جائے گا

میں تو ہمیشہ کھاتی ہُوں اج ہی لگ گیا

ابرش واپس نوڈلز کا باؤل اٹھاتی ہوئی بولی جب میر

نے اُس کے ہاتھ سے باؤل چھینا

اب نوڈلز تُم تب تک نہیں کھاو گی جب تک تمہیں نوڈلز کھانا

تمیز سے نہیں آجاتا

اج تو میں یہاں تھا کل کو تُم اکیلی کھا رہی ہوئی پھر پھند الگ
گیا تو کیا کرو گی

اسلئے اج سے تمہارا نوڈلز کھانا بند جب تک تم سیکھ نہیں
جاتی تمیز سے کھانا

ن۔ نہیں ایسا نا کریں پلز نوڈلز کے بغیر میں کیسے رھونگی

ابرش صدمے میں بولی

میں نے کہا نا نہیں مطلب نہیں

میر اٹل لہجے میں بولا

جب کے ابرش میر کو گھورنے کے علاوہ کچھ نا کر سکی

دوسری طرف روحا صدمے میں تھی کے مان اُس کی بر تھڈے
بھول گیا اس وقت وہ سونے کے بجائے سوچو میں گم تھی

کل اُس کی برتھڈے تھی

اور وہ اٹھارہ سال کی ہونے والی تھی

خیر کچھ دیر کے بات نیند اُسے اپنی آغوش میں لے چکی تھی

صبح کا آغاز ہوا روحا خوشی خوشی باہر ائی

سامنے ہی صائمہ اور امنہ بیگم کو دیکھ روحا بھاگتی ہوئی اُن کی جانب

ائی

ماما بڑی ماما اج آپ کو پتہ ہے کے کیا ہے؟؟

روحا خوشی سے بولی

ہاں بیٹا اج میری دوست کنزا کے بیٹے کی شادی ہے

صائمہ بیگم روحا کی پیشانی چومتی ہوئی بولی

مائم نے سب کو پہلے ہے کہے دیا تھا کے سب نے

روحا کو ایسے دکھانا ہے

کے سب روحا کی برتھڈے بھول گئے

بڑی ماما کیا اج اور کچھ نہیں ہے

روحا اُداسی سے بولی

نہیں بیٹا اج تو اور کچھ نہیں ہے

صائمہ بیگم کہتی اب امنہ بیگم سے باتوں میں لگی کیونکہ امنہ بیگم

بھی تب سے مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی

ماما کیا آپکو بھی یاد نہیں؟

روحا نے امنہ بیگم کی جانب رخ کیا

نہیں میری جان مجھے تو کچھ یاد نہیں آرہا

امنہ بیگم بھی انجانی بنی

بڑی ماما مان کہاہیں

روحا صائمہ بیگم کو دیکھ بولی

بیٹا مائم تو آفس گیا ہے

کیا بڑی ماما مان اج بھی آفس گیے ہے

روحا کو اک اور صدمہ لگا

ہاں روحا اج تو سنڈے بھی نہیں اسلئے مائم گیا ہے

صائمہ اور امنہ بیگم مسلسل روحا کا چہرہ دیکھ مسکرا رہی تھی

مائم روحا کی ہر برتھڈے پر آفس آف کرتا تھا یہ دن

وہ پورا اپنے بچے کے ساتھ گزارتا اُسے بہت سارے

ہر بار قیمتی تحفے دیتا تھا اور رات روحا کی برتھڈے الشان طریقے

سے سیلیبریٹ ہوتی تھی

اسلئے اج مائم کا آفس جانے کا سن روحا کو دکھ ہوا

بڑی ماما پلز آپ اپنا فون مجھے دے دیں مجھے مان

سے بات کرنی ہے

روحا کچھ سوچتی ہوئی بولی

یہ لو بیٹا۔۔صائمہ بیگم نے اپنا موبائل روحا کو دیا

اور پھر امنہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوئی

روحا باہر لون میں ائی اور جلدی سے مائم کا نمبر

ملا کر کول لگائی

مائم اس وقت کچھ پلینرز کورات کی برتھڈے کی

ڈیکوریشن کا سمجھا رہا تھا جب فون پر

ماما نام جگمگاتا دیکھ فون کان سے لگایا

السلام علیکم ماما

مائم نے سلام کیا جب کے دوسری جانب مائم کی اواز سن

روحا نے اک گہرا سانس لیا

مقابل کے گہرا سانس بھرنے کی آواز پر

مائم سمجھ چکا تھا کے مقابل کون ہے

مائم کے چہرے پر اک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

بچے بولو کیا خاموش ہی رہو گی

مائم کی روبدار آواز روحا کی سماعتوں سے ٹکرائی

اسلام علیکم مان

روحا نے سلام کیا

وعلیکم السلام

مائم نے بھی جواب دیا

مان آپ اج بھی آفس چلے گئے۔روحا خفگی سے بولی

ہاں بچے کیوں اج ایسا کیا ہے

مان آپ سچ میں بھول گئے یاد کرنے کی کوشش کریں نا

یاد آئیگا آپکو پلز

روحا اُداسی اور خفگی دونوں کے ملے جھلے انداز سے بولی

بچے نہیں آرہا نا یاد کیا کروں

مائم بھی اُس کے انداز میں بولا

مان میں آپ سے ناراض ہُوں روحا نے منہ پھلایا
کیونکہ اُس کے مان کو اُس کی برتھڈے یاد نہیں تھی
بقول روحا کے
میں گھر اکر اپنی گڑیا کو منالونگا لیکن ابھی بچے میری امپورٹیڈ میٹنگ ہے میں
وہ اٹینڈ کرلوں اللہ حافظ
مائم نے کہتے فون بند کیا اور پیچھے روحا منہ پھلائے بند فون کو دیکھتی رہ گئی
روحا سب سے ناراض ہوتی اب اپنے روم میں آچکی تھی اور آج
پورا دن وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی کیونکہ وہ
سخت خفا تھی خاص کر مان سے
اور اسی دوران باہر ساری تیاریاں ہو رہی تھی
ابھی روحا بیڈ پر الٹی لیٹی تھی جب دروازہ بجا
آجائے
روحا اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی جب صائمہ بیگم داخل ہوئی

روحا میری جان

یہ لو اسے رات میں پہن لینا آپ ہمارے ساتھ میری

دوست کے بیٹے کی شادی میں جا رہی ہو

اک خوبصورت پرنسز گاؤن اُس کی جانب بڑھاتی صائمہ بیگم

مسکرا کر بولی

یہ بہت پیارا ہے بڑی ماما لیکن میں نہیں جاؤنگی

روحا منہ پھلائے بولی

کیوں میری جان صائمہ بیگم نے پیار سے پوچھا

کچھ نہیں بڑی ماما اب آپ سب کو کچھ یاد نہیں

تو میں نہیں بتا رہی

روحا اُداسی سے بولی

روحا اپنی بڑی ماما کی بات نہیں مانو گی بچے

صائمہ بیگم بیچارگی سے بولی

بڑی ماما

روحا نے منہ بنایا

اچھا ٹھک ہے بڑی ماما میں چل لونگی

روحا کے مان جانے پر صائمہ بیگم گہرا مسکرائی

اوکے میری جان یہ شام میں پہن لینا اور ابرش آپکو اچھا سا

تیار کریگی اوکے

صائمہ بیگم کہتی اب کمرے سے نکل چکی تھی

سب کو سب کچھ یاد ہے سوائے میری بر تھڈے کے روحا افسردگی سے بولی

شام کے ساتھ بجنے والے تھے جب ابرش روحا کو تیار کر رہی تھی

اپی آپ بھی بھول گئ؟؟

روحا شیشے میں ابرش کا عکس دیکھتی بولی

کیا میری جان؟؟

ابرش روحا کے بالوں کا پیچھے سے جوڑا بناتی بولی

کچھ نہیں

روحانے اک گہرا سانس لیا اُسے سب سے زدہ دکھ

بس مان کا تھا

ابھی آدھا گھنٹہ بھی ٹھک سے نہیں گزرا تھا جب امنہ بیگم روحا کے کمرے

میں داخل ہوئی

روحا جو اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی اب نظریں اٹھا کر امنہ

بیگم کو دیکھ کھڑی ہوئی

چلے ماما؟

ہاں بیٹا چلو آجاؤ

وہ مشترکہ کمرے سے باہر نکلی

روحا چہرہ لٹکائے آگے چل رہی تھی اُس کی نظریں

نیچے تھی اُس کیلئے سب سے اُداس دن تھا آج

ابھی وہ لون پہنچی تھی جہاں گھب اندھیرا تھا

ماما اتنا اندھیرا کیوں ہے یہاں؟؟

روحا گھبرائی تھی

ابھی وہ مزید کچھ کہتی کے اک دم سے تیز

روشنی اُس کی آنکھوں پر پڑی تھی

لون میں ہر طرف روشنی ہوئی تھی روحا نے آنکھوں پر ہاتھ رکھا

اور کچھ لمحے بعد ہٹایا سامنے کا منظر دیکھ اُس کی

آنکھیں پھیلی تھی

سامنے نہایت خوبصورت اور اعلیٰ برتھڈے ڈیکوریشن ہوئی تھی

سامنے بڑے سے بورڈ پر لگی اے لی ڈی میں روحا کی بچپن کی تصویریں چل

رہی تھی لاتعداد غباریں الگ الگ رنگو کے گھومتے اک منظر

پیش کر رہے تھے بورڈ کے آگے شاندار ٹیبل پر پانچ ٹیر کیک رکھا تھا

سائڈ میں رکھے پھولوں کے بڑے بڑے گلدستے

بورڈ کے بلکل اوپر

Happy birthday Roha

لکھا تھا اس قدر خوبصورت ڈیکوریشن دیکھ

کوئی ماشاللہ کہے بنا رہ نا سکے

Happy Birthday to You

Happy Birthday My princesses!!

Happy birthday To You

سائڈ سے سب نکل کر اک ساتھ گانے کے بول گا رہے تھے

روحا کی نظر مان پر گئی جو بلیک تھری پیس سوٹ ملبوس

بالوں کو نفاست سے بنائے ہاتھوں میں گھڑی پہنے اپنی

وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ

دلکشی سے مسکرا کر روحا کو دیکھ رہا تھا

جونیوی بلیو پرنسز گاؤن میں کوئی گڑیا معلوم ہو رہی تھی

لائٹ میکپ بالوں کا جوڑا بنائیں

وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی

اج مائم نے محسوس کیا تھا کے اس کی چھوٹی سی گڑیا

اب بڑی ہو چکی ہے

ابھی روحا مائم کو دیکھنے میں مصروف تھی جب مائم نے اگے بڑھتے

اپنی ہتھیلی روحا کے آگے کی

روحا نے نم انکھوں سے مسکرا کر اپنا ہاتھ مائم کے ہاتھ پر رکھا

سب مسکرا رہے تھے

مائم اُسے تھامے آگے کو بڑھا

Happy Birthday Bache ☹️❤️

مائم نے اُس کی آنکھ سے نکلتا انسوں صاف کرتے مسکرا کر کہا

سب دل میں ماشاللہ کہے رہے تھے جب کے منال حسرت

سے یہ سب دیکھ رہی تھی

تھنک یو مان

روحا مائم کے سینے سے لگی تھی

جب سب سے تالیاں بجائی سوائے منال کے

مہمانوں میں روحا کے دوست اور گھر والے تھے

ابرش کی نظر میر پر گئی جس سے زیان مسکرا کر باتیں کر رہا تھا

زیان کو میر بہت پسند آیا تھا

ہر طرح سے اُس کا ڈریسنگ سٹائل اُس کی پرسنلٹی بات کرنے کا

انداز سب کچھ اسلئے زیان کافی دیر سے میر سے باتیں

کر رہا تھا

جب کے میر اُس کی بات کا جواب دے رہا تھا

میر اس وقت بلیک ٹی شرٹ کے اوپر لیدر کی جیکٹ میں ملبوس

نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا

اس وقت وہ سیدھا ابرش کے دل میں اتر رہا تھا

بے اختیار میر کی نظر ابرش پر گئی جو پہلے ہی اُسے ہی دیکھ رہی تھی

ابرش گھٹنوں تک ائی گرے فراک میں ملبوس بالوں کو پشت

پر کھلا چھوڑیں ہلکا میکپ کیے ہمیشہ کی طرح نازک

پری لگ رہی تھی میر

چلتا ہوا ابرش سے کچھ فاصلے پر آ کھڑا ہوا اور بغور

اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جب کے ابرش اپنی نظریں نیچے کر چکی تھی

تمہیں کس نے کہا تھا اپنے بال کھولنے کو؟؟

میر کی گھمبیر آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

ابرش جو اپنی تعریف ایکسپکٹ کر رہی تھی میر کی بات پر حیرت

سے اُسے دیکھنے لگی

میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟

اسے خاموش دیکھ میر پھر بولا

Hey Abrish

ابھی کچھ ابرش بولنے لگی تھی جب زیان آگے ایا

U looking really gorgeous And ur hairs is just wow !!

ابرش کے لمبے گھنے بال دیکھ زیان اُس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

تھنک یو

ابرش مسکرائی تھی جب کے میر دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالیں کھڑا تھا

زیان بیٹا

پیچھے سے امنہ بیگم کی اواز ائی

جی خالا ایا

زیان فوراً امنہ بیگم کی جانب بڑھا تھا

ابھی کے ابھی جاؤاور اپنے بال سمیٹ کر آو

میر سنجیدگی سے بولا

کیا؟؟؟ابرش حیرانگی سے بولی

I said go now and wrap ur hairs

میر نے اپنے الفاظوں پر زور دیا

ل۔لیکن ابھی پ۔پارٹی

ابرش کچھ بولنے لگی تھی جب میر نے بات کاٹی

ابرش میں آخری بار بول رہا ہوں

میر سرد لہجے میں بولا

ج۔جی ابرش منہ کے زاویے بگاڑتی

اب اندر کی جانب بڑھی تھی

میں اج اپنی گڑیا کیلئے اک سونگ ڈیڈیکیٹ کرونگا

مائم نے کہتے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا

سب بے صبری سے انتظار میں تھے جب مائم مائک لے کر

روحا کے سامنے آ کھڑا ہوا

اپنا ہاتھ روحا کے آگے کیے روحا کا ہاتھ تھاما

چار دشاؤں جیسی تم ہو میرے لیے ضروری

تُم نا ہو تو ہر دن آدھا ہر ایک شام ادھوری

ادھا مجھے رہنا نہیں کچھ کم لگے وہ گھر مجھے

جس میں کوئی بہنا نہیں

یادوں سے باندھا

جذبہ یہ اپنے رشتے کا

رشتا یہ اپنا

رب کی رباعی

میں رہوں نا میں تیرے بنا تُو رہے نا تُو میرے بنا

میں رہوں نا میں تیرے بنا تُو رہے نا تُو میرے بنا

مائم روحا کی انگلی تھامے اُسے گول گول

گھماتا ساتھ گانے کے بول بولتا اسٹیپ لے رہا تھا

سب رشک بھری نگاہ سے یہ سب دیکھ رہے تھے

روحا کی آنکھوں میں انسوں بہے رہے تھے

جو مائم مسکرا کر صاف کر رہا تھا

آخری بول پر مائم نے روحا کا ہاتھ چُوما تھا

جس پر وہ کھل کر مسکرائی

تھینک یو مان

روحا کے انسوں رکنے کا نام نہیں لے رہے

تھے

نا میرا بچا اتنا سب اسلئے تو نہیں کیا کے میرا بچا روئے بلکل خاموش اج

میرے بچے کا برتھڈے ہے خوشی کا دن آؤ کیک کاٹے مائم اُس کے انسوں

صاف کرتا بولا

جب روحا مسکرا کر آگے بڑھی

مان آپ بھی ساتھ کیک کٹ کروائے

روحا نے مائم کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کیک کاٹنا شروع کیا

جب مائم بھی مسکرا تا روحا کے ساتھ کیک کٹ کرتے روحا کی خوشی

دیکھنے لگا

Happy Birthday to Youu

Happy birthday to you dear Roha

سب ساتھ گانا گنگنا رہے تھے جب کے روحا اور مائم

کیک کاٹ رہے تھے

مائم نے کیک اٹھا کر روحا کو کھلایا جب روحا نے بھی

مسکرا کر تھوڑا کیک کھاتے مائم کے آگے کیا

آنکھیں بند کرو سرپرائز ہے

مائم روحا کو دیکھ مسکرا کر بولا

مان اک اور سرپرائز روحا خوشی سے چہچی

جی میری جان میرا بچا اپنی گڑیا کے لیے اس کا مان پوری

دنیا قربان کر دے

مائم اُسے خوش دیکھ بار بار دل میں ماشاللہ بول رہا تھا

روحا نے خوشی خوشی آنکھیں بند کی

جب کے سب پوری طرح مسکرا کر سامنے متوجہ تھے

آنکھیں کھولو بچے

مائم کی اواز پر روحا نے ہلکے ہلکے اپنی آنکھوں سے

ہاتھ ہٹاتے آنکھیں کھولی

سامنے مائم کے ہاتھ میں بوکس دیکھ روحا کا چہرہ کھل اٹھا

تھا روحا نے جلدی سے اُسے تھاما

مان اس میں کیا ہے

کھولو بچے

مائم نے کھولنے کا کہا روحا نے جلدی سے بوکس کھولا

موبائل۔۔روحا کی آنکھیں خوشی سے پھر سے نم ہوئی تھی

بوکس میں نہایت مہنگا اور خوبصورت پیکنگ کے ساتھ موبائل تھا

وہ موبائل روحا کا ڈریم موبائل تھا جو اُس نے مائم کو

بتایا تھا کہ اُسے یہ موبائل بہت پسند ہے

تو پھر کیا تھا مائم نے اپنی گڑیا کیلئے لیا تھا کیونکہ اُس کی گڑیا کو یہ پسند ہے

حالانکہ یہ بات اک سال پرانی تھی

لیکن مائم اج تک نہیں بھلا تھا

وعدے کے مطابق میرے بچے کا گفٹ

مائم روحا کا جھکا ہوا چہرہ اوپر اٹھاتا بولا

مان آپ کو یاد تھا؟

روحا بھرائی آواز میں بولی

آپ کو لگتا ہے آپ کا مان اپنے بچے کی کوئی چیز یا خواہش بھول سکتا ہے؟

مائم پیار سے بولا

مائم روحا کی ہر خواہش اُس کے بولنے سے پہلے پوری کر دیتا تھا لیکن موبائل وہ اُس کے بڑے ہونے پر دلانا چاہتا تھا اسلئے اج روحا کے مان نے اُس کی یہ خواہش بھی پوری کر دی تھی

تھنک یو مان آپ بہت اچھے ہے

روحا خوشی سے پھلے نہیں سما رہی تھی

ویلکم بچے لیکن مجھے آپ کی تھینک یو نہیں چاہیئے بلکہ

ہمیشہ اس چہرے پر مسکراہٹ چاہیئے

مائم مسکراتا ہوا بولا جس پر روحا بھی مسکرا کر محبت سے

مائم کو دیکھنے لگی

اسی طرح پارٹی کا اختتام بھی ہو چکا تھا

سب نے بہت انجوائے کیا خاص کر روحا نے

پارٹی میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی روحا کے دوست روحا کو گفٹ

دے کر اب پارٹی کے اختتام پر جا چکے تھے

جب کے گھر والے بھی سب اندر جا رہے تھے

اتنے سارے گفٹ ہو گئے مزا جائے گا انہیں کھولنے میں

روحا اتنے سارے گفٹ کو دیکھ خوشی سے چہک رہی تھی

روحا بچے سو جاؤ صبح کالج جانا ہے

مائم جو فون پر کچھ کر رہا تھا روحا کو دیکھ بولا جو لون میں کھڑی

گفٹ سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی

مان میں تھک گئی ہوں پلز کل کی چھٹی کروا دیں

وہ مائم کے قریب جاتی بیچارگی سے بولی

روحا بچے پچھلے دو دن سے چھٹیاں ہو رہی ہے اور کتنی چھٹیاں کرنی ہے

آپ نے پیپرز ہے اگلے مہینے

مائم گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا بولا

مان کچھ نہیں ہوتا پلزاک دن کی چھٹی کروالیں ماما مجھے ڈانٹے کی آپ پلز
بول دیئے گا اُنہیں
آپ تو میرے اچھے مان ہے نہ پلز کل کی چھٹی کروالیں
پلز پلز پلز۔۔۔۔پکا پرسوسے روز جاؤنگی
روحا تقریباً منت بھرے لہجے میں بول رہی تھی
اوکے لیکن صرف آخری بار پرسوسے آپ روز
جاؤگی میں مزید کوئی پڑھائی میں نقصان
برداشت نہیں کرونگا ٹھک ہے؟؟
مائم نے تنقید کی کیونکہ پڑھائی مائم کے نزدیک بہت
اہمیت رکھتی تھی
اوکے تھینک یو مان
وہ خوشی سے مائم کے سینے سے لگتی پیچھے ہوئی
اور سامنے یہ منظر دیکھتی منال نے اپنی مٹھیاں بھنچی تھی

ہائے گائز

منال آگے بڑھتی مسکراتی ہوئی بولی

!!!ہیلو

مائم اور روحا نے بھی جواب دیا

مائم مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ ضروری بات کرنی تھی

منال مائم کو دیکھ چہرہ پر مسکراہٹ سجائے بولی

یہی روحا کے سامنے بات کرلو منال کیونکہ بعد میں

!! روحا کو میں نے بتادینا ہے اُسے سب پتہ ہوتا ہے

مائم بے اختیار ہنستا ہوا بولا

مائم کی بات پر جہاں روحا مسکرائی تھی وہی

منال جل بھن چکی تھی

وہ میں کہے رہی تھی کیوں نا میں آپ کا آفس پیپرز ختم ہونے

سے پہلے جوائن کرلوں تاکے مجھے پہلے ہی کام کے بارے

میں اندازہ ہو جائے

منال نے بولنا بہتر سمجھا

تو کیا آپ اپنے گھر نہیں جائینگی

بے اختیار روحا بولی جس پر مائم نے چہرہ موڑ

اپنی ہنسی دبای تھی

اور منال نے کھا جانے والی نظروں سے روحا کو دیکھ

مصنوعی مسکرانے کا ناٹک کیا تھا

نہیں روحا میں یہی ہُوں کچھ مہینے پڑھائی کے

بعد میں بزنس کے بارے میں مائم سے سیکھو نگی

بہت مشکل سے لہجہ نرم رکھتے ہوئے بولی

منال کی بات پر روحا نے منہ بنایا

روحا بچے جاؤ سو جاؤ بہت رات ہو گئی

مائم نے موبائل میں وقت دیکھ کہا کیونکہ رات بہت ہو گئی تھی

اوکے مان

روحا جانے لگی لیکن پھر کچھ سوچ پیچھے مڑی

مان آپ نے فون میں اپنا نمبر سیو کر دیا نا؟؟

روحا واپس اتی بولی

ہاں بچے گھر میں سب کا نمبر سیو کر دیا

مائم اسباب میں سر ہلاتا بولا

اوکے تھینک یو مان

روحا کہتی بنا منال کو دیکھے اندر کی جانب بڑھی تھی

مائم آپ کافی پیے گے ؟

ہاں اگر ہو سکے تو ضرور کیونکہ اج کافی تھکان محسوس ہو رہی ہے

مائم مصروف سے انداز میں بولا

اوکے میں بناتی ہوں اپ روم میں جا رہے ہیں روم میں لاؤں کافی یا یہی

منال خوشی خوشی جاتی مڑی

مائم ابھی جواب دیتا کے اُس کے فون پر میسیج کی رنگ سنائی

دی مائم نے میسیج کھولا

مان زدہ چپکانے کی ضرورت نہیں ہے منال اپی کو"

" دور دور رکھے اُسے

روحا کا میسیج پڑھ بے اختیار مائم کا قہقہ فضا

میں گنجا تھا اور سامنے کھڑی منال اس خوبصورت شخص

میں کہی کھو چکی تھی

بمشکل کچھ دیر بعد اپنا قہقہ ضبط کرتے مائم نے نظریں اٹھا

کر سامنے دیکھا جہاں منال اُسے ہی دیکھ رہی تھی

گئی نہیں تُم؟؟

مائم نا سمجھی سے بولا

ج۔جی وہ میں بول رہی تھی کے کافی آپ کے روم میں لاوں

یا آپ یہی ہے

وہ فوراً ہوش میں اتی بولی

میں روم میں جارہاہُوں وہی بھیج دینا

مائم کہتا اب اندر

کی جانب بڑھا تھا جب کے منال

کچن کی جانب

منال اک عقلمند لڑکی تھی پڑھی لکھی میچور اور اُسے

مائم کیلئے کافی بنانا بہت اچھا لگ رہا تھا

مائم اندر داخل ہوا تو ہول میں سب گھر والے بیٹھے تھے

سوائے روحا کے جواب سونے جاچکی تھی

مائم کو لگا تھا سب سو چکے ہے لیکن یہاں سب بیٹھے

باتوں میں مصروف تھے

اسلئے مائم بھی وہی جا کر بیٹھ چکا تھا

بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

میر داداسائی اور اپنے بابا کو دیکھ بولا

ہاں بیٹا بولو سب میر کی جانب متوجہ ہوئے تھے

کل مجھے ایبٹا باد جانا ہے کام کے سلسلے میں

تو شاید کچھ دن لگ جائے

میر عام سے انداز میں بولا

جب کے ابرش کا رنگ فق پڑا تھا

بیٹا آپ ابھی تو آئے ہو کچھ دن پہلے اب پھر جا رہے ہو

صائمہ بیگم اُداسی سے بولی

ماما آپ پریشان نا ہو کچھ دن کی بات ہے میں

واپس اجاونگا اور شاید پھر یہی فورس دیکھوں

وہاں میرا جانا بہت ضروری ہے کچھ دن میں اجاونگا

میر صائمہ بیگم کو اُداسی پر بولا جب کے ابرش

تو میر کے جانے کا سن ہی ساخت سی بیٹھی تھی اُسے میر کی عادت

ہو چکی تھی نجانے کیا اک جذبہ پیدا ہو رہا تھا ابرش کے دل میں

میر کیلئے

میر سینئر آفیسر تھا اور فوج ساری اُس کے انڈر تھی تو میر کو

ہمیشہ الگ الگ شہر جانا پڑتا رہتا تھا

بابا آپ پریشان نا ہو بورڈر پر کوئی خطرہ نہیں بس

کچھ سلیکشن دیکھنے ہے میں نے اسی کیلئے جا رہا ہوں

میر نے سب کی پریشانی کم کی تھی میر کی بات سن

سب ریلیکس ہوئے تھے

اور یہی سچ تھا میر کچھ سلیکشن کیلئے جا رہا تھا

کتنے دن کیلئے جا رہے ہو بچے؟؟

دادا سائی میر کو دیکھ بولے

اک دو ہفتے میں اجاونگا کل رات کی فلائٹ ہے میری

میر نے ساتھ فلائٹ کا وقت بھی بتایا

جس پر داد اسائی نے اسباب میں سر ہلایا تھا

کافی دیر باتوں کے بعد میر اٹھ کر جانے لگا

جب منال کی اواز پر رکا

میر بھائی۔۔ میر پیچھے مڑا

یہ لیں کافی اور مائم یہ لیں آپ کی کافی

شُکریہ بچے اس وقت مجھے بلکل ٹھک کافی کی ضرورت تھی

میر کی بات پر ابرش تھوڑی شرمندہ سی ہوئی تھی

اور آپ سب لوگوں کیلئے چائے

منال نے ٹیبل پر سب کیلئے چائے رکھی

یہ کام بہت اچھا کیا بیٹا تُم نے سب بہت تھک گئے تھے

صائمہ بیگم مسکرا کر بولی جس پر منال بھی مسکرائی

نائس۔۔ بہت اچھی کافی بنائی ہے تُم نے بچے

میر سپ لیتا اُسے شاباشی دے رہا تھا

شکریہ بھائی

ہمم بھائی بلکل ٹھک کہے رہے ہیں منال کافی

تو بہت اچھی بنائی ہے تم نے

مائم مسکرا کر بولا

شکریہ مائم منال چہرہ جھکائے مسکرا کر بولی

آؤ بیٹا بیٹھ جاؤ آپ بھی۔۔صائمہ بیگم اُسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی

جی خالا۔۔منال جا کر ٹھک مائم کے برابر والے صوفے پر بیٹھ چکی

تھی

منال کوئی نا کوئی بات کر رہی تھی جس کا جواب

مائم دے رہا تھا

اسی طرح وقت کافی ہوا تو سب اپنے اپنے کمروں میں چل

دیئے تھے جب کے میر پہلے جا چکا تھا

صبح کے آغاز پر ابرش باہر صوفے پر بیٹھی تھی

دماغ میں میر چل رہا تھا

گڈ مارننگ۔۔زیان جو گنگ سوٹ میں ملبوس ابرش

کے سامنے بیٹھتا مسکرا کر بولا

گڈ مارننگ۔۔ابرش سوچو کی دنیا سے باہر نکلی تھی

کن سوچو میں گم ہو

زیان نے پوچھنا ضروری سمجھا

نہیں زیان بھائی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ابرش اُسے دیکھ بولی

اوہ نو ابرش کم سے کم مجھے بھائی بول کر تو نا بلاؤ

U can Call me Zayan !!

اُس کے بھائی بولنے پر زیان فوراً بولا

لیکن کیوں؟؟؟ابرش نا سمجھی سے بولی

Because We Are Friends And Czns

not Brother Sister !!!

اور اگر تم مجھے زیان بولو گی تو مجھے اچھا لگے گا پرنسز

زیان مسکرا کر بولا

او کے زیان

ابرش بھی دھیما سا مسکرائی تھی

That's Like a good girl !!!

اُس کے نام پکارنے پر زیان مسکرا کر بولا

ابرش کیوں نا تُم بھی جوگنگ پر چلو میرے ساتھ

میں۔ نہیں زیان مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے جوگنگ وغیرہ میں

میں ایسے ہی ٹھک ہُوں

ابرش ہنستی ہوئی بولی

اگر چلو گی تو انٹرسٹ آ جائیگا

زیان بھی مسکرا کر بولا

نہیں پلز آپ چلے جائے میں بعد میں سوچونگی اس بارے میں

لیکن ابھی نہیں ائی ایم سوری

کیا(excuses)ابرش نے کہتے ساتھ

اٹس اوکے ابرش کوئی بات نہیں

ارے میر بھائی گڈ مارننگ پیچھے سے میر کو اتا

دیکھ زیان نے مسکرا کر کہا

گڈ مارننگ

میر نے مختصر جواب دیا آپ جم سے آرہے ہیں؟؟

ہمم۔۔۔میر نے پھر مختصر جواب دیا

مطلب میں سمجھا نہیں آپ وہاں سے آرہے

جم باہر۔۔زیان کو سمجھ نا ایا

گھر میں جم بھی موجود ہے

میر نے اُس کی پریشانی حل کی

Oh Wow that's great !!

کہاہے میر امطلب کس سائڈ ہے۔زیان نے پوچھا

جب میر نے ہاتھ کے اشارے سے سامنے کی جانب اشارہ کیا

اوکے تھینک یو۔۔۔زیان کہتااب جم کی جانب بڑھا

تھاجب کے ابرش میر کو دیکھ رہی تھی

میر نے نظریں گھما کر ابرش کو دیکھا

وہ اُس سے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن پھر خاموشی سے آگے بڑھنے

لگا جب ابرش کی آواز پر قدم رکے

سنے۔ابرش دھیمی آواز میں بولی جب

میر پیچھے مڑا

ابرش چلتی ہوئی میر کے قریب جا کھڑی ہوئی

آپ جارہے ہیں اج؟؟

ہاں۔۔۔میر گھمبیر آواز میں بولا

ک۔کب تک آئینگے

ابرش جانتی تھی لیکن پھر بھی پوچھ پڑی

اک دو ہفتے۔۔میر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

کھڑا ہو چکا تھا

میر اُس کی اُداسی سے محفوظ ہو رہا تھا

تمہیں میرے لیے اتنا اُداس ہونے کی ضرورت نہیں ہے

میر اُس کے اُداس چہرے کو دیکھ بولا

میر کی بات پر ابرش نے فوراً میر کو دیکھا تھا جس کی

آنکھیں ہر احساس سے پاک تھی ابرش کی آنکھوں کو

دیکھ میر نے اک گہرا سانس لیا تھا

وہ اُس کی آنکھوں میں خود کیلئے تڑپ دیکھ پا رہا تھا

یہ تڑپ کیوں ہے تمہاری آنکھوں میں؟؟

کس لیے؟؟؟

میں ہر بات بلکل سیدھی بولتا ہوں بھلے اُس سے سامنے والے کو برا لگے

دیکھوابرش میرے لیے اپنے دل میں کوئی احساس

یاکوئی جذبات مت رکھنا

کیونکہ میری زندگی میں پیار محبت

نام کی کوئی چیز داخل نہیں ہوسکتی پیار محبت ان سب کیلئے

میرے دل کے دروازہ ہمیشہ سے بند تھے ہے اور ہمیشہ

!!! رہینگے

اسلئے تُم اس سے پہلے اس راہ پر مزید آگے بڑھو میں نے تمہیں

صاف بتادیاخود کورو کومزید آگے بڑھنے سے

تمہاری آنکھوں میں یہ تڑپ مجھے بہت کچھ بتا

رہی ہے اور مجھے امید ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا یہ بات اپنے دماغ

میں بٹھاؤ کے مجھ سے یعنی شاہ میر سکندر کیلئے تُم کبھی

کوئی جذبات اپنے دل میں نہیں رکھو گی

میں نے تواج تک تمہیں ایسی کوشے نہیں دی

جس سے تمہیں لگے کے میرے دل میں تمہارے لیے کوئی جذبات ہے
بتاؤ کبھی میں تُم سے نرمی سے بات کی؟؟
یا کبھی تمہارے تھوڑا بھی قریب ہوا؟؟
یا کبھی کوئی ایسی بات بولی جس سے تمہیں ایسا کچھ لگا ہو؟؟
میر اُس سے سوال کر رہا تھا
جب کے سامنے کھڑی ابرش کو اپنا آپ ختم ہوتا
دکھائی دے رہا تھا انسوں گلے میں پھنسے تھے
میر اُس کی آنکھیں دیکھ اُس کے دل کا حال سمجھ چکا تھا
یہی تو سچ تھا ابرش کو پیار ہو گیا تھا میر سے لیکن
اج جو میر بول رہا تھا اُس سے ابرش کو اپنے پیر وپر کھڑا ہونا مشکل
لگ رہا تھا
میر کی باتیں سن ابرش خاموشی سے چہرہ جھکائے کھڑی تھی
انسوں آنکھوں میں پوری طرح جمع ہو چکے تھے اور اب گر کے

عارض کو بھگو رہے تھے

اوپر دیکھو

میر جانتا تھا کے وہ رو رہی ہے اسلئے گھمبیر آواز میں

بولا

جس پر ابرش نے دھیرے سے نظر اٹھا کر سامنے

کھڑے خوبرو شخص کو دیکھا

ابرش کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے

یہ انسوں کیوں ضائع کر رہی ہو؟؟

یہ بہت قیمتی ہے انہیں سمبھال کر رکھو

ایسے ہی کسی کیلئے رو کر خود کو مشکل میں مت ڈالو

میر کا لہجہ اب بھی سرد تھا

ا۔آپ میرے لیے کسی نہیں ہے

ابرش بے ساختہ بولی

میں تمہارے لیے کسی میں ہی شامل ہوتا ہوں

ہم صرف کزنز ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں

اور یہ بات تُم جتنی جلدی قبول کر لو بہتر ہے

میر کہتا اب اپنے کمرے کی جانب جا چکا تھا جب کے ابرش بھی

اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی

کمرے میں اتے ابرش نے دروازہ بند کیا

وہ شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور غور سے خود کو دیکھنے لگی

وہ بہت پیاری تھی اُسے اج تک اپنے اندر کوئی کمی نظر نہیں ائی تھی

لیکن آج آرہی تھی کیونکہ میر اُس کے پیار کو شروع ہوتے ہی ختم

کرنے کیلئے بے مول کر گیا تھا

یااللہ

ابرش نے اپنی تیز دھڑکتی دھڑکنوں پر ہاتھ

رکھ اپنے اللہ کو پُکارا اُسے بہت رونا آرہا تھا اور آخر اک

ایسا بھی وقت ایا جب اُس کا ضبط ٹوٹا وہ نیچے بیٹھتی شدت سے
رونے لگی وہ ان چند دنوں میں میر کیلئے بہت کچھ اپنے
دل میں رکھ چکی تھی
اُسے میر کے ساتھ ہمیشہ اپنا پن محسوس ہوتا تھا
وہ چہا کر بھی اُس اپنائیت اُس محفوظ جذبے کو
جھٹلا نہیں پا رہی تھی جو میر کے ساتھ ہوتے وقت اُس کے دل
میں شور بھریا کر کے رکھتا تھا
کیوں۔۔آخر کیوں میرے پیار کو بے مول کر دیا آپ نے
مجھے آپ سے محبت ہے میر میں کیسے رہو نگی آپ کے
بغیر یہ سوچ ہی مجھے کھوکھلا کر رہی ہے
کے آپ میری زندگی میں نہیں ہے
وہ بے دردی سے اپنے انسوں صاف کرتی بول رہی تھی
اس وقت ابرش کی کیا حالت تھی کوئی اُس سے پوچھتا

مجھے آپ سے محبت ہے میر میں کیسے رہو نگی آپ کے
بغیر یہ سوچ ہی مجھے کھوکھلا کر رہی ہے
کے آپ میری زندگی میں نہیں ہے
وہ بے دردی سے اپنے انسوں صاف کرتی بول رہی تھی
اس وقت ابرش کی کیا حالت تھی کوئی اُس سے پوچھتا
مائم
منال مائم کا دروازہ بجاتی اندر داخل ہوئی
ہاں منال؟؟؟
مائم جو لیپٹاپ پر کام کر رہا تھا اب اوپر دیکھ بولا
وہ مائم پلز آپ مجھے بک شاپ لیجائینگے مجھ کچھ بکس
لینی ہے
Ok Sure
تُم ریڈی ہو جاؤ میں پانچ منٹ میں آرہا ہوں

مہمان تھی اور کزن بھی اُس کی اسلئے مائم منع نہیں کر سکتا تھا

تھینک یو مائم

ابھی منال بول رہی تھی جب روحاد ھڑام سے دروازہ کھولتی

داخل ہوئی

مان

روحا داخل ہوئی سامنے منال کو کھڑا دیکھ وہ اک

جگہ سٹل ہوئی تھی

جی گڑیا

مائم نے مسکرا کر اُسے دیکھا

کچھ نہیں مان میں ایسے ہی ائی تھی آپ سے باتیں کرنے روحا مان کو دیکھ

مسکرائی

مائم پلز جلدی چلے مجھے اُن بکس کی جلدی ضرورت ہے

دونوں کو باتیں کرتے دیکھ منال فوراً بولی

Ohh ok

مائم کھڑا ہوا تھا سائڈ ٹیبل سے کار کی کیز اٹھا کر مائم روحا

کی جانب ایا

منال کو کچھ بکس لینی ہے اُس کے بعد

آ کر اپنے بچے سے بہت ساری باتیں کرو نگا

مائم روحا کے گال تھپتھپاتے پیار سے بولا اور مسکراتا

کمرے سے باہر نکلا جب کے روحا بھی مسکرا رہی تھی

کسی کے کمرے میں انے سے پہلے نوک کرتے ہیں

آئندہ سے خیال رکھنا

پیچھے منال مصنوعی مسکراتی روحا کو دیکھ بولی

اور ساتھ باہر کی جانب بڑھی

جب کے روحا نے حیرانگی سے اُس کی جاتی

پشت کو دیکھا کیونکہ کچھ بولنے کا موقع تو

منال نے اُسے دیا نہیں تھا

کچھ بھی؟؟میرے مان کا کمرہ ہے ہمیشہ سے ایسے اتی تھی

اور آؤنگی بڑی ائی چوڑیل کہی کی

روحا خود سے کہتی اب مائم کے کمرے میں لگی اُس کی تصویریں

دیکھ مسکرانے لگی

دِن بھی گزر گیا تھا شام کا وقت تھا اور میر کو ایئرپورٹ کیلئے نکلنا

تھا او کے بابا اللہ حافظ

میر اپنے بابا کے گلے لگا

پھر دادا سائی اور چھوٹے بابا سے ملا

اللہ حافظ ماما چھوٹی ماما

میر اُن سے ملا

!!اللہ حافظ میری جان

صائمہ بیگم نے میر کی پیشانی سے چومی

میر سب سے ملا جب کے ابرش نظریں جھکائے فاصلے پر کھڑی
تھی

میر نے اُسے دیکھا پھر گہرا سانس لیتے میر بنا
اُس سے ملے گھر سے نکل چکا تھا
کیونکہ میر اُسے کسی قسم کی اُمید پر نہیں رکھنا
چاہتا تھا اسلئے میر نے سوچ لیا تھا وہ اس سے بلکل
دور رہیگا میر کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ
صرف میر جانتا تھا بس اتنا ہم سب جانتے ہے کے میر ابرش کو
خود سے محبت کی راہ میں آگے بڑھنے نہیں دینا چاہتا
تھا اسلئے وہ ایسا کچھ نہیں کر رہا تھا جس سے ابرش کو تھوڑی سی بھی
اُمید ہو
کیونکہ میر اُسے کسی قسم کی اُمید پر نہیں رکھنا
چاہتا تھا اسلئے میر نے سوچ لیا تھا وہ اس سے بلکل

دور رہیگا میر کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ

صرف میر جانتا تھا بس اتنا ہم سب جانتے ہے کے میر ابرش کو

خود سے محبت کی راہ میں آگے بڑھنے نہیں دینا چاہتا

تھا اسلئے وہ ایسا کچھ نہیں کر رہا تھا جس سے ابرش کو تھوڑی سی بھی

اُمید ہو

ابرش جو سمجھ رہی تھی میر شاید اُس سے بھی ملے گا

اب اُسے جاتا دیکھ اپنی سوچ پر شرمندہ ہوتی اپنے

کمرے کی جانب بڑھی تھی

ابرش کو نہیں پتہ تھا کے محبت اتنی جان لیوا ہوتی ہے

شاید میر نے اُسے روکنے میں تھوڑی دیر کر دی کیونکہ ابرش

محبت کی راہ میں کافی آگے نکل چکی تھی جس کی واپسی

ابرش کے بس میں نہیں تھی

مان

روحا مائم کو لیے لون میں ائی

جی میرا بچا کیوں غصے میں ہو اُس کا پھلا ہوا چہرہ

دیکھ مائم بولا

مان کیا ضرورت تھی اُسے آپ کے ساتھ جانے کی

گھر میں ڈرائیور بھی تو ہے

روحا منہ پھلا کر بولی

روحا کی بات پر مائم نے اک گہرا سانس لیا

روحا میرا بچا مہمان ہے وہ ہماری اور مہمانوں کے ساتھ ایسا

تو نہیں کر سکتے نا

مائم نے اُسے سمجھایا

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کے دن کیسا گزرا اج میرے بچے کا

مائم صوفے پر بیٹھتا بولا

بہت برا

روحا چہرے کے زاویے بگاڑتی بولی

یعنی اب تک وہ غصے میں تھی جسے دیکھ مائم دھیما سا مسکرایا

اتنا غصّہ اُف

مائم معصومیت سے بولا

روحا نے مائم کا چہرہ دیکھا جو معصومیت سجائے بڑے

پیار سے اُسے دیکھ رہا تھا

مائم کا چہرہ دیکھ بے ساختہ روحا کی ہنسی چھٹی تھی

مائم میں غصے میں تھی

وہ ہنستے ہوئے بولی

لیکن میری گڑیا مجھے ایسے ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہے

ایسے ہی ہنستی رہا کرو بچے

اُسے مسکراتا دیکھ مائم پر سکونی سے بولا

مائم آپ بہت اچھے سے

روحا بڑے مان سے بولی

میری گڑیا بھی بہت اچھی ہے

مائم نے اُس کی چھوٹی سی ناک دباتے ہوئے کہا

جس پر وہ مزید کھل کر ہنسی اتنے میں صائمہ بیگم سامنے سے

اتی دکھائی دی

بچوں آجاؤ کھانا کھالو

صائمہ بیگم مسکرا کر بولو جس پر

دونوں کھڑے ہوئے

روحا اندر کو جانب بڑھ چکی تھی

اور باہر صائمہ بیگم اور مائم کھڑے تھے

مائم بچے مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

صائمہ بیگم مائم کو دیکھ بولی

جی ماما

مائم صائمہ بیگم کو دیکھ بولا

بچے آپ جانتے ہو نہ روحا آپ سے کتنی اٹیچ ہے

مجھے ڈر ہے کے آگے آپ کی شادی کے بعد

یار روحا کی شادی کے بعد اُس دوری کو روحا برداشت نا کر سکے

وہ تو آپ کے بغیر کھانا نہیں کھاتی پورا دن آپ سے

سے شروع ہوتا اپ پر ختم ہوتا ہے بچے اتنا پیار مت دو کے

آگے مستقبل کی زندگی میں اُس کیلئے بھولنا مشکل ہو

صائمہ بیگم جب مائم کی شادی کے بارے میں سوچ رہی تھی تو اُنھیں

روحا کا خیال آیا کہ مائم کی شادی کے بعد جو دوری انکے بیچ آئیگی وہ شاید

روحا کیلئے ٹھک نا ہو

ماما آپ اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہے

وہ میرا چھوٹا بچہ ہے بلکل میری اپنی اولاد کی طرح اُسے

یہ پیار آگے طاقت دیگا میں کبھی بھی اُسے اکیلا نہیں چھوڑونگا

روحا کی شادی بھی میں خود کرونگا اور ضرورت پڑی تو اُس کے

دولہا کو یہی گھر پر رکھ لونگا

اور رہی بات میری شادی کی

ماما آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کے میری شادی کے بعد

دوریاں آئیگی نہیں ماما ایسا کچھ نہیں ہوگا

بیوی کا الگ مقام ہوگا اور روحا کا میرے بچے کا مقام الگ ہمیشہ سے ہے

اُسے تو کوئی چھین نہیں سکتا

روحا میں تو میری جان بستی ہے بچپن سے لیکر آج تک

میں نے اُسے بلکل اپنے چھوٹے سے بچے کی طرح پالا ہے

آپ جانتی ہے نا جب وہ چھوٹی سی تھی تب سے وہ مجھے اپنا

مان کہے کر پُکارتی ہے اُس کا مان اُسے وہ مان وہ پیار دے رہا ہے

جو مستقبل میں اُس کی طاقت بنینگا

میرا بچا بہت قیمتی ہے ماما اور وہ اسی پیار کی حقدار ہے

آپ پریشان نا ہو ماما ایسا کبھی نہیں ہو گا میں روحا کو کبھی ایسا
محسوس نہیں ہونے دونگا کے اُس کی شادی کے بعد یا میری
شادی کے بعد کبھی کوئی دوری آئیگی
اور ابھی تو روحا بہت چھوٹی ہے کل اٹھارہ کی ہوئی ہے اور
بائیس سے پہلے اُس کی شادی کے بارے میں کوئی نہیں سوچے گا
مائم ادب سے اپنی ماما کو بتا رہا تھا اور سامنے کھڑی صائمہ بیگم
اپنے بیٹے کو جان وارتی نظروں سے دیکھ رہی تھی
ان کا بیٹا کتنا قابل تھا ناہر چیز کو کتنی اچھی طرح نفاست اور ادب
سے بتا رہا تھا
ہاں بچے آپ ٹھک کہے رہے ہو روحا میں تو ہماری
بھی جان بستی سے آخر وہ ہے ہی اس گھر کی
رونق
صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

مان آجائے کھانے پر مجھے بہت بھوک لگی ہے

روحا کی آواز آئی

ہاں بچے ایا اجائے ماما

مائم کی بات پر صائمہ بیگم نے اسباب میں سر ہلایا جب

دونوں اندر کی جانب بڑھے

ہمم کھانا تو بہت مزے کا لگ رہا ہیں

مائم ٹیبل پر رکھے کھانوں کو دیکھ بولا

ہاں بچے منال نے بنایا ہے اج کھانا

صائمہ بیگم کی بات پر منال مسکرائی تھی

رئیلی ؟؟ منال تمہیں کھانا بھی بنانا اتا ہے

مائم اُسے دیکھ بولا

جی مائم مجھے سب بنانا اتا ہے

منال مسکرا کر مائم کی دیکھ بولی

چلو ٹیسٹ کرتے ہے پھر تو کیسا ہے مائم نے کہتے

بائٹ لیا

!!! ہمم نائس اٹس سو گڈ

مائم داد دینے والے انداز کے بولا کیونکہ کھانا واقعی بہت

مزے کا تھا

تھینک یو مائم۔۔ منال مائم کی پلیٹ میں کباب رکھتی بولی

مان کباب نہیں کھاتے

روحا جو کب سے بیٹھی اسی جانب متوجہ تھی اب فوراً بولی

کوئی بات نہیں اج مائم میرے ہاتھ کے کباب کھائینگے پلز مائم

ٹرائے کریں

منال منت بھرے لہجے میں بولا

لیکن مان نہیں کھاتے کباب تو کہیں کھائے۔۔ روحا پھر بولی

مائم کیا آپ نہیں کھائینگے ؟؟ میں نے بہت دل سے بنائے

تھے۔۔وہ روحا کو اگنور کرتی اُداسی سے بولی

بچے کھالو منال نے بہت محنت سے بنائے ہے

صائمہ بیگم منال کی محنت کو سوچتی بولی

جو شام سے مسلسل کچن میں تھی حالانکہ صائمہ بیگم نے

بولا کے ملازمہ بنا لیگی لیکن اُس کی اک ہی بات تھی

کے وہ اج اپنے ہاتھوں سے بنائے گی

Ok ok Manal Don't be said I'll try!!

مائم اُسے اُداس دیکھ بولا اور ساتھ کباب لیتے

بائٹ لیا

ہمم گڈ۔۔مائم کو کباب بھی اچھے لگے تھے

مائم کھاتا نہیں تھا لیکن یہ واقعی بہت مزے کے تھے

آپکو پسند آیا میرے لیے یہی کافی ہے

وہ نظریں جھکائے مسکرا کر بولی

اور سامنے بیٹھی روحاضبط سے بیٹھی تھی اور

دوسری جانب منال کے چہرے پر گلال بکھیریں تھے

Hey Abrish

کیا تم میرے ساتھ باہر گھومنے چلو گی؟

لون میں ابرش کو بیٹھے دیکھ زیان اُس کے پاس

اتا بولا

نہیں زیان میرا بلکل دل نہیں ہے

کہی بھی جانے کا۔۔ابرش جو سوچو میں گم تھی اب باہر اتی بولی

تُم روئی ہو ابرش؟؟اُس کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ زیان بولا

نہیں وہ میری آنکھوں میں کچھ چلا گیا ہے

ابرش نے فوراً اپنی نظریں پھیری تھی

Ohh no

دکھاو مجھے میں دیکھتا زیان اٹھ کر اُس کے قریب ایا تھا

ن۔ نہیں میں ٹھک ہُوں

اُسے اپنے نہایت قریب دیکھ ابرش تھوڑا پیچھے ہوئی تھی

اوکے اوکے ریلیکس زیان بھی تھوڑا پیچھے ہوا

چلو یار چلتے ہے کہی باہر موڈ بھی فریش ہو جائیگا تمہارا

ابرش کے لاکھ منع کرنے کے باوجود زیان بار بار

بولتا رہا جس پر مجبوراً ابرش کو ماننا پڑا

اچھا اوکے میں اتی ہُوں شول لے کر

ابرش کے گہرا سانس لیتی بولی

ابرش کا سچ میں کہی جانے کا دل نہیں کر رہا تھا

اُس کے ذہن میں میر کے علاوہ کچھ چل ہی نہیں

رہا تھا جب کے ابرش کو میر کے بغیر ایہ گھر گھر نہیں لگ رہا تھا اتنے سے

دنوں

میں اُسے میر کی عادت ہو چکی تھی

اور کسی چیز کی عادت انسان کو خود سے غافل کر دیتی ہے

ابرش کچھ دیر بعد فریش ہو کر شول خود پر لیتی باہر ائی

جہاں زیان اُس کا پہلے ہے انتظار کر رہا تھا

چلے۔۔ابرش کے اتے ہی زیان مسکرا کر بولا جب ابرش

نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلا کر رضامندی دی

دونوں گاڑی کی جانب بڑھے جب زیان نے اگے

کا دروازہ اُس کیلئے کھولا ابرش کو یہ سب بہت عجیب

لگ رہا تھا خیر ابرش گاڑی میں بیٹھی جب زیان نے

ڈرائیونگ سیٹ سمبھالتے گاڑی آگے کی جانب

بڑھائی

ابرش تُم کبھی لندن گئی ہو؟

میں جب سے وہاں سے ایا ہُوں یہاں سب بہت عجیب

لگ رہا ہے

زیان نے کچھ بات نہیں کرنی چاہی

نہیں میں تو نہیں گئی لندن اور آپکو

عجیب کیوں لگ رہا ہے یہاں سب

ابرش نے تشویش سے پوچھا

لائق دیکھو یار اتنا ٹریفک اتنا پولیوشن اتنا شور باہر سڑک پر

تمہیں پتہ ہے لندن میں ایسا کچھ نہیں ہوتا وہاں بہت خاموشی رہتی

ہے

ہو جائیگی آپ کو عادت

ابرش سامنے نظریں جمائے بولی

!!ہمم ہوپ سو

چلو آجاؤ ریسٹورینٹ آگیا زیان نے گاڑی روکی جب

دونوں گاڑی سے باہر نکلے

اک الشان ریسٹورینٹ میں داخل ہوتے زیان نے

ابرش کیلئے مسکرا کر کرسی آگے کی جس پر

ابرش دھیما سا مسکرا کر بیٹھی

Excuse me waiter !!

زیان نے ویٹر کو بلایا

Yes sir !!

ویٹر اُس جانب اتا بولا

ابرش کیا کھاؤ گی؟؟زیان نے مینو ابرش کی جانب بڑھایا

میں بس کافی لونگی

ابرش نے مختصر جواب دیا

This is not fear Abrish

پہلی بار ائی ہو میرے ساتھ اور کچھ نہیں کھاؤ گی پلز

میرے لیے کچھ کھالو آرڈر کرو چلو شاباش

زیان نہایت نرمی سے بولا

جس پر ابرش نے اک گہرا سانس لیا

اوکے میں منچورین لو مگی

اوکے تو آپ دو منچورین کر دیں میں بھی وہی کھاونگا جو

ابرش کھائیگی

ویٹر کو بتاتا زیان مسکرا کر ابرش کو دیکھ بولا

ابرش تُم بہت پیاری ہو ماشاللہ

اُسے بغور دیکھتے زیان بے اختیار بولا

تھینک یو۔۔ابرش کا بات کرنے کا بلکل دل نہیں تھا کسی سے

لیکن پھر بھی جواب دے رہی تھی وہ نظریں جھکائے بیٹھی

تھی اور زیان اُسے محبت سے دیکھ رہا تھا

تمہیں پتہ ہے لندن میں میں نے بہت لڑکیاں دیکھی ہے

لیکن تمہارے جتنی خوبصورتی میں نے کبھی نہیں دیکھی

اتنے سال بعد تمہیں دیکھا ہے تو تُم بڑی اور خوبصورت

دونوں ہو گئی ہو

زیان اُس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

شکریہ

ابرش مصنوعی مسکرائی تھی کیونکہ اُسے اپنی خوبصورتی

اب خوبصورتی نہیں لگتی تھی اور وجہ میر اُسے اُس کی نظروں میں

بے مول محسوس کروا چکا تھا

اُسے لگتا تھا اُس میں کوئی کمی ہے جو میر اُس کی محبت کو

رد کر گیا تھا

Sir ur order !!

ویٹر پلیٹس ٹیبل پر رکھتا بولا

تھینک یو۔۔زیان نے پلیٹ تھامتے کہا

اور اک پلیٹ ابرش کی جانب بڑھائی ابرش شروع کرو

کھانا اُسے خاموش دیکھ زیان نے کھانے کی جانب اُسے متوجہ

کیا

جی۔۔۔ابرش اسباب میں سر ہلاتی کھانے لگی

زیان کھانے کے دوران کوئی نہ کوئی بات کیے

جارہا تھا جس کے ابرش جواب دے رہی تھی زیان کو

ابرش سے بات کرنا حد سے زدہ اچھا لگ رہا تھا

کافی پیو گی؟؟

کھانے کے بعد زیان ابرش کو دیکھ بولا جس پر ابرش نے

نفی میں سر ہلایا

لیکن مجھے تو پینی ہے یار

زیان اُداسی سے بولا

ارے آپ پیے نا کافی

ابرش اُس کے چہرہ دیکھ بولی

نہیں میں پارسل کروالیتا ہوں راستے میں پی لینگے

اتنا کہتے دو کافی کپ پارسل کروانے کا زیان نے

ویٹر کو کہا

جس پر کچھ ہی دیر میں دو ڈسپوسبل بڑے کپ

میں اسٹرو لگائے ویٹر کافی کے کپ زیان کو دے چکا تھا

چلے۔۔ابرش زیان کو دیکھ بولی

ہاں چلتے ہے۔۔پیمنٹ کرتے دونوں نے باہر کی جانب قدم بڑھائے

اہ

چلتے چلتے زیان کی ٹکر اک شخص سے ہوئی جو فون

پر بات کرتے آرہا تھا اسلئے سامنے کا نہیں دے پایا

ٹکر ہونے سے ساری کافی زیان کے کپڑوں پر گری تھی

Oh God I am sorry I am really sorry

وہ شخص جو قریب پچیس سال کا لگ رہا تھا

اب اپنی غلطی کی زیان سے معافی مانگ رہا تھا

Hey bro it's ok

زیان نے اُسے ریلیکس کیا

بندہ تھا (chill) زیان حد سے زدہ چل

ابرش تُم گاڑی میں جا کر بیٹھو میں یہ واش کر کے

اتا ہُوں

زیان کی بات پر ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

زیان واپس اندر داخل ہوتا واشروم کی جانب

بڑھا تھا

قریب دس منٹ بعد زیان اپنے کپڑے صاف کرتا باہر

اتا گاڑی کی جانب بڑھا لیکن گاڑی میں ابرش

کو نا دیکھ زیان حیران ہوا تھا

زیان نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن ابرش کہی نہیں تھی

ابرش ابرش۔۔زیان نے آواز لگاتے ادھر اُدھر دیکھا

لیکن ابرش کہی نہیں تھی

قریب دس منٹ بعد زیان اپنے کپڑے صاف کرتا باہر

اتا گاڑی کی جانب بڑھا لیکن گاڑی میں ابرش

کو نا دیکھ زیان حیران ہوا تھا

زیان نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن ابرش کہی نہیں تھی

ابرش ابرش۔۔زیان نے آواز لگاتے ادھر اُدھر دیکھا

لیکن ابرش کہی نہیں تھی

زیان نے تیزی سے آگے بھاگتے دور تک دیکھا

پھر ریسٹورینٹ کے اندر دیکھا لیکن ابرش کہی نہیں تھی

زیان کی حالت خراب ہو رہی تھی گھبراہٹ سے

اُس کی سانسیں تیز ہو رہی تھی

Hey bro

یہاں اک لڑکی کھڑی تھی ابھی بلیک شول پہنے آپ نے اُسے دیکھا

زیان نہایت گھبرایاہوا نظر آرہا تھا

نہیں میں نے نہیں دیکھا

آدمی نے جواب دیا

زیان کے چہرے پر پریشانی سے پسینے انے لگے تھے

Cctv

یک دم زیان کا دماغ ڈھمکا زیان بھاگتا ہوا

ریسٹورینٹ اونر روم میں گیا

دیکھنا ہے جلدی دکھائے cctv مجھے آپ لوگوں کا

زیان اندر داخل ہوتا تیزی سے اپنی تیز ہوتی سانسوں

کے درمیان بولا

سوری سر ایسے کسی کو دکھانے کی ہمیں اجازت نہیں

اک ملازم نے کہا

What the hell are u mad

میر کزن غائب ہے اور تُم کہے رہے ہو اجازت نہیں

زیان چیخا تھا جب ریسٹورینٹ اونر اندر سے باہر ایا

کیا ہو رہا ہے یہاں

اونر اتیزی سے باہر اتا بولا جب زیان نے اُسے سب بتایا

او کے سر ائے ہم دکھاتے ہے

CCTV controller اونر بھی پریشان ہوا تھا اسلئے زیان کو لیے

روم میں داخل ہوا

ابھی سے بیس منٹ پہلے کی فوٹیج دکھاو

زیان کی بات پر کنٹرولر نے بیس منٹ پہلے کی فوٹیج نکالی

ہاں یہاں سے پلے کرو

سامنے فوٹیج دکھائی دے رہی تھی جہاں زیان سے وہ شخص

ٹکرایا تھا اور کافی زیان پر ائی تھی

زیان کے اندر جاتے ہی ابرش گاڑی کی جانب بڑھ

رہی تھی جب وہی لڑکا جس سے ٹکڑا کر کافی زیان پر ائی تھی

وہ ابرش کے منہ پر رومال رکھ چکا تھا

جب اک بلیک رنگ کی بڑی گاڑی سامنے آکر رکی جس میں

ابرش کے بے ہوش وجود کو ڈالتے لیجایا گیا تھا

زیان کے ہاتھ پیر پھول رہے تھے

یعنی ابرش کڈنیپ ہوئی تھی اب زیان گھر والوں کو کیا جواب

دیتا کے وہ ابرش کی حفاظت نا کر سکا

زیان کی حالت غیر ہو رہی تھی

زیان تیزی سے بھاگتا گاڑی تک پہنچا اور گاڑی اُسے

سمت میں تیزی سے بڑھائی جہاں سے وہ کالی گاڑی

گئی تھی لیکن بیس منٹ میں وہ گاڑی کہاں سے کہا

پہنچ گئی ہو گی یہ سوچ زیان سے گاڑی چلانا مشکل ہو رہا تھا

ریسٹورینٹ کے آگے زدہ لوگ نہیں تھے اور جو تھے وہ نہیں دیکھ پائے

اور یہ بات بھی کافی عجیب تھی کے دن دہاڑے اک لڑکی

کیڈنیپ ہو جاتی ہے اور کوئی نہیں دیکھ پاتا

زیان کے دماغ میں سرف ابرش چل رہی تھی

وہ تیزی سے گاڑی بڑھاتا اُسے ڈھونڈ رہا تھا

دوسری جانب میر جو دوسرے شہر میں کھڑا

اک فائل دیکھ رہا تھا

اُس کے دل میں اچانک عجیب سا کچھ ہوا تھا

جسے میر وہم سمجھ کر واپس فائل کی جانب متوجہ ہوئے

کہاڈھونڈو کہا ہو ابرش

زیان گاڑی ایسے ہی سڑکوں پر گھما رہا تھا لیکن

وہ گاڑی جس میں ابرش تھی اُسے کہی نہیں دکھائی دے رہی تھی

اُس کے دل میں مزید وسوسے پیدا ہو رہے تھے

مزید ڈر اور ہزاروں غیر سوچے

عجیب عجیب خیالات اُس کے ذہن میں آرہے تھے

وہ کیا کرے اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اور پاکستان کے

زدہ علاقوں کے بارے میں زیان نہیں جانتا تھا

اتنے میں زیان کا فون بجا فون پر جگمگاتا خالا دیکھ

زیان نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا کیا جواب دیتا وہ اُنہیں

ہمت کر کے فون کان سے لگایا

ا۔اسلام علیکم خالا

زیان نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا

وعلیکم السلام زیان بیٹا

کب تک آؤ گے آپ دونوں گھر؟؟

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے

امنہ بیگم فوراً بولی اُن کا دل بہت گھبرا رہا تھا اسلئے انہیں

ابرش کو دیکھنا تھا

ج۔جی خالا بس کچھ دیر میں اتے ہے

زیان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے

اچھا میری ابرش سے بات کروا دو ذرا پتہ نہیں

کیوں گھبراہٹ ہو رہی ہے اُس کی آواز سن لوں میں

خ۔خالا ابرش و۔واشروم گئی ہے

وہ آجائے پھر کروا دنگا او کے

او کے بیٹا اللہ حافظ جلدی آجاؤ آپ لوگ

امنہ بیگم کہتی فون بند کر چکی تھی اور یہاں

زیان پریشانی سے پاگل ہونے کے در پر تھا

اُس کی آنکھ اک بند کمرے میں کھلی تھی

ابرش نے اپنی نہایت اندھیرے چاھتی آنکھیں کھولنے کی شروع کی کچھ

دیر بعد جب کھلی تو اپنے

ارد گرد اندھیرا دیکھ وہ خوف سے آری ہوئی تھی

کے یک دم اُس اندھیرے کمرے میں ہلکی سی روشنی
جلی ابرش کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے
ابرش نے کمرہ دیکھا جو بلکل کھالی تھا جہاں اک پرندے کی
آواز بھی دور تک نہیں آرہی تھی بلکل آوازوں سے پاک جگہ
ایسا لگ رہا تھا وہ شہر ہے ہی نہیں بلکہ وادیوں سے
دور کوئی مقام ہے
ابرش گھبراہٹ اور ڈر کا شکار بری طرح ہو چکی تھی
اُس نے اٹھنے کی کوشش کی جب وہ اٹھ نا پائی اُس
نے اپنے ارد گرد دیکھا جہاں اُس کے نازک پیر و کو اک رسّی کی مدد سے
باندھ رکھا تھا جس پر اب جلن کا احساس اُسے شدت
سے ہو رہا تھا
اپنے پیر و کو قید دیکھ اُس کے انسوں مزید تیز ہوئے تھے
کوئی ہے۔۔ مدد کرو میری مجھے نکالو یہاں سے پلز

وہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی لیکن

کوئی نا یا ابرش کے دل نے بے اختیار میر کو شدت

سے یاد کیا تھا

جو اس وقت دوسرے شہر ابرش سے

کافی دور تھا

کھولو پلز مجھے

وہ پھر چلائی جب باہر سے اتی ہلکی آوازوں پر

اُس کی آواز بند ہوئی

اج شام اٹھ بجے ان سب لڑکیوں کو دوبئ

کی فلائٹ میں بیٹھانا ہے

آگے سب دوبئ پہنچ کر دیکھینگے

بہت پیسہ ملے گا اس بار

ہاہاہا

اک آدمی دوسرے آدمی سے بات کرتا

آخر میں اپنا غلیظ قہقہ لگا کر ہنستا تھا

جا دیکھ مجھے ابھی چلانے کی آواز آئی تھی

اگر کسی لڑکی کو ہوش آگیا تو

واپس ڈوس دے کر بے ہوش کر دے

وہ کہتا اب آگے بڑھ چکا تھا

اُس شخص کی آواز میں غلیظ گندا پن صاف دکھائی دے رہا تھا

اور اندر بیٹھی ابرش لرز اٹھی تھی اُس نے اپنے

منہ پر ہاتھ رکھ اپنی تیز رونے کی آواز روکی تھی

یعنی یہ اسمگلر تھے جن کے بارے میں بس مووی اور نوول

میں ابرش نے پڑھا اور سنا تھا آج یہاں اُس کے

ساتھ اصل ہو رہا تھا

ابرش کا وجود کپکپانے لگا تھا

آگے کا سوچ کے کیا ہو گا یک دم اُسے میر کی بات

ذہن میں ائی

(خود کو سمبھال کر رکھنا اپنے شوہر کیلئے)

وہ خود کو کیسے سمبھالے گی

اُس آدمی کی بات سن ابرش کو سانس لینے

میں مسئلہ ہو رہا تھا یہ کیا ہو رہا تھا

اُس کے ساتھ

وہ تیز رونا چاہتی تھی لیکن منہ پر ہاتھ رکھے بے وقت اتی سسکیوں

کا گلا گھوٹ رہی تھی

مائم کیا آپ پلز مجھے یہ سمجھا دینگے میں کب سے

کوشش کر رہی ہوں لیکن میرے سمجھ نہیں آرہا

منال لیپٹاپ تھامے مائم کے پاس ائی جو باہر

صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا

کیا سمجھانا ہے

مائم نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اُسے دیکھا

جب وہ مائم کے برابر میں بیٹھتی لیپٹاپ اُس نے سامنے رکھ

اشارے سے بتانے لگی

اوکے بہت آسان ہے دیکھو

مائم نے اُسے اسٹڈی کرانا شروع کی جسے

مائم کے بلکل برابر میں بیٹھی منال نہایت غور سے سمجھ

رہی تھی آخر اس وقت اُس کا ٹیچر مائم تھا تو

کیسے نا سمجھتی غور سے ؟؟

سامنے صائمہ بیگم جو کچن سے نکل رہی تھی

اُن کی نظر سیدھا صوفے پر بیٹھے ان دونوں

پر گئی تھی جسے دیکھ صائمہ بیگم رکی

اور مسکراتی مشکوک نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگی

آیا سمجھ ؟؟؟

پورا اچھی طرح سمجھانے کی بعد مائم نے تصدیق کی

جی آگیا تھینک یو مائم

وہ مسکرا کر بولی

کوئی بات نہیں ویسے پیپرز کب ہے تمھارے ؟

میرے پیپرز نیکسٹ ویک سے شروع ہے

اور میری تیاری بہت کم ہے کوئی ٹیچر نہیں ہے نہ پڑھانے

والا

منال اُداسی سے بولی

اس میں پریشانی والی کونسی بات ہے

منال مائم پڑھا دیگا آپ کو

صائمہ بیگم سامنے والے صوفے پر بیٹھتی بولی

جب کے اُن کی نظریں مسلسل مسکرا رہی تھی

مائم کیا آپ مجھے پڑھا دینگے ؟؟

منال نے اُمید بھری نگاہ سے مائم کو دیکھا

ہمم ؟؟؟؟؟؟

مائم اُس کا چہرہ دیکھ سوچنے لگا جب منال اُداس ہوئی تھی

ارے یار اس میں اتنا اُداس ہونے والی کیا بات

ہے پڑھا دو نگا میں

مائم مسکراتا ہوا بولا جب منال کے چہرے پر مسکراہٹ

نے جگہ لی

اور مائم آپ کو یاد ہے نا؟؟ پیپرز کے بعد میں

نے آپ کا آفس جوائن کرنا ہے ؟؟؟

منال نے یاد دھانی کروائی

ہاں ہاں منال مجھے یاد ہے کر لینا جوائن آفس منال کی

خوشی دیکھ صائمہ بیگم مسکرا رہی تھی

جب بے اختیار مائم کی نظر صائمہ
بیگم پر گئی
ماما اتنی خوشی مجھے بھی بتائے مسکرانے کی وجہ
صائمہ بیگم کو مسکراتا دیکھ مائم دلچسپی سے بولا
جب کے مائم کی بات پر صائمہ بیگم نے
نفی میں سر ہلایا
ماما کیا آپ کہے رہی ہے کے کوئی بات نہیں
میں اپنی ماما کو اچھی طرح جانتا ہوں کوئی تو بات ہے
مائم اٹھ کر اُنکے برابر میں آ بیٹھا تھا
جب صائمہ بیگم نے مائم کی پیشانی چومی
خالا میں چائے بنا کر لاتی ہُوں آپ کیلئے
مائم آپ کی کافی بھی لاوں؟؟
منال کھڑی ہوتی بولی جس پر مائم نے کافی کی حامی دی

بچے بیٹھ جاؤ میں ملازمہ سے کہے دیتی ہوں

صائمہ بیگم منال کو دیکھ بولی

نہیں خالا میں اپنے ہاتھوں سے بناؤنگی آپ دونوں کیلئے

ہمیشہ اور مائم کو کافی بھی پسندائی تھی اُس دن

میرے ہاتھ کی

منال مسکرا کر کہتی کچن کی جانب بڑھی تھی

ماما روحا کہاہے نظر نہیں آرہی

مائم نے صائمہ بیگم سے پوچھا

بیٹا وہ سو رہی ہے

اس ٹائم سو رہی ہے ؟؟روحا کی

طبیعت تو ٹھک ہے نہ ماما؟؟

مائم صائمہ بیگم کے کندھے سے سر ٹکائے پریشانی سے بولا

جی جی بچے طبیعت ٹھک ہے روحا کی بس ایسے ہی سو گئی

صائمہ بیگم نے اُس کی پریشانی دور کی

!!!مائم میری جان

مائم جو صائمہ بیگم کے کندھے پر سر رکھ

آنکھیں موند چکا تھا صائمہ بیگم کے پکارنے پر

اب اپنی آنکھیں کھولی

جی ماما

بیٹا آپ کو منال کیسی لگتی ہے؟؟

صائمہ بیگم مائم کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی

جب مائم نے نا سمجھی سے صائمہ بیگم کو

دیکھا

بچے جیسے کے مجھے منال بہت اچھی لگتی ہے

دیکھو کتنی قابل ہے اپنی پڑھائی گھر سب کو اچھی

طرح لے جانا جانتی ہے

سب کی اتنی پرواہ کرتی ہے آپ کی پسند کا اتنا خیال کرتی ہے

Ji Mama she's nice girl !

مائم نے کہتے واپس آنکھیں مندی تھی

وہ صائمہ بیگم کی بات اور اُن کے سوال کا مطلب نہیں

سمجھ پایا تھا

سمجھدار ہے ! میچیور بھی ہے قابل بھی ہے

اور پڑھی لکھی بھی ہے

صائمہ بیگم دلکش انداز سے مسکراتی اپنی بھانجی

کی خوبیاں بتا رہی تھی

ہاں جی ماشاللہ

مائم نے اپنے موبائل پر مصروف ہوتے کہا

بچے کیا خیال ہے پھر ؟؟

کس بارے میں ماما

مائم کا دھیان فون کی جانب بیٹھا

مائم بچے میری بات سن لو آفس کا کام

بعد میں کر لینا

موبائل میں میلز دیکھتے مائم کو دیکھ صائمہ بیگم

خفگی سے بولی

سوری میری پیاری ماما جان کر دیا موبائل بند

اب بتائے کیا کہے رہی تھی آپ

مائم فوراً فون بند کرتا واپس اپنا سر صائمہ بیگم

کے کندھے سے ٹکہ چکا تھا

یہ آگئی خالا کی چائے اور مائم آپ کی کافی

ابھی صائمہ بیگم کچھ کہتی کے منال کپ لیے

ہول میں اتی بولی

منال چائے کا کپ صائمہ بیگم کو تھماتی اب کافی کا کپ اٹھاتی

مائم کی جانب ائی

مائم آپ کی کافی

وہ نہایت ارام سے بولی جب کے چہرے پر

مسکراہٹ نا ختم ہونے والی تھی

تھینکس !!

مائم نے کافی کا کپ تھاما

بچے آپ نہیں لائی اپنی ؟؟

صائمہ بیگم اُسے خالی بیٹھے دیکھ بولی

نہیں خالا دراصل میرا دل نہیں کر رہا ابھی کچھ دیر پہلے

ہی پی تھی میں نے

وہ صائمہ بیگم کو دیکھ بولی

مائم پھر کب پڑھائے گے آپ مجھے پراپر

وہ اپنا لیپٹاپ اٹھاتی مائم کو دیکھ بولی

رات میں پڑھایا کرو نگادن میں تو آفس کی وجہ سے
ممکن نہیں خیر تُم بتاؤ کہاتک تیاری ہے تمہاری؟؟
اب مائم اور منال دونوں منال کی اسٹڈیز کی بات
کر رہے تھے جب کے صائمہ بیگم دونوں
کو مسکرا کر دیکھتی چائے
پی رہی تھی
دوسری جانب زیان سڑکوں پر گاڑی
دوڑاتا تھک چکا تھا اُس کا ڈر یقین میں بدلنے لگا تھا
جب کے اُس کی حالت کوئی دیکھتا تو پریشان ہو جاتا
اُسے سمجھ یہ نہیں آرہی تھی کے کس منہ سے وہ گھر جائے گا؟؟
زیان اس وقت بے بس انسان تھا جس کے
پاس کوئی راستہ نہیں تھا وہ اُس راہ پر کافی دور آچکا تھا
جس راستے سے وہ گاڑی گزری تھی لیکن زیان کو ابرش

کا کچھ نہیں پتہ لگا تھا

ابھی ابرش اپنے انسوں روکنے کی کوشش میں نڈھال

ہو رہی تھی جب اُس بند کمرے کا دروازہ کھلا

ابرش نے خوف سے اوپر دیکھا جہاں وہی لڑکا

جو زیان سے ٹکرایا تھا جس کی عمر پچیس سال تھی

وہ اندر داخل ہوا

ابرش کی سانسیں تیز ہوئی تھی اُس نے شول مزید مضبوطی

سے تھامی وہ شول سے بلکل خود کو

ڈھانپ کر بیٹھی تھی اُس لڑکے نے ابرش کو دیکھا اُس

کی غلیظ نظریں ابرش کو دیکھ گہری ہوئی تھی

ابرش خوف سے بے ہوش ہونے کے در پر تھی

Beautiful!!

اُس لڑکے نے بے باکی سے کہتے قدم ابرش کی

جانب بڑھائے ابرش مزید پیچھے ہو رہی تھی اور وہ اتنا آگے

ارے دور کیوں جا رہی ہو خوبصورتی کی دیوی

وہ لڑکا ہنستا ہوا بولا

د۔دوور۔ر ہو

ابرش چیخی تھی کیونکہ وہ لڑکا اُس کے قریب

آ رہا تھا

کوئی ہے پلز مجھے نکالو یہاں سے کوئی ہے

وہ پھر روتے ہوئے چیخی

خوبصورتی کی دیوی جتنا بھی چلالو یہاں تمہیں بچانے کوئی نہیں

آئیگا یقیناً تُم فلموں کی دنیا میں جی رہی ہو جو تمہیں لگ رہا ہے

تمہارا ہیرو آکر تمہیں بچالیگا لیکن یہ اصل

زندگی ہے ادھر کوئی نہیں آئیگا تمہیں بچانے

وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا

اوراس شخص کی ناپاک آوازاور ناپاک قہقہ

ابرش کودنیاکی سب سے گھٹیاآوازلگ رہی تھی

اُس نے اپنے کانوں پرہاتھ رکھ اُس کے قہقے کو ختم کرناچاہا

جب کے اُس کی آنکھوں سے انسوں کسی پانی کی طرح

بہے رہے تھے

پ۔ پلز مجھے جانے دو کون ہو تُم

کیوں لاے ہو مجھے۔۔وہ مزید پیچھے ہو رہی تھی

لیکن پیر بندھے ہونے کی وجہ سے زدہ پیچھے تک

نہیں جاپارہی تھی

تمہاری زبان میں کہے لو ہم گندے لوگ ہے

اور تمہیں اسلئے لاے ہے تاکہ تمہیں بیچ کر پیسہ کما

سکے اور تُم جانتی ہو خوبصورتی کی دیوی کے تُم بہت خوبصورت

ہو تمہاری بہت بڑی رقم ملے گی

اُس کی بات پر ابرش کا وجود تیزی

سے کپکپانے لگا تھا روتے روتے اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی

وہ اتنی بے بس تو کبھی نہیں ہوئی تھی نا

اُس نے کبھی سوچا تھا کے اُس پر ایسا کوئی

دن بھی کبھی آئیگا

او خوبصورتی کی دیوی تمہارے پاؤں پر زخم آرہے

ہیں زنجیر ہے آؤ کھول دوں تمہارے حسن پر

کوئی تکلیف ہو اچھا نہیں لگے گا نہ

اُسے صرف ابرش کا چہرہ اور پاؤں نظر آرہے تھے باکی

ابرش کی شول نے اپنا کام اچھا کیا ہوا تھا

اسلئے سیدھی نظر ابرش کے پیر پر گئی

زنجیر سے باندھی گئی جگہ سرخ ہو رہی تھی

ابرش کی زنجیر کھولنے کیلئے اُس نے ہاتھ اگے بڑھائے

جب ابرش نے اپنے پیر پیچھے کیے

ن۔ نہیں ہ۔ ہاتھ نہیں لگاؤ مجھے پیچھے ہٹو

ابرش حلق کے بل چیخی تھی

وہ کیسے اُس انسان کو خود کو چھونے دے سکتی

تھی

ارے حسن کی پری ایسے نہیں کرتے

دکھاو شاباش اپنا پیر

وہ مزید آگے ہوا تھا ابھی وہ ابرش کا پیر پکڑتا کے

ابرش نے اُسے زور سے پیچھے دھکیلا

نجانے ابرش میں اتنی ہمت کہاسے آرہی تھی لیکن

وہ میر کی بات اپنے ذہن میں بیٹھا کر خود کو سمبھال کر رکھ رہی تھی

ابرش کے دھکیلنے پر وہ زور سے پیچھے گرا

تھا اُس نے اٹھتے اپنی خون الوداع نظریں اٹھا کر ابرش

کو دیکھا ابرش جو وہی دیکھ رہی تھی اُس کی آنکھوں

میں وحشت دیکھ ابرش کی سانس مانو تھم گئی تھی

تیری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھکا دینے کی

کب سے میں تُجھ سے نرمی سے بات کر رہا ہوں لیکن تتُو قابل نہیں

اب میں تُجھے بتاتا ہُوں میں کون ہے

وہ دھاڑتا اب اگے بڑھا تھا

ابرش کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا

وہ لڑکا تیزی سے آگے ایا اُس نے اپنا ہاتھ

شدت سے تھپڑ کی صورت میں مارنے کیلئے اٹھایا

جب ابرش نے فوراً اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ

خوف سے آنکھیں بند کی تھے

ابرش چیختی اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا چکی

تھی اُس کا وجود اُس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا لیکن وہ تھپڑ

شاید ہوا میں کہی رہ گیا تھا خاموشی محسوس کرتے

کچھ لمحے بعد ابرش نے ہچکیاں لیتے

اپنے چہرے سے بلکل دھیرے سے اپنا ہاتھ ہٹایا

اک شخص جو بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس

کالا حشما آنکھوں پر لگائے بلیک ماسک پہنے

بالوں کو نفاست سے بنائے

اُس شخص کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا جو ابرش پر اٹھنے والا تھا

اُس شخص کی نا آنکھیں نظر آرہی تھی چشمے کی مدد

سے اور نا ہی ماسک کی وجہ سے چہرہ لیکن اُس کی پرسنلٹی

کمال کی تھی

ابرش بری طرح روتے ہوئے کانپ رہی تھی

وہ شخص اُس لڑکے کو دور کرتا ابرش کے پاس آیا

اور اس کے کان کے قریب جھکا

اپنی آنکھیں بند کر لیں آپ

وہ سرگوشی میں بولا اُس کی آواز تو سمجھ نہیں آ رہی تھی

لیکن اُس کی سرگوشی سے پتہ چل رہا تھا کے اس شخص کی آواز

بڑی پرکشش ہے

اندر کیسے آئے کون ہو تُم

لڑکا آگے کو بڑھا تھا ابھی وہ پنچ اُس ٹریک سوٹ والے مرد کو

مارتا کے اُس نے ابرش کے کان کے قریب جھکے جھکے بنا پیچھے

دیکھے اپنا ہاتھ پیچھے لیجاتے اُس کا ہاتھ طاقت سے روکا تھا

I said close ur eyes Angel!!

وہ سرگوشی میں بولا اُس کی آواز سرگوشیوں کی وجہ سے

پہچان میں نہیں آ رہی تھی لیکن پھر بھی ابرش نے اُس کی بات سنتے

اپنی آنکھیں دھیرے سے بند کی جب کے اُس کا وجود اب بھی لرز

رہا تھا

اور کچھ لمحے بعد اُس لڑکے کی دردناک چیخ

ابرش کو سنائی دی تھی جسے سن وہ بے ہوش ہونے ہی والی تھی

اُس پچیس سالا لڑکے کی اُس چیخ میں درد تھا یعنی

اُسے سفاکی سے اُس کے کیے کی سزا دے دی گئی تھی

اور چیخے یہاں ختم نہیں ہوئی تھی باہر موجود

گھٹیا لوگوں کی بھی دردناک چیخے کی آوازیں ابرش سن رہی تھی

ابرش آنکھیں زور سے بند کیے تیزی سے رو رہی تھی

اُسے شدت سے رونا آرہا تھا اور نجانے کیا سوچ اُس نے اپنی آنکھیں کھولی

اور سامنے اُس پچیس سالا لڑکے کی حالت دیکھ

ابرش سٹل ہوئی تھی

اُس کی بے لگام زبان جس سے وہ ابرش کو گھٹیا الفاظوں سے

مخاطب کر رہا تھا وہ الگ ہوئی اُس کے سینے پر پڑی تھی

وہ ہاتھ جس سے وہ اُس پر ہاتھ اٹھانے والا تھا

وہ دھڑ سے الگ ہوئے اُس کے پیرو میں پڑا تھا

اہ

اُس لڑکے کی دردناک حالت دیکھ ابرش چیخی تھی

جب ٹریک سوٹ والا شخص جو اندر داخل ہو رہا تھا اُس کو چیخ پر اُس کے

قریب ایا

جب ابرش وہی ڈھیر ہوئی

تھی اتنا سب دیکھنے کے بعد بھی وہ زندہ تھی یہ ابرش کیلئے غنیمت تھی

میں نے کہا تھا آپ کو آنکھیں بند رکھنا

وہ ابرش کا بے ہوش وجود دیکھ گھمبیر آواز میں بولا اُس کے

ماتھے پر بال بے ترتیبی سے پھیل چکے تھے

اُس نے ابرش کے پیرو کو زنجیر سے آزاد کرایا

اوراس کے بے ہوش وجود کو بانہوں میں اٹھاتے باہر

کی جانب قدم بڑھاے

ابرش تو ہوش میں نہیں تھی اور وہ انجان شخص

جس کی پہچان نظر نہیں آرہی تھی وہ اُسے

لیے آگے بڑھ رہا تھا

اور جب ابرش کی آنکھ کھلی وہ اپنے گھر پر تھی

ابرش جھٹ سے آنکھیں کھولتی اٹھی اُسے سب یاد تھا کچھ گھنٹے پہلے ہے

حادثہ

م۔میں گ۔گھر پر

ابرش کے ماتھے پر خوف سے اب بھی پسینے

تھے کمرے میں امنہ بیگم موجود تھی جو ابرش کے

بیہوشی کی حالت کے اٹھنے پر اُس کے پاس دوڑی ائی تھی

ابرش جب حد سے زدہ خوف میں ہوتی تھی تو وہ اس طرح

بے ہوش ہو جاتی تھی

ابرش میری جان میرا بچا

کیسی ہو زیان بتا رہا تھا تُم نے وہاں چوری

وغیرہ کرتے کچھ ڈاکوں کو گولیاں چلاتے دیکھ لیا اسلئے تم

بے ہوش ہو گئی

اللہ کا شکر ہے تُم دونوں محفوظ ہو

امنہ بیگم شکر ادا کر رہی تھی جب ابرش نے

چونک کر اُنہیں دیکھا

ابرش کیسی ہو

ابھی ابرش کچھ کہتی کے زیان فوراً اندر داخل ہوا

ہاں زیان میں ٹھک ہُوں

ابرش بمشکل ہی بولی

میں ابھی سوپ بنا کر لاتی ہُوں اپنی بچی کیلئے

امنہ بیگم کہتی کچن کی جانب بڑھی رہی

زیان مجھے سب یاد ہے جو جو ہوا

پلز مجھے بتائے میں یہاں کیسے پہنچی

اُن کے جاتے ہی ابرش زیان سے بولی جب زیان

اُس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا

ہاں ابرش تمہارے بے ہوش ہونے کے بعد ایک شخص جو

کون تھا پتہ نہیں وہ تمہیں مجھ تک پہنچا گیا

تمہیں پتہ ہے وہ دو گھنٹے کیسے تھے میرے لیے

میں گھر پر کیا جواب دیتا

میں سڑکوں پر تمہیں ڈھونڈ رہا تھا جب اُس شخص

کی گاڑی رکی

اُس نے تمہیں بچایا ہے ابرش اللہ کا شکر ہے

ابرش مجھے معاف کر دو میں تمہاری حفاظت نا کر سکا

زیان شرمندہ ہوا تھا

نہیں آپکو شرمندہ ہونے کی یا معافی مانگنے کی ضرورت نہیں

ہے دیکھے خدا نے کسی اور کو جسکی پہچان ہمیں نہیں

پتہ میری حفاظت کیلئے انہیں بھیجا وہ جو کوئی

بھی تھے میں اُنہیں تھینک یو ضرور بولنا چاہونگی

ابرش کچھ پر سکون ہوئی تھی لیکن وہ خوف اب

بھی آنکھوں میں تھا اگر وہ شخص نا آتا تو کیا ہو جاتا یہ سوچ کر ہی

وہ پاگل ہو رہی تھی

ضرور انشاءاللہ اچھا ابرش تُم ارام کرو

میں بھی فریش ہو جاؤں تب سے تمہارے اٹھنے کا

انتظار کر رہا تھا اور ہاں میں نے گھر والوں کو کچھ نہیں بتایا

کیونکہ اُنہونے منع کیا تھا جنہوں نے تمہیں بچایا تو

تُم بھی کچھ نا بتانا

زیان کہتا اب کمرے سے نکل چکا تھا

اور پیچھے ابرش سوچوں میں گم تھی آخر کون تھا

وہ شخص ابھی وہ سوچ رہی تھی جب اُس کا فون بجا

اُس نے فون اٹھایا جہاں کسی نمبر سے میسیج ایا تھا

ہیلو اینجل مجھے امید ہے آپ کو ہوش آگیا ہو گا میں وہی

شخص ہُوں جو آپکو بچانے ایا تھا

مجھے امید ہے آپ نے اپنے گھر والوں کو کچھ نہیں

!! بتایا ہو گا اور نا آپ بتائنگی کے آپ کڈنیپ ہوئی تھی

اُس شخص کا میسیج دیکھ ابرش نے فوراٹائپنگ شروع کی

اوکے اور مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا اگر آپ نا اتے تو

ابرش نے یہ لکھ بھیجا

اور انجیل میں کیوں نا اتا؟؟

!! خیر آپ کی حفاظت کیلئے میں ہمیشہ ہُوں للہ حافظ

وہ اتنا کہتا اللہ حافظ کر چکا تھا یعنی وہ بہت مختصر بولتا

صرف کام کی بات

ارے اپنا نام تو بتا دیں آپ

ابرش نے جلدی سے میسیج ٹائپ کیا

وہ اُس کا نام تو کم سے کم جان لیتی

نام جاننا ضروری نہیں ہوتا پہچان

!!اُس کے آپ سے بنائی جاتی ہے

بس وہ اتنا کہتا اپنا فون بند کر چکا تھا نے اُس کے بعد

بہت میسیج کیے لیکن مقابل فون بند کر چکا تھا

!!اوہ گوڈ

اپنا نام تو بتا دیتے یہ

ابرش نے اُداسی سے فون سائڈ پر رکھا وہ اٹھ کر

فریش ہونے گئی تھی

نجانے کیوں وہ پر سکون ہو چکی تھی

جب ابرش باہر ائی تو امنہ بیگم

سوپ لا چکی تھی ابرش کو سوپ پسند نہیں تھا

لیکن پھر مجبوراً تھوڑا سا پیا اور امنہ بیگم کی گود میں سر

رکھ آنکھیں موند وہ پھر سے سوچوں میں گم ہو چکی تھی

دیکھتے دیکھتے دو دن گزر گئے تھے مائم رات آفس

سے فری ہوتا تو منال پڑھنے آجاتی اسلئے مائم کو بلکل

وقت نہیں ملتا تھا روحا کے ساتھ گزارنے کو اج بھی وہ

آفس سے آکر ابھی ابھی منال کو پڑھا کر فارغ ہوا تھا

جب صائمہ بیگم اُس کے کمرے میں داخل ہوئی

ارے ماما آپ۔۔ آجائے اندر

مائم جو پھر سے لیپٹاپ کھول کر بیٹھ گیا تھا صائمہ

بیگم کے انے پر بند کرتا مسکرا کر بولا

جب صائمہ بیگم بھی مسکراتی مائم کے برابر میں بیٹھی

کیسا ہے میرا بیٹا

میں ٹھک ہُوں ماما بس ان دنوں تھک جاتا ہُوں بہت

مائم گہرا سانس لیتا بولا

اور ساتھ اپنا چہرہ ہمیشہ کی طرح صائمہ بیگم کے

کندھے پر ٹکایا اک سکون کی لہر اُس کے وجود میں

دوڑی تھی وہ تھکاوٹ اک لمحے میں ماں کی آغوش نے سمیٹی

تھی

مائم بچے مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی

صائمہ بیگم نے بات شروع کی

جی ماما۔۔مائم پر سکون سا بولا

بیٹا میں چاہتی ہوں آپ کی اور منال کی شادی کر دی جائے

منال بلکل آپ کے مطابق ہے

پڑھی لکھی ہے عقلمند ہے اور آپ سے بس
تین سال چھوٹی ہے سب سے اچھی چیز وہ ہر
چیز کو ساتھ لے کر چلنا جانتی ہے
مجھے آپ کیلئے وہ بلکل پرفیکٹ لگی ہے
مائلہ (منال کی ماما) بھی یہی چاہتی ہے
منال ماشاءاللہ دکھنے میں بھی پیاری ہے آپ کی رائے جانی
ہے بچے پھر میں آپ کے بابا سے بات کرونگی
مجھے بتائے منال کیسی لگتی ہے آپکو
اور جو رشتا ہم آپ دونوں کے بیچ باندھنے کا بول رہے
ہیں اُس کیلئے وہ ٹھک ہے؟؟
صائمہ بیگم تحمل سے بولی جب کے
اُن کی بات پر مائم خاموش ہوا تھا کیونکہ اُس نے
منال کے بارے میں کبھی ایسا نہیں سوچا تھا

صائمہ بیگم نے مائم کی خاموشی بغور محسوس کی
تھی

بچے اگر آپ ابھی تیار نہیں ہو تو کوئی بات نہیں
آپ کی رائے ہمارے لیے پہلے ہے آپ کی زندگی کا
اتنا بڑا فیصلہ ہم ایسے نہیں کر سکتے
آپ کو سوچنے کیلئے جتنا وقت چاہیئے لیں اور جو
آپ کا فیصلہ ہو ہمیں بتا دیں
اور آپ کا جو فیصلہ ہو گا ہمیں اُس پر کو
اعتراض نہیں۔۔صائمہ بیگم مائم کے بالوں میں انگلیاں
چلاتی پر سکون انداز میں بول رہی تھی
وہ جانتی تھی مائم جو فیصلہ لیگا وہ درست ہو گا
اور اگر اُسے منال نہیں پسند تو مائم صاف بتائے گا
نہیں ماما آپ ٹھک کہے رہی ہے

منال اچھی لڑکی ہے میرے مطابق کی ہے

اور میں جانتا ہوں آپ کا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا

مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ کے فیصلے پر

مائم صائمہ بیگم کو دیکھ بولا

شکریہ بچے ہمارے فیصلے کو ترجیع دینے کیلئے

اور مجھے بھروسہ ہے منال آپ کیلئے بہت اچھی ثابت ہو گی

صائمہ بیگم مائم کی پیشانی چومتی بولی

چلو آپ ارام کرو

صائمہ بیگم مسکراتی کمرے سے نکلی تھی

پیچھے مائم سر جھٹکتا اب سونے کے غرض سے اٹھا تھا

اُس نے کبھی منال کو اس نظریے سے دیکھا نہیں

تھا اسلئے اُسے منال نا بری لگتی تھی اور نہ اچھی

لیکن اُس میں خوبیاں تھی اسلئے مائم راضی ہو چکا تھا

ورنہ اُس کے پاس منال کیلئے کوئی جذبات نہیں تھے

بڑی ماما

صائمہ بیگم جو مائم کے کمرے سے نکلتی اب اپنے کمرے
کی جانب جارہی تھی ہول میں کھڑی ابرش نے اُنہیں پکارا

جی بیٹا

صائمہ بیگم مسکراتی اُس کے پاس ائی تھی

و۔ وہ بڑی ماما

ابرش کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ میر
کے بارے میں کیسے پوچھے صائمہ بیگم سے
بیٹا میر کو کچھ دن لگینگے
صائمہ بیگم اپنی زندگی کے تجربے سے جان گئی تھی
کے ابرش کیا بولنا چہارہی ہے اسلئے
مشکوک سا مسکراتی ہوئی بولی

ن۔ نہیں ب۔ بڑی ماما م۔ میں

ابرش شرمندہ سی ہوئی تھی

میری بچی اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات ہے؟

میر کے بارے میں آپ پوچھنا چہار ہی تھی

اس میں غلط کیا ہے

اُسے شرمندہ دیکھ صائمہ بیگم پیار سے بولی

رکو میں میر کو کول کرتی ہوں آپ

خود بھی پوچھ لو

صائمہ بیگم نے میر کو کول ملای

السلام علیکم ماما

اپنے بیٹے کی پرکشش آواز سن صائمہ بیگم نے دل میں

ماشاءاللہ کہا تھا

وعلیکم السلام میر میرا بچا

کیسے ہو ہم سب آپکو بہت یاد کر رہے ہیں

صائمہ بیگم اُداسی سے بولی وہ واقعی میر کو یاد

کر رہی تھی

ابرش فون کان سے لگائے کھڑی تھی

لیکن اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے

بولو؟؟۔۔میر کی آواز سن ابرش کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے

بچا اُس نے فوراً اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا

میر کی آواز سن اُسکی دھڑکنے تیزی سے دھک دھک کر رہی تھی

و۔وہ م۔میں

ابرش اپنی تیز ہوتی سانسوں کو سنبھالتی کچھ بولنے لگی

ٹھک سے بولو ایسے کیا اٹک اٹک کر بول رہی ہو بہادر بنو

اس طرح بات کرتے ہوئے گھبراؤ گی اس کا کیا مطلب سمجھو میں

میر کی سخت آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

ابرش کی آنکھیں نم ہوئی تھی

یقیناً اب تمہاری آنکھوں میں انسوں ہونگے

خود کو مضبوط کرو ایسے ہی اپنے انسوں ضایع مت

کیا کرو

میر کا لہجہ اب بھی سرد تھا

جب کے میر کی بات پر ابرش

نے ادھر اُدھر دیکھا میر کو کیسے پتہ چلا وہ رونے

لگی ہے لیکن وہ یہ بھول گئی کے میر اُسے اچھے سے جان چکا تھا

وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایسے ہی آنکھوں میں انسوں

بھر لیتی تھی جو میر کو اچھے نہیں لگتے تھے

کیونکہ وہ اُسے بہادر اور مضبوط بننے کا کہے رہا تھا

و۔وہ آپ

ٹھک سے بولوا برش۔۔میر کا لہجہ مزید سخت ہوا تھا

وہ آپ کب تک آئینگے

وہ اک سانس میں بولتی زور سے آنکھیں بند کر گئی تھی

کیوں؟؟ تُم کیوں پوچھ رہی ہو

میر نے موبائل بلتھوٹھ سے کنیکٹ کر رکھا رہا

اور وہ اس وقت روم کی بالکنی میں کھڑا باہر کے خوبصورت

مناظر کے سامنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

بات کر رہا تھا

وہ ایسے ہی ک۔ کافی دن ہو گئے آپ کو گیے ہوئے

ابرش اپنی پہنی کرتی طاقت سے مٹھیوں میں بھینچتی بولی

اس وقت وہ یہ بھی بھول چکی تھی کے میر نے اُس کی

محبت کو اگے بڑھنے سے روکنے کا کہا تھا

لیکن ابرش جب جب میر کی آواز سن رہی تھی

اُسے تب تب محبت ہو رہی تھی

میں تین چار دنوں میں اجاونگا

میر گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا بولا

اُ۔۔او کے اللہ حافظ

ابرش دھیمی آواز میں بولی اس وقت وہ میر کی آواز سننا چاہتی
تھی لیکن وہ کیا بات کرتی میر سے

رکو

میر کی آواز پر ابرش نے مسکرا کر فون دوبارہ

کان سے لگایا

جی

ابرش بلکل دھیمی آواز میں بولی جو بمشکل ہی میر سن پایا

اپنا خیال رکھا کرو تم کسی کی امانت ہو

خود کی حفاظت کرنا تمہیں آنی چاہیئے

میر کی بات پر ابرش کی آنکھیں پھیلی تھی یعنی میر یہ
بات کیوں بول رہا تھا جب کے میر کے لہجے میں کچھ تو تھا
ک۔ کیا مطلب
ابرش نے حلق تر کرتے پوچھا
کچھ نہیں مطلب اللہ حافظ ۔۔ ہمیشہ کی طرح مختصر جواب
دیتے المیر فون بند کر چکا تھا جب کے ابرش نے
بند فون کو دیکھ یہی اُمید کی تھی کے اُس کے کڈنیپ ہونے کے بارے میں
میر کو نا پتہ چلے
ابرش تُم یہاں کھڑی ہو پریشان لگ رہی ہو
خیریت ؟؟
زیان جو باہر سے اندر داخل ہوا تھا ابرش کو کھڑا
دیکھ اُس کے پاس اتا بولا
ج۔جی میں ٹھک ہُوں

زیان جنہوں نے مجھے بچایا تھا اُن کی آواز آپ نے
سنی تھی؟
اچانک ابرش کے ذہن میں وہ نامعلوم شخص ایا تھا
جس کو پچھلے دو دن وہ میسیج کرتی رہی لیکن
نمبر بند جارہا تھا
اور ابرش کو اُس شخص کے بارے میں جاننا تھا
نجانے کیوں اُس نے کیوں اُسے بچایا یہ ساری
باتیں پچھلے دو دنوں سے ابرش کے ذہن میں
چل رہی تھی
نہیں ابرش آن کی آواز تو نہیں سنی وہ تمہیں اٹھا کر گاڑی میں
لائے تھے اور یہ پیغام کے کسی کو گھر پر نا بتایا
جائے وہ اُن کے ساتھ شاید اُن کا کوئی بندہ تھا اُس
نے مجھے بولا تھا

اسلئے میں اُن کی آواز نہیں سن پایا جو تمہیں بچا کر لائے تھے

زیان سوچتا ہوا بولا

ہمم

ابرش اُداس ہوئی تھی

کیا ہوا اُداس کیوں ہو زیان اُسے دیکھ بولا

نہیں بس مجھے پتہ کرنا تھا کے کون ہے

ابرش صوفے پر بیٹھتی بولی

بھول جاؤ اُن ساری باتوں کو

وہ اک حادثہ تھا جہاں اللہ کی طرف سے

تمہیں بچانے اُس شخص کو بھیجا گیا تھا اب زدہ مت سوچو

زیان اُسے سمجھانے والے انداز میں بولا

ہاں شاید آپ ٹھک کہے رہے ہیں

ابرش اسباب میں سر ہلاتی بولی

کیونکہ ابرش اُس واقع کے بارے میں کچھ

زدہ ہی سوچ رہی تھی

اسلئے وہ بھی زیان کی بات پر مکمل اتفا تھی

چلے گڈ نائٹ رات بہت ہو گئی

ابرش کھڑی ہوتی بولی

او کے گڈ نائٹ ڈیر کزن

زیان مسکرا کر بولا جس پر دونوں اپنے اپنے

کمروں کی جانب بڑھے تھے

لیکن پھر کچھ سوچ ابرش نے اپنا رخ میر کے کمرے کی جانب

لیا کیونکہ اُسے میر بہت زیادہ یاد آرہا تھا

ابرش نے میر کے کمرے کا دروازہ کھولا

اور کمرہ کھلتے ہی میر کے پرفیوم کی خوشبو اُس سے ٹکرائی جس

پر بے اختیار اُس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی

وہ میر کے کمرے میں داخل ہوئی میر کا کمرہ میر

کے ہونے کا احساس دلاتا تھا

ہر طرف میر کی تصویرے روم سے اتی خوشبو

ابرش چلتی ہوئی آگے بڑھی اور میر کی لگی

تصویروں کو مسکرا کر محبت وار نظروں سے دیکھنے لگی

وہ نجانے کیوں میر کی طرف قدم بڑھائے جا رہی رہی یہ جانتے

ہوئے بھی میر اُسے صاف بتا کر گیا تھا

کے وہ اُس کیلئے جذبات نا رکھے

بیڈ کے اوپر نظر گئی جہاں میر کی بڑی سی تصویر جس میں

میر آرمی یونیفارم میں ملبوس اپنے دونوں ہاتھ

پینٹ کی جیب میں ڈالے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے

نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا

آپ یونیفارم میں اور بھی زدہ پیارے لگ رہے

ہیں بس ایک خواہش ہے کہ یونیفارم میں آپکو سامنے سے دیکھوں

وہ مسکرا کر بولی

مجھے یقین ہے میرا پیار سچا ہے دیکھیے گا میر

میں آپ کے دل میں اپنے لیے جگہ بنالونگی

وہ تصویر پر نظریں جمائے سوچ رہی تھی پھر کتنی ہی دیر

وہ میر کی تصویروں کو دیکھ مسکراتی رہی

رات زدہ ہو جانے کے بعد وہ کمرے سے نکلتی اپنے

کمرے کی جانب بڑھی تھی

ابرش میر کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی جانب

جارہی تھی جب کچھ سوچتی واپس میر کے کمرے میں ائی

آرمی یونیفارم بلیک ہوتا ہے؟؟

ابرش پھر سے شاہ میر کی تصویر دیکھ سوچتی ہوئی بولی جس میں

وہ بلیک یونیفارم میں قیامت ڈھا رہا تھا

آرمی یونیفارم تو دوسرے رنگ کا ہوتا ہے

میں نے دیکھا ہے اوہو شاید یہ پکچر کیلئے پہنا ہو گا میر نے

ہاں۔۔ابرش خود ہی سوچتی اب آخری نظر میر کی تصویروں

کو دیکھتی اپنے کمرے میں سونے کیلئے جا چکی تھی

صبح کا آغاز ہوا سب ٹیبل پر موجود تھے جب صائمہ بیگم

داد اسائی سے مخاطب ہوئی

بابا جان

صائمہ بیگم کے پکارنے پر سب اُن کی جانب متوجہ ہوئے

بابا جان ہم لوگوں نے فیصلہ لیا ہے

مائم کی شادی کا صائمہ بیگم مسکرا کر کہتی روحا

کے سر پر پہاڑ توڑ چکی تھی

ارے واہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ آخر ہمارے

پوتے صاحب راضی ہو گئے داد اسائی مائم

کو دیکھ مسکرا کر بولے

دوسری جانب منال شرمائی شرمائی مسکرا رہی تھی کیونکہ
اُس کی ماما اُسے کل بتا چکی تھی کے صائمہ بیگم نے ہاں کر دی
جی اور بابا جان جو لڑکی ہم نے اپنے بچے کیلئے
پسند کی ہے وہ لاکھوں میں اک ہے
صائمہ بیگم مسکرا کر منال کو دیکھ بولی
جب کے روحا کا نوالہ حلق سے نہیں اُتر رہا تھا
وہ اپنی مٹھیاں بھینچے خود میں ہمت جمع کرتی صائمہ بیگم کی باتیں
بڑی مشکل سے سن رہی تھی
پھر تو ہم بہت پر امید ہے جاننے کیلئے کے
ہمارے شہزادے کی دلہن کون ہے
داداسائی کی بات پر منال نے مسکراتی انکھوں سے مائم کو دیکھا
جو خاموشی سے بس باتیں سن رہا تھا

بابا جان مائم کی دلہن ہماری بہانجی منال ہے

صائمہ بیگم نے پاس بیٹھی منال کے سر پر پیار دیا

ماشاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے گھر کی بچی دیکھی بھالی ہے

بلکل درست فیصلہ لیا ہے آپ لوگوں نے

دادا سائی خوشی سے بولے

جب کے روحا کے سر پر مانو سکندر ہاؤس کی

چھت گری تھی اُس نے اپنے مان کو دیکھا جو خاموشی سے کھانا

کھاتا موبائل میں مصروف تھا

روحا کی سانسیں تھمنے لگی تھی اُسے لگا

وہ اگلا سانس نہیں لے پائی گی یہ سوچ ہی کتنی جان لیوا تھی نا

ارے واہ اس کا مطلب مائم بھائی کی شادی ہو گی

ہائے کتنا مزا آئیگا

ابرش خوشی سے چہچہائی جب سب بے ساختہ مسکرائے

یقیناً سوائے روحا کے جب کے مائم بھی ابرش کی خوشی دیکھ

دھیما سا مسکرایا تھا

انشاءاللہ!!! پھر شادی کی تیاریاں شروع

کر دیں اک دو مہینے بعد شادی کی تاریخ رکھ لیتے ہے

پھر کیا خیال ہے آپ لوگوں کا

داد اسائی مائم کے بابا کی جانب متوجہ ہوئے

جی بابا درست

احمد صاحب نے حامی دی

دوسری جانب منال نظریں جھکائے خوشی سے پھولے

نہیں سما رہی تھی آخر اُسے اُسکی بچپن

کی محبت مل رہی تھی

اور وہ بھی اتنی آسانی سے محبت میں بہت سے مرحلے پار

کرنے ہوتے ہیں لیکن یہاں ایسا کچھ نہیں تھا

منال کو اُسکا پیار آسانی سے مل رہا تھا

روحا بچے کر لیا ناشتا تو بیگ لے آؤ اپنا

کالج ٹائم۔۔مائم گھڑی میں وقت دیکھتا اب روحا کی جانب

متوجہ ہوا

روحا بچے ٹھک ہو آپ کی طبیعت خراب ہے؟؟

اُسے ساخت دیکھ مائم فوراً پریشانی سے کھڑا ہوتا اُس کے

پاس آیا

م۔میں تو ٹھک ہُوں مان

وہ فوراً خود کو کمپوز کرتی بولی دل کر رہا تھا چیخ چیخ

کر روئے انسوں جیسے بے قرار تھے برسنے کیلئے

نہیں روحا کھڑی ہو شاباش ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں

آپ کی طبیعت ٹھک نہیں

مائم فوراً اُسے اٹھاتا بولا

ن۔ نہیں م۔۔مان میں ٹھک ہُوں

کالج کیلئے دیر ہو رہی ہے چلتے ہے پلز

وہ زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لاے بولی

پکا بیٹا؟؟اُس کی مسکراہٹ دیکھ مائم تھوڑا پر سکون ہوا تھا

جب روحا نے مسکرا کر ہی اسباب میں سر ہلایا

دروازہ بند کرتی اُس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

وہ بچوں کی طرح باقاعدہ آوازوں سے رو رہی تھی

م میرے م۔مان

وہ مائم کی تصویر دیکھتے زور زور سے رو رہی تھی

جو اُس کے بیڈ کے اوپر مائم اور روحا دونوں کی ساتھ تصویر لگی

تھی جس میں مائم اور روحا دونوں مسکرا رہے تھے

ن۔ نہیں م۔ میں کیا کروں م۔ میرے م۔مان

وہ اپنے انسوں بے دردی سے صاف کرتی زور زور سے

روتی ہوئی بولی

کچھ دیر بعد اُس نے بمشکل اپنے انسوں صاف کیے

جلدی سے چہرے دھو کر بیگ اٹھایا

کیونکہ اگر وہ اگلے مزید کچھ لمحے نا اتی

تو مائم نے اُسے بلانے کسی ملازمہ کو بھیجنا تھا وہ

خود کو نارمل کرتی اب پھر سے

جھوٹی مسکراہٹ کا کفل لبوں پر سجاتی باہر نکلی

بچے اتنی دیر میں بھیجنے والا تھا

آپ کو بلوانے اُس کے انے پر مائم نے استبصار کیا

وہ میں بوکس رکھ رہی تھی مان

اُس نے اج اپنے مان سے دوسری بار جھوٹ بولا تھا

پہلا جھوٹ یہ کے اُسے کچھ نہیں ہوا وہ ٹھک ہے اور دوسرا

جھوٹ یہ کے وہ بوکس رکھ رہی تھی

اوکے گڑیا چلو آجاؤ جلدی بہت لیٹ ہو گئے

مائم اور روحا گھر سے نکلے تھے

گاڑی میں بیٹھتے مائم نے گاڑی پارچ سے نکالی

روحا کو کالج مائم چھوڑ کر اپنے آفس جاتا تھا

اور لینے ڈرائیور جاتا تھا جو مائم کو روحا کو گھر پہنچانے کے

بعد بتاتا تھا کے چھوٹی بی بی کو گھر چھوڑ دیا ہے

مائم روحا کے بارے میں کوئی لاپرواہی برداشت

نہیں کرتا تھا اک بار روحا کو لینے ڈرائیور لیٹ پہنچا تھا جب روحا کالج

میں بہت روئی تھی پورا کالج خالی ہو چکا تھا اور وہ اکیلی تھی

اور مائم کو جب پتہ چلا تو مائم نے اُس ڈرائیور کے ہوش ٹھکانے

لگا دیے تھے تب سے اج تک وہ ڈرائیور روحا کی چھٹی سے اک گھنٹہ پہلے

باہر کھڑا ہوتا ہے

کیا بات ہے اج اتنا خاموش میرا بچہ

راستے میں مائم روحا کے خاموش چہرے کو دیکھ بولا

ہر روز راستے میں روحا کی زبان اک لمحہ بند نہیں ہوتی تھی

مان یہ مان وہ اور اج اُس کی خاموشی مائم کو پریشان کر رہی تھی

روحا کھڑکی کی جانب چہرے کیے اپنے انسوں اندر دھکیل رہی تھی

جب مائم کی بات پر اذیت سے نکھیں مچتی اپنے انسوں ضبط کیے

پیچھے مڑی

ن۔۔ نہیں مان ایسا تو نہیں ہے میں ٹھک ہُوں

روحا اپنے مان کو دیکھ بولی

ہمم سینڈوچ کھائے گا میرا بچا

راستے میں روحا کا فیورٹ سینڈوچ والا اتا تھا

جس کا سینڈوچ وہ ہر صبح جاتے وقت مان سے فرمائش کرتی

لیتی تھی لیکن آج اُس نے فرمائش نہیں کی تھی اسلئے مائم نے

خود سے کہتے گاڑی روکی

پر روحا جانتی تھی اگر اُس نے منع

کیا تو مان کا شک یقین میں بدل جائے گا کے اُسے کچھ تو ہوا ہے

ورنہ وہ کبھی سینڈوچ کیلئے منع نا کرتی

اسلئے روحا نے مصنوعی مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

ورنہ ابھی تو روحا سے کچھ کھایا نہیں جا رہا تھا

اُس کی حالت ہی نہیں تھی ایسی

سینڈوچ روحا کو تھماتے مائم نے گاڑی سٹارٹ

کی اور کچھ ہی منٹو میں گاڑی کالج کے اگے رکی

بچا کالج آ گیا آپ کا

مائم روحا کو گم سم دیکھ بولا مائم کو لگ رہا تھا شاید

اُسے نیند آ رہی ہے اسلئے گم سم ہے

او کے مان اللہ حافظ

وہ مسکرا کر مان کو اللہ حافظ کہتی گاڑی سے نکلی

پھر کالج کے گیٹ پر پہنچتی پیچھے مڑی ہاتھ ہلا کر مان کو بائیں
کرتی روحا بہت کیوٹ لگ رہی تھی مائم اُس کی ادا پر
گہرا مسکرایا
میرا کیوٹ بچا۔۔مائم مسکرا کر کہتا روحا کو بائے کرتا
اب اندر جانے کا اشارہ کر رہا تھا
روحا کالج میں داخل ہوئی جب مائم نے گاڑی
اپنے آفس کی جانب بڑھائی
ہر روز روحا ایسے ہی مائم کو بائے کرتی تھی
اُس کیلئے اُس کا مان سب کچھ تھا بچپن سے وہ مائم کے ہاتھوں
زدہ پلی تھی اور اج وہ اپنے مان کا چھوٹا سا بچا تھی
دوسری جانب گھر پر سب ہول میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے
جب کے ابرش منال سے باتوں میں مصروف تھی
ابرش تمہیں کبھی محبت ہوئی ہے؟؟

منال نے یادانے پر تشویش سے سوال کیا

جب کے اُس کے سوال پر ابرش کی آنکھوں کے سامنے اُس دشمنِ

جاں کا چہرہ ایا

بولو ابرش

منال نے اُسے بولنے پر اُکسایا

ہ۔ہاں ہوئی ہے لیکن یک طرفہ لیکن مجھے پورا یقین ہے

اپنے پیار پر میں اُس پیار کو دو طرفہ بنالو نگی انشاءاللہ

ابرش یقین اور مان سے بولی

!!اوہ واؤ کون ہے پھر ہمارے جی جوں

منال اُس کے کان میں شرارت سے بولی

جب ابرش نے اُس کی بات پر مسکراہٹ دبای

ارے نام میں کیا رکھا ہے

پہلے آپ کے جی جوں کو مجھ سے پیار ہو جائے پھر نام بھی بتا دنگی

ابرش مسکراتی ہوئی بولی

او کے میں انتظار میں ہوں

منال نے آنکھ دبای جب وہ شرمیلا سا مسکرائی تھی

اتنے میں گیٹ پر کسی کی آہٹ نے سب کی متوجہ

اپنی جانب کھینچی سب نے نظر دروازے کی جانب اٹھائی

جہاں میر اپنے مخصوص بلیک یونیفارم میں ملبوس

بالوں کو جیل سے بنائے ہاتھوں میں قیمتی گھڑی پہنے

اپنی وجاہت سے بھرپور شخصیت کے

ساتھ موبائل میں کسی سے بات کرتا داخل ہو رہا تھا

میر کو دیکھ ابرش کو لگا وہ اگلا سانس نہیں

لے پائی گی میر بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا ابرش تو یہ سوچ رہی

تھی کوئی انسان اتنا مکمل کیسے ہو سکتا ہے؟؟

میر کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں تھی وہ واقعی ہزاروں لڑکیوں
کی چہا تھا
یونیفارم میں اُس کی خوبصورتی کو چار چاند
لگ چکے تھے
میر نے نظریں اٹھائی جہاں سب ہول میں ہی اُسے
دیکھ رہے تھے
صرف ابرش نہیں پورا سکندر ہاؤس
اپنے بیٹے کو جان ورتی نظروں سے دیکھ رہا تھا
سب کو ہول میں خود کو دیکھتا پا کر
میر اگے بڑھا
السلام علیکم
میر نے فون رکھتے سلام کیا
وعلیکم السلام میر ابیٹا۔۔احمد صاحب اٹھ کر میر کے گلے

لگے تھے

صائمہ بیگم نم انکھوں سے آگے ائی

نظر نا لگے میرے بچے کو صائمہ بیگم میر کی پیشانی چومتی

بولی

بیٹا آپ دو تین دن میں انے والے تھے

صائمہ بیگم نے یاد انے پر پوچھا

جی ماما بس وہاں سے فری ہو گیا تھا تو آ گیا

میر صائمہ بیگم کو دیکھ بولا

یہ تو بہت اچھا کیا میری جان آپ نے ویسے بھی آپ کو

گیے اک ہفتہ ہو گیا تھا اج اور سب بہت یاد کر رہے

تھے آپ کو

صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

جب کے ابرش اب تک سٹل کھڑی تو

السلام علیکم بھائی

منال میر سے ملنے آگے آئی

وعلیکم السلام کیسی ہو گڑیا۔۔میر دھیما سا مسکرایا

میں ٹھک ہُوں بھائی

منال بھی مسکرائی

میر کی نظر پاس کھڑی ابرش پر گئی

جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

مائم روحا نظر نہیں آرہے۔۔اُسے نظر انداز کرتے

میر صائمہ بیگم سے مخاطب ہوا

ہم بچے مائم آفس گیا ہے اور روحا کالج

صائمہ بیگم کی بات پر میر نے اسباب میں سر ہلایا

پھر کچھ دیر وہی کھڑے داداسائی احسن صاحب وغیرہ

سے باتیں کی

میں فریش ہو کر آتا ہُوں

ہاں بیٹا تھک گیے ہو گے آپ جاو آرام کر لو میں

کافی بھجواوں ؟؟ صائمہ بیگم میر کے جواب میں بولی

نہیں ماما بس فریش ہو کر تھوڑا آرام کرونگا

میر کہتا اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا

اور پیچھے ابرش میر کو جاتا دیکھ رہی تھی

سب سے ملے لیکن مجھ سے نہیں۔۔دل میں سوچتی ابرش اذیت سے مسکرائی

لیکن وہ خوش تھی کل رات ہی تو وہ میر کو یونیفارم میں دیکھنے کی خواہش رکھتی تھی اور آج پوری بھی ہو گئی تھی

میر کے کمرے میں جانے کے بعد سب آہستہ آہستہ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے اب بھی شام کا وقت ہو رہا تھا اور میر سو کر اٹھ چکا تھا جب اُس کا دروازہ بجا!!

آجائے۔۔میر نے انے کی اجازت دی جب ابرش دروازہ کھولتی ہاتھ میں
کافی کا مگ لیے داخل ہوئی میر جو ابھی شاور لے کرایا تھا
بس ٹراوزر میں ملبوس بنا شرٹ کے اپنے بال تولیے سے صاف کر رہا تھا
جب کے ابرش کھڑی سٹل ہو چکی تھی
میر کا سیکس پیک والا چوڑا مضبوط سینا دیکھ ابرش نے اپنی نظریں چرائی
لاؤ کافی۔۔میر نے آگے بڑھتے ہاتھ اگے بڑھایا جب کے اُسے سٹل دیکھ میر
نے ایبرو اُچکای
ابرش بی بی؟؟کن خیالوں میں گم ہو ذرا ادھر بھی دیکھ لو میر کی آواز پر ابرش
فوراً دنیا میں واپس لوٹی تھی
ابرش نے کافی کا کپ میر کی جانب بڑھایا جسے میر تھام چکا تھا
ا۔آپ کو سردی نہیں لگ رہی۔۔ابرش بے ساختہ بولی کیونکہ اک تو
میر نے (Ac) سردیوں کا موسم شروع ہو رہا تھا اوپر سے میر کے روم کا
پوری سپیڈ پر چلا رکھا تھا

نہیں میر کی جانب سے مختصر جواب ایا

میر اب چلتا وارڈ ڈراپ سے اپنی شرٹ اٹھاتا پہن چکا تھا پھر بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتے میر ٹیبل پر رکھی کافی اٹھا چکا تھا اتنے ابرش وہی کھڑی تھی کچھ کہنا ہے؟؟اُسے کھڑا دیکھ میر نے پوچھنا ضروری سمجھا

ج۔جی و۔وہ ابرش نے کچھ بولنا چاہا

کیا جی وہ؟؟؟میر کے تصورات بگڑے تھے اُسے اٹکتا دیکھ جب کے ابرش سمجھ چکی تھی

وہ میں کہے رہی تھی کے آپ نے بہت دیر کر دی تھی مجھے سمجھانے میں بالآخر ابرش چہرہ جھکائے بولی جب کے اُسکی بات پر میر نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

کیا مطلب؟؟؟میر کو اُس کی بات سمجھ نہیں ائی تھی

میرا مطلب آپ نے کہا تھا کہ میں آپ سے محبت نا کروں لیکن میرا برش کہتے کہتے رکی اُس نے پہلی بار میر کے سامنے میر کو میر کہے کر پُکارا تھا اور اُس کے منہ سے میر کا نام نہایت خوبصورت لگ رہا تھا

بولو آگے میر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے مغرور شہزادہ لگ رہا تھا

ابرش نے اک نظر اُسے دیکھا اُس کی دھڑکنے پھر سے بے ترتیب ہوئی تھی لیکن اُسے آگے بولنا تھا

ل۔ لیکن مجھے آپ سے بہت محبت ہے میر میں نے بہت سمجھایا اپنے دل کو لیکن مجھے آپ کی عادت ہو چکی ہے م۔ میں سوچتی بھی ہُوں نا کے بھول جاؤں چھوڑ دوں یہ سب میری سانسیں بند ہونے لگتی ہے میرا برش کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ کر گرے تھے

تُم جانتی ہو ابرش یہ جو تُم بتا رہی ہو نہ اسے محبت نہیں کہتے اسے عشق کہتے ہے اور تمہیں پتہ ہے عشق انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتا تم کیوں محبت کی راہ میں اتنا آگے نکل گئی کے تم عشق کی گلیوں کا سفر کر بیٹھی

ابرش میں تمہیں سمجھاتا ہُوں

میر نرمی سے اُسے سمجھانے لگا تھا جب کے ابرش انسوں سے بھری آنکھوں سے میر کو دیکھ رہی تھی

میری زندگی میں محبت پیار عشق ان سب کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے یہ بات میں نے تمہیں پہلے بھی بتائی تھی

میری زندگی میں بہت سے رشتے ہے جو مجھ تک محدود ہے ہر رشتا میرے لیے ضروری ہے

" سوائے ایک کے اور وہ ہے " پیار

شاہ میر سکندر کبھی محبت نہیں کریگا میں نے خود پر پیار محبت اور عشق یہ سب حلال نہیں رکھے

تو میں تمہیں صاف الفاظوں میں پھر سے بتا رہا ہوا برش تُم جو کر رہی ہو وہ ٹھک نہیں ہے

میر کا لہجہ اب سخت ہوا تھا

تُم اک آگ سے پیار کر رہی ہو جس میں جل کر کیا ہو گا وہ تُم جانتی ہو مت کرو یہ رک جاؤ

میں تمہیں تمہاری محبت کے بدلے محبت نہیں دے سکتا اور یہ الفاظ میں تمہیں بار بار کہو نگا

مجھ سے پیار کر کے خود کو آگ میں مت دھکیلو

میر سخت لہجے میں کہتا رکا

مجھے منظور ہے مجھے آپ کے ساتھ کے لیے یہ بھی قبول ہے میر پلز

ابرش کی آنکھوں سے انسوں اب پانی کی طرح بہے رہے تھے

ابرش جاؤ یہاں سے میر سرد لہجے میں بولا

ن۔ نہیں مجھے میری بات کا جواب۔۔ابھی ابرش کہے رہی تھی جب میر نے اُس کی کلائی پکڑتے اُسے دیوار سے پن کرتے اپنا چہرا اُس کے چہرے کے قریب جھکایا

یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کے ابرش کو کو سمجھ نا ایا پہلی بار میر کو خود کے اتنا قریب دیکھ ابرش کا دل مانو دھڑک دھڑک کر باہر انے کو تھا جب کے میر اپنی سرخ آنکھیں لیے اُس پر جھکا تھا

کیوں ہو تُم اتنی ڈھیٹ ؟؟؟ میر کا لہجہ اس قدر سخت تھا کے ابرش کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے اٹک گیا تھا اوپر سے اُس کے دائیں بائے میر اپنے مضبوط ہاتھ دیوار پر رکھے کھڑا تھا

م۔ میں ا۔ آپ سے محبت ابھی ابرش پوری بات کرتی کے میر نے بیچ میں بات کاٹی

محبّت محبّت کیا تُم نے اک ہی رٹ لگا کر رکھی ہے میر نے اپنا ہاتھ طاقت سے دیوار میں مارا تھا

کے ابرش نے سہم کر اپنی نکھیں بند کی تھی اُس کے انسوں مزید تیزی پکڑ رہے تھے

میرا غصّہ تُم سے برداشت نہیں ہوتا تُم مجھے کیا برداشت کرو گی میں تمہیں بتا رہا ہوں ابرش مت کرو مجھے خود سے پیار کرانے کی کوشش بہت پچتاؤ گی

میر اُسے باور کروا رہا تھا

ک۔ کیوں آخر کیوں آپ مجھ سے محبت نہیں کر سکتے ؟؟ اخر کیوں آپ میری محبت کی تذلیل کر رہے ہیں ؟؟

اپنے انسوں صاف کرتی ابرش میر کی اوشین بلیو انکھوں میں دیکھ بولی جہاں صرف غصّہ تھا

کیونکہ میں نہیں کر سکتا تُم سے پیار بلکہ کسی سے بھی پیار میرا اب ابرش سے دور ہوا تھا جب ابرش میر کے سامنے آئی

کیوں کیوں نہیں کر سکتے وجہ بتائے ابرش تھوڑا غصے سے بولی

میں تمہیں کوئی بھی وجہ بتانے کا پابند نہیں ہُوں میر دوٹوک لہجے میں بولا

م۔ میرا ابرش نے بے بسی سے اُسے پُکارا جب کے میر نے ابرش کو اک نظر نا دیکھا میرا ابرش کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا

وہ جانتا تھا وہ اُسے روتا ہوا نہیں دیکھ پائے گا لیکن وجہ بھی وہی بن رہا تھا لیکن میر کے پاس یہی طریقہ تھا اُس کی محبّت کو ختم کرنے کا

م۔ میر آخر کیوں آپ نے اپنے دل میں دیوار کھڑی کر رکھی ہے مجھے بتائے

ابرش میر کے مزید قریب ہوئی تھی جب میر اک قدم پیچھے ہوا

میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں ابرش

میر کا لہجہ احساسات سے پاک تھا

ا۔ آپ کیسے اتنے جذبات سے آری ہو سکتے ہیں میر نجانے کیوں مجھے آپ کے ساتھ غیروں والا احساس نہیں ہوتا کوئی تو احساس ہے ہمارے بیچ میر مجھے سچ میں آپ اپنے لگتے ہے مجھے اج تک ایسا نہیں لگا کے ہم سرف کزنز ہے

ہمارے بیچ اور بھی بہت کچھ ہے اک احساس ہے اک جذبہ ہے جسے میں محسوس کر سکتی ہوں تو آپ کیوں نہیں کر سکتے ؟؟

ابرش کی بات پر میر نے بے اختیار اُس کو چونک کر دیکھا تھا پھر اگلے لمحے فوراً نظریں پھیر گیا

یہ وقتی لگاؤ ہے کیونکہ ہمارے بیچ کوئی احساس نہیں ہم صرف کزنز ہے لیکن مجھے لگتا ہے تمہیں وہ رشتا بھی برا لگ رہا ہے اسلئے تُم اس محبت کو بیچ میں لا کر یہ رشتا بھی ختم کرنا چہار ہی ہو

میر کی بات پر ابرش نے بے یقینی سے میر کو دیکھا

ک۔کیا مطلب؟؟ابرش نے انسوں صاف کیے

مطلب اگر تُم اپنی اس محبت کو ختم کر کے انسان نہیں بنو گی تو میں تم سے یہ رشتا بھی چھین لونگا میں تُم سے کزن کے رشتے سے بھی دستبردار ہو جاونگا

میر کی بات تھی یا آسمان جو ابرش کے سر پر گرا تھا

آپ اتنے سنگ دل کیسے ہو سکتے ہیں میر آپ کو میری چاہت میری محبت کیوں نظر نہیں آرہی

ابرش روتے ہوئے چیخی تھی

خود کو مت ہلکان کرو ابرش کیونکہ جو تم چہار ہی ہو وہ ممکن نہیں

م۔ میر میں ابرش پھر کچھ بولنے لگی تھی

ابرش خاموش ہو جاؤ میر نے اُسے خاموش رہنے کا کہا کیونکہ میر کا غصّہ اب بڑھ رہا تھا

جس دن میں خاموش ہو گئی نا میر اُس دن آپ کو یہ دنیا ویران لگے گی وہ بے اختیار بولی جب کے اُس کی بات پر میر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی

ابرش جاؤ یہاں سے میر دیوار پر نظریں جمائے بولا جب ابرش انسوں صاف کرتی تیزی سے میر کے کمرے سے نکلی تھی جب میر نے اُس کی جاتی پشت کو دیکھا

مجھے امید ہے ابرش سکندر اس کے بعد تُم مجھ سے نفرت کرو گی میں نے پوری کوشش کی ہے تمہیں خود سے نفرت کرانے کی

میر دروازہ کو دیکھ بولا جہاں سے ابرش ابھی گئی تھی

دوسری جانب روحا دوپہر کو کالج سے

اتی جو کمرے میں گھسی تھی اُس کے بعد باہر نا ائی اب جا کر

شام کو وہ کمرے سے باہر نکلی تھی

وہ جیسے ہی باہر ائی نظر صوفے پر بیٹھے مائم پر پڑی

جو فون پر بات کر رہا تھا

مان کو دیکھ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی

وہ چلتی ہوئی مائم کے برابر میں جا بیٹھی جب اُسے

دیکھ مائم نے مسکرا کر فون رکھا

اوہ میرا بچا آخر آ گیا باہر

مائم اُس کے کندھے تک اتے بال جو بے ترتیب تھے اُنہیں

ترتیب سے کرتا بولا

مان میں سور ہی ہے

وہ مان کو سامنے دیکھ سارا دکھ بھول گئی تھی

ویسے اج کل میرا بچا کچھ زدہ ہی نہیں سونے لگا اتنا سونا

ٹھک نہیں ہے

پڑھائی بھی کرنی ہے آپ نے یاد ہے نہ؟؟

مائم اُس کے بال پونی میں قید کرتا بولا

جب کے پڑھائی کا نام سن روحا نے برا سا

منہ بنایا اُسے منہ بناتا دیکھ مائم نے ابرو اُچکائی

نو بلکل نہیں اب سے آپ پڑھائی پر دھیان دو گی

پیپرز ہے آپ کے اگلے مہینے روحا اور مجھے پورے نمبر چاہیئے

آپ کے پیپرز میں

مان سنجیدگی سے بولا

اوکے مان کرلونگی پڑھائی

وہ پڑھائی کو بیزاریت سے ٹال رہی تھی

کرلونگی نہیں مجھ سے وعدہ کرے کے آپ پڑھائی اچھی سی کرو

گی اپنے مان کیلئے اس بار پیپرز میں پورے نمبر زلانے ہے

مائم کو پتہ تھا وہ ویسے ہی پڑھائی کیلئے مانے گی

مان یہ غلط بات ہے آپ پڑھائی کیلئے مجھے

اپنا نام لے کر ایموشنل بلیک میل کر رہے ہیں روحا نے منہ پھلایا

کیونکہ مجھے پتہ ہے اموشنل بلیک میل کے بغیر میری گڑیا

نے میری بات نہیں ماننی اُس کے منہ پھلانے پر مائم اپنی

مسکراہٹ دباتا بولا

پھر میری بھی اک شرط ہے

روحا موقعا دیکھ فوراً بولی

جی حکم کریں میرا بچا مائم محبت سے بولا

مان آپ مجھے آئسکریم کھلاینگے چاکلیٹ والی

اور وہ بھی تین تین

روحا آنکھیں بڑی کیے مان کو دیکھتی فرمائش کر چکی تھی

اوکے ڈن لیکن تین نہیں آپ کو پتہ ہے نا

بخار ہو جاتا ہے ؟؟اور وہ بھی اتنا سارا

مائم اسی کے انداز کے بولا جب کے اُس کے اتنا سارا کہنے پر

روحا کھل کر ہنسی تھی

مان آپ بہت فنی ہو گئے ہے روحا ہنستی ہوئی بولی

چلو یہ تو اچھی بات ہے فنی بھی ہونا چاہیئے انسان کو ہے نہ ؟؟اُسے مسکراتا

دیکھ مائم سکون سے بولا

ہاں جی روحا نے اسباب میں سر ہلایا

السلام علیکم ابھی آگے بات ہوتی کے منال اتی دکھائی دی

وعلیکم السلام روحا اور مان دونوں نے جواب دیا

مائم آپ کب آئے آفس سے پتہ ہی نہیں چلا وہ مائم کو دیکھ بولی

بس ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ایا ہُوں مائم مختصر جواب میں بولا

وہ اپنے بھائی اور روحا کے علاوہ زدہ تفصیلن کسی سے بات بھی کرتا تھا

روحا تمہیں شاید خالا بلا رہی ہے دیکھ لو منال کو روحا مائم کے بلکل برابر میں بیٹھی بری لگ رہی تھی اسلئے بہانا بنانا ٹھک سمجھا

روحا جاؤ بچے سن کر آؤ مائم روحا کو دیکھ بولا جب روحا اسباب میں سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھی تھی

جب فوراً منال اٹھتی مائم کے برابر میں آ بیٹھی مائم خاموشی سے تھوڑا پیچھے ہوتا فون پر مصروف ہو چکا تھا

مائم

اُسے مائم کا دور ہونا اچھا نا لگا تھا

اُس کے پکارنے پر مائم نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

کیوں نہ ہم ڈنر پر باہر چلے منال خوشی سے بولی

سوری منال اپی دراصل اج مان مجھے آئسکریم کھلانے جائینگے تو وہی سے ہی ہم کھا لینگے مائم کچھ بولتا کے روحا اتی بولی منال کو مائم کے نزدیک دیکھ مانو روحا کا دل کر رہا تھا وہ منال کا کچومر بنا دے

ویسے منال اپی مجھے بڑی ماما نہیں بلا رہی تھی روحا سامنے والے صوفے پی بیٹھتی بولی

ہ۔ہاں مجھے لگا بلا رہی ہے

ویسے مائم کیوں نا میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلوں؟؟

منال یہ موقع کیسے جانے دے سکتی تھی

اوکے چل لینا اب منع تو کر نہیں سکتے تھے اسلئے مائم نے حامی بھری جب کے روحا نے زاویہ بگاڑا تھا اپنے چہرے کا

منال اک کپ کافی اگر پاسبل ہو تو میرے روم میں بھجوا دینا

مائم فون پر مصروف سے انداز میں کہتا۔ کھڑا ہوا

جی مائم میں ابھی بنا کر لاتی ہُوں کافی منال تو فوراً خوش ہوئی تھی

بچے میں فریش ہو جاؤں پھر چلے گے اوکے مائم روحا کے نزدیک اتا پیار سے بولا جب روحا نے مسکرا کر زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا

جب مائم اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا جب کے منال فوراً خوشی سے کچن میں بھاگی تھی

روحا پہلے تو غصے سے منال کی جاتی پشت کو دیکھتی رہی پھر یہ سوچ کے اس کا مان اس سے شادی کرنے کے بعد اس کیا ہو جائے گا روحا کی آنکھیں نم ہوئی تھی جب وہ فوراً اپنے کمرے کی جانب بھاگی

دوسری جانب ابرش روتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی

اخر کیوں؟؟ کیوں ہے آپ اتنے سفاک کے آپکو میری چاہت نظر نہیں آرہی میر وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرائے روتے ہوئے بولی تھی

پھر اٹھ کر وضو کرتی وہ نماز ادا کرتے اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھا چکی تھی

یا اللہ کیوں میرے ساتھ ہی ایسا کیوں؟؟ مجھے کیوں محبت کرائی جب اُس محبت کو میرا نہیں ہونا تھا

تُو تو رحیم ہے نہ میرے اللہ تُو تو ہر نا ممکن کو ممکن کر دیتا ہے پھر میر کو میرا کر دے نا

میں تُجھ سے اج بہت انمول چیز مانگ رہی ہوں میں تُجھ سے میر مانگ رہی ہوں اُنہیں میرا کر دیں

میں نہیں جانتی میرا ایسے کیوں ہے وہ کیوں محبت سے دور رہتے ہیں مجھے نہیں پتہ لیکن ان کے دل کے دروازے میرے لئے کھول دے اللہ

میں نہیں رہ سکتی ان کے بغیر اور میں جانتی ہوں جب جب وہ میری محبت کی تذلیل کرینگے میں اُن سے دور جاتی رہو نگی اور میں نہیں جانا چاہتی اُن سے دور

میں مر جاؤ نگی اُن کے بغیر میں جانتی ہوں ہمارے بیچ کوئی تو احساس ہے جو مجھے اُن سے دور نہیں ہونے دے رہا لیکن کونسا میں سمجھ نہیں پا رہی

وہ گڑ گڑا کر اپنے اللہ میر کو مانگ رہی تھی بے شک جب سارے در بند ہوتے ہیں جب صرف اللہ کا در کھلا ہوتا ہے

کتنی دیر وہ نماز پر بیٹھی روتی رہی اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی

پھر رات کے پہلے پہر وہ نماز سے اٹھی تھی

نماز ادا کرنے کے بعد اک سکون اُس کے وجود میں دوڑا تھا

کھٹ کھٹ

آجاؤ مائم نے کمرے میں انے کی اجازت دی جب منال اندر داخل ہوئی

تھنک یو مائم نے دھیما سا مسکرا کر کافی کا کپ تھاما

مائم میں کہے رہی تھی کیوں نا کل سے میں آپکا آفس جوائن کر لوں ؟؟

میرے پیپرز کی تیاری تو آپ نے کروادی اب آفس جوائن کر لیتی ہُوں

ہاں او کے کر لو صبح اٹھ بجے پھر ریڈی رہنا مائم اسباب میں سر ہلاتا بولا

او کے یہاں گھر میں تو آپ مجھے وقت دیتے نہیں اسلئے آفس میں ہی تھوڑا

وقت مل جائیگا منال مائم کو دیکھ بولی

ہم وہاں کام کرنے جارہے ہیں منال نا کے وقت گزارنے مائم اُس کی بات

پر سر جھٹکتا بولا

ہاں یعنی وہاں آپ دیکھنے کو تو ملے گی مجھے منال نے فوراً بات دھیانی کی

جب مائم خاموش رہا

اچھا میں بھائی کے کمرے میں جا رہا ہُوں تُم روحا کو بھی بول دینا تھوڑی دیر تک تیار ہو جائے

مائم کہتا کمرے سے نکلتا میر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا

بھئیا مائم دھڑام سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا میر جوڈریسنگ سے گھڑی اٹھا کر پہن رہا تھا نظر اٹھا کر مائم کو دیکھا

میرے پیارے بھئیا جان مائم بیڈ پر نیم دراز لیٹتا بولا

جی فرمایئے دولہا صاحب اب میر اپنے بال سیٹ کر رہا تھا

بھائی آپ کو کیسے پتہ آپ تو تھے نہیں تب گھر مائم حیرانگی سے بولا

ہاں جی لیکن مجھے بتانے والے بہت ہے ماما نے بتایا ہے

مِیر بھی بیڈ پر نیم دراز ہوا تھا

تجھے منال پسند ہے ؟؟ میر مائم کو دیکھ بولا

پسند کا تو پتہ نہیں لیکن وہ اچھی ہے میر امطلب میرے ٹائپ کی ہے لیکن پسند مجھے نہیں لگتا

مائم نے دل کی کیفیت بتائی

چل پسند بھی انے لگے گی میر نے اُس کی مشکل آسان کی

ہمم مائم نے ہنکارا بھرا

بھائی آپ کا اپنی شادی کے بارے میں کیا خیال ہے؟؟ مائم شرارت سے

بولا

Shut up Maim

میر اُسے گھورتا ہوا بولا جب مائم قہقہ لگا کر ہنسا یہ اک واحد ٹوپک تھا جس پر

میر سلگ کر رہ جاتا تھا

اور مائم کو بڑا مزا آتا تھا

اُسے ہنستا دیکھ میر نے اک پنچ اُس کے پیٹ پر دے مارا

اہ او کمینے مائم کراہ کر رہ گیا

جب میر نے مسکراہٹ دبای

یہ غلط ہے بیٹا اتنا بھاری مکہ مائم اب بھی پیٹ پر ہاتھ رکھے لیٹا تھا اب درد کم تھا لیکن مائم شرارت کا کوئی موقع کیسے چھوڑ سکتا تھا اپنے بھائی کے ساتھ

مائم اگر تُو چاہتا ہے اک مکہ اور ناپڑے تو چپ ہو جا میر نے اُسے وارننگ دی

اچھا یہ تو بتا کے منال کیسی ہے میرے لیے؟؟ مائم کو خود کافی کنفیوز تھا اب سنجیدگی سے بولا

اچھی ہے منال ہو جائیگی انڈرسٹینڈنگ تُم دونوں کے بیچ وقت لگے گا میر بھی سنجیدگی سے بولا

ہاں یار لیکن وہ بہت بورنگ ہے ہینا؟؟ مائم میر کو دیکھ بولا

کرلیو اُسے میر شرارت سے بولا (entertain) تو تُو ہے نا

یار سچ میں وہ بہت بورنگ ہے مطلب کیا بولوں مائم کروٹ لیتا اک ہاتھ کی کہنی پر اپنا چہرہ ٹکائے میر کو دیکھ گھمبیر انداز میں بولا

سوری میرے چھوٹے دولہا بھائی لیکن میں اس میں تیری کوئی مدد ابھی کر سکتا

میر نے کندھے اُچکائے

یہ کیا بات ہوئی بڑے بھائی ہوتے ہیں چھوٹے بھائی کی مدد کیلئے اور تُو نہیں کریگا مائم مصنوعی گھورتا بولا

ابے تو میں کیسے مدد کر سکتا ہوں اس معاملے میں ؟؟ میر سلگ کر بولا

اچھا میرے پیارے بڑے بھائی آپ ریلیکس کریں میں دیکھ لونگا مائم ہنستا ہوا واپس تکیے پر گرا تھا

جب مائم کا فون بجا مائم نے جیب سے فون

نکالتے دیکھا سامنے

نام جگمگاتا دیکھ وہ مسکرایا تھا

کس کی کول ہے جو اتنا دل سے مسکرایا

جا رہا ہے میر آنکھیں چھوٹی کیے بولا

کس کا ہو سکتا ہے بھائی جان

مائم نے الٹا سوال کیا جب میر نے اُسے گھورا یعنی

سیدھا جواب وہ نہیں دے سکتا تھا

ہاہا بھائی میرے بچے کا کول ہے

مائم ہنستا ہوا کہتا فون ریسیو کر چکا تھا

جی بچے

مائم نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

جب کے میر بھی اب بیڈ پر سیدھا لیٹ چکا تھا

مان

آگے سے روحا کی سوں سوں کرتی آواز

سنائی دی وہ رو رہی تھی

جب کے اُس کی روتی ہوئی اواز سن مائم جھٹ سے اٹھ کر بیٹھا

تھا چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ

پریشانی تھی

روحا بچے کیا ہوا؟؟؟

مائم پریشانی سے بولا جب میر بھی اٹھ کر بیٹھا

مان

وہ پھر سے بس مان کا نام پُکارتی رو رہی تھی

روحا کیا ہوا میری جان میرا بچا

کہا ہو آپ؟؟روحا

کیا ہوا ہے مائم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ رو کیوں

رہی ہے

ک۔کمرے میں

وہ روتے ہوئے بولی

او کے میں اتا ہُوں

مائم فوراً فون رکھتا کمرے سے نکلتا تیزی سے

باہر بڑھا تھا اُس کا رخ روحا کے کمرے کی جانب تھا

مائم

راستے میں منال سامنے آئی

مائم میں ریڈی ہُوں چلے

وہ مسکرا کر بولی

منال مجھے روحا کو دیکھنا ہے ابھی

وہ بس اتنا کہتا سائڈ ہو تا روحا کے کمرے کی جانب

بڑھا تھا روحا اتنا رو کیوں رہی تھی مائم پریشان تھا

Oh God

روحا روحا روحا

اس روحا نے مائم کو میرے ساتھ وقت نا

گزارنے دینے کی قسم اٹھا رکھی ہے

منال روحا کو سوچتی غصے سے بول رہی تھی

مائم تیزی سے روحا کے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ

زمین پر بیٹھی ہاتھوں میں مان کا دیا اک پینڈینٹ

لے کر بیٹھی تھی جو مائم نے اُسے کچھ عرصہ پہلے گفٹ کیا

تھا اُس پینڈینٹ پر

"مان کی گڑیا"

بلکل چھوٹے الفاظوں میں لکھا تھا جو غور سے دیکھنے

پر پتہ چلتا تھا

روحا بچے کیا ہوا

مائم پریشانی سے آگے ایا اور زمین پر بیٹھی روحا کے سامنے گھٹنوں

کے بل بیٹھا جب کے روحا اُس پینڈینٹ کو پکڑے

زور و شور سے رو رہی تھی

روحا

مائم نے اُس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر انسوں

صاف کیے

م۔مان یہ

وہ پینڈینٹ مائم کے آگے کرتی بولی جب

مائم نے اُسے تھاما وہ پینڈینٹ ٹوٹ چکا تھا

ما۔ن یہ ٹوٹ گیا

وہ ہچکیاں لیتی رو رہی تھی

روحانچے میری گڑیا کوئی بات نہیں میں نیا لے دونگا آپکو

اتنا کیوں رو رہی ہو بچا

ن۔ نہیں مان یہ

وہ اتنا کہتی مان کے سینے پر سر رکھ مزید شدت

سے رونے لگی جب کے اُسے ایسے روتا دیکھ

مائم کو انتہا کی تکلیف ہو رہی تھی

شششش خاموش ہو جاؤ میرا بچا

مائم نے اُس کے بال سہلاتے اسے چپ کروانے کی کوشش

کی لیکن وہ روئے جا رہی تھی

روحانچے اگر آپ اب خاموش ناہوئی تو میں

ناراض ہو جاونگا آپ سے

مائم جانتا تھا اس طریقے سے وہ فوراً رونا بند کر دیگی کہا

برداشت کر سکتی تھی وہ اپنے مان کی ناراضگی

سوچ کے عین مطابق روحانے جلدی سے اپنے چھوٹے چھوٹے

ہاتھوں سے انسوں کیے لیکن ہچکیاں وہ اب بھی لے رہی تھی

چلو اب بتاؤ کیوں رو رہا ہے میرا بچا؟؟

مائم اُسے پانی پلاتے کچھ نارمل دیکھ بولا

ما۔مان یہ ٹوٹ گیا

وہ معصومیت سے اپنی آنکھوں میں انسوں بھرے

پینڈینٹ کو خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی

میں نیا لا دونگا اپنی گڑیا کو

اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے میرا بچا

مائم اُس سے پیار سے پوچھ رہا تھا

ما۔مان یہ آپ نے جب مجھے دیا تھا تو آپ نے کہا تھا

ک۔کے وہ اتنا کہتی ہچکی لے چکی تھی اُس کی آنکھیں

رونے کی وجہ سے لال سرخ ہو چکی تھی

ک۔کے یہ آپ کی نشانی ہے میں اسے ہمیشہ

اپنے پاس رکھوں لیکن میں اسے نہیں رکھ پائی اپنے پاس

مجھ سے ا۔آپ کی نشانی ٹوٹ گئی مان

وہ اتنا کہتی پھر ہاتھوں میں چہرے گرائے شدت

سے رونے لگی

تو اس پینڈینٹ سے روحا کو اُس کا مان اپنے آس پاس محسوس

ہو گا کیونکہ روحا

کا مان اپنی گڑیا کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا

اسے سمبھال کر رکھنا گڑیا یہ بہت اہم تحفہ ہے اسے میں ہمیشہ

تمہارے پاس دیکھنا چاہو نگا

مائم نے دیتے وقت یہ تصدیق کی تھی جب روحا

مسکراتی اُس پینڈینٹ کو ہمیشہ سمبھالنے کیلئے تھام چکی تھی

ابھی مان روحا کو سمجھا رہا تھا کے کوئی بات

نہیں نیا اجائیگا لیکن دل میں مائم کو بھی پینڈینٹ کو ٹوٹا دیکھ

تکلیف ہوئی تھی یہ پینڈینٹ

مائم اور اُس کے بچے کا بہت بڑا ساتھی تھا یہ کوئی

عام پینڈینٹ نہیں تھا یہ ڈائمنڈ کا ہونے کے ساتھ مائم کے

اُس پیار سے بنا تھا جو بلکل وہ اپنی اولاد کی طرح روحا سے کرتا تھا

روحا بچے بس اور نہیں روحا کچھ تو رحم کرو

اپنے مان پر مجھے تکلیف ہو رہی ہے

مان بے بسی سے بولا روحا کے واحد دنیا میں تھی جو

اپنے مان کو بے بس کر دیتی تھی

روحا

ابھی آگے بات ہوتی کے ابرش جو نماز ادا کرنے

کے بعد روحا کے کمرے میں آرہی تھی اُسے روتا دیکھ پریشانی

سے آئی تھی

بھائی کیا ہوا روحا کو

ابرش پریشانی سے بولی

پینڈینٹ کی وجہ سے

مان بے بسی سے تھا کو دیکھ بولا

روحا بچے خاموش ہو جاؤ میں نیا بلکل ایسا ہی

بنوالونگا

مائم نے اُسے پیار سے سمجھایا

س۔ سوری مان میں س۔ سمبھال کرن۔ نہیں رکھ پ۔ پائی

ششش بس کوئی نے نہیں

مائم نے اُسکے انسوں صاف کیے روحا بچے

ہمیں آئسکریم کھانے جانا تھااور میرا بچا یہاں رو رہا ہے

مائم خفگی سے بولا جب روحا کو یاد ایا کے

انہیں تو آئسریم کھانے جانا تھا

سوری مان

وہ معصومیت سے بولی

کوئی بات نہیں آپ جلدی سے فریش ہو کر آؤ پھر چلتے

ہے مائم پیار سے اُس کے بال جو چہرے پر آرہے تھے

اُنہیں پیچھے کرتا بولا ابرش بھی مسکرا کر سب دیکھ رہی تھی

جب کے روحا کا اک ہاتھ اُس کے ہاتھوں میں تھا

او کے مان میں اتی ہُوں

وہ اب رونا بھولتی سرخ گالوں اور آنکھوں کو لیے دھیما

سا مسکرا کر بولی جب مائم اسباب میں سر ہلاتا مسکراتے

ہوئے باہر کی جانب بڑھا تھا

روحا میری جان ایسے نہیں روتے

ابرش نے اُس کے انسوں صاف کیے

اپی آپ کی آنکھیں کیوں لال ہو رہی ہے

وہ آنکھیں بڑی کیے ابرش سے مخاطب ہوئی

میں نماز پڑھ کرائی ہُوں چندہ

تو آپ نماز میں روئی ہے اپی؟؟

روحا ابرش کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اُسے دیکھ

بول رہی تھی

جی بلکل روئی ہُوں

ابرش گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی بولی

کیوں اپی

وہ آنکھیں بڑی کیے پوری طرح ابرش سے سوال کر رہی تھی

کیونکہ میں اک بہت انمول چیز خدا سے مانگ
رہی تھی
آپ دعا کرنا روحا کے آپ کی اپی کو
وہ انمول چیز مل جائے
ابرش کی آنکھیں پھر نم ہوئی تھی جسے وہ اگلے
لمحے فوراً اندر دھکیل چکی تھی
اوکے اپی میں دعا کرونگی
وہ جانتی تھی کوئی تو بات ہے جو اُس کی اپی کو تکلیف دے رہی
ہے لیکن اُس نے وجہ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا
شکریہ میری جان اچھا روحا جلدی سے
فریش ہو کر آؤ بھائی انتظار کر رہے ہیں
ابرش اُس کے گال سہلاتی پیار سے بولی
اپی آپ بھی ہمارے ساتھ چلے نا

نہیں چندہ میں سونے جارہی ہُوں بس میں بہت تھک گئی اج کسی

اوردن چلینگے

ابرش مسکرا کر بولی

اوکے اپی روحا بھی مسکرا کر کہتی

اب فریش ہونے واشروم میں بند ہوئی تھی جب

ابرش بھی روحا کے بیڈ کی ڈریسنگ کرتی باہر نکلی

جہاں زیان سامنے کھڑا موبائل

کو الٹ پلٹ کر کے دیکھ رہا تھا

کیا ہوا موبائل کو زیان

ابرش نا سمجھی سے آگے اتی بولی جب زیان نے اوپر دیکھا

یار ابرش پتہ نہیں اسے کیا ہوا

چل نہیں رہا زیان بہت الجھا ہوا لگ رہا تھا

کیا ہوا دکھائے مجھے

ابرش نے موبائل تھاما

ارے اس میں کوئی وائرس آگیا جس

کی وجہ سے یہ چل نہیں رہا آپ موبائل کو تھوڑی دیر

چھوڑ دیں پھر ٹھک ہو جائے گا

اور اگر تب بھی ٹھک نا ہو تو ریفریش کر دیئے گا موبائل کو

ابرش پر سکون سے انداز میں بولی

اوہ واؤ ابرش تم نے تو بہت جینئس ہو یار

میں کب سے پریشان گھوم رہا ہوں ویسے تمہیں کیسے

پتہ اتنا سب

زیان کو حیرت ہوئی تھی

بس اکثر موبائل میں ہو جاتا ہے اسلئے

جواباً وہ بھی مسکرائی

ہاں میں جانتا ہوں میری کزن بہت

جینئس ہے

زیان نے ابرش کا ہاتھ تھاما جب ابرش حیرانی سے

اُسے دیکھنے لگی اور سامنے سے اتے میر نے

یہ دیکھ ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور اُس جانب آ کھڑا ہوا

ارے میر بھائی کیسے ہے آپ

بنا ابرش کا ہاتھ چھوڑے وہ میر سے متوجہ ہوا

جب ابرش نے بھی نظر اٹھا کر میر کو دیکھا

جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

میں تو ٹھک ہُوں لیکن مجھے نہیں لگتا کے تُم

ٹھک ہو، ؟؟

میر بمشکل پر سکون لہجہ رکھ بولا ورنہ دل تو کر رہا تھا زیان

کا ہاتھ توڑ دے

کیا مطلب بھائی

وہ نا سمجھی سے بولا جب کے ابرش اپنا ہاتھ کھینچ کر

زیان کے ہاتھ سے چھڑوا چکی تھی

مطلب تو تُم چھوڑو ابرش میرے ساتھ اؤ

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے

میر کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی

جو وہ بہت مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا

میر کہتا اب اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا

بھائی کو کیا ہوا

زیان نا سمجھی سے ابرش کو دیکھ بولا

پ۔ پتہ نہیں میں سن کر اتی ہُوں اُن کی بات

ابرش کہتی خود بھی میر کے پیچھے گئ تھی

وہ میر کی آنکھوں میں غصّہ دیکھ چکی تھی وہ چھوٹے چھوٹے

قدم لیتی میر کے کمرے میں داخل ہوئی

جہاں میر غصے کی وجہ سے کمرے میں چکر

کاٹ رہا تھا

دروازے کی آواز پر اُس نے اوپر دیکھا اور بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا

اک ہی جست میں اُس تک پہنچا

کیسے ؟؟ کیسے تُم نے اُسے اپنا ہاتھ پکڑنے کی اجازت دی ؟؟

میر اُس کا بازو سختی سے پکڑ اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا

وہ اس قدر زور سے دھاڑا تھا

کے ابرش نے اپنے کان پر ہاتھ رکھے تھے خوف اُس کی رگ رگ

میں دوڑنے لگا تھا

اُس نے اج تک میر کا یہ روپ نہیں دیکھا

ابرش نے فوراً اپنی آنکھیں میچ لی تھی جب کے

بازو پر میر کی سخت گرفت اُسے سسکنے پر مجبور

کر رہی تھی

م۔میر میرا ہاتھ چھوڑے م۔مجھے درد

!!!!ہونے دو درد

وہ سسکتے ہوئے بول رہی تھی جب میر نے بات کاٹی

صرف میرے سوال کا جواب دو میر کی گرفت

مزید سخت ہوئی تھی اُس کا غصّہ اُس کے

چہرے سے معلوم ہو رہا تھا

کہا میر تیس سالا مضبوط طاقت رکھنے والا بہادر مرد

!!اور کہا ابرش بیس سال کی نازک سی لڑکی

ابرشکی آنکھوں میں انسوں جمع ہو رہے تھے جنھیں

وہ چاہتے ہوئے بھی نہیں روک پا رہی تھی

بولو ابرش میں جو پوچھ رہا ہوں جواب دو

میر پھر دھاڑا تھا

چھ۔چھوڑے میر پلز

اُس کے چہرے پر تکلیف کے اثار صاف

ظاہر تھے جنہیں محسوس کرتے میر نے بمشکل غصے

میں تھوڑا قابو اپنی پاتے گرفت ڈھیلی تھی

اور خون الوداع نظروں سے اُسے دیکھنے لگا

ا۔آپ کو کیا فرق پڑتا ہے؟؟

گرفت ڈھیلی محسوس کرتے وہ شیرنی بنی تھی

ابرش فضول بکواس مت کرنا میرے سامنے جو پوچھا

بس وہ بتاؤ

میر کا دماغ اک غصے تو چور تھا اوپر سے ابرش کی یہ

بات

کیوں؟؟ کیوں نا کروں میں

آپ کو کیوں فرق پڑھ رہا ہے آپ نے بھی تو ہاتھ

پکڑا تھا میرا پھر؟؟

ابرش کو خود تو بہت خوف آرہا تھا میر سے ایسے آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کا لیکن وہ پوچھنا چاہتی
تھی یہ سب
میں تمہارا کزن ہوں
وہ تو زیان بھی ہیں؟؟
ابرش اپنی آنکھوں سے انسوں صاف کرتی بولی
ابرش میرا دماغ مت خراب کرو
میں بتا رہا ہوں جتنا میرا دماغ دماغ خراب
کرو گی اتنا پچتاو گی
میر کیوں کر رہیں ہے ایسا آپ
آپ تو مجھے پسند نہیں کرتے مجھ سے پیار بھی نہیں
کرتے پھر یہ سب
میں آپ کے کونسے روپ پر یقین کروں آپ میرے

ساتھ کیوں ایسا کر رہے ہیں

میں پاگل ہو جاونگی میں پل پل آپ کا نیا روپ دیکھ رہی ہوں

مت کرے ایسا میرے ساتھ

اک پل آپ میری محبت کو تذلیل کرتے ہے اور

اگلے لمحے آپ کسی اور کے ساتھ مجھے

دیکھ نہیں سکتے اخر کیوں؟ کیوں آپ مجھے اندھیرے میں

رکھ رہے ہیں مجھے بتائے

اخر آپ کیوں کر رہے ہیں یہ سب

وہ روتے ہوئے چیخی تھی

میں تم سے پیار اب بھی نہیں کرتا ابرش اسلئے یہ بات جتنی

جلدی ہو سکے اپنے دماغ میں بٹھالو

اور اج تو اُس نے تمہارا ہاتھ پکڑنے کی ہمت کر لی

لیکن آئندہ اگر ایسی غلطی ہوئی تو اُسے تو

سزا ملے گی لیکن ساتھ تُم اپنی بھی خیر منانا

کیونکہ میں بار بار غلطی کی معافی

نہیں دیتا

میر دھمکی آمیز سخت لہجے میں بولا جب ابرش نے

بے یقینی سے میر کو دیکھا یعنی اُس کا رونا اُس کی تڑپ

میر کے سخت دل کو اتنا سا بھی نہیں

پگھلا پائی تھی

میر اور کب تک ؟؟ کب تک میری محبت کی تذلیل کر کے

مجھے میری نظروں میں گرائینگے آپ

ابرش بے بسی سے بولی

جب تک تمہیں مجھ سے نفرت نہیں ہو جاتی ابرش سکندر

میر یہ بات دل میں سوچ رہا تھا حالانکہ بولا نہیں

جب تک تم اپنے اس پیار کے بھوت کو ختم نہیں کر دیتی

میر سفاکی سے بولا

یعنی آپ ہمیشہ میری محبت کی ایسے ہی تذلیل کرتے رہینگے

کیونکہ میرا پیار رو میرے مرنے کے بعد ہی ختم ہو گا

وہ اپنے انسوں صاف کرتی کہتی اب میر کے

کمرے سے نکلی تھی

جب کے پیچھے میر نے نفی میں سر ہلایا تھا

اتنی ڈھیٹ کیوں ہے یہ لڑکی

میر خود سے ہو بولتا اب بیڈ پر گرتا آنکھیں موند چکا تھا

روحا کے انے کے بعد مائم روحا اور منال نے باہر گاڑی

کی جانب قدم بڑھاے تھے

مان میں دو کھاؤ نگی گھر سے نکلتے وقت روحا

مان کو دیکھ بولی جب کے منال بھی ساتھ چل رہی تھی

او کے بچے ڈن

سب گاڑی تک پہنچے تھے

جب منال فوراً آگے بڑھتی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی

روحا جو مان سے باتیں کرتی اگے والی سیٹ پر

آرہی تھی منال کو بیٹھتے دیکھ اُس کا رنگ فق

پڑا تھا اتنے میں مائم کو کول ائی جسے سننے وہ آگے بڑھا جب کے پیچھے

روحا اک جگہ سٹل کھڑی تھی

روحا بیٹھ جاؤ پیچھے مائم آرہے ہیں کول پر بات کر کے

منال آگے شیشے سے چہرہ نکالے روحا کو دیکھ بولی

ج۔جی

روحا کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی کیونکہ

بچپن سے لے کر آج تک فرنٹ سیٹ پر مان کے ساتھ وہی

بیٹھتی تھی

روحا پیچھے کا دروازہ کھولتی گاڑی میں بیٹھی

جب مائم اتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا برابر میں روحا کو
نہ دیکھ وہ بھی حیران ہوا تھا
مائم نے پیچھے دیکھا جہاں روحا بیٹھی اُسے ہی
دیکھ رہی تھی مائم نے اک گہرا سانس لیا
لیکن مائم روحا کا اترا ہوا چہرا دیکھ چکا تھا
منال برا مت ماننا لیکن تُم پلز پیچھے چلی جاؤ گی دراصل روحا
کو آگے بیٹھنے کی عادت ہے
مائم اُسے دیکھ بولا جو کافی خوش لگ رہی تھی آگے بیٹھ کر
مائم کی بات پر خوشی اُس کے چہرے سے غائب ہوئی تھی
جی مائم اس میں برا ماننے والی کیا بات ہے آخر
آپ کی بہن ہے
فرنٹ سیٹ سے اترتے منال نے بہن پر زور دیا جس
پر روحا نے ضبط سے آنکھیں میچ انسوں ضبط کیے

جاؤ روحا بیٹھ جاؤ اپنے بھائی کے ساتھ آگے

وہ مصنوعی مسکراتی اس بار بھی بھائی پر زور دے چکی تھی

جب روحا پیچھے سے اترتی آگے سیٹ پر

ائی جب منال پیچھے بیٹھی

اور پھر پورے راستے پیچھے بیٹھی منال شیشے سے غصے

میں روحا کو گھورتی رہی تھی

مان کل میرا کالج میں ٹیسٹ ہے میں نے

بہت اچھی تیاری کی ہے

وہ مان کو دیکھ چہک کر بولی جب کے مان جس کا سارا

دھیان گاڑی چالانے کی طرف تھا اب روحا کو دیکھتا

مسکرایا

ویری گڈ میرا پیارا بچا بس کل ٹیسٹ

اچھا سا دینا او کے ؟؟

اوکے مان روحا مسکرا کر بولی جب کے پیچھے بیٹھی
منال حسرت سے دیکھ رہی تھی مائم کو ایسے روحا سے
باتیں کرتے دیکھ کیونکہ مائم نے اج تک کبھی اُس سے اتنا فرینک
بات نہیں کی تھی

ہمیشہ بس جو منال اُس سے پوچھتی تھی وہ اُس کا جواب
دیتا تھا منال کی حسرت بھری نگاہ بہت کچھ ہونے کا خدشہ
دے رہی تھی
چلو جی آ گیا آ جاؤ آئسکریم کھاتے ہے
کار آئسکریم پولر کے سامنے روکتے مائم روحا کو دیکھ بولا
مائم کی تھوڑی بھی توجہ خود کی جانب
نہ دیکھ اُس کا خون کھول رہا تھا
آ جاؤ منال باہر گاڑی سے نکلتے مائم منال کو دیکھ بولا

جواب تک گاڑی میں بیٹھی تھی مائم کی بات پر وہ فوراً
مسکراتی گاڑی سے نکلی

جب سب اندر جاتے اس الشان کیفے پولر
میں بیٹھے

Sir please note your order

ویٹر اتا پروفیشنل انداز میں بولا

Three chocolate And

منال تم کونسی آئسکریم کھاؤ گی؟ مائم رکتا اب منال کی
جانب متوجہ ہوا

میں بھی چاکلیٹ ہی لونگی

Ok so four choclate!!

مائم ویٹر کو کہتا اب ٹیبل کی جانب متوجہ ہوا

مائم آپ کو تو پستہ فلیور آئسکریم پسند تھی بچپن میں

منال مائم کو دیکھ بولی

ہاں پہلے پسند تھی لیکن اب چاکلیٹ کیونکہ میرے

بچے کو چاکلیٹ پسند ہے

مائم پیار سے روحا کو دیکھ بولا اور یہ چیز کافی تھی

منال کے جل بھن جانے کیلئے

لگتا ہے کافی اٹیچ ہے آپ کی بہن آپ سے

منال بمشکل روحا کو دیکھ مسکراتی بولی

بلکل میری جان میری گڑیا میں بستی

مائم سرشاری سے بولا جب کے روحا کا چہرہ کھل

رہا تھا اپنے مان کی باتیں سن

جب کے مائم کی بات سن منال کا دل کیا وہ روحا

کو ابھی مائم کی زندگی سے دور کر دے

Sir your order

ویٹر نے ٹیبل پر آئسکریم رکھی

مان آپ مجھے اپنے میں سے کھلائے کیا پتہ اُس کا

ٹیسٹ الگ ہو

روحا معصومیت سے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی

جب کے اُس کی معصوم سی چالاکی پر مائم گہرا مسکرایا تھا

اوکے بچا کر لو ٹیسٹ ہو سکتا ہے الگ ہو

مائم مسکراتا اپنے ہاتھوں سے چمچ روحا کے قریب کرتا بولا

جب روحا نے فوراً منہ کھولتے مائن کے ہاتھوں سے

کھایا

ہاں مان آپ کی آئسکریم بہت مزے کی ہے آپ یہ میرے ساتھ

(Exchange)

کر لیں روحا نے اپنا اک کپ مائم کی جانب بڑھایا اور

معصومیت سے بولی

یہ کیا بات ہوئی روحاد ونوں چاکلیٹ آئسکریم

ہے پھر کیسے تمہیں الگ لگ رہا ہے

منال چیڑ کر بولی

جب کے منال کی بات پر روحا شرمندہ ہوتی چہرہ

جھکا گئی

منال میں نے کسی کو اجازت نہیں دی

میرے اور میرے بچے کے بیچ میں کچھ بھی بولنے یا

سوال کرنے کی

مجھے امید ہے تُم آگے سے کچھ ایسا نہیں کرو گی

مائم سنجیدگی سے بولا کہا دیکھ سکتا تھا وہ اپنے بچے کو شرمندہ

یا اداس

I am sorry maim

میں نے اُس انداز میں نہیں بولا تھا وہ نرمی سے

مائم سے مخاطب ہوئی جب مائم اُسے اگنور کرتا روحا کی

جانب متوجہ ہوا

یہ لو بچے یہ آپ کا اور یہ میرا

مائم اپنا کپ روحا کے آگے کرتا بولا

تھینک یو مان

روحا مسکراتی ہوئی بولی

اُس کا مان ہمیشہ اُس کے ساتھ ہوتا تھا

روحا جانتی تھی اُس کا مان۔اُس کے لیے کسی کے

بھی سامنے کھڑا ہو سکتا ہے اور یہی مان تھا اُسے اپنے مان

پر

آئسکریم کھا کر سب گھر کیلئے نکل چکے تھے

گھر پہنچتے منال فوراً اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جب

کے روحا اور مان باہر ہول میں تھے

کیونکہ وہ لوگ باتیں کرتے ہوئے آرہے

تھے

روحا بچے جاؤ جلدی سے سوجاؤ صبح

آپ کا ٹیسٹ ہے

مائم گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

جی مان جاتی ہوں مان مجھے آپ سے اک بات پوچھنی تھی

اپنے دل میں مچلتے سوال کو وہ مان سے کہنا چاہتی تھی

جی بچے بولو

مان آپ کی شادی کے بعد آپ مجھے بھول تو

نہیں جائینگے نا؟؟

آپ ایسے ہی میرا خیال رکھے گے ایسے ہی منال

اپی کے سامنے میرا سائڈ لینگے

تب تو وہ آپ کی بیوی ہونگی نا کہتے ہوئے روحا

کی آنکھیں نم ہو تھی

روحا میری جان بلکل آپ کا مان ہمیشہ

اپنے بچے کے ساتھ ہے ایسے نہیں بولتے او کے

چاہے کچھ بھی ہو جائے میں ہمیشہ اپنی

گڑیا کا ایسے ہی خیال رکھونگا اور ایسے ہی

منال کے سامنے بھی آپ کا سائڈ لونگا کیونکہ میں جانتا ہوں

میرا بچا بہت معصوم ہے

وہ کبھی کچھ ایسا نہیں کریگا جس سے

اُس کا مان شرمندہ ہو مائم اُس کی آنکھوں

میں جمع ہوتے موٹے موٹے انسوں

صاف کرتا پیار سے بولا مائم جانتا تھا وہ اپنے

مان کیلئے حساس ہے لیکن پچھلے کچھ دنوں سے روحا کی

ایسی باتیں مائم کو پریشانی کی جانب دھکیل رہی تھی

مان اب تو آپ کا دیا پینڈینٹ بھی ٹوٹ گیا

اب جب آپ میرے ساتھ نہیں ہونگے تو میں کسے

دیکھونگی

شاید روحا اس بات پر یقین کر چکی تھی کے شادی کے بعد

اُس کا مان اُس سے دور ہو جائیگا

میں آپ کو کبھی بھی اکیلا محسوس نہیں ہونے

دونگا میرا بچا اور رہی بات پینڈینٹ کی تو کل میں بلکل اُس

جیسا اک اور پینڈینٹ اپنے بچے کیلئے بنوا دونگا

مائم اُس کے گال پر ہاتھ رکھ اُسے سمجھا رہا تھا

جب روحا نے سکون سے اسباب میں سر ہلایا

اپنے مان کی باتیں سن اُسے ہمیشہ سکون ملتا تھا

مان آپ بہت اچھے ہے میں

روحا چہک کر بولی

وہ تو ہے روحا کا مان اچھا تو ہے مائم ہنستا ہوا بولا جس پر روحا بھی کھل
کر ہنسی پھر کل ٹیسٹ تھا اسلئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی
تھی جب ابرش کے روم کا دروازہ کھلا دیکھ
اُس میں داخل ہوئی
اپی
روحا زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی ابرش کو
دیکھ آگے بڑھی
اپی آپ ٹھک ہے کیا ہوا ہے آپ کو
اُس کی لال آنکھیں دیکھ روحا اُس کے پاس بیٹھتی
پریشانی سے بولی
کچھ نہیں ہوا میری جان ابرش مسکرائی تھی
اپی میں جانتی ہوں کچھ تو ہوا ہے ورنہ
آپ روتی نہیں ہے پلز بتائے مجھے

وہ اپنی اپی کا ہاتھ پکڑ اُس کی آنکھوں میں دیکھ پریشانی
سے بول رہی تھی

ابرش نے نظر اٹھا کر روحا کو دیکھا پھر بے اختیار اُس کے
کندھے پر سر رکھے رونے لگی اتنے وقت
میں ابرش کے پاس کوئی نہیں تھا جس سے وہ اپنا دکھ بانٹ سکے

اپی پلز مجھے بتائے کیا ہوا

ابرش کو روتا دیکھ روحا کی آنکھوں سے بھی انسوں
گرنا شروع ہوئے تھے

جب ابرش نے اُس کے انسوں صاف کیے

روحا میں آپ کو بتاونگی لیکن پہلے وعدہ کرو آپ کسی
کو نہیں بتاؤ گی

جی اپی وعدہ نہیں بتاونگی روحا نے فوراً وعدہ کیا

روحا مجھے محبت ہو گئی ہے

اور وہ بھی اُن سے جنھیں میرے پیار محبت کی ضرورت نہیں

ان کی نظر میں میرا پیار کوئی معائنے نہیں رکھتا

اور میں ؟؟ میں کیا کروں مجھے اُن سے عشق

ہو چکا ہے اور اُنہیں مجھ سے پیار تک نہیں ہوا وہ تو نفرت

کرتے ہے مجھ سے

وہ میری محبت کی تذلیل کر رہے ہیں یہ جانے

بغیر کے مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی

تُم جانتی ہو میں اب اُن کے بغیر نہیں رہ سکتی لیکن میں

اپنے پیار کی بھیک مانگ چکی تھی وہ

مجھے صاف انکار کر چکے ہے وہ بہت سنگ دل ہے

روحا تمہیں پتہ ہے ہم دونوں میں کیا فرق ہے بس اتنا

کے وہ اپنے دل کے دروازے میرے لیے بند کر چکے ہے اور میں

اپنے دل میں اُن کے انے کے بعد سب کیلئے اپنے دل کے دروازے

بند کر چکی ہو اب اس دل میں صرف وہ رہتے

ہیں

ابرش روتے روتے اذیت سے مسکرائی

محبت عشق کتنی جان لیوا چیز ہوتی ہے

میں نے صرف نولز میں پڑھا تھا لیکن آج دیکھ بھی لیا

اب جو ہو گا دیکھا جائیگا ایسی زندگی کا کیا فائدہ

جس میں وہ نا ہو

ابرش کی تڑپ اُس کی باتوں میں صاف دکھائی دے رہی تھی

میری زندگی کا مقصد ہی اب وہی ہے روحا

یا تو اُن کا میری زندگی میں آجانا یا پھر میرا مر جانا

وہ شدت سے روتے ہوئی اپنے دل کی ہر اک بات روحا

کو بتا رہی تھی

جب کے سامنے بیٹھی روحا اپنی اپی کی آخری بعد پر تڑپ اٹھی تھی ابرش کو
روتا دیکھ انسوں اُس کے بھی تیزی سے بہے رہے تھے کتنا کچھ چھپا کر بیٹھی
تھی کتنی تڑپ کتنا شکوہ اُس کی بہن اپنے دل میں

اپی پلز ایسی باتیں نا کریں مجھے

رونا آرہا ہے

روحا ابرش کے انسوں صاف کرتی روتے ہوئے

نہایت معصوم لگ رہی تھی ابرش نے اُسے روتا
دیکھ اپنے انسوں صاف کیے اور روحا کو
اپنے سینے سے لگا کر لب اُس کے بالوں پر رکھ اُسے چپ کرایہ
کچھ دیر ایسے ہی خاموشی رہی

اپی عشق کیا ہوتا ہے مطلب ہمیں کیسے پتہ چلتا
ہے کے ہمیں عشق ہوا ہے

روحا بے اختیار ابرش کو دیکھ یہ سوال کر گئی جب اُس کی

بات پر ابرش دھیما سا مسکرائی

جب آپ کو اُس شخص کے علاوہ کوئی اور سوچنے کو نا ملے

جب آپ کی پوری دنیا وہ شخص بن جائے

جسے دیکھ آپ کی روح کو تسکین پہنچے

جسے سن کر آپ کے بے چین دل کو راحت ملے

جس سے بات کرنا جسے دیکھنا آپ کا سب سے

پسندیدہ کام بن جائے

جس کے دور ہونے کا سوچ کر آپ تڑپ اٹھے

آپ کے دل میں اُس کے دور جانے کا خوف پیدا ہو جائے

جس کیلئے آپ کچھ بھی کر سکتے ہو اُسے

کہتے ہیں عشق

ابرش ٹوٹے دل سے زمین پر نظریں جمائے کھوئے لہجے

میں اُسے عشق کی پہچان بتا رہی تھی

اور آپ کو پتہ ہے روحا اگر اک بار عشق

ہو جائے نا تو پھر وہ آپ کی آخری سانس تک ختم نہیں

ہوتا عشق ہو جانے کا بعد صرف دو طریقے ہوتے ہے

یا تو اُس شخص کا ہماری زندگی میں آجانا یا پھر

ساری زندگی تڑپ کر زندہ لاش کی طرح گزار

دینا

ابرش زور سے آنکھیں مچتی ضبط سے بول رہی تھی وہ روحا کے

سامنے مزید رونا نہیں چاہتی تھی

ابرش زور سے آنکھیں مچتی ضبط سے بول رہی تھی وہ روحا کے

سامنے مزید رونا نہیں چاہتی تھی

جب کے سامنے بیٹھی روحا کے دل میں نئے ڈر نے

جنم لیا تھا اُس کے ساتھ بھی تو یہ سب تھا

اُسے مان کے علاوہ کچھ سوچنا اچھا نہیں لگتا تھا

مان کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھنا اس کی چاہت تھی

مان کی باتیں اور اُسے دیکھنا روحا کا پسندیدہ کام تھا

اور تو اور مان کے دور ہو جانے کا ڈر خوف

اُس کے دل میں تھا یعنی وہ بھی اپنے مان سے عشق

کرنے لگی تھی؟؟

کچھ دیر بعد وہ اپنے کمرے میں سوچو میں گم داخل ہوئی تھی

اُس کے ننھے سے دماغ میں کئی سوچونے بسیرا کیا تھا

اُس کا ننھا سا دل تڑپ اٹھا تھا

وہ کتنی ہی دیر سوچو میں گم لیٹی رہی پھر

کب اُس بے چین وجود کو نیند اپنی آغوش میں لے گئی

روحا کو نہ پتہ چلا

السلام علیکم

صبح مائم نے ٹیبل پر اتے سلام کیا جس کا

سب نے مشترکہ جواب دیا

چھوٹی ماما روحا نہیں اٹھی؟؟اج ٹیسٹ ہے کالج میں

مائم روحا کو نا دیکھ امنہ بیگم سے مخاطب ہوا

میں اٹھ گئی مان

ابھی امنہ بیگم کچھ کہتی کے روحا کالج یونیفارم میں

بالوں کی پونی بنائے اتی دکھائی دی

گڈ مارننگ بچے

مائم مسکرا کر بولا گڈ مورنینگ مان روحا بھی مسکرائی

میں اٹھ گئی مان

ابھی امنہ بیگم کچھ کہتی کے روحا کالج یونیفارم میں

بالوں کی پونی بنائے اتی دکھائی دی

گڈ مارننگ بچے

مائم مسکرا کر بولا گڈ مورنینگ مان روحا بھی مسکرائی

السلام علیکم

منال اتی سلام کرتے کرسی پر بیٹھی

وعلیکم السلام بیٹا کہی جارہی ہو آپ اُسے تیار دیکھ

صائمہ بیگم بولی جب کے باکی سب کا بھی یہی

سوال تھا

سوائے مائم کے کیونکہ اُسے پتہ تھا کل منال مائم کو

بتاچکی تھی

!!جی خالا

اج سے میں مائم کا آفس جوائن کررہی ہوں منال

مسکرا کر بولی اُس کی بات پر جہاں سب مسکرائے تھے

وہی روحا سٹل ہوئی تھی جب کے مان خاموشی سے ناشتا کر

رہا تھا

ارے واہ ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے صائمہ بیگم خوش

ہوئی تھی

اسلئے کے دونوں کی تھوڑی بونڈنگ ہو جائے

کیونکہ وہ بھی دیکھ رہی تھی کے مائم منال سے بات نہیں

کرتا نا دونوں کے بیچ تھوڑی سی بھی انڈرسٹینڈنگ نہیں ہے

اسلئے وہ خوش تھی کے شادی سے پہلے

دونوں تھوڑا اک دوسرے کے ساتھ فرینک ہو جائے

دوسری جانب ابرش خاموشی سے چہرہ

جھکائے ناشتا کر رہی تھی

بے اختیار میر کی نظر اُس پر گئی اُسے خاموش چہرہ جھکائے

دیکھ میر نے اک گہرا سانس لیتے اپنی

نظروں کا زاویہ بدلہ

روحانیچے کر لیا ناشتا چلے؟؟

ج۔جی مان کر لیا چلے میں بیگ لے کر اتی ہُوں

ناشتا تو روحا سے ہوا نہیں تھا اسلئے فوراً

بیگ لینے اندر بھاگی تھی

یعنی مان کے ساتھ منال اپی اُن کے آفس جائینگی

اُسے حد سے زدہ یہ چیز بری لگ رہی تھی

کچھ دیر بعد اپنے دل کو سمجھاتی وہ باہر

ائی تو تینوں نے اپنے قدم گاڑی کی جانب بڑھائے

مائم پہلے ہی روحا کیلئے آگے کا دروازہ کھول چکا تھا جب

کے منال بڑے ضبط سے پیچھے بیٹھی تھی

بہت ہو رہا ہے اب تو یہ روحا میرا حق کھا رہی ہے

منال دل میں سوچ رہی تھی

روحا بچے آگیا آپ کا کالج اچھا سا

ٹیسٹ دے کر پورے ماکس لانے ہے او کے ؟؟

مائم اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا

اوکے مان بائے

وہ مسکرا کر کہتی باہر نکلی اور جب تک وہ اندر نہیں گئی

مائم نے مسکرا کر اُسے دیکھا

جب منال پیچھے سے اُترتی گاڑی کی

فونٹ سیٹ پر ائی

مائم مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے منال کا ضبط اب

ختم ہوا تھا

ہاں بولو منال مائم گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا

مائم ہمارے گھر والے ہمیں اک بہت مضبوط

رشتے میں جوڑنے جا رہے ہیں آپ کو معلوم ہے نا

اُس نے بات شروع کی

ہاں منال مجھے پتہ ہے

مائم گاڑی چلاتے اُس کی بات کا جواب بھی دے

رہا تھا

مائم ہماری شادی ہونے والی ہے اور آپ مجھے

بلکل وقت نہیں دیتے شادی سے پہلے

تھوڑی انڈر سٹینڈ نگ ہمارے بیچ ہو جاتی اچھا رہتا

لیکن آپ مجھے نا تو بات کرتے ہے اور نہ وقت دیتے ہے

میں آپ کی ہونے والی بیوی ہُوں میرا حق

ہے آپ پر منال مائم کو دیکھ بولی

دوسری جانب اُس کی آخری بات پر

مائم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا پھر اک گہرا سانس

لیتے مائم کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ واقعی اُس سے

بات نہیں کرتا تھا

منال اتنا مت سوچو ہم کزنز ہے ہم لوگ اک دوسرے

جو کافی حد تک جانتے ہے

میں جانتا ہوں تُم بہت انڈر سٹینڈ نگ لڑکی ہو
تُم ہر چیز کو سمجھ جاو گی
میں کوشش کرونگا اب تمہیں ایسا کچھ محسوس
نہ ہو رہی بات ہمارے بیچ انڈر سٹینڈ نگ کی
تو وہ میرے خیال سے شادی کے بعد ہو جائیگی
مائم سامنے سڑک پر نظریں جمائے بولا
تھینک یو مائم لیکن مجھے بس آپ کا وقت چاہیئے
زدہ نہیں بس تھوڑا
ہماری شادی ہونے والی ہے ہم دونوں دنیا کے سب سے
زدہ مضبوط رشتے میں بندھنے جا رہے ہیں
ہمیشہ کیلئے اک ہونے جا رہے ہیں
اسلئے مجھے آپ کے وقت کی ضرورت ہے
اُس کی بات پر مائم نے ہلکے سے اسباب میں

سر ہلایا تھا

منال کا اشارہ روحا کی جانب تھا لیکن وہ اس کا نام

نہیں لے پائی کیونکہ اتنی وقت میں وہ دیکھ چکی تھی

کے مائم روحا کے خلاف اک لفظ نہیں سن سکتا

اور اُسے مائم کی نظروں میں اچھا بننا تھا

روحا تُم پریشان لگ رہی ہو؟؟

کلاس پر بھی دھیان نہیں دے رہی سب ٹھک ہے

میرب (روحا کی بیسٹ فرینڈ) روحا کو گم دیکھ

اُسے ہوش کی دنیا میں لاتی بولی

ہ۔ہاں میں ٹھک ہُوں روحا فوراً سیدھی ہوئی تھی

, کیا ہوا ہے روحا سچ سچ بتا؟؟

سب ٹھک ہے گھر پر میرب گاُس کی جھکی ہوئی نظریں

دیکھ بولی روحا ساری باتیں میرب سے شیئر کیا کرتی تھی وہ اُس کی

اکلوتی دوست تھی جب کے میرب کو روحا کے گھر

پر بھی سب جانتے تھے

میرب م۔مان کی شادی ہو رہی ہے

منال اپی سے

وہ آنکھیں بند کئے بولی اور یہ الفاظ ادا کرتے

روحا کے دل پر کیا گزر رہی تھی کوئی

اُس سے پوچھتا

کیا؟؟مائم بھائی کی شادی ہو رہی ہے تُو تو اُنھیں پسند کرتی ہے

نہ؟؟

صرف پسند نہیں مجھے ابرش اپی نے بتایا

تھا کے جب عشق ہوتا ہے تو ہمیں کیا کیا محسوس ہوتا ہے

اور وہ ساری چیزیں میرے ساتھ ہوتی ہے یعنی

میں مان سے عشق کرتی ہُوں میرب

وہ بڑی معصومیت سے سوچتی نم انکھوں سے بولی

روحااُن کی شادی ہورہی ہے اب کیاہوگا

میرب بھی پریشان ہوئی تھی

مجھے بتاؤمیرب میں کیاکروں اگرمان کی شادی

ہوگئی تووہ ہمیشہ کیلئے منال اپی کے ہوجائینگے

روحاکی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع ہوئے تھے

روحاخاموش ہوجاؤیارکالج ہے کسی نے دیکھ لیاتوہزار سوال

پوچھینگے میرب نے اُس کے رونے پراستیفاء کیا

روحااک کام کروماٸم بھائی کوبتادو

کے تُم اُنہیں پسند کرتی ہودیکھناوہ سمجھے گے

میرب نے جیسے حل پیش کیاتھاجب کے اُس کی

بات پرروحانے گھبراکراُسے دیکھاتھا

پ۔پاگل ہوگئی ہوکیا؟م۔مان میں کیسے

اُسے سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

روحا اس کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں ابھی

وقت ہے بتادو مائم بھائی کو کیونکہ اگر وقت نکل گیا

تو تم اُنہیں ہمیشہ کیلئے کھودو گی

اور کیا تُم چاہتی ہو وہ تُم سے دور ہو؟؟

میرب اُسے سمجھا رہی رہی بلکل کسی بڑی بہن کی طرح حالانکہ

دونوں ساتھ کی تھی

ن۔ نہیں میں نہیں چاہتی کے مان مجھ سے دور ہو

لیکن اگر میرے بتانے کے بعد کے میں اُن سے محبت کرتی ہوں

مان مجھ سے ناراض ہو گئے تو

روحا کے دل میں نئے ڈر نے اپنا بسیرا کیا

نہیں پاگل کیوں ناراض ہونگے مائن بھائی تُجھ سے ؟

تُجھے پتہ ہے نا کتنا پیار کرتے ہے وہ تُجھ سے

کبھی تُجھ سے ناراض نہیں ہوتے پھر کیوں ہونگے

وہ یہ بات سن کر ناراض

اچھے کی اُمید رکھ وہ ضرور سمجھے گے

روحا وقت ہے پلز اُنہیں بتادے میری بات سمجھ

میرب کی بات پر روحا کو تھوڑی ہمت ملی تھی اُس نے اپنے انسوں

صاف کیے

ٹھک ہے میرب میں مان کو بتادنگی

اُس نے فیصلہ لیا اک اُمید سے کے وہ مان کو سب کچھ

بتادیگی اتنے عرصے جو وہ دل میں چھپا کر بیٹھی تھی

وہ اپنے مان کو سب بتادیگی

روحا نے بہت ہمت سے یہ فیصلہ لیا تھا اور میرب کی باتیں

سن وہ اس فیصلے پر مطمئن بھی تھی

گڈ گرل چل دکھا ٹیسٹ کتنے ماکس

ائے ہے؟؟میرب مسکرا کر بولی

100/96

روحانے مسکرا کر ٹیسٹ پیپر اُس کے سامنے کیا

ارے واہ اتنا اچھا ٹیسٹ کیسے دے دیا میرب بھی حیران
ہوئی تھی۔

مان نے کہا تھا کہ اچھے ماکس لانے ہے

وہ مان کا تذکرہ کرتے گہرا مسکرائی تھی

کیونکہ وہ تو روحا کے دل کا پسندیدہ شخص تھا نہ)

(اُس کے ذکر پر تو اُس کی روح بھی مسکراتی تھی

اوہو نائس میرب بھی مسکرای تھی

دوسری جانب ابرش لون میں کھڑی

پھولوں کو اپنے ہاتھوں سے چھو رہی تھی اُسے پھول

بہت پسند تھے خاص کر سفید پھول

ہیلوابرش زیان کی آواز اُسے اپنے پیچھے
سے سنائی دی جب وہ اک دم سے چونکی کیونکہ وہ سوچوں میں گم
تھی
اہ آپ نے مجھے ڈرادیا
اُس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ گہرا سانس لیتے ہوئے
کہا
میں تمہیں کبھی ڈرنے نہیں دیتا زیان مسکرا کر
کہتا اک بار پھر ابرش کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا
چھ۔ چھوڑے ابرش نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا
ریلیکس ابرش
اُس نے اُس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے اُس
کی کوشش ناکام بنائی
زیان میرا ہاتھ چھوڑے پلز

ابرش مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی کیونکہ اگر یہ میر

دیکھ لیتا تو بہت بڑا مسئلہ بن جانا تھا

اوکے فائن ریلیکس

زیان نے اُس کا ہاتھ چھوڑا

What happened Yar

We are Czns and also good friends

ہاتھ کو پکڑ سکتا ہوں اتنا تو حق ہے میرا

زیان خفگی سے بولا

نہیں زیان ایسی بات نہیں ہے

آپ ایسے ہی بات کر سکتے ہیں ورنہ اس طرح

I am not comfortable

ابرش بھی سنجیدگی سے بولی

Ok ok abrish I am sorry

مجھے نہیں پتہ تھا زیان شرمندہ ہوا تھا

کوئی بات نہیں ابرش اُسے شرمندہ ہوتے دیکھ بولی

جب کے اُسے اپنے اوپر کسی کی نظریں مسلسل محسوس

ہو رہی تھی وہ زیان نہیں تھا کیونکہ وہ نظریں جھکائے

اُس کے سامنے کھڑا تھا لیکن ابرش کو

محسوس ہو رہی تھی خود پر نظریں کسی کی

اور ابرش کے دل نے یہ شدت سے دعا کی تھی کے وہ نظریں بس

میر کی نا ہو کیونکہ اگر میر نے زیان کو ہاتھ پکڑے دیکھ

لیا ہو گا تو کیا ہو گا؟؟

وہ میر کا کل والا روپ نہیں بھولی تھی

!!!اور میر کی دی ہوئی وارننگ تو بلکل نہیں۔۔

اپنے کمرے میں ٹانگ پر ٹانگ جمائے میر بڑی

شان سے بیٹھا سامنے کیمرے میں باہر ہوتی ہر حرکت

دیکھ رہا تھا اور ساتھ ضبط سے مٹھیاں بھینچے بیٹھا تھا

پھر کچھ سوچتے کھڑا ہوا اور لون کی جانب بڑھا جہاں

وہ دونوں اب تک ایسے ہی کھڑے تھے

ابرش کی نظر میر پر گئی جب ابرش کی آنکھوں میں شرارت

چمکی وہ فوراً زیان کا ہاتھ تھام گئی

زیان آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے

آپ میرے کزن اور میرے پیارے سے دوست ہے

وہ ایسے بنی جیسے اُس نے میر کو دیکھا تھا

اور زیان کے قریب ہوتی اُس کا ہاتھ تھام گئی

تھینک یو ابرش مجھے لگا تمہیں برا لگا ہے

زیان مسکرایہ تھا اور ساتھ اُس کے ہاتھ کے اوپر

اپنا ہاتھ رکھ چکے تھے

دوسری جانب اتے میر کی آنکھوں میں خون اترا

تھامیر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ بری دنیا کو

آگ لگا دیں

نہیں زیان مجھے کیوں برا لگیگا؟؟

ابرش مسکراتی ہوئی بولی وہ جانتی تھی پیچھے میر

کھڑا سب دیکھ رہا ہے

کیا ہو رہا ہے یہ

میر کی گرجدار اواز گونجی تھی ابرش کے وجود میں

ڈر کی لہر دوڑی لیکن جلد ہی وہ خود کو کمپوز کر گئی

ارے میر آپ۔۔آئے ائے وہ بس میں

زیان کو بتا رہی تھی کے وہ میرے کزن ہے اُن کا حق ہے

مجھ پر خواہ مخواہ شرمندہ ہو رہے تھے یہ

میر زیان کے قریب ہی کھڑی میر سے مخاطب ہوئی

تھوڑا دور ہو کر بات نہیں ہو سکتی؟

میر سرخ آنکھیں لیے سرد لہجے میں بولا

بلکل ہو سکتی ہے ابرش تھوڑا دور ہوئی

کیونکہ وہ میر کی آنکھوں میں خون اترا دیکھ چکی

تھی۔اور اس سے زدہ ہمت اُس میں نہیں تھی میر کی سرد

نظروں میں تاب لانے کی

زیان آئندہ کے بعد تُم مجھے ابرش کے قریب نظر

مت انا

میر زیان کو دیکھ سرد لہجے میں بولا

کیوں بھائی؟؟میری کزن ہے آپ کیسے کہے

سکتے ہیں یہ زیان کی تصورات بھی بگڑے تھے

شکر کرو صرف کہے رہا ہوں اگر آئندہ

ایسا ہوا تو بہت برا ہو گا

مختصر لفظوں میں اپنی خون جھلکاتی آنکھوں سے اُسے

باور کرواتے میر اندر کی جانب بڑھا تھا

جب ابرش بھی بھاگتی ہوئی میر کے پیچھے ائی اور اُس کا

بازو پکڑ کر اُسے ہول میں روک گئی

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے میرے ساتھ چلے

لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی

میر کا لہجہ انتہا سخت تھا

لیکن مجھے کرنی ہے چلے ابرش بھی غصے سے میر کو

بازو سے پکڑتی پول سائڈ لے کر ائی

اور میر کے سامنے کھڑی ہو کر اُسے غور سے دیکھنے لگی جیسے۔ وہ

میر کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو

نہیں سمجھ پاؤ گی مجھے اس دنیا میں کوئی ایسا پیدا

نہیں ہوا جو مجھے ٹھک سے سمجھ سکے

میر ابرو اٹھائے بولا

لیکن میں سمجھنا چاہتی ہوں آپ کو میر ابرش سنجیدگی سے بولی

تو سمجھو پھر کیا سمجھایا تمہیں اب تک ؟

میر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے کھڑا ہو چکا تھا

میر مجھے سمجھ نہیں آتا آپ کیوں مجھے کہانی کے دو پہلوں میں

دھکیل رہے ہے اخر آپ کیوں نہیں بتا دیتے

کے آخری چہاتے کیا ہے آپ ؟؟

ابرش کو اب غصّہ ایا تھا اسلئے وہ غصے سے بولی

میں نے تمہیں بتایا ہے شاہ میر سکندر کو

سمجھنا عام بات نہیں ہے اور اگر کوشش کرو گی

تو کھو جاو گی لیکن مجھے سمجھ نہیں پاو گی

میر کا لہجہ اٹل تھا میر کے پاس ہر چیز

کا جواب تھا

تو کر لو کس نے روکا ہے؟؟

میر پر سکون انداز میں بات کر رہا تھا

میر۔۔اہ۔۔۔ابرش کہتی

اک قدم پیچھے ہوئی تھی جب اُس کا پاؤں پیسلا وہ میر کا بازو

تھام چکی تھی میر اس سب کیلئے تیار نہیں تھا

اسلئے وہ بھی ابرش کے ساتھ پول میں گرا تھا

اب منظر کچھ یوں تھا ملاحظہ فرمایئے

کے ابرش اور میر دونوں پول میں گر چکے تھے پول کافی

گہرا ہونے کی وجہ سے چھوٹی سی ابرش اِدھر اُدھر ہاتھ

مار یہی تھی اوپر سے اُسے تیرنا بلکل نہیں آتا تھا

میر تو فوراً سیدھا ہو چکا تھا اور اب وہ ہاتھوں سے اپنے

بالوں کو اوپر کرتا ابرش کو گھور رہا تھا جو پانی میں ڈوبنے

سے بچ رہی تھی

میر مجھے بچائے میں ڈوب رہی ہو

اُسے ڈھیٹو کی طرح کھڑا دیکھ ابرش چیخی تھی

ابرش بی بی پول ہے سمندر نہیں

میر اب بھی اُسے کھا جانے وکی نظروں سے گھور رہا تھا

میر آپ کتنے زدہ ظالم ہے میں بھی مر بھی جاؤں آپ کو کوئی

فرق نہیں پڑے گا کہتے ہوئے اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھی

جب میر نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے کھینچا اور میر

کے ہلکا سا کھینچنے پر وہ پانی میں لہراتی میر کے مضبوط

چوڑے سینے سے آکر ٹکرائی تھی

اپنے دونوں ہاتھ میر کے سینے پر رکھے وہ سنبھلنے کی کوشش

کر رہی تھی کیونکہ پانی گہرا تھا اُس سے ٹھک سے کھڑا

نہیں ہوا جا رہا تھا

ابرش کی دھڑکنے تیز ہوئی تھی اُس کے چہرے پر

اُس کے بال پھیلے تھے اور یہ منظر کچھ کیوں لگ رہا تھا جیسے

چاند کو بادلوں نے ڈھکا ہو

بے اختیار ابرش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

دیکھا پھر آپ کہتے ہے آپ کو مجھ سے محبت نہیں

اگر نہیں ہوتی تو آپ کیوں بچاتے مجھے

ابرش شرارت سے بولی جب میر کی گرفت

اُس کی کمر پر سخت ہوئی تو اُس نے نظر اٹھا کر میر

کو دیکھا جہاں غصے سے وہ اُسے گھور رہا تھا

ا۔آپ ا۔ایسے کیوں گھور رہے ہیں

ابرش نے حلق تر کیا

ہو گیا تمہارا بول لیا فضول؟ تو اپنے پیرو

پر کھڑی ہو جاؤ میر نے اُسے کھڑا ہونے کا

بولا کیونکہ وہ پورا میر کے بھروسے کھڑی تھی اگر

میر کا ہاتھ اُس کی کمر پر نا ہوتا تو وہ ابھی پانی

میں ہوتی

ن۔ نہیں میر پلز میں ڈوب جاؤ نگی ا۔ آپ

تو اچھے میر ہے نہ پھر ایسا نا کرے

ابرش اک سانس میں بولی کیونکہ اُسے

پانی سے حد سے زدہ ڈر لگتا اوپر سے گہرے پول

کو دیکھ اس کی حالت خراب ہوی پڑی تھی وہ اج تک کبھی پول

نے نہیں گئی تھی

میر نے اُس کے چہرے سے اُس کے بال آہستہ سے

ہٹائے جب کے ابرش اپنا سانس روک گئی تھی

دل پسلیاں توڑ کر باہر انے کو پورا تیار کھڑا تھا

میر اُس کے کان کے قریب جھکا جب ابرش نے

اپنی آنکھیں زور سے میچی

اُس کی سانسیں میر صاف سن پا رہا تھا

کس نے کہا میں اچھا ہوں؟؟ جس نے بھی کہا

نہایت غلط بیانی کی ہے میں تمہاری سوچ سے بھی

زدہ براہُوں

میر سرد سر گوشی اُس کے کان میں اتارتا اک جھٹکے سے

اُسے چھوڑ چکا تھا

اہ۔۔ابرش پھر سے پانی میں گری تھی

میر مجھے بچائے

ابرش میر کو پول سے باہر جاتا دیکھ چیخی تھی

جب کے میر پول کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھتا

اب اپنی شرٹ جھاڑ رہا تھا

میر۔۔ابرش چیخی تھی اُسے غصّہ آ رہا تھا

میر میں آپکو بتا رہی ہوں مجھے بچائے ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا؟؟میر نے آگے بولنے کا کہا

ورنہ میں۔۔اُسے سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

ابرش بی بی ذرا اک بار اپنے قدم پول میں رکھو تو صحیح

میر باہر کھڑا اب ٹاول سے خود کو پہنچتا سنجیدگی سے

بولا جب ابرش جو الٹ پلٹ رہی تھی اب

سیدھی کھڑی ہوئی

اور جیسے وہ کھڑی ہوئی اُس کے پیر ارام سے پول پر ٹک گیے

ابرش حیرت سے آنکھیں پھاڑے

میر جو دیکھنے لگی

کیا اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ کبھی عقل کا استعمال

بھی کر لیا کرو

میر ایبرو اٹھائے بولا اب ابرش ارام سے پول میں

کھڑی تھی میر نے اُس کا یہ ڈر بھی نکال دیا تھا وہ اج

تک پول میں نہیں گئی تھی اسلئے ڈر اُس کے دل میں تھا جو اج
ختم گیا تھا

ہ۔ہاں م۔مجھے پتہ ہے

ابرش اپنی بے
وقوفی پر لاجواب ہوئی تھی

ویسے میرا گر میں ڈوب جاتی تو جب باہر جارہے تھے
تو مجھے بھی لیجاتے ابرش کو جیسے یاد ایا غصے بولی جب کے اب
تک وہ پول میں کھڑی تھی اور باہر کھڑا میر ٹاول اپنے گلے میں
ڈالے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے اس کی باتیں سن
رہا تھا

میر کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے

اور میں کیوں بچاتا تمہیں ؟؟ فوراً ہی سنجیدگی بولا
جب کے بچایا میر نے ہی تھا اُسے لیکن ابرش بی بی کو کون

سمجھائے؟؟؟

میر کی بات پر ابرش کو مزید غصّہ ایا تھا

وہ غصے سے میر کو گھور رہی تھی جب کے اُس کی معصوم سی

گھوریوں کا کم سے کم میر کو تو کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

یہ گھورنے والا کام میرا ہے مجھ پر ہی اچھا

لگتا ہے تُم اس کی کوشش مت کرو

میر اُسے دیکھ بولا

کیوں؟؟ گھورنا کیا آپ کا دل ہے جو میرے لیے ہمیشہ

کیلئے بند ہے

ابرش غصے سے بولی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ

میر سے خوب لڑے

جب کے ابرش کے غصّہ کرنے کے سٹائل پر

میر کو ہنسی آئی تھی جسے وہ بڑی مہارت سے

چھپاتا سنجیدہ کھڑا رہا

جو سمجھنا ہے سمجھو میں کوئی وضاحت دینے کے

موڈ میں نہیں ہوں

میر بڑی فرصت بولتا جانے کیلئے مڑا

میر رکے م۔میں تو مذاق کر رہی تھی

پلز مجھے نکالے یہاں سے مجھ سے پانی میں چلا

نہیں جا رہا

وہ جو غصے میں تھی اُس کا غصّہ جھاگ ہوا تھا وہ واقعی

میر کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اسلئے فوراً بولی کیونکہ

یہ بات سچ تھی کے اس سے پانی میں نہیں چلا جا رہا تھا

میر جو جانے کیلئے اک دو قدم لے چکا تھا

اب رکتا اپنی ہنسی دباتا پیچھے مڑا نجانے کیوں

اُسے ابرش کی باتوں پر ہنسی آ رہی تھی حالانکہ

میر ہنستا نہیں تھا اُسے ہنستا دیکھنے کی تو لڑکیوں کی حسرت
رہ جاتی تھی

میر پیچھے مڑتا واپس اک دو قدم بھرتا
اُس جگہ آ کھڑا گیا میر کو واپس اتا دیکھ ابرش کی سانس
میں سانس ائی تھی

پلز میر مجھے نکالے یہاں سے مجھے سردی لگ رہی ہے
ابرش کو اب جا کر سردی کا احساس ہوا تھا
میر گہرا سانس بھرتا اب گھٹنوں کے
بل بیٹھا تھا حالانکہ اُسے بہت غصّہ تھا باہر جو
ابرش نے کیا تھا لیکن ابھی اُس کے ذہن سے وہ ساری باتیں
نکل گئی تھی یاد تھا تو بس وہ جو سامنے ہو رہا تھا
ورنہ اج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کے میر کا غصّہ
ایسے ہوا ہو جائے اور وہ غلطی کی معافی اتنی آسانی سے کسی کو

شاہ میر سکندر دے دے

میر نے اپنا ہاتھ ابرش کی جانب بڑھایا

جسے ابرش نے تھاما اور کچھ لمحے رکنے کے بعد اُس نے اپنی

پوری طاقت لگا کر

میر کو کھینچا میر جو خود کو ڈھیلا چھوڑے بیٹھا تھا

اک بار پھر اُس کے کھینچنے پر پول میں جا گرا

ہاہاہا۔۔جب ابرش کا قہقہ گنجا تھا

Shut up

میر سخت آواز میں غرایا جب ابرش کی ہنسی کو

بریک لگی وہ اج پھر سے شیر کے غصے کو ہوا دے چکی تھی

ابرش اب صحیح معنوں میں خوف سے آری تھی

میر خون الوداع نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا

ضبط سے پانی کے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں وہ بھینچ چکا تھا

کیوں میر اضبط آزماتی ہو؟؟ کیوں ایسی حرکتیں کر
کے خود کیلئے مشکل کھڑی کرنا چاہتی ہو؟؟
میر غصے سے دھاڑا
ابرش نے سہم کر میر کو دیکھا
میر اُس کے ساتھ بلکل ویسے پیش نہیں انا چاہتا
تھا وہ جانتا تھا وہ اُس کے غصے کی آگ برداشت نہیں کر سکتی
اسلئے اک بار پھر غصے پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا

جب اچانک میر کے ذہن میں لون والا حادثہ ایا جہاں
ابرش زیان کا ہاتھ پکڑے اُس کے انتہا
قریب کھڑی تھی میر کی آنکھوں میں سرد پن سے ڈورے چاہنے
لگے وہ منظر آنکھوں کے سامنے چلنے لگا
ابرش نے میر کو خاموش دیکھ نظریں اٹھائی
وہ ویسی ہی خاموشی تھی جیسے طوفان کے انے سے پہلے

ہوتی ہے ابرش نے میر کی آنکھوں میں دیکھا جن میں
لال ڈورے پڑتے اُس کی آنکھوں کو مزید پر کشش بنا رہے تھے
نظر میر کی گردن پر گئی جہاں غصے سے رگے نمایاں
تھی

میر کے بال ماتھے پر پھیلے تھے
ابرش اُسے دیکھتی رہی ٹی شرٹ پہننے کی وجہ
سے میر کے کسرتی بازو پانی میں جا کر ہری نسے
نمایاں کر کے اک دلکش منظر پیش کر رہے تھے
وہ اس وقت سیدھا ابرش کے دل میں اتر رہا تھا
اتنا مکلمل صلاحیت رکھنے والا کوئی کیسے ہو سکتا تھا

میر کے بال ماتھے پر پھیلے تھے
ابرش اُسے دیکھتی رہ گئی ٹی شرٹ پہننے کی وجہ
سے میر کے کسرتی بازو پانی میں جا کر ہری نسے

نمایاں کر کے اک دلکش منظر پیش کر رہے تھے

وہ اس وقت سیدھا ابرش کے دل میں اتر رہا تھا

اتنا مکمل صلاحیت رکھنے والا کوئی کیسے ہو سکتا تھا

میر کی سفید گوری رنگت اس وقت

سرخ ہو رہی موقعے کی نازکی کو بھلائے وہ اُسے دیکھ

رہی تھی جب یک دم میر کی جھلسا دینے والی

نظریں اُس پر اٹھی ابرش نے بے اختیار پھر

سے میر کی آنکھوں میں دیکھا

ابرش کو لگا وہ پول پر کھینچنے والی بات پر غصّہ ہے

اتنا غصّہ بھی کیا بس پول میں کھنچا ہے وہ اپنے دل میں

سوچ رہی تھی اس بات سے انجان کے باہر جو وہ

کر کے ائی تھی اُس کا انجام میر کی آنکھوں میں دکھ

رہا تھا

ابرش جو باہر ہوا سب کچھ بھول بیٹھی تھی

اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اچانک میر کے

آنکھوں میں اتا انتہا کا سرد پن وہ جو باتوں میں بھول گیا

تھا اب یاد انے پر وہ مکلمل اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھتا

باور کروا رہا تھا کیونکہ جو وہ کر چکی تھی وہ

!!!اُسکی دوسری غلطی تھی

میر خونخار نظروں سے دیکھتا آگے بڑھا تھا

جب کے ابرش بار بار حلق تر کر کے معاملے کو سمجھنے کی

کوشش کر رہی تھی

ابھی وہ کچھ بولتا کے سامنے سے

ہم آواز مائم روحا اور منال کی آواز آئی

اوہ ہم نے کچھ نہیں دیکھا

مائم آنکھوں پر ہاتھ رکھ چونک کر بولا جب کے اُس کا اک ہاتھ

روحا کی آنکھوں پر تھا اور منال بھی غش کھائی آنکھوں
پر ہاتھ رکھ کھڑی تھی
ابرش سب کو دیکھتی شرم سے چور ہو چکی تھی جب کے
میر ساتھ روحا اور منال کو دیکھ اب اپنی حالت اور
معاملے پر غور کر رہا تھا
بھائی یار باہر کوئی سگنل تو چھوڑ دیتے تا کے ہمیں
پتہ چلے اندر نہیں انا
تینوں اب تک آنکھوں پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے جب میر
نے سخت گھوری سے مائم کو دیکھا اور فوراً پول سے
باہر نکلا جب ابرش بھی بڑی مشکل سے چلتی پول سے باہر نکلی
اور فوراً تاول اٹھاتی اپنے گرد لپیٹ کر اب میر کو دیکھنے
لگی
ہٹاؤ ہاتھ

میر کی سنجیدہ آواز کانوں سے ٹکرائی

تو تینوں نے ہاتھ ہٹایا مائم منال آفس سے اتے وقت

روحا کو پک کرتے گھر پر آئے تھے پھر پول سائڈ آوازوں

کو اتا دیکھ رخ اس جانب لے چکے تھے

اب کیا تھا مائم کو موقع مل گیا تھا اپنے بھائی کو تنگ کرنے تھا

مائم دانت دکھاتا اب ہنستا ہوا میر کو مشکوک

نظروں سے دیکھ رہا تھا کچھ پل تو میر خود پر اُس کی

نظریں محسوس کرتا رہا پھر تب کے بولا

کیا ہے کیوں گھور رہا ہے ؟؟

میر غصے سے بولا

بتاتا ہُوں جاؤ بچوں آپ لوگ اپنے اپنے کمرے میں جاؤ

مائم ابرش روحا کو دیکھ بولا جب وہ اسباب میں سر ہلاتی جانے کیلئے

بڑھی جب کے منال بھی اُن کے ساتھ چلی گئی تھی

ابرش کو انتہا کو شرم آرہی تھی خاص

کر مائم کے سامنے اسلئے مائم نے تینوں کو جانے کا کہا

اُن کے جاتے ہی مائم میر کے قریب اتا اُسے

شرارت سے نہارنے لگا

ضرور ابرش نے کوئی نیکی کی ہو گی جو

صحیح وقت پر تینوں آ گیے اور وہ میر کے قہر سے

بچ گئی

ورنہ میر کی آنکھیں بہت کچھ بتا رہی تھی

مائم میں تجھے جان سے مار دونگا گھورنا

بند کر مجھے اُس کی مشکوک نظروں کو دیکھ

میر اک بار پھر غصے سے بولا

ارے میرے پیارے رومینٹک بھائی

واہ واہ ٹھنڈ کا موسم ٹھنڈی ہوائے معائنے خیز خاموشی

پول ہو آپ اور وہ ہو تو رومنیس نکل ہی جاتا ہے اف

مائم بکواس بند کرلیں اپنی ضایع نا ہو جائے تو میرے ہاتھوں

میر ٹاول اٹھاتا اب بال سکھا رہا تھا

ویسے بھائی یار آگر ہماری جگہ ماما بابا یا

چھوٹی ماما چھوٹے بابا دیکھ لیتے تو کیا ہوتا

استغفر اللہ

مائم نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا

اگر یہ سب ہو رہا تھا تو باہر کچھ پرائیویسی کا بھی انتظام کرنا

تھا نہ

مائم کہا بازانے والا تھا

کمینے خبیث انسان تُو اج مرے گا

میر بھڑک اٹھا تھا جب مائم قہقہ لگاتا اگے کو بھاگا

تُورک سالے مائم کا قہقہ میر کو مزید تپا رہا تھا

ابے اک تو سمجھا رہا ہوں اوپر سے مجھے ہی دنیا

سے بائے بائے کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے

مائم ہنستے ہوئے بھاگتا پیچھے کو دیکھ بولا جب پول کے آگے

پانی پڑے ہونے کی وجہ سے مائم کا پیر پسلا اور

وہ سیدھا پول میں جا گرا

اور اب باری تھی میر کا قہقہ لگانے

کی میر رکتا اب اک چھت پھاڑ قہقہ لگا کر ہنسا تھا

اور یہ قہقہ مائم کے علاوہ اور کسی نے نہیں دیکھا تھا

کیونکہ مائم کے علاوہ کسی کے سامنے وہ کھل کر ہنستا

ہی کہا تھا

دوسری جانب مائم اپنے خوبرو بھائی کی مسکراہٹ

دیکھ واری جا رہا تھا

کیا مارنے کا ارادہ ہے جانے من

مائم دل پر ہاتھ رکھے گہرا سانس لیتے فلمی انداز

میں بولا جب میر کا بے وقت اک اور قہقہہ گنجا تھا اُس کی

حرکت پر

اوہ میرا بچا پانی میں گر گیا پھر بھی فلمی ایکٹر بننے

کا بھوت چڑھا ہے میر پاؤں کے بل پول کے پاس بیٹھتا

بمشکل اپنی ہنسی ضبط کرتا بولا

یہ تیری بدولت ہوا ہے اچھا خاصا کھڑا تھا نہ تُو پیچھے

اتانا میں گرتا مائم نے منہ بنایا

اوہ غصّہ بھی آرہا ہے میرے بے بی کو

مائم کو غصے سے منہ بنا یا دیکھ میر شرارت سے بولا

ظاہر ہے اتنی ٹھنڈ میں پول میں گرائے گا تو غصّہ ہی آئیگا نا کے ڈانس

مائم جو میر کی ہنسی میں اپنا غصّہ بھول گیا تھا

اب بھڑک اٹھا تھا

وہ آفس سے آکر تقریباً پندرہ منٹ ریلیکس ہوتا تھا اور یہاں

اُسے ڈائریکٹ پول ٹریٹمنٹ ملا تھا

تو کس نے بولا تھا فضول بکنے کو؟؟

اگر تُو پول میں نا گرتا تو ابھی تُو اوپر ہوتا

میر سرد سانس خارج کرتے آسمان کی جانب اشارہ

کرتا بول کر گویا مائم کو شکر ادا کرنے کا موقع دے گیا تھا

کے بلکل صحیح وقت پر وہ پول میں گر گیا

ورنہ کیا ہوتا اس کے بھائی کے ہاتھوں اس کیا حال

جب کے کچھ دیر شکر ادا کرنے کے بعد

مائم پھر سے منہ بنانے لگا

اچھا بس کر اجا اوپر میر نے اپنا ہاتھ آگے کیا جسے

مائم فوراً تھام کر اوپر ایا

دونوں نے کچھ دیر اک دوسرے کی اجڑی ہوئی حالت

دیکھی پھر اک ساتھ جاندار قہقہ لگا کر ہنسے

کوئی اور ان دو خوبرو مردوں کو دیکھتا

تو اُن کے خوبصورت قہقے میں کھو جاتا لیکن افسوس

سب کو یہ منظر دیکھنا نصیب نہیں ہوتا تھا

کچھ دیر بعد باتیں کرتے کرتے دونوں اپنے اپنے

کمروں میں اپنی حالت سدھارنے کیلئے جا چکے تھے

مان

ابھی مائم فریش ہو کر واشروم سے نکلا تھا جب ہوا

کی طرح تیزاتی روحا دروازہ کھولتی داخل ہوئی

جی میرا بچا مائم شیشے سے اُسے دیکھتا بال سیٹ کرنے لگا

مان آپ نے ٹیسٹ کا نہیں پوچھا

روحا نے منہ پھلایا

بچے میں وہی پوچھنے آرہا تھا لیکن اتے ہی

میرا پول ٹریٹمنٹ ہوا تھا تو موقع نہیں ملا پوچھنے کا

مائم روحا کو دیکھ مسکرا کر بولا

پول ٹریٹمنٹ کیا مطلب مان وہ نا سمجھی سے بولی

کچھ نہیں بچے آپ دکھاو ٹیسٹ مائم اُس کی جانب ایا

مان گیس کریں

روحا پیپر پیچھے چھپاتی خوشی سے چہچی

میرے بچے کی خوشی مجھے بتا رہی ہے کے ٹیسٹ اک نمبر گیا

ہے مائم اُس کی خوشی دیکھ گہرا مسکرا رہا تھا

ہاں جی مان بلکل ٹھک میرے

100/96

ماکس آئے ہے یا ہوں روحا کہتی خوشی سے اچھلی تھی

ارام سے بچے واہ بھئی یہ تو بڑی

اچھی بات ہے اس خوشی میں گفٹ تو بنتا ہے

کیامان گفٹ روحا ایکسائٹڈ ہوتی بولی

جی میرا بچا گفٹ مائم چلتا ہوا

ڈریسنگ کی جانب بڑھا ڈریسنگ سے اک بوکس نکالتے روحا

کے پاس ایا

مان کیا ہے اس میں

روحا بہت خوشی سے بوکس کو دیکھ رہی تھی

اور بے صبری سے بوکس کے اندر کی چیز جاننے

کیلئے بے قرار تھی

مان نے اُسے خوش دیکھ ہمیشہ اُس کے خوش رہنے کی

دعا کی تھی

خود ی دیکھ لو بچے

مائم نے مسکرا کر بوکس اُسے تھمایا

جسے روحا فوراً تھام گئی

میں اسے کھولوں مان؟؟ وہ معصومیت سے پوچھنے لگی

جی میری جان میرا بچا کھولو مان اُس کی معصومیت پر قربان

ہوتا محبت سے بولا

روحا نے جلدی سے بوکس مسکرا کر کھولا

بوکس میں موجود پینڈینٹ دیکھ اُس کی آنکھوں میں پل

میں نمی اُتری تھی اُس نے موٹے موٹے انسوں سے

بھری آنکھیں اٹھا کر مان کو دیکھا

نہ میرا بچا روتے نہیں

مائم نے اُس کے انسوں صاف کیے

مان آپ کو یاد تھا وہ بھرائی

آواز میں بولی

اپنے بچے کی کوئی پسند کوئی خواہش میں بھول سکتا ہوں بھلا؟

دیکھو اس پینڈینٹ پر کیا لکھا ہے

مائم نے مسکرا کر اشارا کیا

جب روحا نے فوراً بوکس سے پینڈینٹ نکالا

روحا نے پینڈینٹ کو غور سے دیکھا جہاں بیچ میں

چھوٹا سا "مان کا بچا" لکھا تھا

تحریر پڑھ کر اُسے مزید رونا ایا تھا کیا وہ اپنے

مان کے اتنے پیار کے قابل تھی؟؟

وہ یہی سوچ رہی تھی اسلئے اُسے حد سے زدہ

رونا آرہا تھا

روحا میرا بچا یہ میں نے اسلئے تو نہیں

کیا کے آپ رو کتنی بار بولا ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے

آپ کو روتا دیکھ بچے

مائم بے بسی سے اُس کے انسوں صاف کرتا

بولا روحا ہمیشہ رو کر اپنے مان کی جان نکال جاتی تھی

روحا جانتی تھی اس دنیا میں مائم کی کمزوری روحا کے انسوں ہے

س۔ سوری مان اب نہیں روگی

اپنے مان کو بے بسی سے خود کو دیکھتا پا کر وہ

فوراً انسوں صاف کرتی بولی آگر مان اُسے روتا نہیں دیکھ سکتا

تھا تو اُس کا بچا بھی اپنے مان کو بے بس نہیں دیکھ

سکتا تھا

روحا کے فوراً انسوں صاف کرنے پر مائم کے چہرے پر مسکراہٹ

ائی تھی

گڈ میرا پیارا چھوٹا سا بے بی

مائم اُس کی سرخ ناک دیکھ مسکرا کر بولا جو تھوڑا

سا رونے پر ٹماٹر بن گئی تھی

ویسے میرے بچے کی چھوٹی سی ناک اتنا لال کیوں ہو جاتی

ہے مان دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتا مسکراہٹ چھپاتا بولا

جب روتی ہُوں ناتب ہوتی ہے مان

وہ معصومیت سے اپنی چھوٹی سی ناک پر ہاتھ رکھ بولی

جب مائم کی ہنسی چھوٹی تھی

مان آپ میری ناک پر ہنس رہے ہیں روحا

نے غصے سے آنکھیں بڑی کی

میری اتنی مجال

مائم ہنستا ہوا بولا

مان روحا غصے سے چیخی جب مان کی ہنسی کو بریک

لگی مان ہنسی ضبط کیے اب روحا کے سامنے نظریں جھکائے خاموشی

سے کھڑا ہوا مان نے چور نظر سے نچلا لب دانتوں

تلے دبائے روحا کو دیکھا

جو غصے سے منہ ناک پھلائے

بڑی بڑی ہیزل آنکھوں میں غصّہ لیے مان کو

گھور رہی تھی

اُسے غصے سے دیکھتا پا کر مائم نے اپنا لب دانتوں میں

مزید دیتے نظر جھکائی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے

اور روحا پہلی تھی جس کے آگے مائم سکندر

نظریں جھکائے کھڑا ہو سکتا تھا

وہ بھی اپنے چھوٹے سے بچے کا غصّہ دیکھ ورنہ

مائم سیکندر کو جھکانے والا اس دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا

تھا اکثر روحا جب غصے میں ہوتی تھی تو ایسا ہی ہوتا تھا

مان میں آپ سے ناراض ہُوں بات بھی نہیں کرونگی

روحا غصے کہتی اب جانے کیلئے مڑی جب مائم نے اُس

کی کلائی پکڑ کر روکا

معاف کر دو اپنے مان کو

بنا غلطی کے مان اپنے بچے سے معافی مانگ رہا تھا

نہیں مان میں غصّہ ہُوں روحا دونوں ہاتھ سینے پر باندھتی
اپنے غصے میں ہونے کا بتا رہی تھی
جب کے اُس کے اس طرح دوبارہ بتانے پر اور اُس کا پھلا
ہوا چہرے دیکھ مائم اپنی ہنسی بہت مشکل سے اک بار
پھر دبا گیا تھا
کیونکہ اگر وہ ہنستا تو روحا نے سخت ناراض ہو جانا تھا اور مائم
اپنے بچے کی سخت ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا تھا

معاف کر دو بچے لیکن میں آپ کی ناک پر
نہیں آپ کی باتوں پر ہنس رہا تھا
اور یہ بات میرا بچا بہت اچھے سے جانتا ہے
کے اُس کی چھوٹی سی ناک اُس کے مان کو کتنی پسند ہے
مائم نے اُسے یاد کروایا

یہ سچ تھا مائم اُس کی معصوم باتوں اور حرکتوں پر ہنس رہا
تھا لیکن اپنے بچے سے بنا غلطی کے بھی سوری کہنے پر مان کو
اچھا لگتا تھا
روحا نے نظریں اٹھا کر مان کو دیکھا جو معصوم
سا چہرا بنائے اُسے ہی دیکھ رہا تھا
مان یہ غلط بات ہے اتنے معصوم نا چہرہ بنایا کرے میں غصّہ
نہیں کر پاتی مان کو معصوم چہرہ بنائے دیکھ
روحا جی جان سے ہنستی ہوئی بولی اُس کے ہنسے
پر مائم بھی دل سے مسکرایا تھا
ایسے ہی ہنستی رہا کرو میرا بچا
مائم کو ڈر تھا کے اُس کی مسکراہٹ کو کسی کی
نظر نہ لگ جائے جب کے روحا جب بھی ہنستی تھی مائم
دل میں ماشاللہ کہتا تھا وہ

اپنے بچے کو بچپن سے حاسدوں کی نظروں سے محفوظ رکھتا
ایا تھا

او کے میرے پیارے مان

مان آپ مجھے یہ پہنا دیں روحا پینڈینٹ مان کی جانب
بڑھاتی بولی جسے مان نے تھام کر روحا کی
چھوٹی سی گردن کی زینت بنایا روحا کی گردن پر وہ پنڈینٹ
چاند پر تارے کی طرح چمک رہا تھا

مان یہ تو بہت پیارا لگ تھا ہے شیشے میں پینڈینٹ
کو دیکھتی روحا خوشی سے بولی

وہ اسلئے کیونکہ یہ میرے بچے کے گلے میں ہے

مائم اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے مسکرا کر بولا

چلو بچے مجھے تھوڑا کام ہے میں ذرا وہ کر لوں

مائم نے پیار سے کہتے اپنا لیپٹاپ اٹھایا

اوکے مان پھر آپ باہر آجایئے گا

اوکے بچے مائم نے اسباب میں سر ہلایا جب گیٹ

تک پہنچتے روحا واپس مڑی

اگر میں نے مان کو بتایا کہ میں ان سے محبت کرتی ہُوں

تو کیا وہ مجھ سے ایسا پیار کرینگے

وہ نم انکھوں سے کام میں مصروف مان کو دیکھ سوچ رہی تھی

نہیں میں مان کو نہیں بتاونگی ابھی

وہ مجھ سے دور ہو گئے تو اپنی سوچ پر

نفی کرتی وہ اک نظر مسکرا کر مان پر ڈالتی پھر اک

نظر اپنے گلے میں پہنے پینڈینٹ کو دیکھتی خوشی سے

چہک کر باہر بھاگی تھی

اُسے اپنے مان کا پیار بہت عزیز تھا

مان کا ہر لفظ ہر قیمتی تحفہ روحا کی زندگی میں بہت

معائنے رکھتا تھااور خاص کر

یہ پینڈینٹ روحابہت خوشی تھی اپنے پینڈینٹ

!!! کے اجانے پر

میر کمرے میں بیٹھاسوچوں میں گم تھااُسے سمجھ

نہیں آرہاتھاابرش کس مٹی کی بنی ہے

وہ کیوں اُس سے نفرت نہیں کررہی

حالانکہ میر اُس کے سامنے ہمیشہ سفاکی سے اتا

ہے

اخر کیوں ابرش؟؟کیوں تُم مجھ سے نفرت نہیں

کررہی لگتاہے تمہیں دوسرے طریقے سے بتانا

پڑے گا

ہمممم۔۔میر نے سوچتے ہنکارابھراپھر کچھ سوچتا

کمرے سے باہر نکلا

روز معمول کے مطابق ابرش لون میں ٹہلتی کافی پی
رہی تھی اور میر یہ بات بہت اچھے سے جانتا تھا
میر نے پہنچتے اک نظر اُسے دیکھا میر کی جانب اُس کی
پشت تھی اسلئے وہ میر کو نہیں دیکھ پائی میر فوراً آگے
بڑھتا گھر کے بیک سائڈ گیا

ابرش جو کافی پی رہی تھی اچانک گھر کی بیک
سائڈ سے آوازوں کو اتا دیکھ نا سمجھی سے آگے بڑھی
تھی
جیسے جیسے وہ قریب جا رہی تھی باتوں کی آوازے
تیز ہو رہی تھی ابرش کے قدم رکے تھے سامنے
میر کی پشت دیکھ میر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا
اُف خدایا اتنا ٹھرک پن اور بے شرمی کہاں سے لاوں

میر جانتا تھا پیچھے ابرش کھڑی ہے اسلئے دل میں سوچتا

فوراً فون کان سے لگاتا اپنا گلا خنکھار کر شروع ہوا

ہاں بے بی میں بھی تمہیں بہت مس کر رہا ہوں

میں جلدی واپس اجاؤنگا دراصل گھر اتنے سالوں

بعد ایا ہُوں نا

اسلئے تھوڑا وقت لگ رہا ہے واپس انے میں

لیکن تُم فکر مت کرو میں بہت جلدی اجاونگا

میر بات کر رہا تھا جب کے پیچھے کھڑی ابرش کو

اپنے پیروتلے زمین کھسکتی محسوس ہو رہی تھی اُس کی

سانسیں تیز ہوئی تھی

ہاں میری جان میں تُم سے بے پناہ محبت

کرتا ہوں اور شادی بھی تم سے کرونگا بہت جلد گھر والوں

سے مل واونگا تمہیں

او کے اللہ حافظ میری جان اپنا بہت خیال رکھنا

میر نے مسکرا کر کہتے فون رکھا

ابرش کی آنکھوں میں بے یقینی سے انسوں بہنا

شروع ہوئے تھے اُسے شدت سے آکسیجن

کی کمی محسوس ہو رہی تھی اُسے اپنا آپ ختم

ہوتا محسوس ہو رہا تھا اُس نے اپنی سسکی کو روکنے کیلئے

اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

میر پیچھے مڑا

تُم میری باتیں سن رہی تھی؟؟ میر سنجیدگی سے

بولا ابرش کا وجود باقاعدہ کپکپا رہا تھا اُس نے بے یقینی سے

میر کو دیکھا

م۔ میر اُس نے روتے ہوئے میر کو پُکارا

اآپ ک۔ کسی و۔ اور سے

وہ لفظ توڑ کر بول رہی تھی ابرش کو اپنے پیر وپر کھڑا رہنا

مشکل لگ رہا تھا

یہ چیز اُس کیلئے نا قابلِ قبول تھی کے میر کسی اور

سے محبت کرتا ہے

غلط!! میں اُس سے محبت نہیں عشق

کرتا ہوں

میر کے الفاظ تھے یا خنجر جو ابرش کے دل پر چلے تھے

میں اُس سے بہت جلد شادی کر لو نگا دعا کرنا ہم دونوں

کیلئے کے ہم دونوں ہمیشہ ساتھ خوش رہے میر اپنے الفاظوں پر

زور دیتا بولا

م۔میر آپ ایسا کیسے

ابرش کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے

کیا مطلب کیسے ؟؟ میں ہمیشہ سے اُسے چاہتا تھا اور اب

شادی کرو نگا اس میں مسئلہ کیا ہے

میر دونوں ہاتھ اپنے پینٹ کی جیب میں ڈالے جذبات

سے آری بول رہا تھا

میرا۔آپ جانتے میں آپ سے م۔محبت

وہ لزرتے وجود کے ساتھ بول رہی تھی

یہ تمہارا مسئلہ ہے ابرش بی بی کے تمہیں مجھ سے محبت سے

اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے میں جس سے محبت۔۔

سوری غلط!! عشق کرتا ہوں اُس سے شادی کرونگا

میر نے اپنے لفظ درست کرتے بڑے سفاکی سے کہا

میر آپ پہلے بتادیتے کے آپ کسی اور سے محبت

کرتے ہے یہ جانتے ہوئے بھی کے میں آپ سے محبت کرتی

ہُوں آپ نے مجھے نہیں بتایا کیوں

وہ میر کے قریب جاتی اُس کی شرٹ سینے سے پکڑتی تیز
آواز میں بولی

Be in your limit's Miss Abrish !!

مجھے بتمزی کرنے والے لوگ بلکل نہیں پسند اپنی شرٹ
اُس کے ہاتھوں سے چھوروا تے میر سخت لہجے میں بولا میر کو کہا
پسند تھی ایسی بتمزی
ابرش نے ٹوٹے دل سے میر کو دیکھا
ابرش کی آنکھوں میں دنیا جہاں کا ٹوٹا پن تھا
وہ اک نظر میر کو دیکھتی اب تیزی سے بھاگی تھی
پیچھے میر اُس کی جاتی پشت کو دیکھ رہا تھا
ابرش بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی اُسے سانس
لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا
ابرش تیزی سے اٹھی اور بالکنی میں گئی

اہ کیوں آخر کیوں ؟؟ وہ اپنے دل والے مقام پر ہاتھ

رکھ سخت دل میں ہوتے درد کے ساتھ بولی

اُس کے انسوں تیزی سے کسی پانی کی طرح بہے

رہے تھے ابرش نے آسمان کی جانب دیکھا

اگر پیار کرنا گناہ ہے تو پیار بنایا ہی کیوں آپ نے

کیوں بنائے یہ سارے جذبات آپ نے اللہ تعالیٰ

اتنا لاچار اور اتنا مجبور تو انسان کبھی نہیں ہوتا

جتنا پیار میں ہو جاتا ہے

وہ تیز اواز میں روتے ہوئی آسمان کو دیکھ بول رہی اُس کے

دل میں بہت درد اٹھ رہا تھا

کاش مجھے میر سے محبت نہ ہوتی

کاش اُنکے میری زندگی میں انے سے پہلے ہی میں مر جاتی

میرے بس میں کچھ بھی نہیں ہے کچھ بھی

ابرش گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتی چیختی ہوئی رو رہی
تھی

مجھے بہت درد ہو رہا ہے آپ نے ایسا کیوں کیا میر
وہ اپنے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑے چیخ رہی تھی
اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنے ساتھ کچھ کر لیں
وہ رو رہی تھی وہ معصوم سسک رہی تھی
ہاں وہ تکلیف میں تھی

کاش مجھے میر سے محبت نہ ہوتی
کاش اُنکے میری زندگی میں انے سے پہلے ہی میں
مر جاتی
م۔ میں نے تو پہلی بار کسی سے محبت نہیں عشق
کیا تھا پ۔ پھر ک۔ کیسے مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے
اللہ پلز مجھے ہمت دے یا پھر مجھے اپنے پاس

بلالے میرے پیار نے مجھے اک بار پھر تذلیل کر کے

مجھے میری اوقات بتادی

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی روتے ہوئے بول رہی تھی

اُس کے ہے لفظ میں شدت رہی سسک تھی

وہ تڑپ رہی تھی میر کیلئے جو اُسے ہمیشہ کیلئے خود سے

دور کر گیا

تھا کچھ دیر وہ ایسے ہی نظریں جھکائے بیٹھی تھی

قریب آدھی رات کو اُس نے اپنا چہرہ اٹھایا

پچھلے چار گھنٹوں سے وہ ایسے ہی بیٹھی

تھی اُس نے اپنی آنکھیں اٹھائی اب اُس کی آنکھوں میں انسوں

نہیں تھے اُس کی آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھی

لیکن آنکھیں اب بلکل سرد تھی

وہ ان چار گھنٹوں میں اپنے آنکھوں کے درد کو مکمل دھکیل

گئی تھی وہ سنجیدگی سے بے جان سی حالت میں
اٹھی اور کمرے کی جانب بڑھی
واشروم میں جاتے اُس نے شیشے کے سامنے
کھڑے اپنے چہرے پر پانی کے چھپکے
مارے اُس کی آنکھوں میں اس قدر سرخی تھی رونے
اور درد کی شدت سے کے ایسا لگ رہا تھا کسی بھی وقت رسنے لگے گا
میرے دل کے اکلوتے مالک آپ تھے ہے اور
ہمیشہ رہینگے میر میں قسم کھاتی ہُوں اس دل پر
میرے آپ پر میری روح پر میں آپ کے علاوہ کبھی کسی
کو یہ حق نہیں دونگی لیکن آج میں اس بات پر بھی عہد کرتی ہُوں
کے اج کے بعد میرا دل صرف میرے زندہ رہنے کیلئے دھڑکے
گا

میری روح اج مر چکی ہے

میرا دل مردہ ہو چکا ہے میں کبھی پھر سے محبت نہیں

کر پاونگی آپ نے مجھ سے پیار نہیں کیا لیکن میں نے تو کیا

ہے نہ میں اپنا پیار آخری سانس تک نبھاونگی میں آپ کے علاوہ

کسی کو اپنے اوپر اختیار نہیں دونگی

لیکن اج سے میں آپ سے ہمیشہ کیلئے دستبردار ہوتی

ہُوں اج سے یہ دل جو آپ کیلئے دھڑکتا تھا اب یہ وہ دل نہیں

ہے یہ اک مردہ دل ہے جو کبھی پھر سے نہیں دھڑکے

گا اج سے میں اک خاموش یک طرفہ محبت اس

مردہ دل میں دفنا گئی ہوں مر گئی وہ ابرش

اب اک نئی زندہ لاش ابرش سب کے سامنے آئیگی

ابرش شیشے میں دیکھتی بول رہی تھی اُس کی آنکھوں

میں انسوں نہیں تھے بس سرخیاں تھی اُس کا چہرہ جذبات سے

آری لگ رہا تھا اُس کا وجود بے جان معلوم ہو رہا تھا

اک انسوں ناچاہتے ہوئے بھی آنکھ سے ٹوٹا

میر آپ نے ایسا کیوں کیا یک دم اُس کے انسوں

تیز ہوئے تھے

نہیں۔۔۔ فوراً اُس نے اپنے انسوں صاف کیے

خود کو شیشے میں دیکھ وہ شاور کھولتی بیچ میں کھڑی

ہوی کتنی دیر ساخت آدھی رات کو ٹھنڈے پانی

کے نیچے کھڑی رہی

اپنے جلتے ہوئے جسم کو تھوڑی راحت ملتے دیکھ وہ

شاور بند کرتی سیدھا کمرے میں ائی

وہ بے جان سی بیڈ پر گری تھی جسم

میں درد کی شدت سے نیند اُسے بڑی جلدی آغوش

میں لے چکی تھی بدن ٹھنڈ سے برف بن چکا تھا

جو کچھ دیر پہلے آگ کی طرح جل رہا تھا

وہ ٹھنڈ میں گیلے کپڑوں کے ساتھ بڑی تھک ہار کر سو رہی تھی

دوسری جانب میر بھی بے چینی سے کمرے میں چکر

کاٹ رہا تھا

اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے مجھے

میر آنکھیں میچتا ہوا بولا

اُسے تو علم بھی نہیں تھا اُسے کسی اور کا سوچ کر ابرش

کی کیا حالت تھی اگر میر کو پتہ تھا کے وہ اپنے ساتھ اپنی

حالت ایسے کر لیگی تو میر کبھی یہ سب نا کرتا

میر نے زور دار مکہ اک دیوار پر مارا تھا

کیا ہو رہا ہے مجھے اتنی بے چینی

میر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اُسے ہو کیا رہا تھا

ابرش اب مجھ سے ضرور نفرت کریگی اچانک اُس کے

لبوں نے حرکت لی

تمہیں مجھ سے نفرت کرنی ہو گی ابرش ضرور کرنی

ہو گی میر کا جسم بھی حرارت سے بڑھ رہا تھا

میر فوراً جا کر شاور کے نیچے کھڑا ہوا تھا دونوں اک ہی مراحل

سے گزر رہے تھے

میر تو اس بات سے انجان تھا کے کیا کچھ ہو چکا ہے اس

وقت میں

اس بات سے سب انجان تھے کے اب

ابرش پہلے والی ابرش نہیں رہی

میر فریش ہو تا نائٹ سوٹ میں ملبوس باہر

ایا اور بیڈ پر آنکھیں مندے لیٹا نیند تو کوسو

دور تھی البتہ کوشش بھی نہیں کی جا رہی تھی نیند میں جانے کی

صبح ناشتے کی ٹیبل پر ابرش کو چھوڑ سب موجود تھے

میں کیا کہتی ہوں دو مہینے ہے ہمارے پاس مائم اور

منال کی شادی میں تو تیاریاں ابھی سے شروع ہو جائے تو

بہتر ہو گا کیا خیال ہے آپ سب کا

صائمہ بیگم سب کو دیکھ بولی

بہتر بیٹا

وقت کم ہے تیاریاں بہت زدہ ہے اج سے ہی

شروع کرے داداسائی کے ساتھ سب نے ہی

اطفا کیا

جی ٹھک بابا صائمہ بیگم نے مسکرا کر اسباب میں سر

ہلا یا

روحانے حسرت سے منال کو دیکھا جو مسکرا

رہی تھی

اُس کے نصیب میں اُس کا مان تھا یہ سوچ اُس کا
ننھا سا دل کانپا تھا پھر اُس نے اپنے مان کو دیکھا جو اُسے
ہی پیار سے دیکھتا پوچھ رہا تھا کے کیا ہوا بچے
اپنے مان کو دیکھ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

مان کان میں بات سنے روحا سرگوشی میں بولی
او کے بچے مائم نے مسکرا کر کان اُس کے قریب کیے
جب روحا نے کچھ مائم کے کان پر سرگوشی کی جس کے بعد
وہ دونوں ہی اک ساتھ کھل کر مسکرائے تھے ٹیبل پر سارے بڑے
اپنی باتیں کر رہے تھے اور مان روحا اپنی جب کے سامنے
بیٹھی منال غصے سے مٹھیاں بھینچ گئی تھی
مائم ہمیں آفس کیلئے دیر ہو رہی ہے
غصے پر قابو پاتے وہ مسکرا کر بولی

یس چلتے ہے روحانچے ہو گیا ناشتا؟؟

جی مان۔۔اوکے آجاؤ چلتے ہے مان کھڑا ہوتا بولا

میر نے اک نظر دیکھا ٹیبل پر ابرش نہیں

تھی میر نے تھوڑا سا ناشتا کرتے اب اللہ حافظ کہتے

باہر کی جانب قدم بڑھاے اُسے کچھ کام تھا اسلئے

وہ بھی ساتھ نکل چکا تھا

ابرش نہیں ائی ناشتے پر آمنہ

صائمہ بیگم امنہ بیگم کو دیکھ بولی

جی بھابھی سو رہی ہے میں نے بھیجا تھا اٹھانے

امنہ بیگم نے بتایا

ہمم تھک گئی ہو گی میری بچی

وہ دونوں دوبارہ اپنی باتوں میں لگی تھی جب کے احسن اور احمد

!!صاحب بھی داد اسائی سے باتوں میں مگن تھے

ابرش کی آنکھ کھلی اُسے اپنا وجود ساخت

محسوس ہو رہا تھا رات بھر ٹھنڈ میں گیلے پہنے رہنے

کی وجہ سے شاید اُسے اپنے جسم پر بہت درد محسوس ہو رہا

تھا پھر بھی وہ سفاک بنی اٹھی درد کی لہر پورے وجود میں

دوڑی وہ پھر سے شاور لیتی فریش ہوئی شیشے کے سامنے جاتے اُس نے خود کا

دیکھا چہرہ سوجھ رہا تھا آنکھیں احساس سے پاک تھی

اُس نے بال بناتے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے اور اس

وقت ہول میں کوئی موجود نا تھا سوائے زیان کے

جو لیپٹاپ میں مصروف رہا

ابرش گڈ مارننگ زیان فوراً کھڑا ہوتا مسکرا

کر بولا

جس پر ابرش نے بنا کوئی تصورات لیے ہلکے سے اسباب

میں سر ہلایا مقصد گڈ مورننگ کا جواب تھا

ابرش تُم ٹھک ہو

اُس کی حالت دیکھ زیان پریشانی سے آگے ایا

اتنے میں میر بھی گھر میں داخل ہوتا دکھائی

دیا

زیان ابرش کے پاس پہنچا تھا جب وہ وہی ڈھیر

ہوتی زیان کے بازو پر گری زیان نے فوراً اُسے تھاما

ابرش۔۔ابرش کیا ہوا تمہیں اُس کی بند آنکھیں دیکھ زیان

پریشانی سے بولا

م۔میں ٹھک ہُوں بس چکر وہ بمشکل

خود کو سنبھالتی اُس کے بازو سے نکلی

ابرش تُم ٹھک نہیں ہو بیٹھو اِدھر زیان نے کندھے سے

تھام اُسے نیچے بٹھایا

ابرش تمہیں بخار بھی ہے چلو ڈاکٹر کے چلتے ہے

زیان پریشانی سے بول رہا تھا

میر نے نظریں اٹھائی سامنے کا منظر

دیکھا جہاں ابرش صوفے پر بیٹھی تھی اور زیان اُس کے

برابر میں بیٹھا بڑی پریشانی سے سوال کر رہا تھا

بے وقت ابرش نے بھی نظریں اٹھائی سامنے میر کو دیکھ اُس نے

اپنی پھیری

اُس اک لمحے میں میر نے اُس کی آنکھیں دیکھی

تھی جو سوجھ کر خشک تھی اور اس میں کوئی احساس

نہیں تھا

زیان میں ٹھک ہُوں ابرش کھڑی ہوئی ابھی وہ

قدم چلی تھی جب اُس کا وجود اُس کا ساتھ چھوڑ گیا

اس سے پہلے وہ گرتی زیان جو اُس کے بے حد قریب

کھڑا تھا اُسے تھام چکا تھا

میر بھی فوراً آگے ایا

ابرش آنکھیں کھولو زیان نے اُس کے گال تھپتھپائیں

جب میر نے اُس کا ہاتھ پیچھے کرتے سرد نظروں سے اُسے دیکھا

چھ۔ چھوڑیں

ابرش جس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی

ہمت کرتی اپنے بے جان ہوتے ہاتھوں سے میر

کا ہاتھ پیچھے کرنے لگی اُس سے میر تو پیچھے نہ

ہوا البتہ ابرش کی ہمت ختم ہوتی آنکھیں بند ہوئی تھی

میر نے ابرش کو تھاما اتنے میں صائمہ

بیگم اور امنہ بیگم جو کچن سے نکل رہی تھی سامنے

کے حالات دیکھ دل پر ہاتھ رکھے پریشانی سے آگے آئی

ابرش کیا ہوا میری بچی

امنہ بیگم اُس کی بند آنکھیں دیکھ پریشانی سے بولی

ابرش کواُس کے کمرے میں لیجاتے میر اُس کے قریب

بیٹھامیر نے اپناہاتھ اُس کے چہرے پر رکھا

اُس کا چہرہ آگ برسارہا تھا

میر نے ابرش کا چہرہ گہری نظروں سے دیکھا جہاں

دکھ تکلیف سے چہرہ بلکل مرجھایاہوا تھا

میر نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی

امنہ بیگم نے ابرش کے سر پر پٹیاں رکھنا شروع کی

وہ بخار میں تپ رہی تھی اور ڈاکٹر کے انے سے پہلے ایسے نہیں

چھوڑ سکتے تھے اسلئے پٹیاں رکھ بخار کم کرنے کی

کوشش کی جارہی تھی

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر آگئی تھی

ابرش کوا نجکشن دیتے وہ ہدایات وغیرہ

بتاچکی تھی اور کہا تھا کہ بخار کا خاص خیال رکھا جائے

جیسے زدہ ہو دوائی دے دی جائے

امنہ بیگم کی آنکھوں میں انسوں تھے ابرش کو دیکھ اُس

کا چہرہ واقعی بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا

میر ابرش کے کمرے سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب

بڑھا تھا کیونکہ اب ابرش انیجگشن کی وجہ سے

کچھ گھنٹے بعد اٹھتی

میر کا دل نجانے کیوں حد سے زدہ

بے چین تھا خیر اب وقت کا کھیل شروع ہو چکا تھا

روحا؟؟ تُم نے مائم بھائی کو بتایا

میر بے اتی خوشی سے بولی جب کے اُس کی

بات پر روحا نے نظریں چرائی مطلب صاف تھا

اُس نے نہیں بتایا تھا

Roha don't say

کے تُم نے کچھ نہیں بتایا میرب آنکھیں کھولے وارننگ دینے والے

انداز میں بولی

یار میں پکا بتانے والی تھی پھر نہیں بتا

پائی روحا چہرہ لٹکائے بولی

ٹھک ہے خاموش بیٹھی رہو اور اپنے مان کی شادی دیکھو

منال اپی ہے

میرب غصے سے اٹھی

یار میرب بیٹھو تو

روحا نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا

اچھا پکا کل بتا دونگی مان کو روحا نے ہمت جمع کرتے

اج کیوں نہیں؟؟ میرب غصے سے بولی

اچھا بابا اج بتا دونگی غصّہ تو نہ کرو

روحانے منہ بنایا

گڈ معاملہ ہاتھ سے نکلے اور شادی کے

دن قریب آئے اس سے پہلے بتادو بھائی کو ورنہ تُم

جانتی ہو نہ کیا ہو گا

میرب نے پھر تنقید کی جس پر روحانے اسباب میں

سر ہلایا سارا دن دھیان اسی

جانب جاتا رہا روحا کافی سوچو کا شکار ہوئی تھی اس وقت

مائم نے روحا کو کول ملای

مائم نے پرنسپل سے بات کی ہوئی تھی کے روحا کو موبائل

پر رکھنے دیں صرف اسلئے کے کچھ ایمر جنسی

ہو تو مائم کول کر سکے اور مائم کی بات پر وہ راضی

بھی ہو گئے تھے روحا کے کالج کی چھٹی ہو چکی تھی جب اُس کا فون

بجا روحانے بیگ سے فون نکالا

سامنے مان نام جگمگاتا دیکھ اُس کے چہرے پر زندگی
سے بھرپور مسکراہٹ آئی تھی
السلام علیکم مان اُس نے خوشی سے فون کان سے لگایا
وعلیکم السلام میرا بچا کیسا ہے
میں ٹھک ہُوں مان
بچے ڈرائیور باہر کھڑا ہے آپ
گھر چلی جاؤ اُن کے ساتھ ٹھک ہے اور پہنچ کے
مجھے کول کر کے بتا دینا آپ
مان آپ نہیں آرہے روحا کا چہرہ اترا تھا
نہیں بچے بہت امپورٹیڈ میٹنگ ہے اج دیر لگ جائیگی
ورنہ میں خود اتا اپنے بچے کو لینے
مائم اُس کی اُداسی سمجھتا بولا پچھلے کچھ دنوں
سے مائم آفس سے جلدی فری ہو کر روحا کو پک کرتا تھا

لیکن اج امپورٹیڈ میٹنگ تھی اسلئے

پہلے ہی ڈرائیور کو بھیج دیا تھا

او کے مان روحا اُداسی سے بولی

میرا بچا اُداس نا ہو میٹنگ سے فری

ہو کر میں اپنے بچے کے پاس جاؤنگا پھر باتیں

کرینگے

مائم اُس کی اُداسی دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو

جلد ہو بھی گئی تھی

او کے مان اللہ حافظ روحا مسکرا کر بولی

اللہ حافظ بچے مان نے بھی کہتے فون رکھا

اللہ حافظ بچے مان نے بھی کہتے فون رکھا

روحا باہر نکلی تو ڈرائیور کھڑا تھا

میرب سے گلے ملتی اب روحا

گاڑی میں بیٹھی جب ڈرائیور نے گاڑی گھر کی جانب

بڑھائی!!!

میں اندر اجاوں مائم

مائم کے الشان آفس روم کا دروازہ نوک

کرتے منال بولی

ہاں آجاؤ مائم نے انے کی اجازت دی

مائم یہ فائل ریڈی ہے یہ دیکھ لیں آپ منال نے سامنے کرسی

پر بیٹھتے فائل آگے بڑھائی

میں دیکھتا ہوں بعد میں کیونکہ ابھی منال پانچ منٹ بعد

میری میٹنگ ہے مائم ہاتھ میں پہنی گھڑی میں

وقت دیکھتا بولا

اوہ او کے مائم کوئی مسئلہ نہیں منال نے اسباب

میں سر ہلایا

السلام علیکم سر

عنایہ (مائم کی مینجر) نے داخل ہوتے سلام کیا

وعلیکم السلام مائم نے جواب دیا

Sir It's time for the meeting

yes i am coming

Anaya should do one thing come to the

meeting room with the red file

I am going

مائم کھڑا ہوتا بولا

اوکے سر عنایہ نے اسباب میں سر ہلایا جب مائم

نکلتا میٹنگ روم کی جانب بڑھا

عنایہ خاموشی سے آفس روم میں موجود بڑی

الشان سا کبرڈ کھولتی فائل نکالنے لگی جب منال

کھڑی ہوتی اُس کے نزدیک ائی

ہٹو میں خود نکال لونگی فائل تُم مت گھسو مائم

کی ساری ضروری فائل یہاں ہے ادھر اُدھر نا کرد و تُم

منال عنایہ کو پیچھے کرتی بولی

Excuse me mam??

عنایہ کو یہ سب عجیب لگا تھا

کیا ہوا اس میں اتنا نہ سمجھ میں انے والی کیا بات ہے

جو ایسے دیکھ رہی ہو اُسے نا سمجھی سے خود کو دیکھتا

پا کر منال بولی

اور ساتھ خود فائل ڈھونڈنے لگی

Mam what are you doing please stop

اُسے ساری فائلز کو ادھر اُدھر کرتا دیکھ

وہ اُسے روکنے لگی کیونکہ وہ جانتی تھی کے

اس کبرڈ میں اُس کے سر کی ساری امپورٹینڈ

فائلز ہے

Excuse me don't teach me

تُم جانتی نہیں ہو میں کون ہوں مجھے فائل ڈھونڈنے

دو ویسے تُم ہوتی کون ہے مائم کی چیزوں میں گھسنے والی

منال کہتی واپس فائل ڈھونڈنے لگی

I am Manager and u don't have right

Talk to me like this

عنایہ غصے سے بولی کیونکہ اب منال حد

پار کر رہی تھی

جب کے عنایہ کی بات پر منال نے دونوں ہاتھ اپنے

سینے پر باندھے

اوہ تو اب تُم مجھے بتاو گی دو ٹکے

کی ملازم تُم جانتی ہو میں کو ہُوں اس آفس کے مالک

کی تمہارے سر کی ہونے والی بیوی

اک منٹ نہیں لگے گا تمہیں فارغ

کرانے میں منال بتمزی سے بولی

Just stop it mam oh I wanna talk

To Sir about you

عنایہ غصے سے کہتی آفس سے باہر نکلتی

میٹنگ روم کی جانب بڑھی تھی

جب کے پیچھے منال اُسے غصے سے دیکھتی واپس کبرڈ

کا ستیاناش کرنے پر تلی فائل ڈھونڈ رہی تھی جو مائم نے عنایہ

کو بولا تھا لانے کی

عنایہ میٹنگ روم پہنچی میٹنگ شروع ہو چکی

تھی

Miss Anaya Give me file

مائم اُسے دیکھ بولا

Sir I don't have

Why ??

Sir I wanna talk to you please come on

the side

Ok excuse me !!

میٹنگ روم میں موجود لوگوں کو ایکس کیوز کرتے

مائم باہر ایا

What happened with you Miss Anaya??

مائم اُسے دیکھ بولا

مائم میں آپ کی فائل لے ائی ابھی عنایہ

کچھ کہتی کے منال فائل لیے داخل ہوئی

جب مائم نے حیرت سے دیکھا یعنی فائل کا کہا

عنایہ کو تھا لا منال رہی ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

اوہ تھینک یو منال یہ بہت امپورٹیڈ تھی اج

کی میٹنگ میں

مائم نے مسکرا کر فائل تھامی پھر سنجیدگی سے عنایہ کو دیکھا

And Anaya, I will ask you later, what happened to you, I don't understand why you will not bring the file then why so inresponsibility

مائم سنجیدگی سے کہتا میٹنگ روم میں بڑھا

تھا کیونکہ میٹنگ میں دیر ہو رہی تھی

اور مائم اِدھر سوال جواب کر کے وقت برباد نہیں

کرنا چاہتا تھا پیچھے عنایہ نے شرمندگی سے مائم کو جاتا دیکھا

وہ ایک بہت قابل مینیجر تھی لیکن اج منال کی وجہ سے

اُس کے سر کی نظروں میں وہ غیر ذمے داری قرار پائی تھی

مائم کے جاتے ہی منال نے فاتحہ

مسکراہٹ کے ساتھ عنایہ کا شرمندہ چہرہ دیکھا

اوہ برا لگ رہا ہے ؟؟اک بات اور کان کھول کر سن لو

خبر دار جو مائم پر اپنی بری نظر ڈالی

منال کہتی اب ہنستی ہوئی وہاں سے نکل چکی تھی

پیچھے عنایہ نے اُسے دیکھا تھا

یعنی حد تھی اُس کی بتمزی کی کوئی اتنا

بد سلوک کیسا ہو سکتا تھا

عنایہ یہی سوچتی کچھ دیر بعد پھر خود کو ریلیکس کرتی

!!! میٹنگ روم میں داخل ہوئی تھی

میٹنگ ختم ہونے کے بعد مائم میٹنگ روم سے

نکلتا اپنے آفس روم کی جانب بڑھا تھا

مائم نے جیسے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا سامنے کا

منظر دیکھ وہ سٹل ہوا تھا

کبرڈ سے ساری فائلز نیچے گری تھی زمین پر ہر

طرف فائل پڑی تھی

مائم کے تاثرات بگڑے تھے

Miss Anayaa

مائم نے غصے سے پُکارا کیونکہ کبرڈ میں فائلز کی سلسلے

میں گھسنے کی اجازت صرف عنایہ کو تھی

مائم کی تیز غصے کی آواز پر باہر کھڑی عنایہ فوراً اندر

کی جانب بھاگتی ہوئی ائی

یس سر

وہ فوراً اتی بولی جب کے مائم کی اواز

پر منال بھی اندر آچکی تھی

What is this !!!

مائم غصے سے لفظ پر زور دیتا بولا وہ فائلز حد سے زدہ امور ٹنٹ

تھی جن کا حال کچھ یوں تھا

منال نے وہاں دیکھا پھر فوراً حلق

ترکیا

اُسے پتہ تھااب عنایہ سب کچھ ضرورمائم کو

بتائیگی

منال نے وہاں دیکھا پھر فوراً حلق

ترکیا

اُسے پتہ تھااب عنایہ سب کچھ ضرورمائم کو

بتائیگی

آپ اچھی طرح جانتی ہے کے یہ فائلز کتنی امپورٹیڈ ہے

اور مجھے میرا روم صاف ستھرا چاہیئے

ہوتا ہے مائم کو بہت غصّہ آرہا تھا

جسے دیکھ منال بار بار حلق تر کر رہی تھی

سر میں آپ سے اس بارے میں ہی

بات کرنا چہار ہی تھی یہ سب انہونے کیا ہے

عنایہ نے منال کی جانب اشارہ کیا

جب مائم نے فوراً نا سمجھی سے رخ منال کی جانب لیا

سر پلز یہ دیکھے

عنایہ نے اپنے موبائل پر کچھ دیر پہلے کی فوٹیج

لگا کر دی جب یہ سب ہو رہا تھا

جسے دیکھ منال کی مانو حالت خراب ہو گئی تھی

عنایہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی جو خاموش ہو جاتی وہ اک مینیجر کی

مائم کے آفس کی

وہ ڈرتی نہیں تھی یہ بات منال کو سمجھ آ گئی تھی

مائم نے اک نظر منال کو دیکھتے نظریں نیچے

موبائل کی جانب دی فوٹیج چل رہی

تھی اور اُسے دیکھتے دیکھتے مائم کے تصورات بگڑ

رہے تھے

م۔مائم میری بات

ابھی منال کچھ کہتی جب مائم نے بات کاٹی

رکو منال مائم نے کہتے واپس فوٹیج پر نظریں

جمائی

یہ سب کیا ہے منال؟؟فوٹیج دیکھنے کے بعد مائم غصے سے بولا

تُم جانتی بھی ہو کتنی امپورٹیڈ فائلز ہے یہ

اور اوپر سے بنا کسی وجہ کے مس عنایہ سے بتزمی

کی؟؟؟؟

حالانکہ تمہیں پتہ ہے وہ مینیجر ہے اور مجھے تو اک بات سمجھ نہیں

آرہی جب میں نے فائل لانے کا مس عنایہ کو کہا تھا تو

تُم کیوں کھڑی ہوئی فائل ڈھونڈنے

اور اگر کھڑی ہو ہی گئی تھی تو تمیز سے فائل ڈھونڈ

لیتی کیا حال کر دیا

مائم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی اُسے اچھے سے سبق سکھائے
لیکن کیونکہ وہ اُس کی کزن تھی تو وہ ایسا نہیں
کر سکتا تھا اسلئے بڑی مشکل سے غصّہ ضبط کر رہا تھا

ما۔مائم ائی ایم سوری

منال مائم کو دیکھ بولی

سوری مجھے نہیں مس عنایہ کو بولو جن سے بلاوجہ تُم نے
بتمزی کی ہے اگر اُنہوں نے معاف کیا تو ٹھک ورنہ کل سے تُم
آفس نہیں آؤ گی کیونکہ مجھے میرے آفس میں
بتمز لوگ پسند نہیں ہے مائم دوٹوک لہجے میں بولا

جب منال نے اک نظر مائم کو بے بسی سے دیکھا
پھر نظریں عنایہ پر جاتی غصے سے آری ہوئی تھی
لیکن مزید مائم کی نظر میں نا گرنے کا یہی طریقہ تھا

ا۔اائی ایم سوری

منال بہت مشکل سے اُسے سوری بول رہی تھی

It's ok

عنایہ نے مختصر جواب دیا

یعنی وہ اُسے معاف کر چکی تھی منال نے دل میں شکر

ادا کیا کم سے کم وہ آفس تو آسکتی تھی روز

مس عنایہ اسے صاف کروائے

میں نکل رہا ہوں اگر اور کوئی میٹنگ ہے اج کی

تو کینسل کر دیں

مائم کہتا اب کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ اٹھانے لگا

کار کی چابیاں لیتے مائم نے باہر کی جانب قدم بڑھاے

یہ مت سمجھنا کے تُم جیت گئ

منال اُسے دیکھ ہلکی آواز میں بولی کہی غرض اس کی

ریکارڈنگ بھی مائم کو ناد کھادی جائے

منال اُسے غصے سے دیکھتی اب مائم کے پیچھے بھاگی
تھی

چھوٹی ماما ابرش اٹھ گئی؟؟؟

میر اپنے کمرے سی نکلتا امنہ بیگم سے مخاطب ہوا
جو کچن میں جارہی تھی

جی بچے ابھی اٹھی ہے مل لو آپ امنہ بیگم اسباب
میں سر ہلاتی بولی

جب میر ابرش کے کمرے کی جانب بڑھا
وہ آنکھیں بند کئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے بیٹھی تھی

کمرے میں اتفاق سے کوئی نہیں تھا

کیونکہ ابرش کو ہوش کافی دیر سے ایا ہوا تھا

توسب پہلے ہی حال وغیرہ پوچھ چکے تھے اور قسمت کا اتفاق
تھا کے ابھی کوئی اور موجود نا تھا

ابرش جو آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی میر کے داخل

ہوتے ہی اُس کے پرفیوم کی خوشبوں محسوس کرتے کرب

سے بیڈ شیٹ مٹھیوں بھینچ گئ

وہ تو دور سے اتے میر کی آہٹ اور خوشبو پہچان سکتی تھی

اور یہاں تو پھر قریب تھا

کیسی طبیعت ہے تمہاری

میر کی گھمبیر آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

جب اُس نے اپنی آنکھیں کھولی

سامنے اُس دشمنِ جاں کو دیکھتے وہ نظریں پھیر گئ

جو بلیک پینٹ شرٹ میں بلبوس اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب

میں ڈالے کھڑا تھا

اُس کے جواب نہ دینے پر میر کے تصورات سخت

ہوئے تھے کیونکہ اُسے اپنی بات دہرانے

کی عادت نہیں تھی

میں نے پوچھا طبیعت کیسی ہے؟؟

اب کی بار لفظوں پر زور دیا گیا تھا

مجھے نہیں لگتا کے آپ کو کوئی فرق پڑھنا چاہیئے

ابرش نے میر کی آنکھوں میں دیکھا

ابرش کا لہجہ احساسات سے کوسو دور تھا

جب میر نے بھی اُس کو آنکھوں میں دیکھا وہ کل والی

ابرش نہیں لگ رہی تھی

میں نے تم سے جتنا پوچھا ہے اتنا بتاؤ

میر کا لہجہ بھی ابرش کی طرح احساسات سے

دور تھا

میر کی بات پر ابرش کھڑی ہوئی تھی جب کمزوری سے

پیر و میں طاقت نہ ہونے کی وجہ سے لڑکھڑائی

ابھی میر اُسے تھامتا کے وہ ہاتھوں سے
منع کرنے کا اشارہ کر چکی تھی

میر صرف اسلئے رکا تھا کیونکہ وہ ڈریسنگ کا سہارا
لے چکی تھی ورنہ میر اُس کے روکنے پر بھی اُسے گرنے نا دیتا

شاید

آپکو کوئی فرق نہیں پڑنہ چاہیئے مسٹر شاہ میر سکندر
میں جیوں یا مر۔۔۔ابھی وہ کہے رہی تھی جب میر
بولا

بکواس بند کرلو ابرش اپنی میر نے سختی سے باور
کروایا وہ کیسے خود کے بارے میں ایسا بول سکتی تھی
آپ کو اس چیز سے بھی فرق نہیں پڑنا
چاہیئے کے میں خود کے بارے میں کیا بولتی ہُوں

آپ اپنے عشق کے پاس جائے یہاں کھڑے ہو کر اپنا

وقت برباد نا کریں جس سے محبت کی ہے اُسے وقت دیں

ابرش سنجیدگی سے بولی

Actually U know your right

میں ادھر کھڑا اپنا وقت ہی تو برباد کر رہا ہوں

میر بھی غصے سے بولا

اور جانے کیلئے مڑا

اخر ہو ہی گئی تمہیں مجھ سے نفرت ابرش بی بی میر

آگے بڑھتا دل میں سوچ رہا تھا

وہ دیکھ چکا تھا ابرش کا لہجہ

ابھی میر دروازے تک پہنچا تھا جب زیان ہاتھ

میں فروٹس لیے داخل ہوا

سامنے میر کو دیکھ وہ سائڈ سے نکلتا ابرش کی جانب

بڑھا

چلو جی ابرش تمہارے فروٹس آ گئے شروع کرو جلدی

زیان پلیٹ اُس کے سامنے رکھتا بولا

نہیں زیان مجھے بھوک نہیں وہ نفی میں سر ہلا

گئی

جب کے میر جا چکا تھا اپنے کمرے میں لیکن اُس کی نظریں

یہی تھی

ابرش تمہاری طبیعت ٹھک نہیں ہے

اسے کھالو تا کے دوائی دے سکے زیان نے اُسے بتایا

نہیں میں ٹھک ہُوں ابرش نے نفی میں سر ہلایا

ابرش پلز کھالو یار زیان منت بھرے لہجے میں بولا

جب ابرش نے گہرا سانس لیا

ناچاہتے ہوئے بھی اُسے فروٹس کھانے پڑھ رہے تھے

ابھی اُس نے دو تین بائٹس ہی لیے تھے کے پھر بس کر گئی

پلززیان بس میں تھوڑا آرام کرنا چاہتی ہوں

ابرش اُسے دیکھ بولی

کیونکہ وہ اکیلا رہنا چاہتی تھی

اوکے ارام کیوں کسی چیز کی ضرورت ہوئی مجھے

بتادینا زیان فوراً کھڑا ہوتے بولا اور ساتھ کمرے

سے نکلتے باہر کی جانب قدم بڑھائے جب ابرش ہمت

کرتی دروازہ تک پہنچتی دروازہ اندر سے لوک کر چکی تھی

دوسری جانب میر کا دل کر رہا تھا وہ زیان کو جان

سے مار دے لیکن سالا ابرش کا کزن تھا

جس دن دماغ خراب ہوا تیری زندگی کا آخری پل

ہوگا میر دل میں سوچتا زیان کو غصے سے بول رہا تھا

اگر زیان سچ میں میر کے سامنے ہوتا تو زیان کی گردن میر کے ہاتھوں
میں ہونی تھی

دوسری جانب روحامان کو فون ملا رہی تھی
تا کے بتا سکے کے وہ گھر پر پہنچ چکی ہے
مان۔۔ مقابل کا فون دوسری رنگ پر اٹھا لیا گیا تھا
جب روحا نے مسکرا کر مان کو پُکارا
جی میرا بچا گھر پہنچ گیا؟؟؟
مائم جو گھر ہی آ رہا تھا اب راستے میں
فون اٹھاتا بولا دوسری سیٹ پر بیٹھی منال جو مائم سے
دوبارہ سوری کرنے والی تھی تا کہ مائم کا غصّہ ختم
ہو جائے اب روحا کا فون اتا اور مائم کو بات کرتا دیکھ غصے سے
رخ موڑ گئی

جی مان پہوچ گئی بہت دیر کی بس

موبائل چارج کر رہی تھی چارجنگ نہیں تھی

مان آپ نہیں آئے؟؟ بہت دیر ہو گئی

روحا نے تشویش اور اُداسی کے ملے جھلے انداز میں بولا

مائم کو پہلے ڈرائیور بتا چکی تھا کے روحا بی بی

کو گھر پوہچا دیا ہے اسلئے مائم نے پر سکونی سے پوچھا

ورنہ مائم خود روحا کو کول کر کے پوچھ چکا ہوتا اتنی دیر میں

ہاں بچے میں بس راستے میں ہوں

گھر کی آرہا ہُوں

اوکے مان

روحا خوشی سے بولی اور اللہ حافظ کہتے فون

رکھا

اتنے میں اُس کا فون پھر بجا فون پر میرب نام

جگمگا رہا تھا جب روحا نے مسکرا کر فون کان سے لگایا تھا

مائم ایم سوری

مائم کے فون رکھنے پر منال فوراً بولی

اٹس اوکے منال مائم نے مختصر جواب دیا نظریں

سامنے روڈ پر تھی

مجھے پتہ ہے آپ نے مجھے معاف نہیں کیا ائی ایم ریئلی سوری مائم

مجھے پتہ نہیں چلا کے میں نے کیوں ایسا بیہیو کیا

آپ جانتے ہے میں ایسی نہیں ہُوں

مائم کو نا مانتا دیکھ وہ آنکھوں میں انسوں لیے بولی

جب مائم نے اُس کی بھرائی آواز سن گہرا سانس

لیا

اٹس اوکے منال رونے سے کوئی فائدہ نہیں

بس آئندہ خیال رکھنا کے ایسا کچھ نا ہو

مائم کی نظریں سامنے روڈ پر تھی

جی میں خیال رکھونگی تھینک یو مائم سوری ایکسیپٹ کرنے کے لیے

وہ خوشی سے بولی جب مائم نے اسباب میں سر ہلایا

یہ کہنا غلط ہوگا کے اُسے مائم سے محبت نہیں

تھی وہ بہت چاہتی تھی مائم کو لیکن شاید اُس کا انداز

بہت غلط تھا جو مائم کو ہمیشہ کیلئے پانے والی تھی اُس

!!! کے بعد بھی یہ سب کرنا کچھ عجیب تھا

ہاں میرب

روحا نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

ہاں میرب کی بچی جلدی بول بتایا مائم بھائی کو؟

میرب کی فوراً بے صبری اواز روحا کے کانوں سے ٹکرائی

میرب تجھے پتہ ہے نا اج مان نہیں آئے تھے لینے

روحا نے اُس کی بات پر منہ بنا کر کہا

روحا تجھے گھر گیے دو گھنٹے سے

اوپر ہونے والے ہے میرب غصے سے بولی

اُسے پتہ چل چکا تھا کے روحا میڈم نے اب تک کچھ

بتانے کیلئے منہ نہیں کھولا

یار میرب۔۔روحا نے بے بسی سے اُسے پُکارا

کیا روحا یار تُو کیوں دیر کر رہی ہے؟؟

میرب چاہتی تھی وقت ہاتھوں سے نکلنے سے پہلے وہ

مان کو بتادیں ورنہ بعد میں وقت ہاتھوں سے نکل گیا

تو روحا کے پاس پچھتانے کے علاوہ کچھ

نہیں ہو گا

میرب میرے سمجھ میں نہیں آرہا

میں مان کو کیسے بتاؤں؟؟

یعنی اُنہیں جب پتہ چلے گا کے نے اُن سے محبت کرتی ہوں

وہ والی محبت نہیں بلکہ عشق والی محبت تو

وہ کیا بولینگے۔۔ کیا ریکشن ہو گا اُن کا

روحا پریشانی سے بولی

روحا تُو چپ بیٹھ جا ہو جانے دے

اپنے مان کی شادی منال اپی سے کیونکہ مجھے پتہ ہے

تیرے میں ہمت نہیں کچھ بولنے کی

میرب اخر میں سلگ کر بولی

ن۔ نہیں یہ کیا بول رہی ہے تُوم۔ میں مان کے بغیر

نہیں رہ سکتی

میرب میں سوچتی بھی ہُوں نا کے مان مجھ

سے دور ہونگے تو میری سانسیں بند ہونے لگتی ہے

مجھے رونا اتا ہے میں مان سے بہت محبت کرتی

ہُوں میں اپنے علاوہ کوئی دوسری لڑکی اُن کے پاس

برداشت نہیں کر سکتی

میں مان کے بغیر اک پل نہیں گزار

سکتی مان صرف میرے ہے صرف میرے

میں اج مان کو بتادونگی کے میں اُن سے عشق والی

محبت کرتی ہُوں اور انہی سے شادی کرونگی

تاکے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے

روحا کی آنکھیں نم ہوئی تھی کہتے ہوئے

میں جانتی بوں تُو نہیں رہ سکتی اپنے

مان کے بنا تبھی سمجھار ہی ہوں

وعدہ کر تُوا بھی جاکے بتائیگی مان کو

میرب نے تنقید کرتے کہا وہ روحا کی بھرائی آواز

سن چکی تھی وہ جانتی تھی وہ محبت جو روحا اپنے مان سے

کرتی ہے

ہ۔ہاں میں مان کو بتادونگی

میرب کے میں اُن سے بہت زدہ والا عشق

کرتی بوں اُن کے بغیر نہیں رہ سکتی

روحا کی آنکھوں سے انسوں بہے رہے تھے

یہ باتیں کرتے ہوئے

اور گیٹ کے باہر کھڑا مائم سٹل ہوا تھا

اُسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں ہورہا تھا

مائم کو اپنے اندر سب کچھ ختم ہوتا محسوس ہورہا تھا

کتنی دیر وہ ساخت سا بے یقینی سے کھڑا رہا پھر اپنے دل

والے مقام پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے تیزی سے نکلتا باہر

گیا تھا

اور گیٹ کے باہر کھڑا مائم سٹل ہوا تھا

اُسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں ہورہا تھا

مائم کو اپنے اندر سب کچھ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا
کتنی دیر وہ ساخت سا بے یقینی سے کھڑا رہا پھر اپنے دل
والے مقام پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے تیزی سے نکلتا باہر
گیا تھا
مائم کے دل نے شدت سے دعا
کی تھی کے یہ اک برا خواب ہو جو آنکھ کھلنے
پر ابھی ٹوٹ جائے
لیکن جب مائم کی یقین سے کے یہ خواب نہیں
بلکہ مائم کی زندگی کا سب سے تکلیف دا دن ہے تو مائم نے
اک جھٹکے سے گاڑی کو بریک لگایا
گاڑی اک دم جھٹکے سے رکی
مائم نے گہرے گہرے سانس لیے اُسے فضا میں آکسیجن
کی کمی محسوس ہو رہی تھی

مائم کے دماغ نے کچھ سوچنے سمجھنے سے انکاری کی

تھی وہ بس بے یقینی سے گاڑی میں بیٹھا تھا

جب روحا کے الفاظ اُس کے کانوں میں چلنا شروع ہوئے

ہاں میں مان کو بتادونگی)

میرب کے میں اُن سے بہت زدہ والا عشق

(کرتی بوں اُن کے بغیر نہیں رہ سکتی

روحا کے الفاظ مائم کے کانوں میں تیزی سے گونجنے لگے

اوراج زندگی میں پہلی بار اُسے روحا کے الفاظ کو کھلا کر رہے تھے

کیوں؟؟اخر کیوں روحا

کہا مجھ سے غلطی ہوگئی تھی اک بھائی والا پیار

دینے میں جو یہ سب سوچ لیا

و۔وہ تو میرا بچا تھی ناو۔وہ کیسے یہ سب سوچ سکتی ہے

مائم کو سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا

وہ گاڑی میں بیٹھا خود سے سوال کر رہا تھا

مائم نے طاقت سے ہاتھ سٹرنگ پر مارا تھا

جب اُس کے ہاتھ سے خون رسنا شروع ہوا

نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے

مائم خود کو گاڑی کے شیشے میں دیکھتا دھاڑا تھا

بے ساختہ اُس کی آنکھوں میں نمی جمع ہونا شروع ہوئی تھی

ہاں مائم سکندر اپنی اٹھائیس سالا شاندار اکڑو زندگی

میں پہلی بار رونے والا تھا اُس کی آنکھوں میں نمی کی

وجہ سے اندھیرا اچّھانے لگا تھا

اُس نے آنکھوں میں چاھتے اندھیرے کو نظر انداز

کرتے اپنا موبائل نکالا جہاں والپیپر پر روحا کے برتھڈے

کے دِن لی گئی تصویر

جس میں روحا خوشی سے چہک رہی تھی

اور مائم اُسے دیکھ مسکرا رہا تھا

کیوں؟؟ اخر کیوں بچے؟ کہا غلطی ہوئی تھی تمہارے

مان سے میں نے تو ہمیشہ تمہیں اپنی اولادوں

کی طرح پالا ہے

پھر کیوں آپ نے اپنے مان کو اُس کی نظر میں

گرا دیا مجھے نفرت ہو رہی ہے خود سے

میں جانتا تھا میرا بچا کبھی ایسا کام نہیں کریگا جس سے اُس کے

مان کو شرمندگی ہو مجھے مان تھا

اج وہ مان آپ نے توڑ دیا

مائم روحا کی تصویر دیکھ آنکھوں میں نمی لیے بول رہا تھا

اج آپ نے اپنے مان کو اُس کی نظروں میں

اتنا گرا دیا کے مجھے خود سے دور رہنے کی

طلب ہو رہی ہے

آپ کیلئے اج سے آپ کا مان ہمیشہ کیلئے مر چکا ہے

یہ کہتے ہوئے مائم کی آنکھ سے اک انسوں نکل کر اُس کی

بیر ڈ میں جذب ہوا تھا

مائم کو اچھے سے یاد تھا جب سے اُس نے

ہوش سنبھالا تھا وہ کبھی نہیں رویا تھا

ابھی مائم کچھ کہتا کے اُس کا فون بجا فون پر بچا

نام جگمگاتا دیکھ مائم فوراً فون اٹھانے لگا لیکن پھر

وہ سب یاد آیا جو ابھی ہوا تھا مائم نے کرب سے آنکھیں

میچتے طاقت سے موبائل اٹھا کر گاڑی کے ڈیش بورڈ پر دے مارا

یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب مائم نے روحا

کا فون نہیں اٹھایا تھا ورنہ جب روحا کے پاس موبائل نہیں

تھا تب وہ صائمہ بیگم کے موبائل سے روزمان کو کول کرتی

تھی اور مان جانتا تھا کے روحا کا کول ہے اسلئے

وہ بنا کسی دیر کے اپنے بچے کا فون اٹھا لیتا تھا

مائم کا دل بے حد درد کر رہا تھا

اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ گرایا

اُس کا پر کشش چہرہ ضبط سے لال ہو رہا تھا

مائم کے کانوں میں مسلسل روحا کے الفاظ چلتے

اُسے پاگل کر دینے کو تھے

مائم کا دل جیسے بند ہونے کو تھا یہ بات

مائم کیلئے نا قابلِ قبول تھی جسے وہ بچپن سے اپنی

اولاد کی طرح بری نظروں سے بچاتا ہوا ایا تھا

جس کی ہر خواہش وہ منہ سے نکلنے سے پہلے پوری کرتا تھا

جسے اپنا بچا سمجھتا تھا اج وہ ہی روحا اُس کا بچا یہ سب

کیسے بول سکتا تھا؟؟

مائم نے ہر موڑ پر روحا کو اپنا بچا ہونے احساس

ہی دلایا تھا پھر کیسے روحایہ سب ؟؟

یہی سوچ مائم کو کھا رہی تھی یہ چیز مائم کو خود کی نظر

میں گرانے کیلئے کافی تھی کے وہ اُس کی پرورش اُس

!!!اولاد جیسے پیار میں ایسی کونسی کمی رہ گئی تھی

مان کا فون کیوں نہیں لگ رہا

شاید راستے میں ہونگے اور موبائل بند ہو گیا ہو گا

ہاں وہ خود سے سوچتی اب مان کو بتانے کے

طریقے سوچنے لگی وہ ننّھی جان اس وقت ہزاروں

سوچو کا شکار ہوئی کھڑی تھی

ابرش جو سو رہی تھی اک دم اُس کی آنکھ کھلی

وہ اٹھ کر بیٹھی اُس کے چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی

بندے تھے اُس کے دماغ میں پھر سے وہ منظر چلنے لگا

اُس نے اپنے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑا

ن۔ نہیں رونا نہیں ہے آنکھوں میں اتی نمی کو زبردستی

اندر دھکیلا

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے میں پاگل ہو جاوں گی

وہ آنکھیں میچے بولی

کچھ دیر ابرش ایسے ہی ساخت بیٹھی رہی پھر جذبات سے آری

چہرہ لیے کھڑی ہوئی سائڈ ٹیبل سے دوائیاں

ڈھونڈنے لگی پھر اک ڈبی سامنے اجانے پر اُس نے اُسے اک جھٹکے

سے کھولا

وہ اُس شیشی کو اپنے لبوں سے لگانے لگی تھی

جب کسی بھاری ہاتھ نے اُس کا ہاتھ روکا

ابرش نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں میر خون الوداع نظروں

سے اُسے دیکھ رہا تھا جب کے اک ہاتھ سے ابرش کا

ہاتھ پکڑا تھا جس سے وہ دوائیاں اپنے لبوں کے قریب

کر گئی تھی

وہ اُس شیشی کو اپنے لبوں سے لگانے لگی تھی

جب کسی بھاری ہاتھ نے اُس کا ہاتھ روکا

ابرش نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں میر خون الوداع نظروں

سے اُسے دیکھ رہا تھا جب کے اک ہاتھ سے ابرش کا

ہاتھ پکڑا تھا جس سے وہ دوائیاں اپنے لبوں کے قریب

کر گئی تھی

میر نے اک جھٹکے سے اُس سے شیشی

لے کر اپنے سامنے کی

وہ نیند کی ہائی ڈوس تھی جو وہ اک ساتھ ساری

کھانے والی تھی اس کا مطلب وہ اپنی جان لینے والے تھی؟؟؟

میر کی آنکھوں میں خون اترا تھا اُس ششی کو دیکھ

غصے سے میر کی گردن کی نسے اُبھر رہی تھی

میر نے اک جھٹکے سے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے
اٹھایا جواب تک ویسے گھٹنوں کے بل بیٹھی
میر کو دیکھ رہی تھی
تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنے ساتھ ایسا کرنے کا سوچنے کی بھی
میر اُس کے چہرے پر پوری قوت سے دھاڑا تھا
جب ابرش نے دو قدم پیچھے ہوتے آنکھیں
میچی تھی وجود اک دم لرز اٹھا تھا لیکن پھر اگلے پل وہ
سنجیدہ چہرہ لیا اپنی نظریں اٹھا کر میر کو دیکھنے
لگی ابرش کی آنکھیں بلکل سرد تھی اگر یہ پہلے والی
ابرش ہوتی تو یقیناً خوف سے کانپ رہی ہوتی
آپ ہوتے کون ہے مجھ سے یہ سوال کرنے والے
ابرش اک قدم آگے ہوتی غصے سے تیز
آواز میں بولی

جب کے اُس کی بات میر کے غصے کو مزید ہوا
دینے کیلئے کافی تھی
جب میر نے غصے سے اُس کا بازو پکڑتے
اُسے پیچھے دیوار سے پن کیا
اور اس کا بازو طاقت سے پکڑا
میں کون ہُوں یہ تُم بہت اچھے سے جانتی ہو
میر اُس کے چہرے پر پھنکارا اک ہاتھ سے ابرش کا بازو مضبوطی
سے پکڑا تھا جب کے دوسرا دیوار پر جمع تھا
چہرہ اُس کا چہرے کے قریب جھکائے
میر اپنی خون جھلکاتی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا تھا
میری اک بات کان کھول کر سن لو
اگر تم نے آئندہ کے بعد ایسی کوئی فضول حرکت کی تو
میں تمہیں زبان دیتا ہُوں کے تمہارا حشر بگاڑ دونگا

تمہارے ہوش ٹھکانے لگانے میں اک لمحہ

نہیں لگے گا مجھے

اور تُم جانتی ہو جو میں کہتا ہوں وہی کرتا ہوں

اگر زدہ مرنے کا شوق آرہا ہے تو مجھے بتاؤ ہاتھ پیر توڑ کر

ایسی موت دونگا کے

تمہیں موت سے نفرت ہو جائیگی

روح کانپ اٹھے گی موت کے نام سے تمہاری

آئندہ خود کے ساتھ ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت ابرش

ورنہ تمہاری جان میں اپنے ہاتھوں سے لونگا

جو بہت دردناک ہو گی

میر اُس کے چہرے پر شیر کی طرح غرایا

تھا یہ چیز واقعی میر کو تیش دلا گئی تھی یعنی ابرش اتنا

بڑا قدم اٹھانے والی تھی لیکن اج کے بعد

یہ سوچ بھی اُس کے ذہن میں نہیں انے والی تھی میر کے

الفاظ بہت اچھی طرح اُس کے انگ انگ میں سمجھ ائے ہونگے

یقیناً

میر کے الفاظوں پر ابرش بھی سٹل ہوئی تھی

اُسے واقعی اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ حرام چیز

کرنے جا رہی تھی

ہٹے۔۔ابرش نے میر کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹانے کی کوشش

کی لیکن اک انچ بھی نہ ہٹا اسکی

میر بنا کچھ بولے غصے سے اُس کے چہرے کو

دیکھ رہا تھا میر دیکھ سکتا تھا وہ کتنا درد اپنے اندر

چھپا کر بیٹھی ہے لیکن خود سے نفرت کرانا

ضروری تھا میر کیلئے

میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی اُس کی بڑھتی مزاحمتے دیکھ میر

سخت لہجے میں بولا

چھوڑے مجھے کچھ نہیں سننا

وہ بھی غصے سے بولی وہ مسلسل اپنا ہاتھ میر سے

چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جب میر نے غصے سے اُس

کے دونوں بازوں اُس کی کمر پر پن کرتے اپنے

اک ہاتھ میں لیے

جب ابرش کی مزاحمتے سٹل ہوئی

میں نے کہا میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی

اُس کے ہاتھوں پر سختی جمائے میر غصے سے بولا

میں نے بھی کہا مجھے چھوڑے۔۔ابرش بے جاں مزاحمت

کرتی اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی

لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کے ہاتھ کس کے ہاتھ میں ہے

وہ ہزار مزاحمتو کے بعد بھی اپنے نازک

ہاتھ میر کے ہاتھوں سے نہیں نکال پائی

نکالنا تو دور وہ اک انچ بھی نہ ہلا سکی

دوسری جانب میر کا غصّہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

اُس کی آنکھیں سرخ پر سرخ ہوتی جا رہی تھی میر کا

غصّہ جائز تھا ابرش جو قدم اٹھانے لگی تھی میر کا بس نہیں چل رہا تھا

!!!! تھا وہ کچھ کر گزرے

میر ہٹے چھوڑے مجھے

ابرش غصے سے بولی جب کے اندر کا حال

کوئی اُس سے پوچھتا کے میر کے اتنا قریب ہونے سے اُسکی

سانسیں کس قدر بے ترتیب ہوئی تھی

میر۔۔۔ابرش اذیت سے چیخی

جب اُس کی غیر ہوتی حالت میر نے دیکھی
وہ واقعی میں تکلیف میں تھی نچاہتے ہوئے بھی
میر نے بے اختیار اُسے اپنے سینے سے لگاتے خود میں بھینچا
اک ہاتھ اُس کی کمر پر رکھے دوسرا ہاتھ اُس کا بالوں میں
ڈالے میر اُسے اپنے سینے میں طاقت سے بھینچ گیا تھا
جب ابرش ساخت ہوئی تھی وہ
زندہ لاش کی طرح کھڑی تھی اُس کے وجود نے حرکت
کرنے سے صاف انکاری کی تھی میر کا سینا ملتے ہی
اُس کی آنکھیں بے ساختہ سکون سے بند ہوئی تھی
اُسے میر کے سینے سے لگ سکون مل رہا تھا
کیا اللہ نے سارا سکون اس شخص کی بانہوں
میں رکھا تھا
ابرش کے دماغ نے حرکت یہ سوچنے کیلئے لی تھی اس لمحے

میں وہ اپنے آپ کو بلکل محفوظ محسوس کر رہی تھی
وہ سب کچھ بھول چکی تھی اُس کے دماغ سے سب
نکل چکا تھا
بس یاد تھا تو سکون جو اُسے میر کے سینے سے لگ
مل رہا تھا پچھلے دو دنوں تکلیف میں رہنے کے بعد
اج اُس تکلیف کی بھرپای اک لمحے میں ہوئی تھی

اُس نے بے ساختہ اپنے چہرہ میر کے سینے میں چھپاتے
اپنے دونوں ہاتھ میر کے سینے پر رکھے
میر نے بھی اُسے خود سے الگ نہیں کیا
وہ جانتا تھا وہ کتنی تکلیف میں ہے اسلئے وہ اُسے سکون
سے کھڑا دیکھ خود اُس کے بالوں میں نرمی سے
انگلیاں چلانے لگا جس سے ابرش مزید سکون محسوس
کرتی میر کے گرد حصار مضبوط کر گئی

میر سے اتی کلون پرفیوم کی خوشبوں ابرش

کو اپنی سانسوں میں چھاتی محسوس ہو رہی تھی

یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کے میر کی قربت میں وہ کمزور

!!! پڑھ رہی تھی

ابرش۔۔۔۔اُس کی گرم سانسیں اپنے سینے پر محسوس کرتے میر نے

اُسے پُکارا

!! لیکن ابرش خاموش رہی

میر نے اُسے خود سے نرمی سے دور کیا اس سے پہلے

وہ رونا شروع کر دیتی کیونکہ اُس کے گرم سانسیں

اُس کے رونے کے خدشے دے رہی تھی

میر کے دور کرنے پر ابرش مزید میر کے قریب ہوئی تھی

م۔میر مجھے خود سے دور نا کرے میں

مر جاؤنگی یک دم اُس کے انسوں میر کی شرٹ

پر گرے تھے

جب میر نے کرب سے آنکھیں میچی وہ بے اختیار

اُسے اپنے قریب کر گیا تھا جو اُسے نہیں کرنا چاہئے تھا

کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو؟؟

میر نے اُس کا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر سامنے کیا

پھر اُس کی سوجی ہوئی انسوں سے بھری آنکھیں دیکھ

گویا ہوا

میر اُس سے مزید سخت لہجے میں بات نہیں چاہتا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا پہلے ہی وہ بہت ٹوٹ چکی ہے

لیکن میر اُسے کیسے سمجھاتا یہ کرنا ضروری

تھا وہ اُسے خود سے دور ہی رکھنا چاہتا تھا کیونکہ میر

خود کو اُس کی عادت بنانا نہیں چاہتا تھا

کے اُسے تکلیف ہو

ابرش نے نظریں اٹھا کر میر کے خوبرو چہرے کو دیکھا

ابرش کی آنکھوں میں ہزاروں شکوے

دیکھ میر نے آنکھیں بند کئے گہرا سانس لیا

تھا

دونوں اب تک اک دوسرے کے حصار میں تھے

ابرش کی آنکھوں میں چھائی مدہوشی دیکھ میر نے

اُس کے گرد سے حصار ہٹایا

کیونکہ وہ اُسے کمزور نہیں دیکھ سکتا تھا

میر اُسے بہادر دیکھنا چاہتا تھا

میر کے دور کرنے پر ابرش کی آنکھوں سے مدہوشی

اک لمحے میں غائب ہوئی تھی

اپنی کمزوری پر وہ سختی سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ

!!گئی

اور جب اُس نے آنکھیں کھولی اُس کی آنکھیں سرد تھی

کیوں؟؟ کیوں کر رہے ہیں یہ سب آپ کیوں مجھے کمزور

کر رہے ہیں

ابرش سنجیدگی سے بولی لیکن ضبط تھا اور سامنے اُس کا عشق کھڑا تھا تو

ضبط سے آنکھوں میں لال ڈورے پڑھ

رہے تھے

مضبوط بنو اتنا کے کسی کے پیار میں پڑھنے کے بعد

اس طرح خود کی جان لینے کی کوشش نہ کرو

ایسے بزدل بن کر اتنا بڑا قدم اٹھانے چلی تھی یہ دنیا

کمزور لوگوں کی نہیں ہے مضبوط کرو

خود کو اب اسے تم میری وارننگ سمجھو یا حکم

میر آپنے سخت لہجے میں اُسے وارننگ دے رہا تھا

میر کہتے اب بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا

باہر جانے لگا پھر کچھ سوچ کر پیچھے مڑا اور قدم

لیتا ابرش کی جانب ایا

میری نظر ہمیشہ تُم پر ہے کوئی فضول حرکت خود کے ساتھ

کرنے کی کوشش کی تو تمہاری جان نکال دونگا

میر کا لہجہ اتنا سخت تھا کے ابرش خوف سے آنکھیں میچ

گئی تھی

میر باہر نکلتا ہول میں ایا جہاں روحا پریشانی

سے ادھر اُدھر ٹہل رہی تھی

کیا ہوا بیٹا خیریت ہے سب ؟؟

اُسے پریشان دیکھ میر اُس جانب اتا روحا کو دیکھ بولا

جب روحا فوراً پیچھے مڑی

میر بھائی دیکھے نا مان اب تک نہیں ائے

میں کول کر رہی ہوں فون بند جا رہا ہے

روحا فوراً میر کی جانب اتی پریشانی سے بولی

شاید مائم کا فون بند ہو گیا ہو پریشان نا ہو روحا

میر اُسے دیکھ نرمی سے بولا

نہیں بھائی ابھی سے دو گھنٹے پہلے مان سے میری

بات ہوئی تھی وہ کہے رہے تھے کے ابھی گھر پہنچ رہا ہوں

راستے میں ہُوں

روحا کی پریشانی مزید بڑھ رہی تھی

منال کو کول کر لو آپ روحا بچے

میر نے حل پیش کیا

کیا ہوا گڑیا

میر اُس کے اُداسی سے دیکھنے پر بولا

بھائی میرے پاس منال اپی کا نمبر نہیں ہے اُس کی آنکھوں

میں بے بسی سے موٹے موٹے انسوں جمع ہوئے

ارے گڑیا اُداس نہیں ہو یہ لو میر ے فون سے

کول کر لو میر نے اپنا فون پینٹ کی جیب سے نکالتے اُس کے آگے

کیا

تھینک یو میر بھائی آپ بہت اچھے ہے

وہ اپنے انسوں صاف کرتی مسکرا کر بولی پھر جلدی

سے منال کو کول ملای

منال جو ہول میں ہی آرہی تھی اُس کا فون بجا

جب روحا اور میر فون کی آواز سن کر پیچھے مڑے

جی بھائی آپ کی کول ارہی ہے وہ اک نظر

موبائل پھر سامنے میر کو دیکھ بولی

ہاں بیٹا وہ مائم کا پوچھ رہا تھا مائم کے ساتھ نہیں ائی آپ ؟؟

میر اُسے دیکھ بولا

بھائی میں تو مائم کے ساتھ ہی ائی تھی وہ اپنے کمرے میں

ہونگے نا

نہیں ہے مان اپنے کمرے میں

میں چیک کر چکی ہوں روحا پریشان ہوئی

لیکن دو گھنٹے پہلے جب ہم آئے تھے تو مائم روحا کے

کمرے کی جانب گیے تھے کیا مائم تُم سے نہیں ملے تھے ؟؟

منال کو بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

نہیں مان مجھ سے نہیں ملے اُن کا فون بھی

بند جارہا ہے کہا ہے میرے مان روحا کی آنکھوں میں

پھر سے اپنے مان کیلئے انسوں جمع ہوئے تھے

وہ واقعی بہت پریشان تھی کیونکہ مان کا مسلسل

موبائل بند آرہا تھا

روحا گڑیا پریشان مت ہو میں پتہ لگواتا ہُوں

شاباش اپنے کمرے میں جاؤ آپ اور رونا نہیں او کے

میں مائم کو دیکھتا ہوں

میر نے اُسے پیار سے سمجھایا

پکا بھائی آپ مان کو جلدی لائینگے

میر نے اسباب میں سر ہلایا جب روحا اور منال دونوں اپنے کمروں کی جانب بڑھی تھی

میر نے فوراً اپنا موبائل کھولتے مائم کو کول ملای

جس کا فون بند آرہا تھا

پھر اگلے لمحے میر نے اک نمبر پر کول ملای

جو پہلی رنگ پر اٹھا کی گئی

السلام علیکم سر

مقابل کی جانب سے نہایت ادب سے کہا گیا

وعلیکم السلام

میں اک نمبر سینڈ کر رہا تھا ہُوں آخری لوکیشن بھیجو

میر نے سلام کا جواب دیتے بات بولی

جی سر

ابھی مقابل میں کھڑا سعد کہے رہا تھا جب میر نے کول بند کی

اور اگلے پل سعد کو مائم کا نمبر سینڈ کیا

میر کو بھی پریشانی ہو رہی تھی کیونکہ مائم کبھی

ایسا نہیں کرتا تھا

ابھی چار منٹ ہوئے تھے اور سعد نے اب تک لوکیشن نہیں بھیجی

تھی جب میر نے دوبارہ فون ملاتے کان سے لگایا

جو یقیناً سعد نے پہلی رنگ پر ہی اٹھایا

کہاں مر گیے ہو اک لوکیشن کا بولا ہے پورے چار

ہو گئے تھے میر کی دھاڑ پر مقابل سعد سہم کر رہ گیا

س۔ سر ب۔ بس ہو گئی سینڈ

سعد کے لفظ گلے میں اٹکے تھے جب میر نے اک جھٹکے

سے فون بند کرتے سامنے کیا جہاں سے اب سعد

نے لوکیشن بھیج دی تھی

میر نے لوکیشن دیکھ اپنے قدم باہر کی جانب

بڑھائے کار میں بیٹھتے میر نے گاڑی نکالتے منزل کی جانب

بڑھای اس وقت شام کے قریب چھے بجے تھے اندھیرا

تھوڑا تھوڑا ہونے لگا تھا

مائم کی آخری لوکیشن یہاں سے فاصلے پر تھی

قریب اک گھنٹے بعد میر کی گاڑی اک سنسان سڑک

پر رکی

سردیوں کی شاموں میں ساتھ بجے بلکل گُھپ

اندھیرا تھا

میر نے اپنی گاڑی روکی اور گاڑی سے اتر

کر آگے بڑھا جہاں مائم کی گاڑی کھڑی تھی میر تھوڑا

اور آگے بڑھا جہاں سڑک کے سائڈ پر مائم ساخت

کیفیت میں بیٹھا تھا

مائم

میر اُس کی پشت دیکھ سمجھ چکا تھا کے وہ

مائم ہے اسلئے اُآگے بڑھتے سے پُکارا جب مائم نے چہرہ گھما کر میر

کی جانب کیا

وہ سوچ میں اس قدر ڈوبا تھا کے میر کی موجودگی بھی

محسوس نہیں کر پایا تھا

میر نے اُسے دیکھا جس کے بال ماتھے پر بے ترتیبی سے

پھیلے تھے کوٹ گاڑی میں پڑا تھا شرٹ کے

اوپر کے دو بٹن کھلے کھلے تھے چہرہ

بلکل مرجھایا ہوا تھا اُس کا خوبرو چہرا شاید ضبط

کی شدت سے لال تھا

مائم میری جان میرا بچا کیا ہوا

میر پریشانی سے آگے بڑھتا اُسے فوراً اٹھاتا

اپنے سینے میں بھینچ گیا مائم کی حالت دیکھ میر کو تکلیف ہو رہی

تھی کیونکہ جان تھا مائم میر کی

بھائی۔۔مائم نے ٹوٹی آواز میں اُسے پُکارا

بھائی مجھے تکلیف ہو رہی ہے بہت

مائم میر کے سینے سے لگے اذیت سے بولا

مائم میری جان کیا ہوا۔۔اپنی شرٹ پر نمی محسوس کرتے

میر نے اُس کا چہرہ سامنے کیا

پہلی بار مائم کی آنکھوں میں انسوں دیکھ میر تڑپ ہی

تو اٹھا تھا

بھائی مجھے سکون نہیں مل رہا

واپس میر کے سینے سے لگتے مائم اس قدر ٹوٹے لہجے میں بولا
تھا کے اگر کوئی کمزور دل کا شخص سنتا تو انسوں بہا بہا
کر رو رہا ہوتا
میر جانتا تھا تھوڑے انسوں بہینگے تو مائم بوج
ہلکا محسوس کریگا
اسلئے میر کھڑا رہا مائم کے انسوں
قطرہ قطرہ میر کی شرٹ پر گر رہے تھے جب میر کا صبر
ختم ہوا وہ تو کبھی اک انسوں نا انے دیتا اُس کی آنکھوں
میں اور اج اُس کی اذیت کم کرنے کیلئے دل پر پتھر رکھے
انسوں کو برسنے کی اجازت دی تھی جواب ختم ہو گئ تھی
مائم بس
میر نے اُس کے انسوں صاف کیے
آجا بیٹھ میر اُسے لیے خود بھی بیٹھا اب وہ دونوں ٹھنڈ کی

شام میں سنسان سڑک پر بیٹھے تھے

کیا ہوا تجھے بتا

میر اُس کا انسوں جو پھر سے نکل رہا تھا اُسے صاف کرتا

پیار سے بولا

ب۔ بھائی روحا

اتنا کہتے مائم نے کرب سے آنکھیں میچی اُسے

تو وہ الفاظ بھی بولنا شرمندگی میں مبتلا کر رہے تھے

کیا روحا مائم ؟؟ ہوا کیا ہے مجھے بتا تو سہی تبھی تو میں تیری پریشانی
حل کر سکوں گا

اتنا تو میں جان چکا ہوں کے بات چھوٹی

نہیں ہے کیونکہ اُس بات نے میرے شیر

بچے کو رونے پر مجبور کیا ہے جو زندگی میں کبھی نہیں رویہ

تھا چل بتا کیا ہوا کونسی بات ہے وہ جو اتنی ہمت رکھتی ہے

میر نہایت نرمی لیے پیار سے بولا

گھر پر روحا بھی اتنی پریشان ہو رہی تھی

تُو فون کیوں نہیں اٹھا رہا تھا؟

میر نے یاد انے پر بتایا جب کے روحا کے نام پر

مائم کے کانوں میں اک بار پھر وہ

الفاظ گنجے وہ اپنا سر میر کی گود میں رکھ چکا تھا

اور یہ کرنا بتاتا تھا کے مائم کس قدر

بے چین اور تکلیف میں ہے

میر نے گہرا سانس لیتے مائم کے بال پیچھے کیے

تھے میر سمجھ چکا تھا کوئی بڑی بات ہے اور وہ بات کسی اپنے سے

!!جڑی ہے ورنہ ایسا کبھی نہیں ہوتا

مائم

اُسے خاموش اپنی گود میں سر رکھے دیکھ میر
نے اُسے پُکارا جب مائم نے بند آنکھیں کھولی
مائم میرا شیر بچا بتا تو ہوا کیا ہے
میر اُس کی آنکھوں میں دیکھ بولا جہاں صرف
تکلیف تھی
بھائی روحا
و۔ وہ میرا بچا تھی بھائی میں نے تو ہمیشہ
اپنی چھوٹی بہن چ۔ چھوٹی گڑیا کی طرح اُسے پیار
دیا ہے ل۔ لیکن
مائم سے بولا نہیں جا رہا تھی
مائم مجھے پوری بات بتا کیا ہوا
بلکل روحا تیرا بچا ہے پھر؟؟
میر اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ بولا جب مائم نے اک گہرا

سانس لیتے بولنے کی ہمت کی

ب۔ بھائی وہ مجھ سے محبت کرتی ہے

مائم نے کہتے اذیت سے مٹھیاں بھینچ کر آنکھیں بند کی

وہ کہے کے اُسے آپ سے محبت ہے تو

!! کیا ہو گا بھائی

مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے بھائی خود کی نظروں

میں ماما نے کہا تھا مجھے لیکن میں ہی پاگل تھا

میں سمجھتا رہا کے یہ پیار اُسے آگے طاقت دے گا

لیکن بھائی میں غلط تھا میرا وہ پیار جو

اک باپ کو اپنی اولاد سے ہوتا ہے وہ ہار گیا

وہ روحا کی طاقت نہیں بنا بھائی

بلکہ وہ تو میری بھی کمزوری بن گیا میں روحا کو تکلیف میں

نہیں دیکھ سکتا

جس اذیت سے میں گزر رہا ہوں میں نہیں چاہتا

روحا بھی گزرے جب اُسے پتہ چلے گا

اُس کا مان اُس سے اک اولاد کی طرح پیار کرتا ہے

نا کے وہ پیار جو وہ کر بیٹھی ہے تو وہ نہیں برداشت کر پائی گئی بھائی

میں جانتا ہوں اُسے وہ میرا نظر انداز کرنا برداشت

نہیں کر پائیگی

میں روحا کو اب مزید خود سے لگاؤ

ہونے نہیں دے سکتا بھائی میں اُسے تکلیف میں نہیں

دیکھ سکتا اور اب میں جب جب اُسے دیکھونگا

اک شرمندگی میرے اندر مجھے کھائیگی

میں اپنی نظر میں گر گیا ہُوں بھائی اگر مجھے پتہ ہوتا کے روحا یہ سب

اپنے دل میں بسا لیگی تو کبھی بھی میں یہ سب اتنا

آگے بڑھنے نہیں دیتا

مائم میر کے سینے پر سر رکھے بھرائی آواز میں بول رہا تھا
انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر اُس کی سرمئی گہری انکھوں سے
بہے رہے تھے
بس بس مائم میر ابچا ایسے نہیں روتے
دیکھ روحا اٹھارہ سال کی ہو چکی ہے اور یہ اتج اس مقام
پر ہوتی ہے جب ہمیں محبت ہونے میں وقت نہیں لگتا
تُونے اُسے ہمیشہ بہن سمجھا لیکن روحا نے تُجھے ہمیشہ
!! اپنا مان سمجھا بھائی نہیں
جذباتوں پر کسی کی غلامی نہیں ہوتی
کب اُسے تیرے پیار کی عادت ہو گئی کب وہ
ننھی پری بڑی ہوتی گئی اور تُجھ سے محبت کر
بیٹھی جانتا ہے کیوں ؟؟ کیونکہ تُو اُس کا مان اُس کا محافظ
ہے وہ تُجھ میں اپنی پوری دنیا دیکھتی ہے

تیری نظر میں وہ اب بھی بچا تھی

جسے اٹھارہ سال پہلے تُو نے گود میں اٹھایا تھا لیکن

!!مائم روحا بڑی ہو چکی تھی وہ بچا نہیں تھی

تُو نے ہمیشہ اُسے اپنی جان سے زدہ پیار دیا

اور وہی پیار روحا کے پیار کی وجہ بنا

میں جانتا ہوں تُو اُس سے بہت پیار کرتا

ہے اور اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور یہ نئی بات نہیں

تُو بچپن سے اُسے کبھی تکلیف میں نہیں دیکھ

سکتا تھا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کے وہ تیری

اولاد سے کم نہیں تیرے لیے لیکن مائم

دنیا میں ہر چیز پر انسان کا اختیار ہے سوائے

!! پیار محبت اور عشق کے

وہ خود ہوتی ہے

کہتے ہوئے میر کے سامنے ابرش کا چہرہ ایا تھا

اُس نے بھی تو عشق کیا ہے میر سے

مائم مجھے اک بات بتا

میر نے ساری بات کہتے مائم کو دیکھا جو بہت غور

سے میر کی باتیں سن رہا تھا

ج۔جی بھائی۔۔مائم نے نظریں اٹھائی

کیا تُو روحا کو اُس طرح کا پیار دے سکتا ہے جو وہ تُجھ سے کرتی ہے؟

میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

بھائی کیسی بات کر رہے ہیں آپ میں مر جاونگا

اب شرمندگی سے

میر کا سوال سن سن مائم کو سانس لینے میں بھی مسئلہ

ہونے لگا تھا یعنی وہ کیسے،؟؟

اچھا ریلکس۔۔میر نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

دیکھ مائم تُم دونوں اک ایسی اسٹیج پر

ہو جہاں دونوں ہی تکلیف میں ہوا بھی روحا کو نہیں

پتہ کے یہاں یہ سب ہو رہا ہے پتہ

لگے گا تو اُسے تکلیف ہو گی تجھے پتہ ہے نہ

تو اس کے بس دو راستے ہے یا تو تُو روحا کا پیار

اپنا لیں

یا پھر تُم دونوں تکلیف سے گزرو گے

!! اور تُو روحا کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا

وہ اتنی بڑی نہیں ہے نہ ہی اتنی سمجھ رکھتی ہے لیکن تُو تو

عقلمند ہے نہ پھر سوچ سمجھ کر فیصلہ لے

دیکھ میں تجھے تیرے کسی فیصلے پر فورس نہیں کرونگا

لیکن مائم تیرا فیصلہ صرف تیری زندگی کا فیصلہ

نہیں کریگا بلکہ تیرا اک فیصلہ روحا کی زندگی کا

بھی فیصلہ کریگا

تُونے اُسے بچپن سے کسی کانچ کی گڑیا کی طرح

رکھا ہے اور تُو جانتا ہے نا کانچ کتنا نازک ہوتا ہے ذرا سا

ٹھوکر لگے گی اور ٹوٹ کر بکھر جائیگا

اسی طرح روحا بھی کانچ کی گڑیا ہے جسے

!!! نازو سے تُونے خود پالا ہے

سوچ سمجھ کر فیصلہ لینا مائم تو سمجھ رہا ہے نہ ؟؟

میر نے سمجھآنے کے بعد اُس سے پوچھا

مائم بلکل میر کی باتوں کی گہرائیوں میں تھا

بھائی میں روحا سے وہ پیار مر کر بھی نہیں کر سکتا

میں نے اگر ایسا سوچا بھی نا تو ندامت سے

میری سانس بند ہونے میں اک لمحہ نہیں لگے گا پلز

بھائی

مائم اس قدر بے بسی سے بولا کے میر اُس کی

تکلیف دیکھ سانس روک گیا تھا وہ اپنے بھائی کو ایسے

نہیں دیکھ سکتا تھا

بتا کیا چاہتا ہے

میر نے اُس کی شرٹ کے اوپر کے بٹن

بند کرتے پیار سے پوچھا

بھائی میں اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا لیکن اگر ایسا ہوتا

رہا تو میں تکلیف سے مر جاؤں گا

مائم۔۔اُس کی بات پر میر نے سختی سے اُسے پُکارا جو بار بار

اپنے مرنے کی بات اپنے بھائی کے سامنے کر رہا تھا

بھائی۔۔مائم فوراً میر کے سینے سے لگا تھا

وہ بچوں کی طرح اپنی اٹھائیس سالا زندگی میں رو رہا تھا

اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے وہ روحا کو تکلیف

میں نہیں دے سکتا تھا

مائم مت رو میری جان میرا دل بند ہو جائے گا۔۔اُسے

اس طرح روتے

دیکھ میر تڑپ کر بولا میرا اک مضبوط شخص جو سفاک تھا سخت سنجیدہ

طبیعت کا مالک

وہ اپنے بھائی کے رونے پر تڑپ گیا تھا کیونکہ مائم

میں جان بستی تھی میر کی

کتنی دیر میر اُس کی پشت تھپتھپاتے اُسے ریلیکس کرنے

لگا یہ بات صاف تھی مائم اپنے بچے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا

اسلئے اس کی تکلیف سوچ مائم

اذیت سے اپنے قیمتی انسوں زندگی میں پہلی بار بہا رہا

تھا یہ گھڑی مائم کیلئے بہت مشکل تھی

وہ اپنے بچے کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا پھر کیا کرتا وہ

ب۔ بھائی اب بس آک طریقہ ہے

مائم اب سرخ آنکھوں کے ساتھ بولا انسوں اب نہیں تھے

وہ صاف کر چکا تھا کیونکہ وہ میر کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا

مائم دیکھ سکتا تھا کے اُس کے انسوں اُس کے

!! بھائی کو تڑپا رہے ہیں

کیا؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

ب۔ بھائی شاید آپ کو میرا یہ فیصلہ پسند نہ ائے لیکن

وعدہ کر آپ اس میں میرا ساتھ دینگے

مجھے اس فیصلے پر نہیں روکے گئے

!!! وعدہ کرے

مائم جانتا تھا اُس کا فیصلہ سننے کے بعد میر نے صاف

انکار کرنا ہے اسلئے پہلے ہی وہ وعدہ لے رہا تھا

میر نے اُسے خاموشی سے گھورا

بھائی پلز۔۔۔مائم نے منٹ بھرے لہجے میں کہا

دیکھ مائم اگر تیرا فیصلہ ماننے والا جائز ہوا تو

ورنہ مجھ سے کوئی اُمید مر رکھیو کے میں تجھے کچھ

غلط قدم اٹھانے دونگا

میر نے اُسے حکم دار لہجے میں جواب دیا

وہ جانتا تھا فیصلہ کوئی ایسا ہے جو میر منع کریگا تبھی مائم

پہلے وعدے لے رہا ہے

بھائی میں جانتا ہوں آپ راضی نہیں ہونگے

بلکہ کوئی اس فیصلے پر راضی نہیں ہوگا

لیکن یہی صحیح ہے بھائی اس کے علاوہ میرے پاس

کوئی راستہ نہیں

مائم بے بسی کی آخری حد پر تھا

بول کیا فیصلہ ہے؟؟

میر سنجیدگی سے بولا

جب مائم نے میر کا چہرہ دیکھا جو سنجیدگی سے اُس کے بولنے

کے انتظار میں تھا

مائم نے اک گہرا سانس لیا وہ جانتا تھا سننے کے بعد

میر کا ریکشن اچھا نہیں ہونے والا

بھائی میں ہمیشہ کیلئے امریکا جانا چاہتا ہوں

مائم میر کے چہرے پر نظریں جمائے بولا جب کے

اُس کی بات پر میر کے چہرے پر سخت

تصورات پھیلے تھے

تُجھے پتہ بھی ہے کیا بول رہا ہے تُو؟؟ میر نے سخت لہجے

میں استفسار کیا

بھائی یہی صحیح ہے میں یہاں رہا

تو روحا سے نظریں نہیں ملا پاونگا اور وہ میرا نظر انداز

کرنا برداشت نہیں کر پائی گئی اسلئے یہی صحیح ہے کے

اک بار ہی میں دور چلا جاؤں تا کے اُسے اک بار

تکلیف ہونا کے ساری زندگی

مُائم دیکھ میں تُجھے اس کی اجازت نہیں دونگا

تُجھے پتہ ہے ماما بابا کو پتہ لگے گا تو اُن پر کیا گزرے

گی تیرے بغیر گھر گھر نہیں لگے گا

تُو ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے سب سے دور جانے کا

میر سخت لہجے میں بولا لیکن لہجے میں پریشانی بھی تھی

بھائی آپ تو سمجھے میری تکلیف

میں جانتا ہوں میں اپنا آپ فراموش کر جاونگا

اگر یہاں رہا تو

مائم اگے بڑھتا میر کا ہاتھ تھامے بے بس لہجے میں بولا

مائم تُو پاگل ہے کیا اتنی جلدی کوئی فیصلہ

نہیں لیا جاتا دیکھ جذبات میں آکر کوئی ایسا قدم

مت اٹھا جس سے پورے گھر کو تکلیف ہو

سوچ سمجھ کر فیصلہ لے

میر نے اُسے تحمل سے سمجھایا میر جانتا تھا اُس کا اک

فیصلہ سب کی زندگیوں پر اثر کر سکتا ہے

کیونکہ سب مائم سے بہت محبت کرتے ہیں

اور مائم کے جانے کی بات سب کو دکھ پہنچاتی

صائمہ بیگم اُس کی ماما جن کی جان اپنے بیٹوں

میں بستی ہے ان کا کیا ہو گا اسلئے میر اسے کوئی غلط

فیصلہ لینے نہیں دے سکتا تھا

پہلے ہی اپنے کام کی وجہ سے میر دس

سال بعد گھر ایا تھا اپنی ماما کی تڑپ وہ جانتا تھا

اور دوسرا میر خود مائم کو دور جانے نہیں دے سکتے تھا

کیسے وہ اپنے بھائی کو جس میں اُس کی جان بستی تھی

اُسے جانے دیتا

ابھی آگے بات ہوتی کے میر کا فون بجا

میر نے موبائل نکالتے دیکھا سامنے روحا کا نام

جگمگا رہا تھا

دیکھ روحا کی کول آ رہی ہے۔۔میر نے کہتے

فون کان سے لگایا

میر بھائی۔۔۔۔مان

روحا نے فوراً فون کان سے لگاتے نم آواز

میں مان کے بارے میں پوچھا

روحا گڑیا مائم میرے ساتھ ہے اُس کا موبائل آف ہو گیا

تھا ہم ابھی آرہے ہے گھر

میر نے نرمی سے کہا

میر بھائی پلز مان سے میری بات کروادے

مجھے اُن کی بہت یاد آرہی ہے

اُس کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا

میر نے فون اسپیکر پر کر دیا تھا تاکہ مائم سے سن سکے

روحا اُس کی غیر موجودگی میں کیسی تڑپ محسوس کرتی ہے

فون سے اتی روحا کی آواز خاص کر اُس کی

نم آواز میں کہے الفاظ سن مائم نے کرب سے

آنکھیں میچ کر میر کو فون بند کرنے کا اشارہ کیا

وہ مزید اپنے بچے کی نم آواز نہیں سن سکتا تھا

اور اس سے بات مائم سے ہوتی نہیں

روحا مائم تو اپنی گاڑی میں ہے گڑیا

ہم بس گھر آ رہے ہیں

مائم کو آنکھیں میچ دیکھ میر روحا سے مخاطب ہوا

او کے بھائی آ جائے آپ لوگ جلدی میں تب مان سے مل لونگی

او کے گڑیا

میر نے کہتے فون رکھا

اور مائم کو دیکھا جو اپنے چہرے پر ہاتھ

پھیرے اب خود کو ریلیکس کرنے کیلئے اِدھر ادھر

ٹہل رہا تھا

میر نے دونوں کی حالت سوچ

!!!اک سرد سانس ہوا کے سپرد کی تھی

مائم تُو خود بھی اذیت میں ہے اور روحا بھی تیرے
بغیر تکلیف میں ہے تو کوئی فیصلہ جلد بازی میں لے کر
دونوں کیلیے مزید تکلیف کی وجہ نہیں بننے دینا
میر مائم کے قریب آتا بولا

ب۔ بھائی مجھے باہر ملک جانے دیں
میں یہاں روحا سے نظریں نہیں ملا سکونگا
اک گھر میں رہتے ہوئے سامنا ضرور ہو گا بھائی
پلز مجھے باہر جانے دیں
مائم منٹ بھرے لہجے میں بولا وہ جانتا تھا میر کی اجازت ہو گی
تبھی وہ جا سکے گا
مائم تُو پھر سے وہی بات کر رہا ہے میں منع

کر چکا ہُوں نا۔۔۔ پھر ؟

میر سخت لہجے میں بولا

بھائی آپ کو میری قسم آپ مجھے نہیں روکے گے

مائم میر کا ہاتھ اپنے سر پر رکھ اپنی قسم دے چکا تھا

مائم ؟؟؟؟

میر نے بے یقینی سے مائم کو دیکھا

بھائی میں نہیں رہ سکو نگا یہاں میں تکلیف سے

جی نہیں پاؤ نگا

مائم کے الفاظوں میں تکلیف تھی اور دوسری مائم قسم

دے چکا تھا

مِیر نے اک بے بس نگاہ مائم پر ڈالی

تُجھے قسم نہیں دینی چاہیئے تھی

میر نے گہرا سانس بھر کر خفگی سے مائم کو دیکھا

بھائی پلز مجھے جانے دیں میں بہت تکلیف میں ہُوں

میرے یہاں دل میں بہت درد ہو رہا ہے سوچ سوچ کر میں پاگل

ہو رہا ہُوں

مائم کا لہجہ مکمل ٹوٹا ہوا تھا

بھائی۔۔آپ میری جان ہے آپ ایسے خفا ہونگے تو

میں مزید تکلیف برداشت نہیں کر پاونگا

میر کو خفگی سے خود کو دیکھتا پا کر مائم

تڑپ کر بولا

جب میر نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا

ٹھک ہے اگر تیرا یہی فیصلہ ہے تو یہی صحیح

اُس کی قسم کے آگے میر کچھ نہیں بول سکا یقیناً

اگر ابھی بیچ میں قسم نا اتی تو ایسا کبھی نہیں ہوتا

اور قسم بھی مائم نے اپنی دی تھی جسے میر کبھی نہیں توڑ سکتا تھا

تھینک یو بھائی ہر قدم پر باپ بن کر میرا ساتھ

دینے کیلئے مائم نم آنکھیں سے کہتا شدت سے میر کے

سینے سے لگا تھا

مائم تُو کیا اپنے فیصلے پر بختا ارادہ بنا چکا ہے ؟؟

میر نے پوچھنا چاہا

بھائی یہی صحیح ہے میرے دور جانے سے سب

ٹھک ہو جائیگا

اور روحا؟؟ میر نے مائم کی آنکھوں میں دیکھ کہا

وہ بھی ٹھک ہو جائیگی بھائی میں جانتا ہوں میرے

جانے کا اُسے دکھ ہو گا

لیکن کچھ دنوں کا دکھ ٹھک ہے ساری زندگی

کے دکھ کے مقابلے میں

بھائی آپ ابھی گھر پر کسی کو نا بتانا جب میں چلا

جاؤں تب پتہ چلے تو ٹھک ہے میں نہیں چاہتا کوئی مجھے

روکے اور ماما کا رونا میں نہیں دیکھ سکتا

مائم صائمہ بیگم کے بارے میں سوچ کر ب سے بولا

مائم میری جان میرا شیر بس اتنا کمزور مت پڑھ

اس طرح اپنے قیمتی انسوں اور مت ضایع کر

تیرا فیصلہ یہی ہے تو یہی ہو گا

میر کرب سے بولا کیونکہ وہ مائم کی تکلیف مزید بڑھانا

نہیں چاہتا تھا

میر نے سوچ لیا تھا کچھ مہینوں بعد جب سب ٹھک

ہو گا تو وہ مائم کو واپس بلا لیگا

بھائی کل صبح کی میری فلائٹ بک کرنی ہے میں نے

مائم کچھ دیر بعد بولا

میں کرتا ہوں۔۔ میر نے فون نکالا

اسلام علیکم جی سر۔۔اگے سے ادب سے کہا گیا

وعلیکم السلام کل صبح کی پہلی امریکہ جانے والی فلائٹ بک

!!کرواؤ

اوکے سر بہتر

آگے سے سعد نظریں جھکائے بولا جیسے میر اُس کے

!!! سامنے ہو

میر نے فون بند کرتے اب واپس اپنی توجہ

مائم کی جانب کی

مائم رات ہوتی جارہی ہے چل گھر

میر ہاتھ میں پہنی گھڑی پر وقت دیکھتا بولا

ب۔ نہیں بھائی گھر نہیں جاؤنگا میں

مائم نے نفی میں سر ہلایا

جس پر میر نے گہرا سانس لیتے مائم کو دیکھا

اچھا ٹھک ہے پریشان نا ہو فارم ہاؤس چلتے ہے

میر نے مائم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کہا جب

مائم نے اسباب میں سر ہلایا

دونوں گاڑی میں آکر بیٹھے جب میر نے گاڑی فارم ہاؤس کی

جانب بڑھائی

تیس منٹ کا راستا تے کر کے گاڑی

بڑے الشان فارم ہاؤس کے آگے رکی

یہ میر کا فارم ہاؤس تھا جس کے بارے میں بس مائم جانتا تھا

میر یہاں بہت کم اتا تھا یہاں کا خیال رکھنے

کیلئے ملازم تھے جو بہت اچھے سے اپنا کام کر رہے تھے

فارم ہاؤس باہر سے جیتنا بڑا اور

خوبصورت تھا اندر اُس سے کئی زدہ قیمتی خوبصورت

اور نہایت بڑا تھا ہر چیز بہت ترتیب سے

رکھی گئی تھی جو نہایت قیمتی نظرار ہی تھی

میر مائم دونوں اندر کی جانب بڑھے

جاارام کر کل صبح چھے بجے کی فلائٹ

ہے تیری میر موبائل میں کنفرم ہوا ٹکٹ دیکھ بولا

جس پر مائم اسباب میں سر ہلاتا تھکا ہارا اپنے کمرے کی جانب

بڑھا تھا جب

پیچھے میر نے اُس کی جاتی پشت دیکھی

میں جانتا ہوں تُو تکلیف میں ہے

لیکن تیرا دور جانا تُم دونوں کو تکلیف دے گا تُو کیوں

نہیں سمجھ رہا

خیر قسم دے کر تو تُو نے اپنا فیصلہ من والیاں

میر اُس کی پشت دیکھ سوچ رہا تھا

میر پریشان تھا مائم رو حاد ونوں کے بارے میں سوچ کر

مائم کی دی گئی قسم نے سب کچھ روک دیا تھا

کچھ دیر وہی کھڑے رہنے کے بعد میر

ملازم سے کافی کا بولتا اب اپنے کمرے کی جانب

اوپر بڑھا تھا

اور ساتھ مائم کا پورا سوٹ کیس تیار کرنے کو بھی بول

چکا تھا کیونکہ سب کچھ نیا تیار کرنا تھا وجہ مائم کا سارا

سامان اُس گھر پر تھا !!

دوسری جانب روحاکب سے اپنے مان کا

انتظار کر رہی تھی

وہ زمین پر بیٹھی بیڈ سے ٹیک لگائے

انتظار میں تھی اُس نے دو تین بار میر کو کول کرنے

کا سوچا لیکن پھر بار بار تنگ نہ کرنے کا سوچ وہ خاموش

ہو جاتی

مان آپ کب آئینگے مجھے آپ کی بہت یاد

ارہی ہے اپنے فون کے والپیپر پر مان کی تصویر

کو دیکھ وہ بھرائی آواز میں بولی

کتنی دیر وہ نم آنکھوں سے مسکراتی اپنے مان کی

خوبرو وجاہت سے بھرپور تصویر دیکھتی رہی

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزرتا

گیا اٹھ سے نو

نو سے دس پھر دس سے گیارہ

!! اور آخر پوری رات

روحا بیڈ سے ٹیک لگائے اپنے گھٹنوں پر اپنا سر

رکھے بیٹھے بیٹھے سو چکی تھی

انتظار کرنا کتنا تکلیف دا ہوتا ہے نہ

اور خاص کر اُس شخص کا جس سے آپ بے پناہ

محبت کرتے ہو جس میں آپ اپنی دنیا دیکھتے ہو

وہ انتظار کیسا ہوتا ہے کوئی مان کی گڑیا سے

اک بار پوچھتا تو سہی

میر اوپر اتے کمرے میں داخل ہوا

میر جب بھی فارم ہاؤس آتا تھا اسی کمرے میں

رہتا تھا

میر فریش ہو کر شاور لیتا ایا

یہاں میر کے تمام کپڑے اور ہر چیز موجود تھی

بلیک ٹراوزر اور بلیک شرٹ میں

میر کی گوری رنگت چاند کی چھلک رہی تھی

اپنے بالوں کو سکھاتے

اُنہیں ماتھے پر بے ترتیبی سے چھوڑتے

میر بیڈ سے اپنا موبائل اٹھاتا بالکنی میں داخل ہوا

موبائل کھولتے میر نے ابرش کو کول ملای

ابرش جو سونے کیلئے لیٹ رہی تھی موبائل

کو بجتا دیکھ اٹھا کر دیکھنے لگی

میر اور ابرش نے اج تک کبھی اپنا نمبر شیئر نہیں

کیا تھا اسلئے ابرش کے پاس میر کا نمبر سیو نہیں تھا

لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کے میر کے پاس

!!ابرش کا نمبر پہلے بھی نہیں تھا

کسی نمبر سے کول اتے دیکھ ابرش نے کچھ سوچتے

ہوئے فون اٹھایا حالانکہ ابرش نمبر سے

اتی کو لز اٹھاتی نہیں تھی لیکن نجانے کیوں دل نے شدت سے

فون اٹھانے کی تمنّا کی تو بے اختیار اٹھالیا

ہیلو السلام علیکم جی کون؟؟

ابرش نے سلام کرتے سیدھا پوچھا جب کے مقابل
میں کھڑے میر نے موبائل بلوٹوتھ سے کنیٹ
کرتے دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالے
تھے
وعلیکم السلام سوئی کیوں نہیں اب تک؟؟
میر کی گھمبیر آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی
جب ابرش کے ہاتھوں سے موبائل چھوٹا
میر کی آواز سن کر ابرش کی سانسیں بے ترتیب
ہونے لگی تھی ابرش نے گہرے گہرے سانس
لیتے موبائل اٹھایا اور واپس اپنے کان سے لگاتے آنکھیں بند کی
کیا تمہیں اک بار میں میری بات سمجھ نہیں آتی؟
اُسے خاموش دیکھ میر نے ابرو اٹھائے استفسار کیا
م۔میں۔۔۔ابرش نے کچھ بولنا چاہا

ہاں میں ؟؟اُس کے رکنّے پر میر نے نفی میں سر ہلایا

ابرش جو غصے سے کچھ بولنے والی تھی اب

میر کا غصّہ یاد کرتی اُس کی زبان کو بریک لگی تھی

اچھا یہ بتاؤ دوبارہ تو کوئی فضول حرکت نہیں کی جو

تُم شام میں کرنے چلی تھی

میر تنزکرتا بولا جب ابرش نے اپنی حرکت یاد کرتے

شرمندگی سے نظریں جھکائی

کچھ بولو گی یا خاموش رہنے کی قسم

کھائی ہے اُس کے خاموش رہنے پر میر نے سرد سانس

لیتے پوچھا

ن۔ نہیں کیا میں نے کچھ

اخر ابرش کی آواز بھی میر کو سنائی دی

ویری گڈ!!اور اگر سوچتی بھی خود کے ساتھ

ایسا ویسا کرنے کا تو اُس سے پہلے میں ہی تمہاری جان
نکال دیتا پھر بعد میں تُم فضول حرکتیں کرتی رہتی

ابرش کی حرکت یاد کرتے میر کا غصہ
اک بار پھر ساتھ آسمان تک پہنچا تھا
جب کے میر کی بات پر ابرش نے خوف سے حلق
تر کیا

م۔میر۔۔میر کے غصے کی آواز سن ابرش نے پُکارا
وہ جتنی مضبوط ہو جائے لیکن میر کے سامنے وہ خود کو
کمزور محسوس کرتی تھی نجانے کیوں ابرش سمجھنے
کی کوشش کر رہی تھی

فرمایئے
میر غصے سے بولا اور غصّہ ابرش کی حرکت پر تھا
ائی ایم س۔ سوری ابرش نے نظریں جھکائے

کہا

کس بات کیلئے؟؟؟میر جانتا تھا لیکن پھر بھی پوچھا

ش۔شام میں

ابھی اُس نے اتنا بولا تھا جب میر سمجھ چکا تھا کے شام

میں جو وہ کرنے جا رہی تھی اُس پر شرمندہ ہے

سوری کی ضرورت نہیں آئندہ تُم ایسا کرنے کا سوچو

گی بھی نہیں میں جانتا ہُوں

آپ نے مجھے فون کیوں کیا ہے

فوراً سنجیدگی سے بولی

تمہیں کیا لگتا ہے کس لیے کیا ہو گا؟؟اُس کی سنجیدہ

آواز سن میر کے عنابی لب دھیما سا مسکرائے تھے

مجھے فون میں کریے گا

آپ جس سے محبت کرتے ہے اسے

برا لگے گا

اور میں آپ کی کچھ نہیں لگتی نا پھر کیوں بات کر رہے

ہیں آپ مجھ سے

کیونکہ ابرش بی بی تُم میری کزن بھی ہو

میر نے کندھے اُچکائے

صرف کزن ہی تو بنایا ہے آپ نے شکر ہے اس

رشتے کو نہیں چھینا آپ نے مجھ سے

آپ کا وقت جس سے آپ محبت کرتے ہے اُس کے لیے

ہے اُسے وقت دیں ورنہ اُسے برا لگے گا

ابرش نے یہ الفاظ کیسے ادا کیے تھے کوئی اس سے

پوچھتا

ہمم۔۔

بات تو تُم ٹھک کہے رہی ہو لیکن وہ کیا ہے نہ

جس سے میں محبت کرتا ہوں وہ حد سے زدہ مجھ

سے پیار اور بھروسہ کرتی ہے تو اُسے

برا نہیں لگتا

میر کی بات پر مقابل ابرش کے دل لذرا اٹھا تھا

ظاہر ہے آپ سے محبت کیسے نا کرتی

آپ ہے ہی بلکل مکمل ابرش نے دل میں سوچا تھا

وہ لڑکی کتنی خوش نصیب ہے نہ جس سے

آپ نے محبت کی ہے

ابرش حسرت سے بولی لیکن آنکھیں سرد تھی

!!! شاید وہ اپنا آپ فراموش کر رہی تھی

اُس کا تو پتہ نہیں لیکن میں بہت خوش نصیب ہوں جو

مجھے وہ ملی میر پر سکون لہجے میں بولا

اب ہو گا فون بند۔۔ میر نے دل میں سوچا اور اگلے لمحے

وہی ہوا ابرش نے فوراً گول کٹ کی جسے دیکھ

میر اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے دلکشی سے مسکرایا

دوسری جانب ابرش نے فون بند کرتے

سرخ آنکھوں کو بند کر کے کھولا

وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھنے لگی

کیا وہ مجھ سے زدہ خوبصورت ہے ظاہر ہے ہو گی

اخر میر کی پسند جو ہے

شیشے میں اپنے خوبصورت چہرے کو دیکھ جذبات سے آری

آنکھوں سے سوچ رہی تھی

کاش میر مجھ سے محبت کرتے

تو میں دنیا کی سب سے نصیب والی لڑکی ہوتی

خود کو آئینے میں کتنی دیر وہ دیکھتی رہی

اور کب تک ابرش تُو خود کو بے مول کریگی؟؟

اُس کے ضمیر نے حرکت لیتے اُسے پُکارا

میں کیا کروں؟؟ میں نے اُس رت عہد کیا تھا اب کبھی

جذبات کے دائرے میں نہیں آؤنگی

لیکن میں اپنے عہد پر میر کے سامنے ہار جاتی ہُوں

میں جتنی مضبوط بن لوں لیکن میر کے سامنے

مجھ سے نہیں بنا جاتا

میں اُن کے سامنے خود کو بے بس محسوس کرتی ہوں

ابرش نے اپنی ضمیر کی آواز پر بے بسی سے جواب

دیا جب کے آواز میں بھرائی انا شروع ہوئی تھی

میر کسی اور سے محبت کرتے ہے

خود کو بار بار کمزور کر کے کب تک بے مول کرو گی

میر تمہارے نہیں ہے یہ بات کیوں سمجھ

نہیں اتی؟؟؟

اُس کا ضمیر جیسے اج اُس سے سوال کر رہا تھا

ابرش کی نظریں مسلسل شیشے پر تھی جس میں وہ خود

کو دیکھ رہی تھی

م۔میر میرے نہیں ہے

ہ۔ہاں وہ تو کسی اور سے محبت کرتے ہے

ابرش کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ کر گرے تھے

بلکل صحیح میر تمہارا نہیں ہے مضبوط بن جاؤ ابرش

بار بار اپنے قیمتی انسوں ایسے بے مول مت کرو

ہ۔ہاں اب میں اپنے انسوں بے مول نہیں کرونگی

میر میرے نصیب میں نہیں ہے اس بات پر میں یقین

کرونگی ابرش نے انسوں صاف کرتے

بختا لہجے میں کہا

اچھی بات ہے سچائی سے دور بھاگو گی تو مزید تکلیف

ہو گی اسلئے یہ سچ قبول کر لو

ابر ش نے آنکھوں سے انسوں صاف کیے
پھر اپنا بے ترتیب حلیہ دیکھا وہ کہی سے بھی وہ ابر ش
نہیں لگ رہی تھی ابر ش فوراً شاور لینے
گئی دس منٹ میں باہر اتے اُس نے اپنے بال سکھا کر
بال بنائے
وہ طور ہوتی اب شیشے کے سامنے کھڑی تھی
اب وہ پھر سے پہلی والی ابر ش لگ رہی تھی
آئندہ سے میں بلکل پہلی والی ابر ش بن کر ہی رہو نگی
بس فرق دل کا ہو گا اب میں بن کر دکھاو نگی سفاک
وہ شیشے میں دیکھتی سخت لہجے میں گویا
ہوئی

یک طرف محبت کی تکلیف وہ اندر

چھپا گئی تھی اب بظاھر وہ سفاک بننے جا رہی تھی

جسے کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا جو مضبوط ہو

جو جذباتو سے لڑنا جانتی ہو ہاں وہ ابرش

بن چکی تھی کیونکہ اُس کے ضمیر نے ملامت کی تھی

ابرش دوپٹہ اٹھاتی باہر ائی

اس وقت رات کے دس بج رہے تھے

زیان زیان کہاہے آپ؟؟ابرش نے زیان کو ڈھونڈا

ہاں ابرش۔۔زیان امنہ بیگم کے کمرے سے نکل

رہا تھا کیونکہ امنہ

بیگم نے زیان کو کسی کام سے بلایا تھا

میرا مائنڈ تھوڑا ڈسٹرب ہے کہی باہر

چلے؟؟ابرش کھلی فضا میں سانس لے کر تھوڑا اپنا

دماغ باہر کی فضا میں لگانا چاہتی تھی تا کے

وہ مضبوط بننے میں کامیاب ہو سکے باہر جائیگی باہر چیزوں میں

مصروف رہے گی

او کے چلتے ہے۔۔زیان نے اسباب میں سر ہلایا

ابرش خود سے جنگ لڑ رہی تھی

وہ میر سے عشق کرتی تھی اور ہمیشہ کرتی رہیگی لیکن

اب وہ خاموش محبت کرنے والی تھی باہر سے

جذبات سے آری جب کے اندر جذبات سے

بھرپور ابرش بنے

میر کسی اور سے محبت کرتا ہے اس بات پر اُس

نے یقین کر لیا تھا اسلئے اب وہ میر کے سامنے بھی

کمزور نہیں پڑھ سکتی تھی

پہلے وہ یقین نہیں کرنا چہار ہی تھی کے میر کسی اور کا ہے

لیکن اب اُس کے ضمیر نے اُسے یقین دلا دیا

تھا

اُس رات کیا عہد اصل میں اج شروع ہوا

!!!!! تھا

ابرش اور زیان دونوں باہر کی جانب بڑھ

چکے تھے

ابرش امنہ بیگم کو بتا کر اچکی تھی

زیان آگے کا کیا پلین ہے ؟؟

ابرش نے خود کو باتوں میں اُلجھایا

بس یار یونیورسٹی کا رزلٹ آجائے پھر بابا کے ساتھ

اُن کے آفس جاؤنگا

پلین تو میرا واپس لندن جانے کا تھا لیکن بابا

کہتے اب بڑے ہو گئے ہو آفس جوائن کر لو

اوہ گڈ ویسے ٹھک ہے آفس جوائن کرے آپ کیونکہ

لائف میں اسٹیبلش ہونا بہت ضروری ہے

ابرش جواباً بولی

ہاں یار اب میں جانے کا بول رہا تھا لاہور واپس

گھر لیکن خالا بول رہی ہے رک جاؤ یونیورسٹی کے

رزلٹ تک

اب دیکھو کیا بنتا ہے

زیان نے گہرا سانس لیا

تُم بتاؤ کیا پلین ہے فیچر کا؟؟؟ زیان اُسے دیکھ

بولا اور ساتھ ڈرائیونگ بھی کر رہا تھا

میرا کچھ خاص نہیں یونیورسٹی ابھی آف ہے جب

چھٹیاں ختم ہو گی تو شروع کر دونگی جانا

ابرش نے کندھے اُچکائے

بس؟؟کوئی فیوچر پلین نہیں زیان حیرت سے بولا

ہاں ابھی سوچا نہیں سوچ لونگی پہلے پڑھائی پوری

ہو جائے ابرش دھیما سا مسکرائی

جس پر زیان بھی اسباب میں سر ہلاتا باتیں کرنے لگا

راستے میں باتیں جاری تھی

کوئی نہ کوئی بات نکلتی رہی تھی

گاڑی آئسکریم پولر کے پاس روکتے زیان نے آئسکریم لی

ابرش نے منع کیا کے وہ بس باہر کھلی فضا

میں ائی ہے اُسے کچھ نہیں کھانا لیکن زیان نے بھی کھل وا

!!!کر دم لیا

مائم کی رات ایسے تیسے کر کے گزر

گئی تھی ابھی صبح چار بجے ہی اُس کی آنکھ لگی تھی

اور چھے بجے کی فلائٹ تھی

میر ہمیشہ کی طرح صبح چار بجے اٹھ کے جم کر رہا تھا
گھڑی میں وقت دیکھتے میر نے سعد کو پُکارا

سعد

میر تولیا اپنے کندھے پر رکھتا بولا کیونکہ میر جم سے
فری ہو چکا تھا

یس سر۔۔ سعد دوڑنے کے انداز میں ایا

جاؤ مائم کو اٹھاو فلائٹ ہے مائم کی

میر پانی کا گلاس لبوں سے لگاتا بولا

او کے سر۔۔ سعد فوراً مائم کے کمرے
کی جانب بڑھا یہاں اور بھی بہت سے ملازم تھے
اس کے علاوہ میر کے بھی بہت سے بندے تھے لیکن
سعد ہمیشہ میر کے ساتھ ہوتا تھا میر اپنا ہر ضروری
کام سعد کو دیتا تھا

یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کے میر سعد پر بھروسہ

کرتا تھا وہ اُس کا بھروسے دار بندہ تھا

کچھ دیر بعد سعد واپس جم ایریا کی جانب ایا

سر۔۔ سعد نے نظریں نیچے کیے پُکارا

میر جو موبائل میں کچھ کر رہا تھا اب نظریں اٹھا کر

سعد کو دیکھا

سر میں نے مائم سر کو اٹھایا لیکن وہ کہے

رہے ہیں اُنہیں اور سونا ہے

او کے جاؤ تُم۔۔ میر کی اجازت پر سعد باہر نکلا تھا

میر جانتا تھا مائم تھکا ہوا ہے اسلئے ابھی اٹھنے کی ہمت

نہیں لیکن اک گھنٹے بعد اُس کی فلائٹ تھی

اسلئے میر خود مائم کے کمرے کی جانب بڑھا تھا

میر نے مائم کے کمرے کا دروازہ کھولا جہاں

مائم بیڈ پر الٹا لیٹا تکیہ خود سے لگائے گہری نیند میں

تھا مائم کے چہرے پر تھکان چیخ چیخ کر ثبوت دے رہی

تھی کے مائم ساری رت سویا نہیں

میر نے گہرا سانس لیا کیونکہ مائم گہری نیند میں تھا

اور اُسے اٹھانا بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

لیکن اگر نا اٹھایا جاتا تو فلائٹ مس ہو جانی تھی

اسلئے میر اگے ایا

مائم۔۔ میر نے اُس کے برابر میں بیٹھتے پُکارا

ہمم۔۔۔ مائم نے ہنکارا بھرا

اٹھ جا صبح ہو گئی

بھائی مجھے اور سونا ہے

مائم کی بوجھل آواز سنائی دی

مائم تیری فلائٹ مس ہو جائیگی۔۔ میر کی بات پر مائم نے

جھٹ سے آنکھیں کھولی تھی چند لمحوں میں آنکھوں
سے نیند کو سو دور جا چکی تھی
مائم فوراً اٹھ کر بیٹھا

تھکان کی وجہ سے مائم گہرائی نیند میں سب کچھ
بھول چکا تھا اسلئے اب سب یاد انے پر جھٹ سے
اٹھا تھا
بھائی ٹائم تو نہیں نکلا۔۔مائم نے فوراً گھڑی کی جانب دیکھا
جہاں پانچ بج کر دس منٹ ہو رہے تھے
نہیں نکلا ابھی۔۔میر نے جواباً کہا
اوکے میں فریش ہو کر ریڈی ہوتا ہُوں
بوجھل سا اٹھتا مائم ریڈی ہونے گیا تھا
یہ سب مائم کیلئے بھی آسان نہ تھا اپنی فیملی سے دور

جانا کس کو اچھا لگتا ہے مائم کے ذہن میں اب بھی
روحا اُس کا بچا چل رہی تھی جس سے وہ بہت دور
جا رہا تھا
میر بھی اٹھتا اب اپنے کمرے
میں فریش ہونے گیا تھا کیونکہ جم وہ پہلے کر چکا تھا
اپنے موبائل کو مائم نے اب تک آف رکھا تھا
فریش ہو کے نکلتے مائم نے اپنے موبائل کی سم
نکالی
اور جیسے موبائل آن ہوا سامنے والپیپر پر روحا کو دیکھ
مائم نے کرب سے آنکھیں بند کی
کاش بچے یہ سب نا ہوتا میں آپ کو غلط نہیں
کہونگا غلطی آپ کی نہیں ہے میں جانتا ہوں میرا بچا
کچھ غلط نہیں کر سکتا اور بھائی نے مجھے سمجھایا

ہے کے پیار محبت خود ہوتا ہے انسان کا اختیار

نہیں ہوتا اسلئے میں اپنے بچے کو قصوروار کبھی نہیں کہونگا

لیکن کتنا اچھا ہوتا نا کے یہ سب نا ہوا ہوتا

آپ اب بھی میری نظروں کے سامنے ہوتی میرا

بچا بن کر

کاش میرے ساتھ قسمت اتنا بڑا کھیل نہیں کھیلتی

میرے لیے آسان نہیں اپنے بچے کو تکلیف میں دیکھنا

اسلئے میں جارہا ہُوں

ہمیشہ کیلئے آپ سے دور

تکلیف میں ہُوں میں بہت آپ سے نظریں نہیں

ملا سکونگا مجھے تو آخری بار آپ کو دیکھنا بھی نصیب

نہیں ہو رہا

میں آپ کو بہت مس کرونگا وہاں جا کر میرا بچا

میری گڑیا

جانتا ہُوں تمہارے مان نے تُم سے وعدہ

کیا تھا کے کبھی دور نہیں جاؤ نگا اپنے بچے سے

لیکن مجھے نہیں پتہ تھا قسمت اس راہ پر لا کر مجھے کھڑا کر دیگی

جب میں اپنے اُس بچے سے نظریں نہیں ملا پاونگا

جس میں میری جان بستی ہے

یہ مت سمجھنا کے آپ کا مان آپ کو بھول جائیگا

بھلے اب ہم کبھی نہیں ملے گے لیکن یاد رکھنا

آپ ہمیشہ اپنے مان کے دل میں رہو گی میرا وعدہ ہے آپ

سے میرے بچے کی

جگہ کوئی کبھی نہیں لے سکے گا

امریکہ جا کر میں پاکستان نامی ملک کو بھول جاؤ نگا

کبھی یہاں قدم نہیں رکھونگا

یہاں سے میں اپنے بچے کی یادیں لے کر

جارہاہُوں جنھیں آپ کامان ہمیشہ سمبھال کر رکھے گا

مجھے امید ہے میرے جانے سے آپ کوزدہ تکلیف نہیں

ہو گی کچھ دنوں بعد میرا بچا پھر ویسے ہنستا

کھیلتا ہو جائے یہ میری دعا ہے

اگر یہاں رہتا تو آپ کو میری قریب ہو کر بھی دوری برداشت

نہیں ہوتی

اسلئے دور جارہاہُوں تاکے تسلی تو

ہو کے دوسرے ملک میں ہُوں میری بہت ساری دعائیں

اور پیار میرے بچے کے نام

میری دعا ہے کہ آپ مجھے جلدی بھول کر اپنی

زندگی خوشی سے جیو

روحا کی تصویر دیکھ مائم نم انکھوں سے تڑپ کر بول رہا تھا

میرا پیارا بچہ

اپنے ہاتھ میں پہنا بلکل پتلا سا بلیک بینڈ

دیکھ مائم نم انکھوں سے مسکرایہ

آپ صحیح سوچ رہے ہیں یہ روحا نے ہی مائم کو پہنایا

تھا حالانکہ مائم کو ایسی چیزیں پہننا پسند نہیں تھی وہ تو گھڑی

کے علاوہ ہاتھ میں کچھ نہیں پہنتا تھا

لیکن چونکہ کے روحا نے بڑے مان سے پہنایا

تھا تو مائم کیسے منع کر سکتا تھا

مان اج فرینڈ شپ ڈے ہے)

روحا بھاگتی ہوئی مائم کی جانب اتی بولی

اچھا جی۔۔مائم مسکرایا تھا

مان میں آپ کیلئے فرینڈ شپ ڈے گفٹ لائی ہُوں روحا خوشی

سے چھپچی

تو کیا میں اپنے بچے کا فرینڈ بوں؟؟

مائم نے تجسس سے پوچھا

جی مان آپ میرے مان ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے

دوست بھی ہے روحانے خوشی سے اسباب

میں سر ہلایا

او کے بچے دکھاو پھر گفٹ

مان ہاتھ آگے کرے اور آنکھیں بند کریں

روحانے جلدی سے مائم کی آنکھیں بند کراتے بینڈ

مائم کے ہاتھوں میں ڈالا

مان آنکھیں کھولیں۔۔روحا کے بولنے پر مائم

نے آنکھیں کھولی جہاں اُس کی کلائی میں بلکل پتلا سا بلیک

فرینڈ شپ بینڈ تھا

واؤ ویری نائس مائم مسکرا کر بولا

مان آپ اس کو کبھی مت اتاریے گا اوکے ؟؟

روحا نے تصدیق کی

ہاں میرا بچا بھلا میں اپنے بچے کا دیا گیا تحفہ

اُتار سکتا ہوں ؟؟

مائم نے اُس کے گال تھپتھپاتے پیار سے کہا جب روحا خوشی

(سے اچھلی

مائم وہ لمحہ سوچ نم آنکھوں سے مسلسل

مسکرا رہا تھا جب دروازہ بجنے کی آواز پر ہوش میں ایا

تھا

مائم اس وقت کس تکلیف سے گزر رہا تھا وہ مائم جانتا تھا

جس بچے کو خود بچپن سے پالا تھا اج اسی سے

!!! دور بھیج رہی تھی یہ زندگی اور اُس کے اجب کھیل

مائم باہر نکلا جہاں میر صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ

جمائے بیٹھا تھا جب کے کچھ دوری پر سعد اور تین چار

ادمی نظریں جھکائے کھڑا تھا

بھائی۔۔مائم نے اتے میر کو پُکارا

ہاں ہو گیا ریڈی؟؟؟۔۔میر نے اوپر دیکھا

میر کی بات پر مائم نے اسباب میں سر

ہلایا

میر کھڑا ہوتے مائم کے قریب ایا اور اُس کی آنکھوں میں

دیکھا جہاں صرف تکلیف تھی

مائم اب بھی وقت ہے تُو خود کو دیکھ میری جان

تُو کتنا تکلیف میں ہے۔۔میر نے اُسکا پریشان چہرہ دیکھ کہا

بھائی تکلیف زدہ ہو گی یہاں رہ کر اسلئے

جانا بہتر ہے میں نے سوچ لیا

مائم میر کا ہاتھ پکڑتا پھیکا سا مسکرایا

بھائی میں اب کبھی پاکستان نہیں آؤنگا میں آپ کو

اور گھر میں سب کو بہت یاد کرونگا

مائم شدت سے میر کے سینے سے لگا تھا

مائم اگر تُو نے قسم نا دی ہوتی وہ بھی اپنی

تو میں تُجھے اک انچ ہلنے نہیں دیتا

میر ضبط سے بولا جس پر مائم دھیما سا مسکرایا

جانتا ہُوں بھائی تبھی قسم دی تھی

مائم سر جھٹک کر بولا

مائم تُو سب سے دور رہ پائیگا؟؟ میر بڑے ضبط سے بول

رہا تھا

وہ مائم کو کبھی جانے نہیں دیتا لیکن مائم کی قسم

نے روک رکھا تھا

بھائی مشکل ہو گا میرے لیے یہ سب آسان نہیں ہے لیکن
میں نے یہ فیصلہ درست لیا ہے بھائی کچھ دنوں
بعد سب گھر والے بھی ٹھک ہو جائے گے میں اس چیز
کی دعا کرو نگا مائم گہرا سانس لیتا بولا
سر فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے مائم سر کی
سعد کی آواز پر دونوں نے اک ساتھ گہرا سانس بھرتے اک
دوسرے کو دیکھا تھا
بھائی چلے نکلتا ہُوں میں اللہ حافظ۔۔مائم میر کے سینے
لگا جب میر نے اُسے خود میں بھینچ کر کرب سے آنکھیں
بند کی اُس وقت میر بھی کتنا تکلیف میں تھا کوئی
میر سے پوچھتا اخر اُس کا بھائی اُس کا جگری یار
جا رہا تھا
میں تجھے ایئر پورٹ تک چھوڑنے آرہا ہوں

چل۔۔میر نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

نہیں بھائی آپ گھر جائے میں چلا جاؤنگا ایسے پھر آپ

کو دیکھ میرے لیے جانا مشکل ہو گا پلز

مائم جانتا تھا وہ میر کو دیکھے گا تو وہ کمزور پڑھ

کر نہیں جا پائیگا اسلیے میر کو دیکھ نم آواز میں بولا۔

اور کتنی باتیں منوائے گا اپنی

میر خفگی سے بولا

بھائی پلز مائم نے التجائیں نظروں سے دیکھا

اچھا ٹھک ہے دھیان سے جانا اور پوہوچتے ہی کول

کرنا ٹھک ہے؟؟

میر نے سنجیدگی سے تصدیق کی

جی بھائی اللہ حافظ مائم آخری بار

میر سے ملا

پھر جانے کیلئے بڑھا لیکن پھر قدم روکتے بھاگتے ہوئے

میر کے سینے سے لگا اک انسوں ٹوٹ کر

میر کی شرٹ پر گرا تھا

میر نے بھی آنکھیں بند کر کے اُس کی پشت تھپتھپائیں

اک بار پھر خدا حافظ کرتا مائم میر دونوں باہر

نکلے

مائم کا سوٹ کیس گارڈز پہلے گاڑی میں رکھ چکے تھے

ڈرائیور نے سیٹ سمبھالی جب گاڑی منزل کو

روانہ ہوئی پیچھے میر تڑپ کر اپنے بھائی کو جاتا

دیکھ رہا تھا اتنا مجبور تو زندگی نے کبھی بھی کیا تھا

مائم گاڑی میں پیچھے بیٹھا تھا آگے ڈرائیور

گاڑی چلا رہا تھا جب کے اُس گاڑی کے پیچھے

اک اور گارڈز کی گاڑی تھی کو میر نے سیفٹی کیلئے

ساتھ بھیجی تھی

گاڑی اپنی منزل کو روانہ ہو چکی تھی۔ پیچھے میر بھی

اُداس سا اب گھر کیلئے نکلا تھا

مائم نے گاڑی میں آنکھیں بند کرتے اپنا

سر سیٹ کی پشت پر ٹکایا

مان آپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جائینگے نہ)

نہیں میرا بچا میں بھلا اپنے بچے کو چھوڑ کر جا سکتا بوں

مان اگر آپ کبھی چلے گئے تو

وہ دن تمہارے مان کا آخری دن ہو گا جس دن آپ کا مان

آپ سے دور جائیگا

مان ایسی باتیں نہیں کرے

روحا کی آنکھیں نم ہوئی تھی

نہیں میرا بچا مجھے آپ کی آنکھ میں انسوں برداشت

نہیں تکلیف ہوتی ہے آپ کے انسوں سے آپ کے مان کو

(مائم نے روحا کے انسوں صاف کرتے کہا

مان آپ دنیا کے بیسٹ مان ہے ائی لویو)

ائے لویو ٹو میرا بچا اور آپ دنیا کی بیسٹ گرٹیا

(ہو

مان مجھے آئسکریم کھانی ہے روحا نے معصومیت سے کہا)

نو بلکل نہیں طبیعت خراب ہے دس دن تک کوئی آئسکریم نہیں

مائم نے انکاری کی

مان پلدّز روحا مان کے بازو پر سر رکھے پلز

کو کھینچ کر معصومیت سے بولی

روحا نچے یہ بہت غلط بات ہے مائم نے مصنوعی گھورا

میرے پیارے مان پلزنا۔۔روحا نے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے

کہا

اوکے فائن لیکن صرف ایک

اوکے مان لیکن اک آپ اپنے لیے

لینگے نا اُس میں سے بھی مجھے آدھی دیدیے گا پلز

روحا بڑی بڑی آنکھوں سے مان کو ٹکر ٹکر دیکھ بولی

جب مائم اُس کی معصومیت پر اپنی ہنسی دبا گیا

اوکے میرا بچا لیکن اُس کے بعد بخار کی دوائی کھانا

لازمی تا کے بخار نا چڑھے اور کوئی مے مے نہیں دوائی

لیتے وقت

مائم نے سنجیدگی سے کہا

کیونکہ روحا ہمیشہ میڈیسن لیتے وقت منع کرتی تھی

اوکے میرے پیارے راج دلارے مان پکا

دوائی کھالو نگی آپ اتنے اچھے کیوں ہے مان

روحا شدت سے بولی

کیونکہ میرا بچا اچھا ہے مائم نے کندھے اُچکائے

ہی ہی یہ تو ہے مان۔روحا دانت نکالتے

ہنستے ہوئے بولی

(جس پر مائم کا دلفریب قہقہ لون میں گنجا تھا

مان میں بہت پریشان ہُوں۔۔روحا اپنا ماتھا سہلاتی

پریشانی سے بولی

کیوں کیا ہوا میرا بچا کیوں

پریشان ہے مائم بھی پریشانی سے آگے ایا

مان مجھے رونا آرہا ہے ٹینشن سے روحا کی آنکھوں

میں موٹے موٹے انسوں جمع ہوئے تھے جس پر مائم کی

پریشانی مزید گہری ہوئی

روحانچے بتاؤ مجھے کیا ہوا مائم نے اُس کے آنسوں
صاف کرتے پوچھا چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی

جب کے روحا خاموشی سے رونے کا
شغل فرمارہی تھی

روحانچے آپ جانتی ہو نہ آپ کے انسوں آپ کے مان
کو کمزور کرتے ہے اور کیا آپ چاہتی ہو آپ کا مان
کمزور ہو۔۔
ن۔ نہیں مان روحا نے فوراً نفی میں سر
ہلایا
پھر میرے بچے کو کیا پریشانی ہے
بتاؤ اُس کے مان کے ہوتے ہوئے
میں اپنے بچے کی تمام پریشانی جھٹکے میں دور کردونگا

چلو بتاؤ

مان آپ میری پریشانی حل نہیں کر سکتے

روحا سوں سوں کرتی بولی

ایسا نہیں ہو سکتا اپنے بچے کی پریشانی میں

اک لمحے میں دور کرونگا اور پہلے تو یہ بتائے آپ

کے میرے ہوتے ہوئے پریشانی آپ تک پہنچی کیسے

مائم نے ابرو اٹھائی

م۔مان۔۔روحا نے مان کو دیکھا

جی میرا شہزادہ بتاؤ کیا پریشانی ہے

مان آپ نہیں حل کر پائینگے روحا نے نفی میں سر

ہلایا

روحا میں کہے رہا ہوں نہ بچے بتاؤ مائم اٹل لہجے میں

بولا

مان میری دوست میرب کا برتھڈے ہے اُس کی برتھڈے

پر کیا گفٹ دینا ہے سمجھ نہیں آرہا اسلئے پریشان ہوں

روحابتاتے ہوئے مزید گفٹ کا سوچتی پریشان

ہوئی جب کے اُس کی بات پر مان کو صدمہ لگا

تھا یعنی وہ اسلئے رو رہی تھی

بچے آپ اسلئے رو رہی تھی مائم صدمے میں بولا

دیکھا مان میں بول رہی تھی نا آپ ہل نہیں کر پائینگے آپ

بھی اسلئے حیران ہے نا کیونکہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے

وہ مائم کا حیرت سے بھرا چہرہ دیکھ بولی

مائم نے ہوش میں اتے دوبارہ آنکھیں اُس کی

جانب گھمائی جواب اپنے ہاتھ ماتھے پر رکھے پریشان

بیٹھی تھی

اور آپ کو کیوں لگا کے یہ پریشانی میں دور نہیں کر سکتا

مان اب بھی صدمے میں تھا

مان سیمپل ہے آپ لڑکے ہے وہ لڑکی ہے تو لڑکوں کو لڑکیوں کے

گفٹ اور پسند کے بارے میں کیسے پتہ روحانے کہتے ہوئے

منہ پھلایا تھا

اوکے میرا بچا میرا کا کا شام میں ہم

شاپنگ پر چلنگے

کیا مان سچ میں روحا خوشی سے اچھلی

بلکل سچ میں اپنے بچے کی خوشی دیکھ مائم مسلسل مسکرا

رہا تھا

مان آپ بہت بہت بہت اچھے ہے روحانے مان کا

بازو پکڑتے خوشی کہا تھا

وہ خوشی سے چہک رہی تھی اور مان اُس کی

مسکراہٹ دیکھ مسکرا رہا تھا لیکن شاید اب اُس

(مسکراہٹ کو نظر لگ گئی تھی

مائم سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے سوچ رہا تھا

اور اس منظر کو سوچتے مائم کے لب مسکرائے تھے

جب اگلے لمحے گاڑی کی آوازوں پر اُس نے آنکھیں کھولی تھی

اب مائم کے پاس بس سوچے ہی تھی

مائم نے آنکھیں کھولتے نفی میں سر ہلاتے

کچھ پل گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھا پھر

واپس اپنی نم آنکھیں بند کرتے گاڑی کی پشت

سے ٹیک لگاتے وہ پل یاد کیے تھے جو اُس نے اپنے

بچے کے ساتھ گزارے تھے

میر قریب چھے بجے سکندر ہاؤس میں داخل

ہوا تھا کیونکہ راستے میں کافی وقت لگ چکا تھا

میر اندر جانے لگا تھا جب کچن میں نظر پڑی جہاں ابرش

کھڑی کچھ کر رہی تھی

میر نے پہلے گھڑی میں وقت دیکھا پھر کچن کی

جانب اپنے قدم بڑھائے

اتنی صبح صبح؟؟؟

میر کی گھمبیر پر کشش آواز کچن میں گونجی

تھی جب ابرش جھٹ سے سوچوں سے باہر نکلی پھر سپاٹ

چہرے کے ساتھ کھڑی رہی

میر نے بغور اُس کا سپاٹ چہرہ دیکھا تھا

میں نے کچھ کہا ہے شاید؟؟ میر نے ابرو اٹھائے

اپنے لیے کافی بنا رہی ہوں آپ کو
کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتا دیں نہیں بناتی
ابرش سنجیدگی سے بولی نظریں محض کیٹل پر تھی
جب کے اُس کے جواب اور لہجے پر میر نے اُسے داد
دی تھی
کیونکہ ابرش پہلی شخص تھی جو میر سے ایسے
بات کر رہی تھی
جب کے اس سے بات کرتے ہوئے
میر جو کبھی اپنی بات نہیں دوہراتا تھا وہ بھی اُس
کے ساتھ اپنی بات دہراتا تھا
جہاں کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی اُس کی سرد
نظروں میں تاب لانے کی وہی اج ابرش بی بی شاہ میر سکندر

کو سپاٹ لہجے کے ساتھ الٹے جواب دے رہی تھی

I like your confidence

میر اگے بڑھتا اُسے داد دیتے بولا

جب کے ابرش خاموشی سے چہرے پر سنجیدگی سجائے

اپنی کافی کی جانب متوجہ تھی

نماز میں کیا دعا مانگی کہی خدانخواستہ میرے مرنے

کی دعا تو نہیں مانگ لی میر تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا

جب کے اُسکی بات پر ابرش کا دل تڑپ

ہی تو اٹھا تھا

وہ تو ہمیشہ میر کیلئے دعا کرتی تھی اور یہاں میر

کیا بول چکا تھا دل لذرا اٹھا تھا لیکن چہرا اب تک اُس کا

سپاٹ تھا

مجھے ضرورت نہیں ہے کسی کیلئے بد دعا کرنے کی

نماز عبادت اور ثواب کیلئے پڑھی جاتی ہے اور میں
اپنی عبادت اور ثواب کسی کیلئے غلط دعا کر کے
ضیاء نہیں کرتی
ابرش اعتماد سے بولی اور ساتھ کافی
کپ میں نکالنے لگی
واہ بھئی کیا بات ہے۔۔ میر نے پھر داد دی
ویسے تُم نے پوچھا نہیں کے تمہارا نمبر
میرے پاس کیسے آیا؟؟
میر اگے بڑھتا اُس کے قریب کھڑے ہوئے بولا
میں پوچھونگی تو کونسا آپ بتا دینگے
ابرش کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا جب کے نظریں ہنوز
کیٹل پر

واہ بھئی اتنا کچھ پتہ ہے میرے بارے میں

میر نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

ابرش بنا کوئی جواب دیے اب کافی کا کپ اٹھانے

لگی

دو کپ کس لیے ؟؟؟ میر نے دو کپ دیکھتے نا سمجھی

سے پوچھا

اب اٹھ گیے ہے تو پی لیں ویسے

بھی صبح کافی پیتے ہے آپ

اک کافی کا کپ اُس کی جانب بڑھاتی ابرش اپنا

کافی کا کپ اٹھائے اب کچن

سے جا چکی تھی اُس کا چہرے بلکل سپاٹ تھا

ویری گڈ اُس کی پشت دیکھ میر ہلکی آواز

میں بولا ہ

جو ابرش تو نہیں سن پائی

کچھ دیر وہی کھڑے سوچنے کے بعد

میر بھی کافی کا کپ اٹھاتا اب اپنے کمرے کی جانب

!! بڑھ چکا تھا

!!اُس نے ابرش کے سنجیدہ اور سپاٹ لہجے کو اب تک داد دی تھی

میر اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اُس کا

دل نجانے کیوں گھبرا رہا تھا

خیر میر اپنا وہم سمجھ کر اب کافی پیتا کچھ دیر

موبائل چلانے لگا

پھر کچھ دیر بعد سونے کے غرض سے بیڈ پر گرتا

آنکھیں موند گیا نجانے کیوں اُسے بے چینی ہو رہی تھی

میر کو لگ رہا تھا کچھ غلط ہو رہا ہے

یہ بے چینی یہ گھبراہٹ کوئی عام تو نہیں تھی

خیر میر لیٹا رہا اپنا وہم سمجھ کر

جب کے دوسری طرف روحا کی آنکھ کھلی

وہ اب تک بیڈ کے کونے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی

مان۔۔اُس کے لبوں نے پہلا لفظ ادا

کیا تھا

وہ فوراً اُٹھی اور تیزی سے مان کے کمرے کی جانب

بڑھی اُس نے دروازہ کھولا جہاں سب کچھ تھا

سوائے اُس کے مان کے

وہ آگے بڑھی

مان کیا آپ اندر ہے

اُس نے آواز لگائی لیکن کوئی جواب نا ایا

مان آپ کہا چلے گئے۔۔پورے کمرے میں مان کو نا پا کر

روحا مان کی تصویروں کو دیکھ روتے ہوئے

بولی مجھے آپ کی بہت یاد آرہی ہے مان

وہ تصویر پر اپنا ہاتھ رکھ تڑپ کر بول رہی تھی

مان مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے

بہت ڈر لگ رہا ہے

اُس کے دل میں اک ڈر نے یک دم اپنا بسیرا

کیا جب کے گھبراہٹ نے اسے بھی آگھیرا تھا

آپ ایسے تو مجھے چھوڑ کر کبھی نہیں گیے مان

وہ مان کی تصویروں کو دیکھ اس دے سوال کر رہی تھی

آپ ایسے تو نہیں تھے مان

وہ مان کی تصویر اپنے سینے سے لگاتے روتے ہوئے

بولی

اُسے بہت ڈر لگ رہا تھا نجانے کیوں

کیا یہ کسی انے والے کا خطرے کا ڈر تھا؟؟

!!!شاید ہاں

میں کیا کروں

م۔میر بھائی ہاں اُن سے پوچھتی ہوں

روحا جلدی سے نکل کر میر کے کمرے کی جانب بھاگی

اُس نے گیٹ کھٹکھٹایا میر جو بے چین سا

لیٹا تھا اب اٹھ کر بیٹھا اور انے والے کو اندر

انے کی اجازت دی

روحا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی

بھائی۔۔اُس نے بھرائی آواز میں پُکارا

روحا گڑیا اتنی صبح صبح؟؟میر کھڑا ہوتا اُسے دیکھ بولا

بھائی مان کہا ہے

میر جانتا تھا اُس کا یہی سوال ہو گا

وہ تو میری کول بھی نہیں اٹھا رہے

فون بند جارہا ہے اُن کا اور وہ کمرے میں بھی

نہیں ہے آپ بتادیں پلز کہا ہے مان

اُس کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے

تھے

روحا گڑیا ادھر بیٹھو بچے روتے نہیں

میر نے اُسے صوفے پر بیٹھنے کا کہا جب وہ اسباب میں سر

ہلاتی بیٹھی

ایسے نہیں اُداس ہوتے آپ کے مان کام سے

گیے ہے باہر ملک کچھ دنوں تک اجائینگے

میر نے تسلی دی جب کے روحا نے حیرت سے میر کو دیکھا

م۔مان ب۔ باہر ملک اُس سے بولنا مشکل

ہوا تھا

میر نے اسباب میں سر ہلایا

مان ایسے تو مجھے بغیر بتائے کہی نہیں جاتے

بھائی اُس کی آنکھوں سے موٹے موٹے انسوں گر

رہے تھے

دوسری جانب میر نے تو کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں تھا

لیکن اج روحا کی حالت دیکھ وہ سچ نہیں بتا پا رہا

تھا

بتائے نا بھائی پلز میرا دل بہت گھبرا

رہا ہے آپ میری اک بار بات کروادیں مان سے

میرا دل نہیں مان رہا

وہ اپنے گھبراتے دل کو سمبھال نہیں پا رہی تھی

ابھی آگے بات ہوتی کے میر کا فون بجا

اک منٹ گڑیا

میر کہتا اب اٹھ کھڑا ہوا ڈریسنگ سے

فون اٹھا کر میر بالکنی کی جانب بڑھا

ہاں سعد۔۔ میر نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

میر کا دل زور وسے کسی ڈر کے خدشے سے دھڑک رہا تھا

اور یہ

زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا

ورنہ میر کی تیس سالا زندگی میں

ڈر تو اُس کے آس پاس منڈلانے پر بھی ڈر

جاتا تھا

لیکن یہ کیسا عجیب احساس تھا جو بے وقت

اسے ہو رہا تھا

س۔ سر

سعد کی گھبرائی ہوئی آواز میر کی سماعتوں

سے ٹکرائی اور یہاں دل میں عجیب احساس

دوگنا ہوا تھا

بولو؟؟؟ میر نے پوچھا

سر مائم سر کی گاڑی کا ایکسڈنٹ ہوا ہے

گاڑی کی حالت بہت خراب ہے

مائم سر اور ڈرائیور گاڑی میں موجود تھے ایکسڈنٹ

کے وقت ڈرائیور کی وقت پر موت ہو گئی اور مائم

سر کی حالت بہت خراب ہے اُن کا خون بہت بہے

گیا ہے

اُن کے پورے وجود سے خون پانی کی

طرح بہے رہا ہے ہم اُنہیں ہسپتال لے آئے ہے لیکن

ڈاکٹر کہے رہے ہے کے حالت بہت

نازک ہے اُن کا بچنا بہت مشکل ہے

سعد نے ساری بات میر کو بتائی

اور یہ وجہ تھی میر اور روحا کی گھبراہٹ تھی

جو کچھ غلط ہو جانے کا ڈر تھا

وہ یہ تھا گھبراہٹ اور ڈر کی وجہ سامنے ائی تھی

مقابل میں کھڑا میر سعد کی بات پر سٹل ہوا تھا

کیا بکواس کر رہے ہو میر دھاڑا تھا

مقابل میں سعد خوف سے کانپنے لگا تھا

سعد کہے دو یہ جھوٹ ہے ورنہ میں

آگ لگا دونگا پوری دنیا کو

میر شدت سے دھاڑا تھا اُسے یقین نہیں آ رہا تھا

اور روحا جو صوفے پر بیٹھی تھی اب پریشانی سے

کھڑی ہوئی تھی اُسے بات تو سمجھ نہیں

ارہی تھی لیکن بالکنی کے شیشے بھی میر کی دھاڑ

نہ روک پائیں تھے

میر بھائی اتنا غصے میں کیوں ہے

جاؤں کیا؟؟ نہیں اچھی بات نہیں ہے انتظار کرتی

ہوں وہ واپس صوفے پر بیٹھی تھی

بالکنی کے شیشے سے اندر

میر کی بات کرنے کی آواز نہیں ارہی تھی

بس دھاڑ سنائی دے رہی تھی

میر اک لمحے میں فون بند کرتا باہر

کو بھاگا تھا

میر اتنا تیزی سے ساخت سی حالت میں بڑھا

تھا کے روحا کو کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں ملا

وہ بھائی بولتی کے میر تیزی سے باہر بھاگا تھا

میر گاڑی میں بیٹھا اور تیزی

سے گاڑی ہسپتال کی جانب بڑھائی میر کی سانسیں

بہت مدھم چل رہی تھی

گاڑی چلانا مشکل ہو رہا تھا اک واحد نیا میں

مائم تھا جس کے آگے شاہ میر سکندر بے بس

اور اس کی تکلیف پر کمزور پڑھ سکتا تھا

یا اللہ مجھے کیا ہو رہا ہے

پلز مان سے اک بار میری بات ہو جائے

مجھے بہت عجیب سا ڈر لگ رہا ہے

روحا اپنے دل میں ہوتے درد کو دیکھ بولی

اُسے بار بار مان کا خیال آ رہا تھا

روحا تو اس ڈر سے انجان

تھی کے یہ ڈر کس طرح کی حقیقت بن کر اُس کے سامنے

آئیگا

روحا نے ابرش کے کمرے کا رخ لیا وہ جانتی تھی

ابرش اٹھی ہو گی

اپی میں اندر اجاؤں۔۔

ہاں روحا اجاؤ ابرش جو قرآن شریف پڑھ

کر اٹھ ہی رہی تھی اب اُسے انے کا

بولتی قرآن شریف الماری کے اوپر رکھنے لگی

اپی۔۔روحا نے بھرائی آواز میں پُکارا

جب ابرش فوراً پیچھے مڑی

روحا میری جان کیا ہوا

ابرش فوراً اُس کے پاس ائی جب روحا شدت

سے ابرش کے سینے سے لگی

اور اگلے لمحے شدت سے رونے لگی

ابرش تو اُسے اس طرح روتا دیکھ پریشان ہو گئی تھی

روحا چندہ کیا ہوا ابرش نے اُس کا چہرہ اٹھایا

ا۔اپی مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے سانس نہیں
آ رہی

وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ روتے ہوئے بولی جب کے
اُس کی بات پر پریشانی نے مزید ابرش کو گھیرا تھا

روحا آؤ ہم ماما بابا کو بتاتے ہے ہسپتال چلتے
ہے ابرش نے فوراً اُسے دوبارہ سینے سے لگاتے کہا

ن۔ نہیں اپی وہ مان مجھے چھوڑ کر باہر
ملک چلے گئے کچھ دنوں کیلئے اسلئے ہو رہا ہے
مائم بھائی کہا چلے گئے ؟؟ابرش کو اُس کی بات سمجھ
نہیں ائی تھی

ا۔اپی مان باہر ملک گئے ہے کام کے سلسلے میں
مجھے بتایا بھی نہیں اُنہونے
وہ تو ہمیشہ مجھے بتا کے کہی بھی جاتے تھے

اپی وہ میرا فون بھی نہیں اٹھا رہے اسلئے
مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے
روحا مائم بھائی کو کوئی کام ہو گا میری جان تبھی جلدی
گیے ہے فون میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہو گا
جب موبائل وہ دیکھنگے تو کول کر لینگے اپ کو

پ۔پکا اپی؟؟
اُس نے خود کو تسلی دی تھی

ہاں چندہ بلکل ابرش نے اسباب میں سر ہلایا
روحا بھی خاموشی سے ابرش کے ساتھ بیٹھ گئی
پورے بیس گھنٹے ہونے والے تھے اور روحا نے مائم
کی آواز نہیں سنی تھی
بچوں آپ لوگو نے میرا اور مائم کو دیکھا ہے؟؟
صائمہ بیگم اندر داخل ہوتی بولی کیونکہ دروازہ

پہلے کھلا تھا

بڑی ماما ابھی کچھ دیر پہلے ہی دیکھا تھا میں نے

میر کو وہ اپنے کمرے کی جانب گیے تھے

ابرش کھڑی ہوتی بولی

اچھا لیکن بیٹا میر اور مائم دونوں کمرے میں

نہیں

بڑی ماما ابھی دس منٹ پہلے میں میر بھائی سے

مان کا پوچھنے گئی تھی اُنہونے بتایا مان کچھ ضروری

کام سے باہر ملک گیے ہے پھر میر بھائی کو

کول ائی تھی

کول پر بات کرتے ہوئے میر بھائی غصے

میں تھے پھر پریشانی سے تیزی سے کمرے

سے نکل گئے پھر پتہ نہیں کہا گیے

روحا بھی کھڑی ہوتی سارا کچھ صائمہ بیگم

کو بتانے لگی جب کے روحا کی باتوں پر صائمہ بیگم اور ابرش دونوں

نے پریشانی سے اُسے دیکھا

میر پریشانی سے باہر گیا تھا

مائم باہر ملک چلا گیا وہ مجھے بتائے بنا تو کبھی

نہیں جاتا

اور میر۔۔ میر پریشان تھا اس کا مطلب بات پریشانی

کی ہے صائمہ بیگم نے جلدی سے اپنے فون

پر میر کو کول ملای

میر تیزی سے ڈرائیونگ کرتا جلد سے جلد

ہسپتال پہنچنا چاہتا تھا

میر کے دماغ نے کچھ سوچنے سمجھنے سے انکاری

کی تھی یاد تھا تو بس مائم جس کے

بچنے کے کوئی چانسز نہیں تھے

اچانک فون بجنے کی آواز پر میر ساخت کیفیت سے باہر ایا

میر نے فون دیکھا ہاتھ با قاعدہ

بے جان سے محسوس ہو رہے تھے

میر کی آنکھوں میں اندھیرا چاہنے لگا تھا میر کا چھوٹا

بھائی اُس کی جان اج اس موڑ

پر ہو گا جس کی زندگی اور موت کی ہی خبر نا

ہو گی یہ تو کبھی کسی نے سپنے میں بھی نہیں سوچا تھا

سامنے ماما نام جگمگاتا دیکھ میر

نے دھیرے سے فون کان سے لگایا

میر۔۔میر کہا ہو آپ میری جان صائمہ بیگم

کی آواز میر کے کانوں سے ٹکرائی

ماما۔۔میر کی آواز میں تکلف تھی

جو صائمہ بیگم نے فوراً محسوس کی تھی

اخر اُن کی اولاد تکلیف میں ہو اور اُنہیں محسوس نہ

ہو ایسا کبھی ہو سکتا تھا کیا؟؟

میر بیٹا میری جان کیا ہوا صائمہ بیگم

نے فوراً پوچھا

م۔ماما مائم کا اکسیڈنٹ ہوا ہے

میر نے اک لمحے کیلئے کرب سے آنکھیں بند کی

پھر اگلے لمحے کھول گیا کیونکہ وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا

جب کے صائمہ بیگم کی سانس اک جگہ اٹکی تھی

م۔میر۔۔صائمہ بیگم نے میر کو پُکارا جیسے

اُنہیں یقین نا آیا ہو میر کی بات پر

جی ماما مائم کا ایکسڈنٹ ہوا ہے میں ہسپتال

جا رہا ہُوں ا۔آپ دعا کرے بس

میر بمشکل خود کو مضبوط رکھنے کی کوشش
کر رہا تھا لیکن جس کی خبر تھی وہ اس کی جان تھا
اور جب جسم سے جان نکالی جائے تو جسم بے جان
تو ہوتا ہے
صائمہ بیگم پیچھے کو لڑکھڑائی تھی
جب ابرش اور روحانے اُنہیں تھاما وہ دونوں بھی
پریشان تھی کے ایسا کیا بتایا میر نے
صائمہ بیگم کا چہرہ فق ہوا تھا
وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اور معاملے کو سمجھنے
!!!کی کوشش کر رہی تھی
بڑی ماما کیا ہوا آپ ٹھک ہے
ابرش نے صائمہ بیگم کو سنبھالتے پریشانی سے پوچھا
جب کے صائمہ بیگم کی تو حالت کی کافی ناساز تھی

بڑی ماما۔۔صائمہ بیگم یک دم بے ہوش ہو کر گری
تھی جب ابرش اور روحا اک آواز چلای
روحا جلدی سے ماما کو بلا کر لاؤ
جی اپی۔۔روحا بھاگتی ہوئی امنہ بیگم کے کمرے کی
جانب اُنہیں بلانے کے غرض سے بھاگی تھی
بڑی ماما آنکھیں کھولیں
ابرش تو انکو بے ہوش دیکھ کافی پریشان ہو گئی تھی
میر کی گاڑی ہسپتال کے آگے رکی جب میر
تیزی سے نکلتا اندر کی جانب بڑھا جہاں سامنے ہی
سعد ناخن منہ میں دیئے کھڑا سوچو میں گم تھا
جب کے باکی سارے گارڈز بھی وہی آس پاس
کھڑے تھے
مائم۔۔مائم کہاہے؟؟

میر نے آگے بڑھتے سعد سے پوچھا

س۔ سر آپریشن تھیٹر میں ہے

سعد نظریں جھکائے بولا جب اک زوردار پنچ

اُس کے چہرے پر رسید ہوا

تمہیں اور ان سارے لوگو کو کیوں ساتھ بھیجا تھا؟؟

اسلئے نا کے سات خیریت سے مائم ایئرپورٹ پہنچے

تو کیوں نہیں کی حفاظت

میر اُس کے چہرے پر دھاڑا ایسا لگ رہا

تھا ہسپتال کی دیواریں بھی کانپ اٹھی تھی

س۔ سر ایکسڈنٹ کا بلکل علم نہیں تھا

اچانک گاڑی کا بیلنس آؤٹ ہوا اور گاڑی پل سے

ٹکرا گئی

سعد کے ہونٹ کی کنارے پر خون کی ننھی ننھی

مندے رسنے لگی تھی

ہم سب پیچھے گاڑیوں میں تھے اچانک

یہ سب ہوا جب ہم گیے تو ڈرائیور اور مائم سر

دونوں بے جان حالت میں پڑے تھے

ڈرائیور کی سانسیں چیک کی تو وہ مرا ہوا تھا

لیکن مائم سر کی بلکل دھیمی سانسیں چل رہی تھی اسلئے ہم

اُنہیں فوراً ہسپتال لے آئے

سر مائم سر نے یہ دیا تھا

سعد نے اک بینڈ میر کی جانب بڑھایا

یہ کیا ہے ؟؟ میر بینڈ کو دیکھ بولا

پتہ نہیں سر ہسپتال لاتے وقت آخری بار اُنہوں نے مجھے

یہ تھمایا تھا کچھ بولنا چاہتے تھے لیکن بول نہیں سکے

سعد نظریں جھکائے بولا

میر نے اُس بینڈ کو اپنے سینے سے لگایا

کیونکہ آخری بار اس کے بھائی نے اُسے تمامتھا

پھر ڈاکٹر کو آپریشن تھیٹر سے نکلتے دیکھ

وہ بینڈ جیب میں رکھتا آگے بڑھا

ڈاکٹر مائم کیسا ہے

دیکھے آپ کے پیشنٹ کی حالت حد سے

زدہ خراب ہے آپریشن ابھی چل رہا ہے

لیکن میں آپ لوگوں کو پہلے بتادوں کے امیدیں

مت لگایئے گا بس دعا کرے

کیونکہ ان کے بچنے کے چانسز سو میں سے پانچ پرسنٹ

بھی مشکل سے ہے

انکا خون بہت بہا ہے

کافی دردناک حالت ہے انکی آپریشن

اک گھنٹے مزید چلے گا انتظار کرے

ڈاکٹر کہے کر جانے لگا جب میر کی آواز پر رکا

۔مجھے میرا بھائی بلکل صحیح سلامت چاہیئے

اگر اُسے کچھ بھی ہوا اک کو بھی نہیں چھوڑونگا

اس ہسپتال کو اور تُم سب کو صحیح سلامت

نہیں چھوڑونگا میں

میر اُس کے چہرے پر غرایا جب ڈاکٹر نے خوف

سے حلق تر کیا

س۔ سر پلزرک جائے

میر جو ڈاکٹر کی طرف بڑھنے لگا تھا سعد نے

اُسے تھاما ورنہ بیچارہ ڈاکٹر اپنے الفاظوں پر بے موت

مارا جاتا جب کے یہ تو سچ تھا

لیکن میر کیلئے قبول کرنا مشکل تھا

آپ جائے پلز

سعد نے ڈاکٹر کو کہا جب وہ ڈاکٹر

تیزی سے وہاں سے غائب ہوا

سر آپ کا فون بج رہا ہے میر جو ساخت سا کھڑا تھا

اُس کے بجتے فون کو دیکھ سعد بولا

جب میر نے فون تھامتے کان سے لگایا

میر بیٹا کیا ہوا سب خیریت ہے ؟؟۔ سامنے سے

احمد صاحب کی آواز آئی

نہیں بابا کچھ ٹھک نہیں ہے کچھ ٹھک رہا ہی نہیں ہے

میر کا لہجہ پہلی بار ٹوٹا ہوا احمد صاحب نے محسوس

کیا تھا میر میرا دل بیٹھا جا رہا ہے بیٹا

بتاؤ کیا ہوا یہاں آپ کی ماما بے ہوش تھی

ہوش آگیا ہے لیکن کچھ نہیں بول رہی

احمد صاحب اپنے سینے پر ہاتھ رکھ بولیں

بابا مائم کا ایکسڈنٹ ہوا ہے

ک۔ کیا بیٹا کیسا ہے مائم؟؟

بابا ٹھک نہیں ہے میر ساخت سا کھڑا اک لائن

میں جواب دے رہا تھا

کونسے ہسپتال میں ہو آپ ہم ابھی اتے ہے

میں بولتا ہُوں سعد کو وہ لوکیشن سینڈ کرتا ہے آپ کو

بابا روحا کو یہ بات نہ پتہ چلے ٹھک ہے

میر نے فون رکھتے یاد انے پر بولا

لیکن بیٹا وہ تو یہی میرے سامنے کھڑی ہے

احمد صاحب نے سامنے کھڑی روحا کو دیکھا جو

سٹل کھڑی تھی میر نے گہرا

سانس لیتے فون بند کیا

میر جانتا تھا روحا کیلئے یہ یقین کرنا

بہت مشکل ہونے والا ہے

سعد بابا کو لوکیشن سینڈ کرو ہسپتال کی

میر کہتا اب آپریشن تھیٹر کے شیشے سے اندر کی جانب

دیکھنے لگا

جہاں بہت سارے ڈاکٹرز نے بیچ میں

لیٹے مائم کے وجود کو چھپا رکھا تھا

وہ سب کھڑے تھے اسلئے میر مائم کو نہیں دیکھ

پا رہا تھا بس مائم کا ہاتھ تھوڑا سا نظر آیا

جو خون میں تر تھا وہ دیکھ میر نے کرب سے آنکھیں

بند کی خون دیکھنا میر کیلئے نئی بات نہیں تھی لیکن اج

وہ خون اُس کے جان سے عزیز بھائی کا تھا

میر اسی دروازے کے پاس ٹیک لگائے

کھڑا ہوا

مائم کی سوچے شرارتے اُس کے خوبصورت

قہقہ میر کے کانوں میں گنجن رہے تھے جو شائد اب بس

مائم کی یادوں میں ہی رہ چکے تھے

ب۔ بڑے بابا کیا ہوا مان کو؟؟

روحانے آگے بڑھتے کپکپاتے ہاتھ پیروسے پوچھا

کچھ نہیں ہوا بیٹا۔۔احمد صاحب نے بمشکل خود

کو نارمل رکھا

ن۔ نہیں بڑے بابا آپ کہے رہے تھے کیسا ہے

مائم بتائے مجھے کیا ہوا اُنہیں

کمرے میں سب اچکے تھے

منال بھی بڑے ضبط سے کھڑی تھی

بولیں بڑے بابا۔روحانے اپنے دل کو سمبھالا

بیٹا مائم کا ایکسڈنٹ ہوا ہے ہمیں ہسپتال جانا

ہو گا احمد صاحب نے بتانا بہتر سمجھا جب کے اُن کی بات تھی

یا گویا پہاڑ جو روحا کے سر پر گرا تھا

م۔مان کا ایکسڈنٹ

روحا کو جیسے یقین نہیں ایا تھا

ہاں بیٹا میں جاتا ہوں ہسپتال۔۔احمد صاحب

آنکھوں میں اتی نمی کو دھکیل کر بولے

م۔میں بھی چلو نگی مجھے پتہ ہے مان کو کچھ نہیں ہوا

وہ مذاق کر رہے ہیں میں آپ کے ساتھ چلو نگی

روحا نے جیسے یقین پر انکار کیا تھا

نہیں بیٹا میں جاتا ہوں نہ آپ وہاں کیا کرو گی

احمد صاحب جانتے تھے کے مائم کی حالت روحا

نہیں دیکھ پایگی

ن۔ نہیں بڑے بابا میں جاؤنگی۔۔روحا

تیز تیز سانسیں لے رہی تھی

اچھا ٹھک ہے چلو

احمد صاحب اور یہاں ٹائم نہیں لگا سکتے تھے

اُنہیں ہسپتال پہنچنا تھا

خالو میں بھی جاؤنگی منال فوراً آگے بڑھتی

بھرائی آواز میں بولی

پھر کیا تھا اک ایک کر کے سب شامل ہوتے گئے پھر ابرش کو

گھر پر اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے

اسلئے سب ہسپتال کی جانب روانہ ہوئے

ہسپتال کا راستہ سکندر ہاؤس سے

اک گھنٹے کی دوری پر تھا تیزی سے گاڑیوں کو

بھگاتے ہسپتال کی جانب

بڑھ رہے تھے

دوسری جانب روحانے یہ

یقین کیا تھا کے اُس کا مان مذاق کر رہا تھا

اسلئے وہ اپنی تیز سانسوں کو نارمل کرنے

کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ مشکل تھا کیونکہ

سچ تو یہی تھا کے مائم کا ایکسڈنٹ ہوا ہے

روحا کے ہاتھ پر کپکپا رہے تھے

مجھے پتہ ہے مان آپ مذاق کر رہے ہیں

دیکھیے گا میں ناراض ہو جاو گی آپ سے بات بھی نہیں

کرونگی ایسا مذاق کون کرتا ہے

روحا دل میں سوچ رہی تھی جب کے

وجود لرز رہا تھا

اک انسوں باہر نکلنے لگا رہا جب روحا نے اندر دھکیلا

تُم کیوں نکل رہے ہو؟؟ کچھ نہیں ہوا

مان بلکل ٹھک ہے

روحا آنسوں اندر دھکیلتی بولی وہ اس بات پر

یقین کرنا نہیں چاہتی تھی

وہ کرتی بھی کیسے اُس کے مان میں تو اُس کی پوری دنیا

بستی تھی اُس کے مان میں تو روحا کی جان تھی

ہسپتال پہوچتے سب اندر داخل ہوئے

جب کے احمد صاحب کے اشارے پر احسن صاحب

روحا کو لیے باہر ہی تھے وہ اُسے باتوں میں

لگاے کھڑے تھے جب کے روحا

بار بار اندر جانے کہا کہے رہی تھی اُس کے ذہن

میں بس مان تھا اور کچھ نہیں

م۔میر۔۔میر بیٹا مائم کیسا ہے

احمد صاحب میر کو سامنے کھڑے دیکھ پاس

اتے بولیں جب کے باکی سب بھی ساتھ تھے

جب میر نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر اُنہیں دیکھا

مطلب صاف تھا کے میر بڑے ضبط سے کھڑا تھا

بابا آپریشن ٹھیٹر میں ہے مائم

میر احمد صاحب کے سینے سے لگا تھا

ماما صائمہ بیگم کو انسوں بہاتے دیکھ میر نے اُنہیں

اپنے سینے سے لگایا

ماما دعا کرے نا ہمارا مائم ٹھک ہو جائیگا میر نے

اُنکے بالوں پر لب رکھ تسلی دی

ابرش نے میر کو دیکھا جو

بلکل ٹھک نہیں لگ رہا تھا بس وہ گھر والوں کے

سامنے کمزور نہیں پڑھنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا اگر

وہ کمزور پڑا تو سب اپنی ہمت کھو دینگے

جب کے ابرش دیکھ پا رہی تھی میر کی آنکھوں میں ضبط

میر کے بال ماتھے پر پھیلے تھے

چہرہ شدت سے سرخ ہو رہا تھا

ابرش کی آنکھیں بھی سب کی حالت اور مائم

کا سن نم ہوتی انسوں برسا رہی تھی

اے ماما چھوٹی ماما بیٹھے میر نے سب کو بیٹھنے

کا کہا کیونکہ وہ سب کی غیر ہوتی ہے حالت دیکھ پا رہا تھام۔ میر مائم میرا بچا

ٹھک ہو جائیگا گا

صائمہ بیگم میر کے سینے لگتی روتے ہوئے بولی

جب میر نے زور سے آنکھیں میچی

اُسے تو خود نہیں پتہ تھا کے اُسکا بھائی اندر موت

سے لڑ بھی پائے گا یا نہیں ؟

جی ماما انشاءاللہ آپ دعا کرے نا

ہمارا امائم ٹھک ہو جائیگا سوائے

تسلی کے کسی کے پاس کچھ نہ تھا

ابھی مزید بات ہوتی کے دو تین ڈاکٹر آپس میں بات کرتے

ہوئے

آپریشن تھیٹر سے نکلے تھے

ڈاکٹر کیسا ہے میرا بیٹا

احمد صاحب فوراً ڈاکٹر کی جانب لپکے

جب کے باکی سب بھی یہی سوال تھا

ڈاکٹر بولیں۔۔اُنہیں خاموش دیکھ میر آگے ایا تھا

مسٹر شاہ میر آپ ہی ہے ؟؟

ڈاکٹر نے پوچھا

وہاں میرا بھائی زندگی موت کے بیچ

میں ہے اور آپ یہاں میرا نام پوچھ رہے تھے

میر اُس کے چہرے پر دھاڑا

جب احمد صاحب نے میر کو سمبھالا

جب کے پیچھے سے ابرش نے میر کا بازو تھاما جب

میر نے پیچھے دیکھا

ابرش گرتے آنسوں کے ساتھ

میر کو دیکھ نفی میں سر ہلا رہی تھی جیسے غصّہ

کرنے سے روک رہی ہو

ابرش کے چہرے پر ڈر اور پریشانی دیکھ میر نے اک گہرا سانس

لیتے خود کا غصے کو ضبط کیا

جو کرنا مشکل تھا لیکن ہو گیا تھا

بولیں ڈاکٹر کیسا ہے میرا بھائی

خود کو پر سکون کرتے میر واپس ڈاکٹر کی

جانب متوجہ ہوا

جواب تک کبھی میر کو دیکھتے تو کبھی اک دوسرے کو

جیسے کنفیوز ہو کے بولنا ہے کچھ یا پھر نہیں

بولیں ڈاکٹر کیسا ہے میرا بھائی

خود کو پر سکون کرتے میر واپس ڈاکٹر کی

جانب متوجہ ہوا

جواب تک کبھی میر کو دیکھتے تو کبھی اک دوسرے کو

جیسے کنفیوز ہو کے بولنا ہے کچھ یا پھر نہیں

جب کے باہر کھڑی روحا بھی

اب زد کرتی اندرا چکی تھی وہ پیچھے کھڑی

تھی اس بات سے سب انجان تھے

ڈاکٹر کے بولنے کا انتظار سب کو تھا جب کے روحا

سب کو ڈاکٹر کے پاس جمع دیکھ کانپ اٹھی تھی یعنی

اُس کے مان کا ایکسڈنٹ سچ میں ہوا تھا؟؟

دیکھے مسٹر شاہ میر آپ کے پیشنٹ کا خون بہت

بہا ہے آپریشن ہم نے کر دیا ہے سر پر اور

سینے پر بہت گہری چوٹ آئی ہے اگلے چوبیس

گھنٹے ان کے لیے خطرے سے خالی نہیں اگر چوبیس

گھنٹوں میں ان کو ہوش آیا تو ٹھک ورنہ

I am sorry

آپ کے پیشنٹ حد سے زدہ کریٹیکل حالت میں

لائے گیے ہے بچنا بہت مشکل ہے

لیکن ایسے تیسے ہم نے اپنا ہنڈرڈ پرسنٹ دے

کر اُن کا آپریشن کیا ہے آپریشن کے وقت اک لمحے
کیلئے وہ اٹھے تھے آپ کا نام لے رہے تھے اور کسی
بچے کا نام لے رہے تھے

I am sorry

!!! لیکن مجھے لگتا ہے کے
ڈاکٹر کہتے کہتے رکے سب جو بے یقینی سے ڈاکٹر
کی بات سن رہے تھے ڈاکٹر کے رکنے پر گویا سب کی سانسیں
رک گئی تھی

ک۔ کیا لگتا ہے آپ کو ڈاکٹر زیان نے پوچھا ورنہ کسی
اور کی حالت تو بولنے والی نہیں تھی

ہمیں لگتا ہے کے آپ کے پیشنٹ خود جینا نہیں چاہتے
ڈاکٹر کی بات نہیں تھی یہ پوری دنیا تھی جو سب
کے سروں پر گری تھی

آپ ایسا کیسے کہے سکتے ہے ؟

زیان نے آگے بڑھتے صدمے میں پوچھا

آپریشن کرتے وقت ہم دیکھ پارہے تھے

اس طرح روز کئی کیس ہوتے ہے جن میں پیشنٹ جینے

کیلئے لڑتے ہے

لیکن آپ کے پیشنٹ نے کوئی حرکت نہیں دکھائی

جس سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کے وہ جینا ہی نہیں چاہتے

ڈاکٹر نے تحمل سے بتایا

حوصلے سے کام لیں آپ لوگ لیکن

چوبیس گھنٹے بعد یا تو آپ کے پیشنٹ اپنی زندگی

ہار جائینگے یا تو پھر زندگی بھر کیلئے کوما میں چلے جائینگے

لیکن ہمیں نہیں لگتا ہے کے وہ کوما میں جائینگے کیونکہ

جیسے کے میں نے ابھی بتایا کے آپ کے پیشنٹ خود

جینا نہیں چاہتے

جب کے پیچھے سب کھڑے بے یقینی سے

دیکھ رہے تھے میر کو تو یقین نہیں آرہا

تھا وہ اک جگہ نظریں گاڑے کھڑا تھا جب پیچھے

کی آواز پر سب چونک کر مڑے

جہاں روحا زمین پر گری تھی

روحا سب کی چیخے بلند ہوئی تھی

سب تیزی سے اُس کی جانب بڑھے

وہ بے ہوش تھی شاید لیکن پھر بھی وجود کپکپا

رہا تھا

ڈاکٹر۔۔احسن صاحب نے روحا کو تھامتے ڈاکٹر کو

آواز لگائی

روحا کو بھی اندر لے جایا گیا جہاں

ڈاکٹر اُسے دیکھ سکے

جب کے باہر میرا اک ہی جگہ ساخت کھڑا تھا

اُس کے وجود میں کوئی حرکت نا کی

آنکھیں سرخ تھی یعنی اُس کا بھائی خود جینا

نہیں چاہتا تھا؟؟

باکی سب بھی یہی حال تھا کسی کیلئے یقین

کرنا ممکن نہ تھا

صائمہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا احمد صاحب

کی حالت بھی وقت باوقت گیر ہو رہی تھی

روحا اندر بے ہوش تھی احسن صاحب بھی بے بسی

سے حالت کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

منال بھی رو رہی تھی جو کچھ بھی تھا

وہ مائم سے محبت کرتی تھی

ابرش باہر ائی جب سامنے میر کو دیکھا جو

سٹل کھڑا تھا ابرش نے قدم میر کی جانب بڑھاے

وہ جانتی تھی کے میر مائم سے کتنی محبت کرتا ہے اسلئے

میر کے دل کی کیا حالت ہو گی

م۔ میر

ابرش نے تھوڑا فاصلے پر کھڑے اُسے پُکارا

ہاں۔۔ میر پیچھے مڑا میر اندر سے ضبط کھو رہا تھا

اُس کا بھائی زندگی موت کے بیچ میں اٹکا تھا

میر بمشکل اپنا لہجہ اور خود کو نارمل رکھ رہا تھا

جو وقت کے ساتھ مشکل ہو رہا تھا

آپ ٹھک ہے ؟؟

ابرش دیکھ سکتی تھی میر کی آنکھوں میں

تکلیف جو کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا وہ ابرش

دیکھ سکتی تھی

ہ۔ہاں میں ٹھک ہُوں میر کہتااب بڑے بڑے

ڈھنگ بھرتا ہسپتال کی دوسری جانب جاچکا تھا

شاید وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا

ابرش نے بھی میر کی جانب قدم بڑھاے وہ جانتی

تھی کے میر اپنا ضبط کھو رہا ہے

ابرش میر کے پیچھے ائی جہاں میر اب بینچ

پر سر جھکائے بیٹھا تھا

اُس کا لڈور میں اُن دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا

ابرش آگے بڑھتی میر کے برابر میں

جا بیٹھی

آپ میرے کندھے پر سر رکھ اپنا درد ہلکا

کر سکتے ہے ابرش کی آواز پر میر نے نظریں اٹھا کر

اپنے برابر میں بیٹھی ابرش کو دیکھا

جس کی خود آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ تھی

ان دونوں میں فرق بس اتنا تھا کے ابرش کی

آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ تھی

اور دل ہلکا تھا

جب کے میر کی آنکھیں ضبط کی شدت سے سرخ تھی

اور اس کے دل پر بوجھ تھا کیونکہ کمزور

پڑھنا شاید میر کی ڈکشنری میں پایا نہیں جاتا تھا

نہیں میں تھی ہُوں تُم کیوں ائی ہو یہاں

جاؤ وہاں سب کے پاس

میر نے فوراً نظریں پھیری جب ابرش نے اس

ستمگر کو دیکھا

ابرش نے میر کے گال پر ہاتھ رکھ اُس کا سر

اپنے کندھے پر رکھا

کیا سمجھتے ہے آپ خود کو؟؟

میں جانتی ہُوں شاہ میر سکندر بہت مضبوط ہے

کبھی کمزور نہیں پڑھ سکتا لیکن

میرا ج آپ کمزور پڑھ رہے ہیں کیونکہ

آپریشن تھیٹر میں موجود شخص آپ کا بھائی ہے

آپ کا جان سے عزیز بھائی جس میں آپ

کی جان بستی ہے

جانتی ہُوں کمزور پڑھنا آپ نے سیکھا نہیں

لیکن ضروری نہیں کے اپنے پیاروں کو دیکھ آپ

اپنی انا کو بیچ میں رکھ خود کو تکلیف دینگے

جانتے ہے اس طرح ضبط کر کے

اپنے دل پر بوج رکھ کر آپ خود کو تکلیف دے رہے

تھے اور آپ کو تکلیف یعنی پورے گھر کو تکلیف
سب آپ کو دیکھ کر ہمت رکھے کھڑے ہے آپ سب
کی طاقت ہے
لیکن یہاں کوئی نہیں ہے
صرف میں اور آپ ہے
اپنا ضبط توڑ دیں مت خود کو تکلیف میں دھکیلے
میں دیکھ سکتی ہوں آپ کی آنکھوں میں
وہ تکلیف جو صرف مائم بھائی کیلئے ہے
میں جانتی ہُوں آپ مجھے اپنا نہیں سمجھتے لیکن
کچھ دیر کیلئے سب بھول جاے
یہاں کوئی نہیں ہے
مجھے اپنا سمجھنا آپ کیلئے مشکل ہو گا لیکن
تھوڑی دیر کیلئے پلز میر مجھے اپنا سمجھ لیں اپنا

درد مجھ سے بانٹ لیں

خدا کی قسم آپ خود کو کمزور نہیں محسوس

کرینگے

کبھی تو۔۔ کبھی تو میری مان لیں آپ

اک بار بس ایک بار مجھ پر بھروسہ کرے

کچھ دیر کیلئے سب بھول کر اپنا درد کم کرنے کی

کوشش تو کرے

ابرش میر کا چہرہ اپنے کندھے سے لگائے

بول رہی تھی جب کے اُس کی باتوں پر میر نے اپنا

چہرہ اُس کے کندھے سے اٹھا کر اُسے دیکھا

میر کیا ہے مسئلہ آپ کو میری بھی کبھی سن

لیا کریں

ابرش میر کے دیکھنے پر غصے سے بولی

لگتا ہے آپ کے دل میں تھوڑی سی بھی جگہ
نہیں میرے لیے جو چند منٹ آپ مجھے اپنا نہیں بنا سکتے
ابرش نفی میں سر ہلاتی جانے لگی

ابرش نے تو خود کو سمجھا لیا تھا کے میر اُس کا نہیں
لیکن ابھی وہ میر کی تکلیف دیکھ سکتی تھی
ان حالات میں میر کو اُس کی ضرورت تھی جو میر
تو قبول نہیں کر رہا تھا لیکن ابرش دیکھ سکتی
تھی اسلئے وہ خود کا عہد
کچھ دیر کیلئے سائڈ رکھ اپنے دل اور حالات کی سنتی
یہاں ائی تھی
میر نے اُس سے محبت نہیں کی تھی لیکن
ابرش نے تو کی تھی نا وہ اپنی محبت کو

ایسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی

وہ عشق ہی کیا جو اپنے محبوب کو تکلیف میں دیکھ

تڑپ کر اپنی انا تک بھول جائے

ابرش جانے کیلئے کھڑی ہوئی

جب میر نے اُس کا ہاتھ تھاما ابرش فوراً پیچھے مڑی

جہاں میر آنکھوں میں تکلیف لیے اُسے دیکھ رہا تھا

ابرش میر کی آنکھوں میں اس قدر تکلیف دیکھ تڑپ

ہی تو اٹھی تھی

ابرش جھٹ سے واپس بیٹھی اور میر کو گلے لگایا

میر کا سر اپنی گردن پر رکھ

وہ خود میں چھپا چکی تھی جب کے میر بھی

سٹل سا اُس کے سینے سے لگے مائم کو یاد

کر رہا تھا اُس کی سوچو کا مرکز صرف مائم تھا

میر نے ابرش کے گلے لگ اپنی آنکھیں بند کی اک سکون
کی لہر دونوں کے وجود میں دوڑی تھی۔
ان دونوں کے بیچ بہت خوبصورت احساس
تھا جسے سمجھنے کی ابرش ہر بار کوشش
کرتی تھی لیکن ناکام ہو جاتی تھی
ابرش بھی آنکھیں بند کرتی اب میر کے بالوں
میں انگلیاں چلانے لگی
جب کچھ دیر بعد اُسے اپنی شرٹ پر نمی محسوس ہوئی
تو کیا میر رو رہا تھا؟؟؟
ابرش نے جھٹ سے آنکھیں کھولی اور میر کا چہرہ
اپنے سامنے کیا میر کی آنکھوں میں نمی تیرتی
دیکھ مانو ابرش کی جان نکل گئی تھی
ابرش کی آنکھوں میں بھی درد کی شدت

سے انسوں جمع ہوئے تھے اُس نے واپس میر کا

سر اپنے سینے پر رکھا

میر کی آنکھوں میں انسوں دیکھ ابرش

کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے وہ روتے ہوئے

میر کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی

کتنی دیر ابرش میر کے انسوں وہ اپنی شرٹ پر گرتے

محسوس کر تڑپ رہی تھی لیکن وہ میر کو روکنا

نہیں چاہتی تھی

وہ چاہتی تھی میر اپنے دل کا بوج

تھوڑا تو کم کرے

م۔میر۔۔ابرش نے ہچکی لیتے میر کو پُکارا

جو بلکل اک سمت میں بے جان سا بیٹھا تھا

نیلی آنکھوں سے قیمتی انسوں قطرہ قطرہ گر کر ابرش

کو تکلیف دے رہے تھے

میر ہوش سنبھالنے کے بعد کبھی نہیں رویہ

تھا رونا تو دور میر کی آنکھوں میں نمی نہیں ائی تھی

ہر وقت سرد پن خوبصورت انکھوں میں رہتا تھا

لیکن اج وہ اپنے بھائی کو اس حالت میں نہیں

دیکھ پا رہا تھا

ابرش کے سامنے خود کو کمزور کر کے میر کو سکون

تھا

ابرش کی بات درست تھی

میر۔۔میر کو خاموش دیکھ ابرش نے اپنے انسوں

صاف کرتے میر کو پُکارا

ہ۔ہاں۔۔میر بھی اپنے انسوں صاف کرتا فوراً

سیدھا بیٹھا ابرش نے نیچے نظریں کیے اپنی

شرٹ دیکھی جہاں میر کے قیمتی انسوں سے نمی تھی ابرش نے

کرب سے آنکھیں میچی

میر نے ٹیشو اپنی جیب سے نکالتے ابرش

کی جانب بڑھایا نظریں ہنوز نیچے فرش پر تھی

جب ابرش نے اک نظر میر کے ہاتھ کو دیکھا جس میں

ٹیشو لیے وہ آگے بڑھائے بیٹھا تھا پھر

دوسری نظر میر کے جھکے ہوئے چہرے پر ڈالی

اگر آپ بھی میری طرح کر کے میرا

درد بانڈ لیتے تو آپ کی ایگوہرٹ نہیں ہوتی ابرش

نفی میں سر ہلاتی افسوس سے بولی

جب میر نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا جو

ان حالات میں بھی گلے شکوے کر رہی تھی

میر نے ایک گہرا سانس لیا

اور خاموشی سے اُسے اپنے پاس انے کا
اشارا کیا جب ابرش میر کو چور نظر
سے دیکھتی آگے ائی
اُس کا مقصد میر کو اپنی باتوں میں لگا کر کچھ دیر
تکلیف سے دور رکھنا جس میں شاید وہ تھوڑا سا
کامیاب ہوئی تھی لیکن میر کی سوچ اب بھی مائم
پر تھی
ابرش آگے ائی اور اپنا
سر میر کے سینے پر رکھ گئی میر بھی بینچ
سے ٹیک لگاے اب سامنے دیوار پر نظریں جمائے
بیٹھا رہا
اُس کے کانوں میں ڈاکٹر کے الفاظ
سنائی دے رہے تھے نظروں کے سامنے مائم کا خون سے

لدھ ہاتھ تھا

میر۔۔۔ابرش جو خود ٹوٹی ہوئی تھی اب

بمشکل خود کو سنبھالتی پھر سے میر کو پکارنے

لگی کیونکہ وہ جانتی تھی میر اب ڈاکٹر کی باتیں

سوچ رہا ہو گا اسلئے دھیان ہٹانے کیلئے پُکارا

میر نے خاموشی سے نظریں جھکائے اُسے دیکھا

جو میر کے سینے سے چہرہ ٹکائے اوپر

دیکھ رہی تھی اک ہاتھ میر کے سینے پر تھا

جب کے دوسرا خود کی گود میں

میر کو سوالیہ نظروں سے خود کی جانب دیکھتا پا کر

ابرش نے میر کا ہاتھ جو بینچ پر تھا اُسے اٹھا کر

اپنے بالوں میں رکھا

اُس کا مطلب سمجھتے میر نے پھر اک گہرا

سانس لیا کیا تھی یہ لڑکی پھر خاموشی

سے واپس اوپر نظریں جمائے اُس کے بالوں میں

انگلیاں چلانے لگا ابرش اپنے مقصد

میں کامیاب ہو رہی تھی بس وہ میر کا دھیان تھوڑی دیر

کیلئے ہٹا کر اُس کی تکلیف ختم کرنا چاہتی تھی جو شائد

!! ممکن نہیں تھا تب تک جب تک مائم کی کوئی اچھی خبر نہ آجاتی

ابرش اور میر ابھی بیٹھے تھے کے اچانک شور

کی آواز انا شروع ہوئی دونوں تیزی سے

اٹھ کر بھاگے جہاں احمد صاحب

ڈاکٹر ڈاکٹر چلا رہے تھے اک ڈر نے دونوں

کے دلوں پر قبضہ کیا تھا۔ بابا کیا ہوا

میر نے آگے بڑھتے دھڑکتے دل سے پوچھا

بیٹا اندر مائم کی سانسیں رک رہی ہے

احمد صاحب پھلتے سانس کے ساتھ بولے جب

سب کی حالت خراب ہوئی

جس سے سب بھاگ رہے تھے وہ چیز اُن کے قریب

آرہی تھی

ڈاکٹر۔۔میر چیخا جب سارے ڈاکٹر

بھاگتے ہوئے آئے

ہم دیکھتے ہیں آپ سب پلز یہی رکے

ڈاکٹر اُنہیں وہی روک کر اندر داخل ہوئے

باہر سب کی سانس اٹک گئی تھی سب کا دل گھبرا

رہا تھا

ڈاکٹر چند منٹ بعد باہر ائے

د۔ڈاکٹر مائم کیسا ہے

میر فوراً آگے بڑھا باکی سب بھی کپکپاتے وجود

کے ساتھ آگے آئے تھے

سب کے ہاتھ پیر پھلے ہوئے تھے سانسیں جیسے رکنے

کو تیار تھی

I am sorry

He's no more

ڈاکٹر افسوس سے بولے جب کے اُن کے کہے

الفاظوں پر سب کی آنکھیں پھٹی تھی

دل دھڑکنا بھول گیا تھا میر بے ساختہ پیچھے

لڑکھڑایا جب ابرش نے اُسے تھاما

ک۔ کیا بکواس کر رہے ہو

ن۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میر تیزی سے

آگے کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں مائم کے بے جان

وجود کی آنکھیں بند کر کے چہرے پر

کپڑا ڈالا جا رہا تھا

ن۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا

نہیں۔۔ میر نے چیختے ہوئے آنکھیں کھولی

میر کیا ہوا آپ کو۔۔ میر جو ابرش کو سینے سے لگائے

سو چکا تھا اچانک چیختا اٹھا جب ابرش نے

گھبرا کر پوچھا میر کا چہرہ پسینوں میں تر تھا

میر نے ادھر اُدھر دیکھا وہ دونوں کو لیڈ ور میں بیٹھے

تھے

یعنی وہ اک خطرناک خواب تھا؟؟

ہاں وہ خواب تھا

میر اٹھ کر تیزی سے بڑھتا مائم کے روم کی

جانب بڑھا جہاں مائم کا وجود مصنوعی آکسیجن سے

سانسیں لے رہا تھا

میر کیا ہوا آپ کو۔۔ابرش بھاگتی ہوئی میر کے پیچھے ائی

ا۔ابرش وہ صرف ایک خواب تھا

میر پسینوں سے شرابور ہوا اپنے دل پر

ہاتھ رکھے خود کو یقین دلا رہا تھا کے وہ بس ایک خواب تھا

کونسا خواب۔۔ابرش کو سمجھ نہیں آرہا

تھا اوپر سے میر کی حالت دیکھ

وہ پریشان تھی

میر بتائے کیا ہوا مجھے ٹینشن

ہو رہی ہے ابرش میر کا بازو پکڑے نم آواز میں

بولی

کچھ نہیں وہ بس اک خواب تھا

میر کہتا آگے بڑھا تھا جہاں مائم کا وجود پٹیوں

میں جکڑا تھا میر بیڈ کے برابر میں رکھی کرسی پر بیٹھا

مائم میری جان

میر نے اُس کا ڈرپ میں جکڑا ہاتھ اپنے چہرے

سے لگایا کئی میر کے قیمتی انسوں مائم کے ہاتھ پر

گرے ابرش بھی پیچھے کھڑی تھی

یہ سب دیکھ انسوں تیزی سے بہے رہے تھے

قسمت کیا کھیل کھیل رہی تھی یار

آنکھیں کھول نا یار

اور کب تک ایسے تکلیف دیگا ہم سب کو

زندگی میں کبھی تُجھ سے کچھ نہیں مانگا اج مانگ

رہا ہوں پلز دے سے

میر مائم کو دیکھ بول رہا تھا جب کے مائم تو کچھ سن

نہیں پا رہا تھا کیونکہ وہ ہوش میں ہی نہیں تھا

مجھے میرا بھائی میرا مائم واپس

کر دے تُو جینے کی خواہش پیدا کر اپنے اندر

تُو جانتا ہے اگر تجھے کچھ ہوا تو میں بھی نہیں رہ پاؤنگا

اور روحا تیرا بچا برابر والے کمرے میں بے ہوش پڑی ہے

پچھلے اک گھنٹے سے اُسے ہوش نہیں آرہا

اگر تجھے کچھ ہوا تو سب اُجڑ جائیگا

آنکھیں کھول نا مائم

میر نے تڑپ کر اُسے پُکارا

لیکن مائم کی جانب سے کوئی جواب نہ ایا

کیونکہ وہ کچھ سن نہیں پا رہا تھا

م۔میر۔۔ پیچھے سے ابرش نے میر کے کندھے پر ہاتھ

رکھا جب میر نے اپنے انسوں صاف کرتے اُسے

دیکھا

ڈاکٹر نے کہا ہے اب دعاؤں کا کام ہے

اے ہم نماز پڑھتے ہے

ابرش اپنے انسوں صاف کرتی بولی

ن۔ نماز۔۔ میر نے لفظ دہرایا کتنا عرصہ ہو گیا تھا

اُسے نماز پڑھے اسلام سے کتنا دور ہو گیا تھا وہ

جی نماز آئے۔۔ابرش میر کے بازو پر ہاتھ رکھ بولی

میر اسباب میں سر ہلاتا کھڑا ہوا

جب دونوں نے قدم باہر کی جانب بڑھاے

میر بیٹا کہا جا رہے ہو۔۔احمد صاحب دونوں کو

دوسری جانب جاتا دیکھ بولے

ن۔ نماز پڑھنے بابا ڈاکٹر کہے رہے ہیں دعاؤں سے

سب ہو گا تو نماز پڑھ کر دعا کرونگا

میر ٹوٹے بکھرے لہجے میں بولا

جب احمد صاحب نے کرب سے آنکھیں میچی

اور اسباب میں سر ہلایا

میر اور ابرش دونوں نماز ادا کرنے پریئر روم

کی جانب بڑھے

جائے پہلے آپ وضو کر لیں ابرش نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے

کہا

جب میر اسباب میں سر ہلاتا وضو کیلئے

آگے بڑھا کچھ دیر بعد میر وضو کر کے آیا تو

ابرش وضو کرنے اگے کی جانب بڑھی

اس وقت ظہر کی نماز کا وقت تھا جو زور و شور

سے سب کو نماز پڑھنے کی تنقید کر رہا تھا

ابرش نے نمازِ بچھاتے میر کو انے کا

اشارا کیا جواب تک کھڑا سوچ میں گم تھا

میرا گے ایا جب دونوں نے نماز پڑھنا شروع کی

نماز کے بعد دونوں نے اپنے ہاتھ اللہ کی بارگاہ

میں اٹھائے

بہت کچھ تھا اج مانگنے کیلئے

یا اللہ تُو تو رحیمو کریم ہے تُو تو سب کچھ

کر سکتا ہے نا ممکن کو ممکن بنانے کا اختیار

تیرے پاس ہے

پھر میرا بھائی مجھے میرے جیسا واپس کر دیں

میرنے آنکھیں میچیے شدت سے دعا کی

اُس کی آنکھوں میں اک بار پھر نمی تیری تھی اُس کی نمی

میں اُس کی تڑپ ظاہر تھی

یا اللہ ہماری پریشانیوں کو دور فرما

مائم بھائی اور روحا کو ٹھک کر دے

سب کچھ پہلا جیسا ہو جائے میر۔۔ میرے میرا ک

مضبوط بہار دور شخص جب کارونے سے

کوئی واسطہ نہیں تھا اج وہ تڑپ رہے ہیں مجھ

سے نہیں دیکھی جا رہی ان کی اذیت

اس آزمائش میں ہمیں پورا اُتار

میرے مالک سب کچھ ٹھک کر دے

مائم بھائی کو کچھ نہ ہوا گر اُنہیں کچھ ہوا تو

ہم سب شاید کبھی مسکرا بھی نہ پائے

میر۔۔ میرا اور روحا بڑی ماما بڑے بابا کوئی برداشت نہیں

کر پائے گا

ابرش آنکھیں بند کئے اپنے اللہ سے دعا مانگ رہی تھی

دوسری جانب روحا کو ہوش آیا

روحا کچھ دیر تک غائب دماغی سے اِدھر اُدھر

دیکھتی رہی پھر ڈاکٹر کی باتیں اچانک
ذہین میں چلنے لگی جب وہ جھٹ سے اٹھی
مان۔۔اُس نے اٹھتے اپنے لبوں سے پہلا لفظ مان ادا
کیا تھا
روحا نے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھا
جہاں اُس کے ہاتھ پر بھی ڈرپ تھی شاید وہ
طاقت کی ڈرپ تھی روحا نے اک جھٹکے
سے اُسے اُتارا اور تیزی سے باہر
بھاگی امنہ بیگم جو وہی بیٹھی تھی روحا کو ایسے
بھاگتے دیکھ خود بھی پیچھے بڑھی
مان۔۔روحا نے کمرے کا دروازہ
کھولا جب وہ اک جگہ ساخت ہوئی سامنے اُس کا
مان پٹیوں میں لپٹا تھا

روحانے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

اگلے لمحے وہ تیزی سے رونے لگی وہ چھوٹے چھوٹے

قدم لیتی مان کے سامنے آئی

م۔مان

روحانے کپکپاتے وجود کے ساتھ پُکارا

مان۔۔۔اچانک روحا اپنے منہ سے ہاتھ ہٹاتی

آوازوں سے رونے لگی

مان آنکھیں کھولیں۔۔روحانے مان کا ہاتھ تھاما

وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی

مان اٹھے نا

مان۔۔۔روحانے روتے ہوئے مان کو پُکارا

ا۔آپ تو میری اک آواز پر آجاتے تھے مان اک

آواز پر آنکھیں کھول لیتے تھے جب بھی سوتے تھے

پھر اج کیوں نہیں

ک۔ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے؟؟

ہ۔ ہاں میں ہی پاگل ہُوں کچھ غلطی کر دی

ہو گی میں نے مان پلز معاف کر دیں

لیکن پلز آنکھیں کھولیں

روحا اٹھ کر کھڑی ہوتی مان کا ہاتھ اپنے

ہاتھوں میں تھامیں تیزی سے روتے ہوئے بولی چند

لمھو میں اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی

مان

آپ۔۔ آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائینگے نہ؟؟

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی آپ جانتے ہے

ن۔ نا پھر کیوں آنکھیں نہیں کھول رہے آپ

اک بار آنکھیں کھول کر مجھے دیکھے تو

روحا التجائیں نظروں سے مان کو دیکھ بول رہی تھی جسے

سننے والا تو نجانے کس حال میں تھا

روحا۔۔ پیچھے سے امنہ بیگم نے اتے

اُسے سمبھالا

م۔ماما دیکھے نا مان کو کیا ہوا خ۔خون اُن کے

سر پر اتنی پٹیاں

ماما آنکھیں بھی نہیں کھول رہے مان آپ بولیں

نا کے وہ اپنی آنکھیں کھولیں

م۔ماما میں مان کے بغیر نہیں

رہ سکتی میں اُنہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی آپ

اٹھائے نا انہیں ماما روحا چیخ کر روتے ہوئے

بولی اُس کی حالت بلکل ٹھک نہیں لگ رہی تھی

اُس کی چیخ پر باہر کھڑے احمد احسن صاحب اور

صائمہ بیگم اندر آئے

جب کے نماز ادا کر کے اتے ہوئے

میر اور ابرش بھی روحا کی چیخ سن کر تیزی سے

کمرے میں داخل ہوئے تھے

جہاں وہ اب نیچے بیٹھتی مان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں

لیے شدت سے رو رہی تھی اُسے

ایسے دیکھ سب کی آنکھوں میں انسوں جمع ہوئے تھے

ر۔روحا سنبھالو خود کو میری جان

ابرش فوراً آگے ائی

ا۔اپی میرے مان کو کیا ہوا۔دیکھے کچھ نہیں

بول رہے بات بھی نہیں کر رہے وہ ایسے تو نہیں تھے

اپی وہ تو میرا تھوڑا سا رونے پر بھی تڑپ

جاتے تھے پھر اج کیسے وہ مجھے اتنا روتا دیکھ

خاموش ہے

ب۔ بھائی

روحا اٹھتی میر کی جانب ائی تھی

آپ کی تو ساری باتیں سنتے ہے مان آپ بولیں نا

بھائی کے وہ اٹھ جائے شاید وہ مجھ سے

ناراض ہے اسلئے مجھ سے بات نہیں کر رہے

آپ بولیں نا اٹھے میں سوری کر لونگی اُن سے

کبھی کچھ نہیں مانگوں گی اُن سے

کبھی تنگ بھی نہیں کرونگی لیکن آپ بولیں

نا کے وہ آنکھیں کھولیں

روحا میر کو دیکھ روتے ہوئے بولی اُس کی حالت دیکھ

وہاں موجود سب کے انسوں بے لگام ہو رہے تھے

سب جانتے تھے کے رونا کتنی اٹیچ ہے مائم سے

روحا گڑیا آپ کا مان بلکل ٹھک ہے بس سو رہا ہے

جب اٹھ جائیگا تو آپ بات کر لینا

میر نے آگے بڑھتے اُس کے انسوں صاف کرتے

کہا

ن۔ نہیں بھائی مجھے پتہ ہے مان سو نہیں رہے

وہ تو جب بھی سوتے تھے مجھے دیکھ اٹھ کر مجھ سے باتیں

کرتے تھے

ل۔ لیکن دیکھے میں رو رہی ہوں

لیکن میرے مان نہیں اٹھ رہے وہ تو مجھ سے

بات تک نہیں کر رہے

یہ خ۔ خون یہ پٹیاں یہ ڈرپ ایسے تو کسی کو

نہیں لگاتے تو کیا ہوا میرے مان کو مجھے بتائے

نا۔۔ روحا رو کر نڈھال پڑھ رہی تھی

و۔وہ ڈاکٹر کہے رہے تھے

کے مان کو چوبیس گھنٹوں تک ہوش ایا تو ٹھک

ورنہ۔۔روحا اتنا کہتے رکی پھر شدت سے رونے

لگی

جب ابرش نے اُسے سمبھالا

چھ۔چھوڑے اپی میرے مان۔۔روحا ابرش سے بازو

چھڑواتی مان کی جانب بڑھی

م۔مان اٹھے نا

وہ مان کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگاتی بولی

آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے مان کچھ نہیں ہو گا

آپ کو اگر آپ کو کچھ ہوا تو میں بھی

مر جاؤ نگی مان

وہ اپنے بالوں کو ہاتھوں میں لیے چیخ کر روتے ہوئے بولی

اس وقت اُس کی حالت بلکل ٹھک نہیں تھی

جب ڈاکٹر تیزی سے اندر آئے

اور روحا کا ہاتھ پکڑ کر اک جھٹکے سے اُسے انجکشن لگایا جب اگلے

لمحے وہ گرتی کے سب نے اُسے تھاما

اُسے سکون کا انیجکشن لگایا تھا جس سے وہ

چند لمحوں میں نیند کی گہرائیوں میں اُتری تھی

اُس کی گیر ہوتی حالت دیکھ احسن صاحب نے ہی

ڈاکٹر کو بلایا تھا

میری بچی

امنہ بیگم نے روتے ہوئے اُسے پُکارا تھا

یہ کس موڑ پر زندگی نے لا کر سب کو پٹھکا تھا

کیسی آزمائش تھی یہ اک طرف مائم دوسری طرف

روحا۔۔

صائمہ اور امنہ بیگم کے انسوں رکنے کا

نام نہیں لے رہے تھے جب کے منال دروازے کے پاس

خاموشی سے کھڑی انسوں بہا رہی تھی

میر باہر نکل چکا تھا جب کے ابرش

بھی امنہ بیگم کے برابر میں کھڑی بے بسی سے

روتے ہوئے سب دیکھ رہی تھی

اج سب کی آنکھوں میں انسوں تھے

روحا کو برابر والے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا

اور سب کو ڈر تھا کے کچھ گھنٹوں بعد وہ پھر سے اٹھیگی

!! تب کیا ہو گا

ڈاکٹر کے مطابق مائم کے چوبیس گھنٹوں میں

سے دو گھنٹے گزر گئے تھے

جو سب کو دو سال کی طرح لگے تھے پیچھے بائیس

گھنٹوں نے اور کیا کیا دکھانا تھا؟؟

وقت گزرتا جارہا تھا اور ساتھ سب کا صبر

!! ختم ہوتا جارہا تھا

خیر وقت کا کام تھا گزرنا وہ گزر رہا

تھا رات کا دوسرا پہر لگ چکا تھا مائم کو دیے گئے

چوبیس گھنٹوں میں سے پندرہ گھنٹے گزر چکے تھے

اور مائم کو ہوش نہیں ایا تھا ہر گزرتا لمحہ سب کے ڈر

کو بڑھا رہا تھا ہر لمحہ سب کی سانسیں بند کرنے کو تیار

کھڑا تھا

کسی نے کچھ کھایا پیا نہیں تھا

جب کے دوسری جانب روحا کا رو رو کر برا حال

حال تھا وہ کمزوری سے بار بار سوئے

جارہی تھی ابھی بھی سب مائم کے پاس موجود تھے

آنکھوں سے نیند کوسودور تھی

صائمہ بیگم تواپنے بیٹے کواس حال میں دیکھ جیسے
حواس کھو بیٹھی تھی

سب روم میں اس پاس ہی چہرہ جھکائے
بیٹھے تھے جب میر نے اچانک نظریں اٹھائی
مائم کاہاتھ بلکل دھیرے سے حرکت دے رہا تھا
میر فوراً کھڑا ہو کر آگے بڑھا

ڈاکٹر جومائم کودیکھنے اندر داخل ہی ہو رہے تھے
خود بھی آگے بڑھے
مائم کوہوش آرہاہے
میر مائم کاہلتاہاتھ دیکھ بولا جب سب اُمید
کے ساتھ کھڑے ہو کر آئے
یک دم مائم کی سانسیں تیز ہونے لگی ڈاکٹر جو وہی

تھے اب مائم کے مزید قریب ائے

آپ سب لوگ پلز باہر جائے ہمیں دیکھنے دیں

ڈاکٹر کے کہنے پر سب اک نئ اُمید

سے باہر نکلے اُن کے مائم کو ہوش آرہا تھا

م۔میرے بچے کو ہوش آرہا ہے

صائمہ بیگم روتے ہوئے بولی

ہاں ماما بس دعا کرے سب ٹھک ہو میر نے آگے بڑھتے

صائمہ بیگم کو دیکھ کہا

باہر سب دعائے کر رہے تھے

سب کو ایک آس نظر آرہی تھی

آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا سب کا صبر اب ختم ہو رہا تھا

اخر کیا ہو رہا تھا مائم کیسا تھا

اُسے ہوش آیا تھا؟؟ہزاروں سوال

تھے

ابھی کچھ دیر اور گزری تھی جب ڈاکٹر

باہر آئے جب سب آگے بڑھے

کیسا ہے میرا بیٹا؟؟احمد صاحب نے دل پر ہاتھ رکھے

پوچھا

اک اچھی اور اک بری خبر ہے آپ سب کیلئے

ڈاکٹر چہرے سے ماسک اُتارتے ہوئے بولے

جب کے اچھی پر جہاں سب جی اٹھے تھے

اگلی بات پر جیسے سانس لینا بھول چکے تھے

ب۔بولیں ڈاکٹر۔۔احمد صاحب نے ہمت سے پوچھا

اچھی یہ کے آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے اب

وہ خطرے سے باہر ہے یہ کوئی معجزہ ہے ورنہ آپ کے پیشنٹ

سروایو کر جائے

یہ بہت مشکل تھا لیکن اچانک اُن کو ہوش آجانا

بے شک آپ سب کی دعاو کا نتیجہ ہے

ڈاکٹر کی بات پر سب نے سانس لیا تھا سب کا

چہرہ کھل اٹھا تھا خوشی کے آنسوں برسنے کو

تیار تھے سب کے چہروں پر خوشی نے بسیرا کیا تھا

لیکن سر پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے

آپ کے پیشنٹ اپنی یادداشت کھو چکے ہیں

ڈاکٹر نے گہرا سانس بھرتے کہا کیونکہ سب کے چہروں

پر خوشی وہ بھی دیکھ سکتے تھے

ڈاکٹر کی بات پر سب کا چہرہ فق پڑا تھا

آنکھیں بے یقینی سے بھر چکی تھی

جن آنکھوں میں لمحہ بھر پہلے چمک تھی

اب وہاں بے یقینی کے سوا کچھ نہ تھا

ی۔یہ کیا بول رہے ہیں آپ ڈاکٹر۔۔ منال

اپنے منہ پر ہاتھ رکھ بولی

جی ہاں یہی سچ ہے

سب ساخت کیفیت میں کھڑے تھے

میر بھی بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا

کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب اک خطرناک

خواب کی طرح لگ رہا تھا ایسا اصل

میں بھی ہو سکتا تھا کسی نے خوابوں میں بھی

سوچا نہیں تھا

ڈاکٹر اس کا کوئی علاج کوئی پتہ کے

مائم بھائی کی یادداشت واپس آئیگی

یا نہیں؟؟؟

زیان ڈاکٹر کو دیکھ بولا ورنہ باکی کوئی تو

شاید بولنے کی کیفیت میں ہی نہ تھا

دیکھے دماغ پر گہری چوٹ ائی ہے کچھ

نہیں کہے سکتے ہم

لیکن آپ لوگ کوشش کرے ان کو پرانی چیزیں

یاد کروانے کی اللہ نے چاہا جیسا ابھی

معجزہ ہوا کیا پتہ وہ بھی ہو جائے لیکن جس

حساب سے اُن کے دماغ پر گہری چوٹ ائی ہے وہ بہت لمبے

عرصے کیلئے اپنی یادداشت کھو چکے ہیں

آپ لوگ مل سکتے ہیں اُن سے

ڈاکٹر کہے کر اب سائڈ ہو کر آگے چل دیئے

جب کے پیچھے سب کو اپنے الفاظوں سے بری طرح

گھایل کر گئے تھے

میر نے نظریں اٹھائی اور فوراً قدم لیتا اندر داخل ہوا

جہاں مائم لیٹا آنکھیں کھولیں چھت کو گھور رہا تھا

مائم

میر نے کچھ فاصلے پر رک کر مائم کو پُکارا

جب کے باکی سب بھی اب اندر آچکے تھے

سوائے روحا کے جو برابر والے کمرے میں ہی ان

سب چیزوں

سے انجان تھی اُسے تو پتہ بھی نہیں تھا اُس کا

مان سب بھول چکا ہے

مائم میرا بچا

صائمہ بیگم روتے ہوئے تیزی سے مائم کی

جانب ائی جب مائم نے ہلکی سی گردن گھما

کر سب کو نا سمجھی اجنبیت سے دیکھا اُس کی آنکھوں

میں اجنبیت دیکھ سب کی دھڑکنیں

مانورک سی گئی تھی

مائم میری جان میرا بچا

صائمہ بیگم دیوانہ وار مائم کی پیشانی چومتی بولی

شکر ہے میرا بچا ٹھک ہے درد تو نہیں

ہو رہا نا کہی صائمہ بیگم مائم کا ہاتھ پکڑے

پریشانی سے بولی جب کے مائم اُنہیں دیکھ رہا تھا

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے

,س۔سوری لیکن آپ کون؟؟

مائم اُن کے ہاتھ سے بمشکل ہمت کر کے اپنا

ہاتھ پیچھے کرتا بولا

کیونکہ اُس کا ہاتھ اب تک ڈرپ میں جکڑا تھا

مائم کی بات پر صائمہ بیگم نے تڑپ کر مائم کو دیکھا

جو اُنہیں ہی سوالیہ نظریں لیے دیکھ رہا تھا

م۔ میں آپ کی ماما میری جان

ایسے کیوں بول رہے ہو مائم میرا بچا

صائمہ بیگم روتے ہوئے بولی

اپ روئے نہیں ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ میری یادداشت گئی ہے

اسلئے مجھے کچھ یاد نہیں ٹھک ہے اگر آپ میری ماما

ہے تو لیکن مجھے کچھ یاد نہیں

مائم اپنے ذہن پر زور ڈالتے دھیمی اواز

میں بولا کیونکہ اُس سے اپنی نارمل آواز میں بھی

بات نہیں کی جارہی تھی

صائمہ بیگم نے روتے ہوئے پیچھے سب کو دیکھا

جو خود بھی تڑپ کر مائم کو دیکھ رہے تھے

مائم میرا شیر بچا

احمد صاحب نم آواز میں پکارتے

آگے آئے جب مائم نے پھر اجنبیت سے اُنہیں دیکھا

آپ کون مائم اُنہیں دیکھ بولا

میں آپ کا بابا میرے بچے احمد صاحب نے

مائم کا ماتھا چُوما کیونکہ جو بھی تھا اُن کا بیٹا

اپنی موت سے جیت چکا تھا

یہ بہت بڑی تھی کے اُن کا بیٹا اُن کی

جان صحیح سلامت اُن کے سامنے تھے

بابا۔۔مائم نے اُن کے کہنے پر لفظ دہرایا

ہ۔ہاں بیٹا بابا۔۔احمد صاحب نم انکھوں سے

اسباب میں سر ہلاتے بولے

مائم اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن پھر اک اہ سے

واپس نیچے لیٹا

مائم ارام سے

اُس کی اہ پر میر تڑپ کر آگے اتا اُس کا

بازو تھامتا بولا

مائم میرا نام ہے ؟؟مائم نا سمجھی سے بولا جب میر نے

اسباب میں سر ہلایا

مجھے اٹھ کر بیٹھنا ہے۔۔مائم نے پھر کوشش کی جب میر نے

سہارا دیتے اُسے تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھایا

مجھے تو کچھ یاد نہیں ہے کچھ بھی نہیں

ایسا لگ رہا ہے زندگی میں پہلا دن ہے آپ لوگ

پلز مجھے بتائے میں کون ہوں کہار ہتا

ہُوں

مائم میر کی جانب دیکھتا بولا

جیسے اپنے بارے میں جاننا چاہتا ہو

تیرا نام مائم سکندر ہے تُو میرا چھوٹا

بھائی ہے میری جان میرا شیر میرا بہادر

بچا

تُو اک ولڈ وایب کامیاب بزنس ٹائکون ہے

یہ ہماری ماما یہ بابا یہ چھوٹی ماما یہ چھوٹے بابا

اور یہ ابرش اور منال ہماری کزن

یہ زیان چھوٹی ماما کا بھانجا دادا سائی ابھی

گاؤں گیے ہے ورنہ ہمارے اک دادا سائی بھی ہے

اور روحا جو تیری گزری زندگی میں

تیری زندگی کا ایک عظیم سرمایہ تھی جس میں

تیری جان بستی تھی تیری زندگی میں روحا کا

بہت اہم مقام تھا

ابرش روحا کو لے آو

میرا برش کو دیکھ بولا جب وہ فوراً سباب

میں سر ہلاتی بھاگی

میرا ایکسڈنٹ کیسے ہوا تھا مائم اپنے ذہن پر مسلسل

زور ڈال رہا تھا جیسے کچھ یاد کی کوشش کر رہا

ہو

تُو صبح کی فلائٹ سے

امریکہ جا رہا تھا راستے میں گاڑی پل

سے ٹکرائی تھی

مان۔۔ابھی آگے مائم کچھ بولتا کے ایک آواز

نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا سب پیچھے مڑے

جہاں روحانم انکھوں سے مسکرا کر مان کو دیکھ رہی تھی

مائم نے نظریں اٹھا کر روحا کو دیکھا

اچانک مائم کے ذہن میں کچھ ہونے لگا روحا کو

دیکھ مائم کو آنکھوں کے سامنے اندھیرا انے

لگا مائم نے بے اختیار ہاتھ اپنے شدید درد ہوتے

سر پر رکھا

روحا آگے ائی

مان آپ ٹھک ہے شکر ہے مجھے ڈر

لگ رہا تھا کے آپ کو کچھ ہونا جائے

روحا مان کا ہاتھ تھامتی روتے ہوئے ہی بولی

مائم کا اک ہاتھ اب تک اپنے سر پر تھا جب کے دوسرا

ہاتھ روحا نے تھاما تو اچانک مائم کے وجود میں اک

عجیب سا احساس پیدا ہوا تھا جسے وہ سمجھنے نے

قاصر تھا

مائم کیا ہوا سر میں درد ہے،؟؟

اُسے سر پر ہاتھ رکھے دیکھ میر اُسے دیکھ بولا

ہ۔ہاں بھائی سر میں درد ہو رہا ہے مائم اپنی

آنکھوں کو مچتا بولا مائم کو کچھ

یاد تو نہ تھا لیکن میر نے اُسے جو رشتے بتائے تھے

وہ اُن پر یقین کر چکا تھا

ددوسری جانب روحا بے یقینی سے دیکھ رہی

تھی یعنی اُس کے مان اُس کے سامنے ہوتے ہوئے بھی

بات تک نہیں کر رہا تھا ارے بات تو دور وہ تو دیکھ

بھی نہیں رہا تھا

مائم نے اپنا ہاتھ روحاق ہاتھ سے چھڑوایا

ڈاکٹر کو بلواو میں؟؟؟

میر مسلسل اُس کا ہاتھ سر پر دیکھ بولا

ن۔نہیں بھائی ٹھک ہُوں میں

مائم نے بمشکل اپنے سر سے ہاتھ ہٹایا

جب کے دوسری جانب اُس کے بھائی پکارنے پر سب

نم آنکھوں سے مسکرا رہے تھے یعنی مائم میں اب

بھی وہ پہلی والی عزت تھی جو صرف اُسے بتائے

جانے پر وہ روشتو کو اہمیت دے چکا تھا

بھائی

مائم نے نظریں ہلکی سی گھما کر میر کو دیکھا

اُسے اب تک میر میں اپنا پن محسوس ہو رہا تھا اور اس

بات کو سمجھنے میں بھی مائم ناکام تھا

ہاں۔۔میر نے اُسے دیکھا

یہ کون ہیں؟؟مائم نے روحا کی جانب اشارہ

کرتے کہا

جب کے روحا کو اپنے کانوں پر یقین

نہیں ایا

وہ آنکھیں پوری طرح کھولے مان کو دیکھ رہی

تھی جیسے حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو

یہ روحا ہے میں نے بتایا تھانا ابھی کے روحا تیری زندگی میں

اک بہت اہم کردار رکھتی ہے

کیا لگتی ہے یہ میری

مائم روحا کے چہرے پر نظریں لاے بولا

یہ تیری کزن ہے اور اک اور رشتا ہے تُم دونوں کے

بیچ میں وہ وقت انے پر بتاؤ نگا ابھی

مل نا روحا سے دیکھ کتنا رو رہی ہے یہ سمجھ کے

پچھلی زندگی میں تیری جان روحا میں بستی تھی

میر کی بات پر مائم روحا کو دیکھنے

لگا

ہیلو آپ ایسے رو کیوں رہی ہے میں تو ٹھک ہُوں

مائم اُسے مسلسل روتا دیکھ بولا

جب روحانے روتے ہوئے میر کو دیکھا جیسے

پوچھنا چہار ہی ہو کے یہ کیا ہو رہا ہے

گڑیا پریشان مت ہو آؤ اِدھر

میر نے اُسے اپنے پاس انے کا اشارہ کیا جب

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی میر کی جانب بڑھی

دیکھو میں آپ کو جو بتانے جا رہا ہُوں پریشان مت ہونا

ٹھک ہے بلکہ اللہ کا شکر کرنا کے تمہارا مان ٹھک ہے

ورنہ اگر مان کو کچھ ہو جاتا تو ہم سب تو جیتے

جی مر جاتے ہے نہ؟؟

روحانے فوراً اسباب میں سر ہلایا

مائم کی یادداشت چلی گئی ہے میر نے گہرا

سانس لیتے کہا کیونکہ وہ اب روحا کے چہرے

پر سب کی طرح بے یقینی دیکھ سکتا تھا

روحار یلیکس گڑیا میری بات سنو اگر ہم مائم

کو پرانی چیزیں یاد کروائے گے تو مائم کی یادداشت

واپس اجائگی

ابھی آپ نے دیکھا نہ آپ کو دیکھتے ہی

آپ کے مان کے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا؟؟؟

میر یہ ساری باتیں ہلکی آواز میں دور کھڑے روحا سے

کر رہا تھا جس سے اُن دونوں کے درمیان ہوتی

باتیں کوئی تیسرا نہیں سن پا رہا تھا

جی رکھا تھا۔۔روحا نے فوراً نم انکھوں سے اسباب

میں سر ہلایا

اگر ابھی میر اُسے نا سمجھا رہا ہوتا

تو یقیناً روحا نے دھاڑے مار مار کر رونا تھا لیکن

کیونکہ میر بڑے طریقے سے اسے سمجھا

رہا تھا روحا میر کی باتیں غور سے سن رہی تھی

جب کے پیچھے اب مائم سے باکی گھر والے بات

کر رہے تھے!!!

پھر بس آپ پریشان نا ہو ہم مائم کو سب

باد دلا دینگے او کے؟؟

میر کی بات پر روحا نے جلدی سے اسباب میں

سر ہلایا

آجاؤ اب رونا نہیں ہے بلکل خوشی سے مان سے

ملنا ہے تاکہ لگے کے آپ کا مان ٹھک ہے او کے؟؟

چلو آجاؤ آپ میر نے اشارہ کیا جس

پر روحا مان کی جانب اگے بڑھی

مان۔۔روحا کو رونا آرہا تھا لیکن اب اُسے رونا

نہیں تھا

مان جو اپنے ہاتھ پر نظریں جمائے بیٹھا تھا اب

نظریں اٹھا کر اُسے دیکھنے لگا

ک۔کیسے ہے آپ؟؟

مان کو سمجھ تو نہیں آرہا تھا کے وہ اُسے

مان کیوں بول رہی ہے لیکن روحا کی حالت دیکھ

اُس نے ابھی پوچھنا مناسب نہ سمجھا

مائم سے مان کے پیچھے کی وجہ تک مائم کو یاد نہ تھی

میں ٹھک ہُوں آپ کیسی ہے

مائم کو بلکل سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا

بولے

م۔میں تو ٹھک ہُوں روحا نے اپنی حالت کا جھوٹ بولا

ورنہ وہ کہاسے ٹھک تھی؟؟

گڈ۔۔مائم نے کہتے واپس نظریں جھکائی

کچھ دیر ایسے ہی سب مائم سے باتیں کرتے رہے جس کے

وہ بڑی نا سمجھی سے تھوڑا تھوڑا جواب دیتا رہا

کیونکہ دونوں جگہ کافی گہری چوٹ تھی

اور یقیناً پھر درد بھی بہت تھا اب وہ الگ بات تھی

اُسے مائم اپنے سر پر سوار نہیں کرنا

چاہتا تھا

بھائی۔۔۔مائم نے میر کو پُکارا جو وہی صوفے پر

بیٹھا تھا جب کے ابھی کچھ دیر میں سب نے گھر کیلئے نکلنا تھا

ہمارا گھر کہاں ہے

مائم سوچتے ہوئے بولا جس پر میر مسکرایا

ابھی جا رہے ہیں نا گھر دیکھیو

میر بھائی۔۔ابھی آگے بات ہوتی کے زیان داخل

ہوا جب میر نے نظریں گھما کر اُسے دیکھا

بھائی آجائے نکلنا ہے گھر کیلئے

ٹھک ہے تُم چلو ہم اتے ہے

میر اُسے دیکھ بولا جب زیان اسباب میں سر

ہلاتا فوراً باہر گیا

اجا چل۔۔میر اور مائم کھڑے ہوئے اور باہر

کی جانب بڑھے چلتے وقت بھی مائم کے سینے

میں کھنچاؤ پڑھنے کی وجہ سے تکلیف تھی

روحا آپ اور ابرش ہمارے ساتھ گاڑی میں آجاؤ

روحا اور ابرش جو دوسری گاڑی میں

بیٹھ رہی تھی اب میر کی آواز پر اسباب

میں سر ہلا گئی

ان تین دن سب گھر ہو کر آ رہے تھے

ابرش بھی دو دن گھر تھی پھر اج ہی واپس

یہاں ائی تھی

میر ابرش روحا مائم اک گاڑی میں بیٹھ چکے

تھے جب میر نے ابرش کو اگے انے کا اشارہ کیا

مطلب صاف تھا وہ مائم اور روحا کو ساتھ بیٹھانا

چاھتا تھا اور یہ بات ابرش فوراً سمجھ چکی

تھی اسلئے فوراً آگے آ کر بیٹھی

میر گاڑی چلا رہا تھا جب آگے سیٹ پر ابرش اور

پیچھے روحا اور مائم

مائم

میر نے گاڑی کے شیشے سے مائم کو دیکھتے پُکارا

جو نظریں جھکائے خاموشی سے بیٹھا تھا

میر کے بلانے پر مائم نے فوراً اوپر دیکھا

ایسا لگ رہا ہے کے ہم تجھے کڈنیپ کر کے لے جا رہے

ہیں اتنا اُداس اتنا خاموش؟؟؟

کیا بولوں میں بھائی

مائم کو واقعی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا

بولے

مان آپ گانا سنا دیں نا۔۔روحا جھٹ سے بولی

مجھے گانا نہیں اتا۔۔مائم نے نفی میں سر ہلاتے

ہوئے کہا

جب کے مائم کی بات پر میر ابرش روحا اک ساتھ

مسکرائے تھے

اک منٹ رکے مان

روحا نے کرتی کے ساتھ پہنی گئی پینٹ سے

اپنا موبائل نکالا

روحانے مائم کا وہ گانا چلایا جو مائم نے روحا کی

برتھڈے پر روحا کیلئے گایا تھا

وہ گانا مائم کی پرکشش آواز میں غضب ڈھا

رہا تھا

اپنی آواز سنتے مائم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری

تھی اور یہ تین دن میں پہلی مسکراہٹ تھی جو

مائم کے چہرے پر آئی تھی سب نے ماشاللہ

کہا

اومائے گوڈ مجھے نہیں پتہ تھا میں سنگر بھی تھا

مائم ہنستے ہوئی نفی میں سر ہلاتا بولا

جب کے میرا برش روحا تو بس مائم کی مسکراہٹ

پر شکر ادا کر رہے تھے

ہاں بہت اچھا سنگر تھا تُو میر بھی مسکرا کر بولا

پائی جاتی تھی(facilities)ہم مطلب کافی فیسلیٹیز

مجھ میں

مائم نے اب بات کرنا شروع کی تھی ورنہ تو

وہ میر کے علاوہ کسی سے بات ہی نہیں کر رہا تھا

اور وہ بھی تھوڑی اور مسکرانا تو بہت دور کی

بات ہو گئی تھی

مان اے میں آپ کو برتھڈے کی تصویریں دکھاؤں

روحا مزید مائم کے قریب ہوئی جس پر مائم تھوڑا

پیچھے ہوا جب کے مائم کے پیچھے ہونے پر

روحا کا دل کیا وہ روئے لیکن ابھی انسوں ضبط کرتی

مان کو پکچرز دکھانے لگی

روحا ہر تصویر دکھاتی باتیں کر رہی تھی

جب کے مائم بھی غور سے تصویریں دیکھ رہا
تھا اب اُن دونوں کا پورا دھیان تصویروں کی جانب تھا
جب کے اگے بیٹھے میر اور ابرش خاموش تھے
میر نے نظریں گھما کر ابرش کو دیکھا جو سیٹ
کی پشت سے ٹیک لگائے خاموش بیٹھی تھی
اتنی خاموشی اللہ خیر کرے
میر ابرش کو دیکھ بولا جب کے نظر
روڈ پر بھی بار بار جا رہی تھی کیونکہ وہ ڈرائیو
کر رہا تھا میر کی بات پر ابرش نے فوراً سر
اٹھے کر میر کو دیکھ جس کی نظریں اب
روڈ پر تھی
خیر راستہ بھی گزر چکا تھا سب گھر پہنوچتے
گھر میں داخل ہوئے

یہ ہے تیرا گھر۔۔میر گھر میں داخل ہوتا مائم سے

مخاطب ہوا

سکندر ہاؤس گھر نہیں بلکہ اک شاندار نہایت

بڑا اور قیمتی محل جیسا لگتا تھا

بہت سارے الشان کمرے نہایت بڑا خوبصورت

لون گھر واقعی خوبصورت تھا دیکھنے

والا سمجھ جاتا تھا کے گھر میں رہنے والے لوگ

بہت زدہ رئیس ہے

روحا جاؤ بیٹا مائم کو اُس کا کمرہ دکھا

دو میر روحا کو دیکھ بولا

جی بھائی روحا نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

آجائے مان۔۔روحا مان کے پاس ائی

جب دونوں آگے کی جانب بڑھے روحا راستہ

بتا رہی تھی اور مائم وہی چل رہا تھا

مان یہ ہے آپ کا کمرہ۔۔روحا نے دروازہ کھولتے

کہا

مائم اندر داخل ہوا کمرہ

گھر کی طرح نہایت بڑا تھا ہر چیز سلیقے

سے رکھی تھی کمرے میں ہر جگہ مائم کی تصویریں

تھی جن میں زندہ تر روحا کے ساتھ تھی

یہ کون ہے،؟؟اک تصویر جس میں مائم دس سال

کا تھا اُس تصویر میں وہ کسی بچے کو لیے کھڑا تھا

جسے دیکھ مائم نے روحا سے پوچھا

اُس کا اشارہ گود میں پکڑی ننّھی پری کی جانب

تھا

مان یہ میں ہوں۔۔روحا نے مسکرا کر مان کو دیکھا

اوہ۔۔مائم نے بھی دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

پھر پورے کمرے میں نظر دوڑائی جہاں تمام

تصویریں تقریباً روحا کے ساتھ تھی

مان آپ ارام کریں کچھ چاہیئے ہو تو بتا دیئے گا

اور ہاں اک اور چیز یہ میر بھائی نے موبائل دیا

ہے آپ کا

روحا اک نیا موبائل مائم کی جانب بڑھاتی بولی کیونکہ

پچھلا والا تو بیچارہ ایکسڈنٹ میں بری طرح مرا

تھا مائم نے فون تھامتے ٹیبل پر رکھا

میں چلتی ہُوں روحا جانے لگی

سنے۔۔مان کی اواز پر اُس کے قدم رکے وہ فوراً

پیچھے مڑی

آپ مجھے مان کیوں کہتی ہے میرا نام تو مائم ہے نہ

اپنے دل میں مچلتا سوال مائم نے پیش کیا

جب کے اُس کے سوال پر روحا کی آنکھیں نم ہوئی تھی

کیونکہ آپ میرے مان ہے

روحانم آنکھوں سے مسکرائی جب مائم نے الجھ

کر اُسے دیکھا

میں آپ کا مطلب سمجھا نہیں؟؟؟

مطلب یہی کے آپ میرے مان ہے میرا سب کچھ

آپ مجھے بھول گیے لیکن میں تو نہیں بھولی نا

چھوڑیں مان اگر قسمت نے ساتھ دیا تو جلد

آپ کو سب یاد آجائیگا

اپنے انسوں اب برداشت کرنا روحا کیلئے

مشکل ہو رہا تھا اسلئے تیزی سے بڑھتی کمرے

سے نکلی اور پیچھے مائم الجھ کر اُس کی بات سمجھنے کی

کوشش کر رہا تھا

میر جو مائم کے کمرے کی جانب آ رہا تھا
روحا کو باہر تیزی سے جاتے دیکھ اک گہرا
سانس بھر کر مائم کے کمرے میں داخل ہوا
روحا کو کیا ہوا۔۔ میرا اپنے موبائل پر کچھ کرتا ہوا مائم
سے مخاطب ہوا

پتہ نہیں بھائی میں نے بس اتنا پوچھا
کے آپ مجھے مان کیوں بلاتی ہے
مائم میر کے قریب جاتا بولا
دیکھ مائم میں نے تجھے بتایا تھا نا روحا تیری زندگی
میں بہت اہمیت رکھتی تھی تیری یادداشت

گئی ہے اُس کی نہیں وہ بہت ناز و سے پالی گئی ہے

اور تُجھ سے وہ بہت زدہ اٹیچ ہے
اسلئے وہ یہ برداشت نہیں کر پا رہی
بھائی میں یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے
کچھ یاد ہی نہیں آتا مائم نے پھر سے
اپنے ذہن پر زور ڈالا جب اُس کے دماغ میں پھر سے
درد ہوا مائم نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا
مائم کیوں اپنی طبیعت خراب کر رہا ہے
مت ڈال ذہن پر زور ڈاکٹر نے منع کیا ہے اُنہوں نے
صاف کہا ہے تیری یاداشت لمبے عرصے کیلئے
گئی ہے اور وقت لگے گا انے میں
اسلئے تُو اس طرح ذہن پر زور ڈال کر خود کو تکلیف دینا

بند کر دیں جتنا تجھے بتانا ہو گا میں بتا دونگا

تجھے پتہ نہیں ہے کتنی اذیت سے

گزارے ہے سب گھر والوں نے گزرے دن

میں تجھے بتا رہا ہوں اگر اب تُو نے ذہن پر زور ڈال

کر خود کی طبیعت خراب کی تو میں

بہت برا پیش آؤنگا

اُس کے بار بار خود کو تکلیف دینے پر میر غصے سے بولا

او کے نا بھائی سوری غصّہ تو نہ کریں

مائم میر کے غصے کو دیکھ فوراً بولا

تُو حرکتیں ہی ایسی کر رہا ہے میر غصے سے خفگی میں

بولا

سوری نا بھائی پکا اب نہیں ڈالونگا زور دماغ پر بلکہ

انتظار کر لونگا اُس وقت کا جب سب مجھے یاد آجائیگا گڈ

بھائی اب موڈ تو ٹھک کرے میر کا خراب موڈ

دیکھ مائم مزید اگے ایا اس وقت وہ بلکل پہلے والا

مائم لگ رہا تھا ہے شک دل کے رشتے

یاد داشت جانے کے بعد بھی ختم نہیں ہوتے

اوکے اوکے کرتا ہوں ٹھک پہلے یہ بتا موبائل مل گیا تُجھے

جی یہ رہا۔۔روحادے کر گئی تھی ابھی

مائم نے ٹیبل پر رکھے موبائل کی جانب اشارہ کیا

اچھا اجا سوتے ہے قسم سے بہت تھک گیا خود تو

بیڈ پر لیٹا تھا میری ہی کمر کی ایسی تیسی ہو گئی

میر بیڈ پر نم دراز ہوا تھا

جب کے میر کی بات پر مائم مسکرایا

مائم کو کچھ یاد تو نہیں تھا لیکن میر

کے ساتھ اُسے بہت احساس ہوتا تھا کے یادداشت

جانے سے پہلے وہ میر سے حد سے زدہ اٹیچ تھا

اوپر سے میر کا بلکل نارمل رویہ

مائم کو یہ یقین دلا چکا تھا کے اس بھائی بہتر

نہیں بہترین ہے جو ہر چیز کو اک لمحے میں سمبھال

لیتا تھا

کہا سوچو میں گم ہے اجا سوئے

میر بیڈ پر لیٹا مائم کو اپنی جانب

اشارا کرتا بولا

جب مائم مسکراتا میر کے پاس لیٹا میر نے کھینچ

کر اُسے اپنے سینے میں بھینچا اور آنکھیں موند گیا

میر نے کیسے گزارے تھے وہ پل

جب مائم کے زندگی موت کا ہی نہیں پتہ تھا

یہ سوچ میر اُسے مزید خود کے سینے میں بھینچتا

اُس کے بالوں پر لب رکھ گیا اپنے بھائی کے سینے سے لگ

مائم بھی سکون سے میر کے گرد حصار

بناتا آنکھیں بند کر چکا تھا

میر امضبوط بچا

میر اُس کے سوتے ہوئے چہرے پر نظریں

جمائے بولا

پھر اُس کی پشت ہلکے سے تھپتھپاتے

خود بھی اُسے اپنے سینے سے لگائے آنکھیں موند

گیا

کچھ ہی دیر میں نیند دونوں کو آغوش

میں لے چکی تھی

کیونکہ پھیلے ہی دونوں بہت تھکے ہوئے تھے

اتنے دن کے بعد اب چین کی نیند نصیب ہوئی تھی

تو کیسے نیند اپنی آغوش میں نا لیتی

سب ہی بہت زدہ تھکے ہوئے تھے اسلئے سب ہاسپٹل سے آکر سو چکے تھے

اب بھی شام کے چھے بج رہے تھے جب میر کی آنکھ کھلی میر نے آنکھیں

کھولیں دیکھا جہاں مائم اب تک میر کے گرد حصار بنائے سکون سے سویا تھا

میر نے مسکرا کر اُسے دیکھا پھر دھیرے سے اُس کا ہاتھ بیڈ پر رکھ اٹھ کھڑا

ہوا کیونکہ میر کو اب فریش ہونا تھا

میر نے قدم اپنے کمرے کی جانب لیے جب راستے میں اُسے ابرش نظر آئی

جو اپنے ہاتھ پر دیکھ رہی تھی جہاں ابرش کھڑی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

اور ہاں ساتھ رو بھی رہی تھی

میر نے اُسے دیکھ ابرش کی جانب قدم بڑھائے

کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟؟

میر کی آواز پر ابرش نے فوراً چہرہ اٹھایا جب میر کی نظر اُس کے ہاتھوں پر گئی جو بری طرح سوجھ رہا تھا

کیا ہوا ہاتھ میں۔۔میر نے فوراً اُس کا ہاتھ تھاما

گ۔ گرم چائے گر گئی۔۔وہ اپنے شدید لال ہوتے ہاتھ اور تکلیف سے تڑپ کر روتے ہوئے بولی

اُف خدایا کیسے کام کر رہی تھی ادھر آو

میر نے اُسے صوفے پر بٹھایا پھر ملازمہ سے کہتے کمرے سے ٹیوب منگوائی

تم کیسے چائے بنا رہی تھی جو گر گئی؟؟؟

میر اُس کا ہاتھ تھامے ٹیوب لگاتا بولا

م۔میں تو نکال رہی تھی پھر پیچھے مڑی آستین میں اٹک کر کیٹل کی چائے ہاتھوں پر آ گئی

اُس کے ہاتھوں میں سخت جلن ہو رہی تھی جسے برداشت کرنا ابرش کیلئے کافی مشکل ہو رہا تھا کیونکہ اُسے زدہ تکلیف برداشت کرنے کی عادت نہیں تھی

اُس کا ہاتھ میر کے ہاتھوں میں تھا میر ٹیوب لگا رہا اور ابرش اپنے ہاتھ کو دیکھ رو رہی تھی اُس کا گورا سفید ہاتھ لال ہو رہا تھا

بس ٹھک ہو جائیگا اب یہ لو یہ کھاؤ میر نے میڈیسن اُس کے آگے کی

نہیں۔۔ابرش نے نفی میں سر ہلایا جس پر میر نے ایبرو اچکای

اور کس خوشی میں منع کر رہی ہو؟؟

میں میڈیسن نہیں کھاتی۔۔ابرش میر کو دیکھ بولی

کیوں؟؟میر کو اس کی لوگوں بلکل سمجھ نہیں آ رہی تھی

م۔۔میں سیرب پیتی ہُوں ابرش نظریں جھکائے بولی جب کے اُس کی بات پر میر کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار کے پیٹے

کب بڑی ہو گی تم؟؟میر گہرا سانس لیتا بولا

میں بڑی ہی ہُوں۔۔ابرش ادا سے بولی

نائس جوک اُسے دیکھ تنزیہ لہجے میں بولا

جب ابرش نے غصے سے میر کو دیکھا

کیا مطلب آپ کا میں بڑی نہیں ہوں کیا ابرش غصے سے بولی

ہاں جی ابرش بی بی میں نے یہی کہا بلکل ٹھک گوش فرمایا ہے آپ نے

میر ایسے کہتا اُسے مزید تپ چڑھا گیا تھا

میں بچی نہیں ہوں ابرش کھڑی ہوتی سرخ ناک پھلائے بولی

جب کے اب ہاتھ کے درد کو بھولتی وہ میر سے لڑنے کیلئے طور کھڑی تھی

تُم بچی ہو میر بھی کھڑا ہوا

نہیں ہوں ابرش مزید غصے سے بولی

ہو۔۔میر بھی اُسے کے انداز میں بولا

نہیں ہوں ابرش نے پیر پٹھکا

اچھا بتاؤ کونسی عادت ہے تُم میں بڑوں والی ذرا بتاؤ

میڈیسن تُم کھاتی نہیں بلکہ بچوں کو طرح سیرپ پیتی ہو

اور کھانے کے نام پر بچوں کی طرح نوڈلز

کھاتی ہو

اور تواور کارٹون بھی دیکھتی ہو

میر نے اُسے نشانیاں بتائی

ہ۔ہاں تو کارٹون دیکھنا صرف بچوں کا کام ہے یا نوڈلز کھانا اور سیرپ پینا

بڑوں کا بھی حق ہے

ابرش فوراً بولی

ابرش بی بی یہ صرف بقول تمہارے ہے نا کے سچ ہے اب سچ سے تو دور نا

بھاگو

میر تو کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا

اچھا اب غصّہ کم کرو میر کہتا اب فریش ہونے اپنے کمرے کی جانب بڑھا

جب ابرش کے نظر صوفے پر گئی جہاں میر کا فون رکھا تھا

ابرش نے جھٹکے سے بیٹھ کر میر کا فون اٹھایا پھر
جہاں سے میر گیا تھا اُدھر دیکھنے لگی مقصد دیکھنا تھا کے میر تو نہیں
دیکھوں یا نہیں ؟؟؟؟
ہاں دیکھ لے ابرش کے دل نے آواز لگائی
پاگل ہے کیا کسی کے موبائل کے بغیر اجازت گھسنا اچھی بات ہے کیا
دوسری طرف ضمیر سے آواز آئی
ل۔ لیکن میں میر سے پیار کرتی ہُوں میرا حق ہے اُن پر دل نے پھر آواز
اٹھائی
ابے کونسا حق وہ تو تُم سے پیار نی کرتے۔۔ ضمیر پھر بولا
کیا کروں ؟؟ پتہ کرنا ہے مجھے وہ لڑکی ہے یا نہیں ابرش خود بھی الجھ کر رہ گئی
تھی
دیکھ لیتی ہوں دیکھوں تو وہ کون خوشنصیب ہے جس سے میر محبت کرتے
ہیں یا پھر کیا پتہ یہ سچ نا ہو میر نے مجھے خود سے دور کرنے کیلئے کیا ہو

ابرش کے دماغ میں ایک دم کلک ہوا

ابرش نے ہمت کر کے موبائل کھولا

پاسورڈ کیا ہے موبائل کے پاسورڈ دیکھ ابرش نے سر پر ہاتھ رکھ کہا

میر۔۔۔اُس نے میر انٹر کیا لیکن رونگ

شاہ میر؟؟ابرش نے پھر سے ڈالا لیکن یہ بھی رونگ

کیا دالوں کیا دالوں

مائم بھائی کا نام ڈالتی ہُوں

ابرش نے فوراً مائم کا نام ڈالا جس پیٹ پاسورڈ اک لمحے میں کھلا

اوہ تھنک یو اللہ تعالیٰ ابرش نے جلدی سے موبائل کھولا

مسیجز میں جاتے اُس نے چیٹس کھولے

جب اُس کی نظریں تھمی تھی

ابرش کی آنکھوں میں یک دم پانی بھیجا شروع ہوا

وہ سٹل سی دیکھ رہی تھی

ی۔یعنی میر سچ میں کسی سے محبت

اُس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ گہرا سانس لیا

مل گئی تسلی بولا رہانا وہ تُجھ سے محبت نہیں کرتے اُس کے ضمیر نے پھر سے

اُجاگر کیا

سامنے سے میر کو آتا دیکھ ابرش نے جلدی سے موبائل بند کر کے واپس

صوفے پر رکھا

اور اپنے انسوں صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

میرا موبائل ہے کیا یہاں میر اُسے دیکھ بولا جب میر کی نظریں صوفے پر

پڑی

یہ رہا میر آگے بڑھتا موبائل اٹھا کر دیکھنے لگا

جب ابرش تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی

میر بھی باہر نکل گیا کچھ کام کے سلسلے میں

میر نے باہر نکلتے سعد کو کول ملای

السلام علیکم جی سر

وعلیکم السلام سعد ایسا کرو سکندر ہاؤس آجاؤ مائم کے پاس مجھے ہر وقت تُم چاہیئے ہو اُسے جو چاہیئے وہ فوراً ملنا چاہیے

میر فون پر سعد سے کہتا گاڑی میں بیٹھا

او کے سر سعد نے کہتے فون رکھا

روحا کب سے اٹھ چکی تھی اُسے بس بے چینی ہو رہی تھی رونا آرہا تھا اپنی کیفیت سے وہ خود انجان تھی

لیکن وجہ مائم تھا جو اُسے بھول چکا تھا یہ چیز روحا کیلئے قبول کرنا نہایت مشکل تھا

مان میں آپکو یاد نہیں ہوں کاش سب کچھ پہلے جیسا ہو جاتا آپ کو سب یاد ہوتا آپ مجھے تو نہ بھولتے

وہ مائم کو سوچ بول رہی تھی

اُس نے موبائل اٹھایا اور پرانی تصویریں ویڈیوز دیکھنے لگی واقعی وقت اک سا نہیں رہتا جس کی جان آپ میں ہوتی تھی اج وہ آپکو بھول چکا تھا کیسا تکلیف دا احساس تھا

یہ پ۔پل ہمیں یاد آئینگے
وہ ک۔کل یاد آئینگے
مائم کی تصویر دیکھ روحانے مان کو یاد کرتے تڑپ کر گنگنایا

اب تو بس وہ پل تھے جو یادانے تھے
ہم نے کیا ج۔جو بھی کیا
ر۔رو کے ہنس ہنس کے جیا
اتنا گاتی وہ شدت سے رونے لگی

ایسا نہیں تھا کے وہ نے شکر اپن کر رہی تھی وہ بہت شکر گزار تھی اپنے رب کی کے اُس کا مان ٹھک ہے لیکن اُس کا مان اُسے بھول گیا اس پر وہ پل پل مر رہی تھی

سعد گھر میں داخل ہوا وہ

فون پر میر سے بات کرتا داخل ہوا تھا

جب اُس کی ٹکر منال سے ہوئی

اہ منال پیچھے کو گرنے لگی جب سعد نے

اک دم اُس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے تھاما

منال گرنے کے ڈر سے آنکھیں میچ چکی تھی

اور ساتھ اُسے تھامے کھڑا تھا سعد نے اُسے دیکھا جو آنکھیں خوف سے بند کیے سعد کی گردن میں ہاتھ ڈالے خود کو گرنے سے بچا رہی تھی

کچھ دیر بعد خود کو نہ گرتا دیکھ منال نے آنکھیں کھولی سامنے کسی انجان شخص کو دیکھ وہ جھٹکا کھا کر سیدھی ہوتی پیچھے ہوئی تھی

اندھے ہو دکھائی نہیں دیتا منال غصے سے بولی

مس ائی ایم سوری لیکن میں فون پر بات کر رہا تھا پر آپ تو انکھون سے دیکھ سکتی تھی نا سعد نے بھی دو ٹوک جواب دیا

بکواس بند کرو کیا مطلب ہے خود دیکھ کر نہیں چلو گے منال سعد کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی

دیکھے اگر غلطی میری ہے تو غلطی آپ کی بھی ہے سعد نے اٹل لہجے میں کہا

What the ****

ہو کون تُم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟؟

منال اک قدم آگے اتی بولی

یہ آپ کا گھر نہیں یہ میرے سر کا گھر ہے اور میں اُن کے تمام فیملی میبرز کو جانتا ہوں اور جہاں تک میں جانتا ہوں آپ فیملی میمبر نہیں ہے

سعد گھمبیر آواز میں بولا

جب منال نے مٹھیاں بھینچ کر اُسے دیکھا

سعد اس وقت بلیک سوٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کیے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے بڑا جاذب نظر آرہا تھا

میں فیملی میمبر ہُوں اس گھر کی منال غصے سے تیز آواز میں بولی

جھوٹ نہ بولے سعد نے جیسے اُسے سلگانے کی قسم کھا رکھی تھی

پہلے تُم منہ کھولو ہو کون؟؟؟

منال ہمیشہ کی طرح نہایت بتمیزی سے بول رہی تھی

پہلے آپ بتائے آپ کون ہے؟؟؟

میں نے کہا نا میں میمبر ہُوں اس گھر کی

منال اب غصے آگ بگولا ہو چکی تھی

اور میں نے بھی کہا تھا تُم نہیں ہو اس گھر کی میمبر

میں کزن ہُوں میر بھائی اور مائم کی منال سلگ کر بولی

کزن ہو لیکن اس گھر کی فرد نہیں تو خود کو اس گھر کا میمبر کہنا بند کرو

سعد بھی کہا چپ رہنے والا

پاگل انسان میں اس گھر کی ہونے والی بہو بھی ہُوں

منال کی بات پر سعد کو بریک لگی تھی سعد سمجھا کے یہ میر کی بات کر رہی ہے

یعنی اُس کے میر سر اس بتمیز سے شادی کر رہے تھے

No way

میرے سر کی ایسی پسند نہیں ہو سکتی سعد صدمے میں بولا

کیا مطلب کیسی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسے بولنے کی

منال شدید غصے سے پاگل ہو رہی تھی

منہ سے !!!! سعد نے لفظی جواب دیا

کمینے جاہل انسان دفاع ہو جاؤ یہاں سے اب منال اپنا تمام تر ضبط کھوتی اصل

بتمیزی پر اتر آئی تھی

جب کے سعد آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھا رہا تھا

ک۔ کیا تم نے مجھے ابھی گالی بکی؟؟ سعد کو یقین نہ ایا اپنے کانوں پر

ہاں بکی کیا کر لو گے منال تو جیسے تیار کھڑی تھی

لڑکی۔۔ابھی سعد بول رہا تھا جب منال نے بات کاٹی

میم۔۔ میم بولو تمہارے سر کی ہونے والی بیوی ہُوں منال سمجھی یہ مائم کا کوئی کوئی اسسٹینٹ ہے

میں تمہیں اپنے سر کی بیوی بننے نہیں دونگا سعد بھی اب غصے میں اچکا تھا

تیری ایسی کی تیسی ہے کون بے تُو

اُس کی بات سن منال کا تو جیسے بس نہیں چل رہا تھا وہ سعد کا سر پھاڑ دے

ایسی کی تیسی بیٹا تمہاری میں بتا رہا ہوں میں اپنے سر کو کھائی میں گرنے نہیں دونگا تُم سے شادی کر کے

سعد بھی لڑنے پر اُتر آیا تھا

میں دیکھتی ہُوں کیا کرتے ہو تُم

ہاں ہاں دیکھو سعد نے یقین سے کہا

اندھے جاہل پاگل منال لفظوں پر زور دیتی بولی

لڑکی خاموش ہو جاؤ اپنے لیے اتنی گالیاں سن سعد کا مانو پارا ہائی ہو رہا تھا

میں کیوں خاموش ہُوں؟؟ میرا گھر میری مرضی میں بولوں یا چپ رہوں

تُم بتاؤ تم کون منال مزید اک قدم آگے ائی

میں کون ہُوں بہت جلد تمہیں پتہ چل جائیگا

کیوں تُم کوئی ہیرو ہو جو ٹریلر کے ساتھ پتہ لگو گے شکل دیکھی ہے اپنی کدو

یا گل بھنڈی کے شکل والے

منال اُس کے چہرے کی جانب اشارا کرتی بولی جب سعد نے صدمے میں

ہاتھ اپنے سینے پر رکھا پھر جلدی سے موبائل کھولتے کیمرا سامنے کیا

اور خود کو دیکھنے لگا اس کا پرکشش چہرہ نہایت ہی خوبصورت لگ رہا تھا لیکن

منال کے دیئے لقب سعد کو صدمے میں دال چکے تھے

سعد اپنا خوبصورت چہرا دیکھ خود پر لگائے الزام سوچ رہا تھا

دیکھ لیا گدھے منال غصے سے بولی

گدھا۔۔۔ سعد نے لفظ دہراتے نظریں نیچے کیے خود کو دیکھا

ہاں گدھا منال نے اور آگ لگائی

اور تُم ناگن کہی کی چوڑیل جسے دیکھ بچے ڈر سے سو جاتے ہے

اور تمہاری۔۔ تمہاری شکل اک دم جلیبی جیسی سعد خود پر لگاے لقب کا بدلا

لیتا بولا

جلیبی منال نے لفظ دہرایا اور خود کو دیکھا

م۔ میں جلیبی کہاہے دکھ رہی ہوں گدھے

منال اُسے دیکھ تیز آواز میں بولی

تو گدھی میں تمہیں کہاسے گدھا لگ رہا ہوں

سعد نے فوراً بولا

کیونکہ تُم گدھے ہو اور گدھے کو گدھا ہی کہتے ہیں منال اب بھی بعض نا ائی

اور تُم ہو جلیبی اور جلیبی کو جلیبی کہتے ہے

چلو جلیبی تو میٹھی ہوتی ہے اور لوگوں کو پسند بھی ہوتی ہے اپنا بتاؤ گدھے تُم کس کو پسند ہو

گدھے اگر نا ہو نہ تو برف والا کیسے آئیگا پھر سڑو گرم پانی میں

ارے اگر گدھا نا ہو تو۔۔

سعد گدھے کے گن گانے لگا جیسے خود ہو جب کے اپنی ایکسپلیشن دیتے

وقت سعد کو سب سمجھ ایا تو وہ دبک کر رکا

اور منال کو دیکھا جو قہقہ لگا کر ہنس رہی تھی

یعنی گدھے تُم نے مان لیا کے تُم گدھے ہو منال زور زور سے ہنس کر سعد کو

مزید تپ چڑھا گئی تھی

چپ کرو پاگل عورت سعد آگے اتا بولا

او خود ہو گا پاگل بڈھا منال ہنسی روکتی خود بھی اسی کے انداز میں بولی

میں نے آج تک اتنی بتمزی چوڑیل اور جلیبی جیسے منہ والی لڑکی نہیں دیکھی

سعد نے سچ ہی کہا کیونکہ اُس نے اج تک اتنی بد تمیز لڑکی نہیں دیکھی تھی

اور میں نے بھی اج تک اتنا خبیث کمینہ گدھے جیسی شکل والا بڈھا نہیں دیکھا

بڈھا۔۔۔سعد کو اک اور صدمہ لگا یعنی وہ 29 سالا خوبرو نوجوان اُسے بڈھا لگ رہا تھا

سعد غش کھا کر گرنے والا ہو گیا تھا

اب کیا کھڑے ہو ادھر ہٹو سامنے سے مجھے جانا ہے اُسے اک جگہ کھڑے دیکھ منال بولی

اتنا بڑا دروازہ ہے بد تمیز عورت وہاں سے چلی جاؤ

سعد نے اشارہ کیا کیونکہ کونے پر تھا باکی سارا راستہ باکی تھا

نہیں مجھے یہی سے جانا ہے تُم ہٹو یہاں سے گدھے منال فیصلہ کن لہجے میں بولی

تُم مجھے یہاں سے ہلا کر دکھاو بد تمیز عورت سعد کا لہجہ بھی فیصلہ کن تھا

میں بتا رہی ہوں شرافت سے ہٹ جاؤ ورنہ

ورنہ کیا اُس نے رکنے پر سعد نے بولنے پر اُکسایا

اوہ مجھے اب سمجھ ایا گدھے کو بھوک لگی ہے اولے اولے پہلے بتانا تھا چارا لاوں تمہارے لیے

منال تنزیہ لہجے میں بولی جب کے اُس کی بات سے مانو سعد کے تب بدن میں آگ لگا گئی تھی

جلیبی کہی کی بلکل جلیبی کی طرح گرم تیل میں پکاو نگا نامزا آئیگا پھر چل سامنے سے ہٹ بیٹا

منال نے اشارہ سے کہا

تُم ہٹا کر دکھاو سعد دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا ہو چکا تھا

کتنے ڈھیٹ پاگل جاہل گدھے ہو

اوہ بس اب اور نہیں سعد کی اب بس ہوئی تھی

اوہ گدھے کو غصّہ بھی اتا ہے کیا کروگے گدھے منال نے مصنوعی بیچارگی سے کہا

میں کہے رہا ہوں چپ ہو جاؤ

میں بھی کہے رہی ہوں سامنے سے ہٹ جاؤ

میں نے کہے دیا نہیں ہٹو نگا دونوں اپنی اگو میں کھڑے تھے

سارا دن یہی کھڑے رہو گے پھر منال نے غصے پوچھا

نہیں بلکل نہیں اگر تُم اپنے ان پیرو کو چھونے کی زحمت دے کر سائڈ سے

نکل جاو گی تو سارا دن نہیں رہنا ہو گا

سعد نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا

میں تو نہیں جاؤ نگی منال سیدھی کھڑی ہوئی

تُم ہو کون؟ ہمارے گھر میں آکر مجھ سے بد تمیزی

منال نے اُس کی پہچان جاننی چاہی

بتایا ہے نا میرے سر کا گھر ہے سعد نے لفظوں پر زور دیا

ہاں اس حساب سے میں تمہاری میم ہوئی شاباش میم کی بات مانو اور سائڈ ہو جاؤ ورنہ کام سے نکل وادونگی منال دھمکی آمیز لہجے میں بولی جب اُس کی بات پر سعد کا زوردار قہقہ وہاں گنجا تھا

اُسے ایسے ہنستے دیکھ منال نے غصے سے پیر پٹھکا

نائس جوک اپنی ہنسی بمشکل روکتے

سعد نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا

اس میں جوک کیا تھا؟؟ منال نے یاد کیا اُس کی بات میں تو کوئی جوک ہی نہیں تھا

ہیلو بد تمیز عورت یہ جوک ہی تھا اور رہی بات میم کی تو میری جوتی بھی تمہیں میم نا بولے اور لکھ لو میں اپنے خوبصورت ہینڈسم بہادر سر کی شادی تُم جیسی پاگل جلیبی چوڑیل لڑکی سے نہیں کرونگا

سعد نے فیصلہ سنایا

او تُم ہوتے کون ہو میری شادی ہو گی اور وہ بھی تمہارے سر سے اگلے مہینے

میں منال نے انگلی دکھاتے ہوئی کہا

میں بھی دیکھتا ہوں کیسے ہوتی ہے

ہاں ہاں دیکھو ویسے تو گدھے ہماری شادی میں الاؤڈ۔ نہیں ہے لیکن کیا یاد کرو گے آجانا تُم بھی

منال اک ادا سے احسان کرنے والے انداز میں بولی

تمہاری تو۔۔۔ سعد کہتے کہتے رکا

ہاں میری ہی شادی آجانا گدھے منال مسکرا کر بولی

سعد آگیے تُم یہاں کیوں کھڑے ہو؟؟

میر جو اندر آرہا تھا اُسے گیٹ پر کھڑے دیکھ بولا

سر کالی بلی راستہ کاٹ گئی میر اسعد خونخار نظر منال پر مارتا میر کو دیکھ بولا

پھر اک نظر اپنے ہینڈسم خوبصورت سر کو دیکھا پھر دوسری طرف جلیبی کو

سعد نے دکھ سے نفی میں سر ہلایا اُس کے سر ایسی بلا سے شادی کیسے کر سکتے تھی

کیا بول رہے ہو؟؟اُس کی بات پر میر نا سمجھی سے بولی

جب کے منال سعد کو گھور رہی تھی

کچھ نہیں سر میں آپکو بعد میں بتاتا ہُوں میر کو دیکھ سعد مسکرا کر بولا

اچھا او کے آجاؤ میر کہتا اب اگے بڑھ چکا تھا

جلیبی کہی کی سعد جاتے جاتے تیز آواز میں بولا

گدھا کمینہ رک منال نے اپنی چپل اُتار کر سعد کے اوپر پھینکی جس سے سعد بچتا

میر کے پیچھے بھاگا تھا

اور پیچھے منال غصے سے اپنی چپل اٹھاتی باہر کو بڑھی تھی

سر میر کے پیچھے بھاگتے سعد نے میر کو پُکارا

ہاں میر رکتا پیچھے مڑا

سر مجھے نہیں یقین آرہا آپ اُسے کیسے پسند کر سکتے ہے سعد صدمے کے عالم میں تھا

کیا مطلب بول رہے ہو؟؟؟میر کو اس کی بات سمجھ نہ ائی

سر آپ اُس جلیبی کو کیسے پسند کر سکتے ہیں مجھے یقین نہیں آرہا آپ اتنے پیارے ہینڈسم اور وہ جلیبی سر نا کرے میں صدمے سے بے ہوش ہو جاونگا

سعد اپنے سینے پر ہاتھ رکھے بولا

سعد سیدھا سیدھا بولو کیا ہوا ہے؟؟

سر مت پوچھے بس مجھ سے بتایا نہیں جائے گا سعد نے نفی میں سر ہلایا

سعد بولو کیا ہوا میر سنجیدگی سے بولا

سر آپ اُس جلیبی سے شادی کر رہے ہیں؟؟

میں اور شادی؟اور جلیبی سعد سیدھا سیدھا بتاؤ

میر کو اُس کی باتیں بلکل سمجھ نہیں ارہی تھی

سر وہی جلیبی جو باہر تھی ابھی

سعد نے اشارہ کرتے ہوئے کہا

منال کی بات کر رہے ہو؟؟؟

سر اُس جلیبی کا نام منال کس نے رکھ دیا اُس کا نام چوڑیل ہونا چاہیئے تھا سعد

اب تک سلگا ہوا تھا

ہوا کیا ہے بے ساختہ اُس کے چہرے کے زاویے دیکھ میر کو ہنسی چھوٹی تھی

جب سعد نے نظر اٹھا کر میر کو ہنستا ہوا دیکھا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ سر ایسے ہی مسکراتے رہا کرے بہت پیارے لگ رہے

ہیں سعد میر کی ہنسی پر قربان ہوتا بولا

سر آپ اتنے پیارے اور وہ جلیبی چوڑیل سر کیسے آپ نے اُس سے شادی

کرنے کا سوچا مجھے بتائیں۔۔ضرور گھر والے کروا رہے ہو گے ورنہ میں مان

نہیں سکتا یہ آپ کی ہونے والی بیوی ہو سکتی ہے

سعد یقین سے بولا

میری سنو گے ؟؟اُسے مسلسل بولتا دیکھ میر بولا

جی سر

وہ میری بہنوں کی طرح ہے اور یہ خرافات کس نے تمہیں بتائی ہے کے میری شادی ہو رہی ہے وہ بھی جلیبی۔۔ میر امطلب منال سے میر نے جملہ درست کیا

سر اُس نے خود کہا سعد عام لہجے میں بولا

کیا؟؟؟ میر کو یقین نہ ایا

ضرور تُم نے پوری بات نہیں سنی ہو گی

نہیں سر اُس نے کہا کہ وہ اس گھر کی ہونے والی بہوں ہے اور کہتی مجھے میم بولو تمہارے سر کی ہونے والی بیوی ہُوں

سعد نے ایمانداری سے بتایا

وہ مائم کی بات کر رہی تھی سعد میر اگے بڑھتا ہوا بولا

کیا؟؟؟ سعد بھی پیچھے چلتا تیز آواز میں بولا گویا حیرت کا جھٹکا ہو

اب کیا ہوا؟؟؟ میر بنار کے اگے بڑھتا بولا

سر مائم سر تو اتنے اچھے ہے اور یہ سعد کو مائم کیلئے برا لگ رہا تھا

اچھا ابھی چھوڑو یہ سب ادھر آو میں مائم کا کمرہ دکھاوں تمہیں میر مائم کے کمرے کی جانب رخ کرتا بولا

جب سعد بھائی خاموش ہوتا میر کے ساتھ بڑھا

اٹھ گیا؟؟؟ میر مائم کے کمرے میں داخل ہوتا بولا جو شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا

جی بھائی ابھی اٹھا ہُوں مائم آگے ایا

یہ کون ہیں؟ مائمِ سعد کو دیکھ بولا

یہ سعد ہے اچھا تجھے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو سعد کو بول دینا ٹھک ہے بھلے کوئی بھی مسئلہ ہو میر جانتا تھا ابھی باکی گھر والوں سے مائم اتنا اٹیچ نہیں ہوا پھر میر کو بھی کام کے سلسلے میں باہر جانا ہوتا تھا اسلئے میر سعد کو مائم کی ہر ضرورت کا خیال رکھنے کو بول چکا تھا

میر کی بات پر مائم نے اسباب میں سر ہلایا

چل اجا باہر تینوں اک ساتھ کمرے سے باہر نکلے تھے

مان آپ اٹھ گیے روحا بھاگتی ہوئی اتی بولی

جی میں اٹھ گیا مائم نے اسباب میں سر ہلایا جب میر اور سعد تو آگے بڑھ چکے تھے لیکن اب مائم وہی روحا کے ساتھ کھڑا تھا

مان آئے مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہے اُس نے مائم کا ہاتھ تھاما اور صوفے پر بیٹھا کر خود مان کے برابر میں بیٹھی

مائم بھی اُس کی جانب متوجہ ہوا

مان آپ کو پتہ ہے میرے کالج میں پیپرز ہے اگلے ہفتے سے اور تیاری آپ نے کروانی تھی لیکن اب آپ کو تو کچھ یاد نہیں میری تیاری کیسے ہو گی میں پیپرز میں فیل ہو جاو گی روحا رونے والی شکل بنائے مان کو بتا رہی تھی

اور آپ کو پتہ ہے مان اگر میں فیل ہو گئی تو دوبارہ کلاس پڑھنی پڑے گی اللہ اللہ کر کے پیپرز کے بعد کالج سے چھٹکارا ملنا تھا اور یونیورسٹی کا دیدار کرنا تھا

لیکن۔ دیکھے لگ رہا ہے اُس سال واپس کالج میں پیسو نگی روحا افسوس سے

بولی جب کے مان اُس کے الفاظوں پر بے ساختہ مسکرایا

ہاں لیکن آپ خود سے تیاری کر سکتی ہو فیل ہونا اچھی بات نہیں اگر مجھے

کچھ یاد ہوتا تو میں ضرور آپ کو پڑھاتا مان بھی اُداسی سے بولا

ہمم مان میں کوشش کرونگی خود سے پڑھنے کی آپ اُداس نہیں ہو وہ اپنا ہاتھ

مائم کے گال پر رکھ بولی

جب اچانک مائم کا دل زور وسے دھڑکنے لگا اک عجیب سا احساس وجود میں

دوڑا تھا

مان آپ کو پتہ ہے اج سنڈے ہے اور ہم ہر سنڈے کو آئسکریم کھانے

جاتے تھے لیکن دیکھے اس بار سنڈے کو نہیں جا پائینگے اک بار پھر روحا

اُداسی سے بولی

کوئی بات نہیں باہر نہیں جا سکتے لیکن گھر پر منگا سکتے ہے

مائم کچھ سوچتے ہوئے حل نکالتا بولا

لیکن مان باہر کا مزا الگ ہی ہوتا ہے ہم اتنی جگہ گھومنے جایا کرتے تھے آپ مجھے جھلے جھلواتے تھے

آپ کو جلدی سے سب یاد آجائے پھر ہم لوگ خوب مزے کرینگے

روحا ساری بات ارام سے کہتی اخر میں مسکرا کر بولی جب مائم نے بھی مسکرا کر دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

مان آپ کے سر اور سینے پر جو یہ پٹی ہے اِدھر درد ہوتا ہے کیا؟

مان کے سینے اور سر پر بندھی پٹی کو دیکھ روحا افسوس سے بولی

نہیں درد نہیں ہوتا اب بس چلنے پھرنے میں سینے پر کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے

مائم اُسے دیکھ بولا

مان کب ٹھک ہو گا یہ اگر آپ کو درد ہوتا ہے تو ڈاکٹر کو بتائے ہم؟؟ ایسے تکلیف میں ہے آپ روحا پریشانی سے بولی ایسا لگ رہا تھا چوٹ مان کو نہیں روحا کو لگی ہے کیونکہ وہ مائم کی تکلیف پر مائم سے زدہ تڑپ رہی تھی

اٹس اوکے میں ٹھک ہُوں کچھ دنوں میں یہ بھی ٹھک ہو جائیگا مائم مسکرا کر بولا

اوکے آئے مان لون میں چلے ؟؟ روحا سوچتے ہوئے بولی

اوکے مائم بھی کھڑا ہوا جب دونوں نے باہر کی جانب قدم بڑھائے

مان یہ دیکھے یہ پھول یہ آپ کے فیوریٹ پھول ہے

روحا گلاب کے کھلتے پھولوں کی جانب اشارہ کرتی بولی

ماشاءاللہ یہ واقعی بہت پیارے ہے مان بھی اُن گلابوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا بولا

ہاں مان بلکل آپ کی طرح روحا مائم کو دیکھ بے اختیار بولی جب مائم نے اُسے دیکھا دونوں کی آنکھیں اک دوسرے سے ٹکرائی دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے پھر بے اختیار مائم سر جھٹکا مسکرا دیا نہیں یہ میرے جیسے نہیں بلکل آپ کے جیسے ہے مائم اک گلاب کا پھول توڑتا ہوا بولا

اوتھینک یومان روحا شرماتی ہوئی بولی

ہیلو گایز منال وہاں اتی دونوں کو دیکھ بولی

ہیلو دونوں نے مختصر جواب دیا مائم واپس پھولوں کی جانب متوجا ہو چکا تھا

کیونکہ وہ منال کو نہیں جانتا تھا ہاں بس اُسے یہ پتہ تھا کے وہ کزن ہے اُنکی

لیکن کچھ بھی یاد نہیں تھا

مائم منال نے مائم کو پُکارا

جی مائم بھی پیچھے مڑا

میں بھی آپ کی کچھ لگتی ہوں مجھ سے بھی بات کر لیں منال پھیکا سا مسکرائی

جی بولیں مائم کو سمجھ نہ ایا وہ اُس سے کیا بات کرے ظاہر ہے جسے آپ

جانتے نا ہو اُس سے بات کیسے کر سکتے ہیں

آئے بیٹھ جاتے ہیں یہاں منال نے پاس رکھے سوفوں پر اشارہ کیا جس پر

مائم

اسباب میں سر ہلاتا بیٹھا

روحا بھی جلدی سے اتی مان کے برابر میں بیٹھی

مائم آپ کو اپنے آفس کے بارے میں بھی کچھ نہیں یاد منال نے کبھی سوچتے ہوئے پوچھا

نہیں مجھے کچھ یاد نہیں مائم اُداسی سے بولا

او کے آپ پریشان نا ہو انشاءاللہ آپکو سب یاد آجائیگا اور آپ آفس کے حوالے سے ٹینشن مت لیجئے گا میر بھائی نے وہاں

آپ کے منیجرز وغیرہ اور ایمپلوئیز کو کام کا اور آپ کی حالت کا بتادیا تھا

آپ کے آفس میں پراپر کام ہو رہا ہے

منال نے تفصیل بتائی

میں بھی آپ کے ساتھ آفس جاتی تھی لیکن اب دل نہیں کرتا اکیلے جانے کو آپ تھے تو ہی جاتی تھی

منال نے اپنے دل کی سچی بات بتائی

لیکن کیوں؟؟آپ جائے آفس اچھا ہے کوئی تو گھر کا ہو جب تک مجھے کچھ یاد نہ آجاتا میں بہت کوشش کرتا ہوں لیکن کچھ یاد ہی نہیں آتا

مائم اپنے ذہن پر زور ڈالنے لگا تھا جب میر کی بات ذہن میں ائی اسلئے وہ اپنا ارادہ ترک کر گیا

ہاں میں کوشش کرونگی لیکن آپ کو جلدی سے سب یاد آجائے پھر ہم لوگ ساتھ چلینگے ٹھک ہے

منال کی بات پر محض مائم اسباب میں سر ہلانے کے علاوہ کچھ نا کر سکا مان۔۔منال کو اپنی ٹون میں اتا دیکھ روحا نے فوراً مائم کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈالتے پُکارا

جی مائم نے چہرہ جھکائے اُسے دیکھا جب کے اُس کی حرکت پر مائم بوکھلا گیا تھا لیکن پھر بھی خاموش رہا دوسری جانب منال نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی

روحا۔۔اُس نے روحا کے نام پر زور دیتے پُکارا

جی اپی۔۔روحانے بھی فرمابرداری سے جواب دیا

اِدھر آؤ میرے ساتھ مجھے تُم سے کچھ بات کرنی ہے منال مصنوعی مسکرا رہی تھی

اوکے اپی مان میں اتی ہُوں روحامان کو مسکرا کر کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

جس پر مائم نے اسباب میں سر ہلایا

روحا منال کی جانب ائی جب دونوں نے اندر کی جانب قدم بڑھاے

جی اپی اندر پہنچتے روحانے منال کو دیکھا

کیا اپی تمہارے اندر تمیز نام کی چیز ہے یا نہیں

شرم لفظ کا مطلب جانتی ہو وہ تُم میں تھوڑی بھی نہیں

اندر اتے ہی منال بھڑک اٹھی

روحانے بے یقینی اور نا سمجھی سے اُسے دیکھا

ا۔اپی کیا بول رہی ہے آپ روحا دو قدم پیچھے ہوئی تھی

اِدھر آؤ تم تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتا کے مائم سے میری شادی ہونے والی ہے اور تُم ہر وقت اُن سے چپکی رہتی ہو کچھ لہٰذ ہے تمہارے اندر تُم بہن ہو اُن کی اور تُم میں کوئی بہن والی تمیز نہیں ایسا لگتا ہی نہیں کے تُم اُن کی بہن ہو منال روحا کا بازو طاقت سے پکڑتی آگے کرتی بولی

اُس نے اتنی طاقت سے اُس کا بازو پکڑا تھا کے روحا تکلیف سے کراہ کر رہ گئی اُس کی آنکھوں میں تیزی انسوں شروع ہوئے

ا۔اپی چھوڑے م۔مجھے درد وہ اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

مجھے بھی ہوتا ہے جب تم میرے مائم کا بے شرمو کی طرح بازو پکڑتی ہو مائم کو پاگلوں کی طرح مان مان بلاتی ہو

جب مائم تمہیں مجھ سے زدہ ترجیع دیتے تھے اس سے کئی زدہ درد ہوتا ہے

مجھے اس کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی

روحا کے انسوں میں بھی مزید روانگی ائی ہے

ا۔اپی چھوڑیں پلز وہ اپنا بازو مسلسل اُس کی گرفت سے آزاد کرنے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی

بکواس بند کرو بس مجھے اتنا بتاؤ کیا ملتا ہے تمہیں میرے اور مائم کے بیچ میں آکر خود بتاؤ بہن تمہاری جیسی ہوتی ہے؟؟؟

نہیں بلکل نہیں میری اک بات اپنے ذہن میں بیٹھالو اگر اب تُم مجھے مائم کے نزدیک نظر آئی تو بہت برا ہو گا

جب بھی میں اُن سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں تُم بیچ میں آجاتی ہو گاڑی میں آگے بڑھنا ہو تُم تیار رہتی ہو مائم کے برابر میں بیٹھنا ہو دوڑتی ہوئی تُم بیٹھ جاتی ہو کیا مذاق بنا کر رکھ دیا تُم نے ہر چیز کا

شادی میری ہو رہی ہے مائم سے نا کے تمہاری جو تُم سائے کی طرح مائم کے اس پاس رہتی ہو اللہ اللہ کر کے آفس شروع ہوا تھا کے تھوڑا وقت میں مائم کے ساتھ اکیلے کم سے کم تُم سے دور گزار سکوں لیکن مجھے پتہ ہے تُم سے وہ بھی برداشت نا ہوا تُم نے بد دعا دی ہو گی جس سے مائم کی یاداشت گئی اور

آفس جانا چھوٹ گیا ارے یہ تو بہت دور کی بات ہے اُنہیں تو آفس ہی یاد نہیں

تُم میری اور مائم کی زندگی میں عذاب بن گئی ہو کب تک یہ برداشت کرونگی میں

منال اُس کے چہرے پر غصے پھنکار رہی تھی باز واب تو سخت گرفت میں تھا دوسری جانب روحا باز و چھڑواتی منال کی باتیں سن کر رو رہی تھی

روتے روتے اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی

لیکن اُس ظالم عورت کو رحم نہیں آرہا تھا

دیکھو روحا اک بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھالو مائم میرے ہے صرف میرے تو اگر تمہارے دماغ میں کچھ بھی فضول چل رہا ہے تو نکال دو

شادی کے بعد میں یہ سب برداشت نہیں کرونگی بلکہ شادی کیا میں ابھی سے یہ برداشت نہیں کرونگی

دور رہو مائم سے ورنہ میں تمہارے ساتھ وہ کرونگی جو تُم نے کبھی سوچا نہیں ہوگا منال روحا کو وارننگ دے رہی تھی

ابھی وہ مزید کچھ کہتی کے ایک بھاری ہاتھ نے اُس کا ہاتھ پیچھے کرتے روحا کے بازو کو چھڑ آیا

منال نے چونک کر نظر اٹھا کر دیکھا جہاں سعد کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا

گڑیا آپ جاؤ اندر سعد نے بازو چھڑواتے روحا کو جانے کا کہا

جس پر وہ روتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی

سعد سامنے اتا اُسے خونخار نظروں سے گھورنے لگا

تُم میں چھوٹے بڑے کی تمیز ہے ؟؟ یا وہ بھی بھول گئی ہو مجھے اتنا تو پتہ چل گیا تھا کے تُم نہایت بتمیز ہو لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کے تم بدلحاظ بھی ہو کم سے کم چھوٹے بڑوں میں فرق اور تمیز ہونی چاہیئے تُم میں

سعد اُسے دیکھ افسوس سے بولا

بکواس بند کرواپنی ہٹو میرے سامنے سے اور تمیز کسی اور کو سکھاؤ مجھے اچھے سے تمیز اتی ہے منال دوٹوک لہجے میں بولی

لگتا تو نہیں ہے سعد نے نفی میں سر ہلایا

تمہیں لگنے کی ضرورت بھی نہیں میرے سامنے فضول مت مت بولنا اور تُم اب تک میرے گھر سے نہیں گیے ؟؟؟

مفتا توڑنا ہے ؟؟؟ منال دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھتی غصے سے بولی

چپ بلکل سعد سخت لہجے میں بولا

تم چپ کرو وہ دونوں پھر سے شروع ہو چکے تھے

تمیز کرلو لڑکی پہلے تو تُم یہ بتاؤ کے تُم گڑیا سے ایسی بتمیزی کر کیوں رہی تھی ؟؟؟

سعد جو وہاں سے گزر رہا تھا یہ سب دیکھتے وہ فوراً اُس جانب ایا تھا وہ بات تو نہیں سن پایا کے کیا ہو رہی رہی البتہ وہ دیکھ چکا تھا

تُم سے مطلب ؟؟؟ منال نے ابرو اٹھائی

میں سر کو بتا دونگا تمہاری گری ہوئی حرکت جو تُم گڑیا کے ساتھ کر رہی تھی

سعد سنجیدگی سے بولا

خبردار جو تُم نے اپنا منہ کھولا ہٹو میرے سامنے سے وہ سعد تو دھکا دیتی اپنے

کمرے کی جانب بڑھی تھی

اتنا کوئی بتمیز کیسے ہو سکتا ہے اُس کی جاتی پشت کو دیکھ سعد ذہن میں سوچ

کر نفی میں سر ہلا رہا تھا

باہر مائم خاموشی سے بیٹھا تھا روحا کہے کر گئی تھی کے وہ آ رہی ہے لیکن

واپس ائی نہیں تھی مائم وہی ٹہلنے لگا تھا جب صائمہ بیگم وہاں ائی

مائم میرا بچا صائمہ بیگم ہاتھ میں دودھ لیے مائم کی جانب ائی

جی۔۔مائم بھی پیچھے مڑتا اُن کے نزدیک ایا

آؤ بیٹا یہ ہلدی والا دودھ پیلو تکلف میں ارام آئیگا صائمہ بیگم نے اُسے

صوفے پر بیٹھاتے خود سے لگاتے گلاس مائم کی جانب بڑھایا

جس پر مائم نے منہ بناتے نفی میں سر ہلایا مطلب سعد تھا اُسے ہلدی والا دودھ نہیں پینا تھا

مائم بچے اس سے طبیعت بہتر ہو گی پیو صائمہ بیگم نے کہتے مائم کو پلوایا صائمہ بیگم جانتی تھی مائم کو پہلے بھی ہلدی والا دودھ نہیں پسند تھا لیکن تکلیف میں ارام کیلئے یہ ضروری تھا

مائم نے بھی مجبوراً دودھ پیا

آجاؤ لیٹ جاؤ میری جان صائمہ بیگم نے مائم کا سر اپنی گود میں رکھا

اچانک سکون سے مائم کی آنکھیں بند ہونے لگی بے شک ماں کی آغوش سکون کا سما ہے

م۔ماما مائم نے ان دنوں میں پہلی بار صائمہ بیگم کو پُکارا تھا کیونکہ اُن کی گود میں سر رکھنے کے بعد مائم کو ماں کی آغوش کا احساس ہوا تھا

جی میرا بچا میری جان صائمہ بیگم نے مائم کی پیشانی چومی

کچھ نہیں مائم نے دھیما سا مسکرا کر کہا

پھر واپس اپنا سر صائمہ بیگم کی گود میں رکھ سکون سے آنکھیں موند گیا جب کے صائمہ بیگم بھی کبھی مائم کی پیشانی چومتی تو کبھی اُس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی

!! صائمہ بیگم کا اک ہاتھ مائم کے ہاتھ میں تھا

کچھ دیر بعد مائم نے آنکھیں کھولی

ماما اک بات بتانگی آپ مجھے ؟؟

ہاں بیٹا پوچھو صائمہ بیگم نے اسباب میں سر ہلایا

مامار وحامیری کزن ہے لیکن وہ مجھ سے اتنی اٹیچ کیوں ہے اپنے دل میں ہر وقت مچلتے سوال کا وہ جواب چاہتا تھا

وقت انے پر پتہ لگ جائیگا بیٹا صائمہ بیگم نے مائم کے بال ٹھک کرتے ہوئے کہا

!!!اوکے۔۔مائم اتنا کہتا واپس آنکھیں بند کر چکا تھا

میر بھی صائمہ بیگم کو ڈھونڈتا لون میں ایا

ماما بابا کہاہے ؟؟میر جواحمد صاحب کوڈھونڈرہاتھااب صائمہ بیگم سے پوچھتا

بولا

بیٹاآپ کے باباکام سے باہر گیے ہے خیریت ؟؟صائمہ بیگم نے مائم کے

بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے میر کودیکھ کہا

جی ماماوہ دادا سائی آرہے ہیں واپس اُنہیں لینے جانا تھااسلئے بابا کاپوچھ رہا تھا

میر نے بتایا نظریں مائم پر مرکوز تھی جو سکون سے آنکھیں مندے لیٹا تھا

اُسے دیکھ میر مسکرارہاتھایعنی مائم آہستہ آہستہ گھر والوں کے ساتھ دوبارہ

اٹیچ ہورہا تھا

چلے یہ بہت اچھی بات ہے اتے ہونگے آپ کے باباصائمہ بیگم مسکراکر بولی

لوآگیے آپ کے باباُن کی نظر پیچھے پڑی جہاں سے احمد صاحب داخل

ہورہے تھے

اسلام علیکم بابامیر نے سلام کیا

وعلیکم السلام واہ بھئی اج سب لون میں احمد صاحب مسکراکر بولے

جب میر اور احمد صاحب بھی سوفو پر بیٹھے

جب کے مائم بھی آنکھیں کھولے اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا

مائم میر اشیر طبیعت کیسی ہے احمد صاحب مائم کو دیکھ بولیں

جی الحمد اللہ بہتر ہے مائم دھیما مسکرایا

بابا داسائی آرہے ہیں اج لینے آپ چیلنگے یا میں چلا جاؤں میر احمد صاحب کو دیکھ بولا

ارے واہ ماشاللہ بابا آرہے ہیں بہت اچھی بات ہے میر بیٹا آپ چلے جاؤ بابا کو لینے

دراصل کچھ مہمان آرہے ہیں گھر اسلئے میر اجانا مشکل ہے ورنہ میں ضرور جاتا احمد صاحب میر کو دیکھ بولے

اوکے بابا کوئی بات نہیں میں چلا جاتا ہوں چلے پھر میں نکلتا ہُوں

میر کھڑا تھا

اوکے اللہ حافظ بیٹا

اللہ حافظِ بھائی سب نے اللہ حافظ کہا

اللہ حافظ میر بھی کہتا اب باہر نکلتا گاڑی میں سوار ہو کر منزل کو روانہ ہوا تھا!!!

میر داداسائی کو لینے نکل چکا تھا وہ اپنے ساتھ کسی گارڈ وغیرہ کو نہیں لایا تھا میر کا کام ایسا ہونے کی وجہ سے ہر وقت گارڈ ہوا کرتے تھے سعد نے بھی بہت اسرار کیا کے وہ بھی آجائے لیکن میر نے صاف منع کر دیا تھا

میر گاڑی چلاتا سامنے دیکھ رہا تھا اس وقت رات کا وقت تھا جس وجہ سے ہر جگہ اندھیرا تھا

میر نے آنکھوں میں کالے چشمے لگا رکھے تھے جب میر کی گاڑی آگے اپنی منزل کو بڑھ رہی تھی

جب اچانک فائرنگ کی آواز انا شروع ہوئی وہ علاقہ تھوڑا سنسان تھا اسلئے وہاں گولیوں کی آواز زور و شور سے گونج رہی تھی

میر نے ادھر اِدھر دیکھا بس فائرنگ کی آوازیں آرہی تھی اور وہ آوازے آہستہ آہستہ تیز ہورہی تھی میر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھای صرف اسلئے کیونکہ اُسے داداسائی کو لینے وقت پر پہنچنا تھا ورنہ میر کے دل اور دماغ میں خوف کا "خ" بھی نہ تھا

داداسائی وہاں انتظار کررہے تھے اسلئے میر کا وقت پر پہچنا ضروری تھی

اچانک میر کی گاڑی کے سامنے اک گاڑی رکی جب میر نے جھٹکے سے گاڑی کو بریک لگایا

میر اپنا چشمہ اُتارتے گاڑی سے باہر نکلا

جہاں کچھ لوگ ہاتھوں میں گن لیے کھڑے تھے

میر گہرا سانس بھرتے اگے بڑھا

کون ہو تُم لوگ ؟؟؟ میر نے دونوں ہاتھ اپنی جیب میں ڈالے پوچھا

تمہاری موت آگے سے لفظی جواب ایا

ہاہا۔۔اُس کی بات پر میر قہقہ لگا کر ہنسا تھا

یہ تو وقت بتائیگا کس کی موت پہلے لکھی ہے فلحال ابھی سامنے سے ہٹ جاؤ مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے کل یہی سے کنٹنو کرینگے میر گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

اگر کل کا سورج دیکھو گے تب نا اُن میں سے ایک بولا

اُن سب نے چہرے پر کالے ماسک پہن رکھے تھے

یعنی نہیں مانو گے ؟؟ میر نے بے زاریت سے پوچھا

جب اک بندے نے گولی چلائی ابھی وہ گولی میر کے سینے کو چیرتی میر سائڈ ہو چکا تھا

ایسے بچوں کی طرح گن سے مارنا تُم نمونوں کو لڑائی لگتی ہے ؟؟

ہمت ہے تو ایسے آؤ پھر تُم سب میں سے کوئی اک بھی بچ گیا نا تو اسی وقت مجھے مار دینا

میر نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتے کہا

ہاں کیوں نہیں اج تمہاری آخری خواہش سن لیتے ہے کیونکہ ہمت بہت ہے ہمارے اندر اُن میں سے ایک شخص ہنستا ہوا بولا

اوکے تو کتنے ہو تُم سب ؟؟ میر سب کو دیکھ بولا

پورے پچاس وہ مغرور سا بولا

اوکے تو تین تین کر کے اجاو کیونکہ وقت نہیں ہے میرے پاس آخری میں جو دو بچ جائے گے پھر وہ آجانا اک منٹ میں تین کو اوپر پہنچانے کے حساب سے سولہ منٹ میں 48 ختم پھر دو جو آؤ گے ان کو ملا کر سولہ منٹ چالیس سکینڈ میں سب فارغ ہو جاو گے اتنا ٹائم تو نکال سکتا ہوں میں آجاؤ پھر میر گھڑی میں وقت دیکھتا عام لہجے میں بولا جب کے سامنے کھڑے سب کے سب منہ کھولے اُسے دیکھ رہے تھے

دیکھو میرے پاس وقت نہیں جلدی آجاؤ

میر ہاتھ کے اشارے سے انے کا بولا

جب اک آدمی غصے سے انے لگا

رک۔۔میر کی گرجدار اواز پر اُس کے قدم رکے تھے

میں نے کہا تین تین آؤ میرے پاس وقت نہیں اب کی بار میر نے اپنے لفظوں پر زور دیا

جب اُن میں سے تین باڈی بلڈر جن کے چہرے تو چھپے تھے البتہ جسامت ظاہر تھی آگے کو بڑھے

میر نے اپنی شرٹ کے بازو کہنیوں تک چھڑائے

پھر کیا تھا میر نے سب کو ٹپکنا شروع کیا

پہلے شخص کا ہاتھ کھینچ کر میر نے اس طرح طاقت سے موڑا

کے ہڈی ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ اُس کی چیخ جانوروں تک کو خوف زدہ کر گئی تھی

جب کے کسی کی گردن ٹوٹنے کی آوازے وہاں دردناک ماحول بنا رہی تھی

یک دم دو آدمی اک ساتھ میر پر لپکے جب میر نے دونوں کی گردنے پکڑ کر طاقت سے اک دوسرے کے سروں سے دے ماری دردناک چیخے پھر سے گونجی تھی

ٹھک سولہ منٹ چالیس سکینڈ میں سب دنیا سے رخصت ہو چکے تھے جب میر کا فون بجا میر نے فون اٹھا کر کان سے لگایا ہی تھا

جب پیچھے اک آدمی جو تقریباً ادمرا تھا جس کے آنکھیں اور ہاتھ مشکل سے حرکت کر رہے تھے اپنے برابر میں پڑی گن اٹھا کر اگلے پل میر پر شوٹ کیا

میر جو دوسری جانب دیکھ رہا تھا اک گولی کی آواز نے وہاں خاموشی کی تھی

میر نے اپنے بازو پر ہاتھ رکھا اگے کیا ہاتھ پر خون دیکھ

میر کی آنکھوں میں خون اترا تھا رگے گردن اور ہاتھوں پر واضح ہونے لگی تھی

میر خون جھلکاتی آنکھوں کے ساتھ پیچھے مڑا

اور آگے بڑھ کر اُس شخص کے ہاتھ سے گولی لیتے اُس کی گردن سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنے سامنے کیا

ہمت تھی تو سامنے سے وار کرتا پیٹھ پیچھے وار کرنے والوں سے نفرت ہے مجھے

میر اُس کے چہرے پر دھاڑا

بول کس نے بھیجا ہے تُم لوگوں کو؟؟؟

میر نے اُس کی گردن پر گرفت مضبوط کرتے دھاڑتے ہوئے پوچھا

اگلے کو خاموش دیکھ میر نے غصے سے اس کا سر شدت سے پاس کھڑی ان بندوں کی ہی گاڑی کے شیشے میں دے مرا

وہ شخص جو پہلے مرا حالت میں تھا اس دردناک عمل سے موقعے پر دم توڑ گیا

میر کے بازو سے تیزی سے خون نکل رہا تھا لیکن اُسے پرواہ کہا تھی

پیٹھ پیچھے وار کرنے والے میر کو زہر لگتے تھے

اپنے بازو پر خون دیکھ میر نے گاڑی پر طاقت سے پاؤں مارا مقصد دیر تھی جو دادا سائی کو لینے جانے میں ہو رہی تھی

میر کو یہ کور کرنا تھا ورنہ سب پریشان ہو جاتے اسلئے کچھ فاصلے پر موجود اپنے فارم ہاؤس میں جاتے میر نے فوراً شاور لیتے کپڑے بدلے بازو پر کس کے مکمل پٹی باندھ چکا تھا اسے اپنی پرواہ ذرا سی نہیں تھی گولی چھو کر گزری تھی تو طاقت سے کپڑا باندھنے پر خون باہر نکلنا بند ہوا تھا

اوپر شرٹ پہننے کے بعد پٹی چھپ گئی تھی میر خود کو آخری نظر شیشے کے دیکھتا اب باہر کی جانب بڑھا تھا

جب وہ اسٹیشن پہنچا تو دادا سائی وہی انتظار کر رہے تھے

السلام علیکم دادا سائی کیسے ہے آپ میر نے اُن کو گلے لگاتے مسکرا کر کہا

وعلیکم السلام میں ٹھک آپ بتاؤ میر اشہزادہ کیسا ہے دادا سائی نے میر کی پیشانی چومتے محبت سے چور لہجے میں کہا

دادا سائی کو مائم کی حالت اور پچھلے دن جو بھی ہوا اُس سے باخبر رکھا گیا

کیونکہ سب جانتے تھے اتناسب برداشت کرنا دادا سائی کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا

آجائے چلتے ہے گھر سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں

ہاں چلتے ہے مجھے بھی مائم کی بہت یاد آرہی ہے پچھلے دنوں پتہ نہیں کیوں دادا سائی کی بات پر میر نے اک گہرا سانس لیا کیونکہ وہ جانتا تھا کے مائم کی تکلیف اُنہیں بھی اک عجیب احساس میں ڈال رہی ہو گی

آجائے گھر پر ہے مائم مل لیتے ہے میر نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی جانب قدم بڑھاے اُنہیں گاڑی میں بیٹھاتے میر نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی جب گاڑی سکندر ہاؤس کی جانب روانہ ہوئی

راستے میں باتیں جاری تھی اک گھنٹے کا سفر کیسے طے ہوا پتہ ہی نہیں چلا میر نے گاڑی پورچ میں روکی جب اک گارڈ دروازہ کھولنے آگے بڑھا دادا سائی کی طرف کا کھول دو یہ میں خود کر لونگا میر اُسے دیکھ بولا جب وہ اسباب میں سر ہلاتا دوسری جانب گیا

میر اور دادا سائی گاڑی سے اترتے اندر کی جانب بڑھے

بابا احمد احسن صاحب اور صائمہ امنہ بیگم جو وہی لون میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے دادا سائی کو دیکھتے مسکرا کر اٹھ کھڑے ہوئے

احمد اور احسن صاحب دادا سائی کے سینے سے لگے جب کے صائمہ اور امنہ بیگم نے سر آگے کرتے دعائے لی

بابا آپ تھک گئے ہونگے آجائے اندر احسن صاحب اُنہیں دیکھ بولے جب سب نے اندر کی جانب قدم بڑھائے

میرے اور بچے نظر نہیں ارہے دادا سائی گھر میں نظر دوڑاتے بولے

میں بلاتی ہُوں بابا سب بچوں کو امنہ بیگم کھڑی ہوتی سب کو بلانے گئی

سب سے پہلے وہ ابرش کے کمرے میں داخل ہوئی جہاں وہ بوجھل سی کھڑکی کے پاس بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی

ابرش میری بچی امنہ بیگم کی آواز پر اُس نے نمی اندر کرتے فوراً اُنہیں مصنوعی مسکرا کر دیکھا

جی ماما ابرش کھڑی ہوتی ان کی جانب ائی

بیٹا دادا ائے ہے آجاؤ مل لو امنہ بیگم اُس کے بال ٹھک کرتی بولی

دادا سائی آگیے واپس ابرش کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی جب

امنہ بیگم نے بھی مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

ابرش فوراً امنہ بیگم کے ساتھ باہر کی جانب بڑھی

میں روحا اور مائم کو بلاتی ہُوں آپ جاؤ اتنے

او کے ماما ابرش کہتی ہول کی جانب بڑھ چکی تھی جب کے امنہ بیگم روحا کے

کمرے کی جانب اُنہو نے روحا کا دروازہ بجایا وہ لوک تھا

روحا۔۔امنہ بیگم نے آواز لگائی اندر روحا جو مان کی تصویر سینے سے لگاے

روتے روتے سو چکی تھی اُسے آواز نہ ائی

سو گئی ہو گی میری بچی بہت تھک گئی تھی نا پچھلے دنوں امنہ بیگم درست

اندازہ لگاتی اب مائم کے کمرے کی جانب بڑھی

بڑی ماما میں مائم کو لاتا ہوں سمجھا کر آپ چلے میر جو مائم کے کمرے کی جانب جا رہا تھی امنہ بیگم کو جاتا دیکھ بولا

او کے بیٹا امنہ بیگم بھی اسباب میں سر ہلاتی اب باہر کو چل دی تھی

میر مائم کے کمرے کا داخل ہوا

مائم

جی بھائی مائم جو موبائل میں لگا تھا اب نظریں اٹھائے میر کو دیکھتا بولا

دادا سائی آ گیے ہے اُنہیں نا پتہ چلے کے تیری یادداشت چلی گئی میں نے سب گھر والوں کو سمجھا دیا وہ جو بھی بولے تُو ہاں میں سر ہلا دیو باکی میں سمبھال لو نگا اُنہیں شک نہیں ہو بلکل ٹھک ہے؟؟

او کے بھائی مائم کھڑا ہوتا میر کی جانب اتا بولا

چل اجا دادا سائی تُجھے بہت یاد کر رہے ہیں بلکل نارمل طریقے سے ملنا ہے

جی ٹھک ہے بھائی

او کے اجا دونوں نے باہر کی جانب قدم بڑھاے

السلام علیکم دادا سائی مائم نے پوہچتے میر کے کہے کے مطابق اُنہیں مسکرا کر سلام کیا

وعلیکم السلام میر اشہزادہ دادا سائی فوراً کھڑے ہوتے اُسے سینے میں بھینچ گیے

میر بھی مسکراتا اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا کیونکہ اُسے اپنے بازو سے خون واپس نکلتا محسوس ہو رہا تھا اس سے پہلے کسی کی نظر جاتی وہ اندر کی جانب بڑھا

ابرش بھی دادا سائی سے باتیں کر رہی تھی بلکہ سب ہی اُن سے باتیں کر رہے تھے روحا کا پوچھا تو امنہ بیگم نے بتا دیا تھا کے وہ سو رہی ہے

میر کہا گیا بیٹا؟؟ دادا سائی نے وہاں نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا

ابھی کمرے کی طرف گیے ہے میر۔ صائمہ بیگم جواباً بولی

ابرش جاؤ بیٹا بلا کر لاؤ میر کو دادا سائی ابرش کو دیکھ بولیں

م۔ میں ابرش کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

جی بیٹا آپ صائمہ بیگم اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولی

جی ابرش اسباب میں سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی اور چھوٹے چھوٹے قدم میر کے کمرے کی جانب بڑھانے لگی

ابرش نے بنا نوک کیے دروازہ کھولا اُس نے جیسے نظریں اٹھا سامنے کا منظر دیکھ وہ سٹل ہوئی تھی

میر شرٹ لیس شیشے کے سامنے کھڑے اپنے بازو سے پٹی کھول رہا تھا جب کے خون کی بندے نیچے گر رہی تھی

میر نے دروازہ کھلنے کی آہٹ پر فوراً پیچھے دیکھا سامنے ابرش کو منہ پر ہاتھ رکھے ساخت کھڑے دیکھ میر نے گہرا سرد سانس لیا کیونکہ اب اُسے پتہ تھا کیا ہو گا

نوک کر کے اتے ہے کسی کے کمرے میں واپس شیشے کی جانب متوجہ ہو کر وہ اپنی پٹی کھولنے لگا

میر کے ہاتھوں سے نکلتا خون دیکھ ابرش کا وجود دھیمے دھیمے کانپنا شروع ہو چکا تھا

وہ تیزی سے آگے بڑھی اور میر کا بازو تھام گئی

ی۔ یہ خون وہ روتے ہوئے بولی ا۔ آپ کو گولی لگی ہے پٹی جو پوری میر اُتار چکا تھا زخم دیکھ ابرش تیز تیز سانسیں لیتی بولی

ہاں چھو کر گزری ہے چھوڑ دو ٹھک ہو جائیگی میر بازو پیچھے کرتا بولا جب کے خون اب بھی گر رہا تھا

خون گر رہا ہے اور آپ کہے رہے ہیں ٹھک ہو جائیگی ڈ۔ ڈاکٹر کے پاس گئے آپ نہیں گیے ہو گے یقیناً اِدھر ائے

ابرش واپس میر کا بازو تھامتی بولی جب کے انسوں میں روانگی اب بھی تھی

ابرش نے فرسٹ ٹیڈ بوکس اٹھایا

اِدھر ب۔ بیٹھے میر کو صوفے پر بیٹھنے کا کہتی وہ برابر میں بیٹھی میر خاموشی سے اُسے دیکھ رہا تھا

جواب روئی لیے احتیاط سے زخم صاف کر رہی تھی آنسوں میر کے بازو پر گر رہے تھے

ک۔کیسے لگی گولی اُس نے بے ساختہ اوپر دیکھ پوچھا ہاتھ اب بھی زخم صاف کر رہے تھے

بس لگ گئی میر نے نظریں دوسری جانب گھمائی

جب ابرش خاموش ہوتی پٹی کرنے لگی میر اُسے دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر تڑپ پریشانی صاف ظاہر تھی

اور انسوں تو جیسے تیز برسات کی طرح تھے

یہ جانتے ہوئے بھی کے میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں پھر کیوں کرتی ہو میری فکر؟؟میر اُس کے معصوم چہرے پر نظریں جمائے بولا جب ابرش کا پٹی کرتا ہاتھ اک لمحے کیلئے رکا تھا

پھر اگلے لمحے وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی

آپ کسی اور سے پیار کرتے ہے میں جانتی ہُوں لیکن میں تو آپ سے پیار کرتی ہُوں نا آپ جس سے پیار کرتے ہے اُسے تکلیف میں آپ دیکھ سکتے ہیں؟؟؟

!! نہیں نا اسی طرح میں بھی آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی

اب میں مزید آپ لوگوں کے بیچ میں نہیں آؤنگی

بس ابھی دیکھا کے آپ کے بازو سے خون آرہا ہے تو آپ کی تکلیف دیکھی نہیں گئی میں اپنا راستہ چن چکی ہوں میں جان چکی ہُوں کے ہم دونوں کی منزل اک نہیں

ابرش بازو پر پٹی کرتی میر کی بات کا جواب دے رہی تھی

پھر کیوں یہ کمزوری؟؟ یہ انسوں کیوں؟ اگر راستہ الگ چن چکی ہو تو اُس راستے پر چلو اتنی کمزور مت بنا کرو یہ دنیا بہت ظالم ہے کسی کے بھروسے نہیں رہو کسی سے پیار کر کے خود کو کمزور محسوس نہ کرو لیکن تُم ہر بار اپنے

یہ انسوں اُس شخص کیلئے ضائع کرتی ہو جو تمہارا ہے ہی نہیں میر بھی اُس کے چہرے کو دیکھتا بول رہا تھا

میں ہر بار خود سے عہد کرتی ہُوں کے میں اب خود کو جذبات سے آری رکھونگی لیکن نہیں ہو پاتا وہ افسوس سے بولی

پتہ ہے کیوں نہیں ہو پاتا؟؟ کیونکہ تُم کمزور ہو تمہارا اختیار تمہارے جزباتوں پر ہے ہی نہیں اگر تم بر بار اپنے عہد سے مکرتی ہو تو یہ تمہاری بہت بڑی کمزوری ہے۔۔ میر نے اُسے وجہ بتائی

جانتی ہُوں میں بہت کمزور ہُوں لیکن میں آپ کے سامنے خود کو بے بس محسوس کرتی ہوں آپ کو دیکھ کرم۔ مجھے کچھ ہونے لگتا ہے میری سانسیں بے ترتیب ہوتی ہے اک عجیب سا احساس اُجاگر ہوتا ہے میں چہا کر بھی آپ سے الگ راستہ چن نہیں پاتی سوچتی بھی ہُوں تو سانسیں بند ہونے لگتی ہے

وہ اپنے دل کی بات میر کو بتا رہی تھی

تبھی کہتا ہوں مضبوط بنو اپنے اوپر اپنے جز باتوں پر حکم دار ہونا سیکھو اس دنیا
میں کمزوری سب سے بڑا نقصان ہے
میر اپنا بازو پیچھے کرتا بولا کیونکہ اب پٹی ہو چکی تھی
جانتی ہُوں میں کوشش کر رہی ہوں ابرش نظریں جھکائے بولی
اچھی بات ہے میر سامنے دیوار پر نظریں جمائے بولا
ا۔آپ جس سے پیار کرتے ہے وہ کیسی ہے بے ساختہ ابرش میر کا خوبرو
چہرہ دیکھ بولی
بہت خوبصورت نہایت مضبوط بہادور میر اُسے دیکھ گویا ہوا
جب ابرش پھیکا سا مسکرائی
ماشاللہ خوش رہے آپ دونوں ہمیشہ اپنے انسوں صاف کرتی ابرش اذیت
سے بولی

پھر دل میں ہوتے درد کے ساتھ تیزی سے اٹھتی بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھی پھر اک دم قدم روکتے پیچھے مڑی

م۔میر۔۔میر جو آنکھیں بند کر کے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا چکا تھا اُس کی آواز پر اپنی نیلی جھیل جیسی آنکھیں کھولتا اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

ا۔آپ کو داد اسائی بلا رہے تھے

وہ کہے کر واپس جانے کیلئے مڑی جب میر کی آواز پر رکی

رکو میر کی گھمبیر آواز پر وہ واپس مڑی

گھر میں کسی کو نہیں پتہ چلنا چاہیئے کے مجھے گولی لگی ہے ٹھک ہے؟؟میر نے تنقید کرتے پوچھا

جس پر ابرش نے اسباب میں سر ہلایا وہ تیزی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی

!!!! انسوں جیسے باڑ توڑنے کو تیار تھے اسلئے وہ مزید رکنا نہیں چاہتی تھی

جی دادا سائی آپ بلا رہے تھے میر ہول میں اتا بولا وہاں سب موجود تھے حد تک ابرش بھی سوائے روحا کے

ابرش جو اپنے کمرے میں جا رہی تھی دادا سائی کے بلانے پر واپس آ کر بیٹھ چکی تھی میر کی باتوں سے ابھی اُسے رونا آ رہا تھا لیکن یہاں رو نہیں سکتی تھی

جی بیٹھے اِدھر ! ! دادا سائی نے سامنے کی جانب اشارہ کیا

جب میر بھی آ کر بیٹھ چکا تھا اس وقت وہ بلیک شرٹ اور بلیک ہی پینٹ میں ملبوس بڑا جاذب لگ رہا تھا

میر میرا بچا ہم چاہتے ہے ابرش اور آپ کی شادی کر دی جائے

دادا سائی پر جوش لہجے میں بلکل سیدھی بات بولے جب کے یہ بات تھی یا پہاڑ جو ابرش اور میر کے سر پر گرا تھا

دونوں آنکھیں پھاڑے دادا سائی کو دیکھنے لگے دونوں میں سے کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا سب گھر والے بھی مسکرا کر ان کی جانب متوجہ تھے

جنہیں یقین مانوانے کو تیار نہیں تھا داداسائی کا اچانک یہ بات کرنا سمجھ نہیں پڑھ رہا تھا

ابرش میر نے بے ساختہ اک دوسرے کو بے یقینی سے دیکھا

کچھ دیر بعد بے یقینی کا علم کم ہوا تو میر داداسائی سے فوراً مخاطب ہوا

داداسائی آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر لیکن معاف چاہتا ہوں آپ کا یہ فیصلہ میرے لیے ماننا ممکن نہیں میر داداسائی کو دیکھ ادب اور اٹل لہجے میں بولا

جب کے اُس کی بات پر سب کے چہرے بجھ چکے تھے جہاں سب مسکرا رہے تھے اب وہی سب کے چہروں پر فکر تھی

سب میر کو دیکھ رہے تھے اور میر داداسائی کو جب کے ابرش کا دل اس طرح ٹکڑوں میں بٹ رہا تھا کے سمجھ نہیں آرہا کتنے ٹکڑے ابرش کے معصوم دل کے ہو رہے ہیں

وجہ بتاؤ بچے دادا سائی کا لہجہ بھی پر سکون تھا وہ جانتے تھے میر کبھی کوئی غلط فیصلہ لے ہی نہیں سکتا

دادا سائی میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کرونگا

میر اُنہیں دیکھ بولا جب کے میر کی بات پر سب نے بے یقینی کے عالم میں میر کو دیکھا

م۔میر یہ کیا کہے رہے ہو بچے؟؟ صائمہ بیگم کو یقین نہیں آرہا تھا

جی ماما یہی سچ ہے میر اک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا بولا

آپ تو ایسے نہیں ہو کبھی لڑکیوں میں لگاؤ نہیں رکھا بچپن سے جوانی تک آپ نے کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اور اج آپ آکر یہ کہتے ہو کے میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں؟؟؟ دادا بھی سب کی بے یقینی کے عالم میں ہی تھے

جی دادا سائی بس پسند انے لگی وہ مجھے میر نظریں سامنے دیوار پر جمائے بولا

کون ہے؟؟ دادا سائی خفگی سے بولے

بہت جلد آپ لوگوں کو مل واد نگامیر نے نظریں گھما کر ابرش کو دیکھا جو دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھے بار بار مسل رہی تھی چہرہ جھکا ہوا تھا اسلئے اُس کے چہرے کے تاثرات نظر انے سے قاصر تھے

لیکن ابرش۔۔۔صائمہ بیگم کچھ بولنے لگے تھے

ماما پلز میر نے اُنہیں دیکھ کہا جس پر وہ اسباب میں سر ہلاتی خاموش ہوئی جب کے سب میر کا اشارہ سمجھ چکے تھے

گھر میں بچی ہے اُس کے باوجود باہر کیوں شادی کرنی ہے داداسائی بہت خفا لگ رہے تھے

داداسائی میں ابرش کو پسند نہیں کرتا اور نا ہی محبت کرتا ہوں میں آپ کے کسی فیصلے کی آزاری نہیں کرنا چاہتا لیکن جو آپ چاہتے ہیں وہ ممکن نہیں

میر نہایت ادب سے اُنہیں دیکھ بول رہا تھا باکی سب خاموشی سے چہرہ جھکائے بیٹھے تھے بس داداسائی اور میر کی آواز آرہی تھی

ابرش میں کیا کمی ہے؟؟داداسائی ابرش کی جانب اشارہ کرتے بولے

کمزوری!!!میر کا لفظی جواب تھا جب ابرش نے جھٹ سے انسوں سے بھیگا چہرہ اٹھائے میر کو دیکھا

کیا مطلب؟؟داداسائی الجھ کر بولے

داداسائی ابرش میں صرف ایک کمی ہے وہ ہے اُس کی کمزوری وہ بہت کمزور ہے وہ اپنے لیے لڑنا نہیں جانتی

جانتا ہُوں معصوم ہے پیاری بھی ہے ہر چیز پر فیکٹ ہے اُس میں سوائے بہادری کے وہ بہادر نہیں ہے اور میں کسی کمزور لڑکی سے کبھی شادی نہیں کر سکتا

میں جس سے پیار کرتا ہوں وہ بہادور مضبوط اور کمزوری سے آری لڑکی ہے پھر شکل صورت میرے لیے معائنے نہیں رکھتی مجھے بس اک مضبوط لڑکی چاہیئے جو خود پر خود کے جزباتوں پر حکومت کرنا جانتی ہو جو خود کیلیئے لڑنا جانتی ہو جسے کوئی اک بار ٹھکرائے وہ اُسے دس بار ٹھکرا کر اُسے بتا سکے کے

وہ کسی سے کم نہیں ہے جس کی جانب سے کوئی اک قدم پیچھے لے تو وہ
مقابل دس قدم پیچھے لے کر اُسے بتائے کے وہ اُس کے بغیر مر نہیں جائیگی
اُسے بتائے کے اُس کی اہمیت کیا ہے ایسی لڑکی ہونی چاہیئے جو مجھے مل چکی
ہے پر ابرش میں ایسا کچھ نہیں ہے
خوبصورت ہے معصوم ہے سب سے پیار کرنے والی نازک سی لڑکی ہے
لیکن مضبوط نہیں ہے اور مضبوط ہونا کتنا ضروری ہے شاید یہ دنیا دیکھنے کے
بعد پتہ چلے میں پوری دنیا دیکھ چکا ہوں داداسائی پورے دس سال گھر سے
دور رہا ہوں کیا کیا دیکھا ہے کیا کیا سیکھا ہے میں نے عورت کو مضبوط ہونا
چاہیئے یہ چیز میں ابرش کو بھی بہت بار سمجھا چکا لیکن شاید وہ سمجھنا ہی نہیں
چاہتی
اگر میری کوئی بھی بات داداسائی آپ کو بری لگی ہو تو میں معافی چاہتا ہوں
لیکن میں ابرش سے شادی نہیں کر سکتا میر اپنا فیصلہ سناتا بولا

سب اُس کی باتیں نہایت غور سے سن رہے تھے سب میر کی باتوں کی دنیا میں کھو چکے تھے جب کے ابرش چہرہ جھکائے میر کی باتیں سن رہی تھی

ابرش چہرہ اٹھاو اپنا۔۔ میر کی گھمبیر آواز وہاں گونجی

ابرش میں نے کہا چہرہ اٹھاو اپنا اُسے کوئی حرکت نہ کرتے دیکھ میر سخت لہجے میں بولا جب ابرش نے دھیرے سے اپنا آنسوں سے بھیگا چہرہ اٹھایا

دیکھے !!! دیکھ رہے ہیں آپ لوگ اپنے اتنے قیمتی انسوں اس نے چند لمحوں میں ضایع کر دیئے جانتے ہے کیوں ؟؟ کیونکہ میں نے شادی سے منع کر دیا اگر یہ اپنے انسوں بہانے کی جگہ ہمت رکھتی اور آگے بڑھ کر سب کے سامنے بولتی کے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا میں شادی سے منع کروں یا نہیں اگر ابرش یہ بولتی تو کتنا اچھا لگتا مجھے شاید کوئی نہیں جانتا خاموشی سے انسوں بہار ہی ہے دل میں تکلیف لے کر بیٹھی ہے لیکن زبان سے اپنے حق کیلئے کچھ نہیں بولے گی اور یہی چیز مجھے ابرش کیلئے کبھی کچھ احساس پیدا ہونے ہی نہیں دیتی

لڑکیوں کو مضبوط ہونا چاہیئے یہ چیز شاید اس کو سمجھ نہیں آتی خیر اب کوئی فائدہ نہیں میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں داداسائی اور میں اسی سے شادی کرونگا کچھ دنوں تک میں آپ لوگوں کو اُس سے ضرور ملوادونگا

میر کہتا فوراً کھڑا ہوا پھر بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

پیچھے سب ہی چہرہ جھکائے میر کی باتیں سوچ رہے تھے اُس کی اک اک بات سچ تھی اُس کی اک اک بات حق پر تھی ابرش بھی اٹھتی اب اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی

کمرے میں داخل ہوتے اُس نے دوپٹہ بیڈ پر پھینکا پھر بھاگتی ہوئی واشروم میں جاتی منہ پر چھپکے مارنے لگی

کتنی دیر پانی چہرے پر مارنے کے بعد اُس نے شیشے میں خود کو دیکھا

میر ٹھک تو کہے رہے ہیں کیا غلط ہے اس میں اُن کا اک اک لفظ درست ہے ؟؟؟ہر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تُم روتی ہو ہر بار عہد کر کے مکر جاتی ہو خود کی

اہمیت گرالیتی ہوں پیار میں پڑھنے کے بعد خود فراموش ہو جاتی ہو یہ سب تمہاری کمزوری ہی تو ہے

میر کی بات تمہارے اوپر بلکل درست ہے ابرش تم تو خود کیلئے لڑ بھی نہیں سکتی یہ دنیا بہت ظالم ہے ڈراموں اور نولز میں پڑھا ہے نہ ؟؟

پھر کس کے آسرے پر بیٹھی ہو کم سے کم تُم اتنی تو مضبوط ہو جاؤ کے خود کی حفاظت کر سکو خود کیلئے لڑ سکو

وہ شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی جب اُس کا ضمیر چیخ چیخ کر میر کی باتیں درست ہونے کا بتا رہا تھا

ہ۔ہاں میر ٹھک کہے رہے ہیں یہ انسوں ہر چھوٹی چیز پر بہتے ہے ابرش کے لبوں نے حرکت لی تھی

!!!!اُسے بھی میر کی بات درست لگ رہی تھی کیونکہ وہ درست تھی میں میر کے لائق بھی نہیں ہوں وہ واقعی ایسی کمزور لڑکی ڈیزرو نہیں کرتے

وہ خود مکمل صلاحیت رکھتے ہے تواُن کی بیوی بھی پھر مکمل صلاحیت رکھنے والی ہونے چاہیئے اور میں تو اتنی کمزور ہُوں میر جیسے مکمل شخص میری قسمت کیسے ہو سکتے ہیں

وہ شیشے میں دیکھ بول رہی تھی

توتم مضبوط کیوں نہیں ہو جاتی؟؟اُس کے ضمیر نے آواز لگائی تھی

مضبوط بنو نگی میں لیکن میر میرے نصیب میں نہیں ہیں کیا سمجھ نہیں آتا تمہیں وہ کسی اور سے محبت کرتے ہے اور اسی سے کچھ دن شادی کرنے والے ہیں لیکن میں میر کی ہمیشہ شکر گزار رہو نگی جواُنہونے بتایا کہ کمزوری عورتوں پر اچھی نہیں لگتی اُنہیں اپنے لیے لڑنا انا چاہیئے اُنہیں مضبوط ہونا چاہیئے

میں بھی مضبوط بن کر خود کیلیئے لڑنا سیکھوں گی لیکن اک بات کا دکھ ہمیشہ رہے گا وہ کہتے کہتے اچانک افسوس سے بولی

کے میں اپنا پہلا عشق ہار گئی میں اپنے میر کو ہار گئی میں نے جان سے زدہ پیار کیا ہے اُن سے اور وہ میرے نصیب میں نہیں ہیں کوئی بات نہیں اُن کے نصیب میں جو آئیگی اُسے دنیا کی سب سے قیمتی چیز میرے میر مبارک وہ لڑکی کتنا خوش نصیب ہو گی نا جسے میر ملینگے وہ کہتے کہتے پھیکا سا مسکرائی

!!! پھر ٹاول سے اپنا چہرہ صاف کرتی باہر نکلی تھی

خیر صبح کا آغاز ہوا روحا کو اج کالج جانا تھا اُس کی آنکھ صبح ہی کھل گئی تھی

جب اُس کی آنکھ کھلی تو اُس کی بانہوں میں مائم کی تصویر تھی

میرے پیارے مان میں آپ کو بہت یاد کرتی ہوں کاش سب پہلے جیسا ہوتا آپ مجھے ویسے ہی پیار کرتے میرے کہنے سے پہلے میرے مان میرے دل کی بات جان لیتے

میں اپنے اُن مان کو بہت مس کر رہی ہوں جنہیں کبھی میری انکھوں میں انسوں برداشت نہیں تھا جو میری تکلیف پر تڑپ جاتے تھے جو میرے

روٹھنے پر مجھے مناتے تھے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کے ایسا بھی کبھی ہو گا
جب میرے مان مجھے بھول جائینگے آپ واپس آجائے نامان بلکل پہلے جیسا
جو منال اپی کے سامنے میری حمایت لیتے تھے
ا۔ آپ کو پتہ ہے مان کل منال اپی نے مجھے کیا کیا کہا؟؟؟
وہ کہتی ہے تُم ہر وقت مائم کے پیچھے لگی رہتی ہو ہمارے بیچ میں اتی ہو پاگلوں
کی طرح مان مان کرتی ہو مان وہ مجھے کہے رہی تھی کے میں آپ سے دور
رہوں اور کتنا دور کرینگی وہ آپ کو مجھ سے دیکھے نا کچھ بھی پہلے جیسا نہیں
سب بدل گیا
و۔ وہ کہتی ہے اب مان کے قریب نظر ائی تو اچھا نہیں ہ۔ ہو گا وہ آپ کی
ہونے والی بیوی ہے مان مجھے درد ہوتا ہے یہاں اُس نے اپنے دل پر ہاتھ
رکھے مائم کی پرانی تصویر کو دیکھ تکلیف سے چور لہجے میں کہا
آپ کی اُن سے شادی ہو جائیگی تو تھوڑا بہت جو آپ مجھے اب جاننے لگے
ہے وہ بھی بھول جائینگے میری زندگی سے آپ بہت دور ہو جائینگے مان

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی یہ صرف کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ سچ میں
میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی

منال اپی سمجھتی کیوں نہیں ہے وہ مجھے آپ سے دور کرنا چاہتی ہے مان وہ نفرت کرتی ہے مجھ سے وہ۔۔وہ کہتی ہے کے میں سائے کی طرح آپ کے آس پاس رہتی ہوں لیکن مان میں تو بچپن سے آپ کے ساتھ ہی ہوتی ہُوں پھر وہ کل کی ائی منال اپی کیسے مجھے آپ سے دور کر رہی ہے مان آپ پلز واپس آجائیے نا میرے پرانے والے مان جو مجھ سے بہت پیار کرتے تھے مجھے وہ مان چاہیئے وہ روتے ہوئے کہتی مان کی تصویر پر اپنا سر گراتی شدت سے رونے لگی

اُسے اُس کے پہلے والے مان بہت یاد آرہی تھی یہ سب اُس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کتنی دیر وہ روتی رہی پھر گھڑی میں وقت دیکھتی جلدی سے شاور لینے گئی اُسے کالج کیلئے دیر ہو رہی تھی

وہ یونیفارم پر ہائے پونی باندھے کندھے پر بیگ لٹکائے باہر ائی آنکھیں سوجی ہوئی تھی چہرہ مرجھایا ہوا تھا

وہ باہر ائی جہاں سامنے مان صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا سامنے سے کسی کی آہٹ سن مائم نے اوپر دیکھا جب کے سامنے مان کو دیکھ روحا کے قدم رکے تھے

اسلام علیکم روحا نے نظریں جھکا یے سلام کیا

وعلیکم السلام کیسی ہے آپ؟؟مائم نے جواباً کہا

میں ٹھک ہوں وہ دھیما سا مسکرائی اُس کے ذہن میں بس منال کی باتیں چل رہی تھی

کالج جا رہی ہے آپ؟؟

جی روحا نے اسباب میں سر ہلایا

ناشتا؟؟؟مائم اُسے ڈائریکٹ جاتا دیکھ بولا

مجھے بھوک نہیں ہے مان وہ اپنی نظریں مسلسل چرا رہی تھی غرض کسی کی نظر اُس کی سوجی آنکھوں پر نا پڑھ جائے

مائم کو بھی اج روحا تھوڑی بدلی بدلی لگی مائم اٹھ کر اُس کے نزدیک ایا

اِدھر کیوں نہیں دیکھ رہی آپ؟؟مائم کو عجیب لگا روحا کا اس طرح نظریں چرانا

اپ روئی ہیں مان کی نظر اُس کی آنکھوں پر گئی جب مائم نے استفسار کیا

ن۔ نہیں مان بس آنکھ میں کچھ چلا گیا وہ مصنوعی مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی

جھوٹ!!! لفظی جواب مائم کی جانب سے ایا جب روحا نے فوراً نظریں جھکائی مائم بچا نہیں تھا جو رونے اور آنکھ میں کچھ چلے جانے میں فرق نہ سمجھتا

بتائے کیوں روئی ہے آپ؟؟مان اب پوری طرح اُس کی جانب متوجہ تھا

چھوڑے مان کچھ نہیں ہوا وہ نفی میں سر ہلاتی بولی

اِدھر بیٹھے آپ مائم اُس کا ہاتھ پکڑتے صوفے کی جانب ایا اپنا ہاتھ مائم کے ہاتھ میں دیکھ روحا نم آنکھوں سے مسکرائی تھی

کیا ہوا ہے آپ کو کل تک آپ بلکل ٹھک تھی لون میں میری بات ہوئی ہے آپ سے اور آپ کہے کر گئی تھی کے آپ واپس آرہی ہے لیکن آپ رات لون میں واپس ہی نہیں ائی پھر صبح صبح آپ اتنا عجیب برتاؤ کر رہی ہے اگر اپ کمفرٹیبل ہے تو آپ مجھے بتا سکتی ہے لیکن اگر اپ کمفرٹیبل نہیں ہے تو کوئی بات نہیں میں آپ کو فورس نہیں کرونگا۔۔مائم اُسے دیکھ دھیمی

اواز میں بولا جب روحا نے خالی آنکھوں سے مان کو دیکھا

اُس کا پہلے والا مان تو کبھی ایسا نہیں کہتا تھا اگر وہ کبھی روحا کو ایسے دیکھ لیتا تھا تو بس وجہ جاننا چاہتا تھا کے کوئی وجہ کیسے اُس کے بچے تک پہنچی جس سے اُسے تکلیف ہوئی پہلے والے مان اور اُس کے بیچ کوئی سیکریٹ نا تھا لیکن اب سب کچھ کتنا مرِ جھا گیا تھا نہ

مان میں خود کو اکیلا محسوس کرتی ہُوں بہت اُس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی

کیوں محسوس کرتی ہے آپ اکیلا خود کو یہاں سب گھر والے ہے آپ کے ساتھ مان کو اُس کی بات کچھ سمجھ نہیں آئی تھی

سب ہے لیکن میرے مان نہیں وہ دکھ سے مسکرائی جیسے اُس کا سب ختم ہو گیا ہو

لیکن میں بھی یہی ہُوں مجھے پچھلا تو کچھ یاد نہیں لیکن ہُوں تو میں آپ کا مان ہی۔۔مائم کے جو سمجھ ایا اُس نے بول دیا

نہیں آپ میرے وہ مان نہیں ہے روحانفی میں سر ہلاتی بولی

آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا اُس کا انسوں دیکھ مائم کو نا جانے کیسی تکلیف کا احساس ہوا تھا

آپ روئے نہیں ہم بات کر رہے ہیں نا مان جو اُس کے انسوں صاف کرنے کیلئے ہاتھ بڑھا چکا تھا اب اپنا ہاتھ ہوا میں روکتا واپس پیچھے کر چکا تھا

یہ دیکھ روحا کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی اُس کا مان تو اپنے ہاتھوں سے اُس کے انسوں صاف کیا کرتا تھا

کچھ ہے ہی نہیں بات کرنے کو روحا کا لہجہ بہت الگ تھا اج وہ بہت بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی شاید حالات اُسے سب سکھا رہے تھے

آپ کو ہوا کیا ہے مجھے پلز بتائنگی ؟؟ مان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ ایسا کیوں بول رہی ہے

کچھ نہیں ہوا مان مجھے کالج کیلئے لیٹ ہو رہا ہے مجھے جانا ہے وہ سامنے گھڑی پر نظریں گھماتی ہوئی بولی

آپ ناشتا نہیں کرینگی ؟؟؟ مائم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا اور یہاں بھی اُسے اپنا پہلے والا مان شدت سے یاد ایا جو پوچھتا نہیں تھا بس بولتا تھا ناشتے کے بغیر کہی نہیں جانا ہے پہلے ناشتا پھر باکی سب روحا نفی میں سر ہلاتی عجیب سا مسکرائی

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے مان اُس نے انکاری کی

کچھ پل کی خاموشی دونوں کے بیچ ہوئی تھی مان روحا کو دیکھ رہا تھا جب کے روحا سامنے دیوار کو

کیا چاہتی ہے آپ؟؟؟ کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں؟؟ مائم اُسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

میں اپنے مان چاہتی ہوں م۔ میرے پرانے مان میں اُن کے بغیر خود کو بہت اکیلا محسوس کرتی ہوں

م۔ میں اُنہیں بہت یاد کر رہی ہوں اُس کی آنکھوں سے اب اک دو اور پھر تین کے بعد بہت سارے انسوں نکل رہے تھے

آپ جانتے ہے اُن کے جیسا کوئی نہ کبھی تھا نہ کبھی ہے اور نہ کبھی ہو گا وہ میرے مان تھے

ا۔ آپ کی یاداشت چلی گئی سب کو صبر آ گیا سوائے میرے کسی کو نہیں دکھتا کے میں کیسی ہُوں جانتے ہیں کیوں سب کے سامنے میں مسکراتی رہتی

ہوں لیکن کوئی میرے دل سے تو پوچھے کے میں اپنے مان کو کتنا یاد کرتی ہُوں

سب سے زدہ میں اٹیچ تھی آپ سے بچپن سے لیکر آپ کے ساتھ بتائے وہ پل مجھے لمحہ لمحہ آپ کی یاد میں کھوکھلا کر رہے ہیں م۔میں تکلیف میں ہُوں لیکن کسی کو نہیں دکھتا اب۔۔اب تو مجھے مزید آپ سے دور کروانے کی کوشش ہو رہی ہے روحا کہتے کہتے رکی

کیا مطلب کون کس کی بات کر رہی ہیں آپ؟؟مان جو اُس کی باتوں کو سن رہا تھا اچانک اُس کی آخری بات پر پوچھ پڑا

ک۔کوئی نہیں چھوڑے خیر مجھے بس میرے مان چاہیئے میرے پرانے مان م۔مجھے لگتا ہے جب تک آپ کو سب یاد آئیگا تب تک میں اس دنیا میں ہی نہیں ہونگی آپ کی یادیں مجھے مار ڈالے گی مان روحا روتے ہوئے بولی

خاموش ہو جائے آپ ایسا نہیں بولتے اُس کے اس طرح بولنے پر مائم بھی تڑپ کر بے اختیار بولا اپنی حالت سے وہ خود بھی انجان تھا

سچ ہی تو کہے رہی ہوں مان روحا نے مان کو دیکھا

آپ مجھے بتائے میں کیسا تھا میں ویسے بننے کی کوشش کرونگا لیکن آپ

میری وجہ سے خود کو تکلیف دیں مجھے بلکل اچھا نہیں لگ رہا مائم کے چہرے

پر بھی اُداسی تکلیف ظاہر تھی اُس کیلئے یہ نا قابل قبول تھا کے اُس کی ذات

سے کسی کو اذیت پہنچ رہی ہے

نہیں مان آپ خود کو قصور وار نا ٹھہرائے اس میں آپ کی غلطی نہیں میں

نے ویڈیو میں پڑھا تھا کے قسمت گھر کے لاڈلوں کے ساتھ ایسے ہی کھیل

کھیلتی ہے وہ چہاتے ہوئے بھی اپنے انسوں نہیں روک پا رہی تھی شاید

اسلئے کے بات اُس کے مان کی ہو رہی تھی

جو اس وقت روحا کو شدت سے یاد آ رہا تھا

میں نے جتنا آپ کو پچھلے دنوں جانا ہے آپ ایسی تو نہیں ہے آپ تو بہت

ہنستی کھیلتی لڑکی ہے پھر اچانک کیا ہوا آپ کو؟؟ مائم اُس کے کل تک کے

انداز پھر آج اچانک بدلے انداز پر کافی الجھا ہوا تھا

بس مجھے میرے مان کی یاد آرہی ہے وہ اپنے آنسوں صاف کرتی بولی
میں کیا کر سکتا ہوں آپ کیلئے پلز مجھے بتائے ؟؟مان روحا کی حالت دیکھ کافی
پریشان ہوا تھا
مجھے میرے پرانے والے مان واپس دے سکتے ہیں ؟؟؟روحا مائم کو دیکھ بولی
جب کے اُس کے سوال پر مائم خاموش ہوا تھا کیونکہ جس سوال کا وہ جواب
مانگ رہی تھی وہ تو مان کے پاس بھی نہ تھا اُسے تو خود نہیں پتہ تھا کے اُس کی
یادداشت کب آئیگی
اُسے خاموش دیکھ روحا اک بار پھر نم انکھوں سے اذیت لیے مسکرائی
نہیں نا؟؟؟بس مجھے میرے پرانے والے مان مل گیے نا تو مجھے دنیا کی ہر
خوشی مل جائیگی میری زندگی صرف میرے مان کیلئے ہے جن کا میں انتظار
!! کر رہی ہوں ڈاکٹرز کہتے ہے آپ کی یاداشت انے میں وقت لگے گا
بس اُس انتظار کی گھڑیاں گزار رہی ہُوں ا۔ آپ جانتے ہے اک پل اک
سال کی طرح لگتا ہے جب جب آپ کی آنکھوں میں خود کا وہ عکس نہیں

دکھتا جو پہلے ہوتا تھا تب میں ٹوٹتی ہوں اور یہ صرف میں جانتی ہوں لیکن پھر بھی میں بار بار خود کو جوڑ کر مسکراتی رہتی ہوں لیکن آج لگتا ہے صبر ختم ہو رہا ہے مان بہت یاد آ رہے ہیں مجھے اُن کی باتیں اُن کے الفاظ ہر چیز

روحامان کو دیکھ بول رہی تھی اور مان خاموشی سے اُس کی باتیں سنتا اُس کی آنکھوں میں تکلیف دیکھ خود بھی پریشان تھا اُسے کچھ یاد ہوتا تو وہ کچھ کرتا نا !!! اس وقت مائم کتنا مجبور تھا کوئی اُس سے پوچھتا

میں بہت مجبور ہوں مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا بولوں مجھے کچھ یاد نہیں میری وجہ سے آپ کو اتنی تکلیف ہو رہی ہے پلز سنبھالیں خود کو میں کوشش کر رہا ہوں یاد کرنے کی

مائم نے اک بار پھر ذہن پر زور ڈالا تھا وہ ان سب میں میر کی بات بھول چکا تھا ذہن پر زور پڑھنے کی وجہ سے مائم کے سر میں انتہا کی حد تک تکلیف ہوئی اہ۔۔مائم نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما

م۔مان۔ کیاہوا آپ کو روحا فوراً پریشانی سے آگے ائی

میرا سر مائم کو اپنے سر میں شدید درد کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

م۔ میں پانی لاتی ہُوں روحا بھاگتی ہوئی کچن میں گئ اور پانی کا گلاس بھر کر لے کر ائی

یہ لیں پیے مان ٹھنڈا پانی ہے مائم کے لبوں کے قریب روحا نے گلاس کیا

جب مائم گلاس کو تھامتا اک سانس میں سارا پانی پی چکا تھا

مان ا۔ آپ ٹھک ہے۔۔ کچھ دیر گزری تھی جب روحا مان کو دیکھ پوچھنے لگی

جی میں ٹھک ہُوں مان نے اسباب میں سر ہلایا کیونکہ سر کا درد تھوڑا کم ہوا تھا

مان آپ کمرے میں جا کر ارام کرے ائے ایم سوری مجھے نہیں پتہ تھا

میرے آپ سے باتیں کرنے پر آپ ذہن پر زور ڈال کر خود کی طبیعت خراب کر لینگے روحا خفگی سے بولی جیسے اُسے مان کی حرکت پسند نہ ائی ہو

اب آپ مجھ سے خفا تو نہ ہو میں تو بس یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ آپ کی تکلیف کم کر سکوں

مائم اُداسی سے بولا جب روحا نے مائم کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

ائے ایم سوری مان میں کچھ زدہ ہی بول گئی اب آپ اپنے ذہن پر زور مت ڈالنا میں نہیں چاہتی میری وجہ سے آپ کو تکلیف ہو سب وقت پر چھوڑ دیں جب اللہ تعالیٰ نے چاہا سب ٹھک ہو جائیگا مجھے میرے پرانے والے مان واپس مل جائینگے میں انتظار کرونگی وہ پھیکا سا مسکرا رہی رہی جیسے اپنے ٹھک ہونے کا مان کو بتا رہی تھی لیکن یہ دکھاوا تھا وہ اندر سے ٹھک نہیں تھی

آپ کو میں سمجھ نہیں پا رہا ہُوں مائم نفی میں سر ہلاتا بولا

آپ میرے پرانے مان نہیں ہے نہ فلحال اسلئے جب اپ کو سب یاد اجائے گا تو اپ مجھے سمجھنے لگیں گے کیونکہ اس دنیا میں واحد میرے مان ہیں جو مجھے سمجھ سکتے ہیں اسلئے آپ پریشان نا ہو روحا کہتی دوبارہ اٹھ کھڑی ہوئی

مان اللہ حافظ میں کالج جارہی ہُوں بہت لیٹ ہو گئی پیپرز قریب ہے ٹھک ہے بائے وہ مان کو اللہ حافظ اور بائے ساتھ بولتی آگے بڑھی

!!اوکے اللہ حافظ مان بھی کہتا اب چہرہ جھکائے سوچو میں گم ہوا تھا

منال صبح سویرے نیند میں چلتی پانی پینے کچن کی جانب جارہی تھی جب اُس کی نظر سامنے سعد پر پڑی جو جم روم سے نکل رہا تھا اُسے دیکھ منال نے نیند میں ہی برا سا منہ بنایا

جب بے وقت سعد کی نظر بھی اُس پر گئی سعد نے بھی نفرت بھری نگاہ اُس پر ڈالی

ہیلو اپنا گھر سمجھ رکھا ہے جو جہاں دل کرتا ہے گھومتے ہو؟؟ منال دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتی اکھڑے لہجے میں بولی

جلیبی میرا دماغ خراب نہ کرو ویسے میں بہت پریشان ہُوں سعد نے اُسے وارن کیا

کیوں گدھے تُم میرے گھر میں کچھ بھی کرواور میں تمہارادماغ خراب بھی نہ کروں جوبقول صرف تمہارے ہے؟؟منال نیند سے بوجھل آواز میں بھی اپنی بدتمیزی سے بعض نہیں ارہی تھی

بکواس بند کرلواپنی کیامیر امیر الگار کھاہے یہ میرے سر کاگھر ہے سعد اپنے لفظوں پر زور دیتابولا

اور میں سر کی ہونے والی بیوی منال بھی فوراًبولی

ابے اواللہ ناکرے ایسی خطرناک باتیں سپنے میں بھی نہ سوچنامیرے سر کا نام شاہ میر ہے سعد اُسے دیکھ بولاجب منال کی نیند بھک سے اڑی تھی ک۔کیامیر بھائی ہے تمہارے سرت۔تُم مائم کے کوئی اسسٹنٹ نہیں ہو؟؟؟؟

منال کے لفظ ٹوٹے تھے

بہری ہوسنائی نہیں آتااک باربتایاہے ناسعد سلگ کر بولا

اور تو اور میں نے سر کو بھی بتایا کہ تم کیا بول رہی تھی کے میم بولو تمہارے

سر کی ہونے والی بیوی ہوں بلا بلا سعد نے بم پھوڑا اُس کے سر پر

ک۔ کیا تم نے میر بھائی کو یہ بولا یا اللہ منال نے اپنا سر پکڑا

تُم سچ میں گدھے ہو اج دکھا دیا تُم نے کے تُم گدھے کی طرح بے وقوف اور

پاگل ہو منال غصے سے بولی

وہ شرمندہ تھی کے میر کیا سوچے گا اُس کے بارے میں

جاہل انسان پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہونگے بھائی میری بارے میں منال کو

یہی فکر کھائے جا رہی تھی

یہی کے اُن کی چند دن کی ائی مہمان کزن نہایت بد تمیز اور جلیبی عورت ہے

سعد نے کندھے اُچکائے

الو کا پٹھا تیری تو منال چیختی ہوئی بولی

جاہل جلیبی عورت منہ بند کرو سعد غصے سے بولا وہ دونوں اک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے ابھی اک دوسرے کو کھا جائینگے

کیوں رکھوں منہ بند تُم چاہے میر بھائی کی نظروں میں میری عزت دو ٹکے کی کر دو اور میں منہ بھی نہ کھولوں منال کافی تپی ہوئی لگ رہی تھی

عزت ہاہاہا وہ بھی تمہاری ہاہاہا نائس جوک بلکہ (joke of the year)

سعد اُس کی بات پر مصنوعی قہقہ لگا کر اُس کا مذاق اڑاتا بولا جب کے اُس کی حرکت پر منال کا مانو پارا دسویں آسمان تک پوہوچ گیا تھا

وہ غصے سے اب تیز سانسیں لے رہی تھی اور سعد کو ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اب حملے کرنے والی ہو

منال نے غصے میں پاس پڑا گلدان اٹھایا

سعد جو ہنس رہا تھا اُس کے ہاتھوں میں گلدان دیکھ اُس کی ہنسی کو بریک لگی

اے پاگل عورت نیچے رکھو اُسے سعد چیخا

اب گدھے تُم مجھے پاگل بول رہے ہو ! ! تو پاگل والی کوئی حرکت کرنا تو بنتی ہے نہ

اب جب تیرا سر پھٹے گا نہ پھر آئیگا مزا

منال پوری تیار کھڑی تھی اُس پر گلدان مارنے کو

جلیبی اُسے نیچے رکھو سعد نے انگلی سے اشارہ کیا

ہاہا نائس جوک اب یہ گلدان تمہارے سر پر پڑے گا بہت بکواس کر رہا تھا نہ

منال بھی غصے سے بولی

اُف خدایا مائم سر کا کیا ہو گا اُن بیچاروں کی قسمت میں یہ بلا ہی لکھی تھی ؟ ؟ سعد کو مائم کیلئے بہت برا لگ رہا تھا جس کی زندگی میں یہ چوڑیل انے والی تھی

کیا بولا تُو نے ؟ ؟ ؟ سعد کی بڑبڑاہٹ منال کے تیز کانوں سے ٹکرائی جس پر اس کے انگ انگ میں مانو آگ لگی تھی

وہی جو تم نے سنا پاگل عورت سعد بھی کہا چپ رہنے والوں میں سے تھا
تُو گیا بیٹا منال نے کھینچ کر سعد کو گلدان مارنا چاہا جب اک آواز پر اُس کا ہاتھ
ہوا میں رہ چکا تھا
سعد جو ہاتھ چہرے پر رکھ چکا اُس آواز کو سن اُسے بھی اپنی جینے کی اُمید نظر
!!!! ائی تھی
کیا ہو رہا ہے یہ ؟؟؟میر کی آواز پر منال کے ہاتھ اور وہ خود سٹل ہوئے تھے
س۔ سر شکر ہے آپ آگیے دیکھے کیسے گلدان پکڑ کے کھڑی ہے مجھے مارنے
والی تھی سعد جھٹکے سے دوڑتا میر کی جانب ایا میر بھی بڑی حیرانی سے یہ
سب دیکھ رہا تھا
منال بیٹا کیا ہے یہ سب ؟؟؟میر اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے بولا
جب منال کا ہاتھ جو گلدان لیے اوپر اٹھا تھا دھیرے سے نیچے ایا
و۔ وہ بھائی منال کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں
بولو منال ؟؟میر نے بولنے کا کہا

ب۔ بھائی وہ یہ جو آپ کا آدمی ہے نہ یہ مجھے کہے رہا تھا جلیبی اور پاگل عورت اسلئے مار رہی تھی منال نے ساری ٹوپی سعد پر ڈالی

لاحول ولا قوۃ سر آپ اک دفعہ دیکھے میرے معصوم چہرے کو آپ کو پتہ نہیں ہے یہ کیا چیز ہے مجھے گدھا کہے کر پُکارتی ہے اور مجھے جاہل الو کا پٹھا بھی بولتی ہے سر گالیاں بکتی ہے یہ گالیاں سعد بھی ہاتھ کے اشارے سے میر کو ساری باتیں بتانے لگا

اوئے جھوٹ نہیں ب۔ بھائی جھوٹ بول رہا تھا منال تو صاف مکر رہی تھی جھوٹ تُم مت بولو جلیبی سعد فوراً بولا

د۔ دیکھا بھائی جلیبی بول رہا منال نے موقعے پر چوکا مارا

ہاں تو بولو نگا تُم مجھے گالیاں بکو اور میں تمہیں جلیبی بھی نہ بولوں سعد غصے سے اک قدم آگے بڑھا

Shup up guys

میر کی اک آواز پر دونوں کی زبانوں کو بریک لگی تھی دونوں خاموشی سے
چہرہ جھکا گیے
کیا بچوں کی طرح لڑنا شروع کیا ہوا تُم دونوں نے اتنے بڑے ہو اور حرکتیں
دیکھو؟؟میر غصے سے بولا کیونکہ صبح صبح دونوں نے گھر میں طوفان اٹھا دیا
تھا
مجھے پتہ ہے تُم دونوں برابر کا بول رہے ہو گے اسلئے ابھی کیلئے میں چھوڑ رہا
ہوں دونوں کو لیکن اب اگر میں نے تم دونوں کو بچوں کی طرح گھر میں
لڑتے ہوئے دیکھا تو اچھا نہیں ہو گا
اور منال لڑائی میں گڑیا تُم سعد کو گلدان مارنے والی تھی اُسے لگ جاتا تو؟؟؟
میر اب منال کو دیکھتا ہوا بولا
س۔سوری بھائی منال نے نظریں جھکائی
جب کے اُس کے سوری کرنے پر سعد نے حیرت سے اُسے آنکھیں
پھاڑے دیکھا یعنی اس جلیبی کو سوری بھی آتا تھا؟

سوری کی ضرورت نہیں دونوں اک دوسرے سے معافی مانگو چلو میر

دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے کھڑا ہو چکا تھا

معافی اس سے ؟؟ نہیں۔۔دونوں اک ساتھ ہم اواز تیز آواز میں بولیں

میں نے کہا معافی میر نے دونوں کو ایبر واُچکائے دیکھا جب منال اور سعد

نے اک ساتھ بے بسی سے میر کو دیکھا

جب میر نے آنکھوں سے پھر معافی مانگنے کا اشارہ کیا

س۔سو۔۔۔منال سعد کو سوری کہنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سعد کو

سوری کہنے کیلئے اُس کے منہ سے سوری لفظ نہیں نکل رہا تھا

بولو میں سن رہا ہوں سعد پر جوش لہجے میں بولا

اتنا خوش مت ہو تُم سعد اس کے بعد تمہیں بھی مانگنی ہے معافی میر اُس کی

خوشی دیکھ سنجیدگی سے بولا

جی سر سعد نے فوراً اثبات میں سر ہلایا

سو۔۔منال کے منہ سے سوری لفظ نہیں نکل پا رہا تھا

Come on say

اُسے بار بار رکتا دیکھ میر نفی میں سر ہلاتا بولا

س۔ سوری منال نے زور سے آنکھیں مچتے کہا

اٹس اوکے سعد احسان کرنے والے انداز میں بولا

چلو سعد تمہاری باری میر کی بات پر سعد نے حلق تر کیا

سوری سعد مٹھیاں زور سے مچتا بولا

اٹس اوکے منال بھی بلکل سعد کی طرح احسان کرنے والے انداز میں کہتی

بال جھٹک گئی

جاؤ منال اپنے کمرے میں اور سعد تُم میرے ساتھ آؤ میر دونوں کو دیکھ بولا

جب منال فوراً اپنے کمرے کی جانب بڑھی اور سعد میر کے پیچھے جواب جم

!! کی جانب جا رہا تھی

سر آپ کے بازو پر کیا ہوا؟؟ میر جو اوپر پہنی جیکٹ اُتار چکا تھا اب ہالف

سلیوز شرٹ سے سعد اُس کے بازو پر لال نظر اتی پٹی دیکھ پریشانی سے بولا

اٹھائی تھی (Dumbles) رات میں اٹیک ہوا تھا میر نے کہتے

کیا سر اٹیک ؟؟ سعد کہتا میر کے قریب ایا

ہمم میر نے ہنکارا بھرا ساتھ ساتھ وہ ہاتھوں کو حرکت دیتے ڈمبلز

ایکسر سائز کر رہا تھا

سر کس نے کروایا تھا سعد گھمبیر سوچ میں گم ہوا تھا

پتہ نہیں جو بھی تھا اُس کا مقصد مجھے مارنا تھا جو اُس نے بندے بھیجے تھے اُن

کا ارادہ مجھے مارنے کا ہی تھا لیکن اک نے بھی منہ نہیں کھولا کے سالے کس

کے آدمی تھے ڈھیٹ میر غصے سے اب اپنی گرفت ڈمبلز پر مضبوط کر گیا

سر میں پتہ لگواؤں ؟؟ سعد فوراً بولا

نہیں جو کوئی بھی ہے میرے زندہ رہنے کا پتہ چلے گا تو دوبارہ اٹیک کرے گا

تبھی دیکھو نگا اُسے

سر لیکن کون ہو سکتا ہے سعد بہت سوچ میں مبتلا تھا

اتنے سارے دشمن ہے ہو گا کوئی میر بنا اُسے دیکھ بولا

سر جو بھی تھا کوئی عام نہیں تھا آپ پر حملا کروانا یعنی موت کو دعوت دینا

اس کا مطلب اس کے پیچھے جو بھی ہے وہ بہت ہمت رکھتا ہے

پوائنٹ جو بھی ہے وہ بہت ہمت رکھتا ہے اور مجھے ہمت والے لوگ بہت

پسند ہے لڑائی میں مزا اتا ہے پھر میر فاتحانہ مسکرایا تھا

جب سعد بھی مسکرایا

پچاس لوگ تھے اور اُن سب کے ہاتھوں میں اک جیسی رنگ تھی لگتا تو

یہی ہے کہ اُن کی یہ پہچان ہے میر اب باکسنگ گلفز پہن رہا تھا

سر آپ نے اُس رنگ کو دیکھا سعد تشویش سے بولا

بلکل!!! میر نے طاقت سے مکے باکسنگ بیل پر برسانا شروع کیے

پھر تو آسان ہو جائیگا اس سب کے پیچھے شخص تک پہنچنا

ہمم دیکھتے ہے کیا ہوتا ہے ابھی فلحال اس کے اگلے اٹیک کا انتظار ہے مجھے میر

کے طاقت سے باکسنگ کرنے کی وجہ سے میر کے بازو پر تکلیف ہو رہی تھی

جس کو وہ ہمیشہ کی طرح نظر انداز کرتا کام میں لگا تھا تکلیف اور وہ بھی میر
!!! محسوس کریں یہ تو ممکن نہ تھا

بھائی۔۔مائم میر کو آوازے لگاتا آرہا تھا جب میر نے فوراً بلیک جیکٹ اٹھا کر
پہنی وہ گھر میں کسی کو اپنی گولی لگ جانے کا پتہ نہیں لگنے دینا چاہتا تھا

ہاں؟؟میر ٹاول سے چہرہ پہنچتا آگے ایا

بھائی اج روحا کو کالج سے لینے میں جاؤنگا راستہ میں گوگل پر دیکھ لونگا جگہ
آپ بتادینا اوکے؟؟؟

مائم میر کو دیکھ بولا

اوکے اور بتا اتنی جلدی اٹھ گیا میر آگے ہوتا وہی پاس رکھے صوفے پر بیٹھ
چکا جب مائم بھی میر کے برابر میں بیٹھا

ہاں بھائی پتہ نہیں کیوں جلدی آنکھ کھل جاتی ہے مائم گہرا سانس لیے بولا
کیا ہوا پریشان لگ رہا ہے تُو سب ٹھک ہے؟؟؟میر اُس کے چہرے پر
پریشانی دیکھ سکتا تھا

جی بھائی وہ بس روحا مائم اُداسی سے کہتے کہتے رکا

کیا ہوا روحا کو؟؟؟؟ میر اُس کے رکنے پر بولا

بھائی وہ بہت ڈسٹرب ہیں وہ خود کو اکیلا محسوس کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ ان کو پرانا والا ان کا مان بہت یاد آتا ہے بھائی وہ رو رہی تھی میں کیا کروں مجھے بتائے جس سے روحا کی تکلیف ختم ہو جائے میں کوشش کرتا ہوں کے مجھے کچھ تو یاد آئے لیکن نہیں اتا میری وجہ سے اُن کو تکلیف ہو رہی ہے میں کیا کروں مائم افسوس سے بولا

ریلیکس مائم میں کرتا ہوں کچھ تُو پریشان مت ہو فلحال میں تجھے روحا کے کالج کی لوکیشن بھیجتا ہوں تُو اک بجے تک چلے جانا تیرے ساتھ سعد جائیگا ٹھک ہے

او کے بھائی۔ مائم نے اثبات میں سر ہلاتے کہا اب وہاں کچھ دیر کی خاموشی تھی میر سوچو میں گم تھا جب کے اب مائم اور سعد آپس میں کوئی بات کر رہے تھے !!

اس وقت قریب صبح کے سارے ساتھ بج رہے تھے اسلئے ان سب کے علاوہ باقی سب سو رہے تھے مائم اور سعد کو باتیں کرتے دیکھ میر باہر نکلا کچھ اہٹ محسوس کرتے میر نے قدم لون کے بیک سائڈ کی جانب لیے جہاں بہت بڑا ایریا تھا جہاں ارام سے لمبا دوڑا جا سکتا تھا

میر اُس جانب بڑھا اور نظریں گھما کر سامنے دیکھا جہاں ابرش بوتل منہ سے لگائے تیزی سے پانی پی رہی تھی

اُس کے کپڑے دیکھ میر کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ گلابی رنگ کی ہڈی کے ساتھ گلابی ہی پینٹ ٹراوزر میں ملبوس بالوں کی ہائے پونی بنائے پانی پی رہی تھی (walking step count) چہرے پر پسینے تھے ہاتھوں میں تھی(watch

میر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جب ابرش نے پانی کی بوتل نیچے رکھ جیسے نظریں اٹھائی سامنے میر کو دیکھ کچھ پل وہ بھی رکی تھی

ابرش تین چار قدم چلتی میر کے نزدیک ائی جب میر کی نظر اُس کی سفید گوری شفاف گردن پر پڑی جو ہڑی سے صاف نظر آرہی تھی جس میں باریک سا پینڈینٹ اُس کی گردن کی زینت بنا ہوا تھا اُس کی سفید صراہی گردن پر وہ بریک سا پینڈینٹ چاند پر تارے کی طرح لگ رہا تھا

گڈ مارننگ ابرش رومال سے اپنا چہرہ صاف کرتی بولی جب میر نے فوراً نظریں اُس کے چہرے پر مرکوز تھی

گڈ مارننگ میر کہتا سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا جیسے پوچھنا چہار ہا ہو یہ سب کیا ہے

کیا؟؟؟ میر کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ابرش دھیما سا مسکرا کر بولی

کیا ہے یہ سب میر اُسے دیکھ بولا

میں نے جو گنگ شروع کر دی مضبوط بننے کا پہلا اسٹیپ یہ ہے ابرش خوشی سے بولی

وہ تو ٹھک ہے لیکن فزیکل مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ دل سے بھی
مضبوط ہونے کا کہے رہا تھا میں میر اُسے دیکھ گہرا سانس لیتے گویا ہوا
جی جی پتہ ہے مجھے دل سے مضبوط بھی ہو رہی ہُوں آہستہ آہستہ دونوں
چیزے ساتھ کر رہی ہوں ابرش یقین سے بولی
تو کتنے راؤنڈ لگاے میر اگے بڑھتا اب وہی بوتل اٹھاتا اپنے لبوں سے لگائے
پانی پی چکا تھا جس میں سے ابھی ابرش نے پیا تھا
دس اور بہت تھک گئی میں ابرش تھکے ہارے لہجے میں بولی
دس میں تھک گئی؟؟؟
ہاں جی ابرش نے اثبات میں سر ہلایا
ہمم!!!! میر اگے بڑھتا غور سے اُس کے پور کو دیکھنے لگا جس پر ابرش نے
ہڑ بڑا کر میر کو دیکھا
واقعی بہت نازک ہو تُم او کے تو اج سے تمہیں فیزکل مضبوط بنانے کی
ٹریننگ میں دونگا اور یقین کرو اتنا مضبوط بنا دونگا کے تمہارے لیے کچھ

مشکل نہیں ہو گا میر عام سے لہجے میں کہتا ابرش کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا جس سے ابرش میر کے قریب سامنے کھڑی ہو چکی تھی

میر نے ابرش کی کلائی پکڑ کر اپنے سامنے کی پھر کلائی میں پہنی گھڑی پر دو تین کلک کر کے اُسے سیٹ کی

یہ غلط چل رہی تھی اب ٹھک ہے میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش اپنی بے وقوفی پر سر جھکا گئی

اچھا چلو آواج تمہاری ٹریننگ شروع کرتے ہے!!! آجاؤ جم میں میر اُسے اپنے پیچھے انے کا اشارہ کرتا بولا

ن۔ نہیں میر میں تھک گئی بھاگ بھاگ کر اب اور نہیں ابرش جو تھک چکی تھی اب فوراً بولی

کم اون جلدی آؤ میر اواز لگاتا اگے بڑھ چکا تھا جب ابرش منہ بناتی میر کے پیچھے ائی میر اُس کے نصیب میں نہیں تھا لیکن وہ اب مزید بے وقوفی کر کے

میر سے کزن کے رشتے سے بھی دور نہیں رہنا چاہتی تھی وہ لوگ ہمسفر نہیں تھے لیکن کزن تو تھے نا

چلو تم دونوں یہاں سے نکلو میر جم میں داخل ہوتا اب تک مائم سعد کو باتیں کرتا دیکھ حکم دار لہجے میں بولا

کیوں بھائی مائم سوالیہ نظروں سے بولا

شاباش جاؤ میر اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا جب مائم مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتا باہر کو جا چکا تھا جب کے پیچھے سعد بھی مائم کے ساتھ ہی نکلا تھا

اُن دونوں کے جاتے ہی ابرش چھوٹے چھوٹے قدم لیتی جم میں داخل ہوئی تھی

جلدی آجاؤ ابرش بی بی اُسے چھوٹے چھوٹے قدموں سے اتا دیکھ میر سنجیدگی سے بولا جب ابرش بڑے بڑے قدم لیتی اندر داخل ہوئی

دروازہ بند کر کے آؤ میر نے اک آرڈر دیا جس پر وہ دروازہ بند کرنے کیلئے مڑی لیکن جم کا دروازہ بہت بڑا تھا تو اوپر موجود لوک پر ابرش کا ہاتھ نہیں جا

پارہا تھا وہ ایڑیوں کو اوپر اٹھائے مسلسل کوشش کر رہی تھی لیکن قد چھوٹا ہونے کی وجہ اور لوک اوپر ہونے کی وجہ سے مشکل ہو رہا تھا جب میر اُس کی پشت پر آ کھڑا تھا اپنا ہاتھ اوپر اٹھاتے میر نے لوک کیا ابرش ایسے ہی دروازے کے ساتھ کھڑی تھی اُس کی پشت پر میر تھا ابرش نے چہرہ پیچھے کر کے میر کو دیکھا جو لوک بند کر رہا تھا ابرش کی سانسیں اک بار پھر بے ترتیب ہوئی تھی لیکن جلدی سے نفی میں سر ہلاتی وہ خود کو کمپوز کرنے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی کیونکہ میر کے نزدیک ہونے سے یہ ممکن نہ تھا

آجاؤ اُس کی تیز ہوتی سانسیں اپنے کانوں میں میر ارام سے سن پا رہا تھا اسلئے فوراً پیچھے ہوتا اُسے اپنے پیچھے انے کا بولتا آگے بڑھا ابرش بھی سینے پر ہاتھ رکھے میر کے پیچھے بڑھی

کہاں سے شروع کریں کیا کرنا چاہو گی پہلے ؟؟ جم میں موجود بے انتہا مشینوں کی جانب میر اشارہ کرتا بولا

م۔میں ابر ش کی تو بولتی بند ہو گئی تھی یہ سب دیکھ ایسا نہیں تھا کے اُس نے اج تک جم نہیں دیکھا تھا وہ بھی اپنے گھر کا بلکہ اج اُسے خود کرنا تھا اسلئے ڈر لگ رہا تھا

جی آپ!!!میر نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

تُم ڈیسائڈ نہیں کر پا رہی آؤ میں ہی کرواتا ہُوں میر خود ہی فیصلہ لیتے بولا

کی جانب اشارہ کر رہا تھا (late gym machine) میر اُسے

چلو آؤ اُسے اک جگہ کھڑے دیکھ میر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر مشین کی قریب

کیا

بیٹھو اِدھر اپنے دونوں سے اسے پکڑو میر نے خود اُسے بیٹھاتے اُس کے

دونوں ہاتھوں کو ہنڈلز پر قابو کروائے

Ok move down your hand

میر اُسے دیکھ بولا

اپنا سر اس پر رکھ لو ابرش بی بی کاٹے نہیں ہے اُسے چہرہ اٹھائے دیکھ میر کے
اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ خود سر نیچے رکھ سلگ کر بولا
یہ لڑکی واقعی میر کو سلگانے والے کام کرتی تھی

Move down your hand

میر نے اُس کے ہاتھوں پر نظریں جمائے کہا جب کے ابرش کے پسینے
چھوٹ رہے تھے اک تو سامنے میر اوپر سے مشین اتنی بھاری
ابرش نے اپنی پوری طاقت سے ہینڈ لز کو نیچے کی جانب کھینچے جو اُس کی
پوری طاقت پر ہلکے سے کھینچے تھے

Aggregate the handles to your side by force

میر کی نظر اُس کے ہاتھوں پر تھی جہاں سے وہ ہینڈ لز کی حرکت دیکھ رہا تھا
ابرش نے پھر سے پوری طاقت سے کھنچا لیکن تھوڑا سا کھینچنے کے بعد اُس
سے نہیں ہو پا رہا تھا

تھک ہار کے ابرش ہینڈ لز چھوڑ کر مشین پر واپس گری تھی

اب وہ ایسے گہرے سانس لے رہی تھی جیسے بہت ساری ایکسر سائز کی ہو

اُسے تھکے ہارے گہرے سانس لیتے دیکھ میر نے خود بھی گہرا سانس لیا

اٹھو میں بتاتا ہوں کیسے کرنا ہے میر کی آواز پر ابرش فوراً مشین سے کھڑی ہوئی جب میر اُس کی جگہ پر ایا

See

یہ ہینڈ لز اپنی طرف طاقت سے کھینچنے ہے پھر دوبارہ اوپر پھر دوبارہ نیچے

Repeating the process continuously

until you have done

میر اُس مشین کو اوپر نیچے کر کے اُسے بتا رہا تھا جب کے ابرش حیرت سے دیکھ رہی تھی اتنی بھاری مشین میر عام سے انداز میں اوپر نیچے کر کے اُسے ساتھ سمجھا بھی رہا تھا

Got it???

میر نے کچھ دیر بعد پوچھا

Jee I'll try

ابرش نے فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

Ok come again

میر اٹھتا اب اُسے اشارہ کرتا بولا

جب ابرش فوراً واپس آکر مشین پر نم دراز ہوتی ہینڈلز تھام گئی

Pull it towards you

میر کے کہنے پر اُس نے اپنی جانب کھینچنا شروع کیا لیکن ویسے ہی بس تھوڑا سا ہوا پھر وہ واپس ذرا سی دیر میں تھکتی ہنڈلز چھوڑتی میر کو بے بسی سے دیکھنے لگی

Ok stand up

میر کے کہنے پر ابرش فوراً اٹھ کھڑی ہوئی

انہیں اٹھاو میر ڈمپلز کی جانب میر اشارہ کرتا بولا

رکو میر جو بے دھیانی میں دس کلو والے اُسے اٹھانے کا بول رہا تھا جو وہ خود اٹھاتا تھا اب اُسے رکنے کا کہتا آگے بڑھ کر دو کلو کے ڈمبلز اُس کی جانب بڑھاتا اُسے تھامنے کا اشارہ کرنے لگا

جسے ابرش نے فوراً تھاما وہ اُنہیں ارام سے تھام چکی تھی

Move your hands up and down

میر اسے دیکھ بولا جب ابرش نے دو دو کلو کے ڈمبلز اپنے ہاتھوں میں تھامے اوپر نیچے کیے

Good !!

میر اُسے ٹھک کرتے دیکھ بولا لیکن پانچ چھے ابھی مشکل سے ہوئے تھے جب ابرش کے ہاتھوں میں درد ہونے لگا

م۔میر بس اُس سے مزید ڈمبلز نہیں اٹھائے جا رہے تھے

اُس کی آواز میں تکلیف محسوس کرتے میر نے ڈمبلز اُس کے ہاتھوں سے تھامے

میں بہت تھک گئی ہوں وہ اپنی پیشانی سے پسینے صاف کرتی بولی دس منٹ
میں وہ تھک چکی تھی اور یہاں میر گھنٹوں جم کیا کرتا تھا
دس منٹ بیس سیکنڈ ہوئے ہے بس تمہیں اور اک گھنٹے ورک آؤٹ کرنا
ہے وہ بھی روز میں اپنے سامنے کرواؤنگا چلو شاباش اب ادھر
کی جانب بڑھتا بولا جب treadmill machine میر اب
ابرش ٹیڑھا میر امنہ بناتی میر کے پیچھے جلدی
چلو آؤ اس پر میر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اوپر چھڑایا پکڑوا سے اُس کے ہاتھ
آگے ہنڈیلز پر رکھوائے
میں اسے آون کر رہا ہوں اس کے بعد تُم نے اس پر چلنا ہے سمجھ ارہی
ہے؟؟؟ میر اُسے بلکل استادوں کی طرح ہی سمجھا رہا تھا ابرش نے فوراً ہاں
میں سر ہلایا اُس نے ڈراموں میں یہ والی مشین کو چلاتے ہوئے دیکھا تھا
گڈ میر نے بٹن کھولا

چلو شروع کرو۔۔میر نے اشارہ کیا جب ابرش نے دھیرے دھیرے مشین پر چلنا شروع کیا میر بھی اب اپنے کانوں میں بلٹھتو ٹھ لگاے برابر والی مشین پر یہی ایکر سائز کرنے لگا کیونکہ اُس نے بھی اج کا اپنا جم پورا نہیں کیا تھا میر سامنے نظریں جماے کانوں میں بلتھوٹھ لگاے ایکسر سائز کر رہا تھا ابرش بھی چلتی اب میر کو دیکھ رہی تھی

میر!!!!ابرش نے کچھ دیر بعد آواز لگائی لیکن کان میں بلٹھوٹھ ہونے کی وجہ سے میر نہیں سن پایا

ابرش بور ہو رہی تو دوڑتی دوڑتی اب اُسے کوئی کمپنی دینے والا نہیں تھا

میر!!!!!؟ابرش نے ہاتھوں کے اشارے سے میر کو اشارہ کیا اور جیسے اُس نے ہاتھ ہینڈل سے ہٹائے اُس کا بیلنس آؤٹ ہوا ابرش جو تیزی سے اس پر چل رہی تھی اب مکمل اپنا بلیس کھو رہی تھی جب بے وقت میر کی نظر اُس پر پڑی

ابھی وہ گرتی کے میر نے اترتے اُس کو کمر سے تھام کر اپنی جانب کھینچ کر اٹھایا جب وہ پوری میر کے ساتھ لگی تھی پیر زمین پر نہیں تھے میر نے سائڈ کرتے اُسے نیچے اُتارا ابرش اب تک خوف سے آنکھیں میچے کھڑی تھی اُس نے خود کو مضبوط حصار میں محسوس کرتے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی ابرش کی آنکھیں خوف سے نم تھی اگر وہ گرتی تو اُسے بہت بری طرح لگتی وہ میر کے حصار میں تھی اپنے دونوں ہاتھ میر کے سینے پر رکھے جب کے میر کا اک ہاتھ اُس کی کمر میں سہارا دیئے ہوا تھا

ابرش نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا جہاں میر اُسے گھور رہا تھا

م۔میری غلطی نہیں ہے میر کو خود کو گھورتا پا کر وہ نم انکھوں سے بولی لیکن غرض میر خاموشی سے اُسے گھور رہا تھا پھر کچھ لمحے بعد اُسے چھوڑتا پیچھے ہوا

مشین پر جب ہوتے ہے تو ہاتھ نہیں ہٹاتے خاص طور پر جب جم کرنا نیا شروع کیا ہو میر اپنے کانوں سے بلوٹوتھ نکالتا ہے دور ہوتا بولا

مجھے پتہ نہیں تھا ابرش نے منہ بنایا

لگ جائیگا پتہ میر کہتا واپس ایکسر سائز کرنے لگا

میں تھک گئی ہُوں ابرش تھکے ہارے لہجے میں بولی

اوکے باکی کل کرینگے جاؤ تُم میر مختصر جواب دیتا اپنی ایکسر سائز کی جانب متوجہ تھا

نہیں میں آپ کو دیکھتی ہُوں ناجم کرتے ہوئے ابرش میر کے قریب اتی بولی

بور ہو جاو گی دیکھتے دیکھتے

نہیں ہونگی ابرش نے نفی میں سر ہلایا

اوکے مرضی تمہاری میر نے کندھے اچکائے

کچھ دیر تو ابرش کھڑی میر کو دیکھتی رہی پھر پیرو میں درد محسوس کرتی پاس رکھے صوفے پر بیٹھی

سامنے جم میں لگے بڑے سے اے لی ڈی کو دیکھ اُس کی آنکھیں چمکی تھی

وہ جم کافی حد تک بھول چکی تھی کیونکہ وہ یہاں بلکل نہیں ایا کرتی تھی اُس کا کام ہی نہیں ہوتا تھا یہاں اسلئے وہ اتی بھی نہیں تھی

ابرش نے ساتھ میں پڑا ربورٹ اٹھایا اور اے لی ڈی کو کھولا

جب میر نے نظریں نظریں گھما کر اُسے دیکھا پھر سرسری سی نظر اُس پر ڈالتے میر ایکسرسائز کرنے لگا

یہ اے لی ڈی اسلئے لگی تھی کے جم کرتے وقت کچھ دیکھا جا سکے یا جم کی ٹریننگ ہی دیکھی جائے

ابرش نے فوراً کھولتے کارٹون کا چینل ڈھونڈا کچھ دیر میں ملنے کے بعد اُس کی آنکھوں میں خوشی کی لہر دوڑی تھی

وہ دونوں ہاتھ اپنی تھوڑی پر جمائے چہرے پر مسکراہٹ جمائے کارٹون کی جانب متوجہ تھی اور کارٹون بھی کونسے تھے Oggy and the cockroaches

میر جو سمجھ رہا تھا وہ کچھ کام کی چیز دیکھے گی اے لی ڈی میں کارٹون لگے دیکھ

میر نے گردن ٹیڑھی کیے اُسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلایا

یہ لڑکی کبھی بڑی نہیں ہو سکتی میر گہرا سانس لیتا اُسے گھورتا ہوا سوچ رہا تھا

پھر واپس نفی میں سر ہلاتا آگے کی جانب متوجا ہوا

کتنی دیر ابرش کارٹون دیکھتی رہی پھر کارٹون سے بھی بور ہوتی اُس نے

صوفے پر نم دراز ہی لیٹے نظریں گھما کر میر کو دیکھا جو اب دوسری

ایکسر سائز میں مصروف تھا

میر بس کریں اتنی دیر ہو گئی میں تھک گئی ہُوں میر کو اب بھی ایکسر سائز

کرتے دیکھ ابرش چیڑ کر بولی جب میر نے چونک کر اُسے دیکھ یعنی کر وہ رہا

تھا لیکن تھک میڈم گئی تھی

تُم کیوں تھک گئی؟؟ میر اگے اتا اپنی ایبر وا ٹھائے بولا

و۔وہ میں نے بھی تو ایکسر سائز کی ہے ابرش ایک ادا سے بولی

ہاں وہ دس منٹ میر نے یاد دلایا

کی تو ہے نہ اب پہلے دن اتنی ہی ہوتی ہے استاد جی وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھتی خفگی سے بولی

جب کے اُس کے منہ سے استاد جی سنتے میر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آئی تھی جسے ہمیشہ کی طرح وہ چھپا گیا

اچھا چلو اٹھو چلتے ہے میر بھی اب گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

اوکے ابرش خوشی سے اٹھی جب میر نے ٹاول اٹھاتے پسینے پہنچے پھر پانی پیتے !!اب میر باہر نکل چکا تھا جب کے ابرش بھی ساتھ نکلی تھی

چلو سعد آجاؤ جلدی روحا کے کالج کی چھٹی ہونے والی ہو گی مائم باہر اتا سعد کو دیکھ بولا

جی سر آجائے سعد نے دروازہ کھولا جب مائم بیٹھا

سعد نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی اور گاڑی روحا کے کالج کی جانب بڑھائی

کچھ ہی دیر میں گاڑی کالج کے سامنے رکی تھی

لگتا ہے ابھی چھٹی نہیں ہوئی کالج کا گیٹ بند دیکھ سعد مائم کو دیکھ بولا

ہمم نہیں ہوئی ابھی ! ! مائم بھی گیٹ کو دیکھ بولا

پانچ منٹ انتظار بمشکل ہوا تھا کے اچانک بیل کی اواز پر دروازہ کھلا اور لڑکیاں انا شروع ہوئی جب مائم بھی گاڑی اتر اسب کی نظر مائم پر جیسے ٹھہر چکی تھی اخر اتنا ہینڈسم بندہ پہلی بار جو دیکھا تھا ساری لڑکیاں بڑی حسرت سے مائم کو دیکھنے لگی جو وائٹ ٹی شرٹ کے اوپر بلیک جیکٹ جب کے نیچے بلیک پینٹ کے ساتھ مہنگے وائٹ اور بلیک شوز پہنے آنکھوں پر کالے چشمے لگاے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے گالوں پر ہلکی بیرڈ لیے وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ کھڑا روحا کا انتظار کر رہا تھا سب لڑکیاں وہی آس پاس کھڑی ہو چکی تھی

جب روحا باہر ائی نظر سامنے مان پر جاتے وہ مسکراتی ہوئی مان کے پاس

اسلام علیکم مان اج آپ آئے ہے وہ مان کو دیکھ مسکرا کر بولی

جی میں ایا ہُوں آپ کو لینے مائم بھی دھیما سا مسکرایا باکی سب لڑکیاں آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھ رہی تھی یعنی روحا سے کیسے مسکرا کر مان بات

کر رہا تھا کون تھا مان روحا کا روحا نے نظریں گھما کر دیکھا سب لڑکیوں کو

مان پر پیار بھری نظریں ڈالے دیکھ روحا کا مانو میٹر شارٹ ہوا تھا

روحا نے فوراً مائم کا بازو تھاما جیسے بتانا چہار ہی ہو کے میرے ہے مائم نے پہلے

حیرت سے اُسے دیکھا پھر روحا کی نظروں کے زاویے کو لڑکیوں کو خود کی

طرف دیکھتا پا کر مان سب سمجھ چکا تھا

مان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ ائی تھی جب کے باکی سب حسرت سے

روحا اور مان کو دیکھ رہے تھے

چلے مان روحا منہ بناتی بولی جب مائم مسکراہٹ دباتا پیچھے گاڑی میں بیٹھا

جب روحا بھی پیچھے دوسری جانب سے اتی بیٹھی

اور بتائے کیسا گزرا دن آپ کا اج کالج میں ؟؟؟ مائم آنکھوں سے چشما اتارتا

ہوا بولا

مان بہت بور نگ روحا نے منہ پھلایا کیونکہ اج کا دن بلکل اچھا نہیں تھا

کیوں کیا ہوا اُس کے نازک سے گالو کو پھلا دیکھ مائم مسکرا رہا تھا

مان پیپر زانے والے ہے اتنی تیاریاں کرنی ہے کالج میں بھی ٹیچر ہر وقت پڑھاتی رہتی ہے کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کروں روحا پڑھائی کو لے کر کافی پریشان تھی

کوئی ٹیوشن کیوں نہیں لیتی آپ؟؟ مائم سوچتے ہوئے بولا

مان آپ کے علاوہ کسی کی پڑھائی سمجھ نہیں اتی بہت جگہ لگی ہُوں ٹیوشن بھی روحا اُداسی سے بولی

اچھا آپ پریشان نہ ہو کچھ کھانگی آپ؟؟؟ مان اُسے اُداس دیکھ بولا

جی کھاونگی بہت بھوک لگی ہے روحا اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے معصومیت سے بولی

بتائے کیا کھائنگی آپ؟؟ مائم اُس کی معصومیت سے کہنے پر بے ساختہ ہنس پڑا تھا

کی پارٹی ڈیل سے کام چل سکتا ہے وہ مان کو بڑی Mc Donald مان
بڑی آنکھوں سے دیکھ بولی جب اُس کے چہرے کو دیکھ مائم مسکراتا اثبات
میں سر ہلاتا سعد کو آرڈر کا کہے چکا تھا
مان اپنا فون دیں نا پلز مجھے وہ التجائی نظروں سے کچھ دیر بعد بولی
جب مائم نے اپنا فون اُس کے آگے کیا
آئے مان تصویر لیں ہم روحانے کیمرا کھولتے اپنا چہرا مائم کے نزدیک کیا
جب مائم بھی کیمرے میں دیکھنے لگا
مان مسکرائے نا روحانے کیمرے میں ہی مان کو مسکرانے کا اشارہ کرتے
ہوئے کہا
جب مائم مسکرایا لیکن اُس سے مصنوعی مسکرایا نہیں جا رہا تھی
مان۔۔اُسے عجیب سا مسکراتے دیکھ روحا غصے سے بولی جب اُس کی غصے
سے پھلی ناک دیکھ مائم گہرا مسکرایا

ایسا مسکرائے!!روحا نے جلدی سے کیمرا آگے کرتے تصویر لی جس میں دونوں ہی خوبصورتی سے مسکرا رہے تھے

تصویر لینے کے بعد کچھ دیر تک روحا

موبائل میں کچھ کرتی رہی پھر پانچ منٹ بعد مان کی جانب موبائل بڑھایا جسے مان نے تھاما

جیسے مان نے موبائل کھولا سامنے سکرین پر ابھی لی گئی مان روحا کی تصویر تھی مائم نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے دلکشی سے مسکرا کر روحا کو دیکھا جو اب گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی

یہ لیں گڑیا۔سعد آرڈر روحا کی جانب بڑھاتا بولا

تھینک یو روحا نے چہک کر تھاما

آپ کا نام کیا ہے؟؟؟روحا سعد کو دیکھ بولی

!!!!! سعد

اوکے سعد بھائی روحا نے مسکرا کر کہا جب سعد بھی مسکرایا

روحا نے برگر نکالتے فوراً کھولا اُسے بہت بھوک لگی تھی

مان آپ نے کھانا ہے؟؟؟ روحا مان کی جانب برگر بڑھاتی بولی

نہیں آپ کھائے مان نے نفی میں سر ہلایا

مان کھالیں اچھا بس ایک بائٹ میرے لیے پلز وہ مان کو کھلائے بغیر خود نہیں کھاتی تھی

اوکے مان نے مسکرا کر چھوٹا سا بائٹ لیا کیونکہ اُسے بلکل بھوک نہیں تھی روحا بھی مسکراتی مزے سے برگر کھانے لگی مان سے باتیں جاری تھی کچھ دیر میں گھر بھی آگیا تھا

چلے روحا گھر آگیا مان باہر نکلتا بولا

اوکے مان روحا جس کے منہ میں چپس بھری تھی اب بھرے منہ کے ساتھ کہتی اپنے کھانے کا سارا سامان ہاتھوں میں اٹھاتی باہر ائی

روحا یہ انہیں دے دیں آپ وہ اندر رکھ دینگی آپ سے اٹھایا نہیں جارہا کچھ گر جائیگا اُسے چیزوں کو سنبھالنے میں مشقت کرتے دیکھ مائم پاس کھڑی ملازمہ کو دیکھ بولا

جب روحا نے فوراً سامان ملازمہ کو دیا

اسے میرے کمرے میں رکھ دیں میں آکر کھاونگی وہ بھرے منہ سے بولی جی چھوٹی بی بی ملازمہ کہتی اب روحا کے کمرے میں یہ تمام سامان رکھنے جاچکی تھی

چلے روحا جائے اندر مائم اُسے دیکھ بولا جب روحا او کے مان کہتی مان کے ساتھ اندر داخل ہوئی راستے میں روحا نے کو شغل چھوڑی جس پر مائم قہقہ لگا کر ہنسا دونوں ہنستے ہوئے گھر میں داخل ہوئے

جب میر کی نظر دونوں پر پڑی دونوں کو ہنستے ہوئے اندر اتے دیکھ میر نے بھی مسکرا کر دونوں کو دیکھا

م۔میر بھائی۔۔جب پیچھے سے منال کی آواز پر میر پیچھے مڑا

جی؟؟؟؟میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

بھائی وہ صبح کیلئے سوری کرنا تھا محبت منال چہرہ جھکاے بولی وہ اب تک شد مندا تھی

کوئی بات نہیں گڑیا صبح مانگ لی تھی نا معافی اک دوسرے سے آپ لوگوں نے بات ختم۔۔میر ریلیکس انداز میں بولا

ج۔جی اور اُن باتوں کا بھی مجھے لگا وہ مائم کا کوئی اسسٹنٹ ہے منال مزید چہرہ جھکا گئی

منال بچے کوئی بات نہیں شر مندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو ہو جاتی ہے غلط فہمی میر اُسے حد سے زدہ شر مندہ ہوتے دیکھ بولا

آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہے نہ بھائی؟؟منال نے تنقید کی

نہیں ہُوں ناراض میں۔۔میر نے نفی میں سر ہلایا

پکا؟؟منال نے پھر آنکھیں اٹھاتے میر کو دیکھتے پوچھا

ہمم پکا میر اُسے دیکھ بولا

تھینک یو بھائی منال مسکرائی تھی اُسے لگا تھا شاید اُس کے میر بھائی اُس سے ناراض ہونگے!!!!

السلام علیکم بھائی اتنے مائم آگے اتا بولا

وعلیکم السلام آگیے دونوں

جی بھائی!!!

دوسری جانب منال نے گھور کر روحا کو دیکھا جب روحا فوراً اُس کے گھورنے پر نظریں جھکا گئی ہاتھوں کی مٹھیاں وہ پہلے بنا چکی تھی

یعنی کتنی ڈھیٹ ہے یہ لڑکی سمجھ نہیں اتی اک بار کی بات اُسے پھر سے مان کے ساتھ دیکھ منال بمشکل یہاں اپنا غصّہ ضبط کر رہی تھی

اور روحا نظریں جھکائے کھڑی تھی اب سچ تو یہ تھا اُسے منال سے خوف اتا تھا

جاؤ روحا آپ فریش ہو جاؤ پھر باہر آجانا مائم اُسے دیکھ بولا

روحا؟؟؟ اُسے کوئی حرکت نہ کرتے دیکھ مائم نے پھر پُکارا

ج۔جی مان روحا جو سوچو میں گم تھی اب ہڑ بڑا کر بولی

آپ ٹھک ہے؟؟؟مائم فوراًاُس کی جانب رخ کرتا پریشانی سے بولا

ج۔جی مان میں ٹھک ہُوں روحا فوراً بولی

او کے فریش ہو کے آجائے مان نے پھر کہا جس پر وہ او کے مان کہتی اپنے کمرے کی جانب تیزی سے بھاگی تھی

چل اجامیر نے مائم کے کندھے کے گرد حصار بناتے کہا جب دونوں میر کے کمرے کی جانب بڑھے تھے!!!!

میر اور مائم دونوں میر کے کمرے میں داخل ہوئے

بھائی!!!داخل ہوتے ہی مائم نے میر کو پُکارا

ہاں میر صوفے پر بیٹھا

بھائی آپ ابرش سے شادی کیوں نہیں کر لیتے دیکھا تھا آپ نے کل اُن کی آنکھوں میں انسوں آپ کیلئے تھے وہ آپ سے محبت کرتی ہے تو آپ

کرلیں نااُن سے شادی مائم جو کب سے میر سے اس بارے میں بات کرنا چاہ رہا تھا اب بولا

مائم وجہ میں نے کل بتائی تھی ناسب کو میر نے صوفے سے ٹیک لگاے آنکھیں مندی

بھائی پھر آپ اُنہیں خود سے دور کیوں نہیں کر رہے میر امطلب وہ آپ کے پاس ہوتی ہے اُنہونے آپ کی مزید عادت ہو رہی ہے آپ ابرش کو تکلیف دینا نہیں چاہتے رائٹ ؟؟

ہمم بلکل میر نے اسباب میں سر ہلایا

تو پھر بھائی اُنہیں دور رکھے ناخود سے تاکے اُنہیں مزید آپ کی عادت نا ہو یہ اُن کے لیے تکلیف دا ہو گا آگے جا کے مائم میر کو دیکھ بول رہا تھا

یار بہت کوشش کی کیا کیا نہیں کیا اُس سے ہمیشہ غصے سے بات کی اُس کی محبت کو ٹھکرایا حد تک اُسے ریجیکٹ بھی کر دیا لیکن صبح بھی مسکرا کر بات کر رہی تھی مجھے لگا اب تو وہ غصّہ ہو گی اب تو میری طرف دیکھے گی بھی

نہیں لیکن پتہ نہیں کس مٹی کی بنی ہے میر خود ابرش کو سمجھنے میں الجھا ہوا تھا

یہ بات تو صاف ہے میں ابرش سے شادی نہیں کرونگا کیونکہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں میر مائم کے چہرے پر نظر جمائے بولا

اور باہر کھڑی ابرش اپنی انتہا کی بے قدری پر خود پر ہنس رہی تھی

ابرش جو مائم کو بلانے ائی تھی کیونکہ صائمہ بیگم بلا رہی تھی یہ باتیں سن اُسے احساس ہوا تھا کے اصولاً تو اُسے میر سے دور ہو جانا چاہیئے تھا وہ واقعی بہت ناسمجھ تھی یا شاید بہت معصوم تھی مائم ٹھک تو کہے رہا تھا اگر وہ مزید میر کے قریب جاتی رہی تو اُسے میر کی عادت ہو جائیگی

مائم بھائی ٹھک کہے رہے ہیں اب مجھے میر سے دور رہنا ہو گا کیونکہ وہ میرے نہیں ہے اور عادت جان لیوا ہوتی ہے اُن کی شادی کے بعد مجھے اُن کی دوری برداشت نا ہوئی تو ابھی ہی مجھے اپنی عادت اختیار میں لینی ہو گی وہ

رو نہیں رہی تھی بس سرخ آنکھوں سے سوچ رہی پھر الٹے قدم لیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

!! عادتیں بہت جان لیوا ہوتی ہے یہ چیز ابرش کے ذہن میں اب ائی تھی

بھائی پتہ ہے کیوں؟؟ کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتی ہے مائم میر کی آنکھوں میں دیکھ بولا

!! کوئی فائدہ نہیں مائم یہ پیار محبّت وقتی ہوتا ہے

میر نے بھی گردن گھوماتے مائم کو دیکھ کہا

اچھا مائم میں تیری زندگی کا ایک بہت بڑا فیصلہ لینے والا ہوں مجھے امید ہے تُو اُس پر راضی ہو گا

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد میر بولا

کیسا فیصلہ بھائی مائم نے فوراً میر کو دیکھا

رات میں سب کے سامنے بات ہو گی تب پتہ چلے گا تُجھے بھی

میر نے کہتے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا جب مائم بھی سر ہلاتا میر سے دوسری باتیں کرنے لگا !!!

اسی طرح دن گزرتا گیا ابرش اپنے کمرے سے نہیں ائی تھی مائم میر ساتھ تھے روحا آکر سو چُکی تھی

اب رات کے آٹھ بج رہے تھے اور میر نے سب کو ہول میں بلایا تھا سوائے روحا منال اور مائم کے سب موجود تھے

مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے

میر کی آواز خاموش ہول میں گونجی تھی سب میر کی جانب متوجہ ہوئے داداسائی اب بھی میر سے تھوڑے خفا تھے م لیکن ان کی خفگی اک دو دن کی تھی وہ میر سے ناراض نہیں ہو سکتے تھے اور یہ جان کر میر اپنی جگہ بلکل ہمیشہ کی طرح درست تھا

میں نے اک فیصلہ لیا ہے مائم اور روحا کی زندگی کا اور مجھے امید ہے آپ سب بھی اس فیصلے پر راضی ہونگے

میر کی روبدار اواز وہاں گنج رہی تھی

جی بولیں بیٹا ! ! احمد صاحب میر کو دیکھ بولے

بابا میں چاہتا ہوں کے مائم کو روحا کی شادی کر دی جائے میر عام لہجے میں

سب کو دیکھ بولا جب سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی

سب حیرت سے پھٹی آنکھیں لیے میر کو دیکھنے لگے جیسے کسی کو یقین نا ایا ہو

آپ سب اتنے حیران نا ہو مائم کی یاداشت گئی ہے اور اُس کی یاد داشت

جلدی واپس لانے کیلئے اُس کے سب سے زدہ نزدیک چیز کو اُس کا بنانا ہو گا

اور جیسے کے آپ سب جانتے ہے کے روحا مائم سے کتنی اٹیچ تھی اور میں

چہاتا ہُوں کے مائم کی یاد داشت جلدی آجائے

میر کہے کر رکا

لیکن بیٹا مائم تو روحا کو اپنی بہن سمجھتا ہے امنہ بیگم کچھ دیر بعد بولی

سمجھتا تھا چھوٹی ماما اُس کی یاد داشت گئی وہ سب بھول گیا ہمارے لیے یہی

بہتر ہے کے ہم دونوں کی شادی کر دیں میں بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کر

رہا ہوں اس کے پیچھے کوئی وجہ ہے جو میں وقت انے پر آپ سب کو بتادونگا لیکن فلحال دونوں کو ایک کرنا ضروری ہے میر نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی کے روحامان سے محبت کرتی ہے

لیکن میر میرے بچے مائم کی شادی منال سے تے ہو گئی تھی صائمہ بیگم جو کب سے یہ بولنا چھار ہی اب میر کے رکنے پر بولی

جانتا ہُوں ماما میں بات کر لونگا منال سے لیکن مائم روحا دونوں اک دوسرے کیلئے بنے ہے !!

دیکھے !!! روحا مائم کے ہر وقت نزدیک رہیگی تو مائم کی یاداشت جلدی آئیگی

دادا سائی بابا چھوٹے بابا ماما چھوٹی ماما آپ سب میں سے کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں ؟؟؟

میر اپنی بات مکمل کرتا اب سب کو دیکھ بولا

نہیں بیٹا ہمیں کوئی عتراض نہیں ہم جانتے ہیں ہمارے بیٹے نے کچھ سمجھ کر فیصلہ لیا ہو گا سب نے میر کے فیصلے پر اطفا کیا تھا لیکن صائمہ بیگم اب تک اُلجھی ہوئی تھی کیونکہ وہ اپنی بہن کو زبان دے چکی تھی کے مائم اور منال کی شادی ہو گی !!

داداسائی آپ اب تک خفا ہے مجھ سے میر اٹھ کر اُن کے برابر میں بیٹھا

جب داداسائی نے خفگی سے میر کو دیکھا

داداسائی کل میں نے آپکو بتائی تھی ناوجہ خفاناہو مجھ سے اگر وہ میرے بس میں ہوتا تو میں آپ کی بات مر کر بھی نہ ٹالتا آپ جانتے ہے نہ میر اُن کا ہاتھ تھامتے ہوا بولا

ہاں ہم جانتے ہے میر اشیر بچا کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا داداسائی نے میر کی پشت تھپتھپائیں

جب میر مسکرایا

ماما آپ پیشان ہے ؟؟ میر صائمہ بیگم کے پریشان چہرے کی جانب دیکھ بولا

ہاں بیٹا میں نے چھوٹی کو زبان دی تھی کے مائم اور منال کی شادی ہو گی

صائمہ بیگم پریشانی سے بولی

ماما میں خالا سے بات کر لو نگا آپ پریشان نا ہو میں سب سمبھال لو نگا مجھ پر

یقین رکھے میر اُنہیں دیکھ بولا

یقین پورا ہے مجھے میرے بچے پر صائمہ بیگم اتماد سے بولی

بس ماما اسی طرح یقین رکھے میں سب سمبھال لو نگا مائم روحا منال اور خالا

!!! سے میں اج ہی بات کر لو نگا آپ پریشان مت ہو ٹھک ہے

ہاں بیٹا صائمہ بیگم نے دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا سب جانتے تھے

کے میر کا فیصلہ کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا

اگر میر نے ایسا کہا تھا تو اس کے پیچھے کوئی وجہ ہو گی جو تھی روحا کی محبت جو

وہ مائم سے کرتی تھی

وہ تو شکر تھا یاد داشت جانے سے پہلے مائم نے میر کو سب بتا دیا تھا ورنہ شاید

ایسا کبھی ممکن نہ ہوتا

روحا کے اگلے ہفتے پیپرز ہے پیپرز کے فوراً بعد شادی رکھ لیتے ہے یعنی دو ہفتوں بعد میں چاہتا ہوں یہ کام جلدی ہو جائے ٹھک ہے ؟؟

ہاں بہتر سب نے اطفا کیا

میں پہلے روحا سے بات کرونگا میں اتا ہُوں میر اٹھ کھڑا ہوا قدم روحا کے کمرے کی جانب بڑھائی

میر نے دروازہ نوک کیا جب روحا نے فوراً دروازہ کھولا

بھائی آپ آئے روحا میر کو دیکھ مسکرا کر بولی لیکن اُسے تھوڑی حیرت بھی ہوئی تھی کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا جب میر خود کچھ بات کرنے ایا تھا

کیسی ہو گڑیا میر صوفے پر بیٹھتا بولا

میں ٹھک ہُوں بھائی روحا بھی صوفے پر بیٹھی

روحا میں آپ سے کچھ بات کرنے والا ہوں وہ شاید آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو میری بات دھیان سے سننا گڑیا !!

جی بھائی بولیں روحا الجھ کر میر کی جانب متوجہ ہوئی یعنی ایسی کونسی بات تھی
!!

میں مائم اور آپ کی شادی کروانا چاہتا ہوں میر کہے کر رکا جب کے میر کی
بات پر روحا کو لگا اُس نے سننے میں کچھ غلطی کر دی

ب۔بھائی ک۔کیا کہا آپ نے اُسے اپنے کانوں پر ذرا سا بھی یقین نہیں ایا
تھا اُس کے ایسے ریکٹ پر میر مسکرایا

گڑیا میں آپ کے مان اور آپ کی شادی کروانا چاہتا ہوں میں آپ کو سب
سچ بتانے جا رہا ہُوں جو جو پچھلے دنوں مائم کے ایکسڈنٹ سے پہلے ہوا
میں جانتا ہوں آپ اپنے مان سے محبت کرتی ہو اور کیا آپکو پتہ ہے یہ بات
آپ کا مان بھی جانتا تھا؟؟ میر اُس کے چہرے پر نظریں جمائے بولا جب
روحا نے حیرت سے میر کو دیکھا یعنی میر کو یہ سب کیسے پتہ اور اُس کے مان
کو بھی پتہ تھا

م۔مان کو کیسے پتہ ب۔بھائی اور آپ کو روحا کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

جس دن آپ کالج سے مان کے ساتھ آئی تھی لاسٹ ٹائم مائم کی یاد داشت
!! جانے سے پہلے تب مائم آپ کی باتیں سن چکا تھا
روحاوہ آپ کو اپنی بہن مانتا تھا گڑیا جسے اولادوں کی طرح اُس نے پالا تھا یہ
بات آپ بھی جانتی ہو لیکن آپ مان سے محبت کرنے لگی اور یہ نارمل ہے
کسی کو بھی ہو جاتی ہے اور آپ تو ہمیشہ سے اپنے مان کے اتنے قریب رہی
ہو آپ کا مان اپنی زندگی میں پہلی بار رویا تھا جانتی ہے آپ
کیوں؟؟؟ کیونکہ وہ آپکو تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا اسلئے وہ امریکہ کسی
کام کیلئے نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے یہاں سے دور جا رہا تھا میں یہ بات صرف آپ
کو اسلئے بتا رہا ہوں تاکہ آپ میرے اس فیصلے کا مقصد سمجھو اور ہر وہ چیز
سمجھو جو میں سمجھانا چہار ہا ہوں
اگر مائم کی یاداشت نا جاتی تو وہ آپ سے نظریں نہیں ملا پاتا آج ایسے وہ بلکل
نارمل ہمارے بیچ نا ہوتا بلکہ ہم سے بہت دور پردیس میں ہوتا

ابھی مائم کو کچھ یاد نہیں ہے اسلئے میں جلد سے جلد آپ دونوں کی شادی کروانا چاہتا ہوں تاکہ جب مائم کی یادداشت آئے تو آپ دونوں تب تک اک ہو !!

میر کی باتیں سن روحا کے چہرے پر اک رنگ جارہا تھا تو دوسرا آرہا تھا وہ حیرت سے میر کی ساری باتیں سن رہی تھی

اگلے ہفتے آپ کے پیپرز ہے مائم بتارہا تھا وہ اک ہفتہ چیلنگے پھر اُس کے بعد آپ دونوں کی شادی ہے یعنی اب سے ٹھک دو ہفتے بعد مائم اور آپ کی شادی جو ہم بہت دھوم دھام سے سارے فنکشنز کے ساتھ کرینگے اخر میرے بھائی اور میری گڑیا کی شادی ہے میر کہتے اخر میں مسکرا کر روحا کے گال تھپتھپاتا اُسے حیرت کی کیفیت سے نکال رہا تھا

ب۔ بھائی سچ میں میری اور مان کی شادی؟؟ روحا کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا

ہاں بیٹا سچ میں میر نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

مجھے یقین نہیں آرہا یعنی میں بہت خوش ہوں بھائی میرے مان اب ہمیشہ کیلئے میرے ہو جائینگے روحا کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی

!!! بلکل ہو جائینگے

لیکن م۔ منال اپی روحا کے چہرے کی خوشی یک دم بجھی تھی

میں بات کر لونگا منال سے سب ٹھک ہو جائیگا اپ بس تیاریاں کرو پہلے پیپرز کی پھر اپنی شادی کی اوکے ٹینشن مت لینا پریشانی سنبھالنے کیلئے آپکا بھائی ابھی زندہ ہے اوکے ؟؟؟ میر اُس کے سر پر ہاتھ رکھ بولا جب روحا نے نم انکھوں سے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا میر واقعی سب کی زندگیوں کا ہیرو تھا وہ سب سمبھال لیتا تھا

تھینک یو بھائی روحا میر کے سینے سے لگی

خوش رہو ہمیشہ میر نے اُس کے بال سہلاتے مسکرا کر کہا پھر اٹھ کھڑا ہوا

!! چلو گڑیا میں چلتا ہوں

او کے بھائی روحا مسکرا کر بولی جب میر روحا کے کمرے سے نکلتا اگے کو
بڑھا پیچھے روحا تکیا منہ پر رکھے شدت سے رونے لگی اُسے یقین نہیں آرہا تھا
اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اُسے ملنے جارہی تھی خوشی کے
مارے اُسے بہت زدہ رونا آرہا تھا
مان میں بہت بہت زدہ خوش ہوں مجھے یقین نہیں آرہا کے میری اپ سے
شادی ہورہی ہے وہ روتے ہوئی اٹھتی مان کی تصویر دیکھتی بولی
اُس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اخر جس چیز کی خواہش کی وہ ہونے جارہی
تھی
آوسنائی تمہیں اک کہانی
ہمم ہمم ہمم
روحا بھاگتی ہوئی گانا چلاتی اب مان کی تصویر لیتے پورے کمرے میں گھوم
رہی تھی
آوسنائی تمہیں اک کہانی

تھی چاندی کی گڑیا تھا سونے کا گڈا

روحامان کی تصویر پر اپنے لب رکھتی ساتھ ساتھ اسٹیپ لے رہی تھی

محبت کا قصہ سبھی کا تھا حصہ

روحا نے گول گول گھومتے چہکتے ہوئے گانے کے بول گائے

تھی چاندی کی گڑیا تھا سونے کا گڈا

روحا خوشی سے چہک رہی تھی اُس کی خوشی شاید اج کسی خوشی کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی

وہ حد سے زدہ خوش تھی اتنی خوش کے اُس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

!!!!! اُس کا مان اُس کا ہونے جا رہا تھا

اسلام علیکم جی بھائی ! ! میر کا نام جگمگاتا دیکھ منال نے کول اٹھائی

منال بیٹا باہر لون میں آجاؤ مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے

او کے بھائی منال فوراً کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور قدم لون کی جانب بڑھائے

جہاں میر صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا

جی بھائی آپ نے بلایا منال میر کو دیکھ بولی

ہاں بیٹھو یہاں میر نے سامنے صوفے پر اشارا جب منال فوراً بیٹھی

منال میں جو تمہیں بتانے جارہا ہوں مجھے پتہ ہے اُس سے آپکو تکلیف ہو گی

!! برا لگے گا لیکن میری بات کو سمجھنا کے یہ ضروری ہے

میر جانتا تھا یہ بات منال کو دکھ پہنچائے گی

بھائی سب خیریت ہے منال کو پریشانی ہوئی تھی

منال میں روحا اور مائم کی شادی کروارہا ہوں میر گہرا سانس لیتے بولا

جب اچانک منال کا چہرہ فق ہوا تھا اُسے بھی اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں ہوا

ب۔ بھائی آپ مذاق کر رہے ہیں ؟؟ منال کو یقین نہیں آرہا تھا

نہیں منال یہی سچ ہے دیکھو ٹھنڈے دماغ سے سوچو مائم روحا بچپن سے

اک ساتھ رہے ہیں قسمت نے دونوں کو ملانے کیلئے ہی مائم کی یادداشت

گوای ہے کیونکہ قدرت بھی اُن دونوں کو ایک دیکھنا چاہتی ہے وہ دونوں

اک دوسرے کیلئے بنے ہے مائم کی یادداشت بھی جلدی اجایگی جب روحا

اُس کے ساتھ ہو گی اور کہی نا کہی مائم بھی روحا سے محبت کرتا ہے تو یہی صحیح ہے کے دو پیار کرنے والوں کو اک کر دیا جائے مجھے پتہ ہے تمہیں برا لگ رہا ہو گا لیکن میں اپنی بہن کیلئے بہت اچھا دولہا ڈھونڈو گا !!!

میر اُس کے فق ہوئے چہرے کو دیکھ بول رہا تھا

بھائی ل۔ لیکن میری شادی ہو رہی تھی مائم س۔سے منال کی سانسیں جیسے تھمنے لگی تھی وہ محبت کرتی تھی مائم سے

ہاں منال مجھے پتہ ہے لیکن مائم کی یادداشت جانے سے پہلے بچے ابھی روحا اور مائم کا اک ہونا ضروری ہے ہر چیز کیلئے مائم روحا کیلئے اور مائم کی یاداشت بھی اس طرح اجائیگی تُم پریشان مت ہو گڑیا آپ اس گھر کی بہوں نا صحیح بیٹی تو رہو گی نہیں میرے لیے بلکل میری بہن جیسی جیسے ابھی آپ ادھر رہ رہی ہو ویسے رہو اور میرا وعدہ ہے میں آپ کیلئے ایک بہترین ہمسفر ڈھونڈو گا !!!

منال کا چہرہ اب بھی فق پڑا تھا شاید وہ اس بات کو قبول نہیں کر پا رہی تھی

میر منال اجاو بیٹا کھانا کھالو امنہ بیگم جو میر کو بلانے ائی تھی ساتھ میں منال کو دیکھ کھانے کا دونوں کو بولنے لگی

جی چھوٹی ماما میر کھڑا ہوا

منال گڑیا سوچنا اس بارے میں ! ! میر کہتا اب اندر کی جانب بڑھا جب کے منال اب بھی سٹل بیٹھی تھی

امنہ بیگم بھی اُسے پھر کھانے کا بولتی اندر جا چکی تھی قریب پندرہ منٹ بعد منال نے اپنی سرخ آنکھوں کو حرکت دی تھی سامنے پڑا گلاس اُس نے اٹھا کر دیوار میں دے مارا

روحا آخر تُم نے مجھ سے میرے مائم کو چھین لیا منال کی آنکھیں سرخ ہو رہی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ روحا کے ساتھ کچھ کر گزرے

منال کو جو ڈر تھا وہ ڈر سچ ہو چکا تھا

جگہ کا لحاس کر کے وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی کیونکہ یہاں نا تو وہ چیخ سکتی تھی اور نہ اپنی بھڑاس نکال سکتی تھی ! ! !

کھانے کی ٹیبل پر سب تھے سوائے منال کے مائم کو اب تک شادی والی
بات نہیں پتہ تھی وہ میرا کیلے میں بتانے کا ارادہ رکھتا تھا
مان۔۔روحا نے مان کو پُکارا جو پانی پی رہا تھا
جی مان اُس کی جانب جھکا
مجھے وہ کھانا ہے روحا نے سامنے رکھے کباب کی جانب اشارہ کیا
اوکے مائم نے مسکرا کر پلیٹ اٹھا کر اُسے تھمای
تھینک یو مان روحا مسکرا کر بولی
اُس کے چہرے پر اج حد سے زدہ خوشی تھی جو مائم نے بھی محسوس کی تھی
روحا کا چہرہ کھل رہا تھا
آنکھیں چمکی ہوئی تھی
اور بتاؤ زیان کیا پلین ہے آگے کا تمہارا!!مائم زیان کو دیکھ بولا
جو ابرش کے برابر والی کرسی پر بیٹھا تھا

کچھ خاص نہیں مائم رزلٹ کے بعد بابا کا آفس جوائن کرو نگا زیان مسکرا کر

بولا

ہمم گڈ مائم بھی مسکرایا

ابرش تُم کیوں کچھ نہیں کھا رہی؟؟ابرش کو چھوٹے چھوٹے نوالے اتنی دیر

بعد لیتے دیکھ زیان بولا

کیونکہ مجھے بھوک نہیں!!ابرش نے اُسے دیکھا

ابرش بچے دوپہر سے آپ نے کچھ نہیں کھایا ہوا بھوک کیوں نہیں ہے

؟؟امنہ بیگم اُسے دیکھ بولی

ماما ایسے ہی بس ابرش کو واقعی میں بھوک نہیں تھی

خیر ابرش نے اک بھی بار میر کی جانب نہیں دیکھا تھا اور نہ میر نے دیکھا

کبھی سرسری سی نظر اُس پر جا رہی ہو گی تو گئی ہو گی ورنہ اختیار میں نہیں

!!! دیکھا

کھانے کے دوران باتیں جاری تھی مائم روحا کی جب کے زیان ابرش کی
اور میر احمد صاحب کی
منال کمرے میں داخل ہوئی ڈریسنگ کی ساری چیزیں ایک جھٹکے سے ہاتھ
مار کر اُس نے زمین بوس کی تھی کمرے کی ہر چیز چند لمحوں میں وہ تحس
محس کر چکی تھی
وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتی اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے چیخی تھی
اُس کی آنکھوں سے انسوں اب قطرہ قطرہ بہے رہے تھے آنکھیں خون
جھلکانے کو ہو رہی تھی
تُم نے اچھا نہیں کیا روحا میرے مان کو مجھ سے چھین کر میں تمہیں
چھوڑوں گی نہیں وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے چیخ رہی تھی اس
وقت وہ واقعی کوئی پاگل دیوانی معلوم ہو رہی تھی
میں جانتی تھی میں کہتی رہی کے تُم مائم کو بھائی نہیں بلکہ کسی اور نظر سے
دیکھتی ہو لیکن اپنا وہم سمجھ کر ہمیشہ تمہیں ہلکے میں لیا لیکن تُم نہایت

چالاک عورت نکلی میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں میری بچپن کی محبت جو
میرا ہونے جارہا تھا اُسے میرا ہونے سے پہلے ہی تُم نے مجھ سے چھین لیا
برباد کردنگی میں تمہیں
منال روتے ہوئے چیخ رہی تھی
!!!! یہ چیز اُس کیلئے ناقابل قبول تھی
کھانے کے بعد جب سب اپنے کمروں میں جانے لگے تو میر مائم کے کمرے
میں اچکا تھا
بھائی آجائے سوئے مائم بیڈ پر گرتا بولا
سوتے ہے پہلے مجھے تُجھ سے کچھ بات کرنی ہے میر بھی بیڈ پر نم دراز ہوا
جی بھائی بولیں اور ہاں آپ کچھ بات بتانے والے تھے ؟؟؟ آپ نے سب
کے سامنے تو کوئی بات نہیں کی مائم نے یاد انے پر اپنا سر ہاتھ پر ٹکائے میر کی
جانب رخ کیا

کرلی ہے میں نے سب سے بات اب بس تُجھے پتہ چلنی باکی ہے میر گردن
اُس کی جانب گھماتا ہوا بولا

بتائے بھائی پھر مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا آخری ایسی کونسی بات ہے؟؟
مائم بات کو جاننے کیلئے کافی تشویش میں تھا
دو ہفتوں بعد تیری اور روحا کی شادی ہے میر اُس کے چہرے پر نظریں
جمائے بولا جب مائم نے سب کی طرح بے یقینی سے میر کو دیکھا
کیا؟؟اُسے ایسے خود کی جانب دیکھتے میر نے کہا
بھائی روحا چھوٹی نہیں ہے کافی مجھ سے کچھ دیر بعد حیرت کی دنیا سے نکلتے
مائم بولا
لڑکیاں چھوٹی ہی ہوتی ہے اور رہی بات شادی کی تو تیری شادی روحا سے
ہو رہی ہے وہ بھی دو ہفتوں بعد
میر نے فیصلہ سناتے آنکھیں مندی

بھائی روحا کو بتایا آپ نے اس بارے میں ؟؟ مائم میر کے قریب ہوا

ہاں بتایا ہے میر نے آنکھیں بند کئے ہوئے ہی کہا

پھر کیا کہا روحا نے ؟؟

کیا سننا چاہتا ہے تُو ؟؟ میر اپنی مسکراہٹ دباتا آنکھیں کھولے مائم کو دیکھ

بولا

ن۔ نہیں میر امطلب روحان۔ نے کیا بولا اس طرح میر کے کہنے پر مائم

ہڑبڑا کر بولا جبکہ اس کے ہڑبڑاہٹ دیکھ میر کا قہقہ خاموش کمرے میں گنجا

تھا

میر زوردار قہقہ لگا کر ہنسا جب مائم نے بھی مسکرا کر اپنی گردن سہلای

یار بھائی مائم معصومیت سے بولا

اچھا اچھا اوکے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کرتے میر نے سرخ چہرہ لیا اُسے دیکھا

بھائی کیا میری یادداشت جانے سے پہلے بھی میری اور روحا کی شادی ہونی

تھی ؟ مائم کچھ دیر سوچتا ہوا بولا

ضروری یہ نہیں کے ہونی تھی یا نہیں ضروری ہے ہے کے قسمت میں تُم
دونوں ساتھ لکھے ہو تُم دونوں اک دوسرے کیلئے بنے ہو یہ کافی ہے۔۔ میر
کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا اسلئے ابھی بھی وہ بات کو سیدھی طرح اُسے
سمجھاتا بولا
جب مائم نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا سچ تو یہ تھا کہ اب والا مان بھی روحا
کو پسند کرنے لگا تھا اور وہ چاہتا تھا کے وہ روحا کی تکلیف آسان کریں اسلئے وہ
بھی شادی کیلئے خوش تھا اُسے پچھلا ذرا سا بھی کچھ یاد نہیں تھا ورنہ شاید اج
ایسا نہیں ہو رہا ہوتا
اچھا اجا دونوں بھائی سوئے میر نے اُسے اپنے پاس انے کا اشارا کیا جب مائم
کروٹ لیتا میر کے نزدیک ایا
جب میر نے اُسے خود میں بھینچتے آنکھیں بند ی جب کے مائم بھی میر کے
گرد حصار بناتا آنکھیں موند چکا تھا !!

مان۔۔۔قریب اک گھنٹے بعد روحا آواز لگاتی مان کے کمرے میں داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ اُس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا وہ کتنی دیر تک ایسے دیکھتی رہی پھر ساخت کیفیت سے نکلتی ابرش کے کمرے کی جانب بھاگی

اپی جلدی آئے۔۔ابرش جو نماز پڑھ کر اٹھ رہی تھی روحا اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

کہا روحا؟؟؟؟

اپی چلے نا اُس نے ابرش کا ہاتھ تھاما پر اُسے زبردستی لیجانے لگی

ارے بتاؤ تو کہا جانا ہے ابرش اُس کے پیچھے پیچھے جاتی بولی

چلے تو روحا نے مان کے کمرے کا دروازہ کھولا جب دونوں اندر داخل ہوئی دیکھے اپی روحا نے بیڈ کی جانب اشارہ کیا جہاں میر کا اک پیر مائم کے اوپر تھا جب کے ایک ہاتھ اُس گرد حصار لیے اپنے سینے میں بھینچے سویا تھا دوسری طرف مائم بھی میر کے سینے سے لگے اُس کے گرد حصار بنائے اوندھا منہ

لیٹا سو رہا تھا ابرش نے منہ پر ہاتھ رکھے دونوں کو دیکھا حیران اسلئے تھی
کیونکہ اج سے پہلے اُن دونوں کو ایسے سوتے ہوئے نہیں دیکھا
چلو روحا آجاؤ سو رہے ہیں میر اور مائم بھائی ہم بھی سوتے ہے کچھ دیر بعد
ابرش کمرے کی لائٹ آف کرتی روحا کو لیے باہر تھی
آجاؤ اج ہم بھی ساتھ سوتے ہے ابرش اُسے اپنے کمرے کی جانب لاتی بولی
اوکے اپی ! ! دونوں بھی بیڈ پر اک دوسرے کے ساتھ لیٹی
اپی شادی میں بہت مزا آئیگا نا روحا خوشی سے بولی
ہاں یہ تو ہے مزا تو بہت آئیگا اخر میری گڑیا کی شادی جو ہے ابرش نے اُس
کے بال ٹھک کرتے ہوئے کہا
اپی میں نا سیلون جاؤنگی وہ ساری چیزیں کراونگی جو دلہن کرواتی ہے فیشل
وغیرہ اب تک تو کبھی مان نے کروانے نہیں دیا تھا روحا منہ بناتی بولی
ارے روحا کیونکہ آپ چھوٹی ہو نا اسلئے مائم بھائی منع کرتے ہے ابرش نے
سمجھایا

لیکن اپی اب تو میری شادی ہو رہی ہے اب تو میں بڑی ہو گئی روحا نے ناک چھڑاتے ہوئے کہا

ہاں لیکن ہو تو آپ چھوٹی ابرش نے کندھے اُچکائے

اپی میں ریڈ لہنگا بھی لونگا بھاری کام والا ٹھک ہے ؟؟؟

اوکے لے لینا اُس کی خوشی دیکھ ابرش بھی مسکرا کر بولی

.اپی آپ کیا بنا ینگی شادی میں ؟؟

!! ہم شاپنگ پر جائینگے نہ وہاں سے لینگے

اوکے اپی !!! کتنی دیر تک روحا کوئی نے کوئی بات کرتی رہی جس کا ابرش بھی جواب دیتی رہی پھر دونوں باتیں کر کے کرتے نیند کی گہرائیوں میں !! کب اتری پتہ ہی نہیں چلا

جہاں سب کو اج نیند پر سکون کی ائی تھی وہی منال کی آنکھوں سے نیند کوسو !!دور تھی

اک خوبصورت صبح کی دھوپ نے دونوں کی آنکھیں کھولی تھی

مائم کے کمرے کی بالکنی سے اتی دھوپ جسے رات وہ بند کرنا بھول گئے تھے
اُس نے دونوں کی آنکھوں پر روشنی کی تھی جب میر اور مائم کی آنکھ کھلی
اوہ گوڈ یہ دھوپ مائم آنکھوں پر ہاتھ رکھے بے زاریت سے بولا
جب میر کی بھی آنکھ کھلی
میر نے سائڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا
!! گیارہ بج گئے ؟!!! میر اٹھ کر بیٹھا تھا یعنی اج وہ لوگ اتنا لیٹ اٹھے تھے
کیا گیارہ بج گیے بھائی ؟؟ مائم بھی جھٹ سے اٹھا جب میر نے اسباب میں سر
ہلایا
اک منٹ تُو اتنا حیران کیوں ہو رہا ہے تُجھے کیا کرنا تھا ؟؟ میر تشویش سے
اُسے دیکھ بولا
و۔ وہ بھائی روحا سے مل لیتا نا میں وہ کالج چلی گئی ہو گی مائم چہرہ جھکائے اپنی
زبان دانتوں تلے دبائے بولا
جب کے اُس کی بات پر میر نے چہرہ دوسری سائڈ کیے اپنی مسکراہٹ دبای

اوکے تو مل لینا جب اجا یگی کالج سے میر بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائے بولا

ہ۔ہاں مل لونگا اس میں کیا ہے میر کو اپنی ہنسی ضبط کرتے دیکھ مائم فوراً بولا

ہاں بھئی صحیح بات ہے میر بیڈ سے اترا

چل اجا فریش ہو کر باہر میں بھی فریش ہونے جا رہا ہوں میر اپنا موبائل

اٹھاتے مائم سے کہے کر اب اپنے کمرے کی جانب بڑھا

جب اُسے سامنے ابرش اور زیان نظر آئے جو آپس میں باتیں کر رہے تھے

گڈ مارننگ میر بھائی زیان میر کو دیکھ بولا

گڈ مارننگ میر نے اک نظر ابرش کو دیکھ پھر زیان سے کہا جب ابرش بنا میر

کو دیکھے پیچھے مڑتی جانے لگی

ابرش کہا جا رہی ہو زیان اُسے جاتا دیکھ بولا

میں اپنے کمرے میں جا رہی ہُوں ابرش بنا پیچھے مڑے کہتی اپنے کمرے کی

جانب چل دی تھی

اُس کے ایسے ریکٹ پر میر کا تیز دماغ اک لمحے میں سمجھ چکا تھا کے ابرش کو سمجھ آگیا ہے کے مضبوط ہونے کا مطلب کیا ہے

اسے کیا ہوا!! زیان اُس کی جاتی پشت کو دیکھ بولا

اتنا زور مت ڈالوں اپنے ذہن پر تمہیں پتہ نہیں چلے گا میر اُسے دیکھ بولا

کیا مطلب بھائی؟؟ زیان کو سمجھ نہ ایا

تمہیں کبھی محبت ہوئی ہے؟؟ میر زیان کے چہرے پر نظریں جمائے بولا

نہیں بھائی کبھی کی تو نہیں زیان کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا

ہاں تبھی تمہیں ابھی یہ باتیں سمجھ نہیں آئیگی جب تمہیں محبت ہو جائے تب انا میرے پاس تب سمجھاونگا میر سنجیدگی سے بولا مسکراہٹ تو بس مائم کے سامنے کھل کراتی تھی

اوکے بھائی پھر میں آؤنگا آپ کے پاس زیان مسکرایا

جب میر اسباب میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

دوسری جانب مائم اپنے اندر اک الگ ہی خوشی محسوس کر رہا تھا وہ اٹھا اور بالکنی کا دروازہ کھول داخل ہوا جہاں سردیوں کی دھوپ زور و شور سے آرہی تھی روحا کے بارے میں سوچتے مائم کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی

اُس نے اپنا موبائل سامنے کیا سامنے لوک سکرین پر لگی مائم روحا کی تصویر کو دیکھ مائم کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی ایسا لگ رہا نئی نئی زندگی کے آغاز ہوا ہے اک خوشی دل میں تھی

اُسے یہ تو نہیں پتہ تھا کے وہ روحا سے محبت کرتا ہے یا نہیں لیکن وہ روحا کو پسند کرنے لگا تھا اور محبت کی پہلی سیڑھی ہی پسند ہوتی ہے !!

میر چاہتا تھا مائم کے یادداشت انے سے پہلے دونوں اک ہو جائے تا کے پھر کوئی راستہ نا ہو مائم کے پاس کے وہ روحا سے دور جا سکے کیونکہ میر یہ بات بہت اچھی طرح جانتا تھا کے اگر مائم کی یادداشت آگئی تو وہ مر جائیگا لیکن روحا سے شادی نہیں کریگا ارے وہ تو ندامت سے مر جائیگا لیکن شاید

قسمت بھی دونوں کو ایک دیکھنا چاہتی تھی اب یہ تو وقت نے بتانا تھا کے آگے کیا ہونا تھا ان کی قسمت میں

وہی دوسری طرف روحا کی مسکراہٹ کالج میں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

اوہو بڑا مسکرایا جا رہا ہے؟؟؟ میرب اُسے کب سے مسکراتا دیکھ رہی تھی اب شرارت سے بولی

بات ہی ایسی ہے تجھے پتہ چلے گی تو تُو بھی خوشی سے پاگل ہو جائیگی روحا چہک کر بولی

ارے واہ واہ بتا جلدی پھر میرب بے صبری سے بولی

وہ میرب۔۔روحا اتنا کہتی شرماتی ہوئی خاموش ہوئی

یا اللہ میرب نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا

کیا ہوا؟؟ روحا فوراً بولی

نہیں مطلب تُو شرما رہی ہے اس کا کیا مطلب ہے میرب مشکوک نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی

یار میرب پورا مومنٹ خراب کر دیا جا یہاں سے میں نہیں بتا رہی روحا تیز آواز میں منہ بنا کر بولی

اچھا سوری یار پلز بتا میرب نے روحا کا بازو پکڑا

نہیں میں نہیں بتا رہی روحا نے اپنا چہرہ پھیرا

پلز نا یار میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے بے صبری سے جلدی بتا دیں وہ روحا کے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنی جانب زبردستی کرتی بولی

!! پلز یار میری پیاری دوست نہیں ہے

میرب نے مسکے لگائے

نہیں ہُوں میں پیاری نکل یہاں سے روحا غصے سے بولی

تُجھے تیرے مان کی قسم بتا میرب کہتی اُسے دیکھنے لگی جواب اُسے ہی گھور رہی تھی

پتہ لگ گئی نا میری کمزوری اب تو مجھ سے باتیں منوایا کرے گی روحا غصے سے بولی

!!اچھا سوری یار پلز بتانا پلز پلز

!!اچھا بتاتی ہُوں

بالآخر روحا تھوڑی دیر بعد بولی

اوکے بتا۔۔میرب بے صبری سے اسے دیکھنے لگی

جب کے روحا بار بار شرما رہی تھی اُس سے بتایا نہیں جا رہا تھی اور میرب اک ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھے اُسے شرماتا دیکھ رہی تھی اور ساتھ اُس کے !!! بولنے کے انتظار بھی کر رہی تھی

یار روحا بول نہ پلز۔۔میرب بیچارگی سے بولی

وہ میری اورمان کی شادی ہے دو ہفتے بعد روحا شرماتی ہوئی بولی

کیا!!!!میرب چیخ کر حیرت سے کھڑی ہوئی

Meerub u have manners or not to sit in the class ?

اُس کے چیخنے پر سامنے کھڑی ٹیچر غصے سے بولی

س۔سوری م۔مس میرب نے حلق تر کیا جب کے روحا اپنا لب دانتوں تلے دبا گئی تھی

Gate out from my class !!

وہ باہر جانے کا اشارہ کرتی بولی

س۔سوری مس میرب نظریں جھکائے بولی

I said gate out from my class

مس کا جملہ اک ہی تھا جب میرب چہرہ نیچے جھکائے باہر نکلی

جب پیچھے روحا اُسے جاتا دیکھ مٹھیاں بھینچ گئی

کل میں نے آپ سب کو پروجیکٹ دیا تھا بنا کر لائے ہیں سب ؟؟ مس کی اواز گونجی جب روحا نے ہاتھ میں پکڑا اپنا پروجیکٹ بیگ میں رکھا

میم میں نے نہیں بنایا اپنا پروجیکٹ بیگ میں چھپاتی وہ چہرہ جھکائے بولی

How Inresponsible u are You should take your studies seriously How close are the papers and here you steal people's work

کتنی غیر ذمہ دار ہیں اپ ! ! آپ کو اپنی پڑھائی کو سیریس لینا چاہیے پیپرز)
(اتنے نزدیک ہے اور یہاں اپ لوگوں کی کام چوری دیکھے

سوری میم روحانے چہرہ جھکائے کہا

No excuse just gate our from my class I don't need Irresponsible students in my class!!

میم کے کہنے پر روحا نظریں جھکائے کلاس سے باہر نکلی جہاں میرب نظریں جھکائے کھڑی تھی روحا اُسے دیکھ مسکرائی اور بھاگتی ہوئی اُس کے پاس ائی میں آگئی روحا خوشی سے بولی جب میرب نے جھٹ سے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا

تُو کیسے ائی؟؟ میرب چونک کر بولی

بس آگئی جب تُو باہر تھی تو میں اندر کیسے بیٹھ سکتی تھی

روحا اُس کے گال کھینچتی بولی

اچھا یہ بتا کیا تیری سچ میں شادی ہو رہی ہے؟؟ میرب فوراً خوشی سے بولی

ہاں دو ہفتے بعد روحا نے زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا

!!اوہ کتنا مزا آئیگا میں تیرے گھر دو دن پہلے رکنے اجاونگی

نو دو دن نہیں پورے اک ہفتے پہلے پیپرز کے دوران تُو میرے ساتھ رہیونا پیپرز کی تیاری کر کے ساتھ شاپنگ پر بھی جایا کرینگے!!! روحا بہت خوش نظر آرہی تھی

اچھا چل ٹھک ہے ہائے میں بہت خوش ہوں میرب بھی بہت خوش تھی

How didn't manners girls u both

اُن کی باتوں کی اواز سن میم باہراتی نفی میں سر ہلاتے بولی جب وہ دونوں سیدھا کھڑی ہوئی

I will complain to your familys

میم کہتی اب بنااُن کی سنے اندر بڑھ چکی تھی

اوہ شیٹ گھر باتا ئیگی یہ۔۔روحانے سر پر ہاتھ رکھا

ارے ڈرانے کیلئے بول رہی ہے نہیں بتا ئینگی تُو چھوڑاب ہم بڑے ہو گئے ہیں اب بھی ڈرے گے بچوں والی دھمکیوں سے میرب اُسے سمجھاتی ہوئی بولی

ہاں بول توتُو ٹھک رہی ہے روحانے بھی اطفا کیا

اچھا چل بتا سارا شروع سے کیسے کب ہوا میرب جاننے کیلئے حد سے زدہ بے چین تھی جب روحانے سب کچھ اُسے بتانا شروع کیا تھا!!!!!

اسی طرح اج کالج کا دن ان دونوں کا باہر کھڑے کھڑے گزرا تھا

دوسری جانب گھر پر ہول میں میر مائم داداسائی کے ساتھ بیٹھے تھے

مائم کی یادداشت چلی گئی تھی یہ بات داداسائی سے چھپ نہیں سکی تھی اور

اُنہیں یہ پتہ لگ چکا تھا لیکن میر نے سمجھا دیا تھا کے مائم بلکل ٹھک ہے اور

یاداشت بھی جلدی واپس اجایگی جس پر وہ نارمل ہو گئے تھے ویسے بھی سچ

زدہ عرصے تک نہیں چھپتا کبھی نا کبھی داداسائی کو پتہ لگنا تھا اسلئے اچھا تھا کے

ابھی پتہ لگ گیا تھا

ابھی باتیں ہو رہی تھی کے زیان بھی وہاں آکر بیٹھا اسی دوران داداسائی کو

کچھ کام یاد ایا جس پر وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چل دیئے تھے اب ہول میں

میر مائم اور زیان تھے

!! میر بھائی

ہاں!!!میر نے اُسے دیکھا زیان کو میر بہت پسند تھا اُس کا سٹائل اُس کی بھرپور وجاہت سے بھرپور شخصیت صرف لڑکیوں کو نہیں بلکہ لڑکوں کو بھی اُس کا دیوانہ بناتی تھی

آپ کو کبھی محبت ہوئی ہے کسی سے شدت والی؟؟؟زیان کے سوال پر مائم نے میر کو دیکھا تھا

ابھی میر کچھ بولتا کے پیچھے سے ابرش موبائل میں مصروف اتی دکھائی دی بلکل ہوئی ہے محبت!!بلکہ مجھے عشق ہوا ہے میرے پیار سے جس سے میں شادی کرونگا بہت جلد آپ سب کو بھی مل واونگا اُس سے ابھی وہ شہر سے باہر ہے میر زیان کو دیکھ بولا

جب ابرش نے بھی چہرہ اٹھائے سامنے دیکھا

ماشاللہ میں تو بہت انتظار میں ہوں آپ کی پسند دیکھنے کیلئے زیان مسکرایا

ارے ابرش تُم آو!زیان کی نظر جیسے اُس پر گئی وہ فوراً بولا

نہیں زیان وہ خالا کا فون آرہا ہے وہ کہے رہی ہیں کے زیان کول نہیں اٹھارہا
یہ لیں بات کرلیں آپ ابرش اپنا موبائل زیان کی جانب بڑھاتی بولی
ہاں یار میرے موبائل میں چارجنگ نہیں تھی آف ہوا ہے چارج پر لگا کر
آیا ہوں ابھی زیان کھڑا ہوتا ابرش کا موبائل تھامے بولا
کوئی بات نہیں آپ میرے سے بات کرلیں وہ زیان کو دیکھ مسکرا کر بولی
جب کے میرا اک ہاتھ صوفے کی پشت پر رکھے اپنی ٹانگ پر ٹانگ جمائے
بیٹھا ایبرو اٹھائے یہ کارنامے دیکھ رہا تھا پھر چند لمحوں بعد نظریں پھیر تا مائم
سے باتوں میں لگا
ابرش میر کی پشت پر اک نظر دیکھتی اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکی
تھی !!

جب کے زیان لون میں جاتا اب اپنی ماما سے بات کر رہا تھا زیان قریب
ستائیس سال کا تھا دکھنے میں بھی اچھا تھا !!

ہول میں اتنے سب جمع ہونے لگے اور شادی کی باتیں ہونے لگی کیونکہ

!!! شادی میں بس دو ہفتے باکی تھے اور تیاریاں حد سے زدہ

مان۔۔مان۔۔روحا کالج سے اتی مان کو آوازے لگا رہی تھی

بڑی ماما مان کہاہے ہول میں صائمہ بیگم کو دیکھ روحا بولی

بیٹا مائم اپنے کمرے میں گیا ہے آپ فریش ہو کر آجاؤ پھر مل لینا صائمہ بیگم

پیار سے بولی جب وہ مسکرا کر اسباب میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب

بڑھی

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ پھرتی سے فریش ہو کر اچکی تھی اُس کا رخ مان کے

کمرے کی جانب تھا

وہ مان کے کمرے کا دروازہ ہمیشہ کی طرح بنا بجائے کھولتی داخل ہوئی

مان۔۔اُس نے اندر داخل ہوتے اواز لگائی جب سامنے مان کو صوفے پر

بیٹھے موبائل میں لگے دیکھا

مان۔۔روحا اک بار پھر مان کو پُکارتی مائم کے برابر میں صوفے پر بیٹھی

کیسے ہے آپ مان اج آپ لینے نہیں ائے مجھے لگا آپ آئینگے ! ! روحا منہ
بناتی بولی لیکن ہنوز مائم کی نظریں فون پر تھی
مان ؟ ؟ اج تک کبھی ایسا نہیں ہوا جب مان نے روحا کے اتنے پکارنے پر بھی
اُس کی نا سنی ہو ! ! ! ؟ نا اب والے مان نے نا پہلے والے مان نے
مان آپ میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہے بات بھی نہیں کر رہے روحا کا
چہرہ اترا تھا لیکن سٹل مان کی نظریں فون پر تھی
مان آپ مجھ سے ناراض ہے میں نے کچھ کیا کیا ؟ ؟ روحا مان کا بازو پکڑتی
اُداسی سے بولی
روحا جائے یہاں سے ! ! مان کی سنجیدہ آواز روحا کی سماعتوں سے ٹکرائی
م۔مان کیا ہوا مجھے بتائے۔۔روحا کی سانسیں مانو رک سی رہی تھی کہا
برداشت تھا اُسے اپنے مان کا ایسا خفگی بھرا رویہ
روحا میں کہے رہا ہوں جائے مان بنا اُسے دیکھے اپنا بازو پیچھے کرتا بولا

جب روحانے تڑپ کر مان کو دیکھا

م۔مان کیا ہوا آپ کو اُس کی آواز میں بھرائی ائی تھی وہ بہت چھوٹے دل کی مالک تھی اور جب بات مان کی ہو وہ بلکل اپنے مان کی خفگی اُس کا نظر انداز کرنا ذرا سا برداشت نہیں کر پاتی تھی

اُس کی آواز میں بھرائی محسوس کرتے مان نے نظر اٹھا کر خفگی سے اُسے دیکھا جواب آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع کیے مان کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی

مان کی آنکھوں میں خفگی دیکھ روحا کے انسوں مزید آنکھوں میں تیرے تھے

مان کیا ہوا آپ کو اپ ناراض کیوں ہے مجھ سے۔م۔میں نے کچھ کیا ہے کیا

وہ مان کا بازو واپس تھامتی بلکل رو دینے والی آواز میں بولی

پہلے آپ یہ انسوں اندر کریں مان نے اشارے سے انسوں اندر کرنے کو کہا

جب روحا نے زبردستی اپنے انسوں اندر دھکیلے

مان خفگی سے اُسے دیکھنے لگا

بتائے مان کیا ہوا!! روحا نے پھر پوچھا

کیا ہے یہ سب ؟؟؟ مائم نے اپنا موبائل آگے کیا جہاں روحا کی ٹیچر کے میسیجز تھے

مان ٹیچرز کو دوبارہ اپنا نیا نمبر دے چکا تھا وہ صائمہ بیگم سے روحا کے بارے میں کافی کچھ پوچھ چکا تھا تو صائمہ بیگم نے اُسے یہ بھی بتایا تھا کہ یادداشت جانے سے پہلے ٹیچر وغیرہ کے کانٹیکٹ آپ کے پاس ہوتے تھے اسلئے مائم نے دوبارہ روحا کے ٹیچر کے نمبر لے لیے تھے تاکہ جو بات ہو اُسے بتادی جائے

روحا نے پھر سے جمع ہوتے انسوں والی آنکھوں سے نظریں موبائل پر ڈالی جہاں ٹیچر کے لمبے لمبے میسیج تھے جس میں روحا کی شکایتیں بتائی جارہی تھی

روحانے پہلے میسیج پڑھے پھر مائم کو دیکھا جو غصے سے اُسے ہی گھور رہا تھا

روحانے حلق تر کیا مان کے چہرے پر غصّہ بتا رہا تھا اُسے بلکل پسند نہیں ایا

ٹیچر کا روحا کی شکایت کرنا اُنہوں نے کیا کیا لکھا تھا

کے روحا اتنی بڑی ہو گئی ہے تمیز نہیں ہے کلاس کے رولز کی ناپروجیکٹ

وقت پر جمع کرایا پھر جب باہر نکالا تو دوست کے ساتھ مل کر گیپ مار رہی

تھی بجائے شرمندہ ہونے کے یہ لوگ خوب باتیں کر رہی تھی یعنی کوئی

منیرز نہیں کلاس میں بیٹھنے کے اور بھی بلا بلا جو سن مائم کا غصے جائز بن چکا

تھا!!

روحا نظریں جھکا گئی کچھ دیر کی خاموشی رہی روحا نے چور نظروں سے مان

کو دیکھا جواب بھی غصے اور خفگی سے اُسے دیکھ رہا تھا

م۔مان و۔وہ روحا کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا بولیں

بولیں؟؟؟؟ مائم اُس کے رکنے پر بولا

مان ائے ایم سوری روحا مان کو دیکھتے ہوئے بولی

نہیں چاہیئے مجھے آپ کی سوری مان ناراضگی سے چہرہ سیدھے کیے واپس موبائل میں مصروف ہوا

مان سنے ناروحا نے مان کا بازو پکڑتے اپنی طرف متوجہ کرانا چاہا لیکن مان نظرانداز کرتا موبائل میں مصروف تھا

مان سوری نا آپ ایسے ناراض نہیں ہو روحا کی آواز میں پھر بھرائی ائی تھی

روحا یہ بہت غلط بات ہے آپ نے پروجکٹ کیوں وقت پر جمع نہیں کرایا !!!؟؟اور پھر باہر کھڑے ہو کر باتیں بھی کر رہی تھی آپ

بڑی ہو رہی ہے آپ اور ٹیچر سے اس طرح کمپلین آ رہی ہے مجھے بلکل اچھا نہیں لگا جب آپ کی ٹیچر نے آپ کے بارے میں اس طرح بولا مان اُسے دیکھ خفگی سے بولا

مان سوری اب نہیں کرو نگی وہ فوراً بولی

دوبارہ کرنے کا سوال ہی نہیں بنتا لیکن فلحال میں آپ سے ناراض ہُوں مائم نے فیصلہ سنایا

کیسے مانینگے آپ؟؟

میں خود ی مان جاؤ نگا ابھی آپ جائے مان کے لہجے سے لگ رہا تھا کے وہ بہت زدہ ناراض ہے ظاہر ہے ٹیچر نے روحا کے بارے میں اس طرح بولا مان کو برا لگا روحا کی غلطی تھی وہ بڑی ہو رہی تھی اور شکایتیں آ رہی تھی او کے مان۔۔وہ آنکھوں میں انسوں بھرے اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکی تھی وہ جانتی تھی کے نا پہلے والے مان کّو اُس کی پڑھائی سے لیکر !!! کوئی غیر ذمے داری پسند تھی اور نہ اج والے مان کو

میر اور ابرش کے درمیان بھی کوئی بات نہیں ہو رہی تھی ایسے ہی دن بھی سب کا گزر گیا تھا میر دوپہر کو کسی کام سے چلا گیا تھا ابھی وہ واپس آیا تو فریش ہو کر اب سب ٹیبل پر کھانے کیلئے بیٹھے تھے

میں سوچ رہی تھی کے شادی میں وقت کم رہ گیا تو کیوں نہ ہم مائم روحا کا نکاح کل یا پرسو کر دیں تا کے پھر بچے شاپنگ پر بھی ارام سے جا سکے

!!صائمہ بیگم کچھ سوچتی ہوئی بولی

وہ دیکھ سکتی تھی کے ابھی مائم روحا کے ساتھ اتنا بے تکلف نہیں ہوا وہ روحا سے دوری بنائے رکھتا تھا جب کے پہلے والا مان ایسا نہیں تھا اسلئے صائمہ بیگم کے دماغ نے سوچا کہ نکاح پہلے ہو جائیگا تو مائم روحا کے ساتھ کمفرٹیبل ہو جائے گا

ہاں بیٹا ویسے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ! ! داداسائی جواباً بولیں

جب کے صائمہ بیگم کی بات پر مائم روحا اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

جب کے میر پر سکون سا پانی پی رہا تھا

ابرش بھی حیرت خوشی دونوں کے ملے جھلے انداز میں دیکھ رہی تھی

پھر ٹھک ہے کل نکاح سادگی سے رکھ لیتے ہے پھر شادی دھوم دھام سے

! ! ! !میر کیا خیال ہے بچے

جی بابا بلکل ٹھک ہے میر نے بھی حامی دی

منال کل کے بعد اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی وہ ناشتا کھانا وغیرہ اپنے کمرے میں کھا رہی تھی یہ کہے کر کے اُس کی طبیعت نہیں ٹھک

مان اب بھی روحا سے خفا تھا جب کے روحا بار بار مان کو دیکھ رہی تھی جواب میر سے باتیں کرنے لگا تھا روحا کو مان کی ناراضگی دیکھ رونا آرہا تھا

دوسری جانب ابرش بھی امنہ بیگم سے باتیں کرتی مسکرا کر کھانا کھا رہی تھی

کل کا نکاح فائنل ہو گیا تھا جو سادگی سے ہو جانا تھا

مائم بھی خوش تھا جب کے روحا تو حد سے زدہ خوش تھی بس مان کی ناراضگی کی وجہ سے وہ اُداس تھی

کھانے کے بعد میر فون پر بات کرتا باہر لون میں ایا جہاں ابرش کھڑی کافی پی رہی تھی میر نے کچھ دیر بعد فون رکھا جب کے ابرش اب پاس رکھے پھول کو اٹھا کر اُس کی خوشبو خود میں اُتار رہی تھی

میر نے اُس کا چہرہ بغور دیکھا وہ بلکل نارمل تھا

واہ بھئی لگتا ہے مضبوط بننے کی کوشش رنگ لا رہی ہے میر صوفے پر دونوں ہاتھ رکھے اُسے دیکھ بولا

جب ابرش نے نظر اٹھا کر میر کو دیکھا
بلکل کوشش کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی ابرش اٹھتی میر کے سامنے
آ کھڑی ہوئی

Nice impressive!!

میر نے اُسے داد دی

تو کیا کیا سمجھ ایا پھر؟؟ میر نے اگلا سوال کیا

یہی کے اگر کسی سے پیار ہے اور اگلا بندہ آپ کا نہیں ہے تو اُس پیار کو ختم
کرنے کے بجائے دل میں رکھ لو اور خود کو سمجھا لوں کے وہ تمہارے
نصیب میں نہیں ہے لہٰذا خود کو اتنا کمزور مت بناؤ کے خود فراموش ہو جاؤ
کیونکہ محبت اک پاک بے اختیار جذبہ ہے وہ زبردستی کسی سے نہیں کرا جاتا
اور اپنے جز باتوں پر خود کا اختیار پیدا کرو اور دیکھے میں اُس میں کامیاب
ہو رہی ہُوں ابرش مسکرا رہی تھی کیونکہ وہ اپنی کوشش میں سفل ہو رہی
تھی جب کے میر بھی اُس کی باتیں سن رہا تھا

یعنی ابرش کافی حد تک خود کو سمبھال چکی تھی

چلے میں چلتی ہُوں ابرش اب سنجیدگی سے کہتی اندر کی جانب بڑھی تھی !!!

ابرش!!راستے میں زیان نے راستہ روکا

جی؟؟؟؟ابرش نے رک کر سوالیہ نظریں سے دیکھا

چلوناآئسکریم کھانے چلتے ہے زیان اُسے دیکھ لاڈ سے بولا جب کے میر اب صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے دیکھ رہا تھا

ہمم کیوں نہیں چلتے ہے میں شول لے کر اتی ہُوں آپ چلے ابرش مسکرا کر بولی

اوکے آجاؤ جلدی!!!زیان بھی مسکرا کر بولا جب ابرش شول لینے اندر گئی

میر بھائی آپ یہاں کھڑے ہے ابرش کے جانے کے بعد زیان میر کو دیکھ آگے ایا

کیوں نہیں ہو سکتا کھڑا؟؟؟میر سنجیدگی سے بولا

ن۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا بھائی زیان نے صفائی پیش کی

خیر جو بھی تھا تمہارا مطلب اک بات نہ ہمیشہ یاد رکھنا کے مجھے ناغصّہ بہت اتا ہے تو کوئی ایسی حرکت مت کرنا جس سے تمہارے لیے مشکل کھڑی ہو اور اپنے اس دل کو سمبھال کر رکھنا

میر اُسے پتہ نہیں کیا باور کروانا چہار ہا تھا خیر میر اُس کی پشت تھپتھپاتے اب آگے بڑھ چکا تھا جب کے پیچھے زیان اُس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن میر کی بات سمجھنا کسی کے بس کی بات نہ تھی

چلے زیان!! ابر ش ریڈی ہو کر ائی

!! اوکے اجاو

بہت خوبصورت لگ رہی ہو زیان اُسے دیکھ بولا جو شول میں بہت پیاری لگ رہی تھی

!!!! شکریہ

چلو آجاؤوہ دونوں گاڑیوں کی جانب پورچ میں بڑھے جہاں بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھی

!! زیان نے گارڈ سے اپنی گاڑی کی چابی مانگی

سر آپ کی گاڑی خراب ہے کچھ مسئلہ ہو گیا ہے ٹھک ہونے میں وقت لگے گا میکینک کل آئیگا

گارڈ اُسے دیکھ بولا

لیکن میں شام ہی ایا تھا یہ بلکل ٹھک تھی زیان گاڑی پر اشارہ کرتا بولا

جی اندر کرتے وقت ڈرائیور سے شائد کچھ ہوا ہو گا لیکن آپ کی گاڑی خراب ہے چاہے تو آپ دیکھ لیں

گارڈ نے چابی بڑھائی

نہیں رہنے دو دوسری اتنی ساری گاڑیاں ہے یہاں کسی اور کی دے دو سکندر ہاؤس کی بہت ساری گاڑیوں کی جانب زیان اشارہ کرتا بولا

ان سب کی چابیاں میر سر کے پاس ہے اور وہ اپنے روم میں ہیں ! ! گارڈ اُسے دیکھ بولا

اوکے ابرش تُم یہاں کھڑی ہو میں میر بھائی کے پاس سے چابی لے کر اتا ہُوں زیان ابرش کو دیکھ بولا جب اُس نے اسبّاب میں سر ہلایا

زیان تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا اوپر میر کے کمرے کی جانب بڑھا جب سعد نے اُس کا راستہ روکا

کہا جا رہے ہیں آپ ؟؟؟

میر بھائی سے کام ہے مجھے زیان جواباً بولا

لیکن سر سور ہے ہیں اُنہونے نے منع کیا ہے کسی کو بھی ڈسٹرب کرنے کو

سعد اُسے دیکھ بولا

ارے ابھی دس منٹ پہلے میر بھائی سے باہر بات ہوئی ہے میری زیان اُسے بتانے لگا

جی مجھے پتہ ہے لیکن ابھی سر نے کہا ہے کوئی اُنہیں ڈسٹرب نا کریں تو اس کا مطلب نا کرے سعد دوٹوک لہجے میں بولا

اوکے۔۔زیان اُداسی سے واپس مڑتا اب باہر ایا

ابرش میر بھائی تو سو گیے شاید چلو۔کوئی بات نہیں بعد میں چل لینگے اوکے ؟؟؟

ہمم اوکے کوئی بات نہیں ابرش بھی جواباً بولی جب زیان اندر گھر میں داخل ہوتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا

ابرش بھی اندر جانے لگی جب اُس نے بے ساختہ نظریں اٹھائی جہاں میر اپنے الشان کمرے کی بڑی سی خوبصورت بالکنی میں کھڑے ہاتھ میں چابیاں گھماتا

اپنی گردن سٹریچ کر رہا تھا ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا

چلو ابرش بی بی سو جاؤ جا کر!!!خوابوں میں آئسکریم کھا لینا میر تنزیہ مسکراتا اب اپنے کمرے میں داخل ہو چکا تھا

جب ابرش پیچھے پیر پٹھکتی اندر داخل ہوتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

!!

صبح کا آغاز بھی بے حد خوبصورت تھا نکاح کی تیاریاں ہو رہی تھی نکاح

سادگی سے ہونا تھا لیکن تیاریاں تو ضروری تھی روحا نے اپنا بہت پیارا

ڈریس اج نکاح پر پہننے کیلئے سیلیکٹ کیا تھا

نکاح میں بس گھر والے اور روحا کی دوست میرب نے ہونا تھا اس کے علاوہ

پورے خاندان نے شادی پر انا تھا

جو کے بہت دھوم دھام سے تجویز کی گئی تھی

روحا اٹھی ذہن میں مان کی ناراضگی چل رہی تھی اج اُن کا نکاح تھا اور مان

اُس سے ناراض تھا روحا نے سوچا وہ مان کو ابھی منا لیگی اسلئے فریش ہوتی

باہر نکلی اُس کا رخ مان کے کمرے کی جانب تھا

اُس نے دروازہ کھولا مان اندر موجود نہیں تھا اُس نے اک دو آوازیں لگائی

لیکن مان اِدھر نہیں تھا

پھر اُداسی سے واپس باہر جانے لگی تب نظر مان پر پڑی جو مصروف سا سعد سے کچھ بات کرتا وہی آ رہا تھا روحا کو دیکھ اُس کے قدم رکے تھے

روحا بھی فوراً مان کے نزدیک ائی

تُم چلو سعد میں اتا ہُوں مائم سعد کو دیکھ بولا جب وہ اسباب میں سر ہلاتا واپس آگے نکل گیا تھا

جی؟؟ مائم نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

آپ اب تک ناراض ہے مان؟؟؟ روحا مان کے قریب اتی بولی

آپ کو کیا لگتا ہے؟؟ مان نے الٹا سوال کیا

شاید ہیں ناراض روحا اُداسی سے بولی

پھر؟؟؟

پھر آپ مان جائے ناسوری کر رہی ہوں پلز وہ اپنے دونوں کان پکڑتی نہایت معصومیت سے بولی جب کے اُسے اس طرح کرتے دیکھ مائم کا دل زور وسے دھڑکا تھا

اوکے آپ یہ نیچے کرلیں نہیں ہوں میں ناراض مائم اُس کے ہاتھ نیچے کرتے بولا

پکلمان؟؟روحا خوشی سے چیخی

ہاں جی!! لیکن اب مجھے ایسی کوئی کمپلین نہیں چاہیئے مائم نے وانٹ کیا

اوکے مان پکلہ وعدہ اب ایسا نہیں ہو گا روحا نے وعدہ کیا

گڈ چلے جائیں آپ بریک فاسٹ وغیرہ کرلیں مجھے کچھ کام ہے تھوڑا

اوکے مان روحا مسکراتی جانے لگی جب کچھ سوچتی ہوئی مڑی

!! مان

!!!جی

آپ کو پتہ ہے نا ہمارا اج نکاح ہے.؟روحا شرماتی ہوئی بولی

جب کے اُس کے شرمانے کے سٹائل پر مائم نے مسکراہٹ دبای

کیا بات کر رہی ہیں آپ سچ میں؟؟؟مائم مصنوعی حیران اور بے یقینی سے

بولا

م۔مان آپ کو نہیں پتہ روحا حیرت سے بولی

نہیں یار یہ کب ہوا مجھے سمجھ نہیں آرہا مان اپنی مسکراہٹ دبائے اپنے سر پر

ہاتھ رکھ سوچتے ہوئے بولا

!! مان کل بڑی ماما بات کر رہی تھی نا کھانے پر

مجھے کچھ یاد نہیں آرہا مان اُس کے چہرے پر اتے زاویوں سے کافی لطف

اندوز تھا

آپ کو یہ تو پتہ ہے نا کے دو ہفتوں بعد ہماری شادی ہے ؟؟ روحا نے یقین

سے پوچھا

کیا؟؟؟ یہ کب ہوا یہ کیا بات کر رہی ہیں آپ مجھے کیوں نہیں بتایا کسی نے

مائم مزید مصنوعی حیرانگی سے بولا

ہنسی وہ بہت مشکل سے ضبط کر رہا تھا

ی۔یعنی آپ کو نہیں پتہ کے ہماری شادی ہو رہی ہے ؟؟

نہیں یار کسی نے بتایا ہی نہیں مان بھی مصنوعی اُداسی سے بولا جب روحا کی آنکھوں میں انسوں جمع ہونے شروع ہوئے مان جو اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا اب نظریں روحا پر گئی جو رونے کی تیاری کر چکی تھی

!! روحا

اُس کے دوبارہ رونے پر مائم نے جیسے رونے سے منع کرتے اُس کے نام پر زور دیا

میں تو رونگی اور بہت سارا رونگی اب نہیں ہو گی چپ وہ روتے ہوئے کہتی اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی اور پیچھے مائم بیچارہ اُسے جاتا دیکھتا رہ گیا !! کیونکہ وہ اتنا تیزی سے بھاگی تھی کے مائم نا کچھ کہے سکا اور نا کچھ کر سکا

!! میر بھائی

ہاں ؟؟؟ زیان کی آواز پر میر پیچھے مڑا

بھائی مجھے باہر جانا ہے کسی کام سے گاڑی کی چابی دے دیں رات میں بھی ایا تھا میں شاید آپ تب سو رہے تھے

زیان میر کے پاس اتا بولا

ہاں لے لو میر نے سعد کو اشارا کیا جب اُس نے اپنی جیب سے چابی نکالتے

اک چابی زیان کی جانب بڑھائی

شکریہ بھائی ! ! زیان کہتا اب باہر نکل چکا تھا وہ اکیلا جا رہا تھا شاید اسلئے چابی

مل بھی گئی تھی

دن گزرتا گیارات کے اٹھ بجنے والے تھے نکاح نو بجے تک شروع ہونا تھا

روحا کو ابرش تیار کر رہی تھی کیونکہ نکاح پر سیمپل سا تیار کرنا تھا

ہو گئی میری گڑیا ریڈی ! ! ابرش اُسے شیشے دیکھتی مسکرا کر بولی

بہت پیاری لگ رہی ہو ماشاللہ ابرش اُسے دیکھ محبت سے بولی

تھینک یو اپی روحا بھی مسکرائی

اچھا چلو بیٹھو میں بھی تیار ہو کر اتی ہُوں جلدی سے ابرش اُس کا دوپٹہ سیٹ

کرتی بولی جب اُس نے اسباب میں سر ہلایا

ابرش نکلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تا کے وہ بھی تیار ہو سکے

کچھ دیر میں مولوی صاحب بھی آ گیے تھے سب سے پہلے مائم کا نکاح پڑھنا تھا اسلئے ہول میں سب صوفوں کے پاس موجود تھے جب نکاح شروع ہونے کا آغاز ہوا

نکاح شروع کرے!!! میر کے کہنے پر مولوی صاحب نے بلند اواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا

مائم بیچ میں بیٹھا تھا جب کے ایک سائڈ مولوی صاحب وہی دوسری سائڈ دادا سائی

مائم سکندر ولد احمد سکندر آپ کا نکاح روحا سکندر ولد احسن سکندر سکّہ راج الوقت پچاس لاکھ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

مولوی صاحب مائم کو دیکھ بولیں

قبول ہے!!!! مائم نے دل سے حامی دی اُسے کچھ عجیب سا دل میں محسوس ہو رہا تھا جسے وہ اپنا وہم سمجھ چکا تھا

جب کے اپنے کمرے میں دور سے دیکھتی منال کا دل کرچی کرچی ہوا تھا

مائم سکندر ولد احمد سکندر آپ کا نکاح روحا سکندر ولد احسن سکندر سکّہ راج الوقت پچاس لاکھ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

مولوی صاحب مائم کو دیکھ بولیں

!!!! قبول ہے

مائم سکندر ولد احمد سکندر آپ کا نکاح روحا سکندر ولد احسن سکندر سکّہ راج الوقت پچاس لاکھ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

مولوی صاحب مائم کو دیکھ بولیں

!!!! قبول ہے

اسی طرح تین دفاع پوچھنے کے بعد مولوی صاحب نے پیپرز مائم کی جانب بڑھائے

مائم نے پین پیپرز تھامتے اُس پر سائن کیے جب سب کھڑے ہو کر مائم سے ملے

میر نے مائم کو گلے لگایا

مبارک ہو میری جان میر نے اُسے سینے سے لگائے مسکرا کر کہا

خیر مبارک بھائی مائم بھی مسکرایا

مولوی صاحب کو اب اندر روحا کے کمرے میں لے آیا گیا تھا تاکہ وہاں

نکاح ہو سکے جب کے سب اب وہی موجود تھے سوائے ہمارے دلہا اور میر

کے جو باہر کھڑے باتیں کر رہے تھے

روحا سکندر ولد احسن سکندر آپ کا نکاح مائم سکندر ولد احمد سکندر سکّہ راج

الوقت 50 لاکھ قرار دیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

ق۔ قبول ہے!! روحا کا دل اک الگ ہی لیول پر دھڑک رہا تھا اج سے وہ

ہمیشہ اپنے مان کی ملکیت ہونے جا رہی تھی

روحا سکندر ولد احسن سکندر آپ کا نکاح مائم سکندر ولد احمد سکندر سکّہ راج

الوقت 50 لاکھ قرار دیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

قبول ہے!!! روحا کے چہرے پر لال رنگ کے دوپٹے سے گھونگھٹ دلا

تھا جس پر "مائم کی منکوحہ" لکھا تھا

روحا کی نظریں نیچے تھی پلکیں لزر رہی تھی

روحا سکندر ولد احسن سکندر آپ کا نکاح مائم سکندر ولد احمد سکندر سکّہ راج الوقت 50 لاکھ قرار دیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

قبول ہے!!اور یہ آخری لفظ بولا اور روحا کی زندگی اُس کے مان کے ساتھ جڑ چکی تھی اب اُس پر اُس سے زدہ حق اُس کے مان کا تھا !!

پیپر ز روحا کی جانب بڑھائے گیے اُس کے ہاتھ واقعی کانپ رہے تھے اُس نے پیپر ز پر سائن کرتے خود کو اپنے مان کے سپرد کیا تھا

اج سے وہ روحا احمد سکندر نہیں تھی بلکہ اج سے وہ "روحا مائم سکندر" تھی اپنے مان کی منکوحہ!!!

یہ احساس کتنا خوبصورت تھا نا؟؟؟

احمد صاحب نے روحا کو اپنے سینے لگایا اُن کی آنکھوں میں انسوں تھے کیونکہ اج اُن کی بیٹی مائم کے نام ہو چکی تھی

امنہ بیگم نے نم انکھوں سے اُسے سینے سے لگایا اُن سب کو روتا دیکھ روحا کی آنکھوں میں بھی موٹے موٹے انسوں جمع ہوئے تھے

ابرش کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی سب سے دعائے لیتے اب کچھ دیر بعد روحا کو باہر لایا گیا جہاں دو تین رسمِ تھی جو گھر والوں نے کرنی تھی اس کے علاوہ کچھ تصویریں کلک ہونی تھی تاکہ ان کے اسپیشل مومنٹ کیمرے میں قید ہو سکے

روحا کو ابرش اور میرب سامنے سے لا رہی تھی جب کے باکی سب پہلے ہی ہول میں موجود تھے ہول کو خوبصورت سا سجایا گیا تھا نہایت بڑا ہول جو لائٹو سے جگمگاتا اک حسین منظر پیش کر رہا تھا

ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی

مائم جو میر سے بات کر رہا تھا اب بے ساختہ نظر اٹھائی جہاں سامنے روحا آ رہی اُس کے چہرے پر گھونگھٹ اب تک اُس لال دوپٹے کا تھا

وہ سفید اور گولڈن رنگ کے غرارے میں ملبوس تھی

چہرہ ابھی گھونگھٹ کی وجہ سے دیکھنے سے قاصر تھا روحا کو لیجا کر مائم کے پاس کھڑا کیا گیا

چلے بھائی روحا کا گھونگھٹ اٹھائے اور پھر پیشانی چومنی ہے ابرش آگے اتی سرگوشی میں بولی جب مائم نے لب بھینچ کر سب کو دیکھا جو سب اُن کی جانب ہی متوجہ تھے

مائم نے دونوں ہاتھ اوپر کیے روحا کا گھونگھٹ اٹھایا جب اُس کی آنکھیں اُس حسینا کے چہرے پر ٹھہری تھی

وہ لائیٹ سے میکپ میں بڑی بڑی آنکھوں میں کاجل لگائے گالوں پر ہلکا سا بلش لگائے لبوں پر گلابی لپسٹک لگائے اپنی نظریں جھکائے وہ گڑیا ہی تو لگ رہی تھی مائم کا دل زور وسے مسلسل دھڑک رہا تھا

مائم نے دوپٹہ پورا اوپر کرتے لب اُس کی پیشانی پر رکھے تھے جب روحا نے آنکھیں بند کی تھی اک احساس دونوں کے وجود میں دوڑا تھا روحا کا دل بھی مائم سے کوئی کم سپیڈ پر نہیں دھڑک رہا تھا یہ پہلا لمس تھا اُس کے مان کا جو

اسکی پیشانی پر ملا تھا ورنہ اج تک اُس کا مان بس اُس کا ہاتھ چومتا تھا وہ بھی

!! روحا کی برتھڈے پر

مائم نے جب اُس کی پیشانی پر لب رکھے تو ابرش زیان نے زبردست شور

مچایا جب کے داداسائی ادھر اُدھر دیکھنے لگے تھے اب وہ بھی کیا کرتے ان

!! کی شرم بھی تو تھی نا پہلے زمانے کی

مائم نے اپنا ہاتھ روحا کے اگے بڑھایا جب روحا نے نظریں اٹھا کر اپنے مان

کو دیکھا جو وائٹ سوٹ میں بلا کا خوبصورت لگ رہا تھا

روحا نے مان کا ہاتھ تھاما جب وہ دونوں صوفے پر بیٹھے دونوں کے دل ہی

الگ لیول پر دھڑک رہے تھے

ابرش گلابی رنگ کی شورٹ فروک کے ساتھ کیپری میں ملبوس نہایت

خوبصورت لگ رہی تھی اُس کی فروک اور کیپری پر پھولوں کا کام ہوا تھا

بالوں کو اُس نے ڈیزائن بنائے جوڑے میں قید کیا تھا

دوپٹہ کندھے پر جھل رہا تھا میکپ کے نام پر لپسٹک میں وہ ہمیشہ کی طرح
خوبصورت لگ رہی تھی جب کے میر بھی وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک اپر
برینڈ جیکٹ پہنے معمول کی طرح نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا
یہ تو کچھ نہ تھا جو مزا شادی پر انے والا تھا
دور کھڑی منال جو پچھلے دو گھنٹے سے اک جگہ کھڑی تھی اُس کی آنکھوں
کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا اک بدلے کی آگ اُس کے اندر اُجاگر ہو رہی
تھی !!

روحا کو تو چپ لگ گئی تھی اک لفظ اُس کے منہ سے نکلنا مہال ہو رہا تھا اور
اوپر سے وہ مان سے ناراض تھی !!
کچھ رسم جو کرنی تھی وہ سب نے کی صدقا دونوں بچوں کے سر سے اُتارا
صائمہ بیگم تو دونوں کی بلائے لیے جا رہی تھی کتنے مکمل لگ رہے تھے
دونوں ساتھ !!
میر کی نظر ابرش پر پڑی جو میرب سے کچھ بات کر رہی تھی

خیر میر ابرش کے درمیان بات نہیں ہو رہی تھی اب
میر بھی داداسائی کے پکارنے پر اُن کی جانب متوجہ ہوا تھا جب ابرش نے
میر کو دیکھا
ہمیشہ کی طرح میر ابرش کے دل کے تار بری طرح چھیڑتا تھا اتنا ہینڈسم لگ
کر ابرش بھی فوراً نظریں پھرتی میر ب سے باتیں کرنے لگی اب اُسے اپنے
جز باتوں پر قابو پانا آرہا تھا
خیر نکاح کا اختتام کچھ دیر میں ہی ہو گیا تھا جب ابرش روحا کو اُس کے
کمرے میں لے گئی تھی باہر دونوں نے اک دوسرے سے کوئی بات نہیں
کی اور اس وجہ سے روحا کا منہ اور پھلا ہوا تھا
روحا نے کمرے میں اتے ہی دوپٹہ بیڈ پر اچھالا اور خود صوفے پر منہ
پھلائے بیٹھ گئی
روحا میری جان کیا ہوا ابرش جو اُس کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوئی
تھی اُسے ناراض ہوتا دیکھ فوراً اُس کے پاس ائی

اپی میں ناراض ہُوں مان سے روحا نے منہ بناتے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

کیوں بھئی اج تو آپ کا نکاح ہوا ہے آپ کے مان سے اور اج ہی ناراض؟؟ابرش مسکرا کر بولی

اپی میں اُن کی دلہن ہُوں نا اب؟؟روحا نے سوال کیا

بلکل۔۔ابرش نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

سنے تو آپ!!!اپی آپ کو یقین نہیں آئیگا اُنہو نے میری تعریف تک نہیں کی ارے تعریف تو دور کی بات اُنہیں تو پتہ بھی نہیں تھا کے ہمارا نکاح ہے لیکن اُنہیں یہ پتہ تھا کے میں ناراض ہُوں ان سے لیکن مجال ہے منایا ہو مجھے!!!اک لفظ نہیں بولے مان سب سے بات کر رہے تھے لیکن میری تعریف کیلئے کچھ نہیں بولیں اور اب میں مان سے سخت خفا ہُوں بات نہیں کرونگی روحا خفگی سے فیصلہ کرتی بولی

روحا ایسے نہیں کرتے میری جان ابرش نے اُس کے گال پر ہاتھ رکھا

نہیں اپی میں مان سے ناراض ہوں اور اب میں بات نہیں کرونگی اپنی دلہن کی تعریف کردیتے اتنی محنت سے آپ نے تیار کیا تھا اور اتنی محنت کرکے میں نے اتنا بھاری سوٹ پہنا تھا صرف مان کیلئے لیکن مان نے تعریف نہیں کی!!روحا کی ناراضگی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

روحا۔۔ابرش نے اُسے پُکارا

اپی میں ناراض ہُوں تو ناراض ہُوں روحا کہتی اٹھ کر واشروم میں بند ہوئی تھی اور پیچھے ابرش اپنا سر ہاتھوں میں گرا چکی تھی

بیچارے مائم بھائی روحا تو ہر دوسرے منٹ بعد ناراض ہوگی اور مائم بھائی اُسے مناتے رہینگے ابرش واشروم کے بند دروازے کو دیکھ سوچتی ہوئی بولی ابرش کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی پھر فون نکالتی جلدی سے مائم کو کول ملا کر فون کان سے لگا گئی

مائم جو خود بھی بے چینی کی انتہا پر اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا فون کی آواز پر مائم نے فون کان سے لگایا مائم ابھی ہی کمرے میں داخل ہوا تھا اُسے بھی روحا سے بات کرنی تھی

وہ اب تک اسی سوٹ میں ملبوس تھا جو نکاح کے وقت پہنا تھا

جی گڑیا؟؟؟ مائم نے فون کان سے لگاتے کہا

بھائی مجھے آپ کو اک بات بتانی ہے ابرش نے واشروم کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بولا

جی بولیں؟؟

بھائی روحا آپ سے ناراض ہے!! ابرش گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی بولی

شام والی بات پر؟؟؟

اُس پر بھی بھائی لیکن زدہ اُس بات پر کے آپ نے اُس کی تعریف نہیں کی

ابرش مسلسل دروازے کو دیکھ رہی تھی کے کہی روحا باہر نہ آجائے

ابرش کی بات سن مائم خاموش ہوا تھا اب وہ کیا بولتا

اوکے گڑیا میں روحا کو منالونگا آپ فکر نہ کریں

اوکے بھائی ابرش نے مسکرا کر کہتے فون رکھا جب روحا باہر ائی روحا اب بھی بلکل ویسے ہی تیار ہوئے تھی نا بال جگہ سے ہلے تھے نا میکپ وہ اتی پھر سے صوفے پر منہ پھلائے بیٹھی

ابرش کچھ دیر اُسے دیکھتی رہی پھر مسکرا کر کمرے سے چلی گئ

اور پیچھے روحا ہنوز یوہی منہ بنائے خفگی سے بیٹھی رہی

میرب بیٹا ابھی روحا کے کمرے میں نا جاؤ آجاؤ آپ میرے ساتھ سو جاؤ

میرب جو اج یہی رکی تھی اب اُسے روحا کے کمرے کی طرف جاتا دیکھ ابرش نے روکا

کیوں اپی؟؟ میرب نے سوال کیا جس پر ابرش کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے ایسے ہی آپ آجاؤ نا میرے ساتھ سو جاؤ ابرش نے اُس کا بازو تھامتے کہا لیکن اپی مجھے روحا سے باتیں کرنی ہے میرب اُداسی سے بولی

صبح کر لینا چندہ ابرش نے پیار سے اُس کا چہرہ تھاما

اوکے اپی لیکن ابھی میں یہاں موووی دیکھ لوں میرب ہول میں صوفے پر
اشارہ کرتی بولی جس کے سامنے لارج سائزاے لی ڈی لگی تھی
اوکے آپ دیکھ لو پھر میرے کمرے میں آجانااوکے ؟؟؟
اوکے اپی میرب مسکرا کر بولی
جب ابرش بھی مسکراتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی
میرب جاتی اب صوفے پر بیٹھ چکی تھی وہ آنکھیں کھولیں اب موووی دیکھنے
میں مگن تھی جب زیان گھر میں داخل ہوا
وہ اپنی ماما سے فون پر باتیں کرتے داخل ہوا تھا
جب اُس کی نظر میرب پر پڑی جو رات کو ادھر بیٹھی موووی دیکھ رہی تھی
زیان فون رکھتا اُس کی جانب بڑھا
میرب بھی زیان کو اپنے پاس اتا دیکھ نظریں گھما کر اُسے دیکھنے لگی
پھر جھٹکے سے کھڑی ہوئی

میں جان سکتا ہوں محترمہ آپ کون ہے؟؟زیان نے اُسے نکاح میں دیکھا تھا لیکن اُسے پتہ نہیں تھا یہ ہے کون

میں روحا کی بیسٹ فرینڈ میرب ادا سے بولی

تو اتنی رات کو یہاں اے لی ڈی دیکھ رہی ہے آپ؟؟؟

نہیں کرکٹ کھیل رہی تھی میرب مسکرا کر بولی

کرکٹ؟؟؟ یہاں کرکٹ کدھر ہے زیان نے ادھر اُدھر دیکھا

پھر کیوں پوچھا آپ نے کے میں اے لی ڈی دیکھ رہی ہوں؟؟میری بڑے ادب سے اُس کی بیزتی کر رہی تھی

اچھا ٹھک ہے زیان بھی بے اختیار اُس کے حاضر جواب پر ہنس پڑا

اُسے ہنستا دیکھ میرب بھی بے ساختہ مسکرائی

آپ کون ہے؟؟پہلے تو میں نے ادھر نہیں دیکھا آپ کو میرب نے سوال کیا

میں روحا کا کزن زیان بھی بلکل اُس کی طرح ادا سے بولا

اوکے لیکن میرا زدہ گہرا رشتا ہے روحا سے اُس کے ادا سے کہنے پر وہ اپنی جانب اشارہ کرتا بولی

یہ آپ کی بھول ہے محترمہ میں کزن ہُوں روحا کا میرا رشتا گہرا ہے زیان مسکرا کر بولا

آپ کو کیا اپنا پیر عزیز نہیں ؟ میرب ابرو اٹھائے بولی

کیا مطلب ؟؟ زیان نے نہ سمجھی سے اُس کی طرف دیکھا

مطلب یہ دیکھے میری پیر میں پہنی گئی بڑی بڑی ہیل یہ میں آپ کے پاؤں پر بہت زور سے ماروں گی اگر آپ نے روحا اور میرا رشتا گہرا ہونے سے منع کیا تو میرب تو شاید غصے میں آگئی تھی کہا برداشت تھا اُسے یہ سب کیونکہ میرب روحا کیلئے بہت پوسیسیو تھی !!

جب کے زیان منہ کھولے اُسے دیکھ رہا تھا

دیکھے ہماری کوئی لڑائی نہیں ہے بس نا آپ ایسا نہیں بولنا روحا اور میرے رشتے کے بارے میں یہ چیز فائنل ہے کے آپ سے زدہ روحا سے میرا گہرا رشتا ہے میرب اُسے منہ کھولے خود کو دیکھتا پا کر بولی

اچھا۔۔زیان نے محض اتنا کہا

زیان کی نظر اُس کی کالی سیاہ گزیلی آنکھوں پر ٹھہری تھی نچھاتے ہوئے بھی!!!

میرب آجاؤ چندہ بہت رات ہو گئی ابرش اُسے آوازیں لگاتی ہول میں ائی

جب زیان اور اُسے کھڑے دیکھا

آپ یہاں ابرش زیان کو دیکھ بولی

ہاں میں اندر جا رہا تھا تو نظر ان پر پڑی آگیا پھر زیان ابرش کو دیکھ مسکرا کر بولا

اوکے ابرش اُسے دیکھ بولی پھر میرب کو انے کا اشارا کیا میرب ابرش کے پاس ائی جب وہ دونوں ابرش کے کمرے کی جانب بڑھے تھے پیچھے زیان !! بھی اک نظر دونوں کی پشت دیکھتا اب اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا منال اس وقت اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھی تھی اُس کی حالت غیر لگ رہی تھی اُس کے بال بے ترتیبی سے پھیلے تھے آنکھیں سرخ تھی شاید وہ روئی تھی؟؟

اُس کا چہرہ سوجا ہوا تھا آنکھوں میں انتقام کے زلزلے قائم تھے وہ اپنا سر گھٹنوں پر گرائے بیٹھی تھی اُس نے پچھلے 36 گھنٹوں سے کچھ نہیں کھایا تھا اندر جو بھی کھانا اور ناشتا دینے اب تک ملازمہ ائی تھی وہ سائڈ پر رکھا تھا اک نوالہ اُس نے اپنے حلق میں نہیں اُتارا تھا

اُس کی حالت واقعی غیر تھی وہ اٹھی اور کمرے کی لائٹ جلائی

وہ ساخت سی قدم لیتی شیشے کے سامنے آکھڑی ہوئی

اُس نے نظر اٹھا کر خود کو دیکھا کیا حالات ہو گئی تھی دو دن میں اُس کی۔۔

اچانک وہ سارا منظر ذہن میں چلا اُس کی محبت کا نکاح اُس کے سامنے کسی اور سے ہو چکا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پائی اتنی بے بس تو منال ملک کبھی نہیں ہوئی تھی وہ تو انتہا کی زدی اور اٹل لڑکی تھی

پانچ منٹ وہ بنا پلک جھپکائیں خود کو دیکھتی رہی بے ساختہ اُس کے ہاتھوں کی مٹھیاں بنی تھی آنکھوں کے سامنے اُس کی دشمن یعنی روحا کی تصویر چلنے لگی میں تمہیں چھوڑنگی نہیں روحا۔۔وہ شیشے پر ہاتھ مارتی چیخی تھی

تم مجھے جانتی نہیں ہو منال ملک نام ہے میرا بچپن سے جو چاہا وہ مجھے ملا ہے اور اج تُم نے میری بچپن کی محبت اک لمحے میں مجھ سے چھین لی میرا حق میرا عہدہ اک لمحے میں اپنے نام کر لیا میں تمہیں وہ سبق سکھاونگی کے تُم تڑپو گی بچپاؤ گی مجھ سے مائم کو چھیننے پر منال کی سانس اشتعال سے تیز ہو رہی تھی بدلے کی آگ اُس کے وجود میں دوڑ رہی تھی

اب تُم میرا وہ روپ دیکھو گی جو تُم نے خوابوں میں بھی نہیں سوچا ہو گا ابھی وقت تمہارا ہے اچھلو جتنا اچھلنا ہے خوب مسکراو لیکن یاد رکھنا تمہارا انجام

میں ایسا کرونگی کے تمہاری روح تڑپ جائیگی منال شدت سے بول رہی تھی اُس کے الفاظوں میں جنون تھا

منال تیزی سے آگے بڑھی سائڈ ڈرور سے روحا کی تصویر نکالی یہ تصویر اُس نے نجانے کیا سوچ کر روحا کے کمرے سے اٹھائی تھی تصویر لیے وہ واپس شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی اُس کی تصویر کو زمین پر رکھ اُس نے طاقت سے کانچ کی شیشی اُس تصویر پر دے ماری جیسے وہ سچ میں روحا ہو اور منال اپنی بھڑاس نکال رہی ہو

منال نے اُس کی تصویر اٹھائی جس کی حالت خراب ہو چکی تھی پھر تصویر کو سامنے کیے منال نے اُس تصویر کو آگ لگائی

ایسے ہی بلکل ایسے ہی جیسے تمہاری تصویر کی بتر حالت کر کے جلایا ہے بلکل اسی طرح تمہاری بھی بتر حالت کر کے ایسے ہی جلاد ونگی

اپنی بد قسمتی کے دن گننا شروع کر دو روحاج سے تُم میری سب سے بڑی دشمن اور میں اپنے دشمن کو اُس کی اصل جگہ پہنچا کر رہتی ہو

مائم کو تُم مجھ سے نہیں چھین سکتی مائم میرے ہیں میرے تھے اور میرے رہینگے

نکاح ہو جانے کے بعد یہ مت سمجھنا تُم نے مجھ سے میرے مائم کو چھین لیا ہر گز نہیں میں مائم کو تمہارا کبھی ہونے نہیں دونگی بس کچھ وقت اور پھر دیکھنا تُم مائم میرے ہو جائینگے

منال غصے سے اُس کی جلتی ہوئی تصویر دیکھ بول رہی تھی

دوبارہ بول رہی ہوں یاد رکھنا مائم تمہارے کبھی نہیں ہونگے اُس کی تصویر کا راکھ وہ اپنے ہاتھوں میں لیتی غصے سے بولی اس وقت اُس کی دماغی حالت پر کافی شک ہو رہا تھا !!

مائم نے روحا کو میسیج کیا روحا جواب تک صوفے پر خفگی سے بیٹھی تھی موبائل کی میسیج رنگ پر موبائل اٹھا کر کھول کر دیکھنے لگی جہاں سامنے مان کا میسیج جگمگا رہا تھا

باہر لون میں آئے !!!!

مان کا میسیج دیکھ روحا نے غصے سے ٹائپ کیا

میں نہیں ارہی 😠 اور ساتھ یہ ایموجی میں بھیجا

مائم کا بھی اس ایموجی کے ساتھ میسیج ایا اُف اتنا غصّہ

نہیں!!!!😠😠😠😠😠😠😠😠اتنا غصّہ روحا نے بہت

ساری اموجی بھیجی

ہائے ربّا اچھا آپ باہر آئے!!مائم نے اُس کے اتنے غصے والے ایموجي دیکھ

مسکرا کر میسیج ٹائپ کیا

مان میں ناراض ہُوں آپ سے اسلئے میں نہیں آؤنگی

روحا نے مان کو بتایا کہ وہ ناراض ہے۔۔

تبھی تو بلا رہا ہوں آپ کو تا کے ناراضگی ختم ہو سکے مائم نے میسیج بھیجا

مان میں نہیں آؤنگی روحا کا اک ہی جواب تھا

اوکے!!مان کا اوکے کا میسیج دیکھ روحا کی آنکھیں پھیلی تھی

یعنی کے منایا بھی نہیں روحا صدمے میں چلی گئی تھی

کب سے مان اُسے باہر انے کا کہے رہا تھا لیکن روحا میڈم سارا ملبہ مائم پر دال گئی تھی

اور دو تین بار بول لیتے تو آجاتی اپنی دلہن کے ساتھ کون ایسا کرتا ہے

روحا کا غصّہ مزید بڑھ چکا تھا آنکھوں میں نمی تیر نا شروع ہو چکی تھی

ابھی وہ ایسے ہی صدمے میں بیٹھی تھی جب قریب سے کسی کی آہٹ سنائی دی روحا نے جھٹ سے نظریں اٹھائی جہاں سامنے مان بیڈ پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا روحا کو گھور رہا تھا روحا جھٹ سے کھڑی ہوئی

یا اللہ میں کیا پاگل ہو رہی ہُوں اب تو مان کی شکل بھی خالی کمرے میں نظر آنے لگی روحا نے اوپر دیکھ اپنی آنکھیں صاف کی جیسے اُسے یہ سب اُس کا وہم لگ رہا ہو جب کے اُس کی بات پر مائم اپنی مسکراہٹ دبا نا سکا

روحا نے آنکھیں بند کر کے کھولی پھر سامنے دیکھا جہاں مان بیٹھا تھا

یہ خواب غائب کیوں نہیں ہو رہا؟؟؟ روحا خود سے بولی

م۔مان کیا آپ سچ میں ہے اُس نے اک قدم مان کی جانب بڑھایا

نہیں میں بھوت ہُوں مائم کو نجانے کیوں شوخی سوجھ رہی تھی

ک۔ کیاب۔ بھوت روحا کی مانو سٹی بٹی گم ہوئی تھی

ہاں جی مائم نے فرمابرداری سے اسباب میں سر ہلایا

ا۔ آپ میرے مان کی شکل لگا کر آئے ہے !! روحا کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی

ہاں دراصل آپ کا مان بہت پیارا ہے نا اسلئے اُس پر فدا ہوتے میں نے مان کی شکل لگالی مائم بیڈ پر بیٹھ بڑی مہارت سے مسکراہٹ چھپائے اپنی چھوٹی سی روحا کو تنگ کر رہا تھا

د۔ دیکھے م۔ میرے مان پر لائن نہیں مارے میں بہت برا کرونگی ورنہ روحا نے ڈرتے ہوئے انگلی سے اُسے دھمکی دی کہا برداشت تھی کسی اور کی نظریں اُسے اپنے مان پر

Oops!!!

میں ڈر گیا کیا کرینگی آپ ؟؟؟ مان مسکراتا کھڑا ہوا تھا

و۔ واپس بیٹھے واپس بیٹھے روحا نے اشارا کرتے ڈرتے ہوئے کہا کیونکہ اُسے خطرے کی گھنٹیاں محسوس ہو رہی تھی

اب بھئی بھوت میں ہُوں مرضی آپ کی نہیں چل سکتی!!مان شوخ لہجے میں بولا

د۔ دیکھے بھوت اتنے پیارے نہیں ہوتے میرے مان کی شکل لگا کر آپ خود کو پیارے کیوں دکھا رہے ہیں میں نے دیکھا ہے کتابوں میں بھوتوں کو وہ بہت ڈراؤنے ہوتے ہے اور آپ نے میرے مان کی شکل لگا کر خود کو پیارا بنایا ہوا روحا اک قدم پیچھے لیتی بولی

ہاں ابھی تو بتایا آپ کے مان کا چہرہ بہت پیارا تھا تو لگا لیا مان نے کندھے اُچکائے

اور آواز وہ بھی مان کی لگائی ہے؟؟ روحا اُسے دیکھ بولی

ہاں جی بلکل مجھے آپ کے مان کی آواز بھی بہت اچھی لگ رہی تھی اسلئے وہ بھی لگالی مائم اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے بولا

ی۔یہ مان کے کپڑے بھی آپ نے چرائے ہیں؟؟؟روحا غصے سے بولی

ہاں مجھے کپڑے بھی-----ابھی مان بول رہا تھا جب روحا نے بات کاٹی

ہاں مجھے پتہ ہے آپ کو میرے مان کے کپڑے بھی اچھے لگے ہونگے

Correct

مائم مسکرایا

یااللہ روحا نے اپنا سر پکڑا

کیا ہوا؟؟؟مائم اُسے دیکھ بولا

آپ نے میرے مان کے ڈمپل بھی لیے ہے آپ کو شرم نہیں آتی

دوسروں کی چیزیں چراتے ہوئے مائم کے مسکرانے پر ڈمپل دیکھ روحا اب مزید غصے میں اچکی تھی

جب کے اُس کی معصومیت پر مان فدا ہو رہا تھا

اب کیا کر سکتے ہیں اب تو چرا لیا مائم مصنوعی اُداسی سے بولا

روحا تیزی سے آگے بڑھی اور فون اٹھا کر مان کو کول ملای یہ سب اتنا جلدی اُس نے کیا تھا کے مان کو اندازہ نہیں ہوا اچانک فون مائم کے پاس بجنا شروع ہوا

جب روحا نے جھٹ سے مان کو دیکھا جو فون سامنے کیے اب نام دیکھ رہا تھا جو روحا کا جگمگا رہا تھا

مائم نے اک نظر موبائل کو دیکھا پھر اک نظر روحا کو جو خونخار نظروں سے اب مان کو دیکھ رہی تھی

کیا؟؟؟ اُسے ایسے گھورتا پا کر مان بولا

آپ نے میرے مان کا فون بھی چرا لیا روحا غصے سے آگے ائی

جب مان کچھ دیر اُس کی سوچ پر ماتم کرتا تھا پھر اک چھت پھاڑ قہقہ لگا کر ہنسا مان کو لگا وہ اسلئے گھور رہی ہے کے اُسے پتہ لگ چکا ہے کے مان مذاق کر رہا ہے جب کے روحا کے الٹے سوال پر اب مائم کا قہقہ ضبط نہ ہو پایا تھا وہ قہقہ لگا کر ہنس رہا تھا جب کے روحا کو مزید غصے سے تپ چڑھ رہی تھی

بس کریں روحا چیخی جب کے اُس کا غصّہ دیکھ مان کا قہقہ مزید بلند ہوا تھا روحا کے چہرے پر اتے زاویے تھے بے وقت مان قہقہ لگا کر ہنس رہا تھا

کچھ دیر بعد بمشکل اپنا قہقہ ضبط کرتے مان سرخ چہرے کے ساتھ اُسے دیکھ آگے بڑھا

د۔دورم۔میں اپنے مان کو بتادونگی وہ آپ کو بہت مارینگے روحا پیچھے ہوتی بولی

سچ میں کیا؟؟مان اُس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا جب کے روحا ڈر سے مسلسل پیچھے ہو رہی تھی

ہ۔ہاں بہت مارینگے آپ کو میرے مان بھوت پیچھے رہے!!روحا ہاتھ کے اشارے سے بولی مان نے کبھی اُسے موو ی تو دیکھنے نہیں دی لیکن اُس نے کہانیوں میں پڑھا تھا کے بھوت کسی کا بھی روپ لے کر آسکتے ہیں اسلئے روحا نے یقین کر لیا تھا کے یہ مان نہیں ہے !!

مجھے منظور ہے ! ! مان اب روحا سے اک دو قدم کے فاصلے پر تھا روحا نے مزید اک قدم پیچھے لیا اور اخر ایسا بھی وقت ایا تھا جب پیچھے دیوار آچکی تھی وہ دیوار کے ساتھ آلگی جب کے اُس کی سانسیں ڈر کے مارے مزید تیز ہوئی تھی

مان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

مان اُس سے کچھ فاصلے پر آ کھڑا تھا فاصلہ دو تین انچ کا تھا مان بغور اُس کا ڈرا ہوا چہرہ دیکھنے لگا

وہ ڈرتی ہوئی بہت معصوم لگ رہی تھی

مائم نے اپنا چہرہ اُس کے کان کے قریب جھکایا

میں ہی ہُوں روحا مائم سکندر آپ کا اکلوتا مان مائم اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا

ن۔ نہیں آپ نے کہا آپ بھوت ہے روحا نے نکلنے کی کوشش کی لیکن ناکام

مذاق کر رہا تھا یار مائم گہرا سانس لیتا پیچھے ہوئے اُسے دیکھنے لگا

ا۔آپ سچ والے مان ہے ؟؟روحا نے جیسے تسلی کرنی چاہی

ہاں جی ! ! مان نے اسباب میں سر ہلایا

میں کیسے یقین کروں ؟؟؟؟روحامان لو گھورتی ہوئی بولی

آپ کو ناشتے میں آملیٹ نہیں پسند بلکہ فریش جوس اور بریڈ پسند ہے

کھانے میں کباب سب سے زدہ پسند ہے آئسکریم تو آپ کی زندگی ہے آپ

فلا کالج میں پڑھتی ہے آپ کا ابھی چند گھنٹوں پہلے مجھ سے نکاح ہوا ہے

شاپنگ تو جان ہے آپ کی نئے نئے کپڑے پہننا آپ کو پسند ہے چھوٹی سی

ہے اسلئے رو جاتی ہے دوپہر کو میں آپ سے ناراض ہوا تھا آپ نے شام میں

مجھے منایا پھر آپ ناراض ہو گئی تھی اور اب تک آپ کی ناراضگی ختم نہیں

ہوئی اتنا کافی ہے یقین کیلئے ؟؟

مان نے کہتے آخر میں پوچھا جب کے روحامان کو حیرت سے دیکھ رہی تھی جو

اک جھٹکے سے سارا کچھ بتا رہا تھا

ا۔آپ یعنی مان ہے؟؟روحا نے پھر سے پوچھا جس پر مان نے اسباب میں سر ہلایا

اوکے تو میں آپ سے ناراض ہُوں ہٹے۔۔روحا کو یقین اچکا تھا کے یہ اُس کا مان ہے اسلئے فورن خفگی سے کہتی بھاگتی ہوئی مان سے دور صوفے پر جا بیٹھی

مائم نے اُسے دیکھ مزید اک گہرا سانس لیا وہ اب بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور مان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ تعریف کیسے کریں؟

مائم چلتا ہوا صوفے پر اُس کے برابر میں آبیٹھا پھر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر کچھ دیر اُسے دیکھتا رہا جو منہ بنائے کافی زدہ ناراض نظر آرہی تھی

روحا؟؟؟؟

مان نے پُکارا جب روحا نے خفگی سے مان کو دیکھا جو اُسے ہی مسکراتی انکھوں سے دیکھ رہا تھا

یار کرلیں نا ناراضگی ختم۔۔مائم مزید کھسکتا اُس کے قریب بیٹھا

مان میں ایسے نہیں مانونگی روحا نے انگلی سے بتایا

پھر کیسے مانینگی آپ؟؟؟

اب یہ بھی میں بتاؤں؟؟؟روحا حیرت سے بولی

ہاں نا یار آپ اتنا سخت ناراض ہے اسلئے مجھے سمجھ نہیں آرہی کیسے مناوں

مان نے جواباً کہا

جب روحا بنا کچھ بولیں غصے سے اٹھ کر جانے لگی جب مائم نے اُس کی کلائی پکڑی

روحا نے پیچھے مڑ کر آنکھوں میں ڈھیروں ناراضگی لیے مان کو دیکھا

مان نے اُس کا ہاتھ کھینچا جب وہ اک جھٹکے سے مائم کی گود میں آ بیٹھی یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کے روحا سمجھنے سے قاصر تھی اُس کا سر مائم کے سینے پر آ لگا تھا جب روحا نے تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ چہرہ اٹھائے اوپر دیکھا جہاں مائم مسکراتا اُسے ہی دیکھ رہا تھا

گرنے کے ڈر سے روحا نے مائم کا کندھا تھاما جب کے مائم اُس کے گرد
حصار بناتا اب مکمل اُسے اپنی گود میں لیے بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا جو شرم سے
پلکے نہیں اٹھا پا رہی تھی اُس کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی آواز مائم سن سکتا تھا
کچھ دیر کی خاموشی رہی مائم ایسے ہی اُس کا شرم سے بھرا معصوم چہرہ دیکھتا
رہا پھر اُس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھے اُس کا چہرہ اوپر اٹھایا
روحا کی پلکے لزر رہی تھی مائم نے لب عقیدت سے اُس کی پیشانی پر رکھے
جب دونوں نے آنکھیں بند کی تھی
کچھ دیر بعد مائم نے پیچھے ہوئے اپنی پیشانی اُس کی پیشانی کے ساتھ جوڑی
دونوں کی آنکھیں بند تھی مائم کے دل میں اچانک کچھ عجیب سا ہو رہا تھا
جب کے روحا کی تیز سانسیں مائم کے چہرے پر پڑھ رہی تھی
مان جائے آپ!!! مائم کی گھمبیر آواز وہاں گونجی
جب روحا نے ہلکے سے اپنی آنکھیں کھول مان کو دیکھ جس کی آنکھیں اب
بھی بند تھی

نہیں!!روحانے نفی میں سر ہلایا

روحا!!مائم نے بیچارگی سے اُسے پُکارا

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا روحا مانیگی کیسے؟؟؟

مان آئسکریم کھلائے آپ پھر مانو نگی روحانے ادا سے کہا

بس اتنی سی بات؟؟؟پہلے بتادیتی آپ میں کب کی ناراضگی دور کر دیتا

!! آجائے کچن میں چلتے ہے کیونکہ اس ٹائم باہر جانے سے تو رہے

اوکے مان روحا جلدی سے بولتی مان کی گود سے اٹھنے لگی اس کی سانسیں

!!اب تک بے ترتیب تھی اک عجیب سا احساس تھا اج

اُسے اٹھتا دیکھ مائم نے اُس کی کلائی تھامتے اُسے روکا جب روحانے مان کو

سوالیہ نظروں سے دیکھا

تعریف نہیں سنینگی آپ اپنی؟مائم مسکرایا تھا

جب روحا کو یاد آیا وہ تو اس بات پر ناراض تھی مان سے

مان میں آپ سے اس بات پر ناراض ہُوں ہٹے اچانک روحا غصے سے کہتی واپس اٹھنے لگی جب مائم نے پھر روکا

یار وہی تو کرنے لگا ہوں ! ! ! ! مائم نے اُس کے چہرے پر اتی لٹ پیچھے کرتے کہا

ٹھک ہے بتائے کیسی لگ رہی ہوں میں ! ! روحا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اب سننے کیلئے تیار تھی اپنی تعریف

بلکل اپنے مان کی لگ رہی ہیں آپ ! ! مائم اُس کے معصوم چہرے پر نظریں جمائے بولا جب روحا نے شرما کر مان کو دیکھا اُسے شرماتا دیکھ مائم کو پتہ لگ چکا تھا کے وہ اب ناراض نہیں ہے

مان یہ دیکھے میں نے میکپ بھی کروایا تھا اپی سے روحا اپنے چہرے پر اشارہ کرتی بولی

بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ ! ! مان مسکرا کر بولا

مان آپ نے دیر کردی تعریف میں اب دیکھے میرا بلش بھی ہٹ گیا روحا کی ناراضگی پھر سے شروع ہوئی تھی

ارے کوئی بات نہیں میں لگا دیتا ہوں بلش ! ! مان نے اُس کے پھلے ہوئے گال دیکھ بمشکل مسکراہٹ دبای تھی

میرے پاس میکپ نہیں ہے اپی کا تھا وہ اُن کے کمرے میں ہیں روحا نے دیوار پر نظریں جمائے غصے سے کہا

میکپ کی ضرورت کس کو ہے ؟ مان نے اُس کا چہرہ گھما کر اپنی طرف کیا بلش لگانے کیلئے بلش کی ضرورت ہوتی ہے مان آپ بھی نہ بلکل نہیں پتہ آپ کو روحا مان کو دیکھ بولی

نہیں ہوتی ضرورت نیچرل بلش بھی ہوتا ہے ! ! مان نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا

سچ میں ؟ ؟ پھر کیسے آئیگا وہ میرے چکس پر ؟ ؟ روحا اپنے ہاتھ اپنے گال پر رکھے اشارہ کرتے بولی

میں لاتا ہوں نہ مائم نے اُس کے گال سے ہاتھ ہٹاتے اپنے لب اُس کے گال
پر رکھے شدت سے گال کو چومتے مائم نے دوسرے گال پر بھی لب رکھ چُوما
پھر کچھ دیر بعد پیچھے ہوتا روحا کو دیکھا جس کے گال ٹماٹر کی طرح سرخ تھے
مائم اُس کے لال ٹماٹر ہوتے گال دیکھ گہرا مسکرایا
آجائے دکھاوں آپ کا بلش مائم نے اُسے کھڑا کیا پھر دونوں شیشے کے
سامنے آ کھڑے ہوئے
مائم نے روحا کا رخ شیشے کی جانب کیا پھر خود بھی اُس کی پشت کے پیچھے کھڑا
ہوتا شیشے میں دیکھنے لگا

See your natural Blush

مائم نے اُس کے گال پر اشارہ کرتے کہا جب روحا نے پلکیں اٹھا کر شیشے میں
خود کو دیکھا جو اس وقت انار کی طرح لال ہو رہی تھی
روحا کے چہرے پر شرملی سی مسکراہٹ آئی تھی
چلے۔۔۔مائم نے اُسے شیشے میں دیکھ کہا

ک۔ کہا؟؟؟ روحا نے جواباً پوچھا

آئسکریم کھانے کچن میں مائم نے یاد دلایا

اوہاں جی چلے روحا فوراً خوش ہوتی بولی آئسکریم کا نام سن اُس کی شرم پانی لینے چلی گئی تھی لیکن گال اب تک سرخ تھے

اوکے !! مان بھی مسکرایا جب وہ دونوں روحا کے کمرے سے باہر نکلتے کچن کی جانب بڑھے تھے

خاموشی سے دونوں نے کچن تک کا راستہ تے کیا

مان میں تین کھاؤنگی۔۔۔ روحا نے فوراً فرمائش کی

بلکل نہیں سردی ہے مان نے نفی میں سر ہلایا جب روحا نے چہرے کے زاویے بگاڑے

یہ لیں !!!! مان نے ایسکریم اُس کی جانب بڑھائی

مان آپ نہیں کھائینگے ؟؟؟

نہیں !! مان نے نفی میں سر ہلایا

پکا؟؟؟؟

!!!جی پکا

اوکے روحا کہتی اب شیلف سے ٹیک لگاے مزے سے آئسکریم کھانے لگی

جب کے سامنے والے شیلف پر مائم کھڑا دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھا مسکرا اور اُسے ہی دیکھ رہا تھا جو بچوں کی طرح آئسکریم کا صفایا کر رہی تھی قریب بیس منٹ بعد روحا کی آئسکریم ختم ہوئی اُس نے بڑی بڑی آنکھوں سے مان کو دیکھا

جواب تک شیلف سے ٹیک لگاے اُسے دیکھ رہا تھا

مان مجھے اور کھانی ہے روحا اُداسی سے بولی

بلکل نہیں!!آپ کو سردی لگ جائیگی ویسے ہی پیپرز ہے تین چار دنوں بعد چلے اب مان نے سختی سے انکاری کی

اوکے مان۔۔روحا مان کو دیکھتی بولی جب کے اُس کے فوراً مان جانے پر مان کو حیرت ہوئی تھی وہ توزد کرتی رہتی تھی

چلے آجائے مائم نے کچن سے نکلنے کا اشارہ کیا جب دونوں کچن سے نکلے

چلے سو جاے آپ جا کر رات بہت ہو گئی کل صبح کالج جانا ہے ! ! مان نے

گھڑی میں وقت دیکھتے کہا

کیا مان میں کل بھی کالج جاؤ نگی ؟؟؟ روحا کو صدمہ ہوا

بلکل کل کیا ہے ؟؟؟

مان کل تو کچھ نہیں لیکن اج میرا نکاح ہوا ہے روحا نے معلومات میں اضافہ

کیا

اج ہو گیا وہ لیکن روحا آپ کے پیپرز میں مجھے کوئی لاپرواہی نہیں چاہیئے

جائے شاباش سو جائے صبح اٹھ کر کالج جانا ہے اوکے ؟؟؟ مان سنجیدگی سے

بولا

اوکے مان ! ! مان کے سنجیدگی سے کہنے پر روحا فوراً بات مان جایا کرتی تھی

چلے شاباش جائے کمرے میں سو جائے مان نے اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا جب روحا مسکراتی اسباب میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی پیچھے مائم بھی اسے جاتا دیکھ اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا مائم اُس کی پڑھائی کو لے کر بلکل بھی لاپرواہی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ روحا کو آگے پڑھانے کا ارادہ رکھتا تھا !!!

اک اور حسین صبح کا آغاز ہوا اج سے ابرش کی یونیورسٹی بھی شروع تھی اُس نے یونیورسٹی جانا تھا لیکن رات میں وہ بہت تھک گئی تھی اسلئے وہ سوچو میں اُلجھی ہوئی تھی کے جائے یا نا جائے دوسری طرف روحا بھی کالج جانے کیلئے اٹھ تو گئی تھی لیکن نیند کی خمارِ بہت زدہ تھی مان نے اُسے فون کر کے جگایا تھا ورنہ روحا نے سوتے رہنا تھا !!

سوچتے سوچتے اخر ابرش اس فیصلے پر پہنچی کے وہ یونیورسیٹی جائیگی اسلئے اک نظر برابر میں سوتی میرب کو دیکھ وہ اٹھی اور ریڈی ہونے واشروم میں بند ہوئی

کچھ ہی دیر میں وہ گھٹنوں تک اتے ٹاپ کے ساتھ کیپری پہنے باہر ائی تھی
بالوں کا جوڑا بنائیں دوپٹے لیے وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی
جہاں میر سامنے سعد سے کچھ بات کرتا ابرش کو دکھائی دیا ابرش اک نظر
دیکھتی اب وہی پاس رکھی ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ چکی تھی
عالیہ بی ناشتا دے دیں وہ نیند سے بوجھل آواز میں بولی اُسے شدید نیند آرہی
تھی وہ اپنا اک ہاتھ اپنے گال پر ٹکائے خود کا چہرہ گرنے سے بچا رہی تھی اج
یونیورسٹی میں کافی چھٹیوں کے بعد پہلا دن تھا اسلئے وہ آف نہیں کرنا چاہتی
تھی
اُس کی آواز پر میر اور سعد نے بھی مڑ کر اسے دیکھا تھا جو اک ہاتھ گال پر
رکھے جھولتی ہوئی بیٹھی تھی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی
ہاں بیٹا لائی ! ! ! اندر سے عالیہ بی کی آواز آئی
میر اُسے اس قدر نیند میں دیکھتا آگے اُس کی جانب ایا اور بغور اُس کا نیند سے
بھرا چہرہ دیکھنے لگا

اگر نیند ارہی ہے تو کمرے میں جا کر سو جاؤنا! ! میر کی آواز پر وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی پھر اپنی آنکھیں رگڑتی نیند بھگانے کی کوشش کرنے لگی

مجھے یونیورسٹی جانا ہے اسلئے سو نہیں سکتی وہ کہتی سیدھا بیٹھی

تو آج جانا ضروری تو نہیں میر اُسے دیکھ بولا

ضروری ہے اتنے دِن بعد کھلی ہے میری یونیورسٹی ابرش بڑی سنجیدگی سے جواب دے رہی تھی

میر بیٹا آپ کی کافی عالیہ بی نے میر کے آگے کافی بڑھائی جسے میر تھام چکا تھا

عالیہ بی میر ناشتا ابرش اُنہیں دیکھ اُداسی سے بولی

بنا رہی ہوں بیٹا تھوڑا انتظار کر لو وہ اُس کے سر پر ہاتھ رکھتی واپس کچن کا رخ لے رہی تھی

رہنے دیں عالیہ بی دیر ہو رہی ہے مجھے میں آ کر کھا لونگی ابرش گھڑی میں وقت دیکھتی کھڑی ہوتے اپنا بیگ اٹھانے لگی

بیٹھو واپس۔۔ میر کی آواز پر اُس کی حل چل رکی تھی

کیوں؟؟ابرش ناسمجھی سے بولی

کیونکہ تُم ناشتا کیے بغیر کہی نہیں جا رہی ہو واپس بیٹھ جاؤ جیسے اٹھی تھی میر

اُسے بیٹھنے کا اشارا کرتا بولا

لیکن مجھے دیر۔۔۔ابھی وہ کہے رہی تھی جب میر نے بات کاٹی

میں بات کر لونگا تمہاری میڈم سے نہیں کہینگی کچھ بیٹھو میر کا لہجہ ہمیشہ کی

طرح اٹل ہی تھا

اک منٹ آپ کے پاس میری میڈم کا نمبر کیسے ایا؟؟ابرش تشویش سے

بولی

جب میر نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا

بچپن میں نا تمہاری میڈم اور میں ساتھ میں کنچے کھیلتے تھے میر کافی کا سپ

لیتے بولا

کیا؟؟؟ابرش چیختی ہوئی واپس کھڑی ہوئی

آہستہ بولو کیا ہو گیا؟؟میر اُس کے چیخنے پر اُسے ڈپٹتا بولا

ہ۔ہاں لیکن میری میم بہت بڑی عمر کی ہے یعنی ساٹھ سال کی اور آپ تو بس تیس سال کے ہیں تو کیسے ساتھ کھیلتے تھے کنچے ابرش کافی الجھ گئی تھی

تمہیں کس نے کہا میں تیس کا ہُوں؟؟میر نے الٹا سوال کیا

کیا مطلب آپ ہے تیس کے اس میں بتانے والی کیا بات ہے کسی کو ابرش واپس کرسی پر بیٹھتی بولی جب کے نیند اُس کی اڑ چکی تھی

تو پھر؟؟کیا جواز بنا تمہارے اُس سوال کا کے میری میم کا نمبر آپ کے پاس کیسے ایا میر نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ پوچھا

نہیں میرا جاننا ضروری ہے کے میری میم کا نمبر آپ کے پاس کیوں اور کیسے ہے؟؟ابرش تو اب مکمل سوال جواب کے موڈ میں تھی اُس کی ہمت دیکھ میر نے اُسے داد دی تھی جو پہلے ایک لفظ نہیں بول پاتی تھی اور اب سوال پر سوال کر رہی تھی

ابرش بی بی اپنے چھوٹے سے ذہن پر زور مت ڈالو شاید تم بھول رہی ہو
جس یونیورسٹی میں تُم پڑھ رہی ہو اسی یونیورسٹی سے میں بھی پڑھا ہُوں میر
گہرا سانس لیتا بولا

اوہ ہاں ابرش نے یاد انے پر کہا

جب میر موبائل نکالتا اُس میں کچھ کرنے لگا جب کے میر اب سامنے والی
کرسی پر بیٹھ چکا تھا

یہ لو بیٹا ناشتا!!عالیہ بی نے ابرش کا ناشتا اُس کے سامنے رکھا

ابرش نے ناشتا اپنی طرف کھینچا پھر بریڈ اٹھا کر کھانے لگی

میر موبائل میں مصروف تھا جب زیان دوڑ لگاتا وہاں ایا

گڈ مارننگ۔۔زیان نے اتے دونوں کو دیکھ کہا

گڈ مارننگ۔۔ابرش نے جواب دیا جب کے میر نے خونخار نظروں سے
زیان کو دیکھا

ابرش کہی جا رہی ہو تُم؟؟؟زیان اُسے دیکھ بولا

ہاں یونیورسٹی!!!ابرش ناشتا کرتی اُسے دیکھ بولی

میں تمہیں ڈراپ کر دوں؟زیان نے اگلا شوشا چھوڑا

ہ۔۔۔ابھی ابرش کہے رہی تھی جب میر نے بات کاٹی

کوئی ضرورت نہیں ہے زیان تمہیں ڈرائیور ڈراپ کر دیگا اُسے میر نے کھا

جانے والی نظروں سے زیان کو گھورا تھا نجانے میر کی آنکھوں میں زیان

کیلئے اچانک اتنی نفرت کیوں ہو رہی تھی

بھائی میں چھوڑ دیتا ہوں کوئی مسئلہ نہیں زیان اتا میر کے برابر میں بیٹھا

میں نے ابھی فارسی میں کہا؟؟میر نے لفظوں پر زور دیا جب زیان اور

ابرش نے چونک کر میر کو دیکھا

بھائی کیا ہوا آپ کو غصے میں ہیں آپ؟؟زیان ارام سے بولا

تمہیں ضرورت نہیں ہے فکر کرنے کی کے میں غصّہ ہُوں یا نہیں میر اُسے

سرد نظروں سے دیکھتا اب سیدھا ہوئے موبائل میں مصروف ہوا جب

زیان اور ابرش نے اک دوسرے کو دیکھا

اُنہیں سمجھ نہیں آرہا تھا ہو کیا رہا تھا زیان اٹھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا

میر کیا کر رہے ہیں آپ زیان چلے گئے دیکھے ! ! اُسے جاتا دیکھ ابرش اک نظر میر کو دیکھتی پھر زیان کی پشت دیکھ بول

میری بلا سے بھاڑ میں جائے اور تُم میری اک بات کان کھول کر سن لو اس بندے سے دور رہو تم ! میر کا لہجہ انتہا کا سخت تھا میر کا اس قدر سخت لہجہ ابرش کافی دنوں بعد دیکھ رہی تھی

اُسے اچانک میر کا بدلتا غصّا سمجھ نہ ایا

کیوں ؟؟ میرے کزن ہے وہ میں کیوں دور رہوں ابرش کھڑی ہوتی بولی

جب میر نے کھڑے ہوتے اک ہی جست میں اُس تک کا راستہ طے کیے اُس کا بازو تھامتے اپنی جانب کھینچا

اہ۔۔۔ میر کی سخت گرفت اپنے بازو پر محسوس کرتی ابرش نے میر کو دیکھا

میری بات یاد رکھو ابرش زیان سے دور رہو مجھے تُم اُس کے نزدیک نہیں چاہیئے ہو!! میر نے اُس کا بازو اپنی جانب کیے اُس کے چہرے پر سرد لہجے میں کہا

چھوڑیں میر!!! ابرش نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی

تمہیں سمجھ کیوں نہیں اتی تُم کیوں مجھے غصّہ دلاتی ہو میر نے جھٹکے سے اُس کا بازو چھوڑا اور اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی جو مشکل ہو رہا تھا

آخر چاہتے کیا ہے آپ؟؟؟ ابرش کی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی نم ہوئی تھی

میں کچھ نہیں چاہتا سوائے اتنا کے تُم زیان سے دور رہو میر سرد آنکھیں اُس کے چہرے پر گاڑے بولا

ابرش کو اچانک میر کا یہ بدلتا رویہ سمجھ نہیں آیا کیونکہ پچھلے دنوں بھی ابرش جب زیان کے ساتھ ہوتی تھی تو میر کچھ نہیں کہتا تھا پھر اج اچانک ایسا ہوا کیا تھا؟؟؟

آپ کو کیا مسئلہ ہے؟؟؟ میں کسی کے بھی قریب رہوں ابرش نے اک قدم پیچھے لیتے کہا ابرش واقعی مضبوط ہو چکی تھی اب وہ میر کے سامنے بول سکتی تھی

ابرش میرا دماغ خراب مت کرو خود کیلئے مسئلے مت کھڑے کرو میں غصے میں اپنا آپ بھی نہیں دیکھتا مت دلاؤ غصّہ میر نے بہت مشکل سے اپنا غصّہ ضبط کیا تھا میر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ زیان کو شوٹ کر دے

میر کی آنکھوں میں وحشت دیکھ ابرش نے خاموش ہونا بہتر سمجھا جتنا وہ بول سکتی تھی اُس نے بہت اچھی طرح کہا ابھی مزید وہ کچھ کہتی کے میر بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

جب پیچھے ابرش بھی میر کی جاتی پشت کو دیکھ اب اپنا بیگ اٹھائے باہر نکلی آجائے میم۔۔ جہاں سعد کھڑا گاڑی کا دروازہ کھولیں اُسے بول رہا تھا

اج سے پہلے ابرش نے سعد کو یہ کام صرف میر کیلئے کرتے دیکھا تھا

سعد بھائی آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا میرے لیے ! ! اُسے دروازہ کھولے دیکھ بولی

کیونکہ اج سے میں آپ کو چھوڑنے اور لینے ایا کرونگا سعد اُسے دیکھ بولا

لیکن سعد بھائی، ! ! ! ! مطلب اج سے پہلے تو ایسا نہیں ہوا ابرش کافی اُلجھی ہوئی تھی

میر سر کا آرڈر ہے میم آپ بیٹھ جائے پلز۔۔ سعد نے نظریں جھکائے کہا

جب ابرش گہرا سانس لیتی بیٹھی

جب سعد بھی گھومتا گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی اپنی منزل کو روا ہوئی

پیچھے اک اور گارڈز کی گاڑی تھی ابرش کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اچانک اج ! ! ہو کیا رہا ہیں

مان پلز چھٹی کرنے دیں آپ اج ! ! روحا مان کے کمرے میں داخل ہوتی بڑی نیند کی خمارِ میں بولی

روحا آکر سو جانا میری جان ابھی کالج جانا ہے مائم جواے لی ڈی میں نیوز دیکھ رہا تھا روحا کو بوجھل سا بیڈ پر بیٹھے دیکھ بولا

مان میں تھک گئی ہُوں ! ! روحا نے مان کو دیکھا جب مان نے گہرا سانس لیا

روحا میں فریش ہو کر آرہا ہوں میں آپ کو ڈراپ کرونگا کالج اور آپ جائینگی ۔۔مائم بلکل نہیں چاہتا تھا وہ پیپرز میں کمزور پڑھ جائے اور پھر اُس کی میڈم کمپلین کرتی پھیرے خاص کر مائم اپنی روحا کو پیچھے نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ پڑھ لکھ کر آگے بڑھے ! !

کچھ ہی دیر میں سعد ابرش کو یونیورسٹی ڈراپ کیے گھر کیلئے نکل چکا تھا جب کے گارڈز کی گاڑی وہی باہر تھی جنہوں نے سیکیورٹی کیلئے ہونا تھا ! !

سعد گھر میں داخل ہوا اج اُسے تین دن بعد منال نظر آئی تھی جو کچن کی جانب جا رہی تھی ابھی اُسے گیے اک دو منٹ ہی ہوئے تھے جب سعد کو کچن سے چیخنے کی آوازیں انے لگی سعد اندر کی جانب بڑھا کچن میں جاتے

دیکھا جہاں سامنے منال عالیہ بی پر چیخ رہی تھی اور وہ نظریں جھکائے سن رہی تھی

یہ دیکھ سعد کے تصورات بگڑے تھے سعد غصے سے آگے ایا

کیا بتمزی ہے یہ کیسے بات کر رہی ہو تُم اُن سے۔۔ سعد نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا جب منال نے غصے سے سعد کو دیکھا

تُم کون ہوتے ہو یہ بکواس کرنے والے ؟؟؟ ہمیشہ کی طرح اپنی کڑوی زبان میں منال بولی

تمہارے اندر تمیز نام کی چیز ہے ؟؟ مجھ سے تو بد تمیزی کرتی تھی اور اب تُم نے بڑوں کا لحاظ بھی کھو دیا عمر دیکھوں اُن کی اور اپنی ! ! ! بیٹیوں کی عمر کی ہو اور ان پر ایسے چیخ رہی ہو سعد بھی کافی غصے میں تھا

اوہ اپنا یہ گیان اپنے پاس رکھو سمجھے معمولی دو ٹکے کے تُم نوکر مجھے تمیز سکھاؤ گے ؟؟ منال غصے سے چیخی

آواز نیچے سعد بھی دھاڑا

تُم نیچے رکھو اپنی اواز اور فضول بولنے کی کوشش مت کرنا منال انگلی سے اُسے دھمکی دیتے بولی

بکواس تُم بند کرو اپنی اب کس حق سے تُم یہ اب بول ہو مائم سر سے تمہاری شادی ہونی تھی؟؟ نہیں ہوئی اب تو گڑیا سے ہو گئی پھر کیوں ہو تُم اس گھر میں؟؟ سعد بھی اج صحیح غصے میں تھا

جب کے اُس کی بات پر منال کی آنکھوں میں پھر سے بدلے کی آگ جلنے لگی تھی

آنکھوں میں خون اترا تھا

منال نے تھپڑ مارنے کیلئے ہاتھ اٹھایا وہ سعد کو تھپڑ مارنے لگی تھی جب اُس کا ہاتھ ہوا میں سعد نے روکا سعد اُس کا ہاتھ تھام چکا تھا جو اُس کے چہرے پر رسید ہونے والا تھا

یہ غلطی مت کرنا۔۔ سعد نے طاقت سے اُس کا ہاتھ نیچے کیا اک درد کی لہر منال کے بازو میں دوڑی تھی

جب کے عالیہ بی مسلسل دونوں کو خاموش کرانے کی کوشش کر رہی تھی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ روکنے کی منال اپنا ہاتھ چھڑواتی چیخی

جب شور کی اواز پر صائمہ بیگم کچن میں داخل ہوئی

کیا ہو رہا ہے یہ ؟؟؟اُن کی آواز پر سب پیچھے مڑے

منال اور سعد کا چہرہ غصے سے سرخ تھا جب کے عالیہ بی کے چہرے پر

پریشانی تھی

سعد بنا کچھ بولے بڑے بڑے قدم لیتا کچن سے باہر نکلا جب منال بھی بنا

کچھ کہے کچن سے نکلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکی تھی

بچوں کو کیا ہوا عالیہ ؟؟صائمہ بیگم بھی کافی اُلجھی ہوئی تھی یہ سب دیکھ

عالیہ بی نے ساری بات صائمہ بیگم کو بتائی اُنہیں تو یقین نہ ایا کے منال اُن

!! کی بھانجی اتنی زدہ بد تمیز بھی ہو سکتی ہے

سعد غصے سے چلتا اوپر کی جانب بڑھا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ منال کے دو کھینچ کر لگاے لیکن کیونکہ عورت پر ہاتھ اٹھانا مردانگی کا نچلا حصہ تھا اور سعد وہاں کبھی نہیں جا سکتا تھا

سعد نے اوپر جاتے میر کے کمرے کا دروازہ نوک کیا جب میر نے انے کی اجازت دی

سعد اندر داخل ہوا میر صوفے پر بیٹھا تھا میر نے سعد کا غصے سے بھرا چہرہ بغور دیکھا تھا

کیا ہوا؟؟؟ میر نے بیٹھے بیٹھے ہی مختصر سوال کیا اشارہ اُس کے غصے سے طرف تھا

سر میں تنگ آ گیا ہوں اُس منال سے نہایت بتمز ہے لہٰذ نہیں ہے ! ! سعد نظریں جھکائے دھیمی آواز میں بولا

ہوا کیا ہے ؟؟

سر وہ عالیہ بی سے بتمیزی کر رہی تھی اُن پر چیخ رہی تھی میں نے جا کے روکا
!!! تو الٹا بتمیزی

منال نے عالیہ بی سے بتمیزی کی؟

جی سر!! سعد نے اسباب میں سر ہلایا میر کو بھی یقین نہ ایا کیونکہ منال اُن سب کے سامنے بڑی ادب اور عزت والی بن کے اتی تھی یا یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کے وہ میر کی عزت دلو جان سے کرتی تھی میر کو لے کر اُس کا بھائی والا
!!! پیار جھوٹا نہیں تھا اُس کی زندگی میں میر بہت اہمیت تھا

!! اچھا میں کرو نگا بات

سعد بیٹھو اِدھر میر نے سامنے بیٹھنے کا اشارا کیا جس پر سعد خاموشی سے بیٹھا اور میر کے بولنے کا انتظار کرنے لگا

سعد تمہیں یاد ہے اب سے کچھ دنوں پہلے اسمگلنگ کیس سنائی میں آرہے تھے؟؟ میر کی گھمبیر آواز سعد کے کانوں سے ٹکرائی

یس سر جو کیس ایلف دیکھ رہی تھی؟

ہاں وہی!!! کیس کرنے کے چکر میں وہ خود کیڈ نیپ ہو گئی میر صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے بولا نظریں سامنے مرکوز تھی

جب کے میر کی بات پر سعد نے حیرت سے اوپر دیکھا جیسے اُسے یقین نہ ایا ہو!!

اور جواُس دن مجھ پر اٹیک ہوا تھا وہ اسمگلنگ کے پیچھے ماسٹر مائنڈ نے ہی بھیجے تھے!!!

سر اگر میں غلط نہیں تو اسلئے اُس نے آپ پر حملا کرایہ تھا کیونکہ اُسے پتہ تھا اگر یہ کیس آپ نے دیکھا تواُن میں سے ایک بھی نہیں بچے گا!! سعد فخر سے بولا

رائٹ وہ جانتا تھا اب یہ کیس میں دیکھوں گا تو اک ایک کو اُن کے بل سے نکال کر اوپر پہنچاونگا بس اسلئے اُس دن مجھے مارنے کیلئے بھیجا گیا تھا

سر ایلف نے خود پیچھے لگ کر وہ کیس لیا تھا ورنہ آپ تو کسی اور کو دے رہے تھے!!

Exactly !!,

ایلف کو تو بعد میں دیکھتا ہوں میں فحال ابھی ایلف اُن کے پاس ہے اور یہ گینگ کوئی چھوٹی نہیں ہے !! جس نے مجھ پر حملا کرنے کی کوشش کی اس سے پتہ چلتا ہے کے اس کے پیچھے کا ماسٹر مائنڈ بہت بڑا جگرا رکھتا ہے

اس کا مطلب اب ہو گا برابری کا مقابلہ میر مسکراتا صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا

۔اک کام کرو شام میں چھے بجے سب کو انڈر کاؤنٹر انے کا بولو

اوکے سر !!! سعد اسباب میں سر ہلاتا اب کمرے سے نکل چکا تھا جب کے !! پیچھے میر صوفے کی پشت پر سر رکھے آنکھیں مند چکا تھا

مائم فریش ہو کر جیسے چیننگ روم سے نکلا سامنے کا منظر دیکھ مائم نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما

کیونکہ سامنے روحا سکون سے بیڈ پر اپنے اوپر کمفیرٹر لیے سکون سے سو رہی تھی

اُس کی گہری سانسیں بتا رہی تھی وہ بہت گہری نیند میں ہے

مائم چلتا ہوا قریب جا کھڑا ہوا جہاں وہ مان کا تکیا خود میں بھینچے سکون سے سونے کا مشغلہ فرما رہی تھی

اُس کا معصوم چہرہ سوتے ہوئے مزید معصومیت برسا رہا تھا مائم کو بے وقت اس پر ٹوٹ کر پیار آیا مائم نے مسکراتے جھک کر اُس کی پیشانی پر لب رکھے

پھر کمفرٹر اُس کے اوپر ٹھک کرتے خود اپنے کمرے سے نکل گیا

کیونکہ روحا کی تو آج چھٹی ہو چکی تھی مائم نے بھی آج سے آفس جانا تھا اسلئے وہ آفس کیلئے نکل رہا تھا مائم کو سارا کچھ سعد اُس کے آفس کے بارے میں بتا چکا تھا

کیونکہ کافی دنوں سے مائم نہیں جا پایا تھا لیکن اب میر کے آرڈر پر سعد کل مائم کو اُس کے بڑے الشان آفس لے کر گیا تھا جہاں سب کام ڈسپلن سے

ہو رہا تھا کیونکہ میر نے سارا وہاں کا کام عنایہ مائم کی مینجر کو سونپا تھا عنایہ کو سب سمجھا دیا تھا اسلئے آفس بلکل پرفیکٹ چل رہا تھا

مائم بھی ہر چیز اک بار دیکھنے میں سمجھ چکا تھا

مائم نے گاڑی اپنے آفس کی جانب بڑھائی آدھے گھنٹے کے فاصلے کے بعد مائم کا آفس پوہوچ چکا تھا

مائم گاڑی سے نکلتا آفس میں داخل ہوا وہاں سب اپلوئز اپنے سر کو دیکھ خوشی سے جھوم اٹھے تھے مائم کے بغیر کسی کا کام میں دل نہیں لگ رہا تھا

مائم کا آفس حد سے زدہ بڑا تھا پاکستان کے ٹاپ 5 بزنس مین میں مائم سکندر کا نام پہلے نمبر پر آتا تھا

!!السلام علیکم سر

!! السلام علیکم سر

مائم جیسے داخل ہوا ہر طرف سے سلام کی آوازے انے لگی مائم تھری پیس سوٹ میں ملبوس وائٹ شرٹ اندر جب کے اوپر بلیک کاٹ اور بلیک ہی پینٹ میں آنکھوں پر چشمے لگاے بالوں کو سیٹ کیے اندر داخل ہوا تھا

مائم نے سب کو دیکھ سلام کا جواب دیتے چشمہ اتارا

سب کے چہرے خوشی سے کھل رہے تھے

سر کیسے ہیں آپ ! ! سب آگے آئے

Alhamdullilah I am fine !!

سر یہ آپ کے لیے اپلوئیز نے پھلوں کے بڑے بڑے خوبصورت گلدستے مائم کی جانب بڑھائے

Thank you !!

مائم نے مسکرا کر اُنہیں تھاما پھر پیچھے لڑکے کو تھمایا جو وہ تھام کر اندر رکھ چکا تھا

مائم بھی سب ایمپلوئیز سے بات کرتا کچھ دیر میں اب اپنے آفس روم میں داخل ہو چکا تھا مائم اپنے بڑے الشان روم کا دروازہ کھولا جہاں ہر طرف مائم کی تصویریں لگی تھی آفس دیکھ مائم کے ذہن میں کچھ چلنے لگا مائم نے آنکھیں بند کی لیکن جو بھی یاد آرہا تھا وہ آنکھوں کے سامنے دھندلا تھا اپنے سر میں درد ہوتے دیکھ مائم نے آنکھیں کھول دھیان دوسری جانب کیا پھر کرسی پر جا کے بیٹھا

Sir may I come in!!

عنایہ نے دروازہ نوک کیا جب مائم نے اندر انے کی اجازت دی مائم کی یادداشت جانے کا عنایہ کو پتہ تھا باکی کسی کو نہیں بتایا گیا تھا بس یہ بتا گیا تھا کے مائم کی طبیعت نہیں ٹھک !!

سر شاہ میر سر نے مجھے بولا تھا سب سنبھالنے کو میں نے برابر سارا کام کیا ہے کوئی غلطی کی گنجائش نہیں چھوڑی یہ ساری فائلز اس دوران کی ہے جب آپ آفس نہیں ارہے تھے عنایہ نے فائلز ٹیبل پر رکھتے کہا

good and thanks !!

سر یہ تو میرا فرض ہے شرمندہ نا کریں وہ مسکرائی

بیٹھے آپ!! مائم نے بیٹھنے کا اشارہ کیا جب وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھی

بھی دینا تھا!! عنایہ مائم کو دیکھ بولی invitation سر مجھے آپ کو

کس چیز کا!! مائم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

سر اک ماہ بعد میری شادی ہے۔۔۔ عنایہ مسکرا کر بولی

Mashallah congratulations miss Anaya

!!

مائم بھی مسکرایا تھا

Thank you so much sir !!

سر اگر آپ برا نا مانے تو میں اک سوال کر لوں؟؟؟ عنایہ تھوڑا ہچکچاتے

ہوئی بولی

Yeah sure say !!

سر آپ کی بھی شادی ہو رہی ہے ؟؟ میں نے سنا ہے سوری اگر آپ کو برا لگے آپ کی پرسنل لائف ہے لیکن میں بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی ! ! عنایہ کہتی پھر خود شرمندہ ہونے لگی

ارے اس میں اتنا پریشان ہو کر پوچھنے والی کوئی بات نہیں ہے آپ سب بھی میری فیملی ہے بلکل ٹھک سنا ہے آپ نے دس بارہ دنوں بعد شادی ہے میری کہتے ہوئے مائم کے ذہن میں روحا کا چہرہ ایا تھا جسے سوچ وہ گہرا مسکرایا

Wow Nice Mashallah I am very happy sir

عنایہ خوشی سے بولی

Infect !!

میرا نکاح ہو چکا ہے کل مائم نے یاد انے پر بتایا

O my god really ??

عنایہ خوشی سے بولی جب مائم نے اسباب میں سر ہلایا

سر کیا آپ اپنی وائف کی پکچر دکھائیں گے آپ کی وائف دیکھنے کا مجھے بہت

!! بے صبری سے انتظار ہے

اُس کی خوشی دیکھ مائم نے اپنا موبائل کھولتے کل نکاح میں لی گئی پکچر اُس

کے سامنے کی

Ohh Mashallah so cute

سر آپ کی وائف بہت پیاری ہے ماشاءاللہ عنایہ کے چہرے پر خوشی واضح

تھی

یہ تو ہے !! مائم روحا کا سوچ گہرا مسکرا رہا تھا

!! آپ نے لازمی انا ہے ہماری شادی میں

!!!!! جی سر میں ضرور آؤنگی عنایہ نے ضرور شور سے کہا تھا

دوسری جانب پورا دن یونیورسٹی میں ابرش کا سوچتے سوچتے گزرا تھا کہ یہ

سب ہو کیا رہا تھا

!!میر تواُس کی سمجھ سے باہر تھامیر کو سمجھناواقعی عام بات نہیں تھی

روحا کی آنکھ دوپہر بارہ بجے کھلی تھی اُس نے کچھ دیر غائب دماغی سے اِدھر اُدھر دیکھا

پھر اٹھ کر بیٹھی اپنی آنکھیں مسلتے اُس نے ادھر اُدھر دیکھا وہ یونیفارم میں ملبوس تھی

اوہ نو میں سو گئی تھی؟؟ وہ بھی مان کے کمرے میں اور مان نے بولا تھا لازمی کالج جانا ہے اب وہ تو ناراض ہو گئے ہونگے اٹھتے ہی ساری سوچے بے وقت اُس کے ذہن میں آرہی تھی

اُس نے بیگ سے اپنا فون نکالا اور مان کو کول ملای

مائم جو ابھی اک میٹنگ سے فری ہو کر آفس میں اتا کرسی پر بیٹھا ہی تھا فون بجنے کی آواز پر فون اٹھا کر سامنے کیا سامنے روحا کا نام جگمگاتا دیکھ مائم کے چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

مائم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے فون کان سے لگایا

السلام علیکم۔۔روحانے سلام کیا

وعلیکم السلام اٹھ گیا میرا بے بی؟؟مائم گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

جب کے دوسری جانب مان کے اس طرح کہنے پر روحا کو اپنا پرانا مان نظر ایا

!! تھا وہ بھی تو اُسے میرا بچا پکارتا تھا

جی مان ابھی اٹھی ہُوں آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟؟روحانے اُداسی سے

پوچھا

نہیں میں کیوں ناراض ہونگا آپ سے؟؟؟

!! وہ۔وہ میں کالج نہیں گئی نا اور سو گئی وہ بھی آپ کے کمرے میں

کوئی بات نہیں لیکن روحا تین دن بعد آپ کے پیپرز ہے!!اب اور کوئی

چھٹی نہیں اوکے؟؟مان فوراً سنجیدہ ہوا تھا

جی مان پکا اب نہیں کرونگی چھٹی روحا فوراً بولی

!! گڈ چلے اٹھے فریش ہو کر بریک فاسٹ کر لیں

اوکے مان لیکن آپ کہاہے؟؟؟

!! میں آفس ہُوں

کیامان آپ آفس گئے ہے روحاخوشی سے چیخِ

ہاں جی اُس کی چہچی اواز سن مان مسکرایا

مان کب تک آئینگے آپ؟؟؟

میں شام تک اجاونگا۔۔۔!!مان نے اک فائل کھولتے ہوئے کہا

اوکے مان میں انتظار کرونگی آپ کااور روحا کہتے کہتے رکی

جی اور؟؟اُس کے رکنے پر مائم بولا

مان آپ میرا اک کام کرینگے!!روحانہائت دھیمی اواز میں بولی

جی بولیں!!مان کی نظریں فائلز پر تھی

مان وعدہ کریں منع نہیں کرینگے!!روحانے پہلے وعدہ لیا

روحا اگر بات ماننے والی ہوئی تو ضرور!!مائم جانتا تھا کوئی نا قابلِ قبول

بات

ہی ہو گی جو روحا وعدہ لے رہی ہے

نہیں مان آپ پہلے وعدہ کریں بہت ضروری بات ہے آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ؟؟روحا نے منہ پھلایا

اچھا بتائے ! ! کیا بات ہے ؟مائم نے فائل چھوڑتے اب واپس اپنا چہرہ کرسی کی پشت سے ٹکایا

مان اتے ہوئے ناپانچ آئسکریم لے آیئے گا روحا نے خوشی سے چہک کر کہا

اُف خدایا آپ کی آئسکریم مان نے گہرا سانس بھرا

روحا اتنی آئسکریم نہیں کھاتے سردیوں میں پھر طبیعت خراب ہو جاتی ہے

مائم نے سمجھانے والے انداز میں کہا

مان کچھ نہیں ہوتا میں ایڈجسٹ کر لونگی نا ! ! روحا ضدی لہجے میں بولی

مان پلز ! ! ! مان کو خاموش دیکھ وہ بولی

او کے لے آؤنگا ! ! اخر مائم کو ماننا پڑا

ہائے تھینک یو مان آپ بہت اچھے ہے اے لو یو اللہ حافظ روحا خوشی سے کہتی فون بند کر چکی تھی

جب کے روحا کے آخری لفظوں پر مان اب بند فون کو حیرت اور خوشی
دونوں کے ملے جھلے تصورات میں دیکھ رہا تھا
!! پھر کچھ لمحے بعد اُس کی بات پر گہرا مسکرایا
روحا جلدی سے اٹھی اور مائم کے کمرے سے نکلی جب سامنے منال کی نظر
اُس پر پڑی روحا کو مائم کے کمرے سے نکلتا دیکھ منال کے تن بدن میں آگ
لگی تھی
روحا نے نظریں اٹھائی سامنے منال کو اپنی طرف اتا دیکھ وہ جی جان سے
کانپی تھی
میں سمجھتی تھی تُم چھوٹی معصوم لڑکی ہو لیکن نہیں تُم اک نہایت چالاک
لڑکی ہو میرے مائم کو پھسالیا نا؟؟ منال غصے سے اُسے دیکھتی ہوئی بولی
جب کے روحا آنکھوں میں خوف لیے منال کا خون برساتا چہرہ دیکھ رہی
تھی
ا۔اپی روحا نے کچھ بولنا چاہا

بکواس بند کرواپی کہی کی ! ! اسی دو گلی معصومیت سے تُم نے سب کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے لیکن یاد رکھنا میں تُم سے مائم کو چھین لونگی تم اپنی جیت مت سمجھنا تمہارے مقدر میں منال سے ہارنا لکھا ہے منال اُس کا بازو طاقت سے پکڑتی بولی

روحا کی آنکھوں میں تیزی سے انسوں انا شروع ہوئے

یہی انسوں تمہارا مقدر بناونگی میں بس دیکھتی جاؤ تمہارے ساتھ ہوتا کیا ہے ! !

منال نے دانت پر دانت جمائے اپنے لفظوں پر زور دیا تھا جب کے روحا کی آنکھوں میں خوف اُتر رہا تھا

وہ ملسل اپنا بازو چھڑوا رہی تھی جو منال چھوڑنے کا نام نہیں لے رہی تھی

تُم کبھی خوش نہیں رہ پاو گی روحا تُم اک نہایت چالاک اور دو گلی لڑکی ہو ارے اتنا لہذ کر لیتی کے میری اور مائم کی بات پکی تھی تمہارے اندر ذرا غیرت نہیں ائی کے تُم نے میری جگہ لے لی میرا حق لے لیا منال کی

آنکھوں میں نمی اُتری تھی وہ مائم سے محبت کرتی تھی اُس کے لیے یہ ناقابل برداشت تھا

بس دیکھتی جاؤ کچھ دن کی خوشی ہے یہ بس!! سامنے سے امنہ بیگم کو آتا دیکھ منال نے جلدی سے اُس کا بازو چھوڑا پھر تیز قدم لیتی وہاں سے نکلی روحا!! بھی اپنی ماما کو دیکھ اب اپنے انسوں صاف کرنے لگی جو کے مشکل تھا

روحا بیٹا یہاں کیوں کھڑی ہو اور اب تک یونیفارم میں اج آپ کالج نہیں گئی؟؟؟

امنہ بیگم روحا کے پاس اتی اُسے یونیفارم میں دیکھ بولی

جی ماما نیند ارہی تھی تو سو گئی تھی!! روحا مصنوعی مسکرائی

آپ کی آنکھیں لال کیوں ہو رہی ہے میری جان کیا ہوا امنہ بیگم پریشانی سے بولی

نہیں ماما کچھ نہیں ہوا ابھی سو کر اٹھی ہُوں بس اسلئے وہ مسکرا کر بولی

اچھا ٹھک ہے آجاؤ میرا بچا فریش ہو کر آؤ میں کھانا لگواتی ہُوں بھوک لگی ہے؟؟؟

امنہ بیگم اُس کے سر پر پیار کرتی بولی جس پر روحانے اسباب میں سر ہلایا

!!جب امنہ بیگم اُسے لیے مسکرا کر اگے بڑھی تھی

شام کے چھے بجنے میں پانچ منٹ باکی تھے اندھیرے میں ڈوبا اک بڑا پلیس جہاں صرف اتنی روشنی تھی کے بمشکل سب کے چہرے نظرا رہے تھے وہ جگہ حد سے زدہ بڑی تھی

سب اک مخصوص لباس میں ملبوس تھے جو پورا کالے رنگ سے بنا ٹریک سوٹ تھا سب کے چہرے اندھیرے کی وجہ سے بہت مشکل سے نظر آرہے تھے

سب آپس میں کچھ بات کر رہے تھے جب کسی کے بھاری قدموں نے وہاں کی توجہ کھینچی سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا

سب جانتے تھے کے انے والا شخص کون ہے

وہ اپنے بھاری قدم لیتا اندر داخل ہوا سب سیدھے کھڑے ہوتے خاموشی سے دیکھ رہے تھے

وہ شخص سامنے اتا کرسی پر برجمان ہوا بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک جینز کی پینٹ میں ملبوس بالوں کو سیٹ کیے وہ شخص بڑا پروقار نظر آرہا تھا

نیلی آنکھوں کے ہلکے سے اشارے پر وہاں روشنی ہوئی تھی لیکن روشنی اتنی کے اب باآسانی سب نظر ارہے تھے جب کے پوری روشنی نہیں تھی

ماحول بہت ناساز بنا ہوا تھا

بیٹھو!!!بھاری پرکشش آواز وہاں گونجی جب سب بیٹھے

السلام علیکم سر!!!سب نے سلام کیا

وعلیکم السلام!!جواب دیا گیا

اُس شخص نے ہاتھ تھوڑا اگے کیا جب پیچھے کھڑے سعد نے اک تصویر اُس کے ہاتھ پر رکھی

اسے جانتا ہے کوئی؟؟؟تصویر آگے کرتے بڑے سرد لہجے میں سوال کیا تھا

یس سر ایلف ہے یہ تو!! وولف فوراً بولا

مجھے پتہ تھا جواب تمہارا انا ہے!!! میر کھڑا ہوا جب سب بھی فوراً کھڑے ہوئے

ضرور اس کی تلاش جاری کی ہوئی ہو گی تُم نے؟؟؟ میر کو جیسے یقین تھا

یس سر۔۔ وولف نے نظریں جھکائے کہا

میری بغیر اجازت کے؟؟؟ جانتے ہو نہ میری اجازت کے بغیر یہاں اک پنچھی بھی پر نہیں مارتا؟؟؟ میر اگے بڑھتا اُس کے روبرو کھڑا ہوا

معافی چاہتا ہوں سر لیکن آپ سے رابطہ نہیں ہو پایا تھا بس اسلئے وہ نظریں جھکائے بولا

چلو ٹھک ہے پہلی غلطی تو معاف کرنی بنتی ہے اخر میرے خاص بندے ہو میر کا لہجہ سنجیدہ تھا جب کے وولف نے شکر کا کلمہ پڑھا ورنہ اُس کی سزا کتنی خطرناک ہوتی شاید وہ جانتا تھا

خیر!! ایلف اسمگلرز کے پاس ہے میر نے کہتے قدم آگے بڑھائے

جب سب نے چونک کر میر کو دیکھا

ہاں صحیح سنا تُم سب نے وہ سمگلر۔ کیس سنبھالتے ہوئے خود کیڈ نیپ ہو گئ

اب کی بات میر کے اشارے پر سعد بولا

اج رات بارہ بجے سے یہ مشن شروع کرنا ہے میر چلتا ہوا اب نقشا دیکھنے لگا

وولف تُم گاڑی کے شوروم جاؤ گے اسپائے تُم اٹلی جاؤ گے ٹریگر تم ہاسپٹل

جاؤ گے۔۔ وہاں قریب 50 سے بھی زائد آفیسرز کھڑے تھے جو بڑے

روب سے کھڑے تھے لیکن نظریں نیچے تھی سب کے چہرے نہایت

خوبرو تھے

یہ سارے آفیسرز میر کے تھے صرف یہی نہیں اور بھی کہیں زدہ تھے

جنہیں دوسرے مشنز پر بھیجا گیا تھا دوسرے ملک میر کے خاص بندوں کی

لسٹ میں سعد کے بعد وولف اتا تھا جس کا اصل نام حمزہ تھا یہاں سب کے

سیکریٹ نام الگ الگ تھے یہاں کسی کو کسی کے اصل نام سے نہیں پُکارا جاتا

! تھا ان کی پہنچان اک راز تھی ساری دنیا کیلئے

جیسے کے میر کا نام انڈر سیکریٹ دنیا میں ٹائیگر جانا جاتا تھا وہی سعد کو بسٹر جب کے حمزہ کو وولف اور بھی سارے آفیسرز کے الگ الگ نام تھے کسی کا سپائے تو کسی کا کچھ

یہ سب میر کی دنیا اک بند کتاب کی طرح تھی جس کو پڑھنے والا اس دنیا میں پیدا نہیں ہوا تھا اس سب کے پیچھے راز چھپا تھا جس کا خلاصہ آپ سب !! کے سامنے وقت کے ساتھ انا تھا

میر نے کچھ آفیسرز کو مزید اُن کی جگہ بتائی جہاں اُنہونے جانا تھا

ان سب جگہ سے لڑکیوں کی اسمگلنگ ہو رہی ہے اج رات سب اپنے اپنے بتائے گیے جگہوں پر جانا اور ہر اک چھوٹی سے چھوٹی معلومات مجھے چاہیئے !! وہاں کی

اس کے پیچھے کے ماسٹر مائنڈ کو میں ایسی موت دونگا کے دوبارہ کسی لڑکی کو !! کمزور سمجھنے کی غلطی نہیں کرے گا

یس سر !! سب نے اک زبان کہا

بسٹر (سعد)

میر نے پُکارا جب سعد فوراً بولا

!!! یس سر

کل تُم میرے ساتھ چلو گے اک بہت اہم جگہ جہاں سے اس کیس کا بہت

!!! لینا دینا ہے

!!اوکے سر!! سعد نے فوراً سباب میں سر ہلایا تھا

وولف ایلف کو پسند کرتا تھا لیکن اظہار نہیں کر پاتا تھا شاید ان کے کام کی

وجہ سے ایلف وولف کی ہی لائی لڑکی تھی جو نہایت ضدی تھی اب اپنے

ضدی پن کی وجہ سے اج خود کیڈنیپ ہو چکی تھی!! لیکن ان کی کہانی بھی

کوئی نارمل کہانی نہیں تھی یہاں بھی بڑا چکر تھا کیونکہ ایلف میر کو پسند کرتی

!!! تھی یعنی اپنے سر کو اور یہی وجہ تھی جو میر اُس سے چیڑتا تھا

خیر جب میر گھر ایا تو وہ سیدھا اپنے کمرے میں جا چکا تھا اُس کا بلکل موڈ نہیں

!! تھا کسی سے بات کرنے کا کیونکہ میر بہت گہری سوچ میں گم تھا

میر بیٹا!! صائمہ بیگم دروازہ نوک کرتی میر کے کمرے میں داخل ہوئی
جہاں میر ابھی فریش ہو کر بس ایا ہی تھا
اس وقت رات کے نو بج رہے تھے اور میر گھر آٹھ بجے ایا تھا یعنی وہ اک
گھنٹہ سوچو میں گم تھا
جی ماما میر نے ٹاول رکھتے قدم اُن کی جانب بڑھائے
میری جان آجاؤ کھانا کھالو بچے صائمہ بیگم محبت سے بولی
ماما مجھے بلکل بھوک نہیں ہے کچھ دیر ارام کرونگا
بیٹا پہلے کچھ کھالو پھر سو جانا آجاؤ صائمہ بیگم میر کے بال جو اُس کے ماتھے پر
پھیلے تھے اُنہیں پیچھے کرتی بولی
صائمہ بیگم کے اصرار پر میر کو راضی ہونا پڑا جب صائمہ بیگم اور میر ٹیبل کی
جانب بڑھے
!! کھانے کی ٹیبل پر سب موجود تھے سوائے منال کے

ماما منال کیوں نہیں آرہی اج کل کھانے پر؟؟میر جو کچھ دنوں سے نوٹ کر رہا تھا اب بھی اُسے ناپا کر بولا

!! جب کے منال کے نام پر روحا کا چہرہ فق ہوا تھا

پتہ نہیں بیٹا اج کل اُس کی طبیعت ٹھک نہیں اتی ہی نہیں کمرے سے باہر صائمہ بیگم جواباً بولی

!! ہمم عالیہ بی آپ منال کو بلا کر لے آئے بولیے گا میں نے بلایا ہے بہتر بیٹا!! میر کے کہنے پر وہ فوراً منال کو بلانے کیلئے اُس کے کمرے کی جانب بڑھی !!

دروازہ بجایا تو پہلی بار میں نہیں کھلا دوبارہ بجایا تو دھڑام سے دروازہ کھول کر وہ جلادو کی طرح باہر ائی

کیا مسئلہ ہے؟؟؟ منال اتے ہی چیخی

آپ کو کھانے پر!! ابھی وہ کہے رہی تھی جب اُس نے بات کاٹی

نہیں کھانا مجھے دس دفعہ بتایا ہے نکلو یہاں سے!! وہ غصے سے بولی

ٹھک ہے میں میر بیٹے کو بتا دیتی ہُوں کے آپ نہیں آرہی ! ! عالیہ بی کہتی مڑی

رکو ! ! میر بھائی نے بلوایا ہے مجھے ؟؟؟

جی ہاں ! ! عالیہ بی نے اسباب میں سر ہلایا

ٹھک ہے جاؤ تُم میں آرہی اور وہاں جا کر یہ مت بول دینا کے میں نہیں آرہی ! ! منال نے انگلی سے دھمکی دی پھر کمرے میں اپنا دوپٹہ لینے بڑھی پیچھے عالیہ بی نفی میں سر ہلاتی اب واپس ٹیبل کی جانب چل دی تھی

! ! منال بھی چند لمحوں میں وہاں موجود تھی

السلام علیکم بھائی ! ! منال نے سب کو اگنور کرتے میر سے سلام کیا

وعلیکم السلام بیٹھو گڑیا۔۔ میر نے کرسی پر بیٹھنے کا اشارا کیا جب وہ میر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی

طبیعت کیسی ہے آپ کی ؟؟

جی بھائی ٹھک ہے ! ! وہ میر کو دیکھ بولی جب کے میر جوہر کسی کا چہرہ پڑھ سکتا تھا وہ دیکھ چکا تھا منال ٹھک نہیں ہے وہ واقعی ٹھک نہیں تھی اپنی محبت کو ! ! کسی اور کا ہوتے دیکھنا آسان بات تھوڑی ہوتی ہے

منال بیٹا کل سے آپ بھی یونیورسٹی جاؤ گی ! ! میر کچھ سوچتے ہوئے بولا تا کے منال کا دل لگا رہے اور وہ اپنے اوپر یہ سب حاوی نا کریں میر جانتا تھا وہ مائم کی شادی روحا سے ہو جانے پر اُداس ہے اسلئے اُسے ریلیکس کرنے ! ! کیلئے میر نے فیصلہ کیا تا کے وہ اپنا دماغ الگ چیزوں پر لگا سکے

نہیں ب ! ! ! ابھی منال کچھ کہے رہی تھی جب میر بولا

گڑیا آپ ابرش کے ساتھ جانا یونیورسٹی دل بھی لگا رہے گا گھر میں بور ہو جاتی ہو گی پورا دن کل سے آپ بھی جاو گی ٹھک ہے ؟ ؟ ؟

جی بھائی ! ! منال نے اسباب میں سر ہلایا باکی سب خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے اور روحا کا چہرہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا کچھ خوف کچھ

شرمندگی کے اُس نے منال کا گھر خراب کر کے اپنا گھر بسایا ہے منال کے لفظ اُس کے دل پر لگے تھے

مائم بھی دیکھ رہا تھا وہ جب سے آفس سے واپس ایا تھا روحا خاموش خاموش سی تھی ورنہ تومان کو دیکھ اُس کی آواز ہی نہیں رکتی تھی

ابرش مجھے فوک پکڑانا!! زیان جو ابھی اکے بیٹھا تھا اب ابرش کو دیکھ بولا

جی!! ابرش فوک اٹھانے لگی

رکو!! میر کی آواز پر اُس کے ہاتھ رکے

خود لے لو!!! میر زیان کو دیکھ بولا

جب زیان دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا خود فوک لینے لگا

جب کے ابرش اب واپس بیٹھتی میر کو گھورنے لگی!! جسے میر اگنور کرتا باتوں میں مصروف ہوا

کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے! سوائے مائم روحا کے

کیونکہ مائم روحا کو لے کر سوچو میں گم تھا یعنی جب سے وہ ایا تھا روحا بلکل خاموش تھی

روحا!!روحا جو اٹھ کر اپنے کمرے میں جا رہی تھی مائم نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا جب روحا پیچھے مڑی

جی مان!!اتنے ٹائم میں اُس نے اب کچھ بولا تھا

!!بیٹھے!!مان نے بیٹھنے کا اشارا کیا جب روحا واپس بیٹھی اور مان کے بولنے کا انتظار کرنے لگی

کیا ہوا ہے آپ کو سب ٹھک ہے؟؟؟مائم نے اب تک اُس کا ہاتھ تھام رکھا تھا

کچھ نہیں ہوا مان سب ٹھک ہے!!روحا مسکرائی

نہیں آپ ٹھک نہیں ہے بتائے مجھے کیا ہوا!!مائم یقین سے بولا

مان سب ٹھک ہے!!روحا نے اپنا ہاتھ مان کے ہاتھ پر رکھ یقین دلایا پکا؟؟

جی مان پکا! ! روحا نے اسباب میں سر ہلایا

اچھا اپنا وہ والا ہاتھ دکھائے مان نے اپنا ہاتھ آگے کرتے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ
! ! میں رکھنے کا اشارا کیا جب روحا نے اپنا ہاتھ مان کی ہتھیلی میں تھمایا

مائم نے اُس کے چھوٹے چھوٹے نازک سے ہاتھ دیکھے جنھیں دیکھ وہ گہرا
! ! مسکرایا

مائم نے اپنے لب اُس کے ہاتھ پر رکھے اور اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما

کبھی بھی کوئی بھی مسئلہ ہو کوئی بھی پریشانی ہو آپ مجھے بتاینگی یہ ہاتھ ہمیشہ
میرے ہاتھوں میں اسی مضبوطی سے رہے گا یاد رکھیے گا کوئی آپ کے ساتھ
! ! ہو یا نہ ہو لیکن آپ کا مان ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو گا

! ! یہ ہاتھ ہمیشہ اسی مضبوطی سے آپ کے مان کے ہاتھ میں ہو گا

مائم اُسے دیکھتا اُسے یہ احساس دلا رہا تھا کے وہ کبھی بھی اکیلی نہیں ہے اُس
کے ساتھ اُس کا مان ہمیشہ ہے

یہ سب دیکھ روحا کی آنکھیں نم ہو رہی تھی

نو!!!رونا نہیں ہے مان نے اُس کے انسوں صاف کیے جب روحا نے اپنا سر مائم کے سینے پر رکھا

م۔مان!!!اُس نے انسوں صاف کرتے پُکارا سر مائم کے سینے پر تھا

جی میرا بچا!!!مائم نے اُس کے بال سہلاتے ہوئے کہا

اگر ہم کسی کا حق چھین لیں تو ہمیں گناہ ملتا ہے؟؟روحا کے سوال پر مائم نے نا سمجھی سے چہرہ جھکائے اُس کے سر کو دیکھا اج وہ ایسے سوال کیوں کر رہی تھی؟؟؟

بولیں مان!!مان کو خاموش دیکھ روحا نے چہرہ اٹھائے مائم کو دیکھا

اگر وہ حق جائز ہو تو ضرور ملتا ہے لیکن اگر ناجائز ہو تو نہیں ملتا!!مائم نے اُس کے انسوں صاف کیے

اگر کسی کا رشتا پہلے سے تے ہو اور کوئی دوسری لڑکی آکر اُس لڑکے سے شادی کر لیں تو اُس لڑکی کو گناہ ملے گا جس نے پہلی لڑکی کا حق چھینا؟؟؟روحا نے ڈر سے سوال کیا

ہاں شاید کیونکہ کسی کا مقام چھیننا کسی کی جگہ لینا اچھی بات نہیں ہے ویسے آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو؟؟ مائم نے الجھ کر اس سے پوچھا

!! جب کے روحا کے دل میں جو ڈر تھا اب وہ سچ ہو رہا تھا

ا۔ایسے ہی مان ایسے ہی ذہن میں آگیا!! وہ اپنے انسوں کا گلا گھوٹتی بولی

ہمم کوئی بات نہیں ایسی باتیں مت سوچا کریں!! ٹھک ہے مائم نے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ پیار سے کہا جب روحا نے اسباب میں سر ہلایا

چلے سو جائے جا کر صبح لازمی کالج جانا ہے یاد ہے نا؟؟؟

جی مان یاد ہے!!! روحا فوراً بولی

!! گڈ چلے سو جائے گڈ نائٹ

گڈ نائیٹ مان روحا مسکرا کر اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھی جب کے

!! پیچھے مائم بھی اُسے جاتا دیکھ اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا

میر۔۔۔ میر!!! ابرش پُکارتی ہوئی دھڑام سے میر کے کمرے کا دروازہ کھولتی داخل ہوئی

کیاہو گیاارام سے!!!!دروازہ توڑنا ہے کیا!!میر نے کانوں پر ہاتھ رکھے

کیا کر رہے ہیں آپ یہ؟؟؟

کیا کر دیا میں نے؟؟؟

میر آپ ایسا زیان کے ساتھ کیوں کر رہے ہیں ایسی کونسی دشمنِ ہے آپ

کے ساتھ اُن کی؟؟؟ابرش دونوں ہاتھ کمر پر رکھے غصے سے بولی

تُم لڑنے ائی ہو؟؟میر نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

نہیں میں سوال کرنے ائی ہوں اخر مسئلہ کیا ہے زیان کے ساتھ آپکو؟؟؟

ابرش اک قدم آگے اتی بولی

مجھے جو مسئلہ ہے نہ وہ میں دیکھ لونگا تمہیں ضرورت نہیں اپنے ذہن پر زور

ڈالنے کی!!میر پر سکون سا بولا

لیکن آپ ایسا کر کیوں رہے ہیں؟؟؟؟وجہ تو بتائے ابرش نے وجہ جاننی

چاہی

میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا!!میر صوفے پر جا بیٹھا

جب ابرش نے میر کو گھورا پھر کچھ دیر تک گھورتی رہی

میر بھی پر سکون سا صوفے پر بیٹھے موبائل پر کچھ کرنے لگا جب ابرش پیر پٹھکتی میر کے کمرے سے نکلی !!

اسے جاتا دیکھ میر گہرا سانس لیتا اب صوفے کی پشت پر ٹیک لگاے اک بار پھر گہری سوچ میں گم ہوا تھا !!!!!

صبح کے آغاز نے سب کو جگایا تھا روحا تو اج صبح جلدی اٹھ کر کالج کیلئے ریڈی ہو رہی تھی جب کے ابرش اور منال بھی یونیورسٹی کیلئے ریڈی ہو رہی تھی

اج سے منال نے بھی یونیورسٹی جانا تھا میر کے کہنے پر !!

منال ہو گئی ریڈی تُم !! ابرش منال کے کمرے میں داخل ہوتی

ہاں بس ہو گئی وہ اک بیزاریت سے بھری نظر ابرش پر ڈالتی بولی

اچھا ٹھک ہے آجاؤ پھر جلدی میں باہر انتظار کر رہی ہوں !!

ابرش کہتی نکلی اور پیچھے منال غصے سے اُسے جاتا دیکھنے لگی

تُم سے بھی نفرت ہو رہی ہے مجھے کیونکہ تمہاری بہن نے میری زندگی
برباد کی ہے منال نے برش طاقت س ٹیبل پر مارا
!! پھر خود کو ریلیکس کرتی وہ باہر نکلی کیونکہ اُسے ابھی صبر سے کام لینا تھا
!! منال کے اتے ہی دونوں باہر نکلی جہاں سعد کھڑا فون پر بات کر رہا تھا
گارڈ نے اکر دروازہ کھولا
ادا آپ دروازہ نا کھولا کریں ہم بیٹھ جائینگے !! گھر کے گارڈ جو عمر میں کافی
بڑے بھی تھے اُنہیں دروازہ کھولتے دیکھ ابرش اُن کا ہاتھ روکتی بولی پھر
خود دروازہ کھولتی بیٹھی
میری طرف کا دروازہ کھولیں !! منال نے اشارا کرتے ہوئے کہا جب سعد
فوراً فون رکھتا اُس جانب ایا
کوئی ضرورت نہیں ہے ادا آپ کو !! خود کھول لے گی آپ جائے سعد
اُنہیں دیکھ مسکرا کر بولا جب ادا اسباب میں سر ہلاتے پیچھے ہٹے

اور سامنے منال غصے سے آگ بگولا ہوتی سعد کو دیکھ رہی تھی جواب جاتا
گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکا تھا
سعد بھائی رکے منال نہیں بیٹھی ! ! سعد کو گاڑی سٹارٹ کرتے دیکھ ابرش
بولی
گڑیا جس کو بھی بیٹھنا ہے بولیں جلدی بیٹھے ! ! سعد سنجیدگی سے بولا جب
ابرش نے گاڑی کے شیشے سے چہرہ باہر نکالا
منال آؤنا بیٹھو ! ! ابرش نے انے کا کہا جب منال غصے سے اپنی مٹھیاں
! ! بھنچتی گاڑی میں بیٹھی
! ! ! جب سعد نے گاڑی یونیورسٹی کی جانب بڑھائی
گڑیا کچھ بھی مسئلہ ہو یونیورسٹی میں مجھے کول کر دیا کریں ٹھک ہے ! ! گاڑی
یونیورسٹی کے سامنے روکتے سعد پیچھے چہرے کیے ابرش کو دیکھ بولا
ٹھک ہے بھائی ! ! ابرش اسباب میں سر ہلاتی نکلی جب منال اک نظر سعد کو
! ! غصے دیکھتی خود بھی باہر نکلی

چلو منال آجاؤ!! ابرش اُسے لیے اندر داخل ہوئی دونوں کی کلاس الگ الگ تھی کیونکہ منال بڑی تھی تو اس کی کلاس بھی بڑھی تھی

یہ ہے آپ کی کلاس کوئی مسئلہ ہو بتا دینا میں وہ سامنے والی کلاس میں ہُوں ٹھک ہے؟؟ ابرش اُسے اشارے سے اپنی کلاس بتاتی بولی

جب منال نے محض اسباب میں سر ہلایا جب دونوں اپنی اپنی کلاس میں داخل ہوئی!!

اس کے علاوہ اج سے میر کا وہ مشن بھی شروع ہو چکا تھا سب کو جو جو میر نے جگہ بتائی تھی جہاں پر نظر رکھنی تھی وہ اپنے دیئے گیے کاموں پر نکل چکے تھے جب کے اب میر ریڈی ہو رہا تھا اُسے بھی اک ایسی جگہ جانا تھا جہاں پر بہت سے اسمگلنگ کے لوگ جوڑے تھے ہر علاقے میں وہ پھیلے تھے اور میر اپنے آفیسر زہر جگہ بھیج چکا تھا اور اس جگہ اب میر خود جا رہا تھا جب کے سعد بھی ساتھ تھا!!

میر ریڈی ہو کر اب اپنے کمرے سے نکلتا باہر کی جانب بڑھا اس وقت صبح کے نو بج رہے تھے!!

ریڈی ہے سب!!

یس سر!! سعد نے فوراً کہا

او کے آجاؤ!! میر گاڑی میں بیٹھا جب فوراً سعد بھی بیٹھا جب گاڑی منزل کو روانہ کی گئی!!

ابرش منال بھی اپنی اپنی کلاس میں بیٹھی پڑھ رہی تھی ان دونوں کو آئے دو گھنٹے ہو چکے تھے کیونکہ صبح ساتھ بجے ائی تھی اور اب نو بج رہے تھے ابرش کی کلاس میں اب تک کوئی ٹیچر نہیں ایا تھا اسلئے سب باتوں میں لگے تھے اور ساتھ کچھ پڑھنے والے لڑکیاں ابرش کو ملا کر ٹیچر کا ویٹ کر رہے تھے!!

اتنے کلاس میں کوئی داخل ہوا

گڈ مارننگ سر ! ! سب سیدھا ہوتے کھڑے ہوئے جب کے سر کو دیکھ
سب کی نظریں سٹل ہوئی تھی
ابرش نیچے چہرہ کیے اپنی نوٹ بوک پر نظریں جمائے کھڑی ہوئی تھی اُس
نے اوپر نہیں دیکھا تھا
سب لڑکیوں کے ساتھ لڑکوں کی نظر۔ بھی اس خوبرو شخص پر تھی

Good morning everyone sit down !!

اپنی پر کشش آواز میں کہا گیا جب ابرش نے آواز سنتے جھٹ سے نظریں
اٹھائی سامنے کا منظر دیکھ حیرت سے اُس کی آنکھیں باہر انے کو تھی
سب لڑکیاں اپنے دل کی دھڑکنوں کو قابو کرنے میں لگ گئی تھی سب کی
نظریں سامنے کھڑے اس خوبرو شخص پر تھی

sit down!!

میر کے کہنے پر سب تو بیٹھ گئے تھے سوائے ابرش کے جو غش کھا کر
گرنے والی تھی

ہیلو مس؟؟

I said sit down!!

میر اُسے کھڑا دیکھ بولا جب ابرش کے برابر میں بیٹھی مسکان نے اسے چٹکی کاٹی جب وہ حیرت کی دنیا سے باہر اتی جھٹ سے بیٹھی !!

میر وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ میں ملبوس جب کے بلیک ہی پینٹ کے ساتھ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہاتھوں میں گھڑی پہنے چہرے پر ڈھیروں سنجیدگی لیے قیامت ڈھا رہا تھا اتنا خوبصورت کوئی کیسے ہو سکتا تھا !!سب یہی سوچ رہے تھے

کسی کی نظر میر سے ہٹنے کو تیار نہیں تھی لڑکیاں محبت برساتی اور حسرت بھری نظروں سے میر کو دیکھ رہی تھی

uff he's so handsome

سب کے لبوں پر یہی کلام تھا ابرش جواب تک حیرت میں تھی اپنے ارد گرد سے یہ آوازے اتے دیکھ سیدھی ہوئی

Abrish he's so Charming And handsome omg

برابر میں بیٹھی مسکان ابرش کے کان میں سرگوشی کرتی میر پر واری جارہی تھی !!

میر نے پوری کلاس میں نظریں دوڑائی ہر کوئی اُسے دیکھ رہا تھا !!

Everyone get out your chemistry book!!

میر کی آواز پر سب ہوش کی دنیا میں لوٹے اور جلدی جلدی بوکس نکالنے لگے !!

میر کی نظریں اک لڑکے پر جا ٹھہری تھی جو فون میں چھپ کر جلدی جلدی کوئی میسیج بھیج رہا تھا اُس کی حرکتیں کچھ عجیب تھی اُس کے ہاتھ مسلسل موبائل پر چل رہے تھے

Sir may I go to drink water ??

پھر کچھ لمحے بعد وہ لڑکا کھڑا ہوتا بولا

Yeah go!!

میر نے جواباً کہا جب وہ فوراً باہر نکلا میر بھی دروازے کے کونے پر آیا اور کان میں لگے بلٹھوتھ پر کلک کیا

سعد!!!

یس سر!!

اک بلیک رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ جمپر جینز میں لڑکا ابھی باہر نکلا ہے پیچھے جاؤ اُس کے دیکھو کہا جا رہا ہے اُس کے پاس فون ہے وہ مسلسل کسی کو میسیج بھیج رہا تھا!! کچھ

یس سر!! سعد فوراً اُس لڑکے کے پیچھے گیا تھا

تو آج ہم سب کیمسٹری پڑھینگے میر کلاس کے بیچ میں اتا اب سب سے مخاطب ہوا

سب اک اک کر کے لیکچر دینے یہاں آئینگے گوٹ اٹ؟؟؟

یس سر۔۔۔سب نے ہم آواز کہا جب کے ابرش اب تک حیرت میں ڈوبی تھی اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا

ابرش بس میر کو دیکھ رہی تھی جیسے حالات پر یقین کرنا چھار ہی ہو

میر نے بھی ابرش کو دیکھا اُسے اب تک حیرت میں ڈوبا دیکھ میر اُس سے مخاطب ہوا

Ur name??

میر نے سپاٹ چہرے کے ساتھ ابرش سے پوچھا

ج۔جی میر ا؟؟ابرش حیرت سے بولی

یس آپ کا !!!

میر نے کہا جب وہ کھڑی ہوئی اور میر کو پھر سے حیرت سے دیکھنے لگی

What's wrong with you Miss??tell me your name !!

میر گہرا سانس بھرتا بولا

ابرش احسن سکندر!!ابرش فوراً نارمل ہوتی اک ادا سے بولی

So miss Abrish where is your chemistry book??

میر نے دونوں ہاتھ آپنے سینے پر باندھے

و۔وہ۔۔۔ابرش نے نیچے دیکھا اُس نے تو اب تک بک نکالی ہی نہیں تھی وہ کب سے حیرت میں جو ڈوبی تھی

یس؟؟؟؟میر اُس کے رکنے پر بولا

س۔سر میں بس نکال رہی تھی!!ابرش کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں

!! جلدی نکالیں!!میر کہتا اب گھڑی میں وقت دیکھنے لگا

سر!!!سعد کی آواز بلوٹوتھ ائی

ہاں۔۔۔میر نے باہر جاتے کہا

سر وہ لڑکا واشروم میں گیا ہے اور جاتے وقت اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے

!!! یقین کرنا چھار ہا ہو کے کوئی اُسے دیکھ تو نہیں رہا

اچھا ٹھک ہے تُم سامنے والی کلاس میں جاؤ وہاں بہت غور سے ہر چیز پر نظر رکھنا !

اوکے سر ! ! سعد کہتا اب سامنے والی کلاس میں داخل ہوا تھا جس میں یقیناً منال تھی

منال بے زاریت سے بیٹھی تھی اُس نے بے اختیار نظر دروازے پر ڈالی سامنے سے سعد کو اتا دیکھ اُس کے ہوش اڑے تھے تھے

گڈ مارننگ سر ! ! سب کھڑے ہوئے

گڈ مارننگ ! ! سعد نے سب کو دیکھ کہا جب اُس کی نظر سب میں بیٹھی منال پر پڑی جہاں سب کھڑے تھے وہی وہ نیچے بیٹھی تھی ! !

Hey u!!!!!! Did u have manners or not??

سعد نے ابرو اٹھائے کہا

Stand up !!

سعد کی آواز پر منال نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور کھڑی ہوئی

سب بیٹھ جائے انہیں چھوڑ کر سعد نے سب کو اشارا کیا جب کے منال کو کھڑے رہنے کا کہا

میں کیوں کھڑی رہوں؟؟ منال فوراً بولی

کیونکہ آپ کا دھیان کلاس میں نہیں جب سب کھڑے ہوئے تھے تب آپ بیٹھی تھی اسلئے اب سب بیٹھنگے اور آپ کھڑی رہینگی!!

سعد نے دوٹوک لہجے میں کہا

Hey class My Name is Saad Azlan Shah

سعد نے اپنا تعارف کروایا جب سب نے بھی مسکرا کر سعد کو اپنا اپنا تعارف کروایا!!

آپ ادھر آکر لیکچر پوری کلاس کو سنائے سعد نے منال کو اشارہ کرتے ہوئے کہا

کیا میں۔۔۔ منال غصے سے بولی

جی ہاں آپ آئے یہاں سعد نے اشارا کیا جب منال بمشکل اپنے غصے پر ضبط کرتی بوکس لیے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اگے ائی

اِدھر کھڑے ہونے کا نہیں بولا میں نے آپ کو ادھر جائے اور پوری کلاس کو ٹاپک ایکسپلین کریں !!

سعد بھی گویا اج سارا بدلہ لے رہا تھا

شروع کریں سامنے آپ کے پاس بورڈ بھی ہے اُس پر ایکسپلین کریں !!

سعد اب جاتا کرسی پر بیٹھا

منال بہت مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کر رہی تھی منال نے ایکسپلین کرنا شروع کیا جس کے بیچ بیچ میں سعد ٹوکتا اُس کی غلطیاں نکالے جا رہا تھا اور منال غصے سے پاگل ہو رہی تھی

بہت غلطیاں ہے آپ کی !! آپ کو نہایت ضرورت ہے فالتو کام چھوڑ کر پڑھائی پر دھیان دینے کی !! سعد پر سکون سا بولا

منال کو جلتا دیکھ اُسے سکون مل رہا تھا

تمہیں ضرورت نہیں۔۔۔ابھی منال کچھ کہنے لگی تھی جب سعد نے بات کاٹی

تمیز ہے آپ کے اندر یا نہیں؟؟

I am your head!!

(آپ) کہے کر بات کریں ورنہ نکل جائے میری کلاس سے۔۔ سعد سخت لہجے میں بولا

منال غصے سے آکر سیٹ پر بیٹھنے لگی

کس کی اجازت سے آپ بیٹھنے لگی ہے؟؟ سعد نے فوراً ٹوکا جب منال جو بیٹھ رہی تھی اب رکی

باکی ساری کلاس بھی خاموشی سے اس جانب متوجہ تھی

مجھے لگتا ہے آپ کے اندر تمیز نام کی چیز نہیں ہے سوری کریں تب ہی آپ یہاں بیٹھینگی!!

سعد نے فیصلہ سنایا

سوری میری ج۔۔۔۔ابھی منال کہے رہی تھی جب اُس کی زبان کو بریک لگی کیونکہ سعد اُسے وارننگ دینے والی نظروں سے گھور رہا تھا

اب آپ کی یہ بے لگام زبان صرف سوری بولنے کیلئے کھلے سعد غصے سے کھڑا ہوا

جب کے منال کا بھی غصے سے برا حال تھا

سوری بولیں ورنہ نکل جائے!!! سعد سخت لہجے میں بولا

س۔سوری!! دل پر پتھر رکھ منال نے کہا

نو بلکل نہیں عزت سے کہے سوری سر!! سعد اب واپس کرسی پر بیٹھتا پر سکونی سے بولا

جب کے منال کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سعد کا سر پھاڑ دے

آپ جتنا لیٹ کرینگی آپ کیلئے اتنی ہی مشکل ہو گی جلدی بولیں میرے پاس زدہ وقت نہیں سعد نے وقت دیکھتے مصروف انداز میں کہا

س۔سوری سر۔۔منال نے اپنے اندر جلتی غصے کی آگ کو کم کرتے کتنی مشکل سے کہا تھا کوئی منال سے پوچھتا

It's ok!!

ابھی بھی پرفیکٹ نہیں لیکن کوئی نہیں بیٹھے سعد احسان کرنے والے انداز میں بولا

سر!!اتنے اک لڑکی نے سعد کو پُکارا اور کچھ بات کرنے لگی

جی بلکل ایسا ہی ہے!!اُس لڑکی نے کوئی بات کی جس کا جواب سعد نے دیا

ماشاءاللہ آپ سب بہت عزت کرنے والے ہے ورنہ کچھ لوگوں کو تو تمیز کا ت۔۔بھی نہیں آتا وہ بات تو باکی اسٹوڈنٹ سے کر رہا تھا لیکن اشارا منال کی جانب تھا

اب منال کی بس ہو چکی تھی منال غصے سے کھڑی ہوتی باہر جانے لگی

Stop!!!

سعد کی آواز پر اُس کے قدم رکے

کس سے پوچھ کر باہر جارہی ہے آپ ؟؟؟ سعد اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا

مجھے باہر جانا ہے ! ! منال اُسے غصے سے دیکھ بولی

تو میں نے بھی یہی کہا کے کس سے پوچھ کر جانے والی تھی آپ ؟؟

جا کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ جائے کلاس ختم ہونے سے پہلے آپ کہی نہیں جائینگی یہ پڑھائی چوری چھوڑ دیں اور کچھ پڑھ لکھ کر تمیز سکھ لیں جو آپ میں بلکل نہیں ہے ! ! سعد اُسے مزید سُلگا تا اب بورڈ کی جانب متوجہ ہوا ! ! اپنی اس قدر بے ذتی پر منال مانو پاگل ہونے کو تھی

پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی واپس اپنی جگہ پر آ بیٹھی باکی سب بھی اُسے ہنس کر دیکھ رہے تھے ! ! اور منال غصے سے سرخ پڑھ رہی تھی وہ غصے کی ہر حد پار کر رہی تھی ! ! !

اسی طرح شادی میں جو پیچھے بچے دن تھے وہ بھی گزر گئے تھے کل مائم روحا کی مایوں تھی اس دوران زدہ کچھ نہیں بدلا تھا سب شادی کی تیاریوں میں

مصروف تھے میر ابرش کے درمیان بات نا ہونے کے برابر تھی جب کے روحا اور مائم دونوں خوش تھے

چلو بھئی ہو گئے سب فائنل ؟؟ کوئی رہ تو نہیں گیا ؟؟ صائمہ بیگم نے آخری نظر ماری تھی کل روحا اور مائم کی مہندی اور مائوں تھی اور امنہ بیگم کے ساتھ بیٹھی صائمہ بیگم سارے مہمانوں کی دعوت دیکھ رہی تھی کے کہی کوئی رہ نا جائے !!

روحا کے پیپرز بھی ختم ہو چکے تھے اور وہ اپنی شادی کیلئے بہت بے صبر تھی لیکن دل میں اک ڈر بیٹھا تھا منال کو لے کر !!

میر کا مشن بھی اس دوران چل رہا تھا ہر جگہ آفیسرز پھیلے تھے جب کے میر اور سعد معمول کی طرح یونیورسٹی پر روز جاتے ساری نظر رکھے ہوئے تھے اس دوران کچھ چیزیں سامنے بھی آئی تھی !!

لیکن وقت بہت جلدی گزر رہا تھا شادی کی تیاریوں میں سب بزی ہو رہے تھے !!

میر اپنے مشن کو انجام مائم کی شادی کے بعد دینا چاہتا تھا کیونکہ ابھی بہت مصروفیات تھی گھر میں روز میٹنگ بیٹھ رہی تھی شادی کو لے کر لیکن کافی حد تک اسمگلنگ کے پیچھے لوگوں کا پتہ چل رہا تھا لیکن یہ سب اتنا آسان نہیں تھا یہ سب بہت اگے جانے والا تھا اور یہ بات میر جانتا تھا !!

کل مایوں کی وجہ سے تیاریاں گھر میں زور و شور سے شروع تھی !! سب کافی خوش تھے منال بھی خاموش تھی شاید اُس کی خاموشی طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی خیر جو بھی تھا ابھی سب بلکل درست چل رہا تھا !!!!

مان پلز مجھے پارلر لے کر چلے نا روحا مان سے کب سے زد کر رہی تھی کے اُسے پولر جانا ہے لیکن مائم نے صاف منع کر دیا تھا کے وہ اُسے کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں دیگا کیونکہ روحا مائم کو ایسے ہی پسند ہے !!

روحا میں نے بولا نا نو مطلب نو چہرہ خراب ہو جاتا ہے پتہ نہیں وہ لوگ کیا کیا لگاتی ہے اور مجھے میری روحا ایسے ہی پسند ہے مائم نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ پیار سے کہا

نہیں مان مجھے جانا ہے آپ کیوں نہیں سمجھ رہے دلہن شادی میں کتنا کچھ کرواتی ہے کل سے میری شادی شروع ہے پلز مان لے کر چلے روحا ماننے کو تیار نہیں تھی

مان آپ میری بات نہیں سن رہے میری شادی ہے زندگی میں ایک بار تو شادی ہوتی ہے اُس میں بھی میں اپنے ارمان پورے نہ کروں روحا خفگی سے بولی

روحا میری جان مجھے آپ ایسے ہی پسند ہو پھر کیوں کروانا ہے وہ سب ؟؟

مان فیشل ویکس برائیڈل ٹریٹ مینٹ سب کرواتی ہے دلہنیں اور میں کچھ بھی نہیں کروا رہی کونسی دلہن لگ رہی ہوں میں روحا نے منہ پھلایا

مان میں آپ سے ناراض ہُوں آپ بلکل اچھے دلہا نہیں ہے روحا غصے سے اٹھتی جانے لگی جب مائم نے ہاتھ پکڑ کر اُسے روکا

اچھا میرا بچا بیٹھو تو میں لے کر چلتا ہُوں سیلون مائم کو اُس کی بات اخر ماننی پڑی!

سچ مان روحا خوشی سے چہک کر بولی

ہاں سچ مان اُس کی خوشی دیکھ مسکرایا

چلے ریڈی ہو کر آئے پھر چلتے ہے مائم نے مسکرا کر کہا جب روحا فوراً حامی بھرتی فریش ہونے اپنے کمرے میں بھاگی

پیچھے مائم نے گہرا سانس بھرا تھا مائم کبھی راضی نہیں ہوتا اگر روحا ناراض نا ہوتی مائم جانتا تھا وہ چھوٹی ہے اور اُس کی اسکین بہت سنسیٹو ہے کچھ بھی بہت جلدی انفیکشن کر جاتا ہے لیکن اب روحا کی زد تھی کیا کر سکتے تھے؟؟

سعد حمزہ کو کول کرو اور پوچھو کہاں ہے وہ؟؟ میر سعد کو دیکھ گویا ہوا

اوکے سر سعد نے فوراً فون نکالتے وولف کو کول ملای

وولف تُم کدھر ہو؟؟؟

میں اک آدمی کا پیچھا کر رہا ہوں بسٹر مجھے اس پر شک ہے کے وہ بھی اُن کے ساتھ ملا ہوا

اچھا ٹھک ہے جو پتہ چلے بتانا سعد نے جواباً کہا جب وولف نے اوکے کہتے فون رکھا

میر بھائی ابھی سعد میر کو بتاتا کے منال لون میں اتی میر سے مخاطب ہوئی جی گڑیا!! میر نے گردن گھمائیں اُسے دیکھا

مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے منال میر کو دیکھ گویا ہوئی اشارہ سعد کی جانب تھا

!! میر نے ہلکا سا اشارہ کیا جب سعد فوراً اندر کی جانب بڑھا تھا

جی گڑیا؟؟ میر نے بولنے کا کہا

بھائی مجھ سے یہ سب نہیں دیکھا جا رہا میں مائم سے محبت کرتی ہوں میری آنکھوں کے سامنے اُن کی شادی کسی اور سے ہو رہی ہے میرا کیا قصور تھا ان سب میں منال کی آنکھوں میں یک دم انسوں جمع ہونا شروع ہوئے تھے

منال بچے روتے نہیں اِدھر بیٹھو میر نے اُسے صوفے پر بیٹھنے کا کہا اور خود سامنے بیٹھا

منال کبھی کبھی زندگی میں کمپرومائز کرنا بہت ضروری ہوتا ہے ہماری زندگی کبھی کبھی اک ایسے موڑ پر آرکتی ہے جب ہمیں دو راستوں میں سے کسی ایک درست راستے کو چننا پڑتا ہے جانتی ہو کیوں؟؟ کیونکہ وہ راستہ آپ کیلئے بہترین ہوتا ہے زندگی میں کیا ہو رہا ہے وہ سب اللہ کی مرضی ہوتی ہے اُسے انجام دینے والا بس کوئی شخص وسیلہ ہوتا ہے مائم روحا کا اک ہونا قسمت میں لکھا تھا یہ تو سنا ہو گا نا آپ نے کے جوڑے آسمانوں پر بنتے ہے؟؟ اسی طرح مائم روحا کا جوڑ بھی آسمان پر بنا تھا گڑیا وہ دونوں اک دوسرے کیلئے بنے ہے اگر اُن دونوں کو میں اک نا کرتا تو وہ دونوں اپنی زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ پاتے اور اس بات کی شرط میں پوری دنیا سے لگا سکتا ہوں اُن دونوں کی خوشی اک دوسرے میں ہے

میں جانتا ہوں محبّت اک بہت خوبصورت جذبہ ہے اور آپکو مائم سے محبت ہے اپنی محبت کو اپنی آنکھوں کے سامنے کسی اور کا ہوتے دیکھنا آسان بات نہیں ہے یہ بات میں جانتا ہوں لیکن جو قسمت میں لکھا ہو اُس سے تو ہم نہیں جیت سکتے نا؟؟

میرا آپ سے وعدہ ہے میں آپ کیلئے ایک بہترین فیصلہ لونگا جس سے آپ کی زندگی میں محبت کی کمی نہیں ہوگی لیکن سکون دو پیار کرنے والوں کو جدا کر کے تو کبھی حاصل نہیں ہوتا فرض کریں آپ کی شادی مائم سے ہو جاتی آپ مائم سے محبت کرتی ہے لیکن کیا یہ بات آپکو پتہ ہے کے مائم آپ سے محبت کرتا بھی ہے یا نہیں؟؟؟

لیکن میں جانتا ہوں اُس کے دل میں روحا کیلئے محبت ہے جسے وہ یادداشت ہوتے ہوئے کبھی قبول نہیں کرتا !!

آپ کی شادی مائم سے ہوتی تو آپ دونوں خوش نہیں ہوتے جانتی ہو کیوں؟؟ کیونکہ آپ کے رشتے میں یک طرفہ محبت ہوتی مائم اس رشتے کو

سمبھال نہیں پاتا پھر اُس کا نظر انداز کرنا اُس کا بات نا کرنا اُس طرح آپ کو بیوی والا مقام نا دینا یہ سب آپ کو دکھ دیتا اس تکلیف سے کئی گناہ بڑا وہ دکھ ہوتا اس طرح نا آپ خوش ہوتی اور نہ مائم اسلئے جیسے چل رہا ہے وہ درست ہے گڑیا پریشان مت ہو آپ کیلئے بھی بے شک اللہ نے بہترین سوچ رکھا ہو گا سمجھ رہی ہو نا؟؟؟ میر ساری بات کہتا اب منال کو دیکھ سوالیہ نظروں سے بولا منال بس سٹل بیٹھی میر کی باتیں سن رہی تھی اُسے سمجھ آ رہی تھی لیکن وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ اک نہایت ضدی لڑکی تھی جسے اپنی ہار مر کر بھی قبول نہ تھی

میر کی بات پر منال نے اسباب میں سر ہلایا

اتنے میر کچھ کہتا کے اُس کا فون بجا

بچے اب پریشان مت ہونا اور نہ رونا کبھی ! ! میر کہتا اب فون اٹھائے اندر کی جانب بڑھا تھا

آپ کی اک اک بات درست ہے بھائی لیکن میں اُن لڑکیوں میں سے نہیں ہُوں جو اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھ خاموشی سے انسوں بہائے دیکھتی ہے میں منال ملک ہُوں میں اپنی کوئی چیز کسی کو نہیں دیتی اور یہاں پھر میری محبت کو اُس دو ٹکے کی روحا نے لے لیا میں اُسے کبھی معاف نہیں کرونگی اور نا ہی بزدلوں کی طرح اُن معصوم لڑکیوں کی طرح رونگی !!! میں اس روحا کے ساتھ وہ کرونگی جو اس نے سوچا نہیں ہو گا

آئی ایم سوری میر بھائی میں جانتی ہوں جب یہ سب آپکو پتہ لگے گا تو آپ کو یقین نہیں آئیگا کے منال کبھی ایسا کر سکتی ہے لیکن اس روحا نے اچھا نہیں کیا تو اُس کی سزا اُسے ملنی چاہیئے وہ پوری زندگی اس آگ میں جلے گی اور مائم کو میرا ہونا پڑے گا بس کچھ وقت اور میرے پاس فلحال بس صبر کا دّامن ہے کچھ وقت بعد میں اس روحا سے اپنے مائم کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھین لونگی !! مائم روحا کو میں بلکل قریب نہیں انے دونگی جیسے ابھی وہ میرے مائم کے قریب ہو رہی ہے ایسے ہی اُسے مائم سے اتنا دور پھینک دونگی کے کبھی

واپس نہیں آسکے گی ! ! منال روحا کو سوچتی اک بار پھر اپنے دل میں جلتے بدلے کی آگ کو ہوا دے رہی تھی

! ! اُس کی آنکھیں بہت کچھ بیان کر رہی تھی

مان میں آگئی ریڈی ہو کر روحا بھاگتی ہوئی مان کے کمرے میں ائی مائم جو خود بھی ریڈی ہو رہا تھا اب نظر اٹھائے اُسے دیکھنے لگا

ارام سے روحا ایسے بھاگتے نہیں اگر گر جاتی آپ تو مائم نے قدم اُس کی جانب بڑھائے

اوہو مان میں نہیں گرتی اب پلز چلے سیلون مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا روحا بہت بے تاب تھی جانے کیلئے اسلئے بے صبری سے بولی

اوکے روحا چلتے ہے ! ! مائم اپنے ہاتھ میں گھڑی پہنتا اب آگے ایا

چلے آجائے مائم اُس کے سامنے کھڑے ہوتے بولا

جب روحا نے مان کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈال کر مسکرا کر مائم کو دیکھا جس کے چہرے پر بھی گہری مسکراہٹ تھی

دونوں کمرے سے باہر نکلے تھے منال جو صوفے پر بیٹھی موبائل سکرول کر رہی تھی اب نظریں اٹھا کر یہ منظر دیکھنے لگی

روحا کو مائم سے چپکا دیکھ اُس کی روح تڑپ اٹھی تھی اُس نے ضبط سے آنکھیں میچی کتنا مشکل تھا یہ سب دیکھنا منال کی آنکھوں میں سرخی بڑھنے لگی تھی

مائم روحا دونوں باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جب منال سامنے ائی

کہا جا رہے ہیں آپ لوگ؟؟ منال مصنوعی مسکرا کر بولی جب روحا کے چہرے پر ائی مسکراہٹ اک لمحے میں غائب ہوئی جب کے مائم نے بھی آنکھوں پر لگا چشمہ اُتارتے اُسے دیکھا

سیلون!! روحا نے جواب دیا

میں بھی چلوں آپ لوگوں کے ساتھ ویسے بھی مائم!!روحا کو سمجھ نہیں آیا کیا کرنا ہے کیا نہیں میں ساتھ ہونگی تو حوصلا ہو جائیگا کیا کہتے ہیں آپ؟؟منال اپنے چہرے کو بلکل نارمل دکھا رہی تھی جیسے سب ٹھک ہو اوکے آجائے آپ بھی اب مائم منع تو کرنے سے رہا جب کے اُس کی بات پر روحا نے نظر اٹھا کر مائم کو دیکھا جواب صائمہ بیگم کو اتا دیکھ اُن سے کچھ بات کرنے لگا تھا منال فاتحہ مسکراہٹ کے ساتھ روحا کو دیکھتی اب اندر کی جانب بڑھی تھی وہاں سے شول لیتی اب وہ کچھ دیر میں باہر تھی

چلے!!وہاں اتے منال مائم کو دیکھ بولی

اوکے ماما اللہ حافظ مائم نے مسکرا کر کہا

اوکے بچوں اللہ حافظ اللہ حفاظت کریں آپ لوگوں کی صائمہ بیگم بھی مسکرا کر بولی جب وہ تینوں باہر نکلے روحا کے چہرے پر تو مانو مسکراہٹ اب انے کا نام نہیں لے رہی تھی اُسے منال سے خوف انے لگا تھا وہ بہت حد

تک خود کو سمبھال رہی تھی لیکن منال کی خونخار نظریں اُس کو مزید خوف کی لپیٹ میں لے رہی تھی

روحا آگے بیٹھی جب کے مائم نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی اور یقیناً منال پیچھے بیٹھی

روحا زدہ کچھ نہیں کرانا ہے اوکے ؟؟ مائم نے پھر تنقید کی

اوکے مان نہیں کراتی لیکن برائیڈل ٹریٹ مینٹ تو لونگی روحا نے منہ بنایا

جب مائم نے نظریں گھمائیں اُسے دیکھا اُس کا پھلا ہوا چہرہ دیکھ بے اختیار مائم کی ہنسی چھٹی تھی !!

میر آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہے کے آپ میری یونیورسٹی میں ٹیچر بن کر کیوں اور کیسے آئے ؟؟؟ ابرش جو پچھلے دس دنوں سے میر سے پوچھنے کی کوشش کر رہی تھی اج بھی بولی جب کے میر ہر بار اُسے بولتا تھا کے تمہارا جاننا ضروری نہیں لیکن وہ بھی ابرش بی بی تھی جسے ہر بات جاننا اک بہت اہم کام لگتا تھا

میں تمہیں یہی کہونگا کہ مت ڈالو ذہن پر زور۔۔ میر لون میں جاتا ہوا بولا

کیوں مجھے بھی تو پتہ چلنا چاہیئے اخر آپ اک میجر آفیسر ٹیچر بن کر میری

یونیورسیٹی میں کر کیا رہے تھے؟؟؟

ابرش تو مانو سچ جاننے کیلیئے پاگل ہو رہی تھی

میں تمہارا ٹیچر ہُوں اور ٹیچر سے سوال کرنا اچھی ہاتھ نہیں سمجھی؟؟؟ میر

پیچھے مڑتا اُسے گھورتا ہوا بولا

لیکن ہم ابھی گھر میں ہے اور گھر میں آپ ٹیچر گری نہیں دکھا سکتے ابرش

غصے سے بولی

چلو جی گھر پر ٹیچر گری نہیں دکھا سکتا لیکن میر گری تو دکھا سکتا ہوں

نہ؟؟ دکھاوں پھر؟؟ میر اک قدم اُس کے قریب ہوتا بولا جب ابرش اک

قدم پیچھے ہوتی اپنا حلق تر کرنے لگی

ن۔ نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے بس یہ بتائے آپ میری یونیورسٹی میں ٹیچر بن کے آئے کیوں ہے مجھے سچ جاننا ہے ابرش تو ماننے کو تیار نہیں تھی اُسے بس سچ جاننا تھا

تمہیں جاننا کیوں ہے ؟؟

کیونکہ مجھے پتہ ہونا ضروری ہے ابرش فوراً بولی

اور کیوں ضروری ہے ؟؟؟؟ میر نے بھی اک لمحے کی دیری کیے بنا سوال کیا

جب ابرش خاموش ہوئی کیونکہ اس بات کا جواب شاید اُس کے پاس نہیں تھا

ک۔ کیونکہ وہ میری یونیورسٹی ہے اسلئے ! ! کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولی اسی طرح اُس یونیورسٹی میں تمہارا سر میں ہُوں پڑھنے پر دھیان دو ٹیچر کا بائیو ڈیٹا نکلوانے پر دھیان نا دو ! ! میر دوٹوک لہجے میں کہتا اب اگے بڑھ چکا تھا اور پیچھے ابرش منہ کھولے میر کو جاتا دیکھ رہی تھی

اُف خدایاان سے واقعی کوئی نہیں جیت سکتا ابرش نفی میں سر ہلاتی بولی

شادی والا گھر تھا ہر طرف مہمان پھیلے تھے کچھ نے کل مایوں پر ڈائریکٹ انا تھا پھر شادی تک رکنا تھا جب کے کچھ اک دن پہلے اچکے تھے ساری تیاریاں تقریباً مکمل تھی

میر کو تو خاموشی پسند تھی اسلئے اس شور میں میر کافی الجھا ہوا تھا

مائم کی گاڑی سیلون کے آگے رکی

چلے آجائے روحا!!!مائم گاڑی سے نکلتا بولا جب روحا اور منال دونوں باہر نکلی

آجائے!!تینوں نے اندر کی جانب قدم بڑھاے

سیلون نہایت بڑا اور خوبصورت تھا یہ اس شہر کا سب سے بڑا سیلون تھا

مائم کول پر بکنگ کا پہلے بول چکا تھا

السلام علیکم سر!!السلام علیکم میم!!اسٹاف گرل نے آگے اتے ادب سے سلام کیا جس کا جواب دیا گیا

مسٹر مائم ؟؟ پیچھے سے اونراتی بولی

یس ! ! ! مائم نے اُنہیں دیکھا

اوکے آپ لوگ آجائے اندر اُنہونے انے کا اشارہ کیا سیلون میں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا نجانے کیوں شاید مائم نے بولا تھا کے اس وقت کوئی نا ہو یا جو بھی تھا اس وقت سیلون میں کسٹومرز کوئی نا تھا

آجائے میم ! ! اسٹاف گرل نے اُسے انے کا اشارہ کیا جب روحا نے مائم کا بازو مضبوطی سے تھاما

مان اپ بھی ائے نا روحا نے مائم کو جھکاتے اُس کے کان میں سرگوشی کی نہیں روحا آپ جائے میں یہی ہُوں جائے شاباش ! ! مائم نے پیار سے کہا جب روحا اسباب میں سر ہلاتی لڑکی کے ساتھ جانے لگی جب کے پیچھے منال بھی ساتھ گئی تھی

سنے صرف وہ کیجئے گا جس سے میری وائف کے چہرے پر کوئی الرجی یا انفیکشن نا ہو اور کوئی بھی ایسی چیز مت استعمال کیے گا جس سے اُسے تکلیف

ہو میں دوبارہ بتا رہا ہوں روحا کی اسکین بہت سینسٹو ہے تو پلز خیال رکھیے گا

ٹھک ہے؟؟؟مائم نے تنقید کی

یس سر آپ بے فکر رہے اونر مسکرا کر بولی

مجھے کسی کام سے جانا ہے میں اک گھنٹے تک اجاونگا اگر اُس سے پہلے فری ہو

جائے تو کول کر دیئے گا میں خود آؤنگا لینے ٹھک ہے؟؟

اوکے سر۔۔اُنہونے اسباب میں سر ہلایا جب مائم اک نظر اُس دروازہ کو

دیکھتے جہاں سے ابھی روحا اندر داخل ہوئی تھی پھر سیلون سے باہر نکلتے اپنی

گاڑی کی جانب قدم بڑھاے تھے

آپ فیشل کر دیں میرا روحا خوشی سے چہک کر بولی

یس میم میں کر رہی ہوں آپ پلز اپنا چہرا اس پر ٹکا لیں لڑکی نے روحا کا چہرہ

کرسی کی پشت پر ٹکایا

اور پیچھے منال کھڑی شیشے میں روحا کو گھور رہی تھی اُس کے دماغ میں پتہ

نہیں کیا چل رہا تھا

لڑکی نے فیشل کرنا شروع کیا مائم کے مطابق کوئی الرجی یا کیمیکل والی چیز روحا کی اسکین پر نہیں لگائی جا رہی تھی

سنے آپ ویکس بھی کر دیں!! روحا نے نیا شوشہ چھوڑا

سوری میم لیکن آپ کے ہسبنڈ نے منع کیا ہے لڑکی نے انکاری کی

نہیں آپ کر دیں ان کے ویکس پیچھے سے منال آگے ائی

سوری آپ کون ہے انکی؟؟

میں مسٹر مائم کی کزن ہُوں اور جو میں کہے رہی ہوں آپ وہ کریں انکے ویکس کر دیں

منال اٹل لہجے میں بولی

لیکن میم سر نے منع.. ابھی وہ کہے رہی تھی جب منال نے بات کاٹی

میں کہے رہی ہوں آپ کر دیں ورنہ آپ کیلئے مشکل ہو سکتی ہے آپ جانتی ہے نہ مائم کون ہیں؟؟ وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی

یار کر دیتے ہیں یہ نہ ہو کے میم مائم سر سے شکایت کریں اور ہم لوگ جوب سے جائے اسٹاف کی دو لڑکیاں جو یہاں موجود تھی اک نے دوسری کے کان میں سرگوشی کی

ہاں کر دیتے ہیں ! رک میں باہر سے ائی اک لڑکی کہتی اب باہر کی جانب بڑھی تھی

مجھے پانی پینا ہے ! ! منال دوسری وہاں کھڑی لڑکی کو دیکھ بولی

او کے میم میں منگواتی ہُوں وہ کہتی کمرے سے باہر نکلی تھی اب پیچھے روحا اور منال بچی تھی

آنکھیں مت کھولو آنکھیں بند کرو فیشل آنکھوں میں چلا گیا تو اندھی ہو جاو گی منال آگے اتی روحا کی کھلی آنکھیں دیکھ بولی جب روحا نے فوراً اپنی آنکھیں بند کی

فیشل کی رکھی ڈبی اک نظر منال نے دیکھی پھر پاس رکھے اک کانچ کے رگ میں حفاظت سے رکھے کیمیکل والی کریمز کو دیکھا جو بڑوں کو لگای جاتی تھی

روحا کی اسکن حد سے زدہ نازک تھی تھوڑا بھی کیمیکل لگتا تو اُس کا چہرہ بہت جلتا تھا اور فوراً انفیکشن ہو جاتا تھا

منال نے جھٹکے سے وہ کریم نکالی اور جلدی جلدی فیشل میں ملای اور واپس اُس کیمیکل کریم کو رگ میں رکھ پیچھے آ کھڑی ہوئی

میم پانی چند لمھوں بعد وہ لڑکی داخل ہوتی منال کے قریب گلاس بڑھاتی بولی جسے وہ تھام چکی تھی

اتنے دوسری لڑکی بھی کمرے میں داخل ہوئی

چلو اک کوٹ کو پانچ منٹ ہو گئے دوسری لگا دو اک لڑکی نے دوسری کو کہا جب وہ اسباب میں سر ہلاتی روحا کی جانب بڑھی روحا کے چہرے پر لگی لئیر

صاف کرتے اب اُس نے فیشل ہاتھوں میں اٹھایا اور منال اک عجیب سے مسکراہٹ کے ساتھ سب دیکھ رہی تھی

اُس لڑکی نے روحا کے چہرے پر اُسے لگانا شروع کیا ابھی اک دو منٹ ہی ہوئے تھے جب روحا کے چہرے پر جلن ہونے لگی وہ کیمیکل اُس نے بہت مقدار میں ملایا تھا تو ایفیکٹ وہ فورن کر رہا تھا

اہ۔۔۔روحا نے چیختے آنکھیں کھولی

کیا ہوا میم دونوں لڑکیاں اُس کے قریب آئی

ج۔ جلن ہٹائے اسے روحا کے انسوں تیزی سے نکلنا شروع ہوئے تھے اُن لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے جب کے منال سکون سے اُس کی چیخے سن رہی تھی

یس م۔ میم ہم ہٹا رہے لڑکی نے جلدی سے پف سے ہٹانا شروع کیا روحا کا چہرہ آگ کی مانند جلتا اُسے محسوس ہو رہا تھا

جلدی کریں پلزوہ روتے ہوئے چیخے اُس کا وجود لرز رہا تھا بچپن سے اج
تک روحا کو ان کریمز وغیرہ سے دور رکھا گیا تھا ارے اُسے تو میکپ بھی
بہت احتیاط سے کرایہ جاتا تھا روحا کی اسکن بچپن سے بہت ناساز تھی اک
بار بچپن میں اُس نے ہول میں رکھی کسی کی بلیچ دیکھی تو مزے مزے میں
لگالی اُس کے بات جو ہوا تھا وہ سب کو اب تک یاد تھا مائم کو روحا کے چہرے
کے بارے میں ابرش نے بتایا تھا ورنہ مائم کو اس بارے میں کچھ یاد نہ تھا
پہلے والے مان کو پتہ تھا بلکہ اسی نے اج تک روحا کو اس سب سے بچا کر رکھا
تھا اور اب والا مان بھی اُس کی ٹھک اسی طرح حفاظت کر رہا تھا لیکن دشمن
اُس کے اتنی قریب تھی کسی کو یہ اندازہ نہیں تھا اور نہ روحا کو یہ اندازہ تھا کہ
منال اس حد تک گر جائیگی لیکن منال اس سے بھی زدہ گرنے والی تھی یہ
انے والے دنوں میں دیکھنا تھا

اُن لڑکیوں کی مانو سانسیں رک گئی تھی اُنہونے جلدی سے روحا کے
چہرے سے فیشیل ہٹایا اور چند لمحوں بعد روحا کا چہرہ سرخ ہونے لگا روحا کا

سرخ ہوتا چہرہ دیکھ لڑکیوں نے اک دوسرے کو دیکھا پھر جلدی سے اونر کو بلایا

میم جلدی آئے ! ! اُن میں سے اک لڑکی اونر کو بلا کر لائی سامنے روحا کو روتے دیکھ وہ آگے ائی روحا کا چہرہ اب بھی جل رہا تھا جو ہی روحا نے چہرہ اٹھایا اُس کا چہرہ دیکھ اونر نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اُس کے چہرہ لمحہ بالمحہ مزید سرخ ہو رہا تھا

او یہ کیا کر دیا آپ لوگوں نے کونسی کیمیکل والی کریم لگای ہے منال آگے اتی مصنوعی پریشانی سے بولی

میم ہم نے کوئی کیمیکل استعمال نہیں کیا یہ فیشل وہی ہے جو کم عمر لڑکیوں کو لگایا جاتا ہے لڑکی نے گھبراتے ہوئے وضاحت دی

میم آپ پلز کھڑی ہوئے آئے منہ دھوئے روحا کو کھڑا کرتے واشروم میں لیجایا گیا روحا زور زور سے رو رہی تھی اُسے ذرا سی تکلیف برداشت نہیں تھی اور یہاں اُس کے چہرے سے جلن جانے کا نام نہیں لے رہی تھی

مان کو بلائے۔۔مان!!!اُس نے روتے ہوئے کہااُسے مان کی شدت سے یادائی تھی

روحانے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنا منہ دھویااونر نے جلدی سے باہر نکلتے مائم کو کول ملای مائم جو واپس ہی آرہا تھافون بجتے دیکھ کان سے لگاتا متوجہ ہوا جی؟؟؟؟مائم نے کہا

س۔سر آپ پلز جلدی آجائے آپ کی وائف کے چہرے پر جلن ہو رہی ہے وہ آپ کو بلا رہی ہے اونر سے پوری بات نہیں بتائی گئی

کیا مطلب جلن آپ لوگوں نے کوئی کیمیکل استعمال کیا تھا؟؟ایک دم مائم گاڑی کو بریک لگاتا غصے اور پریشانی کے ملے جھلے انداز میں بولا

سر آپ پلز آجائے اونر نے گھبراتے ہوئے کہاجب مائم نے موبائل ڈیش بورڈ پر پٹکااور تیزی سے گاڑی سیلون کی جانب بڑھائی

دس منٹ کا سفر پانچ منٹ میں تے کرتے مائم تیزی سے اندر کی جانب بڑھا تھا

کہاہے روحا؟؟اندر داخل ہوتے ہی دیکھا جہاں سامنے اونر پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھی

مائم کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا

سر اندر آئے اونر نے قدم اندر کی جانب بڑھائے جب مائم بھی پیچھے گیا جوہی دروازہ کے قریب پہنچے روحا کے رونے کی آوازے سن مائم کا دل رک سا گیا تھا مائم نے دروازہ کھولتے تیزی سے اندر قدم بڑھائے جہاں روحا صوفے پر بیٹھی شدت سے رو رہی تھی اُس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا کوئی بچہ بھی دیکھ کر بتا سکتا تھا کے اس کے چہرے پر بہت انفیکشن ہوا ہے

روحا!!!!مائم تڑپ کر آگے ایا جب روحا مائم کو دیکھتی جھٹکے سے کھڑی ہوتی مائم کے سینے سے لگتی مزید زور وسے رونے لگی اُس کے چہرے پر جلن اب بھی تھی اُس کا چہرہ لزر رہا تھا جلن کی شدت روحا سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

مائم نے بھی اُسے اپنے سینے میں بھینچا

روحا میری جان کیا ہوا مائم نے روحا کے بال سہلاتے تڑپ کا استفسار کیا
لیکن روحا محض رو رہی تھی اُس کا وجود کپکپا رہا تھا
مائم نے روحا کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے سامنے کیا اُس کی سفید گوری
رنگت حد سے زدہ سرخ تھی یہ دیکھ گویا مائم نے اپنی سانس روکی تھی روحا
کے رونے سے اُس کی تکلیف کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا مائم نے اُس کا چہرہ واپس
اپنے سینے میں بھینچا اور خونخار نظروں سے اونر کو گھورنے لگا مائم کی
آنکھوں میں سرخی اُتری تھی ماتھے پر شکنجے نمودار ہوئے تھے
مائم دیکھے نا روحا کو کیا ہوا نجانے کونسی کریم لگای ہے انہونے منال اگے اتی
مصنوعی فکر سے بولی
آپ کچھ بولے گی یا نہیں؟؟ مائم غصے سے بھڑکا تھا
س۔ سر ہم نے کوئی کیمیکل والی کریم ان کی اسکن پر نہیں لگائی ہم نے یہ
فیشل لگایا تھا جو ہر کسی کو ہم لگاتے ہے
لڑکی نے جلدی صفائی دی

تو پھر یہ سب کیا ہے آپ لوگوں کو میں نے کہا تھا کوئی کیمیکل والی چیز روحا کے چہرے پر مت لگایئے گا اک بات آپ لوگوں کو سمجھ نہیں اتی مائم غصے سے دھاڑا تھا

سامنے کھڑی اونر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں

یہ سیلون چلانے کے شاید آپ لوگ قابل ہی نہیں ہے اک چیز بتائی جارہی ہے دیکھے روحا کا چہرہ تکلیف میں ہے وہ اور میں نے کہا تھا ایسا کوئی کام مت کریے گا جس سے روحا کو تکلیف ہو روحا کا چہرہ دیکھے کتنا سرخ ہو رہا ہے

ایسی کونسی چیز آپ نے لگائی ہے یہ دیکھے یہ کسی کیمیکل کا کام نہیں تو اور کس کا ہے؟؟ روحا کا چہرہ سامنے کرتے مائم اُن پر غصے سے گرجا تھا

س۔ سرائی ایم سوری لیکن ہم نے کچھ نہیں کیا یہ وہی نارمل فیشل تھا!! وہ پھر کچھ اپنی صفائی میں کہنے لگی

Stop just stop it

آپ لوگوں کو میں بعد میں دیکھتا ہوں روحا چلے آئے ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہے مائم نے روحا کے انسوں صاف کرتے کہا لیکن روحا کا رونا رک نہیں رہا تھا روتے روتے اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی

مائم بہت کالم رہنے والا مرد تھا لیکن اج بات روحا پر ائی تھی مائم اُس کی تکلیف نہیں دیکھ پا رہا تھا اسلئے اج وہ غصّہ کر گیا تھا کیونکہ سامنے روحا تھی ورنہ شاید ایسا نہیں ہوتا

مائم روحا کو خود سے لگاے اب باہر نکلا جب کے منال بھی فاتحانہ مسکرائے (skin) پیچھے پیچھے بڑھی تھی گاڑی میں بیٹھتے مائم نے گاڑی بہترین کے کلینک کی جانب بڑھائی اس دوران روحا کا رونا (specialist) بلکل کم نہیں ہوا تھا

روحا بس میری جان ابھی ٹھک ہو جائیگا جا رہے ہیں ڈاکٹر کے پاس مائم گاڑی چلاتا ساتھ روحا کو بھی سمجھا رہا تھا جس کا رونا جائز تھا اُسے تکلیف ہو رہی تھی اپنے جلتے ہوئے چہرے پر اور مزید روحا کو رونا تب ایا جب گاڑی کے

شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا کل سے اُس کی شادی شروع تھی اور آج یہ سب ہو چکا تھا روحا یہ سوچتی مزید تیزی سے رونے لگی یہاں سے کلینک تھوڑا فاصلے پر تھا اُسے مزید تیزی سے روتا دیکھ مائم نے اک نظر پیچھے بیٹھی منال کو دیکھا جو اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی پھر لب بھینچ کر گہرا سانس لیتے روحا کو اٹھاتے مائم نے اپنی گود میں بٹھایا

منال نے یہ سب دیکھ ضبط سے مٹھیاں بناتے غصے سے ناک پھلائے یہ منظر دیکھا تھا پھر فوراً نظریں پھرتی گاڑی سے باہر دیکھنے لگی

روحا میری جان میرا بچا بس ایسے نہیں روتے مائم نے اک ہاتھ اُس کے گرد سے گزارتے اُس کا سر اپنے سینے سے لگایا جب کے دوسرے ہاتھ سے مائم ڈرائیو کر رہا تھا

مان جلن ہ۔ ہو رہی ہے وہ سسکی لیتے بولی لمحہ بالمحہ مزید سرخی اُس کے معصوم چہرے پر حاوی ہو رہی تھی

تھی

ہو جائیگی ابھی ٹھک رونا نہیں ہے آپ نے ! مائم نے اُس کے آنسوں
صاف کیے روحا کو صرف رونا آرہا تھا اس دوران وہ ہر طرف سے بیگانہ تھی
منال کی آنکھوں میں جلتی حسد بہت کچھ بتا رہی تھی
وہ کہتے ہے نا کسی کی نظر میں حسد زہر کی مانند ہوتی ہے جس کو لگ
جائے وہ کہی کا نہیں رہتا اور منال کی حسد اور نفرت بھری نگاہ بہت کچھ
سمجھا رہی تھی ! ہر گزرتے لمحے کے ساتھ منال کی روحا کیلئے نفرت اور وہ
! ! پیار اور خیال جو مائم روحا کا رکھتا ہے اُس سے حسد ہوتی جا رہی تھی

ماما ابرش کہا ہے ؟؟ میر صائمہ بیگم کے پاس اتا بولا
بیٹا وہ تو زیان کے ساتھ ! ! ابھی صائمہ بیگم بول رہی تھی جب یہ سنتے میر
کے چہرے پر آئے زاویے بگڑے تھے
ماما ابرش زیان کے ساتھ گئی ہے ؟ ؟
ہاں بیٹا زیان کے ساتھ گئی ہے صائمہ بیگم نے اسباب میں سر ہلایا
کب سے گئی ہوئی ہے ؟ ؟ ؟ میر نے اگلا سوال کیا

اک گھنٹہ ہو گیا بیٹا صائمہ بیگم سوچتی ہوئی بولی

اک گھنٹہ ؟؟ کہا گیے ہے ماما وہ لوگ ؟؟

پتہ نہیں بیٹا کہا گیے ہے زیان بول رہا تھا ابرش چلو چلتے ہے لیکن کہا مجھے نہیں پتہ صائمہ بیگم نا سمجھی سے بولی

لو بیٹا آ گیے دونوں ! ! ابھی آگے کچھ بات ہوتی کے صائمہ بیگم مسکرا کر پیچھے دیکھتی بولی جہاں سے زیان اور ابرش دونوں مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے داخل ہوئے تھے میر بھی پیچھے مڑا سامنے کا منظر دیکھ میر کے چہرے کے تاثرات مزید سخت ہوئے تھے میر بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا ابرش کے نزدیک ایا ابرش جو مسکرا کر زیان سے کچھ بات کر رہی تھی اب فوراً میر پر نظر جاتے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی چہرے کی مسکراہٹ سمیٹنے لگی تھی جب کے زیان بھی میر کو دیکھ رہا تھا میر نے ابرش کی کلائی پکڑی اور آگے بڑھا

میر کیا کر رہے ہیں چھوڑیں؟؟ابرش میر کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی اور میر خاموشی سے اپنے غصے سے سرخ ہوتا چہرہ لیا آگے بڑھ رہا تھا پیچھے زیان اور صائمہ بیگم ہکا بکا یہ منظر دیکھ رہے تھے میر نے آگے جاتے اُس کا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا کیونکہ ہر جگہ مہمانوں کا آنا جانا لگا تھا اسلئے میر گھر کی بیک سائڈ ایا تھا جہاں کوئی نہیں تھا

میں نے بولا تھا نا زیان سے دور رہنا تمہیں کیوں میری بات سمجھ نہیں آتی؟؟؟میر اُس کے چہرے پر غصے سے گرجا میر کی آنکھیں سرد اور سرخ تھی گردن پر غصے سے رگے نمایاں تھی

ابرش نے سہم کر آنکھیں بند کی پھر خود میں ہمت جمع کرتی آنکھیں کھولی اور میر کو دیکھنے لگی جو اس وقت کافی غصے میں تھا

آپ کو مسئلہ کیا ہے میں کسی کے ساتھ بھی جاؤں میری سمجھ نہیں آتا آپ ایسا کر کیوں رہے ہیں نا آپ مجھے وجہ بتاتے ہے پل پل آپ کا بدلتا روپ دیکھتی ہوں آخری چاہتے کیا ہے آپ؟؟؟

ابرش غصے سے آگے اتی بولی

ابرش میں نے تمہیں بتایا تھا کے سوائے اس کے کے تُم زیان سے دور رہو میں کچھ نہیں چاہتا میر بھی غصے سے دھاڑا میر کی دھاڑ پر ابرش کا دل لزر اٹھا تھا لیکن پھر سے خود میں ہمت جمع کرتی وہ اپنی تیز سانسوں کو سنبھالتی آگے ائی

کیوں. ؟ مجھے کوئی وجہ دے دیں؟؟ مذاق بنا کر رکھ دیا ہے آپ نے ہر چیز کا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے شاید میں تو آپ کی نفرت کے بھی قابل نہیں میری محبت کو آپ سب کے سامنے ٹھکرا کر مجھے رسوا کر چکے ہیں اور کئی بار تو اکیلے میں بھی آپ نے کہا کہ میں آپ سے دور رہوں ! ! رہنے لگی لیکن پھر جب مشکل ہوا تو آپ کے قریب ہوتی گئی بار بار اپنے عہد سے مکرتی رہی بار بار خود کی تذلیل کرواتی رہی پھر آپ نے مجھے سچ بتایا کے میں کمزور ہُوں جو بار بار اپنے عہد سے مکر رہی ہیں اور آپ نے مجھے یہ بتا کر میری آنکھیں کھولی تھی میں واقعی کمزور تھی اس کے لیے میں آپکا احسان

کبھی نہیں بھولو نگی!! پھر خود کو میں نے پوری کوشش کر کے مضبوط کیا اور آپ سے دور رہنے لگی اور آپ کو بھی میرے دور رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑا آپ بھی مجھ سے دور رہے کیونکہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے پھر ساتھ کہی جاتی ہوں تو اب جب میں زیان سے بات کرتی ہُوں اُن کے آپکو کونسی تکلیف ہوتی ہے میرے کزن ہے وہ اور بہت اچھے ہے ہر چیز کو سمجھتے ہے .

میں اُن کے ساتھ جب ہوتی ہُوں مجال ہے کبھی اُس نے مجھے کچھ کہا ہو ہمیشہ ابرش یہ ابرش وہ!! جانتے ہے پچھلے دنوں آپ کی محبت ٹھکرا دینے کے بعد میں کتنا روئی تھی کتنی اذیت میں تھی ارے مسکراہٹ نے مجھ سے کنارہ کر لیا تھا مسکرانا تو جیسے میں بھول گئی تھی!! ابرش اپنے بہتے انسوں کے ساتھ آج سب اپنے دل کی بات بول رہی تھی اور میر سُرخ چہرے میں خون اُتری آنکھوں سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے اُس کی باتیں سن رہا تھا

تب آپکو میرا خیال نہیں ایا اور اب جب زیان کے ساتھ میں ہلکا سا بھی مسکراوں تو آپ مجھ پر غصّہ کرتے ہے ہر چیز کا مذاق بنا کر رکھا ہوا ہے محبت کا میرا!!آپ کو کیا لگتا ہے میرا کوئی وجود نہیں ہے ہاتھوں کی کٹپوتلی ہُوں جب دل چاہا جھٹک دیا جب دل چاہا کسی اور کے ساتھ دیکھ اُس پر غصّہ کیا میری اوقات کیا ہے؟؟اتنی کے آپ سے محبت کر کے رسوا ہوئی ہُوں یا اتنی کے خود کو آپ کی سوچو سے دور رکھنے کیلئے زیان سے دو بات کر لیتی ہُوں میرا کزن ہے وہ بچپن سے اور آپ تو ایسے ریکٹ کرتے ہے جیسے میرا آپ سے کوئی رشتا ہو جو آپ کو میرا کسی اور کے ساتھ ہونا تکلیف دے رہا ہو لیکن ہمارے بیچ ایسا کوئی رشتا نہیں ہے بس اک کزن کا رشتے ہے جو میں بچانے کی کوشش کر رہی ہوں خود کو آپ سے دور رکھ کر کیونکہ آپ نے کہا تھا اگر اپنی محبت ختم کر کے میں انسان نا بنی تو آپ مجھ سے اس رشتے سے بھی دستبردار ہو جائینگے بس اسلئے میں کوشش کر رہی ہوں خود کو آپ سے دور رکھنے کی

لیکن آپ نے مجھے شاید فالتوں سمجھ لیا ہے جو جب دل میں آئے اپنا روب
مجھ پر جھاڑ دیتے ہے جب دل کریں ذلیل کر کے رکھ دیتے ہے ارے آپ
کی بلا سے میں بھاڑ میں جاوں یا کہی جا کر مر جاؤں آپ کو کیا فرق پڑتا
ہے ؟؟؟ آپ کا میرا کوئی رشتا نہیں پھر کیوں ؟؟ کیوں مجھ پر پابندیاں عائد کر
رہے ہیں ؟؟ کیا سمجھوں میں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں مت کریں
میری زندگی میں دھکل اندازِ میں تنگ آ گئی ہُوں ان سب چیزوں سے آپ
کا جب جو دل چاہتا ہے آپ وہ کرتے ہے لیکن اب مجھے بھی بولنا اتا ہے اپنے
حق کیلئے اب مجھے لڑنا اتا ہے میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں ! ! ابرش غصے
سے تیز آواز میں سب بول رہی تھی اور میر خاموشی سے اپنے غصے پر قابو
پائیں اُس کی باتیں سن رہا تھا میر کے بازوں کی نسے بھی ضبط سے نمایاں
ہونے لگی تھی آنکھیں تو لگ رہا تھا اگلے لمحے خون برسانے لگے گی گردن
ہاتھوں پر رگے نمایاں میر کے ضبط کا بتا رہی تھی لیکن نجانے کیوں وہ

خاموشی سے اُس کی باتیں سن رہا تھا اج ابرش کا نیا روپ میر کے سامنے آیا تھا

اب کیوں خاموش ہے آپ بولیں. ؟ہو گئی مضبوط میں دیکھے بول سکتی ہُوں آپ کے سامنے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں خدا کیلئے مجھ بخش دیں مت آئے میری زندگی میں !!

میں مزید اپنی رسوائی برداشت نہیں کر سکتی آپ نے بنایا ہے نہ مجھے مضبوط بار بار میری محبّت کو ٹھکرا کر دیکھے اتنی مضبوط بن گئی ہُوں کے آپ کے سامنے بول سکتی ہُوں اب مجھے ضرورت نہیں ہے کسی چیز کی مجھے آپ میرے حال پر چھوڑ دیں میری زندگی میں مجھے میری مرضی سے جینے دیں !

میں کسی سے بھی بات کروں کسی کے بھی قریب رہوں آپکو فرق نہیں پڑنا چاہیئے آپ اپنی محبت کی فکر کریں جس سے آپ محبت کرتے ہیں یہ ہر چیز اُس کیلئے رکھے مجھ پر زبردستی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے میر

میں اب تھک چکی ہوں ان سب سے میری زندگی کا مذاق بنا ہوا ہے میں ہاتھ جوڑتی ہُوں آپ کے سامنے بس کر دیں میری زندگی سے دور رہے مجھے نہیں ضرورت آپ کی کسی بھی فکر یا پابندی آپ جو کہے لیں ! ! ابرش کی آنکھوں سے انسوں بہے رہے تھے لیکن وہ پھر بھی اج ساری بھڑاس نکال چکی تھی پھر غصے سے سرخ آنکھوں سے میر کو دیکھتی بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی

پیچھے میر نے طاقت سے اپنے ہاتھ کا پنچ دیوار میں دے مارا جتنا کچھ ابرش کہے کر گئی تھی کسی کی ہمت نہیں تھی میر سے ایسے بات کرنے کی میر کسی کی اک غلطی معاف کر سکتا تھا جو وہ اُس کی خود کشی کرنے کی کر چکا تھا اب ابرش خود کو دلدل میں دھکیلتی مزید میر سے دور کر چکی تھی اب انا تھا اصلی میر نے سامنے میر نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا غصے سے میر کا برا حال تھا میر نے اک لفظ نہیں کہا تھا لیکن ابرش اج ساری کی ساری بھڑاس نکال چکی تھی ! !

مائم نے گاڑی کلینک کے آگے روکی

آجائے روحا!!مائم نے اتے اُس کی جانب کا دروازہ کھولا جب روحا باہر نکلی

جب کے رونا اب بھی جاری تھا ساتھ منال بھی باہر نکلی

اندر ڈاکٹر اب اُسے چیک کر رہی تھی

ڈاکٹر زدہ اسکن پر ایفیکٹ تو نہیں ہوا؟؟مائم پریشانی سے بولا

ایفیکٹ تو ہوا ہے مسٹر مائم لیکن میں آپ کو میڈیسن اور کریم دے رہی

ہوں انشاءاللہ جلدی ٹھک ہو جائیگا!!وہ اپنے پروفیشنل انداز میں بولی

ڈاکٹر کل سے شادی ہے ہماری شروع کل تک روحا کی اسکن ٹھک ہو جائیگی

؟؟؟

مشکل ہے لیکن بہتر ضرور ہو جائیگی!!ڈاکٹر مائم کو دیکھ بولی جب روحا کا

رونا مزید شروع ہوا

روحا بس ایسے نہیں روتے!!مائم نے اُس کا ہاتھ تھاما پیچھے کھڑی منال کو

روحا کا رونا سکون دے رہا تھا

مس روحا آپ روئے نہیں آپ کی اسکن کل تک کافی بہتر ہو جائیگی اس میڈیسن اور اس کریم سے ! ! اُنہونے میڈیسن اور کریم آگے بڑھاتے ہوئے کہا

اسی طرح کچھ اور سوال ڈاکٹرز سے کرتے اب تینوں گھر کیلئے روانہ ہوئے تھے ! !

اج کا دن بھی ایسے ہی گزر گیا تھا روحا کا روتے ہوئے ابرش کا بند کمرے میں جب کے میر کا غصے میں اور منال کا سکون سے ! !

اک نئ صبح کا آغاز ہوا اور اج تھی روحا اور مائم کی مایوں ! ! صبح ہی گھر میں افرا تفری مچی ہوئی تھی کوئی ادھر تو کوئی اُدھر مایوں کا فنکشن باہر ہونا تھا بہت بڑا اور شاندار سیٹ اپ لگایا گیا تھا دیکھنے والا ماشاللہ کہے بنا رہ نا سکے

روحا کی اسکن بھی بہتر تھی کل دو تین بار ڈاکٹر کی دی ہوئی کریم لگانے کی وجہ سے ! !

اس وقت صبح کے گیارہ بج رہے تھے اور مہندی لگانے والی روحا کے مہندی لگا رہی تھی

یہاں سے لگا دیں ! ! روحا نے اوپر تک اپنے بازو پر اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں میم اتنی اوپر سے نہیں یہاں سے لگاونگی وہ روحا کے کندھے تک پہنچتے ہاتھ دیکھ نفی میں سر ہلاتی بولی جب کے اُس کی بات پر روحا نے منہ بنایا

اپی میں تھک گئی ہُوں ! ابرش جو روحا کیلئے جوس لے کر آئی تھی روحا اُسے دیکھ بیچارگی سے بولی

ابھی تو شروع ہوئی ہے مہندی ابھی سے تھک گئی میری گڑیا؟؟ ابرش مسکراتی اُس کی پشت پر تکیہ رکھتی بولی

جب روحا نے ٹیک لگایا

اچھا یہ لو پیوں ! ! ابرش نے اُس کے لبوں سے گلاس لگایا جب روحا نے اک گھونٹ پی کر پیچھے کیا

! ! بس اپی

بس اتنا سا؟؟اور پیوں شاباش ناشتا بھی نہیں کیا آپ نے

ابرش نے پھر سے گلاس اُس کے لبوں سے لگایا

جب روحا نے بے زاریت سے مزید اک گھونٹ پیتے پیچھے کیا

!! اپی بس

!!اچھا او کے یہاں رکھ رہی ہوں پی لینا باکی کا

ابرش گلاس سائڈ ٹیبل پر رکھتی اب کمرے سے باہر نکلی تھی

دو مہندی والی تھی اک روحا کے سیدھے ہاتھ پر لگا رہی تھی جب کے

دوسری دوسرے ہاتھ پر لگا رہی تھی

ابرش باہر نکلی نظر زیان پر پڑی جو اسی طرف آ رہا تھا

ابرش کیسی ہو؟؟

میں ٹھک ہُوں آپ کیسے ہیں؟؟ابرش جواباً بولی

!! میں بھی ٹھک

خالا اب تک نہیں ائی؟؟

ہاں ابرش انے والی ہے ماما میری ابھی بات ہوئی ہے اُن سے زیان مسکرا کر بولا

جب دونوں کی نظریں اتی ہوئی میرب پر پڑی

السلام علیکم اپی ! ! میرب مسکراتی ہوئی ابرش سے ملی

وعلیکم السلام کیسی ہو ! ابرش بھی مسکرائی

میں ٹھک ہُوں بلکل روحا کہا ہے اپی ! ! میرب نے فوراً روحا کا پوچھا

وہ اپنے کمرے میں ہے ! ! ابرش نے مسکرا کر اشارہ کیا

! اوکے تھینک یو ! ! میرب کہتی اب روحا کے کمرے کی جانب بھاگی تھی

! ! زیان اور ابرش میرب کی خوشی دیکھ بے ساختہ مسکرائے تھے

بھائی ! ! مائم میر کے کمرے میں منہ بنا کر داخل ہوتا بولا

ہاں ! ! میر جو صوفے پر بیٹھا تھا اب نظریں اٹھائے مائم کو دیکھنے لگا

بھائی یار اج ماما نے آفس کی چھٹی کروادی اب میں بور ہو رہا ہُوں ! ! مائم میر کے برابر میں بیٹھتا بولا

دولہے صاحب اج مایوں ہے آپ کی اور مایوں کے دن آفس جاتا اچھا لگتا؟

!!ہاں بھائی لیکن فنکشن رات میں ہے ابھی تو نہیں

دن بھی ایسے ہی گزر جائیگا پتہ بھی نہیں چلے گا!!میر نے دھیما سا مسکرا کر کہا

چل اجا سیلون چلے بال سیٹ کرواتے ہے!!میر کھڑا ہوتا بولا

اوکے!!مائم بھی فوراً کھڑا ہوا جب دونوں باتیں کرتے ہوئے گھر سے باہر نکلے تھے!

اسی طرح پورا دن گزر گیا تھا شام کے آٹھ بج رہے تھے فنکشن نو بجے تک شروع ہونا تھا

تیار کرنے والی روحا کو تیار کر چکی تھی بس دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی

ابرش بھی اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی جب کے میر مائم اور اُن کے دو تین کزن سب میر کے کمرے میں تیار ہو رہے تھے

مجھے لگ رہا ہے تُم لوگ دلہنے ہو اتنا وقت کون لگاتا ہے ؟؟ میر جو خود ریڈی ہو کر صوفے پر بیٹھا تھا اب ان سب کو اب تک تیار ہوتا دیکھ غصے سے بولا

یار بھائی میں تو دلہا ہُوں وقت لگتا ہے مائم نے اپنے اوپر پرفیوم چھڑکتے ہوئے کہا

دولہا ہے ! ! ! دلہن نہیں جلدی تیار ہو جا بھائی بابا کا میسیج آگیا ہے باہر تمام مہمان اچکے ہے ! ! میر کھڑا ہوا تھا

اوکے اوکے بس ہو گیا میں ریڈی ! ! مائم نے آخری نظر خود پر ماری اور جلدی سے آگے ایا

اگر اب بھی تیار نا ہوتا نا تو میں تُجھے اس کمرے میں بند کر کے چلا جاتا ! ! میر کہتا بنا مائم کی سنے اب کمرے سے نکلتا چلا گیا

بھائی اپ دولہا کو چھوڑ کر چلے جاتے ! مائم صدمے میں بولا

! جب کے میر اب اگے نکل چکا تھا جسے دیکھ مائم بھی میر کے پیچھے چلا تھا

مہمان اچکے تھے مائم بھی اسٹیج پر لگے الشان صوفے پر بیٹھ چکا تھا

ابرش بیٹا روحا کو لے آو!! امنہ بیگم روحا کے کمرے میں داخل ہوتی ابرش سے مخاطب ہوئی

جی ماما!! ابرش نے اسباب میں سر ہلاتے اب روحا کو اٹھایا جب میرب فوراً سائڈ آ کھڑی ہوئی جب کے دوسری سائڈ ابرش تھی اور پیچھے کزنے تھی منال نجانے اس وقت کہا تھی

مائم جو کزنوں سے کچھ بات کر رہا تھا دلہن کے اجانے کا شور سنتے مائم نے نظریں اٹھائی تھی

پھر شائد وہ اپنی دلہن سے اب نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

روحا ہرے رنگ کی گھٹنوں سے اوپر اتی شورٹ فروک کے ساتھ پیلے غرارے میں ملبوس پیلا ہی دوپٹہ جو سر سے گزرا ہاتھ پر آ رہا تھا

لائٹ میکپ کیے پھولوں کی بنی جیولری سے سجی ہاتھوں میں گجرے پہنے چھوٹی سی خوبصورت پری لگ رہی تھی

روحا آگے ائی جب کے مائم اب تک ٹرانس سی کیفیت میں تھا پیچھے کھڑے اُن کے کزن نے چُٹکی کاٹی جب مائم فوراً ہوش کی دنیا میں اتا اپنا ہاتھ اُس کے آگے کر گیا

روحا نے دھیما سا مسکرا کر اپنا ہاتھ مائم کے ہاتھ پر رکھا پھر نظریں اٹھا کر اپنے مان کو دیکھا جو پورے وائٹ سوٹ کے ساتھ گلے میں ہرے رنگ کی اجرک ڈالے بالوں کو ہمیشہ کی طرح جیل سے سیٹ کیے

ہاتھوں میں گھڑی پہنے بڑا جاذب نظر آرہا تھا روحا نے دل میں ماشاللہ کہتے نظریں جھکائی جب مائم نے مضبوطی سے اُس کا ہاتھ تھام اُسے اوپر لیا پھر دونوں اسٹیج پر لگے صوفوں پر جا بیٹھے

مان ! ! روحا نے مائم کو پُکارا

! ! ! جی

آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں ! ! روحا شرماتی ہوئی بولی

آپ سے زدہ نہیں! مائم بھی مسکرایا تھا جب کے مائم کی بات پر روحا کے چہرے پر بھی شرمیلی سی مسکراہٹ ائی تھی

مائم نے اُس کا ہاتھ تھاما اُس کے چھوٹے سے ہاتھ مہندی سے سجے نہایت خوبصورت لگ رہے تھے

مائم اُس ہاتھوں پر مہندی دیکھ گہرا مسکرایا تھا

ابرش اور میر کے درمیان تو انڈیا پاکستان کی طرح علیدگی ہو گئی تھی دونوں اک دوسرے کو دیکھ بھی نہیں رہے تھے

میر بھی وائٹ سوٹ میں ملبوس گلے میں پیلے رنگ کی اجرک ڈالے اپنی آستینے کہنیوں تک چڑھائے

مضبوط ہاتھوں میں قیمتی گھڑی پہنے ہمیشہ کی طرح لڑکیوں کے دلوں پر اپنی مہر لگا رہا تھا

سب کی نظریں اس خوبروں مرد پر تھی جب کے میر داد اسائی سے باتوں میں لگا تھا

دو لڑکیاں میر کو مسلسل پیار سے دیکھ رہی تھی ابرش نے بے اختیار نظر اٹھائی اُن لڑکیوں کو دیکھا پھر اُن کی نظروں کی سمت میں دیکھا جو میر کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی گویا اج نظر لگا کر چھوڑے گی

ابرش چلتی ہوئی اُن کے نزدیک گئی

ہیلو!!ابرش نے مسکرا کر کہا

ہائے!!اُن دونوں نے جواب دیا لیکن نظریں ہنوز میر پر تھی

اتنے میر بھی آگے جانے کیلئے بڑھا وہ وہی سے گزر رہا تھا جب لڑکی کی آواز پر رکا

السلام علیکم!!لڑکی فوراً آگے اتی بولی جب کے ابرش اور دوسری لڑکی بھی وہی کھڑے تھے

وعلیکم السلام!!میر نے سلام کا جواب دیا پھر نظریں گھما کر ابرش کو دیکھا جو وہی متوجہ تھی

دونوں کی آنکھیں پل بھر کیلئے ٹکرائی تھی جب دونوں اپنی نظریں پھیر گیے

ابرش بھی روحا کے جیسے غرارے اور شرٹ میں ملبوس تھی فرق صرف اتنا تھا روحا کا تھوڑا ہیوی تھا اور ابرش کا ہیوی نہیں تھا اس کے علاوہ ابرش کے غرارے کا رنگ پیلا تھا جب کے شرٹ کا رنگ ہرا

ہلکا سا میکپ کیے بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑیں دوپٹہ ہاتھوں میں سیٹ کیے وہ تو ہمیشہ کی طرح پیاری لگ رہی تھی

میر پھر سے جانے لگا جب لڑکی کی آواز پر رکا

کیسے ہے آپ؟؟ دوسری لڑکی میر کو دیکھ بولی میر کو دیکھ دونوں لڑکیوں کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی جب کے میر کا دل چہار ہا تھا وہ ابھی یہاں سے دور چلا جائے کہا پسند تھی اُسے یہ چیزیں

الحمدللہ۔ ٹھک!! میر نے مختصر جواب دیا جب کے نظریں اب موبائل پر تھی لیکن لڑکی کے اگلے سوال نے ابرش اور میر کو حیرت کا جھٹکا دیا تھا

آپ میرڈ ہے ؟؟وہ لڑکی آنکھیں بڑی کیے سوالیہ نظروں سے بولی

اتنا پیارا اور ہینڈسم بندہ کوئی چھوڑ سکتا ہے کیا یقیناً کسی نیک لڑکی کے نصیب میں ہونگے یہ !!دوسری لڑکی نے پہلی کے کان میں سرگوشی کی سرگوشی ابرش میر کے کانوں میں بھی آگئی تھی جب اُن دونوں نے حیرت سے اک دوسرے کو دیکھا

بتائے نا آپ میریڈ ہے ؟؟اُس نے پھر التجائیں نظروں سے سوال کیا

نہیں !!میر نے لڑکی کو دیکھ کہا

اوریئلی ؟؟؟وہ خوشی سے چہک کر بولی جب کے ابرش اُس لڑکی کو دیکھ رہی تھی

یس !!میر نے لفظی جواب دیا

تو کیا آپ میری ماما کے داماد اور میرے سئیاں جی بنینگے ؟؟وہ شرماتی ہوئی اپنے دوپٹے کے پلو کو انگلیوں میں مروڑتی ہوئی بولی جب کے اُس کی بات پر میر اور ابرش کو بے وقت کھانسی اٹھی تھی

دونوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کھانسی روکنی چاہی

بولیں نا مسٹر ہینڈسم!! وہ لڑکی میر کے قریب جاتی بولی جب میر دو قدم پیچھے ہوا

میر جھٹ سے ادھر اُدھر دیکھنے لگا پھر تیزی سے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہاں سے نکلا

!! لڑکیوں میں شرم نام کی چیز نہیں تھی لیکن۔ ہمارے میر میں تو تھی نا آپ کو شرم نہیں اتی لڑکوں کو سرے عام چھیڑتے ہوئے!! پیچھے سے ابرش کی آواز پر دونوں مڑی

جب لڑکا اتنا ہینڈسم ہو تو کس پاگل کو شرم اتی ہے ہائے سئیاں جی کہا چلے گئے!! وہ پھر سے اُس راستے کو دیکھ بولی جہاں سے میر ابھی گیا تھا پیچھے ابرش حیرت سے منہ کھولے کچھ دیر تو اُنہیں دیکھتی رہی پھر پیچھے صائمہ بیگم کی آواز پر جھٹکے سے مڑتی اُن کی جانب بڑھی

سب باری باری رسم کر رہے تھے دونوں کی جوڑی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کے ہر کوئی ماشاللہ کہے رہا تھا

منال خوبصورت سا تیار ہوتی ائی وہ گھنٹوں تک اتی فورک کے ساتھ کام والے پلازوں میں بالوں کا ہیئر سٹائل بنائے میکپ کیے لگ تو پیاری رہی تھی کاش اتنی پیاری وہ دل سے بھی ہوتی نجانے کیوں منال کے چہرے پر اک مسکراہٹ تھی جیسے اُس کی فاتح بہت نزدیک ہو لیکن جوں ہی نظر سامنے اسٹیج پر گئی اپنی جگہ پر روحا کو بیٹھے دیکھ اُس کے تن بدن میں اک بار پھر آگ لگی تھی

بہت مشکل ہوتا ہے نا اپنی جگہ پر کسی اور کو دیکھنا

پھر دوبارہ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہ اِدھر اُدھر باتیں کرنے لگی

سعد نے بھی نظریں اٹھائے بے ساختہ اُسے دیکھا

دکھنے میں تو ٹھک ہے اے اللہ اس کی زبان بھی اچھی بنا دیتا!! سعد نفی میں سر ہلاتا بولا منال سعد کو زہر لگتی تھی

!! سب نے آکر رسم کی اسی طرح اج کے فنکشن کا اختتام ہوا تھا

ابرش بیٹا روحا کو لے جاؤ!! امنہ بیگم نے ابرش کو بلا کر کہا جب ابرش اسباب میں سر ہلاتی اسٹیج کی جانب بڑھی

آجاؤ روحا چلتے ہے!! ابرش نے روحا کا ہاتھ تھاما

گڑیا میں اور روحا اتے ہے آپ چلے!! مائم اُسے دیکھ بولا

او کے بھائی!! ابرش فوراً کہتی اسٹیج سے اتری تھی

آجائے روحا!! مائم نے کھڑے ہوتے ہاتھ اُس کی جانب بڑھایا جب روحا نے اپنا ہاتھ مائم کے ہاتھ پر رکھا دونوں ارام ارام سے اب اسٹیج کی سیڑھیاں اترنے لگے

پھر اندر کی جانب بڑھے

مان میں بہت تھک گئی ہُوں!! روحا چلتی چلتی تھکے ہارے لہجے میں بولی

وہ واقعی بہت تھک گئی تھی اک تو کپڑے پھر جویلری روحا کو ان سب کی عادت نہیں تھی

وہ لوگ اندر داخل ہوتے اگے بڑھ رہے تھے جب منال کے ہاتھوں گرایا ہوا پانی روحا کے نزدیک ایا منال پیچھے سے دیکھ رہی تھی

لیکن مائم کو بھی روحا کے ساتھ جاتے دیکھ اب پریشانی سے کچھ سوچنے لگی پھر تیزی سے بھاگتی اندر داخل ہوئی

مائم ! اس سے پہلے مائم قدم رکھتا منال نے اواز لگائی جب مائم پیچھے مڑا لیکن افسوس روحا وہاں جا چکی پاؤں میں پہنے خو سے پھسلے تھے

مان ! ! روحا کی چیخ سن کر مائم جھٹکے سے پیچھے مڑا اس سے پہلے روحا گرتی مائم نے تیزی سے قدم اٹھاتے اُس کا ہاتھ تھامے اپنی جانب کھینچا

منال جو روحا کے گرنے کے انتظار میں تھی مائم کو اُسے تھاما دیکھ منال نے سرد سانس لی

روحا ٹھک ہے آپ ؟؟مائم نے اُس کے گرد حصار باندھے اُسے اپنے نزدیک کیا تھا جب کے گرنے کے ڈر سے روحا کی آنکھیں بند تھی جب کے چہرے پر خوف تھا

مائم کی اواز پر روحا نے اپنی نم آنکھیں کھولی خود کو محفوظ محسوس کرتے اُس کی سانس میں سانس ائی تھی

م۔مان !! روحا سیدھی کھڑی ہوئی

جی !! آپ ٹھک ہے ؟؟مائم روحا کا چہرہ ہاتھ میں تھامیں پریشانی سے پوچھا

ج۔جی ! روحا نے پیچھے منال کو خود کو گھورتا پا کر دیکھا پھر لفظ توڑتی ہوئی بولی

اگر روحا گرتی تو اُس کے سر پر کونا لگتا وہ تو شکر تھا کے مان نے بچا لیا تھا

منال اب روحا کو گھورتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی

مان م۔میرے پیر !! روحا کے پاؤں میں گرنے کے جھٹکے سے موچ آگئی تھی اب اُسے اپنے پیر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا

درد ہو رہا ہے ؟؟ مائم نے اُس کا پیر دیکھا

جب روحا نے اسباب میں سر ہلایا

مائم نے لمحے کی دیری کیے بنا اُسے بانہوں میں اٹھایا

روحا اچانک ہوئی کاروائی سے بے خبر تھی اسلیے جلدی سے اُس نے مائم کی گردن میں اپنے دونوں بازوؤں ڈالے تھے

اور فوراً نظریں جھکائی تھی مائم نے اُس کا چہرہ دیکھا جو شرم سے لال ہو رہا تھا

پھر گہرا مسکراتا آگے بڑھا

م۔مان نیچے اتاریں مہمانوں نے دیکھ لیا تو ! ! روحا مائم کو دیکھ بولی

مہمان سارے باہر ہے ! مائم نے لفظی جواب دیا

مان کا چہرہ اُس کے چہرے کے نہایت قریب تھا تبھی روحا شرم سے مسکراتی آنکھیں بند کر گئی تھی

مائم نے اُس کے کمرے کا دروازہ کھول پھر اُسے صوفے پر بٹھایا

دکھائیے پاؤں اپنا ! ! مائم نے اُس کا پیر تھاما

ن۔ نہیں مان ٹھک ہے آپ نا کریں ! ! اُسے اچھا نہیں لگا تھا کے مائم اُس کے پیر کو ہاتھ لگائے

دکھائے روحا ! ! مائم نے واپس اُس کا پیر تھاما تھا خو سے وہ پہلے اُتار چکی تھی مائم نے اُس کا پیر اپنی گود میں رکھا

یہاں درد ہو رہا ہے۔۔مائم نے اُسے دیکھ کہا جب روحا نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

او کے اک منٹ ! ! مائم اٹھتا سامنے روحا کی ڈریسنگ سے پین ریسٹ لایا پھر واپس روحا کا پاؤں اپنے گود میں رکھ پین ریسٹ لگانے لگا

مان ! ! روحا نے محبت بھری نظروں سے مان کو دیکھ پُکارا

جی ! ! مان نے اوپر اُسے دیکھا جو محبت سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی

آپ بہت اچھے ہے ! ! روحا مسکراتی ہوئی بولی جب مائم بھی چہرہ جھٹک دھیما سا مسکرایا

ابھی آپ نے پانی میں نہیں جانا اسے تھوڑی دیر تک لگا کر رکھنا ہے

او کے ؟؟

پین ریسٹ لگانے کے بعد مائم نے تنقید کی

او کے مان روحا پاؤں واپس زمین پر رکھتی کھسک کر مائم کے برابر میں جا بیٹھی پھر مائم کے بازو تھامتے اپنا سر مائم کے بازوں پر رکھ آنکھیں مند گئی

!! مائم بھی مسکراتا اُس کے گرد حصار بنا گیا

بہت خوبصورت یادیں جمع ہو رہی تھی زندگی واقعی کبھی خوشی کبھی غم جیسی ہوتی ہے

ہمیشہ نا کبھی خوشی رہتی ہے اور نہ کبھی غم رہتا ہے لیکن جو بھی ہے زندگی جینے کا نام ہے جو ہر حال میں جینی ہے !!

سب مہمان بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے جب کے میر لون کی جانب جا رہا تھا جب نظر ابرش پر پڑی جو خود بھی لون میں ٹہل رہی تھی

دونوں نے اک دوسرے کو اک ساتھ دیکھا جب میر واپس پیچھے مڑتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا اب اُسے ابرش کو دیکھنا بھی گوارہ نہ تھا بات تو دور کی بات تھی!!

ابھی میر اپنے کمرے میں غصے سے جا کر بیٹھا تھا جب اُس کا دروازہ بجا میر نے انے کی اجازت دی دروازے پر دادا سائی کو دیکھ میر کھڑا ہوا دادا سائی آپ اس وقت۔۔میر نے گھڑی میں وقت دیکھ حیرت سے کہا ہاں بیٹا بس آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔

آئے دادا سائی بیٹھے!!میر نے اُن کا ہاتھ تھامے اُنہیں صوفے پر بٹھایا دادا سائی اتنی رات کو کیا بات کرنے ائے تھے میر یہی سوچ رہا تھا!!

جی دادا سائی بولیں خیریت ہے؟؟میر تھوڑا پریشان ہوا تھا

ہاں بیٹا سب خیریت ہے ہم بس آپ سے جاننا چاہتے ہیں کے آپ کو شادی کیلئے اور کتنا وقت چاہیئے؟؟

ہمیشہ کی طرح داداسائی کا اج بھی میر سے یہی سوال تھا جب کے اُن کے سوال پر میر نے گہرا سانس لیا

داداسائی مجھے تھوڑا اور وقت چاہیئے ! ! میر نے نظریں جھکائے کہا

میر ہم وہی جاننا چاہتے ہیں بیٹا کتنا وقت چاہیئے آپ کو ! ! داداسائی میر کے خوبرو چہرے پر نظر جمائے اُس کے جواب کا انتظار کرنے لگا

! ! اس کے بارے میں داداسائی فلحال میں کچھ نہیں کہے سکتا

میر کی نظریں نیچے تھی

لیکن وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے بچے آپ کو پتہ ہے نا آپ کا فیصلہ ہی آپ دونوں کی زندگیوں کو آگے بڑھا سکتا ہے ؟؟ داداسائی نے میر کی پشت تھپتھپائی تھی

جانتا ہُوں داداسائی کوشش کر رہا ہوں لیکن آپ لوگوں کا بچپن میں لیا گیا فیصلہ میرے لیے فلحال قبول کرنا مشکل ہو رہا ہے ! ! میر نے کرب سے آنکھیں میچی تھی

جانتے ہے بیٹا ! ! لیکن کبھی نہ کبھی تو یہ ہونا تھا نا ؟ ؟ داداسائی جواباً بولیں

اتنے دروازے پر دستک دیتے احمد صاحب اور صائمہ بیگم داخل ہوئے تھے

اُنہیں دیکھ میر حیرت سے اُنہیں دیکھنے لگا یعنی اج اتنی رات کو پہلے داداسائی

پھر ماما بابا کا انا لیکن اگلے لمحے میر کو پتہ لگ گیا تھا شاید نہیں یقیناً داداسائی نے

ہی انہیں بلایا

! ! بابا ماما آپ لوگ اتنی رات کو

ہاں بیٹا ! ! وہ دونوں بھی سامنے صوفے پر بیٹھے تھے

جو آپ کے دادابات کر رہے ہیں ہم بھی وہی بات کرنا چاہتے ہیں ! ! احمد

صاحب نے میر کو دیکھ کہا

جب میر نے مزید اک گہرا سانس لیا

میرے پاس آپ لوگوں کے سوال کا جواب نہیں ہے بابا میں شادی نہیں

کرنا چاہتا تھا آپ لوگ جانتے ہے نا ہر وقت مشن پر خطرہ میرے سر پر ہوتا

ہے زندگی کا پتہ نہیں ہوتا کب زندگی آگے جینے کا موقع ملے یا نہیں پھر کیسے

میں کسی لڑکی کو خود سے جوڑ لوں لیکن آپ لوگوں نے جو بچپن میں فیصلہ لیا اُس کے آگے میں مجبور ہو گیا ہُوں !!

میرا اس وقت اپنی زندگی میں پہلی بار الجھا ہوا لگا تھا جب کے اُسکی بات پر وہ تینوں تڑپ اٹھے تھے

میر میری جان ایسا مت بولوں !! میر کے اپنی زندگی کے بارے میں ایسا کہنے پر صائمہ بیگم تڑپ کر بولی جب کے احمد صاحب اور دادا سائی کا بھی یہی حال تھا

ماما ٹھک کہے رہا ہوں میں !! میر نے نظریں نیچے جھکائے ہی کہا

ابرش سے اب تک تو اتنی بڑی بات چھپائے رکھوائی ہے بیٹا آپ نے لیکن کب تک اور !! صائمہ بیگم پریشانی سے بولی

کچھ وقت اور ماما بس کچھ وقت اور دے دیں آپ لوگ مجھے وہ مضبوط ہو چکی ہے میرے سامنے بول سکتی ہے یقیناً اب اُس میں ہمت بھی ہے بس کچھ وقت اور !! میر نے صائمہ بیگم کے چہرے کو دیکھا

ہاں بیٹا آخر اُسے مضبوط بنانے میں آپ کامیاب رہیں ماشاللہ ! ! امنہ بیگم مسکرا کر اندر داخل ہوئی تھی جب کے ٹھک پیچھے احسن صاحب بھی تھے

میر نے بے بسی نگاہ داد اسائی پر ڈالی یعنی اج وہ میر سے جواب چاہتے تھے اسلئے سب بڑوں کو بلا لیا تھا

چھوٹی ماما میری بیوی کا مضبوط ہونا لازمی تھا ! ! کیونکہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو وہ کم سے کم برداشت تو کر پائے ! ! اگر کمزور ہو گی تو کیسے برداشت کریگی !

میر تو ساری باتیں صاف کہے رہا تھا جب کے اس کی باتوں سے سب کے دل لزر اٹھے تھے ہر کوئی میر سے بے انتہا محبت کرتا تھا کہا برداشت تھی میر کی دوری کی باتیں

آپ سب سچائی کو قبول کریں نا میر اکام ایسا ہے آپ سب جانتے ہے ! ! یہ باتیں تو عام ہے میرے لیے ! ! ! اُن سب کے چہروں پر تڑپ دیکھ میر بولا

پورے سولہ سال ہو گئے ہے آپ کے اور ابرش کے نکاح کو سولہ سال سے یہ بات ابرش سے چھپائی ہوئی ہے بیٹا اور کب تک چھپائنگے گے ؟؟ احسن صاحب نے بھی وہی سوال کیا

جانتا ہُوں چھوٹے بابا! میر نے اُنہیں دیکھا تھا

میری زندگی کا سب سے اہم میشن جس کیلئے میں اج تیار کھڑا ہُوں وہ اک بار ہو جائے تو زندگی کا مقصد پورا ہو جائیگا !!

اج تک بہت سے مشن کیے ہے میں نے لیکن وہ مشن جتنا میرے لیے ضروری ہے اتنا ہی خطرناک بھی بس اسلئے میں چاہتا ہوں کے ابھی ابرش سے یہ بات چھپائے ہی رکھی جائے میں نہیں چاہتا اُسے ابھی پتہ چلے !!

میر سب کو دیکھ بولا

میر ایسی باتیں نہیں کرتے میری جان ہم جانتے ہے آپ کیلئے کوئی خطرے کی بات نہیں ہمارا میر بہت بہادر ہے لیکن بچے اب مزید اُس سے یہ بات نہ چھپاو صائمہ بیگم اٹھتی میر کے برابر میں آ بیٹھی تھی

میں نے بہت کوشش کی کے اُسے مجھ سے نفرت ہو جائے نفرت تو
نہیں ہوئی لیکن ہاں کل میں نے اُس کا نیا روپ دیکھا وہ کل مجھے بلکل پہلی
والی ابرش نہیں لگی وہ خود کیلئے لڑنا جان گئی ہے بابا وہ خود کو سمبھالنا جان گئی
ہے۔۔میر کے لہجے میں نجانے کیوں کشمکش محسوس ہو رہی تھی شاید کل
!!ابرش کی کی گئی بتمیزی میر کبھی نہیں بھلا سکتا تھا
ہاں بیٹا آپ اُسے مضبوط دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ آپ کی بیوی کا مضبوط ہونا
ضروری تھا وہ مضبوط ہو گئی ہے اب مزید اُسے خود سے دور مت
رکھو!!!صائمہ بیگم نے میر کے کندھے پر ہاتھ رکھا کہا
!! جب کے میر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولیں
گیٹ کے باہر کھڑی ابرش کو اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں ہو رہا تھا اُس کی
آنکھوں میں بے یقینی تھی اُسے یقین انا اک نہایت مشکل کام لگ رہا تھا اُس
کے وجود نے کھڑے رہنے سے انکاری کی تھی سانسیں بلکل مدھم چلنے لگی
تھی اُس کا وجود باقاعدہ کپکپا رہا تھا اُس نے بے ساختہ دھڑام سے دروازہ

کھولا وہ جو اپنی ماما کو بلانے ائی تھی یہاں کی باتیں سن ابرش کی حالت خراب ہو رہی تھی دھڑام سے دروازہ کھلنے کی آواز پر سب نے جھٹکے سے اوپر دیکھا !! جہاں ابرش آنکھوں میں بے یقینی لیے اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی

اس وقت منال لون میں ائے کچھ فون پر بات کر رہی تھی
میں نے اُس کی کریم میں کیمیکل ملا دیا تھا اُس چالاک روحا کا چہرہ دیکھنے والا تھا وہ ہنستی ہوئی بولی

اور تو اور اج پانی بھی گرا دیا تھا وہ گرتی اتنا مزا آتا لیکن اینڈ وقت پر مائم نے اُسے بچا لیا قسمت بہت اچھی لے کر پیدا ہوئی ہے لیکن زدہ وقت تک اچھی نہیں رہنے والی !! منال ہنستی ہوئی بولی

جب کے پیچھے سے اتے سعد کو یہ سن 440 وولٹ کا جھٹکا لگا تھا

ہاں پاگلوں کی طرح رو رہی تھی لیکن پھر بھی اج اس کی اسکن ٹھک ہو گئی مجھے تو لگا تھا پوری شادی تک ایسے ہی ٹماٹر بنی رہے گی لگتا ہے کیمیکل زدہ ملانا چاہیے تھا غلطی ہو گئی مجھ سے !!

منال افسوس سے بولی

ہاں اب اگے جو ہو گا اُس کا تو کسی کے گمان میں بھی نہیں ہو گا اب تو ڈائریکٹ روحا کو دور کرو نگی اپنے مائم سے بس کچھ دن اور !! صحیح موقعے کی تلاش میں ہوں !!

وہ بڑے فاتحانہ انداز میں بول رہی تھی

جب پیچھے سے سعد نے طاقت سے اُس کا بازو پکڑتے اُس کا رخ اپنی جانب کیا منال اچانک ہوئی آفت سے بے خبر تھی اسلیے اب آنکھیں پھاڑے حیرت سے سعد کو دیکھنے لگی تو کیا وہ اسکی باتیں سن چکا تھا !؟

تمہارے اندر غیرت نام کی چیز ہے تُم نے گڑیا کا چہرہ خراب کیا تھا اور اج ؟؟اج پانی تُم نے اُسے گرانے کیلئے رکھا تھا سعد کا مانو پارا آسمان چھو چکا تھا

بکواس بند کرو کس نے کہا تمہیں یہ ! منال تو صاف مکر کر اکڑ سے کھڑی ہوتی بولی

ابھی تُم فون پر بات کر رہی تھی سعد نے اُس کے ڈھیٹ پنے پر اُسے ڈپٹا

کیا ثبوت ہے تمہارے پاس ؟؟ بنا ثبوت کے کیوں جھوٹ بول رہے ہو

ارے روحا تو میری بہنوں کی طرح ہے اُسے بھلا میں کیوں نقصان پوہچاونگی وہ بڑے اچھے انداز سے جھوٹ بول رہی تھی

بکواس بند کرو یہ پاگل تُم پوری دنیا کو بنا سکتی ہو لیکن مجھے نہیں ارے اک لڑکی ہو کر تمہیں شرم نہیں ائی یہ کرتے ہوئے ؟؟؟

سعد غصے سے بولا اُسے یقین نہیں آرہا تھا منال اس حد تک گری ہوئی ہے

تُم بکواس بند رکھو میں نے کچھ نہیں کیا تمھارے پاس کوئی ثبوت نہیں ! ! جو جھوٹی بکواس کر رہے ہو میں میر بھائی کو بتاونگی کے تُم مجھ پر جھوٹے الزام لگا رہے ہو !

منال ڈھیٹ پن سے بولی

اُف میرے خدایا کوئی اتنا گرا ہوا کیسے ہو سکتا ہے ! ! سعد کو یقین نا ایا

فضول مت بولو میں نے کچھ نہیں کیا وہ کریم روحا کو اُس کے کیے کا پھل اللہ

! ! نے دیا ہے دوسروں کا حق مارے گی تو یہی ہو گا

میرا حق مارا تھا قسمت میں رونا ہی لکھا ہو گا میرے کرنے یا نا کرنے سے کچھ

نہیں ہونا

منال نے کندھے اُچکائے

یاد رکھنا تمہارے کسی چال کو میں کامیاب نہیں ہونے دونگا سعد نے انگلی

سے دھمکی دی

اوہ میں تو ڈر گئی مجھے تو ڈر لگ رہا ہے اب کیا کرو گے تُم اُف مجھے ٹینشن

ہو رہی ہے منال مصنوعی پریشانی کی ایکٹنگ کرتی بولی

یہ دھمکیاں نا جا کر کسی اور کو دینا ابھی دو انسوں بہا کر پورے گھر کو جمع

کرو نگی اور بولو نگی تُم میرے اوپر غلط الزام لگا کر مجھ پر غلط نظریں رکھ رہے

ہو اور سب اک لمحے میں یقین کر لینگے اور تُم؟ تمہارے پاس تو کوئی ثبوت بھی نہیں کیسے بتاؤ گے کے یہ سب میں نے کیا ہے بتاؤ کیا کرو گے؟؟

بازی میرے ہاتھ میں ہے جو کرنا ہے کرو!! منال نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

یہ زندگی عاجزی ہے کیا منہ دکھاو گی خدا کو؟؟ سعد نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

میں نے کچھ غلط نہیں کیا!! میں درست ہُوں اور اگر غلط کیا بھی ہے تو ثبوت دو نا مجھے میں انتظار میں ہوں!! منال کو ذرا برابر فرق نہیں پڑھ رہا تھا

تُم بہت پچتاؤ گی!؟ سعد کو مزید اُس سے نفرت ہو رہی تھی

میرا تو پتہ نہیں لیکن مجھے لگتا ہے تُم ضرور پہنچتاؤ گے اگر میں نے مہمانوں سے بھرے گھر میں شور مچا کر تُم پر الزام لگایا تو!! پھر کیا خیال ہے؟؟ منال نے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

برائی اور جھوٹ کی کبھی جیت نہیں ہوتی اک لڑکی ہو کر دوسری لڑکی
کے ساتھ بلکہ اک بچی کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے ذرا برابر شرم آجاتی ہے
لیکن شاید نہیں یقیناً تمہارے اندر وہ بھی نہیں ہے ڈرو اُس وقت سے جب
خدا تمہارے گناہوں کو تول رہا ہو گا ڈرو آخرت سے کسی کی زندگی برباد کرنا
تمہیں درست لگتا ہے ؟؟؟؟ سعد نے سوالیہ نظروں سے دیکھا
جس زندگی کی تُم بات کر رہے ہو وہ میرا حق تھا میری جگہ تھی جو تمہاری
نظر میں اُس بچی نے لے لی لیکن وہ بچی اک نہایت چالاک لڑکی ہے اُس نے
میرے مائم کو بہن بن کر چھینا ہے مجھ سے بہن بہن کی رٹ لگا کر رکھی تھی
اور جب مائم کی یاداشت گئی چھین لیا اُس نے میرا حق لیکن میں اپنا حق اپنی
جگہ اتنی اسانی سے اُس دو ٹکے کی لڑکی کو نہیں دونگی اُس کی کوئی اوقات
نہیں میرے سامنے اُس میں اگر شرم نہیں اُس میں اگر لہٰذ نہیں تو پھر
ٹھک ہے میں کیوں رکھوں شرم اور لہٰذ جب اُسے میرا حق چھیننے میں شرم
نہیں ای تو میں اپنا حق لینے میں کیوں شرم کروں ؟؟ بولو ؟؟ وہ میری جگہ

تھی میری آنکھوں کے سامنے مائم سے اُس نے نکاح کیا ہے اور میں کچھ نہیں کر پائی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کے میں کچھ نہیں کرونگی منال نام ہے میرا میں اپنی کوئی چیز کسی دوسرے کیلئے نہیں چھوڑتی مائم میرے تھے ہے اور رہینگے

تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے مجھے غلط ثابت کرنے کا کوئی تمہاری بات کا یقین نہیں کرے گیا اور میں اک دو انسوں بہا کر جو کہونگی اُس پر سب امین کہینگے اب سب میرے بس میں ہے تو اپنی یہ تنقیدیں اپنے پاس رکھو اور یہاں سے نکلو اس سے پہلے میں اپنے الفاظوں پر عمل کر کے تمہیں گھر سے نکلواوں ! ! منال نے ساری بات کہتے آخر میں ایبرو اٹھائے کہا

دیکھ لینا جتنا تُم اچھل رہی ہو ایسے ہی جب پر کٹیں گے تو لمحے میں نیچے گروں گی ! ! سعد کہتا اب اگے بڑھا تھا

ایسا وقت کبھی نہیں آئیگا لکھ لو تُم ! ! منال پیچھے سے بولی

اب جتنا ہونا تھا ہو گیا اب سب میرے بس میں ہیں بہت رہ لی میں چپ اب مزید نہیں وہ وقت کبھی نہیں آئیگا جب میں ہارونگی جیت میری ہوگی کیونکہ ہار میں ہونے نہیں دونگی اور یہ میرا وعدہ ہے اس پوری دنیا سے اک دن اسی گھر میں مائم کی بیوی کی حیثیت سے میں آؤنگی اور وہ وقت زدہ دور نہیں !! منال دل میں سوچ کر چہرے پر اک مجیب غزیلی مسکراہٹ سجائے سوچ رہی تھی پھر اِدھر اُدھر دیکھتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی لیکن اب سعد اُس کے لیے خطرہ بن چکا تھا کیونکہ اُسے منال کے بارے میں سب پتہ چل گیا تھا لیکن منال جانتی تھی وہ رو کر جو کچھ بھی کہے گی سب !!! اُس کا یقین کرینگے نا کے سعد کا

یہی سوچ وہ پر سکون تھی خیر کل کا دن نئے مسئلوں کے ساتھ سب کا انتظار !! کر رہا تھا

ابرش بے یقینی سے سب کو دیکھ رہی تھی سب بھی کبھی میر کو تو کبھی ابرش کو دیکھ رہے تھے جب کے میر نے چہرہ جھکائے گہرا سانس لے کر آنکھیں بند کر کے کھول نفی میں سر ہلایا تھا

ی۔۔یہ آپ لوگ کیا بات کر رہے ہیں!!ابرش نے اپنی تیز ہوتی سانسوں کے درمیان پوچھا

ابرش میری جان!!صائمہ بیگم کھڑی ہوتی اُس کے نزدیک انے لگی

ن۔نہیں وہی رکے!!وہی رک جائے!!ابرش نے ہاتھ سے اُنہیں روکا

ابرش کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی صائمہ بیگم کے قدم اُس کی جانب بڑھتے ہوئے رکے تھے

م۔ماما یہ کیا بات کر رہے ہیں آپ لوگ؟؟؟میرا اور م۔میر کا ن۔نکاح ہوا ہے بچپن سے اور مجھے کسی نے نہیں بتایا؟؟ابرش تیز آواز میں بولی آنکھیں چند لمحوں میں خون برسانے کو بول رہی تھی

ابرش بچے!!امنہ بیگم بھی کھڑی ہو

ن۔ نہیں ماما میرے پاس مت آئے!! آپ لوگوں نے بچپن سے مجھ سے یہ بات چھپائی کیوں؟؟ ابرش کو یقین نہیں آرہا تھا اُسے تو ہوش بھی نہیں تھا وہ کیا کیا بول رہی ہے

میر خاموشی سے بیٹھا تھا

ابرش کچھ وجہ تھی بچے!! صائمہ بیگم اُسے دیکھ پھر سے اگے بڑھی

ن۔ نہیں بڑی ماما میرے نزدیک نہیں آئے آپ نے بھی مجھے نہیں بتایا؟؟ آپ کا بیٹا مجھے ذلیل کرتا رہا میرے پیار کو رد کرتا رہا ارے روتی رہی میں!! کسی نے کچھ نہیں بتایا مجھے یعنی پوری زندگی مجھے اندھیرے میں رکھا گیا میری زندگی کا اتنا بڑا راز مجھ سے چھپایا گیا!! کیوں؟! ابرش کی آواز نہایت تیز تھی اُس نے اج تک کبھی اپنے بڑوں کے سامنے ایسے اونچی اواز میں بات نہیں کی تھی

ابرش تمیز سے کیسے بات کر رہی ہو تُم سب سے!! میر کھڑا ہوتے غصے سے بولا جب کے احسن صاحب اور امنہ بیگم بھی یہی کہنے لگے تھے

ارے آپ تو کچھ بولیں ہی نہ ! ! آپ نے مجھے ذلیل کر کے رکھ دیا تھا میں بولتی رہی کے میر آپ کے ساتھ میرا کچھ تو رشتا ہے مجھے آپ کے ساتھ بلکل اجنبیوں والا احساس نہیں ہوتا لیکن آپ مجھے بار بار جھٹکتے رہے بار بار مجھے میری نظریوں میں گراتے رہے ! ! اج وہ بلکل پہلے والی ابرش نہیں لگ رہی تھی کیونکہ اُس نے بس اتنا سنا تھا کے میر اور اُسکا نکاح ہوا ہے اُس کے بعد اُس کے کانوں میں بس وہی الفاظ چل رہے تھے وہ یہ بھی نہیں سن پائی کے ایسا کیا کیوں سب نے وجہ کتنی بڑی تھی وہ تو اُسے مضبوط بنانا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ ضروری ہے لیکن ابرش اب مزید اپنے اور میر کے درمیان دیوار کھڑی کر رہی تھی ! !

میر بلکل درست تھا لیکن ابرش پوری بات سنتی تب نا !

سب حیرت سے ابرش کو دیکھ رہے تھے اتنی بتمزی سے بات تو اُن کی ابرش کبھی نہیں کرتی تھی

ابرش کیا ہو گیا بیٹا ! ! امنہ بیگم نے اُسے گھور کر کہا

مجھ سے پوچھ رہے ہیں آپ لوگ کے مجھے کیا ہوا ہے ؟؟آپ لوگ خود
سے پوچھے کے آپ لوگوں نے میرے ساتھ کیا کیا ہے ؟؟؟ بچپن سے
لے کر آج تک آپ لوگوں نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپا کر کونسا انصاف
کیا ہے میرے ساتھ ؟؟؟؟آپ سب نے مجھے دھوکہ دیا ہے ! ! ابرش کے
انسوں آنکھوں سے نکلنا شروع ہوئے تھے کسی پانی کی طرح اُس کی
آنکھوں سے انسوں بہے رہے تھے
کسی کو اُمید نہیں تھی کے ابرش ایسا ریکشن دیگی
لیکن وہ اپنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت فلحال کھو چکی تھی
ابرش بچے آپ کو وجہ نہیں پتہ ان سب کے پیچھے جب پتہ چلے گی تو آپ
ایسے نہیں بولو گی ! ! اب کی بار احمد صاحب اُسے دیکھ بولا
مجھے کوئی وجہ نہیں جاننی میرے لیے یہ جاننا کافی ہے کے بچپن سے اب
تک مجھے آپ سب نے دھوکے میں رکھا دھوکے باز ہے آپ سب لوگ
! ! ابرش تیز آواز میں چیخی

ابرش!!میر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا وہ بڑوں سے بد تمیزی کی حد پار کر رہی تھی اسلئے میر نے غصے سے اُس کا نام پُکارا

کیا ابرش؟؟بولیں کیا ابرش؟؟اب نہیں ڈرتی میں کسی سے بہت کر لی آپ لوگوں نے اپنی مرضی!!اب بس اور نہیں اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی ذرا ترس نہیں ایا آپ لوگوں کو مجھ پر؟؟اور میر آپ کو؟؟آپ نے ہمیشہ مجھے کہا کے نامحرم کے قریب انا جائز نہیں آپ نے خود کو میرا محرم ہوتے ہوئے بھی نامحرم ٹھہرایا ہمیشہ میری محبت کو ذلیل کرتے رہے ذرا ترس نہیں ایا آپ کو؟؟آپ کے سامنے میرے انسوں بہتے تھے ارے آپ کے پاس دل ہے بھی یا نہیں؟؟آپ نے تو حد کر دی خود غرزی کی آپ اک سفاک انسان ہے آپ کے اندر دل نامی چیز ہے ہی نہیں!!ابرش میر کے قریب جاتی چیخی تھی

سب ابرش کی بد تمیزی دیکھ دنگ تھے جب کے میر کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا!

ابرش بیٹا!! صائمہ بیگم نے آگے انا چاہا

وہی رکے بڑی ماما قریب نہیں آئے آپ کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب آپ نے اپنے بیٹے کو پیار سکھایا ہی نہیں آپ نے اپنے بیٹے کو دوسروں کا درد دیکھنا نہیں سکھایا صرف سفاکیت سکھائی ہے دوسروں کو تڑپتا دیکھنا سکھایا ہے سب آپ کی غلطی ہے! ابرش اُن پر چیخی جب میرا بھی کچھ کہتا کے

امنہ بیگم نے اتے ابرش پر ہاتھ اٹھایا

وہ غصے سے اگے ائی تھی لیکن اُن کا ہاتھ ہوا میں صائمہ بیگم روک چکی تھی

پاگل ہو گئی ہو امنہ جوان بچی پر ہاتھ اٹھاؤ گی؟؟ صائمہ بیگم نے اُنہیں ڈپٹا

یہ بیٹی جسے شرم لہٰذ نہیں بڑوں کا یہ میری ابرش نہیں ہے یہ میری بیٹی نہیں ہو سکتی!! امنہ بیگم کے انسوں بھی تیزی سے نکل رہے تھے

جب کے ابرش اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی پھر آہستہ آہستہ اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹائے بے یقینی سے امنہ بیگم کو دیکھنے لگی یعنی وہ اُس پر زندگی میں پہلی بار ہاتھ اٹھانے والی تھی

یہ سب آپ کی وجہ سے ہی ہو رہا ہے کیوں کر رہی ہیں یہ سب آپ ؟اپنے بیٹے کو سکھائے کے زندگی میں احساس نام کی چیز بھی ہوتی ہے جو تھوڑا تو کسی کا رکھنا چاہیئے لیکن آپ کے بیٹے نے حد کر دی میں ہمیشہ سوچتی تھی اتنا سنگ دل کوئی کیسے ہو سکتا ہوں لیکن اج پتہ چل رہا ہے کے آپ نے تربیت ہے ایسی ک۔۔۔۔ابھی ابرش کہے رہی تھی جب احسن صاحب غصے سے آگے آئے جب احمد صاحب نے اُنہیں تھاما

احسن حوصلا رکھو بچی ہے غصے میں ہیں ابھی !احمد صاحب نے اُنہیں تھامادادا سائی بلکل خاموش تھے وہ تو اپنی معصوم پوتی کو دیکھ رہے تھے جو اج ابرش کہی سے نہیں لگ رہی تھی

پہلے والی ابرش کا عکس بھی نہیں تھا اس میں !!!وہ تو سب سے کتنا پیار کرتی تھی پھر اج !؟

میر کی آنکھوں میں خون اُتر رہا تھا لیکن وہ بڑوں کا احترام کرتا تھا جب کے ضبط میر کیلئے مشکل ہو رہا تھا کہا برداشت تھی اُسے کے کوئی گھر کے بڑوں سے بد تمیزی کریں

میر گہرے سانس لے رہا تھا لیکن غصّہ شاید کم نہیں ہونا تھا

ابرش نے خوف سے احسن صاحب کو دیکھا تھا

جو خود بھی شرمندگی اور غصے سے نظریں جھکا گیے تھی اُن کی بیٹی اُنہیں زندگی میں پہلی بار سب کے سامنے شرمندہ کر چکی تھی وہ کسی سے نظریں نہیں ملا پا رہے تھے

ابرش نے سرخ آنکھوں سے اک نظر سب کو دیکھا

سب کو غصّہ آرہا ہے مجھ پر؟؟ کس وجہ سے؟ بچپن سے مجھے دھوکے میں رکھا آپ سب نے اور اب االٹا مجھ پر غصّہ؟ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی !!ابرش پھر تیز آواز میں بولی

ابرش آواز نیچے!! اب کی بار صبر ختم ہوا تو میر دھاڑا

وہ تو شکر تھا میر کا کمرہ اوپر تھا اور مہمان سب نیچے کمروں میں تھے اور غضب خدا کا کمروں تک آوازیں نہیں جاتی تھی ورنہ کیا ہوتا؟!

دادا سائی اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے اُن سے تو کچھ بولا نہیں جا رہا تھا

میں کیوں نیچے رکھوں آواز؟؟ بے وقوف سمجھا ہے مجھے آپ نے؟؟ جواب بھی آپ کے سامنے کمزور پڑھ جاؤنگی بلکل نہیں اب مزید ایسا کچھ نہیں ہوگا اب خود کیلئے لڑنا جانتی ہُوں میں سمجھے آپ!! ابرش نے انگلی دکھاتے میر کو دیکھ کہا آنکھوں سے انسوں اب بھی بہے رہے تھے ابرش کو نہیں پتہ تھا وہ کیا بول رہی ہے اُس کا دماغ بلکل کام نہیں کر رہا تھا بس جو دل میں ایا وہ بول رہی تھی

کیوں کروایا تھا آپ لوگوں نے ہمارا نکاح مجھے بتائے؟؟؟ ابرش سب کو دیکھ بولی

کسی کو شوق نہیں تھا تُم سے نکاح کروانے کا دادی کی آخری خواہش تھی

یہ ! ! میر اُس کے چہرے پر دھاڑتا ہوا بولا

جب ابرش پل بھر میں خاموش ہوئی تھی

میر بیٹا ارام سے میری جان ! ! صائمہ بیگم نے میر کا بازوں تھاما

ماما کیسے ارام سے رہوں دیکھے آپ کیسے بات کر رہی ہیں سب سے یہ ! ! میر

کا چہرہ غصے سے خون جھلکا رہا تھا

صائمہ بیگم نے میر کا بازوؤں تھامے اُسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی

ابرش آپ لوگوں کی دادی کی آخری خواہش تھی کے آپ کا اور میر کا نکاح

کیا جائے اُن کی آخری خواہش کا بس ہم نے احترام کیا تھا آپ دونوں کا

نکاح دیکھ کر ہی اُنہوں نے آخری دم توڑا تھا آپ چار سال کی تھی نکاح کے

وقت اک چھوٹی بچی صرف آپ کی دادی کی آخری خواہش کی وجہ سے

نکاح ہوا تھا ورنہ ہم ایسا اس وقت کبھی نا کرتے جب آپ دونوں بچے تھے

!

صائمہ بیگم کی آنکھوں میں نمی تھی جو یقیناً ابرش کے کہے الفاظوں پر تھی

!! ابرش خاموش ہوئی تھی الفاظ اُس کے پاس اب تھے نہیں

جتنی بد تمیزی تُم نے ابھی سب سے کی ہے نہ ساری سچائی جاننے کے بعد

جب پچھتا کر سب سے معافی مانگوں گی تو تمہیں شاید سب معاف کر دیں

لیکن یاد رکھنا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگا!! میر غصے سے کہتا اب

بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا کمرے سے نکلتا اگے بڑھا

اُس کی ماں کی تربیت پر ابرش نے سوال اٹھایا تھا میر کیلئے یہ چیز ناقابلِ قبول

تھی وہ ابرش کو کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا جس نے اُسکی ماں کیلئے اس

طرح کے الفاظ استعمال کیے تھے

میر!! داداسائی کی آواز پر میر کے قدم رکے تھے میر پیچھے مڑا

اج ہمیں احساس ہوا ہے اپنی اُس پوتی کو دیکھ کر جس کی صاف دلی کی

لوگ تعریف کرتے تھے جس پر ہمیں مان تھا کے ہماری ابرش ہماری پوتی

اپنے بڑوں کو کبھی شرمندہ نہیں کر سکتی اج وہ مان ٹوٹا تو احساس ہوا واقعی

تمہاری دادی کی یہ خواہش درست نہیں تھی!! داداسائی کی آنکھوں میں بھی نمی تھی وہ کہتے لڑکھڑا کر آگے بڑھے تھے جب میر نے فوراً آگے بڑھتے اُنہیں تھاما پھر اُنہیں لیے کمرے سے نکلا

پیچھے ابرش سرخ آنکھیں دیوار پر گاڑے کھڑی تھی جیسے اُسے کسی چیز سے فرق نہیں پڑھ رہا ہوں

امنہ بیگم بھی روتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی جب کے ٹھک پیچھے احسن صاحب بھی بڑھے تھے

پیچھے صائمہ بیگم نے نم انکھوں سے ابرش کو دیکھا پھر کمرے سے نکلی احمد صاحب بنا ابرش کو دیکھے اب میر کے کمرے سے صائمہ بیگم کے ساتھ نکلے تھے

اُف خدایا!! ابرش نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا پھر شدت سے رونے لگی اُس کا دماغ سن ہوا پڑا تھا جو وہ کر چکی تھی یقیناً نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن وہ بھی کیا کرتی وہ ہوش میں نہیں تھی اُس نے پوری سچائی نہیں سنی تھی اُس

کیلئے یہ چیز قبول کرنا مشکل تھا کے محرم ہونے کے بعد بھی اُس کا پیار رد کر کے اُسے تکلیف میں رکھا گیا اُس کا دماغ بلکل نہیں چل رہا اُس نے اپنے رونے کی آوازوں کو اپنے گلے میں گھونٹا پھر جلدی سے میر کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی

اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتی وہ دروازے کے ساتھ لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئی پھر شدت سے آوازوں کے ساتھ رونے لگی

تکلیف دل میں اٹھ رہی تھی اُسے اب بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے ہوا کیا ہے

وہ اپنا دوپٹہ اپنے چہرے پر رکھ اپنی تیز رونے کی آوازوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی آنسوں کسی پانی کی طرح بہے رہے تھے

دوسری جانب میر دادا سائی کو اُن کے کمرے میں چھوڑیں اب لون میں آچکا تھا

تُم تو ایسی نہیں تھی ابرش ہمیشہ بڑوں کا احترام کرنا جانتی تھی پھر کیوں ہم
سب کا بھروسہ توڑ دیا پوری سچائی تو جان لیتی کے ایسا کیوں کیا کیوں چھپائی
تُم سے یہ بات آدھی بات سن کر تُم نے ساری حدیں پار کر دی میں جانتا
ہوں پورا سچ پتہ چلنے کے بعد تُم سب سے معافی مانگوں گی اور میں یہ بھی
جانتا ہوں کے سب تمہیں معاف کر بھی دینگے لیکن میں تمہیں کبھی
معاف نہیں کرونگا کبھی بھی نہیں ! ! میر نے آنکھیں بند کر کے کھول کر
گہرا سانس لیا تھا پھر کتنی دیر میر لون میں سوچوں میں گم رہا پھر رات کے
! تیسرے پہر اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا

صبح کا آغاز ہوا اج کا دن خالی تھا کل برات تھی سب کی آنکھ دیر سے ہی کھلی
تھی کیونکہ سب رات دیر تک سوئے تھے اب میر اور ابرش سوئے تھے یا
! ! نہیں اُس کا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے

ابرش جو ابھی آدھے گھنٹے پہلے ہی دروازے سے لگی سوئی تھی اچانک اُس کی آنکھ کھلی پوری رات اُس کی روتے ہوئے گزری تھی ابرش نے آنکھیں کھولی سر میں شدید تھا آنکھیں اور چہرہ سوجا ہوا تھا

اچانک رات میں کہے الفاظ اُس کے ذہن میں چلنے لگے وہ کیا کر چکی تھی اُسے آہستہ آہستہ سمجھ ارہی تھی

ابرش اٹھی اور جلدی سے اپنے بال درست کرتی چہرے پر پانی کے چھپکے مارتی باہر نکلی!

ماما! میر موبائل میں نظریں جمائے ڈائننگ ٹیبل کی جانب ایا

جی بچے۔۔صائمہ بیگم نے اوپر دیکھا جب میر کی نظر آتی ہوئی ابرش پر پڑی اُسے دیکھ میر کی پیشانی پر شکنجے نمودار ہوئے تھے

میر واپس جانے کیلئے مڑا

میر بیٹا ناشتا!! پیچھے سے صائمہ بیگم میر کو جاتا دیکھ بولی

ماما مجھے بھوک نہیں ہے ! ! میر کہتا اب باہر کی جانب بڑھا تھا جب صائمہ بیگم کی نظریں ابرش پر پڑی جس کی آنکھیں اور چہرہ سوجا ہوا تھا اس وقت صبح کے نو بج رہے تھے اور مہمانوں کو ملا کر سب سو رہے تھے بس صائمہ بیگم میر اور ابرش ہی اٹھے تھے

صائمہ بیگم نے ابرش کو دیکھا پھر واپس کچن کی جانب بڑھی

ابرش کو اب سب سمجھ آ رہا تھا کے رات میں وہ کیا کر چکی ہے اُس وقت تو اُس کا دماغ کام نہیں کیا لیکن ابھی اُسے اپنی اتنی بڑی غلطی پر پچھتاوے کے سوا یقیناً کچھ نہیں ہو رہا تھا شرمندگی اُسے زمین میں دھنسا رہی تھی ابرش نے میر کو نظریں پھیر کا جاتا دیکھ پھر آنکھیں بند کر کے کھولی پھر قدم کچن کی جانب بڑھائے

ابرش کی جانب صائمہ بیگم کی پشت تھی ابرش شرمندگی سے چہرہ نہیں اٹھا پا رہی تھی لیکن رات میں اُسے واقعی ہوش نہیں تھا

ابرش نے ہمت کر کے قدم صائمہ بیگم کی جانب بڑھائے

ب۔ بڑی ماما!!ابرش کی آواز میں دنیا جہاں کی شرمندگی تھی آنکھوں میں انسوں تھے چہرہ اٹھ نہیں رہا تھا

ابرش کی آواز پر صائمہ بیگم پیچھے مڑی

جی؟؟صائمہ بیگم مدھم آواز میں بولی جب کے ابرش نے تڑپ کر اُنہیں دیکھا تھا وہ تو ہمیشہ میری بچی میری جان کہے کر اُسے پُکارتی تھی

ائی ایم سوری بڑی ماما

یک دم ابرش زور وسے روتی اُن کے سینے لگی تھی وہ اُن کے سینے سے لگے آوازوں سے رو رہی تھی جب صائمہ بیگم نے فوراً اُسے تھاما

بس بس میری جان ایسے نہیں روتے!!صائمہ بیگم نے اُس کی پشت سہلائی

مجھے معاف کر دیں بڑی ماما۔۔ابرش اب بھی آوازوں سے رو رہی تھی ندامت سے اُس کی سانسیں رک رہی تھی وہ اپنی بڑی ماما کی تربیت پر کل رات سوال اٹھا چکی تھی

اور شاید اُس کی تو معافی بھی نہیں تھی لیکن سامنے صائمہ بیگم تھی جو ابرش کو اپنی بیٹی زدہ مانتی تھی

کوئی بات نہیں بچے آؤ بیٹھو! کچن میں رکھی ٹیبل کی کرسی پر صائمہ بیگم نے اُسے بٹھایا پھر خود بھی برابر والی کرسی پر آ بیٹھی

ابرش بچے بس!! ایسے نہیں روتے کچھ نہیں ہوا!! اُنہونے اُس کے انسوں صاف کرتے پیار بھرے لہجے میں استفسار کیا

میں بہت شرمندہ ہوں بڑی ماما مجھے پتہ نہیں ک۔ کیا ہو گیا تھا میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا؟! مسلسل اُس کی آنکھوں سے انسوں بہے رہے تھے

کوئی بات نہیں بیٹا اپ سے اتنا بڑا سچ چھپایا گیا شاید اسلئے آپ کو کچھ سمجھ نہیں آیا ہو گا لیکن جب اپ کو اس کے پیچھے کی وجہ پتہ چلے گی یقیناً آپ کو سب کا مقصد سمجھ آئیگا!! وہ ابرش کے بال سیدھا کرتی اس کے انسوں صاف کر رہی تھی!

بڑی ماما بتائے مجھے پلز کیا تھا اس سب کا مقصد بچپن سے یہ بات مجھ سے کیوں چھپائی گئی ؟ابرش کو پورا سچ جاننا تھا

بیٹا میر کے کام کی وجہ سے میر کا کہنا تھا اور ابھی بھی کہنا ہے کہ اُن کے کام میں ہمیشہ خطرہ سر پر ہوتا ہے زندگی کا پتہ نہیں ہوتا اسلئے میر امیر کبھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن بچپن میں آپ کی دادی کی وفات کے کچھ وقت پہلے اُن کی آخری خواہش یہی تھی اسی وقت اُن کی آنکھوں کے سامنے آپ کا اور میر کا نکاح کرایہ گیا کوئی بھی راضی نہیں تھا کیونکہ آپ دونوں بہت چھوٹے تھے اور آپ تو بہت ہی زدہ لیکن آپ کی دادی کے کہے مطابق یہ سب ہوا اُس وقت میر چودا سال کا تھا اک بچا اسی طرح وقت گزرتا رہا جب میر بیس سال کا ہوا تو اُسے اپنا بچپن کا خواب پورا کر کے میجر آفیسر بننا تھا اور میر اک عام آرمی آفیسر نہیں ہے !!

صائمہ بیگم کہتی رکی جب ابرش نے چونک کر اُنہیں دیکھا یعنی کیا مطلب تھا اس بات کا؟

میر سیکریٹ ایجنٹ آرمی آفیسر ہے

میجر شاہ میر سکندر۔۔ بیس سال کی عمر میں میر اٹلی چلا گیا تھا اپنا خواب پورا کرنے

آپ کے بڑے بابا نے میر کو اس سب کیلئے منع کیا تھا وہ جانتے تھے اس میں خطرہ ہے لیکن میر کی ضد کے سامنے کچھ نہ ہو سکا

میر امیر کہے کر گیا تھا جب تک وہ اک سینئر میجر آرمی آفیسر نہیں بن جاتا وہ گھر میں قدم نہیں رکھے گا میر امیر بچپن سے اپنے بڑوں کا بہت احترام کرتا ہے وہ چلا تو گیا تھا لیکن اپنے بابا کی ناراضگی اُسے بہت پریشان کرتی تھی پھر کیا تھا اپنے بیٹے کی محبّت کے احمد صاحب نے دو سال بعد یہ سچائی قبول کر کے میر سے ناراضگی ختم کر دی تھی جس کے بعد میر اب سکون سے اپنے خواب کو پورا کر رہا تھا اور دس سال گھر سے دور رہ کر میر نے عزت طاقت شہرت سب کچھ حاصل کیا ہے اک بہادر شخص اک نڈر شخص جسے کسی چیز سے خوف نہیں آتا جس کے سامنے بھلے موت بھی ہو میر امیر اُس

سے بھی نہیں ڈرتا اپنے ملک سے غلط کام کرنے والوں کو ان دس سالوں
میں میر نے ختم کیا تھا اور اب بھی کر رہا ہے صائمہ بیگم بڑے فخر سے بتا
رہی تھی اُن کے لہجے میں اپنے بہادر بیٹے کیلئے بے تحاشہ فخر تھا یہ لمحہ اک
ماں کیلئے کتنا خوبصورت ہوتا ہے یہ کوئی صائمہ بیگم سے پوچھتا جب کے
ابرش آنکھوں میں انسوں لیے حیرت اور بے یقینی سے ساری بات سن رہی
تھی

ٹریننگ کیلئے جانے سے پہلے میر کہے کر گیا تھا کے آپ لوگوں کے نکاح کے
بارے میں ابرش سے چھپایا جائے پھر سب نے وہی کیا دس سال بعد جب
میر واپس گھر ایا تو تب بھی میر آپ کو سچ بتانے پر راضی نہیں تھا
اور نا ہی وہ اپنے کام کے بارے میں آپ کو بتانا چاہتا تھا اسلئے اک عام آرمی
آفیسر ہونے کا آپ کے سامنے بتایا گیا
پھر جب میر ایا اُس نے آپکو دیکھا آپ کمزور تھی چھوٹے دل کی مالک اک
نازک معصوم سی بچی تھی لیکن میر آپ کو مضبوط دیکھنا چاہتا تھا جانتی ہو

کیوں؟؟ کیونکہ آپ میر کی بیوی ہو اور میر کے ہمسفر کا مضبوط ہونا ضروری
تھا اسلئے میر نے آپ کو مضبوط کرنے کیلئے آپ کی محبت کو ٹھکرایا تا کے آپ
مضبوط ہو جاؤ اُس دن سب کے سامنے بھی میر نے ہم سب کو وہ کرنے کا کہا
تھا اور اُس کے بعد سے ہی آپ مضبوط ہونا شروع ہوئی تھی میر جانتا تھا اپ
کی محبّت کو سب کے سامنے ٹھکرا کر تو ضرور آپ مضبوط ہو گی دیکھو اج
ہو گئی بول سکتی ہو آپ سب کے سامنے
یہ وجہ تھی کے میر آپ کو ہمیشہ خود سے دور رکھ کر یہ کہتا تھا کے وہ آپ کا
نا محرم ہے تا کہ آپ کو کبھی یہ نا لگے کے آپ کا اور میر کا کوئی رشتا ہے
میر امیر اپنو کیلئے دل میں بہت محبت رکھتا ہے میں نے اپنے بچے کی پرورش
میں کوئی کمی نہیں چھوڑی اخر میں صائمہ بیگم چہرہ جھکائے نم اواز میں بولی
جب ابرش شرمندگی سے مزید روتی اُنہیں دیکھنے لگی
بھابھی!! ابھی ابرش اُنہیں دیکھ رہی تھی جب امنہ بیگم کچن میں داخل
ہوئی سامنے ابرش کو دیکھ اُنہونے چہرہ پھیرا

ہاں امنہ ! ! صائمہ بیگم کھڑی ہوئی

بھابھی مہمان اٹھنا شروع ہو گئے ہے عالیہ کو ناشتے کا بولنے ائی تھی ! ! وہ

صائمہ بیگم کے قریب ائی

ہاں عالیہ باہر ہے ! ! صائمہ بیگم نے اشارا کیا ابرش آنکھوں میں انسوں لیے

اپنی ماما کو دیکھ رہی تھی جو اُس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی ابھی ابرش

کھڑی ہوتی ان کے پاس ائی تھی جب امنہ بیگم مڑتی باہر کو بڑھی

م۔ ماما ابرش نے پُکارا تھا لیکن وہ جا چکی تھی

ابرش کی آنکھوں میں اک بار پھر تیزی سے انسوں آ رہے تھے

ابرش میری جان کوئی بات نہیں ٹھک ہو جائیگی امنہ آپ معافی مانگ لینا

ناراض ہے نہ ابھی ماما ! ! ! خاموش ہو جاؤ میری جان ! ! صائمہ بیگم نے پھر

سے اُس کے انسوں صاف کیے تھے

ب۔ بڑی ماما ! ابرش نے اُنہیں پُکارا

! ! جی میری بچی

م۔ میں نے رات میں کتنی بد تمیزی کی سب سے اور میر سے اُنہونے تو میرے لیے کیا تھا یہ س۔ سب اور میں ! ! وہ اتنا کہے پائی تھی رونے کی وجہ سے بولنے میں بھی مشکل ہو رہی تھی

ہاں بیٹا میر نے آپ کیلئے کیا تھا تا کہ آپ ہر چیز برداشت کر سکو کیونکہ میر کے اتے ہی آپ کے دادا نے میر پر شادی کا زور دیا تھا لیکن جب میر نے آپ کو دیکھا تو آپ کو مضبوط بنانے کیلئے وقت مانگا

میر کا کہنا تھا کہ وہ تب تک شادی نہیں کریگا جب تک ابرش اتنی مضبوط نہیں ہو جائے کے ا۔ اگر م۔ میر کو کچھ ہوا تو ابرش برداشت کر سکے ! ! یہ کہتے ہوئے صائمہ بیگم کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹے تھے وہ کس طرح یہ بات بتا رہی تھی کوئی اُن سے پوچھتا لیکن ابرش کو اب سچ بتانا ضروری تھا اگر میر اور آپ کا نکاح بچپن میں نا ہوتا تُو پھر کبھی بھی کسی سے شادی نا کرتا وہ کسی لڑکی کو خود سے نہیں جوڑتا کیونکہ وہ جانتا تھا اُس کے کام میں ہر وقت خطرہ ہوتا ہے ! !

صائمہ بیگم اپنے عارض پر بہتے انسوں کو صاف کرتی بولی جب کے اُن کی باتوں پر ابرش کا دل لزر اٹھا تھا یعنی یہ وجہ تھی میر کے وہ سب کرنے کی سچ بھی پتہ چلا تو کب جب وہ میر کی نظروں میں گر چکی تھی !

ابرش کے انسوں صائمہ بیگم کی قمیض کو بھگو رہے تھے

بس بس ابرش میری جان کوئی بات نہیں آپ اس گھر کی بہوں نا صحیح بیٹی تو ہمیشہ رہو گی نا!! صائمہ بیگم نے مسکرا کر اُس کے انسوں صاف کیے جب کے اُن کی بات پر ابرش کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی !!!!

وہ ابرش کی پیشانی چومتی اُس کے انسوں صاف کرتی اب کچن سے باہر نکل چکی تھی !!!

اور پیچھے ابرش کسی ساخت سی کیفیت میں جا چکی تھی !

میرب نیند میں ڈوبی باہر آئی

جہاں زیان سوچو میں گم بیٹھا تھا کسی کی انے کی آہٹ سن زیان نے اوپر دیکھا تھا

ہیلو! میرب نے اتے کہا

ہائے کیسی ہے آپ؟؟زیان دھیما سا مسکرا کے بولا

میں تو ٹھک ہُوں۔۔میرب سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی

آپ کسی کلاس میں پڑھتی ہے؟؟؟زیان اُس کے معصوم چہرے کو دیکھ بولا

میں سیکنڈ ایئر میں تھی پیپرز ہو گئے ہے!!میرب مسکرائی تھی

کیا آپ میری دوست بنینگی؟؟زیان کی بات پر میرب نے کچھ دیر سوچا ویسے تو میں روحا کی دوست ہُوں لیکن کیا یاد کرینگے آپ میں آپ کی بھی دوست بن جاتی ہوں۔۔میرب احسان کرنے والے انداز میں بولی جب زیان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی

مہربانی آپ کی کے آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا!!زیان مسکرا کر بولا

ہمم ہمم۔۔میرب نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلاتے ہنکارا بھرا

آپ کا نام کیا ہے ؟؟میرب نے کچھ لمحے بعد پوچھا

میرا نام زیان ہے۔اور آپ کا نام ؟؟۔زیان نے اپنا نام بتایا اور ساتھ اُس کا نام بھی پوچھا

میرا نام میرب ہے۔۔میرب نے مسکرا کر کہا

ہمم ماشاللہ آپ کا نام تو بہت پیارا ہے ! !زیان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی

ہاں بلکل میری طرح ہے نہ ؟ ! !میرب فوراً بولی جب کے اُس کی بات پر زیان نے چہرہ جھکائے اپنی مسکراہٹ دبای تھی

جی بلکل آپ کی طرح.... کچھ لمحے بعد اپنا چہرہ اوپر اٹھاتے زیان اسباب میں سر ہلاتا بولا

یہ دیکھے مہندی ! !میرب کل سے اپنی مہندی پر واری جا رہی تھی اُسے مہندی بہت پسند تھی اسلئے ہاتھ اوپر کرتی زیان کو دکھاتی خوشی سے چہک کے بولی

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے ! زیان اُسے دیکھ بولا

ہاں جی مجھے پتہ ہے ! ! میرب کی نظریں اپنی مہندی سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی

! ! جب کے زیان کی نظریں اُس کے چہرے پر تھی

مائم اٹھ جا ! ! میر مائم کے کمرے میں داخل ہوتا بولا جہاں مائم اوندھے منہ لیٹے سو رہا تھا اُس کی گہری سانسیں اُس کے گہری نیند میں ہونے کا ثبوت تھی گیارہ بجنے والے تھے اور مائم سکون سے سو رہا تھا

مائم ! ! اُسے نا اٹھتا دیکھ میر نے پھر آواز لگای لیکن مائم ہنوز گہری نیند میں تھا جب میر نے سائڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر جگ سے اُس میں پانی ڈالا پھر اگلے لمحے جھٹکے سے اُسے مائم پر پھینکا جب مائم ہڑ بڑاتا جھٹ سے اٹھا ی۔ یہ کیا ہوا ! ! مائم کو سمجھ نہ ایا یہ اُس کے ساتھ ہوا کیا ہے

یہ بارش ہے ! ! صبح سے بارش ہو رہی ہے اور تُو سویا پڑا ہے ! میر ٹانگ پر ٹانگ جمائے سامنے صوفے پر بیٹھے پر سکون سا بولا

بارش؟؟کمرے میں آرہی ہے بھائی؟؟مائم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیونکہ اٹھنے کے بعد کچھ دیر تو دماغ ہی کام نہیں کر رہا ہوتا

ہاں نا کمرے میں بھی آرہی ہے!!میر نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

جب مائم کی نظر میر کے ہاتھ میں پکڑے گلاس پر پڑی

یار بھائی!!آپ نے صبح صبح نہلا دیا۔۔مائم نے منہ بناتے ہوئے کہا

ظاہر ہے جب سوتا رہے گا تو یہی ہو گا گیارہ بج گئے وقت دیکھ۔۔میر ابرو اُچکائے گھڑی میں وقت دیکھ بولا

مائم نے گھڑی میں وقت دیکھ گہرا سانس لیا

!! اتنی جلدی صبح ہو گئی

اتنی جلدی نہیں دیر سے ہوئی ہے تُجھے لگ رہی ہے جلدی کل برات ہے دولہا صاحب آپ کی کھڑے ہو جاؤ بابا نے کچھ کام بتائے ہے وہ کرنے ہے

!!میر اُسے دیکھ بولا

او کے بھائی میں اتا ہُوں فریش ہو کر ! ! مائم کہتا اب جلدی سے فریش ہونے گیا تھا اتنے میر بھی صوفے پر بیٹھا سامنے اے لی ڈی میں نیوز دیکھنے لگا

اک اور لڑکی کے کیڈنیپ ہو جانے کی نیوز اے لی ڈی میں دیکھ میر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی

! ! دن بہ دن یہ کیس بڑھتا جا رہا تھا

کچھ دیر بعد مائم فریش ہو کر باہر ایا جب میر کو نیوز کی جانب متوجہ دیکھ نزدیک ایا

بہت دیکھنے کو مل رہی ہے یہ نیوز ! ! ہر نیوز چینل پر یہ نیوز چل رہی ہوتی ہے ملک کے حالات نجانے کیا چل رہے ہیں ! ! مائم بھی اے لی ڈی پر نظریں جمائے بولا

جب میر نے محض اسباب میں سر ہلایا

چلے بھائی چلتے ہے۔۔ میر کو سوچو میں گم دیکھ مائم نے اپنی جانب، متوجہ کیا

ہاں ! ! جب میر کھڑا ہوا دونوں نے باہر کی جانب قدم بڑھائے

میر مائم باتیں کرتے لون میں آئے تھے جب اچانک مائم رکا اُس کے رکنے
پر میر بھی رکا تھا اس وقت صوفے پر صائمہ اور امنہ بیگم کے ساتھ کچھ
مہمانوں میں ائی آنٹیاں بیٹھی تھی !!
کیا ہوا؟؟ اُس کے رکنے پر میر اُسے دیکھ بولا
بھائی میں ذرا روحا سے مل کر آجاوں !! مائم نے کہتے قدم آگے بڑھائے
جب میر نے اُس کی گردن میں ہاتھ ڈالے اُسے روکا
اور رومیوں صبر رکھ !! میر نے اُسے پیچھے کرتے ہوئے کہا
کیوں یار بھائی روحا سے ملنا ہے مجھے !! مائم نے میر کو دیکھا
بیٹا اب برات پر ہی آپ دونوں کی ملاقات ہو گی۔۔ صائمہ بیگم اور امنہ بیگم
دونوں کھڑی ہوتی اب کے نزدیک ائی تھی
کیوں ماما برات تو کل ہے کل تک ہم نہیں ملینگے ؟؟ مائم حیرت سے بولا
ہاں بیٹا یہ رسم ہوتی ہے مایوں کے بعد دولہا اور دلہن برات تک نہیں ملتے
!! امنہ بیگم مسکرا کر گویا ہوئی

لیکن چھوٹی ماما یہ ناانصافی ہے ! مائم نے صدمے میں کہا

بیٹا یہ تو رسم ہے بچے کل تو برات ہے تھوڑا تو انتظار بنتا ہے۔۔اُس کی بے صبری دیکھ امنہ اور صائمہ بیگم مسلسل مسکرا رہی تھی

اک بار مل لوں بس تھوڑی دیر ؟؟؟ مائم نے منت بھرے لہجے میں بولا

بلکل نہیں سخت پابندی ہے ! اب کی بار میر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بولا

یار بھائی آپ لوگ ظلم کر رہے ہیں مجھ معصوم پر مائم بیچارگی سے بولا کیونکہ اُس کا دل روحا کو دیکھنے کا کر رہا تھا جو مزے سے سو رہی تھی

جب کے مائم کی بات پر سب نے مسکراہٹ دبای تھی

چل اجا باہر چلے جلدی گزر جائیگا وقت کام نپٹا کراتے ہیں میر نے کہتے اگے کی جانب قدم بڑھاے

اللہ حافظ ماما اللہ حافظ چھوٹی ماما مائم کہتا اب میر کے پیچھے بھاگا تھا

اللہ حافظ بچوں۔۔صائمہ اور امنہ بیگم نے ہم آواز کہتے مسکرا کر دونوں کو دیکھا

بھائی میں گاڑی ڈرائیو کرونگا۔۔مائم نے اگے اتے کہا
بلکل نہیں سو کر اٹھا ہے کہی گاڑی ٹھوک ٹھاک دی تو تُجھے اپنی برات پر اٹھا
کر لانا پڑھے گا۔۔میر نے کہتے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی
بات تو ٹھک ہے!! کوئی رسک نہیں لیتے ویسے ہی شادی ہو رہی ہے مائم
مسکرا کر کہتا اگے فرنٹ سیٹ بیٹھا جب میر نے گاڑی آگے کی جانب
بڑھای
ابھی کچھ دور ہی وہ لوگ گیے تھے جب مائم نے میر کو دیکھا
بھائی مجھے بھوک لگی ہے ناشتا بھی نہیں کیا۔۔مائم کی بات پر میر نے اُسے
دیکھا پھر گہرا سانس لیتے گاڑی بریک فاسٹ فوڈ پوائنٹ کی جانب بڑھائی
!!!! تھی
پیچھے روحا کی آنکھ کھلی تو میرب سامنے صوفے پر بیٹھی فون میں لگی تھی
اٹھ گئی تُو۔روحا کو اٹھے دیکھ میرب خوشی سے آگے ائی
ہاں۔۔روحا نے آنکھیں رگڑی تھی

کیاٹائم ہورہاہے روحانے کہتے گھڑی میں دیکھا

بارانج رہے ہیں جواباًمیرب بولی

کیابارہ بج گیے ؟؟میں اتنی دیر تک سوتی رہی مجھے کالج جاناتھااُف اللہ روحا

جلدی سے بیڈ سے اُترتی چینجنگ روم میں جانے لگی جب میرب نے تیزی

سے آگے بڑھتے اُس کاہاتھ تھاما

پاگل انسان شادی ہے تیری اور ویسے بھی ہمارے پیپرز ہوچکے ہیں اب ہم

یونیورسٹی جائینگے۔۔میرب نے اُس کی سوچ پر ماتم کرتے ہوئے کہا

اوہاں میری تو شادی ہے۔۔روحادانت نکالتی ہنستی ہوئی بولی پھر واپس بیڈ پر

جابیٹھی

جب کے میرب صدمے میں اُسے دیکھ رہی تھی اور اُس کی یاداشت پر اش

اش کررہی تھی جو یہ تک بھول گئی تھی کے اُس کی شادی ہے

کیا؟؟؟؟ہوگئی غلطی مجھے یاد نہیں رہا!!میرب کوخود کو گھورتا پاکر روحانے

بیانی دی

جب میرب نفی میں سر ہلاتی اُس کے برابر میں بیٹھی

میرب تُو اپنی ماما کو بھی یہی بلا لے نا!! کچھ لمحے بعد روحا اُسے دیکھ بولی

نہیں یار تجھے پتا ہے نہ بس میں اور ماما ہی رہتے ہے پاپا ہے نہیں ہمارے نا کوئی بھائی بہن ہے میرا گھر کو اکیلے چھوڑ کر نہیں آسکتی ماما۔۔ میرب افسوس سے بولی

اچھا یہ بتا کونسے پارلر سے تیار ہونا ہے تُونے کل؟؟ میرب اچانک خوشی سے بولی

پتہ نہیں اپی نے کسی میں بکنگ کروائی ہے اور تجھے پتہ ہے تُو بھی وہی جائیگی

میں نے تیرا بھی بولا تھا روحا خوشی سے بولی

سچ میں؟؟ میرب کو یقین نہ ایا

ہاں۔۔ روحا نے اسباب میں سر ہلایا

او بہت مزا آئیگا۔ اب دونوں خوشی سے چہک رہی تھی میرب واقعی روحا کی بیسٹ فرینڈ تھی اپنی دوست کی خوشیوں میں خوش ہونے والی اک بہترین

دوست جو ہر کسی کی زندگی میں ہونا ضروری ہے لیکن ہماری زندگی میں یہاں آدھے سے زدہ لوگ صرف ہمیں مطلب کیلئے استعمال کرتے ہیں!!!!

ابرش اپنے کمرے میں آچکی تھی غلطی صرف اُس کی اتنی تھی کہ اُس نے بڑوں سے بد تمزی کی تھی اُس کا ریکشن اپنی جگہ درست تھا شاید اُس کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو یہی کرتا بس اُس کا انداز غلط تھا کیونکہ سامنے بڑے تھے

اگر میری غلطی ہے تو میر کی بھی غلطی ہے اُنہیں میرے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا میں میر سے معافی نہیں مانگونگی! باکی سب سے مانگوں گی کیونکہ میر سے میں نے بد تمیزی کی ہے لیکن میر نے بھی میرے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا وہ بھی غلط ہے اور اُن کو میں ریلیز کرواونگی۔۔ابرش شیشے کے سامنے کھڑے بولی وہ ٹھک ہی تو کہے رہی تھی بھلے میر نے یہ سب ابرش کیلئے کیا تھا لیکن میر نے بھی تو بہت رُلایا تھا اُسے

ابرش میر سے محبّت کرتی تھی بلکہ شاید عشق کرتی تھی لیکن جو غلط ہے وہ
!! غلط تھا میر نے بھی اُس کے ساتھ غلط کیا تھا
بھائی یار اب آپ لوگ اپنے رشتے کو آگے بڑھائے نا دیکھے غلطی آپ
دونوں کی ہے میں کسی اک کو نہیں بولونگا مجھے پتہ ہے آپ نے سب ابرش
کیلئے کیا لیکن وہ بھی تو لڑکی ہے نہ جس سے محبّت کرتے ہے اُس شخص کا اُس
کی محبّت ٹھکرا دینا آسان نہیں ہوتا ابرش نے بڑوں سے بد تمزی کی یہ اُن
کی غلطی تھی اور آپ کی غلطی یہ تھی کہ آپ نے جانے انجان میں اُسے
بہت تکلیف دی ہے !! راستے میں مائم نے ساری باتیں سننے کے بعد میر کو
دیکھ کہا
جانتا ہُوں مائم !! میں نے یہ نہیں کہا کے میری غلطی نہیں ہے ابرش
میرے لیے بہت قیمتی ہے اور اپنی کِسی قیمتی انسان کو تکلیف میں دیکھنا
آسان نہیں ہے وہ میری بیوی ہے تُجھے کیا لگ رہا ہے مجھے میری غلطی نظر
نہیں آرہی ؟؟ مجھے آرہی ہے میری غلطی نظر !! ابرش سے خفگی اس بات

پر ہے کے اُس نے بڑوں سے بد تمیزی کی بس اور مجھے اس سے کوئی گلہ
نہیں !اُس نے جو مجھ سے بد تمیزی کی مجھے اُس کا غصّہ نہیں ہے ! ! وہ اپنی
جگہ درست ہے اُس کا ایسا ریکشن جائز تھا لیکن اُسے بڑوں سے ایسی
بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی بھلے مجھ سے کہے لیتی میں نے دیکھا تھا سب
کی آنکھوں میں دکھ داد اسائی ؟؟ وہ کتنا ٹوٹ رہے تھے اور ماما ؟اُن کی تربیت
پر بات آئی تھی۔۔
چھوٹے بابا چھوٹی ماما نظریں نہیں ملا پا رہے تھے اور تُو جانتا ہے گھر کے
بڑے میرے لیے کتنے اہم ہے
میر گاڑی ڈرائیو کرتا مائم کی بات کا جواب دیتا بولا
وہ مجھ پر غصّہ کر لیتی یار مجھے بول لیتی سب کچھ خدا کی قسم اک لفظ نا کہتا
خاموشی سے سنتا لیکن بڑوں کی کیا غلطی تھی ؟؟اُن کو جو میں نے کہا بس
اُنہونے وہی کیا غلطی میری تھی نا؟؟ تو مجھ سے آکر بولیں

میر کی نظریں سامنے روڈ پر تھی جب کے مائم نے میر کی بات سن اسباب
میں سر ہلایا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا یہ ہو کیا رہا ہیں ؟
خیر دن ایسے ہی گزرتا گیا رات ہو چکی تھی مائم اپنے کمرے میں بیٹھا تھا اُسے
روحا شدت سے یاد آرہی تھی ! ابھی وہ اُسے یاد کر ہی رہا تھا جب دھیرے
سے اُس کے کمرے کا دروازہ کھلا مائم نے فوراً اوپر دیکھا جہاں روحا چھپکے
چھپکے کمرے میں داخل ہو رہی تھی
مان ! ! شکر ہے کسی نے نہیں دیکھا بہت مشکل سے ائی ہُوں ! ! روحا دروازہ
بند کرتی تھکے بارے لہجے میں بولی
جب کے اُسے دیکھ کر مائم کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ ایا
مان یہ کیوں گھر والے ہمیں ملنے نہیں دے رہے ؟ ؟ روحا مان کے برابر
میں بیٹھتی منہ پھلائے بولی
جب مائم ٹرانس کیفیت سے باہر ایا

اور فوراً روحا کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا روحا پیلے رنگ کے سادی مایوں کے سوٹ میں ملبوس تھی

اُبٹن کی اتی خوشبوں اک خوبصورت ماحول پیدا کر رہی تھی

مائم نے فوراً اُس کا ہاتھ تھاما

آپ کو پتہ ہے میں صبح سے آپ کو بہت یاد کر رہا تھا لیکن کسی نے ملنے نہیں دیا کہتے رسم ہے ! ! مائم نے مسکراتی انکھوں سے روحا کو دیکھ کہا

ہاں نا مان پتہ نہیں یہ کونسی رسم ہے ! ! روحا نے بھی مان کا ہاتھ تھاما

مان آجائے تصویر لیں ! ! مائم جو روحا کو دیکھ رہا تھا اب روحا کی بات پر دھیما سا مسکرایا

روحا نے جلدی سے اپنا موبائل کھولتے کیمرا آگے کیا

مان اسماعل کریں ! ! روحا بڑی سی مسکان اپنے چہرے پر سجائے بولی

جب مائم نے مسکرا کر نظر کیمرے پر کی جب روحا نے جلدی سے تصویر لی

ہائے واؤ یہ کتنی پیاری ائی ہے۔۔روحا محبت سے تصویر کو دیکھ بولی

! پیاری تو ہو گی آپ جو ہے اس میں

اور آپ بھی ہے اسلئے ! ! روحافوراً مسکرا کر بولی

! ! جب مائم نے مسکرا کر اُسے دیکھا کتنی دیر وہ لوگ باتیں کرتے رہے

مائم سن یہ۔۔۔میر موبائل میں نظریں جماے داخل ہوا وہ مائم کو کچھ بتانے

ایا تھا جب نظریں اٹھائے سامنے اُن دونوں کو صوفے پر بیٹھے دیکھ خاموش

ہوا

جب کے وہ دونوں اب اپنا حلق تر کیے حیرت سے کبھی اک دوسرے کو

دیکھتے تو کبھی میر کو

میر نے لب بھینچ کر اُنہیں دیکھا جو حیرت سے اُسے ہی دیکھ رہے تھے

؟؟کمرے کے دروازے میں نا اک عدد لوک بھی(u know) یونو

دیا جاتا ہے کے جب کوئی کپل اندر ہو تو لگا لیا جائے لیکن ظاہر ہے مائم

صاحب نے وہ کیوں استعمال کرنا ہے ؟؟میر تنزیہ لہجے میں بولا

جب کے اُن دونوں کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ لوگ کیا کہے

میر اخیال ہے کہ مایوں تک رومیوں جولیٹ کو ملنے سے منع کیا تھا؟؟میر سوچنے والے انداز میں بولا

ہ۔ہم تو!! وہ دونوں اب کھڑے ہوئے تھے

ہمم ہم تو؟؟۔۔میر نے آگے بولنے کا کہا

وہ روحا مجھے م۔موبائل دینے ائی تھی میرا موبائل وہاں رہ گیا تھا نہ!!ہے نہ روحا؟؟مائم فوراً بولا

ہ۔ہاں مان بلکل ٹھک کہے رہے ہیں!!روحا نے زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا

جب کے میر نے چہرہ جھکائے لب بھینچ اپنی ہنسی ضبط کی تھی

اچھا اچھا صحیح ویسے تیرا موبائل روحا کے پاس کب گیا!!میر شوخ لہجے میں بولا کیونکہ مائم نے بھی پول والے سین پر میر کو خوب تپ چھرائی تھی تو میر کیسے یہ موقع چھوڑ سکتا تھا؟

وہ!!مائم روحا کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولیں

ماما کو بتاؤں کیا؟؟؟میر شرارت سے بولا

ن۔ نہیں بھائی کسی کو مت بتایئے گا شامت آئے گی ورنہ۔۔ وہ دونوں ہم آواز ہڑ بڑا کر بولے جب میر اُن کی پتلی ہوتی حالت دیکھ بے ساختہ اک زور دار قہقہ لگا کر ہنسا تھا

میر کو ہنستا دیکھ وہ دونوں بھی مسکرائے تھے

کچھ دیر بعد میر نے قہقہ ضبط کرتے دونوں کو دیکھا

Carry on !

میر کہتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا جب کے مائم اور روحاب اپنی حالت پر اک دوسرے کو دیکھ زور و سے ہنسے تھے !!

میر باہر ایا تو ابرش اپنے لیے کافی بنا کر صوفے پر بیٹھ رہی تھی میر اور اُس کی نظر ٹکرائی تھی

میر نظر انداز کرتا آگے جانے لگا جب ابرش تیش میں اتی اٹھی اور ہوا کی طرح میر کے سامنے آئی میر کے قدم رکے تھے میر نے سوالیہ سرد نظروں سے اُسے دیکھا؟

آپ سمجھتے کیا ہے خود کو؟؟آپ کو اپنی غلطی نہیں دکھتی؟؟آپ جو پچھلے دو مہینوں سے میرے ساتھ کر رہے ہیں وہ کم نہیں ہے؟جو آپ اب بھی مجھے اگنور کر رہے ہیں؟؟ابرش غصے سے بولی

تُم چاہتی کیا ہو؟؟؟میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

(Attitude) میں یہ جاننا چاہتی ہوں یہ

آپ مجھے کیوں دکھا رہے ہیں نظر انداز کرنا؟ کیا مقصد ہے اس کا؟؟مجھے پتہ ہے کل میں نے بڑوں سے بد تمیزی کی تھی میر اانداز لہجہ اور لفظ غلط تھے لیکن میر میرے جذبات غلط نہیں تھے بچپن سے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی گئی یہ ریکشن جائز تھا میرا!

ابرش سنجیدگی سے بولی

جانتا ہُوں ! ! تمہارا یہ ریکشن جائز تھا لیکن تب جب تُم میرے سامنے بولتی
ناکے بڑوں سے بد تمیزی کرتی ! ! میر بھی سنجیدگی سے بولا
مجھے پتہ ہے میں نے بڑوں سے بد تمیزی کی ہے میں مانگ لونگی سب سے
معافی ! ! ابرش نے میر کو دیکھا تھا
تو مانگوں پھر سب سے معافی ! میر نے کندھے اُچکائے
لیکن یاد رکھیے گا میں آپ سے معافی نہیں مانگونگی ! ابرش نے انکھوں سے
اٹل لہجے میں کہا
مجھے تمہاری معافی کی ضرورت بھی نہیں تُم بڑوں سے مانگ لو یہی کافی ہے
! ! میر نے بھی اُسے دیکھا چہرہ دونوں کا سرد تھا
ہے تو مجھ میں بھی ہے۔۔ابرش نے ایبرو (ego) اگر آپ میں اگو
اٹھائے کہا
گڈ اچھی بات ہے۔۔میر نے عام لہجے میں کہا جب ابرش کو مزید غصّہ ایا

کیا مسئلہ ہے آپ کو؟؟؟مان کیوں نہیں لیتے آپ کے آپ کی بھی غلطی ہے؟

میری غلطی ہے میں جانتا ہوں! تمہاری کوئی غلطی نہیں سوائے اس کے!! کے تم نے کل سب سے نہایت بد تمیزی کی کیونکہ اُن سب کی کوئی غلطی نہیں تھی اُن سب کو جو میں نے کہا اُنہوں نے وہی کیا

میر نے سرخ آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑی

!جب ابرش خاموش ہوئی تھی یعنی میر نے بھی اپنی غلطی تسلیم کر لی تھی

اور کچھ؟؟؟میر نے سوال کیا

ہاں! آپ کی اور میری دونوں کی غلطی ہے لیکن آپ پھر بھی نظر انداز کر کے کیا ظاہر کرنا چاہتے ہیں؟؟ابرش نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

میں کچھ نہیں ظاہر نہیں کرنا چاہتا تُم فضول میں اپنا اور میرا وقت ضایع کر رہی ہو؟

ٹھک ہے تو آپ اپنی اگو ختم نہیں کرینگے ؟؟ابرش ماتھے پر ڈھیروں بل
لیے بولی اب لگ رہی تھی ان دونوں کی جوڑی پرفیکٹ دونوں مضبوط نڈر
اک دوسرے کے سامنے بولنے والے
اُس کی بات پر میر نے نفی میں سر ہلایا
دیکھے اب آپ ! ! میں بھی آپ کو ایسے اگنور کرونگی کے آپ کو پھر اچھے
سے پتہ چلے گیا ! ! ابرش نے فیصلہ سنایا
اوکے اور کچھ ؟؟ میر نے سنجیدگی سے پوچھا
! نہیں اب آپ دیکھے بس
اوکے دیکھ لونگا اور کچھ ؟ میر کی بات پر ابرش نے دانت کچکچائے تھے
وہ جھنجلا کر رہ گئی تھی
اب دونوں کے بیچ ٹکر کا مقابلہ تھا آخر وہ بھی شاہ میر سکندر کی بیوی تھی اُس
! کی پسلی سے بنی گئی تھی

ابرش غصے سے میر کو دیکھتی اب کافی اٹھائے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی پیچھے میر بھی اب اُسے جاتا دیکھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا

صبح کا آغاز ہوا ہر طرف چہل پہل تھی کیونکہ اج مائم اور روحا کی برات ♥ تھی

سب اٹھ چکے تھے ! ! اور اس وقت صبح کے دس بج رہے تھے

ماما بابا ! ! ابرش اُن کے کمرے میں داخل ہوئے چہرہ جھکائے کہا جب دونوں نے خفگی سے اُسے دیکھا

ائی ایم سوری ماما بابا ! ! وہ نم آواز میں کہتی اُن کے نزدیک آئی

میں نے بہت بد تمیزي کی تھی آپ سب سے میں نے بڑی ماما اور بڑے بابا سے بھی معافی مانگ لی اور اُنہونے مجھے معاف کر دیا اور میں نے دادا سائی سے بھی معافی مانگ لی پلز آپ دونوں بھی معاف کر دیں ! ! ابرش دونوں کا ہاتھ تھامے بولی جب اُن دونوں نے ابرش کے گرتے انسوں دیکھے

آپ نے مانگی سب سے معافی ؟ امنہ بیگم نے بات دوہرای

جی مانگ لی !ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا کیونکہ وہ سب سے معافی مانگ چکی تھی بس اُس کے ماما بابا رہتے تھے

پلز معاف کر دیں !اُس کے انسوں مزید ٹوٹے تھے جب امنہ بیگم نے اُس کے انسوں صاف کیے

بس میری بچی ایسے نہیں روتے !احسن صاحب نے اُسے سینے سے لگایا

ائی ایم سوری ؟ابرش پھر بولی

کوئی بات نہیں ہم نے بھی معاف کر دیا آپ کو ہم جانتے ہے ہماری بیٹی ایسی نہیں ہے اتنا بڑا سچ چھپایا گیا تھا آپ سے !!بس دکھ اُپ کی بد تمیزی پر ہوا جو آپ نے بھابھی سے کی !!امنہ بیگم نے بھی اُسے سینے سے لگایا

اب ابرش بوج سے آزاد تھی اُسے سب معاف کر چکے تھے ابرش کتنی دیر بیٹھی باتیں کرتی رہی پھر تیاریاں دیکھنے اٹھی کیونکہ اج برات تھی اور ہزار !!کام تھے

ابرش روحا اور میر ب نے ساتھ سیلون جانا تھا اسلئے چار بجے ہی وہ لوگ نکل گئے تھے!!

مائم اور میر بھی بزی تھے بلکہ گھر کا ہر فرد بزی تھا کیونکہ تمام مہمانوں کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا یہ چیز کافی مشکل تھی

مائم بھی بال وغیرہ سٹائل کروانے میر کے ساتھ ہی سیلون اچکا تھا!!

رات کے آٹھ بجنے والے تھے شادی ہول میں نو بجے تک پہنچنا تھا

میر بیٹا بچیوں کو لے آو پولر سے! صائمہ بیگم نے فون کرتے میر کو کہا

ماما اب تک ڈرائیور نہیں گیا؟؟ میر نے گھڑی میں وقت دیکھتے کہا

گیا تھا بیٹا راستے میں ٹریفک میں پھس گیا آپ پلز دیکھ لو!!

او کے ماما! میر نے کہتے فون بند کیا پھر گاڑی سیلون کی جانب گھمائی ساتھ ساتھ وہ سعد کے اتے میسیج بھی دیکھ رہا تھا جو اس کے مشن کے حوالے سے تھے

کچھ ہی دیر میں میر پہوچ چکا تھا باہر کھڑے گارڈ کو اندر تینوں کو بلانے کا کہا گیا جب گارڈ فوراً اندر جاتا اُنہیں بلانے گیا اگلے دو تین منٹ وہ تینوں باہر تھی

!ابرش روحا کا لہنگا سمبھالتی باہر ائی تھی روحا کے اوپر شول ڈالی گئ تھی

گاڑی تک پہنچتے ابرش نے نظر اٹھائی سامنے میر کو دیکھ جو فون میں مصروف تھا ابرش نے گہرا سانس لیا

آجاؤ روحا!! ابرش اور میرب نے احتیاط سے اُسے پیچھے بٹھایا ابرش روحا کے ساتھ بیٹھنے لگی جب میرب بولی

اپی آپ آگے بیٹھ جائے میں بیٹھونگی نا روحا کے ساتھ مجھے پکچر لینی ہے

میرب کی بات پر ابرش نے اسباب میں سر ہلاتے اگے کا دروازہ کھولا اور خود آگے بیٹھی میر کی نظریں ہنوز موبائل پر تھی اُس نے ابرش کو اب تک نہیں دیکھا تھا لیکن وہ جانتا تھا سب بیٹھ گیے ہے گاڑی میں تینوں کے بیٹھنے کے بعد میر نے گاڑی اب ڈائریکٹ ہول کی جانب بڑھائی تھی

ابرش نے بھی میر کو نہیں دیکھا اور میر تو کر ہی ڈرائیو رہا تھا

پیچھے گھر پر جو رسم دلہا کی گھر پر ہونی تھی سب بڑے وہ کر رہے تھے آدھے مہمان ہول میں جانے کیلئے گاڑی میں سوار ہو چکے تھے جب کے گھر والوں نے بھی جلدی نکلنا تھا

میر نے گاڑی ہول کے آگے روکی جب ہول کے آگے کھڑی ان کی کزنوں نے روحا کو احتیاط سے باہر نکالا میر ب بھی فوراً روحا کے پاس ائی جب وہ سب روحا کو لیے اندر داخل ہوئے

میر اسے کھولیں ! ! دروازہ لوک تھا شائد جو ابرش سے ہی غلطی سے ہاتھ رکھ ہوا تھا اور اب کھل نہیں رہا تھا

تیز روشنی ابرش کے چہرے پر پڑھ رہی تھی

میر نے اُسے دیکھا اُس کا حسین چہرہ دیکھ جو تیار ہوئے مزید خوبصورت لگ رہا تھا میر کچھ لمحے دیکھتا رہا پھر فوراً اُس کی سائڈ جھکا کیونکہ دروازہ وہی سے کھلنا تھا

میر اُس پر جھکا دروازہ کھول رہا تھا جب کے ابرش کی سانسیں اچانک تیز ہوئی تھی میر کی سانسیں اُس کی گردن پر پڑھ رہی تھی

میر کی نظر اُس کے چہرے پر گئی تھی جب میر فوراً اپنا سے جھٹکتا لمحے میں پیچھے ہوا

جاؤ!! میر اپنی سیٹ پر واپس بیٹھتا بولا جب ابرش اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی گاڑی سے باہر نکلی

وہ پوچھنا چاہتی تھی کے میر کیوں نہیں آرہا لیکن پھر چپ ہوتی اندر کی جانب بڑھی جب میر نے گاڑی واپس گھر کی جانب گھمائی کیونکہ میر نے !! ابھی ریڈی ہونا تھا وہ اتنا بزی تھا کے سیلون سے اتے ہی بزی رہا

قریب آدھے گھنٹے بعد اب میر اور مائم ساتھ آئے تھے

اُس گاڑی میں صائمہ اور امنہ بیگم بھی تھی جب کے احسن اور احمد صاحب پہلے ہول میں تھے

برات آجانے کا شور مچا ابرش اور روحا کی کزنز سب پھولوں کی تھال لیے کھڑی ہو چکی تھی

باہر خوب ڈھول شور شرابا اک خوبصورت ماحول پیدا کر رہا تھا احمد اور احسن صاحب نے کتنے ہی نوٹ اپنے بچوں کے سر سے وارے تھے باہر خوب مزا ہوا پھر برات اندر لے جائی گئی

مائم کے چہرے پر صہرا بندھا تھا

بھائی یار کچھ نظر بھی نہیں آرہا! ! اندر چلتے ہوئے برابر میں چلتے میر کو دیکھ مائم جھجھک کر بولا

تو تیرے لیے آنکھوں والا صہرا بنواوں ؟؟ میر کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لیں

ہاں بنوا دیں آپ ! ! مائم نے مزید شرارت سے کہا یعنی وہ اج کے دن بھی بعض نا ایا تھا

اب سب گیٹ تک پہنچے تھے جب ساری لڑکیوں نے اُن کے اوپر پھول برسانا شروع کیے

میر مائم سے بات کر رہا تھا اسلئے ابرش کو نہیں دیکھ پایا گاڑی میں بس اُس نے ابرش کا چہرہ دیکھا تھا

جب کے ابرش میر کو دیکھ چکی تھی وہ تو ہمیشہ کی طرح پر وقار نظر آرہا تھا وہ ابرش کا شوہر تھا یہ احساس ہی ابرش کیلئے کسی تحفے سے کم نہ تھا

سب ہول میں داخل ہو چکے تھے مائم کو اسٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا اور ساتھ صہرا بھی کھول دیا گیا تھا

شادی میں سعد بھی اج کافی ہینڈسم لگ رہا تھا

میرا سٹیج سے اترتا اب نیچے آرہا تھا جب بالآخر اُس کی نظر ابرش پر پڑی جو لہنگے میں ملبوس تھی گلابی رنگ کی چھوٹی چولی جس نے سب کور کیا تھا اُس کے ساتھ پھولا ہوا ڈارک پینک لہنگا پہنے بالوں کو کھلا چھوڑیں اُس میں پیچھے خوبصورت سا جوڑا بنائیں مناسب میکپ کیے دوپٹے کو ہاتھوں سے

گزاریں نہایت خوبصورت لگ رہی تھی ہیل پہننے کی وجہ سے اب وہ میر
کے کندھے تک آرہی تھی
ابرش نے اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس کرتے اوپر دیکھا میر کو خود کی
!!دیکھتا پا کر اُس نے اپنی ابرو اچکائی
اُسے ابرو اُچکائے دیکھ میر نے نظریں پھیری
اُف خدایا مضبوط بنانے کے چکر میں یہ تو چالاک بھی ہو گئی!! میر سوچتا پھر
خود ہی اپنی بات پر ہنس پڑا تھا پھر اگلے لمحے وہ سنجیدہ ہوئے چہرہ جھکا گیا اج
پہلی بار میر اپنی کہی بات سے مکر رہا تھا
اُس نے تو ابرش کو کبھی معاف نہیں کرنا تھا پھر کیا ہو رہا تھا یہ؟
تُو کیا پاگل ہے؟؟اب اگر تُو بہکا تو بہت مار کھائیگا!! ناراض ہے نا تُو اُس سے
پھر کیا مسئلہ ہے؟؟میر نیچے چہرہ کیے اپنے دل سے بات کر رہا تھا
اُسے بھی تُجھ سے نفرت ہو گئی اب تُو بھی دور رہ!! ورنہ اچھا نہیں ہو گا تُو
شاہ میر سکندر کا دل ہے ائی سمجھ اپنے جذباتوں پر اختیار رکھنا ہے اگر زدہ

پھسلانا تو نکال کر پھینک دونگا میرا اصول ہے اپنی بات پر قائم رہنا اب اگر سرد نظروں کے علاوہ کسی اور نظر سے اُس پر نظر بھی مارنے پر اکسایا تو انجام کا زمیدار تُو خود ہو گا!! میر دھمکی آمیز لہجے میں کہتا واپس اپنا چہرا سرد کرتے آگے کو بڑھا تھا

کیونکہ اُس کا دل اک بار گاڑی میں بھی کسی اور پٹھڑی پر اترا تھا اور اب بھی بے شرمو کی طرح ابرش کو دیکھ رہا تھا اب میر اُسے سختی سے منع کر چکا تھا ! یقیناً اب ایسا نہیں ہونا تھا

زندگی میں پہلی بار میر کے ساتھ یہ سب ہو رہا تھا ورنہ میر تو جو اک بار کہے دے وہی عمل ہوتا تھا!

منال کی نظر سامنے مائم پر تھی جو گولڈن شیر وانی میں ملبوس نہایت خوبصورت لگ رہا تھا وہ مائم کو للچائی نظروں سے دیکھ رہی تھی جب دلہن کے انے کا شور مچا

جب منال کی ساخت کیفیت ٹوٹی ! ! سامنے سے میرب اور ابرش روحا کو لیے آرہی تھی روحا کے چہرے پر گھونگھٹ تھا اُس نے بھی ہیل پہنی تھی تو روحا کا چھوٹا قد اب بڑا لگ رہا تھا

مائم بہت بے صبری سے روحا کو دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا اسٹیج تک اتے مائم نے فوراً آگے بڑھتے اپنا ہاتھ اگے کیا جب روحا نے فوراً مہندی اور چوریوں سے سجا ہاتھ مائم کے ہاتھ پر رکھا اس وقت نجانے کیوں اک بار پھر دونوں کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی مائم اُسے لیے اسٹیج کے بیچ میں آیا سارے ہول کی لائیٹ بند کر دی گئی تھی اب دو فوکس لائٹ مائم اور روحا پر تھی

مائم نے روحا کا گھونگھٹ اٹھایا

ماشاءاللہ ! ! مائم کے لبوں نے بے اختیار حرکت لی تھی

کیونکہ روحا کوئی گڑیا لگ رہی تھی لال لہنگے میں ملبوس روحا کی اسکن کا خیال رکھتے لائٹ میکپ کیے نتھ جس کا سہارا کان کے پیچھے تھا روحا کے چھوٹے سے چہرے پر چاند کی طرح لگ رہا تھا بڑی بڑی پلکیں جو اٹھنے کا نام نہیں

لے رہی تھی بالوں کو کھلا چھوڑیں خوبصورت ہیئر سٹائل بنایا گیا تھا جس کے اوپر دوپٹہ سیٹ کیا گیا تھا

مائم نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں بھرتے لب اُس کی پیشانی پر رکھے تھے جب پورے ہول میں زبردست ہوٹنگ ہوئی خوب شور شرابے کی آواز ہول میں گونجنے لگی

کچھ دیر بعد دونوں اسٹیج پر بیٹھے کیونکہ اب فوٹو گرافر اُن کی تصویریں بنا رہا تھا

منال جو پہلے مائم کو محبّت بھری نگاہ سے دیکھ رہی روحا کو اتا دیکھ فوراً نظریں پھیر گئی

اسی طرح اب جوتا چھپائی کا وقت آیا تھا

چلے بھائی نکالیں!! پانچ لاکھ ابرش نے جوتا لیتے فوراً فرمائش کی سب اس وقت اسٹیج پر جمع تھے

یہ کچھ زدہ نہیں ہو گئے؟ پیچھے کھڑی منال ابرو اٹھائے بولی

نہیں بھئی اب اپنی اکلوتی بہن کو دے رہی ہیں اتنا تو حق بنتا ہے چلے بھائی !! جلدی نکالیں

ابرش نے ہاتھ آگے کیا میر خاموشی سے صوفے پر بیٹھا تھا

چلے بھائی جلدی کریں ورنہ ہم اپنی روحا کو لے جانے نہیں دینگے ! ابرش فوراً بولی

ابھی مائم کچھ کہتا کے میر نے آنکھوں سے دینے کا اشارا کیا جب مائم نے اسباب میں سر ہلاتے پانچ لاکھ نوٹوں کی گڈی ابرش کے ہاتھ پر رکھی

یہ کیا بھائی کوئی لڑائی اور بحث نہیں ؟؟ فوراً اتنے پیسے رکھنے پر ابرش منہ بنائے بولی جب سب اک ساتھ قہقہ لگا کر ہنسے سوائے میر کے جو سنجیدگی سے بیٹھا تھا

بعد میں کر لینگے جھگڑا فلحال رخصتی کریں ! ! مائم کی بات پر اک بار پھر سب کا چھت پھاڑ قہقہ گنجا تھا

کرتے ہے کچھ دیر میں بیٹا ابھی اُدھر جا کر آپ لوگوں کی مزید تصویریں ہونی ہے!! صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

اتنے میں فوٹو گرافر بھی اچکا تھا جو اب سائڈ میں بنے فوٹو شاٹ اریا پر اُنہیں لائے اب اُن کی تصویریں بنانے لگا

سر آپ دونوں اک دوسرے کو دیکھے اور سر آپ میم کی بیک پر ہاتھ رکھے اور میم آپ سر کے کندھے پر ہاتھ رکھے۔ فوٹو گرافر انہیں سمجھاتا ہوا بولا

جب اُن دونوں نے فوراً ایسا ہی کیا دونوں نے اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا روحا سے تو دیکھا ہی نہیں جا رہا تھا مائم کی گہری نظریں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی

آپ دونوں ماشاءاللہ حلال کپل ہے بھاگے ہوئے نہیں جو اتنی دور کھڑے ہے تھوڑا قریب ہو جائے! اُن دونوں کو دور دیکھ فوٹو گرافر گہرا سانس بھرتا بولا جب مائم روحا نے اک دوسرے کو دیکھا پھر مائم نے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالیں اُسے قریب کیا پھر جو تصویریں لینی تھی وہ فوٹو گرافر لے رہا تھا

ابرش نے بھی اپنی تصویریں بنوائی پھر گھر میں باری باری سب نے آکر مائم اور روحا کو گفٹ دیتے تصویریں بنوائی بہت اچھا فنکشن گزر رہا تھا سب نہایت خوبصورت لگ رہے تھے

بابارات کافی ہو گئی ہے رخصتی کرتے ہے میر گھڑی میں وقت دیکھتا اپنے بابا کے پاس آکر بولا

ہاں بیٹا میں بھی یہی کہنے والا تھا! احمد صاحب فوراً بولیں دادا سے بھی اجازت لیتے اب رخصتی کا شور مچا روحا کے سر پر صہرا باندھ دیا گیا تھا اُن کا کوئی بھائی نہیں تھا لیکن میر روحا کے بھائی سے کم نہ تھا قرآن پاک سر پر میر نے رکھا تھا اور قرآن پاک کے سائے میں اُسے مائم کی زندگی میں بھیجا جا رہا تھا

دروازے تک پہنچتے ہی امنہ بیگم نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا اُن کی آنکھوں سے آنسوں بہے تھے

بھلے اُن کی بیٹی نے اک کمرے سے دوسرے کمرے جانا تھا لیکن ہو تو وہ جدا رہی تھی نا روحا کی آنکھوں میں بھی انسوں تھے احمد صاحب نے اُسے اپنے سینے سے لگا کر لب اُس کی پیشانی پر رکھے احمد صاحب کی آنکھوں سے گرم سیال نکل رہے تھے لیکن جیسے ہی احمد صاحب نے اُسے سینے سے لگا یا روحا کے انسوں تیزی سے بہنا شروع ہوئے

بس بس میری بچی ! ! احسن صاحب نے اپنے عارض پر بہتے انسوں صاف کرتے روحا کا چہرہ تھاما تھا جو سہرے کے اندر چھپا انسوں بہا رہا تھا ابرش آگے اتی روحا کے گلے لگی تھی ابرش کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ کر روحا کے کندھے پر گرا تھا روحا نے بھی ابرش کے گرد مضبوط حصار باندھا روحا کا رونا شروع ہو چکا تھا سب باری باری اُس سے ملے روحا کو زدہ روتا دیکھ میر اُس کے نزدیک ایا

روحا گڑیا روتے نہیں اک ہی گھر میں ہے سب اور اگر مائم نے آپ کو تھوڑا بھی تنگ کیا نا تو میں وعدہ اس کو اٹھا کر جنگل میں چھوڑ آؤنگا او کے ! ! میر

نے روحا کو سینے سے لگایا جب کے میر کی بات پر سب کے چہرے پر
مسکراہٹ بکھری تھی ابرش کے چہرے پر بھی جسے وہ چھپا چکی تھی
جب کے مائم نے بیچارگی سے میر کو دیکھا جو روحا کو چپ کروا رہا تھا
منال سب سے پیچھے کھڑی تھی اُس کے چہرے پر اک سکون تھا نا جانے
کیوں؟

اب سب ہول سے نکلے تھے مائم روحا گاڑی میں بیٹھے جو نہایت خوبصورتی
سے سجی تھی
پھر گاڑی گھر کے لیے روانہ ہوئی تھی پیچھے سب بھی اب واپس گھر جانے
کیلئے گاڑیوں میں سوار ہو چکے تھے
ابرش بیٹا تُم آگے بیٹھ جاؤ! صائمہ بیگم اُسے پیچھے بیٹھتے دیکھ بولی
ماما آپ بیٹھ جائے آگے!! میر فوراً سنجیدگی سے بولا
مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے آگے بیٹھنے کا۔۔ابرش اتنی ہلکی آواز میں بولی
تھی کے میر نے سن لیا تھا البتہ صائمہ بیگم نہیں سن پائی

کچھ بولا بیٹا آپ نے ؟؟ صائمہ بیگم اُس کے لبوں کی حرکت پر بولی

نہیں بڑی ماما میں کہے رہی تھی آپ آگے بیٹھ جائے میں پیچھے بیٹھ رہی ہوں

!!ابرش مسکرا کر کہتی بیٹھی جب صائمہ بیگم بھی مسکرا کر آگے بیٹھی

میر کی گاڑی میں صائمہ بیگم آگے بیٹھی تھی جب کے پیچھے ابرش میرب اور

اُن کی اک کزن بیٹھی تھی

مائم روحا کی گاڑی سے پہلے میر کی گاڑی پورچ میں رکی تھی

کیا مائم روحا اب تک نہیں پہنچے ؟؟ میر اُن کی گاڑی ناپا کر گاڑی سے اترتا گارڈ

سے مخاطب ہوا

نہیں سر ابھی تک تو کوئی نہیں ایا!! گارڈ نے نفی کی

لیکن ہم سے پہلے نکلے تھے وہ لوگ!! صائمہ بیگم پریشانی سے بولی

ماما آپ پریشان نا ہو پہوچ جائینگے ٹریفک ہو گا شاید!! اُنہیں پریشان دیکھ میر

اُنہیں دیکھ بولا جب کے ابرش بھی ٹینشن میں جا چکی تھی خیر سب اندر

داخل ہوئے آہستہ آہستہ سب گھر والے اچکے تھے اور سب کا یہی سوال تھا

کے مائم اور روحا نہیں پہنچے ؟

میر نے باہر اتے مائم کو کول ملای لیکن آگے سے نمبر کو بند دیکھ میر نے فون

پر پکڑ مضبوط کی !!

یعنی اب تک وہ لوگ گھر کیوں نہیں پہنچے تھے ؟

میر کے کہنے پر سعد اپنے کمرے میں جاتا لیپٹاپ پر مائم کی آخری لو کیشن

دیکھنے لگا پھر کچھ دیر بعد باہر ایا

سر آخری لو کیشن تو ہول کی ہی ہے اُس کے بعد مائم سر کا موبائل آف ہے

!

ڈیبٹ ! میر نے ہاتھ گاڑی پر مارا یعنی ہوا کیا تھا اب تک وہ لوگ گھر نہیں

پہنچے تھے

میر بچے کچھ دیر اور انتظار کر لیتے ہے ٹریفک کا مسئلہ ہی ہو گا ! احمد صاحب

اتے ہوئے بولا

جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

سعد آگے بڑھ رہا تھا جب نظر منال پر پڑی جو وہی کھڑے موبائل میں لگی تھی سعد نے اُسے دیکھا پھر غصے سے آگے ایا

مائم سر اور روحا گڑیا اب تک گھر نہیں آئے سچ سچ بتاؤ اس کے پیچھے تمہارا ہاتھ ہے؟؟ سعد نے انگلی سے اشارہ کرتے پوچھا

جب منال نے نظریں اٹھائی

اس گھر میں جو بھی الٹا ہو گا تو تُم مجھ سے آکر فضول سوال کرو گے؟؟ منال فون بند کرتی سعد کو دیکھ گویا ہوئی

ہاں کیونکہ تُم ہی واحد پاگل انسان ہو جو اس گھر کی خوشیوں کے پیچھے پڑی ہو! سعد نے فوراً کہا

بکواس بند کرو اور دفاع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ ابھی مہمانوں کے سامنے بیزت ہوتے ہوئے یقینا تمہیں اچھا نہیں لگے گا

کہتے ہوئے منال نے پھر فون کھولا تھا

اپنا موبائل دکھاو مجھے ضرور تم نے کچھ کیا! سعد نے اُس کا موبائل لینا چاہا
تمیز نام کی چیز ہے تُم میں یا نہیں؟؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے موبائل
کو لینے کی کوشش کرنے کی

منال اچانک غصے سے بولی

تُم مجھے اپنا موبائل دکھاو مجھے تُم پر شک ہے۔۔ سعد نے موبائل اُس کے
ہاتھوں سے چھیننا چاہا جب کے منال اپنے ہاتھوں کو پیچھے کرتی اپنا موبائل
اُس کے ہاتھ سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی اچانک پیچھے کرنے کے چکر
میں منال کا موبائل ہاتھ سے چھوٹا اور زمین پر طاقت سے گرتا پرزا ہوا
منال نے خونخار نظروں سے سعد کو دیکھا جو نیچے پڑا ٹوٹا بند موبائل دیکھ رہا
تھا

توڑ دیا تُم نے پاگل انسان تمیز ہے یا نہیں اب مجھے میرا موبائل واپس لا کر دو
بلکل صحیح سلامت۔۔ منال غصے سے آگے اتی بولی وہ چیخنے پر قابو پائیں ہوئی
تھی کیونکہ تھوڑا بھی چیختی آس پاس لوگ متوجہ ہو جاتے

تُم بس مجھے اتنا بتاؤ کے مائم سر اور گڑیا کہاہے ؟؟ سعد کا اب بھی سوال تھا

ارے اک ہی فالتوں بات کی رٹ لگا رکھی ہے تُم نے پاگل ہو گئے ہو

!! میں نے کچھ نہیں کیا مجھے کچھ نہیں پتہ بات مت پلٹو مجھے میرا موبائل

واپس لا کر دو

!! منال کا بس نہیں چل وہ سعد کا سر پھاڑ دے

بھاڑ میں گیا تمہارا موبائل اور بھاڑ میں گئی تُم اک بات یاد رکھوا گر مائم سر اور

گڑیا کے گھر نا پہنچنے میں تمہارا ہاتھ ہوا تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ میں

تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا سعد غصے سے کہتا آگے بڑھا تھا

میرا موبائل توڑ دیا جاہل انسان۔۔ منال کہتی اپنا موبائل اٹھا کر دیکھنے لگی

!اُسے سعد پر اتنا غصّہ تھا جس کی کوئی حد نہیں تھی

آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا امنہ بیگم بھی اُس گاڑی میں اُن کے ساتھ تھی لیکن وہ

لوگ اب تک نہیں تھی سب کو نہایت ٹینشن ہونے لگی

ابھی سب صوفوں پر پریشانی سے بیٹھے ہی تھے کے گاڑی کی آواز آئی سب کے دلوں میں نئی اُمید جاگی تھی

میر اور سعد باہر پورچ میں ہی کھڑے تھے گاڑی دیکھ سب کی سانس میں سانس ائی تھی گاڑی مین پورچ میں رکی جب مائم اور امنہ بیگم گاڑی سے اترے

میر فوراً آگے ایا

!! کہاں تھے آپ لوگ

بھائی راستے میں گاڑی میں کچھ مسئلہ ہو گیا تھا پھر اتنی رات میں بھی ٹریفک تھا اسلئے

تیرا فون کیوں بند تھا؟؟ میر نے سرد لہجے میں دوسرا سوال کیا

! بھائی فون بند ہو گیا تھا میں نے بھی ابھی دیکھا پتہ نہیں کیسے آف ہوا تھا آجاؤ بچوں اندر چلے۔۔ابرش نے فوراً اتے روحا کو نکالا تھا

جب سب اندر داخل ہوئے روحا ابرش کو مائم کے کمرے میں لے کر چلی گئی تھی

روحا اور ابرش کمرے میں داخل ہوئے جب روحا اور ابرش کی نظر کمرے میں پڑی

کمرہ پھولوں سے سجا نہایت خوبصورت لگ رہا تھا روحا نے ایسے سجے ہوئے کمرے خوابوں میں دیکھے تھے جو آج اُسے اپنے لیے دیکھنے کو مل رہا تھا

روحا کو تو ویسے پھول پسند تھے کمرے میں ہر جگہ پھول ہی پھول تھے

واؤ ماشاللہ یار! ابرش آگے ائی تھی کمرہ ابرش کو بھی پسند ایا تھا بیڈ کے اپر جہاں بڑی سی مائم کی تصویر ہوتی تھی اب وہاں اُن کے نکاح میں لی گئی تصویر تھی

ماشاللہ۔۔ تصویر کو دیکھ ابرش کے لبوں نے حرکت لی تھی ابرش اور روحا دونوں کمرے کو دیکھ رہی تھی

جب پیچھے صائمہ بیگم ائی

ارے آپ لوگ اب تک یہی کھڑے ہو! صائمہ بیگم کی اواز پر دونوں ہوش میں ائی

روحا بھوک لگی ہے آپ کو؟؟ کھانا بھی نہیں کھایا ہول میں آپ نے !! تھوڑا سا کھا لیتی بچے۔۔صائمہ بیگم پریشانی سے بولی

نہیں بڑی ماما مجھے بھوک نہیں۔۔وہ لاپرواہی سے بولی

اچھا آجاؤ ابرش میری بات سن لو ذرا!! صائمہ بیگم ابرش کو دیکھ بولی جب ابرش اُن کے ساتھ باہر نکلی

روحا نے کچھ نہیں کھایا اور جب نہیں کھاتی تو کمزوری ہو جاتی ہے اُسے بڑی ماما۔۔چلتے ہوئے ابرش اُن سے مخاطب ہوئی

ہاں وہی نا بیٹا میں بولتی ہُوں مائم کو روحا مائم کی بات سن لیتی ہے

صائمہ بیگم نے کہتے مائم کی جانب قدم بڑھائے تھے جو میر سے کچھ بات کر رہا تھا لیکن میر کو جب فون ایا تو میر آگے کو بڑھا تھا

مائم بیٹا روحا نے کچھ کھایا نہیں اور اب بھی منع کر رہی ہے میں کمرے میں کھانا بجھواتی ہُوں کھلوادینا روحا کو ٹھک ہے؟؟

جی ماما ٹھک ہے!! روحا کا کھانا کھانے کا سن مائم کی پیشانی پر شکنجے نمودار ہوئے تھے جسے وہ ضبط کرتا اب اسباب میں سر ہلاتا بولا

جاؤ آپ کمرے میں چلے جاؤ روحا انتظار کر رہی ہے!! صائمہ بیگم مسکرا کر کہتی اب پاس کھڑی امنہ بیگم سے باتوں میں لگی تھی حل چل اب بھی گھر میں تھی مہمان اپنے کمروں میں جا رہے تھے آدھے سے زدہ مہمان تو اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے جنہوں نے اب ریسیپشن پر ہی انا تھا لیکن جو تھے اب وہ بھی آہستہ آہستہ اپنے اپنے کمروں میں جا رہے تھے

مائم بھی اپنے کمرے میں جانے کیلئے بڑھا جب منال بیچ میں ائی

السلام علیکم کیسے ہے مائم آپ؟؟ وہ مسکرا کر بولی

وعلیکم السلام میں ٹھک الحمداللہ آپ بتائے؟؟ مائم اُسے دیکھ بولا مائم کو کچھ عجیب لگا تھا منال کا ایسے اس وقت انا

میں ٹھک ہُوں بس طبیعت ٹھک نہیں ہے میری۔۔وہ اُداسی سے بولی

کیاہوا آپ کو؟؟

مجھے فیور ہو رہا ہے چیک کریں۔۔اُس نے مائم کا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اس وقت جہاں وہ لوگ کھڑے تھے وہاں بس وہ دونوں ہی تھے اور کوئی نہیں تھا کیونکہ مائم ہول سے آگے اتے اپنے کمرے کا راستہ پار کر رہا تھا جب منال بیچ میں آئی تھی

مائم کا ہاتھ پیشانی پر رکھ مضبوطی سے وہ تھام گئی تھی

آپ میڈیسن لے لیں!!مائم نے اپنا ہاتھ اک جھٹکے سے پیچھے کرتے ہوئے کہا

مجھے چکر آرہے ہیں مائم۔۔وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ بولی پھر مصنوعی گھومتی مائم کے اوپر گرتی وہ سیدھا مائم کے سینے سے جا لگی مائم نے اُسے تھاما

آپ ٹھک ہے؟؟مائم نے پریشانی سے پوچھا جب منال نے مائم کے ہاتھ اپنی کمر پر رکھے اور خود مزید مائم کے سینے سے لگی

جب مائم نے ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ منال کی سخت گرفت میں تھے

ہ۔ہاں لیکن مجھے چکر آرہے ہیں ! منال مائم کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے بے ہوشی سے جھومتی ہوئی بولی

آپ کا کمرہ کدھر ہے ؟؟ مائم نے اُسے دیکھا جب اُس نے ہاتھ سے اشارا کیا اوکے آجائے۔۔مائم نے اُسے سہارا دیتے کھڑے کیا جب منال نے اپنا ہاتھ مائم کے گرد حصار بنانے کیلئے استعمال کیا مائم نے اپنا ہاتھ فوراً اُس سے دور کر لیا تھا وہ ہی مائم کے ساتھ چپکی تھی

وہ مزید مائم کے قریب ہوتی جارہی تھی اور مائم دور ہو رہا تھا لیکن اُسے سہارا بھی دے کر کمرے تک تو پہنچانا تھا مائم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے یہ ہو کیا رہا ہے

جب کے دوسری جانب روحا کمرے میں بیڈ پر بیٹھی مان کا انتظار کر رہی تھی اُس کا دل زور وسے دھڑک رہا تھا

اج اک الگ ہی احساس تھا شرم سے پلکیں لزر رہی تھی وہ چہرے پر
گھونگھٹ لیے اپنے مان کا انتظار کر رہی تھی
!جب کے اپنا لہنگا وہ بیڈ پر اچھی طرح سیٹ کر چکی تھی
مائم نے منال کے کمرے کا دروازہ کھولا جب منال نے فوراً اندر داخل
ہوتے بند کیا اُس نے نا محسوس انداز میں کیا تھا اسلئے مائم کو اندازہ نہ ہوا
آپ بیٹھے میں ماما کو بولتا ہوں کے آپ کی طبیعت ٹھک نہیں وہ دیکھ لیں
آپ کو۔۔ وہ اُسے بیڈ پر بٹھاتا بولا اور ساتھ جانے کیلئے مڑا جب منال کا
دوپٹہ جو وہ پہلے مائم کی شیروانی میں پھسا چکی تھی مائم کے مڑتے ہی وہ کھینچا
منال نے پوری طاقت سے مائم کو اپنی جانب کھینچا مائم جو بلکل خود کو ڈھیلا
چھوڑیں کھڑا تھا جھٹ سے لہراتا اُس کی جانب کھچھنچتا چلا گیا دونوں
دھڑام سے بیڈ پر گرے تھے جب کے مائم اوپر اور منال نیچے
یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کے مائم کو کچھ سمجھ نہیں آیا

چند لمحوں بعد مائم نے آنکھیں کھولی جہاں منال اُس کے نیچے مائم کے کندھے پر ہاتھ رکھ مسکراتی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی

مائم لمحے کی دیری کیے بنا اُس کے اوپر سے اٹھا جب کے منال کے زاویے اترے تھی

ائی ایم سوری مجھے نہیں پتہ یہ کیسے ہوا مطلب میری گھڑی میں کیسے پھسا لیکن میرا ارادہ نہیں تھا ایسا کچھ کرنے کا ائی ایم ریئلی سوری ! ! مائم شرمندگی سے بنا غلطی کی معافی مانگنے لگا

جب منال کو مزید اُس پر ٹوٹ کر پیار ایا

کوئی بات نہیں مائم آپ پلز مجھے وہاں سے پانی دے دینگے مجھے پیاس لگی ہے ! ؟ منال سائڈ ٹیبل پر اشارہ کرتی بولتی

جب مائم اسباب میں سر ہلاتا پانی نکالنے لگا اور پیچھے منال مسکرا رہی تھی اُس کا چہرہ دہک رہا تھا کیونکہ اُس نے زبردستی صحیح مائم کو پہلی بار اپنے اتنے قریب محسوس کیا تھا

دیکھتی جاؤ روحا تمہیں اور مائم کو کبھی قریب نہیں انے دونگی مائم پر صرف میرا حق ہے!! وہ چہرے پر اک تنزیہ مسکراہٹ سجائے مائم کی پشت دیکھ !! روحا سے مخاطب تھی

مائم نے پانی کا گلاس اُس کی جانب بڑھایا جب منال نے فوراً تھام کر پانی پیا

میں ماما کو بھیجتا ہوں آپ ریسٹ کریں۔۔مائم گھڑی میں وقت دیکھتا جانے کیلئے مڑا جب اک بار پھر منال کی آواز پر قدم رکے

مائم !اُس کے پکارنے پر مائم پیچھے مڑا

جی؟؟مائم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

میں آپ کو مبارکباد دینا بھول گئی تھی آپ کی ابھی شادی ہوئی ہے نہ تو منہ میٹھا کریں میرے ہاتھ سے۔۔منال فوراً کھڑی ہوئی ڈریسنگ پر رکھی مٹھائی لاتے اُسے مائم کی جانب بڑھائی

مائم کچھ بولنے لگا تھا جب منال نے منت کر کے مٹھائی اپنے ہاتھوں سے کھلای

مبارک ہو آپ کو ! مٹھائی کھلانے کے بعد وہ فاتحانہ مسکرائی

شکریہ خیر مبارک۔۔مائم بھی مسکرایا پھر جانے کیلئے بڑھا کمرے کا دروازہ کھولتے مائم نکلتا چلا گیا

روحا کا سوچتے وہ گہرا مسکرا رہا تھا اُس کا ہر اٹھتا قدم خوشی کا باعث بن رہا تھا پیچھے منال نے آڑی مسکان اپنے چہرے پر سجائی تھی

مجھے جتنا شریف سب نے سمجھا ہے خاص کر روحا نے میں اُس سے کہیں زدہ تیز ہُوں اُس روحا کو ایسا مزا چکھاؤں گی تڑپ کر رہ جائیگی

! منال کہتی اب مسکرا کر چینجینگ روم کی جانب بڑھی تھی

روحا بیٹھی بیٹھی انتظار کرتے اب بور ہو رہی تھی جب کے مائم اپنے کمرے میں داخل ہونے لگا تھا جب اُس کے سر میں شدت سے درد ہوا مائم نے اپنا سر ہاتھ میں تھاما اُس کے قدم رکے تھے

سر میں شدید درد ہو رہا تھا جب کے اچانک نیند آنکھوں میں چلنے لگی تھی یہ اچانک ہوا کیا تھا؟

مائم فوراً سر جھٹکتا اپنے کمرے میں داخل ہوا دروازہ کھلنے کی آواز پر روحا نے اپنی سانس روکی تھی دل پسلیاں توڑ کر باہر انے کو تیار تھا اپنے سر میں ہوتے شدید درد تو مائم اگنور کرتا آگے بڑھا

روحا کو دیکھ مائم کے عنابی لبوں کو خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا تھا دل اُس کا بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا مائم بھاری قدم اٹھاتا اب روحا کی جانب بڑھا

جب کے روحا اپنے لہنگے کو اپنی چھوٹی سی مٹھی میں جکڑ رہی تھی

مائم اس کے سامنے آ بیٹھا روحا کے چہرے پر گھونگھٹ تھا اک بار پھر درد کی لہر مائم کے سر میں دوڑی نیند آنکھوں میں شدت سے چھاتی آنکھیں بند کرنے لگی یہ اچانک ہوا کیا ہے مائم کی سمجھ سے باہر تھا

مائم نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر روحا کا گھونگھٹ اٹھایا اُس کی پلکیں جھکی ہوئی لزر رہی تھی روحا کے پاس اج اک الگ احساس تھا اُس کے حسین چہرے کو دیکھ مائم گہرا مسکرایا

اسلام علیکم۔۔مائم نے اُس کا معصوم چہرہ بغور دیکھ سلام کیا

و۔علیکم السلام۔۔روحا نے تیز ہوتی سانسوں سے جواب دیا جب مائم نے اُس کے ہاتھ پر نظر ڈالی جس سے وہ اپنا لہنگا طاقت سے موٹھی میں جکڑی ہوئی تھی

مائم نے مسکرا کر اُس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما اور اُس کے ہاتھ پر دھیرے سے اپنے لب رکھے

آپ جانتی ہے روحا مجھے پچھلی تو اپنی زندگی کے بارے میں کچھ یاد نہیں لیکن مجھے لگتا ہے آپ میرے دل کے بہت قریب تھی کیونکہ اب بھی میں آپ سے اتنا ٹچ ہوتا چلا گیا مجھے پتہ ہی نہیں چلا

زندگی کے کس موڑ پر کیا ہوا مجھے کچھ یاد نہیں لیکن مجھے لگتا ہے میرا ماضی
آپ کے ساتھ بہت اچھا گزرا تھا میری دعا ہے کے جلدی میری یادداشت
واپس آجائے تاکے مجھے میرے ماضی میں آپ کے ساتھ بتائے پل بھی یاد
آئے۔۔مائم اُس کا ہاتھ تھامے بولا جب کے روحا کے دل نے شدت سے
یہ دعا کی تھی کے یہ سچ نا ہو کیونکہ اگر مائم کی یادداشت آگئی تو سب ختم
ہو جائیگا زندگی سے خوشیاں کوسو دور چلی جائیگی
آپ بہت چھوٹی ہے اور پیاری بھی ہماری زندگی بہت چھوٹی سی ہوتی ہے
اس میں ہم جن سے پیار کرتے ہے اُن کے ساتھ جینے کی خواہش ہوتی ہے
میں بہت خوش نصیب ہوں جو آپ میری زندگی میں اج میری بن کر ائی
ہم اپنے خوبصورت رشتے کا آغاز خوشیوں سے کرینگے
۔مائم نے کہتے اُس کی پیشانی پر لب رکھے جب کے مائم کی باتوں سے روحا کا
دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

مائم نے جیب سے اک بوکس نکالا اور ارام سے روحا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

روحا کی نظریں ہنوز نیچے جھکی تھی دل بری طرح دھڑک رہا تھا

مائم نے بوکس کھول کر ہیرے کی خوبصورت روحا کی انگلی کے حساب سے

نہایت خوبصورت انگھوٹی نکالی اور اُسے روحا کے خوبصورت چھوٹے سے

ہاتھ میں پہنانے کیلئے اُس کے ہاتھ پر اپنی پکڑ مضبوط کرتے انگھوٹی اُس کے

ہاتھ کی زینت بنائی جب روحا نے فوراً اپنے ہاتھ پر نظر مارتے انگھوٹی کو دیکھا

انگھوٹی کو دیکھ روحا کی آنکھیں چمکی تھی کیونکہ وہ انگھوٹی حد سے زدہ

خوبصورت تھی اور یقیناً قیمتی بھی بہت تھی

مان یہ بہت خوبصورت ہے۔۔روحا کی آنکھیں نم ہوئی تھی

آپ کے ہاتھ میں ہے نہ اسلئے پیاری لگ رہی ہے۔۔ہمیشہ کی طرح مائم نے

اپنے انداز میں اُس کی تعریف کی جسے دیکھ مان کیلئے محبت روحا کے دل میں

مزید بڑھی تھی

مائم نے لب انگھوٹی پر رکھے اور روحا کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگایا

اگر کبھی زندگی میں جانے انجانے میں مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو مجھے معاف کر دیئے گا۔۔مائم نے نجانے کیوں ایسا کہا

جب روحا نے فوراً مان کا ہاتھ تھاما

مان آپ ایسا کیوں کہے رہے ہیں۔۔

روحا پتہ نہیں کیوں مجھے لگ رہا ہے کچھ غلط ہونے والا ہے دل میں عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے لگ رہا ہے کچھ غلط ہو رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے آگے جا کر میں آپکو کسی قسم کی تکلیف پہنچاونگا اپنی باتوں سے اپنے لہجے سے مجھے سمجھ نہیں آرہا کے ہو کیا رہا ہے مجھے۔۔مائم اپنے دل کے کیفیت سے انجان تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا دل میں اتے وسوسے اُسے بتانا کیا چاہتے ہیں؟؟؟

مان ایسا کچھ نہیں ہو گا روحا نے مسکرا کر کہا

اگر کبھی زندگی میں میری ذات سے آپکو کوئی تکلیف پہنچے تو مجھے معاف کر دی جیے گا میں آپکو کبھی تکلیف پہنچانے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا لیکن جو اس وقت دل کہے رہا ہے اُسے میں سمجھ نہیں پا رہا۔۔

مائم بہت الجھا ہوا تھا

مان میں وعدہ کرتی ہُوں کبھی آپ سے ناراض نہیں ہو نگی اور آپکو ہمیشہ معاف کردو گی۔۔۔روحانے مائم کے گال پر ہاتھ رکھ اُسے تسلی دی جب مائم مسکرایا

پھر روحا کے گال پر اپنے لب رکھے روحانے فوراً آنکھیں بند کر کے اپنے مان کا لمس اپنے گال پر محسوس کیا تھا مائم کو اچانک ہی سخت نیند انے لگی سر پھٹنے کو ہو رہا تھا مائم نے سختی سے آنکھیں بند کر کے کھولی

روحا میری جان آپ لہنگے میں تھک گئی ہو نگی جائے چینج کر کے آجائے لیفٹ سائڈ کبرڈ میں آپ کے کپڑے ہے پھر اُس کے بعد کھانا بھی کھانا ہے آپ نے۔۔اپنے سر کو تھام مائم ریلیکس ہوتا خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتا بولا

مان مجھے کھانا نہیں کھانا۔۔روحانے منہ پھلایا

کیوں؟؟مائم نے ابرو اٹھائے پوچھا

مجھے بھوک نہیں ہے اور آپ مجھے بتائے کمرے میں آپ اتنی دیر سے
کیوں آئے ہے میں کب سے انتظار کر رہی تھی اور میں بور بھی ہو رہی تھی

روحانے یاد انے پر پوچھا

جب اُس کی بات پر مائم کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی تھی کچھ دیر پہلے
منال کے کمرے میں ہوا وہ عجیب واقع ذہن میں چلنے لگا تھا

مان۔۔مائم کو خاموش سوچ میں گم دیکھ روحانے مان کو بازو سے تھام اپنی
جانب متوجہ کیا

ج۔جی؟؟اچانک مائم کی سوچ ٹوٹی تھی

میں کہے رہی ہوں آپ اتنی دیر سے کیوں آئے ہیں میں بور ہو رہی تھی
۔۔روحانے پھر کہا

ایسے ہی روحا میں باہر تھا آپ زدہ ناسوچے جلدی سے چینج کر کے آئے
۔۔مائم نے مسکرا کر کہتے اُس کی پیشانی پر لب رکھے

اوکے مان میں اتی ہُوں پھر بہت سار باتیں کرینگے۔۔روحا شرماتی ہوئی خوشی سے بولی

اوکے ڈن!!مائم بھی گہرا مسکرایا

جب روحا اٹھی اپنے کپڑے لیتی واشروم میں بند ہوئی جب کے مائم بھی اٹھا اپنے کپڑے لیتے وہ چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا فریش ہو کر مائم تقریباً دس منٹ بعد باہر ایا بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ہی ٹی شرٹ کے ساتھ مائم ہلکا محسوس کر رہا تھا مائم نے سر پر ہاتھ رکھ گہرا سانس لیا جب کے روحا اب تک اندر فریش ہو رہی تھی مائم کچھ منٹ بیٹھے روحا کا انتظار کرنے لگا لیکن جب سر کا درد برداشت کرنا مشکل ہوا تو آنکھیں بند کر کے لیٹا ابھی مائم کو لیٹے ہوئے اک دو منٹ ہی ہوئے تھے کے نیند اُس پر اپنا بسیرا کرنے لگی مائم نے کوشش کی نیند کو خود سے دور رکھنے کی لیکن نیند کی ہیوی ڈوس جو اُس مٹھائی میں ملی تھی اُس نے کامیاب ہونے سے روکا

اور اگلے چند لمحوں میں نیند نے مائم کو گہری لیپیٹ میں لیا تھا

روحا فریش ہوتی اپنے بالوں کی پونی بنائے ڈھیلا سا نائیٹ سوٹ پہنے میکپ سے پاک چہرہ لیا باہر آئی بیڈ پر مائم کو سوتا دیکھ روحا کو حیرت سے 440 ورلڈ کے جھٹکے لگے تھے کیونکہ اُسے مان سے اج بہت ساری باتیں کرنی تھی

مان سو گئے کیا؟!! روحا نے مزید منہ پھلایا اُس کے پاس بہت سی باتیں تھی جو وہ مان سے کرتی لیکن یہاں تو کچھ اور ہی ہو گیا تھا

تھک گیے ہونگے میرے بیچارے مان۔۔کچھ دیر تک مان کو گھورنے کے بعد روحا بیچارگی سے بولی

ہاں ناورنہ اُنہونے کہا تھا وہ مجھ سے باتیں کرینگے۔۔اپنی سوچ پر لبیک کہتی وہ مسکرائی پھر شیشے کے سامنے جاتی اپنے چہرے پر لوشن لگاتی بیڈ کی جانب ائی

پھر سکون سے لیٹتی مان کی جانب کروٹ کر کے اپنے ہینڈسم مان کو دیکھنے لگی پھر خودی شرماتی مان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے آنکھیں بند کر کے نیند کی گہرائیوں میں اُتری تھی!!

اک نئی خوبصورت صبح کا آغاز ہوا

ہیلو! زیان گھر میں داخل ہو رہا تھا جب نظر میرب پر پڑی جو بیٹھی موبائل میں مصروف تھی

ہائے۔۔میرب مسکرائی اور ساتھ کھڑی بھی ہوئی

ماشاللہ پیاری لگ رہی تھی آپ کل زیان اُس کا حسین چہرہ دیکھ بولا جب میرب کے چہرے پر اک گہری مسکراہٹ نے اپنی جگہ لی

شکریہ وہ گہرا مسکرا کر بولی اُس کی مسکراہٹ میں سامنے کھڑا زیان کچھ دیر کھو چکا تھا

آپ اتنی صبح صبح کیوں اٹھی ہے سب سو رہے ہیں۔۔زیان گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

وہ مجھے نا بھوک لگی ہے لیکن سب سو رہے ہیں تو اسلئے موبائل دیکھنے بیٹھ گئی

وہ بیچارگی سے بولی

اممم۔۔کیا کھانا ہے آپ کو؟؟زیان کچھ سوچتے ہوئے بولا

پاستا!!وہ فوراً بولی

اوکے آجائے میں بنا کر دیتا ہُوں آپ کو!!زیان کہتا اُسے دیکھنے لگا

جب میرب نے دنیا جہاں کی حیرت لیے زیان کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

آپ کو پاستا بنانا آتا ہے؟؟

ہاں باہر ملک میں کھانا میں خود بناتا تھا اور غضب کی بات یہ ہے کہ مجھے بھی

پاستا بہت پسند ہے اور میں بہت مزے کا پاستا اپنے لیے بناتا تھا اُس کی

آنکھوں میں حیرت دیکھ زیان نے تصدیق کی

اوہ واؤ مجھے وہ لڑکے بہت پسند ہے جنہیں کھانا بنانا آتا ہے میرب خوشی سے

بولی اُسے واقعی حیرت اور خوشی بے وقت تھی کے زیان کو کھانا بنانا آتا ہے

اس کا مطلب آپ کی نظر کے مطابق میں اچھا ہُوں؟؟زیان شوخ لہجے میں کہتا اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے بولا

ہاں جی میرب نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

چلے یہ میرے لیے بہت اعتماد کی بات ہے زیان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی

جب کے اُس کی بات پر میرب نے بغور اُس کے چہرے کو دیکھا تھا پھر سر جھٹک کر مسکرائی

چلے بعد میں شرما لیے گا آجائے میرے ساتھ کچن میں۔۔اُسے شرماتی مسکراہٹ سے مسکراتا دیکھ زیان مسکرا کر بولا اور ساتھ کچن کی جانب قدم بڑھائے

جب پیچھے میرب بھی زیان کے پیچھے گئی تھی

کچن میں داخل ہوتے ہی زیان نے ایپرن پہنا اور اک ادا سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے زیان نے اپنی آستین کہنیوں تک چڑھائی اب وہ کوکنگ کیلئے مکمل تیار تھا

میرب تو بس ہنستی ہوئی اُس کی تیاریاں دیکھ رہی تھی پھر جا کر سامنے ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گئی اب زیان بلکل اُس کے سامنے تھا اور میرب زیان کے سامنے جب کے بیچ میں سلیپ تھا جس پر زیان کوکنگ کر رہا تھا

زیان نے سب سے پہلے سبزیاں کاٹنا شروع کی جب کے میرب بس زیان کے ہاتھ دیکھ رہی تھی زیان اس قدر پروفیشنل انداز میں سبزیاں کاٹ رہا تھا جیسے بہت بڑا شیف ہو کیونکہ ایسے کام کوئی پروفیشنل ہی کر سکتا تھا

میرب تو حیرت سے دیکھ رہی تھی

اپنا اسپایس لیول بتائے کتنی رکھوں مرچے۔۔ہری مرچ کاٹتے ہوئے پل بھر کیلئے رکتا وہ میرب کو دیکھ بولا

نارمل۔۔میرب کے جواب پر وہ اسباب میں سر ہلاتا اب نارمل مرچ رکھنے لگا

آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے۔۔میرب اٹھ کر اُس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی

مجھے بھی پاستا پسند ہے۔۔وہ مصروف سا مسکرایا

اوہ نائس۔۔میرب کو اچھا لگا تھا

تو آپ اپنے لیے پاستا باہر ملک میں خود بناتے تھے؟

ہاں بلکل خود بناتا تھا!!اب زیان نے پین میں پاستا ابالنے کیلئے رکھا تھا ساتھ چکن بھی فرائی ہو رہی تھی اور زیان سبزیاں کاٹنے میں لگا تھا

میں آپ کی ہیلپ کروں؟؟میرب کچھ دیر بعد بولی

ضرور مجھے وہاں سے پین اٹھا دیں۔۔زیان نے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے کہا

جب میرب فوراً پین اٹھا کر لائی اور زیان کو تھمایا

زیان کا دھیان سبزیوں کی طرف تھا اسلئے بنا دیکھے اُس نے پین کو تھاما اور اتفاق سے وہ ہاتھ میرب کے ہاتھ پر رکھ چکا تھا میرب سٹل ہوئی تھی جب زیان نے مڑ کر دیکھا اُس کا ہاتھ زیان کے ہاتھ میں تھا میرب کا دل زور و سے دھڑکا تھا جب زیان نے فوراً ہاتھ پیچھے کرتے پین تھاما جب کے میرب اب تک سٹل سی تھی

اور بتائے آپ کے گھر میں سب ٹھک ہے؟؟اُسے سٹل دیکھ زیان نے بات بدلنا چاہی

ج۔جی سب ٹھک ہے۔۔وہ ہوش کی دنیا میں واپس اتی بولی

اسی طرح باتوں باتوں میں پاستا بھی تقریباً بن چکا تھا

اب زیان اُسے پیلیٹ میں نہایت سلیقے سے سیٹ کر رہا تھا پاستا کی خوشبوں میرب کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی پاستا دکھنے میں بھی نہایت مزے دار لگ رہا تھا اور اوپر سے میرب بھوکی تھی

زیان نے پلیٹ میں فوک رکھا اور پھر پلیٹ اٹھائی

چلے جی تیار ہے مزے دار پاستا میری ننھی دوست کیلئے۔۔زیان مسکراتا پلیٹ ٹیبل پر رکھ بولا

جب میرب مسکرا کر آگے ائی زیان نے چیئر پیچھے لیتے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا میرب کو یہ سب اچھا لگ رہا تھا میرب زیان کی آگے کی گئی کرسی پر بیٹھی جب زیان نے کرسی دوبارہ سیٹ کی پھر اُس کے سامنے آ بیٹھا

چلے ٹیسٹ کر کے بتائے۔۔زیان پہنا ہوا ائیپرن سائڈ پر رکھ بولا جب میرب نے فوراً فوک لیتے بائٹ لیا

واؤ یہ بہت مزے کا ہے۔۔پہلا بائٹ لیتے ہی وہ خوشی سے بولی کیونکہ پاستا واقعی بہت مزے کا تھا

آپ کو پسند ایا؟؟زیان اُس کا چہرہ دیکھ مسلسل مسکرا رہا تھا

جی بہت زدہ۔۔میرب نے کہتے پاستا کھانا شروع کیا تھا اُسے پاستا بہت پسند ایا تھا

آپ بھی کھائے!میرب نے پلیٹ اُس کے سامنے کی

نہیں آپ کھائے زیان مسکرا کر بولا پھر اک ہاتھ اپنے گال پر رکھے میرب کو دیکھنے لگا جو مزے سے پاستا کھا رہی تھی

! اور زیان اسے بنا پلک جھپکائیں دیکھ رہا تھا

روحا کی آنکھ کھلی نظر برابر میں گئی مائم اب بھی سویا تھا

روحا نے مسکرا کر مان کو دیکھا کتنی خوبصورت صبح تھی نا یہ ! جو چاہا وہ ملا اتنی آسان زندگی تھی کیا؟؟ یا اگے کچھ اور ہونا تھا؟؟

روحا محبت پاش نظروں سے مان کو دیکھ رہی تھی اُس کا مان سوئے ہوئے بھی بہت پیارا لگ رہا تھا

کتنی دیر وہ مان کو دیکھتی رہی پھر دوسری نظر گھڑی میں ماری جہاں صبح کے دس بج چکے تھے

اور دس بج گئے۔۔روحا حیرت سے اٹھی جب دروازے پر دستک ہوئی روحا جلدی سے اُترتی دروازے کی جانب بڑھی دروازہ کھولا تو سامنے عالیہ بی کھڑی تھی

روحا بیٹا ناشتے پر آجائے آپ دونوں بیگم صاحبہ بلا رہی ہے۔عالیہ بی مسکرا کر بولی

جی عالیہ بی ہم بس اتے ہے آپ بڑی ماما کو بول دیں بس آرہے ہیں

ہم۔۔روحا اک نظر سوتے ہوئے مان کو دیکھ پھر عالیہ بی کے جواب میں بولی جب وہ اسباب میں سر ہلاتی جانے کیلئے بڑھی

روحا نے دروازہ بند کرتے قدم مان کی جانب بڑھائے

مان۔۔روحا نے پاس کھڑے ہو کر آواز لگائی

لیکن ہنوز مائم گہری نیند میں تھا

مان؟؟؟روحا نے مان کا بازو تھامے اُسے اٹھانے کی کوشش کی

مان اٹھے نا؟؟؟روحا نے پھر سے بازو ہلکا سا ٹچ کرتے ہوئے کہا

مان آپ اٹھ کیوں نہیں رہے ! وہ اتنا دھیما بول رہی تھی کے کوئی جاگا ہوا انسان بھی نہ سن پایے لیکن بقول روحا کے وہ مان کو کب سے اٹھا رہی تھی

مان کو نا اٹھتا دیکھ روحا نے منہ بنایا

مان اٹھے۔۔غصے سے روحانے مائم کے بازو کو پوری طاقت سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کی

اُس نازک کوشش سے مائم اپنی جگہ سے ہلا تو نہیں البتہ اُس کی آنکھیں ضرور کھلی تھی

مائم نے ہلکے سے اپنی آنکھیں کھولی مائم کا سر اب بھی درد کر رہا تھا مائم نے آنکھیں کھول کر دیکھا جہاں سامنے روحا دونوں ہاتھ باندھے غصے سے مان کو گھور رہی تھی

مائم نے آنکھیں بند کر کے کھولی پھر اٹھ کر بیٹھا اور معاملات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا جب کے روحا اب تک غصے سے مان کو گھور رہی تھی

ر۔روحا؟؟ کیا ہوا آپ کو؟ ایسے کیوں گھور رہی ہے آپ؟؟ مائم اُسے دیکھ الجھ کر بولا

جب روحا نے آنکھیں چھوٹی کی یعنی مان کو وجہ بھی نہیں پتہ تھا کے کب سے روحا اُسے اٹھا رہی ہے اور وہ مزے سے سویا تھا بقول روحا کے

مان میں آپ سے ناراض ہُوں۔۔روحا منہ پھلائے بولی

لیکن کیوں میری روحا؟۔مائم فوراً کھڑا ہوتا اُس کے پہلے چہرے کو دیکھ مسکرا کر بولا

کیونکہ آپ ایسے سو رہے ہیں جیسے آپ نے ساری رات مجھ سے باتیں کی ہو اور اٹھ بھی نہیں رہے کب سے اٹھا رہی ہوں میں۔روحا نے وجہ بتائی

جب مائم کے ذہن میں رات میں ہوا سب یاد انے لگا لیکن اُسے بس اتنا یاد ایا تھا کے وہ چینج کر کے ایا پھر اُس کے بعد آنکھ کیسے لگی وہ مائم کو علم نہ تھا

سوری یار مجھے پتہ ہی نہیں چلا کیسے سو گیا پتہ نہیں کیوں سر میں بہت درد ہو رہا تھا!!!رات کب آنکھ لگی پتہ ہی نہیں چلا

مائم روحا کو دیکھ افسوس سے بولا

ٹھک ہے لیکن میں آپ سے ناراض ہُوں کیونکہ آپ کو میں کب سے اٹھا رہی تھی اور آپ اٹھے نہیں۔۔روحا مان کو گھورتی ہوئی بولی جب کے اُسکی بات پر بے اختیار مائم کے لبوں کو خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا تھا

کیسے ختم ہو گی آپ کی ناراضگی؟! مائم مسکراتا اک قدم لیتے اُس کے نزدیک آیا جب کے روحا خفگی سے مزید چہرہ پھلا گئی

ابھی آگے اُن کی کوئی بات ہوتی کے پھر سے دروازہ بجا

کون؟؟؟ روحا نے پوچھا جب عالیہ بی نے پھر سے انے کا پیغام پہنچایا

دیکھا آپ نے؟ دو بار آگئی عالیابی اور آپ سوئے ہوئے تھے روحا کو اور غصّہ ایا

سوری میری جان۔۔مائم جانتا تھا اُس نے اُسے ٹھک سے نہیں اٹھایا تھا ورنہ مائم کی نیند گہری نہیں ہوتی تھی وہ تھوڑی آواز سے بھی اٹھ جایا کرتا تھا لیکن وہ پھر بھی روحا کو دیکھ مسکرا کر بولا

روحا نے نفی میں سر ہلایا جب مائم نے اُسے کلائی سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے اپنے لب اُس کے گال پر رکھے اُس کے پھلے ہوئے دونوں گالوں کو چھوا پھر اُس کے کان کے قریب جھکے سرگوشی کی

نئ زندگی کی نئ صبح مبارک ہو میری روحا! مائم کی سرگوشی سے روحا کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ائی تھی اُس کا دل زور وسے دھڑکا تھا گال سرخ ہو چکے تھے

مائم کچھ لمحے بعد پیچھے ہوتا بغور اُس کا شرمایہ ہوا چہرا دیکھنے لگا پھر سر جھٹک کر مسکرایا یعنی روحا کی ناراضگی ختم ہو گئ تھی

مائم نے اُس کی پیشانی چومی

چلے میں فریش ہو کر اتا ہُوں پھر آپ ہو جانا اس سے پہلے عالیہ بی پھر آجائے۔۔مائم اک نظر گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

اوکے مان۔۔روحا نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا جب کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ اب بھی تھی

مائم فریش ہونے جا چکا تھا جب کے روحا شیشے کے سامنے جاتی اپنے سرخ گال دیکھنے لگی

پھر اپنے گال پر ہاتھ رکھ چہرہ جھکائے مسکرانے لگی

اُسے اُس کا مان مل گیا تھا یہ احساس روحا کو ہر بار نئی زندگی دیتا تھا

! لیکن زندگی اتنی آسان نہیں ہوتی یہ چیز ہر کسی کو پتہ نہیں ہوتی

ناشتے پر اب باری باری سب آرہے تھے اور ساتھ روحا مائم کا انتظار بھی ہو رہا تھا

منال کے چہرے پر کافی دنوں کے بعد مسکراہٹ تھی اُس کے چہرے سے اُس کے خوش ہونے کا بتایا جا رہا تھا جب کے اس کی مسکراہٹ سعد کو بہت چب رہی تھی

کل تک تو اس کا منہ ہر وقت سوجا ہوا غصے سے بھرا ہوتا تھا پھر اج اچانک مسکراہٹ کیا تھا یہ ؟؟

میر بھی ابھی کمرے سے نکلتا ڈائننگ کی جانب ایا تھا

گڈ مارننگ بھائی ! میر وہاں ایا تو منال مسکرا کر بولی

گڈ مارننگ گڑیا۔۔ میر کرسی پر بیٹھتا اُسے دیکھ بولا جب کے ابرش بھی میر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی ناشتے میں مصروف تھی

مائم روحا نہیں ائے اب تک ؟؟ ٹیبل پر اُنہیں ناپا کر میر بولا
بیٹا بلانے گئی تھی عالیہ بی آرہے ہے بچے۔۔صائمہ بیگم جواباً بولی جب میر
نے اسباب میں سر ہلایا
مائم اور روحا دونوں ریڈی ہو گئے تھے بس روحا شیشے کے سامنے کھڑی
اپنے بال بنا رہی تھی جب کے مائم ڈریسنگ روم سے اپنی گھڑی لے کر
کمرے میں ایا تھا جب نظر روحا پر پڑی جو اپنے کندھے سے تھوڑا نیچے تک
اتے بالوں کو بنانے کی کوشش کر رہی تھی جس میں وہ ناکام ہوتی منہ کے
زاویے بگاڑ رہی تھی
مائم نے اُس کے چہرے پر اتے زاویے دیکھ اپنی مسکراہٹ دبای پھر قدم لیتا
اُس کی پشت پر آ کھڑا ہوا اور شیشے میں روحا کو دیکھنے لگا
جو کافی اپنے چھوٹے بالوں میں اُلجھی تھی
مان یہ دیکھے نا یہ سیٹ نہیں ہو رہے۔۔اپنے پیچھے مان کو دیکھ وہ رخ مائم کی
جانب کرتی اپنے بالوں کو دیکھ بے ذاریت سے بولی

میں ٹرائے کروں ؟؟؟مائم کچھ سوچتے ہوئے بولا

آپ کو بال بنانا اتے ہے لڑکیوں کے ؟؟روحا کو حیرت ہوئی

میں کوشش کر سکتا ہُوں۔۔مائم نے کندھے اچکائے

اوکے مان ! روحا نے پونی اور کومب مان کی جانب بڑھائی

اور خود شیشے کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی

مائم نے اُس کے براؤن کندھے سے تھوڑے نیچے تک اتے بال تھامے

جس میں سے خوشبو نہایت نازک اور خوبصورت تھی جسے محسوس کرتے

مائم گہرا مسکرایا

مان آپ اپنا موبائل دے دیں پلز میرے موبائل میں چار جنگ ختم ہو گئی

۔۔روحا منہ پھلائے بولی جب مائم نے جیب سے موبائل نکالتے اُس کی

جانب بڑھایا

اور خود اُس کے بال بنانے لگا اتنے روحا مائم کے موبائل میں گیم کھیل رہی

تھی

کچھ دیر بعد مائم نے اُسے شیشے میں دیکھا

چلے روحا بن گئے بال۔۔مائم کی اواز پر روحا نے گیم سے نظریں ہٹائے خود کو شیشے میں دیکھا اور پھر حیرت کے جھٹکے اُسے اک ساتھ دو تین لگے تھے کیونکہ نہایت خوبصورتی سے اُس کے بال مائم نے بنائے تھے جسے روحا اگر زندگی بھر بھی محنت کرتی ناتب بھی نہ بنا سکتی نہایت صفائی سے بال بنے تھے جو روحا کے اوپر بہت پیارے لگ رہے تھے

مان یہ بہت اچھے ہے آپ نے اتنی جلدی کیسے بنا لیے۔۔روحا حیرت سے کھڑی ہوتی مائم کو دیکھ بولی

جس پر مائم نے مسکرا کر اُسے دیکھا جب کے روحا کے چہرے کے تاثرات اب آہستہ آہستہ سخت ہوتے جا رہے تھے جسے دیکھ مائم نے نا سمجھی سے روحا کو دیکھا

مان۔۔روحا غصے سے بولی جب مائم نے مزید الجھ کے اُسے دیکھا

میں آپ سے ناراض ہُوں روحا غصے سے آگے بڑھی اس کے دھوپ چھاو جیسے بدلتے روپ مائم کی سمجھ سے باہر تھے

لیکن کیوں روحا۔۔مائم اُس کے نزدیک ایا

آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کیوں یعنی سچ میں آپ کو پتہ نہیں؟؟روحا کو مزید غصّہ ایا

مجھے واقعی نہیں پتہ کیا ہوا۔۔مائم نا سمجھی سے بولا

یہ جو آپ نے میرے اتنے پیارے بال بنائے ہے یہ کسی پروفیشنل کا کام ہے جو یہ کام کرتے ہے پہلی بار میں ایسے نہیں بندھتے مجھے بتائے سچ سچ اج سے پہلے آپ نے کس کس لڑکی کے بال بنائے ہے۔۔روحا غصے سے اپنی چھوٹی سی ناک پھلائے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے بلکل بیویوں والے روپ میں کھڑی تھی جب کے اُس کی بات پر مائم نے بہت مشکل سے اپنا قہقہ روکا تھا

بولیں مان۔۔مائم کو خاموش دیکھ پھر بولی

ہاں یار ایسا ہی ہے بہت لڑکیّوں کے باندھے ہے میں نے۔۔مائم چہرے پر بلکل سنجیدگی سجائے بولا جب کے روحا کی معصومیت پر تو دل قہقہ لگانے کا کر رہا تھا

جب کے مائم کی بات پر روحا نے چونک کر مان کو دیکھا شاید وہ مائم سے کچھ اور ایکسپیکٹ کر رہی تھی

مان مجھے غصّہ آرہا ہے۔۔روحا دانت کچکچاتے ہوئے بولی جب مائم نے اُس کے چہرہ دیکھا پھر جلدی سے چہرہ موڑ کر اک مسکراہٹ لی کیونکہ اب ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا پھر واپس سنجیدہ چہرہ لیے روحا کی جانب مڑا

کیوں آرہا ہے میرے بچے کو غصّہ۔۔مائم اُسے دیکھ بولا جب اک بار پھر دستک دروازے پر ہوئی

مائم سر میر سر بول رہے ہیں کے اگر اگلے اک منٹ میں آپ باہر ڈائننگ ٹیبل پر نہیں ائے تو وہ آپ کو ہمیشہ کیلئے کمرے میں بند کر دینگے۔۔باہر سے

سعد کی آواز پر دونوں نے بے وقت دروازے کو دیکھا پھر اک دوسرے کو اور اُس کے بعد تیزی سے دونوں نے اک ساتھ باہر کو دوڑ لگائی

میر کی دی گئی دھمکی پر دونوں جلدی سے باہر بھاگے گویا یہ سچ ہی نہ ہو جائے ! کیونکہ میر جو کہتا تھا وہی کرتا تھا بوتل کی جن کی طرح دونوں ڈائننگ پر آ چکے تھے

السلام علیکم ۔۔دونوں نے سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا

ارے اتنا جلدی کیسے انا ہوا؟؟ زیان شرارت سے بولا

بس یار جلدی اٹھ گیے تھے ۔۔مائم بھی بڑے عام انداز میں بولا جب کے میر نے اُسے گھوری سے نوازا

دوسری جانب منال نے اک نفرت بھری نگاہ روحا کے حسین چہرے پر ڈالی اور پھر دوسری پیار لوٹاتی نظر مائم پر ڈالی جو ہمیشہ کی طرح پیار الگ رہا تھا منال کے چہرے پر اک سکون تھا وہ جانتی تھی رات مائم فور اَ نیند کی ہیوی ڈوس کی وجہ سے سو گیا ہو گا !

مائم روحا دونوں کرسی پر بیٹھے امنہ بیگم نے روحا کو دیکھ بلائے لی تھی وہ ہلکے میکپ میں نہایت خوبصورت لگ رہی تھی لائٹ رنگ کے تھوڑے سے کام والے جوڑے میں اُس کا رنگ چمک رہا تھا

جب کے چہرے پر کچھ دیر پہلے کمرے میں مان کی بات پر آئے غصے کی سرخیاں پھیلی تھی

اُسے بہت غصّہ آرہا تھا لیکن سب کے سامنے وہ نارمل تھی لیکن مان کی بات پر اُسے غصے کے ساتھ رونا بھی آرہا تھا اب کون سمجھائے اُسے کے اُس کے مان مذاق کر رہے تھے وہ تو تُکے میں اچھے بال بن گیے تھے

روحا تمہارے بال تو بہت پیارے لگ رہے ہیں اج۔ابرش روحا کے بال دیکھ بولی جب روحا نے سخت گھوری سے مان کو گھورا جو انجان بنتا ادھر اُدھر دیکھنے لگا

ہاں جی اپی مان نے بنائے ہے۔۔روحا دھیما سا مسکرائی

اوہ واؤ مائم بھائی نے

How cute !

جواباً میر ب بولی جب کے منال کا خون کھول گیا تھا اُس کو چھوڑ کر وہاں موجود سب مسکرا رہے تھے جب کے میر تو مسکراتا ہی بہت کم تھا اسلئے خاموشی سے کافی پیتے موبائل پر مصروف تھا

ابرش کی نظر بار بار میر پر جا رہی تھی جب سے اُسے پتہ لگا تھا کے وہ اُس کا محرم ہے جذبات الگ رخ لے چکے تھے

میر بھی اپنے اوپر اُس کی نظریں محسوس کر پا رہا تھا لیکن موبائل میں مصروف رہا کیونکہ وہ بہت ضروری میسیج پڑھ رہا تھا

اتنا مکمل صلاحیت رکھنے والا کوئی کیسے ہو سکتا تھا؟؟ ابرش جب جب میر کو دیکھتی تھی یہی سوچتی تھی یا شاید ہر کوئی جو میر کو دیکھتا تھا وہ یہی سوچتا تھا نہ خوبصورتی کی کمی نہ وجاہت کی نا عقلمندی کی کمی اور نا بہادری کی کمی وہ ہر طرح سے پرفیکٹ تھا

اُس کے کالے بال جو تھوڑے تھوڑے براؤن تھے لیکن لگتے وہ کالے ہی تھے نہایت نفاست سے سیٹ ہوئے ہمیشہ چھائی چہرے پر ڈھیروں سنجیدگی خوبصورت نین نقش چہراوہ واقعی لاکھوں میں اک تھا جس کی مسکراہٹ اور وہ خود ہر کسی کو میسر نہیں تھے

ولیمہ کل تھا جسکی وجہ سے اج کا دن خالی تھا ناشتے کے بعد سب ہول میں بیٹھ گئے تھے جب کے ینگ پارٹی اک طرف تھی جس میں میر مائم ابرش روحا زیان میرب اور منال شامل تھے

!میر مائم سے بات کر رہا تھا جب کے روحا میرب سے

میر بھائی۔۔زیان نے میر کو پُکارا جب میر نے ناگوار نظر اُس کے چہرے پر ڈالی

زیان کو میر ابرش کے نکاح کے بارے میں معلوم نہیں تھا اُسے چھوڑ کر باقی سب جانتے تھے

آپ نے کہا تھا نا کے جب مجھے کسی سے محبت ہو جائے تو میں آپ کی بتاؤں
؟تو مجھے ہو گئی محبت اب میں آپ کو بتاؤں۔۔زیان مسکرا کر بولا جب کے
اُس کی بات پر ساری ینگ پارٹی زیان کی جانب متوجہ ہوئے تھے اور اس کی
بات سن سب حیرت سے دیکھنے لگے
میر محض خاموش رہا
بھائی بتاؤں کیا میں ؟؟میر کو خاموش دیکھ زیان نے دوبارہ پوچھا

نہیں ! ! لفظی جواب میر کی جانب سے ایا جب ابرش نے میر کو دیکھا
زیان آپ بتائے۔۔ابرش زیان کو دیکھتی بولی جب میر نے اُسے گھورا
اوکے ت۔۔ابھی زیان بولنے لگا تھا جب میر نے بات کاٹی
میں نے کہا نا نہیں ! میر کا لہجہ سخت تھا
زیان میں نے کہا بتائے۔۔ابرش اٹل لہجے میں بولی
! ! میں نے کہا نہیں

!!!اور میں نے کہاہاں

زیان بیچارہ کبھی میر کو دیکھتا تو کبھی ابرش کو جب کے باکی سب کا بھی یہی حال تھا

مائم منال زیان اور روحانے چونک کر میر کو دیکھا تھا کیونکہ وہ بحث کرنے والوں میں سے نہیں تھا اُسے تو زدہ بولنا بھی پسند نہیں تھا اسلئے اس طرح وہ سب میر کو پہلی بار دیکھ رہے تھے

اپی۔۔بھائی رک جائے۔۔روحانے اُنہیں اپنی جانب متوجہ کیا جب وہ دونوں خاموش ہوئے

میر چہرے پر سخت تصورات سجائے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتا اپنے موبائل کھول کر آفیسرز کے میسیج دیکھنے لگا اس کا مطلب صاف تھا کے میر اب کسی بحث کے موڈ میں نہیں ہے

سب بھی اب خاموش ہو چکے تھے جب کچھ لمحے بعد ابرش پھر بولی

!زیان بتائے آپ جو بتا رہے تھے

ابرش کی بات پر زیان کچھ پل خاموش رہااور میر کو دیکھنے لگاجو موبائل میں مصروف تھا

بولیں زیان۔۔ابرش نے بولنے کا کہا

اوکے تو میں بتارہا تھا کے مجھے محبّت ہ۔۔۔۔اُس کی بات پھر درمیان میں رہی تھی

میں نے اک بار منع کیا ہے نہ؟؟ سمجھ نہیں آتی۔۔میر کا لہجہ اب انتہا کی حد تک سرد تھاجب وہ زیان کو دیکھ بولا

جس پر زیان خاموش ہوا تھاابرش بھی میر کا نہایت سرد ہوتا چہرہ دیکھ خاموش ہوئی جب میر اٹھتا لون کی جانب بڑھا

میں اتی ہُوں۔۔میر کو جاتا دیکھ ابرش فوراً کہتی میر کے پیچھے بھاگی

میر !ابرش کی آواز پر میر کے قدم رکے البتہ وہ پیچھے نہیں مڑا دونوں اس وقت لون میں اچکے تھے جہاں یقیناً کوئی اور نہ تھا

ابرش میر کے سامنے آئی اور دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بغور میر کا
خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی جہاں ہمیشہ کی طرح سنجیدگی تھی جس میں وہ
ہمیشہ کی طرح قیامت ڈھا رہا تھا سنجیدگی میں یہ شخص اعلیٰ دکھتا تھا تو پھر گہرا
مسکراتا کیسا لگتا !

آپ زیان کے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں وہ بات بتا رہے تھے سن لیتے ہم
لوگ ! میر کو دیکھ ہمیشہ کی طرح ابرش کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھی
لیکن خود کو مضبوط رکھتی بولی وہ جب جب میر کو دیکھتی تھی اُس کی دھڑکنے
تیزی سے دھڑکتی تھی جیسے ابھی دھڑک رہی تھی

مجھے کوئی شوق نہیں اُس کی بات سننے کی۔۔ میر کہتا پاس رکھی کرسی پر
ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا

ٹھک ہے لیکن مجھے برا لگتا ہے وہ میرے کزن ہے ! ابرش چلتی ہوئی میر
کے سامنے آئی

تمہیں اتنا کیوں برا لگ رہا ہے؟میر نے ابرو اٹھائے کہا جب کے وہ اب بھی صوفے پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا

کیونکہ میں اُن کا چہرہ دیکھتی ہُوں شرمندہ ہوتے ہوئے اچھے نہیں لگتے وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کو پسند کرتے ہے اُنہیں آپ سے بات کرنا اچھا لگتا ہے تو آپ کیوں نہیں کرتے ان سے بات الٹا اُنہیں ہمیشہ ڈانٹے ہے۔؟؟؟ابرش میر کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتی بولی

میں نے اُس سے بات کرنے کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔۔میر کے چہرے پر زیان کیلئے بے بے زاریت صاف ظاہر تھی اور ابرش پہلی بار میر کو کسی سے بے ذار ہوتا دیکھ رہی تھی میر ہر کسی سے بات نہیں کرتا تھا بس اپنے گھر والوں کے علاوہ لیکن وہ اگر بات نہیں کرتا تھا تو کسی سے بے ذار بھی نہیں ہوتا تھا لیکن زیان کیلئے ناگواری چہرے پر دکھ رہی تھی

میر آپ کو ہوا کیا ہے آپ زیان سے اتنا کیوں یعنی؟؟ابرش کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں

میری بات سنو اپنے ذہن پر زور مت ڈالو بس یہ سمجھ لو کہ شاہ میر سکندر کی زندگی میں ایک بار جو دل سے اتر جائے وہ دوبارہ نہیں اپنا مقام پا سکتا اور زیان کا نام میرے سامنے دوبارہ مت لینا اور نا ہی تُم اُس کے ساتھ مجھے دکھنائی سمجھ؟؟ میر اُس کے چہرے پر نظریں گاڑے بولا

عجیب زبردستی ہے بھئی کیوں نہیں رہوں اُن کے ساتھ؟ وہ میرے کزن ہے اور میں آپ کی بات کیوں سنوں؟ کیا لگتے ہے آپ میرے؟؟ کس حق سے بول رہے ہیں؟؟ کیوں مانوں میں آپ کی بات؟؟؟ میرا اور آپ کا کوئی رشتا نہیں ہے!! ابرش کھڑی ہوتی میر کے نزدیک اتی غصے سے بولی

جب میر بھی کھڑا ہوا اور بے یقینی سے ابرش کو دیکھنے لگا جب کے ابرش سٹل جذبات سے آری بنی میر کو دیکھ رہی تھی

بولیں؟؟ نکاح کا وہ کاغذی کہلانے والا رشتہ کیا اہمیت رکھتا ہے؟؟؟ ابرش تیز آواز میں بولی

Yahh Actually you are right!

کیا لگتا ہوں تمہارا!! بلکل ٹھک کہا تُم نے مجھے کوئی حق نہیں تمہیں کچھ
بولنے کا بلکل ٹھک کہے رہی ہو تُم!!! یہ کہنے والا نکاح کا رشتا تو بے مول
ہے نہ؟؟ بلکل صحیح کہا یہ کاغذی رشتا تمہارے لیے اہمیت نہیں رکھتا پتہ لگ
گیا مجھے اب جب تُم نے یہ مان ہی لیا ہے کے میں تمہارا کچھ نہیں لگتا تو اس
نام کے رشتے کا کیا فائدہ تمہاری نظر میں اس رشتے کی کیا اہمیت ہے مجھے پتہ
لگ گیا میں نے مانا میں نے تمہیں جانے انجان میں تکلیف دی ہے لیکن خدا
گواہ ہے جب جب تُم سے یہ کہا کے میں تمہارا محرم نہیں ہوں یہاں درد
ہوتا تھا! میر نے اپنے دل کے مقام پر اشارہ کیا
لیکن میرا مقصد غلط نہیں تھا لیکن پھر بھی مجھے میری غلطی کا احساس ہوا
کیونکہ میں غلط تھا لیکن افسوس تمہاری نظر میں اس رشتے کو جاننے کے بعد
بھی اہمیت نہیں ہے زندگی میں پہلی بار مجھے اس رشتے پر دکھ ہو رہا ہے
ابرش سکندر اس مضبوط قیمتی رشتے کو بے مول کرنے میں تُم نے اک سیکنڈ
!! نہیں لگایا

میر کی باتوں میں پہلی بار ابرش نے دکھ محسوس کیا تھا ورنہ میر دکھی ہونے والوں میں سے نہیں تھا وہ اک مضبوط مرد تھا

ابرش کو اپنے جذبات میں کہے لفظوں کا اب احساس ہو رہا تھا کے وہ کیا بول چکی ہے اُس کی آنکھوں میں نمی آ رہی رہی جسے وہ زبردستی اندر دھکیل رہی تھی

میں نے آج تک کبھی تُم پر اپنا کوئی فیصلہ زبردستی سر ڈالنے پر زور نہیں دیا اگر یہ کہے رہا تھا تو کوئی وجہ تھی اس کے پیچھے لیکن اب نہیں میں تمہیں اک لفظ نہیں بولونگا کیونکہ میرا کوئی حق نہیں تم سے کچھ بھی کہنے کا! میر کہتا اب اندر کی جانب بڑھا تھا

ابرش جو جو کہتی تھی میر خاموشی سے سن لیتا تھا لیکن اُس کا یہ کہنا کے "کیا لگتے ہے آپ میرے؟؟ کس حق سے بول رہے ہیں؟؟ کیوں مانوں میں آپ کی بات؟؟؟ میرا اور آپ کا کوئی رشتا نہیں ہے" میر کو واقعی دکھ پہچا تھا جو جائز تھا

پیچھے ابرش بھاری قدم لیتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ خاموش سی گم بیڈ پر بیٹھی تھی جب روحا اندر داخل ہوئی

اپی ! روحا نے ابرش کے قریب اتے اُسے پُکارا لیکن ابرش کو سنائی نہ دیا کیونکہ وہ سوچو میں گم تھی

اپی ؟؟ روحا نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جب اُس نے چونک کر اوپر دیکھا

ہ۔ہاں ؟؟ ابرش فوراً سیدھی ہوئی

اپی کیا ہوا ؟؟ روحا اُس کی آنکھوں میں سرخیاں دیکھ چکی تھی وہ رو نہیں رہی تھی لیکن اُس کی آنکھوں میں سرخیاں تھی

ک۔کچھ نہیں۔۔ابرش نے نفی میں سر ہلایا

اپی بتائے کیا ہوا مجھے پتہ ہے کچھ تو ہوا ہے۔روحا نے اُس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا جب ابرش نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا پھر کچھ لمحے بعد ابرش اُس کے گلے لگی تھی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا

اپی کیا ہوا مجھے بتائے۔۔روحا پریشانی سے بولی جب کچھ دیر تو ابرش خاموش رہی لیکن پھر وہ سارا کچھ روحا کو بتانے لگی جسے سن روحا کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار تھے

اپی دیکھے میر بھائی نے سچائی چھپائی وہ غلط نہیں تھا بس غلط یہ تھا کے جانے انجانے میں آپ کو تکلیف ہوئی لیکن اس کے پیچھے بھی آپ کا مضبوط بننا وجہ تھی اور میر بھائی جانتے تھے کسی بڑے صدمے یا وجہ سے آپ مضبوط ہو گی اُنہونے وہی کیا لیکن اُس میں آپ کو تکلیف پہنچی اور اُس کیلئے آپ کو پتہ ہے وہ اپنی غلطی مان رہے ہیں مان نے مجھے بتایا تھا میر بھائی کہے رہے تھے کے ابرش کو تکلیف میں دیکھنا میرے لیے آسان نہیں تھا میں نے غلط کیا میں جانتا ہوں۔۔اپی اگر میر بھائی کی غلطی تھی تو اُنہونے مانی اُنہونے آپ کو بھی کچھ نہیں کہا لیکن آپ اُس دن جس رات آپ کو سچائی پتہ چلی تھی اُس رات آپ کافی کچھ بول گئی تھی میر بھائی نے آپ کا وہ ریکشن بھی جائز لیا لیکن کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے اُنکی ماما کی تربیت پر سوال کیا

تھا؟روحا سمجھانے والے انداز میں بولی وہ ابرش کی کشمکش دور کرنا چاہتی
ہو بھی رہی تھی وہ غور سے روحا کی باتیں سن رہی تھی تھی جو
اُس رات آپ نے جو بھی کہا وہ اتنی بڑی سچائی پتہ لگنے کے بعد چلے جائز تھا
مان لیا لیکن پھر اب تو سب ٹھک تھا نہ ؟؟میر بھائی کا بدلتا نرم لہجا آپ نے
نہیں دیکھا؟اُنکی نرمی نہیں دیکھی ؟اُنہونے کچھ بھی نہیں کہا اُس رات کے
بعد بھی آپ کو!!!اگر وہ چاہتے تو اپنی ماما پر اٹھنے والی اتنی بڑی بات پر
!خاموش نہ رہتے
اپی جو بھی ہو آپ نے اج میر بھائی کو یہ غلط بولا ہے کیونکہ آپ اُنکے نکاح
میں ہے آپ سے زدہ آپ پر حق انکا ہے میں میر بھائی کو جیتنا جانتی ہوں
میں پورے مان کے ساتھ کہے سکتی ہُوں کے کسی وجہ کے بغیر میر بھائی کوئی
فیصلہ کسی پر نہیں ڈالتے اُنہونے تو آپ پر بھی کوئی زور کبھی نہیں ڈالا اک
مرد کو کیا یہ چیز اچھی لگ سکتی ہے کے اُن کی منکوحہ کو کوئی اور دیکھے یا بات
کریں؟؟لیکن میں جانتی ہوں میر بھائی ایسے نہیں ہے کوئی وجہ ہو گی اپی

۔۔روحا بلکل بڑوں کی طرح سمجھا رہی تھی اور ابرش حیرانی سے اُسے دیکھ رہی تھی اج اُسے پتہ لگا تھا اُس کی چھوٹی بہن اب نہایت عقلمند ہو چکی ہے اتنا اچھا سمجھانا کوئی بڑا ہی کر سکتا تھا جو اج روحا نے کیا وہ ذہن سے بچی نہیں تھی بس جس کو زدہ پیار ملتا ہے وہ لاڈلا بچا بن جاتا ہے ورنہ روحا کبھی کبھی عقلمند بن جایا کرتی تھی

ہاں روحا میں کچھ زدہ ہی بول گئی وہ تو خاموشی سے میری بات سن لیتے ہے مانا اُنہو نے مجھے رلایا لیکن میں بھی تو اپنے الفاظوں سے ہمیشہ اُنہیں ہرٹ کرتی ہوں اور اج تو میں نے حد کر دی۔۔ابرش روحا کو دیکھ نم آواز میں بولی

کوئی بات نہیں اپی سب ٹھک ہو جائیگا! روحا نے مسکرا کر کہا

نہیں روحا اب کچھ ٹھک نہیں ہو گا۔۔ابرش نے نفی میں سر ہلایا

اپی ایسا نہیں بولتے اللہ تعالیٰ سب ٹھک کر دینگے چلے اٹھے آجائے باہر ماما آپ کو بلا رہی تھی۔۔روحا نے اُسے کھڑا کیا جب وہ دونوں باہر کی جانب

بڑھے ابرش کا دل تو ابھی اکیلے رہنے کا تھا لیکن روحا کے اصرار پر وہ باہر آچکی تھی

دادا سائی نے میر کو بھی بلایا تھا اور باکی سب گھر والے بھی جمع تھے کیونکہ کل ہونے والے ولیمے کے بارے میں کچھ باتیں ہو رہی تھی

میر بھی اس وقت اکیلا رہنا چاہتا تھا لیکن دادا سائ کے کہنے پر میر آگیا تھا۔۔

سب باتیں کر رہے تھے جب کے مائم اور روحا اک ساتھ بیٹھے تھے اور روحا مائم کو گھور گھور کر دیکھتی یہ بتانا چاہ رہی تھی کے وہ مان سے سخت غصّہ ہے

اور مائم اُس کی گھوریوں کا مطلب سمجھتے مسکراہٹ دبا رہا تھا

اُف اپ کی یہ خطرناک گھوریاں ! مائم اُس کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی میں بولا

مان آپ کو پتہ ہے ؟؟ روحا کچھ سوچتی ہوئی بولی

کیا؟؟ مائم نے دھیما سا مسکرا کر کہا

ان گھوریوں سے انسان کو ڈرنا چاہیے کیونکہ یہ سخت غصے کی گھوریا
ہیں۔۔روحا بھی رازدانا انداز میں مائم کے کان میں بولی جب کے اس کی
بات پر مائم کے چہرے پر ائی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی باکی سب تو باتوں
میں مصروف تھے سوائے منال کے جو سامنے مائم اور روحا کو دیکھ اپنا خون
جلا رہی تھی روحا کو اتنا مائم کے قریب ہوتے دیکھ اُس کے تن بدن میں
آگ لگ رہی تھی منال کا خود پر ضبط کرنا کافی مشکل لگ رہا تھا
آپ تو بہت ظالم ہے روحا۔۔مائم نے فوراً مسکراہٹ چھپائے کہا
ہاں جی اور جب میں غصے میں ہوتی ہُوں تو اور بھی ظالم بن جاتی ہوں اور
ابھی میں بہت غصے میں ہُوں مجھ سے بچ کر رہے ! روحا نے وانٹ کرنا چاہا
جب کے اُس کی باتوں پر مائم کو بہت ہنسی آرہی تھی
! یار ایسا تو نا کہے
میں تو کہو نگی اور کرو نگی بھی کیونکہ آپ نے مجھ سے پہلے اتنی ساری
لڑکیوں کے بال بنائے ہے یہ کوئی اچھی بات ہے کیا؟؟ روحا کو مزید غصّہ ایا

اتنی بڑی سزا۔۔مائم مسکرا کر بولا

نہیں اس سے بھی بڑی میں آپ سے بات نہیں کرونگی۔۔روحا نے فیصلہ سنایا

اتنا بڑا ظلم نہ کریں مجھ معصوم پر۔۔

مان آپ معصوم نہیں ہے اتنی ساری لڑکیوں کے بال آپ نے بنائے ہے کیسے معصوم ہو گئے آپ۔۔روحا کی ناک اب باقاعدہ غصے سے سرخ ہو رہی تھی جسے دیکھ مائم گہرا مسکرا رہا تھا

ان کی نوک جھک ایسے ہی جاری تھی اور سامنے بیٹھی منال عجیب نظروں سے یہ سب دیکھ رہی تھی !

میر بیٹھا داداسائی سے بات کر رہا تھا جب اچانک سعد پیچھے سے ایا سر!!

ہاں ! میر نے اُسے دیکھا جب سعد نے کچھ سرگوشی میر کے قریب جھکتے کی
جس کو سنتے میر کے چہرے پر آئے تاثرات بگڑے تھے نہایت سخت
تصورات چہرے پر اپنا بسیرا کر رہے تھے
ماتھے پر بل پڑھنے لگے تھے جب کے آنکھوں میں پل بھر میں سرخیاں
پھیل رہی تھی میر اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا چکا تھا مقصد ضبط تھا
باکی سب بھی میر کی جانب متوجہ تھے
میر فوراً اُٹھ کھڑا ہوا میر کے چہرے کے بدلتے زاویے سب دیکھ چکے تھے
کیا ہوا بیٹا سب خیریت ؟ احمد صاحب بھی کھڑے ہوئے
جی سب ٹھک ہے بابا آپ لوگ باتیں کریں میں آتا ہوں کچھ دیر تک ! میر
تسلی دیتا اب اگے کو بڑھا تھا جب کے پیچھے سب اتنا تو جان گیے تھے کے کچھ
ٹھک نہیں ہے !
سب آہستہ آہستہ اپنے کمروں میں جا چکے تھی جب کے ابرش کے دل
میں حد سے زدہ تکلیف ہو رہی تھی بے چینی ہو رہی تھی جو بھی تھا اب وہ

میر کو بہت غلط بول چکی تھی جو بھی ہوا اُس میں میر کا ارادہ غلط نہیں تھا لیکن کیونکہ میر جانتا تھا کے ابرش کو تکلیف پہنچی ہے تو میر خاموشی سے اُس کی سن رہا تھا اور اج تو ابرش نے حد کر دی تھی پچھتاوا اُس کی رگ رگ میں چل رہا تھا اُسے سکون نہیں مل رہا تھا میر کے الفاظ بار بار ذہن میں چل رہے تھے وہ خود کو میر سے مزید دور کر چکی تھی وہ دونوں دن بادن اک دوسرے سے دور ہوتے جا رہے تھے نزدیکیاں انے کے بجائے مزید دوریاں آ رہی تھی جن کی واپسی نجانے کبھی ہونی بھی تھی یا نہیں

خیر میر اپنا راستہ اب ابرش سے الگ کر چکا تھا اب اُسے کچھ نہیں کہنا تھا ابرش کو کیونکہ میر جیسا انسان جس سے اک دنیا ڈرتی تھی جس کیلئے اک لفظ سننا ناقابل قبول تھا وہ ابرش سے اتنے بڑے الفاظ سن سکتا تھا یہ بات کسی باہر والے کو پتہ چلتی تو لوگ گش کھا کر گر جاتے میر اک لفظ کسی کو اپنے سامنے اونچی اواز میں بولنے کی اجازت نہیں دیتا تھا ہاں ابرش پہلی لڑکی تھی

جو شاہ میر سکندر کے صرف ایک روپ کو جانتی تھی اُس نے شاہ میر کا وہ روپ دیکھا ہی نہیں تھا جس میں وہ کسی شخص کو اپنے دل سے اتار کر خود سے ملو دور کرتا تھا!!

لون میں کھڑے مائم اپنے آفس کی کول سن رہا تھا یقیناً جہاں وہ اکیلا تھا لیکن منال پیچھے کب آکر کھڑی ہوئی یہ پتہ ہی نہیں چلا

مائم جیسے ہی کول رکھ کر پیچھے مڑا تو منال اُسے ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی

طبیعت کیسی ہے آپ کی؟؟ مائم فون جیب میں رکھتا اُس سے مخاطب ہوا

ٹھک نہیں تھی لیکن آپ کو دیکھ کر ٹھک ہو گئی ہے۔ وہ ہلکا سا بولی جو مائم نہیں سن پایا

کچھ کہا آپ نے؟؟؟

جی میں کہے رہی تھی میں بلکل ٹھک ہُوں۔۔ منال مسکرا کر بولی

گڈ۔۔ مائم بھی دھیما سا مسکرایا

جب منال کی نظر پیچھے پڑی جہاں سے روحا آ رہی تھی منال فوراً اپنا پیر
پھسلاتی چیخ کر مائم کو متوجہ کرنے لگی مائم نے فوراً اُسے تھاما یہ سب اتنا جلدی
ہوا تھا کے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا
وہ مائم کے ہاتھوں پر گری تھی جب کے اُس کے دونوں ہاتھ مائم کے
کندھے پر تھے
پیچھے سے اتی روحا کے قدم رکے تھے آنکھوں میں حیرانی پھیلی تھی اُس نے
اپنے دوپٹے پر اپنی پکڑ مضبوط کی
منال نے چور نظر روحا پر ڈالی اور پھر آنکھیں بند کر گئی
شکریہ مائم۔۔ منال کچھ دیر بعد سیدھی ہوتی بولی
آپ ٹھک ہے؟؟؟ مائم اُسے دیکھ بولا
جی میں ٹھک ہُوں! منال گہرا فاتحہ مسکرائی

ارے روحا تم آؤ آؤ!! وہ دراصل مائم نے مجھے بچایا میں گر رہی تھی نا
! منال فوراً روحا کو دیکھ بولی جب مائم پیچھے مڑا کیونکہ مائم اس بات سے
انجان تھا کے روحا پیچھے کھڑی ہے
روحا! مائم نے اُسے پُکارا
ج۔جی؟؟ روحا ٹرانس کیفیت سے نکلی
منال آگے روحا کی جانب ائی
میں نے شادی کی مبارک بعد تو تمہیں دی ہی نہیں روحا آؤ۔۔ منال نے
روحا کو گلے لگایا
بس دیکھتی جاؤ روحا کیسے تُم سے اپنے مائم کو واپس لیتی ہُوں میں۔۔ منال
اُس کے کان میں سرگوشی میں بولی جب روحا نے اُس سے دور ہونے کی
کوشش کی لیکن اُس کی پکڑ مضبوط تھی
ارے ایسے کیوں تڑپ رہی ہو یہ تو شروعات ہے میری جان۔۔ منال کہتی
اب پیچھے ہوئی اور مسکرا کر دونوں کو دیکھنے لگی

چلے آپ لوگ باتیں کریں میں اتی ہُوں۔۔منال کہتی اب اندر کی جانب بڑھی تھی

روحا۔۔مائم نے مسکرا کر روحا کا ہاتھ تھاما

جی م۔مان۔۔روحا نے ماتھے پر ائی پسینے کی بندے صاف کرتے کہا

کیا ہوا آپ ٹھک ہے؟؟مائم پریشانی سے بولا

جی مان میں ٹھک ہُوں۔۔روحا مصنوعی مسکرائی

اوکے آجائے چلے۔۔مائم نے روحا کا ہاتھ تھامتے اندر کی جانب قدم بڑھاے تھے جب کے روحا کسی ٹرانس کیفیت میں مائم کے ساتھ چلتی جا رہی تھی!!

اسی طرح پورا دن نکل گیا تھا اور میر اب تک گھر نہیں ایا تھا نہ اُس کا فون لگ رہا تھا مائم دو تین بار ٹرائے کر چکا تھا ابھی بھی سب رات کے وقت لاؤنج میں بیٹھے میر کا ہی انتظار کر رہے تھے اس پر لاؤنج میں سب موجود تھے ابرش کی سوچو کا مرکز بھی صرف میر ہی تھا اپنے الفاظوں پر پچھتاوا اپنے

جذبات میں آکر کچھ زدہ بول جانے پر اُسے پچتاوا ہو رہا تھا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی!!

ابھی سب بیٹھے ہی تھے کے دروازے پر کسی کے بھاری قدم محسوس کرتے سب نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں سے میر آرہا تھا پیچھے سعد بھی تھا لیکن حیرت کے جھٹکے تو سب کو میر کی گود میں اُس چار سالا گڑیا جیسی بچی کو دیکھ لگے میر اُسے گود میں لیے مسکرا کر باتیں کرتا داخل ہوا تھا

میر نے بے اختیار نظریں اٹھائی سامنے لاؤنج میں سب کو بیٹھا پا کر میر نے وہی قدم بڑھائے سب اب تک حیرانی سے یہ سب دیکھ رہے تھے وہ بچی میر کے ساتھ بہت خوشی سے باتیں کر رہی تھی

اسلام علیکم!! میر نے صوفے پر بیٹھتے سلام کیا نظریں گود میں پکڑی معصوم بچی پر تھی جس سے وہ باتیں کر رہا تھا میر نے نظریں اٹھا کر سب کو دیکھا جو حیرت سے وہی متوجہ تھے

یہ تو بہت پیاری سی بچی ہے بھائی۔۔مائم نے اُس بچی کو دیکھ مسکرا کر کہا

بابا چیس (چیز)!! بیلا نے میر کے گال پر اپنے ننھے ہاتھ رکھ معصومیت سے کہا جب کے اُس بچی کے منہ سے بابا لفظ سنتے سب کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے جب کے ابرش کی حالت بھی الگ نا تھی

بیلا آپ سعد انکل کے ساتھ جاے اور جلدی سے چیز لے کر واپس بابا کے پاس آئے!! میر اُس کے گال پر اپنے لب رکھ محبت سے چور لہجے میں بولا ابرش نے پہلی بار میر کو اتنی محبت سے کسی سے بات کرتے ہوئے دیکھا تھا اتنی محبّت چھوٹی سی بیلا نے اپنے بابا کے پہلے لمس کا شرف حاصل کیا تھا

! بیلا نہایت خوصورت تھی چار سال کی چھوٹی سی پیاری سی گڑیا وہ سچ میں گڑیا ہی تھی اُس کے سنہرے براؤن بال شہد جیسی غزالی آنکھیں وہ واقعی بہت پیاری بچی تھی

بیلا کے منہ سے بابا سن ابرش کی سانسیں تھم گئ تھی حد تک اُس کی پلکیں بھی نہیں جھپک پا رہی تھی وہ ٹرانس کیفیت میں بیٹھی تھی

میر نے مسکرا کر بیلا کو سعد کو تھما یا جّب سعد اُسے تھامتے مسکرا کر اُس سے باتیں کرتا باہر کی جانب بڑھا تھا بیلا کو مسکرا کر جاتا دیکھ میر نے نظریں گھوما کر سب کو دیکھا اس طرح سب کو حیرت سے آنکھیں پھاڑے خود کو دیکھتا پا کر میر نے گہری سانس لی کیونکہ وہ سب کا ہونے والا سوال جانتا تھا

میر بچے بیلا ! ! صائمہ بیگم نے بولنا چاہا

میں بتاتا ہُوں آپ سب کو ! میر نے خود ہی بات شروع کی اور سب کو سب

! ! کچھ بتانا شروع کیا

! ! ! کچھ گھنٹے پہلے

میر پریشانی سے گھر سے نکلتا گاڑی میں بیٹھا تھا گاڑی کی رش ڈرائیونگ کرتا میر اک سنسان جگہ پہنچا تھا سعد اور باکی آفیسرز کی گاڑیاں بھی پیچھے تھی میر کی گاڑی اک سنسان جگہ پر رکی تھی میر تیزی سے نکلتا اگے بڑھا جب کے پیچھے بھی سب آرہے تھے

اک نہایت بڑے الشان حویلی میں داخل ہوتے میر بیسمینٹ کی جانب بھاگا تھا

تیزی سے بیسمینٹ میں داخل ہوتے میر نے چاروں طرف نظریں دوڑائی چارم!!میر نے سامنے پڑے وجود کو دیکھ پُکارا اور تیزی سے اُس کے پاس بڑھا میر گھٹنوں کے بل بیٹھا اور عمر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما

عمر۔۔عمر آنکھیں کھول۔۔میر نے اُس کا چہرہ تھپتھپاتے استفسار کیا جب عمر نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی عمر کا بدن خون میں لتھ پتھ تھا اُس کی حالت غیر ہو رہی تھی لگ رہا تھا جیسے کسی بھی وقت دم توڑ دیگا

م۔میر۔۔۔اُس نے اکھڑتی سانسوں کے درمیان پُکارا

ہاں عمر بول کیا ہوا تھا یہاں کس نے کیا یہ؟؟؟میر نے اُس کا چہرہ اپنے سامنے کیے اپنی سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر ڈالی

م۔میری ب۔بیٹی م۔میر۔۔۔عمر نے گہرا سانس بھرا اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھی شاید وہ زندہ ہی اپنی بیٹی کو میر کے حوالے سونپنے کیلئے تھا

ڈاکٹر!!!سعد جلدی ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔ میر کی تیز دھاڑ کی آواز پر سعد نے جلدی سے دوبارہ فون نکالتے کول ملای جب کے وہ پہلے بھی ڈاکٹر کو کول کر چکا تھا

چھ۔ چھوڑوں ڈاکٹرک۔ کوم۔ میر میری ب۔ بیٹی کوت۔ تُم اپنال۔ لو ا۔ اُسے ب۔ باپ کی ضرورت ہے وہ بہت چھوٹی ہے ب۔ باپ بن ج۔ جاؤ اُس کے م۔ میر۔۔ عمر نے میر کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما میر کی شرٹ بھی خون میں ہو چکی تھی عمر کے شریر سے خون تیزی سے بہے رہا تھا

عمر تجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میر اُسے دیکھ بولا

ن۔ نہیں م۔ میر ب۔ بس زندگی یہی تک تھی و۔ وعدہ کرو م۔ میرے یار ۔۔ عمر نے کپکپاتا ہاتھ میر کے آگے کیا

وعدہ!!! میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری بیٹی کو اپنی بیٹی کی طرح پالو نگا تُو کوشش کر اٹھنے کی ڈاکٹر ارہا ہے تجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔ میر نے اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما

ش۔ شکر یہ م۔ میں نے اُس کو اج ت۔ تک نہیں بتایا کہ ۔ کے م۔ میں اُس کاب۔ باباہ۔ ہُوں م۔ میں جانتا تھام۔ میری زندگی کبھی بھی ختم ہ۔ ہو سکتی ہے ت۔ تُو اُسے بولنا کے ت۔ تو اُس کا بابا ہے۔۔ عمر نے آنکھوں میں التجا لیے کہا

وعدہ ر۔ رہا؟؟ عمر نے آخری وعدہ لیا

جب میر نے سرخ تڑپتی آنکھوں سے اسباب میں سر ہلایا

عمر مسکرایا تھا آنکھیں بند ہو رہی تھی

ت۔ تُو م۔ میری زندگی کا و۔ وہ چ۔ چراغ ہے م۔ میر جس ن۔ نے ہمیشہ م۔ میری زندگی میں۔ خ۔ خوشیوں کی برسات کی ہ۔ ہے م۔ میں کہتا تھا ۔ کہ۔ کبھی ہم دور نہیں ہونگے ل۔ لیکن دیکھ اج ہو رہے ہیں م۔ میں ی۔ تجھے بہت یاد ک۔ کرو نگاہ۔ ہمارا س۔ ساتھ یہی تک ت۔ تھام۔ میری جان۔۔ عمر نے میر کے ہاتھ کی پشت چومی ضبط سے میر کی سانس گہری ہوئی تھی

ا۔اللہ حافظ پارٹنر۔۔عمر نے کہتے آنکھیں بند کی تھی

پھر دھیرے آواز میں اُس نے کلمہ پڑھا میر نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا جہاں سے ڈاکٹر آرہا تھا لیکن پھر اُسے اگلے لمحے اپنے ہاتھوں پر عمر کو بے جان گرتا دیکھ میر نے جھٹکے سے عمر کو دیکھا جہاں وہ میر کے بازو پر سر رکھے اپنا دم توڑ چکا تھا

عمر۔۔میری جان ! آنکھیں کھول عمر۔۔میر نے اپنے ہاتھوں سے عمر کے گال تھپتھپاتے کہا پھر اُس کی ناک کے نیچے ہاتھ رکھ اُس کی سانسیں چیک کی

اُس کی رکی ہوئی سانسیں دیکھ میر نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا

میر کی آنکھیں خون برسانے کو ہو رہی تھی میر طاقت سے عمر کو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا یہ آخری گلے ملنا تھا اُن کا ! ! ! قسمت نے اُس کا یار اُس سے چھین لیا تھا

میر کے دل میں درد کی ٹھیس اٹھی تھی اُسے اپنا قیمتی دوست دور جاتا دکھائی دیا میر کی سانسیں گہری ہو رہی تو میر کی زندگی میں چند لوگ اہم تھے اور جو اہم تھے میر اُن سے بے حد محبت کرتا تھا

کتنی دیر وہ عمر کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے دیکھتا رہا اپنے سینے میں بھینچ اُسے الوداع کہنے کی کوشش کر رہا تھا جو دل بولنے کا نام نہیں لے رہا تھا عمر کا چہرہ سینے میں بھینچے میر بلکل ساخت بیٹھا تھا باکی سب بھی آس پاس کھڑے خاموشی سے دیکھ رہے تھے انہوں نے پہلی بار میر کو کسی کیلئے تڑپتے دیکھا تھا ورنہ میر کے سامنے کتنے گنہگار تڑپ کے مرتے تھے اور میر کے چہرہ کے تصورات ٹس سے مس نا ہوتے تھے

س۔ سر۔۔کافی دیر بعد سعد نے آگے بڑھتے بولنے کی ہمت تھی لیکن میر ہنوز عمر کو دیکھ رہا تھا

دوست دوست۔ابھی آگے بات ہوتی کے اوپر سے کسی بچی کے چیخنے کی آواز انے لگی سب کو پتہ تھا یہ عمر کی بیٹی ہے

میر عمر کی پیشانی چومتا اٹھ کھڑا ہوا اور سعد کو اشارا کیا اُسے تھامنے کا میر نے پیچھے مڑ کر اک بار پھر یا شاید آخری بار عمر کو دیکھا پھر دل میں ہوتے درد کے ساتھ آگے بڑھا تھا کیونکہ اُسے اپنے وعدے پر پورا بھی تو اترنا تھا

میر نے کپڑے چینج کیے کیونکہ وہ خون میں لتھ پتھ تھا میر فریش ہوتا اب بیلا کے کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں ملازمہ اُسے نوڈلز کھیلانے کی کوشش کر رہی تھی جو بیلا کھانے سے منع کر رہی تھی

میر نے ملازمہ کو اشارہ کیا جس پر وہ اسباب میں سر ہلاتی کمرے سے باہر گئی تھی میر بیلا کے پاس بیڈ پر بیٹھا

کیسی ہے میری پرنسز؟؟ میر اُسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتا مسکرا کر بولا

میں ٹھک ہُوں! آپ کو پتہ ہے میرے دوست کہا ہے؟؟ بیلا کی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں تھے

میر سمجھ چکا تھا وہ دوست عمر کو بول رہی ہے عمر نے اج تک اُسے اک دوست بن کر پالا تھا کیونکہ عمر جانتا تھا اُس کی زندگی زدہ نہیں ہے

آپ کے دوست کسی کام سے گیے ہے اجاینگے جلدی۔۔میر گہرا سانس لیتے بولا

آپ کون ہے۔۔۔بیلا آنکھیں بڑی کیے میر کو ٹکر ٹکر دیکھتی بولی

میں آپ کا بابا۔۔اُس کی معصومیت پر میر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ائی تھی

بابا؟؟ بیلا نے حیرت سے لفظ پُکارا وہ چار سال کی تھی لیکن اُسے ہر چیز سمجھ اتی تھی

میر نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

آپ کہا تھے ؟؟دوست کہتے تھے کے میرے بابا کسی کام سے گیے ہے ! بیلا اب پوری طرح میر کی جانب متوجہ تھی

جی بلکل ٹھک کہا تھا آپ کے دوست نے میں کسی کام میں مصروف تھا لیکن اب تو آگیا ہُوں نا اب کبھی نہیں جاؤنگا ! میر نے اُس کے بال ٹھک کرتے ہوئے کہا

جب بیلا کے چہرے پر مسکان پھیلی تھی میر اُس سے بیٹھا باتیں کرتا رہا پھر وقت زدہ ہوتے دیکھ اٹھا بیلا بھی میر کے ساتھ باتیں کر رہی تھی میر نے اُسے گود میں اٹھایا اور اگے بڑھا

سعد کو ملازمہ کو بتانے کا کہے کر میر گاڑی کی جانب بڑھا تھا راستے میں بھی اُن دونوں کی باتیں جاری تھی میر کو پہلی بار اک باپ کا احساس ہوا تھا اُسے عجیب سی دل میں ایک کیفیت تھی !

بیلا کا سامان لینے کا میر نے منع کر دیا تھا وہ بیلا کو کل شاپنگ پر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا تاکہ بیلا کے کپڑے وغیرہ آسکے !

حال !!

میر نے سب کو ساری بات بتائی سب نہایت غور سے سن رہے تھے سب کی آنکھیں عمر کا سن کر نم بھی تھی عمر کے بارے میں بس احمد صاحب اور صائمہ بیگم جانتے تھے عمر میر کا بچپن کا دوست تھا جو خود بھی سیکریٹ ایجنٹ تھا لیکن اُس نے اک بہت غلط کیس کو پورا کرنے کیلئے ہاتھ ڈالا تھا میر

نے اُسے منع بھی کیا تھا لیکن وہ نہیں مانا اور اُس میں جان کی بازی کسی پیسے کی طرح لوٹتی ہے میر عہد کر چکا تھا!! جس نے عمر کو مارا ہے اُس کو وہ بتر موت دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

بابا! ابھی مزید آگے بات ہوتی کے بیلا بھاگتی ہوئی میر کے پاس ائی جب کے ہاتھوں میں بہت ساری چیزیں تھی

جی بابا کی جان۔۔ میر نے مسکرا کر اُسے گود میں بٹھایا

بیلا آپ تو بہت پیاری ہے! روحا تو بیلا کو دیکھ اُس کی دیوانی ہو رہی تھی اُس کے سنہرے براؤن بالوں کی دو پونیاں بنی تھی سفید میدے جیسی رنگت پھلے ہوئے سرخ گال بڑی بڑی آنکھیں چھوٹے چھوٹے ہاتھ وہ آسمان۔ سے آئی پری معلوم ہو رہی تھی

بیلا نے بڑی بڑی آنکھوں سے روحا کو دیکھا پھر اپنے بابا کو دیکھا جیسے پوچھنا چہار ہی ہو یہ کون ہے

یہ آپ کی انی ہے بیلا۔۔میر نے روحا کا تعارف کروایا

انی۔۔روحا کی آنکھیں چمکی تھی

روحا نے جلدی سے اٹھ کر بیلا کو تھاما

آؤ بیلا میں آپ کو سب سے ملواؤں

یہ ہے آپ کی دادی اور یہ دادا۔۔روحا نے احمد احسن اور صائمہ امنہ بیگم کا

تعارف کروایا جب اُن چاروں نے بیلا کو پیار کیا

یہ ہے میرب اور یہ ہے منال اپی یہ دونوں بھی آپ کی آنی ہے یہ ہے مائم

آپ کے چاچو اور یہ۔۔روحا سب کا تعارف کرواتی اب ابرش پر رکی تھی جو

بیلا کو ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی سب پل بھر کیلئے خاموش ہوئے تھے

یہ بھی انی ہیں؟؟! بیلا ابرش کی جانب اپنی چھوٹی سی انگلی کے اشارے سے

بولی جب کے اُس کی بات پر ابرش کو کھانسی اٹھی تھی

میں اتا ہُوں!! اتنے میر کے موبائل پر کول ائی جب میر سننے باہر گیا تھا

یہ آپ کی مما ہے بیلا۔۔۔روحا نے مسکرا کر ابرش کا تعارف کروایا

مما۔۔؟؟روحاخوشی سے چہچی تھی اُس کی خوشی دیکھ وہاں سب ہنس پڑے

ابرش نے اُسے گود میں لیا

آپ میری مما ہے؟ابرش کی گود میں بیٹھتے بیلا نے مسکرا کر پوچھا جب

ابرش نے نم انکھوں سے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

واؤ میرے پاس اب سب ہے بابا بھی اور مما بھی۔۔بیلا کی خوشی کا ٹھکانہ

! نہیں تھا بچپن سے اُسے ماں باپ نہیں ملے تھے

گھر میں سب بیلا سے باتیں میں لگے تھے بیلا بھی خوشی خوشی سب سے

باتیں کر رہی تھی ابرش کو تو بہت پیار ارہا بیلا پر یا یوں کہے سب کو ہی اُس پر

! پیار ارہا تھا اخر بیلا تھی ہی اتنی پیاری

بھوک لگی ہے میری بیلا کو؟ابرش کچھ دیر بعد بولی جب بیلا نے اسباب میں

سر ہلایا اُسے واقعی بھوک لگی تھی گھر پر بھی اُس نے کچھ نہیں کھایا تھا

کیا کھائیگی میری بیلا۔۔ابرش نے اُس کا ننھا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

نوڈلز۔۔بیلا نے اک انگلی اپنے منہ میں ڈالے کہا

اوکے جی چلے آپ انی کے پاس بیٹھے میں ابھی لاتی ہُوں۔۔ابرش نے بیلا روحا کو تھمانا چاہی

ابرش بیٹا آپ بیٹھو بیلا کے پاس میں نوڈلز بن واکر بھیجتی ہُوں۔۔۔صائمہ بیگم مسکرا کر کھڑی ہوئی جب ابرش نے بھی مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا کچھ ہی دیر میں نوڈلز بھی آگئ تھی جو ابرش اپنے ہاتھوں سے بیلا کو کھلا رہی تھی اور بیلا ساتھ ساتھ سب سے باتیں کرتی چہک رہی تھی اتنے میر بھی گھر میں داخل ہوا سامنے بیلا کو سب سے باتیں کرتے دیکھ میر دھیما سا مسکرا کر سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا

میر کچھ دیر بعد فریش ہو کر باہر ایا تھا اب لاؤنج میں بیلا کے ساتھ روحا تھی جب کے ابرش بیلا کیلئے گلاس میں دودھ لینے گئ تھی بیلا کی فرمایش پر بابا۔۔میر کو اتا دیکھ بیلا نے پُکارا جب میر بیلا کے پاس صوفے پر آکر بیٹھا بھائی بیلا تو بہت پیاری ہے۔۔روحا میر کو دیکھ خوشی سے بولی

ہاں یہ تو ہے ہماری بیلا بہت پیاری ہے۔۔میر نے بیلا کا ہنسنے کی وجہ سے سرخ چہرہ دیکھ کہا

اتنے مائم کی اوازائی جس میں وہ روحا کو پُکار رہا تھا

بھائی میں اتی ہُوں۔۔روحا کہتی اٹھی جب میر نے اسباب میں سر ہلایا اب روحا بھی جا چکی تھی

بابا میں نے نوڈلز کھائی ہے ابھی مما کے ہاتھ سے۔۔بیلا نے اپنے ننھے ہاتھوں میں میر کا چہرہ تھام کہا

مما؟؟؟میر نے اُسے نا سمجھی سے دیکھ لفظ دہرایا

میری گڑیاک۔۔۔ابرش اپنی عنہاد ھن میں اتی (milk) بیلا یہ آگیا

بولی جب سامنے میر کو دیکھ اُس کے الفاظ رکے تھے

مما آپ پلادیں اپنے ہاتھ سے۔۔وہ ابرش کو دیکھ اپنے ہاتھوں کے اشارے سے بولی

جب ابرش مسکراتی میر کے برابر میں بیٹھی بیلا کو اپنی گود میں بیٹھاتے

ابرش نے گلاس اُس کے لبوں سے لگایا

جب کے میر خاموشی سے بیٹھا تھا

سر۔۔سعد کی آواز پر میر نے گردن گھمائیں اُسے دیکھا جب سعد نے کچھ

بات کہی

ٹھک ہے دیکھتا ہوں میں۔۔میر کے کہنے پر وہ اسباب میں سر ہلاتا باہر کو نکلا

تھا

بیلا چلے بہت ٹائم ہو گیا ہے سونے کا وقت ہے آجائے۔۔میر گھڑی میں

وقت دیکھتا ابرش کی گود سے بیلا کو لیتا بولا

چلے مما۔۔بیلا نے ابرش کی انگلی تھامی

بیلا۔۔۔میر نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا

جب کے ابرش بھی خاموشی سے کھڑی ہو چکی تھی اور اب میر کے کچھ

بولنے کے انتظار کر رہی تھی تھی

جی بابا! بیلا نے میر کو دیکھا

سونے کا ٹائم ہو گیا ہے میری جان آجاؤ سوئے۔۔ میر کہتا آگے بڑھنے لگا

جب اک بار پھر بیلا کی اواز پر رکا

مما نہیں سوئینگی ہمارے ساتھ؟؟ بیلا سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

جب کے اُس کی بات پر میر نے گہرا سانس لیا پھر خاموشی سے بیلا کو لیے

اگے بڑھا کمرے میں داخل ہوتے میر نے اُسے بیڈ پر بٹھایا

بابا مما کیوں نہیں ائی؟؟ بیلا کی پورے راستے اک ہی رٹ تھی

بیلا میری جان مما ہمارے ساتھ نہیں سوتی! میر نے اُسے سمجھایا

کیوں مما بابا تو ساتھ سوتے ہے۔۔ بیلا کے نئے سوال پر میر کو سمجھ نہ ایا وہ کیا

بولے

بابا سوئنگے نا آپ کے ساتھ! میر نے کہتے اُسے گود میں اٹھایا

پھر وایس سے اُس کا چہرہ صاف کرتے اُسے واپس بٹھایا بیلا کی آنکھوں میں

نیند تھی لیکن اُس کے سوال ختم ہونے کا نہیں ہو رہے تھے

بابا مما کے ساتھ سونگی میں اُنہیں بلائے۔۔

بیلا کی اک ہی رٹ پر میر نے ماتھا مسلا اب کیا بولیں وہ بیلا اپنے اندر فن رکھتی تھی میر کو سوچنے پر مجبور کرنے کا چلو کوئی تو تھا بیلا کے بابا کی ٹکر کا

بیلا میرا بچا سو جاؤ نا بہت رات ہو گئی ہے صبح اسکول بھی جانا ہے آپ کو ۔۔میر نے اخر کوشش کی

بابا مما۔۔۔بیلا اب بلکل رونے والے ہو گئی تھی اُس کی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع تھے

اُسے اپنے مما اور بابا دونوں ساتھ چاہیئے تھے اُس کی چار سالہ زندگی میں عمر نے یہی بولا تھا آپ کے مما بابا کسی کام میں بزی ہے جلدی اجائنگے بیلا کا اسکول بھی عمر نے اک ہفتے پہلے شروع کرایا تھا جس کے بارے میں میر جانتا تھا اپنی موت عمر کو معلوم تھی اسلئے اُس نے بیلا کو یہ بتایا ہی نہیں کے وہ اُس کا باپ ہے

بیلاسب بچوں کواُن کے مما بابا کے ساتھ دیکھتی تھی اسلئے اُسے بھی کمی محسوس ہوتی تھی پچھلے اک ہفتے سے روز اسکول سے انے پر وہ عمر سے یہی سوال کرتی تھی جو عمر ہمیشہ کی طرح اک جواب دے کر ٹالتا تھا

اچھااو کے رونا نہیں میری جان۔۔میر نے اُس کے انسوں صاف کیے اور اُسے گود میں اٹھایا

میر ابرش کے کمرے کی جانب بڑھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اسلئے میر داخل ہوا وہ سامنے سے ہی نماز اٹھا کر رکھ رہی تھی یقیناوہ نماز سے فری ہوئی تھی پیچھے میر کو دیکھ اُسے حیرت ہوئی تھی میر پہلی بار اُس کے کمرے کے ایا تھا

تُم بیلا کو سلادو یہ تمھارے پاس انے کی زد کر رہی تھی۔۔میر اُسے اک نظر دیکھتا پھر بیلا کو دیکھ بولا جب ابرش۔نے مسکرا کر آگے اتے بیلا کو تھاما

میر بیلا کے گال چومتا اب جانے کیلئے مڑا

بابا۔۔

جی بابا کی جان۔۔اُس کے پھر سے پکارنے پر میر کو اُس پر ٹوٹ کے پیار ایا تھا

آپ کہا جارہے ہیں آئے سوے۔۔بیلا مسکرا کر بولی

بیلا آپ نے زد کی تھی نا ابرش کے پاس سونے کی اب لے آیا اب جائے سو جائے گڑیا جلدی صبح اسکول جانا ہے۔۔میر نے پیار سے کہتے اب فوراً باہر کی جانب قدم بڑھاے گویا بیلا کوئی نیا سوال نا کر دے

ابرش نے بیلا کو تھام کر بیڈ پر بٹھایا

بیلا چلے سونے کا وقت ہو گیا۔۔ابرش نے اُسے لٹاتے کنفرٹر ڈال کر اُس کی آنکھیں بند کی

بابا نہیں سوئینگے ہمارے ساتھ ؟۔بیلا کی بات پر ابرش خاموش ہوئی وہ بول بھی کیا کر سکتی تھی

مما؟اُسے خاموش دیکھ بیلا نے اپنی جانب متوجہ کیا

ن۔ نہیں بیٹا مما الگ الگ کمرے میں رہتے ہے۔۔ابرش نے واپس اُسے لٹایا

لیکن کیوں؟میری ساری فرینڈز کے مما بابا ساتھ رہتے ہے۔۔بیلا کی آواز میں نمی تھی

ابرش کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں

آپ کے مما بابا تھوڑے الگ ہے وہ الگ الگ رہتے ہے لیکن جلدی ہم تینوں ساتھ رہینگے او کے چلے سو جائے اب۔ابرش نے اُس کی آنکھیں بند کرتے تھپکنا شروع کیا

وعدہ؟؟؟

جی وعدہ۔۔بیلا کی بات پر ابرش مسکرا کر بولی اُسے بھی بیلا پر بہت پیار ارہا تھا

بیلا نے آنکھیں بند کی ابرش اُسے تھپکتی تو کبھی اُس کی پیشانی اور گال چومتی تو کبھی اُس کے ننھے سفید ہاتھ چومتی

بیلا کچھ ہی دیر میں نیند کی گہرائیوں میں اُتر گئی تھی ابرش اُس کا گال اک بار پھر چومتی برابر میں لیٹی بیلا کو اپنے حصار میں لیتے وہ آنکھیں بند کر گئی تھی جب کے مسکراہٹ اُس کے چہرے پر تھی !

میر بھی اپنے کمرے میں اتا لیپٹاپ پر مصروف ہو چکا تھا اُسے کچھ ڈیٹیلس دیکھنے تھی اج ہوئے واقعی کی جو سعد نے لیپٹاپ پر بھیجی تھی

میر کا ذہن عمر میں الجھا تھا اُس کی سوچو کا مرکز صرف عمر تھا ساری رات میر نہیں سویا تھا ساری رات سوچتے گزری تھی صبح فجر کے وقت اُس کی آنکھ لگی تھی !

اسی طرح صبح کا آغاز ہوا میر دیر سے اٹھا تھا کیونکہ وہ سویا ہی دیر سے تھا دس بجے میر فریش ہو کر باہر نکلا اج ولیمہ تھا اسلئے حویلی میں چہل پہل تھی جب کے لاونج میں میر ب روحا ابرش کے بیچ میں بیلا بیٹھی تھی جس سے وہ تینوں باتیں کر رہی تھی اُن تینو کی ہنسی کے بیچ بیلا کی کھلکھلاہٹ دور تک گونج رہی تھی

دوسری جانب میر کو سعد اتا دکھ گیا تھا جس پر وہ دونوں کچھ بات کرتے داخل ہوئے جب بیلا کی اواز پر میر نے نظریں اٹھائی

بابا۔۔ بیلا ہوا کی طرح بھاگتی ہوئی ائی جب میر نے مسکرا کر اُسے گود میں اٹھایا

گڈ مارننگ بابا۔۔

گڈ مارننگ میری جان۔۔ بیلا کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کے عمر نے ان چار سال میں اُسے بہت اچھی تربیت دی تھی

ابرش مسکرا کر میر اور بیلا کو دیکھ رہی تھی

پھر اٹھتی اُن کے نزدیک آئی

لاے بیلا کو مجھے دے دیں آپ ناشتا کر لیں ابرش نے بیلا کو تھامنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا

نہیں رہنے دو!! بیلا میری بیٹی ہے میں سمبھال لونگا۔۔ میر اٹل لہجے میں بولا

بیلا میری بھی بیٹی ہے جتنا آپ کا حق ہے اتنا میرا بھی حق ہے۔۔ابرش کا لہجہ بھی اٹل تھا جب کے بلا کبھی میر کو دیکھتی تو کبھی ابرش کو دیکھتی جو دونوں اک دوسرے کو گھورنے میں مصروف تھے

روحا کی کھلکھلاہٹ پر دونوں نے اک ساتھ بیلا کو دیکھا جو اُنہیں دیکھ اپنا چھوٹا سا قہقہ لگا رہی تھی اُسے اس طرح زور وسے ہنستا دیکھ بے اختیار میر ابرش ساتھ ہنس پڑے

تینوں ہنستے ہوئے اک ساتھ مکمل لگ رہے تھے اور خوبصورت تو یقینا بے حد لگ رہے تھے

بھائی بیلا کو مجھے دے دیں۔۔روحا نے اتے بیلا کو تھاما اور اُسے لیے اندر بھاگی کیونکہ پیچھے میر ب روحا کی جانب بیلا کو لینے لپکی تھی میر ابرش نے مسکرا کر اُسے جاتا دیکھا

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔ابرش میر کی جانب متوجہ ہوئی

بولو! میر نے اُسے دیکھا

م۔میر آئی ایم سوری کل کیلئے۔۔ابرش شرمندہ تھی

اٹس اوکے کوئی بات نہیں جو تمہارے دل میں تھا تُم نے وہے کہا۔۔میر کا لہجہ نارمل تھا

لیکن ابرش کو میر کے اس لہجے سے تکلیف ہوئی تھی یعنی اُسے میر کا غصے سے بھرا لہجہ بھی تکلیف دیتا تھا اور نارمل بھی

کیا ہوا کیوں پریشان ہو؟؟اُس کے چہرے پر پریشانی اور تڑپ دیکھ میر نا سمجھی سے بولا

ائی ایم سوری میر۔۔ابرش کی آنکھیں نم ہوئی تھی

اٹس اوکے ابرش کوئی بات نہیں یہ رشتا اُس وقت ہوا جب ہم اسے سمجھنے کی پوزیشن اور عمر دونوں میں نہیں تھے کبھی کبھی بڑوں کے فیصلے بھی غلط ہوتے ہے تُم بہت اچھی ہو تُم بہت اچھا لائف پارٹنر ڈیزرو کرتی ہو

کل جو بھی تُم نے کہا کے نکاح کا وہ کاغذی رشتا!!وہ شاید تُم نے ٹھک ہی کہا تھا

وہ بندھن جس میں ہماری مرضی ہی شامل نا تھی اُسے کیسے نبھایا جاسکتا تھا

میری زندگی کا ویسے ہی نہیں پتہ میرا کام ایسا ہے مجھے تو یہی نہیں پتہ کے

کل کا سورج میں دیکھونگا بھی یا نہیں اور عمر کی موت کے بعد یہ چیز آپ

لوگوں کے لیے قبول کرنا بھی آسان ہوگا ہمارے کام میں زندگی موت کا

کچھ پتہ نہیں ہوتا اسلئے میں تمہاری زندگی سے دور ہی رہتا تھا

ہم کہانی کے دو وہ مسافر ہے ابرش جو اک ساتھ ہوتے ہوئے بھی اک نہیں

ہے اک پاک رشتے میں ہم بندھے ہے لیکن ہم اک نہیں ہے اور کل جو تُم

نے کہا اُس بات سے تو مزید مجھے یہ رشتا بے مول لگنے لگا ہے۔۔میر کے

چہرے پر عجیب سی انچاہی مسکراہٹ تھی اُسے دکھ تھا ابرش کے الفاظوں پر

لیکن عمر کی موت اُسے واپس اپنا مقصد یاد دلا گئی تھی کے اُس کی زندگی کا

کوئی بھروسہ نہیں تھا اسلئے وہ ابرش کو خود سے جوڑنا نہیں چاہتا تھا

عمر کی وائف وہ بیلا کے ہوتے ہی اس دنیا سے جا چکی تھی اور کل عمر بھی چلا گیا زندگی اک عاجزی چیز ہے تُم میں کوئی کمی نہیں تُم بہترین ہو اور بہترین ہی لائف پارٹنر ڈیزرو کرتی ہو ابرش

میرے بعد بیلا کا دھیان تُم رکھو گی عمر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے عمر بھر میں بیلا کو سنبھالوں اور اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میں اج ہی تُم سے وعدہ لیتا ہوں کے تُم بیلا کو سنبھالو گی وعدہ کرو ابرش! میر کے لہجے میں بلکل ہلکی سی نمی تھی جو کوئی اور ہوتا تو محسوس نا کر پاتا لیکن کیونکہ سامنے ابرش تھی وہ محسوس کر چکی تھی میر کی باتوں سے ابرش کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہو رہی تھی انسوں باڑ توڑ کر نکلنے کیلئے تیار تھے دل تڑپ اٹھا تھا

وعدہ کرو۔۔ میر نے اپنی جھیل جیسی نیلی آنکھیں اُس کی آنکھوں میں ڈالے کہا اور ساتھ اپنا ہاتھ آگے کیا

ابرش نے اک نظر میر کے ہاتھ کو دیکھا پھر نم انکھوں سے میر کو اور پھر ابرش نے اپنا کپکپاتا ہاتھ میر کے ہاتھ پر رکھا

وعدہ کرتی ہوں ہمیشہ بیلا کا خیال رکھونگی! ابرش کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا جو گرنے سے پہلے میر اُس کے گال پر ہاتھ رکھ تھام چکا تھا ابرش نے چونک کر میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا میر کا ایک ہاتھ اُس کے گال پر تھا ابرش کی سانسیں تیز ہوئی تھی

وجود میں اک احساس دوڑا تھا

ابرش۔۔ میر کے پکارنے پر اُس نے میر کی آنکھوں میں دیکھا

تُم میرے لئے بہت خاص ہو لیکن شاید زندگی میں ہمارا ساتھ نہیں لکھا میں تمہاری زندگی کو مشکل میں نہیں ڈال سکتا خود کے ساتھ جوڑ کر میری وجہ تمہاری آنکھوں میں جتنے انسوں آئے میں اُن میں اضافہ نہیں کر سکتا کیونکہ میں جانتا ہوں تُم میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی کیونکہ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں بعد میں تمہارے لیے مشکل کھڑی ہو مجھے کچھ ہو جائے اس سے اچھا ہے ابھی ہی راستے الگ کر لئے جائے تُم اک بہت اچھی مکمل زندگی ڈیزرو کرتی ہو تُم جانتی ہو نہ میں کیا کہے

رہاہوں؟؟میر کا لہجہ بے حد نرم تھا لہجے میں احساس بھی ابرش محسوس
کر پا رہی تھی لیکن میر کی باتوں سے ابرش کا وجود لرز رہا تھا
اُسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھی میر نے اُس کے انسوں صاف
کیے
ایسے اپنے قیمتی انسوں ضائع نہیں کرتے میں نے سمجھایا تھا نہ۔۔یہ انسوں
تمہیں ڈیزرو نہیں کرتے بلکہ مسکراہٹ تمہیں ڈیزرو کرتی ہے ہر وقت
خوش رہا کرو اپنے لیے میر نے اُس کے گال سے ہاتھ ہٹایا اور اُسے دیکھنے لگا
ابرش اب اس طرح خاموش نہیں رہو یار مجھے جواب دو۔۔میر اُسے
مسلسل انسوں بہاتا دیکھ بولا
جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا
میری بات سمجھو ابرش۔۔
سمجھ گئی میر میں آپ کی بات۔۔ابرش نے انسوں صاف کرتے مسکرا کر
میر کو دیکھا

!شکریہ

لیکن بیلا ہم دونوں کی بیٹی ہمیشہ رہیگی ابرش نے فوراً کہا

ہاں ہم دونوں بیلا کے ماں باپ ہے اُس کو ایسا ہی پیار دینگے اُس کے پیار میں کبھی کمی نہیں آئیگی !! میر بھی دھیما سا مسکرا کر بولا جب ابرش بھی دھیما سا مسکرائی تڑپ دونوں کے چہروں پر تھی جو صاف دکھ رہی تھی

ہم لوگ کزن بھی ہمیشہ رہنگے !ابرش نے نم انکھوں سے تصدیق کی جب میر ہلس پڑا

بلکل کزن بھی ہمیشہ رہینگے۔۔وہ دونوں ہی نم انکھوں سے مسکرا رہے تھے چلے ہمسفر نہ سہی کزن تو ہے۔۔ابرش نم آنکھوں سے شاید خود کو سمجھا رہی تھی جب کے میر نے اُس کی بات پر مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

اتنے میں شور کی آوازوں پر دونوں نے اک ساتھ پیچھے دیکھا جہاں سے بیلا تیزی سے بھاگتی آرہی تھی پھر بھاگتے بھاگتے وہ زور وسے گری

بیلا۔۔اک ساتھ میر ابرش کی آواز گونجی وہ دونوں تیزی سے بیلا کے پاس بڑھے

بیلا میری جان لگی تو نہیں۔۔ میر نے اُسے اٹھا کر اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے استفسار کیا

بیلا کی آنکھوں میں انسوں تھے

ابرش بھی پریشانی سے بیلا سے پوچھ رہی تھی

ٹھک ہُوں میں بابا۔۔وہ موٹے موٹے انسوں صاف کرتی بولی جب میر ابرش نے اک ساتھ اُسے اپنے قریب کیا پھر دونوں نے مسکرا کر بیلا کو اپنے گلے لگایا تھا

وہ تینوں ساتھ مُکلمل لگ رہے تھے اج ولیمے کا دن تھا اسلئے سب تیاریوں میں مگن تھے جب کے بیلا کی شاپنگ کیلئے بھی جانا تھا بہت سے کام تھے جو کرنے باکی تھے!!

ابرش کمرے میں داخل ہوئی تھی جب کے اُسکے ذہن میں بس میر کی باتیں چل رہی تھی

تُم میرے لیے بہت خاص ہو" میر کے یہ لفظ اُسکے کانوں میں مسلسل گنج" رہے تھے جب کے اگے کی باتیں وہ شاید سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی تب تو وہ صحیح سے کچھ سمجھنے کی حالت میں نہیں تھی لیکن اب اُسے کچھ دیر پہلے کہے گیے میر کا ہر لفظ یاد ارہا تھا میر کا اچانک بدلتا رویہ اُسکا گال پر ہاتھ رکھنا پھر یہ کہنا کے تم میرے لیے بہت خاص ہو ابرش کو نئی دنیا میں پہنچا رہا تھا لیکن جو ہی اگلی باتیں یاد آتی دل میں درد کی ٹھیس اٹھ رہی تھی باہر تو وہ بڑی آسانی سے کہے گئی تھی کے ہمسفر نا صحیح کزن تو ہمیشہ رہینگے لیکن ابرش کو بہت تکلیف ہو رہی تھی وہ کیسے اپنے میر کو خود سے دور جاتا دیکھ سکتی تھی انسوں ٹوٹ کر اُس کی آنکھ سے گرا

اتنا کمزور تو نہیں ہے ہمارا رشتا میر آپ اتنی آسانی سے کیسے کہے سکتے ہیں کے آپ کو کچھ ہو جائیگا؟ اک بار تو سوچ لیتے کے آپ کے یہ الفاظ مجھے کتنا

تکلیف دے رہے ہونگے میں آپ کو دور جاتا سوچتی بھی ہُوں نا تو روح
کانپ جاتی ہے میری جس دن آپکو کچھ ہوا اسی دن میں بھی مر جاؤنگی ایسی
زندگی کا کیا فائدہ جس میں آپ نا ہو؟؟ وہ میر کی تصویر ہاتھوں میں لیے بول
رہی تھی انسوں ٹوٹ کر میر کی تصویر پر گر رہے تھے
میں آپ کیلئے خاص ہُوں؟ یہ آپ کے کہے الفاظ مجھے یقین نہیں ارہا
۔۔ابرش کو واقعی یقین نہیں ارہا تھا وہ میر کے ان الفاظوں پر جہاں نئ
زندگی جی رہی تھی وہی آگے کی باتوں پر پل پل مر رہی تھی
آپ پہلے والے میر بن جائے ناتڑی باز ہمیشہ مجھ سے سخت لہجے میں بات
کرنے والے مجھے وہی میر اچھے لگتے تھے جو کبھی خود کو کچھ ہو جانے کی
باتیں نہیں کرتے تھے
ابرش کی آنکھوں سے اب تیزی سے انسوں بہے رہے تھے اُسے تکلیف
!!ہو رہی تھی وہ اپنا آپ کسی اور کے ساتھ تصور کرنا بھی گناہ سمجھتی تھی

اج میر کا اُس سے نرمی سے بات کرنا ابرش کو تکلیف دے رہا تھا اُسے تو آپنا پہلے والا میر پسند تھا کیونکہ نرمی میں میر خود کے مرنے کی باتیں بڑی آسانی سے کہے رہا تھا جو ابرش کو تکلیف دے رہی تھی !

مما۔۔ابھی ابرش کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے جب بیلا کی آواز آئی

جی مما کی جان۔۔ابرش نے فوراً آپنے انسوں صاف کرتے رخ بیلا کی جانب کیا

آپ رو رہی ہے مما!!ابرش کی آنکھوں کو دیکھ بیلا ابرش کا چہرہ اپنے ننھے ہاتھوں میں تھامے پیار سے بولی

نہیں میری جان میں کیوں رونگی۔۔اُس نے اپنے انسوں اندر دھکیلے

چلے بیلا آئے میں آپ کو تیار کروں شاپنگ پر جانا ہے آپ نے بابا کے ساتھ۔۔ابرش نے بیلا کو اٹھایا اور اُس کے بال بنانے لگی اک ڈریس جو سعد بیلا کیلئے لایا تھا ابرش نے وہ پہنایا پھر اُس کے سنہرے براؤن بالوں کی دو

پونیاں بناتے رنگ برنگی کلپ لگائے بیلا کو شوز پہناتے ابرش نے اُسے فائنل کیا

واؤ ماشاللہ میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔ابرش نے مسکرا کر اُسے گلے لگایا

جب بیلا کے چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ لی

آپ بھی پیاری لگ رہی ہیں۔۔وہ آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی

لیکن میں تو تیار ہی نہیں ہوئی۔۔۔ابرش نے مسکرا کر آنکھیں چھوٹی کیے کہا

آپ ایسے ہی پیاری لگ رہی ہے نہ۔۔۔وہ معصومیت سے بولی جب ابرش کو بے انتہا اُس پر پیار ایا ابرش نے چٹاچٹ بیلا کے گال چومنا شروع کیے اُسے بیلا پر بہت پیار ارہا تھا جب کے بیلا کی کھلکھلاہٹ کمرے میں گنج رہی تھی !

کچھ دیر بعد ابرش نے پیچھے ہوتے بیلا کا چہرہ دیکھا, جو ہنسنے اور ابرش کے چٹا چٹ چومنے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا ابرش نے مسکرا کر اک بار پھر اُس کے گال پر لب رکھے پھر اُس کا ہاتھ تھامے کمرے سے باہر نکلی !

مان کہی باہر چلے نا۔۔روحا مائم کو دیکھ بولی جو بیٹھا لیپ ٹوپ پر آئی آفس کی میلز دیکھ رہا تھا آج ولیمہ تھا لیکن دولہا دلہن کو تو کوئی کام نہیں کرنا تھا اسلئے سکون سے بیٹھے تھے

روحا بس یہ میلز دیکھ لوں پھر چلتے ہے ! مائم نے کیبورڈ پر سپیڈ تیز کی تھی

مان میں ناراض ہو جاونگی آپ سے۔۔روحا خفگی سے بولی

اوکے اوکے رکھ رہا ہوں یار۔۔۔مائم نے لیپ ٹاپ بند کرتے کہا اور اٹھ کر روحا کے برابر میں بیٹھا

مان پلز لنچ کرنے باہر چلتے ہے اور آئسکریم بھی کھائینگے۔۔روحا نے مان کا ہاتھ تھامے التجائیں نظروں سے دیکھ کہا

اوکے میری جان چلتے ہے آپ ریڈی ہو کر آئے۔۔مائم نے بھی مسکرا کر اُس کا ہاتھ تھامے کہا جب روحا کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا

تھینک یو مان آپ بہت اچھے ہے۔۔روحا بھاگتی ہوئی چینجینگ روم میں بند ہوئی

! جب کے پیچھے مائم بھی مسکراتا فریش ہونے واشروم میں بند ہوا تھا

مائم تو کچھ ہی دیر میں ریڈی ہو گیا تھا لیکن روحا اب تک ریڈی نہیں ہوئی تھی

روحا چلے ؟مائم نے ہاتھ میں گھڑی پہنتے پوچھا

مان ابھی تو میں تیار بھی نہیں ہوئی !روحا اپنے بالوں کو بناتی مصروف انداز میں بولی

اوکے جلدی ہو جائے آپ تیار اتنے میں بھائی سے مل کر اتا ہُوں۔۔مائم کہتا میر کے کمرے کی جانب بڑھا جہاں میر شاور لے کر بس باہر ایا ہی تھا

بھائی بیلا نظر نہیں ارہی ! مائم میر کو دیکھ بولا جواب ٹاول سے اپنے بال صاف کر رہا تھا

اپنی ماں کے پاس ہے۔۔میر مصروف سے انداز میں کہتا اب شیشے کے سامنے جاتے اپنے بال بنانے لگا

میری بھابھی سے جلدی اٹیچ ہو گئی نا بیلا۔۔مائم نے شرارت سے کہا

ہاں شاید۔۔۔میر مصروف سے انداز جواب دے گیا وہ جلدی جلدی ریڈی ہو رہا تھا جب کے میر کی بات پر مائم نے میر کو چونک کر دیکھا

بھائی آپ کو پتہ ہے نہ میں نے کیا بولا؟؟مائم میر کے قریب آتا حیرانی سے بولا

ہاں تُو نے بولا نا کے تیری بھابھی۔۔۔۔میر کہتا کہتا رکا پھر نظریں گھما کر مائم کو گھورا جس کے چہرے پر اب شرارت تھی

دفع ہو جا یہاں سے۔۔میر اُسے گھورتا واپس ریڈی ہونے لگا جب کے مائم نے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنا قہقہ ضبط کیا

یار بھائی اچھا سنے نا میں اور روحا لنچ پر جا رہے آپ لوگ چیلنگے ؟؟ مائم میر کو دیکھ بولا

نہیں تُم لوگ جاؤ مجھے بیلا کی شاپنگ کیلئے جانا ہے۔۔ میر کہتا اب اپنے اوپر پرفیوم چھڑک رہا تھا

اوکے بھائی ! ! مائم کہتا اگے ہو کر میر کے گلے لگتا فوراً بھاگتا ہوا کمرے سے نکلا کیونکہ پیچھے میر اُسے بری طرح گھور رہا تھا وجہ یہ تھی کے ہمارے مائم صاحب میر کے اتنی محنت سے سیٹ کیے ہوئے بال بگاڑ چکے تھے

کمینے۔۔۔ میر پیچھے سے چیخا جب کے مائم نے تو ایسی دوڑ لگای گویا میر اُسے زندہ نہیں چھوڑے گا

! ! جب کے میر جلدی کلدی پھر سے بال سیٹ کرنے لگا تھا

روحا ریڈی ہے آپ ؟؟؟ مائم کمرے میں داخل ہوتا بولا جہاں روحا مکمل تیار کھڑی تھی

جی مان میں ریڈی ہُوں چلے ! روحا نے جلدی سے دوپٹہ اٹھایا اور مائم کے قریب ائی جب دونوں ساتھ کمرے سے باہر نکلے دونوں باتیں کرتے کرتے لاؤنج میں پہنچے جہاں صائمہ اور امنہ بیگم آپس میں باتیں کر رہی تھی شاید رات میں ولیمے کی تیاری کی کچھ بات جب کے سامنے صوفے پر دادا سائی اور احمد صاحب بیٹھے تھے

مائم اور روحا باتیں کرتے کرتے آئے سب کی نظر اُن پر پڑی

کہاجانے کی تیاریاں ہو رہی ہے بچوں ؟ صائمہ بیگم اُن دونوں کو دیکھ بولی

جب وہ دونوں سیدھے کھڑے ہوئے اُنہیں نہیں پتہ تھا یہاں سب ہے وہ لوگ اپنی دھن میں آرہے تھے

ماما ہم لوگ باہر لنچ پر جا رہے ہیں ! مائم مسکرا کر بولا

ہائے میں مر جاوا ! پیچھے سے پھپھوں نکل کر اپنا سر پکڑے بولی

کیا ہوا پھپھو جان ! روحا اُنہیں دیکھ بولی

کیاہوا؟؟ارے تم اج کل کے بچے بھی نہ ولیمے سے پہلے دلہن باہر نہیں جاتی چلو شاباش اندر واپس! پھپھو نے آگے اتے دونوں کو دیکھتے کم گھورتے ہوئے زدہ بولا

لیکن پھپھو جان ہم پاس ہی جارہے ہیں۔۔مائم نے بولنا چاہا

ارے پاس جائے یادور جائے ولیمے سے پہلے دلہن باہر نہیں جاتی اندر جاؤ گھر کا کھانا کھاؤ دونوں اج کل کے بچے بھی نہ گھر کا کھانا حلق سے نہیں اترتا ۔۔ پھپھو بڑبڑاتے ہوئے صوفے پر بیٹھی

لیکن۔۔۔۔روحانے کچھ بولنا چاہا

روحا بیٹا شمائلہ ٹھک کہہ رہی ہے ولیمے سے پہلے نہیں جاتے باہر۔۔دادا سائی بھی اپنے رواجوں کے مطابق بولے

جب روحانے رونے والی شکل بنا کر مائم کو دیکھا جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہا تھا

چلو شاباش اپنے کمرے میں جاؤ۔۔ پھپھو نے اشارہ کرتے ہوئے کہا

جب وہ دونوں اندر کمرے کی جانب بڑھے

مان کیا مسئلہ ہے پھپھو کو۔۔روحا پیر پٹھکتی کمرے میں اتی دوپٹہ زور سے بیڈ پر مارتی غصے سے بولی

کیا کر سکتے ہیں یار اب پھپھو کے ساتھ دادا سائی بھی ہے۔۔۔مائم نے کہتے کوٹ اُتارا

مان لیکن مجھے باہر جانا ہے۔۔روحا بیڈ پر بیٹھتی رونے کی تیاری پکڑ چکی تھی

مان مجھے جانا ہے۔۔۔اب روحا زور و شور سے رو رہی تھی اتنی محنت سے وہ تیار ہوئی تھی اتنا دل تھا شادی کے بعد پہلی بار مان کے ساتھ جانے کا اور پھپھو نے فساد ڈال دی تھی

روحا میری جان۔۔اُسے روتا دیکھ مائم فوراً اُس کے پاس ایا

روحا رونا بند کریں میرا بچا۔۔۔مائم نے اُس کے انسوں صاف کیے

نہیں مان چھوڑے مجھے باہر جانا ہے۔۔وہ آوازوں سے رو رہی تھی

مائم نے ماتھے پر ہاتھ رکھا اک طرف گھر والے دوسری طرف روحا کیا کریں مائم جو سمجھ نہیں آرہا تھا

بھائی!!جب کچھ سمجھ نہیں آیا تواُس کے لبوں سے لفظ نکلااب میر ہی کوئی راستہ بتا سکتا تھا

! روحا آپ بیٹھے میں ابھی ایااور پکاہم لوگ باہر چلینگے بس تھوڑی دیر رکے پکامان؟؟وہ سوں سوں کرتی بولی

! جی پکامیں بس ایا

مائم کہتااب میر کے کمرے کی جانب بڑھا لیکن کمرے میں میر کو ناپا کر مائم نے گہری سانس لی

مائم پیچھے مڑا لیکن لاؤنج سے اتی آواز پر وہ لاؤنج کی جانب بڑھا جہاں میر سامنے بیٹھا تھا جب کے ساتھ ہی صوفوں پر پھپھو وغیرہ سب بیٹھے تھے

اُف بھائی بھی یہاں ہے کیسے بات کروں اب!مائم نے دل میں سوچا

آؤبیٹا!!,مائم بیٹھو میرے پاس!احمد صاحب پیار سے بولیں جب مائم مسکراتا میر کے سامنے والے صوفے پر احمد صاحب کے برابر میں بیٹھا میر کی نظریں فون پر تھی کیونکہ میر کا مشن شروع ہو چکا تھا جس کے سلسلے میں

ہر وقت کوئی نہ کوئی رپورٹ کہی نا کہی سے آرہی تھی جو میر فون میں دیکھ رہا تھا

بھائی! میر نے ہلکی آواز میں پُکارا لیکن وہ آواز میر تک نہ گئی وہ ہنوز موبائل میں مصروف رہا

کیا کروں!! مائم نے سوچنا شروع کیا

مائم کیا ہوا میری جان پریشان لگ رہے ہو؟ صائمہ بیگم مائم کے چہرے کو دیکھ بولی

نہیں ماما ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔مائم نے نفی میں سر ہلایا

بابا! بیلا کی آواز نے سب کو متوجہ کیا

میر نے فوراً نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ ابرش کا ہاتھ پکڑے اُس کے ساتھ آرہی تھی

میر نے موبائل بند کرتے بیلا کو اپنے پاس انے کا اشارہ کیا جب وہ تیزی سے میر کی جانب ائی میر نے اُسے گود میں بٹھایا

ماما آپ چلے میرے ساتھ بیلا کی شاپنگ کیلئے۔۔میر بیلا سے باتوں کے درمیان صائمہ بیگم کو دیکھ بولا اور پھر واپس بیلا کی جانب متوجہ ہوا

مما نہیں جارہی؟؟میر کو صائمہ بیگم کی طرف اشارہ کرتے دیکھ بیلا فوراً بولی

جب میر نے نظریں اٹھائے سامنے دیکھا جہاں ابرش امنہ بیگم کے برابر بیٹھی اُن سے کچھ بات کررہی تھی

ہاں میر بیٹا آپ ابرش کو لے جاؤ وہ اچھی طرح بیلا کی شاپنگ کر لیگی مجھے کچھ کام بھی ہے جو دیکھنے ہے۔۔صائمہ بیگم مسکرا کر بولی اپنے نام پر اب ابرش بھی وہاں متوجہ تھی

بلکل ٹھک کہا!ابرش گڑیا ساتھ جائیگی نا بیلا کی شاپنگ پر احمد صاحب نے بھی مسکرا کر اطفا کیا

دوسری جانب مائم سوچو میں گم تھا کے وہ کیسے بات کریں میر سے

ابرش جاؤ بیٹا ریڈی ہو کر آجاؤ!صائمہ بیگم نے دوسری نظر ابرش کو دیکھ کہا جب وہ اسباب میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

بیلااِدھر آو گڑیااحمد صاحب نے بازو کھولتے بیلا کواپنی جانب انے کااشارا کیاجب بیلانے اک انگلی منہ میں ڈالے گردن گھمائیں میر کودیکھا جائے بیلا یہ آپ کے دادو ہے ! میر مسکرا کر بولاجب بیلا بھی مسکراتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی احمد صاحب کے پاس گئی جب اُنہونے اُسے گود میں اٹھایا

! مائم نے اپنافون نکالااور میر کو میسیج کیا

بھائی مجھے آپ سے بہت ضروری کام ہے یار ! میسیج کی آواز پر میر نے موبائل کھولاسامنے مائم کا میسیج دیکھ میر نے نظریں اٹھائے سامنے مائم کو دیکھا پھر ٹائپنگ کرنے لگا

ہاں بول؟؟

مائم نے عموجی کے ساتھ کہا یار بھائی مدد چاہیئے آپ کی مشکل میں ہُوں اب کیاہو گیا؟؟؟میر نے میسیج بھیجا

بھائی یار گھر والے سپاہی بن گئے ہے اور پھپھو بورڈر کی رکشک جانے نہیں دے رہی کہے رہی ہیں ولیمے سے پہلے دلہن باہر نہیں جاسکتی یہ عجیب زیادتی ہے شادی سے پہلے بھی ملنے نہیں دے رہے تھے اور اب تو شادی ہو گئی پورا پورا حق ہے اب بھی کوئی ساتھ جانے نہیں دے رہا اور وہاں میری روحا بیچاری رو رہی ہے مجھ سے اُس کے انسوں نہیں دیکھے جارہے ہے !! مائم نے بڑا سا میسیج ٹائپ کیا

جسے دیکھ میر نے نفی میں سر ہلاتے افسوس سے بیچارے مائم کو دیکھا پھر خود ہی اُس کی بات ہنس پڑا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میر امیر صدقے جاؤں کتنا خوبصورت لگتا ہے ہنستے ہوئے ایسے ہی ہنستے رہا کرو۔۔ پھپھو میر کو دیکھ اُس کی بلائے لیتی بولی جب میر مائم نے بے وقت اک دوسرے کو دیکھا

ہائے ہماری قسمت بھی نا!! میں تو اپنا داماد میر کو بنانا چاہتی تھی یعنی اپنی سعدیہ کا دلہا لیکن آپ سب نے میرے ارمانوں پر پانی پھیر ہے زیادتی

ہوئی ہے میرے ساتھ دونوں خوبصورت بچوں میں سے ایک بھی نہیں دیا۔۔۔ پھپھو نے دوپٹہ چہرے پر رکھ بنا انسوں کے روتے ہوئے کہا جب کے ان کے پھر سے شروع ہو جانے پر سب اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے بیٹا! دادا سائی نے سمجھانے والے انداز میں کہا

بابا سائی رہنے دیں مان لیں آپ کے میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے دونوں ہی خوبصورت بچے آپ نے گھر میں ہی بیاد یے۔۔ پھپھو کا دھرنا شروع ہو چکا تھا

بھائی آئے نہ اکیلے میں بات کرنی ہے۔۔مائم نے جلدی سے میسیج کیا

جب میر آنکھوں سے ہاں کا اشارا کرتے کھڑا ہوا

جب کے ساتھ ہی مائم بھی کھڑا ہوا

ارے میر مائم بچوں کہا جارہے ہو کبھی اپنی پھپھو کے ساتھ بھی وقت گزار لیا کرو۔۔اُنہونے دوپٹے سے چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا

پھپھو ہمیں کچھ کام ہے ہم اتے ہے دو منٹ میں۔۔مائم مصنوعی مسکرا کر کہتا میر کو اشارے کرتے اگے بڑھا تھا جب میر بھی آگے کو بڑھا

بھائی کیا پھپھو ایسی ہی ہے یا اج ہی اس طرح بول رہی۔مائم اور میر کمرے میں داخل ہوئے تھے جب مائم بولا

ایسی ہی ہے پھپھو ہمیشہ سے اُن کی اک ہی بات ہوتی ہے جو وہ ہر بار دہراتی ہے۔۔میر ڈریسنگ سے ٹیک لگاے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بولا

ہاں بول پھر مسئلہ کیا ہے پھپھو نے منع کر دیا تو! میر گردن گھوماتے مائم کو دیکھ بولا جو بیڈ پر ڈھینے والے انداز میں بیٹھا تھا

بھائی یار پھپھو نے منع کر دیا اور روحا رو رہی ہے اتنی چھوٹی سی بھی کیا فرمایش میں اپنی روحا کی پوری نہیں کر سکتا بھئی عجیب پھپھو نے زبردستی لگائی ہوئی۔۔مائم سیدھا بیٹھتا میر کو دیکھ بولا

مجھ سے کیا چاہتا ہے ؟؟میر نے گھڑی میں وقت دیکھ کہا

بھائی حل چاہتا ہوں ! اک آپ ہی ہے جو ہر مشکل سے نکال سکتے ہیں پلز

مدد کریں بیچ لاؤنج میں سب لوگ بیٹھے ہے اور مین گیٹ لاؤنج سے ہی

ہو کر گزرتا ہے کیسے جائیں ہم ! مائم اٹھتا میر کے نزدیک ایا تھا

یار بھائی ؟؟میر کو خاموش دیکھ مائم بولا

اچھا جا روحا کو بلا لے چلتے ہے۔۔میر گہری سانس لیتا ڈریسنگ سے موبائل

اٹھاتا بولا

ہائے شکریہ بھائی مجھے پتہ تھا آپ ضرور حل نکال دینگے۔۔مائم شدت سے

میر کے گال چومتا کمرے سے نکلا تھا

میر بھی اب کچھ لمحے میں کمرے سے نکلا ابرش بھی ریڈی ہو کر اچکی تھی

اب ینگ پارٹی لاؤنج سے پہلے اتے ہول میں کھڑی تھی لیکن میر کا انتظار

ہو رہا تھا جو احمد صاحب سے بیلا کو لے کر ارہا تھا

وہ تینوں وہی کھڑے میر کا انتظار کر رہے تھے

بھائی کیسے جائینگے سب لاؤنج میں بیٹھے ہے۔۔روحا پریشانی سے بولی جب
کے اس دوران ابرش کو بھی روحا ساری بات بتا چکی تھی
چل رہے ہیں گڑیا یہ بتاؤ کمرے کو لوک کر دیا؟
جی بھائی کر دیا کوئی بھی جائے گا نہیں کھلے گا سب کو لگے گا ہم سو رہے
ہیں۔۔روحا کھی کھی کرتی بولی
او کے گڈ آجاؤ۔۔میر نے اب لاؤنج سے مخالف سمت میں قدم بڑھائے
جہاں جم اریا تھا
اس دوران بیلا مائم کی گود میں تھی
بھائی ہم جم کرنے ائے ہے۔۔روحا حیرانی سے بولی
جب کے اُس کی بات پر ابرش کی ہنسی چھٹی تھی
سب میر کے پیچھے تھے سمجھ تینوں میں سے کسی کو نہیں آرہی تھی کے میر
لے جا کہاں رہا ہے

وہ تینوں بھی خاموشی سے چل رہے تھے لیکن بیچ بیچ میں مائم روحا پوچھے جا رہے تھے

لیکن جب جب وہ پوچھتے میر کہتا جہاں آپ لوگوں کا جانا ہے وہی جا رہے ہیں۔۔

بھائی! مائم نے پھر پُکارا

جانا ہے یا نہیں!! انہیں بار بار بولتے دیکھ میر پیچھے مڑتا بولا

جانا ہے بھائی جانا ہے نہ۔۔روحا فورا بولی

مزید تھوڑا سا چلتے میر نے جم کا دروازہ کھولا سب جم میں داخل ہوئے تینوں کی سمجھ سے سب باہر تھا کے جا کہا رہے ہیں

میر نے اک دروازے پر ہاتھ رکھا جب کچھ لمحے اسکین ہو کر وہ دروازہ کھلا وہ بلکل دیوار کے رنگ کا تھا اسلئے پتہ نہیں چلتا تھا کے یہاں کوئی سیکریٹ دروازہ بھی ہے دروازہ کھلتے ہے تینوں کے منہ حیرت سے کھلے تھے جب کے میر کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے

چلو آجاؤ۔۔۔میر کہتا اب اندر بڑھا جب وہ تینوں بھی حیرت سے اندر داخل ہوئے اندر بیسمینٹ سے گزرتے میر نے اک اور دروازے پر ہاتھ رکھ کھولا جو دروازہ اب سکندر ہاؤس کے لون کی بیک سائڈ پر کھلتا تھا باہر کی روشنی دیکھ تینوں کو مزید حیرت کے جھٹکے لگے تھے میر باہر نکلا

چلو آجاؤ جلدی۔۔میر نے دروازے سے باہر نکلتے کہا جب وہ تینوں بھی باہر نکلے

واؤ بھائی خفیہ دروازہ۔۔۔

ہمم ! وہاں گاڑی کھڑی ہے جاؤ تُم لوگ جہاں جا رہے ہو اور ٹھک چار بجے یہاں ملنا ! بھول مت جانا اج تیرا ولیمہ ہے ! میر نے مائم کو دیکھ تنقید کی اوکے بھائی ڈن۔۔اب مائم روحا آگے کو بڑھے تھے اپنی گاڑی میں بیٹھتے وہ دونوں اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے جب کے پیچھے ابرش پیار بھری نظروں سے میر کو دیکھ رہی تھی ہر چیز کا حل تھا اُس کے پاس ! اور اپنوں کیلئے تو کچھ بھی ! میر میں ہر خاصیت لاجواب تھی

بیسمینٹ کا دروازہ جہاں کھلا تھا وہ سکندر ہاؤس کے لون کی بیک سائڈ تھی
اور سامنے ہی گاڑی کی پورچ جہاں سے ابھی مائم روحا گیے تھے
میر ابرش بھی پورچ میں پہنچے جہاں بہت سے گارڈ اور ڈرائیور کھڑے تھے
تُم سب نے جو ابھی مائم اور روحا کو جاتے دیکھا اُسے بھول جاؤ سمجھے ! میر
سب کو دیکھ سنجیدگی سے بولا۔ یس سر ! ! سب نے ہم آواز کہا جب میر
ہمیشہ کی طرح سرد تصورات چہرے پر سجاے آنکھوں پر چشمہ لگاتے گاڑی
میں بیٹھا بیلا کا ہاتھ ابرش کے ہاتھ میں تھا
سعد نے آکر آگے کا دروازہ کھولا جب ابرش اُسے دیکھ دھیما سا مسکراتی اندر
بیٹھی جب کے بیلا اُس کی گود میں تھی
میر نے گاڑی پیچھے لی اور سکندر ہاؤس سے نکلتے گاڑی شاپنگ مول کی جانب
بڑھائی
راستے میں بیلا کی مسلسل باتیں جاری تھی وہ اک منٹ کیلئے خاموش نہیں
ہوئی تھی اُس کی چہکتی آواز گاڑی میں پورے راستے رہی

میر ابرش بھی بڑی غور سے بیلا کی باتیں سن کر ہنس پڑتے تھے ابرش نے اتنا مسکراتا میر کو اج تک نہیں دیکھا تھا لیکن جب سے بیلا ائی تھی میر بیلا کی باتیں سن اُسکی معصومانہ حرکتوں پر مسکراتا تو کبھی ہنس پڑتا تھا

ابرش نے میر کو دیکھا جس کا اک ہاتھ گاڑی کے دروازے پر ٹکا تھا بال ہمیشہ کی طرح نفاست سے سیٹ کیے آنکھوں پر کالے چشمے لگاے وہ نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا جب کے بلیک ہی پینٹ شرٹ کے ساتھ میر کا سفید رنگ کھل رہا تھا

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ شہر کے سب سے بڑے مول میں پہوچ چکے تھے گاڑی پارک کرتے میر باہر نکلا جب کے ابرش بھی دوسری جانب سے نکل چکی تھی راستے میں میر ابرش کے درمیان بات نہیں ہوئی تھی بس بیلا باتیں کر رہی تھی !

بابا میں نیچے چلونگی ! میر کو گود میں لیتے دیکھ بیلا فوراً بولی

Are u sure bela??

میر نے آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے بیلا کو دیکھ کہا

یس بابا۔۔۔ بیلا نے ہاں میں سر ہلاتے کہا

جب کے بیلا کے حاضری جواب اور انگلش سمجھنے پر ابرش کو حیرت اور خوشی دونوں ساتھ ہوئی تھی عمر بیلا کے ساتھ زدہ تر انگلش میں ہی بات کرتا تھا اسلئے بیلا کو انگلش کے لفظ اچھے سے سمجھ اتے تھے

میر نے اُسے نیچے اُتارا جب بیلا نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے میر کا ہاتھ تھاما اور دوسرے ہاتھ سے ابرش کا جب تینوں اندر داخل ہوئے

اک بڑی سی دکان میں جاتے میر نے بیلا کو چیئر پر بٹھایا

وہ ایک بڑی الشان دکان تھی جہاں بے بی ڈریسز بے تحاشا اک سے اک موجود تھے

ابرش اک کام کرو بیلا کیلئے جو کپڑے تمہیں سمجھ ائے لے لو! مجھے آئیڈیا نہیں بچوں کی شاپنگ کے بارے میں

میر ابرش کو دیکھ بولا جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا وہ تینوں چیئر پر بیٹھ چکے تھے اور دکاندار مہنگے مہنگے بہت پیارے کپڑے دکھا رہا تھا

یہ سارے ہی اچھے لگ رہے ہیں ! جو جو دکان دار دکھا رہا تھا وہ سب ہی بہترین تھے

اوکے آپ یہ سارے پیک کر دیں۔۔۔میر کی نظریں فون میں اتے آفیسرز کے میسیج پر تھی

مشن کے حوالے سے بہت سے راز کھل کر میر کے سامنے آ رہے تھی بیلا کی شاپنگ اگر ضروری نہیں ہوتی تو میر اس وقت اپنے آفس ہوتا بہت سے کام تھے لیکن میر یہاں سے فری ہو کر جلدی مشن کے بارے میں دیکھنا چاہتا تھا

دکان میں ورکرز میں فیمیل اور میل دونوں تھے سب کی نظروں کے مرکز میر ابرش بیلا تھے تینوں ہی بے حد خوبصورت اک ساتھ مل کر ہر خوبصورتی کی جنگ جیت سکتے تھے

ماشاللہ آپ کی فیملی تو بہت پیاری ہے کپڑے پیک کرتی ور کر ابرش کو دیکھ مسکرا کر بولی

اور آپ کے ہسبنڈ اور بیٹی ماشاللہ ! وہ میر اور بیلا کو دیکھ بولی

شکریہ اب پلز جلدی پیک کر دیں۔اُسے میر کو دیکھتا پا کر ابرش سامنے کھڑی ہوتی بولی

یس میم۔۔وہ ہڑ بڑاتی ہوئی جلدی سے پیک کرنے لگی

پیکنگ کے بعد میر کھڑا ہوا کارڈ آگے بڑھا کر پیمنٹ کرتے اب وہ لوگ دوسری دکان میں داخل ہوئے تھے جہاں سے بیلا کی لینی تھی(accessories)

ارے واہ یہ تو میری بیٹی پر بہت اچھا لگے گا۔۔ابرش اک کلپ بیلا کے بالوں پر لگا کر چیک کرتی پیار سے بولی

اپنے ماما بابا کے ساتھ بیلا کو تو بڑا مزا آرہا تھا اُس کے چہرے پر مسلسل اک خوبصورت مسکراہٹ تھی

ابھی میر کو کول ائی تھی جسے سننے وہ سائڈ ہوا تھا میر کا انتظار کرتے ابرش کارنر پر رکھی خوبصورت ساڑیاں دیکھنے لگی اُس کی نظر بلیک ساڑی پر جا ٹھہری تھی جو نہایت خوبصورت تھی وہ ایسے ہی دیکھ رہی تھی جب بیلا کی اواز کی آواز پر بیلا کی جانب متوجہ ہوئی ساڑی ڈمی میں تھی اسلئے صاف واضح تھی

اُس کے گلے پر کالے اور سفید موتیوں کا کام تھا جب کے وہی کام ساڑی کے پلو میں بھی تھا

وہ نہایت خوبصورت ساڑی تھی

مما یہ آپ پر بہت اچھی لگے گی لے لیں؟؟ بیلا مسلسل ابرش کی نظریں اُس ساڑی پر دیکھ بولی

نہیں میری جان میں تو بس ایسے ہی دیکھ رہی چلے بابا کے پاس چلتے ہے

ابرش فوراً اپنی نظریں ساڑی ہٹاتی بیلا کا ہاتھ تھامے مڑی

اتنے میر بھی کول رکھ کر اچکا تھا

چلے ہو گئی شاپنگ ! میر اتا گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

جی ہو گئی ! ! ابر ش نے اسباب میں سر ہلا یا

تمہیں کچھ لینا ہے ؟ ؟ ؟ میر اُسے دیکھ بولا

نہیں میرے پاس سب ہے ! ابر ش نے نفی میں سر ہلا یا

بابا بھوک ! ابھی میر کوئی جواب دیتا کے بیلا کی آواز آئی دونوں نے اک ساتھ نیچے دیکھا جہاں بیلا اپنے ننھے پیٹ پر ہاتھ رکھے معصومیت سے اوپر دیکھ بھوک کا بتا رہی تھی

کیا کھائیگی میری گڑیا۔۔ میر نے اُسے گود میں اٹھا یا

چپس ! بیلا نے فوراً کہا

او کے پھر چپس کھانے چلتے ہے ! میر مسکرا کر بولا جب وہ لوگ اوپر مول میں بنے کیفے کی جانب بڑھے

ٹیبل پر بیٹھتے میر نے بیلا کو اپنی گود میں بٹھا یا

اتنے میں ویٹر نے اتے مینو کارڈ آگے کو بڑھا یا تھا

کرو آرڈر! میر نے مینو ابرش کی جانب بڑھایا نظریں بیلا پر تھی

آپ نے کھانا ہے کچھ ؟ابرش میر کو دیکھ بولی

نہیں میں بس کافی لونگا تم اپنے لیے کر لو اور بیلا کیلئے چپس ! میر نے کہتے بیلا کو ٹیبل پر بٹھایا

اِدھر بھی سب کی نظروں کا مرکز میر تھا جو دنیا سے فراموش بیلا سے باتوں میں مصروف تھا

ابرش نے اپنے لیے بھی بس کافی منگوائی تھی کیونکہ بھوک اُسے بھی نہیں تھی

آرڈر انے پر ابرش بیلا کو چپس کھلانے لگی میر بھی وہی متوجہ تھا

بش ! ! (بس) چپس کھانے کے بعد بیلا نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اشارہ کیا

جب ابرش نے مسکرا کر نیپکن سے اُس کا چہرہ صاف کرتے لب اُسکے گال پر رکھے

ہاں سعد ؟؟ سعد کی کول پر میر نے فون کان سے لگایا

! سر ایلف مل گئی ہے

وولف کو؟؟؟میر نے مختصر سا کہا

جی سر! سعد نے آگے سے جواب میں کہا

اوکے! میر نے فون بند کیا کیونکہ وہ ایسے یہاں بیٹھے بات نہیں کر سکتا تھا

! سامنے ابرش تھی پھر اس پاس بہت سے لوگ بھی

اگلے اک گھنٹے میں سب کو آفس انے کا بولو! میر نے سعد کو میسیج کرتے موبائل بند کیا

آگے سے اوکے سر اتا! سعد اپنے کام پر لگ گیا تھا

کھانے سے فری ہو کر اب تینوں کھڑے ہوئے جب کے سامان گاڑی میں پہلے رکھوا چکے تھے

میر لفٹ کی جانب بڑھا ابرش کو لفٹ سے ڈر لگتا تھا لیکن اب اُسے میر کو بتانے میں شرم ارہی تھی وہ ڈرتے ڈرتے داخل ہوئی بیلا تو لفٹ میں بھی انجوائے کر رہی تھی جب کے ابرش کی حالت ڈر سے بری ہو رہی تھی

اچانک لفٹ کی لائیٹ بند ہوئی خوف سے ابرش نے میر کا بازو تھاما اور اپنا سر میر کے بازو پر رکھ آنکھیں زور سے میچی

م۔میر!! گہری سانس لیتے اُس نے گھبرا کر پکارا

ریلیکس ابرش لائیٹ میں مسئلہ ہو گا لفٹ چل رہی ہے دیکھو۔۔میر نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ سمجھایا اتنے میں لائیٹ آن ہوئی

ابرش نے آنکھیں کھولی اُس کی آنکھیں نم تھی ابرش نے میر کو دیکھا پھر ارام سے بازوں چھوڑ دھیرے سے پیچھے ہوئی! لیکن کھڑی وہ میر کے قریب ہی تھی

میر خاموش تھا اُس نے مزید کچھ نہیں کہا اور اُس کی خاموشی ابرش کو تکلیف دے رہی تھی

باہر نکلتے اب گاڑی کی جانب بڑھے آنکھوں پر واپس چشمہ لگاتے میر گاڑی میں بیٹھا

جب اُس کی نظر سامنے اک شخص پر پڑی اُس کا تھوڑا سا چہرہ دکھ رہا تھا جو میر کو دیکھا دیکھا لگ رہا تھا اور سوچنے والی بات یہ تھی کہ وہ کب سے اُنہیں ہی دیکھ رہا تھا میر مسلسل کسی کی نظریں خود پر محسوس کر پا رہا تھا

ابرش تُم بیٹھو میں اتا ہُوں۔۔ میر فوراً نکلتا اگے کو بڑھا اُس شخص کا چہرہ ڈھکا ہونے کی وجہ سے بس تھوڑا سا دکھ رہا تھا وہ شخص تیزی سے آگے کو بڑھ رہا تھا

شاید وہ یہاں نظر رکھے ہوئے تھا اُس شخص کا پیچھا کرتے اک بچا میر سے ٹکرایا جب میر کا دھیان اُس بچے کی جانب ہوا لیکن جو ہی نظر سامنے گئی وہ شخص غائب ہو چکا تھا

ڈیبٹ۔۔ میر نے غصے سے ہاتھ پاس کھڑی گاڑی پر مارا میر نے نظریں بے اختیار گاڑی کے شیشے کی جانب کی پھر اُس کی نظریں ٹھہر سی گئی تھی گاڑی کے شیشے سے نظر آتا وہ پیچھے کھڑا وجود میر کو ہی دیکھ رہا تھا میر نے اُس کے چہرے کو بغور دیکھا نظریں اُس کے ہاتھ میں پہنی انگھوٹی پر جا ٹھہری

۔۔میر نے جھٹکے سے اُسے دیکھا جب اچانک بڑھتی بھیڑ میں وہ چھپ چکا تھا میر کا ذہن سوچوں میں جا لگا بہت سی سوچے اُس چہرے کو دیکھ میر کے ذہن میں آرہی تھی ابرش بیلا گاڑی میں تھی اسلئے میر گاڑی کی جانب بڑھا گاڑی میں بیٹھتے میر نے گاڑی گھر کی جانب بڑھائی تھی لیکن دماغ سوچو میں الجھا تھا جو مشن میر کرنے جارہا تھا وہ بہت آگے تک جانا تھا اور خطرے بھی پھر اتنے ہی تھے جن کے سامنے میر ڈٹ کر کھڑا تھا

ابرش! راستے میں کچھ دیر بعد میر نے سامنے نظریں جماے ابرش کو پُکارا

جی! ابرش نے میر کو دیکھا

تمہارا اور میر انکاح ہوا ہے یہ بات کسی کو مت بتانا ٹھک ہے؟؟ گھر میں بھی سب کو یہ بات پتہ ہے کوئی نہیں بتائیگا! میر جانتا تھا اُس کے دشمن کو اگر یہ پتہ لگا تو اُس کا نشانہ ابرش ہو گی

جی ٹھک ہے میر! ابرش کی آنکھیں نم ہوئی تھی اُسے لگا میر اسلئے بول رہا ہے کیونکہ وہ اس رشتے کو جلد ختم کرنے والا ہے اسلئے وہ نہیں چاہتا کسی کو

پتہ لگے کے وہ دونوں کسی رشتے میں بندھے ہے لیکن یہاں بات کچھ اور تھی جو ابرش کو سمجھایا نہیں جاسکتا تھا !

اور کبھی بھی بیلا کو کہی مت جانے دینا کسی کے ساتھ مقصد بن کسی گارڈ کے ہمیشہ سعد لازمی ہو ورنہ میں ہی بیلا کو لے جاؤنگا ٹھک ہے ؟؟ میر نے کہتے ابرش کو سرسری سی نظر دیکھا کیونکہ وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا

اوکے میر ! ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

ابرش کی یہ اچھی بات تھی کے وہ میر سے اس طرح کی باتوں میں یہ نہیں پوچھتی تھی کے کیوں ؟؟

وہ جانتی تھی میر کچھ سوچ کر ہی بول رہا ہو گا

راستہ خاموشی سے کٹا تھا کیونکہ بیلا سو چکی تھی مول میں اتنی بھاگ دوڑ کر کے وہ تھک چکی تھی اور اب ابرش کی گود میں سکون سے سو رہی تھی ابرش بھی میر کے بارے میں سوچ رہی تھی جب کے میر کی سوچو کا مرکز بہت سی سوچے تھی

گاڑی گھر کے قریب ہی تھی جب میر کا فون بجا کان میں لگے بلوٹوتھ پر کلک کر کے میر نے کول ریسیو کی

بھائی آپ لوگ کہاں ہے ہم لوگ آ گیے گھر! مائم کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی

تیرے سامنے۔۔ میر نے گاڑی روکتے کہا جب مائم نے نظریں اٹھاتے سامنے دیکھا جہاں میر کی گاڑی پارچ میں رک رہی تھی

ارے واہ چلے اجاے ہمیں چھپا کر اندر بھیجنے کیلیئے۔۔ مائم ہنستا ہوئے بولا

جب میر بھی دھیما سا مسکرایا تھا گاڑی پارک کرتے میر گاڑی سے اترا سعد کو اشارا کیا جب سعد نے دروازہ کھولتے بیلا کو ابرش کی گود سے تھاماتا کہ ابرش ارام سے اُتر سکے

مائم روحا بیسمینٹ سے ہی گیے تھے جب کے ابرش اور میر مین دروازے سے

اندر داخل ہوتے ہی سامنے بس پھپھو صائمہ بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی باکی سب شاید کاموں میں مصروف ہو چکے تھے

ارے بچوں تُم لوگ کب گیے۔۔ پھپھو حیرت سے بولی

دو گھنٹے پہلے گیے تھے۔۔ابرش نے اُنہیں دیکھ جواب دیا

لیکن میں تو یہی بیٹھی ہُوں کب سے تُم لوگوں کو تو میں نے نہیں دیکھا کب گیے۔۔ پھپھوں کی قرید بازی شروع ہو چکی تھی

میری پیاری پھپھو جان کیوں ٹینشن لے رہی ہیں آپ عمر کا تقاضا ہے نظریں کمزور ہو جاتی ہے کوئی مسئلہ نہیں۔

۔اُنہیں سوال پر سوال کرتا دیکھ میر بڑے ادب سے کہتا اب اندر کی جانب بڑھا تھا جب صائمہ اور ابرش بیگم نے بمشکل اپنی ہنسی دبای جو کافی مشکل لگ رہا تھا ابرش بھی فوراً اندر بھاگی جب کے پھپھو تو حیرت سے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کے ہوا کیا ہے ابھی ابھی؟؟

مائم روحا بھی بیسمینٹ کی جانب سے نکلتے اپنے کمرے میں آ گیے تھے مان بہت مزا آیا چھپ کر جانے میں لیکن میں بہت تھک گئ۔۔روحا صوفے پر بیٹھتی تھکی ہاری بولی

سو جائے آپ تھوڑی دیر پھر ماما کہے رہی تھی کے آپ نے پورلر جانا ہے۔۔مائم اپنی گھڑی اتارتا بولا جب روحا مسکراتی اسباب سر ہلاتے فریش ہونے گئی تھی اُس کے بعد وہ سونے کا ارادار کھتی تھی

دوسری جانب ابرش بھی فریش ہوتی اب بیلا کے برابر میں لیٹتی آنکھیں بند کر گئی تھی!!

کیونکہ اک گھنٹے بعد اُسے بھی اٹھنا تھا روحا کے ساتھ پولر جانے کیلئے!! ابھی ابرش آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی جب دروازہ بجا ابرش فوراً اٹھ کر بیٹھی اور دروازے پر کھڑے شخص کو اندر انے کی اجازت دی جب صائمہ بیگم اندر داخل ہوئی

ارے بڑی ماما آپ! آئے بیٹھے۔۔ابرش اُنہیں دیکھ تھوڑا حیران ہوئی پھر مسکرا کر بولی

ہاں بچے میں! بیلا سو رہی ہے صائمہ بیگم ابرش کے برابر میں بیٹھتی بولی پھر بیلا کو دیکھنے لگی

جی بڑی ماما راستے میں ہی سو گئی تھی بیلا۔ابرش بھی بیلا کو دیکھ بولی

ابرش بچے مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔صائمہ بیگم اب مکمل ابرش کی جانب متوجہ تھی

جی بڑی ماما۔۔ابرش اُنہیں دیکھ بولی

بابا سائی بہت پریشان ہے آپ کے اور میر کیلئے وقت بہت جلدی جلدی گزر رہا ہے آپ دونوں کی رائے ہمیں پتہ چلے تا کے ہم پھر کوئی قدم اٹھائے!!!نامیر کی کوئی رائے ہمیں پتہ ہے نا آپ کی آپ لوگ کیا چاہتے ہیں بیٹا! صائمہ بیگم ابرش کا ہاتھ تھامے سوالیہ نظروں سے بولی

جب ابرش نے اُنہیں بے بسی سے دیکھا

بڑی ماما میرے کچھ چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا میں میر سے محبت کرتی ہوں اور اب سے نہیں بلکہ شروع سے لیکن ہم دونوں اک دوسرے کیلئے نہیں بنے!

میر کا کہنا ہے کہ میں مکمل زندگی ڈیزرو کرتی ہوں اُن کا کام ایسا ہے اُنہیں کچھ ہو گیا تو میری زندگی ادھوری ہو گی ! ! بڑی ماما وہ کہتے ہیں کے میں اُنکے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی !

اُنہیں یہ کیوں نہیں دکھتا کے میں اُنکے بغیر خوش نہیں رہ سکتی ! ابرش کی آنکھوں میں انسوں جمع ہونے لگے تھے

میں نے تو ہمیشہ خود کے ساتھ میر کو تصور کیا ہے کبھی کسی دوسرے شخص کے بارے میں سوچنا بھی گناہ لگتا ہے میں کیسے کسی اور سے شادی کر سکتی ہُوں بڑی ماما کیا میر کو بھولنا میرے لیے آسان ہے ؟ ؟ آپ بتائے ۔۔ وہ بہتے انسوں کے ساتھ صائمہ بیگم کا ہاتھ تھامے اُنہیں دیکھ بے بسی کی آخری حد میں ہو کر بولی

ابرش بچے روتے نہیں میری جان ! صائمہ بیگم نے اُس کے انسوں صاف کیے

بڑی ماما کیا میں اور میر واقعی اک دوسرے کیلئے نہیں بنے؟ ابرش نے نم سوالیہ نظروں سے اُنہیں دیکھا جب کے اُس کے سوال کا صائمہ بیگم کے پاس کوئی جواب نہ تھا

! ابرش میری جان وقت پر چھوڑ دو سب جو ہو گا وہی اللہ کو منظور ہو گا

صائمہ بیگم اُس کے انسوں صاف کرتی بولی

جب ابرش نے نظریں جھکائے اسباب میں سر ہلایا

آپ کو پتہ ہے بڑی ماما میر کے سامنے میں ہمیشہ خود کو بے بس محسوس کرتی ہوں وہ بہت اچھے ہے اُنہوں نے ہمیشہ میر اسوچا اُن کی ہر اک عادت مجھے اُن سے مزید محبت کراتی ہے وہ نہیں جانتے کے وہ میری جان لیوا عادت بنتے جا رہے ہیں

م۔ میں سوچتی ہوں نہ کے جب وہ وقت آئیگا جب میر اور میرے درمیاں وہ نکاح کا رشتا ختم ہو رہا ہو گا تو بڑی ماما مجھے لگتا ہے میں۔ سانس نہیں لے پاونگی

ابرش نے اپنا سر صائمہ بیگم کی گود میں رکھا تھا صائمہ بیگم کی آنکھیں بھی نم ہو رہی تھی

بس میری بچی بس ایسے نہیں روتے ! صائمہ بیگم نے اُس کے انسوں صاف کیے

! کچھ لمحے وہ اُس کے بال سہلاتی اُسے خاموش کرانے لگی

اچھا میں تمہیں یہ دینے آئی تھی میری جان۔۔ صائمہ بیگم نے اک بیگ اُس کے سامنے کیا

یہ کیا ہے بڑی ماما۔۔ ابرش نے بیگ تھاما

کھولو اسے ! صائمہ بیگم نے مسکرا کر کھولنے کا اشارہ کیا

جب ابرش نے بیگ کھول کر اندر سے کالی رنگ کی ساڑی نکالی

ساڑی ! ابرش نے کہتے صائمہ بیگم کو دیکھا جو اُسے ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی

ہاں بچے ساڑی اج ولیمے پر آپ یہ پہنو گی۔ صائمہ بیگم نے مسکرا کر کہا

لیکن یہ تو وہی ساڑی ہے جسے میں نے آج مول میں دیکھا تھا! ابرش کچھ
سوچتے ہوئے بولی
ہاں یہ وہی ہے! صائمہ بیگم نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا
چلو آپ کچھ دیر ارام کر لو پھر پورا لو جانا ہے! صائمہ بیگم اُس کی پیشانی
چومتی اب کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی جب کے ابرش نے دھیما سا مسکرا
کر ساڑی کو دیکھا تھا!
میر آفس میں داخل ہوا سب بڑے ادب سے کھڑے تھے میر نے
بیسمینٹ کی جانب قدم بڑھائے
آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے میر کرسی پر جا بیٹھا اور سامنے کھڑی وولف کے
تھوڑے فاصلے پر ایلف کو دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی
کہا ملی یہ تمہیں! میر کی روبدار آواز خاموشی میں گونجی
سر جہاں آپ نے مجھے شوروم بھیجا تھا وہی دو آدمی اس بارے میں بات کر
رہے تھے قسمت سے میں نے سن لی تھی یہ لوگ لڑکیوں کو کیڈنیپ

کر کے دوبئ اسمگل کرتے ہیں ایسی بہت سی لڑکیاں اُن کے پاس اس وقت ہے ایلف کو بہت مشکل سے بچایا ہے میں نے ! وولف نظریں جھکائے بتانے لگا

تُم کچھ نہیں بولو گی ؟میر نے ایلف کو دیکھ کہا جس کا سر اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا

س۔ سوری سر !اُس نے نظریں جھکائے کہا

اپنا سوری اپنے پاس رکھو جب اک کام کا منع کیا جائے تو اپنی مت چلایا کرو انجام دیکھ لیا نا؟ میر کا لہجہ سخت تھا اُسے ایلف پر حد سے زدہ غصّہ ارہا تھا

سوری سر میں آئندہ خیال رکھونگی ! ایلف شرمندہ تھی

رکھنا پڑے گا ورنہ تمہیں پاکستان سے اتنا دور بھیجونگا کے واپس نہیں آپاونگی۔۔ میر اٹھ کھڑا ہوا تھا

ان سب کے پیچھے جو بھی شخص ہے اُس کے بہت سے آدمی ہے جو ہر جگہ پھیلے ہوئے ہے۔۔یہ کوئی اپنا ہے کوئی بہت قریبی ہے میرے جو یہ سب کر رہا ہے اور اُس کا مقصد مجھے بھی نقصان پہچانا ہے !

خیر مجھے پتہ ہے وہ کون ہے ! میر کہتار کا جب سب نے حیرت سے میر کو دیکھا

اور یہاں دماغ سے کام لینا ہے کیونکہ ہمیں ساری لڑکیوں کو صحیح سلامت لانا ہے اسلئے کسی اک کو پکڑ کر سب لڑکیوں کو مشکل میں نہیں ڈلا جائیگا یہاں پورا کام دماغ سے ہو گا

وولف چارم اور ایلف تُم اج ولیمے پر آؤ گے ہر طرف مہمان بن کر نظر رکھنا ! وہ ضرور اِدھر کوئی کام کریگا

یس سر ! وہ تینوں ہم اواز بولے لیکن حیران بھی تھے کے ولیمے پر بھی کیا !! کچھ ہونے والا تھا اور کیا کوئی اتنا قریبی تھا ان سب کے پیچھے

دوسری جانب ابرش کمرے سے باہر آئی تھی جب نظر زیان پر پڑی جو کچن میں اپنے لیے پاستا بنا رہا تھا

ارے واہ کوکنگ۔۔ابرش کچن میں داخل ہوتی مسکرا کر بولی

ہاں یار پاستا کھانے کو دل کیا تو بس۔۔زیان بھی مسکرا کر اُسے دیکھتا پاستا بنانے لگا

تُم کھاؤ گی؟زیان اُسے دیکھ بولا

ضرور آپ کے ہاتھ کا ذرا ہم بھی تو ٹرائے کریں۔۔

بہت مزے کا لگے گا تمہیں میرب کو بھی بہت پسند آیا تھا۔۔زیان مصروف انداز میں بولا

ابرش وہی کھڑی ہو چکی تھی جب کے زیان کوئی نہ کوئی بات کر رہا تھا اور ابرش بھی جواب دے رہی تھی

بیلا کہاں ہے۔۔زیان نے سبزیاں کاٹتے پوچھا

سو رہی ہے بیلا۔۔بیلا کے نام پر ابرش مسکرائی تھی

زیان نے پیار عجیب نظروں سے اُس کا مسکراتا چہرا دیکھا تھا

تمہیں پتہ ہے تُم بہت خوبصورت ہو! زیان اُس کے قریب ہوا تھا

شکریہ! ابرش نے دھیما سا مسکرا کر کہا

میں نے آج تک اتنی خوبصورتی نہیں دیکھی اور اس خوبصورتی کی قیمت بہت زدہ ہوتی ہے۔۔ وہ ابرش کے چہرے سے نظر ہٹا نہیں پا رہا تھا اسلئے بے ساختہ بولا جب کے اس کی بات ابرش کو عجیب لگی تھی

کیا مطلب؟؟؟ ابرش نا سمجھی سے بولی

م۔ میرا مطلب تُم اتنی خوبصورت ہو کے کوئی قیمتی چیز بھی مقابلہ نہیں کر سکتی تمہارا۔۔ زیان نے فوراً جملہ درست کرتے بات پلٹی

شکریہ شکریہ چلے جلدی بنائے پاستا۔۔ ابرش کنفیوز ہوتی اُسے پاستا کی جانب متوجہ کرنے لگی

ہاں ہاں بلکل میری پیاری کزن۔۔ زیان واپس پاستا بنانے کی جانب متوجہ ہوا

بیچ بیچ میں وہ ابرش کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا اور ابرش کافی کنفیوز تھی

آپ کافی ماسٹر لگتے ہیں کوکنگ میں !ابرش اُس کے تیزی سے چلتے بورڈ پر

سبزیاں کاٹتے ہاتھ دیکھ بولی

!ہاں مجھے کاٹنا بہت اچھا ہے اب چاہے وہ انسان کا گوشت ہو یا سبزیاں

زیان نے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

ک۔کیا مطلب ہے آپ کا؟ابرش گھبرائی تھی

ارے یار مذاق کر رہا ہوں میرا مطلب میں واقعی ماسٹر ہُوں کیونکہ باہر ملک

میں کوکنگ میں خود کرتا تھا!زیان مسکرا کر بولا

اوہ۔اچھا۔۔ابرش بھی گھبرایا سا دھیما مسکرائی

ہمم ویسے بیلا تمہیں مما کیوں کہتی ہے میرا مطلب میر بھائی کو بابا تو تمہیں

انی بھی تو کہے سکتی ہے نہ؟

زیان جو کب سے یہ سوال کرنا چاہتا تھا اب ابرش کو دیکھ بولا جب کے وہ

ساتھ ساتھ پاستا بھی بنا رہا تھا

وہ اسلئے کیونکہ میرا اور میر کا نکاح ہوا ہے میں اُن کی بیوی ہُوں تو اس حساب سے اگر میر بابا ہوئے تو میں تو ماما ہوئی نا! ابرش اپنی دھن میں کہتی سیب اٹھا کر کھانے لگی جب کے اُس کی بات پر زیان کے چلتے ہاتھ رکے تھے چہرے پر بے یقینی پھیلی تھی

ک۔ کیا مطلب؟ زیان نے دوبارہ پوچھنا چاہا

میں نے کہا میرا اور میر کا نکاح ہوا ہے تو اس حساب سے میں بیلا کی ماما ہوئی نا۔۔اُس نے پھر ایکسپلین کیا

زیان کا چہرہ فق پڑا تھا وہ ابرش کو مسلسل بنا پلک جھپکائیں دیکھ رہا تھا

ابرش کا دھیان دوسری جانب تھا کیونکہ وہ بیلا کیلئے نوڈلز بنانے کیلئے باؤل نکال رہی تھی تاکہ وہ اٹھ کر کھا سکے زیان کسی ٹرانس سی کیفیت میں جا چکا تھا

زیان تیز قدم لیتا کچن سے نکلتا اپنے کمرے کی اور بھاگا

اچھا زیان و۔۔۔ابھی ابرش کچھ کہنے مڑی تھی جب زیان کو ناپا کر وہ حیران ہوئی

!زیان؟؟اُس نے آواز دی لیکن وہ وہاں موجود نہیں تھا

دوسری جانب زیان اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا دروازہ لوک کرتے وہ شیشے کے سامنے آیا

ابرش تمہاری بیوی ہے؟؟؟

یعنی تمہاری کمزوری مجھے پتہ لگ گئی شاہ میر سکندر۔۔اب تُم دیکھنا میں تمہیں کیسے برباد کرتا ہوں !زیان کمرے میں اتا شاہ میر کو سوچتے فاتحانہ بولا

بہت محنت کروائی ہے تُم نے اپنی کمزوری پتہ چل وانے میں ارے میں نے اتنی محنت کی کے تمہاری کوئی کمزوری میرے ہاتھ لگے لیکن تُم بہت بہادر ہوارے تمہیں کسی چیز سے ڈر ہی نہیں لگتا ہمیشہ ہر مصیبت کے سامنے تُم سینا تان کر کھڑے ہوتے ہو لیکن اج مجھے میرا راستہ مل گیا اب تمہاری

بربادی اور تمہاری موت میرے ہاتھوں ہو گی شاہ میر سکندر۔۔زیان نے طاقت سے ہاتھ شیشے پر مارا تھا اُس کی آنکھوں میں اک فتح کا جہاں آباد تھا تُم جس برائی کو ختم کرتے ہو میں اسی برائی کو چلاتا ہوں اب مزید تمہیں برائی کو روکنے نہیں دونگا میں اب دیکھتے جاؤ تُم کیا ہوتا ہے ! تمہاری بربادی کے دن شروع ہو گئے ہیں شاہ میر سکندر !

جو کمزوری تُم نے اتنے عرصے مجھ سے چھپا کر رکھی وہ تمہاری بے وقوف بیوی نے میرے سامنے اک لمحے میں کھول کر رکھ دی۔۔زیان قہقہ لگا کر ہنسا تھا !!

اسی طرح دن گزرتا گیا شام کے نو بج رہے تھے سب تقریباً شادی ہول میں اچکے تھے سوائے میر کے جو کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے راستے میں تھا جب کے میر کے ساتھ احمد صاحب بھی تھے

جلد ہی وہ لوگ بھی پہوچ چکے تھے

میر اور احمد صاحب آپس میں باتیں کرتے داخل ہوئے نظر سامنے اسٹیج پر پڑی جہاں مائم اور روحا کی تصویریں لی جارہی تھی!

مان میں کیسی لگ رہی ہوں؟؟ روحا نے مسکرا کر پوچھا

وہ ہلکے نیلے رنگ کی پیروتک اتی میکسی میں ملبوس تھی بالوں کا ہیئر سٹائل بنائے اُنہیں کھلا چھوڑا گیا تھا پیچھے سر پر دوپٹہ نفاست سے سیٹ ہوا تھا یقیناً وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی

ہمیشہ کی طرح بے حد خوبصورت۔۔مائم مسکرا کر بولا

آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں میرے پیارے مان۔۔روحا مائم کو بغور دیکھتی بولی جو تھری پیس سوٹ میں ملبوس جس کا کوٹ روحا کی میکسی کے رنگ کا تھا بالوں کو نفاست سے بنائے مائم ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا

اج تو سب ہی بلا کے حسین بنے ہوئے تھے

شکریہ میری روحا! مائم نے اُس کا ہاتھ تھامے کہا جب روحا نے شرماتے ہوئے نظریں جھکائی تھی!

میر کے داخل ہوتے ہی ابرش کی نظر اُس پر پڑی تھی جب کے میر نے ابرش کو نہیں دیکھا تھا میر صائمہ بیگم سے کچھ بات کر رہا تھا

میر فورپیس سوٹ میں ملبوس تھا اُس کا کوٹ بلیک تھا جب کے اندر شرٹ وائٹ ہاتھوں میں قیمتی خوبصورت گھڑی پہنے وہ یہاں وہاں کی متلاشی نظروں سے انجان صائمہ بیگم سے کچھ بات کر رہا تھا جب ایلف میر کے نزدیک ائی

اسلام علیکم آنٹی۔۔ایلف نے صائمہ بیگم کو سلام کیا

وعلیکم السلام بیٹا آپ کون؟ صائمہ بیگم نے اُسے پہچانا نہیں تھا

میں ایلف ان کی دوست! ایلف نے میر کو دیکھ مسکرا کر دیکھا جب کے اُس کی بات پر میر نے اُسے گھورا دوسری جانب صائمہ بیگم حیران ہوئی تھی کیونکہ وہ اچھے سے واقف تھی میر کسی لڑکی کو دوست نہیں بناتا لیکن یہاں

یہ بھی تو نہیں بتا سکتے تھے کے ادھر بھی مشن چل رہا ہے اور یہ اُس کی
!آفیسر ہے ! سیکریٹ ایجنٹ مطلب ہر چیز کا راز
میر نفی میں سر ہلاتا اب اگے کو بڑھا تھا
سر ! ایلف فوراً میر کے نزدیک ائی ابرش کی نظریں وہی تھی جب کے بیلا
میرب کے پاس تھی میر کے ساتھ ایلف کو دیکھ ابرش کی سانسیں خشک
ہونے لگی تھی
بولو ! میر رکتا اُسے دیکھ بولا
! سر مجھے اپنی فیملی سے ملوائے
کیوں ؟ کیا کرنا ہے تُم نے ؟ میر نے ابرو اٹھائے پوچھا
تعارف کروانا ہے میں نے اپنا کیا پتہ فیوچر میں مجھے اسی گھر میں انا ہو ہے نہ ؟
۔۔ایلف نیچے نظریں کیے شرماتی ہوئی بولی جب کے میر کا دل کیا اُسے اٹھا
کر پاکستان سے دور پھینک دے
سر ویسے آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں ! ایلف میر کو دیکھ مسکرا بولی

تمہیں شرم نہیں آتی اپنے سر پر لائن مارتے ہے! میر نے لفظوں پر زور دیتے بمشکل اپنے غصے پر ضبط رکھتے کہا

سر میں نے کیا کیا ہے میں تو بس آپ کی تعریف۔۔وہ اُداس ہوئی تھی

تُم چپ چاپ کام کرو جس کیلئے تمہیں یہاں انے کا کہا ہے اگر کوئی بھی انفورمیشن مس ہوئی نا تو تُم اس دنیا سے کب مس ہو جاو گی تمہیں پتہ بھی نہیں لگے گا! میر کا لہجہ سخت تھا جب کے آواز دھیمی کیونکہ اس پاس مہمانوں کا رش تھا

ایلف کی زبان کو بریک لگی تھی

اب کیا یہاں پر کھڑی ہو جا کر نظر رکھو! میر کو اُس پر غصّہ ارہا تھا لیکن مہمانوں سے بھرے ہول میں وہ غصّہ بھی ٹھک سے نہیں اُتار پا رہا تھا

میر کی سخت آواز پر ایلف فوراً گام کو لگی تھی ورنہ میر کو واقعی اُسے دنیا سے مس کرنے میں اک منٹ نہیں لگانا تھا

میر کی نظریں اٹھی تھی سامنے ابرش کو دیکھ وہ سٹل ہوا تھا ابرش بھی نم آنکھوں سے میر کو دیکھ رہی تھی

کیا ایلف وہی تھی جس سے میر محبت کرتا تھا؟ ابرش یہ سوچ رہی تھی

دونوں کی نظریں ٹکرائی تھی سب کچھ رک سا گیا تھا وقت لوگ ایسا لگ رہا تھا سب کچھ کچھ لمحے کیلئے تھم گیا ہو

اسی بلیک ساڑی میں ملبوس بالوں کا جوڑا بنائیں جسے پیچھے ڈیزائن بناتے سیٹ کیا گیا تھا جب کے آگے سے بالوں کا خوبصورت فرینچ بنایا گیا تھا جو بالوں کو مزید نکھار رہا تھا

ساڑی کے حساب سے اسمو کی آئز میکپ ابرش کی آنکھوں پر نہایت خوبصورت لگ رہا تھا

کچھ آوارا و لٹے چہرے پر ارد گرد آرہی تھی ہاتھوں میں کالے رنگ کی چوڑیاں وہ واقعی نہایت خوبصورت لگ رہی تھی ہر کسی نے ابرش کی تعریف کی تھی کیونکہ وہ لگ ہی کمال رہی تھی

مما۔۔بیلا ابرش کا ہاتھ پکڑے اُسے کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ میر کے قریب لائی

بابا۔۔اُن دونوں کو مسلسل اک دوسرے کو دیکھتا پا کر بیلا نے میر کا ہاتھ تھامے اپنی طرف متوجہ کیا جب دونوں کی ساخت کیفیت ٹوٹی

جی بابا کی جان ! میر نے فورا ابرش سے نظریں ہٹاتے بیلا کو دیکھا جو خود بھی بلیک پرنسز فروک میں بالوں کی دو پونیاں بنائے جس پر بلیک اور وائٹ کلپ لگائے گیے تھے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی بلیک چوڑیاں پہنے وہ سچ میں شہزادی ہی تو لگ رہی تھی ابرش بیلا اور میر کے کپڑوں کی میچنگ بلکل بے اختیار ہوئی تھی یہ سوچا ہوا بلکل نہیں تھا

مما پیاری لگ رہی ہے نہ بابا۔۔میر نے جب بیلا کو گود میں اٹھایا تو بیلا ابرش کی جانب اشارا کرتی بولی جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی

بھائی پلز بیلا کو مجھے دے دیں میں دوستوں سے مل واونگی ! میر بات بیلا کو دیکھ چہک کر بولی

جب میر نے بیلا کے گال چومتے بیلا میرب کو دی

میرب خوشی خوشی اُسے لیے اپنی دوستوں کے پاس بڑھی تھی جو روحا اور

اُس کی دونوں کی دوستے تھی

ابرش بیٹا برائیڈل روم سے وہ بیگ لے آؤ جو میں نے آپکو دیا تھا! امنہ

بیگم ابرش کے پاس اتی بولی

جی ماما! ابرش اسباب میں سر ہلاتی برائیڈل روم کی جانب بڑھی

پھر کچھ سوچتے ہوئے رکی اور پیچھے مڑتی میر کے نزدیک ائی میر کا ہاتھ پکڑ کر

وہ اپنے ساتھ لیے آگے بڑھی جب کے میر اُسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا

وہ لڑکی کون ہے۔۔ابرش نے برائیڈل روم کا دروازہ بند کرتے پوچھا جب

کے میر نے اُس کے اس انداز پر بھی اُسے داد دی تھی ہمت تھی ابرش بی بی

کی

تمہیں کیوں جاننا ہے؟ میر ٹیبل سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر

باندھے ایبرو اٹھائے بولا

ب۔بس ایسے ہی؟ابرش نے کندھے اُچکائے

میر!اکچھ پل خاموشی کے بعد ابرش نے چہرہ اوپر کیے میر کو پُکارا

جی؟میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

و۔وہ لڑکی کیا وہی ہے جس س۔سے آپ محبت کرتے ہے۔؟کہتے ہوئے

ابرش کا دل زور وسے دھڑکا تھا

اُس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کے میر کا جواب نہ میں ہو

جب کے اُس کی بات پر میر نے گہرا سانس لیا یعنی جہاں اُسے ایلف اور اُس

کی حرکتِ زہر لگ رہی تھی وہی ابرش اُسے میر کی محبت بنا رہی تھی

اُسے چھوڑو تُم اِدھر آؤ!میر نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے نزدیک انے کا

کہا جب کے میر خود اب تک ٹیبل سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر

باندھے بڑی فرست سے کھڑا تھا

ک۔کیوں؟ابرش وہی کھڑے میر کو دیکھ بولی

اُف تُم اتنے سوال کیوں کرتی ہو!میر نے گہرا سانس بھرا تھا

اِدھر آؤ! میر نے اُسے پھر سے انے کا کہا جب ابر ش حلق تر کرتی
چھوٹی چھوٹے قدم لیتی میر کے نزدیک ائی اور کچھ فاصلے پر کھڑی ہوتی چہرہ
جھکا گئی میر بھی بغور اُس کا جھکا ہوا چہرہ دیکھنے لگا
پھر اپنی دو اُنگلیاں اُس کے چہرے پر رکھ اُس کا چہرہ اوپر اٹھایا
پیاری لگ رہی ہو! میر واپس اپنا ہاتھ پیچھے کیے سینے پر باندھ بولا جب
کے میر کی بات پر ابر ش نے چونک کر میر کو دیکھا
پہلی بار میر کے منہ سے ابر ش نے اپنی تعریف سنی تھی
میر آپ کی طبیعت ٹھک ہے؟ بخار ہے کیا رکے میں دیکھتی ہُوں۔۔ابر ش
نے اپنا ہاتھ میر کی پیشانی پر رکھ اُس کا بخار چیک کیا
نہیں بخار تو نہیں ہے پھر کیا ہوا انہیں! ابر ش چہرہ جھکائے اب سوچنے لگی
جب کے اُس کی باتوں پر میر اپنا قہقہ ضبط نہ کر سکا اور اک زوردار قہقہ لگا کر
ہنسا جب ابر ش نے فوراً نظریں اٹھائے میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ ہنس رہا
تھا

ابرش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

وہ مسکرا کر میر کو دیکھ رہی تھی

مجھے کچھ نہیں ہوا میں بلکل ٹھک ہُوں تُم واقعی خوبصورت لگ رہی ہو ! میر نے کچھ دیر بعد اُسے دیکھ مسکرا کر کہا

شکریہ ! ابرش اک ادا سے بولی

ابرش بچے بیگ نہیں لائ ! امنہ بیگم برائیڈل روم میں داخل ہوتی بولی

وہ کب سے انتظار کر رہی تھی بیگ کا جب کے امنہ بیگم سامنے میر اور اُسے دیکھ مسکرائی تھی

جی بڑی ماما میں بس لا رہی تھی۔۔وہ جلدی سے بیگ اٹھاتی اُن کے پاس آئی

!! جب کے میر اب باہر نکلتا اگے کو بڑھ چکا تھا

میرب کہی نظر نہیں آ رہی؟ بیلا میرب کے پاس تھی۔۔ابرش اِدھر اُدھر دیکھتی بولی

بڑی ماما میرب کہاہے بیلا تھی اُس کے پاس۔۔ابرش پریشانی سے بولی

میرب کہی نہیں دکھ رہی تھی وہ یہاں موجود ہوتی تو دیکھتی نا

بیلا تو وہ رہی بچے۔۔صائمہ بیگم نے اسٹیج پر اشارا کیا جہاں بیلا مائم روحا کے بیچ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی

بڑی ماما میرب نہیں ہے !ابرش نے اُس کی دوستوں سے پوچھا واشروم برائیڈل روم ہر جگہ جا کر دیکھا پورا ہول چھان مارا لیکن میرب کہی نہیں تھی

ابرش پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی

کیا ہوا ابرش؟؟میر اُسے پریشان دیکھ بولا

میر۔۔میرب وہ کہی نہیں نظر آ رہی میں نے ہر جگہ دیکھ لیا وہ کہیں نہیں ہے۔۔ابرش پریشانی سے بولی

اِدھر ہی ہو گی کہا جائیگی وہ۔۔میر نے بھی ہول میں نظریں دوڑائی

نہیں ہے میر میں نے ہر جگہ دیکھ لیا !ابرش یقین سے بولی کیونکہ وہ ہر جگہ دیکھ چکی تھی اور میرب کہی نہیں تھی

اچھا ریلکس میں دیکھتا ہوں۔۔۔ میر نے اُسے ریلکس ہونے کا کہا

میر نے آگے بڑھتے بلتھوتھ پر کلک کرتے کہا (listen) لسن

یس سر! وولف ایلف چارم اور سعد۔۔اک ساتھ بولے وہ چاروں ادھر اُدھر پھیلے تھے

تُم سب کیا آنکھوں پر پٹی باندھے کھڑے ہو میرب غائب ہے دیکھو

۔۔میرب کی سخت آواز اُن سب کے کانوں سے ٹکرائی جب سب سے میرب کو ڈھونڈھنا شروع کیا

میر نے اک بار پھر پورے ہول میں نظریں دوڑائی جب نظر باہر بھاگتے شول میں لپٹے کسی آدمی کے وجود پر پڑی

دروازے پر کوئی ہے! میر نے کہتے خود بھی وہی قدم بڑھائے جب کے میر کی بات سن وہ چاروں بھی دروازے کی جانب بڑھے تھے

میر کے باہر نکلتے ہی وہ سب بھی ساتھ باہر نکلے

وہ رہا۔۔سامنے وہ شخص بھاگ رہا تھا جب وولف نے تیزی سے دوڑ لگاتے
اُسے پکڑا اور اُسے گھسیٹ کر میر کے نزدیک لایا
اُس شخص کے چہرے پر نقاب تھا میر کی نظر اُس کے ہاتھ میں پہنی اُس
انگھوٹی پر پڑی جو اسی گینگ کی نشانی تھی جو ان سب کے پیچھے تھے
سعد نے اُس کے چہرے سے ماسک اُتارا وہ شخص وہی تھا جسے اج شام میر
نے مول کے باہر دیکھا تھا
اتنے میں میرب کی اک آواز وہاں گنجی تھی میر نے نظریں گھمائیں اُن
آوازوں کی سمت میں دیکھا
سعد اور ایلف فوراً اُس جانب بھاگے تھے جہاں میرب اک آخری اپنے بچاؤ
کیلئے آواز لگاتی بے ہوش ہو چکی تھی
اُس سنسان اندھیرے میں وہ پڑی تھی ایلف نے اُسے تھاما
میرب۔۔میرب آنکھیں کھولو۔۔ٹریگر پانی۔۔ایلف نے سعد کو دیکھ کہا
جب سعد تیزی سے جاتا پانی لے کر ایا

ایلف نے میرب کے چہرے پر پانی مارا جب اُس کی آنکھیں کھلی اُس کی آنکھوں میں خوف تھا اُس نے فوراً ایلف کو خود سے دور جھٹکا

اور کھڑی ہوتی اگے کو بھاگی سامنے میر کو دیکھ اُس کی سانس میں سانس ائی تھی میر کو دیکھ اُسے نئی زندگی جینے کو ملی تھی میر کی نظر اُس آدمی پر تھی جب میرب کی آواز پر اُس نے اوپر دیکھا میرب بھاگتی ہوئی اکر میر کے سینے سے لگی تھی

ب۔بھائی! بھائی و۔وہ۔۔میرب بری طرح رو رہی تھی

میرب گڑیا کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے ریلکس۔۔میر نے اُسے سامنے کرتے ریلکس کیا

میر نے آنکھوں سے اشارہ کیا جب چارم اور سعد اُس شخص کو لیے اب جا چکے تھے میر اُس شخص سے سچ اگلوانے اور سوال جواب کرنے کیلئے بعد کا وقت منتخب کر چکا تھا کیونکہ ابھی میرب کو ریلکس کرنا ضروری تھا

میرب آؤ بیٹھو ادھر۔۔میر نے اُسے پاس رکھی بینچ پر بٹھایا اتنے ابرش بھی باہر ائی تھی

میرب!!میرب کیا ہوا تمہیں۔۔اُسے روتا دیکھ ابرش اُس کے برابر میں بیٹھتی پریشانی سے بولی

میرب کیا ہوا تھا گڑیا۔۔۔میر نے اُس کے آگے پانی کا گلاس کرتے سوال کیا اُسے پانی پلاتے اب کافی حد تک ریلیکس کر چکے تھے جب کے میرب کی آنکھوں میں خوف اب بھی بے حد تھا

پ۔پتہ نہیں بھائی کون تھا۔۔وہ کہنے لگا کر مجھے کوئی بلا رہا ہے میں ا۔ائی تو ک۔کسی نے میرے چہرے پر رومال رکھا تھا۔۔میرب یاد کرتی پھر سے بری طرح رو رہی تھی

گڑیا آپ کو اُس کا چہرہ یاد ہے؟؟دیکھا تھا اُس کا چہرہ؟

نہیں بھائی۔۔ن۔نہیں دیکھا چہرے پر ماسک تھا

میرب بس میری جان۔۔ابرش نے اُس کے انسوں صاف کرتے اُسے سینے سے لگایا

میرب سب ٹھک ہے بچے ریلکس ہو جاؤ! میر میں اُسے تسلی دی کافی دیر بعد اب میرب کو نارمل کر لیا گیا تھا ابرش نے اُس کے بکھیریں بال اور بندیاں درست کی اُس کا دوپٹہ ٹھک کرتے اب وہ لوگ اندر داخل ہوئی تھی

یہ بات بس میرا برش کو ہی پتہ تھی اور کسی کو پتہ لگنا ضروری بھی نہیں تھا !

تُم سب لوگوں کو میں نے اسلئے رکھا ہے کے کچھ بھی ہو آنکھوں پر پٹی باندھے کھڑے رہو جانتے ہو میرب کو کڈنیپ کرنے کی کوشش کی گئی ہے !

وہ یہی ہے جو ہر چیز جانتا ہے کوئی بہت ہمارے قریب ہے جو اس کا ماسٹر
مائنڈ ہے اب مزید اک بھی لڑکی کی اسمگلنگ سے پہلے یہ سب ختم کرنا ہے
! اک بار ہاتھ اجائے ایسی موت دونگا روح کانپ جائیگی اُس کی
بس صرف اسلئے رکا ہُوں کیونکہ ہمارا اک بھی جلد بازی میں لیا قدم
ہزاروں لڑکیوں کی جان لے سکتا ہے جو اس وقت اُس کے پاس ہے۔۔ میر
کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا جب کے وہ چاروں نظریں جھکائے میر کی
باتیں سن رہے تھے
جاؤ اور اپنی آنکھیں کھلی رکھنا سب۔۔ میر نے سختی سے تنقید کی جب وہ
! لوگ اسباب میں سر ہلاتے اندر بڑھے تھے
ہیلو گایز! منال اسٹیج پر اتی مائم اور روحا کو دیکھ بولی جب کے اُسے دیکھ روحا کا
چہرہ ہمیشہ کی طرح فق پڑا تھا
ہیلو! مائم اُسے دیکھ بولا
تصویر لیں اک ساتھ؟

یس شور! دونوں نے اسباب میں سر ہلایا

جب روحا اور مائم کھڑے ہوئے

میں بیچ میں آجاتی ہُوں تا کے اچھے سے آجائے۔۔ منال بیچ میں ائی اور اپنے موبائل سے فرنٹ کیمرا لیا تصویر لینے لگی روحا مائم نے بھی مسکرا کر کیمرے میں دیکھا

واؤ اچھی ائی ہے نا۔ منال تصویر کو دیکھتی بولی پھر پیچھے ہوتی اُس تصویر میں سے روحا کو کروپ کرنے لگی اتنے مائم بھی احمد صاحب کے بلانے پر اسٹیج سے نیچے اترا تھا

یہ دیکھو اب لگ رہی ہے تصویر اچھی ہے نہ۔۔ تصویر میں خود کو اور مائم کو دکھاتی وہ روحا کو دیکھ مسکرا کر بولی روحا نے تصویر کو دیکھ آنکھیں بند کر کے کھولی

غصّہ ارہا ہے؟؟ او پاپا کی پری کو غصّہ بھی اتا ہے۔۔ اب بھئی سچ تو یہی ہے مائم اور تمہارا تو کوئی جوڑ ہی نہیں ہے اب تُم میری تصویر مائم کے ساتھ دیکھو

کیسے مکمل لگ رہی ہے۔۔وہ تصویر واپس روحا کو دکھاتی بولی پھر خود ہی ہنستی اُس تصویر کو دیکھتی اسٹیج سے نیچے اُتری تھی اور پیچھے روحا نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی !

بیلا میر کے پاس بیٹھی تھی اور یقیناً خوب باتیں بھی کر رہی تھی

بابا !

جی بابا کی جان ! میر نے اُسے دیکھا

آپ پیارے لگ رہے ہیں۔۔وہ میر کے گال پر اپنا ہاتھ رکھتی مسکرا کر بولی

ہمم میری بیلا بھی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔میر نے اُس کا گال چُوما

شاہ میر !!! اک آواز میر کی سماعتوں سے ٹکرائی جب کے وہ آواز سن میر کے لب مسکرائے تھے میر نے کھڑے ہوتے رخ پیچھے کیا

سامنے زہرام کو دیکھ میر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

زہرام آگے بڑھتا میر کے گلے لگا

کیسا ہے میرے یار ! ذہرام میر کے گلے لگ شدت سے بولا

میں ٹھک تُو بتا۔۔ میر نے اُس کی پشت تھپتھپائی

زہرام کی آنکھیں نم تھی اپنی گردن پر نمی محسوس کرتے میر نے اُس کا چہرہ سامنے کیا

اتنے سالوں بعد مل رہے ہیں اسلئے سینٹی ہو گیا میں۔۔ ذہرام نم آنکھوں سے ہنس پڑا تھا

ہمم پورے گیارہ سال! میر نے کہتے اُسے پھر سے سینے میں بھینچا

یار عمر اتنی جلدی چلا گیا ہمیں چھوڑ کر۔۔۔ زہرام کی آنکھیں پھر نم ہوئی تھی جب کے میر کے چہرے پر بھی عمر کی یاد نے بسیرا کیا تھا

میر عمر اور ذہرِام یہ تینوں بچپن میں اک دوسرے کی جان ہوا کرتے تھے

اچھا چل میں تجھے منہا سے ملواتا ہُوں۔۔ ذہرام نے میر کا ہاتھ تھام کہا پھر اگے بڑھا جہاں منہا کھڑی تھی

کیا حال ہے بھائی آپ کا! منہا نے مسکرا کر پوچھا

الحمداللہ آپ لوگ بتائے کیسے ہیں ! میر دونوں کو دیکھ بولا منہااور زہرام ہسبنڈ وائف تھے

زہرام بزنس کی دنیامیں قدم رکھنا چاہتا تھااسلئے وہ امریکہ چلا گیا تھااب عمر کا پتہ لگاتو وہ جلدی سے فلائٹ کر کے پاکستان ایا تھااوراب ہمیشہ کیلئے وہ پاکستان میں رہنے کاارادہ بنا چکا تھا

ارے زہرام کتنے بڑے ہو گئے ہو بیٹا ! صائمہ بیگم نے زہرام کو دیکھ گلے لگا یا تھا

! کیسی ہے آنٹی آپ

میں ٹھک آپ بتاؤ یہ منہا ہے جس کے بارے میں آپ بتا رہے تھے آپ کی بیوی؟ صائمہ بیگم منہا کو دیکھ بولی

جی آنٹی یہ منہا ہی ہے ! زہرام نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلا یا جب منہا اگے بڑھتی صائمہ بیگم کے سینے سے لگ اُن سے ملی

اب تُو کہی نہیں جائے گا تُو یہی رہیگا ٹھک ہے ؟ میر نے اُس کا ارادہ بھانپتے فوراً کہا

نہیں یار میں نے پاس ہوٹل میں بکنگ کروالی ہے اپنا گھر لینے تک اُس میں رہ لینگے ! میر کو پتہ تھا زہرام یہی بولے گا اسلئے میر پہلے بول چکا تھا

نہیں بیٹا میر بلکل ٹھک کہے رہا ہے اپنا گھر ہونے کے باوجود ہوٹل میں کیوں رہوگے آپ ؟ صائمہ بیگم نے مصنوعی غصے سے بولا

جب زہرام نے بے بسی سے میر کو دیکھا

میں کچھ نہیں کر سکتا تُو یہی رہیگا ! میر نے کندھے اچکائے

بیلا اِدھر آؤ میری جان ۔۔ میر نے بیلا کو گود میں اٹھایا جو ابھی ابھی ابرش کے ساتھ ہی یہاں ائی تھی

بابا ! بیلا نے آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع کیے پُکارا

جی بابا کی جان کیا ہوا میرے بچے کو ! میر اُس کی نم آنکھیں دیکھ تڑپ ہی تو اٹھا تھا

بیلا نے اپنا ننھا ہاتھ میر کے آگے کیا جس میں بیلا کی ٹوٹی ہوئی چوٹی تھی جو شائد ٹوٹ گئی تھی

کوئی بات نہیں میر ابچا ہم اور لے آئینگے بیلا کی چوڑیاں۔۔میر نے اُس کا گال چُوما

یہ آپ کی بیٹھی ہے بھائ ! منہا بیلا کو دیکھ بولی

! ہاں جی یہ میری بیٹی ہے بیلا

ماشاللہ ! ! ماشاللہ آپ کی بیٹی تو بہت پیاری ہے نظر نہ لگے۔۔منہا نے اُس کے گال کھینچتے پیار سے کہا بیلا واقعی بہت پیاری کیوٹ سی تھی سب کو اُس پر پیار اتا تھا

یہ کون ہیں ! منہا ابرش کو دیکھ بولی

یہ میری مما ہے ! ابھی میر بولتا کے بیلا ابرش کی جانب اشارہ کرتی بولی

اوماشاللہ بیلا کی مما تو بیلا کی طرح پیاری ہے۔۔منہا مسکرا کر کہتی آگے بڑھ ابرش کے گلے لگی

کیسی ہیں بھابھی آپ ! منہا مسکرا کر بولی

میں ٹھک ہُوں آپ کیسی ہے ! ابرش مسکرائی تھی

! ! بلکل ٹھک بھابھی

بھابی میں بھی ہُوں آپ کا دیور ! زہرام منہ بنائے بولا

کیسے ہے آپ بھائی ! ابرش ہنستی ہوئی بولی

میں بلکل ہینڈسم اور فٹ آپ بتائے بھابی۔۔ زہرام مسکرا کر بولا جب کے

اُس کی بات پر سب ہی مسکرائے تھے

الحمدللہ میں بھی ٹھیک ! ابرش کو اچھا لگا تھا اُن دونوں سے مل کر جب کے

صائمہ بیگم بھی مسلسل مسکرا رہی

تھی

! اور میر بیلا سے باتوں میں مصروف تھا

چلے آجائے مائم روحا سے ملواتا ہُوں۔۔ میر کہتا آگے بڑھا

السلام علیکم ! وہاں پہنچتے زہرام اور منہا نے سلام کیا

وعلیکم السلام ! مائم روحا کھڑے ہوئے تھے

یہ زہرام ہے میرا بچپن کا دوست تُو بھی اسے بہت اچھے سے جانتا تھا اور یہ زہرام کی وائف منہا ! میر نے مائم کو دیکھ تعارف کروایا

جب مائم ذہرام سے ملا جب کے منہار وحا سے

ماشاللہ آپ دونوں تو بہت پیارے لگ رہے ہیں ! منہا نے دل سے تعریف کی

منہا اور ذہرام سے بات کر کے سب کو اچھا لگا تھا

بیلا آپ مما کے پاس جائے بابا ابھی اتے ہے ! میر بیلا کی پیشانی پر لب رکھ بولا پھر اُسے نیچے اُتارا جب وہ سامنے کھڑی ابرش کی جانب بھاگی جو روحا کے برابر میں بیٹھی تھی

چل اجا بابا سے مل لے ! میر اور زہرام اب احمد اور احسن صاحب سے ملنے کیلئے بڑھے تھے !

اسی طرح اج کے دن اور شادی کے آخری فنکشن کا اختتام ہوا تھا سب
!! بے حد خوش تھے انے والے دنوں سے انجان
ولیمے کے بعد سب گھر بھی اچکے تھے اس وقت ینگ پارٹی ساری لون
میں بیٹھی تھی جس میں زہرام منہا بھی ساتھ تھے
اور مائم کیسا رہا آپ کا شادی کا ایکسپریس ! زہرام مائم کو دیکھ مسکرا کر بولا
بہت اچھا ! مائم روحا کو دیکھ مسکرایا تھا
ابھی آگے اگے پتہ چلے گا بیٹا شادی کون سی بلا کا نام ہے۔۔زہرام جلد بازی
میں بولا لیکن جب بات سمجھ ائی کے وہ کس کے سامنے بول چکا ہے اپنا لب
دانتوں تلے دبا گیا کیونکہ اب منہا اُسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی
سوری جان مذاق کر رہا تھا۔۔زہرام کھسینا سا مسکرایا
جب کے اُس کی بدلتی حالت دیکھ سب بمشکل اپنی ہنسی دبا گیے تھے
منہا نے خفگی سے چہرہ پھیرا

مذاق کر رہا تھا جان قسم سے ورنہ میں تو شادی سے بہت خوش ہوں اتنی اچھی بیوی قسمت والو کو ملتی ہے بس۔۔زہرام بیچارہ اپنے لفظوں کی نسبت پھس چکا تھا

زہرام میر کا ہم عمر تھا لیکن حرکتیں نہایت شرارتی تھی دکھنے میں بھی وہ بے حد ہینڈسم تھا

سوری میری پیاری منہا میری زندگی ! زہرام اُسے منانے کی کوشش کر رہا تھا جب کے باکی سب بڑی دلچسپی سے مسکراہٹ دبائے زہرام کی پتلی ہوتی حالت دیکھ رہے تھے

ٹھک ہے ! منہا احسان کرنے والے انداز میں بولی

میں کافی بنواتی ہُوں سب کیلئے ! ابرش کہتی اٹھی

بھابی میں بھی چلتی ہُوں آپ کے ساتھ ! منہا زہرام کو غصے دیکھتی فوراً کھڑی ہوئی

میں بھی چلتی ہُوں اپی ! روحا بھی کھڑی ہوئی جب وہ تینوں باتیں کرتی اندر داخل ہوئی تھی

ہائے یہ شادی کا لڈو جو کھائے وہ بھی پچھتائیں اور جو نا کھائے وہ بھی ! زہرام کرسی پر ڈھینے والے انداز میں گرتا گہرا سانس بھرے بولا

جب کے میر مائم اُس کی بات پر ہنس ہی تو پڑے تھے

اسلئے کہتے ہے شادی مت کرو لیکن بھائی تجھے تو بڑی جلدی پڑی تھی ! میر زہرام کو دیکھ شوخ لہجے میں بولا

ہو گئی غلطی میرے بھائی ! زہرام خود بھی ہنس رہا تھا

! مذاق کر رہا ہوں یار منہا بہت اچھی ہے میں بہت پیار کرتا ہوں اُس سے

ہاں وہ دکھا ہمیں ! مائم میر نے اک ساتھ اسباب میں سر ہلاتے اُسے چھیڑا

ہ۔ہاں تو بیوی کو منانا پڑتا ہے ! اس میں کچھ گناہ تو نی کر دیا میں نے۔۔ذہرام بیچارہ نا اِدھر کا رہا نا اُدھر کا

میری روحا تو بہت اچھی ہے بھئی چھوٹی ہے اسلئے ناراض بھی ہوتی ہے لیکن میں منالیتا ہوں ! مائم گہرا مسکرایا تھا

اب زہرام کا نشانہ میر تھا جو موبائل میں کچھ دیکھنے میں مصروف تھا اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس کرتے میر نے نظریں اٹھائی زہرام کو شوخ نظر سے خود کو دیکھتا پا کر میر نے ابرو اٹھائے !

ایسی گندی نظروں سے کیوں دیکھ رہا ہے تُو ! میر اُسے دیکھ بولا

اپنا بتاؤ ڈارلنگ ہم نے تو اپنا بتا دیا اب آپ کی باری ! زہرام ہنوز وہی نظروں سے دیکھ بولا

میری تو بھئی ناشادی ہوئی ہے اور نہ مجھے کرنی ہے ! میر نے کندھے اچِکائے ۔۔زہرام کو بھی پتہ تھا کے سب کیا چل رہا ہے اور میر ابرش کی رخصتی نہیں ہوئی بس منہا کو نہیں پتہ تھا

کیا مطلب تُو کبھی شادی نہیں کریگا؟ زہرام حیران ہوا

نہیں بھئی بندہ شادی تب کریں جب زندگی کا بھروسہ ہو لیکن مجھے میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں پھر کیوں کسی لڑکی کو اُس کے حق سے محروم رکھے کیوں اُسے اذیت سے دوچار کروائے ! میر عام انداز میں بولا

ایسے تو مت بول اک دوست پہلے کھو چکا ہُوں اب دوسرے کو کھونے کی ہمت تو دور اس بارے میں سوچنے کی ہمت بھی نہیں ہے۔۔زہرام کا چہرہ بوجھا تھا ایک دم اُداسی نے اُس کے چہرے پر بسیرا کیا تھا

میری جان سچ سے کب تک بھاگ سکتے ہیں آپ سب ؟ ، میں تو حقیقت میں رہنے والا بندہ ہُوں۔۔میر نے گہرا سانس لیتے کہا پھر اٹھ کر زہرام کو گلے لگایا

اتنے وہ تینوں لڑکیاں اتی دکھائی دی جو کافی بنانے گئی اُنہیں اتا دیکھ سب واپس صوفے پر بیٹھے

ابرش نے سب کی جانب کافی بڑھائی

یار کہی گھومنے چلے ! ناران کاغان ہاں ؟؟ زہرام کافی کا سپ لیتا بولا

ہاں آئیڈیا اچھا ہے چلتے ہے ! مائم نے بھی اطفا کیا

میر تُو بتا؟ زہرام میر کی جانب متوجہ ہوا

تُم لوگ جاؤ یار مجھے تو بہت کام ہے ! میر نے کافی کا کپ تھامتے ہوئے کہا

یار تیرے بغیر مزا کہا آئیگا چلتے ہے نا کچھ دن میں واپس آجائنگے اور ویسے

بھی سعد ہے نا تُو اُسے بتادیوں جو کام ہو اور ویسے بھی ہم جلدی واپس

اجائنگے ! زہرام بزد بولا

یار نہیں جاسکتا بہت کام ہے ! میر نے منع کیا

بھائی چل لیں آپ بھی جلدی اجاینگے سب ! منہا بولی

لیکن م۔۔۔۔ابھی میر بول رہا تھا جب زہرام بولا

اتنے سالوں بعد ملے ہے اب تو میری کوئی بات سن لے ! زہرام خفگی سے

بولا

جب میر نے نفی میں سر ہلاتے اُسے دیکھا

اچھا ٹھک ہے ! میر نے ناچہاتے ہوئے بھی حامی بھرائی کیونکہ اُسے یہاں بہت کام تھے لیکن اب سب کی زد تھی کیا کیا جاسکتا تھا

میر کے حامی بھرنے پر سب کے چہرے کھل اٹھے تھے

پھر کل ہی چلے ؟ زہرام خوشی سے بولا

اوکے لیکن جلدی واپس انا ہے کیونکہ مجھے بہت کام ہے یہاں اور اگر تم لوگ نا ائے تو میں تُم سب کو وہی چھوڑ کر واپس اجاونگا یہاں ۔۔۔ میر نے فیصلہ سنایا

ارے میری جان تُو فکر ہی نا کر جلدی اجاینگے ! زہرام مسکرایا تھا

اسی طرح رات تک سب کی باتیں جاری تھی پھر رات کے دوسرے پہر سب اپنے اپنے کمروں میں جاچکے تھے

مان ! کمرے میں داخل ہوے روحانے مان کو پُکارا

جی ! مائم نے اُسے دیکھا

مجھے ناگھبراہٹ ہورہی ہے ا۔ایسالگ رہاہے جیسے کچھ غلط ہونے والاہے
عجیب سامحسوس ہورہاہے !روحااپنے دل میں ہوتی کیفیت کو مدِ نظر رکھ
مائم کو بولی جب مائم فوراًپریشانی سے اُس کے قریب آیا
روحاگھبراہٹ ہورہی ہے آپ کو؟ڈاکٹر کے چلتے ہے چلے اٹھے !
مائم۔پریشانی سے بولا
ن۔ نہیں مان میں ٹھک ہُوں بس ایسے ہی وہ عجیب سامحسوس ہورہاہے
۔۔روحاخوداپنی کیفیت سے انجان تھی
مان کچھ غلط تو نہیں ہوگانا۔۔روحانے تصدیق کی
کچھ غلط نہیں ہوگامیری جان بس وہ وہم ہوگاآپ کاسب ٹھک ہے دیکھے
کچھ نہیں ہوا۔۔مائم نے اُسے سمجھایا
جب روحانے دھیرے سے اسباب میں سرہلایا تھا

چلے جائیں فریش ہو کر آئے ! مائم نے مسکرا کر اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا جب روحا بھی دھیما سا مسکراتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی فریش ہونے گئی تھی

پیچھے مائم بھی کچھ پل روحا کی باتوں کو سوچتا رہا پھر سر جھٹک کر چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا

روحا کچھ ہی دیر میں منہ ہاتھ دھوئے فریش ہو کر آ چکی تھی جب کے منال کی باتیں اُس کے ذہن میں چل رہی تھی وہ جانتی تھی منال چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے !

روحا پھر سے بیڈ پر بیٹھتی گہری سوچوں کا شکار ہوئی تھی جب مائم کے باہر انے پر اُس کی نظر روحا پر پڑی

روحا میری جان میرا بچا کیا ہوا آپ کو سب ٹھک ہے۔۔مائم اُس کے سامنے بیٹھتا بولا

جب روحا نے نم آنکھیں اٹھائی

آپ رو رہی ہیں ! مائم کو مزید پریشانی ہوئی تھی جب روحا نے فوراً اپنا سر مائم کے سینے پر رکھا

مائم نے اُس کو حصار میں لیتے اُس کے بال سہلا کر اُسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی لیکن جب نمی مائم کو اپنی گردن پر محسوس ہوئی تو مائم نے روحا کا چہرہ اپنے سامنے کیا ہاں اُس کی آنکھوں میں آنسوں تھے

مائم نے اُس کے انسوں صاف کرتے اُس کی پیشانی چومی اور واپس اُسے اپنے سینے سے لگا گیا

کافی دیر روحا کو ریلیکس کرنے کے بعد مائم نے اُس کا چہرہ دوبارہ سامنے کیا

کچھ نہیں ہو گا روحا بس آپ کا وہم ہے ! مائم نے اک بار پھر سمجھایا

م۔مان آپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جائینگے نہ ؟ روحا نے تصدیق کی

نہیں میری جان کبھی نہیں ! ایسی باتیں نہیں کرتے شاباش سو جائے ! مائم نے اُس کے لال ہوتے گال پر اپنے لب رکھے دوسرا گال بھی چومتے مائم نے اُسے دیکھا جو ٹکر ٹکر مائم کو دیکھ رہی تھی

ہاہامیرا بچا۔۔اُس کے دیکھنے پر مائم ہنس پڑا تھا

چلے آپ کی باری۔۔مائم نے اپنا گال اگے کیا جب روحا نے شرماتے ہوئے مان کو دیکھا

پھر جلدی سے مائم کے گال پر لب رکھتی پیچھے ہوئی جس پر مائم کے لب مسکرائے تھے

چلے سو جائے جلدی آپ تھک گئی ہو گی اور کل گھومنے بھی جانا ہے ! مائم نے یاد انے پر کہا گھومنے کا نام سن روحا کی نیند تو آنکھوں سے کوسو دور جا چکی تھی لیکن سونا ضروری تھا

اسلئے روحا جلدی سے لیٹتی آنکھیں موند گئی جب کے مائم بھی اپنی جگہ پر آتا آنکھیں بند کئے لیٹا نیند نا انے پر مائم نے روحا کو اپنے قریب کیا اُس کا سر اپنے بازو پر رکھ اُسے اپنے حصار میں لیتے وہ مسکرا کر اُس کی پیشانی چومتا ! آنکھیں موند گیا

اک نئ خوبصورت صبح کا آغاز ہوا سب ناشتے کی ٹیبل پر آرہے تھے ! یا شاید اچکے تھے

سب ہنستے مسکراتے باتیں کر رہے تھے زہرام تو پٹر پٹر بول رہا تھا جب کے اُس کی باتوں پر سب ہنس رہے تھی زہرام واقعی کافی کول بندہ تھا

ہنسی مذاق کا عادی

آنٹی انکل ہم سب نے ناران کا غان کا پلین بنایا ہے ! ! زہرام نے یاد انے پر بتایا

ارے واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے گھومنے پھرنا چاہیئے زندگی میں بچوں کب سے بچے بھی کہی نہیں گیے گھومنے بلکل جاؤ آپ لوگ۔۔سب نے خوشی سے حامی دی

آپ لوگ بھی چلے نا ! زہرام اُنہیں دیکھ بولا

نہیں بچوں آپ لوگ جاؤ گھومنا پھرنا بچوں کا کام ہے ہم سب کی تو عمر نکل گئ ! احمد صاحب مسکرا کر بولے

کوئی نہیں انکل آپ اس گھر میں سب سے زدہ ہینڈسم ہے اور آنٹی تو بلکل لیلیٰ ہے ! زہرام کی بات پر سب قہقہ لگا کر ہنسے تھے جب کے صائمہ بیگم تھوڑا سا شرما گئی تھی

ویسے بات تو صحیح تھی احمد صاحب اور صائمہ بیگم اپنی جوانی میں بہت پیارے تھے اور ابھی بھی پیارے تھے تبھی تو میر اور مائم جیسے خوبصورت بچوں نے اس دنیا میں قدم رکھا تھا

ٹکٹ بھ بک کروانے ہو گے پھر اج جانے کیلئے لیکن مشکل ہو گا اتنی جلدی ارینج کرنا ٹکٹ۔۔زہرام کچھ دیر بعد اُداسی سے بولا

سعد ! جب میر نے سعد کو پُکارا جو بوتل کی جن کی طرح حاضر ہوا

یس سر ! سعد نے فوراً کہا

جب میر نے ہاتھ بڑھایا سعد نے فوراً لفافہ میر کے ہاتھ میں رکھا جسے میر نے زہرام کے آگے بڑھایا

زہرام نے اُس لفافے کو تھاما اور جلدی سے کھولا

ٹکٹس ! زہرام خوشی اور حیرانگی سے بولا کیونکہ اتنی جلدی ٹکٹس کا انتظام کرنا مشکل تھا لیکن وہ تو میر تھا نہ اُس کیلئے تو کچھ مشکل نا تھا

ارے واہ یار ویری فاسٹ سروس ہاں۔۔ زہرام مسکرا کر بولا

اج رات گیارہ بجے کی فلائٹ ہے ! میر نے اُسے دیکھ کہا

منال گڑیا آپ بھی جا رہی ہو ! میر نے کھڑے ہوتے اپنا فون ٹیبل سے اٹھاتے کہا

منال جو اسی انتظار میں تھی کے کب کوئی بولے اب فوراً مسکرا کر اسباب میں سر ہلا گئی

میر اللہ حافظ کہتا اب گھر سے نکلتا اپنے آفس کی جانب بڑھا تھا کیونکہ کل جس آدمی کو پکڑا گیا تھا اُس سے سوال جواب کر کے سچائی بھی اُگلوانی تھی

میر آفیس میں داخل ہوا قدم بیسمینٹ کی جانب بڑھائے

لاؤاُسے۔۔میر کی نہایت پر کشش آواز وہاں گونجی تھی آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے میر نے اُس آئے جانے والے شخص کو دیکھا جسے وولف اور چارم لے کر آرہے تھے

میر کو دیکھ اُس کی سیٹی بیٹی گم ہوئی تھی کون نہیں جانتا تھا انڈر ورلڈ دنیا میں شاہ میر سکندر کی !

اب ارام سے سب کچھ بتاؤ گے یا محنت کرنی پڑے گی ؟میر نے سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا جب کے لہجہ بہت ریلیکس تھا

ابھی سے کپکپا رہے ہو؟؟؟ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔۔اُسے ابھی سے کپکپاتا دیکھ میر تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا

م۔معاف ک۔کر دیں۔۔وہ بمشکل لفظ ادا کر رہا تھا میر کی وارننگ دیتی نظریں اُسے اُس کی موت بہت قریب سے دکھا رہی تھی

میری دنیا میں معافی نام کا لفظ نہیں پایا جاتا چلو میرا وقت ضایع مت کرو بہت کام ہے جلدی جلدی منہ کھولو

میر ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

بول! اُسے خاموش دیکھ میر دھاڑا کیونکہ مزید اب وہ اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا

اُس کی دھاڑ پر سامنے کھڑے شخص کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہو رہی تھی وجود اُس کا تیزی سے کپکپانے لگا تھا جب کے آنکھوں سے گرم سیال تیزی سے بہے رہے تھے لیکن وہ ڈھیٹ بنا خاموش تھا شائد اُس سے بولا نہیں جا رہا تھا یا کیا وجہ تھی نہیں معلوم تھا اُسے اتنا تو پتہ تھا کے اُس کی موت بہت بتر ہونے والی ہے کیونکہ سامنے شاہ میر سکندر تھا

سعد نے آگے بڑھتے اک زوردار تھپڑ اُس کے چہرے پر رسید کیا پانچوں انگلیوں کے نشان اُس کے گال پر رسید ہوئے تھے جس پر اُس کے قدم بری طرح لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے گیے تھے جب کے اُس کے رونے میں مزید روانگی ہوئی تھی

ارے سعد ایسے نہیں کرتے مہمانوں کے ساتھ۔۔ میر نے ہاتھ کے اشارے سے روکا پھر اُس کے قریب جاتے اُسے سیدھا کیا پھر بڑی نرمی سے بولا

زدہ لگی کیا؟ میر بڑے ہمدردی والے انداز میں بولا جب اُس شخص نے زور وسے اسباب میں سر ہلایا

اوہ کوئی بات آؤ۔۔ میر اُسے آگے لے کر ایا اپنے سامنے کرتے میر نے اک دو لمحے اُسے بغور دیکھا پھر اک زوردار پنچ اُس کے چہرے پر دے مارا اک لمحے پہلے جو میر کے چہرے پر نرم تصورات اب وہ سپاٹ ہوئے تھے جب کے آنکھیں یک دم سرخ ہوئی تھی

وہ شخص دور جا کر گرا تھا ہونٹ کے کنارے اور گال سے تیزی سے خون بہے رہا تھا سعد کے تھپڑ سے جو وہ بچا تھا میر کے پنچ نے اُسے دور گرایا تھا اب میر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سرخ آنکھوں کے ساتھ اُسے دیکھ رہا تھا

اب بولے گا یا اک اور ؟؟؟ میر نے آگے بڑھتے پوچھا جب وہ شخص خوف سے کپکپاتے ہوئے پیچھے کھسکا

ب۔ بتاتاہ۔ ہوں پ۔ پلز مجھے م۔ مت مارو ! ہچکیوں کے درمیان بمشکل بولا

جب میر نے اپنے قدم روکے

م۔ مجھے پ۔ پتہ ہے ا۔ آپ مجھے م۔ مار د۔ دو گے ا۔۔ اور ا۔ پ کی د۔ درد ناک م۔ موت س۔ سے ا۔ اچھا م۔ میں خود م

مر جاوں ! وہ کہتا جلدی سے اپنی جیب سے اک گولی نکالتا اک لمحے میں کھا چکا تھا اور پھر اک منٹ نا لگا گولی کے اثر سے اُس کے منہ سے سفید جھاگ نکلنے لگے لیکن وہ ابھی زندہ تھا اور تڑپ رہا تھا

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کے سب اُسے ہی دیکھ رہے تھے

ڈیبٹ ! میر کے تصورات بگڑے تھے میر نے ہاتھ آگے کیا سعد نے فوراً گن رکھی

زدہ شوق ارہا تھا مرنے کا جو موت تجھے پانچ منٹ بعد انی ہے وہ پانچ منٹ پہلے صحیح۔۔میر نے پوری چار گولیاں اُس کے سینے میں اتاری تھی

میر چاہتا تو اس پانچ منٹ میں اُس سے سچائی پوچھ سکتا تھا لیکن میر جانتا تھا سچائی تو وہ پتہ کر لے گا لیکن اس نے جو کارستانی دکھائی ہے اُس کی سزا تو دینی تھی نا

پھینک دو اس کو کہی۔۔میر غصے سے کہتا بھاری قدم لیتا بہار نکلا جب کے چہرہ غصے کی شدت سے سرخ تھا

اتنے میں میر کا فون بجا میر نے غصے سے موبائل سامنے کیا سامنے ابرش کا نام جگمگا رہا تھا میر نے کول پک کرتے فون کان سے لگایا

السلام علیکم ! ابرش نے سلام کیا

وعلیکم السلام ! میر نے جواب دیا

میر بیلا اٹھ گئی اور بیلا کو آپ سے بات کرنی ہے ! ابرش نے کہتے فون بیلا کو پکڑایا

ہیلو بابا جانی ! بیلا کی چہکتی آواز پر سخت غصے میں ہونے کے باوجود بھی میر کے عنابی لب مسکرائے تھے

ہیلو مائے پرنسز اٹھ گئی آپ ! ! میر مسکرا کر بولا جب کے وہاں موجود باکی سب میر کو حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے کیونکے شاہ میر سکندر کو مسکراتا دیکھنا شاید اُس کے آفیسرز کی اتنے سالوں سے خواہش ہی تھی جو آج پوری ہوئی تھی وہ مسکراتے ہوئے بلا کا حسین لگ رہا تھا جب کے سنجیدگی میں بھی وہ قیامت ڈھاتا تھا

سب ستائش نظروں سے میر کا حسین مسکرایا چہرہ دیکھ رہے تھے جب کے ایلف کا دل زور وسے دھڑک رہا تھا

میر نے سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے اوپر دیکھا سب کو ستائشی نظروں سے خود کو دیکھتا پا کر میر نے سب کو ایک گھوری سے نوازا جس کا مطلب سمجھتے سب فوراً اک لمحے کی دیر کیے بنا چہرہ جھکا گیے

جی بابا ابھی اٹھی ہُوں۔۔ بیلا ننھے ہاتھوں سے موبائل تھامے بولی

مما!!! بابا نظر کیوں نہیں ارہے ! بیلا ابرش کو دیکھ بولی

کیونکہ یہ ویڈیو کول نہیں ہے میری جان ! ابرش نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا

مجھے بابا کو دیکھنا ہے۔۔ بیلا بضد بولی

بابا بزی ہے نا بعد میں بات کر لینگے ویڈیو کول پر۔۔ ابرش نے سمجھایا

بابا مجھے آپ کو دیکھنا ہے۔۔ بیلا فون کان سے لگائے بولی جب میر نے مسکرا کر ویڈیو کول کی جسے ابرش ریسیو کرتی بیلا کے آگے کر چکی تھی

بابا۔۔ میر کو دیکھ وہ دونوں ہاتھ جوڑتی خوشی سے چہچی

جی میری جان۔۔ میر بھی اُسے دیکھ مسکرا رہا تھا

آپ کہاں ہے ! بیلا میر کے پیچھے دیکھتی بولی وہ گھر پر نہیں تھا

میں آفس میں ہُوں ! میر اسکرولنگ چیئر کی پشت پر اپنا سر ٹکائے بولا

میں بھی آجاتی بابا کے ساتھ ! بیلا انگلی موبائل پر رکھ اُداسی سے بولی

اگلی بار اجائگی میری بیلا بابا کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں۔۔میر نے مسکرا کر کہا

جب بیلا کے چہرے پر اک خوبصورت مسکراہٹ نے جگہ لی جب کے

ابرش بھی بیلا اور میر کو دیکھ اُن کی باتیں سن مسکرا رہی تھی

بریک فاسٹ کیا بیلا نے ؟

ہاں جی ممانے کرایہ ہے ! بیلا موبائل ابرش کی جانب کرتی بولی ابرش جو

مسکرا کر بیلا کو دیکھ رہی تھی اچانک فون اپنی جانب ہو جانے پر جھٹ سے

اُس کی نظریں موبائل پر گئی تھی

ابرش کی نظریں مسلسل پیچھے ٹھہری تھی جہاں اُسے ایلف نظر آ رہی

تھی جو میر کو ہی مسلسل ستائش نظروں سے مسکرا کر دیکھ رہی تھی

بابا ایسکریم لانا آپ ! بیلا فوراً یاد انے پر موبائل اپنی جانب کرتی بولی

اوکے میری جان میں لے آؤنگا اور کچھ ؟

ہاں جی چاکلیٹ بھی ! بیلا نے فوراً فرمائش کی

اوکے ڈن۔۔میر نے مسکرا کر کہا

! مما کو فون دیں بیلا

اوکے بابا۔۔ بیلا نے فون ابرش کو دیا جب ابرش نے فون تھاما
میر نے بغور اُس کی نظریں دیکھی وہ پیچھے دیکھ رہی تھی میر نے کیمرے
سے پیچھے دیکھا ایلف کو دیکھ میر کا پارا ہائی ہوا تھا میر نے فوراً گول بند کی اور
اٹھ کھڑا ہوا

اگلے دس دن کیلئے تُم سسپنڈ ہو یہاں نظر مت انا۔۔ میر نے سپاٹ نظروں
سے اُسے دیکھا جب وہ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی

س۔ سر م۔ مجھ س۔ سے کوئی غلطی ہو گئی کیا! وہ فوراً نظریں جھکائے بولی
غلطی؟؟ تمہاری غلطی میں بتانے کے بلکل موڈ میں نہیں ہُوں جاؤ اور دس
دن سے پہلے نظر مت انا۔ میر نے باہر کی جانب اشارہ کیا ایلف نے نم
انکھوں سے میر کو دیکھا پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی باہر نکلی

میں کچھ دن کیلئے جارہاہُوں فیملی کے ساتھ باہر ہر ایک اک لمحے کی رپورٹ مجھے بھیجنا کوئی اک بھی انفورمیشن کسی سے مس ناہو گوٹ اٹ؟؟؟میر نے سب کو ایک نظر دیکھتے کہا

یس سر! سب ہم اواز بولے

میر اب مڑتا بھاری قدم لیتا باہر نکلا تھا آنکھوں پر چشمہ لگاے وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا جب نظر ایلف پر پڑی جو اپنی گاڑی سے ٹیک لگاے کھڑی تھی شاید وہ میر کا ہی انتظار کر رہی تھی میر اُسے نظر انداز کرتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا جب ایلف بھاگتی ہوئی میر کے سامنے آئی

سر ایم ریئلی سوری اگر کوئی غلطی ہوئی ہے پلز دس دنوں کیلئے سپیڈ نا کریں!

وہ منت بھرے لہجے میں بولی

ان دس دنوں میں اپنی آنکھوں کا علاج کروانا اور پوچھنا ڈاکٹر سے یہ کیوں اک جگہ ٹک کے رہ جاتی ہے۔۔میر دوٹوک کہتا اب اپنی گاڑی میں جا بیٹھا جب کہ ایلف کو اب وجہ سمجھ ائی تھی

گاڑی سٹارٹ کرتے میر گھر کی جانب بڑھا

گھر پر سب پیکنگ میں لگے ہوئے تھے جب کے زیان کو ابھی ابھی پتہ لگا تھا کے سب ثبات ناران کاغان جا رہے ہیں تو وہ بھی اپنی ٹکٹس بک کر وہ چکا تھا اُس کے جانے کا علم کسی کو نہیں تھا

زیان اپنے کمرے میں داخل ہوا چہرے پر اک شیطانی مسکراہٹ تھی لگتا ہے قسمت بھی یہی چاہتی ہے اچھا ہے گھر سے دور میں اپنا کام آسانی سے کر سکو نگا تمہاری کمزوری یعنی میری پیاری معصوم کزن ابرش کو میں اتنا تڑپاؤں گا کے تُم بھی تڑپو گے شاہ میر سکندر اب وقت میرے ہاتھ میں انے والا ہے۔۔زیان نے کہتے فون اٹھا کر کسی کو کول ملای

سب کچھ ریڈی ہے ؟

! جی بوس سب ریڈی ہے

ٹھک ہے رات تک یہ سب وہاں پہنچے گے پھر تبھی سے کام شروع کر دینا بلکہ میں بھی وہی آ رہا ہوں خود اپنے سامنے دیکھو نگا سب کچھ ! زیان کہتا

اک غرق قہقہ لگا کر ہنسا پھر فون بند کرتے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا سامان پیک کرنے لگا! کیونکہ اُسے ان سب سے پہلے نکلنا تھا

میر اپنے کمرے میں داخل ہوا جہاں سامنے اُس کی پیکنگ ہوئی بیگ بیڈ پر رکھا تھا جس پر میر کو یقیناً حیرانی ہوئی کیونکہ اُس نے پیکنگ کا ابھی تک کسی کو نہیں بولا تھا

ممانے کروائی ہو گی۔۔میر سوچتا اب فریش ہونے گیا تھا اُس کے بعد وہ بیلا سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا

کچھ ہی دیر میں میر فریش ہو کر باہر ایا صائمہ بیگم سامنے ہی بیٹھی جس پر میر اُن کے قریب گیا

ماما تھینکس آپ نے پیکنگ کروادی پہلے ہی۔۔میر اپنی شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کرتے بولا

لیکن بیٹا میں نے تو نہیں کروائی! صائمہ بیگم ناسمجھی سے بولی

آپ نے نہیں کروائی پھر کس نے کی! میر سوچتا ہوا بولا

ہاں شاید ابرش نے کی ہو گی وہ آپ کے کمرے سے نکل رہی تھی پیکنگ ہی کر رہی ہو گی میری بچی بہت کام والی ہے ہر چیز کا خیال رکھتی ہے۔۔صائمہ بیگم مسکرا کر بولی پھر واپس امنہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوئی میر کچھ دیر وہی کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر قدم ابرش کے کمرے کی جانب بڑھاے کیونکہ بیلا وہی تھی

بیلا نو میری جان لگ جائے گا آپ کے۔۔ابرش بیلا کے ہاتھ سے چوڑی لیتی بولی جس سے وہ کھیلنے کی وجہ سے دو حصوں میں کرنے کے چکر میں تھی

ابرش نے بیلا کو بیڈ سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا پھر ارام سے اُس کے ہاتھ سے چوڑی لی

میری بیٹی بہت شرارتی ہے۔۔ابرش بیلا کے پیٹ پر گدگدی کرتی بولی جب بیلا کھلکھلا کر ہنسی جب کے بیلا کو کھلکھلا کر ہنستے دیکھ ابرش بھی ہنس رہی تھی

میرا پیارا بیٹا۔۔ابرش اُسے خود میں بھنچتی ہوئی بولی جب کے دونوں مسلسل ہنس رہی تھی

ابرش نے اُس کے گال چومے جب کے میر جو دروازے پر ہی رک گیا تھا سامنے بیلا اور ابرش کو اس طرح ہنستے مسکراتے دیکھ میر کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

میر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے مسکرا کر دیکھ رہا تھا جب بیلا کی نظر میر پر پڑی

بابا۔۔بیلا بیڈ سے کودتی زور وسے میر کی جانب بھاگی تھی

میر نے مسکرا کر بیلا کو اپنی گود میں اٹھایا

میر نے اُس کے گال پر لب رکھے جب بیلا نے بھی میر کے۔گال پر لب رکھے اور پھر مسکرا کر میر کو دیکھنے لگی اس کی معصومانہ حرکتوں پر میر کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

پیکنگ ہو گئی؟ میر نے ابرش کو دیکھا جو بیلا کے کھلونے بیڈ سے سیمٹ رہی تھی

جی ہو گئی! ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

میری پیکنگ تُم نے کی ہے؟ میر ابرش کو دیکھ بولا

جی! ابرش نے دوبارہ اسباب میں سر ہلایا

تھینکس! میر نے کہا جب کے نظریں بیلا پر تھی

ابرش نے پھر حیرت سے میر کو دیکھا تھا کیونکہ تھینکس لفظ بھی ابرش پہلی بار میر کے منہ سے سن رہی تھی

کوئی بات نہیں! خود کو نارمل رکھ کر وہ بولی

میر اُسے اک نظر دیکھتا اب بیلا کو لیے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا پیچھے ابرش نے اُسے جاتا دیکھا تھا پھر سینے پر ہاتھ رکھ گہرے گہرے سانس لینے لگی

یا خدایا! اُس نے اوپر دیکھا وہ جب جب میر کو دیکھتی تھی اُس کی دھڑکنے ایسے ہی تیزی سے دھڑکتی تھی

! یہی تو نشانی تھی اُس کے جنون کی حد تک عشق کی

باباچاکلیٹ اور آئسکریم۔۔میر نے بیلا کو لاؤنج میں موجود صوفے پر بٹھایا

جب بیلا بڑی بڑی آنکھیں کیے میر کو دیکھ بولی

! لایا ہُوں نا اپنے بچے کیلئے بہت ساری فریج میں ہے منگواتا ہُوں

عالیہ بی فریج سے بیلا کی آئسکریم اور چاکلیٹ لے ائے ! میر عالیہ بی کو دیکھ

بولا جب وہ فوراً کچن کی جانب بڑھی تھی

بیلا کی چاکلیٹ اور ایسکریم لاتے عالیہ بی نے بیلا کو تھمائی

یہ ساری میری ہے بابا؟؟ بیلا خوشی سے بولی

ہاں جی یہ ساری میری بیٹی کی ہے۔۔میر نے اُسے اپنی گود میں اٹھایا اور

چاکلیٹ کھول کر دی جسے بیلا نے اپنا ننھے ہاتھ میں تھام کی کھانا شروع کیا تھا

آہستہ آہستہ لاؤنج میں بھی سب جمع ہونا شروع ہو گئے تھے

زہرام اور منہا بھی کمرے سے نکلتے ڈائریکٹ لاؤنج میں آئے تھے

میرا گیا تُو۔لاؤنج میں میر کو دیکھ زہرام مسکرا کر قریب اتا بولا

ہاں بس ابھی ایا ہُوں۔۔میر اُسے دیکھ دھیما سا مسکرایا اسی طرح مائم روحا
پھر ابرش بھی وہاں آ چکے تھے جب کے سارے بڑے شاید اپنے اپنے
کمروں میں تھے ابھی سب لاؤنج میں بیٹھے تھے کے شور کی آواز انا شروع
ہوئی

بیلا اِدھر بیٹھے بابا اتے ہے۔۔میر اٹھا جب کے سب بھی اٹھ چکے تھے آگے
بڑھنے پر پتہ چلا کہ منال باجی (ارم) ملازمہ پر چیخ رہی تھی

منال کیا ہوا؟ ابرش نے آگے بڑھتے پوچھا

جب منال نے گردن موڑے سب کو دیکھا سامنے میر کو دیکھ اُس نے
جلدی اپنا لہجہ درست کیا پھر ابرش کے سوال کو اگنور کرتی میر کو دیکھ بولی
بھائی میری رنگ کمرے سے غائب ہے اور کمرے میں بس صفائی کرنے
یہی ائی تھی ! منال دھیمے لہجے میں بولی جب کے میر جو منال کو چلاتا دیکھ چکا
تھا اب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کے کیا منال بھی اتنی بتمیزی ہے ؟ کیونکہ
میر کے سامنے تو وہ بلکل ہی الگ نظر اتی تھی

ارم آپ نے دیکھی ہے کہی انگھوٹی منال کی؟ابرش ارم کو دیکھ بولی جس کا سر جھکا ہوا تھا

نہیں میم میں نے نہیں دیکھی میں بس صفائی کرنے آئی تھی اور میم مجھ پر الزام لگا رہی ہے میں نے نہیں لی انگھوٹی آپ بھلے میری تلاشی لے لیں ۔۔وہ روتے ہوئے بولی

اوہ پلز چپ کرو اپنا یہ ناٹک میری انگھوٹی تُم نے چرائی ہے۔منال بمشکل غصے پر ضبط رکھتی بولی

میں نے نہیں چرائی میم میں سچ کہے رہی ہوں۔۔وہ اپنی صفائی میں بار بار یہی بول رہی تھی

مجھے پتہ ہے ت۔۔۔۔ابھی منال بول رہی تھی کے میر نے بات کاٹی

منال گڑیا بس !ارم اگر آپ نے انگھوٹی نہیں لی تو کوئی بات نہیں ایسے نہیں روتے جب کچھ کیا ہی نہیں تو رونا اور صفائی دینا بھی نہیں بنتا جائے

آپ! میر اُسے دیکھ نرمی سے بولا جب وہ اسباب میں سر ہلاتی تیزی سے آگے کو بڑھی تھی

بھائی میں سچ کہے رہی ہوں اس نے۔۔۔ منال میر کو دیکھ بولنے لگی

منال وہ رہی تمہاری رنگ۔۔ میر نے پیچھے کی جانب اشارا کیا اُس کے سائڈ ٹیبل کے نیچے رنگ پڑی ہوئی تھی جسے میر دور سے بھی آسانی سے دیکھ پا رہا تھا جو منال باجی کو قریب سے بھی نہیں دکھی تھی منال فوراً پیچھے مڑی پھر رنگ اٹھاتی وہ اب نظریں جھکائے آگے ائی تھی

کسی بے گناہ کے ساتھ زیادتی نہایت غلط ہے جب تک ہمیں اُس چیز پر یقین ناہو تب تک کوئی فیصلہ برحق نہیں ہوتا! میر اُسے دیکھ بولا

سوری بھائی۔۔ منال نے نظریں جھکائے کہا

مجھ سے سوری کیوں کر رہی ہو آپ؟ سوری ارم سے کرنا چاہیے ہرٹ ہوا ہے اُسے۔۔

ارم!! میر کی آواز پر وہ آگے ائی تھی

میر نے منال کو اشارہ کیا جس کا مطلب صاف تھا کے اُسے معافی مانگنی ہے
اگر میر نا کہتا تو منال مر کر بھی معافی نہیں مانگتی لیکن سامنے سب کھڑے
تھے اُسے اپنی عزت نفس ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی
!حالانکہ یہ تھا نہیں لیکن منال کی اگو ہرٹ ہو رہی تھی
ائی ایم س۔ سوری! منال نے آنکھیں مچھتے ہوئے کہا
کوئی بات نہیں۔۔ارم اپنے انسوں صاف کرتی بولی پھر تیز قدم لیتی وہاں
سے آگے کو بڑھی تھی میر بھی اب گہری سانس لیتا واپس لاؤنج کی جانب
بڑھا تھا

Yar Meer she's so rude!!

سب صوفے پر آکر بیٹھے جب زہرام نے منال کے بارے میں بات کی جو
اس وقت اپنے کمرے میں تھی

جہاں تک میں نے دیکھا ہے منال ایسی نہیں ہے اج پتہ نہیں کیا ہوا اُسے ۔۔میر خود بھی یہی سوچ رہا تھا جب کے روحا خاموش تھی کیونکہ منال کا اصلی روپ تو بس وہی جانتی تھی

میر اگندا بچا منہ گندا کر لیا ادھر آئے۔۔ابرش نے اُسے اپنی گود میں لیا واپس اٹھاتے ابرش نے بیلا کا چہرہ صاف کیا جب کے بیلا مسلسل چاکلیٹ کھانے میں بزی تھی ابرش نے پیار بھری نظر بیلا پر ڈالی اور اُسے واپس صوفے پر بٹھایا

منہا مسکرا کر انہیں ہے دیکھ رہی تھی شاید اُسے بھی کسی بچے کی کمی محسوس ہو رہی تھی اُن کا کوئی بچا نہیں تھا اور ابرش اور بیلا کا پیار دیکھ اُسے کمی محسوس رہی تھی اور زہرام نے یہ چیز بغور منہا کے چہرے سے پتہ کی تھی

پیکنگ ہو گئی تُم سب کی؟ میر مائم اور زہرام کو دیکھ بولا

جی بھائی ہو گئی۔۔مائم نے اسباب میں سر ہلاتے کہا

ہماری بھی ہو گئی۔زہرام نے مسکرا کر کہا

اور میری بھی ہو گئی ! کیمرے میں دیکھتے زیان نے اپنے کمرے میں بیٹھے
سگریٹ کا گہرا کش لیتے کہا
پھر سگریٹ کو ٹرے میں مسلتے بے دردی سے بجھائی اپنے بال ٹھک کر کے
جھوٹی معصومیت چہرے پر سجائے وہ باہر ایا
ہیلو گایز ! لاؤنج میں پہنچتے زیان شوخ آواز میں بولا
ہیلو آپ کون ؟ زہرام اُسے پہلی بار دیکھ رہا تھا زیان کو دیکھ سب کے
تصورات نارمل تھے جب کے میر نے نظریں پھیری تھی اُسے شاید زیان
کا ہونا بھی برداشت نہیں تھا بس یہ بات اک بار ثابت ہو جاتی تو میر زیان کو
دھکے مار کر اپنے گھر سے نکالنے کا ارادہ رکھتا تھا اُس کے بعد اذیت ناک
موت دینے کا جسے زیان نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا بس پہلے ساری سچائی
! پتہ کرنا ضروری تھا
میں ابرش کا اک لوتا موم سائڈ کزن ۔۔۔ زیان مسکرا کر کہتا زہرام کے
! برابر میں بیٹھا میر صوفے سے ٹیک لگائے موبائل میں مصروف ہوا تھا

ایلف کے ڈھیروں میسیج دیکھ میر کا دماغ گھما تھا میر نے سعد کو میسیج کیا
جا کر ایلف کا موبائل توڑ دو ورنہ میں اس کے ٹکڑے کر دونگا۔۔میر نے
موبائل پر پکڑ سخت کرتے سعد کو میسیج لکھا
موقع ملے تو اسے بھی دنیا سے رخصت کر دو دماغ خراب کر کے رکھ دیا اور
ہاں دس دن سے پہلے یہ مجھے آفس دکھنا نہیں چاہیئے۔۔میر میسیج بھیجتے اب
بیلا کی بات سننے لگا
اگر ایلف اُس کی بہادر آفیسر نہیں ہوتی تو اب تک میر اُسے دنیا سے
رخصت کر چکا ہوتا
خیر میر کو اب بھی کرنے میں اک لمحہ نا لگنا تھا
بابا کارٹون دیکھوں ! بیلا چاکلیٹ میں لتھ پتھ ہوئی بولی جب کے ابرش
وائپس سے ساتھ ساتھ اُس کا چہرہ صاف کر رہی تھی میر نے اُس کی بات
سمجھتے موبائل میں کارٹون لگا ے سامنے رکھے

زیان آپ بھی چلے ناہم لوگ ناران کاغان جارہے !ابرش زیان کو دیکھ
بولی جب میر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی
نہیں یار تُم لوگ جاؤ مجھے بہت ضروری کام ہے۔۔زیان اک نظر میر کو پھر
دوسری نظر ابرش پر ڈالتا بولا
اوہ او کے کوئی بات نہیں !ابرش اسباب میں سر ہلاتی بولی
اُف میری معصوم کزن۔۔تُم جس کو بلانے کی باتیں کر رہی ہو اگر اُس کے
انے کا مقصد پتہ چل جائے تو کبھی نہ بلاو تم خیر تُم لوگو سے پہلے میں وہاں
موجود ہونگا بے فکر رہو اب بھئی اپنی کزن کی بات کیسے ٹال سکتا ہوں
۔زیان دل میں سوچتے ہوئے بولا
میر نے وہاں اک بڑا الشان گھر بھی لے لیا تھا تاکہ وہاں رہا جا سکے سب تیار
تھا بس رات ہونے پر نکلنا تھا
کیا کرتے ہے زیان آپ ؟زہرام اُسے دیکھ بولا

میں بہت کچھ کرتا ہوں کیا کروانا ہے آپ نے۔۔زیان چہرے پر
مسکراہٹ سجائے بولا
کیا مطلب؟زہرام کو اُس کی بات سمجھ نہیں ائی تھی
نہیں میر امطلب میں پڑھائی کرتا ہوں پاستا بنالیتا ہوں اس طرح کے
چھوٹے موٹے کام ن۔
اوہ اچھا اچھا گڈ!زہرام بھی دھیما سا مسکرایا یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کے زیان
زہرام کو بھی کچھ عجیب لگا تھا
خیر سب کافی بے صبر تھے سوائے میر کے کیونکہ اُسے گھومنا پھرنا پسند
نہیں تھا اور دوسرا وہ ویسے ہی کام کے سلسلے میں پوری دنیا دیکھ چکا تھا اور
ابھی یہاں کام بھی بہت تھے لیکن زہرام کی زد تھی جو میر جا رہا تھا
میر کو گھومنا پھرنا یہ سب ذرا بھی پسند نہیں تھا وہ بہت خاموشی میں رہنے
والا خوبصورت شخص تھا

اسی طرح پورا دن گزرتا گیا سب ریڈی ہو رہے تھے کیونکہ سب نے کچھ دیر تک نکلنا تھا روحا تو بہت زدہ ہی خوش تھی منال بھی ریڈی ہو رہی تھی روحا تو سب کچھ لیپٹاپ پر ناران کا غان کے بارے میں دیکھ چکی تھی اور اسلئے حد سے زدہ بے صبری ہو رہی تھی کیونکہ ناران کا غان کتنا خوبصورت تھا وہ اُن تصاویر میں دکھ رہا تھا !!

چلو بھئی وقت نکل رہا ہے ! میر زہرام کو اتا دیکھ بولا جو ابھی بھی اپنے بال بنا تا ارہا تھا

یار تھوڑا تیار ویار ہونا بھی ضروری ہوتا ہے سنا ہے وہاں لڑکیاں بہت پیاری ہوتی ہے۔۔زہرام میر کے کان میں جھکتا سرگوشی میں بولا

جب میر نے اُسے گھوری سے نوازا

وقت کے پابند لوگ اچھے لگتے ہے سب کو وقت کی پابندی کرنا سیکھ لے۔۔۔میر اُسے دیکھ بولا

او کے جانے من آپ کیلئے کچھ بھی۔۔زہرام میر کے گرد حصار بناتا بولا

کمینے دور ہٹ۔۔اُس کی حرکتیں دیکھ میر اُسے خود سے دور کرتا بولا جب
زہرام جو میر کو چھیڑ رہا تھا اب بمشکل اپنی ہنسی دبا گیا
آہستہ آہستہ سب لاؤنج میں آ گیے تھے اس وقت رات کے نو بج رہے تھے
اللہ حافظ ماما۔۔میر نے صائمہ بیگم کو گلے لگاتے اُن کا ماتھا چُوما
اللہ حافظ میری جان۔۔صائمہ بیگم نے بھی مسکرا کر میر کے سر پر پیار دیا
اللہ حافظ بابا۔۔میر احمد صاحب سے ملا اسی طرح باری باری سب گھر
والوں سے ملے
اللہ حافظ بچوں اللہ آپ سب کو اپنے حفضو ایمان میں رکھے۔۔پیچھے سے
امنہ بیگم بلند اواز میں بولی جب سب نے ہم آواز آمین کہا
بیلا نیند آ رہی ہے میری بیٹی کو؟میر بیلا کی آنکھوں میں نیند دیکھتا بولا کیونکہ
بیلا اس وقت میر کے گود میں ہی تھی
ہاں جی۔۔اُس نے نیند سے بھری آنکھوں کے ساتھ اسباب میں سر ہلایا

سو جائے میرا بے بی شاباش۔۔میر نے اُس کا سر اپنے کندھے پر رکھ کہا میر خود گاڑی کی جانب قدم بڑھاتا بیلا سے باتیں کر رہا تھا

! سب نے اک ہی گاڑی میں جانا تھا جو یقیناً بڑی تھی سب کے مطابق نہیں کریم تُم رہنے دو میں خود ڈرائیو کرونگا۔۔میر ڈرائیور کو دیکھ بولا

او کے سر! کریم کہتا پیچھے کو ہوا

میر نے سب کو بیٹھنے کا کہا اور خود سعد سے کچھ بات کرنے لگا سب کے بیٹھنے پر میر نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

اب بیلا ابرش کے پاس تھی اُس کی گود میں سکون سے سو رہی تھی

وہ گاڑی کچھ اس طرح تھی کے سیٹ کو بیک کر کے سکون سے لیٹنے کے انداز میں ٹیک لگایا جا سکتا تھا گاڑی کے شیشے کے لوک تھے جب کے اندر فل سپیڈ سے اے سی آن تھا سب بڑے خوش نظر آ رہے تھے

ماحول اک دم زبردست بنا ہوا تھا

گاڑی میں آگے کے سائڈ بیچ میں بے بی کی سٹنگ تھی جس پر ابرش نے بیلا کو لٹایا اور اُس کے اوپر اُس کا چھوٹا سا کمفرٹر ڈالا ابرش نے بیلا کی پیکنگ کر کے بار بار چیک کیا تھا کے کہی وہ بیلا کی کچھ چیز بھول تو نہیں رہی ابرش نے بیلا کی پیشانی چومی پھر سیدھی ہو کر سیٹ سے ٹیک لگا گئی سب ہی باتیں کر رہے تھے سکون سے ٹیک لگائے

جب کے میر بھی اُس سے پوچھے جانے والی باتوں کا جواب دیتا ڈرائیونگ پر پورا دھیان رکھے ہوا تھا

اس وقت ساڑے نو ہی ہوئے تھے اسلئے کسی کو نیند نہیں آئی تھی

پیچھے مائم روحا تھے جب کے روحا کے برابر میں منال اور اُس کے پیچھے زہرام اور منہا تھے

میر یار گانے تو لگا مزا آ گیا اور زدہ۔۔زہرام پیچھے سے اواز لگاتا بولا

جب میر نے گہری سانس لیتے سونگ پلے کیا

یار تیز اواز کر نہ۔۔۔زہرام نے پھر آواز لگای

میری بیٹی سو رہی ہے بیلا اٹھ جائیگی زدہ شور سے۔۔میر نے ہنوز روڈ پر نظریں جمائے کہا

جب کے میر کی بات پر سب کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ بکھری تھی

واہ بھئی ہماری بیلا کو بہت لگی ہے جو اُس کے بابا اُس سے بہت پیار کرتے ہے اب بھئی ہمیں تو بیلا کا بابا منہ بھی نہیں لگاتا۔۔زہرام منہ بنائے بولا

میر نے اُسے شیشے میں دیکھ اک اور گھوری سے نوازا جب اُس کی زبان کو لگی مان وہاں کتنا مزا آئیگا نا ہم بہت سارا گھومے گے اوکے !روحا خوشی سے بولی

اُس کی خوشی دیکھ مائم بھی مسکرا رہا تھا

اوکے میری جان جہاں آپ نے گھومنا ہو گا وہی گھومے گے !مائم نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے کہا

روحا مسلسل کچھ نہ کچھ مان سے باتیں کر رہی تھی جس کا مائم مسکرا کر جواب دے رہا تھا

گاڑی ایئرپورٹ کے آگے رکی سب نیچے اُترے اک گاڑی جو پیچھے تھی اُس
! میں ڈرائیور ساتھ تھا تاکہ گاڑی واپس گھر لے جائی جا سکے
اُف مان ہم لوگ پلین میں بیٹھنگے میں بہت خوش ہوں۔۔روحا ایئرپورٹ
پر پہنچتے پر جوش بولی
جی میری جان۔۔مائم نے مسکرا کر کہا
چیک ان کرتے سب آگے کو بڑھے
پلین میں سوار ہونے پر روحا کا تو بس نہیں چل رہا۔ تھا وہ ڈانس کرنا شروع
ہو جائے
سب اپنی اپنی سیٹس پر بیٹھے اک جگہ تین سیٹس تھی اسلیے میرا برش اور بیچ
میں بیلا بیٹھے جب کے اُس سے پیچھے والی پر پہلے مائم پھر روحا اور روحا کے
برابر میں منال جب کے سائڈ والی پر بس زہرام اور منہا تھے
روحا تو مسلسل پلین کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی

مان مجھے نیند آرہی۔۔بہت ساری باتوں کے بعد روحا بھی نیند سے ٹن ہورہی تھی

سوجائے میری جان۔۔مائم نے اُس کا سر اپنے کندھے پر رکھا جب روحا مائم کا بازو۔ تھامتی آنکھیں موند گئی

برابر میں بیٹھی منال کے دل میں تکلیف اٹھی تھی مائم کا پیار دیکھ روحا کیلئے !

انسوں جیسے گلے میں اٹکے تھی وہ جیسی بھی تھی اُس نے مائم سے محبت سچی کی تھی اُسے تکلیف ہوتی تھی مائم کے ساتھ روحا کو دیکھ منال نے فوراً اپنے انسوں کا گلا گھونٹا اور رخ موڑ خود کو ریلیکس کیا !

اسی طرح باتوں باتوں میں سب سو گیے تھے منال بھی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاے سو چکی تھی یہاں بھی بلکل ایسا ہی تھا سیٹ بلکل پلین ہو سکتی تھی جہاں سکون سے سویا جا سکتا تھا زہرام اور منہا بھی دونوں اک دوسرے کا ہاتھ تھامے سو چکے تھے جب کے روحا کا سر مائم کے کندھے پر

تھا جب کے مائم کا سر روحا کے سر سے لگا تھا وہ سب گہری نیند سو رہے تھے
سوائے ہمارے میر ابرش کے میر تو اپنے مشن کے بارے میں اتے آفیسرز
کے میسیج دیکھ رہا تھا جن میں یقیناً انفورمیشن تھی اور ابرش کو پتہ نہیں کیوں
نیند نہیں رہی تھی وہ ہر تھوڑی دیر بعد بیلا کو چیک کر رہی تھی
پلین میں مکمل خاموشی تھی شاید سب سو چکے تھے میر نے گردن گھمائیں
ابرش کو دیکھا جو بیلا پر کمفرٹر ٹھک سے ڈال رہی تھی
کیونکہ یہاں بھی اے سی پوری طرح ٹھنڈت رکھنے کا کام کر رہا تھا
تمہیں نیند نہیں آ رہی؟ میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش نے نظریں اٹھائے
میر کے حسین چہرے کو دیکھا جو اُسے ہی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا
نہیں۔۔ابرش میر کو دیکھ بولی
ابھی بہت ٹائم ہے پہنچنے میں تمہیں سونا چاہیئے! میر ہاتھ میں پہنی گھڑی
میں وقت دیکھتا بولا
آپ نہیں سو رہے؟ ابرش نے میر کے رکنے پر سوال کیا

نہیں مجھے نیند نہیں آرہی۔۔میر نے عام انداز میں جواب دیا

مجھے بھی نیند نہیں آرہی۔۔ابرش گہرا سانس لیے بولی

ابرش سو جاؤ ریلیکس فیل کرو گی راستہ لمبا ہے تُم تھک جاو گی ! میر نے اُسے سمجھانا چاہا

نہیں مجھے نیند نہیں آرہی میر ! ابرش بضد بولی

اوکے جیسے تمہاری مرضی ! میر کہتا اب واپس موبائل کی جانب متوجہ ہوا

میر کا بہت ضروری مشن تھا اور اُسے یہاں انا پڑھ گیا تھا میر کا دھیان سارا مشن کی جانب تھا

ابھی دس منٹ ہی گزریں تھے کے میر نے اپنے کندھے کی جانب کچھ محسوس کرتے میر کے گردن گھمائیں اپنے کندھے کی جانب دیکھا جہاں ابرش نیند میں گم ہوتی سکون سے اپنا سر میر کے کندھے پر رکھ سو چکی تھی

سوئی تو وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاے تھی

لیکن نیند میں جھولتا سر میر کے کندھے پر اٹھرا تھا

بہت ضدی ہو تُم میں کہے رہا تھا تب نہیں سوئی اور اب خود دس منٹ میں ہی سو گئی۔۔ میر اُس کا سر ٹھک سے رکھ دل میں اُس سے مخاطب تھا

کچھ دیر میر ابرش کا معصوم اور نہایت خوبصورت چہرہ دیکھتا رہا

اُس کے چہرے پر آتے بالوں کو میر نے اپنے دوسرے ہاتھ سے کان کے پیچھے کیے

!! کچھ دیر اُسے دیکھنے کے بعد میر نے فوراً سر جھٹک کر نظریں پھیری

اسی طرح رات کا سفر ختم ہوا صبح پانچ بجے فلائٹ نے ٹیک آف کیا

سب اٹھ چکے تھے حد تک بیلا بھی اور نہ سمجھی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی

پلین سے باہر اتے سب گاڑی میں سوار ہوئے جب گاڑی بنگلے کیلئے بڑھی

جہاں سب نے ان دنوں رہنا تھا سب کی خوشی دوبالا ہو چکی تھی کیونکہ پانچ بجے کے اندھیرے میں گاڑی کی روشنی سے باہر کا خوبصورت منظر سب کو

حواسوں پر چاہتا محسوس ہو رہا تھا

جب کے نیند بھی سب کو مزیدائی تھی کیونکہ سب نے چار گھنٹے کی بمشکل نیندلی تھی جب کے میر نے تو وہ بھی نہیں لی تھی لیکن اُس کی آنکھوں میں ابھی بھی نیند نہیں تھی وہ بلکل ایکٹو تھا جب کے باکی سب نیند میں ٹن ہوتے گاڑی سے باہر دیکھ رہے تھے لیکن روحا تو واپس مائم کے ساتھ لگتی سوچو کی تھی روحا کا سفر سوتے سوتے ہی گزرا تھا

قریب اک گھنٹے کی مسافت کے بعد گاڑی نہایت بڑے الشان فارم ہاؤس کے آگے رکی

وہ بڑا تھا لیکن سکندر ہاؤس جتنا بڑا نہیں ! سب اندر داخل ہوئے فارم ہاؤس نہایت خوبصورت تھا ہر چیز ترتیب سے رکھی تھی جب کے ہر چیز نہایت قیمتی تھی وہ دیکھنے سے پتہ چل رہا تھا

اندر داخل ہوتے میر نے موبائل سامنے کیا

چار کمرے ہے یہاں دو اوپر اور دو نیچے۔۔ میر نے موبائل میں فارم ہاؤس کی انفورمیشن میں دیکھ بتایا

ہم تو بھائی اوپر رہینگے۔۔زہرام نیند میں ڈوبا لاؤنج کے صوفے پر گرتا بولا

اور ہم نیچے والے میں۔۔روحا بھی اپنی آنکھیں رگڑتی بولی

میر نے گہرا سانس لیا کیونکہ اب دو کمرے بچے تھے اک اوپر اور اک نیچے کا

اک تو یقیناً منال کو دینا تھا باکی بچا اک اور میر ابرش تھے دو اب؟؟؟

میر میرے بھائی کیا جائے ہم کمروں میں نیند آرہی ہے بہت۔۔زہرام نیند

سے پاگل ہو رہا تھا

جا دفاع ہو جا۔۔میر نے اُسے گھورتے ہوئے کہا جب زہرام اٹھ کر میر کے

پاس ایا

کیا ہوا ڈارلنگ غصے میں کیوں ہے۔۔زہرام کی نیند فوراً اڑی تھی

کمرہ اک بچا ہے اور میں اور ابرش دو ہے۔۔میر اُسے دیکھ بولا پھر دوسری

نظر موبائل میں دیکھنے لگا

منہا جان آپ اوپر جا کر سو جاؤ میں اتا ہُوں۔۔زہرام منہا کو دیکھ بولا جب

منہا اسباب میں سر ہلاتی اوپر کی جانب بڑھی

جامائم تُو بھی جا روحا کو نیند آ رہی ہے۔۔زہرام مائم کو دیکھ بولا جو روحا سے کچھ بات کر رہا تھا جب کے زہرام کی بات پر اب وہ دونوں بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھے تھے دوسری جانب ابرش کچھ فاصلے پر ہی پیچھے بیلا کو صوفے پر بیٹھاے اُس کے شوز اُتار رہی تھی

منال آپ وہ سامنے والا کمرہ لے لو۔۔زہرام نے اشارے سے بتایا جب وہ بھی ہاں میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

تو رہ لو نا اک کمرے میں نکاح ہوا ہے تُم دونوں کا میاں بیوی ہو پھر کیوں موت آ رہی ہے تجھے۔۔زہرام غصے سے بولا کیونکہ اک تو اُسے نیند آ رہی تھی اوپر سے میر کی بات پر وہ رک گیا تھا

تُو دفاع ہو جا زہرام یہاں سے ورنہ فضول میرے ہاتھوں ضایع ہو جائیگا

۔۔میر نے اپنے الفاظوں پر زور دیتے کہا

دیکھ میرے پیاری دوست میری ڈارلنگ۔۔غصے سے کم نہ چلا تو زہرام پیار سے بولنے لگا

یہ گندے لفظ میرے لیے استعمال نہ کرو ورنہ زندہ نہیں چھوڑونگا۔۔میر اُسے خود سے دور کرتے بولا کیونکہ زہرام کی حرکتیں صحیح نہیں لگ رہی تھی

اچھا نہ میرا پیارا بھائی ہے نہ تُو تو جا سو جا شاباش حلال رشتا ہے تُم لوگوں کے بیچ اک کمرے میں رہنے سے کوئی مسئلہ نہیں جا بھائی خود بھی سو جا اور مجھے بھی سونے دے۔۔زہرام کہتا آخر میں منت بھرے انداز میں بولا

تو میں نے کونسے تیرے پیر پکڑے ہوئے ہے جا اور جا کر سو میں نے کب روکا؟؟میر نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھا

یار میں کیسے تجھے اکیلا چھوڑ کر خود سکون سے سونے جا سکتا ہوں۔۔زہرام دانت دکھاتا ہنستے ہوئے بولا

جا شاباش سو جا میں اپنا دیکھ لونگا کے کیا کرنا ہے تُو جا کر مر جا۔۔۔میر نے اُس کا رخ موڑتے اوپر کی جانب روانہ کیا

اوکے بائے ڈارلنگ۔۔زہرام کہتا آگے بڑھا جب کے اُس کے ڈارلنگ کہنے پر میر نے ٹیبل پر رکھی بوک اٹھا کر اُسے دے ماری جو زہرام کی پشت پر لگی تھی

ڈارلنگ صبح ملتے ہے۔۔زہرام اپنی پشت ہاتھ سے سہلاتا منہ بنائے بولا اور ساتھ تیزی سے سیڑھیوں پر دوڑ لگائی گویا اب دوسرا گلدان سے اٹیک نا ہو !! اُس پر لیکن زہرام بھی بعض انے والوں میں سے نہیں تھا

میر نے پیچھے دیکھا ابرش بیلا کے بال سیمٹ رہی تھی

چلو آجاؤ اوپر والا کمرہ ہے۔۔میر نے کہتے بیلا کو گود میں اٹھایا اور قدم اگے کی جانب بڑھاے پیچھے ابرش بھی بیلا کے کلپ وغیرہ اٹھاتی میر کے پیچھے بڑھی تھی فارم ہاؤس نہایت خوبصورت تھا جتنی تعریف کی جائے کم تھی

لاونج اور لون بھی بہت بڑا اور خوبصورت تھا

بابا یہ ہم کہا ہے۔۔۔بیلا کمرے کو دیکھتی بولی

ہم گھر سے بہت دور ہے گھومنے ائی ہے نہ میری بیلا اسلئے۔۔میر اُس کے گال چومتا بولا

جب کے دوسری جانب ابرش کمرے کو دیکھ رہی تھی کمرہ مکلمل سفید تھیم پر مشتمل تھا نہایت بڑا اور خوبصورت سفید فرنیچر کمرے کی زینت بنا تھا بیڈ کے اوپر رکھا کمفرٹر بھی سفید تھا کمرہ نہایت خوبصورت اور بڑا تھا فارم ہاؤس میں کمرے بھلے کم تھے لیکن ہر کمرہ دو کمرے کے برابر تھا نہایت بڑا !! اک سویمنگ پول اوپر تھا جبکہ ایک نیچے

اوپر والا میر ابرش کے کمرے کی بیک سائڈ سے بڑی کھڑکی نما دروازے کو کھول کر اتا تھا

بیلا آئے جلدی کپڑے چینج کرنے ہے۔۔ابرش نے بیلا کو تھاما اور واشروم کی جانب بڑھی سامان پہلے گھر میں رکھا جا چکا تھا ابرش نے بیلا کو چینج کرواتے اُس کا منہ دھلایا بیلا کے بال اچھے سے بنائے ابرش باہر آئی

چلے اب میری بیلا سوئے گی۔۔ابرش کمرے میں آئی تو میر موجود نہیں تھا لیکن جب سامنے دیکھا تو میر کمرے کی بالکنی میں موجود تھا

ابرش نے بیلا کو لٹاتے کمفرٹر ڈالا جس پر بیلا جلد ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو چکی تھی

ابرش خود بھی اب فریش ہونے گئی تھی فریش ہو کر وضو وغیرہ کر کے باہر ائی کیونکہ اب نماز کا وقت ہو رہا تھا ابرش نے جائے نماز بچھاتے اب نماز پڑھنا شروع کی تھی جب میر کمرے میں ایا نظر ابرش پر پڑی جو نماز پڑھ رہی تھی کچھ لمحے اُسے دیکھنے کے بعد میر اب اک نظر بیلا کو دیکھتا فریش ہونے گیا تھا

میر جب فریش ہو کر ایا تو ابرش دعا مانگ رہی تھی اُس کی آنکھوں میں انسوں تھے جب کے آنکھیں بند تھی میر نے بغور اُس کا چہرہ دیکھا اُس کا چہرہ انسوں سے تر تھا

تو کیا مانگ رہی تھی وہ؟؟

میر صوفے پر جا بیٹھا کچھ دیر بعد ابرش نے انسوں صاف کرتے جائے نماز اٹھائی

تُم رو کیوں رہی ہو؟ میر یہ اُس سے پوچھنا چاہتا تھا

دعائے مانگتے وقت رونا آجاتا ہے۔۔ابرش جائے نماز تے کر کے رکھتی ہوئی بولی

کیا روئے بغیر ہماری دعا قبول نہیں ہوتی؟ میر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ بولا

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کا رونا پسند ہے لیکن صرف اپنے سامنے جو دعائے رو کر اپنے خدا سے مانگی جاتی ہے ان کا پورا ہونا تقدیر میں لکھ دیا جاتا ہے جس چیز کو ہم شدت سے چاہتے ہے اُسے پانے کیلئے اُس کی چاہت میں رونا تو شاید ضروری ہو جاتا ہے۔۔ابرش کے چہرے پر پر سکون سی مسکراہٹ تھی

تو کیا مانگ رہی تھی تُم؟ کیا تمہاری زندگی میں کسی چیز کی کمی ہے؟ میر اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے بول رہا تھا جب کے ابرش کے چہرے پر مسلسل مسکراہٹ تھی

اک بہت انمول چیز ابھی میری زندگی میں نہیں ہے جس کی وجہ سے میری زندگی ادھوری ہے جب وہ آئیگی تب میری زندگی مکمل ہو گی۔۔۔وہ سامنے بیڈ پر بیٹھتی بولی

کیا چاہیئے تمہیں؟ میر اُس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

جو مجھے چاہیئے وہ آپ نہیں دے سکتے! ابرش کہتی میر کو دیکھنے لگی جب کے اُس کی بات پر میر کو حیرت ہوئی تھی

ایسی کونسی چیز ہے جو میں نہیں دے سکتا؟ میر کو شاید وہ چیز جاننی تھی

آپ خود! کیا آپ مجھے خود کو دے سکتے ہے؟ ابرش کا لہجہ بے لچک تھا آنکھوں میں سوال تھا نظریں میر پر ٹھہری ہوئی تھی

جب کے اُس کی بات پر میر کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا میر بے اختیار سر جھٹک کر دھیما سا مسکرایا

اور پھر اس کے مزید کچھ لمحے خاموشی رہی

یہ چیز واقعی میرے بس میں نہیں ہے ورنہ تمہاری ہر خواہش سر آنکھوں پر

!میر اُس کا چہرہ دیکھتا بولا جب کے میر کی بات پر ابرش کو ہمیشہ کی طرح یقین نا آیا کے یہ لفظ میر نے ادا کیے ؟

دنیا کی تمام تر چیزوں کا کیا فائدہ جب زندگی میں آپ ہی نہ ہو !اُس کا لہجہ اب بھی بے لچک تھا

کیسے کر لیتی ہو ایسی باتیں ؟میر نے سرد سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا

آپ کیسے کر لیتے ہیں اتنی آسانی سے اپنے جانے کی باتیں ؟ابرش نے فوراً الٹا سوال کیا

کیونکہ میں شاہ میر سکندر ہُوں ! میر صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے بولا

اور میں بھی اسلئے کیونکہ میں ابرش شاہ میر سکندر ہُوں !ابرش بھی ادا سے کہتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی جب کے اُس کی بات پر میر نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا

اب بھئی آپ نہیں مان پا رہے تو کیا کر سکتے ہیں سچ تو یہی ہے نا کے میر اور آپ کا نکاح بچپن سے ہوا ہے اس حساب سے میں آپ کی منکوحہ ہوئی ہمارے درمیان اک پاک شفاف رشتا قائم ہے۔۔ابرش اٹھ کر قدم بہ قدم چلتی میر کے نزدیک ائی جب کے میر ہنوز ایبرو اٹھائے اُسے دیکھ رہا تھا آپ کی پسلی سے بنی ہُوں آپ کی طرح تھوڑی عادتیں تو مجھ میں بھی ہے۔۔۔ابرش میر کے برابر میں بیٹھتی اک ادا سے بولی

ان سب باتوں کا مطلب ؟میر نے چہرہ گھمائیں اُسے دیکھ کہا وہ دونوں صوفے پر موجود تھے

آپ کو بتانا کے میں آپ کی کیا لگتی ہُوں !ابرش میر کے قریب ہوئی تھی

تمہیں ضرورت نہیں ہے بتانے کی مجھے پتہ ہے۔۔میر تھوڑا دور ہوا

نہیں مجھے ضرورت ہے !ابرش واپس میر کے قریب بیٹھی جب کے اب
صوفا ختم ہو چکا تھا میر مزید آگے نہیں ہو سکتا تھا
چاہتی کیا ہو تُم ؟میر نے اُسے دیکھ کہا
آپ کو چاہتی ہُوں ! وہ بھی دو ٹوک جواب میں بولی
مجھ سے ایسی کوئی چیز نہیں مانگوں جو میں تمہیں دے نہیں سکتا ! میر اب
رخ اُس کی جانب کر چکا تھا بلکل بے اختیار جب کے ابرش بھی میر کی
جانب ہی رخ کیے بیٹھی تھی
مجھے بس آپ سے آپ چاہیئے جب آپ مل جائینگے تو اس دنیا کی ہر خوشی
مجھے خود مل جائیگی جانتے ہے آپ کیوں ؟ابرش میر کو دیکھ بولی
کیوں ؟؟میر بھی بے اختیار بولا
کیونکہ میری دنیا آپ ہے۔۔میری ساری خوشیوں کا راستہ آپ سے
شروع ہوتا اپ پر ختم ہے ! میری ہر اتی سانس پر آپ کا نام ہوتا ہے ! ابرش

میر کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈال بولی جب کے اُس کے جواب پر میر اُسے دیکھتا رہا

یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کے زندگی میں پہلی بار کوئی شاہ میر سکندر کو کسی سوال کے جواب پر بے لفظ کر چکا تھا !

دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے جب کے ابرش کا دل زور وسے دھڑک رہا تھا

ابرش نے دھیرے سے آگے ہاتھ بڑھاتے میر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور یہاں زندگی میں پہلی بار میر کا دل زور وسے دھڑکا تھا یہ احساس اُسے پہلی بار ہو رہا تھا

ابرش میر کے مزید قریب ہوتی اُس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی میر کا دل مزید زور وسے دھڑکا تھا جب کے ابرش کا بھی کچھ کم نہیں دھڑک رہا تھا وہ ہنوز یوہی ساخت سا بیٹھا تھا

ابرش جو میر کے سینے پر سر رکھے بیٹھی تھی میر کی تیز ہوتی ہرٹ بیٹ پر اُس نے مسکرا کر چہرہ اوپر اٹھائے میر کو دیکھا

یہ آپ کا دل اتنا زور وسے کیوں دھڑک رہا ہے ؟؟ابرش مسکرا کر بولی

لیکن میر ہنوز ایسے ہی بیٹھا تھا ابرش کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

میر ! ابرش نے پیار سے پُکارا جب میر کی ساخت کیفیت ٹوٹی میر نے جھٹ سے ابرش کو دیکھا جو اُسے ہی مسکراتی آنکھیں سے دیکھ رہی تھی

میر نے کچھ لمحے اُسے دیکھا پھر جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا جب کے پیشانی پر پسینے کی ننھی ننھی بندے ظاہر رہی حالانکہ کمرے میں اے سی آن تھا

ت۔ تُم بیڈ پر جا کر سو جاؤ میں یہاں سو جاؤ نگا۔۔ میر کہتا اب کمرے کی بالکنی کی جانب بڑھا تھا میر نے وہاں جاتے دو تین گہرے سانس لیے

کیا ہو رہا ہے مجھے ! میر کے ساتھ یہ زندگی میں پہلی بار ایسا ہو رہا تھا

میر نے نفی میں سر ہلاتے خود کو نارمل کیا وہ چند منٹ میں خود کو نارمل کر گیا تھا کیونکہ وہ خود پر اختیار رکھتا تھا لیکن اج دل نجانے کیوں تیزی سے دھڑک رہا تھا جو میر سمجھنے سے قاصر تھا

پیچھے ابرش میر کو اس طرح کرتے دیکھ مسکرائی تھی وہ جانتی تھی کے میر کا دل زور وسے دھڑک رہا ہے اک خوبصورت مسکراہٹ اُس کے چہرہ پر تھی

وہ اٹھی اور بیلا کے برابر میں جا لیٹی بیلا کو اپنے حصار میں لیتی مسکرا کر آنکھیں موند گئی

نیند اُسے انے نہیں والی تھی بس وہ مسلسل مسکرا رہی تھی چھے بجنے کے قریب تھے اور ابرش اور میر دونوں کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی خیر ابرش نے سونے کی کوشش کی تو سکون کی نیند جلد ہی اُسے اپنی آغوش میں لے چکی تھی

قریب اک گھنٹے تک میر بالکنی میں کھڑا سوچ میں گم رہا پھر کمرے میں داخل ہوا جہاں ابرش سو رہی تھی اک نظر بیڈ پر دیکھتے میر نے صوفے کی جانب قدم بڑھائے وہ صوفے پر بیٹھا پھر سے کچھ دیر سوچ میں گم رہا پھر میر نے موبائل اٹھا کر اک نظر دیکھا موبائل میں وقت دیکھتے فون واپس بند کرتے اب میر صوفے پر لیٹا تھا

کچھ دیر لیٹنے کے بعد بھی میر کو نیند نہ آئی کیونکہ اُسے صوفے پر سونے کی عادت نہیں تھی وہ تو کبھی زمین پر بھی نہیں سویا تھا میر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ صوفے پر کیسے سوئے میر کو اتنا تو پتہ تھا صوفے پر اُسے نیند کبھی نہیں انے والی تھک ہار کر قریب آدھے گھنٹے کی ناکام کوشش کے بعد میر اٹھ کر بیٹھا

گھڑی میں نظر ڈالی تو ساتھ بج رہے تھے میر گہری سانس لیتے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

نیچے اتے میر نے اے لی ڈی کھولی اور نیوز لگاتے دیکھنے لگا جب کے
!صوفے کی پشت سے وہ ٹیک لگا چکا تھا

زیان نے فارم ہاؤس کے برابر والا ہی فارم ہاؤس لیا تھا اور اس وقت وہ بیٹھا
کیمرے میں اک اک مناظر دیکھ رہا تھا فارم ہاؤس میں زیان پہلے کیمرے
!لگوا چکا تھا جب ینگ پارٹی یہاں پہنچنے والے تھی
اج کی رات تو ختم ہو گئی تھی کل رات سے ہو گا شروع کھیل تیار ہو جاؤ شاہ
میر سکندر اور میری پیاری کزن ابرش !زیان مسکرا کر کیمرے میں میر کو
دیکھ بولا اج وہ لوگ یہاں پہنچے ہی پانچ بجے تھے تو رات نکل چکی تھی اور جو
زیان کرنے والا تھا وہ رات کو ہی ہونا تھا

میر نیوز دیکھتا رہا اور کب صبح ہو گئی پتہ ہی نہیں چلا صبح کے دس بج گیے تھے
اب میر کو بھی تھکن محسوس ہو رہی تھی وہ سونا چاہتا تھا جب کے دس بجے
بھی کوئی نہیں اٹھا تھا کیونکہ سب تھکے ہارے سوئے تھے ابھی میر نیوز دیکھ

رہا تھا جب دس بجے ابرش نیچے اتر کر آئی وہ فریش تھی یعنی اٹھ کر وہ فریش بھی ہو چکی تھی

میر کی نظر بھی سیڑھیوں پر پڑی

میر آپ سوئے نہیں۔۔۔ابرش سیڑھیوں سے نیچے اُترتی سامنے میر کو دیکھ بولی

نہیں!! تُم اٹھ گئی؟؟ میر نے بتاتے پھر سوال کیا

جی اٹھ گئی! ابرش میر کے نزدیک آتی بولی

اوکے! میر کہتا اب ریموٹ سے اے لی ڈی بند کرتا اوپر کی جانب بڑھا تھا

ابرش نے میر کو جاتا دیکھا وہ سمجھ چکی تھی

میر کمرے میں داخل ہوا اور بیڈ کی جانب قدم بڑھائے! بیلا کو دیکھ دھیما سا مسکرا کر اُس کی پیشانی چومتے میر اپنی جگہ لیٹا آنکھیں مند گیا

کچھ ہی دیر میں تھکن کی وجہ سے میر گہری نیند میں اُتر چکا تھا اوپر سے ساری رات بھی جاگتے گزری تھی

دوسری جانب ابرش گھر کو دیکھنے کے گرز سے لون کی جانب بڑھی

ماشاللہ فارم ہاؤس تو بہت پیارا ہے۔۔ابرش لون کی خوبصورتی دیکھ مسکرا کر بولی

ابھی وہ اک پودے کے پاس جا کر رکی تھی اور ساتھ اُسے مسکرا کر لینے کی کوشش کر رہی تھی جب اُس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ابرش کا ہاتھ وہی رکا تھا اُس نے جھٹ سے پیچھے دیکھا

ک۔کون ہے آپ۔۔پیچھے مڑنے پر سامنے اک لڑکی کھڑی تھی جو مسکرا رہی تھی

میم میں یہاں آپ لوگوں کیلئے ائی ہُوں یعنی آپ لوگوں کو جو کام ہو گا وہ میں ہی کرونگی ناشتے سے لیکر کھانے تک اور بھی آپ سب کے کام۔۔وہ مسکرا کر بولی

! اوہ اوکے تو آپ کہا تھی میرا مطلب ابھی تو دروازے سے کوئی نہیں ایا

جی میم میں رات سے یہی تھی کواٹر میں اب ائی ہُوں وہاں سے اور رات تک یہی رہو نگی آپ لوگوں کے کام کیلئے۔۔۔وہ پھر مسکرا کر بولی

اوہ او کے آپ اک کام کریں مجھے کچن میں چیزیں بتادیں کے کہاں رکھی ہے !ابرش اُسے دیکھ خود بھی دھیما سا مسکرا کر بولی

میم آپ مجھے بتائے کیا لینگی آپ میں بنادیتی ہوں۔۔وہ جواباً بولی

دراصل میں اپنی بیٹی کیلئے ناشتا خود بناتی ہُوں باکی آپ سب کیلئے بریک فاسٹ بنالینا لیکن میں اپنی بیٹی کا بریک فاسٹ خود بناونگی چلے آجائے آپ مجھے کچن میں سامان بتادیں۔۔ابرش کہتی اگے بڑھی جب پیچھے وہ لڑکی بھی ساتھ ہی ابرش کے پیچھے چلی

آپ کا نام کیا ہے۔۔راستے میں ابرش نے اُسے دیکھا

میرا نام ایمل ہے !اُس نے جواب دیتے کچن کی جانب قدم بڑھاے

ابرش کو اُس نے سامان کی ساری جگہ بتائی

شکریہ۔۔۔سب پتہ کرنے کے بعد ابرش نے اُسے دیکھا

آپ کا نام کیا ہے میم؟؟اُس نے پوچھنا ضروری سمجھا

میرا نام ابرش ہے۔۔۔ابرش بیلا کیلئے بریک فاسٹ بناتی بولی

!!نائس نیم

تھینک یو!ابرش مسکرا کر بولی

کچھ ہی دیر میں ابرش بیلا کیلئے بریک فاسٹ بنا چکی تھی جب کے ایمل وہی کھڑی تھی

ابرش اب بیلا کا بریک فاسٹ لیے اوپر کی جانب بڑھی اُسے پتہ تھا بیلا کسی بھی لمحے اٹھنے والی ہے

ابرش کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے نظر بیڈ پر پڑی جہاں میر سو رہا تھا

ابرش کے لب مسکرائے جب وہ آگے بڑھی اور میر کا چہرہ دیکھنے لگی وہ سوتے ہوئے بھی بہت پیارا لگ رہا تھا

میرے پیارے ہبی جان اور کب تک انتظار لکھا ہے قسمت میں ہم دونوں کے اک ہونے کا!

خیر ہے میں آپ کو اب آپ سے حاصل کر لونگی دیکھیے گا آ گیے ہے نہ
گھر سے تھوڑا دور اب بس جو میں نے سوچا ہے وہی ہو اللہ تعالیٰ پلز
۔۔ابرش میر کو دیکھ بولی پھر میر کے ماتھے پر بکھرے اُس کے بال پیچھے
کرتی مسکرا کر بیلا کی جانب ائی تھی
کیونکہ بیلا اٹھ چکی تھی اور اب وہ آنکھیں رگڑ رہی تھی
بیلا ماما کی جان اٹھ گئی ! ابرش ہلکی آواز میں بولی کیونکہ میر سو رہا تھا
بیلا اٹھ کر بیٹھی جب ابرش نے اُسے اپنی گود میں بٹھایا
مما ! ! اُس نے نیند سے بھری آنکھیں لیے کہا
جی میری جان۔۔ابرش اُس کے گال۔چومتے بولی
بابا سو رہے ہیں، ؟ وہ سامنے میر کو دیکھ بولی
ہاں جی آپ کے بابا سو رہے ہیں چلے آئے ہم فیس واش کر کے اتے ہے پھر
بیلا بریک فاسٹ کریگی۔۔۔ابرش اُسے لئے واشروم کی جانب بڑھی تھی
بیلا کا منہ دھلوائے ابرش باہر آئی

آجائے بریک فاسٹ کرتے ہے۔۔ابرش نے صوفے پر بیٹھتے بیلا کو

! بریک فاسٹ کروایاجب کے بیلا ساتھ موبائل میں کارٹون دیکھ رہی تھی

بریک فاسٹ کے بعد بیلا میر کی جانب بڑھی

نہیں بیلا میر ابچا بابا سو رہے ہیں نہیں ابھی ابھی سوئے ہے ہم لوگ باہر چلتے

ہے باباجب اٹھ جائینگے پھر مل لینگے بابا سے ٹھک ہے؟ابرش نے سمجھانے

والے انداز میں کہتے پوچھا

اوکے مما۔۔بیلا فوراً بولی جب ابرش نے مسکرا کر اُسے گود میں اٹھایا پھر

کمرے کی لائیٹ واپس بند کرتی دروازہ بند کیے باہر نکلی

ابرش کمرے سے نکلی تو منہا بھی سامنے اپنے کمرے سے نکل رہی تھی

گڈ مارننگ بھابھی۔۔سامنے ابرش کو دیکھ وہ اُس کے پاس اتی مسکرا کر بولی

گڈ مارننگ کیسی ہے آپ!!ابرش بھی مسکرائی

الحمدللہ بھابی!اور بیلا کیسی ہے پرنسز۔۔وہ اب بیلا کو دیکھ پیار سے بولی

میں تو ٹھک ہُوں۔۔ بیلا منہا کو دیکھ بولی پھر نیچے اترنے کی زد کرنے لگی

جب ابرش نے اُسے نیچے اُتارا

بیلا ارام سے بچے بھاگنا نہیں ہے آپ نے!! رکے میں چلتی ہُوں لے کر آپ کو نیچے۔۔ بیلا کو آگے جاتے دیکھ ابرش نے روکا

لیکن بیلا تیزی سے بھاگی جب اُس کا پیر پھسلا ابھی وہ گرتی کے ابرش اُسے تیزی سے آگے بڑھتی تھام چکی تھی لیکن افسوس بیلا کا پاؤں مڑ چکا تھا

بیلا زور و شور سے رونا شروع ہوئی اُس کے رونے پر ابرش تڑپ اٹھی تھی

ابرش گھٹنوں کے بل بیٹھی اور بیلا کو اپنی گود میں لیتے اُس کا پاؤں دیکھنے لگی

بیلا کہا لگی ہے میری جان! ابرش نے اُس کے پیر دیکھتے پریشانی سے پوچھا

جب کے منہا بھی پریشانی۔ سے وہی بیٹھ چکی تھی

بھابی میں فرسٹ ٹیڈ بوکس لاتی ہوں۔۔ منہا بھاگتی ہوئی کمرے میں گئی اور جلدی سے فرسٹ ٹیڈ بوکس لے کر ائی

د۔درد مما۔۔بیلا زور وسے رو رہی تھی جب کے اُس کے رونے پر ابرش کو تکلیف ہو رہی تھی

فرسٹ ٹیڈ باکس کے انے پر ابرش نے جلدی سے دوائی لگاتے بیلا کے پیر پر پٹی کی تمام کمرے وائس پروف ہونے کی وجہ سے باہر کی کوئی آواز اندر نہیں جا رہی تھی

دوائی لگانے کے بعد بیلا کے رونے میں کمی آئی تھی کیوبیک اب یقیناً درد کم تھا ابرش اُسے لیے نیچے اُتری

اسی طرح باری باری سب آ رہے تھے

میر نہیں اٹھا؟؟زہرام میر کو ناپا کر بولا

بھائی وہ سو رہے ہیں ابھی ابھی سوئے ہیں۔۔ابرش کرسی پر بیٹھتی بولی

ابھی ابھی سویا ہے؟رات میں نہیں سویا۔۔زہرام فوراً بولا لیکن جب بات سمجھ ائی تو وہ خاموش ہوا

اوہ اوکے!زہرام کہتا ڈائننگ ٹیبل کی چیئر پر بیٹھا

ایمل ناشتا لگادیں سب کیلئے۔۔ابرش اُسے دیکھ بولی

اوکے میم!! وہ کہتی کچن کی جانب بڑھی

یہ کون ہے بھابھی؟ زہرام ابرش کو دیکھ بولا

یہ ادھر کی دیکھ بھال کرینگی! ابرش اُسے دیکھ بولی جب مائم روحا بھی

!! کمرے سے نکلتے آئے اب بس منال رہ گئی تھی جب کے میر تو سو رہا تھا

سب ناشتے کے بعد وہی بیٹھ گئے تھے کیونکہ میر کے اٹھنے کے بعد سب نے

گھومنے جانا تھا سب باتوں میں مگن تھے جب کے روحا اور مائم لون میں

کھڑے تھے کیونکہ روحا گارڈن میں لگے پھول دیکھ رہی تھی

مائم آپ کو زہرام بھائی بلا رہے ہیں! منال باہر اتی مائم کو دیکھ بولی

اوکے۔۔روحا میں اتا ہُوں۔۔مائم کہتا اندر کی جانب بڑھا جب منال تنزیہ

مسکراتی روحا کے سامنے آئی

دونوں ہاتھ اپنے پہلوں پر باندھے وہ روحا کا سہما ہوا چہرا دیکھ رہی تھی

ہیلو پاپا کی پری ! ! منال اُسے دیکھ بولی جب روحانے فوراً جانے کیلئے قدم بڑھائے

منال نے اُس کی کلائی پکڑی جب کے اُس کی پکڑ میں گرفت اتنی سخت تھی کے روحانے درد سے آنکھیں بند کی تھی

منال نے اُسے واپس اسی جگہ کھڑا کیا

کچھ بات کر رہی ہوں نہ میں ؟؟؟ سن لو روحا بے بی ! ! منال روحا کے قریب اتی بولی

! ! اچھا تو میں کہے رہی تھی کے مجھے تمہیں کچھ دکھانا تھا

منال کے چہرے پر مسلسل گہری مسکراہٹ تھی

جب روحانے نظریں اٹھاتے اُسے دیکھا کیا دکھانے والی تھی وہ ؟؟

ہاں ہاں دکھاتی ہوں اچھا ویسے تمہیں یہ تو پتہ ہے نا کے مائم صرف میرے ہے ؟؟؟ منال سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ بولی

مان میرے ہے میں اُن کی وائف ہُوں۔۔روحا کے چہرے پر یک دم غصے کے تصورات آئے تھے

اوہ غصّہ بھی اتا ہے تمہیں ورنہ مجھے تو لگتا تھا کے ہر وقت بس مان مان کہنا اتا ہے۔۔منال تنزیہ بولی

اچھا یہ فضول کے خیال رکھنا چھوڑ دو اور اصلی دنیا میں آجاؤ شاباش کیونکہ اب جو میں تمہیں دکھانے والی ہُوں وہ دیکھ تُم خود خوابوں کی دنیا سے باہر آجاؤ گی تمہیں پتا لگ جائے گا کے مائم صرف میرے ہے۔۔منال نے روحا کا چہرہ دیکھ بغور کہا جب کے روحا خاموش رہی

اُسے ایسے حالات میں بولنا نہیں آتا تھا کیونکہ اُس نے ان معاملوں میں بولنا سیکھا ہی نہیں تھا !

تمہیں یاد ہے تمہاری شادی کی رات مائم کمرے میں دیر سے کیوں آئے تھے ؟؟ منال نے دونوں ہاتھ واپس اپنے سینے پر باندھے پر سکون انداز میں سوال کیا جب کے اُس کے سوال پر روحا خاموش رہی

بولو؟؟یقیناً تمہیں مائم نے کچھ نہیں بتایا ہو گا لیکن مجھے یہ بھی پتہ ہے کے تُم نے ضرور پوچھا ہو گا کے مائم اتنی لیٹ کیوں آئے تھے کمرے میں تو کیا جواب دیا تھا مائم نے؟؟منال سوچنے والے انداز میں بولی جب روحا کے ذہن میں وہ منظر چلا جب وہ مان سے پوچھ رہی تھی کے وہ اتنی دیر سے کمرے میں کیوں ایا ہے

کچھ نہیں روحا میں باہر تھا آپ زدہ نا سوچے اور جلدی سے فریش ہو کر) (آجائے

ب۔باہر تھے مان!!روحا نے یاد کرتے سہمے لہجے میں اُسے بتایا

ہاہا! باہر تھے؟؟؟کیا تمہیں سچ میں لگتا ہے؟تُم کتنی بے وقوف ہو روحا مائم نے تمہیں جو کہا تم نے یقین کر لیا؟؟

اک بار بھی سچ نہیں پوچھا!!وہ ہنستی ہوئی روحا کا مذاق بناتی بولی

روحا کے آنسوں آنکھوں میں اٹکے تھے

تُم نے یہ بھی نہیں سوچا کے تُم لوگوں کی شادی والے دن مائم اتنی جلدی کیوں سو گئے تھے ؟؟ منال نے اک اور سوال کیا

م۔مان تھک گیے تھے اسلیے ! روحا نے فوراً کہا

اوہ میری پیاری معصوم روحا اب تک خوابوں کی دنیا سے نہیں نکلی تمہارا مان نہیں نہیں سوری میرے مائم اسلئے اُس رات سوئے تھے تا کے وہ ! ! تمہارے ساتھ وقت نہ گزار سکے اُنہیں تُم سے دوری رکھنی تھی وہ تمہیں اپنے آس پاس بھی برداشت نہیں کرنا چاہتے تھے یہ ہے سچ ۔۔ منال کا لہجہ سخت تھا اور چہرے کے تصورات بھی کم نہ تھے جب کے اُس کی بات پر روحا نے بے یقینی سے منال کو دیکھا آنکھوں سے انسوں اب ٹوٹ کر گرے تھے

ج۔ جھوٹ ی۔ یہ نہیں ہو سکتا م۔مان مجھ سے بہت پیار کرتے ہے ۔۔ وہ اپنے انسوں صاف کرتی خود کو سمجھاتے ہوئے بولی

یہ توبقول تمہارے ہے ناڈارلنگ اب سوچو شادی کی رات لیٹ انا پھر اکر سو جانا کیا مطلب ہے اس کا؟؟؟اس کا یہی اور صاف مطلب ہے کے مائم تمہیں خود سے دور رکھنا چاہتے تھے سمپل! منال نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

ا۔آپ کو کیا لگتا ہے کچھ بھی بول کر مجھے مان سے دور کرینگی؟؟روحا بمشکل اپنے انسوں پر ضبط کرتی بولی

تمہارے مان وہ تھے!!لیکن اب نہیں ہے!! سمجھی؟؟اب وہ میرے مائم ہے اب تمہارے چھوٹے سے دماغ میں سچ نہیں گھس رہا تو کوئی بات نہیں میں تمہیں پروف دکھاونگی پھر تمہیں یقین آجائے گا جو میں تمہیں دکھانے جارہی ہیں اُس کے بعد تُم اصل زندگی میں جیو گی نا کے خوابوں کی زندگی میں پتہ ہے کیا؟؟تمہاری اک پروبلم ہے تُم نا بہت جلدی سب کے بھروسے کرتی ہو سب تمہیں بے وقوف سمجھتے ہے اب دیکھو نا مائم نے تمہیں جو کہا آنکھیں بند کر کے تُم یقین کرتی رہی یہ بھی نہیں سوچا کے یہ

جھوٹ بھی ہو سکتا ہے ! ! منال ہمیشہ کی طرح جذبات سے آری لہجے میں
بولی جب کے روحا کو لگ رہا تھا کسی بھی پل وہ زور و سے رو دیگی
چلو آؤ تمہیں اج سچائی دکھا دیتی ہُوں کے مائم اُس رات کہا تھے اور کیوں
کمرے میں دیر سے آئے تھے ! منال نے کہتے اپنا موبائل کھولا اور روحا کے
سامنے کیا
یہ دیکھو ! ! منال نے اشارا کیا جب روحا نے نظریں نیچے کیے موبائل کو
دیکھا موبائل پر وہ تصویریں دیکھ جو برات والے دن رات میں منال نے لی
تھی وہ تصویریں دیکھ روحا کا سانس یک دم رکا تھا
منال نے وہ ساری تصویریں دکھائی تھی جس میں اُس نے جان بوجھ کر مائم
کو اپنے اوپر گرایا تھا جیسے جیسے روحا آگے کی تصویریں دیکھ رہی تھی اُس
کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہو رہی تھی

اب ایا یقین ؟؟ چلو مانا میں جھوٹ بول سکتی ہوں لیکن کیا یہ تصویریں جھوٹی ہو سکتی ہے ؟؟؟ نہیں نا ان میں صاف صاف دکھ رہا ہے کے مائم اُس وقت میرے ساتھ تھے اور ہونا بھی چاہیئے تھا

سچ تو یہ ہے روحا کے مائم کبھی تمہارے تھے ہی نہیں یہ سب جو ہوا وہ دکھاوا تھا مائم ہمیشہ سے میرے تھے میرے ہے اور یقینا ہمیشہ رہینگے تمہارا مان مائم کی یاد داشت جانے سے پہلے تک تھا مائم کی یاد داشت کھونے کے بعد تمہارا مان بھی کہیں کھو گیا ہے اب یہ جو تمہیں دکھتا ہے یہ صرف اور صرف مائم ہے میرے مائم۔۔ منال اپنے لفظوں پر زور دیتی روحا کو باور کروا رہی تھی کے مائم صرف اُس کا ہے

روحا کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے اُس کا وجود باقاعدہ کپکپا رہا تھا آنکھوں میں بے یقینی تھی

چلو اچھا ہے وقت رہتے تمہیں سچ بتا دیا میں نے اس سے پہلے تُم مزید مائم سے چپکتی کیونکہ اچھی بات نہیں ہے کسی اور کی محبت کے فضول میں

قریب ہو نہ اب بھئی اخر کو مائم مجھ سے محبت کرتے ہے !۔۔ منال کہتی
اب مسکراتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی تھی
منال روحا نہیں ائی ؟؟ مائم جو زہرام سے کچھ بات کر رہا تھا اب منال کو اکیلا
اتے دیکھ بولا
جی مائم آرہی ہے وہ پھولوں کے پاس ہے۔۔ منال مسکرا کر بولی جب مائم
بھی اسباب میں سر ہلاتا واپس زہرام کی جانب متوجہ ہوا کیونکہ وہ کوئی بزنس
کے حوالے سے بات کر رہا تھا جو زہرام پاکستان میں شروع کرنے کا ارادہ
رکھتا تھا لیکن مائم کا ذہن روحا کی جانب ہی تھا
روحا کی سانسیں تیز ہو رہی تھی اُسے شدت سے رونا ارہا تھا لیکن یہاں رو
نہیں سکتی تھی اور کمرے میں جانے کیلئے پہلے لاؤنج سے گزرنا ہوتا تھا جہاں
اس وقت سب موجود تھے
روحا نے بہت مشکل سے اپنے انسوں صاف کرتے خود کو ریلیکس کیا پر
دھیرے دھیرے اندر کی جانب بڑھی سامنے دیکھا مائم سے تھوڑے فاصلے

پر منال کھڑی مائم کو حق جماتی نظروں سے دیکھ رہی تھی روحا نے ضبط سے آنکھیں میچی پھر تیزی سے کمرے کی جان بڑھی

! روحا!! اتنے مائم نے اُسے دیکھ پُکارا وہ کمرے میں داخل ہو چکی تھی

روحا کمرے میں ائی دروازہ بند کرتے اُس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا ضبط ٹوٹ کر یقیناً انسوں دل کھول کر برسے رہے تھے جب وہ اٹھ کر واشروم کی جانب بھاگی

م۔مان ا۔آپ ایسا کیسے کر سکتے ہے۔۔وہ تیز آوازوں سے رہی تھی لیکن کمرہ وائس پروف تھا اسلئے باہر ذرا سی بھی آواز نہیں جا رہی تھی

وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی اپنا سر ہاتھوں میں گرائے شدت سے رونے لگی

ا۔آپ منال اپی سے محبت کرتے ہے۔۔ک۔کیوں مان۔وہ بے یقینی سے روتے ہوئے چیخ رہی تھی

منال کی باتوں پر روحا کبھی یقین نہ کرتی اگر وہ تصاویر اُس کے سامنے نہ اتی

ا۔آپ اُس دن لیٹ آئے تھے ؟؟ و۔اورا۔آپ نے کہا آپ باہر تھے ؟
پ۔پھرا۔آپ سو گئے ج۔جلدی م۔میں سمجھی ا۔آپ تھکے ہوئے ہ۔ہے
! کیوں مان۔۔وہ شدت سے روتے ہوئے چیخی اُس کی آنکھوں میں مائم
کیلئے بے یقینی دکھائی دے رہی تھی روحا بہت چھوٹے دل کی مالک تھی
چھوٹی چیز بھی اُسے دل پر لگتی تھی اور یہاں تو پھر اتنا کچھ ہوا تھا
آپ نے ا۔ایسا کیوں ک۔کیا مان۔۔منال اپی ک۔کہتی رہی کے مائم ص
۔صرف میرے ہے م۔میرے ہے لکین م۔میں نے یقین نہیں کیا
ک۔کیونکہ مجھے ا۔آپ پر بھروسہ تھا لیکن وہ تصویریں ؟؟؟؟ا۔آپ نے
اج م۔میرا بھروسہ توڑ دیا مان۔۔۔وہ شدت سے رو رہی تھی پورے
کمرے میں اُس کی رونے کی آواز گونج رہی تھی حد تک روتے روتے اُس
کی ہچکیاں بن چکی تھی
م۔میں ا۔آپ کے ساتھ نہیں رہنو نگی ا۔اب چلی جاو نگی میں ا۔آپ منال
اپی سے محبت ک۔کرتے ہے۔۔۔وہ چیخ رہی تھی دنیا میں اک واحد اُس کا

مان تھا جس کیلئے وہ پاگل تھی جس کی وہ دیوانی تھی پھر اج اپنے مان کا دور جانا
اُس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اُس نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا تھا
ایسا کیوں کیا۔ آپ نے مان ا۔ آپ تو میرے م۔ مان تھے ناپ۔ پھر کیوں
ا۔ آپ مجھے چھوڑ گئے۔۔ وہ سجدے کے انداز میں گئی تھی انسوں زمین پر
گر کر کچھ لمحے میں زمین کو بھگوں چکے تھے اُس کا وجود کپکپا رہا تھا اُسے لگ
رہا تھا عنقریب وہ مر جائیگی اپنے مان کی دوری سے اچھا تو مرنا تھا اُس کے
قریب !

وہ کتنی دیر روتی رہی

میں روحا کو دیکھ کر اتا ہُوں۔۔ مائم کو اچانک ہی دل میں عجیب سا کچھ درد ہوا
تھا جب وہ کہتا کھڑا ہونے لگا جب منال اُسے روکنے کے بہانے یک دم
سوچنے لگی تھی

منال نے اپنے برابر میں رکھی کافی دیکھی پھر اُسے اٹھاتے فوراً آگے ائی اپنا
پاؤں پھسلاتے اُس نے کافی مائم کے کپڑوں پر گرائی تھی

اوائی ایم سوری مائم پتہ نہیں مجھے کیسے پاؤں پھیل گیا غلطی سے ہوا ہے
سوری۔۔ منال جلدی سے بولی
کوئی نہیں منال مائم وہاں سے صاف کر لیں کپڑے۔۔ زہرام کہتا کھڑا ہوا
جب مائم بھی اسباب میں سر ہلاتا سامنے کی جانب بڑھا کیونکہ باہر نکلتے ہی
پانی کا واٹر واش رکھا تھا
میں ہیلپ کرتی ہوں۔۔ منال بھی پیچھے گئی
اٹس اوکے میں کر لونگا۔۔ مائم اُسے دیکھ بولا
ارے میں کرتی ہُوں منالا کہتی پانی لیے مائم کی شرٹ صاف کرنے لگی روحا
جسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا وہ کمرے کی بالکنی میں ائی تھی سامنے
نظر پڑی تو سٹل ہوئی تھی منال مائم کی شرٹ صاف کر رہی تھی جب کے
مائم خود بھی کر رہا تھا جو بچا کچا سب ٹھک ہونے کا وہم تھا یہ دیکھ روحا کا وہ
بھی ختم ہوا تھا اُس نے سرخ آنکھوں سے مائم کو دیکھا پھر روتے ہوئے
کمرے کی جانب بھاگی

یعنی م۔ منال اپی ہ۔ ہمیشہ سچ کہتی تھی۔۔ روحا پھر نیچے گھٹنوں کے بل گرتی رونے لگی تھی اُس کا وجود تیزی سے کپکپا رہا تھا جب اچانک سر چکرانے لگا سر اور جسم میں درد کی لہر دوڑی تھی اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چاہنے لگا تھا

م۔ مان۔۔ اُس نے پُکارا لیکن آواز بہت ہلکی تھی یا بلکل بے جان سی اواز اُس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی روح نے دیوار کا سہارا لیا لیکن جلد ہی وہ لڑکھڑاتی زمین بوس ہوئی تھی آنکھوں سے آنسوں نکل کر زمین پر گرے تھے بند ہوتی آنکھوں کے سامنے بس اپنے مان کی تصویر تھی اُس کی آنکھیں نہیں کھل رہی تھی اور کچھ لمھوں میں وہ بے ہوش ہو چکی تھی !

دوسری جانب ابرش بیلا کو لیے کمرے میں داخل ہوئی کیونکہ سب اب واپس اپنے کمروں میں جا رہے تھے میر جب اٹھتا تب سب جاتے گھومنے ! بیلا زدہ درد تو نہیں ہو رہا میری جان ! ابرش نے دھیرے سے پوچھا کیونکہ تیز آواز میں میر کی نیند خراب ہونے تھی

اتنا سا ہو رہا ہے ! ! بیلا اپنی ننھی چھوٹی چھوٹی سی اُنگلیاں جوڑتی بولی اُس کی معصوم سی حرکت پر ابرش بے اختیار ہنس پڑی تھی اتنے میر بھی شاید اٹھنے لگا تھا ابرش صوفے پر ہی بیٹھی تھی بیلا اُس کی گود میں تھی جب نظر بیڈ پر پڑی

میر اپنے بجتے موبائل کی آواز پر اٹھا تھا میر نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا نیند سے بھری پر کشش آنکھوں سے فون پر نظر ماری سامنے ایلف کا نام دیکھ میر کا دماغ گھما تھا پہلے ہی نیند کی وجہ سے آنکھوں میں لال ڈورے جو میر کی آنکھوں کو مزید پر کشش بنا رہے تھے اب غصے سے مزید آنکھوں میں سرخی بکھری تھی میر اٹھ کر بیٹھا اور غصے سے موبائل طاقت سے دیوار پر دے مارا

نہایت مہنگے موبائل کے دو ٹکڑے چند لمحوں میں ہو چکے تھے جب کے ابرش اور بیلا نے فوراً سہم کر اُس جانب دیکھا تھا ابرش نے حیرت سے سہم کر دوسری نظر دو ٹکڑے ہوئے موبائل پر ڈالی پھر حلق تر کیا

میر کی نظر صوفے پر پڑی کیوں اُسے نہیں پتہ تھا کے بیلا اور ابرش بھی کمرے میں ہے

بابا آپ کا موبائل۔ بیلا ابرش کی گود میں ہی بیٹھی بیٹھی بولی

کوئی بات نہیں میری جان ! میر نے غصے پر قابو پاتے دھیما سا مسکرا کر کہا

پھر بیلا کو اپنے پاس انے کا اشارا کیا بیلا فوراً ابرش کی گود سے اٹھتی میر کی جانب بڑھی جب میر جو خود بھی اٹھ ہی رہا تھا اُس کی نظر اچانک بیلا کے پیر پر گئی

بیلا میرا بچا یہ کیا ہوا آپ کے۔۔ میر اُسے فوراً اپنی گود میں لیتا اُس کا پاؤں دیکھتا پریشانی سے بولا

گر گئی تھی بابا۔۔ بیلا کی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع ہوئے تھے

درد ہو رہا ہے میرے بچے کو؟ میر نے بیلا کا پیر تھامے پریشانی سے دوبارہ پوچھا

تھوڑا سا۔۔ اُس نے جس طرح ابرش کو بتایا تھا اسی طرح میر کو بھی بتایا

آپ بیٹھو میں اک سیکنڈ میں فریش اتا ہُوں پھر ڈاکٹر کے چلتے ہے میرے بچے کو درد ہو رہا ہے۔۔ میر کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی بیلا کی تکلیف پر میر کو تکلیف ہو رہی تھی

میر بیلا کا پاؤں مڑا تھا میں نے دوائی لگا کر پٹی کر دی ٹھک ہو جائیگا کچھ دیر تک۔۔ ابرش میر کو پریشان ہوتا دیکھ بولی

ہاں جی بابا ٹھک ہے۔۔ بیلا نے بھی اسباب میں سر ہلاتے کہا

ہاں لیکن اک بار ڈاکٹر کو دکھا دیتے ہے زدہ درد ہو رہا ہو گا بیلا کو۔۔ میر جواباً بولا

ابھی آگے بیلا یا ابرش کچھ بولتے کے منہا بھاگتی ہوئی ائی دروازہ بجنے کی آواز پر میر ابرش نے دروازے کو دیکھانے کی اجازت ملنے پر منہا جلدی سے داخل ہوئی

ب۔ بھائی بھابھی روحا بے ہوش ہو گئی اٹھ نہیں رہی آپ پلز آئے۔۔ منہا کی گھبراہٹ سے بھری آواز اور بات سن ابرش میر بھی فوراً کھڑے ہوئے

ابرش نے فوراً بیلا کو میر کی گود سے تھاما جب میر ابرش تیزی سے نیچے کی جانب بڑھے

مائم روحا کے کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے مائم روحا کا چہرہ گود میں رکھے اُسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا جب کے چہرے پر پریشانی تڑپ یقیناً صاف ظاہر تھی

کیا ہوا روحا کو۔۔میر ابرش آگے آئے تھے

بھائی پتہ نہیں جب میں نے دروازہ بجایا روحا نے نہیں کھولا دروازہ اندر سے بند تھا میڈ سے ماسٹر کی لے کر کھولا تو روحا یہاں بے ہوش تھی۔۔مائم پریشانی سے بتانے لگا

میں نے ڈاکٹر کو کول کر دی ہے وہ بس آ رہی ہے۔۔ایمل کمرے میں داخل ہوتی بولی جب ابرش نے اسباب میں سر ہلاتے اُسے دیکھا

اگلے کچھ ہی منٹوں میں ڈاکٹری یہاں موجود تھی اُنہونے روحا کو چیک کیا پھر سب کی جانب متوجا ہوئی

کیاہواڈاکٹر روحا کو!!مائم فوراًبولا

ان کو پینک اٹیک ایاہے۔۔ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بولی جب کے اُن کی بات پر سب کی آنکھوں میں حیرت نے جگہ لی تھی

پینک اٹیک؟مائم نے لفظ دہرائے

جی ہاں کسی چیز کا حد سے زدہ اسٹریس ان کے پینک اٹیک کا سبب بناہے

۔۔ڈاکٹر نے نرمی سے کہا

اسٹریس؟مائم نے ہلکی آواز میں پھر لفظ دہرائے تھے کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے لون میں وہ روحا کو ٹھک دیکھ کر اور بات کر کے ایا تھا پھر اچانک؟؟مائم یہی سوچ رہا تھا

جب کے کونے پر کھڑی منال کا چہرہ سپاٹ تھا

اب بھی صرف پینک اٹیک ایاہے اتنا سننے کے بعد اسے زندہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔منال سوچتی حقارت کمرے سے نکلی تھی

میں نے ان کو انجکشن دے دیا ہے جب یہ اٹھینگی تو سکون محسوس کرینگی
اس کے علاوہ یہ میڈیسن ان کو رات کھانے سے پہلے اور صبح ناشتے سے پہلے
دیجیئے گا۔۔ڈاکٹر میڈیسن ابرش کو تھماتے بولی جب ابرش نے میڈیسن کی
ہدایات سنتے تھامی
ڈاکٹر اب جانے کیلیئے باہر نکلی تھی
مائم تُو روحا کے پاس ہی رہ کبھی بھی ہوش آسکتا ہے روحا کو!! میر کہتا کمرے
سے باہر نکلا تھا جب کے باکی سب بھی ساتھ نکلے تھے کیونکہ روحا ابھی
ہوش میں نہیں تھی اُسے ریسٹ کی ضرورت تھی
سب واپس اپنے کمروں میں آگیے تھے جب کے میر فریش ہونے جا چکا تھا
کیونکہ وہ کچھ دیر پہلے سو کر اٹھا تھا
شاور لے کر میر باہر ایا اتنے ابرش بیلا کو لیے صوفے پر ہی بیٹھی تھی چہرے
پر اُس کے بھی پریشانی تھی روحا کو ہوا کیا تھا؟؟
ابرش نے نظریں اٹھائے میر کو دیکھا جو خود بھی سوچو میں گم تھا

بیلا کو موبائل میں مگن دیکھ ابرش نے اُسے صوفے پر بٹھایا اور خود میر کی جانب قدم بڑھائے جو شیشے کے سامنے بال بناتا سوچو میں گم تھا

میر! ابرش کی آواز پر میر سوچو کی دنیا سے باہر ایا اور نظریں اٹھاتے شیشے میں ابرش کو دیکھا

روحا بلکل ٹھک تھی کچھ دیر پہلے میں نے خود اُس سے بات کی تھی مجھے اچھے سے پتہ ہے کوئی اسٹریس اُسے نہیں تھا۔۔ابرش الجھ کر بولی

میں بھی یہی سوچ رہا ہُوں جب روحا بلکل ٹھک تھی تو اُس چند وقت میں ایسا ہوا کیا۔۔میر ابرش کو دیکھ بولا

روحا شاید کچھ بتادے لیکن اُسے واپس وہ بات ہوش میں انے کے بعد یاد انا ٹھک نہیں ہے۔۔ابرش پریشانی سے بولی

ہمم دیکھتے ہے لیکن روحا کو اب اس سوچ سے دور رکھا جائے تو ہی بہتر ہے لیکن اُس سب کیلئے ہمیں وجہ پتہ ہونی چاہیئے تھی جو نہیں ہے۔۔میر گہرا سانس لیتے بولا

دروازے کی دستک نے اک بار پھر اپنی جانب متوجہ کیا

آجائے۔۔ابرش کے اجازت دینے پر ایمل کمرے میں ائی

سر کی کافی میم !ایمل ابرش سے مخاطب ہوئی جب کے دیکھ وہ میر کو رہی تھی

ٹھک ہے یہاں رکھ دیں۔ابرش ٹیبل پر اشارا کرتی بولی جب ایمل کافی رکھتی کمرے سے باہر کو بڑھی

یہ کون ہے ؟میر کا اشارا ایمل کی جانب تھا

یہ کہے لیں گھر کی منیجر۔۔۔میرا مطلب سب کچھ یہی دیکھتی ہے۔۔ابرش نے ایمل کے بارے میں بتایا

اچھا لیکن میں نے تو اسے نہیں رکھا پھر کیسے۔۔میر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیا پتہ ایڈونس سروس میں ہو خیر چھوڑیں آپ کی کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔ابرش نے کوفی کا کپ میر کو تھمیا جسے تھامے میر بالکنی کی جانب بڑھا تھا!!!

مائم روحا کے نزدیک اتا بیڈ پر بیٹھ چکا تھا روحا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے مائم آنکھوں میں پریشانی اور محبت لیے اُسے دیکھ رہا تھا

مائم کا ذہن یہ سوچ رہا تھا کے روحا کو ہوا کیا ہے؟ وہ بلکل ٹھک اُس سے بات کر کے ایا تھا پھر اچانک!!

مائم نے روحا کی پیشانی چومی دونوں گالوں کو شدت سے چومتے مائم نے اُس کا معصوم چہرہ دیکھا اُس کے چہرے پر تکلیف کے آثار مائم صاف دیکھ سکتا تھا لیکن وجہ روحا کے اٹھنے کے بعد پتہ چلنی تھی جو ابھی ممکن نہیں لگ رہا تھا وہ سو رہی تھی اور دیر سے ہی شاید اُسے اٹھنا تھا

خیر اج کا دن بھی سب کا روحا کی پریشانی میں گزرا تھا دیکھتے دیکھتے رات ہو چکی تھی اور اب روحا کو ہوش اچکا تھا لیکن وہ بس آنکھیں کھولے اوپر چھت کو گھور رہی تھی

بھائی روحا کچھ نہیں بول رہی میں نے بات کرنے کی کوشش کی۔۔مائم میر کو دیکھ پریشانی سے بولا پچھلے اک گھنٹے سے جب سے روحا کو ہوش آیا تھا وہ بلکل خاموشی سے بس چھت کو گھور رہی تھی

اُسے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دے پھر بات کرنا پریشان مت ہو یار ٹھک ہو جائیگی روحا۔۔میر نے کہتے اُسے تسلی دی جب مائم نے اسباب میں سر ہلایہ پھر دوبارہ کمرے کی جانب بڑھا

وہ ایک اور بار روحا سے بات کرنا چاہتا تھا اُس کے بعد وہ کچھ دیر اُسے اکیلا چھوڑ دے نا چاہتا تھا تاکہ وہ ریلیکس ہو سکے مائم بیڈ کی جانب ایا دوبارہ بیڈ پر بیٹھتے اُس نے روحا کا ہاتھ تھاما

روحا۔۔نہایت محبت سے پُکارا

جب روحا نے نظریں اوپر چھت پر ہی جمائے اپنا ہاتھ مائم کے ہاتھوں سے چھڑوایا یہ پہلی حرکت تھی جو اُس نے اتنے وقت میں کی تھی جب کے مائم نے بے یقین نگاہ سے اُسے ہاتھ چھڑواتا دیکھا تھا

روحا میری جان آپ ٹھک ہے ؟ مائم پریشانی سے بولا

لیکن روحا ہنوز خاموش رہی وہ اس بات سے انجان تھی کے اُس کی یہ خاموشی اُس کے مان کو کس قدر تکلیف دے رہی تھی !

روحا ! ! مائم نے پھر پکارا

میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی ہوں ۔۔ روحا نے مان کو اک نظر نہیں دیکھا تھا وہ بس اوپر دیکھ رہی تھی جب کے اُس کی بات پر مائم کے دل میں تکلیف کی اک لہر دوڑی تھی

اوکے میری جان میرا بچے میں باہر ہُوں اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو مجھے بتا دینا ! مائم خود کو نارمل رکھتا پیار سے کہتا کمرے سے باہر نکلا تھا

روحا جو انسوں کب سے چھپا رہی تھی اب وہ گرتے تکیے میں جذب ہو رہے تھے

یہ جھوٹا پیار آپ کا میری جان لے کر چھوڑے گا مان ہمیشہ سے مجھے اندھیرے میں رکھا گیا اب مزید نہیں اب میں مزید بے وقوف نہیں بنونگی! روحا اپنے انسوں صاف کرتی بولی لیکن انسوں تھے کے نکلے جا رہے تھے

اُس نے اک نظر دروازے کو دیکھا جہاں سے مائم ابھی نکل کر گیا تھا پھر اچانک چہرے پر ہاتھ رکھے وہ زور و سے رونے لگی وہ کیسے اپنے مان کو کسی اور کا ہوتا برداشت کر سکتی تھی

آپ نے کیوں کیا مان ایسا۔۔۔وہ شدت سے رو رہی تھی اُس کی نظروں میں مائم کیلئے یقین ذرا بھی نہیں تھا بس تڑپ تھی تکلیف تھی اُس کے مان کے چھن جانے کی! اُس کے مان کے اُسے دھوکہ دینے کی

روحانے کچھ نہیں کھایا صبح سے !سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب مائم پریشانی سے بولا

بھائی میں نے روحا کا فیورٹ سوپ بنایا ہے وہ یہ ضرور پیے گی۔۔ابرش کچن سے اتی باؤل ہاتھ میں لیے بولی

جب مائم نے باؤل تھامتے دوبارہ کمرے کی جانب قدم بڑھاے جب کے داخل ہوتے سامنے روحا کی آنکھوں میں انسوں دیکھ مائم کی جان ہی تو نکلی تھی وہ روحا سے بے پناہ محبت کرنے لگا تھا اور اپنی محبت کی آنکھوں میں انسوں دیکھنا مرنے کے برابر ہی تو ہوتا ہے

روحا میری جان کیا ہوا آپ کو کیوں رو رہی ہے آپ۔۔مائم باؤل ٹیبل پر رکھتا تیزی سے روحا کے برابر میں بیٹھتا اُس کا ہاتھ تھامے بولا

جب روحا نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ فوراً پیچھے کیا اور جلدی سے خاموشی لیے اپنے انسوں صاف کیے

روحا کیا ہوا آپ کو مجھے بتائے میری جان جا رہی ہے۔۔مائم اُس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھامے تڑپ کر بولا

ہٹے۔۔اُس نے زور وسے مائم کا ہاتھ جھٹکا

روحا!!مائم نے بے یقینی سے اپنا جھٹکا ہوا ہاتھ دیکھا

کچھ دیر خاموشی رہی پھر مائم خود کو واپس نارمل کرتا بولا

روحا چلے آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا سوپ پی لیں۔۔مائم باؤل اٹھاتا روحا کے پاس ایا

مجھے کچھ نہیں پینا اور نا ہی کچھ کھانا ہے آپ پلز باہر جائے مجھے اکیلے رہنا ہے ۔۔روحا نے نظریں پھیرتے کہا جب کے انسوں پر ضبط وہ بہت مشکل سے رکھ رہی تھی

روحا۔۔مائم نے کچھ بولنا چاہا جب وہ چیخی

میں نے کہا میں اکیلا رہنا چاہتی ہیں۔۔روحا کی آواز تیز تھی یہ مائم کی روحا تو کہی سے نہیں لگ رہی رہی مائم بس مسلسل بے یقینی سے اُسے دیکھ رہا تھا

پھر اٹھ کر خاموشی سے باہر کی جانب بڑھا

کیا ہوا مائم۔۔اُس کے باہر انے پر زہرام بولا

کچھ نہیں۔۔مائم سے بات کرنا دشوار ہو رہا تھا جو میر نے باخوبی محسوس کیا تھا

ضرور روحا سوپ نہیں پی رہی ہو گی میں پلا کر اتی ہُوں بھائی آپ پریشان نا ہو۔ابرش کہتی روحا کے کمرے کی جانب بڑھی تھی کمرے کا دروازہ کھولتی ابرش داخل ہوئی

روحا چندہ سوپ کیوں نہیں پی رہی۔۔ابرش باؤل اٹھاتی اُس کے قریب بیٹھتی بولی

روحا؟؟؟روحا کا جھکا ہوا چہرا دیکھ ابرش نے اُس کا چہرہ اٹھایا

روحا کیا ہوا میری کان !اُس کی آنکھیں سُرخ تھی آنسوں رخسار کو بھگو چکے تھے اُس کے گال انسوں کی شدت سے سرخ تھے

روحا جھٹکے سے ابرش کے سینے سے لگی تھی اور اگلے لمحے وہ آوازوں سے
رونے لگی جب کے ابرش یک دم گھبرا گئی تھی روحا کی حالت دیکھ
اپی م۔مان۔۔وہ اتنا کہتی زور وسے رونے لگی
روحا کیا ہوا چندا مجھے بتاو چپ ہو شاباش۔۔ابرش نے اُس کے انسوں
صاف کرتے کہا
ابرش کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی روحا کی یہ حالت دیکھ
روحا خود میں کمزوری محسوس کر رہی تھی اُس کا دل کر رہا تھا وہ بس اپنی بے
بسی پر روتی رہے
ا۔اپی و۔وہ م۔مان م۔منال ا۔اپی۔۔۔روحا اتنا کہتی ابرش کے ہاتھوں پر
گری تھی
روحا۔۔ابرش نے تیز آواز میں پُکارتے اُس کے گال تھپتھپائیں لیکن شاید
نہیں یقیناً وہ دوبارہ بے ہوش ہو چکی تھی

روحا آنکھیں کھولو۔۔ابرش نے پریشانی سے اُسے اٹھانے کی کوشش کی جب کے وہ ابرش کے ہاتھوں میں بے جان سی پڑی تھی

ابرش نے تیزی سے اٹھتے باہر جا کر سب کو بتایا جب کے روحا کے دوبارہ بے ہوش ہو جانے پر سب کو مزید پریشانی ہوئی تھی

سنے آپ دوبارہ ڈاکٹر کو بلائے۔۔زہرام ایمل کو کہتا اب خود بھی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا

روحا؟مائم نے بھی اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے استفسار کیا

روحا کی حالت دیکھ مائم کی آنکھوں میں بھی نمی اُتری تھی جب کے ابرش تو باقاعدہ انسوں بہا کر رو رہی تھی

کچھ دیر میں وہی ڈاکٹر دوبارہ ائی تھی جو سبہ روحا کو چیک کر کے گئی تھی

اُنہونے روحا کو واپس انجکشن دیئے پھر اُس کے ہاتھ کی نبض وغیرہ چیک کرتی وہ پیچھے مڑی

انہیں لگاتار اسٹریس کی وجہ سے یہ مسئلہ ہو رہا ہے آپ لوگ پلز کور کریں ان کی پریشانی اگر ایسا ہی چلتا رہا تو ان کی جان کو خطرہ ہے۔۔ڈاکٹر سمجھانے والے انداز میں بولی جب کے ڈاکٹر کی بات پر سب کے چہرے کی رنگت اڑی تھی

ڈاکٹر واپس احتیاط بتاتی جانے کیلئے بڑھی

یہ ہو کیا رہا تھا یہاں سب گھومنے آئے تھے اور پہلے دن ہی یہ سب ؟؟

ڈاکٹر نے روحا کو انجکشن دے کر سکون کی نیند دوبارہ سلایا تھا جس سے اب روحا نے دوبارہ صبح اٹھنا تھا پورے دن سے اُس نے کچھ کھایا نہیں تھا مائم کی جان تو یہی سوچ کر جا رہی تھی اوپر سے ڈاکٹر کی باتیں !

پھر روحا کا اُس کا ہاتھ جھٹکنا کمرے سے جانے کا کہنا مائم کو مزید تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا لیکن ابھی روحا نے صبح جب اٹھنا تھا تب سچ پتہ چلنا تھا کے اُسے ہوا کیا ہے اج کا پورا دن اُس کا سوتے یا روتے ہوئے گزرا تھا انجکشن کی

ہیوی ڈوس کی وجہ سے اُس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی زدہ کچھ بولنے یا
کرنے کی

دوسری جانب میر کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی ابرش صوفے پر بیٹھی
تھی جب کے اُس کی آنکھوں سے انسوں یقیناً بہے رہے تھے پھر میر نے
سامنے دیکھا جہاں بیلا بیڈ پر سو رہی تھی !

میر نے تیسری نظر ہاتھ پہنی گھڑی پر وقت دیکھا رات کے بارہ بج رہے
تھے میر بھاری قدم لیتا اُس کے نزدیک گیا

صوفے پر اُس سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے میر نے اُسے دیکھا

ابرش بھی میر کو محسوس کرتی فوراً اپنے انسوں صاف کرنے لگی

ا۔آپ کب آئے۔۔وہ فوراً اپنے آنسوں صاف کرتی بات کو بدلتی ہوئی بولی

جب تُم رو رہی تھی ! ! میر اُس کا رویا چہرہ بغور دیکھ بولا

جب ابرش خاموش ہوئی اُس نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر میر کا پر کشش
چہرہ دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

میر نے گہرا سانس لیتے ہاتھ بڑھائے اُسے اپنے سینے سے لگایا جب ابرش فوراً آنکھیں بند کرتی اُس کے سینے سے لگی

ٹھک ہو جائیگی روحا۔۔ میر نے اُس کے بال سہلاتے سے کہا جب کے ابرش نے بند آنکھوں سے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا تھا جب کے سر اب تک میر کے سینے پر تھا

سارا سکون خدا نے اس شخص کی باہوں میں رکھا تھا کیا؟ ابرش یہی ہمیشہ سوچتی تھی اور ابھی بھی سوچ رہی تھی

اُسے میر کے قریب رہنے سے بہت سکون ملتا تھا! کچھ دیر یوہی گزری تھی میر سامنے دیوار پر نظریں جمائے اُس کے بال سہلاتا اُسے پر سکون کر رہا تھا جب کے ابرش آنکھیں بند کیے سکون محسوس کرتی اپنے آنکھوں سے نکلتے آنسوں قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی

بلکل معائنے خیز خاموشی پورے کمرے میں تھی جب موبائل بجنے کی آواز نے اس خاموشی کو توڑا میر نے نرمی سے اُسے خود سے الگ کرتے فون دیکھا

آپ کا فون ٹوٹ گیا تھا اُس کے تو دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ابرش میر کے ہاتھ میں ویسا ہی فون دیکھ بولی

ہاں جب غصے میں ہوتا ہوں تو اکثر فون توڑ دیتا ہوں اسلئے ہمیشہ میرے پاس دو تین فون ہوتے ہیں۔۔میر کہتا بے اختیار اپنی بات پر ہنس پڑا تھا جب کے ابرش بھی میر کی بات پر نم آنکھوں سے ہنس رہی تھی

میر نے موبائل نکالتے سامنے کیا سامنے سعد کے میسیج دیکھ میر کی پیشانی پر شکنجے نمودار ہوئے تھے

چلو شاباش اب رونا نہیں جا کر ارام کرو۔۔میر اُسے دیکھ نرمی سے کہتا اٹھا سائڈ ٹیبل سے اپنا لیپٹاپ اٹھاتے وہ نیچے کی جانب بڑھا تھا جب کے پیچھے ابرش کے چہرے پر اک مسکراہٹ تھی کبھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ

میر کا اُس سے اس طرح بات کرنا اپنے سینے سے لگانا ابرش کو خوشی اور سکون دونوں دے رہے تھے

ابرش مسکراتی ہوئی اٹھی ہاتھ منہ دھو کر وہ بیلا کے برابر میں لیٹتی آنکھیں بند کیے کچھ لمحوں میں ہی سکون کی نیند سو چکی تھی

فارم ہاؤس نہایت بڑا تھا سیڑھیوں سے اتر کر کافی چلنے کے بعد لاؤنج آتا تھا جہاں میر بیٹھا لیپٹاپ پر مصروف تھا رات کا وقت تھا اسلئے اندھیرا تھا بس میر لاؤنج میں بیٹھا تھا وہی کی میر نے اک چھوٹی سی لائیٹ آن کی ہوئی تھی باکی ہر جگہ اندھیرا تھا

دوسری جانب برابر میں بنے فارم ہاؤس میں بیٹھا زیان اسی موقع کی تلاش میں تھا کے میر کمرے سے باہر آئے اور ابرش کمرے میں اکیلی ہو اُسے بس رات کے دو بجنے کا انتظار تھا وہ بیٹھا سامنے اپنے لیپٹاپ پر فارم ہاؤس میں ہر جگہ لگے کیمرے پر نظر رکھے ہوئے تھا اُسے لیپٹوپ پر میر کام کرتا ہوا بھی دکھائی دے رہا تھا

تمہیں پتہ ہے نا تمہیں کیا کرنا ہے ؟؟زیان سامنے نظریں جمائے پیچھے کھڑی لڑکی سے مخاطب ہوا

جی سر مجھے پتہ ہے ! وہ لڑکی دھیما سا مسکرا کر بولی

گڈ تو پھر جاؤ اور فارم ہاؤس کی بیک سائڈ سے جانا بیچ میں شاہ میر سکندر بیٹھا ہے اُس کی نظروں میں مت انا ورنہ وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا کوشش کرنا اوپر کے کولیڈور میں ہی اپنا کام تُم کر لوں۔۔۔زیان اُسے سمجھاتا ہوا بولا

اوکے سر سمجھ گئی !اُس نے فوراً کہا

ٹھک ہے پھر جاؤ دو بجنے میں اک گھنٹہ باکی ہے بس۔۔زیان گھڑی میں وقت دیکھتا بولا جب وہ لڑکی فوراً سے نکلتی فارم ہاؤس کی بیک سائڈ سے گھر میں داخل ہوئی

اوپر کا پروشن بھی بہت بڑا تھا پہلے ابرش میر کا کمرہ تھا پھر لمبا کولیڈور تھا پھر اُس کے کونے پر زہرام اور منہا کا کمرہ تھا ان دونوں کمروں کے بیچ میں اوپر کا بڑا لاؤنج اریا اتا تھا

اسی طرح رات کے دو بجنے کو تھے میر بیٹھا اب بھی نیچے لیپاٹپ پر مصروف تھا جب کے باکی سب سو رہے تھے!!

ابرش کی آنکھ یک دم کسی اتی آوازوں سے کھلی تھی وہ بہت پر سکون نیند سوئی تھی لیکن آوازوں سے اُس کی آنکھ جلد کھل چکی تھی

ابرش نے ادھر اُدھر دیکھا پھر اٹھ کر بیٹھی سائڈ لیمپ پر ہاتھ بڑھا کر اُس لیمپ کھولا جب آوازے یک دم بند ہوئی

اپنا وہم سمجھ کر اُس نے دوبارہ لائیٹ بند کی اور واپس لیٹی ابھی ابرش کو آنکھیں بند کیے پنچ منٹ ہی ہوئے تھے کے پھر سے وہ عجیب آوازے انا شروع ہوئی ابرش جھٹکے سے فوراً اٹھ کر بیٹھی دوبارہ لائیٹ کھولتے اُس نے ادھر اُدھر دیکھا کمفرٹر ہٹاتے وہ کھڑی ہوئی

میر آپ ہے ؟؟ابرش نے آواز لگاتے پوچھا لیکن کوئی جواب نہ ایا وہ
آوازے پول کی جانب سے آرہی تھی پول کا اک دروازہ ابرش میر کے
کمرے پر کھلتا تھا جب کے دوسرا اوپر والے لاؤنج میں
ہر جگہ اندھیرا تھا ابرش نے ہلکے ہلکے قدم پول سائڈ بڑھائے
کون ہے ؟کسی کے چلنے کی آوازوں پر اس نے پُکارا پھر دھیرے دھیرے
آگے قدم اٹھانے لگی
کسی کے چلنے کی آہٹ وہ محسوس کر پا رہی تھی
کون ہے وہاں ؟؟ابرش کی دھڑکنے خوف سے تیز ہو رہی تھی
وہ مزید آگے بڑھی لاؤنج کے راستے نکلتے اُس نے سامنے دیکھا جہاں بلکل
اندھیرا تھا اچانک سے تھوڑی روشنی وہاں پڑی تھی جب اک عورت اُسے
نظر آئی جس کا چہرہ تو نہیں دکھ رہا تھا البتہ اُس کے لمبے بال اور سفید پہنے
کپڑے دکھ رہے تھے

ابرش نے فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ دبای خوف سے اچانک اُس کا وجود کانپنے لگا تھا آنکھوں سے انسوں نکلنا شروع ہو گئے تھے ابرش کے قدم اٹھانے سے انکاری کر چکے تھے

جب اُس عورت کی عجیب ہنسنے کی آوازوں نے ابرش کے خوف میں مزید اضافہ کیا وہ عورت چلتی ہوئی ابرش کے نزدیک ائی اندھیرے میں چہرہ نہیں دکھ رہا تھا اور یہ بات وہ عورت اچھے سے جانتی تھی جیسے جیسے وہ قریب آرہی تھی ابرش کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی

آآآ۔۔ابرش چیختی ہوئی پیچھے لڑکھڑائی کے اچانک اُس کی نظر کھڑکی پر گئی وہاں سے سنائی دیتی آواز اور وہ عجیب سی پرچھائی دیکھ ابرش کا سانس رکا تھا ابرش فوراً بھاگنے کیلئے مڑی جب اُس عورت نے ابرش کا ہاتھ پکڑا ابرش کو لگ رہا تھا وہ کبھی بھی بچی کچی ہمت کھو دے گی اُس سے خوف کی وجہ سے چیخا بھی ٹھک سے نہیں جا رہا تھا

چھ۔ چھوڑو۔۔ابرش روتے ہوئے بولی ہلکی روشنی پھر اُس عورت کے
چہرے پر پڑی اُس کے چہرے کی ہلکی خوفناک جھلک دیکھ ابرش کی چیخ گونجی
تھی اُس نے اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا
اور تیزی سے آگے کو بھاگی اُس کا پیر پسلہ تھا وہ منہ کے بل نیچے گری
ابرش نے چہرہ گھماتے پیچھے دیکھا وہ عورت اُس کے نزدیک آرہی تھی
جب کے اُس کی پایل کی اواز ابرش کو اس وقت کسی خوف ناک آواز سے کم
نہیں لگ رہی تھی وہ لاؤنج سے نکلتے پول سائڈ اچکی تھی ابرش جلدی سے
اٹھی اور آگے کو بھاگی ابرش نے بھاگتے ہوئے نیچے کی جانب قدم بڑھاے
وہ بری طرح رو رہی تھی اُس کا وجود کانپ رہا تھا وہ میر کے پاس جلد از جلد
پہچنا چاہتی تھی ابرش نے بھاگتے ہوئے لاؤنج کا دروازہ کھولا اور اندر داخل
ہوئی سامنے ہی میر بیٹھا کانوں میں بلوٹوتھ لگاے سعد سے کچھ بات کر رہا
تھا میر نے اچانک نظریں اٹھائے ابرش کو دیکھا جو روتے ہوئے بھاگتی میر
کے پاس ہی آرہی تھی میر فوراً فون رکھتے کھڑا ہوا جب ابرش تیز ہوا کی

طرح اتی میر کے سینے سے لگی طاقت سے میر کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں
کے وجود باقاعدہ کپکپا رہا تھا جکڑے وہ تیزی سے رو رہی تھی جب
م۔میرے۔وہاں ک۔کوئی۔۔وہ اس قدر تیز رو رہی تھی کے اُس سے
کچھ بولا نہیں جا رہا تھا
ابرش کیا ہوا تمہیں۔۔اُس کی حالت دیکھ میر کو کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا
تھا میر نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے استفسار کیا
م۔میرو۔وہ وہاں۔۔۔ابرش واپس میر کے سینے میں چھپتی خوف سے
رونے لگی
کیا ہوا وہاں!!میر نے واپس اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھاما میر کے چہرے پر
پریشانی تھی ابرش کو اس طرح روتا دیکھ
اِدھر بیٹھو ریلیکس۔۔میر نے اُسے بٹھایا سامنے سے پانی کا گلاس اٹھا کر اُس
کے لبوں کے قریب کیا

ابرش نے کپکپاتے ہاتھوں سے گلاس پکڑ کر پانی پیا اُس کی آنکھوں میں بے انتہا خوف تھا دوپٹہ ان سب میں کندھے پر جھول رہا تھا بال بے ترتیب ہوئے تھے چہرہ شدت سے سرخ ہو رہا تھا اور انسوں تو پانی کی طرح بہے رہے تھے

میر نے پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھا

کیا ہوا مجھے بتاؤ۔۔ میر نے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے پوچھا

م۔ میر و۔ اوپر کوئی ہ۔ ہے۔۔ وہ اوپر کی جانب اشارہ کرتی کانپتے ہوئے بولی

ابرش اوپر زہرام یا منہا ہونگے ! میر اُسے دیکھ بولا اس وقت ابرش صوفے پر بیٹھی تھی جب کے میر نیچے بیٹھے اک ہاتھ سے اُس کا ہاتھ تھامے جب کے دوسرے ہاتھ سے اُس کا چہرہ تھامے بول رہا تھا ان سب میں یہ چیز پہلی بار ہوئی تھی جب میر کسی کے سامنے گھٹنے ٹیک بیٹھا تھا ورنہ میر اور کسی کے سامنے جھک جائے یہ اُس کی فطرت میں نہیں تھا

ن۔ نہیں میر وہ لوگ نہیں ہے کہ۔ کوئی عورت ہے۔۔ وہ اتنا کہتی پھر شدت سے رونے لگی

اچھا او کے آؤ میں دیکھتا ہوں۔۔ میر نے اُسے ریلیکس کرتے کھڑا کیا ابرش نے میر کا بازوؤں اپنے ہاتھ میں تھاما وہ اب بھی رو رہی تھی میر نے قدم اوپر کی جانب بڑھائے

کہا دیکھا تھا؟ میر اسے دیکھ بولا جب ابرش نے اوپر لاؤنج کی جانب اشارہ کیا میر نے وہی قدم بڑھائے اوپر کے لاؤنج میں پوہو چتے

لائیٹ آن کرتے میر نے ادھر اُدھر دیکھا میر آگے کو بڑھنے لگا جب ابرش نے میر کے بازو پر پکڑ مضبوط کی میر نے چہرہ موڑے اُسے دیکھا وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی

ابرش کچھ نہیں ہے میں دیکھ رہا ہُوں اگر کوئی ہے بھی تو! میر سمجھانے والے انداز میں کہتا آگے بڑھا جب ابرش نے دوبارہ خوف سے روتے میر کو منع کیا

کچھ نہیں ہو گا اچھے تُم یہی رکو میں دیکھ کر اتا ہُوں۔۔ میر اُسے سمجھاتا اب
اگے بڑھا اُس نے پول سائڈ دیکھا بلکہ وہاں ہر جگہ دیکھا لیکن وہاں کوئی
نہیں تھا ابھی میر پول سائڈ ہی دیکھ رہا تھا جب پیچھے ابرش جو لاؤنج میں تھی
اُس نے کھڑکی میں پھر کسی عورت کی پرچھائی دیکھی
م۔۔ میر۔۔۔۔ وہ چیخی جب میر جو واپس ہی ارہا تھا اُس کی چیخ سن اب تیزی
سے اُس کے پاس ایا
ابرش تُم ٹھک ہو! کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے دیکھو۔۔ میر نے اُس کا چہرہ
تھامے انسوں صاف کرتے کہا
و۔ وہاں ک۔ کوئی ہے میر۔۔ اُس نے کھڑکی کی جانب اشارا کیا جب میر
نے گردن گھوماتے کھڑکی کی جانب دیکھا
پھر قدم اگے بڑھاتے میر نے اُدھر اچھی طرح ہر جگہ دیکھا
ابرش اِدھر کوئی نہیں ہے دیکھو۔۔ میر نے پردہ ہٹاتے اسے دکھایا کیونکہ
وہاں واقعی کوئی نہیں تھا

میرم۔میں سچ کہے رہی ہوں یہاں کوئی تھا۔۔ابرش کے انسوں پھر سے گر رہے تھے

آؤتم ارام کرو کچھ نہیں ہے۔۔میر نے اُس کا ہاتھ تھاما اور قدم کمرے کی جانب بڑھائے

م۔میر وہاں اک عورت تھی۔۔کمرے میں داخل ہوتے ابرش پھر بولی

ابرش وہاں کوئی نہیں ہے میں نے دیکھا تھا نا آپ کے سامنے آؤتم تھک گئ ہو ارام کرلو تھوڑا شاباش

میر نے نرمی سے کہتے اُس کے اوپر کمفرٹر ڈالا پھر لائیٹ آف کرتے جانے لگا جب ابرش نے ہاتھ پکڑے جب میر نے گردن گھوماتے اُسے دیکھا

ا۔آپ بھی یہی رہے م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔وہ اب تک خوف سے آدی ہو رہی تھی

ہاں ریلیکس میں یہی ہُوں شاباش تُم سو جاؤ! میر نے اُس کا ہاتھ سہلاتے نرمی سے کہا جب ابرش کو تھوڑا سکون ملا تھا لیکن خوف اب بھی اُس کی

رگ رگ میں تھا وہ کیسے آنکھیں بند کر رہی تھے اُس عورت کا چہرہ اُس کی
آنکھوں کے سامنے ارہا تھا انسوں اب بھی دھیرے دھیرے اُس کی
آنکھوں سے بہے رہے تھے
میر نے کچھ دیر بعد اُسے ریلیکس ہوتے دیکھ نرمی سے اُس کا ہاتھ اُس کے
پہلوں پر رکھا پھر سامنے صوفے پر جا بیٹھا اک نظر بیڈ پر ابرش اور بیلا کو دیکھ
!!! اب میر واپس لیپٹاپ کی جانب متوجہ ہوا تھا
اسی طرح صبح کا آغاز ہوا مائم کی جب آنکھ کھلی تو روحا بیڈ پر موجود نہیں تھی
مائم فوراً اٹھ کر بیٹھا لیکن اگلے لمحے روحا اُسے چہرہ ٹاول سے صاف کرتی
واشروم سے اتی دکھائی دی جو کل سے بہت بہتر لگ رہی تھی اسلئے اُسے
دیکھ مائم کے لب مسکرائے تھے وہ اٹھا اور قدم روحا کی جانب بڑھاے
روحا کا چہرہ دوسری جانب تھا اسلئے وہ نہیں دیکھ پائی کے مائم اٹھ چکا ہے
روحا!!مائم نے اُس کے قریب جاتے اُسے پُکارا

جب روحا نے پیچھے مڑ کر مائم کو دیکھا روحا کی سوجی ہوئی سرخ آنکھیں دیکھ مائم چند لمحے اپنی سانسیں تک روک گیا تھا

روحا میری جان۔۔مائم نے اُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا کچھ لمحے روحا اپنے مان کا حسین چہرہ دیکھتی رہی اُس کی آنکھوں میں پھر انسوں جمع ہوئے تھے لیکن وہ سب برداشت کر سکتی تھی سوائے محبت میں دی گئی دغا کے ہٹے۔۔روحا نے فوراً منال کی باتیں یاد کرتے مائم کے سینے پر ہاتھ رکھ اُسے خود سے دور کیا مائم اچانک اک دو قدم پیچھے ہوا تھا مائم نے حیرت بھری نگاہ روحا پر ڈالی جو گرتے ہوئے آنسوں سے بھری سرخ آنکھیں لیے مائم کو ہی دیکھ رہی تھی اُس کی آنکھوں میں مائم کیلئے اب صرف بے اعتباری تھی

روحا کیا ہوا آپ کو۔۔۔مائم اُسے دیکھ بولا

کیا ہوا مجھے ؟؟؟آپ اپنے آپ سے پوچھے کے کیا کیا آپ نے ؟؟روحا نہایت بے لحاظی سے بولی مائم تو اُس کے لہجے پر ہی ساخت تھا

روحا میری جا۔۔۔ابھی مائم کہتا اک قدم آگے ایا تھا اُس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب روحا بولی

رک جائے وہی ایک قدم آگے نہیں بڑھاے اور کون جان؟؟ کونسی جان ؟؟ کتنی جانے ہے آپ کی؟؟ روحا مائم سے مزید اک قدم پیچھے ہوتی بولی جب کے آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے لیکن اج وہ اپنی محبت اور منال کے ہاتھوں ہوئی ذلت کا بدلا مائم سے لے رہی تھی یہ جانے بغیر کے وہ کیا کر رہی ہے اور کیا بول رہی ہے

اُس کی بات پر مائم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی لیکن وہ خاموش رہا کہتے ہے نا کے کمبخت محبت محبوب کے سامنے بولنے نہیں دیتی اس وقت وہی ہو رہا تھا ورنہ مائم اپنے بارے میں یہ سب کسی سے سننا گوارا نہیں کرتا تھا وہ اک مکمل صلاحیت اور عزت رکھنے والا شخص تھا اُس میں کتنی ہمت تھی وہ شاید کسی نے دیکھی نہیں تھی کیونکہ روحا کے سامنے وہ ہمیشہ اُسے کسی چھوٹے بچے کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا پہلے والے مان کی عادتیں اس مان میں بھی

تھی اور دونوں میں اک جیسی۔ چیز پتہ ہے کیا تھی؟؟ محبت!! دونوں نے ہی روحا سے محبت کی تھی اک نے اولاد والی تو اک نے محبوب والی دونوں مائم روحا پر جان وارتے تھے

روحا یہ کیا بول رہی ہے آپ!!! مائم خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتا بولا میں کیا بول رہی ہوں؟؟ میں سچ بول رہی ہُوں یہ جھوٹی محبت دکھانا بند کر دیں خدا کے واسطے! روحا نے ہاتھ جوڑے تھے جب کے مائم نے حیرت سے اُس کے جوڑے ہوئے ہاتھوں کو دیکھا

آپ اک دھوکے باز انسان ہے کیا لگا تھا روحا پاگل ہے جب بھی جو کہینگے یقین کر لیگی؟؟ جب دل چاہا جھوٹ بولا جب چاہا روحا کو پاگل بنا دیا انسان ہُوں کوئی کٹپوتلی نہیں۔۔ روحا کہتی آخری میں چیخی تھی

مائم کی آنکھوں میں سرخی اُتر رہی تھی گردن کی نسے بھی دکھنا شروع ہو گئی تھی اُس کی پرکشش آنکھیں سرخی میں بھی کمال لگ رہی تھی مائم اگر نرم تھا تو اتنا ہی سخت بھی تھا کیونکہ وہ اک مرد تھا اک مکمل صلاحیت سے

بھرپور مرد بھلے مائم کی یادداشت کھوئی تھی لیکن وہ اپنا رُتبہ اچھا سے جانتا تھا بہار اس کی کتنی عزت تھی وہ یادداشت جانے کے بعد دیکھ چکا تھا اور روحا یہاں اپنے بارے میں یہ سب بول رہی تھی جو مائم سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

روحا پلز بس خاموش ہو جائے۔۔۔مائم کی سانسیں ضبط سے بھاری ہو رہی تھی وہ اپنے لہجے اور خود پر قابو رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا اسلئے روحا کو دیکھ نرمی سے بولا جب کے آنکھیں مزید سرخ ہو رہی تھی

کیوں؟؟اب بھی وہ والی روحا سمجھا ہے جو ایک پاگل تھی بے وقوف تھی جسے جب دل چاہا جھوٹی کہانیاں سنا دی۔۔ارے آپ جیسا دھوکے باز میں نے زندگی میں نہیں دیکھا اگر آپ کسی اور سے محبت کرتے تھے تو مجھے بتا دیتے اس طرح میری زندگی کیوں برباد کی آپ نے بیوی کے ہوتے ہوئے شادی کی رات کو اپ کسی اور لڑکی کے پاس تھے شرم اتی ہے مجھے آپ کو اپنا شوہر کہنے میں۔۔روحا نفرت سے مائم کو دیکھ بول رہی تھی جب کے اُس

کی بات پر مائم کو لگا وہ اپنا ضبط کھو تھا ہے مائم کا دل کر چی کر چی ہو کر کئی ٹکڑوں میں بٹ رہا تھا

روحا اتنا بولیں جس کا نتیجہ آپ برداشت کر سکے۔۔مائم اُس کے چہرے کو دیکھ سرخ آنکھوں سے بولا

کیا لگتا ہے؟؟چپ ہو جاونگی میں؟ پاگل سمجھا ہے آپ نے مجھے پیار کی جھوٹی کہانیاں آپ مجھے سناتے رہے جھوٹا پیار جتاتے رہے اور میں؟؟میں اُسے آپ کا پیار سمجھ کر پاگلوں کی طرح آپ کی بات مانتی رہی ارے آنکھوں پر پٹی بن گئی تھی میرے جو آپ نے کہا میں آنکھیں بند کیے یقین کرتی رہی لیکن میں بھول گئی تھی کے آپ بھلے میرے مان ہے لیکن ہے تو اک مرد نا۔۔۔روحا آگے اتی غصے سے چیخی جب کے مائم صرف آنکھوں میں بے یقینی لیے بس روحا کو دیکھ رہا تھا یہ اُس کی روحا تو کہی سے نہیں لگ رہی تھی

مائم ہنوز خاموش رہا

نہیں ہے کوئی الفاظ آپ کے پاس؟؟ارے ہونگے بھی کیسے بے شرمی کی حد جو کر دی آپ نے لیکن اب میں وہ پاگل بے وقوف روحا نہیں ہوں میں آپ سے نفرت کرتی ہوں صرف نفرت مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے طلاق۔۔۔۔ابھی روحا نے یہ لفظ ادا کہے تھے کے مائم کو دھاڑ پر وہ خاموش ہوئی

روحا بکواس بند!!مائم اس قدر تیز دھاڑا تھا کے دیواروں نے بھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے ہوگے روحا نے خوف بھری سہمی نگاہ مائم پر ڈالی

روحا کے یہ الفاظ مائم کو ختم کر کے رکھ گیے تھے مائم کو شدت سے یہاں آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی مائم سوچ بھی نہیں سکتا تھا کے روحا کبھی یہ الفاظ بول سکتی ہے

روحا فوراً خود کو نارمل کرتی شیرنی کی طرح آگے ائی

بکواس؟؟ بکواس لگ رہی ہے آپ کو ٹھک ہے پھر بکواس ہی صحیح اور جو آپ نے گنھونی حرکت کی ہے اُس کا کیا؟؟ ظاہر سے آپ کو اپنی کوئی حرکت بکواس تو لگے گی نہیں۔۔ روحا بھوکی شیرنی کی طرح چیختی ہوئی بولی جہاں مائم کو غصے پر ضبط پانا مشکل ہو رہا تھا وہی مائم کو بے حد دکھ ہو رہا تھا روحا کے الفاظوں پر وہ ٹوٹ ہی تو چکا تھا وہ دکھ سے روحا کو دیکھ رہا تھا جیسے اُس کا سارا مان ٹوٹ رہا ہو

میں نے کیا کیا ہے کیا آپ مجھے میری غلطی بتائنگی ؟؟ مائم بکھرے لہجے میں بولا اُس کے لہجے سے معلوم ہو رہا تھا کے روحا نے اُس کا مان اُس کا اعتماد بہت بے دردی سے توڑا ہے

غلطی کہتے ہیں آپ اپنے گناہ کو؟ گناہ کہے اُسے گناہ!!! آپ سمجھتے رہے چھوٹی ہُوں پاگل ہُوں جو کہو پاگل ہے سچ سمجھ لیگی لیکن میں بچی بس اپنے اُس مان کیلئے تھی جو مجھ سے محبت کرتے تھے نا کے آپ کیلئے!! میں سمجھ رکھتی ہُوں خود میں جو دیکھا وہی اُگل رہی ہوں بڑی تھی میں بچی نہیں تھی

جو بلکل بچوں کی طرح استعمال کیا۔۔۔روحا کے لہجے میں بھی دکھ اور غصّہ دونوں تھے

روحا مجھے میرا گناہ پتہ ہونا چاہیئے میں نے کیا کیا ہے؟؟میں نے کون سا دھوکہ دیا آپ کو؟؟اور بیوی کے ہوتے ہوئے کس کے ساتھ تھا میں ؟؟مجھے صاف بتائے کہنا کیا چاہتی ہے آپ۔۔مائم اُسے دیکھ بولا

آپ اچھے سے جانتے ہے میں کس کی بات کر رہی ہوں اُس لڑکی کا نام لینا بھی مجھے گناہ لگ رہا ہے مجھے مزید آپ کے قریب رہنا بھی عذاب سے کم نہیں لگ رہا میں چلی جاؤنگی آپ سے بہت دور میں آپ کے ساتھ نہیں رہونگی آپ مجھے خود چھوڑ دیں ورنہ !!

ورنہ کیا؟؟بولے ورنہ کیا؟؟؟خبر دار آپ نے کوئی بھی فضول بکواس کی تو آپ کہی نہیں جائینگی سنا آپ نے۔۔مائم اُس کا بازو سخت گرفت میں لیے اُسے اپنے قریب کرتا اُس کے چہرے پر غرایا

روحا نے خوف سے کچھ لمحے آنکھیں بند کی لیکن پھر سے کھڑی ہوئی ہمت جمع کرتی اُس نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن وہ بھول گئی تھی کے وہ مائم کا مقابلہ نہیں کر سکتی

چھوڑیں مجھے مان مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا میں چلی جاؤنگی آپ سے بہت دور۔۔روحا نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے کہا

چپ!!! بلکل چپ روحا!!مائم کا ضبط جواب دے رہا تھا وہ سب برداشت کر سکتا تھا لیکن روحا کے دور جانے کی بات بلکل نہیں

اور کتنا چپ رکھے گے مجھے ؟؟دھوکہ دے کر آپ کو سکون نہیں ملا !!روحا مزاحمت چھوڑتی مائم کو دیکھ غصے سے بولی حالانکہ انسوں آنکھوں سے اب بھی بہے رہے تھے

کون سا دھوکہ ؟؟؟میں آپ کو دھوکا دے سکتا ہوں کیا؟آپ نے سوچا بھی کیسے ؟مائم بے یقینی کی آخری حد پر تھا

میں نے سوچا نہیں آنکھوں سے دیکھا ہے آپ قبول کیوں نہیں کر رہے مان کے آپ اک دھوکے باز ہے اور مجھے آپ سے نفرت ہے۔۔۔روحا چیختی ہوئی بولی

لیکن اپنے ان الفاظوں سے وہ اپنے مان کا دل چکنا چور کر چکی تھی مائم کے دل میں شدید درد اٹھا تھا اُس نے آنکھیں بے یقین نگاہ روحا پر ڈالی پھر جھٹکے سے اُس کا بازو چھوڑا مائم کی آنکھوں میں اس وقت صرف بے یقینی ہی تھی جسے دیکھ روحا کو تکلیف ہوئی تھی لیکن کہتے ہے نا غصے پر قابو پانا بہت چند صابر لوگوں کو آتا ہے اور اُن میں روحا نہیں تھی غصے میں انسان شیطان سے کم نہیں ہوتا جو منہ میں آئے بول دیتا ہے اور اس وقت روحا بھی اسی مراحل سے گزر رہی تھی

آپ مجھ سے نفرت کرتی ہے؟؟مائم نے بے یقینی اور آنکھوں میں تڑپ لیے ٹوٹے لہجے میں کہا

ہاں کرتی ہُوں اور کرتی رہو نگی اک دھوکے باز شخص سے محبت نہیں
نفرت کی جاتی ہے۔۔روحا اپنے انسوں صاف کرتی بولی
کچھ لمحے اُن کے درمیان خاموشی رہی مائم شدید درد ہوتے دل کے ساتھ
بکھرے ارمانوں سے روحا کو دیکھ رہا تھا اور روحانا گواری سے کھڑی تھی
حالانکہ انسوں بہے رہے تھے لیکن وہ خود کو بلکل آری دکھار ہی تھی
وہ شاید خود بھی نہیں جانتی تھی کے وہ مائم سے اس قدر عشق کرتی ہے کے
یہ جان کر مائم کسی اور سے پیار کرتا ہے روحا سب کچھ بر باد کر سکتی تھی عشق
یا تو بسا کر سب کچھ دیتا ہے یا اُجاڑ کر ہر چیز چھین لیتا ہے اور روحا سب اُجاڑ
رہی تھی !!
آپ مجھے چھوڑ دیں مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا!! یہ الفاظ روحا نے کیسے
ادا کیے تھے کوئی اُس سے پوچھتا اُس کا حال بھی مائم سے کم نہ تھا لیکن جو اُس
نے منال کے موبائل میں اُن جھوٹی حادثے والی تصویروں میں دیکھا رہے

اُن پر وہ امین کہے چکی تھی جس کے آگے وہ اپنے مان کا صاف کردار اُس کی
محبت سب ک
کچھ بھول گئی تھی

روحا بس ! بہت ہوا۔۔مائم اُس کے چہرے پر دھاڑا جب روحا کے قدم
بے اختیار پیچھے اٹھے تھے
آپ کہی نہیں جائینگی اور اگر آپ نے اب مجھ سے دور جانے کی بات یا پھر
کوئی بھی فضول بات اس رشتے کو ختم کرنے کیلئے کی تو میں آپ کی جان
اپنے ہاتھوں سے لونگا۔۔مائم نہایت غصے سے بولا بار بار روحا کا بولنا کے وہ
اُسے چھوڑ دے مائم کو کھوکھلا کر رہا تھا
آپ ہمیشہ میرے پاس رہینگی میں آپ کو ایک انچ خود سے دور جانے نہیں
دونگا پھر چاہے وہ زبردستی کیوں نہ ہو سمجھی آپ۔۔مائم غصے سے کہتا کمرے
سے باہر نکلتا چلا گیا وہ جانتا تھا یہاں رہا تو کچھ کر گزرے گا مائم کے جاتے ہی
روحا گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی دونوں ہاتھوں میں چہرہ گرائے وہ

شدت سے رونے لگی دونوں برابر کی تکلیف میں تھے لیکن روحا اپنا الگ راستہ چن چکی تھی!!

دوسری جانب ابرش کی آنکھ کھلی اُس نے نظر اٹھائے سامنے دیکھا جہاں میرا بھی شاور لے کر باہر ایا تھا بنا شرٹ کے اُس کا سکس پیک والا مضبوط چوڑا سینا اک منظر پیش کر رہا تھا بالوں سے گرتا پانی اُس کے حسین چہرے پر ارہا تھا میر سے زدہ کوئی خوبصورت کیا ہو سکتا تھا؟؟ابرش اُسے دیکھ سوچ رہی تھی جب اچانک میر نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا جب کے میر کی اچانک دیکھنے پر ابرش نے ہڑ بڑا کر نظروں کا زاویہ بدلہ

پھر ابرش نے برابر میں دیکھا بیلا اب تک سو رہی تھی

کیسا فیل کر رہی ہو تُم؟؟میر ٹاول سے اپنے بال پہنچتا ہوا بولا

جب کے ابرش کے ذہن میں پھر سے رات کا ہوا وہ عجیب منظر چلنے لگا تھا آنکھوں میں اک بار پھر خوف اترا تھا جب اُس نے فوراً چہرہ جھٹک کر اُن سوچوں کا گلا گھونٹا

جی ٹھک ! ! ابرش کہتی بیڈ سے اٹھتی میر کے نزدیک ائی

کچھ کہنا ہے ؟ ؟ اُسے خاموشی سے خود کو دیکھتا پا کر میر سوالیہ نظروں سے

دیکھ بولا

! ن۔ نہیں میر امطلب ہاں

کہنا ہے یا نہیں ؟ ؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہ۔ ہاں وہ میں کہے رہی تھی کے ! ابرش کہتے کہتے رکی پھر چہرہ جھکا گئ

کے ؟ ؟ میر نے اگے بولنے کا کہا

آپ بہت پیارے ہے ! ! ابرش میر کا حسین چہرہ دیکھ بولی جب کے اُس کی

بات پر میر دھیما سا مسکرایا

تمہیں لگتا ہُوں لیکن ہُوں نہیں ! ! میر دھیما سا مسکرا کر کہتا واپس اپنے بال

بنانے لگا تھا

یہ بات آپ بھی جانتے ہے اور میں بھی کے آپ کتنے پیارے ہے ! ابرش

بھی دھیما سا مسکرا کر بولی

ابھی میر کچھ بولنے لگا تھا جب دروازہ بجا

آجائے!!ابرش دروازے کو دیکھ بولی جب ایمل داخل ہوئی

گڈ مارننگ میم گڈ مارننگ سر!وہ مسکرا کر بولی

گڈ مارننگ!جواب دیا گیا

سر!!میم ناشتا لگ گیا ہے آپ لوگ پلز آجائے۔۔وہ ابرش کا چہرہ بہت گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی

اوکے آپ چلے ہم ارہے ہیں۔۔ابرش کے کہنے پر وہ کمرے سے باہر نکلی تھی

ہیلو سر!!ایمل نے باہر جاتے کسی کو کول ملای

یس؟؟اگے سے جواب آیا

اُس کے چہرے پر ڈر بلکل نہیں ہے رات کے واقعی کے بعد اُسے خوف سے بخار میں ہونا چاہیئے تھا لیکن یہاں تو! بازی پلٹ جانے پر ایمل پریشانی سے بولی

وہ اسلئے کیونکہ شاہ میر سکندر اُس کے پاس ہے شاہ میر سکندر کو برباد کرنا اسان نہیں ہے لیکن میں یہ کرونگا تُم فکر مت کرو روز روز جب ہو گا تو خوف اُس کی رگ رگ میں دوڑاے گا اتنی ہمت نہیں ہے میری معصوم کزن میں۔۔مقابل نے کہتے فون بند کیا

اچھا تُم اور بیلا سب کے ساتھ ناشتا کر لینا مجھے کام سے جانا ہے اور روحا کی طبیعت پوچھ کر مجھے کول کر کے بتا دینا ٹھک ہے۔۔میر پور اریڈی ہو چکا تھا آخری نظر خود کو شیشے میں دیکھتے وہ ابرش سے مخاطب ہوا

یہاں بھی کام لیکن ہم دوسرے شہر میں ہے میر۔۔ابرش نا سمجھی سے بولی

ہاں سعد آگیا ہے یہاں بس وہی جا رہا ہُوں!!میر اپنا موبائل ڈریسنگ سے اٹھاتا بولا

سعد بھائی آئے ہے؟اُنہیں بھی یہاں بلا لیں پھر!ابرش کچھ سوچتی ہوئی بولی

اُس کا بھی یہاں اپنا گھر ہے ! میر نے ابرش کو دیکھ کہا جب اُس نے اسباب
میں سر ہلایا میر کہتا اب نیچے اترتا باہر کی جانب بڑھا تھا جب ابرش کی نظر
میر کی گھڑی پر پڑی
اوہ میر گھڑی پہننا بھول گیے۔۔۔ابرش اٹھاتی میر کے پیچھے بھاگی جب تک
میر باہر نکل چکا تھا
میر !اُس نے آواز دی جب میر کے قدم رکے وہ پیچھے مڑا
آپ کی گھڑی۔۔ابرش نے آگے بڑھتے ہوئے کہا
تھینک یو ! میر کہتا اپنی خوبصورت آنکھوں پر کالا چشمہ لگاے گاڑی میں بیٹھ
منزل کو روانہ ہوا تھا یہاں ہر انتظام تھا گاڑی سے لیکر گارڈ اور ڈرائیور تک
!
یہاں آئے سب گھومنے تھے لیکن روحا کی طبیت خراب تھی تو کیسے گھومنے
جا سکتے تھے ؟؟؟.

میر ہارش ڈرائیونگ کرتا کچھ ہی دیر میں اک دوسرے فارم ہاؤس کے
سامنے رکا تھا گاڑی سے نکلتے میر نے اندر کی جانب قدم بڑھائے
ہاں سعد ایسا کیا ہوا تھا جو تُم فون پر نہیں بتا سکتے تھے اور تمہیں یہاں انا پڑا
؟؟میر آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے کافی کا کپ ملازم سے تھامتا بولا جو میر کے
, اتے ہی اک لمحے میں بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا
جب کے مزید چار پانچ آفیسرز وہاں مزید موجود تھے
سر جوان سب کے پیچھے ماسٹر مائنڈ ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ! سعد
کی بات پر میر نے ابرو اٹھائے اُس نامعلوم شخص کو داد دی
اوکے لگاؤ کول ! میر کہتا آگے کو ایا
! کول پہلی بیل پر ہی مقابل سے اٹھا لیا گیا تھا لیکن پھر میر نے کول کٹ کی
سب نے نا سمجھی سے میر کی جانب دیکھا جب کے میر کی نظریں فون پر تھی
دوبارہ اُس پرائیویٹ نمبر سے کول انے پر میر تنزیہ مسکرایا پھر پیچھے چیئر پر
بیٹھتا اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر میر آنکھیں موند گیا

سر فون ! ! سعد کچھ کہنے لگا

بجنے دو ! ! میر آنکھیں مندے بولا فون بج بج کر پاگل ہو چکا تھا جب کے

میر کان میں بلوٹوتھ لگاے انکھیں بند کیے سکون سے بیٹھا تھا

دسویں کول پر میر نے کان میں لگے بلوٹوتھ پر کلک کر کے کال ریسیو کی تھی

شاہ میر سکندر ! ! ! مقابل سے بھاری آواز آئی

ہاں تیری موت شاہ میر سکندر ! میر صوفے کی پشت سے سے لگاے

پر سکون سے بولا جب کے چہرے کے تاثرات بے انتہا سخت تھے

موت کس کی ہو گی یہ تو وقت بتائے گا شاہ میر سکندر ! ! مقابل ہنستا ہوا میں

بولا جب میر کے چہرے پر اک تنزیہ مسکراہٹ نے جگہ لی

تُو یہ بات کہی پر بھی لکھ لے کیونکہ یہ شاہ میر سکندر کی زبان ہے تُجھے بتر

موت مارے بغیر میں نہیں مرونگا تجھے مارنے کے بعد مر بھی جاؤں تو وہ

موت مجھے سکون سے قبول ہے لیکن تیرے مرنے سے پہلے شاہ میر سکندر

پر موت ہرام ہے ! ! میر کا لہجہ ہمیشہ کی طرح اٹل اور بے انتہا سخت تھا

ہاہاخوابوں کی دنیا سے باہر آجاؤ یہ سب میرا کیا دھرا ہے اک کے بعد ایک ! ! اک کے بعد ایک لڑکی کی زندگی میں اپنے ہاتھوں سے چھین رہا ہوں ! !

وہ غلیظ قہقہہ لگا کر بولا

جب میر کی آنکھوں میں اترا تھا

زدہ دیر تک نہیں تُو دیکھ کیا حال کرتا ہوں تیرا! میر دھاڑا تھا جب کے اُسکی دھاڑ پر مقابل نے موبائل کان سے دور رکھ کچھ دیر اپنی تیز ہوتی دھڑکن سمبھالی تھی

میں تمہارا سب کچھ چھین لونگا شاہ میر سکندر سب کچھ ۔۔ مقابل کی شدت بھری آواز سنائی دی

اچھا کر لے جو کرنا ہے ! ! میر سامنے دیوار پر نظریں جمائے بولا

پوچھو گے نہیں کے کیوں کرونگا میں یہ ؟؟ بدلے کی آگ میرے اندر جل رہی ہے سالوں سے میرے دل میں وہ جلتی آگ میں بہت بری طرح تُم پر ٹوٹ کر بھرسا ونگا شاہ میر سکندر ! ! مقابل کو بدلے کی آگ بہت لگی تھی

پوچھو شاہ میر سکندر پوچھو کے کس چیز کا بدلہ ! ! مقابل خود بولا

مجھے نہیں ضرورت جاننے کی تو بس کچھ کر کے تو دکھا۔۔ میر کا پر سکون لہجہ

دیکھ مقابل کو آگ ہی تو لگی تھی

تمہارا یہ سکون بہت جلد چھین لونگا میں۔۔ مقابل چیخا

آواز نیچے۔۔ میر اُس سے دگنا دھاڑا

نچھاتے ہوئے بھی مقابل کا حلق اُس کی دھاڑ پر خشک ہو رہا تھا

یاد کرو شاہ میر سکندر یاد کرو اج سے پورے چھے سال پہلے تُم نے انڈر ورلڈ

میں جا کر کتنے گنہگاروں کو ختم کیا تھا ! مقابل کی آواز میں شدت تھی

میری یاداشت بہت تیز ہے یاد کرنے کی ضرورت نہیں اگے بول ! ! میر کی

نظریں ہنوز دیوار پر تھی جب کے سر صوفے کی پشت سے

اُس میں تُم نے میرے بھائی کو مارا تھا میرا وہ بھائی جس سے میں بے پناہ

محبت کرتا تھا میری زندگی بستی تھی ! ! میرا بھائی پاشا یاد ایا کچھ ! ! وہ بے حد

غصے سے بولا

اوہاں ہاں یاد ایا وہ جو بچوں کو کیڈ نیپ کرتا تھا اور ساتھ ساتھ بے گناہوں کو مارتا تھا؟؟ مجھے بھی پچھتاوا ہے بہت ! میر کہتا چند لمحے رکا جب سب آفیسرز نے میر کو حیرت سے دیکھا کے اُس گنہگار کو مارنے کا میر کو پچھتاوا ہے ؟ مجھے پچھتاوا ہے کے اُسے اتنی آسان موت کیوں دے دی میں نے دیکھو نا بس پیٹرول ڈال کر زندگی ہی آگ لگائی تھی مزید تڑپا کر مارنا چاہیئے تھا نہ جیسے اُس کے کارنامے تھے ؟؟ میر افسوس سے بولا جب کے مقابل کے تن بدن میں آگ لگی تھی

تُم پچھتاوگے شاہ میر سکندر ! ! مقابل قوت سے دھاڑا

شاہ میر سکندر کبھی نہیں پچھتاتا۔۔ میر بھی مقابل سے اونچا غرایا تھا کیونکہ وہ شیر ہی تو تھا

دیکھنا تُم ! ! اپنو کے دور ہونے کا درد کیا ہوتا ہے یہ میں تمہیں بتاؤنگا ! ! مقابل کے لہجے میں میر سے لیے جانے والی بدلے کی آگ صاف واضح تھی

تمہارے اپنوں کو تُم سے چھین کر میں تمہیں اس موڑ پر لاؤنگا کے تُم تڑپو گے اور جس دن میں تمہیں تڑپا دیکھونگا اُس دن میرے جینے کی وجہ پوری ہو گی ! مقابل سیناتانے کھڑا تھا جب کے میر کے چہرے کے تاثرات بلکل نارمل تھے

تُو اپنی فکر کر اپنی موت کے دن گننا شروع کر دے کیونکہ مجھے تڑپتا دیکھنا تُجھے کبھی نصیب نہیں ہو گا ! ! میر کھڑا ہوتا کھڑکی سے باہر خوبصورت نارن کا غان کے مناظر دیکھ بولا

! ! تُم دیکھوں بِس شاہ میر سکندر تمہاری کمزوری کا میں فائدہ اٹھاونگا میری کمزوری تُجھے معلوم ہو گی تو اٹھائے گا نہ ! ! میر نے کہتے سامنے دیکھا تھا

! میر کی بات پر مقابل مسکرا کر فون رکھ چکا تھا

میر نے بھی بلوٹوتھ کان سے ہٹائے میر اُس آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا وہ اواز تھوڑی سنی سنی لگ رہی تھی لیکن مقابل نے اواز اپنی اس طرح

بدلی ہوئی تھی کہ پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ کون ہے کوئی اور ہوتا تو یہ بھی یاد
!!!ناکر پاتا کے یہ آواز سنی سنائی ہے لیکن وہ تو میر تھا نہ
! زیان کی آواز بلکل مختلف تھی !!یعنی اُس میں یہ خاصیت پائی جاتی تھی

میر اٹھتا کھڑکی کی جانب آیا جب کے پیچھے آفیسرز کھڑے میر کو ہی دیکھ
رہے تھے میر نے اپنا ہاتھ کھڑکی پر رکھا دماغ میں بہت کچھ چلنے لگا تھا
عمر!!میر کے لبوں نے لفظ ادا کیا اور پھر میر کو سمجھنے میں لمحہ نا لگا کے عمر کی
جان کس نے لی تھی
یعنی اُس کا پہلا شکار عمر تھا جو میر کے دل کے بے حد قریب تھا اُس کا بچپن کا
دوست !اُس کا بچپن سے جوانی تک کا ساتھی میر آنکھیں بند کئے اُن تمام
!! سوچو میں گم تھا

جب میر کے فون بجنے کی آواز پر میر سوچوں کی دنیا سے باہر ایا میر نے فون اٹھاتے دیکھا سامنے ابرش کا نمبر تھا

اسلام علیکم میر سنے ! ! ابرش کی آواز مقابل سے ائی

وعلیکم السلام ہمم بولو ! ! میر کہتا سعد کو اُس پرائیویٹ نمبر کا اشارے سے پتہ کرنے کا کہتا باہر کی جانب بڑھا تھا

وہ روحا بہت رو رہی ہے وہ کہے رہی ہے اُسے گھر واپس جانا ہے وہ مجھے بلکل ٹھک نہیں لگ رہی !

ابرش کی پریشانی سے بھری آواز میر کے کانوں سے ٹکرائی تھی

میں ارہا ہُوں ! ! میر کہتا فون بند کر چکا تھا میر بہت ڈسٹرب تھا کیونکہ بہت سی سوچے اُس کے ذہن میں آرہی تھی ! گاڑی میں راستے بھر میر سوچوں میں گم رہا میر کو ہر اک چیز سمجھ ارہی تھی

دوسری جانب گھر پر روحا ابرش کے کمرے میں تھی اور ساتھ بیٹھے کب سے رو رہی تھی ابرش نے لاکھ بار پوچھا کے کیا ہوا لیکن وہ بتانے کو راضی

نہیں تھی بس مسلسل رو رہی تھی اس کے علاوہ مائم بھی نیچے اپنے کمرے
میں بیٹھا روحا کے الفاظ سوچ تکلیف دکھ اور ضبط لیے بیٹھا تھا
میر گھر میں داخل ہوا فارم ہاؤس میں مکمل خاموشی تھی میر اندر داخل ہوا
قدم یقیناً اپنے کمرے کی جانب بڑھائے کمرے کا دروازہ کھولتے وہ داخل
ہوا سامنے روحا بیٹھی شدت سے رو رہی تھی جب کے ابرش اُسے خاموش
کرانے کی کوشش کر رہی تھی
روحا کیا ہوا گڑیا!! میر اگے بڑھتا اُسے دیکھ بولا
جب روحا نے انسوں سے تر چہرہ اٹھائے میر کو دیکھا
ب۔۔بھائی م۔مجھے گھر جانا ہے۔۔وہ سسکیوں کے درمیان بولی
روحا گڑیا ہوا کیا ہے۔۔میر نرمی سے بولا
ک۔کچھ نہیں بھائی ب۔بس مجھے گھر جانا ہے۔۔وہ بس کب سے اک ہی
چیز بول رہی تھی
ابرش اٹھ کر میر کے نزدیک ائی

میر میں اس سے سب پوچھ کر دیکھ چکی ہُوں مائم بھائی سے لڑائی ہوئی تب بھی منع کر رہی ہے پھر ہوا کیا ہے نہیں پتہ کیونکہ روحا کچھ نہیں بتا رہی ۔۔ابرش دھیمی آواز میں بولی

ب۔بھائی پ۔ پلز مجھے گھر جانا ہے ! روحا پھر سے بولی

اوکے گڑیار یلیکس ہم کل ہی گھر چلتے ہے ٹھک ہے اج ٹکٹ کنفرم کروانے میں بھیج دیتا ہُوں شاباش خاموش ہو جاؤ۔۔ میر اُس کے انسوں صاف کریں نرمی سے بولا جب اُس نے نم آنکھوں سے اسباب میں سر ہلایا

میر اٹھا اور قدم نیچے کی جانب بڑھاے

مائم کے کمرے میں داخل ہوتے میر نے سامنے دیکھا مائم بیڈ پر بکھری حالت میں بیٹھا تھا بال پھیلے پیشانی پر تھے وہی چہرہ شدید سرخ تھا جب کے کمرے کی حالت بھی کم نہ تھی ہر چیز بکھری تھی بیڈ کے پلو زمین پر پڑے تھے جب کے بلنکٹ بھی زمین بوس تھا ڈریسنگ کی تمام چیزیں نیچے گری تھی اور مائم نظریں اک جگہ جمائے ہنوز بیٹھا تھا

مائم کیا ہوا تجھے ؟؟میر اُس کے قریب جاتا بولا جب مائم نے نظریں اٹھائے میر کو دیکھا اُس کی سرخ آنکھیں دیکھ میر کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

بھائی ! ! مائم نے ٹوٹے لہجے میں پُکارا

ہاں ! ! میر اُس کے سامنے بیٹھا

بھائی وہ کہتی ہے اُسے مجھ سے نفرت ہے وہ کہتی ہے وہ میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اُسے مجھ سے طلاق ! ! مائم اس سے آگے بول نہیں پایا جب کے !اُس کی بات پر میر کو حیرت ہوئی تھی تو کیا یہ لفظ روحا نے کہے تھے کیا ہوا تُم دونوں کے بیچ ؟؟جو بات یہاں تک آگئی ؟؟؟میر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ بولا

کچھ نہیں ہوا بھائی یہی تو مسئلہ ہے کے کچھ نہیں ہوا مجھے تو پتہ بھی نہیں کے کس بات کی سزا دے رہی ہیں روحا مجھے ! ! مائم سر جھٹک کر افسوس سے بولا

ابھی روحا بلکل ٹھک نہیں لگ رہی پوچھنے پر بھی کچھ نہیں بتا رہی وہ چاہتی ہے کے ہم واپس گھر جائے میں کل کی ٹکٹ بک کروا رہا ہوں ہم لوگ کل ہی واپس جا رہے ہیں اس سے پہلے بات مزید بگڑے بات کو سنبھالنا ہو گا روحا ابھی کچھ نہیں بتا یگی تو شاید وہی جا کر کچھ بتا دیں۔۔میر کچھ لمحے سوچنے کے بعد بولا

تُو ٹینشن مت لے ہو جائے گا سب ٹھک روحا چھوٹی ہے نادان ہے جذباتی بھی ہے بلکل اپنی بہن کی طرح ! میر اسے سمجھاتا ہوا بولا لیکن مائم کی نظریں ہنوز نیچے تھی وہ روحا کی باتیں شاید کبھی نہیں بھول سکتا تھا جو روحا نے کہا اک اک لفظ مائم کے دل کو کھوکھلا کر رہا تھا

چل اٹھ شاباش شاور لے کر فریش ہو ٹینشن مت لے۔۔میر اُس کے گال تھپتھپاتا کمرے سے باہر نکلا جب سامنے اُس کی نظر زہرام پر پڑی

میر کیسا ہے صبح سے نہیں دکھا۔۔زہرام آکر اُس کے گلے لگا

میں ٹھک تُو بتا۔۔میر اُس کی پشت تھپتھپاتا ہوا بولا

میں بھی ٹھک ڈارلنگ ! زہرام ہمیشہ کی طرح شوخ لہجے میں بولا

کیسا رہے گا اگر تیرے پاس بولنے کیلئے زبان نا ہو تو ! ! میر اُس کی گردن

سے ہاتھ گزارتا آگے چلتا ہوا بولا جب ذہرام بھی میر کی پشت پر حصار

باندھتا اُس کے ساتھ چلنے لگا

اوہ میری جان پھر تُو اپنے پیاری دوست کی پیاری آواز اور باتیں کیسے سنے گا

؟؟ زہرام میر کے چہرے کو دیکھ بولا

تو میرے پیارے دوست کچھ اچھی باتیں کر لیا کر ! میر اُس کے بال بگاڑتا

ہنستا ہوا بولا

اُف جانے من آپ کو دیکھ کر اچھی باتیں نکلتی ہی نہیں بس دل کرتا ہے

کے ! ذہرام کہتا کہتا رکا پھر شرارت سے میر کو دیکھنے لگا اُسے میر کو تنگ

کرنے میں بہت مزا آتا تھا اور وہ جانتا تھا میر ایسی باتوں سے بے حد چیڑتا ہے

دفع ہو جا کہی ۔۔۔ میر بدمزہ ہوا تھا اسلئے زہرام کو دور کرتا گھورتا ہوا بولا

جب زہرام اپنی ہنسی دباتا میر کے نزدیک ایا

دوررہ!! میر نے قدم پیچھے اٹھائے جب زہرام دوبارہ اک قدم اگے ایا وہ
اپنا قہقہ کیسے ضبط کیے کھڑا تھا کوئی زہرام سے پوچھتا

کمینے رک جاوہی۔۔ میر قدم پیچھے لے رہا تھا جب کے زہرام میر کی جانب
قدم بڑھاتا شوخ نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا

دیکھ رک جاوہی ورنہ بہت مارونگا۔ میر وارننگ دیتا ساتھ پیچھے قدم اٹھا رہا
تھا کوئی کہے سکتا تھا شاہ میر سکندر کبھی پیچھے نا قدم لینے والے اپنے دوست
کی شوخ نظروں سے پیچھے قدم لے رہا تھا

باباجانی!! بیلا کی آواز پر دونوں نے نظریں گھمائیں دیکھا جہاں بیلا کھڑی
ٹکر ٹکر اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی

میر نے فوراً تیزی سے بڑھتے بیلا کو گود میں اٹھایا

شکر ہے بیلا آپ آگئی ورنہ اج آپ کے چاچو میرے ہاتھوں سے اوپر
پوہوچ جاتے۔۔ میر بیلا کو دیکھ پھر آخر میں زہرام کو گھورتا ہوا بولا جواب
ضبط کھوتا خوب ہنس رہا تھا

اوپر یعنی کمرے میں ! بیلا اک انگلی اپنے میں میں ڈالے عقلمندی سے بولی

جی میری جان کمرے میں۔۔میر مسکرا کر کہتا اُس کے گال پر لب رکھ گیا

کیمرے میں یہ ساری چیزیں کوئی شخص دیکھ رہا تھا وہ یہاں کی پل پل نظر

!! رکھنے کا کام کر رہا تھا

دوسری جانب روحا اب ابرش کے سمجھانے پر واشروم میں فریش ہونے

گئی تھی ابرش کمرے میں اکیلے بیٹھی تھی جب کے روحا واشروم میں تھی

جب ابرش کو دوبارہ پول سائڈ سے کچھ آوازے انے لگی ابرش جھٹکے سے

کھڑی ہوئی اس وقت دن تھا اسلئے اُسے زدہ خوف نہیں ارہا تھا لیکن آوازیں

یقیناً اُس کی جان جا رہی تھی ابرش نے دھیرے سے آگے کو قدم بڑھاے

لیکن وہ اک دو قدم چلتے ہی رک چکی تھی ابرش کی نظریں کھڑکی پر تھی

جب اُسے وہ عورت کھڑکی سے جھانکتی ہوئی دکھائی دی

آآآ۔۔۔ابرش اپنے چہرہ پر ہاتھ رکھے چیخی اور طاقت سے اپنی آنکھیں میچ

گئی میر جو کمرے میں ہی ارہا تھا ابرش کو چیختا سن تیزی سے اندر داخل ہوتا

اُس کی جانب ایا تھا اتنے روحا بھی باہر اچکی تھی اور ابرش کی چیخ سن کر بھاگتی ہوئی اُس کے پاس ائی تھی۔

اپی؟؟اپی کیا ہوا آپ کو! روحا ابرش کا چہرہ ہاتھ میں تھامے بولی

ابرش تم ٹھک ہوں۔۔میر بیلا کو بیڈ پر بٹھاتا ابرش کو دیکھ بولا

و۔وہاں کوئی ہ۔ہے! ابرش آنکھیں طاقت سے بند کیے کپکپاتے ہاتھوں سے وہاں اشارا کرتی بولی جب کے آنسوں اُس کے بہنا شروع ہو چکے تھے

میر روحا نے اک ساتھ اُس جانب دیکھا تھا

میر فوراً آگے بڑھتا وہاں دیکھنے لگا

میر نے اس پاس دیکھا پھر پیچھے مڑا

ابرش یہاں کوئی نہیں ہے۔۔میر کی بات پر ابرش نے دھیرے سے آنکھیں کھولتے چہرے سے ہاتھ ہٹایا کچھ لمھوں میں ہی اُس کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو گئی تھی

و۔وہاں کوئی تھا۔۔ابرش کو اپنی بے بسی پر مزید رونا ایا تھا

اپی وہاں کوئی نہیں ہے آپ کا وہم ہو گا۔۔روحا نے اُسے سمجھاتے بیڈ پر بٹھایا

جب کے میر اُس جگہ نظریں جمائے کھڑا تھا جہاں ابرش نے ابھی کسی کو دیکھا تھا !!!

اسی طرح اج کا دن بھی گزرا تھا مائم کا اپنے کمرے میں جب کے روحا کا ابرش کے کمرے میں میر کسی کام سے باہر جا چکا تھا اب رات کے وقت یقیناً روحا کو اپنے کمرے میں جانا تھا وہ اٹھی اور قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی دروازہ کھولا تو سامنے ہی مائم آنکھیں مندے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

دروازے کی آواز پر بھی اُس نے آنکھ نہ کھولی کیونکہ انے والی کی نازک خوشبوں سے وہ پہچان گیا تھا کے انے والا اور کوئی نہیں بلکہ اُس کی جان سے زدہ عزیز بیوی ہے جس نے اپنی باتوں سے مائم کو خود کی نظر میں گرا دیا تھا !!

روحابنامائم کودیکھے جاکر بیڈپر لیٹتی آنکھیں موند گئی اُسے بھی مائم سے کوئی بات نہیں کرنی تھی اُسے بس جلد سے جلد مائم سے دور ہونا تھا

مائم بھی خاموش تھا بولنے کیلئے کچھ تھا ہی نہیں وہ کیا بولتا؟؟؟

جب کے دوسری جانب ابرش کا پورا دن خاموش خاموش گزرا تھا جو میر نے بخوبی محسوس کیا تھا اس وقت رات کے اک بج رہے تھے جن زہرام اور میر لاؤنج میں بیٹھے تھے جب اک بار پھر ابرش روتی ہوئی بھاگتی وہاں ائی تھی

اب تو حد ہو گئی تھی میر کو پتہ لگ چکا تھا یہ ابرش کا وہم نہیں ہے یہاں کچھ تو گڑبڑ ہے !

ہمیشہ کی طرح ابرش نے وہی کہا کے اوپر کوئی ہے جب جاکر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا

میر بھابھی ٹھک تو ہے نہ میرا مطلب اُنہیں ہوا کیا ہے ! ! زہرام پریشانی سے بولا

پتہ نہیں یار پچھلے دو دنوں سے یہی ہو رہا ہے ابرش کا کہنا ہے اُسے دو دن سے کوئی عورت نظر آ رہی ہے اور حیران کرنے والی بات تو یہ ہے کہ میں نے cctv چیک کیے لیکن وہاں ایسی کوئی عورت ریکاڈ نہیں ہوئی !! میر زہرام کو دیکھ بولا جب کے ابرش لاؤنج میں تھی اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے کافی حد تک ریلیکس ہو چکی تھی کیونکہ میر ہی اُسے ریلیکس کروا تا اب لون میں ایا تھا

کو دکھائے ؟؟ زہرام کچھ psychiatrist میر ہم بھابھی کو کسی اچھے

دیر بعد بولا ابھی کچھ اور بات کوئی بولتا کے ابرش کی آواز ائی

بھائی آپ کو لگتا ہے میں پاگل ہُوں ؟؟ ابرش بے یقینی سے زہرام کو دیکھ بولی جب کے آنکھیں نم تھی

نہیں بھابی میرا وہ مطلب بلکل نہیں تھا ! ! زہرام فوراً اک سانس میں بولا

کو psychiatrist آپ کا یہی مطلب تھا کے میں پاگل ہُوں کیونکہ دماغ کی بیماری کے لیے ہی دکھایا جاتا ہے۔۔ابرش روتے ہوئے کہتی اندر بھاگی تھی

یار میر میرا وہ مطلب نہیں تھا میں بس۔۔۔زہرام میر کو دیکھ بولا

زہرام ریلکس سب ٹھک ہے تُو پریشان مت ہو میں دیکھتا ہُوں ابرش کو!!!

میں جانتا ہوں تیرا وہ مطلب نہیں تھا لیکن ابرش کو کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ بلکل ٹھک ہے کچھ تو مسئلہ ہے یہاں۔۔میر کہتا اب ابرش کے پیچھے گیا تھا ابرش کمرے میں جا چکی تھی جب میر نے وہی قدم بڑھائے کمرے کا دروازہ کھولتے میر نے اُسے دیکھا جو صوفے پر بیٹھے اپنے ہاتھوں میں اپنی چہرہ گرائے رو رہی تھی میر نے گہرا سانس بھرتے قدم اُس کی جانب بڑھائے

ابرش!!میر نے نرمی سے اُسے پُکارا جب ابرش نے چہرہ اٹھائے میر کو دیکھا اور اٹھتی فوراً میر کے نزدیک ائی

میرم۔میں پاگل نہیں ہوں سچ میں وہ عورت ہے میں جھوٹ نہیں بول رہی میں نے دیکھا ہے اُسے آپ یقین کریں میرا پلزو۔۔۔ابرش روتے روتے اک سانس میں بول رہی تھی جب میر نے بات کاٹی

ابرش!!ابرش ریلیکس میں جانتا ہوں تُم سچ کہے رہی ہو تُم بلکل ٹھک ہو تمہیں کچھ نہیں ہوا میں جانتا ہوں؟میر نے اُس کا چہرہ تھامے کہا جب ابرش کی ذبان کو بریک لگی ا

ا۔آپ کو مجھ پر یقین ہے؟ابرش نے تصدیق کی

ہاں بلکل!اس گھر میں کچھ غلط ضرور ہو رہا ہے تُم فکر مت کرو میں پتہ لگوالونگا اور ویسے ابھی کل ہم واپس جا رہے ہیں اسلئے تُم اپنے ذہن پر زور مت ڈالوں سب ٹھک ہے!!میر اُس کے انسوں صاف کرتا بولا جب

ابرش نے سکھ کا سانس لیا تھا یعنی دنیا میں اُس کا میر تھا جو اُس پر یقین رکھتا تھا

ابرش کے چہرے پر نم آنکھوں سے پر سکون سی مسکراہٹ ائی تھی

ایسے تیسے صبح بھی ہوئی اج سب کی واپسی تھی اسلئے سب واپس اپنی پیکنگ کر رہے تھے سب یہاں گھومنے ائے تھے لیکن دو دنوں میں واپس جا رہے تھے اور گھومنے تو کوئی ذرا برابر نہیں گیا

روحا مائم میں بلکل بات نہیں ہو رہی تھی ابرش بھی خاموش خاموش تھی سب کچھ ویران سا لگ رہا تھا

میر نیچے اتے آگے کو آیا تو سامنے سب ریڈی کھڑے تھے جب کے ڈرائیور سب کا سامان پہلے گاڑی میں رکھ چکا تھا بیلا زہرام کی گود میں تھی

میر نے قدم باہر کی جانب بڑھاے جب سب بھی آتے گاڑی میں بیٹھے راستے بھی میں بھی خاموشی تھی ناز ہرام منہانے کوئی بات کی بس بیلا کی باتوں کی آوازے گنج رہی تھی واپس میر نے صبح فیصلہ کیا تھا کے بائے روڈ جائینگے تو اب گاڑی ڈائریکٹ گھر کو روانہ تھی

مائم روحا اک ساتھ بیٹھے ہوئے بھی کافی دور تھے کیونکہ عشق روحوں سے کیا جاتا ہے اور روحا اپنی روح بہت دور کر چکی تھی

منال کے چہرے پر مسکراہٹ تھی یہ سب دیکھ وہ جو چاہتی تھی وہی تو ہو رہا تھا !

اب بس اُس نے جو سوچا تھا وہ ہو جاتا تو منال کا مقصد پورا ہو جانا تھا

راستہ کافی لمبا تھا اسلئے سب ہی ارام کرنے کے گرز سے گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیے تھے جب کے یقیناً میر تو ڈرائیونگ کر رہا تھا

میر کا ذہن بس سوچوں میں الجھا تھا وہ انے والے دنوں کیلئے ہر اک چیز کو سوچ رہا تھا جو ہو سکتی تھی

!! دوسری جانب سب کا جانے کا پتہ لگتے زیان غصے سے پاگل ہو رہا تھا

وہ فارم ہاؤس کی چیزیں اٹھا اٹھا کر پٹھک رہا تھا

کیسے چلے گئے اتنا جلدی وہ لوگ !! وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا اپنے پیچھے کھڑے آدمیوں اور ایمل کو دیکھ چیخ کر بولا

سر روحامیڈم کی زد تھی !ایمل نظریں جھکائے بولی

ابھی نہیں جانا تھااُن سب کوابھی مجھے ابرش کو پاگل کرنا تھاپوری طرح

تاکے شاہ میر اسکندر کو پتہ لگتااپنوں کی تڑپتی حالات دیکھ کیا گزرتی ہے خود

پر !زیان کاوجود اشتعال سے کانپ رہا تھااُسے بے حد غصّہ تھاوہ حد سے زدہ

پہنچی ہوئی چیز تھا

دفع ہو جاؤ تُم سب یہاں سے۔۔اُس کی دھاڑ پر سب کمرے سے نکلے تھے

اس بار بھی بچ گیے تُم !!!بس بہت ہوااب نہیں بار بار خود کوہارنے دونگا

میں۔۔زیان طاقت سے شیشے پر ہاتھ مارتا چیخا تھا حد تک اُس کے ہاتھ سے

خون رسنا شروع ہو چکا تھاجب کے شیشے کے بے انتہا ٹکرے !!بدلے کی

!!آگ کیاہوتی ہے کوئی زیان سے پوچھتا

سفر ختم ہوتے سب گھر پہنچے تھے

اسلام علیکم۔۔داخل ہوتے سب نے سلام کیا

وعلیکم السلام بچوں اتنی جلدی آگیے آپ سب ابھی تو گیے تھے۔۔صائمہ بیگم جو ملازمہ کو اج رات کے کھانے کا بتا رہی تھی اب سب کو اتا دیکھ حیران کن بولی

جی ماما وہ بس ضروری کام تھا کچھ مجھے اسلئے۔۔میر نے نہیں بتایا تھا کے روحا اور مائم کے درمیان کچھ ہوا ہے

ٹھک ہے بچوں چلو آجاؤ بیٹھو میں جوس منگواتی ہُوں پھر ارام کرنا سب تھک گئے ہو گے سفر سے۔صائمہ بیگم کہتی ملازمہ کو جوس کا کہنے لگی

جسے سب پیتے اپنے اپنے کمروں میں گیے تھے

روحا اِدھر ہے کمرہ!!روحا کو اٹھ کر اپنے پرانے کمرے میں جاتا دیکھ مائم اُس کا ہاتھ پکڑے سختی سے بولا

میرا کمرہ یہ ہے مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔روحا نے مائم کا ہاتھ جھٹکا

روحا میں نے کہا چلے کمرے میں۔۔مائم واپس اُس کا ہاتھ تھامتا بولا

اور میں نے بھی کہا نہ نہیں جانا مجھے۔۔روحا نے واپس اپنا ہاتھ چھڑویا

روحاماما آرہی ہیں چلے ! مائم دھیمی آواز میں بولا کیونکہ کچھ فاصلے سے صائمہ بیگم آرہی تھی

آنے دیں اُنہیں بھی تو پتہ لگنی چاہیے آپ کی حرکتیں ! روحا بدلہزی سے بولی وہ اک دن میں اپنی معصومیت تمیز خلوص سب کھو چکی تھی یہ مائم کی روحا کہی سے نہیں لگ رہی تھی جو ہمیشہ بچوں کی طرح اپنے مان کے سامنے آتی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہ سمجھی سے دیکھنے والی روحا پھر اج کیسے وہ اتنی بڑی بڑی باتیں اتنی آسانی سے کر رہی تھی مائم یہی سوچ رہا تھا

بچوں آپ لوگ گیے نہیں کمرے میں۔۔صائمہ بیگم بیگم اُنہیں اب تک یہی دیکھ دیکھ بولی

جی ماما بس جارہے ہیں۔۔مائم مسکرا کر بولا جب وہ بھی مسکرا کے اسباب میں سر ہلاتی مائم کے بالوں پر پیار دیتی اندر کی جانب بڑھی تھی

مائم نے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائی سارے ملازمین اپنے کاموں کی جانب متوجہ تھے کوئی ادھر نہیں دیکھ رہا تھا

مائم نے جھک کر روحا کو کندھے پر ڈالا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا

نیچے اتاریں مجھے مان۔۔روحا مائم کی پشت پر مکے برساتی غصے سے بولی

جب کے مائم ہنوز خاموشی سے کمرے میں داخل ہوا اور اُسے جھٹکے سے

نیچے اُتارا

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ میں نے کہہ دیا نا نہیں رہنا مجھے یہاں ! ! مائم

کے اُتارتے ہی وہ واپس دروازے کی جانب بڑھی تھی جب مائم نے کمرے

کا ڈور لوک کیا

روحا تماشا مت بنائے گھر والوں کے سامنے ! مائم اُسے دیکھ بولا

کچھ چھوڑا ہے تماشا بننے کیلئے آپ نے جو آپ اب بھی بول رہے ہیں

؟؟روحا مائم کو دیکھ ابرو نیچے کیے سوالیہ نظروں سے بولی

روحا کیوں آپ ہمارے رشتے میں دوریاں پیدا کر رہی ہیں آپ بتا کیوں

نہیں دیتی کے ہوا کیا ہے ؟ مجھے تو اتنا بھی نہیں پتہ کے میں نے کیا کیا ہے

جس کی وجہ سے آپ یہ سب کر رہی ہیں ! ! مائم اُس کے چہرے کو دیکھ بے

بسی سے بولا محبت انسان کو ہمیشہ بے بس کر ہی دیتی ہے اور مائم اُس بے بسی کے آخری مراحل سے گزر رہا تھا جہاں صرف تکلیف تھی

میں نہیں بتاونگی کیونکہ میں جانتی ہُوں آپ اچھے سے جانتے میں کس بارے میں بات کر رہی ہُوں آپ کی وہ حرکت اپنی زبان پر لانے سے پہلے میں مرنا پسند کرونگی بس اتنا جان لیں آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے اور اس کیلئے میں آپکو کبھی معاف نہیں کرونگی زندگی بھر کیلئے میں آپ سے دور ہو جاونگی آپ بس دیکھتے جائے ! روحا کہتے مائم کی آنکھوں میں دیکھنے لگی

کیا آپ میرے بغیر رہ سکتی ہے ؟؟ مائم اُسے دیکھ بولا جب کے روحا کچھ دیر تک اپنے مان کی آنکھوں میں کھو چکی تھی کتنا دکھ کتنی تکلیف تھی وہاں لیکن روحا اپنی تکلیف اور دھوکے کا سوچتی دنیا میں ائی تھی

ہاں بلکل رہ لونگی ! ! روحا نظریں چراتے ہوئے بولی جب کے جو مائم کو مان تھا کے روحا ابھی نا کہے گی وہ بری طرح ٹوٹا تھا

وقت بہت کچھ سکھاتا ہے روحا اور اُس نے مجھے آپ سے محبت کرنے
سکھائی یہ سب نا کریں رحم کریں مجھ پر خود سے محبت کرنے کی اتنی بڑی
سزا مجھے مت دیں ! مائم آنکھوں میں تکلیف لیے بولا
جب روحا نم آنکھوں سے تنزیہ مسکرائی
محبت ؟؟ محبت کو کیوں بدنام کر رہے ہیں آپ ؟؟ اصل بات تو یہ ہے کہ
آپ نے کبھی مجھ سے محبت کی ہی نہیں اگر کرتے تو کسی اور سے محبت نا
کرتے مجھے ہر چیز برداشت ہے لیکن محبت میں دھوکا نہیں اور آپ نے مجھے
دھوکا دیا ہے تو صحیح یہی ہے کے ہم الگ ہو جائے کیونکہ اب ہمارے بیچ کچھ
نہیں بچا۔۔ روحا اپنے انسوں چھپاتی چہرہ پھیر چکی تھی وہ کیا کر رہی تھی وہ
بھی نہیں جانتی تھی اتنی ہمت کہاں سے آ رہی تھی وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی
دونوں برابر کی تکلیف میں تھے روحا کے دل میں بھی شدید درد اٹھ رہا تھا
وہ دونوں خاموشی سے ہی کھڑے تھے جب کے روحا چہرہ پھیریں اپنے
انسوں صاف کر رہی تھی !!

یہ زندگی بھی نہ بہت ظالم ہوتی ہے خوبصورت رشتوں کو ایسے موڑ پر لاتی ہے کے زندگی سے ہی نفرت ہو جاتی ہے !!!

روحاب اک نظر مائم کو دیکھتی جا کر واشروم میں بند ہوئی تھی دروازہ بند کرتے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ وہ ضبط توڑتی رونے لگی وہ اپنے رونے کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ آوازے مائم باہر ارام سے سن پا رہا تھا خود بھی تکلیف میں ہیں آپ پھر بھی !! مائم بند دروازے کو دیکھ دھیمی اواز میں بولا پھر سر جھٹک کر کمرے سے باہر نکل گیا !

باہر نکلتے ہی منال راستے میں ائی تھی

مائم !! اُس کی آواز پر مائم کے قدم رکے مائم نے مڑ کر اُسے دیکھا جو خوبصورت سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے مائم کا وجہہ چہرہ ہی دیکھ رہی تھی

جی ؟؟ مائم سوالیہ نظروں سے دیکھ بولا

کیا آپ لوگوں کے بیچ کچھ ہوا ہے میرا مطلب آوازے باہر تک آرہی تھی

روحا کی آپ سے بتمزی کرنے کی اور آپ بھی خاموشی سے سن رہے

تھے؛! منال مائم کے قریب قدم اٹھاتی بولی

آپ باتیں سن رہی تھی کمرے کی؟؟ مائم نے جانبتی آنکھوں سے ابرو

اٹھاتے پوچھا

نہیں میں نے کہانا باہر آوازے آرہی تھی وہ روحا اتنا تیز تیز بول رہی تھی

کے کوئی بھی دور سے سن لے میں تو پھر یہی تھی!! منال فوراً بولی

کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے!! مائم کہتا خاموش ہوا

مائم مجھ سے کچھ مت چھپائے میں سن چکی ہُوں لیکن میری سمجھ یہ نہیں ارہا

ہے آپ اُسے کچھ بول کیوں نہیں رہے وہ آپ کو اتنی بڑی بڑی باتیں سنا

رہی ہے اور آپ خاموش ہے آپ کسی کی بد تمیزی خود کے ساتھ برداشت

نہیں کر سکتے میں جانتی ہوں!! منال کو اُس دن آفیس والی بات یاد تھی مائم

خود کے ساتھ واقعی بد تمیزی برداشت نہیں کرتا تھا

It's our personal Matter !!!

مائم سنجیدگی سے بولا

مائم پرسنل کمرے تک ہوتی ہے لیکن اب روحا کی باتیں باہر بھی سنائی دے رہی ہیں آپ کیوں اُس کی باتیں برداشت کر رہے ہیں وہ آپ کے لائق نہیں ہے ! منال سمجھانے والے انداز میں بولی

جب مائم نے سرد نظروں سے اُسے دیکھا

میرے خیال سے آپ کو اس معاملے میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔مائم سخت لہجے میں کہتا آگے کو بڑھا تھا اور منال پیچھے مائم کو جاتا دیکھ رہی تھی

کیا گھول کر پلایا ہے اس روحا کی بچی نے اتنی بدتمیزی کر رہی ہے لیکن اُس کے بعد بھی مائم اُسے نہیں چھوڑ رہے ! ! منال غصے سے بولی

پھر پیر پٹھکتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

دوسری جانب میر کچھ دیر ارام کے بعد اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا سوچوں میں گم تھا جب زہرام کی اواز پر وہ مڑا

!!ڈارلنگ

بول؟؟؟میر نے اُسے دیکھ کہا

یار میں نا باہر جارہا ہُوں تو تھوڑی دیر ہو جائیگی!!زہرام صوفے پر بیٹھتا بولا جو بالکنی میں رکھا تھا

کہا جارہا ہے؟؟؟

بزنس شروع جو کر رہا ہوں اُسے کے فائلز سائن کرنے!زہرام اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

ٹھک ہے جا سعد کو لے جا اپنے ساتھ۔۔میر کہتا سائڈ ڈرار سے کچھ نکالنے لگا

اب یہ نیستی شروع کر دی تُو نے؟؟میر کے ہاتھ میں سگریٹ دیکھ زہرام کھڑا ہوتا غصے سے اتا بولا

جب میر نے گہرا سانس بھرتے اُسے دیکھا

پھر جا کر صوفے پر بیٹھتے میر نے سگریٹ کا اک گہرا کش لیا جس پر مانو زہرام کو تو آگ لگی تھی وہ بھوکے شیر کی طرح میر کی جانب ایا اُس کے ہاتھ سے سگریٹ چھین کر وہ اپنے لبوں سے لگا گیا

پاگل ہے کیا پتہ ہے نا نقصان دیتی ہے ! میر نے اُس کے ہاتھ سے سگریٹ چھینچتے دور کیے غصے سے کہا

ہاں جی تو جناب کو یہ بات اپنی باری میں کیوں یاد نہیں رہتی کے یہ نقصان دیتی ہے ؟؟؟ میں پی رہا تھا تو میری فکر ہونے لگی اپنی فکر کون کریگا ؟؟ زہرام غصے سے بولا

جب میر صوفے پر ڈھیمے والے انداز میں بیٹھا

اچھا نہ معاف کر دے اب نہیں پیونگا ! ! زہرام کو غصے سے خود کو دیکھتا پا کر میر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بٹھایا

جب زہرام غصے سے نظریں پھیر گیا میر نے گہرا سانس لیا بچپن میں بھی یہی ہوتا تھا زہرام ہمیشہ میر سے ناراض ہو جاتا تھا صرف اس مان سے کے میر اُسے منالیگا اور پھر ایسا ہی ہوتا تھا ہمیشہ میر اُسے منالیتا تھا میر کی زندگی میں بہت کم لوگ اُس کے دل کے قریب تھے جن میں زہرام بہت اہم کردار ادا کرتا تھا !!

وہ کہتے ہیں نہ "جاتے نہیں کہی رشتے پرانے کسی کے اجانے سے" اسی طرح میر کی زندگی میں ہزاروں لوگ آئے لیکن میر کے دل میں زہرام کی جگہ اب بھی وہی تھی

اچھا نہ میری جان معاف کردے !! میر پیار سے بولا

معاف نہیں کریگا اپنے اس ناچیز دوست کو۔۔ میر شرارت سے بولا

اونا چیز بس کردے کیا چیز ہے تُو میں اچھے سے جانتا ہُوں بڑا ایا۔۔ ذہرام منہ بناتا بڑبڑایا جب میر اپنی ہنسی دبا گیا

اچھانہ بس کر موڈ ٹھک کر لے۔۔ میر اُس کے بال بگاڑتا بولا جب زہرام نے ترچھی نظروں سے میر کو دیکھا اپنی طرف زہرام کو اس طرح دیکھتا پا کر میر چہرہ جھکائے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا کر مسکرایا کیونکہ یہ کرتے ہوئے زہرام کو دیکھ کوئی بھی ہنس پڑتا

ہاں ٹھک ہے ٹھک ہے! زہرام احسان کرنے والے انداز میں کہتا صوفے پر پھیل کر بیٹھا

جانا نہیں تجھے؟؟ میر اُسے پر سکون سے پھیلتا دیکھ بولا

کیوں بھگانے کے چکر میں ہے؟ زہرام نے مشکوک نظروں سے اُسے دیکھا

ابے او!! ان گندی نظروں سے دیکھنا بند کر تُو جا رہا تھا بس اسلیے پوچھ رہا ہوں۔ میر اک چپیٹ اُس کے سر پر لگاتا خود بھی سیدھا ہو کر بیٹھا

اچھا ٹھک ہے ٹھک ہے ویسے تُو شادی کب کر رہا ہے۔۔ زہرام نے پھر شوگل چھوڑی

اوبھائی رینے دے مجھے ان سب سے دور ہی رکھ دیکھ رہا ہوں میں شادی کے بعد کیا کیا ہوتا ہے۔۔میر ہاتھ جوڑے بولا پھر اٹھ کھڑا ہوا

زہرام بھی کھڑا ہوتا کچھ بولنے لگا تھا جب اُس کا فون بجا

اوکے میں ارہا ہُوں!!ذہرام نے کہتے فون رکھا

ڈارلنگ یہی سے کنٹینو کرینگے ابھی جانا ہو گا۔۔زہرام میر کو آنکھ ونگ کر کے کہتا باہر نکلا تھا

رک ذہرام!!جب میر کی آواز پر اُس کے قدم رکے

میر نے اُسے اپنے پاس انے کا اشارہ کیا جب زہرام نا سمجھی سے دیکھتا آگے ایا

میر نے اُسے سینے سے لگایا جب زہرام بھی مسکراتا اُس کے گرد حصار باندھ گیا

دوستی کیا ہوتی ہے یہ تیرے اور عمر کے میری زندگی میں انے کے بعد پتہ چلا۔۔میر اُس کی پشت تھپتھپاتا مسکرا کر بولا

اور دوستی میں جان وار نہ کسے کہتے ہے وہ مجھے تیرے انے کے بعد پتہ چلا۔۔زہرام بھی مسکرا کر بولا

تُو میری زندگی کا وہ اہم حصہ ہے میر جو میری آخری سانس تک یہاں رہے گا۔۔زہرام پیچھے ہوتا اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ بولا جب کے ناچہاتے ہوئے بھی نجانے کیوں اُس کی آنکھوں میں نمی آرہی تھی

اور تیرا مقام میرے دل میں کیا ہے شاید میں کبھی بیان نہیں کر سکتا۔۔میر مسکرا کر بولا

کچھ دیر تک دونوں اک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے رہے

چل اتا ہُوں پھر۔۔ذہرام مسکرا کر کہتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا جب کے میر نے بھی اُسے جاتا دیکھا پھر سر جھٹک کر میر چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا!!

اج کے دن میں کچھ الگ تھا اج کا دن باکی دنوں کی طرح جلدی نہیں گزر رہا تھا نجانے کیوں؟؟

رات کے نو بجنے کو تھے لیکن ذہرام اب تک واپس نہیں ایا تھا

بھائی ! ! زہرام ناکول اٹھا رہے ہیں اور ناہی اب تک آئے ہے کافی دیر سے گیے ہوئے ہیں وہ۔۔ منہامیر کے پاس اتی پریشانی سے بولی

میں ٹرائے کر رہا ہُوں اُس کی کول ! ! میر کہتا دوبارہ زہرام کو کول ملانے لگا لیکن آگے سے کوئی جواب نہ ایا

میر کچھ دیر مزید انتظار کے بعد کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اسی طرح نو سے دس بج چکے تھے اور زہرام کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا جہاں بزنس کے سلسلے میں وہ سائن کرنے جا رہا تھا وہاں پتہ کیا تو اُن کا کہنا تھا کہ زہرام تو شام چھے بجے ہی یہاں سے نکل گیا تھا

سعد جلدی آخری لوکیشن پتہ کرو زہرام کی ! ! میر سعد کو دیکھ بولا جب سعد نے لمحے کی دیر کیے بنا سعد کی لوکیشن چیک کی منہا تو رو رہی تھی یہ سن کے زہرام وہاں سے چھے بھی نکل چکا تھا

سر زہرام سر کی آخری لوکیشن میر زن اسکواڈ کی ہے۔۔سعد کی بات پر میر نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

میر زن اسکواڈ!!میر نے لفظ دہرایا تھا پھر تیزی سے میر باہر کو بھاگا

اتنے میر کا فون بجا میر نے فوراً فون کان سے لگایا

اور بتاؤ شاہ میر سکندر سب ٹھک ہے؟؟ کہی اپنے دوست کو تو نہیں ڈھونڈ رہے!!اگے سے پر جوش بھاری آواز سنائی دی

کہاہے زہرام بول؟؟اگر اُسے کچھ بھی ہوا تو تُو بچے گا نہیں۔۔میر قوت سے دھاڑا

ارے ارے ارام سے اب بچانا چاہتے ہو اپنے دوست کو تو آجاؤ پھر میر زن اسکواڈ کی پچھلی گلی کمپنی نمبر پانچ میں!!مقابل کہتا فون رکھ چکا تھا جب کے میر فون پر پکڑ مضبوط کرتے گاڑی میں بیٹھا تھا گاڑی کی ہارش ڈرائیونگ میر نے شروع کی تھی

سعد ابھی کے ابھی جس نمبر سے مجھے کول ائی تھی اُس کو ٹریس کرو۔۔ میر سعد کو کہتا فون رکھ اب بے حد تیز فل سپیڈ پر ڈرائیو کر رہا تھا آدھے گھنٹے کا سفر میر نے پندرہ منٹ میں تے کیا تھا

میر فوراً گاڑی سے نکلتا تیزی سے اُس بڑی کمپنی کے اندر بڑھا تھا داخل ہوتے ہی میر سے زہرام کی نیچے پڑی گھڑی ٹکرائی تھی میر نے زہرام کی گھڑی اٹھائی گھڑی پر خون دیکھ میر نے فوراً تیزی سے اگے کی جانب قدم بڑھائے

زہرام۔۔۔زہرام!! میر نے پُکارا

جب اُس کی نظر اوپر پڑی میر نے پوری گردن اٹھائے اوپر دیکھا دسویں مالے پر اک شخص چہرہ ڈھاپے زہرام کو لیے کھڑا تھا زہرام کا جسم چہرہ خون میں لتھ پتھ تھا جب کے اُس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی

زہرام۔۔میر نے چیخ کر پُکارا

پھر اُس کے اگلے لمحے میں اُس شخص نے زہرام کے پیٹ میں طاقت سے چاقو مارا تھا زہرام کے پیٹ سے خون کی لہر نکلی تھی اُس کی حالت پہلے خراب تھی وہ پورا خون میں ڈھیر تھا

میر تیزی سے اوپر کی جانب بڑھا وہ بھاگتا ہوا اوپر بڑھا تھا لیکن دسوا مالا بہت اوپر تھا پہنچنے میں کچھ منٹ لگنے تھے میر بھاگتا ہوا اوپر پہنچا اتنے وہ شخص زہرام کے دو تین چاقو اور مار چکا تھا میر دسویں مالے پر پہنچ چکا تھا میر بھاگتے ہوئے آگے بڑھا وہ بس زہرام سے کچھ فاصلے پر تھا پھر جو ہوا وہ نہایت درد ناک تھا اُس شخص نے زہرام کو دھکا دیتے نیچے گرنے پر لٹکایا تھا جب کے چھوڑا نہیں تھا ہاتھ اب بھی اُس کے ہاتھ میں تھا اگر وہ ہاتھ چھوڑتا تو زہرام نے نیچے گرنا تھا

رک جاؤ وہی ورنہ پھینک دونگا اسے !اُس کی آواز پر میر کے قدم رکے تھے کیونکہ آگے جانا مطلب زہرام کی موت جب کے زہرام کی حالت اب بھی زندہ والی لگ نہیں رہی تھی

میر کا فون بجا وہی نمبر دیکھ میر نے ضبط سے فون کان سے لگایا

کیسا لگ رہا ہے شاہ میر سکندر؟؟

وہ بولا جب کے میر کی آنکھیں لال ہو رہی تھی گویا ابھی خون برسے گا

میر فون کاٹتے اگے کی جانب بھاگا اور اک لمحے میں اُس آدمی کو دھکا دیتا

زہرام کو اوپر لے چکا تھا میر گھٹنوں کے بل بیٹھا

ذہرام میری جان اٹھ آنکھیں کھول کچھ نہیں ہو گا تُجھے۔۔میر تڑپ کر اُس

کا چہرہ ہاتھوں میں لیے بولا

م۔میر!!زہرام گہری سانس کھینچ بولا

ہ۔ہاں!!میر اُس کا چہرہ اوپر کو اٹھاتا بولا

ابھی ذہرام کچھ کہتا کے پیچھے سے کسی شخص نے میر کے سر پر زور وسے

لوہے کی چیز دے ماری میر نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا پھر وہی خون میں لتھ

پتھ ہاتھ اپنے آگے کیا میر کے تاثرات بگڑے میر نے اک لمحے میں کھڑے

ہوتے اُس شخص کا سر پکڑ کر دیوار میں طاقت سے دے مارا

پیٹھ پیچھے وار کرنے والے مرد نہیں ہوتے میر چیخ کر کہتا اُس کا س دوبارہ

دیوار میں مارتا اک لمحے میں پیچھے مڑا کیونکہ ابھی وقت ان سب کا نہیں تھا

زہرام کو بچانا تھا میر جو ہی مڑا سامنے کا منظر نا قابل قبول تھا

دوسرا بندہ پھر سے زہرام کو اسی طرح لٹکائے کھڑا تھا

ہمارے بوس کا فون بات کرو!! دوسرے نے میر کے کان سے فون لگا یہ

اوہ افسوس ہو رہا ہے مجھے تمہیں دیکھ کر اپنوں کو کھونے کا درد پتہ لگ رہا ہے

یا نہیں؟؟ ابھی اک اشارے پر تمہارے جان سے عزیز دوست کو اوپر پہنچا

سکتا ہوں میرے بندے کا ہاتھ چھوٹا اور دس مالے سے گر کر تمہارا دوست

اوپر پہنچا۔۔ وہ قہقہ لگا کر ہنسا

کوئی راستا نہیں تھا سامنے بس اُس شخص کے چھوڑنے کی دیر تھی جب

زہرام نے اچائی سے گرنا تھا

دیکھ تیری مجھ سے دشمنی ہے مجھے مار دے جان سے ابھی کے ابھی لیکن

زہرام کو چھوڑ دے۔۔ میر فون ہاتھ میں تھامے بولا

نہیں نہیں شاہ میر سکندر ذرا سوچو اپنوں کو کھونے کا درد کیسے دیکھو گے تُم

اگر تمہیں مار دیا تو؟؟ مقابل دوبارہ غلیظ قہقہ لگا کر ہنسا تھا

میر نے اک لمحے کیلئے آنکھیں بند کی تھی اور جو ہی اُس نے آنکھیں کھولی

سامنے کھڑا شخص زہرام کو چھوڑ چکا تھا زہرام کسی ہلکی چیز کی طرح نیچے گرتا

چلا گیا کیونکہ اچائی بہت زدہ تھی

زہرام۔۔ میر چیخا تھا اُس نے اپنا دوسرا دوست بھی کھو دیا تھا میر کی سانسیں

تیز ہو رہی تھی میر تیزی سے بھاگتا نیچے کی جانب بڑھا کیونکہ ابھی وقت ان

لوگوں کو مارنے کا نہیں زہرام کو دیکھنے کا تھا میر بھاگتا ہوا نیچے زہرام کی

جانب پہنچا

زہرام کے سر سے خون بہے رہا تھا

پورا شریر خون سے بھیگا تھا

زہرام آنکھیں کھول۔۔۔ میں کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی

م۔میر۔۔۔زہرام کی اواز پر میر نے اُسے دیکھا حیرت کی بات تھی یا شاید کوئی کرشمہ تھا جو اتنا اوپر سے گرنے کے بعد بھی وہ زندا تھا

ہاں!!!چل ہاسپٹل چلتے ہے۔۔میر جلدی سے اُسے اٹھانے لگا

ن۔نہیں م۔منہام۔منہاکاخ۔خیال!!اتنا کہتے وہ ڈھیر ہوا تھا یعنی عمر کی طرح وہ بھی بس اپنے عزیز انسان کی ذمے داری سونپنے کیلئے زندہ تھا

زہرام۔۔میر نے تڑپ کر اُسے پکارا جب کے سانسیں رک گئی تھی میر کے کپڑے بھی خون میں شرابور تھے سر سے بھی خون نکل رہا تھا لیکن اُس اپنی پرواہ کہا تھی

زہرام۔۔۔میر قوت سے چیخا تھا میر کی آنکھوں سے آنسوں نکلتے ذہرم کے خون سے لتھ پتھ وجود پر گرے تھے میر کے آنسوں اتنی تیزی سے گر رہے تھے کے شاید ہی میر نے بھی محسوس کیے ہو وہ کبھی ایسے نہیں رویہ تھا انسوں سے تو میر کا لینا دینا ہی نہیں تھا میر ذہرام کو اپنے ساتھ لگاے تڑپ

کر اُسے دیکھ رہا تھا آنکھوں سے انسوں گر گر کر زہرام پر گر رہے تھے

زہرام کے وجود سے ہر جگہ خون رس رہا تھا

اتنے سعد اور باکی میر کی آدمی وہاں پہنچے سامنے کی حالت دیکھ کوئی سخت سے سخت شخص انسان کو بھی رونا آسکتا تھا سب نے اشتعال سے زہرام کا بے جان وجود دیکھا تھا سعد اور باکی سب کی تکلیف میں اضافا توتب ہوا جب نظریں میر پر پڑی

ہمیشہ مضبوط رہنے والا شخص اس طرح انسوں بحار ہا تھا!! میر کے چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے جب کے آنسوں تیزی سے نکل رہے تھے

سعد اپنے ساتھ ڈاکٹر بھی لایا تھا جب اُسے پتہ چلا کہ یہاں زہرام زخمی ہے ڈاکٹر۔۔چیک کریں زہرام کو ٹھک ہے یہ۔۔میر فوراً ڈاکٹر کو دیکھ بولا جب ڈاکٹر فوران اتے زہرام کو دیکھنے لگے اُس کی سانسیں اور نبض چیک کرتے وہ افسوس سے دیکھنے لگے پتہ تو اُنہیں زہرام کی حالت دیکھ ہی لگ گیا تھا کے وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے

I am sorry he's no more !!

ڈاکٹر کہتے اٹھے اور باہر کی جانب بڑھے جب کے میر ساخت ساڈاکٹر کی
جاتی پشت کو دیکھ رہا تھا اُس کی خوبصورت آنکھیں اور چہرہ بے حد سرخ تھا
میر کھڑا ہوا زہرام کو اٹھاتے میر خود سے آنکھیں بڑھا میر کا چہرہ بلکل سپاٹ
تھا آنکھوں سے انسوں بہے کر زہرام پر گر رہے تھے نظریں ہنوز سامنے
تھی یہ دن میر کی زندگی کا سب سے برا دن تھا
میر سے ڈرائیونگ بھی نہیں ہو رہی تھی اسلئے سعد نے میر کو پیچھے بٹھایا
تھا زہرام میر کے برابر میں ہی تھا میر نے اُس کا چہرہ اپنی گود میں رکھا زہرام
کا بے جان وجود دیکھ میر کی پل پل جان نکل رہی تھی میر کے چہرے پر کوئی
تصورات نہیں تھے بس انسوں بہے رہے تھے اور نظریں بس اک جگہ تھی
جہاں زہرام کا چہرہ جو خون میں لتھ پتھ تھا
میر اس وقت کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے آری تھی

گھر پہنچتے سب گاڑی سے نکلے میر بلکل ساخت سا چلتا اندر داخل ہوا سب لاؤنج میں ہی جمع تھے میر کو خون سے لتھ پتھ دیکھ سب کی سانسیں رکی تھی میر میرے بچے کیا ہوا۔۔صائمہ بیگم تڑپ کر آگے ائی جب کے منہا کے دل نے شدت سے دعا کی تھی جو وہ سوچ رہی تھی وہ نا ہو زہرام ٹھک ہو کیا ہوا بچے۔۔۔احسن صاحب میر کے چہرے کو تھامے بولے سب میر کے نزدیک آچکے تھے جب کے ابرش نے روحا کے ساتھ بیلا کو اندر بھیجا تھا ابرش کی آنکھوں میں بھی انسوں تھے یقیناً میر کو دیکھ

میر ہنوز خاموش رہا نظریں اک جگہ سٹل رہی

میر کیا ہوا میرے شیر۔۔اب اکی بار دادا سائی آگے اتے بولے جب میر نے نظریں اٹھائے اُنہیں دیکھا

پھر خاموشی سے چہرہ گھوماتے پیچھے دیکھا جب سب نے میر کے ساتھ ہی پیچھے دیکھا لیکن سامنے کا منظر نا قابل قبول تھا زہرام کا وجود سٹریچر پر اندر لایا جا رہا تھا

منہا کے اوپر قیامت ٹوٹی تھی وہ بھاگتی ہوئی زہرام کے پاس بھاگی

ز۔زہرام۔۔زہرام اٹھے۔۔میر چیختی ہوئی روتے ہوئی بولی

ز۔زہرام۔۔منہا نے بے یقینی سے چیخ کر اُسے پکارا وہ چند لمحوں میں بری طرح رو رہی تھی

ب۔بھائی ز۔زہرام آنکھیں ک۔کیوں نہیں کھول رہے۔۔منہا تڑپ کر روتے ہوئے بولی

زہرام ہمارے بیچ نہیں رہا چلا گیا چھوڑ کر ہمیں۔۔۔میر کسی ٹرانس سی کیفیت میں بولا میر کو اس طرح سب نے پہلی دفعہ دیکھا تھا میر کا دماغ سن ہو رہا تھا دل بہت دھیمی سپیڈ پر دھڑک رہا تھا

میر کی بات تھی یا پہاڑ؟؟جو سب کے سروں پر زور وسے گری تھی سب نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا جب کے منہا بت بن چکی تھی منہا کے قدم لڑکھڑائے جب ابرش نے بھاگتے اُسے تھاما

خود کو ابرش سے چھڑواتی وہ واپس زہرام کی جانب مڑی

ذہرام۔۔ز۔زہرام آنکھیں کھولیں۔۔پ۔پلز آنکھیں ک۔کھولیں آپ
اپنی منہا کو کیسے اکیلا چھوڑ کر جا سکتے ہے۔۔م۔مجھے پتہ ہے یہ سچ نہیں ہے
آنکھیں کھولیں ز۔زہرام۔۔۔وہ سسکتے ہوئے بولی زہرام کے وجود سے
خون اب بھی کسی پانی کی طرح بہے رہا تھا جسے دیکھ سعد نے ایمبولینس
والے کو اشارہ کیا تا کے وہ باڈی لے کر جا سکے کیونکہ ایسے خون نہیں رک
رہا تھا وہ سعد کا اشارہ سمجھتے سٹریچر کے پاس ایا
ن۔نہیں چھوڑیں ا۔اُنہیں ذ۔زاہرم کو کہاں لے جا رہے ہیں۔۔چھور۔ریں
!! منہا اُس آدمی کو دور کرتی چیخ کر بولی
ہ۔جب کے باکی سب کی آنکھوں سے آنسوں بھی کسی پانی کی طرح بہے
رہے تھے سب ہی ہوش سے بے گانہ تھے یہ خبر واقعی نا قابلِ قبول تھی
کیوں ہوتی ہے ظالم دنیا؟؟؟ کیسے ترس نہیں آتا معصوموں کی جان لیتے
!! ہوئے اُس انگ دل کو!! کوئی کیسے اتنا سنگ دل ہو سکتا تھا
منہا۔۔ابرش نے منہا کو سمبھالا

ب۔بھابی چھوڑیں م۔میرے ذہرام۔۔منہاخود کو چھڑواتی دوبارہ زہرام کی جانب بھاگی

جب ابرش اور منال دونوں نے اُسے تھاما

ب۔بس لاتے ہیں واپس زہرام بھائی کو ابھی خون نکل رہا ہے نہ اُس کا علاج ہونے گیے ہے۔۔ابرش سمجھاتی ہوئی بولی جب کے آنکھوں سے انسوں اُس کی بھی گر رہے تھے

منہا منہا کچھ نہیں ہوا بیٹا حوصلا رکھو۔۔امنہ بیگم اپنے انسوں صاف کرتی اُسے سمجھاتی ہوئی بولی

میر نے ضبط سے آنکھیں میچی پھر قدم باقدم چلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا ابھی کچھ گھنٹوں پہلے زہرام کے ساتھ بتائے وہ پل اس کمرے میں قید تھے

میر نے جو ہی کمرے کا دروازہ کھولا اچانک زہرام کے ساتھ بتائے پل کمرے میں چلنے لگا

اتنی جلدی چلا گیا؟؟ کیوں!! میر سامنے تصویر دیکھ بولا جس میں میر زہرام اور عمر ساتھ تھے جب کے تینوں کی عمر قریب چوبیس سال تھی جو ٹریننگ کے دوران میر کو فری وقت ملا تھا اُس وقت تینوں اکٹھا ہوئے تھے

زہرام کی کہانی مکلمل ہوئی تھی وہ اپنی زندگی کا سفر ختم کر کے جا چکا تھا میر کو شدت سے وہ یاد ارہا تھا اُسے کتنی دردناک موت دی گئی تھی کے کسی سخت دل والا بھی دیکھ مر مٹے

میر کے ذہن میں بس زہرام تھا باکی سب وہ بھول چکا تھا اُس کے ذہن نے کچھ اور سوچنے سے انکاری کی تھی بس زہرام تھا سوچوں کا مرکز

اج وہ اس ظالم دنیا سے استعفہ دے کر اپنے اللہ کے گھر چلا گیا اپنے پیاروں سے دور اپنی جان سے عزیز بیوی سے دور اپنے جان سے عزیز دوست سے دور اپنی شرارتیں اپنی باتیں لیے وہ اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جا چکا تھا

زہرام ملک کی کہانی یہاں مکمل ہوئی تھی!!!اب وہ کبھی نہیں آسکتا تھا لیکن وہ سب کے پاس اپنی خوبصورت یادیں چھوڑ کر گیا تھا زہرام کی یادیں !!اب کے پاس کی تھی

ہاں ذہرام ملک اپنی زندگی ہار چکا تھا!!!میر کے چہرے پر تڑپ نہیں تھی لیکن دل میں جو تڑپ تھی وہ کسی کو پاگل کر دینے کیلئے کافی تھا میر پہلی بار یہ !سب محسوس کر رہا تھا

.

اج کی رات سب کی کسی قیامت سے کم نہ تھی جانے والا کبھی واپس نہیں آتا یہ بات کیسے سمجھائی جاتی؟؟زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں تھی !! زہرام کی زندگی کا سفر مکمل ہو چکا تھا اُس کی زندگی اتنی ہی تھی

اگلا دن لگا تھا اج وہ دن تھا جب زہرام کو ہر انسان کی برحق اور اصلی گھر میں اُتارا جانا تھا سب بیٹھے تھے منہا کی تو حالت خراب تھی رو رو کر وہ پاگل ہونے کو تھی

جب زہرام کو لایا گیا سامنے اُسے سفید کفن میں رکھا تھا اُس سفید کفن میں وہ پورے نور کے ساتھ چمک رہا تھا بے گناہوں اور اچھے لوگوں کے چہروں پر نور کی مثال ذہرام تھا

سامنے ذہرام کو دیکھ منہا بھاگتی ہوئی اُس کی پاس گئی

ز۔زہرام آنکھیں کھولیں نا۔۔۔ منہا بھاگتی ہوئی زہرام تک پہنچتی چیخی تھی لیکن اگلا بندہ جا چکا تھا اور جو اک بار اللہ کے گھر چلا جائے پھر اُس کی واپسی ممکن نہیں ہوتی

میر کونے پر کھڑا تھا نظریں نیچے تھی چہرے کے تصورات کچھ نہیں تھے لیکن میر کے اندر کیا طوفان اٹھ رہا تھا کوئی اُس سے پوچھتا

منہا کو بہت سمبھالا لیکن وہ چیخ چیخ کر زہرام کو پکار رہی تھی

اب وقت آ گیا تھا مکمل جدائی کا کندھا دینے کیلئے میر مائم سعد اور زہرام کے بابا آئے تھے

ن۔ نہیں کہالے جارہے ہیں آپ میرے ذہرام کو۔۔ منہا فوراً کھڑی ہوتی
سب کو دور کرتی چیخی

جب ابرش اور روحانے اُسے سمبھالا
مت لیکر جائے پ۔ پلز۔۔۔ وہ سسک رہی تھی
ب۔ بھائی خ۔ خدا کیلئے ن۔ نا لے کر جائے ا۔ اُنہیں میں کیسے رہو نگی۔ اُن
کے بغیر۔۔۔ منہا میر کے سامنے ہاتھ جوڑتی بولی جب میر نے کرب سے
آنکھیں بند کی

منہا۔ سبھالیں خود کو۔۔ ابرش نے اُس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا
جب کے اُس کے آنسوں بھی کسی پانی کی طرح بہے رہے تھے اسی طرح
جنازے کو کندھا دیئے آگے لے جایا گیا

م۔ میرے ز۔ زہرام۔۔۔ منہا سسکتی ہوئی اپنی زندگی کو خود سے ہمیشہ
کیلئے دور جاتا دیکھ رہی تھی پھر اگلے لمحے وہ بے ہوش ہوتی زمین بوس ہوئی
تھی !!!!

میر ذہرام کی خبر کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

میرا وعدہ ہے تُجھ سے زہرام جس نے تجھے ہم سے چھینا ہے اُس کا اتنا بتر

حال کرونگا کے تجھے مارنے کا پچھتاوا اُسے اپنی آخری سانس تک ہوگا وہ خود

کو اپنی آخری سانس تک کوسے گا تجھے دیا ہر اک زخم کا بدلہ میں اُس سے چار

گنا زدہ لونگا میرا وعدہ ہے کے میں اُس شخص کی موت حرام کردنگا وہ موت

مانگے گا اُسے نصیب نہیں ہوگی وہ تڑپ تڑپ کر اپنی موت کی دعائے مانگے

گا لیکن ہجر کے بعد میں اُسے خود ایسی موت دونگا کے اُسے اپنا ہجر یاد آئیگا

اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں اپنی جان اپنے ہاتھوں سے لونگا اب میری زندگی کا

مقصد اُس شخص کی آخری سانسیں ہے جب تک وہ زندہ ہے تب تک وہ

خوف سے جیے گا تیری موت کا بدلہ میں اُس سے اک بار نہیں سو بار لونگا

۔۔میر ذہرام کی قبر کو دیکھتا شدت سے بولا میر کے لہجے میں عہد تھا جس

نے یہ کیا تھا اُس کی زندگی کی یہ سب سے بڑی غلطی تھی جو میر اب اُسے

بتاتا !!

میر آنکھ سے نکلتا اک واحد آنسوں صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا لیکن پھر جاتے جاتے مڑا واپس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اُس نے ذہرام کی قبر پر اپنے لب رکھ چوما پھر دوبارہ میر اٹھ کھڑا ہوا

تُو مرا نہیں ہے تُو ہم سب کے دلوں میں اج بھی زندہ ہے اور میری آخر سانس تک تُو یہاں رہ گیا۔۔ میر اپنے دل کی جانب اشارہ کرتا بولا پھر اذیت سے مسکراتا زہرام کو دیکھ قبرستان سے نکلا تھا

عمر کی موت کس نے کی تھی وہ میر کو شک تھا لیکن کنفرم نہیں تھا لیکن ذہرام کو موت دینے والے کو اب میر کیا کیا اذیت دینے والا تھا وہ صرف میر جانتا تھا بدلے کی آگ میر کے اندر جل رہی تھی جو اتنی خطرناک تھی کے کسی کو بھی جلا کر رکھ دینے کیلئے کافی تھی !!

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزر رہا تھا اج ذہرام کو گزریں پندرہ دن ہو چکے تھے !!

اللہ حافظ بیٹا۔۔ صائمہ بیگم منہا کی پیشانی چومتی بولی

اللہ حافظ آنٹی ! منہا اُنہیں دیکھ بولی پھر ابرش سے ملی اور پھر میر سے بیٹا کیوں جارہی ہو آپ یہی رک جاؤنا۔۔امنہ بیگم نم آنکھوں سے بولی آنٹی میں اپنے گھر جارہی ہُوں جہاں ذہرم کی سالوں کی یادیں قید ہے میں ان کی یادوں کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں بس اسلئے۔۔۔وہ افسردہ سا مسکرا کر بولی

منہا واپس ویدیش جارہی تھی جب کے زہرام کے ماما بابا بھی یہی ساتھ کھڑے تھے

جب اپنے چلے جاتے ہے تو اُن کی یادوں کے ساتھ رہا جاتا ہے اور میں ذہرام کی یادیں اپنے پاس ہمیشہ رکھنا چاہتی ہوں آپ سب کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا کبھی بھی احساس ہی نہیں ہوا کے ہم سب الگ ہے ہمیشہ اک بیٹی کی طرح مجھے ٹریٹ کیا گیا ہر چیز میں پوچھا گیا آپ لوگوں کے ساتھ بتائے پل میں ہمیشہ یاد رکھونگی اور شائد اسلئے بھی کیونکہ آپ لوگوں کے ساتھ اور اس گھر میں ذہرام کی بہت سی یادیں ہے ! یہاں ہر کوئی بہت اچھا

ہے میں نے اتنی اچھی فیملی کبھی نہیں دیکھی آپس میں سب اک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہے اس طرح کا پیار اور فیملی اللہ تعالی سب کو دیں میں بہت خوش نصیب ہُوں جو ذہرام میر بھای کے دوست ہے جن کی وجہ سے میں آپ لوگوں سے ملی خاص کر بھا بھی آپ۔۔ منہا نے ابرش کی جانب رخ کیا

آپ نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ہر موڑ پر مجھے سمجھایا سمبھالا ان چند دنوں میں اک گہری اٹیچمنٹ آپ سب کے ساتھ کب ہو گئی پتہ ہی نہیں چلا آپ سب سے باتیں کرنا اتنا اچھا لگنے لگا کے کب سب کی عادت ہو گئی میں معلوم ہی نہیں کر سکی چند دنوں میں آپ سب کے پیار نے مجھے بہت کچھ دیا ہے آپ سب بہت اچھے ہیں اور میری فکر مت کریں آپ سب میں بلکل ٹھک ہُوں ذہرام میرے ہمیشہ آس پاس رہینگے میں اُنہیں محسوس کر سکتی ہُوں اور پھر اُن کی یادیں تو ہے نہ میرے پاس؟ اور اک بہت بڑی نشانی وہ میرے پاس چھوڑ کر گئے ہیں ایسی اپنی نشانی جس کو دیکھ کر میں

جیو نگی جس میں مجھے ہر پل ذہرم کا عکس دکھائی گا۔۔۔ منہا دھیما سا مسکرا
کر بولی جب سب نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھا
سب کو اس طرح خود کو دیکھتا پا کر منہا مسکرائی
ذہرام اور میں ماما بابا بننے والے ہیں۔۔۔ منہا چہرہ جھکائے بولی جب سب
کے چہرے پر مسکراہٹ اور خوشی نے جگہ لی
میں یہ بات ذہرام کو اُس رات بتانے والی تھی جس رات وہ ہمیں چھوڑ کر
گئے پتہ ہے اُنہیں بچے بہت پسند تھے دو سال ہم نے اس خوبصورت
احساس اور اس گھڑی کا بے صبری سے انتظار کیا تھا اور جب وہ گھڑی ائی تو بنا
اُس خوشی کو جانے ہی وہ اتنا دور چلے گئے
ذہرام چاہتے تھے کے ہماری بیٹی ہو اور اُس کا نام زہرا ہو!!"زہرا زہرام"
کتنا خوبصورت نام لگ رہا ہے نہ!! منہا بول رہی تھی جب کے باکی سب
کے چہرے پر جہاں خوشی تھی وہی اُس کی باتیں سن سب کو تکلیف بھی
ہو رہی تھی جب کے میر بڑے ضبط سے کھڑا تھا

خیر اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا اُس نے مجھے بھی صبر دے دیا چلے چلتی ہُوں میں !!! آپ سب کو میں بہت یاد کرونگی

امنہ اور صائمہ بیگم ذہرام کی ماما سے گلے لگ ملی جب کے میر ذہرام کے بابا سے اپنے بیٹے کے گم میں وہ بھی آدھے ہوئے پڑے تھے واقعی جوان اولاد کو کھونا بہت دردناک ہوتا ہے !!

منہا سب کو دیکھ اپنے آنسوں اندر دھکیلتی اپنے ماما بابا کے ساتھ باہر نکلی تھی سب نے اُنہیں گیٹ تک چھوڑا تھا گاڑی میں بیٹھتے وہ لوگ ایئرپورٹ کو روانہ تھا پچھلے تیرا دن منہا کسی بت کی طرح اک جگہ کئی کئی گھنٹوں بیٹھی رہتی تھی لیکن پھر اک رات اچانک اُس کے خواب میں زہرام ایا جس میں اُس نے منہا سے بہت ساری باتیں کی اور ساتھ یہ بھی کہا کے تمہاری یہ حالت مجھے اب بھی تکلیف دے رہی ہے تمہیں جینا ہو گا میرے لیے !!

اور تب سے ہی منہا کافی سمبھل چکی تھی

پچھلے دو دن سے وہ اٹھتی اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی جو کافی حد تک ہو بھی رہی تھی ذہرام روز اُس کے خواب میں اتا تھا منہا کا یہاں سے چلے جانا ہی ٹھک تھا کیونکہ یہاں ذہرام کو آخری بار اُس نے بہت دردناک حالت میں دیکھا تھا جو اُسے پل پل مار رہی تھی اب باہر جا کر وہ بس ذہرام کی خوش یادوں کے ساتھ رہنا چاہتی تھی

ان پندرہ دنوں میں میر بھی زدہ وقت اپنے کمرے میں رہتا تھا زہرام کی پُکار اُسے زہرام کی یاد دلا رہی تھی میر بلکل خاموش سا ہو گیا تھا میر نے اُس شخص کے بارے میں پتہ کرنے کیلئے آفیسرز کو لگایا ہوا تھا بہت سی معلومات مل رہی تھی

مزے کی بات یہ تھی کے اُس دن کی بعد سے زیان سکندر ہاؤس واپس نہیں ایا تھا!!

میر اب پہلے سے کہیں زدہ طاقت اور عہد کے ساتھ اُس پر قہر بن کر ٹوٹنے کو لوٹ ایا تھا کیونکہ اب بدلے کی آگ ہر جگہ سے جل رہی تھی!!

ابرش میر کے کمرے میں داخل ہوئی میر اس وقت صوفے پر بیٹھا تھا

دروازے کی آواز پر میر نے دروازے کی جانب دیکھا ابرش کو اک نظر

دیکھتے میر نے واپس نظریں سامنے جمائی تھی جب ابرش چلتی ہوئی میر کے

قریب اتی اُس کے برابر میں بیٹھی

آہستہ سے اُس نے میر کا ہاتھ تھاما

میر۔۔ابرش نے میر کو پُکارا جب میر نے چہرہ گھومتے اُسے سوالیہ نظروں

سے دیکھا

!! ذہرام بھائی بہت جلدی چلے گئے

میں جانتی ہوں ان کو مارنے کے پیچھے کسی کا ہاتھ ہے میں نے سنا تھا آپ کو

بات کرتے ہوئے سعد بھائی سے تو جس کا ہاتھ ہے آپ اُس کو جلد سے جلد

اس دنیا سے رخصت کر کے ذہرام بھائی کی موت کا بدلا لیں

اس طرح خاموش کمرے میں بیٹھنا یہ آپ کو زیب نہیں دیتا آپ اک

مضبوط مرد ہے بہادری آپ پر آکر ختم ہوتی ہے میں جانتی ہوں ذہرام بھائی

آپ کے بچپن کے دوست تھے آپ کی جان تھی اُن میں آپ کیلئے آسان نہیں ہے اُنہیں بھولنا بلکہ ہم سب کیلئے آسان نہیں ہے لیکن میر جس نے آپ کے دوست کے ساتھ یہ کیا ہے وہ تو ارام سے زندہ پھر رہا ہے آپ نہیں جانتے آپ کی خاموشی آپ کا اکیلا رہنا مجھے کتنا تکلیف دے رہا ہے آپ پہلے والے ہی میرا اچھے لگتے ہے آپ پر یہ سب نہیں جچتہ پلز پہلے جیسے ہو جائے جانے والے کو لانا ہمارے بس میں نہیں ہوتا وہ تو بس اللہ کے بس میں ہوتا ہے۔۔ابرش میر کا ہاتھ تھامے اُسے سمجھاتی ہوئی بولی جب کے میر بھی اُس کے چہرے پر نظریں جمائے اُس کی باتیں سن رہا تھا

بھائی کو گیے پندرہ دن ہو چکے ہے سب کچھ رک سا گیا ہے جانتے ہے کیوں؟؟ کیونکہ آپ خاموش ہے آپ کی خاموشی کاٹنے کو دوڑتی ہے پلز میر مت دیں تکلیف سب کو آپ کو اس طرح دیکھ ہم سب پل پل مر رہے ہیں۔۔ابرش نم آنکھوں اور آواز میں بولی

جب بے اختیار میر نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر رکھا ابرش نے حیرت سے چونک کر میر کو دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

شکریہ !! میر نے دھیمی اواز میں لفظ ادا کیے

کس لیے ! ابرش بے اختیار بولی

مجھے ان سب سے باہر نکالنے کیلئے اور میرا مقصد مجھے واپس یاد دلانے کیلئے ۔۔ میر دھیما سا مسکرایا جب ابرش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ائی کتنے دن بعد وہ میر کو مسکراتا دیکھ رہی تھی

زہرام بھائی ہمارے دلوں میں زندہ ہے پھر کیوں ہم سوگ بنائے ؟؟ وہ !! ہمیشہ ہمارے پاس ہے

کبھی کبھی زندگی میں اپنے پیاروں کو کھونا پڑتا ہے زندگی موت کا بھروسہ نہیں ہوتا میر !! جب ہم اپنے کسی قریبی کو خود سے دور جاتا سوچتے بھی ہے تو روح تڑپ جاتی ہے لیکن جانے والے کو صرف اللہ روک سکتا ہے بندہ !! بشر کا اُس پر کوئی اختیار نہیں ہوتا آپ کو پتہ ہے نا

ابرش میر کے ہاتھ پر پکڑ مضبوط کرتی بولی

جب میر نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا اتنے بیلا ہاتھ میں چاکلیٹ تھامے اندر داخل ہوئی

بیلا کے ہاتھ اور چہرہ چاکلیٹ میں ڈوبا تھا اُسے دیکھ میر ابرش بے اختیار ہنس پڑے اتنے دنوں بعد میر ابرش دونوں ہی کھل کر ہنسے تھے واقعی جانے والے کا سوگ تین دن سے زدہ بنانا گناہ ہے جانے والا تھا چلا گیا سوگ سے وہ واپس تو نہیں آئیگا نا

بیلا اِدھر آئے بابا کے پاس۔۔ میر اُسے اپنے پاس انے کا اشارا کرتا بولا جب بیلا بھاگتی ہوئی میر کے پاس ائی میر اُسے اپنی گود میں بٹھایا

کیسا ہے میر ا بیٹا۔۔ اتنے دنوں سے میر بیلا سے بھی صحیح طرح بات نہیں کر پا رہا تھا

میں تو ٹھک ہُوں بابا۔۔ بیلا چاکلیٹ کھاتی بولی جب میر نے اُس کا گال چُوما

دوسری طرف مائم روحا کے بیچ کی دوریاں وہی کی وہی تھی زدہ نہیں بڑھی تھی کیونکہ زہرام کی موت کے بعد سب اُس میں ہو کر رہ گیے تھے کسی کو اپنا ہوش نہیں تھا مائم روحا میں بات ذرا بھی نہیں تھی کیونکہ پورا پورا دن سب کا لاؤنج میں ہی گزرتا تھا بس رات سونے کے گرز سے سب کمروں میں جاتے تھے زہرام صرف میر کا دوست ہی نہیں تھا بلکہ اس گھر کی جان بن گیا تھا صرف چند دنوں میں سب کو زہرام سے کتنا لگاؤ ہو چکا تھا وہ سب کی حالات دیکھ معلوم ہو رہا تھا !!!

اج اتنے دنوں بعد مائم اور روحا کا اچھے سے سامنے ہوا تھا جب روحا کمرے میں داخل ہوئی مائم کی نظر اُس پر پڑی روحا کا چہرہ سپاٹ تھا جس کو دیکھ مائم کو دکھ ہو رہا تھا ہمیشہ خوشی سے چھکتی ہوئی وہ پہلے والی مائم کی روحا پتہ نہیں کہا کھو گئی تھی

روحا خاموشی اختیار کیے الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگی

کہا جا رہی ہیں آپ ؟؟ اُسے سارے کپڑے پیک کرتے دیکھ مائم بولا

اپنے کمرے میں جا رہی ہُوں آپ نے تو مجھے اب تک دھوکے میں رکھا ہے
فائدہ نہیں یہاں رکنے کا آپ کو کیا لگ رہا تھا پچھلے پندرہ دن سے میں
خاموش ہُوں اس کا مطلب میں سب بھول گئی ہُوں؟؟
نہیں مائم سکندر میں کچھ نہیں بھولی! روحا مائم کو دیکھتی بولی جب کے روحا
کے لبوں سے پہلی بار اپنا نام اس طرح پکارنے پر اک تکلیف کی لہر مائم کی
رگ رگ میں دوڑی تھی اُس نے تو آج تک مان کے علاوہ اُسے کسی اور نام
سے نہیں پُکارا تھا مائم کو یقیناً یہ چیز بے حد بہت بری لگ رہی تھی

روحا آپ میرا ضبط آزما رہی ہیں۔۔مائم کھڑا ہوتا اس سے کچھ فاصلے پر اتا ضبط
سے بولا

ہاں ہر چیز میں ہی تو کرتی ہوں آپ تو کچھ کرتے نہیں ٹھک ہے۔۔روحا چیڑ
کر کہتی اپنے کپڑے نکالنے لگی

روحا اگر مزید کچھ اور الماری سے آپکے کپڑے نکلے تو میں بہت برا پیش آؤنگا۔۔مائم کا لہجہ انتہا کا سخت تھا جب روحا کے ہاتھ رکے اُس نے بے بسی سے مائم کو دیکھا

اور کتنا مجھ پر ظلم کرینگے آپ؟؟روحا کی بات پر مائم نے اُسے چونک کر دیکھا تھا اُس نے کونسا ظلم کیا تھا اس پر جو روحا یہ کہے رہی تھی

میں نے آپ پر ظلم کیا؟؟مائم نے تنقید کرنی چاہی

ہاں آپ نے مجھے توڑا ہے محبت اور ہمارے رشتے میں کسی تیسرے کو جگہ دی ہے آپ کی محبت کی حقدار بس میں تھی کوئی اور نہیں!!اور اگر اب کوئی تیسری آہی گئی ہے تو پھر میرا یہاں رہنے کا فائدہ نہیں!!روحا کا لہجہ دھیما تھا

روحا مجھے اج وجہ جاننی ہے ایسا ہوا کیا ہے کس تیسرے کو میں ہمارے بیچ میں لایا ہُوں مجھے بتائے۔۔۔مائم دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے بولا

یعنی آپ اب بھی نہیں مان رہے کے آپ کسی کو لائے ہے ؟؟روحا بے یقینی سے بولی

جب مائم کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے یہ لڑکی ہر چیز بول رہی تھی سوائے اُس وجہ کے جو اُسے بتانی چاہیئے

روحا چاہتی کیا ہے آپ ؟؟مائم بے بسی سے بولا

طلاق ! ! آپ سے دوری ! روحا کی بات پر مانو مائم کا ضبط لبریز ہوا تھا

روحا میں جانتا ہوں آپ بہت چھوٹے دل کی مالک ہیں صرف اسلئے یہ سب برداشت کر رہا ہوں ورنہ یہ طلاق کا لفظ استعمال کرنے پر میں کیا کر گذرتا یہ میں بھی نہیں جانتا۔۔مائم اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے بولا

مان ! ! روحا نے نرمی سے اُسے پُکارا جب مائم نے اُسے دیکھا

آپ مجھ سے محبت کرتے ہے نا پھر میں کچھ مانگو تو آپ دینگے ؟؟روحا مائم کے قریب اتی بولی

کیاچاہیئے آپ کو! مائم کی آنکھوں میں اُس کیلئے پیار صاف دکھ رہا تھا لیکن نجانے کیوں وہ روحا نہیں دیکھ پا رہی تھی یا شاید وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی !!

مجھے چھوڑ دیں پلز یہ واحد چیز دے دیں آپ مجھے میں اس طرح بہت تکلیف میں ہُوں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا خدا کیلئے مجھے آزاد کر دیں

۔۔روحا نے اپنے ہاتھ جوڑے تھے

یہ چیز مل سکتی ہے آپ کو لیکن میرے مرنے ک بعد دعا کریں جلدی سے مر جاؤں پھر ہو جائیگی آپ آزاد رہ لیے گا مجھ سے دور چلا جاؤ نگا تب آپ کو دخو نگا بھی نہیں۔۔مائم کہتا کمرے سے نکلا تھا جب کے روحا نے تڑپ کر مائم کو جاتا دیکھا تھا آنکھوں میں انسوں اترنے لگے تھے وہ تو اپنے مان کیلئے ایسی دعا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی !!

اک ماہ بعد !!!!

مزید اک ماہ گزرا تھا سب ذہرام کی دردناک یادوں سے باہر نکل آئے تھے
بس اب وہ سب کے دلوں میں بسا تھا میر بھی نارمل ہو چکا تھا اور اپنے مقصد
پر پورا دھیان دے رہا تھا کافی ساری انفورمیشن جمع ہو رہی تھی کہتے ہے نا
طوفان کے انے سے پہلے خاموشی ہوتی ہے زیان کیلئے یہ ڈیڑھ مہینے وہی
خاموشی تھی

!! لیکن ابھی اُس کی قسمت بہت اچھی تھی

اس دوران میر دوبارہ انڈر ولڈ کی دنیا میں قدم رکھ چکا تھا کچھ پرانے لیکن
اہم راضو سے پردہ ہٹانے کیلیے اور جو راز میر کے سامنے آئے تھے وہ ناقابل
! قبول تھے ایسے راز جسے کسی نے سوچا بھی نہیں تھا

جب کے یہ بات ثابت ہو گئی تھی کے یہ سب زیان کا کیا دھرا ہے لیکن یہ
بات بس میر کو معلوم تھی جب کے زیان کی کھوج بھی جاری کر دی گئی تھی
لیکن زیان بھی شاطر تھا!! لیکن ہمارے میر سے زدہ عقلمند نہیں تھا

ابھی میر کھڑا اک فائل دیکھ رہا تھا اس وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب
!!فون کی رنگ نے میر کو اپنی جانب متوجہ کیا
میر نے فون سامنے کیا سامنے صائمہ بیگم کا نمبر جگمگا رہا تھا
السلام علیکم ماما۔۔میر نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا
ب۔۔بیٹا ابرش۔۔اُن کی ہانپتی کانپتی اواز سنائی تھی
کیا ہوا ابرش کو ماما!!میر فائل بند کرتا پوری طرح وہاں متوجہ ہوا
بیٹا وہ ابرش کسی کام سے باہر گئی تھی اور اب تک واپس نہیں ائی ابھی اک
کول آئی تھی وہ لوگ کہتے ہیں کے ابرش کو اُنہوں نے کیڈ نیپ کر لیا اور یہ
بات آپ کو بتائی جائے۔۔۔صائمہ بیگم کی نہایت گھبرائی ہوئی اواز اور بات
سن میر کے تصورات بگڑے
میر فوراً اپنی گاڑی کی جانب بڑھا اب بہت ہوا تھا میر اب اپنے کسی قریبی
رشتے کے ساتھ غلط ہونے نہیں دے سکتا تھا اور یہاں تو پھر سامنے ابرش
تھی

میر کے دماغ کی رگے نمایاں ہونے لگی تھی وجہ غصّہ تھا اک اک کر کے اُس کے قریبی کو وہ کیسے چھین سکتا تھا !!

اُس شخص کی اج کول نہیں ائی تھی جیسے ڈیڑھ ماہ پہلے بار بار ذہرام کی دفا آرہی تھی

سر!!! سعد کا فون اتا دیکھ میر نے اٹھایا تھا جب مقابل سے آواز آئی

بولو!! میر کی نظریں روڈ پر تھی

سر میم کی آخری لوکیشن ایئرپورٹ پر دکھائی دی ہے پھر بند!! سعد کی بات پر میر کو مزید سوچوں نے گہرا تھا

ایئرپورٹ؟ میر نے لفظ دہرائے

میر نے رخ وہی لیا تھا ایئرپورٹ پوہوچتے میر گاڑی سے نکلا اور تیزی سے اندر کی جانب بڑھا اتنے میر کان میں بلوٹوتھ لگا چکا تھا تاکہ افیسرز کو اُن کا کام بتایا جاسکے بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ ٹی شرٹ پر پہنی بلیک لیڈر کی

جیکٹ میں واؤسب کو اپنا اسیر کر رہا تھا وہ دنیا جہاں بھلائے آگے بڑھ رہا تھا

جب کے سب کی نظریں اس خوبصورت مرد پر تھی

میر جس کے پاس سے گزرتا اُسے اپنا آپ گھلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا میر پر

شاید خوبصورتی آکر ختم ہوتی تھی

کان میں لگے بلوٹوتھ پر سعد لوکیشن بتا رہا تھا جہاں آخری بار ابرش کا

موبائل آن ہوا تھا اور میر وہی آگے بڑھ رہا تھا

جہاز پرواز کرنے میں پانچ منٹ باقی تھے اور پانچ منٹ میں یہ پورا ار یا چھاننا

تھا کیونکہ یہ چیز معلوم نہیں تھی کے ابرش پلین میں ہے یا کہی اور

Listen everyone !

میر کی آواز پر سب نے اپنے بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھے

ہر جگہ پھیل جاؤ پانچ منٹ ہے بس ہمارے پاس ! چپا چپا چھانو کوئی جگہ نا

رہے

میر کہتا اب ایئرپورٹ کے بیک سائڈ کا رخ لے چکا تھا کیونکہ اک عجیب سا شخص جو میر کو یقیناً کچھ عجیب ہی لگا وہ ایئرپورٹ کی بیک سائیڈ کی جانب جا رہا تھا

ایئرپورٹ کی بیک سائیڈ نہایت بڑی اور سنسان تھی

میر اُس شخص کے پیچھے بڑھا بیک سائڈ پو ہو چھتے میر کو اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی میر کے قدم رکے لیکن میر پیچھے نہیں مڑا میر نے محسوس کیا وہ شخص ہاتھ میں کچھ بھاری چیز تھامے میر کی جانب بڑھ رہا تھا اتنے وہ وار کرتا میر جھٹکے سے اُس کا ہاتھ ہوا میں روک چکا تھا وہ شخص حیران تھا کیونکہ میر کا رخ اب بھی آگے تھا اور اُسے پیچھے کا کیسے پتہ ؟ لیکن شاید دشمن نہیں جانتے اک آرمی آفیسر کے کان اور آنکھیں کتنی تیز ہوتی ہے اور وہ تو پھر میر تھا نہ !!

میر نے اُس کا وہی ہاتھ پکڑ کر طاقت سے موڑا جب اُس شخص کی درد ناک چیخ اُس ویرانی میں گونجی تھی

سالے پتہ نہیں کیوں پیٹھ پیچھے وار کر کے خود کو نامرد کہلوانا چاہتے ہیں

۔۔میر نے اُس کے پیٹ پر طاقت سے پیر مارتے کہا جب وہ شخص دور جا کر

گرا میر مزید آگے بڑھا جب کے دماغ اور دل میں ابرش کی فکر چل رہی

تھی لیکن میر پر سکون تھا وہ جانتا تھا وہ ابرش کو کچھ نہیں ہونے دیگا

میر مزید اگے بڑھا جب دو تین بندے اور میر پر وار کرنے آگے آئے اک

نے میر کے سینے کا نشانہ لیتے گولی چلائی جب میر نے فوراً رخ دائے جانب

کیا اس سے یہ ہوا کے گولی پیچھے دیوار کو جا لگی میر فوراً سائڈ پلئر پر اتا اپنی گن

نکال کر واحد تین گولیوں میں ہی تینوں کو اوپر پہنچا چکا تھا یعنی اک اک گولی

سے سب فارغ ! ! میر کا نشانہ بھی کمال کا تھا میر نے گھڑی میں وقت دیکھا

اب صرف ڈھائی منٹ باکی تھے اور ایئر پورٹ کا بیک سائڈ بہت بڑا اور

ویران تھا

میر اگے بڑھا جب میر کے قدم اک اواز نے روکے تھے

م۔میر!!!وہ آواز لاکھوں میں بھی میر پہچان سکتا تھا ہاں وہ اواز ابرش کی
تھی میر نے چہرہ گھمائیں دائے جانب دیکھا وہاں اک بند کمرہ تھا
میر فوراً آگے ایا دروازے پر تالا دیکھ میر نے بنا لمحے کی دیر کیے تالی توڑتے
فوراً قدم اندر کی جانب بڑھاے دروازہ کھولتے سامنے ابرش دکھائی دی جو
شائد بس بے ہوش ہونے کو تھی جب کے اُس کے لبوں پر بس اک نام تھا
اور وہ تھا میر!ابرش کی آواز بہت ہلکی تھی کوئی اور ہوتا تو نہ سن پتہ لیکن میر
نے سن لی تھی
کمرہ خالی تھا کمرے میں اور کوئی نہیں تھا میر تیزی سے ابرش کی جانب
بڑھا ابرش کی پیشانی پر اک گھاؤ تھا جس سے قطرہ خون نکل رہا تھا جسے دیکھ
میر نے ضبط سے مٹھیاں بھنچی
ابرش!!میر نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے پُکارا جب ابرش نے مندی
مندی آنکھیں کھولی

پھر فوراً جھٹکے سے میر کے سینے سے لگی انسوں ٹوٹ کر میر کی شرٹ پر گرے تھے میر نے اُس کی پشت سہلاتے اُسے ریلیکس کیا

بس!! کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے۔۔ میر نا محسوس انداز میں اُس کے بالوں پر اپنے لب رکھ بولا جو ابرش محسوس نہیں کر پای ابرش کے ہاتھوں پر رسی بندی دیکھ میر کی آنکھوں میں خون اترنے لگا میر نے فوراً اُس کے نازک ہاتھ تھامے اور اُس کی کلائی سے رسی جدا کی اُس کی سفید کلائی پر رسی کے لال نشان بن گئے تھے جن کو دیکھ نجانے کیسا اک عجیب سا احساس میر کے دل میں اٹھا تھا

ابرش کو شاید بے ہوشی کی ہیوی ڈوس دی گئی تھی جس پر وہ اب بھی شاید غنودگی میں تھی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی کتنی دیر وہ میر کے سینے پر سر رکھ انسوں بہاتی رہی جب کے میر بھی خاموشی سے بیٹھا تھا

م۔میر!کافی دیر بعد ابرش کے چہرے پر پر سکون سی مسکراہٹ ائی تھی
جب اُس نے انسوں صاف کرتے میر کا نام پُکارا جب کے اُس آنکھیں لگاتار
بند ہو رہی تھی وہ کسی بھی لمحے دوبارہ بے ہوش ہو سکتی تھی
تُم ٹھک ہو؟؟میر نے اُسے سیدھا کرتے سوال کیا
جب ابرش نے ہلکے سے اسباب میں سر ہلایا
م۔میر!!اُس نے پھر پُکارا
میر جو اُس کی پیشانی پر لگے گھاؤ کو رومال نکالتے صاف کر رہا تھا اب نظریں
نیچے کیے ابرش کا چہرہ دیکھنے لگا جو اُسے ہی تھوڑی تھوڑی مندی آنکھوں
سے مسکرا کر دیکھ رہی تھی گویا اُسے اچھا لگ رہا تھا میر کو اپنی فکر کرتے دیکھ
یہ مسکرانے کا وقت نہیں ہے۔۔میر اُسے مصنوعی گھورتا بولا پھر واپس اُس
کا گھاو صاف کرنے لگا

آپ کو فکر ہو رہی ہے میری؟ وہ بہت مشکل سے اپنی آنکھیں پوری کھول چکی تھی اور پوری حد تک میر کو دیکھ ریلیکس بھی کیونکہ وہ جانتی تھی اب میر اُس کے پاس ہے اُسے کچھ نہیں ہو سکتا

ظاہر ہے ! میر کہتا اب اپنی جیب سے سنی پلاسٹ نکالتا اُس کی پیشانی پر لگانے لگا

و۔ وہ لڑکیاں سمگلر کر کے آئس لینڈ لے جا رہے ہیں۔۔ ابرش میر کو دیکھ بولی

جب میر نے حیرت سے اُسے دیکھا

!! یعنی ابرش کو بھی اسمگل کیا جا رہا تھا

میں نے سنا تھا اُنہیں بات کرتے ہوئے۔۔ میر کو دکھتا پا کر وہ بولی جب میر اسباب میں سر ہلا گیا

م۔ میر اُن لڑکیوں کو بھی بچا لیں نا آپ ! وہ اپنے سر میں ہوتے شدید درد کو اگنور کرتی بولی

ہاں اُنہیں کچھ نہیں ہو گا سعد کو وہی بھیجا ہے میں نے۔۔میر اُس کی پیشانی پر آخری نظر مارتا بولا

میں نے تمہیں بولا تھا کے اکیلے باہر مت نکلنا!! میر اُسے اٹھاتا ہوا بولا

رک جائے تھوڑی دیر ابھی ہمت نہیں مجھ میں۔۔ابرش کا سر بری طرح چکرا رہا تھا اُس کی سنتے میر واپس بیٹھا

ساتھ ساتھ اُس کی نظریں آس پاس بھی تھی

میں اکیلی نہیں گئی تھی! ابرش چند لمحوں بعد میر کو دیکھ بولی جب میر جو اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا اب آنکھوں میں سوال لیے اُسے دیکھنے لگا

پھر کس کے ساتھ گئی تھی؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھ پوچھا

زیان کے ساتھ!! ابرش اپنے سر پر ہاتھ رکھ عام لہجے میں بولی

زیان؟؟؟؟ کیوں گئی تُم اُس کے ساتھ؟؟ اور اب کہاں ہے وہ؟؟ میں نے تمہیں منہ کیا تھا نہ اُس کے قریب بھی جانے سے۔۔۔یک دم میر کا لہجہ سرد ہوا تھا ابرش تو میر کا اچانک سخت ہوتا لہجہ دیکھ گھبرا گئی تھی

م۔میں!!!و۔وہ آئے تھے تو کہنے لگے چل لو میرے ساتھ میں نے پوچھا کیوں تو وہ کہتے کے اُنہیں کچھ کام ہے ت۔تو اسلئے۔۔وہ میر کی سرد نظروں کو دیکھ فوراً چہرہ جھکائے بولی

گھر میں کس کس کو پتہ تھا کے تُم زیان کے ساتھ جا رہی ہو؟؟؟اگلا سوال ایا میر کی جانب سے میں کا لہجہ مزید سخت تھا زیان اُسے ابھی دکھتا تو وہ اُس کا سر دھڑ سے الگ کر دیتا

نہیں ک۔کسی کو نہیں پتہ تھا ماما سو رہی تھی اور بڑی مما کو میں نے بتایا تھا کے میں جا رہی ہُوں کسی کام سے لیکن زیان کے ساتھ جا رہی ہُوں وہ نہیں بتایا تھا۔۔وہ میر کی سرد آنکھوں میں دیکھ بولی

تمہیں پتہ ہے نا زیان پچھلے دو مہینوں سے گھر نہیں ایا؟؟تُم نے سوچنا بھی ضروری نہیں سمجھا کے وہ کہا تھا ان دو مہینوں؟اور پھر اچانک وہ ایا اور تمہیں بولتا ہے کے چلو میرے ساتھ اور تُم چل پڑتی ہو۔۔۔میر کا غصّہ بڑھتا جا رہا تھا

میں نے پوچھا تھا اُنہوں نے کہا کے وہ اپنے گھر گیے تھے پھر میں نے کہا بھی کے اندر آکر مل لیں سب سے لیکن اُنہوں نے کہا میں بعد میں مل لونگا پھر وہ مجھے کسی شاپ میں لے کر ائے تھے اُنہیں کول ائی جسے وہ سننے مجھے انتظار کا کہتے چلے گئے تھے اُن کی جاتے ہی اچانک کسی نے میرے چہرے پر پیچھے سے رومال رکھا پھر میں شاید بے ہوش ہو گئی تھی اور جب آنکھ کھلی تو میں یہاں تھی۔۔۔

وہ میر کو دیکھ اک سانس میں اپنے ساتھ ہوئی ساری داستان بتا چکی تھی

اُس زیان کی تلاش پورے ملک میں ہو رہی ہے جانتی ہو؟ اور وہ یہاں آکر اتنی آسانی سے نکل گیا۔۔ میر نے کہتے چہرہ پھیرا تھا کیونکہ اُسے غصّہ بے حد ارہا تھا

زیان کی تلاش؟؟ لیکن کیوں۔۔ ابرش کو حیرت کے جھٹکے ہی تو لگے تھے وہ میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔ میر اُسے غصے سے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا میر نے اُسے اتنی بار منع کیا تھا کے وہ زیان سے دور رہے پھر !

ابرش بھی فوراً کھڑی ہوئی میر کو ناراض ہوتا دیکھ اُس کی بند ہوتی آنکھیں اب پوری طرح کھل چکی تھی

میر! ابرش نے پُکارا جو دوسری جانب چہرہ کیے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا

آپ مجھے بتائے پلز کے زیان کو کیوں ڈھونڈ رہے آپ کیا کیا اُنہوں نے

۔۔ابرش کو لازمی وہ بات جاننی تھی

تُم فلحال یہاں سے چلو۔۔میر اُسے دیکھ بولا

نہیں پہلے آپ مجھے بتائے کے زیان نے کیا کیا ہے وہ میرے کزن ہے اور اُنہوں نے ایسا کیا کیا ہے جو آپ اُنہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ابرش کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے ہو کیا رہا ہے

خبردار جو تُم نے اُس انسان کو خود کے ساتھ کسی رشتے سے بھی منسوخ کیا تو

۔۔میر رخ اُس کی جانب کرتے غرایا جب ابرش نے آنکھیں بند کر کے

کھولی اُس کی آنکھیں نم تھی اُس نے کافی دنوں سے میر کا غصے والا سرد روپ نہیں دیکھا تھا اسلئے اج دیکھنے سے اُسے رونا ارہا تھا

تمہیں سچ جاننا ہے نہ تو سنو!! وہ تمہارا کزن ہے ہی نہیں۔۔میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش نے چونک کر نظریں اٹھائے میر کے حسین چہرے کو دیکھا جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا

کیا مطلب میرے کزن نہیں ہے!! ابرش نا سمجھی سے الجھ کر بولی

تمہارا کزن زیان مر چکا ہے اصل میں یہ زیان ہے ہی نہیں۔۔۔میر کی بات پر ابرش کی آنکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی

ک۔کیا مطلب!! ابرش کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

تُم نے نوٹ نہیں کیا تمہاری خالا کا تُم سے کوئی رابطہ نہیں؟؟ میر نے سوال کیا

ج۔جی پچھلے دو مہینوں سے نہیں ہے رابطہ خالا سے۔۔ابرش فوراً بولی

کیونکہ تمہاری خالا اور انکل اس کے پاس ہے اور اب تو شاید اُنہیں مار بھی دیا ہو اُس نے ! ! میر کی بات پر ابرش نے بے اختیار اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا یہ ہو کیا رہا تھا

اج سے چار ماہ پہلے تمہارا کزن زیان جس فلائٹ سے پاکستان آرہا تھا وہ فلائٹ حائجکٹ ہوئی تھی

حائجکٹ کرنے والا شخص اور کوئی نہیں وہی تھا جو اب زیان بن کر ایا ہے اصل میں اُس کا نام زیان ہے ہی نہیں وہ اک انڈر ورلڈ ڈون پاشا کا بھائی ہے اور پاشا کے بعد وہ وہاں کا ڈون بنا تھا اندر ورلڈ میں چرچے ہے اُس کے اک مہینے پہلے میں نے پورے چھے سال بعد انڈر ورلڈ کی دنیا میں اک بار پھر قدم رکھا تھا تب سے میں یہ ساری معلومات حاصل کر رہا ہوں

اُس پلین حائجکٹ میں تمہارا کزن زیان مارا گیا اور پھر سرجری کی مدد سے زیان کا چہرہ پاشا کے بھائی یعنی احمر نے لگوایا اور جس ڈاکٹر نے وہ سرجری کی تھی احمر نے اُسے بھی مار دیا تاکہ کوئی ثبوت میرے ہاتھوں نا لگ سکے پھر وہ

تمہارا کزن بن کر میرے گھر ایا تا کے مجھ پر نظر رکھ سکے تا کے وہ جن سے میں پیار کرتا ہوں اُن کے بارے میں جان سکے اور وہی ہوا ہم سب اُسے زیان سمجھتے رہے اُسے گھر کی اک چھوٹی سے چھوٹی بات اُسے پتہ چلتی رہی اُسے میرے قریبی رشتوں کا پتہ چلتا رہا میں جن سے پیار کرتا ہوں اُس نے اُن کو ٹارگٹ بنایا

پہلے عمر کی موت پھر ذہرام کی موت!! جانتی ہو کس نے کی ہے احمر نے پتہ ہے کیوں؟؟ کیونکہ وہ مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے صرف مجھ سے بدلے کیلئے اُس نے تمام معلومات نکلوائی زیان کے بارے میں اور جب اُسے پتہ لگا کے زیان ہمارا کزن ہے اور وہ پاکستان ارہا ہے تو اُس نے زیان کو ٹارگٹ بنایا ہر اک چیز ہم سب کے بارے میں اُس نے معلوم کی کے ہم کیا لگتے ہے ذہرام کے اُس نے زیان کے بارے اک اک معلومات پتہ کی تھی تا کے کسی کو شک نا ہو اور ہوا بھی وہی کسی کو شک نہیں ہوا کیونکہ زیان کافی سالوں بعد پاکستان آیا تھا تو جو اُس سے کمی بیشی ہوئی وہ کسی نے محسوس نہیں کی حد

تک اُسکی آواز بھی کسی نے نہیں پہچانی کیونکہ سالوں سے کسی نے زیان کی
آواز تک نہیں سنی تھی اتنے سالوں سے زیان کو دیکھا تک نہیں تھا تو کسی
نے جسامت وغیرہ پر بھی اتنا غور نہیں کیا جب کے دونوں کی جسامت
تقریباً ایک جیسی تھی جو احمر کی خوش قسمتی تھی روحا کی برتھڈے پر زیان
ارہا تھا اور احمر نے اسی کا فائدہ اٹھایا اُس نے ہمارے گھر کے بارے میں چھوٹی
سی چھوٹی انفورمیشن رکھی تھی بدلے کی آگ میں اُس نے اتنا سب کیا
اج سے چھے سال پہلے اس کا بھائی پاشا جو کالے دھندوں میں بندھا تھا
معصوموں کی جان لینا اُس کیلئے ہر لمحے پیتے پانی کی طرح تھا چھوٹے بچوں کو
کتڈنیپ کر کے اُنہیں بے رحمی سے مار کر اُن کی جسم کے حصے بیچتا تھا بے
رحم شخص اُسے بچوں پر بھی ترس نہیں آتا تھا اور اپنے بھائی پاشا کا بدلا لینے
کیلئے اُس نے میرے قریبی لوگوں کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی
صرف اسلئے تا کے میں تڑپو اور اُس کا اگلا شکار تُم تھی

میر بول رہا تھا جب کے ابرش حیرت سے باتیں سن رہی تھی اُسے یقین نہیں آرہا تھا

لیکن نجانے کیوں مجھے سمجھ نہیں آرہا کے تُم کیوں تھی اُس کا شکار لینک گھر پر کبھی میں نے تُم سے پیار سے بات نہیں کی ہمیشہ تمہیں خود سے دور رکھا پھر اُس نے تُم پر کیوں حملا کیا نا اُس کو یہ کبھی میں نے بتایا نا کسی اور نے کے تُم میرے نکاح میں ہو! میر کہتا گہری سوچ میں گم ہوا

و۔وہ م۔میر!!ابرش نے حلق تر کرتے پُکارا جب میر نے اُسے دیکھا

م۔میں نے ب۔بتایا تھا زیان کو ک۔کے آپ کا اور میر انکاح ہوا ہے

!ابرش زور سے آنکھیں میچی بولی جب میر نے جھٹکے سے اُسے دیکھا میر اس پر اپنا غصّہ بھی نہیں نکال سکتا تھا میر کا دماغ بری طرح خراب ہو رہا تھا

میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ؟؟میر نے ضبط سے سخت لہجے میں سوال کیا جب کے دل کر رہا تھا کے وہ پری دنیا کو آگ لگا دے

ابرش خاموش رہی بولتی بھی کیا کچھ بولنے کو تھا ہی نہیں ! ! جب کے میر کا پارا بری طرح ہائے ہو چکا تھا ! !

ابھی مزید کچھ بات ہوتی کے اچانک گولیوں کی آواز نے میر ابرش کو متوجہ کیا میر نے فوراً چہرہ پھیر کر دیکھا پھر اک جھٹکے سے ابرش کا ہاتھ تھامے اُسے اپنی اور کھینچا کیونکہ اک گولی ابرش کے سر کو چیرتی ہوئی نکلنے ہی والی تھی اس سے پہلے لگتی میر اُسے کھینچ چکا تھا ابرش لہراتی ہوئی میر کے چوڑے سینے سے آ ٹکرائی گولیوں کی آواز سن ابرش خوف سے آری ہوئی تھی

ابرش یہی رہنا باہر مت انا۔۔ میر اُسے پیچھے کے سائڈ کھڑا رہنے کا بولتا خود اگے کی جانب بڑھا گولیوں کی برساتی آواز تیز ہو رہی تھی

اس دوران میر کا بلوتوٹھ بھی ابرش کو کھینچتے وقت نیچے گر گیا تھا وہ چھے ساتھ لوگ تھے جو میر پر نشانہ لے کر اپنی گولیاں چلا رہے تھے میر نے اپنی گن نکالتے اپنا ہاتھ پلر پر رکھا دونوں طرف سے جنگ برابر کی تھی فرق اتنا تھا وہ لوگ ساتھ تھے اور یہاں ر اک جو اُن سب پر بھاری تھا

اک گولی میر کے بازو کو چیر کر نکلی تھی جسے میر نظر انداز کرتا اُن بندوں کو
اُن کو اصل جگہ پہنچانے لگا جب کے ابرش میر کے بازو سے نکلتی وہ خون کی
قطار دیکھ کانپ ہی تو اٹھی تھی وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنے رونے کی
آواز دبا رہی تھی جو یقیناً کافی مشکل تھا کچھ ہی دیر میں وہاں معائنے خیز
خاموشی ہوئی تھی میر نے اک نظر پورے اُس کمرے میں دوڑائی سب
مر چکے تھے میر نے اچھی طرح دیکھا پھر ابرش کو باہر انے کا اشارا کیا
تُم ٹھک ہو؟؟ میر فوراً اُس کی جانب اتا بولا
ا۔آپ کا بازو۔۔۔میر کی سفید ٹی شرٹ خون کی وجہ سے لال ہو رہی تھی
جب کے بلیک جیکٹ بھی خون میں شامل تھی
کچھ نہیں ہوا چھو کر گزری ہے گولی چلو آو یہاں سے نکلنا ہو گا یہاں خطرہ
ہے اور میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دے سکتا۔۔میر کہتا اُس کا ہاتھ پکڑ کر
باہر نکلا

جب مزید لوگوں نے حملا کیا تھا سب ہاتھوں میں بھاری لوہے کی کچھ چیزیں تھامے انہی کی جانب آرہے تھے میر نے اپنے جیکٹ کی آستین کہنیوں تک فولڈ کی اور ابرش کو اپنے پیچھے کیا

ابرش کا وجود کپکپا رہا تھا جب کے میر کی آنکھیں سرخ تھی اک آدمی نے ابرش کی جانب رخ کیا وہ ابرش کا ہاتھ پکڑنے ہی والا تھا جب میر نے اُس کا ہاتھ ہوا میں روکا

یہ غلطی مت کرنا!! میر اُسے دیکھ کہتا جھٹکے سے اُس کا ہاتھ طاقت سے کھینچتا اُسے دور پھینک چکا تھا

جب کے دوسرے آدمی نے چاقو میر کی جانب طاقت سے بڑھایا جب میر نے سائڈ ہوتے اُس شخص کی ٹانگ پر طاقت سے پیر مارا تھا جس پر وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرا جب کے اُس کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز وہاں سب نے سنی تھی اسی طرح سب فارغ ہو رہے تھے اس دوران ابرش میر سے کچھ فاصلے پر ہو چکی تھی کیونکہ میر اگے بڑھا تھا یقیناً دشمنوں کو مارنے کیلئے اسی کا فائدہ

اٹھاتے آدمی نے ہاتھ میں چاکوں تھامے ابرش کی جانب رخ کیا جب میر جو
دوسرے شخص کا سر دیوار میں طاقت سے مار چکا تھا اب میر نے اسی شخص
کے ہاتھ سے لوہے کا ہتھیار لیا تھا اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کرتے میر
نے اُس ہتھیار کو پیچھے ہوا میں اچھالا جب وہ ہتھیار جاتا ابرش پر حملا کرنے
والے شخص کے سر پر لگا تھا وہ لوہے کی عجیب سی چیز اتنی بھاری تھی کے
کوئی اک بار میں ہی اپنے ہوش کھو سکتا تھا
ابرش نے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ دبای
میر پیچھے مڑا اور ابرش کی جانب قدم بڑھاے
میر۔۔۔جب ابرش کی چیخ سنائی دی اک جھٹکے میں پیچھے گرا ہوا شخص اٹھتا
میر کے سر پر طاقت سے وہی لوہے کی چیز مار چکا تھا میر نے آنکھیں بند
کرتے اپنے سر پر ہاتھ۔رکھا میر کا ہاتھ خون سے شرابور ہوا تھا
ابھی وہ دوبارہ مارتا کے میر نے پیچھے مڑتے اُس کے ہاتھ سے وہی لوہے کا
ہتھیار چھینتے اُس کے سر پر دے ماری

میر۔۔۔ابرش کی مزید اک چیخ پر میر نے ابرش کو دیکھا جس کا ہاتھ اک شخص پکڑ کر ابرش کو لے جا رہا تھا جب کے ابرش مسلسل اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

میر نے نیچے پڑا چاقو اٹھاتے اُس شخص کو دے مارا جو اُس کی گردن کو کاٹتا ہوا گرا تھا ابرش کا ہاتھ اُس شخص کے ہاتھ سے چھوٹا جب ابرش بھاگتی ہوئی واپس میر کی جانب انے لگی

م

میر آپ ٹھک ہے!! ابرش نے میر کا ہاتھ تھام کہا

ہاں!! میر کے سر پر وہ چیز اتنی طاقت سے ماری تھی کے میر کے سر سے خون پانی کی طرح بہے رہا تھا اگر کوئی اور ہوتا تو اب تک مر جاتا لیکن میر اب تک ہوش میں تھا میر نے اک بار پھر آنکھیں بند کر کے کھولی اس سے وہ کافی حد تک ٹھک تھا

شاہ میر سکندر ! ! ۔۔ پیچھے سے زیان یعنی احمر کی اواز نے میر کو اپنی جانب متوجہ کیا میر ابرش دونوں مڑے جب کے سامنے احمر کو دیکھ میر کے چہرے پر آئے تاثرات سخت ہوئے تھے

کہا چھپ کر بیٹھا تھا ڈیڑھ مہینے ! ! میر مٹھیاں بنائے اُسے دیکھ بولا

بس اپنے دڑبے میں بیٹھا تھا یار کتنے ہمت والے ہو تُم سر پر اتنی طاقت سے وار کیا ہے پھر بھی بلکل ٹھک کھڑے ہوا بھی اُسے دیکھوں جسے تُم نے یہی مارا تھا کیسے مرا ہوا پڑا ہیں ! ! واقعی بھئی داد دینی پڑے گی ۔۔ احمر کے پیچھے آدمیوں کی تعداد پچاس سے بھی زائد تھی

میر کے چہرے پر سکونی دیکھ احمر کا خون جل رہا تھا

تُم صرف ایک ہو شاہ میر سکندر اور یہ سب پچاس سے زدہ ۔۔۔ احمر اپنے آدمیوں کو دیکھ قہقہ لگا کر بولا

تجھے پتہ ہے گلی کا کتا ہمیشہ ٹولی کے ساتھ اتا ہے کبھی دیکھا ہے شیر کو ٹولی کے ساتھ آتے ہوئے؟؟میر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتے تنزیہ مسکرا کر بولا

جب کے اُس کی بات پر احمر کو آگ ہی تو لگی تھی

احمر!!!میر نے لفظ پُکارا جب احمر نے چونک کر اُسے دیکھا

تو تمہیں پتہ لگ گیا؟؟احمر حیرانی سے نکلتا ہوا بولا

سچ کتنے دن تک چھپ سکتا ہے؟؟اک نا اک دن باہر انا ہوتا ہے۔۔میر اُسے دیکھ بولا ابرش میر کے پیچھے کھڑی پیچھے سے میر کی شرٹ کو طاقت سے مٹھیوں میں پکڑے ہوئے

چلو اچھی بات ہے سب پتہ لگ گیا تمہیں!!احمر شریر سا مسکرا کر بولا

پتہ تو تب ہی لگ گیا تھا جب اُس دن تو مجھ سے میری گاڑی کی چابیاں لینے ایا تھا۔۔میر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی جو یقیناً تنزیہ تھی

کیا مطلب تمہیں پتہ تھا؟؟تو تُم نے کچھ کیا کیوں نہیں اور کیسے پتہ تمہیں

۔۔احمر حیرت سے بولا

تیرے ہاتھ میں پہنی انگھوٹی تُم لوگوں کا کوڈ ہے نہ اس انگھوٹی نے تیرا

بھانڈا پھوڑا اور یہ زیان سے احمر تکِ کا سفر تیرا انڈر ولڈ میں پتہ لگا!!! کیا لگا

تھا مجھ سے سچ چھپ سکتا ہے ؟اور تُجھے کچھ کیا کیوں نہیں وہ اسلئے کیونکہ

تیری پوری گینگ کو ساتھ پکڑتا تھا تُجھے پکڑ کر اتنی جلدی موت نہیں دینی

تھی۔۔

اب تمہاری موت قریب ہے شاہ میر سکندر!!احمر فوراً بولا

میں نے کہا تھا نا تُجھے مارے بغیر نہیں مرونگا؟؟؟میر نے یاد دھیانی کروائی

تُو مجھے ہاتھ لگا کر دکھادے اگر تیرے کسی اک بندے نے مجھے ہاتھ لگا لیا تو

میں تیرا پھر جو کرنا ہے کر لینا میرے ساتھ۔۔میر اُسے موقع دیتے بولا

بس اتنی سی بات ؟۔۔جا رے تُو ہاتھ لگا کر آ۔۔۔احمر برابر میں کھڑے

اپنے اک آدمی کو دیکھ بولا جب وہ میر کی جانب ایا ابھی وہ میر کو ٹچ کرتا کے

میر اُسے بنا ٹچ کیے ہاتھ میں پکڑا کانچ کا ٹوٹا اُس کی گردن پر پھیر چکا تھا وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ کر پیچھے ہوا

جب میر نے احمر کو دیکھا

چل جلدی جلدی بھیج دے پھر اپنے کمزور لوگوں کو!! میر اُسے دیکھ بولا

جب اک ساتھ پانچ لوگ آئے تھے میر نے دے سال کی ٹریننگ میں کچی گولیاں نہیں کھیلی تھی اُس نے خود کو ہر طرح سے خود بنایا تھا خود کو ٹریننگ دینے والا وہ خود تھا ان دس سالوں میں میر نے ہر اک کلاد یکھی تھی اور فائٹنگ میر کا سب سے پسندیدہ کام تھا ایسے ہی اک اک کرتے وہ گرتے جا رہے تھے

میر!! ابرش کی چیخ ویرانی میں گونجی میر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو احمر اُس کے گلے پر چاکوں رکھے کھڑا تھا

جانتا ہُوں شاہ میر اسکندر تُم بہت مضبوط ہو تمہیں ہرانا آسان نہیں لیکن یہ اک واحد لڑکی ہے جس کے ساتھ تُم خود کو کمزور محسوس کرو گے جس کیلئے

تُم کمزور پڑو گے تمہاری بیوی ! ! احمر چاقو کا دباؤ ابرش کی گردن پر بڑھاتا بولا

جب کے ابرش تیزی سے رو رہی تھی

احمر اُسے اگر اک آنچ بھی ائی تو بائے گوڈ تُجھے بہت بھاری پڑے گا۔۔ میر

احمر کو دیکھ سرد لہجے کے ساتھ تیز آواز میں بولا اگر سامنے ابرش نا ہوتی اور

چاقو گردن کی نازک جگہ نا ہوتا تو میر اس احمر کو ابھی کے ابھی سبق سکھاتا

لیکن ابرش کی جان وہ جانے نہیں دے سکتا تھا

تمہاری بیوی کو بچانے کیلئے تمہیں جھکنا پڑے گا میرے سامنے خود کو

سرینڈر کرنا ہو گا تمہیں شاہ میر سکندر۔۔۔ احمر غلاظت سے بولا

یہ میں کبھی نہیں کرونگا جھکو وہ بھی اک کتے کے سامنے۔۔۔ میر دھاڑا

! ! اوکے پھر بھول جاؤ اپنی بیوی کو

چلو پہلے اپنی بیوی کی موت دیکھو پھر تمہاری بیٹی کی باری آئیگی

اُس نے چاقو پر پکڑ مضبوط کی ابھی وہ ابرش کی گردن پر چاقو چلانے والا تھا

ابرش بری طرح رو رہی تھی جب کے میر ابرش کے چہرے کو دیکھ رہا تھا وہ

ابرش کو نہیں کھو سکتا تھا اور میر اُس سے کافی دور تھا اتنے وہ پوہو چتا سو
پرسنٹ چانسز تھے کہ احمر چاقو ابرش کی گردن پر چلا سکتا تھا
رک!! میر کی آواز پر احمر جو بس چاقو پھیرنے والا تھا اب رکا اور پھر شیطانی
مسکراہٹ سجائے میر کے چہرے کو دیکھنے لگا
میں کرونگا سرینڈر اُسے چھوڑ دے۔۔میر اُسے دیکھ بولا
ن۔ نہیں میرا۔آپ اس کے سامنے نہیں جھکے گے!! ابرش تیز آواز میں
بولی وہ اپنے میر کو کسی کے سامنے جھکتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی شاہ میر
سکندر جسے کسی کے سامنے جھکنے سے سخت نفرت تھی جو اپنی تیس سالا
زندگی میں کبھی کسی کے سامنے نہ جھکا تھا وہ جھکتا تو کیسا لگتا
میر نے سرخ آنکھوں سے برش کو دیکھا
بڑی زبان چل رہی ہے پیاری کزن گھر پر تو ہر وقت رونا دھونا تمہارا ختم
نہیں ہوتا تھا۔۔۔احمر ابرش کو دیکھ داد دیتا بولا

چھوڑ اُسے میں سرینڈر کرنے کیلئے تیار ہُوں۔۔میر کی بات پر اُس نے
ابرش کے گلے سے چاقو ہٹایہ جب ابرش بھاگتی ہوئی میر کے پاس جانے لگی
رکو!! تم یہاں سے اگے نہیں جاؤ گی ورنہ تمہاری بیٹی کو اسی وقت ٹپکا دنگا
میں!! دیکھو۔۔۔احمر کی اواز پر ابرش کے قدم رکے تھے احمر نے اپنے
بندے کو اشارا کیا جس پر اُس نے موبائل میر ابرش کے سامنے کیا جہاں
بیلا بیٹھی رو رہی تھی جب کے اُس کے گرد آدمی جمع تھے جن کے ہاتھوں
میں ہتھیار تھے
میری بیٹی کو ہاتھ بھی نہیں لگنا چاہیئے۔۔۔میر کی نسے اُبھرنے لگی تھی
ابرش کو واپس احمر نے اپنے پاس انے کا اشارہ کیا جب وہ روتے ہوئے واپس
وہی آ کھڑی ہوئی میر اور ابرش کے بیچ فاصلا زدہ تھا
ہاں ہاں کچھ نہیں ہو گا تمہاری بیٹی کو چلو شاہ میر سکندر گھٹنوں کے بل نیچے
بیٹھو میرے سامنے جھکو ورنہ تمہاری بیوی یعنی میری نام کی کزن اپنی زندگی

سے ہاتھ دھو بیٹھے گی ! ! احمر میر کو جھکا دیکھنے کیلئے بہت خوش تھا کیونکہ وہ جانتا تھا میر پہلی بار کسی کے سامنے جھکے گا اور یہ اُس کی خوش قسمتی تھی

میر نے ابرش کو دیکھا جو بری طرح رو رہی تھی اُس کے پیچھے ٹھک اک آدمی چاقو لیے کھڑا تھا یعنی جو ہی میر نے کچھ کیا اور چاقو ابرش کی گردن پر چلا

میر نے دوسری نظر موبائل میں بیلا پر ماری تھی پھر میر نے آنکھیں بند کی اور گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا اُس کے جھکنے پر احمر خوشی سے پاگل ہوا تھا اُس کی آنکھیں چمکی تھی آخر کار شاہ میر سکندر پہلی بار جھک چکا تھا جو صرف احمر نے خواب ہی دیکھا تھا وہ اج پورا ہوا تھا

جتنی تکلیف میر کو بھی نہ ہوئی تھی اپنے جھکنے پر اتنی ابرش کو ہوئی تھی

چہرہ نیچے کرو شاہ میر سکندر۔۔احمر کی جانب سے اک اور آرڈر ایا میر نے ضبط س مٹھیاں بھینچی وہ کسی کی بات نہ ماننے والا اس کمینے شخص کی بات مان رہا تھا

میر نے چہرہ نیچے کیا جب اک آدمی نے میر کے سر پر وہی لوہے کی چیز اک بار پھر دے ماری میر کی نظریں ہنوز نیچے رہی

میر محسوس کر پا رہا تھا کوئی پیچھے سے وار کرنے آگے آ رہا ہے لیکن وہ کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ میر ابرش کو نہیں کھو سکتا تھا دوسرے آدمی نے ڈنڈا میر کے پیٹ پر دے مارا اور پھر اک دو کر کے وہ لوگ شروع ہو چکے تھے

دوسری جانب ابرش کی چیخے گنج رہی تھی وہ میر کے پاس بھاگ کر جانا چاہتی تھی جب کے دشمنوں نے پکڑ رکھا تھا وہ بری طرح رو کر میر کو پُکار رہی تھی

میر چاہتا ابھی اک منٹ میں سب کو صفحہ کر سکتا تھا لیکن میر نے اپنے ہاتھ نیچے رکھے تھے

اور جب آخر بار مزید اک بھاری چیز میر کے سر پر پڑی تو میر کا سر بری طرح چکرایا میر کی آنکھیں بند ہونے لگی اُس نے بمشکل آنکھیں اٹھائے ابرش کو دیکھا

اُسے دیکھ وہ دھیما سا مسکرایا جیسے آخری بار دیکھ رہا ہو پھر دوسری تصویر بیلا کی تھی اس کے بعد میر زمین بوس ہوا تھا ابرش کی چیخیں وہ آنکھیں بند کرتے وقت تک سن پا رہا تھا !!!

وہ خوبصورت آنکھیں بند ہو چکی تھی آخری قہقہ اُس نے احمر کا سنا تھا ابرش تڑپ رہی تھی میر کو دیکھ لیکن بندے اُسے چھوڑ نہیں رہے تھے !!!

دوسری جانب گھر پر سب کو یہ اطلاع ملی تھی کے میر اور ابرش حادثے میں مارے گیے جس پر سکندر ہاؤس میں کہرام مچ چکا تھا ابھی سب ذہرام کے گم سے نا نکلے تھے کے اتنا بڑا صدمہ پھر سے آ کھڑا ہوا تھا گھر میں رونے کی آوازے ہر جگہ گنج رہی تھی سعد اور آفیسر جب تک ایئرپورٹ کے بیک سائڈ پہنچے تو وہاں کوئی نہیں تھا وہاں سب ویران تھا بس خون دکھ رہا تھا سعد

o negative نے خون دیکھا اور فوراً خون ٹیسٹنگ مشین نکالی خون
خون سعد کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس rare تھا یعنی کے میر کا سب سے
ہوا پورا ایئر پورٹ چھان مارا تھا لیکن میر ابرش میں سے کسی کا کوئی اتا پتہ
نہیں تھا اک بار پھر ڈیڑھ ماہ پہلے ائی قیامت سب کے سروں پر پھر ٹوٹی تھی
!!! ڈیڑھ ماہ پہلے ہوا واقع

پھر سے دہرایا جا رہا تھا

مائم کو تو یقین نہیں آ رہا اس لیے وہ معلومات کے لیے باہر نکل چکا تھا لیکن
ان سب میں ایک اچھا کام ہوا تھا کے بیلا واپس گھر آئیگی تھی صائمہ بیگم اور
باکی سب گھر والے رو رو کر پاگل ہو رہے تھے اگر وہ لوگ مر گیے تھے تو
اُن کی باڈی کہا تھی ؟؟ فون پر اطلاع میں احمر نے کہا تھا کے اُن کو زندہ جلا دیا
!! تو سوگ بنانے کے بجائے بھول جائے شاہ میر سکندر کو

!!! احمر کی جیت آج مکمل ہوئی تھی سالوں کا بدلہ لے کر وہ پر سکون تھا

پورے چوبیس گھنٹوں بعد ابرش کی آنکھیں کھلی اُس نے آنکھیں کھولی سورج کی بلکل ہلکی سی کرنے ناہونے برابر ابرش کی آنکھوں پر پڑی اُس نے آنکھیں کھولی آس پاس بڑے بڑے پیڑ تھے کیونکہ یہ ایک جنگل تھا ابرش نے اپنے سر کو تھاما کیونکہ سر بہت زدہ درد کر رہا تھا ابرش نے نظر گھمائی سنسان جنگل دیکھ اُس کی روح کانپ اٹھی تھی

میر۔۔میر کو پکارتے ابرش نے کچھ فاصلے پر دیکھا تھا جہاں اُسے میر نظر ایا ابرش بھاگتی ہوئی میر کے پاس پہنچی

م۔میر آنکھیں کھولیں م۔میر۔۔میر کے سر سے خون اتنا اتنا خود ہی اب خوشک ہو چکا تھا جب کے پیشانی پر بھی چوٹ تھی میر کے کپڑے خون میں لتھ پتھ تھے جب کے میر کی آنکھیں بند تھی

میر پلز آنکھیں ک۔کھولیں۔۔ابرش زور وسے رو کر میر کو پُکار رہی تھی جب کے اس جگہ سردی بھی بہت تھی۔حالانکہ اب گرمیاں اچکی تھی

لیکن نجانے یہ کونسی جگہ تھی جہاں اتنی سردی لگ رہی تھی لیکن ابرش کو
پرواہ کہا تھی وہ بس روتے ہوئے میر کو پُکار رہی تھی
میر پلز آنکھیں کھولیں۔۔وہ میر کا سر اپنی گود میں رکھتی میر کے بال
پیشانی سے ہٹاتے ہوئے بولی
پورا جنگل ویران تھا بس پنچھیوں کی آوازے بمشکل آرہی تھی
م۔۔میر۔۔ابرش نے تڑپ کر پُکارا اُس کے انسوں نکل نکل کر میر کی
آنکھوں پر گرے جب اچانک میر کی آنکھوں نے حرکت لی جسے دیکھ
ابرش کی جان میں جان ائی تھی
م۔میر آنکھیں کھولیں۔۔اُس نے میر کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے کہا
جب میر کی آنکھیں دھیرے دھیرے کھلی پہلے آنکھیں دھندلا رہی تھی
دھند کے آگے ابرش کا چہرہ نظرا رہا تھا میر نے اک بار پھر اپنی آنکھیں بند
کر کے کھولی جب اُسے ابرش کا تڑپتا چہرہ دکھائی دیا۔۔میر کی آنکھوں کے
سامنے اوپر پیڑ ہی پیڑ تھے میر کچھ لمھوں بعد اٹھ کر بیٹھا تکلیف ہو رہی تھی

سر کے ساتھ شریر میں بھی لیکن میر نظر انداز کر گیا میر کا سر بری طرح درد کر رہا تھا

تُم ٹھک ہو۔۔میر نے خود کی تکلیف کو اگنور کرتے ابرش کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے کہا

ج۔جی مت ٹھک ہُوں آپ ٹھک ہے۔۔ابرش نے نم آنکھوں۔سے دھیما سا مسکرا کر کہتے پوچھا

ہاں میں بھی ٹھک۔۔میر نے کہتے ادھر اُدھر نظریں دوڑائی

میر ہم لوگ کہا ہے۔۔ابرش نے گھبراتے ہوئے پوچھا

آئس لینڈ کے جنگل میں۔۔میر کہتا گہری نظروں سے آس پاس دیکھنے لگا وہاں ہر جگہ ویرانی تھی

جب کے میر کی بات پر ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا

احمر نے اُن دونوں کو یہا چھوڑ دیا تھا تاکہ یہاں کے خونخار جانور اُنہیں بری طرح موت دے سکے لیکن احمر بہت بڑی غلطی کر چکا تھا میر کو زندہ چھوڑ

کرا گر اُسے پتہ ہوتا کے یہ اُس کی کتنی بڑی غلطی تھی تو وہ مر کر بھی یہ غلطی ناکرتا!! !!

میر نے کھڑے ہونا چاہا لیکن سر پر بہت گہرے وار تھے اُس کا سر بری طرح گھما تھا جب ابرش نے اگے بڑھتے فوراً میر کا ہاتھ تھاما میر کھڑا ہوا ہر جگہ بلکل سنسان تھی اور اس سنسانیت سے میر محسوس کر چکا تھا کے یہاں خطرے کتنے ہیں

ابرش نے میر کی طرف دیکھا جس کے کپڑے کل ہوئے واقع کی وجہ سے خون میں تھے جب کے اوپر پہنی جیکٹ پر بھی خون خشک ہو چکا تھا

میر نے پانی کی آواز اُس گہری خاموشی میں محسوس کی تھی

آؤ ابرش! میر نے اُس کا ہاتھ تھاما جب وہ دونوں آگے بڑھے نیچے پڑے پتوں پر چلنے سے آواز پیدا ہو رہی تھی جو اس ویرانی میں عجیب سا ماحول پیدا کر رہی تھی ابرش کو ڈر لگ رہا تھا لیکن وہ پر سکون تھی کیونکہ ساتھ میر تھا جب کے میر کے چہرے پر پریشانی نہیں تھی

تھوڑا آگے چلنے پر پانی کا ایک جھرنا نظر آیا

میر نے آگے بڑھتے پانی ہاتھ میں لیتے اپنے چہرے پر مارا تھا اس یہ ہوا کہ میر کا چکراتا سر ٹھک ہوا تھا اور اب میر بلکل ٹھیک محسوس کر رہا تھا

پنچھیوں کی آواز دور سے آ رہی تھی جنگل نہایت بڑا تھا اور یقیناً خطرناک بھی تبھی تو احمر نے یہاں چھوڑا تھا

لیکن اک بات تھی یہ جنگل تھا بہت خوبصورت جب کے سردی کا احساس بڑھتا جا رہا تھا

آؤ تم بھی کر لو۔۔ میر ابرش کو دیکھ بولا جب ابرش نے بھی آگے آتے اپنے چہرہ پر پانی مارا تھا اتنے میر آس پاس کچھ دیکھنے لگا لیکن دور دور تک یہاں کوئی نظر نہیں ارہا تھا !

میر بیلا ! بیلا کو یاد کرتے ابرش کی آنکھیں نم ہوئی تھی پورے چوبیس گھنٹوں سے بھی زیادہ ہو چکے تھے بیلا کیسے رہ رہی ہو گی ابرش میر کے بغیر

اور میر ابرش تو اس بات سے بھی انجان تھے کے گھر پر کون سا کوہرام مچا ہوا ہے !

میر کو بھی بیلا کی یاد ائی تھی

وہ ٹھک ہو گی مجھے یقین ہے اور ہم جلدی ملینگے بیلا سے تُم پریشان مت ہو

۔۔میر اُسے دیکھ کہتا واپس سامنے دیکھنے لگا میر کچھ محسوس کر پا رہا تھا

میر آپ کیوں جھکے کل اُس احمر کمینے کے سامنے۔۔ابرش کو یاد ایا جب وہ موقعے کی نزاکت بھلائے غصے سے آگے ائی جب میر جو بڑی سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا اُس کی بات پر چہرہ گھمائیں اُسے دیکھنے لگا

تمہیں اس کی پڑی ہے یہاں ؟؟میر کو حیرت ہوئی تھی

ہاں۔۔آپ کیوں جھکے ؟ابرش دوبارہ بولی

کیونکہ تمہاری جان خطرے میں تھی چاقو تمہاری گردن پر تھا اگر میں نا جھکتا تو۔۔۔۔میر ابرش کے حوالے سے اس سے آگے بولنا بھی نہیں چاہتا تھا

آپ مجھے کھونے سے ڈرتے ہے ؟؟ابرش دلچسپی سے بولی اس ماحول میں بھی ابرش بی بی کو ایسی باتیں سوج رہی تھی

کیا اگلوانا چاہتی ہو تُم مجھ سے ؟؟میر گہرا سانس بھرتا اُسے دیکھ بولا

وہی جو آپ کہنا نہیں چاہتے ! !ابرش فوراً بولی

اور میں کیا کہنا نہیں چاہتا ؟؟؟میر نے ایبرو اٹھائی

! ! یعنی جنگل میں بچوں بیچ کھڑے وہ لوگ یہ باتیں کر رہے تھے

یہی کے ابرش تُم اتنی اچھی ہو اتنی اچھی ہو کے میں بتا نہیں سکتا تُم میں بالٹی بھر بھر کر خوبصورتی ہے بس اسلئے مجھے تُم سے پیار ہو گیا تُم میری جان بن گئی ہو اور بس میں تُم سے عشق بھی کرنے والا ہُوں میں تمہارے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا بس میرے پاس تُم ہو تو سب ہے۔۔۔ابرش خوشی سے بولی جب کے میر پوری آنکھیں کھولے اُس کی باتیں سن رہا تھا

ایسا کچھ نہیں کہنا مجھے ! !میر کہتا اب اگے بڑھا

جب کے پیچھے ابرش مسکراتی میر کے پیچھے بڑھی تھی اس جنگل میں اک بات تھی کے یہ نہایت خوبصورت تھا لیکن میر جانتا تھا کے آگے جا کر یہاں کتنا خطرے ہے خیر جو بھی تھا شاہ میر سکندر زندہ تھا اس کا مطلب احمر کی بربادی قسمت میں لکھ دی گئی تھی !!

شروع میں ابرش بہت ڈر رہی تھی لیکن میر کے چہرے پر کوئی پریشانی نہ دیکھ وہ بھی پر سکون ہو گئی تھی !!

میر تھوڑا آگے بڑھا جب کے ابرش بھی پیچھے ساتھ ہی آ رہی تھی

میر یہاں کتنا سکون ہے نہ۔۔ابرش اب میر کے برابر اتے چلتی ہوئی بولی کیونکہ جگہ کو دیکھ وہ سکون محسوس کر رہی تھی

جتنا یہاں سکون ہے اتنا آگے جا کر بے سکون بھی ہو سکتا ہے۔یہ جگہ صحیح نہیں ہے۔میر سامنے نظریں جمائے بولا ساتھ دونوں ہی آگے جا رہے تھے

لیکن یہاں سکون دیکھ کر نہیں لگ رہا کے اس جگہ کوئی خطرہ بھی ہو سکتا ہے !ابرش کو یہ جگہ واقعی بہت سکون والی لگ رہی تھی

ہمم۔میر نے محض اتنا کہا کیونکہ خطرے تو وہی جانتا تھا

میر دیکھے یہ۔۔ابرش کی بات پر میر پیچھے مڑا

جہاں ابرش کچھ فاصلے پر کھڑی سامنے کی جانب اشارا کرتی کچھ دکھانا چہا رہی تھی اُس جگہ شاید کچھ چیز پڑی تھی جو ابرش کو دکھائی دے رہی تھی

ابرش فوراً آگے بڑھی جب میر کی نظر نیچے اور اوپر بچھائے جال پر پڑی

!!ابرش رکو

میر نے تیزی سے دو قدموں میں وہ فیصلہ تے کرتے ابرش کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا

اہ۔۔ابرش فوراً میر کے قریب کھینچتی ہوئی گئ تھی جب اچانک اسی جگہ جہاں ابرش جانے والی تھی پتوں کے ہوا سے ہٹنے سے کانٹے دکھائی دیے جب کے اوپر سے اک جھٹکے میں رسی ائی تھی جس کا گول پھندا بنا تھا یعنی جو

کھڑا ہوتا وہ پھاسی پر سیدھا لٹکتا میر اُسے نا کھینچتا تو ابرش کے گلے میں یہ پھندا ہوتا ابرش نے آنکھیں پھاڑے وہ منظر دیکھا پھر حلق تر کرتی پیچھے مڑی جہاں میر اُسے بری طرح گھور رہا تھا

س۔سوری۔۔ابرش کھیسیانا سا مسکرائی جب کے میر مزید اُسے گھورنے لگا

اچھا نہ میر سوری ہو جاتی ہے غلطی۔۔ابرش کہتی فوراً آگے بڑھی جب میر بھی نفی میں سر ہلاتا آگے بڑھا

ابرش میری اک بات کان کھول کر سنوں۔۔میر ن رکتے اُسے دیکھ کہا جی سنائیے۔۔وہ میر کو دیکھ بولی

تُم یہاں کوئی منمانی نہیں کرو گی جیسے ابھی تُم نے کی جہاں بھی جاؤ گی مجھے بتاؤ گی بلکہ میرے ساتھ ہی رہو سوچوں ذرا کچھ سوچ کر ہی اُس نے ہمیں یہ یہاں چھوڑا ہو گا ایسے ہی بنا خطرے کی جگہ وہ کیوں چھوڑے گا؟؟

اسلئے کوئی بھی ایسی حرکت مت کرنا جس سے تمہاری جان کو خطرہ
ہو۔۔میر اُسے سختی سے باور کروارہا تھا کیونکہ میر جانتا تھا اُسے اسی طرح
سمجھایا جاسکتا ہے
ج۔جی ٹھک ہے۔۔ابرش نے زور وشور سے اسباب میں سر ہلایا
چلو آؤ۔۔میر نے کہتے اب قدم آگے بڑھائے
اک منٹ۔۔میر کہتا پھر پیچھے مڑا
جی۔۔ابرش جو آگے دیکھ رہی تھی اب واپس میر کو دیکھنے لگی
تُم نے مجھے اب تک اُس چیز کا جواب نہیں دیا کے تُم نے
احمر کو کیوں بتایا کہ میر ااور تمہارا نکاح ہوا ہے میں نے منع کیا تھا نہ ڈال لی نا
تُم نے اپنی جان مشکل میں تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟
تو آپ ہے نہ مجھے بچانے کیلئے میرے ہیرو آپ کو پتہ ہے میں نے فلموں
میں دیکھا تھا اک دن ہینڈسم ہیرو بلکل آپ کی طرح وہ بلکل آپ کی طرح
فائٹ کرتا تھا میں نے پہلی بار آپ کو فائٹ کرتے دیکھا تھا ایسے ہی مضبوط

ہوتے ہیں فلموں کے ہیرو اور اپنی ہیروئن کی ہمیشہ حفاظت کرتے ہے
۔جیسے آپ میری کرتے ہیں آپ میں ساری چیزے ہیرو والی ہے میں تو
موویز دیکھ کر سوچتی تھی کے ایسے لوگ کہا ملتے ہیں لیکن آپ کے انے
کے بعد پتہ چلا ارے ایسے شخص کے تو میں پہلے ہی نکاح میں ہوں۔۔ابرش
شرماتی ہوئی بولی جب کے میر دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اُس کی
باتیں سن رہا تھا
سدھر جاؤ تُم۔۔میر نفی میں سر ہلاتا بولا
آپ کتنے انرومنٹک ہے۔۔۔ابرش سخت بدمزہ ہوئی تھی جب میر دبارا مڑا
ان فلموں نے تمہیں بہت بگاڑ کر رکھ دیا آئندہ تُم دیکھو ذرا کوئی موووی
۔۔۔میر اُسے گھورتا ہوا بولا جب کے ابرش نے اپنی بات پر غور کرتے لب
دانتوں تلے دبایا
جب میر کی نظر اُس کے لبوں پر گئی تھی جنہیں وہ بری طرح زخمی کر رہی
تھی

میر نے اُس کے لبوں پر انگھوٹار کھ اُس کا لب اُس کے دانتوں سے آزاد کرایا

تُم نے کیا قسم کھار کھی ہے خود کے ساتھ ظلم کر کے خود کو مشکل میں ڈالنے کی۔۔؟؟میر کہتا واپس مڑتا اب اگے چلا تھا جب کے ابرش ہنوز بت بنی پیچھے کھڑی تھی

بے اختیار اُس نے اپنا ہاتھ اپنے لبوں پر رکھا وہ کسی ساخت سی کیفیت میں جا چکی تھی اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے سب رک سا گیا تھا

اب آؤ بھی۔۔میر وایس مڑتا بولا جب ابرش کی ساخت کیفیت ٹوٹی اپنے لبوں پر ہاتھ پھرتی وہ شرماتی ہوئی آگے میر کی جانب بڑھی تھی

یہ جنگل حد سے زدہ بڑا تھا ایسا لگ رہا تھا کبھی ختم ہی نہیں ہو گا

دوسری جانب پاکستان میں کسی جگہ بھی کوئی معلومات میر ابرش کے cctv بارے میں نہیں تھی مائم نے ہر جگہ پتہ کروایا تھا ایئر پورٹ کے

میں میر جاتا دکھائی دیا تھا لیکن اتا ہوا وہ نا دکھائی دیا کیونکہ لیجا یا بیک سائڈ سے گیا تھا

گھر پر سب کا حال برا تھا جب رات مائم تھکا ہارا گھر میں داخل ہوا تھا اُس کا چہرہ فق تھا اپنے جان سے عزیز بھائی کو وہ کھو چکا تھا سب کو اُمید تھی کے مائم آکر ابھی کہے گا کے اُن دونوں کو کچھ نہیں ہوا لیکن مائم کی حالت دیکھ سب کا آخری ضبط اور اُمید بھی ٹوٹ چکی تھی

قیامت ٹوٹ پڑی تھی اج پھر لیکن کسی کو یقین نہیں تھا خاص کر مائم کو اُس کا بھائی اتنی آسانی سے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا منال کر بھی رو رو کر برا حال تھا یہ رونا ابرش کیلئے نہیں تھا میر کیلئے تھا

مائم ساخت سا اپنے کمرے کی جانب بڑھا جب روحا بھی مائم کو جاتا دیکھ فوراً کمرے میں ائی تھی

مان۔۔ کیا ہوا پتہ چلا اپی اور میر بھائی کا۔۔ روحا روتے ہوئے بولی جب مائم نے خالی آنکھوں سے اُسے دیکھ نفی میں سر ہلایا

روحا کا آخری ضبط بھی اب ٹوٹا تھا جب کے بیلا کو وہ اپنے کمرے میں سلا چکی تھی بیلا 36 گھنٹوں میں 100 بار میر ابرش کا پوچھ چکی تھی

روحا نے بہت مشکل سے سمجھا کر اُسے سلایا تھا میر کا جانا سب کو زندہ لاش بنا گیا تھا

منال اس وقت روتے ہوئے صوفے پر بیٹھی تھی وہ روتے ہوئے بہت زدہ معصوم لگ رہی تھی جب کے سعد کو یقین تھا کہ میر کو کچھ نہیں ہو گا ایسے ہی وہ چلتا اندر داخل ہوا جب نظر منال پر پڑی جو صوفے پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی اج پہلی بار سعد کو منال اچھی لگی تھی سعد چلتا ہوا اُس سامنے والے صوفے پر بیٹھا جب کے منال سعد کو دیکھتی واپس نظریں پھیر کر رونے لگی سعد کو ذرا سا بھی یقین نہیں تھا کہ اس کے سر اب اس دنیا سے جا چکے ہیں تم روتی بھی ہو۔۔ سعد اپنی نم آنکھیں صاف کرتا اُسے دیکھ بولا جب منال نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا لیکن وہ خاموش رہی پھر کچھ لمحے بعد بولی تُم سے مطلب ؟؟ وہ اپنے آنسوں صاف کرتی بولی

نہیں مجھ سے مطلب تو کوئی نہیں ہے تمہارا لیکن مجھے لگا تھا تُم بس لوگوں کیلئے سازش کرتی ہو پھر اج تمہارا رونا ہضم نہیں ہو رہا!! سعد خود بھی رونا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اُسے یقین تھا اُس کے سر کو کچھ نہیں ہوا پھر وہ کس چیز کا سوگ بناتا؟؟؟

اپنی بکواس بند کرو اور اا ٹھو یہاں سے۔۔ منال فوراً اپنے انسوں صاف کرتی بولی سعد اُسے ٹھک سے رونے بھی نہیں دے رہا تھا ڈسٹرب کر رہا تھا آگئی اپنی جلاد روپ میں۔۔ سعد بڑبڑایا

بکواس بند کرو اور اٹھو دفا ہو یہاں سے!! یہاں پر میرے بھائی کا کچھ نہیں پتہ اور تُم ہو کے فضول کی بکواس کر رہے۔۔ منال کہتے کہتے رو پڑی تھی کچھ نہیں ہوا سر کو مجھے یقین ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں جا سکتے میر سر کوئی عام انسان نہیں ہے وہ سب کے ہیرو ہے اور ہیروں اتنی جلدی نہیں مرتے میر سر جیسا شخص لاکھوں میں اک ملتا ہے اور اتنی آسانی سے نہیں مرتا مجھے یقین ہے میرے سر زندہ ہے۔۔ سعد فخر سے یقین آمیز بولا

جب بے اختیاری منال نے اُس کا چہرہ دیکھا

تمہیں یقین ہے میر بھائی ٹھک ہے ؟؟اُس نے اُمید سے پوچھا

ہاں مجھے یقین ہے کیونکہ سر کا اک عہد تھا اک شخص کو موت کے گھاٹ

اتارنا اور میں یقین سے کہے سکتا ہُوں وہ اپنے عہد سے مکرنے والوں میں

سے نہیں ہے جب تک وہ اُس شخص کو بتر موت نہیں دے دیتے تب تک

اُنہونے خود پر موت حرام کی ہوئی ہے۔۔ سعد اُسے دیکھ بولا سعد کے لہجے

میں یقین تھا اتنے سال اُس نے میر کے ساتھ گزارے تھے وہ میر کو اچھے

سے جانتا اپنے سر کے بارے میں وہ واقف تھا

منال سعد کی بتیوں سے کافی حد تک پر سکون ہوئی تھی

تو تم ڈھونڈو نا میر بھائی کو۔۔ منال کچھ دیر بعد بولی۔ڈھونڈا ہے !! نہیں

ہیں میر سر اور بھابھی !! سعد افسردہ سا بولا

بھابھی ؟؟ کون بھابھی ؟؟ منال کو بھی میر ابرش کے نکاح کے بارے میں

نہیں تھا اسلئے چونک کر بولی

ابرش میم!!میر سر میرے سر ہونے کے ساتھ ساتھ میرے بھائی جیسے بھی ہے تو بھابھی بولنا غلط نہیں ہے۔۔سعد اُسے دیکھ بولا

ن۔نہیں میرا مطلب تُم بھابی ابرش کو کیوں بول رہے ہو اُن کی تو ابھی شادی نہیں ہوئی

منال کو حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے

کیا آپکو نہیں پتہ کے میر سر اور ابرش بھابھی کا نکاح ہوا ہے بچپن سے !!سعد کہتا اپنے موبائل کھول کر دکھنے لگا جب کے منال کو حیرت ہوئی !! تھی اور دکھ بھی یعنی اُس کے بھائی کا نکاح ہوا تھا اور اُسے ہی نہیں پتہ تھا منال کی آنکھوں میں پھر سے انسوں جمع شروع ہوئے تھے جب سعد نے بے ساختہ نظر اٹھائے اُسے دیکھا اُس کے انسوں دیکھ اک عجیب سا احساس سعد کو محسوس ہوا تھا م

کیوں رو رہی ہو تم اب؟؟میں نے کہا تو ہے سر ٹھک ہے مجھے یقین ہے وہ جلد اجائینگے واپس ہم سب کے پاس!!سعد اُسے دیکھ بولا

جب منال نے اپنے انسوں صاف کیے

!! اور اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی

دوسری جانب مائم اٹھتا میر کے کمرے میں ایا تھا اُسے میر کی شدت سے یاد آرہی تھی

میر کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اک خوشبو مائم سے ٹکرائی تھی مائم نے اذیت سے آنکھیں میچی میر کے کمرے میں ہر جگہ میر کے ہونے کا احساس دلا رہا تھا

مائم قدم بہ قدم چلتا اندر داخل ہوا میر کا کمرہ اُس کے بغیر ادھورا لگ رہا تھا نہایت بڑا کمرا میر کے ہونے سے مکمل ہوتا تھا میر کا کمرہ سکندر ہاؤس کا سب سے خوبصورت اور بڑا کمرہ تھا جس میں بالکنی ساتھ موجود تھی !

مائم جا کر میر کی تصویریں دیکھنے لگا مائم کی آنکھ سے اک انسوں نکل کر گرا بیڈ کے اپر لگی اُس کی بڑی سی تصویر جس میں وہ بلیک اپنے مخصوص یونیفارم میں ملبوس آنکھوں پر چشمہ لگائے سائڈ پر بڑی سنیجیدگی سے دیکھ رہا تھا وہ

تصویر اس قدر خوبصورت تھی کے کوئی اک بار دیکھتا تو نظر نہ ہٹا پاتا میر اُس وقت ٹریننگ کے دوران کسی میدان میں کھڑا تھا پیچھے لوگ اُسے ستائش نظروں سے دیکھتے ہوئے بھی اس تصویر میں قید ہوئے تھے

مائم نم آنکھوں سے مسکرایا اُسے بھی پورا یقین تھا کے اُس کے بھائی کو کچھ نہیں ہوا

مائم نے ڈریسنگ پر جاتے میر کے ڈھیروں پرفیومز دیکھے جنھیں دیکھ اُس کی آنکھیں مزید نم ہوئی تھی ہر چیز نہایت سلیقے سے رکھی تھی

میر کی یاد میں مائم نے اک پرفیوم اٹھاتے اپنے اوپر لگایا تھا جو پرفیوم میر کا فیورٹ تھا میر زدہ تر وہی لگاتا تھا اُسے لگاتے ہی اُسے میر اپنے اس پاس محسوس ہونے لگا مائم نے کرب سے یہاں وہاں دیکھا اسی طرح اُس کی نظریں کمرے میں دوڑ رہی تھی کے اب کہیں سے میر اجائے !!

جب اچانک مائم کی نظر کبرڈ پر پڑی مائم نے وہی کی جانب قدم بڑھائے کبرڈ سے مائم کو اک گھڑی ملی تھی جو اُسے میر نے ہی گفٹ کی تھی جب کے

وہ گھڑی مائم کے بہت قریب تھی مائم کی یادداشت جانے کے بعد یہ گھڑی یہی موجود رہ چکی تھی میر نے نا کبھی اِدھر دیکھا مائم یاداشت جانے سے پہلے آخری بار جب میر کے کمرے میں ایا تھا تو اپنی یہ گھڑی یہی بھول گیا تھا اور تب سے پھر یہ یہیں رہ گئی نا میر نے کبھی اسے دیکھا نہ کسی اور نے اس گھڑی سے مائم کافی اٹیچ تھا کیونکہ یہ اُسے میر نے گفٹ کی تھی وہ ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھ کر زدہ سے زدہ پہنّتا تھا

گھڑی کو مائم نے اپنے ہاتھ میں لیا جب شدید درد مائم کے سر میں محسوس ہونے لگا مائم نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما

پھر دوسری نظر اُس کی تصویروں پر پڑی جس میں پوری فیملی موجود تھی مائم نے وہ تصویر اٹھائی جب نظریں روحا پر اچانک پڑی جس میں روحا کے گلے میں وہی پینڈینٹ تھا جو مائم کیلئے ماضی میں بہت اہمیت رکھتا تھا جسے یاداشت جانے سے پہلے مائم نے اپنے ہاتھوں سے روحا کے گلے میں پہنایا تھا اُس لوکٹ کو دیکھ مائم کی آنکھیں خود بہ خود بند ہو رہی تھی سر پھٹنے کو ہو رہا تھا

مائم نے اُن چیزوں کو تھاما پھر صوفے پر بیٹھا گھڑی اور تصویر میں دکھتا روحا کے گلے کا وہ پینڈینٹ نے بے اختیار مائم کی آنکھیں بند کروائی تھی جب یک دم ماضی مائم کی انکھوں کے سامنے چلنے لگا

لیکن وہ ماضی صاف نہیں دکھ رہا تھا

مجھے ماضی یاد کرنا ہے کسی بھی حال میں !!! کیا تھا ایسا میرا ماضی میں روحا سے رشتا جو یہ پینڈنٹ مجھے اتنی تکلیف دے رہا ہے۔۔مائم نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما پھر کوشش کرنے لگا اپنا ماضی یاد کرنے کی

اُس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا لیکن اج مائم اپنی یاد داشت واپس پانا چاہتا تھا

وہ دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ تھامے چہرہ جھکائے آنکھیں طاقت سے میچے ہوئے تھا

مائم کی آنکھیں شدید سُرخ تھی اور اک ایسا بھی پل ایا جب وہ یادیں ہلکے ہلکے صاف ہوتی نظر انے لگی

پچھلی زندگی کے تمام حادثات میر کے ساتھ گزاریں خبصورت پل اور سب سے اہم چیز روحا کے ساتھ اُس کا رشتا روحا کے ساتھ بتائے پل جب یادیں روحا تک پہنچی تو مائم نے جھٹ سے آنکھیں کھولی مائم کی آنکھوں سے ایسا لگ رہا تھا کے اب خون باہر آجائے گا

ماضی میں روحا کے ساتھ اپنا کیا رشتا تھا مائم کے ذہن میں سب چلنے لگا آہستہ آہستہ اُسے اپنی 28 سالا زندگی آنکھوں کے سامنے دکھ رہی تھی پرانا والا مائم پھر سے لوٹ رہا تھا مائم تین گھنٹے اک ہی پوزیشن میں بیٹھا رہا دماغ ماضی !!! میں ہوا اک اک واقع اُس کی آنکھوں کے سامنے چلا رہا تھا

اس فوراً مائم کا وجود اشتعال اور سچائی جان کر ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا وہ اک مضبوط مرد تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن جیسے ہی ماضی میں روحا اور اپنا رشتا اُسے یاد آرہا تھا اُس پر مائم ضبط توڑ رہا تھا !!

میر ہم کہا جا رہے ہیں !! میرا برش چلتے جا رہے تھے جب ابرش میر کو دیکھ بولی

پتہ نہیں ہم کہا جارہے ہیں لیکن آگے ضرور کوئی راستہ ہو گا۔۔میر بنا اُسے دیکھ بولا

آپ کا فون کہاہیں ! ! ابرش سوچتی ہوئی بولی

تمہیں کیا لگتا ہے احمر میرے پاس موبائل چھوڑ کر اتنی بڑی بیوقوفی کریگا ! ! میر اور ابرش مسلسل آگے بڑھ رہے تھے

ہاں یہ بھی ہے پھر ہم کیسے کسی سے رابطہ کرینگے۔۔۔ابرش افسردہ ہوتی بولی

ہر چیز کا راستہ ہوتا ہے کوئی چیز نہ ممکن نہیں ہوتی اسی طرح اس کا بھی راستہ ہو گا۔۔۔میر نے اک جھاڑی ہٹاتے سامنے دیکھ کہا

ہمم ! ! ابرش نے اسباب میں سر ہلایا جیسے جیسے شام ہو رہی تھی سردی بڑھتی جارہی تھی جنگل بے حد ٹھنڈا ہوا پڑا تھا ابرش شول اچھی سے خود پر لیے سردی کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی

تمہیں بھوک لگی ہے ؟ میر پیچھے مڑا اُسے دکھ بولا

لگی تو ہے لیکن یہاں کیا ملے گا کھانے کو۔۔ابرش اُداس سی بولی

یہاں صحت مند چیزیں ملینگی جو اللہ کے کرم سے تُم گھر پر کھاتی نہیں ہو

کبھی دیکھی ہے اپنی صحت؟!! میر نے کہتے سامنے اشارہ کیا جہاں جھاڑی

کے پیچھے درخت پر بڑے بڑے تازہ سیب لٹک رہے تھے جن کو دیکھ ابرش

کی آنکھیں چمکی تھی

فروٹس میں کھاتی ہُوں۔۔ابرش فوراً بولی جب کے یقیناً یہ سچ نہیں تھا وہ

فروٹس نہیں کھاتی تھی

ہاں دیکھا ہے میں نے۔۔میر اُسے بنا دیکھے بولا نظریں سامنے تھی

لیکن یہ تو بہت اوپر ہے ہم کیسے توڑینگے۔۔۔وہ پھر سے افسردہ ہوئی

بتاتا ہُوں!! میر کہتا آگے بڑھا پھر نیچے پڑا پتھر اٹھا کر میر نے کچھ لمحے

آنکھوں سے نشانہ دیکھا پھر کھینچ کر دے مارا اس سے تین چار سیب نیچے

گرے تھے ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا جو ابرش کو ہی دیکھ رہا تھا

آپ کا نشانہ تو بلکل جگہ پر جا کر لگا ہے اور نہ اک نا دو سیدھا چار آئے ہے

۔۔ابرش حیرانی سے بولی

پھر آگے بڑھتی سیب تھامتے کھانے لگی

واؤ یہ تو بہت مزے کے ہے۔۔۔ابرش فوراً بولی وہ سیب واقعی مزے کے تھے

چلو جلدی آؤ شام ہونے والی ہے یہاں اندھیرا بہت جلدی ہوتا ہے تب تک کوئی سیف جگہ دیکھنی ہو گی۔۔میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش فوراً سارے سیب اٹھاتی بھاگتی ہوئی میر کے پاس ائی

آپ نے کھانے ہے۔۔ابرش نے سیب میر کی جانب بڑھائے کہا

نہیں تُم کھاؤ۔۔۔میر کہتا اگے بیٹھا

لیکن آپ نے بھی تو کچھ نہیں کھایا کل سے۔۔ابرش فوراً بولی

ٹریننگ کے دوران تین دن بھی بھکار کھا جاتا تھا میں تین دن بنا کھائے پیے رہ سکتا ہوں یا شاید چار سے پانچ دن بھی۔۔۔میر کی نظریں آگے تھی جب کے وہ ابرش کی باتوں کا جواب دے رہا تھا

واؤ!!ابرش کو بہت حیرانی ہو رہی تھی

میر ویسے یہ سب کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ نا میرا مطلب جنگل میں گھومنا ۔۔ابرش کو مزا ارہا تھا جب کے بیلا کی یاد اُس ہر منٹ میں آرہی تھی اس کی بات پر میر ے نے محض نفی میں سر ہلایا کیونکہ یہ جنگلا براج کو جتنا اچھا لگ رہا تھا اتنا تھا نہیں یہ کوئی عام جنگل نہیں تھا !!

ویسے آپ کی ٹریننگ اتنی لمبی کیوں تھی میر؟؟میرا مطلب اک آرمی آفیسر سیکریٹ ایجنٹ بننے میں اتنا وقت لگتا ہے؟؟ابرش کو کوئی نہ کوئی بات سوجے جا رہی تھی

نہیں پانچ سال لگتے ہے آرمی سینئر آفیسر بننے میں میری پوسٹ سینئر ہے مجھ سے بڑا کوئی سینئر نہیں پانچ سال ٹریننگ کے بعد پانچ سال میں نے خود

کوہر چیز کیلئے تیار کیا تھا!!میر ابرش اب اک بیچ میں بنے پہاڑ نما چیز سے
چل کر گزر رہے تھے جب میر بولا
جیسے کے!!ابرش کو سمجھ نہ ایا
جیسے کے ٹریننگ نے تو مضبوط بنا دیا تھا لیکن اتنا نہیں جتنا مجھے ہونا چاہیئے تھا
اسلئے باکی بچے پانچ سال مشن کمپلیٹ کرتے کرتے میں نے دن رات
ٹریننگ خود کو دی ہر چیز کیلئے اپنے دل کو اور خود کو تیار کیا تھا۔۔۔
واؤ آپ تو بہت زدہ والے بہادر ہے اچھا ویسے آپ کی ٹریننگ میں لڑکیاں
تھی۔۔ابرش میر کی پشت دیکھ بولی جو اُس سے دو قدم کے فاصلے پر تھا
ابرش کے بے تکے سوال پر میر کے قدم رکے اور وہ پیچھے مڑا
ج۔جی ک۔کیا؟میر کو خود کو دیکھتا پا کر وہ بولی
بتائے نا لڑکیاں تھی کیا؟؟ابرش پھر بولی
ہاں تھی۔۔۔میر گہری سانس لے کر کہتا واپس پیچھے مڑا کیونکہ شام بس
ایک گھنٹے میں ہونے والی تھی اور ائس لینڈ میں شام کا مطلب رات یہاں

زدہ تر دھوپ نہیں نکلتی تھی بس اسلئے رات بہت جلدی ہوتی تھی جب

!! کے دوپہر اور صبح کا موسم ایسا لگتا تھا جیسے شام ہو رہی ہو

تو لڑکیاں اور آپ نے ساتھ ٹریننگ کی تھی؟؟ ابرش کے ہاتھوں میں
کجھلی ہو رہی تھی اُسے اج ساری معلومات لینی تھی

ہاں!! میر نے مختصر جواب دیا جب ابرش کے زاویے بگڑے

وہ لائن مارتی ہو گی نا آپ پر؟؟ ابرش منہ بنائے بولی جب کے ابرش کی بات

پر میر بنا پیچھے مڑے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی ہنسی دبا گیا

نہیں وہ کیوں مارینگی؟؟ الٹا میں مارتا تھا۔۔۔ میر اپنی ہنسی دباتا فوراً سنجیدہ

ہوئے بولا جب کے یقیناً یہ سچ نہیں تھا ہمیشہ لڑکیوں سے دور رہنے والا میر
کبھی کسی لڑکی کی جانب نظریں اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا اور میر کسی لڑکی سے
بات کرے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا

الٹا لڑکیاں میر کو پانے کی کوششوں میں لگی رہتی تھی لیکن ہمیشہ بری طرح
! ہارتی تھی

کیا آپ لڑکیوں پر لائن مارتے تھے ! ! ابرش کو صدمہ ہوا

ہاں میں بہت بڑا ٹھرکی تھا اُس زمانے میں ۔۔۔ میر کا چہرہ ہنسی ضبط کرنے

کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا سرخ ہوتا مزید پر کشش لگ رہا تھا

آپ لگتے تو نہیں ٹھرکی ! ! ابرش سوچتی ہوئی بولی

اب نہیں ہوں پہلے تھا اس لیے نہیں لگتا ۔۔۔ میر حالانکہ کوئی ایکسٹرا بات

کرتا نہیں تھا لیکن اُسے ابرش کی باتیں اور اُس کے زاویے دیکھ شاید مزا آرہا

تھا ورنہ وہ سنجیدہ انسان جو کبھی اک لفظ فالتوں نا بولیں ! ! وہ ایسی باتیں

! ! کریں جن کا حقیقت سے کوئی لینا دینا نہیں تھا

میر بچپن سے ہی ایسا تھا سرد طبیعت کا مالک کم بولنے والا لڑکیوں کی طرف

نظر نہ اٹھانے والا مثال ایلف تھی میر ہمیشہ اُس سے دوری بنائے رکھتا تھا

! ! حالانکہ وہ کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی میر کے قریب انے کی

اچھا تو پھر جب آپ لائن مارتے تھے تو لڑکیاں یقیناً ہاں میں جواب دیتی

ہونگی نا میرا مطلب اتنے پیارے ہیں اپ ۔۔۔ ابرش اُداسی سے بولی

ارے کہا!؟ منع کر دیتی تھی صاف منہ پر! میر کو سامنے کچھ نظر آ رہا تھا جیسے کوئی گھر نما لیکن وہ تھوڑا فاصلے پر تھا اسلئے وہ لوگ وہی بڑھ رہے تھے شکر اللہ کا۔۔ میر کی بات پر ابرش نے شکر ادا کیا جب میر نے آنکھیں بند کرتے اپنا قہقہ روکا

ویسے میر! ابرش کو کچھ دیر بعد پھر اک سوال یاد ایا

میرے خیال سے اج کیلئے اتنے سوال کافی ہے کل کیلئے بھی کچھ سوال چھوڑ دو!! اب وہ لوگ اُس جگہ کے کافی قریب تھے

ہاں یہ بھی ہے۔۔ ابرش سوچتی ہوئی بولی حالانکہ اتنے سارے سوال تھے اُس کے پاس جو اُسے میر سے کرنے تھے اور زدہ تر تو لڑکیوں کے بارے میں تھے حالانکہ ابرش جانتی تھی کے میر لڑکیوں میں انٹرسٹ نہیں رکھتا !! لیکن جیسے میر نے سنجیدگی سے یہ سب بولا تھا ابرش کو یقین آ گیا تھا

مائم کتنی دیر ویسے ہی بیٹھا رہا اُسے سب کچھ یاد آچکا تھا اپنی پچھلی زندگی کا ہر اک اک واقعہ وہ جان گیا تھا مائم صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں !! موند چکا تھا اور ایسے بیٹھے بیٹھے اُس کی کب آنکھ لگی مائم کو پتہ ہی نہیں چلا دوسری جانب روحا کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی جب منال داخل ہوئی اسے لگا روحا باہر ہے وہ مائم سے بات کرنے ائی تھی لیکن اندر روحا کو دیکھ اُس کے تصورات بگڑے

روحا نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا منال کو دیکھ وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی تھی

آپ؟؟ روحا اپنے انسوں صاف کرتی بولی

ہاں وہ میں مائم سے بات کرنے ائی تھی مجھے نہیں پتہ تھا کے مائم کے کمرے میں تم ہو۔۔۔ وہ بیزاری سے بولی

آپ کیوں کرتی ہے ایسا؟؟ بار بار چیزیں جتانا ضروری ہے۔۔ روحا آگے اتی سختی سے بولی

اوہ پاپا کی پری ریلیکس ہائپر مت ہو۔۔یہ وقت نہیں ہے ہائپر ہونے کا اپنی بہن کو یاد کرو کیونکہ میر بھائی بلکل ٹھک ہونگے مجھے یقین آگیا ہے۔۔منال اِدھر اُدھر کمرے میں نظریں دوڑائیں رہی تھی

آپ اتنا گر سکتی ہے میں نے سوچا نہیں تھا کسی اور کے شوہر پر نظر رکھنا یہ کہا کی انسانیت ہے۔۔؟؟روحا تھوڑا غصے سے بولی کیونکہ اُس کی بس ہو چکی تھی منال کی باتوں سے

ایگزیکٹلی یہ تمہیں سوچنا چاہیے بہن بہن کر کے بیوی بن گئی تمہیں شرم نہیں ائی؟؟ارے میرا اور مائم کا رشتا تے تھا لیکن تم ٹہری بغیرت!!منال حقارت سے بولی

جب روحا نے کرب سے آنکھیں میچی

لیکن اب تو مان اور میری شادی ہو گئی ہے نا پھر کیوں آرہی ہے آپ ہمارے بیچ میں؟روحا فوراً آنکھیں کھولتی اُسے دیکھ بولی

کیونکہ یہ سارا میرا حق تھا یہ کمرہ مائم کا پیار سب میرا تھا جو تُم نے لے لیا مجھ سے۔۔ منال وہ پل یاد کرتی اذیت سے بولی

میں مان سے بہت پیار کرتی ہوں میں ان سے دور جانے کا اُنہیں کہے رہی ہوں!! میں نے بہت کہا کے مجھے طلاق دے دیں لیکن وہ نہیں دیتے کیوں؟؟ اگر آپ کہے رہی تھی کے وہ آپ سے پیا کرتے ہے اور میں بیچ کا کانٹا ہُوں تو میرے ہزار بار کہنے پر بھی وہ مجھے طلاق کیوں نہیں دے رہے ؟اس سے آپ کی بات جھوٹی ثابت ہو رہی ہیں روحا اُسے دیکھ بولی

ہاں کیونکہ تُم نے نجانے کونسا تعویذ کروایا ہوا ہے مائم پر مطلب حد ہے تُم اتنی بتمزي کر رہی ہو مائم سے اور وہ تمہیں کچھ نہیں کہے رہے اور تُم جیسی جاہل لڑکی کو اپنی زندگی میں اب تک برداشت کر رہے ہیں مجھے یقین نہیں ایا۔۔ منال غصے سے بولی

کیونکہ وہ محبت کرتے ہے مجھ سے۔۔روحا فخریہ انداز میں بولی وہ دیکھ چکی تھی مائم اُسے چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا روحا کے ہمیشہ کہنے پر وہ کس طرح ضبط کرتا تھا روحا دیکھ چکی تھی

تمہارے خوابوں میں کرتے ہونگے وہ پیار!! منال کو اُس کی بات پر آگ لگی تھی

آپ مجھے سچ بتا کیوں نہیں دیتی؟؟؟ کیا ہے سچ کیونکہ میں اچھے سے جانتی ہوں وہ سچ نہیں تھا جو آپ نے کہا کیونکہ میں نے حد تک بدتمیزی اور منت کر کے دیکھی کے مان مجھے چھوڑ دیں لیکن مان کسی صورت مجھے چھوڑنے کیلئے راضی نہیں!! روحا کو آج سچ جاننا تھا

اتنی جلدی ہواؤں میں مت اڑو کیونکہ جب پنکھ کٹتے ہے نا تو چوٹ بہت زور سے لگتی ہے! منال اُسے آگاہ کرنے والے انداز میں بولی

سچ کیا ہے؟؟ روحا کا لفظی سوال تھا

ہاں سچ یہی ہے جو تُم ٹھک سوچ رہی ہو مائم مجھ سے پیار نہیں کرتے اور یہ بات مجھے اندر ہر روز کھاتی ہے اور یہ بات بھی سچ ہے کے وہ تُم سے پیار کرتے ہے اور یہی بات میں برداشت نہیں کر سکتی

تمہاری بد تمیزی اکڑا تنی آسانی سے وہ برداشت کرتے ہے جیسے تُم کوئی بچی ہو! جسے کسی چیز کی سمجھ نہ ہو

اور وہ تصویریں بھی سچ نہیں تھی جسے میں نے تمہیں بتایا وہ میں نے ہی پلین کیا تھا لیکن دیکھو کیسا کام کیا تُم نے بتمزی کر کے اپنا پہلے مقام گرالیا مائم کے دل سے

منال تنزیہ مسکراہٹ سجائے بولی

اب چاہے کچھ بھی ہو تمہیں مائم پہلے والا مقام نہیں دے پائینگے کیونکہ تُم نے بد تمیزی کی ہر حد پار کر دی ہے اب تُم سوچو گی مجھے کیسے پتہ کہ تم نے مائم سے کیا کیا بد تمیزی کی تو ذہن پر زور مت ڈالو مجھے سب پتہ ہے!! مجھ سے کچھ نہیں چھپ سکتا!! منال اُس کے چہرے پر نظریں جمائے بولی

جب کے اُس کی بات پر روحا کی آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہوا تھا

اپ اتنا گر جائیگی میں نے تو کیا کسی نے نہیں سوچا ہو گا!! شرم آنی چاہیئے

آپ کو جب سب کو پتہ لگے گا اپ کی سچائی تو کیا ہو گا۔۔ روحا بہتے انسوں

کے ساتھ بولی کیوں کروں میں شرم؟ تُم نے کی تھی جب تے ہوئی شادی

کے بیچ میں ائی تھی؟؟

جب تُم مائم اور میرا رشتا توڑنے میں لمحہ نہیں لگا سکتی تو میں بھی تمہارا اور مائم

کا رشتا توڑنے میں وقت نہیں لگا سکتی۔۔۔ وہ فوراً بولی منال کے پاس ہر

سوال کا جواب تھا

مان میرے ہیں ائی سمجھ آپ کو؟ روحا اپنے انسوں صاف کرتی بولی

تھے!! اب نہیں ہے تُم اپنا وہ مقام کھو چکی ہو اُن کے دل میں اور یہ بات

میں تمہیں کہیں پر بھی لکھ کر دے سکتی ہوں۔۔ منال شاید سچ ہی تو کہے

رہی تھی

میں ایسا ہونے نہیں دونگی میرے مان مجھ سے پیار کرتے ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں اُن سے معافی مانگوں گی تو وہ مجھے معاف کر دینگے تو آپ مہربانی کر کے رک جائے مزید ہمارے رشتے میں مسئلے ناپیدا کریں۔۔روحا کو منال کے چہرے پر تنز دیکھ نہ جانے کیوں شرمندی ہو رہی تھی

مرضی ہے تمہاری جو کرنا ہے کرو لیکن اپنی بدتمیزی میں استعمال کیے وہ لفظ مت بھولنا جو تم نے مائم کو کہے اک بار خود کو مائم کی جگہ پر رکھ کر محسوس کرو اگر وہی لفظ مائم تمہیں کہتے تو کیا ہوتا تمہارا حال؟؟ منال سوالیہ نظروں سے بولی جبکہ یہ سوچ ہی روحا کی روح کانپ گئی تھی کے اگر واقعی یہ الفاظ مائم نے بولے ہوتے تو کیا ہوتا!! سب اُس پر سوال اٹھاتے لیکن وہی روحا نے کیا تو کسی کو کچھ نہیں دکھا اتنا فرق؟ روحا اور مائم میں!!! یہ سوچ کر ہی روحا کی سانسیں تیز ہوئی تھی

آپ یہاں سے جائے خدا کیلئے! روحا نے اپنے ہاتھ جوڑے تھے جب منال بھی اپنی نظروں سے اُسے دیکھتی کمرے سے نکلی تھی روحا کی آنکھیں اور

چہرہ ندامت سے سرخ ہو چکا تھا وہ اپنے مان سے کس قدر بتمیزی کر چکی تھی وہ سوچ کر ہی اُس کی روح کانپ اٹھی تھی

وہ جو اپنے مان کے سامنے بتمیزی کا-ب- بھی نہیں جانتی تھی وہ جان بوجھ کر اپنے مان کو توڑ چکی تھی!!

میر وہاں کچھ ہے!! ابرش سامنے اشارے سے بولی

ہمم وہی جا رہے ہیں۔۔۔ ابرش کی اب نظر گئی تھی سامنے جب کے میر کب سے اُس جگہ کو دیکھ پا رہا تھا اندھیرا ہونے لگا تھا کسی بھی وقت پورا ہو جانا تھا

وہ لوگ اُس جگہ کے قریب پہنچے تھے

واؤ جنگل میں گھر! ابرش جھونپڑی نما چھوٹے سے گھر کو دیکھ بولی جو جنگل کے بیچ میں بنے میدان میں تھا

میر ابرش آگے بڑھے اُس جھونپڑی میں داخل ہوتے میر نے چاروں کونوں پر نظریں دوڑائی وہ صاف ستھری تھی لیکن چھوٹی سی شاید یہاں کچھ ٹائم پہلے کوئی رہتا تھا جو یقیناً اب نہیں تھا

وہاں موم بتی اور ماچس بھی موجود تھی اور ساتھ کچھ پانی کی بوتلیں بھی شاید نہیں یقیناً احمر کو اس جگہ کے بارے میں نہیں پتہ تھا ورنہ سب سے پہلے وہ یہ جھونپڑی غائب کرتا تاکے میر کے پاس کوئی سہولت نا ہو لیکن کہتے ہے نا قسمت اللہ کے ہاتھ میں ہے !

یہ جنگل کا شروع تھا آگے بہت بڑا جنگل باکی تھا !

وہ جو جھونپڑی جیسا گھر تھا وہ صاف ستھرا تو تھا لیکن کچھ دنوں سے خالی ہونے کی وجہ سے وہاں دھول مٹی جمع تھی

میر یہاں اتنی سردی کیوں ہے۔۔۔بس شام ہونے کے قریب تھی اسلیے سردی بڑھ چکی تھی

کیونکہ یہ آئس لینڈ ہے۔۔میر نے کہتے قدم واپس باہر کی جانب بڑھاے

اور پاس پڑی کچھ لکڑیاں اٹھائی

میر کیا کے رہے ہیں آپ ! ! ابرش بھی پیچھے پیچھے باہر ائی

رکو ابھی پتہ چل جائیگا ! میر کہتا لکڑیاں آپس میں جوڑنے لگا ابرش کو سمجھ آگئی تھی کے میر کیا کر رہا ہے اسلئے عقلمندی کا مظاہرہ کرتی وہ واپس گھر میں داخل ہوئی وہ چھوٹی سی جھونپڑی تھی بیچ میں چارپائی تھی جب کے برابر میں اک خیز جس پر پانی وغیرہ رکھا تھا اور تھوڑا اندر چلتے ہی وہ جھونپڑی ختم ہو جاتی تھی

ابرش نے وہاں کی صفائی کرنی شروع کی پاس پڑی ڈسٹنگ اٹھا کر اُس نے سب صاف کرنا شروع کیا اک بات طے تھی کے یہاں جو بھی رہتا تھا وہ نہایت سلیقے والا انسان تھا تبھی تو یہاں یہ چیزیں موجود تھی

جب ابرش نے صفائی شروع کی تو مٹی دھول اٹھ رہی تھی کافی دن بند ہونے کی وجہ سے دھول کافی جمع ہو چکی تھی ابرش نے اپنے چہرے پر شول رکھی پھر جلدی جلدی صاف کرنے لگی اور کچھ ہی دیر میں وہ اس چھوٹے

سی جھونپڑی کو صاف کر چکی تھی اب ادھر مٹی نہیں تھی اوپر کے جالے بھی وہ صاف کر چکی تھی اور جب ابرش باہر ائی تو میر لڑکیوں میں آگ جلا چکا تھا بس اب وہ کھڑا ہو رہا تھا

واؤ!!ابرش خوشی سے آگے ائی

میر آپ نے یہ کیسے کیا؟آپ کی ٹریننگ میں یہ بھی سکھاتے تھے؟ابرش سوالیہ نظروں سے بولی

جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

کیمپنگ کا پوری ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ اگر ہم کبھی جنگل میں پھس جائے جیسے کے ابھی تو کیسے سروائیو کرنا ہے۔میر نے کہتے اُسے دیکھا

اوکے میں اک منٹ میں اتی ہُوں!!ابرش کہتی اندر سے چھوٹی سی رگ لے کر ائی جس پر تین لوگ ارام سے بیٹھ سکتے تھے

ابرش نے آگ کے کچھ فاصلے پر اُسے بھچھایا

آجائے بیٹھے ہم!!ابرش میر کا ہاتھ پکڑتی اُسے بیٹھاتی ہوئی بولی پھر خود میر کے برابر میں بیٹھی

آگ جلانے سے سردی پر قابو ہو گیا تھا بلکہ بہت سکون مل رہا تھا آگ کے جل جانے سے ورنہ آئس لینڈ کی سردی شام کے وقت کسی کو بھی برف بنانے کیلئے کافی تھی

بیلا میر ابرش دونوں کو بے حد یاد آرہی تھی ابرش نے بے اختیار اپنا سر میر کے کندھے پر رکھا

اس وقت بیلا پتہ نہیں کیا کر رہی ہو گی اور گھر والے کتنے پریشان ہونگے دو دن ہونے والے ہے ہمیں گھر سے دور۔۔ابرش پریشانی سے بولی جب کے میر بھی یہی سوچ رہا تھا

اور پتہ نہیں اُس احمر نے وہاں اور کیا کارستانی دکھائی ہو گی ضرور کچھ بولا ہو گا اُس نے گھر پر!!میر سامنے نظریں جمائے بولا

کوئی اتنا برا کیسے کر سکتا ہے کسی کے ساتھ اتنا سخت دل کیسے ہو سکتا ہے اُس احمر کا! ابرش کو غصّہ آ رہا تھا احمر پر

بدلے کی آگ!! وہ اک واحد چیز ہے جو کسی بھی حد تک جانے پر مجبور کر دیتی ہے لیکن احمر اس حد تک اجائے گا یہ وہی جانتا تھا۔۔ میر جواباً بولا

اب ہم یہاں سے کب اور کیسے نکلنگے میر!! ابرش چہرہ اُس کے کندھے سے اٹھائے بولی

وقت بتائے گا یہ تو۔۔ میر گہری سانس لیتے بولا

اس جنگل میں جانور ہے کیا؟؟ ابرش کچھ دیر بعد بولی

ہاں ابھی جنگل کا بیچ بھی نہیں ایا جنگل کے بیچ کے بعد بہت خطرناک جانور ہے۔۔ میر نے اسباب میں سر ہلاتے بتایا جب ابرش کے چہرے پر پریشانی نے جگہ لی

آئس لینڈ کا جنگل کوئی عام جنگل نہیں ہے ادھر زہریلے پھل بھی ہوتے ہے کچھ پیڑ ایسے ہے جو زہریلے ہوتے ہے تو یہاں ہر قدم سوچ سمجھ کر

رکھنا ہو گا اور یہاں کا کچھ بھی اٹھا کر غلطی سے بھی مت کھانا جب تک میں نا
کہوں ! ! میر کی بات پر ابرش نے میر کو دیکھا
آپ کو پھلوں کی بھی جان پہچان ہے ؟
ہاں ! ! میر نے اسباب میں سر ہلاتے کہا میرا اک بار پہلے بھی کسی مشن کے
سلسلے میں یہاں ایا تھا اسلئے اُسے نارمل اور زہریلے پیڑو کے درخت کے
بارے میں بھی آئیڈیا تھا لیکن یہ بات تقریباً پانچ سال پہلے کی تھی اور اس
دوران جنگل میں بہت ساری تبدیلیاں ائی تھی تو بلکل نیا لگ رہا تھا یہ جنگل
!
ابرش کو رونا ارہا تھا گھر والوں اور بیلا کو یاد کرتے ہوئے لیکن وہ ضبط سے
بیٹھی تھی دو دن ہونے والے تھے گھر والوں کا پتہ نہیں کیا حال ہو گا ؟ وہ
خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جیسے گھر والے یاد اتے تو
اک درد ایک تکلیف اُس کے دل میں جگہ لے رہی تھی لیکن میر تھا اُس
! ! کے پاس اسلئے وہ پر سکون تھی اگر میر نا ہوتا تو وہ مر چکی ہوتی اب تک

ابرش نے اسباب میں سر ہلاتے اپنا سر واپس میر کے کندھے پر رکھا پھر وہ آنکھیں موند گئی کچھ ہی دیر میں اُس کی آنکھوں میں نیند چلنے لگی پھر اُس کے کچھ لمحے بعد ہی وہ نیند کی وادیوں میں اُتر گئی تھی جب کے میر سوچو میں گم تھا اس پاس پیڑ ہی پیڑ تھے بلکل سنسان اور بیچ میں دونوں بیٹھے تھے !!

کافی دیر بعد میر نے نظر گھمائیں اپنے کندھے کی جانب دیکھا جہاں ابرش اپنا سر رکھے گہری نیند میں سو رہی تھی میر کچھ لمحے اُس کا چہرہ دیکھتا رہا پھر بے اختیار اُس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھام اپنے سامنے کر گیا ابرش کی پیشانی پر وہ گھاؤ کا نشان اب تک تھا جس پر سے پنڈ ٹیچ اب ہٹ چکی تھی

میر کچھ لمحے اس کی پیشانی پر لگے گھاؤ کو دیکھتا رہا پھر بے اختیار اُس کی پیشانی پر لگے گھاؤ پر اپنا انگھوٹا رکھ کر دیکھنے لگا گھاؤ کافی حد تک ٹھک تھا جبکہ ابرش کا چہرہ اب تک میر کے ہاتھ میں تھا

نیند میں بھی ابرش کی سانسیں گہری ہو رہی تھی اک عجیب سا احساس اُس کے وجود میں ہو رہا تھا لیکن پورے دن کی وہ تھکی حاری تھی اسلئے بے خبر گہری نیند میں سو رہی تھی

کچھ لمحے بعد میر واپس اُس کا سر اپنے کندھے پر رکھتا سوچو میں گم ہوا تھا !!!

!! نیند تو یقیناً میر کی آنکھوں سے کوسو دور تھی

دوسری جانب روحاپاگل ہونے کو تھی اک طرف میر ابرش کا غم گھر میں پھیلا تھا پھر دوسرا مائم کو جو خود سے حد سے زدہ وہ بد گمان کر چکی تھی گھر میں مسلسل سب ہی اپنے کمروں میں رو رہے تھے کیونکہ جو خبر تھی وہ چھوٹی نہیں تھی !! سکندر ہاؤس پر کیا گزر رہی تھی اس وقت کوئی اُن سے پوچھتا جب کے میر کو بھی گھر والوں کیلئے بے حد پریشانی تھی کیونکہ میر جانتا تھا احمر نے کچھ ضرور بولا ہو گا جس کی وجہ سے گھر والے اس وقت بہت پریشان ہونگے لیکن اس وقت کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا

پورے پاکستان کا چپا چپا وہاں چھانا جا چکا تھا لیکن میر ابرش وہاں نہیں تھے
!!ہوتے بھی کیسے وہ لوگ تو ملک سے باہر تھے

ٹریگر تُم مجھے بتا کیوں نہیں رہے کے میر سر کہاں ہے؟؟ایلف کا اج
سسپینڈ لیٹر کا وقت ختم ہوا تھا جیسے وہ آفس میں ائی سب کو صدمے میں
دیکھ اُسے شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اسلئے وہ سعد کے پاس
اتی بولی
لیکن سعد ہنوز خاموش رہا
وولف تُم بتاؤ کیا ہوا ہے؟میر سر ٹھک ہے؟؟ایلف کی دھڑکنے تیز ہو رہی
! تھی یہی سوچ کے میر کو کچھ نہ ہوا ہو
تُم سب خاموش کیوں ہو بولوں نا؟؟سب کو خاموش دیکھ اب کی بار ایلف
کی آواز تیز تھی

ایلف آواز نیچے رکھو!! یہاں ویسے ہی کچھ ٹھک نہیں ہے۔۔۔ سعد نے اُسے دیکھ سخت لہجے میں کہا

یہاں ہر کسی کی آنکھیں نم اور آنکھوں میں تڑپ تھی سب خاموش سے ہو گئے تھے یہ بات سچ تھی کے میر سے ہی رونق تھی

پلز بتاؤ ہوا کیا ہے!! ایلف بے بسی سے بولی

میر سر لاپتہ ہے!! سعد کہتا انکھیں میچ چکا تھا جب کے اُس کی بات تھی یا کپہاڑ جو ایلف کے اوپر گرا تھا

ک۔ کیا مطلب لاپتہ ہے؟؟ کب سے کیسے؟؟ سر وہ بھی لاپتا یہ کیسے ممکن ہے۔۔ اک ساتھ ایلف کے پاس بہت سے سوال تھے

! سعد اور وولف دونوں نے ساری بات ایلف کو بتائی تھی

پاشا کا بھائی؟ چھے سال بعد ایا مجھے یقین ہے یہ خبر جھوٹی ہے میر سر بلکل ٹھک ہونگے !!

ایلف اپنی نم ہوتی آنکھوں سے انسوں اندر دھکیلتی بولی

ہاں مجھے بھی یقین ہے اور اُن کے ساتھ ابرش میم بھی ہے اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے حفظو ایمان میں رکھے آمین۔۔ سعد نظریں جھکائے بولا

ابرش بھی میر سر کے ساتھ ہے؟

ہاں!! اب کی بار وولف بولا تھا جب ایلف نے اسباب میں سر ہلایا

سب کی ہی حالات خراب تھی لیکن یقین کسی کو نہیں تھا کے میر کو کچھ ہو سکتا ہے

وہ لوگ پچھلے دس سالوں سے میر کے ساتھ تھے اور اچھی طرح سے جانتے تھے!!

روحا کچھ دیر بے چینی سے کمرے میں چکر کاٹتی رہی جب کے انسوں بہے بہے کر اُس کے عارض بھگو رہے تھے اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کریں پھر کچھ سوچتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکلی سکندر ہاؤس بلکل ویران تھا ان دو دنوں سب کمرے میں بند ہو کر رہ گئے تھے جب تک کوئی پروف نا ہوتا کے

واقعی میر ابرش اس دنیا میں نہیں ہے تب تک اک اُمید سب کے دل میں تھی سب نے کمرے سے نکلنا بند کر دیا تھا

روحا مائم کو ڈھونڈھنے لگی اُس نے ہر جگہ چھان مارا لیکن مائم نہیں تھا اُس نے لون کی جانب قدم بڑھائے پھر جم ارے چھت پر جا کر ہر جگہ دیکھا مائم نہیں تھا لیکن وہ میر کا کمرہ چیک کرنا بھول گئی اوپر سے اتے ہوئے روحا کی نظر میر کے کمرے پر پڑی کچھ سوچتے ہوئے اُس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی سوچ کے مطابق مائم صوفے پر موجود تھا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں مندے شاید وہ سو رہا تھا جب کے ہاتھ میں گھڑی اور تصویر اب تک موجود تھی مائم کو دیکھ روحا کی آنکھوں میں مزید نمی اُتری تھی اُس نے دھیرے دھیرے قدم مائم کی جانب بڑھائے

اور کچھ فاصلے پر رکتے مائم کو دیکھنے لگی ندامت آگے قدم اٹھانے نہیں دے رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اُس نے کیسے کیسے لفظ استعمال کیے تھے جب کے مائم تو بلکل بے قصور تھا

م۔مان !اُس نے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر پکارا لیکن مائم گہری نیند میں تھا اتنا دماغ پر زور ڈالنے اور تکلیف کے بعد مائم کا گہری نیند میں بولا لازم تھا

مان ! !روحا نے اک بار پھر پکارا لیکن کوئی جواب نا ایا

روحا دھیرے سے مائم کے برابر میں بیٹھی مائم کی گود سے وہ تصویر اٹھاتے دیکھنے لگی

میر بھائی کو یاد کر رہے ہونگے مان۔۔ تصویر کو دیکھ وہ بھرائی آواز میں بولا پھر ابرش اور میر کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی انسوں ٹوٹ کر تصویر پر گرے تھے

دوسری نظر مائم کے ہاتھ میں پکڑی گھڑی پر گئی روحا نے گھڑی اٹھائی روحا کو کچھ عجیب لگا تھا یہ سب لیکن وہ سائڈ پر رکھتی اب آنکھوں میں انسوں لیے مائم کا چہرہ دیکھنے لگی مائم کے چہرے پر تکلیف کے آسار دیکھ روحا نے تڑپ کر مائم کا ہاتھ تھاما

ائی ایم سوری مان ! ! لیکن دیکھے نا میں بھی کیا کرتی۔ میں برداشت نہیں کر سکتی تھی آپ کے ساتھ کسی اور کا نام اور محبت میں شرکت یعنی آپ کو کسی کے ساتھ بانٹنا جو میں کبھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ آپ صرف میرے ہے بس لیکن میں اپ سے محبت کرتی ہوں اسلئے میں آپ کو چھوڑنا چاہتی تھی تاکہ آپ اپنی محبت کے ساتھ خوش رہے لیکن میں نے بہت بتمیزی کی آپ سے ائی ایم سوری۔۔ وہ ہلکی آواز میں بولی جب کے وہ اواز اتنی ہلکی تھی کہ اگر مائم اٹھا ہوا بھی ہوتا تو شاید اُس کی باتیں نہ سن پاتا اُس نے اس قدر دھیما بولا تھا خیر مائم گہری نیند میں تھا پچھلے دو دنوں کے بعد وہ اب جا کر سویا تھا

روحانے بھی مائم کے کندے پر سر رکھتے آنکھیں مندی آنسوں مسلسل بہے رہے تھے جنہیں وہ سمجھاتی فوراً صاف کرتے سونے کی کوشش کر رہی تھی اتنا سکون مل رہا تھا اُسے مائم کے کندھے پر سر رکھ کیونکہ کافی دنوں بعد وہ اپنے مان کے پاس ائی تھی ورنہ کب سے تو وہ ہمیشہ دوری بنائے رکھتی

تھی مائم کا بازو تھامے وہ بھی اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی کچھ ہی دیر میں نیند
!! اُسے اپنی وادیوں میں لے چکی تھی

روحا کی جب آنکھ کھلی تو مائم اُس کے برابر میں موجود نہیں تھا روحا نے
آنکھیں کھولی پھر فوراً بند کرتے آنکھیں رگڑنے لگی کچھ لمحے بعد آنکھیں
کھولتی روحا کچھ دیر غائب دماغی سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی برابر میں نظر
پڑھتے وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی تھی کیونکہ وہاں مائم موجود نہیں تھا
مان کہاں گیے !! روحا خود سے کہتی ادھر اُدھر دیکھنے لگی

مان ! ! اُس نے آواز لگائی لیکن کوئی وہاں موجود نہیں تھا جب روحا میر کے
کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

اپنے کمرے میں ہر جگہ دیکھا مائم وہاں بھی نہیں تھا اُس نے ہر جگہ
ڈھونڈھنے کے بعد بیلا کا یاد آتے قدم بیلا کے پاس بڑھائے کیونکہ اُسے لگ
رہا تھا وہ شاید اٹھ چکی ہو گی اور پھر سے اپنے ماما بابا کو یاد کر رہی ہو گی

روحانے صائمہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو بیلا اب تک
سو رہی تھی جب کے صائمہ بیگم برابر میں بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی جب کے
اُن کی آنکھوں سے انسوں کسی پانی کی طرح بہے رہے تھے اُن کی آنکھوں
! میں انسوں دیکھ روحانے کرب سے آنکھیں میچی
صائمہ اور امنہ انگام تکلیف سے آدی ہو رہی تھی دونوں اپنے بچوں کیلئے رو
رو کر ہلکان ہو چکی تھی جوان دو اولادوں کے جانے کا غم کوئی چھوٹا نہیں تھا
ابرش میر کے جانے سے سب کے چہروں کی خوشی چلی گئی تھی
میری بچی ! ! امنہ بیگم ابرش کی تصویر ہاتھوں میں تھامے بری طرح رو رہی
تھی جب کے احسن صاحب۔ کا حال بھی مختلف نا تھا احمد صاحب بھی بلکل
خاموش ہو گئے تھے کچھ بات نہیں کرتے تھے جب کے داداسائی تو کمرے
سے باہر انے کا نام نہیں لے رہے تھے

ابرش اور میر اس گھر کی رونقیں تھے اور کہتے ہیں گھر سے رونقِ چلی جائے تو خوشحالی نہیں رہتی اسی طرح وہ دونوں بھی یہاں ہر کسی کے دل کی اور اس گھر کی جان تھے۔

صائمہ بیگم ابرش سے بلکل بیٹیوں والا پیار کرتی تھی وہ دونوں بچوں کی حفاظت کی دعائے مانگ رہی تھی!! جب کے امنہ بیگم کی سوچ اور دعائے بھی ان سے مختلف نا تھی !!

دوسری جانب ابرش کی آنکھ کھلی دھیرے دھیرے آنکھیں کھولتے اُس نے پورے گھر میں نظریں دوڑائی نظر سیدھا برابر میں بیٹھے میر پر گئی میر کا حسین چہرہ دیکھ اُس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا

ابرش کا سر میر کے کندھے پر تھا جب کے میر کا سر ابرش کے سر سے ٹکا تھا جب کے ابرش کی دھڑکنے یک دم تیز ہوئی تھی کیونکہ میر اُس کے کافی قریب تھا ابرش ہنوز بیٹھی میر کو مسکرا کر پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگی

اُس کے بال ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے جس سے وہ مزید ہینڈسم دکھ رہا تھا

ابرش اگر اس شخص کو ساری زندگی بھی دیکھتی تو اُس کا دل نہیں بھرتا وہ شاہ میر سکندر کو ہر اک اتا لمحہ دیکھ سکتی تھی ساری زندگی اس شخص کو دیکھتے دیکھتے گزر سکتی تھی یہی تو ہوتا ہے عشق !!

ابرش نے آس پاس نظریں دوڑائی وہ لوگ گھر کے اندر تھے جب کے ابرش کو یاد تھا سوئی وہ باہر تھی یہ سوچ کر وہ گہرا مسکرائی پھر محبت برساتی نظروں سے میر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی اور اک گھنٹہ کیسے گزرا ابرش کو پتہ ہی نہیں چلا پورے اک گھنٹے وہ اک ہی پوزیشن میں بیٹھی بس میر کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی جب کے آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد تھا

اور کچھ دیر بعد میر کی آنکھ کھلی میر نے اپنی پر کشش آنکھیں کھولتے ابرش کا معصوم اور خوبصور چہرہ دیکھا جو اُسے ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی میر فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا اور اُسے دیکھنے لگا

کیاہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو! میر اُسے دیکھ بولا

کچھ نہیں ایسے ہی۔۔ وہ ہنوز مسکرا کر کہتی کھڑی ہوئی بوتل سے پانی پی کر پانی اُس نے میر کی جانب بڑھایا جسے تھام کر میر نے تھوڑا سا پیا پھر خود بھی اٹھ کھڑا ہوا دونوں پاس بنی ندی سے چہرہ دھو کر فریش فیل کر رہے تھے اور ساتھ اپنے نئے دن کا آغاز بھی

چلو چلتے ہے!! میر ابرش کو دیکھ بولا جب ابرش اسباب میں سر ہلاتی میر کی پاس آئی وہ دونوں آگے کی جانب بڑھے کیونکہ اگے کا کچھ نہیں پتہ تھا کے راستہ کہا ختم ہوتا ہے اور کتنا آگے جانا باکی ہے وہ لوگ آگے کی اور بڑھ رہے تھے جب کسی کے قدموں کی آہٹ وہاں محسوس ہونے لگی ابرش اور میر دونوں کے قدم رکے تھے میر نے اُن قدمو کو سننے کیلئے خاموشی سے دھیان دیا وہ کسی انسان کے قدم کی آوازے تھی

م۔میر کسی کے چلنے کی آواز۔۔۔ابرش میر کو دیکھ بولی

ہاں کوئی ہے یہاں۔۔۔میر نے قدموں کی اتی آواز کا رخ پہچاننے کی کوشش کی تھی

میر پلز چلے یہاں سے۔۔ابرش میر کا بازو پکڑتی اُسے اگے بڑھنے کا بولی

ابرش رکو پہلے میں دیکھ لوں کے کون ہے۔۔میر نے اُسے روکا

ن۔ نہیں میر پلز چلے یہاں آپ نے بتایا تھا نہ یہاں خطرہ ہے کوئی بھی ہو سکتا ہے میں آپکو نہیں جانے دونگی پلز چلے۔۔۔ابرش کی آواز میں بھرائی آرہی تھی

ابرش لیکن پتہ کرنا ہوگا کے کون ہے کیا پتہ کوئی ہماری طرح یہاں پھس گیا ہو!!میر نے سمجھانے والے انداز میں کہا کیونکہ اُسے دیکھنا تھا کے کون ہے یہاں جس کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی

ن۔ نہیں میر پلز چلے!!ابرش کی آنکھوں میں انسوں جمع ہو رہے تھے

ابرش میں۔۔۔میر کچھ کہے رہا تھا جب ابرش کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہنا شروع ہوئے

اچھااوکے میں نہیں جارہارومت تُم!!میر نے اُسے دیکھ بے بسی سے کہا
جب ابرش فوراًمیر کو دیکھنے لگی۔
چلے جلدی۔۔ابرش واپس میر کا بازو تھامتے آگے جانے لگی جب میر بھی
ناچہاتے ہوئے گہری سانس بھرتا آگے بڑھا لیکن دماغ وہی الجھا تھااس کا
مطلب صاف تھاکے کوئی تیسرا بھی اس جنگل میں موجود تھاجواک انسان
تھا
ابرش میر نے دوسرارخ لیا تھاجہاں کوئی آوازیں یقیناًنہیں تھی اُس شخص کا
نامونشان یہاں نہیں تھااگرابرش نارو کتی تومیر اُس قدموالے شخص کو
!!دیکھنے کاارادہ رکھتا تھالیکن اب کیا کیا جاسکتا تھا
سعد گھر میں داخل ہواتوسامنے ہی منال پر نظرپڑی جوکرسی پر بیٹھی نئ
سازشے سوچ رہی تھی سعد کی نظراُس پرپڑتے ہی سعداُس کے چہرے کو
دیکھ کر سمجھ چکا تھاکے ضروریہ کوئی الٹی سیدھی باتیں سوچ رہی ہے لیکن
سعداُسے نظرانداز کرتااندر کی جانب بڑھا تھاوہ کرتا بھی کیوں اُس سے

بحث ؟اسلئے خاموشی سے اندر کی جانب بڑھا جب کے منال بھی اک نظر
اُسے دیکھتی نظریں پھیر چکی تھی
اور پھر کچھ دیر بعد کھڑی ہوئی منال اٹھتی اندر کی جانب بڑھی تھی جب نظر
روحا پر پڑی جو انسوں صاف کرتی صائمہ بیگم کے کمرے سے نکل رہی تھی
منال نے اُسے دیکھتے فوراً اُس کی جانب قدم بڑھاے
مائم کہاہیں ؟؟ منال اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے بولی
آپ سے مطلب ؟؟ روحا فوراً انسوں صاف کرتی سختی سے بولی کیونکہ اک
تو ویسے گھر پر قہر ٹوٹا تھا اوپر سے منال کی ٹارچر جیسی باتوں سے روحا اب
تنگ آچکی تھی
انسان کے برداشت کی اک حد ہوتی ہے جو روحا کی ختم ہو رہی تھی
مائم کا مجھ سے ہی مطلب ہے تو زدہ فضول بولنے کے بجائے مجھے سیدھا بتا دو
مائم کہاہیں وہ نظر نہیں ارہے ! ! منال دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتی بولی

آپ سے اُن کا کوئی مطلب نہیں ہے وہ میرے شوہر ہے اُن کے بارے میں معلومات رکھنا کے وہ کہا ہے اور کہا نہیں آپ کا حق اور کام دونوں نہیں ہے تو آپ اپنے کام سے کام رکھے سمجھی آپ؟؟ روحا کہتی بعد میں سوالیہ نظروں سے بولی

بہت فالتوں نہیں بولنے لگی تم؟؟ تمہیں اچھی طرح پتہ ہے میں کیا کر سکتی ہُوں اب خود ہی دیکھ لو تمہیں مائم کی نظروں میں تو گرا دیا اور کیا چاہتی ہو تم! شاید تُم بھول رہی ہو کے میری ہی وجہ سے تُم لوگوں کا رشتا یہیاں تک آ پہچا ہے اب بتاؤ؟ مزید پنگے لینے ہے مجھ سے کے جو رشتے کچھ وقت بعد ختم ہونا ہے وہ جلدی ہو جائے؟ بھولو مت میں سب کر سکتی ہوں تُم دونوں کے رشتے میں دوریاں میں نے پیدا کروائی ہے میرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔۔ منال اُسے دیکھ اک اک لفظ پر زور دیتی اُسے بتا رہی تھی جب کے روحا نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی

اپ جیسی گھٹیا لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی! روحا غصے بولی

دکھو گی بھی نہیں میں اک ہی ہو ! ! منال فوراً بولی جب روحا اُسے دیکھتی خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی وہ بولتی بھی کیا؟ کیا بحث کرتی اُس لڑکی سے جسے کسی چیز کا لہٰذ تک نہیں تھا جب کے گزرتے ہوئے سعد نے یہ تمام کروائی سنی تھی اور یہ سب سن کر تو مانو اُس کا خون کھول گیا تھا وہ غصے سے منال کے سامنے آیا

کیا کہے رہی تھی تم ابھی گڑیا سے ؟؟ سعد ضبط سے بولا

تمہاری کمی تھی بس ! ! منال گہرا سانس لیتی بولی

بکواس بند کرو سیدھی طرح بتاؤ اُن کے رشتے میں تُم نے دوریاں پیدا کی ہے تمہیں شرم نہیں ائی اپنے ہی کزن کی ہنستی مسکراتی زندگی پر نظر ڈالتے ہوئے۔۔ سعد بے یقینی سے بولا

ہو گیا لیکچر اب دفاع جاؤ ؟؟ منال حقارت سے بولی

تُم جانتی ہو نہ یہ زندگی عاجزی ہے خدا کو کیا چہرہ دکھاؤ گی تمہیں ذرا سا بھی بڑے چھوٹے کا لہٰذ نہیں ہے ؟ مجھے یقین نہیں ارہا تُم اک لڑکی ہو کر دوسری لڑکی کے ساتھ ایسا کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتی ہو ! سعد کو واقعی یقین نہیں آرہا تھا

اوہ مجھے گیان مت دو کوئی فائدہ نہیں ۔۔۔ منال اُس کی باتیں سرے سے اگنور کر رہی تھی

میں تمہیں مائم سر اور گڑیا کا رشتا برباد کرنے نہیں دونگا ۔۔ سعد اٹل لہجے میں بولا

کس رشتے کی بات کر رہے ہو تم ؟؟ جو پہلے کچھ دنوں کا مہمان ہے ؟؟ اب اس رشتے کو ختم ہونے سی کوئی نہیں روک سکتا تم بھی نہیں آئی سمجھ ؟ .. ؟ منال اُسے بری طرح گھورنے لگی تھی

میں نے بس ڈراموں میں دیکھا تھا تُم جیسی چال بعض بد تمیز اور اپنوں کی خوشیاں کھانے والی عورت لیکن آج سچ میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ سعد اُسے دیکھ نفرت سے بولا ہاں اُسے منال سے نفرت ہو رہی تھی

اچھا اور کچھ ؟؟ منال سوالیہ نظروں سے بولی

میری بات یاد رکھو میں تمہیں مزید مائم سر اور گڑیا کی زندگی برباد کرنے نہیں دونگا۔۔۔ سعد غصے سے بولا

دیکھتے ہے۔۔ منال کہتی اگے جانے کیلیے مڑی

میری بات یاد رکھنا میں تمہیں تمہارے مقصد میں کامیاب کبھی نہیں ہونے دوں گا۔ سعد نے پیچھے سے اُسے جاتا دیکھ کہا

دیکھ لینگے۔۔ وہ بنا پیچھے مڑی کہتی اب اپنے کمرے کی جانب نکلتی چلی گئ

جب کے سعد نفی میں سر ہلاتا اُسے جاتا دیکھ رہا تھا اُس نے اج تک کوئی ایسی لڑکی نہیں دیکھی تھی جو دوسری لڑکی کی اتنی بڑی دشمن ہو جو اس طرح دو

لوگوں کی زندگی برباد کرے جو چیزیں سعد بچپن سے ڈراموں اور فلموں میں دیکھتا رہا تھا آج وہ سچ میں اپنی انکھوں کے سامنے دیکھ رہا تھا

ہاں آپ کل صبح آجائے میں گھر پر ہی ہُوں۔۔۔مائم کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جب روحا پیچھے آکر کھڑی ہوئی وہ مائم کو کب سے ڈھونڈ رہی تھی جبکہ مائم اوپر ٹیرس پر تھا

Ok See u tomorrow !

مائم نے کہتے فون رکھا اور پیچھے مڑا اپنے پیچھے ہی روحا کو دیکھ مائم نے نظریں پھیرنے کے ساتھ اپنا رخ جھٹکے سے پھیرا تھا اک تکلیف کی لہر اُس کے دل میں اٹھی تھی اُس نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھ گہرا سانس بھرا پھر بنا اُسے دیکھے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا کمرے سے نکلتا چلا گیا

ابھی روحا اُسے پُکارتی یا کچھ اور کہتی کے تب تک مائم جا چکا تھا جب کے روحا نے مائم کو جاتا دیکھ اُداسی سے نظریں جھکائی تھی !!

رات کے پہر منال کو کسی آوازوں نے نیند سے جگایا تھا اُس نے آنکھیں
کھولے ادھر اُدھر دیکھنا چاہا آوازوں کو سنتے وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی
منال دھیرے قدم لیتی چلتے چلتے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلی ابھی اُس
نے کمرے سے باہر تین چار قدم رکھے تھے کے اچانک کسی نے پیچھے سے
اُس کے چہرے پر رومال رکھا منال نے ایک دم اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ
خود کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی اور رومال میں ملی بے
ہوشی کی دوا سے وہ کچھ ہی لمحوں میں بے ہوش ہوتی ڈھیر ہو چکی تھی

اور جب منال کی آنکھ کھلی وہ اک اندھیرے کمرے میں بند تھی منال نے
دھیرے دھیرے آنکھیں کھول کر پورے کمرے میں نظر دوڑائی کمرہ
بلکل خالی تھی اچانک منال کی آنکھوں میں خوف اترا تھا اُس نے جھٹکے سے
کھڑا ہونا چاہا جب کچھ چیز رکاوٹ بنی اُس نے چہرہ جھکائے نیچے دیکھا وہ اک
رسی سے کرسی پر بندھی تھی خود کو رسی سے بندھا دیکھ مزید خوف سے دو

چار ہونے میں منال کو لمحہ نالگااُس کی سانسیں خوف کی وجہ سے تیز ہو رہی تھی

ک۔ کوئی ہے۔پ۔ پلز مجھے کھولو۔۔اُس نے خوف سے کانپتے ہوئے آواز لگای لیکن کوئی جواب ناایا

ک۔ کوئی ہے پ۔ پلز میری مدد کرو مجھے جانے دو۔۔۔اُس نے پھر سے آواز لگائی

اُس کی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھااُس کی سانسیں بے حد تیز ہو رہی تھی ل۔ پلز کھولو۔۔۔وہ دوبارہ چیخی جب اُس کمرے کی لائیٹ آن ہوئی منال کی زبان کو بریک لگی اُس نے خوف سے پورے کمرے میں نظریں دوڑائی وہ کمرہ بلکل خالی تھا کوئی دوسرا انسان یہاں موجود نہیں تھا بس چیئرز کافی ساری رکھی تھی کمرہ مکمل ویران تھا منال نے حلق تر کیا اس قدر کمرہ سنسان دیکھ مزید خوف اس کی رگ رگ میں دوڑ رہا تھا مزید اس کی جان تو تب نکلی جب کسی کے قدموں کے آہٹ اسے سنائی دی لیکن پھر قدموں کی

آہٹ پر منال نے خوف بھری نگاہ سے ناچاہتے ہوئے بھی دروازے کو دیکھا

جب اک آدمی بھاری قدم اٹھاتا اُسے کی جانب آرہا تھا منال کی حالت مزید بگڑی تھی وہ شخص بھاری قدم لیتا اب منال کے سامنے رکھی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ چکا تھا جب کے اُس شخص کے چہرے پر ماسک تھا اسلئے بس آنکھیں نظر آرہی تھی یہ آنکھیں منال کو دیکھی دیکھی لگ رہی تھی وہ ان آنکھوں کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے یاد نہ ایا

ت۔ تم کون ہوا۔اور مجھے یہاں کیوں لاے ہو پلز کھولو مجھے جانا ہے ! ! منال اُسے دیکھتی اپنے ہاتھ رسی سے آزاد کرنے کیلئے خوب ہاتھ چلاتی بولی لیکن افسوس کامیاب نہ ہو سکی

سامنے بیٹھا شخص ہنوز اسے ٹانگ پر ٹانگ جمائے دیکھ رہا تھا

پ۔ پلز کھولوم۔مجھے ! ! اُسے خاموش دیکھ منال پھر بولی اُس کی آنکھوں سے انسوں گر رہے تھے

جب کے کچھ لمحے بعد اُس شکھا نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹایا ماسک ہٹتے ہی منال کو لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے اسے بلکل یقین ایا سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ اُس کے ہوش اڑے تھے چہرہ یک دم فق پڑا تھا جب کے آنکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی

ت۔تم!!! منال نے حیرت کی دنیا میں ڈوبے بمشکل یہ لفظ ادا کیا

ہمم میں!! سعد کے چہرے پر ڈھیروں سنجیدگی تھی جب کے اب بات سمجھاتے اہستہ اہستہ منال کے چہرے پر کچھ دیر پہلے ہوئے خوف کے تاثرات اب سخت ہو رہے تھے

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لانے کی۔۔وہ غصے سے بولی

تُم کیا ہوتا ہے؟آپ بولو!!!! آپ! سعد نے اُسے ٹوکا

آپ اور تمہیں شکل دیکھی ہے اپنی کمینے جاہل خبیث گدھے انسان تم تو" تم "کہلانے کے بھی لائک نہیں ہو تمہیں تو "تُو" کہہ کر بلانا چاہیے۔۔۔ منال فوراً جواباً غصے سے بولی

بکواس بند کرو بہت ہو گئی تمہاری بد تمیزی اب اپنا منہ بند رکھو میں فضول تمہاری کوئی بھی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔ سعد سخت لہجے میں گویا ہوا

تُم کرو اپنی بکواس بند اور مجھے کھولو میں گھر پر سب کو بتاونگی تمہاری یہ گھٹیا حرکت ! ! منال مسلسل اپنے ہاتھ رسی سے آزاد کرنے کی کوشش میں تھی

کھولو مجھے تم لائے کیوں ہو مجھے یہاں ! ! منال اُسے دیکھ تیز آواز میں بولی

تمہاری بد تمیزی ختم کرنے ! تمھاری اکڑ ختم کرنے تمہیں چھوٹے بڑوں کی کی تمیز سکھانے تمہارے گندے دماغ سے دوسروں کے رشتے برباد کرنے کا بھوت اتارنے۔۔۔ سعد ہر لفظ پر زور دے رہا تھا

جب کے اُس کی بات پر منال خاموش ہوئی تھی سعد کی باتوں پر اُس کے لہجے سے منال کے وجود میں ایک بار پھر خوف نے جنم لیا تھا جسے وہ سعد پر ظاہر ذرا سا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی

ک۔ کیا کرو گے تُم میرے ساتھ ؟؟ منال نے اپنی تیز چلتی دھڑکنوں کے ساتھ پوچھا یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ منال اپنی زندگی میں پہلی بار اس قدر خوفزدہ تھی

کیا کرنا چاہیے ؟؟ میرے خیال سے جس حساب سے تمہاری حرکتیں ہے تمہیں اس دنیا سے ہی رخصت کر دینا چاہیے ! ! سعد نے اپنا خیال پیش کیا جب کے اُس کی بات پر منال کا سانس یک دم رکا تھا اس نے سہمی ہوئی نگاہ سے سعد کو دیکھا

ت۔ تُم مجھے مار دو گے ؟ اُس نے اپنے اوپر بمشکل ضبط رکھتے کہا ورنہ خوف نے اسے ہر جگہ سے اگھرا تھا

سوچ تو یہی رہا ہوں لیکن پھر اُس کے بعد تُم میں اور مجھ میں کیا فرق رہ جائیگا تمہیں بھی لوگوں کے خوبصورت رشتے ختم کرنے اتے ہے اور مجھے انسان تو یہ پلین کینسل کرتے ہے اس سے بھی زدہ بڑی سزا تمہارے لیے میں نے منتخب کی ہے ! ! سعد کہتار کا پھر اُسے دیکھنے لگا

ک۔کیا مطلب ! منال نے آنکھیں پھاڑے پوچھا

مطلب نکاح ! ! میں تم سے نکاح کر رہا ہوں ! ! سعد عام انداز میں بولا جب کے اُس کی بات تھی یا 440 وولڈ کا جھٹکا جو منال کو لگا اُس نے سعد کی بات سننے میں کوئی غلطی کر دی اُسے سچ میں اپنے کانوں پر یقین نہیں ایا

ک۔کیا کہا تُم نے ؟؟ اُس نے تنقید کی

وہی جو تُم نے سنا ! میرا اور تمہارا ابھی اسی وقت نکاح ہو گا۔۔ سعد نے دوبارہ لفظ دہرائے

کیا بکواس کر رہے ہو ! ! منال یک دم بھڑکی

بکواس نہیں ہے تمہیں سدھارنے کا طریقہ ہے بہت کر لی تُم نے اپنی منمانی بہت پیدا کر لی اک خوبصورت رشتے کے درمیان دوریاں اب اور نہیں بہت ہو گیا بس۔۔۔ سعد کا لہجہ سخت تھا

یہ میرا پرسنل میٹر ہے تمہیں کس نے اجازت دی میرے معاملات میں گھسنے کی ! ! منال کی آنکھوں میں اب انسوں نہیں تھے بس غصّہ تھا

اوپر سنل میٹر؟؟پر سنل میٹر کا مطلب بھی جانتی ہو؟؟جو چیز صرف اپنے تک ہوتی ہے اسے پر سنل میٹر کہتے ہیں لیکن یہاں تم مائم سر اور گڑیا کی زندگی میں اگ لگا رہی ہوں جو تمہارا پر سنل میٹر تو بالکل نہیں ہے اسلئے یہ کبھی میں ہونے نہیں دونگا

میں ت۔ تُم سے نکاح نہیں کرونگی کمینے جاہل کتا گدھا تمہاری شکل ہے نکاح کرنے والی کھول مجھے۔۔ منال اُسے دیکھ غصے سے بولی

کبھی اپنی شکل دیکھی ہے تم نے ائینے میں کبھی کچھ وقت سازشوں سے نکال کر فرصت سے شیشے میں دیکھتی تو مجھے ابھی اکر یہ نا کہتی نکاح تو ہو گا اور ضرور ہو گا!! سعد کا لہجہ اٹل تھا

م۔ مجھے گھر جانا ہے پ۔ پلز مجھے کھولو۔۔۔ منال اب منت بھرے لہجے پر آگئی تھی کیونکہ غصے سے کوئی کام نہیں چل رہا تھا الٹا سب بگڑ رہا تھا

تُم گھر بھی جاو گی لیکن نکاح کے بعد!! میں میر سر کیلئے جان دے بھی سکتا ہوں اور جان لے بھی سکتا ہوں اور اگر اُن کی فیملی کا کوئی دشمن جنم لیگا تو

میں اُسے اُس کی اوقات یاد دلا دونگا میں اپنے سر کی فیملی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتا اور تم نے جتنا غلط کرنا تھا تم نے کر لیا اب مزید نہیں اب میں تمہیں بتاؤنگا کے تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔سعد کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے پر سکون انداز میں بولا

پ۔ پلز۔ مجھ جانے دو میں مائم سے شادی کرونگی مجھے اُن سے محبت ہے

ت۔ تم سے نہیں۔۔اس کی آنکھوں سے تیزی سے آنکھیں بھر رہے تھے

مائم۔ سر بس گڑیا کے ہے ائی سمجھ؟ شادی شدہ ہیں وہ لوگ اللہ تعالیٰ نے پاک بندھن میں اُنہیں جدا کرنے کیلئے نہیں باندھا تُم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گی میری یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالو۔۔سعد کو غصے ارہا تھا منال پر جواب تک ڈھیٹ بنی وہی بات بول رہی تھی

وہ سب اُن کے مقدر میں لکھا تھا اُنہیں الگ ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا جدا ہونا اُن کے مقدر میں لکھا ہے کیونکہ مائم صرف اور صرف میرے ہیں۔۔منال دوٹوک لہجے میں بولی

جس کو تُم مقدر کا نام دے رہی ہو وہ سب تمہارا کیا دھرا ہے آ رہی ہے
سمجھ ؟؟ پر تم بے فکر رہو میں اب یہ سب مزید چلنے نہیں دونگا
نکاح ہو گا اور ابھی اسی وقت ہو گا۔۔۔ سعد فیصلہ کن انداز میں بولا
میں نے کہا نا نہیں ہو گا چھوڑو مجھے۔۔۔ منال روتے ہوئے بولی
جو مرضی کر لو نکاح ہو گا کیونکہ یہ کرنا تمہاری حرکتوں نے ضروری بنا دیا تُم
سے شادی کرنا میری مجبوری کی بھی مجبوری ہے کیونکہ تُم سے شادی کرنا
یعنی اپنی قسمت اپنے ہاتھوں سے خراب کرنا لیکن افسوس میں خود ہی اپنے
پیروں پر کلہاڑی مار رہا ہوں جانتی ہو کیوں ؟؟ کیونکہ تمہاری حرکتوں سے
مجھے اپنے سر کے گھر والوں کو بچا کر رکھنا ہے جو اسی طرح ممکن ہو گا۔ سعد
اُسے دیکھ کڑوے لہجے میں بولا جب کے اُس کی بات پر منال کا خون کھول
اٹھا تھا
میں تم سے شادی نہیں کرونگی میں تم سے نفرت کرتی ہوں صرف نفرت
۔۔ منال چیخ کر بولی

اور میں تُم سے ڈبل نفرت کرتا ہوں اور کرتا رہو نگا تُم سے شادی کرنا میری کوئی اللہ معاف کریں خوش یا خوش نصیبی نہیں ہے بلکہ سب سے بڑی غلطی ہے میری زندگی کی لیکن کیا کر سکتے ہے اپنے سر کے گھر کو تُم جیسی عورت کی سازشوں سے دور رکھنے کے لیے مجھے اپنی زندگی دوزخ بنانی پڑے گی تم سے نکاح کر کے۔۔ سعد دوٹوک بولا

پ۔ پلز مجھے جانے دو۔۔۔ منال بے بسی سے بولی

اچھا لگ رہا ہے تُم جیسی بد تمیز لڑکی کو ایسے بات کرتے دیکھ یہ دنیا مکافات عمل ہے جو بو گی وہ کاٹو گی دوسروں کے ہنستے کھیلتے رشتے پر اپنی گندی نظر رکھتی ہو اسلئے اج تُم اک ایسے رشتے میں بندھنے جا رہی ہو جہاں تمہیں اک شوہر کی طرف سے پیار تو کیا خلوص بھی نہیں ملے گا میں تم سے نفرت کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہو نگا پھر تمہیں احساس ہو گا کے کہ کسی رشتے کے بیچ کی دوریاں کیا ہوتی ہیں اور کتنی تکلیف ہوتی ہے تُم نے اک خوبصورت

رشتے کے بیچ دڑاڑ ڈال کر دو لوگوں کا دل توڑ کر اللہ کو ناراض کیا ہے۔ سعد کی ہر اک اک بات سچ تھی وہ ٹھک ہی تو کہے رہا تھا

تو تمہیں کیا لگتا ہے میں تم سے پیار کرتی ہوں؟ تم صرف اور صرف نفرت کے قابل ہو تُم سے زدہ نفرت مجھے تُم سے ہے اور یہ نکاح کسی صورت نہیں ہو گا۔۔۔ منال مسلسل ہاتھ پیر چلاتی خود کو آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی

ٹھک ہے پھر دونوں طرف سے نفرت کا مقابلہ ہو گا میں تمہیں بتاؤ نگا دوسروں کے رشتوں میں غلط فہمیاں پیدا کرنا کونسا گناہ ہے نکاح ہمارا ابھی ھو گا اسی وقت ! سعد نے کہتے بغور اُس کے چہرے کو دیکھا

مجھے جانے دو مجھے نہیں کرنا نکاح تُم سے !!! منال کی آواز اونچی تھی لہجہ سخت تھا

تمہیں کیا لگ رہا ہے تُم سے نکاح کر کے میں کوئی الیاس چودھری بن جاؤ نگا یا خدانخواستہ میں بہت خوش ہوں تُم سے نکاح کر کے جیسے میری یہ خواہش

تھی کے تُم جیسی پاگل عورت میرے گلے پڑے یا تم سے نکاح کر کے میں
اسمانوں پر اڑوں گا!!اک منٹ!! کہی تم یہ تو نہیں سمجھتی کہ تم سے شادی
کر کے میں ایک بہت عظیم ہستی بن جاؤں گا اور تم سے شادی کرنے کیلئے
میں مرا جارہا ہوں تم نہ ملی تو میں خود کشی کر لوں گا
نہیں بی بی یہ تمہاری سوچ ہے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا میرے
لیے کوئی اعزاز کی بات نہیں ہے بلکہ سب سے بڑی غلطی ہے جو میں خود
جان بوجھ کر کر رہا ہوں صرف مائم سر اور گڑیا کا رشتہ بچانے کے لیے ورنہ
مجھے پتہ ہے تم مزید کوئی حرکت کرو گی جس سے ان کے بیچ کا رشتہ مزید
دوریاں اختیار کرے گا اور یہ میں برداشت نہیں کر سکتا اسی لیے نکاح ابھی
ہو گا!! سعد نے کہتے فون پر کچھ میسیج ٹائپ کیا جس پر اگلے کچھ ہی لمہوں
مولوی صاحب اور ایلف اندر داخل ہوئے تھے
کسی کا انا محسوس کرتی منال نے دروازے کی جانب دیکھا سامنے مولوی کو
دیکھ منال کی حالت غیر ہوئی تھی انکھیں بے یقینی سے باہر انے کو تھی اُسے

لگاوہ یہ سب خواب دیکھ رہی ہے کیونکہ یہ سب خواب جیسا ہی تو لگ رہا تھا جو بس ابھی آنکھ کھلتے ہی ٹوٹ جائے گا

!!لیکن یہ کوئی خواب نہیں تھا یہ حقیقت تھی کڑوی حقیقت

ت۔تُم ی۔یہ کیا کر رہے ہو!!منال نے خوف سے سعد کو دیکھا جواب کھڑا ہو کر مولوی کو دیکھ رہا تھا

ابھی تو بتایا نکاح!!سعد نے دوبارہ بات عام لہجے میں بتائی

پ۔پلز مجھے جانے د۔دو۔۔۔منال کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے

نکاح ہو جائے پھر ساتھ خیریت سے گھر چھوڑ دونگا بے فکر رہو مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہیں یہاں رکھنے کا اور تمہیں دیکھنے کا بھی کیونکہ جو تمہاری کارستانیاں رہی ہے نہ تُم دیکھنے کیلئے قابل بھی نہیں ہو اور میں تمہاری طرح تو ہوں نہیں جو دوسروں کے بارے میں غلط کرنے کا سوچوں گا

ملوی صاحب آپ نکاح شروع کریں۔۔سعد مقوی کو دیکھ بولا جب وہ اسباب میں سر ہلاتے کرسی پر بیٹھے

ایلف نے پیچھے سے اکر اک لال رنگ کا دوپٹہ لاتے منال کے سر پر ڈالا اور کمرے سے خاموشی سے نکل گئ

ہٹاؤ اسے مجھے نہیں کرنا یہ نکاح پلز۔۔ منال اپنے سر سے دوپٹہ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی لیکن کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ ہاتھ پیر بندے تھے اس کے

آپ شروع کریں ! ! اُس کی بات کو نظر انداز کرتے سعد مولوی صاحب کو دیکھ بولا

مجھے یہ نکاح نہیں کرنا کھولو مجھے۔۔ منال مسلسل اک ہی چیز بول رہی تھی کہ سعد کو غصّہ ایا تھا

مولوی صاحب آپ پلز باہر دو منٹ انتظار کریں میں ذرا اپنی ہونے والی زوجہ محترمہ کا دماغ درست کر لوں ! ! سعد اُنہیں دیکھ نہایت ادب سے بولا جب وہ اسباب میں سر ہلاتے کمرے سے باہر نکلے

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں فضول کی رٹ لگائی ہوئی ہے میں نے کہا نانکاح ہو گا تو ضرور ہو گا۔۔اُن کے جاتے ہی سعد اُس کے قریب ایک قدم بڑھتا غصے سے بولا

مجھے نہیں کرنا یہ نکاح کھولو مجھے ! ! منال چیخ کر بولی جب کہ انکھوں میں انسواب بھی تھے اور ساتھ انکھوں میں موجود خوف وہ چاہ کر بھی نہیں چھپا پا رہی تھی

ٹھک ہے نکاح نہیں تو پھر موت صحیح کیونکہ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتا تیار ہو جاؤ مرنے کیلئے۔۔۔ سعد نے کہتے گن نکال کر اُس کی پیشانی پر رکھی اور گن لوڈ کرنے لگا جب منال کی سانسیں تھمی تھی سعد نے ٹریگر پر ہاتھ رکھا منال کا وجود اب خوف سے بری طرح باقاعدہ کپکپا رہا تھا

ن۔ نہیں پلز۔۔۔ منال کی لڑکھڑاتی اواز پر سعد نے اُسے دیکھا

جلدی فیصلہ کرو صرف پانچ منٹ ہے تمہارے پاس

! ! سعد نے کہتے گن پیچھے کی اور پانچ منٹ کا وقت اپنی گھڑی میں دیکھنے لگا

منال روتے ہوئے سعد کو دیکھ رہی تھی

اک منٹ ہو گیا۔۔ سعد نے گھڑی پر نظریں جمائے کہا

پ۔ پلز مجھے یہ ن۔ نکاح ن۔ نہیں کرنا۔۔ منال نے روتے ہوئے کہا

دو منٹ ہو گئے۔۔۔ سعد نے اُس کی بات کو پھر سے نظر انداز کیا تھا جیسے یہاں وہ کمرے میں موجود ہی نہ ہو

ہٹلر پ۔ پلزم۔ مجھے جانے دو۔۔۔ منال منت بھرے لہجے میں بول رہی تھی

تین منت ہو گئے۔۔۔ سعد اپنی دھن میں بولا جب منال نے سختی سے آنکھیں میچی

چار منٹ!! سعد نے کچھ دیر بعد کہا

اور یہ آخری پانچ منٹ!! سعد نے کہتے گن پر پھونک مارتے واپس منال کی پیشانی پر رکھی منال کا وجود خوف کی وجہ سے اس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا

اک۔۔دو۔۔ت۔۔۔۔ابھی ساتھ آخر لفظ کہتے ٹریگر دبانے والا تھا جب منال کی اواز پر اُس کے ہاتھ رکے

م۔میں ک۔کرونگی!! منال کی بے بسی سے بھری آواز میں کہے الفاظوں پر سعد فاتحانہ مسکرایا تھا

دوبارہ بولنا ذرا؟؟ سعد نے کان اگے کیے

م۔میں کرونگی!! منال نے سختی سے انکھیں میچ کہا

کیا کروگی؟؟ ذرا صحیح سے بتاؤ۔۔۔سعد اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

ن۔نکاح ت۔تُم سے۔۔۔منال آنکھیں ایک لمحے کے لیے کھولتی واپس میچ چکی تھی

گڈ ویری گڈ اچھا ہے تھوڑی تو عقل ہے تم میں!! مولوی صاحب اجاے اندر!!، سعد نے کہتے آواز لگائی جب مولوی صاحب اندر آکر چیئر پر بیٹھے اُن کے پیچھے ہی کچھ لوگ بھی تھے جنہوں نے گواہ بننا تھا

شروع کریں نکاح ! ! سعد خود منال کی سامنے والی چیئر پر بیٹھا جب مولوی صاحب نے گواہوں کا کارڈ وغیرہ تمام معلومات لیتے وہ مرحلہ اختتام کیا پھر نکاح شروع کرنے کی جانب متوجہ ہوئے ! ! منال کی آنکھوں سے تیزی میں انسوں بہے رہے تھے جب کے سعد نظریں نیچے کیے بیٹھا تھا ان سب سے وہ بھی خوش نہیں تھا لیکن یہ سب بہت ضروری تھا

بیٹا آپ کا پورا نام کیا ہے۔۔ مولوی صاحب منال کو دیکھ بولے

منال ہنوز خاموش رہی لیکن جیسے سعد نے واپس گن نکالی اُس نے خوف سے نہایت سہمی نظروں سے سعد کو دیکھا

م۔ منال ملک ! ! منال نے فوراً کہا

ارے واہ ہماری کاسٹ سیم ہے لیکن افسوس تُم میری طرح نہیں ہو۔۔۔ سعد اُسے دیکھ نفی میں سر ہلاتا بولا جب منال سوائے خاموشی کے اور کچھ نہ کر سکی ہر کسی کا ایک وقت ہوتا ہے بولنے کا اور اب اس کا وقت خاموشی کا تھا

اپ کے بابا کا نام ؟؟. اگلا سوال پوچھا گیا

ماہیر ملک ! ! منال نے نظریں جھکائے بتایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! ! اُنہو نے بلند آواز میں کہتے نکاح شروع کیا

منال ملک ولد ماہیر ملک آپ کا نکاح سعد ملک ولد ہارون ملک سکّہ راج

الوقت بیس لاکھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟ مولوی صاحب

منال کا جھکا ہوا چہرہ دیکھ بولے

منال کو یہ دن ہمیشہ یاد رہنے والا تھا یہ دن اُس کی زندگی کا سب نے نا قابل

دن تھا

کیا آپکو قبول ہے ؟؟ اُسے خاموش دیکھ مولوی صاحب۔نے تنقید کی

بولتی ہو یا پھر۔۔ سعد نے گن نکالتے سختی سے کہا

ق۔ قبول ہے۔۔ منال فوراً بولی

اسی طرح تین بار یہ جملہ دہرایا گیا جس پر منال نے قبول ہے کہتے اپنی مرضی دی تھی جو یقیناً اُس کی مرضی نہیں تھی یہ سب کرتے ہوئے اس پر کیا گزر رہی تھی کوئی منال سے پوچھتا

سعد ملک ولد ہارون ملک آپ کا نکاح منال ملک ور لد ماہیر ملک سکّہ راج الوقت بیس لاکھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟اب وہ سعد سے پوچھ رہے تھے

جب سعد نے ناگوار نظر منال پر ماری

یہ میری زندگی کا سب سے غلط فیصلہ تھا لیکن اپنے سر کی فیملی کو اس سے بچانے کیلئے مجھے اپنی زندگی کی قربانی دینی پڑے گی۔۔ سعد سوچ رہا تھا جب مولوی صاحب نے پھر سے لفظ دہرائے

کیا آپ کو قبول ہے ؟؟

قبول ہے ! ! وہ فوراً ہوش کی دنیا میں اتا بولا

اسی طرح سعد سے بھی تین بار پوچھا پھر پیپرز آگے بڑھنے پر پین اور پیپرز سعد نے تھاما

سعد نے دستخط کیے ہاتھ اُس کے بھی اجازت نہیں دے رہے تھے لیکن یہی درست تھا وہ منال جیسی لڑکی سے شادی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن جو قسمت میں لکھا تھا اسے کون بدل سکتا تھا؟

سعد نے سائن کر کے پیپرز منال کی جانب بڑھائے

ہاتھ بندھے ہے تمھارے منہ سے کروں سائن۔۔ منال نظریں اٹھا کر بے حد غصے سے بولی جبکہ انکھوں میں انسو اب بھی بھرے تھے اس کی بات پر سعد نے ناک پھلاتے اُسے دیکھا پھر آگے بڑھتے اُس کے ہاتھ کھولے اور ساتھ اُسے اک گھوری سے نوازا

اب سیدھی طرح سائن کر دو بنا کسی چالاکی کے ورنہ گن میرے ہاتھ میں ہے۔۔ سعد دوسرے ہاتھ سے گن اُس کے سامنے کرتا بولا جب منال نے ڈرتے ہوئے پیپرز پر سائن کرنا شروع کیے

اُس کی آنکھوں سے انسوں بہے کر پیپرز پر گر رہے تھے اُس نے ہمیشہ خود کے ساتھ مائم کو تصوّر کیا تھا اُس نے ہمیشہ نکاح کے دستخط پر خود کے ساتھ مائم کے نام کی خواہش کی تھی لیکن اج اُس کا مان ٹوٹ چکا تھا

کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے سائن کیے جبکہ ہاتھ سائن کرنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے لیکن سعد کی گن مسلسل اس کے ہاتھوں میں تھی

ایسے تیسے تین سائن کرتے اُس نے پیپرز اپنے ہاتھوں میں ہی رکھے اس سے پہلے وہ پیپرز کے ساتھ کچھ کرتی سعد پیپرز چھین چکا تھا اُس کے ہاتھ واپس باندھتے سعد نے پیپرز گواہوں کی جانب بڑھائے اُنہوں نے بھی سائن کیے جس کے بعد نکاح مکلمل ہوا تھا منال اج سے منال سعد ملک بن چکی تھی دونوں اک دوسرے سے نفرت کرتے تھے ان دونوں کا عجیب رشتا تھا اک دوسرے کی شکل سے بھی دونوں کو نفرت تھی خیر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ نکاح ہو چکا تھا!!!!

نکاح کے اختتام کے بعد مولوی صاحب اور تمام گواہ اٹھ کر کمرے سے جا چکے تھے جب کے پیچھے منال خونخار نظروں میں انسوں کے ساتھ سعد کو غصے سے گھور رہی تھی گویا ابھی کچا چبا جائیگی

کیا ہو گیا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ سعد نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے بولا

میری زندگی برباد کر کے الٹا مجھ سے پوچھ رہے ہو کیا ہوا۔۔۔ منال حیرت سے بولی

زندگی میری برباد ہوئی ہے تمہاری نہیں چلو اٹھو میرے پاس فضول وقت نہیں ہے تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں تاکہ سکون کی نیند سو جاؤ آج بنا سازش کے کافی دنوں سے ٹھیک سے نہیں سوئی ہو گی نا تم ظاہر ہے سازشوں میں دماغ تھا سوتی کیسے ! ! سعد کھڑا ہوتا بولا

میں گھر پر سب کو بتاؤنگی دیکھنا تُم۔۔ منال غصے سے بولی

اچھا کس بتاو گی؟ سعد نے گن نکالتے منال کے قریب کرتے سوالیہ

نظروں سے کہا

ن۔ نہیں کسی کو نہیں میں تو مزاق کر رہی تھی۔۔۔ گن اپنی پیشانی پر رکھی

اور سعد کا ہاتھ ٹریگر پر دیکھ وہ جھٹ سے بولی

ویری گڈ!! چلو کھڑی ہو

سعد نے گن واپس رکھی

تیری تو!! منال چیخی جب سعد جو پیچھے مڑ چکا تھا اب جھٹ سے واپس اُس

کی جانب رخ کر گیا

کیا بد تمیزی ہے یہ؟ سعد غصے سے بولا

رسی کھولو! اُس کے بغیر کیسے جاؤ نگی۔۔ منال کا دل کر رہا تھا وہ سعد کو اٹھا اٹھا

کر اچھی طرح دھوئے

سعد نے اُس کے ہاتھ کی رسی کھولی اور ساتھ پاؤں بھی رسی سے ازاد کیے

جب منال فوراً کھڑی ہوئی

کوئی چالاکی کرنے کی کوشش مت کرنا گن میرے پاس ہے !! سعد نے
اُسے وارننگ دیتے اپنے پیچھے انے کا اشارا کیا جب منال پیر پٹھکتی اُس کے
پیچھے انے لگی
سعد اپنی گن واپس رکھ چکا جو غلطی سے منال کی نظروں میں آگئی تھی سعد
آگے تھا جب کے منال پیچھے وہ لوگ اب باہر اچکے تھے رات کا وقت تھا
اس لیے ہر جگہ سناٹا تھا جب منال نے اک جھٹکے سے گن سعد کے پیچھے سے
کھینچتے اُس پر نشانہ کیا اس اچانک حملے کیلئے سعد یقیناً تیار نا تھا وہ حیرت سے
معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا
جب کے منال پوری طرح گن اس پر تانے کھڑی تھی
اے کیا کر رہی ہو نیچے رکھو چل جائیگی !! سعد نے اُسے گن نیچے رکھنے کا
اشارا کیا
اچھا! جب میرے اوپر تانی ہوئی تھی تب احساس نہیں ہوا کے چل سکتی ہے
اب یہ تو چلے گی اور تُم مرو گے ! منال فاتحہ لہجے میں بولی

نیچے رکھو اسے ! ! سعد غصے بولا

نہیں یہ نیچے نہیں ہو گی تُم سے چٹکارا چاہیئے مجھے جو اسي طرح ہو گا ! منال نے گن پر پکڑ مضبوط کی

سعد کے ہوش اڑ تھے کیونکہ اک گولی کا کام تھا اور سعد کا کام تمام تھا

میں کہے رہا ہوں نیچے رکھو پاگل ہو گئی ہو کیا ! ! سعد اک قدم آگے اتا چیخا

پہلے تمہیں اپر پہنچا دوں پھر رکھ دو نگی ۔۔ منال اک قدم پیچھے ہوتی بولی

منال نے ٹریکر پر ہاتھ رکھا سعد کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی وہ نشانہ سیدھا سعد کے سینے پر لیے کھڑی تھی سعد کی حالات پتلی ہو رہی تھی جب کے منال کو بس اس شخص سے اپنا پیچھا چھڑوانا تھا وہ تو کسی بھی حال میں اس کو مار دینا چاہتی تھی

بائے بائے ! ! منال نے کہتے ٹریکر دبانا چاہا جب سعد کی اواز پر رکی

رکو ! ! میں تمہیں بتا رہا ہوں کسی کو مارنا جرم ہے اور اس کی سزا پھانسی ہوتی ہے ۔۔۔ سعد نے وانٹ کیا

پھانسی تو تب ہو گی جب کسی کو پتہ لگے گا لیکن افسوس رات کے اس پہر کسی کو پتہ نہیں لگے گا تمہارے سارے لوگ بھی یہاں سے جا چکے ہیں تمہیں مار کر میں بھاگ جاؤنگی۔۔ منال جواباً بولی

تمہیں بھاری پڑے گا یہ سب !! سعد مسلسل اِدھر اُدھر ہو رہا تھا لیکن وہ جہاں بھی جاتا منال وہی کا نشانہ لے رہی تھی

جو بھی پڑے !! بس تُم سے چھٹکارا مل گیا تو یہ کافی ہے۔۔ منال نے گن دونوں ہاتھوں سے تھامی تھی

اگر میں بچ گیا تو تمہیں چھوڑوں گا نہیں میں بتا رہا ہوں !!! سعد نے انگلی کے اشارے سے اُسے دوبارہ روکنا چاہا

بچو ہے تب نا اک ساتھ تین چار مار دونگی قصہ ختم۔ منال بڑی بہادری کے ساتھ بولی !! اُسے لگ رہا تھا سارا گیم اُس کے ہاتھ میں ہے

منال نے سعد کے سینے کا مکمل نشانہ لیتے ٹریگر دبایا جب کے اپنی آنکھیں منال طاقت سے بند کر چکی تھی

ہاتھ ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا

اُس نے ٹریگر دبایا تو لیکن گولی کی کوئی آواز دو منٹ کے بعد تک بھی نہ محسوس کر کے اُس نے دھیرے سے اپنی کھول کر سامنے دیکھا جہاں سعد دونوں ہاتھ اپنے پینٹ کی جیب میں ڈالے عجیب سی اڑی مسکان چہرے پر سجائے مسکرا رہا تھا منال نے دوبارہ ٹریگر دبایا لیکن کچھ باہر نہ ایا اُس نے حیرت سے سعد کو دیکھا جو مسلسل عجیب سا مسکرا رہا تھا جب کے اُس کی مسکراہٹ منال کو جلا رہی تھی وہ حیرت سے بس اُسے دیکھ رہی تھی

چلو شاباش اِدھر آؤ!! سعد انگلی کے اشارا سے اپنے پاس انے کا اُسے اشارہ کرتے بولا جب کے اُس کے لہجے میں طنز منال محسوس صاف کر پا رہی تھی ی۔ یہ چل کیوں نہیں رہی؟ منال گن کی جانب اشارہ کرتی بولی

کیونکہ گولیاں یہاں ہے۔۔ سعد نے اپنی جیب سے گولیاں نکالتے سامنے کی جب کے مسلسل اک تنزیہ مسکراہٹ اُس کے چہرے پر تھی

ت۔تو کب سے تُم مجھے بنا گولیوں کی گن سے ڈرا رہے تھے اور ن۔ نکاح بھی یہی گن دکھا کر کیا ہے۔۔؟ منال کو لگ رہا تھا جلد ہی وہ بے ہوش ہو جائیگی!

ہاں!! سعد نے لفظی جواب دیا جب منال نے نا آؤ دیکھا نہ تاؤ تیزی سے پیچھے کی جانب دوڑ لگائی کیونکہ اب اُسے سچ میں سعد سے خوف آ رہا تھا اُس کے بھاگتے ہی سعد کے چہرے پر مزید گہری تنزیہ مسکراہٹ آئی

ٹھک اگلے دو منٹ بعد منال الٹے قدم دوبارہ بھاگتی سعد کی جانب آ رہی تھی یہ دیکھ سعد چہرے جھکائے اپنی ہنسی ضبط کر گیا پھر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے دیکھنے لگا

و۔وہاں ب۔بہت سارے ک۔کتے ہے۔۔ منال سعد سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو کر خوف سے دوچار ہوئی بولی

ہو گیا شوق پورا؟ سعد نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

جب کے منال بس بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی گویا کتے یہاں نہ آ جائے

اِدھر آؤ۔۔ سعد نے اشارہ کیا اپنے پاس انے کا جب منال نے نفی میں سر ہلا کر انکاری دی

او کے پھر رہو کتوں کے پاس ! سعد نے کہتے کندھے اچکاے جب منال فوراً سعد کے پاس ائی

کیا تمہیں بیماری ہے اک بار میں بات نہ سننے کی ؟؟ اک باری میں سن لیا کرو ہمیشہ دھمکیوں سے سنتی ہو۔۔ سعد اُسے دیکھ بولا جب کے منال اب سعد کے روبرو آچکی تھی

ہگ می ! ! سعد نے عام انداز میں کہا جب کے اُس کی بات پر منال نے حیرت سے اُسے دیکھا

ک۔ بکواس کر رہے ہو ! منال غصے بولی

I said hug me !!

سعد نے لفظ دہرائے منال دوبارہ غصے سے کچھ بولنے لگی تھی جب سعد گن اٹھا کر اُس میں گولیاں ڈالنے لگا

ک۔ کرتی ہوں و۔ وہ مت ڈالو۔۔۔ منال فوراً بولی

دال کر رکھ لیتا ہُوں کیونکہ تمہیں کوئی بات سیدھی طرح سمجھ نہیں اتی اسلئے مجھے ضرورت پڑے گی اس کی۔۔ سعد نے کہتے گولیاں گن میں ڈالتے گن واپس اپنے پاس رکھی۔

چلو جلدی کرو!! سعد اُسے دیکھ بولا جب منال زور سے آنکھیں میچتی دھیرے سے آگے ہوتی اُس کے گلے لگی سعد نے اُس کے گرد حصار نہیں باندھا تھا

تمہیں شرم نہیں آتی رات گیے اک ہینڈسم لڑکے کے ساتھ فلرٹ کرتے ہوئے۔۔ سعد کی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی جب وہ جھٹکے سے سعد سے دور ہوئی اور اُسے غصے سے گھورنے لگی

چلو!! کیونکہ تمہاری گھوریاں دیکھنے کا فضول وقت نہیں ہے میرے پاس ۔سعد نے کہتے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

بیٹھو!!اُسے باہر کھڑا دیکھ سعد نے ہونک لگای جب منال نے نفی میں سر ہلاتے انکاری تھی

تمہاری تو!! سعد نے غصے میں دروازہ کھولتے گاڑی سے باہر انا چاہا

ب۔بیٹھ رہی ہوں ب۔بیٹھ رہی ہوں میں۔۔وہ فوراً بولی اُسے پتہ تھا کے سعد نے پھر گن اس پر تانی ہے اور منال ابھی مرنا نہیں چاہتی تھی

منال جلدی سے بیٹھی جب سعد نے گاڑی سکندر ہاؤس کی جانب بڑھائی راستے میں منال کی گھوریاں تو کبھی انسوں جاری تھے گھر پہنچتے دونوں گاڑی سے اترے جب منال تیزی سے اندر جانے لگی لیکن سعد کی آواز پر رکی

رکو!! سعد کہتا اُس کے سامنے آیا

اگر تم نے اپنا منہ کھولا کسی کے بھی سامنے تو جانتی ہو نہ میں کیا کر سکتا ہُوں؟ سعد نے ایبرو اٹھائے پوچھا جب منال نے اسباب میں سر ہلایا

چلو جاؤاور سازشوں سے خود ہی نکل آؤذراورنہ مجبوراًمجھے کوئی ایکشن لینا پڑے گا! سعد سختی سے بولتاآگے بڑھاجب منال بھی غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتی اندر جاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی !!

دوسری جانب شام کاوقت ہونے لگا تھااور میرابرش مسلسل آگے بڑھ رہے تھے

میر میں تھک گئی ہُوں !ابرش بہت تھک چکی تھی یقیناًچل چل کراُس کی بات سنتے میر نے پیچھے مڑتے اُسے دیکھا

بس تھوڑاسااور چلناہے اگے کچھ نظر آرہاہے مجھے۔۔میر کے ہاتھ میں اُس کاہاتھ تھاکیونکہ شام ہونے والی تھی اس لیے اندھیراہوناشروع ہو چکا تھا میر نے اک منٹ کیلئے اس کاہاتھ چھوڑا تھاکیونکہ وہ اپنی استینیں بازو تک فولڈ کر رہا تھامیر اک دو قدم آگے بڑھاجب پیچھے ابرش تھک ہار کر بے اختیار اپناہاتھ پیر پر رکھ گئی میر کولگاوہ پیچھے ہی ہے جب کہ ایسا نہیں تھا

ابرش پیچھے ہی رک گئی تھی ابرش نے پیر پر ہاتھ رکھ گہرا سانس بھرا جب
پیر پر لٹکے اک سانپ نے ابرش کے ہاتھ پر جھٹکے سے کانٹا تھا
اہ!!!!ابرش کی دردناک چیخ جنگل میں گونجی تھی میر جو اک دو قدم ہی
اگے اپنی آستینیں فولڈ کر رہا تھا ایک دم ابرش کی چیخ سنتے پیچھے مڑا ابرش
اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھے نیچے بیٹھتی چلی گئی جب میر تیزی سے اُس کے پاس ایا
ابرش!!میر نے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ابرش کا ہاتھ تھاما جب نظر
ابرش کے ہاتھ پر گئی سانپ کے کانٹے کی وجہ سے وہ جگہ یک دم ہری پڑھنا
شروع ہو گئی تھی جب کے خون تیزی سے بہے رہا تھا ابرش بری طرح رو
رہی تھی کیونکہ اُسے حد سے زدہ درد ہو رہا تھا جب کے سانپ کے کاٹنے کا
زخم دیکھ میر نے فوراً جیب سے رومال نکالتے ابرش کے ہاتھ پر سانپ کے
کاٹنے کی جگہ سے تھوڑا اوپر طاقت سے باندھا تا کے زہر آگے تک نہ پھیلے
ابرش۔۔میر نے طاقت سے رومال اُس کے ہاتھ پر باندھتے ابرش کا چہرہ اپنا
ہاتھوں میں تماما

وہ اپنا ہاتھ تھامے شدت سے رو رہی تھی جب کے وہ دونوں نیچے بیٹھے تھے
اُس کی سفید کلائی ہری ہو رہی تھی تکلیف کی شدت سے آنکھوں سے
انسوں تیزی سے بہے رہے تھے جب کے اُس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھی
میر نے رومال طاقت سے باندھ کر زہر آگے بڑھنے سے تو روک دیا تھا
ابرش میں جو کرنے لگا ہُوں اُس سے تمہیں درد ہو گا لیکن یہ بہت ضروری
ہے ورنہ زہر آگے پھیل جائیگا! میر نے اُدھر ہی پڑا اک کانچ کا ٹکڑا اٹھایا اور
اُسے نہایت احتیاط سے ابرش کے بازو کے قریب لاتا میر نے ابرش کو دیکھا
ابرش کے رونے کی دردناک آواز جنگل میں گنج رہی تھی اُس سے کچھ بولا
نہیں جا رہا تھا
ابرش سو نامت بلکل بھی! میر نے اُس کا چہرہ واپس تھاما
ابرش آنکھیں بند مت کرو۔۔آنکھیں کھولو۔۔اُس کی آنکھیں بند ہوتے
دیکھ میر نے کانچ واپس زمین پر رکھتے ابرش کا چہرہ تھپتھپاتے اُسے آنکھیں
کھولنے کا کہا

آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔میر نے اُس کی آنکھیں کھولی ابرش کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھی لیکن اگر وہ آنکھیں بند کرتی تو بہت خطرہ ہو سکتا تھا

کچھ نہیں ہونے دونگا میں تمہیں۔۔میر نے اُس کا ہاتھ واپس تھاما!!ابرش میر کے سینے پر سر رکھ مزید شدت سے رونے لگی اُسے حد سے زدہ تکلیف ہو رہی تھی

ابھی مزید کچھ ہوتا کے کسی کے چلنے کی آوازیں پھر سے انا شروع ہوئی ابرش تو رونے کی وجہ سے محسوس نہیں کر پائی لیکن میر کر چکا تھا میر نے ابرش کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے پیچھے دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا پھر واپس ابرش کی جانب متوجہ ہوا کیونکہ ابھی یہ ضروری تھا

کچھ نہیں ہو گا بس تُم آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔میر کہے رہا تھا جب کسی نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا میر نے چہرہ پیچ کیے ہاتھ رکھنے والے شخص کو دیکھا

جو شخص میر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کھڑا تھا وہ اک مخصوص یونیفارم میں ملبوس تھا جب کے اُس کے پاس گن وغیرہ بھی رکھی تھی اتنے ہی پیچھے اک لڑکی بھی نکل کر ائی جو بلکل اسی لڑکے جیسی مخصوص یونیفارم میں ملبوس تھی

کیا ہوا ان کو۔۔وہ لڑکی بھاگتی ہوئی نیچے بیٹھی ابرش کا سر میر کے سینے پر تھا لڑکی نے ابرش کا ہاتھ تھاما

Oh no !! snake bite her !!

لڑکی اُس لڑکے کو دیکھ بولی جب اُس کے چہرے پر بھی پریشانی پھیلی تھی

Hey bro

یہاں کے سنیک بائٹ عام نہیں ہے جلدی انہیں لے کر چلے اس سے پہلے مزید ان کی حالت خراب ہو پاس ہی ہماری گاڑی کھڑی ہے جلدی ہمارے گھر چلے آپ وہاں سب سہولیات ہے ! وہ لڑکا میر کو دیکھ بولا جو ابرش کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے مسلسل اُسے آنکھیں بند کرنے سے منع کر رہا تھا

میر نے فوراً اسباب میں سر ہلایا ابرش کا ہاتھ تھامتے اُسے کھڑا کیا جب کے اُس لڑکی نے بھی اس میں مدد کی تھی ابرش کا اک ہاتھ اُس لڑکی نے اپنے کندھے سے نکال کر ابرش کو سہارا دیا جب کے سانپ کے کاٹنے والا ہاتھ میر کے ہاتھ میں تھا جسے وہ نہایت احتیاط سے تھامے ہوئے تھا ابرش کے انسوں مسلسل بہے رہے تھے اُسے لگ رہا تھا اُس کا ہاتھ اج اُس کی جان لے کر چھوڑ گا

میر کے چہرے پر پریشانی تڑپ صاف دکھ رہی تھی وہ ابرش کو نجانے کیوں لیکن تکلیف میں نہیں دیکھ پا رہا تھا! اُس کا رونا میر کو تکلیف دے رہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ لوگ گاڑی کے پاس پہنچ گیے تھے وہ گاڑی اک جیپ تھی سب بیٹھے جب اُس لڑکے نے گاڑی تیزی سے جنگل سے باہر بھگای اُنہیں جنگل کا چپا چپا پتہ تھا کے کہا جانور نہیں ہوتے اُس راستے سے شورٹ کٹ لیتا وہ تیزی سے گاڑی آگے بڑھا رہا تھا

جب کے ابرش کا ہاتھ میر کے ہاتھ میں تھا اور سر سینے پر میر اُسے آنکھیں بند کرنے نہیں دے رہا تھا جب کے ابرش کی آنکھیں بند ہو رہی تھی لیکن آنکھیں بند کرنے کا مطلب کافی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا

جبکہ میر ابرش کا ہاتھ بہت احتیاط سے تھامے ہوا تھا تاکہ اس کا ہاتھ ہلے جھلے نہیں ورنہ اس سے بھی کافی خطرہ ثابت ہو سکتا تھا زہر اگے پھیلنے کا

کچھ ہی منٹوں میں حارش ڈرائیونگ کے باد گاڑی گھر کے اگے رکی

جب وہ سب تیزی سا اندر داخل ہوئے

آئے اس کمرے میں۔۔اُنہونے اک کمرے کی جانب اشارہ کیا جب میر ابرش کے ساتھ وہ دونوں ساتھ داخل ہوئے

یہاں بیٹھے۔۔لڑکی نے ابرش کو صوفے پر بٹھایا اور تیزی سے بھاگ کے جا کر سنیک کٹ لے کر ائی

ان کا گھر جنگل کے اختتام پر تھا لیکن اُس طرف جنگل بلکل سیف تھا جہاں جانور نہیں اتے تھے جانور جنگل کے بیچوں بیچ رہتے تھے ان کا گھر بھی کافی

اچھا بنا ہوا تھا گھر میں کل دو کمرے تھے اس کے علاوہ چھوٹا سا لاؤنج اور کچن!

ابرش مسلسل رو رہی تھی جب کے طاقت سے وہ میر کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی اور یہی وجہ تھی کے وہ پینک نہیں ہی تھی کیونکہ میر ساتھ تھا لیکن تکلیف اتنی تھی کہ اس کا رونا برحق تھا ابرش کی آنکھیں مزید سرخ ہو رہی تھی۔

لڑکی آکر جلدی سے ابرش کے برابر میں بیٹھی اور ابرش کا ہاتھ تھا متی کٹ سے کچھ نکالنے لگی

ابرش میری طرف دیکھو۔۔۔ میر جانتا تھا اب کیا ہونے والا ہے اسلئے ابرش کا چہرہ اپنی طرف کرتا اپنا ہاتھ اُس کے گال پر رکھ چکا تھا ابرش بھری انسوں کی آنکھوں سے میر کا چہرہ دیکھ رہی تھی جب اُس لڑکی نے اک کٹ ابرش کے ہاتھ پر لگایا درد سے ابرش کی چیخ نکلتی کے میر اُس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی جوڑ کر آنکھیں موند چکا تھا وہ جانتا تھا اس میں ابرش کو

بہت تکلیف ہو گی اور اُسے ریلیکس کرنے کا یہی طریقہ تھا میر کا ہاتھ ابرش
کے چہرے پر تھا جب کے دونوں کی پیشانی اک ساتھ ملی تھی ابرش کی چیخ
تھمی تھی وہ بس آنکھیں کھولے میر کے چہرے کو اپنے نہایت قریب
محسوس کر رہی تھی جب کے میر کے سانسیں اُس کے چہرے پر پڑھ رہی
تھی جو ابرش کی دھڑکنیں بری طرح بے ترتیب کرنے کی وجہ بن رہی تھی
پہلی بار کی اتنی نزدیکی تھی یہ تو ہونا تھا اپنی تکلیف بھولتی وہ بس اپنی دھڑکنے
ایسا لگ رہا تھا اج ابرش کی دھڑکنے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی
دھڑک دھڑک کر اپنی ساری زندگی کا دھڑکنا چھوڑ دیں گے
لڑکی جلدی سے کٹ لگاتی اپنا کام کرنے لگی خون کافی بہے رہا تھا جو اچھا بھی
تھا اسلئے وہ ساتھ ساتھ صاف کر رہی تھی زہر نکالنے کے بعد اُس نے ابرش
کے ہاتھ پر دوا لگاتے پٹی باندھی اتنے مسلسل میر اور ابرش اسی پوزیشن میں
تھے ابرش کو پتہ ہی نہیں چلا کے کتنے درد والے مرحلے سے وہ باہر ائی ہے
ہاتھ پر کٹ لگنے کے بعد جو بھی ہوا اُس کی تکلیف اُسے محسوس ہی نہیں

ہوئی ابھی بھی وہ بس بہتے انسوں کے ساتھ پوری آنکھیں کھولے اپنے
نہایت قریب میر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی ابرش کی گہری ہوتی سانسیں
میر محسوس کر پارہا تھا جب کے وہ جانتا بھی تھا کے اُس کی سانسیں گہری
کیوں ہو رہی ہے میر جب جب اُس کے قریب اتا تھا ابرش کی سانسیں اور
دھڑکنے ہمیشہ انتہا کی حد تک تیز ہو جاتی تھی اسی طرح اج بھی ہوئی تھی جو
میر صاف محسوس کر سکتا تھا

Now she is fine !

لڑکی کی آواز پر میر نے اپنی آنکھیں کھولی اپنا چہرا اُس کے چہرے سے دور
کرتا میر نے ابرش کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی میر نے دوسری نظر اُس
کے ہاتھ پر دیکھی

میر نے اب سکون کا سانس لیا تھا کیونکہ زہر اُس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا
ہم آپ لوگوں کیلئے کچھ کھانے کیلئے لاتے ہے پھر آپ لوگ ارام کریے گا
۔۔لڑکی ابرش کو دیکھ بولی جب وہ دھیرے سے اسباب میں سر ہلا گئی

جب وہ دونوں کمرے سے نکلے اور پیچھے ابرش اپنے انسوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی

تُم ٹھک ہو؟اُن کے جاتے ہی میر ابرش کا ہاتھ تھامے اُس کا چہرہ دیکھ بولا جو بے حد سرخ تھا ابرش کے دل نے اپنے لیے اس قدر میر کو پریشان دیکھ بٹ مس کی تھی

میر کے سوال پر ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

بس د۔درد ہو رہا ہے یہاں۔۔۔ابرش بھرائی آواز میں بولی جب کے وہ اس طرح بولتے ہوئے اس قدر معصوم لگ رہی تھی میر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

میر نے اُس کا ہاتھ نرمی سے تھاما اور اُسے اپنے سامنے کیا

پھر دھیرے سے اُس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھے جس جگہ سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے اسے درد ہو رہا تھا جب کے ابرش کا دل مانو اچانک اتنی زور سے دھڑکا کے ابرش کو لگا کر بس اب وہ باہر انے والا ہے ابرش بے اختیار اپنی

سانس روک گئی تھی چہرے پر گلال بکھر رہے تھے جو اُس کے چہرے کی سرخی کا سبب بن رہے تھے ابرش کا دل 250 کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا !! میر کے قریب ہونے اور اس کے لمس پر

آخر شاہ میر اسکندر کا پہلا لمس ابرش کے پاس آ چکا تھا

میر نے دھیرے سے لب رکھتے اُسے دیکھا اُس کے چہرے پر گلال بکھرے دیکھ میر دھیما سا مسکرایا تھا

تُم شرما رہی ہو؟ میر نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے اُسے دیکھ کہا

ن۔ نہیں ! ! ابرش کا لفظ ٹوٹا تھا جسے میر نے بہت اچھی طرح محسوس کیا تھا ابرش کو اب اپنے ہاتھ پر بالکل درد محسوس نہیں ہو رہا تھا جو کچھ لمحے پہلے درد اسے پاگل کرنے کو تھا میر کے اک لمس پر وہ درد کہی غائب ہو چکا تھا کچھ لمحے وہ دونوں اک دوسرے کو دیکھتے رہے جب دروازے کی آواز پر دونوں نے اک ساتھ دروازے کو دیکھا جہاں وہ دونوں ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھامے داخل ہوئے تھے

میر کھڑا ہو کر اُس لڑکے کا پاس ایا

شکریہ ہماری مدد کیلئے ! میر اُسے دیکھ بولا

کوئی بات نہیں یہ ہمارا فرض تھا آپ شاور لے کر چینج کر لیں کیونکہ کافی خون ہے آپ کے کپڑوں پر۔۔وہ میر کی سفید ٹی شرٹ کو دیکھ بولیں

پھر کمرے سے باہر نکلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا پھر اک پینٹ شرٹ لاتے اُس نے میر کی جانب بڑھائی اُس لڑکے کی عمر بھی تقریباً میر کے ساتھ کی ہی تھی

شکریہ ! ! میر نے مسکرا کر کپڑے تھامے اور کمرے میں ہی موجود باتھ روم میں شاور لینے کی گرز سے بڑھا اتنے وہ لڑکی ابرش کے برابر میں بیٹھی اُسے کھانے کا بول رہی تھی

آپ کیسا فیل کر رہی ہے اب ؟ وہ ابرش کا ہاتھ دیکھ بولی

میں بہت اچھا فیل کر رہی ہوں بہت شکریہ آپ کا ! ! ابرش نے کہتے شکر ادا کیا

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کھانا کھائے پلز!اُس نے کھانے کی جانب متوجہ کیا

میرا جائے پہلے !ابرش اُسے دیکھ بولی

آپ کے ہسبنڈ ہیں وہ؟وہ مسکرا کر بولی جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

ماشاءاللہ ! ! لیکن پلز آپ کھانا کھالیں کیونکہ آپ کا ابھی کھانا بہت ضروری ہے تاکہ آپ تھوڑا اچھا فیل کریں اُنہیں ٹائم لگے گا فریش ہونے میں اور آپ کی طبیعت ناخراب ہو اسلئے کھالیں آپ کیونکہ کافی خون بہا ہے اپ کا ! ! لڑکی نے ابرش کو سمجھاتے ہوئے کہا جب ابرش اسباب میں سر ہلاتی کھانا کھانے لگی چار دن بعد وہ کھانا کھا رہی تھی ورنہ تو وہ پھل ہی کھا رہی تھی چار دن سے

کیسے آئے آپ لوگ آئس لینڈ کے جنگل میں یہاں بہت خطرہ تھا آگے آکر اتنی خطرناک جگہ آپ لوگ کیسے پہنچے ! ! وہ لڑکا نرمی سے بولا

جب ابرش نے ساری اک اک بات اُن دونوں کو بتائی جسے سن وہ حیران
!! بھی تھے کے کوئی بدلے کی آگ میں اتنا کیسے گر سکتا ہے
بہت افسوس ہوا لیکن کوئی بات نہیں اب آپ لوگ سیف ہے اور یہاں
ہی رہینگے اب آپ دونوں۔۔ ساری بات سننے کے بعد وہ دونوں مسکرا کر
بولیں جب ابرش بھی مسکرائی کچھ وقت بعد میر بھی شاور لے کر اب باہر
ایا تھا اب وہ کافی سکون بھی محسوس کر رہا تھا
جب میر باہر ایا تو وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے
آپ کیسا فیل کر رہے ہیں اب۔۔ وہ لڑکا میر کے پاس اتا بولا
تھینک یو اس سب کیلئے۔۔۔ میر نے پھر سے شکریہ ادا کیا
!اک انسان ہی دوسرے انسان کے کام اتا ہے آپ پریشان نا ہو
میں آپ کو بھابھی بولوں ؟اُس لڑکے نے گردن گھمائیں ابرش کو دیکھ
پوچھا جب اُس نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

بھابی نے ہمیں بتایا کہ کیا کیا ہوا آپ لوگوں کے ساتھ اور ہمیں بہت زدہ حیرانی بھی ہوئی لیکن کوئی بات نہیں آپ بے فکر ہو کر یہاں رہیں ! !

ارے ہاں میں اپنا نام تو بتانا بھول ہی گیا

میرا نام بہرام ہے اور آپ کا ! ! وہ اپنا ہاتھ آگے کرتا بولا جب کے اُس کے نام سے میر کو ذہرام ہی تو یاد آیا تھا

شاہ میر ۔۔۔ میر نے بھی اُس کا بڑھا ہاتھ دیکھ ہاتھ ملاتے کہا

میں پتہ کرواتا ہوں آپ کے گھر کے بارے میں کے کیا ہوا ہے وہاں آپ کے پیچھے پھر آپ لوگ واپس پاکستان جانے کا سوچنا لیکن اُس سے پہلے نہیں کیونکہ یہ خطرہ ہو سکتا ہے اگر اُس انسان نے آپ کو مارنے کیلئے یہاں چھوڑا تھا اور اگر اُسے خبر ملی کے آپ لوگ زندہ ہے تو وہ آپ کی فیملی کو ٹارگٹ بنائے گا ۔۔۔ بہرام میر کو دیکھ بولا

بلکل ایسا ہی ہے ! ! میر اسے دیکھ بولا کیونکہ میر بھی یہی سوچ رہا تھا

آپ کی یونیفارم ! ! میر ان کی یونیفارم دیکھ کہتا رکا

!! ہم دونوں ڈیٹیکٹر ہے

She's Amna my Wife and she's also

have same job!

ہم جنگل میں چھپے خفیہ رازو کی معلومات کرتے ہے

وہ مسکرا کر بولا جب میر بھی مسکرایا

That's very good !!

اک لڑکی کو ہمیشہ اسٹرنگ ہونا چاہیئے مجھے بہت خوشی ہوئی جان کر!! کے آپ کی وائف خود بھی ایک اسٹرنگ ورکنگ وومین ہے۔۔۔میر بہرام کو دیکھ بولا جب کے بہرام اور امنہ کے ساتھ ابرش بھی مسکرا کر میر کو دیکھ رہی تھی اُسے اج پتہ چلا میر اُسے ہمیشہ مضبوط کیوں بنانا چاہتا تھا کیونکہ میر ہمیشہ ایک لڑکی کو مضبوط دیکھنا چاہتا تھا

آپ مجھے کچھ بہت اعلیٰ شخصیت لگ رہے ہیں اگر میں غلط نہیں ہُوں تو کیا آپ وہی شاہ میر ہے جو انڈر کور آرمی میں ہیں؟؟ شاہ میر سکندر؟؟؟؟ وہ میر کو دیکھ سوالیہ نظروں سے بولا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

Ohh I can't believe !!I was very glad

مجھے آپ سے ملنے کی ہمیشہ خواہش تھی بہت سنا تھا آپ کے بارے میں ! بہرام کے چہرے پر یک دم نا ختم ہونے والی خوشی نے جگہ لی تھی جب میر دھیما سا مسکرایا

مجھے بھی آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا کافی قصے سنے ہے آپ کے بہت اچھا لگا ہم بہت خوش نصیب ہے کے آپ ہمارے گھر پر ہیں۔۔امنہ بھی کھڑی ہوتی والی جب کے اُس کے چہرے پر بھی خوشی اور بے یقینی کے آسار کوئی بھی دیکھ سکتا تھا

خوش نصیب آپ نہیں ہم لوگ ہے جو آپ جیسے لوگ ملے ہمیں۔۔۔میر بہرام کو دیکھ بولا

May I hug u sir plz?

بہرام منت والے انداز میں بولا

ارے پلز شرمندہ نہ کریں۔۔میر نے کہتے اُسے گلے لگایا جب وہ خوشی سے میر کے گرد حصار باندھ گیا اُس کے چہرے پر مسلسل مسکراہٹ کچھ منٹوں کے بعد وہ لڑکانا چاہتے ہوئے بھی پیچھے ہوا

آپ لوگ ارام کریں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتایئے گا پلز!! بہرام میر اور ابرش کو دیکھ بولا

پہلے ہی آپ نے اتنی مدد کر دی بہت احسان ہے آپ کا۔۔۔

پلز سر شرمندہ نہیں کریں یہ ہمارے لیے بہت اعتماد کی بات ہے کے آپ ہمارے گھر ہے۔۔وہ نہایت ادب سے بولا

بہرام اور میر کچھ بات کرتے کمرے سے باہر ائے تھے جب کے امنہ ابرش کے پاس تھی

سر آپ بلکل ٹینشن مت لیے گا وہاں کی ساری معلومات میں نکلوا لونگا!! بہرام میر کو دیکھ بولا

آپ مجھے میرے نام سے پکار سکتے ہیں۔۔میر اُسے دیکھ بولا

نہیں سر!! میں سر پکارونگا آپ کو!! اُس نے صاف انکاری کی

آپ اپنا فون مجھے دے سکتے ہیں!! میر کچھ لمحے بعد بولا

جی سر امنہ کے پاس ہے میر افون اجاے اندر۔۔وہ دونوں اندر آئے جب امنہ نے فون میر کی جانب بڑھایا

میر نے سعد کا نمبر ملاتے کول ملای!! اس وقت رات ہو رہی تھی جب سعد بیٹھا میر کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا چہرے پر تڑپ صاف ظاہر تھی جب کہ آنکھیں نم تھی فون بجنے کی آواز پر اُس کی کیفیت ٹوٹی

سعد نے فون بجتے دیکھ اٹھایا سامنے کوئی نمبر دکھ رہا تھا اور حیرت کی بات تھی کے نمبر بھی باہر کا تھا سعد نے نا سمجھی سے فون نمبر دیکھتے کچھ لمحے بعد فون اٹھاتے کان سے لگایا

السلام علیکم جی کون ؟؟سعد نے فون کان سے لگاتے کہا

شاہ میر ! ! میر کی پر کشش رو بدار اواز پر سعد نے بے یقینی سے فون کو دیکھا اُس کی دھڑکنے یک دم تیز ہوئی تھی اپنے سر کی آواز تو وہ کروڑوں میں پہچان سکتا تھا

سعد کا ہاتھ با قاعدہ تھوڑا کپکپانے لگا تھا بس اُس نے دعا کی تھی کے یہ اُس کا خواب نا ہو

س۔ سر ! ! سعد نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھ بمشکل کہا

ہاں ! ! کیا حالت ہے وہاں کے گھر میں سب کیسے ہے بیلا کیسی ہے ؟اور احمر نے کیا بتایا ہے سب کو ہمارے لا پتہ ہونے پر ؟؟میر اپنی پر کشش آواز میں سوال کرتا بولا جب کے سعد ہنوز ساخت سا بیٹھا یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا ساتھ اُس کی دھڑکنے تیز نہیں تھی

سعد ؟؟ مقابل سے خاموشی دیکھ میر نے پکارا جب سعد کی ساخت کیفیت ایک بار پھر ٹوٹی

س۔ سر آپ ہی ہے م۔ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔ سعد کی آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی اُس کی بھرائی آواز میر محسوس کر چکا تھا

ہاں میں ہی ہُوں ! ! میر نرمی سے بولا

سر آپ کہاہے ! ہم نے ہر جگہ ڈھونڈا آپ لوگوں کو آپ ٹھک ہے پلز مجھے بتائے اور ابرش میم کیسی ہیں۔۔ سعد کے پریشانی میں پوچھا جانے والے سوال یہی تھے

ریلیکس سعد ! ! میں بلکل ٹھک ہُوں اور ابرش بھی بالکل ٹھیک ہے تُم مجھے بتاو وہاں کیا کیا ہوا ہے میرے جانے کے بعد ! ! میر اب کمرے سے باہر اچکا تھا

جب سعد نے اک اک بات میر کو ڈیٹیل میں بتائی جب کے جیسے جیسے میر سن رہا تھا اُس کی پیشانی پر بل پڑھ رہے تھے جب کے چہرے کے تصورات انتہا کے سخت ہو رہے تھے

سر یہاں ابھی حالات کنڑول میں ہے لیکن احمر سمجھ رہا ہے کے آپ اور میم

اب ! ! سعد اس سے آگے بولنا نہیں چاہتا تھا یا اُس سے بولا نہیں جا رہا تھا

گھر میں سب کیسے ہے ؟ میر کا اگلا سوال ایا جب سعد نے گھر والوں کی حالت

ڈیٹیل میں بتائی جسے سن میر کے چہرے پر سب کیلئے پریشانی نے جگہ لی جب

کے ساتھ ساتھ وہ سب کی حالت سن کر آنکھیں کرب سے بند کر چکا تھا

میرے جانتا تھا کچھ ایسا ہی ری ایکشن ہو گا سب کا

سعد بیلا ؟ ؟ کیسی ہے ۔۔ بیلا کی بات کرتے ہوئے میر نے اپنے ہاتھوں کی

مٹھیاں بنائی تھی وہ جانتا تھا بیلا کا حال کیا ہو گا

سر وہ آپ کو اور میم کو پورا دن یاد کرتی ہے روحا گڑیا اور آپ کی ماما نے اُسے

سمبھالا ہوا ہے بلکہ سب ہی گھر والے سنبھال رہے ہیں بیلا کو ۔ سعد نے

نرمی سے بتایا

! ! اُس کا خیال رکھنا بہت ! اور ماما بابا سب کا بہت خیال رکھنا

سر آپ کہاں ہے اجائے جلدی واپس پلز ! ! ، سعد فوراً بولا

نہیں سعد ! ! ابھی نہیں احمر کیلئے ہم مر چکے ہیں اور اگر اُس یہ پتہ لگا کے میں زندہ ہوں تو وہ میری فیملی کو ٹارگٹ بنائے گا اتنے میں پاکستان پہنچ کر سب کو اس کے حملے سے بچانے آؤنگا تب تک تو احمر کیا کچھ کر چکا ہو گا کیونکہ میں پاکستان سے بہت دور ہو۔۔۔ میر گہرا سانس بھرے بولا

سر آپ کہاہیں ! سعد بنا لمحے کی دیری کیے بولا

سعد یہ بات تُم کسی کو نہیں بتاؤ گے کے ہم کہاہے گوٹ اٹ ؟

یس سر۔۔ سعد نے فوراً کہا

ہم آئس لینڈ میں ہیں۔۔ میر کی بات پر سعد کو حیرت کے جھٹکے لگے

آئس لینڈ ! ؟ سعد نے لفظ دہرائے جب میر نے اُسے احمر کا مقصد بتایا

سعد میں تُم سے رابطہ رکھونگا تُم سب کا خیال رکھو اور سب کو یقین دلاو کے ! ! ہم ٹھک ہے لیکن یاد رہے تُم کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گے

جو بھی کرنا ہو گا آگے میں تمہیں بتاؤنگا لیکن فی الحال ابھی پاکستان انا گھر والوں کو مشکل میں ڈال سکتا ہے مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں لیکن ابرش اور

اپنے گھر والوں کی ہے میں اُس احمر کو چھوڑوں گا نہیں وہ تڑپے گا ہر لمحے
اپنے کیے پر لیکن تھوڑا صبر اور عقلمندی سے کام لینا ہو گا جلد بازی کا کوئی
قدم اٹھانا میری فیملی کے لیے خطرے کے برابر ہے میر احمر سے لاکھ گناہ
زیادہ عقلمند اور بہادر تھا احمر کی ہر ایک چال میر اچھے سے جانتا تھا
سر۔۔۔ سر میں بہت خوش ہوں کے آپ بلکل ٹھک ہے اللہ کے کرم اس
سے بڑی خوشخبری کیا ہو سکتی ہے ہمارے لیے!
سعد بے حد خوش تھا
خیال رکھنا سب کا یہ ذمے داری ہے جو میں تمہیں دے رہا ہوں میرے
گھر والے میرے لیے سب کچھ ہے اُنہیں اک آنچ نہیں آنی چاہیئے سعد
میر کا لہجہ شدت پسند تھا!
سر آپ ہے فکر رہے خود مر جاونگا لیکن یہاں کسی کو اک آنچ نہیں انے
دونگا۔۔۔ سعد مسکرا کر بولا

کچھ دن میں معاملہ صحیح ہو جائے گا گھر والے بھی نارمل ہو جائینگے سعد یاد رکھنا احمر بہت تیز ہے اُس نے اب تک سکندر ہاؤس پر نظر رکھی ہو گی اسلئے گھر میں کسی کو پتہ چلا تو احمر کی نظریں یہ ضرور دیکھے گی جس پر وہ گھر والوں کو نقصان پہنچائے گا اس لیے ابھی راز رکھا جائے وقت انے پر میں سب کو بتا دونگا !!

اتنے میں یہاں کا کام نپٹالوں کیونکہ پاکستان سے لڑکیاں سمگلر ہو کر احمر یہی آئس لینڈ لاتا ہے سب لڑکیوں کو ساتھ خیریت سے ازاد کروا کر پاکستان بھیجنا ہے مجھے اور تم مجھے وہاں کی ہر خبر دو گے !! میر کہتے رکا

او کے سر آپ بے فکر رہے کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گیا آپکو۔۔ سعد بے حد خوش تھا کیونکہ اُس کا یقین یقین ہی رہا تھا اس کے سر بلکل ٹھک تھے

او کے اللہ حافظ !! میر نے کہتے فون بند کیا اور اندر داخل ہوا

میر بیلا کیسی ہے اور باکی سب گھر میں سب کیسے ہیں۔ میر کے داخل ہوتے ہی ابرش کی پریشانی سے بھری اواز سماعتوں سے ٹکرائی

سب ٹھیک ہیں ! تم پریشان مت ہو ! ! میر اُسے دیکھ بولا

آپ لوگ ارام کریں سر ہم لوگ بھی اپنے کمرے میں ہے کچھ بھی بات ہو آپ مجھے بتادیئے گا ! بہرام کہتا باہر نکلا جب کے امنہ بھی اپنے کپڑے اپنے کمرے سے لاتی ابرش کو تھماتے کمرے سے نکلی تھی

کتنے اچھے ہے نہ یہ لوگ ! انہیں دیکھ لگتا ہے کے اچھے لوگ بھی ہی دنیا میں۔۔ابرش دروازے کو دیکھ بولی جہاں سے وہ دونوں گیے تھے

ہاں ایسا ہی ہے کچھ لوگ ہے ابھی بھی ہے زندہ انسانیت رکھنے والے۔۔ میر کہتا صوفے پر بیٹھا تھا

تُم شاور لینے جارہی ہو؟ میر اُس کے ہاتھ میں کپڑے دیکھ بولا جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

لیکن تمہارے ہاتھ پر پٹی بندھی ہے ! میر نے اس کے ہاتھ پر بنی پٹی کو دیکھ کہا

جی ! ! میں نے پوچھا تھا منہ سے وہ کہے رہی ہیں میں شاور لے کر پھر سے یہ دوا لگا کر پٹی باندھ لوں ۔۔اُس نے وہی رکھی سنیک کٹ کی جانب اشارا کرتے کہا جب میر نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا جب ابرش شاور لینے گئی تھی جب کے میر سوچو میں گم ہوا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ ابھی احمر کو زندہ دفنا دیں لیکن اُن لڑکیوں کو بھی حفاظت سے۔ یہاں سے نکالنا تھا اسلئے میر کا ائس لینڈ رہنا بہت ضروری تھا اُن ہزاروں معصوم لڑیوں کیلئے ! ! جن کا قصور بس اتنا تھا کے وہ اک لڑکی تھی

روحا بیٹھی بیٹھی کمرے میں مائم کا انتظار کر رہی تھی تا کہ معافی مانگ سکے جب کے اُسے اپنے کہے الفاظوں پر بے حد شرمندگی تھی اُس نے کیا کیا بولا تھا مان کو؟ وہ جانتی تھی جیسے اُس نے لفظ استعمال کیے تھے وہ معافی کی حقدار نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے مان سے معافی مانگنا چاہتی تھی خیر

رات بھی مائم کمرے میں نا ایا روحا صوفے پر ہی بیٹھی بیٹھی انتظار کرتے
سو چکی تھی لیکن ہنوز مائم کمرے میں نا ایا روحا کی آنکھ صبح گیارہ بجے کھلی تھی
اُس نے اپنی کھول کر اِدھر اُدھر دیکھا کمرہ خالی تھا روحا فوراً کھڑی ہوئی
گھڑی پر نظریں گئی تو اُسے حیرت ہوئی تھی یعنی وہ اتنا لیٹ اٹھی تھی
مان رات بھی کمرے میں نہیں آئے۔۔۔اُداسی سے وہ خود سے بولتی
جلدی سے فریش ہوتی کمرے سے باہر نکلی جہاں سامنے ہی مائم صوفے پر
بیٹھا تھا جب کے سامنے ہی اک اور سوٹ پینٹ میں ملبوس آدمی بیٹھا تھا وہ
دونوں آپس میں کوئی بات کر رہے تھے مائم کو دیکھ روحا کا دل زور وسے
دھڑکا تھا کیونکہ اُسے اپنا مان اج بلکل پہلے والا لگ رہا تھا وہ جانتی تھی بہت
اچھے سے اپنے پہلے والے مان کو!!!!اسی اکڑ کے ساتھ وہ ٹانگ پر ٹانگ
جمائے صوفے پر بیٹھا تھا چہرہ بے حد سنجیدہ اور پہلے سے کہی زدہ پر کشش تھا
جب کے فور پیس سوٹ میں وہ ملبوس پہلے والا مان ہی تو لگ رہا تھا روحا اس
بات سے انجان تھی کے پہلے والا مائم واپس لوٹ آیا تھا مائم یقیناً آفس کیلئے

ریڈی ہوا تھا وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک ویسکوٹ پر وہ بلیک ہی کوٹ پہنے
! بلیک پینٹ کے ساتھ بالوں کو جیل سے بنائے وہ نہایت پر کشش لگ رہا تھا
روحا کا دل زور وسے دھڑکنے کے ساتھ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ بھی
ائی تھی یقیناً اپنے مان کو دیکھ بے اختیار مائم کی نظریں اٹھتی اُس پر گئی دونوں
کی آنکھیں پل بھر کیلئے ٹکرائی لیکن اسے دیکھتے ہی مائم کی آنکھوں میں
عجیب سی سرخی پھیلی تھی وہ جلد نظریں پھیر گیا
کچھ دیر بعد سامنے بیٹھا شخص کھڑا ہوا مائم سے ہاتھ ملا کر مزید کچھ بات کرتا
اب وہ جانے کیلئے اجازت مانگ رہا تھا جب مائم نے بھی ہاتھ ملاتے مسکرا کر
اُسے اللہ حافظ کہا جس پر وہ آدمی گھر سے نکلتا چلا گیا جب کے مائم بھی اٹھتا
! اب سامنے ٹیبل سے اپنا فون اٹھانے لگا کیونکہ اسے آفس جانا تھا
روحا جلدی سے مائم کے پاس ائی
مان ! ! روحا نے دھیمی اواز میں پکارا جب مائم جو فون اٹھا رہا تھا اُس کے ہاتھ
! تھمے

!! لیکن خود کو کمپوز کرتے مائم واپس فون اٹھاتا کھڑا ہوا

مان!! اُس نے پھر پکارا جب مائم نے ضبط سے مٹھیاں بنائے اُسے دیکھا

مائم کی آنکھوں میں عجیب سی رنجش تھی جیسے کے اُسے اپنے آپ پر

شرمندگی ہو رہی ہو اُس کی آنکھوں میں نااُمیدِ تھی جس سے وہ روحا کو دیکھ

!! رہا تھا گویا روحا نے کچھ بہت بڑی غلطی کر دی

مائم ہنوز خاموش رہا بولتا بھی کیا؟

مائم ویسے ہی میر ابرش کے جانے کے بعد بہت ڈسٹرب اور ٹوٹا ہوا تھا لیکن

اُس کے دل میں خدا نے یقین چھوڑا تھا میر اور مائم کا رشتا اتنا کمزور نہیں تھا

جو وہ اتنی آسانی سے مان لیتا کے اُس کے بھائی کو کچھ ہو گیا ہے مائم کو پختا

یقین تھا کہ میر جہاں بھی ہے بلکل ٹھک ہے

مان ائے ایم۔۔۔ابھی روحا کہے رہی تھی جب مائم کا فون بجا مائم نے فون

کان سے لگاتے بنا روحا کو دیکھے قدم باہر کی جانب بڑھائے مطلب صاف

!! تھا وہ روحا سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا

روحانم آنکھوں سے مائم کو جاتا دیکھ رہی تھی پھر وہی صوفے پر بیٹھتی انسوں صاف کرنے لگی!!

سکندر ہاؤس میں بلکل خاموشی تھی کوئی اپنے کمرے سے باہر انے کو تیار نہیں تھا گھر کے دو جوان بچے لاپتا وتھے تو کیسے کوئی خود کو سنبھالتا!!!

دوسری جانب منال اٹھ چکی تھی پوری رات اُسے ٹھک سے نیند نہیں ائی تھی اُسے بس رونا ارہا تھا وہ اب تک یقین نہیں کر پا رہی تھی کے اُس کا نکاح ہوا تھا وہ بھی سعد سے منال کی رات روتے روتے اور غصّہ کرتے گزری تھی جو وہ سعد کے عکس کو سوچتی کر رہی تھی اُسے سعد پر بے حد غصّہ تھا اُس کا بس نا چلتا وہ سعد کے ساتھ کیا کر گزرتی منال ایسے ہی سوچے جا رہی تھی پھر گھڑی میں وقت دیکھتی اٹھی اس وقت بارا بجنے والے تھے اور وہ مسلسل سوچوں میں گم اپنی قسمت پر رو رہی تھی وہ سعد سے اگر نفرت کے اگے بھی کوئی لفظ ہوتا تو وہ کرتی تھی جب کے سعد بھی برابر ہی اُس سے نفرت کرتا تھا!! وہ دونوں اک دوسرے کو اک آنکھ نہیں بھاتے تھے

منال فریش ہوتی اب واپس بیڈ پر آکر بیٹھی تھی چہرے پر غصّہ تھا جب کے دل میں سعد کیلئے گالیاں جاری تھی جب کمرے کا دروازہ کھولتے سعد اندر داخل ہوا

منال جو سوچوں میں گم تھی دروازے کی آواز پر نظریں اٹھائے اوپر دیکھنے لگی جب کے سامنے سعد کو اتا دیکھ منال حیرت اور بے یقینی سے دیکھنے لگی پھر جھٹکے سے کھڑی ہوئی

اُسے یقین نہیں ارہا اُس نے اپنی آنکھیں رگڑ کر دیکھنا چاہا کے یہ اس کا وہم ہی ہے نہ لیکن یہ سچ تھا

زدہ حیران مت ہو میں ہی ہوں ! ! سعد نے اُس کی مشکل اسان کی

چلو اٹھو یہاں سے۔۔اُسے بیڈ سے سائڈ کرتے سعد خود دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے تکیے پر رکھے ٹانگ پر رکھ لیتا اور گہرا سانس بھرے آنکھیں بند کرنے لگا

اوہیلو؟؟ کیابد تمیزی ہے یہ ؟؟ کھڑے ہو میرے بیڈ سے۔۔ منال ہوش کی دنیا میں اتی غصے سے تیز آواز میں بولی

ہلکے بولو پاگل ہو گئی ہو کان پھاڑو گی کیا میرے۔۔ سعد اپنے کان پر ہاتھ رکھ چہرہ پیچھے کیے بولا

چلو جاؤ اور اک گلاس پانی کا لے کر آؤ جلدی ! ! سعد اک ہاتھ تکیے کے نیچے سے نکالتا موبائل تھامے اُس میں کچھ کرنے لگا جب کے سعد کے آرڈر پر منال کا منہ کھلا تھا یعنی وہ منال کو آرڈر دے رہا تھا؟

کیوں تُم کوئی بادشاہ ہو جو تمہاری بات سنو میں ؟اور یہ حکم کس کو دے رہے ہو تم ؟ دفاع ہو جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔ منال اک ساتھ سوال کرتی غصے میں بولی

جب سعد نے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا

میں نے کہا پانی لاؤ ! ! سعد نے سخت نظروں سے دیکھا جب منال نے بے ساختہ لبوں کو بریک لگایا

جاتی ہو یا نکالوں گن ؟ سعد اُسے کھڑا دیکھ ابرو اٹھائے بولا

جا رہی ہُوں ! اک ہی دھمکی ہے تمہارے پاس دیکھنا میرا بھی وقت آئیگا

۔۔۔وہ غصے سے پاؤں پٹھک کر کہتی کمرے سے باہر نکلی تھی

تمہارا وقت اکر بھی جا چکا اب نہیں ائے گا تمہارا وقت ! ! ! ساتھ اسے جاتا

دیکھ بڑبڑایا

منال کچن سے پانی کا گلاس پانی سے بھرتی واپس کمرے میں ائی ورنہ دل تو

کر رہا تھا پانی میں ہی زہر ملا دے

منال پانی لاتی غصے سے سعد کی طرف بڑھا گئی جب کے سعد ہنوز موبائل پر

نظریں جمائے کچھ کر رہا تھا اُس نے منال کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا جب

کے منال ایسے ہی پانی کا گلاس اُس کی جانب بڑھاتے کھڑی رہی

تمہیں دکھ نہیں رہا میں پانی لے کر کھڑی ہوں۔۔۔اُسے اپنی دنیا میں مگن

دیکھ منال غصے س بولی جب سعد نے موبائل سے نظریں ہٹاتے اُسے دیکھا

پھر اٹھ کر بیٹھا اور گلاس تھامتے لبوں سے لگایا

یہ کیا ہے ؟اک ہی گھونٹ پینے کے بعد وہ گلاس سامنے کرتا بولا

اندھے ہو؟ دکھ نہیں رہا پانی ہے۔۔ منال دونوں ہاتھ پہلوں پر باندھے سعد کے سوال پر ماتم کر رہی تھی

دکھ رہا ہے مجھے کہ پانی ہے لیکن یہ گرم ہے !! تمہیں پتہ ہے نہ کتنی گرمی ہے خود تو اس اے سی میں مزے سے بیٹھی ہو جاؤ دوسرا جائے بھاڑ میں جاؤ اور جا کر ٹھنڈا لے کر آؤ! تھوڑی عقل کا بھی استعمال کر لیا کرو کبھی خود سے۔۔ سعد نے گلاس واپس اسے تھمایا جب کے سعد کی بات پر اُسے آگ لگ چکی تھی

میں تمہاری نوکر ہُوں کیا۔۔ منال کی آواز تیز تھی گویا وہ چیخی ہو بیوی تو ہو نہ ؟؟ سعد نے اک لمحے کیلئے موبائل سے نظریں ہٹاتے کہا پھر واپس موبائل میں لگا

بکواس بند کرو میں تمہاری بیوی نہیں ہوں شکل دیکھی ہے اپنی بڑا ایا بیوی
بنانے والا تُم میرے دشمن ہو بس اور کچھ نہیں نہ کبھی ہو سکتے ہو
سمجھے۔۔ منال انگلی دکھاتی وارننگ دینے کے انداز میں بولی
اگر تم نے فضول بول لیا ہو تو جاؤ اور جا کر ٹھنڈا پانی لاؤ ! ! اُس کی بات کو نظر
انداز کرتے سعد نے پھر آرڈر دیا جب کے اب وہ لیٹا گیم کھیل رہا تھا فون پر
! !
منال نے آنکھیں بند کر کے کھولی پھر خود کو سمجھاتی کمرے سے نکلتی کچن
کی جانب بڑھی
ٹھنڈا پانی گلاس میں ڈالتے منال واپس گلاس لیے واپس کمرے کی جانب
بڑھی پھر گلاس سعد کی جانب بڑھایا سعد اسی طرح فون میں مگن رہا جب
کے منال کے کان سے دھوئے نکلنے لگے تھے اپنی حد سے زدہ بیزتی پر ! جو
! ! اُسے لگ رہی تھی

منال نے پورا گلاس آگے کرتے سعد پر پھینکا سعد جو سکون سے لیٹا تھا اب اہ بھرتا دبک کر بیٹھا وہ ٹھنڈے پانی سے نہا چکا تھا سعد نے چہرہ نیچے کیے پہلے حالت دیکھی پھر حیرت سے چہرہ اٹھائے منال کو دیکھا جو تنزیا۔ مسکرا رہی تھی سعد کی شرٹ پوری پانی میں تر تھی جب کے پینٹ کا بھی یہی حال تھا !!اور سب سے دکھ کی بات تھی کے پانی بہت ٹھنڈا تھا

پاگل ہو کیا جاہل عورت کیا کیا یہ۔۔ سعد غصے سے آگ بگولا ہوتا کھڑا ہوا خود ہو تُم جاہل آدمی !؟اور جاہل آدمیوں۔ کے ساتھ یہی کیا جاتا ہے بڑا ایا مجھ پر روپ جھاڑنے والا۔۔ منال ادا سے کہتی گلاس سائڈ ٹیبل پر رکھنے لگی

تمہیں تمیز نہیں ہے ! سعد غصے سے پاگل ہو رہا تھا

نہیں ہے !! میرے اندر تمیز نہیں ہے بلکل بھی !! منال نے کندھے اچکاے

تولاؤ اپنے اندر تمیز ورنہ تُم اس طرح زہر لگ رہی ہو مجھے۔۔۔ سعد اُس کے چہرے کو دیکھ سرخ آنکھوں سے بولا

کیوں بھئی ؟ تمہیں زہر نا لگوں اسکے لیے میں خود کو کیوں بدلوں ؟ ہو کون تُم ؟ میں تمہیں جیسی بھی لگوں مجھے ذرا برابر فرق نہیں پڑتا آ رہی ہے سمجھ ؟؟

منال صوفے پر بیٹھتی بولی

!!!! میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں

مت چھوڑو میں خود تم سے پیچھا چھڑوالوں گی ! منال صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتی پر سکون سی بولی

تُم جیسی پاگل لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ۔۔ سعد بیچارہ اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے بولا

اور تُم جیسا جاہل کمینہ ڈیش انسان میں نے کہی نہیں دیکھا ۔۔ منال بھی برابری سے بولی

کیا مطلب ڈیش ؟ اتنی گالیاں تو بکتی ہو اس خالی جگہ کو بھی پر کر دو کیونکہ تم میں کوئی لحاظ تو ہے نہیں ۔۔ سعد نے اُس کی جانب اک قدم بڑھایا

!! خبیث کتا!! بھر دی خالی جگہ

اک تھی ڈیش اک آنی تھی اُس میں یہ دودو کہاں سے اگئ۔۔ سعد ابرو اٹھائے بولا

تمہیں کس نے کہا کے ڈیش میں اک گالی تھی؟ منال اُلٹا سوال کرنے لگی

منہ بند رکھو اپنا اپنے ساتھ تُم نے مجھے بھی پاگل بنا دیا پتہ نہیں کیوں ایسی الٹی سیدھی باتیں کر رہا ہوں میں بد تمیز عورت! سعد غصے سے کہتا کمرے سے نکلتا چلا گیا کیونکہ وہ پورا بھیگا تھا اور اُسے چینج کرنا تھا اب !!

جب کے پیچھے منال گھور کر سعد کو جاتا دیکھ رہی پھر اپنی کامیابی پر خود ہی قہقہ لگا کر ہنسی !!

اسی طرح اج کا دن بھی گزرا تھا شام ہونے کو تھی جب مائم کمرے میں داخل ہوا روحاجو بیٹھی موبائل میں کارٹون دیکھ رہی تھی اب دروازے کی آواز پر فوراً سے اوپر دیکھنے لگی سامنے مائم کو دیکھ اُس کا چہرہ کھل اٹھا تھا

چہرے پر ڈھیروں خوشی نے جنم لیا تھا وہ موبائل سائڈ پر رکھتی اٹھ کر
! جلدی سے مائم کے پاس ائی
مان ! !اُس نے خوشی سے پکارا
جب کے مائم خاموشی سے بس اُسے دیکھ رہا تھا
مائم نے خاموشی اختیار کیے ہی کچھ پیپرز اُس کی جانب بڑھائے جسے روحا
یقیناً تھام چکی تھی اُس نے نا سمجھی سے مائم کے ہاتھ سے پیپرز لیے تھے
یہ کیا ہے مان ! !روحانا سمجھی سے بولی
کھولیں ! !مائم کے لبوں نے محض اتنا لفظ ادا کیا جب روحا نے مسکرا کر پیپرز
کھولے پھر اُنہیں پڑھنے لگی جب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن جیسے
جیسے وہ پڑھ رہی تھی اُس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا چہرے کی تمام رنگت اہستہ
اہستہ ختم ہو رہی تھی اُس کا وجود پورا فق پڑھنے لگا اُس نے بے یقینی سے
نظریں اٹھائے مائم کو دیکھا جس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھی
م۔مان ! !؟؟؟روحا نے لفظ توڑتے پکارا

بولیں!!مائم کی آواز بے حد بھاری تھی

ی۔یہ کیاہیں!!روحانے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے بمشکل کہا

Divorce Papers!!!

ان پر سائن کر کے آپ مجھے دے دیے گا پھر میں بھی کر دونگا سائن

۔۔۔مائم پیپرز کی جانب اشارہ کرتا بولا جب کے روحا کو لگا وہ بس ابھی ہوش کھو بیٹھے گی

م۔مان آپ مذاق کر رہے ہیں نا؟؟روحانے اُمید سے پوچھا

مجھے نہیں لگتا اب میرا اور آپ کا کوئی مزق ہے؟؟مائم کا چہرہ آہستہ آہستہ مسلسل بے حد سرخ ہو رہا تھا

م۔مان م۔میری بد تمیزی کی وجہ سے کر رہے ہیں نا آپ یہ سب؟اتنی بڑی سزا مت دیں آپ مجھے!!میں جانتی ہوں میں نے بہت بتمیزی کی آپ سے میں معافی کے لائق نہیں ہوں لیکن مان اتنی بڑی سزا مت دیں

مجھے پلز!!روحا بری طرح رونا شروع ہوئی تھی جب کے مائم کی آنکھوں میں بھی کچھ تیرنے لگا تھا جب کے ضبط سے مٹھیاں بند تھی

مان!م۔مجھے پ۔پتہ ہے میں نے کہا تھا کے مجھے طلاق۔د۔دیں دیں لیکن م۔میں نے دل سے نہیں کہا تھا بس غلط فہمی ہو گئی تھی میں نے آپ پر بھروسہ نہیں کیا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی مان پلز مجھے معاف کر دیں میں ایسے ہی بول رہی تھی میں آپ ک۔کے بغیر نہیں رہ سکتی !!روحا اک سانس میں بولی جب کے اُس کا رونا بے ہد شدت سے جاری تھا مائم کی نظر ہنوز سائڈ پر تھی جب کے اُس کی آنکھوں میں بھی اب نمی تیرنے لگی تھی

م۔مان آپ خاموش کیوں ہے پلز بولیں نا۔۔دیکھے میں کان پکڑ کر سوری بول رہی ہوں آپ سے معاف کر دیں پلزک۔کچھ تو بولیں!!روحا مائم کا چہرہ اپنی جانب کرنے کی کوشش کرتی روتے ہوئے بولی اُسے شدت سے گھبراہٹ ہو رہی تھی اُسے لگ رہا تھا وہ عنقریب اپنی زندگی ہار جائیگی

مائم روحا سے کہیں زدہ تکلیف میں تھا اُس کے دل کا کوئی حال سن کر
رویے بنارہ نہیں سکتا تھا

روحا کیوں کیا آپ نے ایسا!! مائم کا لہجہ ایسا تھا جیسے اُس نے سب کچھ کھو دیا
ہو

م۔مان میں پاگل ہو گئی تھی جو میں نے ایسا کیا!! ایسے لفظ آپ کو بولیں
پ۔ پلزم۔مجھے معاف کر دیں۔۔روحا کو لگ رہا تھا مائم کچھ دن پہلے کی
جانے والی اُس کی بد تمیزیوں کی بات کر رہا ہے لیکن یہ سچ نہیں تھا مائم کچھ
اور بات کر رہا تھا!!

مجھ سے شادی کیوں کی آپ نے۔۔۔مائم نے سرخ آنکھیں روحا کے
چہرے پر گاڑے کہا جب کے روحا کی حل چل رکی تھی اُس نے نا سمجھی سے
مائم کو دیکھا

ک۔کیا مطلب مان؟؟روحا کو مائم کی بات بلکل سمجھ نہیں ائی تھی
میں نے کہا مجھ سے شادی کیوں کی آپ نے۔۔مائم نے پھر لفظ ادا کیے

روحا کو مزید گھبراہٹ ہونے لگی تھی مائم کی باتیں سن

مان کیا کہے رہے ہیں آپ پ۔ پلز کھل کر بتائے کیا مطلب ہے آپ کا

؟؟؟روحا مائم کا بازو تھامے روتے ہوئے بولی

میرا کھل کر کہنا برداشت کر پاؤ گی آپ۔؟؟مائم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

روحا کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا تھا

م۔مان کیا ہوا پلز مجھے بتائے۔۔روحا اپنے انسوں صاف کرتی بولی

آپ اچھے سے جانتی تھی کے میں آپ کو بہن سمجھتا تھا اُس کے بعد بھی

کیوں شادی کیلئے ہاں کی آپ نے ؟؟مائم اُسے دیکھ بولا جب کے اُس کی بات

پر روحا کی آنکھیں حیرت سے باہر انے کو تھی یعنی مائم کی یادداشت آگئ

تھی؟؟اُس کے دل نے شدت سے نفی کی تھی کیونکہ وہ اس سب کیلئے تیار

نہیں تھی

م۔مان!!روحا نے گہرا سانس بھرے بہتے انسوں کے ساتھ پکارا

مان نہیں ! ! آپ کا مان تو اسی دن مر گیا تھا جس دن ہمارا نکاح ہوا تھا ! !
میری یادداشت گئی تھی لیکن آپ کی تو تھی نا آپ نے کیوں منع نہیں کیا
اس رشتے کیلئے ! میں مان صرف اپنے بچے کیلئے تھا لیکن آپ نے وہ ہونے دیا
جس سے مجھے سب سے زائد اذیت ہونی تھی آپ سے اچھا کون جانتا تھا کے
میں آپ کو اپنی اولاد سمجھتا تھا ارے مانتا تھا میں آپ کو اپنا بچا ! ! ! ! بچپن
سے آپ کو ہمیشہ اک بھائی کے طرح پیار دیا کہی غلطی نہیں کی میں نے پھر
کیسے آپ میرے ساتھ کھیل سکتی تھی ؟ مائم کی آنکھوں میں ہزاروں سوال
تھے

م۔مان ! ! روحانے کچھ بولنا چہا

میں نے کہانا مر گیا آپ کا مان ! ! مائم نے بات بیچ میں کاٹتے اپنے لفظوں پر
زور دیا جب روحانے روتے ہوئے مائم کو دیکھا

ا۔آپ کو سب یاد آگیا ؟ ؟ روحانے کپکپاتے ہوئے پوچھا

ہاں ! ! لیکن لگتا ہے نہیں انا چاہیئے تھا کیونکہ جو جو مجھے یاد آیا ہے وہ مجھے اندر سے لمحہ بہ لمحہ کھوکھلا کر رہا ہے ندامت سے سانسیں تھم رہی ہے میری اپ ایسا کیسے ہونے دے سکتی تھی روحا؟؟ گھر والوں نے شادی کروائی اور آپ نے ہاں کر دیا اک بار بھی نہیں بولا کے آپ اور میں اس رشتے میں نہیں بن سکتے ! ! مائم سوالیہ نظروں سے بولا جب کے آنکھیں نم تھی روحا کو تو یقین نہیں آرہا تھا یہ سب سچ ہو رہا ہے

روحا کو خاموش دیکھ مائم نفی میں سر ہلاتا کمرے سے باہر نکلا جب روحا تیزی سے بھاگتی مائم کے پیچھے بھاگی جب کے مائم اب لاؤنج سے گزر رہا تھا روحا نے مائم کا بازو پکڑتے اُسے روکا وہ دونوں لاؤنج کے بیچوں بیچ کھڑے تھے جب کے آس پاس بس ملازم کام کر رہے تھے جب کے وہ لوگ بھی اب روحا مائم کو دیکھ ادھر اُدھر ہو چکے تھے

مان پلزر کے ! ! م۔میں ! ! روحا نے پھر کچھ بولنا چاہا لیکن بولتے بولتے رکی کیا میں ؟؟ بولیں کیا میں، ؟؟ اُس کے رکنے پر مائم بولا

اک خوبصورت رشتا تھا ہمارے بیچ روحا اُسے ختم کرنے میں اک لمحہ نا لگایا آپ نے ؟؟ آپ جانتی ہے آپ کے بس ایک شادی کے ہاں پر میں اندر سے مر رہا ہوں شرمندگی ندامت مجھے سانس نہیں لینے دے رہی لوگ کیا سوچ رہے ہونگے کے جس کو بچپن سے اپنی بہن سمجھ کر پالا اُس سے شادی کرلی ؟؟

مجھے تو کچھ یاد نہیں تھا لیکن سب نے مل کر مجھ سے وہ کروادیا جو میری نظر میں گناہ تھا آپ کو ہمیشہ اک اولاد کی نظر سے دیکھا تھا میں نے اور یہ بات سب جانتے تھے پھر بھی ؟ مائم کا لہجہ بلکل خالی تھا ٹوٹا ہوا گویا وہ سب کچھ کہو چکا ہے !!

ابھی روحا کچھ کہتی کے صائمہ بیگم جو کچن سے پانی پی کر آرہی تھی ان دونوں پر نظر جاتے اب ان کی جانب ائی تھی

کیا ہوا بیٹا سب ٹھک ہے ؟ صائمہ بیگم مائم کا چہرہ دیکھ ہی سمجھ چکی تھی کے کچھ ٹھک نہیں ہے

نہیں ماما کیسے کچھ ٹھک ہو سکتا ہے ؟آپ سب نے کچھ چھوڑا ہی نہیں ٹھک ہونے کو میرے لیے۔۔مائم آنکھوں میں بے بسی لیے صائمہ بیگم کو دیکھ بولا

کیا ہوا میرے بچے ! ! صائمہ بیگم نے تڑپ کر اُس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما

ماما آپ تو جانتی تھی نا کے روحا اور میرے درمیاں کیا رشتا ہے پھر آپ نے بھی نہیں روکی یہ شادی ؟؟مائم کی آنکھوں میں سوال ہی سوال تھے

م۔مائم میرے بچے۔۔صائمہ بیگم نے یقین کرنا چاہا کے سب کچھ مائم کو یاد اچکا ہے

ماما آپ سب ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ ! ! ! مائم کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی

بیٹا ہم ! ! صائمہ بیگم کو سمجھ نہ ایا وہ آگے کیا بولیں

اتنے اک اک کر کے گھر کے سب فرد لاونج میں جمع ہونے لگے تھے اور سب ہی یہ سوچ کر سکتے میں آچکے تھے کہ مائم کو سب یاد اچکا ہے جب کے

ساتھ انے والی مائم کی باتوں اور عمل کیلئے بھی سب خود کو تیار کر رہے تھے
!! کیونکہ سب جانتے تھے کے اب کیا ہو گا
آپ سب کے پاس کوئی جواب نہیں ہے نہ ؟؟ ہو گا بھی کیسے !! آپ سب
جانتے تھے کے میں یہ سچ جاننے کے بعد خود سے بھی نظریں نہیں ملا پاونگا
پھر بھی کسی نے میرے بارے میں نہیں سوچا حالانکہ سب کو پتہ تھا کے
اک نا اک دن میری یاداشت واپس آئیگی اور وہ دن میرے لیے کس
تکلیف میں ہو گا یہ کسی نے نہیں سوچا !! پرانی تمام باتیں مجھے یاد آگئی ہیں
اک اک لمحہ یاد آچکا ہے مجھے !!! آپ لوگوں نے میری اولاد جیسی روحا کو
میرے ساتھ اس بندھن میں کیسے باندھ دیا ؟؟ مائم بے یقینی سے بولا
سب چہرہ جھکائے کھڑے تھے جب کے سب کے ہی دل شدت سے میر کو
یاد کر رہے تھے وہ ہوتا تو سب اک لمہ میں سمبھال لیتا لیکن یہ بگڑتا معاملہ
! اب کون سنبھالتا

خیر آپ سب نے تو اپنی مرضی کرلی اب میری باری یہ غلطی تو مجھ سے انجانے میں ہوگئی لیکن اب میں اس غلطی کو سدھارونگا۔۔۔مائم کہتا کچھ پل کیلئے رکا جب سب نے مائم کو دیکھا تھا سب ہی جاننے کیلئے بے تاب تھے

میں روحا کو ڈیورس دے رہا ہوں!!مائم کہتے کہتے رکا

جب کے اُس کی بات تھی یا خنجر جو روحا سمیت سب کے دلوں پر چل کر دلو کے دو حصے کر چکی تھی

مائم میری جان یہ کیا کہے رہے ہو بچے۔۔۔صائمہ بیگم نے تڑپ کر اُس کا چہرہ اٹھاتے کہا

میں بلکل ٹھک کہے رہا ہوں ماما یہی سچ ہے آپ سب نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے میری یادداشت چلے جانے کا مجھ پر غلط استعمال کیا ہے آپ سب اک اک چیز سے واقف تھے کوئی چیز آپ سب سے چھپی نہیں تھی آپ لوگ سب دیکھ سکتے تھے کے روحا کو میں کسی اور نظر سے دیکھنا بھی گناہ سمجھتا تھا پھر کیوں ہم دونوں کو اُس رشتے میں باندھ دیا جو مجھے اس وقت

جان لیوا لگ رہا ہے جب سے مجھے سب یاد آیا ہے میری سانسیں رکنے لگی ہے مجھے سانس نہیں آتی شرمندگی مجھے اندر ہی اندر کھا رہی ہے میں روحا سے بہت پیار کرتا تھا اولادوں والا بہنوں والا جان تھی یہ میری اُس کے بعد یادداشت گئی اور میں دوسرا پیار ان سے کرنے لگا جو سوچ کر ہی میں اپنی نظروں میں گر رہا ہوں کے میں اپنے بچے کو ایسی نظروں سے ایسے پیار سے کیسے دیکھ سکتا ہوں ! ! وقت رہتے میری یادداشت واپس آگئی اب مزید کوئی بے وقوفی کرنے سے میں رک گیا اب بس میں مزید کچھ غلط نہیں ہونے دونگا اسلئے یہی صحیح ہے کے میں سب ٹھک کر دوں اور وہ صرف اس رشتے کو ختم کرنے سے ہو سکتا ہے ! ! مائم کہے کر رکا سب تڑپ کر مائم کو دیکھ رہے تھے جب کے روحا بری طرح رو رہی تھی

میں نے پیپرز روحا کو دے دیے ہے جتنی جلدی ہو سکے آپ سائن کر دیں روحا میں بھی کر دونگا پھر ! ! مائم روحا کی جانب متوجہ ہوا

م۔میں سائن نہیں کرونگی مان ! ! روحا روتے ہوئے بولی

آپ کرینگی سائن ! ! اور ضرور کرینگی ! ! مائم اُسے سرخ چہرے کے ساتھ دیکھ بولا

ن۔ نہیں مان میں نہیں کرونگی۔۔ روحا مسلسل روتی نفی میں سر ہلا رہی تھی

روحا کیوں آپ مجھے تکلیف دے رہی ہیں میں پہلے ہی اندر سے بہت تکلیف میں ہُوں مزید برداشت نہیں کر سکتا میں خدا کیلئے رحم کریں اور سائن کردیں پیپر زپر میں مزید اس ندامت کے ساتھ نہیں رہ سکتا ! ! مائم کے ہر لفظ میں اُس کے اندر کی تکلیف دکھ رہی تھی وہ واقعی بہت تکلیف میں تھا

م۔مان پلزن۔ نہیں ! ! روحا نے نفی میں سر ہلایا باکی سب کی آنکھوں سے بھی انسوں بہے رہے تھے ابھی میر ہوتا تو سب کچھ لمحے میں سنبھال لیتا لیکن مائم کی یاداشت ائی بھی تو کب ؟؟ جب میر اس گھر سے کافی دور تھا

ٹھک ہے روحا آپ نہیں کریں سائن لیکن مجھ سے مزید یہ ندامت شرمندگی یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی اسلئے اس سب کو میں واپس

ٹھک کرونگا میں آپ کو خود طلاق دونگا میں یہ کرنا نہیں چاہتا تھا اسلئے میں نے آپ کو پیپرز دیے تھے لیکن شاید آپ چاہتی ہے کے میں تکلیف میں تڑپ تڑپ کر مر جائوں لیکن میں یہ سب کی گئی غلطی سدھارے بنا نہیں مرونگا!!اسلئے میں آپ کو ابھی اس رشتے سے آزاد کرونگا!مائم کی بات کا مطلب سمجھتے روحا کو لگا اُس کے قدموں سے زمین نکل رہی ہے جب کے باکی سب بھی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ گیے تھے کیونکہ کسی کو یقین نہیں ارہا تھا!!

میں مائم احمد سکندر اپنے پورے ہوشو حواس میں روحا!!!مائم نے بس اتنا ہی کہا تھا ابھی جب روحا کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائی گی اُسے اپنے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا ابھی مائم نے پہلی لائن پوری بھی نہیں کی تھی جب صائمہ بیگم اگے ائی

بیٹا کیا کر رہے ہو مائم مت کرو یہ سب گناہ وہ نہیں یہ ہے بیٹا جو اپ کر رہے ہو مت کرو بچے!!صائمہ بیگم کو دیکھ مائم خاموش ہوا تھا

نہیں ماما اور نہیں بس اب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا یہ سب کرنے دیں مجھے۔۔مائم دو قدم پیچھے ہوا

میں!!!مائم دوبارہ بولنے لگا تھا کیونکہ پہلی بار صائمہ بیگم درمیان میں اچکی تھی ابھی مائم مزید کچھ بولتا کے پیچھے کی کچھ اواز پر وہ مڑا احمد صاحب اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھے نیچے بیٹھتے چلے جا رہے تھے جب کے برابر میں کھڑے احسن صاحب اور امنہ بیگم کی چیخ سن کر سب مڑے تھے جب مائم بھاگتا ہوا احمد صاحب کے پاس ایا

بابا!! بابا آنکھیں کھولیں۔۔مائم نے تڑپ کر اُن کا سر اپنی گود میں رکھا ڈاکٹر۔۔ڈاکٹر کو کول!!مائم چیخا جب سعد فوراً ڈاکٹر کو فون کرنے لگا

ب۔بیٹا!!احمد صاحب نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھے بمشکل پکارا

ج۔جی بابا

۔مائم نے آنکھوں میں نمی کے ساتھ کہا

ب۔بیٹام۔مت کرو یہ!!احمد صاحب بہت مشکل سے بول رہے تھے اُن کے دل میں بے حد تکلیف ہو رہی تھی

باباپ۔ پلز آپ اٹھے!!مائم نے اُنہیں بیٹھانا چاہا

ن۔ نہیں ب۔بیٹام۔مت ت طلاق د۔دو!!احمد صاحب گہرا سانس لیے بولیں

بابا!! یہ وقت نہیں ان باتوں کا پلز کھڑے ہونے کی کوشش کریں آپ میرا ہاتھ پکڑے۔۔۔مائم اُنہیں اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا

و۔وعدہ کروت۔ تُم روحا کو طلاق ن۔ نہیں دو گے!!احمد صاحب مائم سے وعدہ لینا چاہتے تھے

مائم نے بے بسی سے اپنے بابا کو دیکھا

بابا پلز مجھ سے مزید وہ نہ کروائیں جو مجھے گناہ لگ رہا ہے!!مائم آنکھیں بند کئے اذیت سے بولا

و۔وعدہ کروت۔ تمہیں م۔میری قسم۔۔بیٹا!!!احمد صاحب مائم کا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے بمشکل بولیں

و۔وعدہ کرو بیٹا!!!اُسے خاموش دیکھ احمد صاحب پھر بولیں جب کے ان کی حالت بگڑ رہی تھی

و۔۔وعدہ بابا!!یہ کہتے ہوئے مائم کی سانس تھمی تھی یعنی تکلیف ندامت جسے وہ دور کرنے لگا تھا وہ اُس کے پاس پھر سے آگئی تھی لیکن ابھی اُس کے بابا کی جان اُس کیلئے ضروری تھی اور کچھ نہیں

احمد صاحب کے لب مسکرائے تھے جب ڈاکٹر تیزی سے اندر داخل ہوا جب کے ساتھ ایک نرس بھی تھی

احمد صاحب کو کمرے میں شفٹ کیا ڈاکٹر سب کو باہر انے کا کہے چکے تھے اسلئے اس وقت سب باہر تھے اور پریشانی سے اِدھر اُدھر چکر کاٹ رہے تھے گھر کی عورتیں تو رو رہی تھی وہی مائم کی آنکھیں پھر سے سرخ ہو رہی تھی! وہ اپنے بابا کی صحتیابی کے لیے دعا کر رہا تھا

جب کچھ دیر بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر آئے

ڈاکٹر کیسے ہیں میرے بابا۔۔مائم فوراً آگے ایا جب کے سب بھی فوراً پیچھے ہی آئے تھے

اب تو وہ ٹھک ہے لیکن اُنہیں ہرٹ اٹیک ایا تھا کوشش کریں کے اُنہیں کسی قسم کے اسٹریس سے دور رکھے ورنہ اس سے ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بولیں جب مائم نے اسباب میں سر ہلایا

تھینک یو ڈاکٹر۔۔مائم نے شکریہ ادا کرتے اک ملازم کو اشارہ کیا جس پر وہ ڈاکٹر کو بہار تک چھوڑتا اک نوٹ کی گڈی اُنہیں تھما چکا تھا

مائم سمیت سب جلدی سے اندر گئے احمد صاحب شاید سو رہے تھے اس وقت جب کے ہاتھ پر ڈرب تھی

جو ڈاکٹر ابھی لگا کر گیا تھا

مائم قدم بہ قدم چلتا اُن کا پاس ایا اور سامنے کرسی پر بیٹھ کر احمد صاحب کا ہاتھ تھام گیا

پھر اپنے چہرے سے لگاتے اُس نے لبوں سے چُوما

!! میں نے آپ سے وعدہ تو کر لیا بابا لیکن میں یہ وعدہ نبھاونگا کیسے

مائم بے بسی سے بولا پھر واپس اُن کا ہاتھ اپنے چہرے سے لگاے سوچو میں

!!! گم ہوا تھا

دوسری جانب ابرش اور میر تھوڑا ارام کرنے کے بعد اب اٹھ چکے تھے

کیونکہ کافی دنوں سے وہ لاگ ٹھک سے ارام نہیں کر پا رہے تھے

اس وقت میر بہرام کے ساتھ جب کے ابرش امنہ کے ساتھ تھی

سر دیکھے اس جگہ ساری لڑکیوں کو قید کر کے رکھا گیا ہے اور انے والے کچھ

دنوں میں ان سب کو وہ بیچنے کا ارادہ رکھتا ہے

بہرام سامنے رکھے میپ پر اشارے سے بتاتے ہوئے بولا

ایسا نہیں ہونے دونگا میں !! میر اٹل لہجے میں بولا

جانتا ہُوں سر ! ! آپ کے ہوتے ہوئے کچھ غلط نہیں ہو سکتا۔۔ بہرام مسکرایا

سر میں بھی آپ کے ساتھ آؤں پلز ! ! میرا بہت دل ہے آپ کے ساتھ کام کرنے کا مشن میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں پلز ! ! بہرام کا لہجہ منت بھرا ہی تھا

لیکن یہاں خطرہ ہے بہرام اور تمہاری جان مشکل میں آسکتی ہے۔۔ میر اُسے دیکھ بولا

منظور ہے سر ! ! جس طرح آپ اس دنیا سے برائی ختم کر رہے ہیں ویسے میں بھی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ بہرام مسکرا کر بولا

Are you sure?

میر نے تنقید کی

سر ! ! وہ ہنوز مسکرا رہا تھا جب میر نے دھیرے سے اسباب میں 100٪ سر ہلایا

لیکن سر میرا خیال ہے اس مشن کے شروع ہو جانے کے بعد یہاں گھر میں بھی خطرہ ہو سکتا ہے اگر ہم باہر ہوئے گھر پر بھابھی ہو گی تو اُن کی سیفٹی کیلئے ہمیں اُنہیں پاکستان بھیج دینا چاہیئے ہم اُن کی جان کے ساتھ رسک نہیں لے سکتے۔۔ بہرام کچھ دیر بعد عقلمندی سے بولا

وہ نہیں جائیگی مجھے اچھے سے پتہ ہے وہ منع کر دیگی!! میر یقین سے بولا وہ جانتا تھا ابرش اُس کے بغیر پاکستان کبھی جائیگی نہیں

سر میں جانتا ہوں لیکن بھابھی کی جان کے ساتھ ہم رسک نہیں لے سکتے امنہ اور میں تو اپنی سیفٹی کرنا جانتے ہیں لیکن بھابھی!! بہرام میر کو دیکھ بولتا بولتا رکا

جانتا ہُوں بہرام میں کرونگا بات اُس سے لیکن میں یقین سے کہے سکتا ہُوں میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اُسے وہ میرے بغیر پاکستان جانے پر راضی کبھی بھی نہیں ہو گی!! میر کا یقین بلکل درست تھا ابرش نے کبھی راضی نہیں ہونا لیکن میر پھر بھی اُس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس

کے ساتھ وہ اُس کی نا سننے کو بھی تیار تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ابرش مر کر بھی اکیلی پاکستان نہیں جائیگی !!

بہرام بھائی تو بہت اچھے ہے ماشاللہ بلکہ آپ دونوں بہت پیارے ہیں !! ابرش اور امنہ جو الگ بیٹھی تھی امنہ کے قصے سنانے پر ابرش مسکرا کر بولی

ہاں جی بہرام بہت اچھے ہیں ہمیشہ خیال رکھتے ہیں میرا اور میں بھی اُن سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔امنہ مسکرا کر بولی

ماشاللہ اللہ آپ دونوں کے درمیان کا پیار ہمیشہ قائم رکھے !! امین !! ابرش نے دل سے دعا دی

سر کا بتائے ! ویسے مجھے لگتا ہے وہ بھی آپ سے بہت پیار کرتے ہیں نہیں مطلب جب آپ کے سانپ نے کانٹا تھا اُن کی پریشانی بتا رہی تھی وہ بھی بہت پیار کرتے ہونگے نا آپ سے آپ کتنی لکی ہیں جو میر سر کی وائف ہیں

!امنہ خوشی سے بولی جب کے اُس کی بات پر ابرش سوچ میں پڑی تھی

کیونکہ اُسے خود نہیں پتہ تھا کے میر اُس سے پیار کرتا بھی ہے یا نہیں ؟

بولیں بھابی !؟ابرش کو خاموش دیکھ امنہ نے ہلایا

میں اُن سے بہت پیار کرتی ہوں وہ کرتے ہیں یا نہیں یہ مجھے نہیں پتہ

!!ابرش کی آنکھوں میں اُداسی تھی

آپ کو نہیں پتا مطلب ؟؟امنہ کو سمجھ نہ ایا

مطلب اُن کا ہر عمل میرے لیے بہترین ہوتا ہے وہ ہر طرح سے پرفیکٹ ہے وہ کبھی بھی کچھ غلط نہیں کرتے میرے ساتھ بھی بہت نرمی سے بات کرتے ہیں پہلے بہت غصّہ کیا کرتے تھے لیکن اب نہیں کرتے ہمیشہ میرا خیال رکھتے ہیں ! لیکن اج تک اُنہونے پیار کا اظہار نہیں کیا ! !ابرش امنہ کو دیکھ دکھ سے بولی

توآپ کروائے نا مطلب بہت سے طریقے ہے اظہار کروانے کے آپ کوشش تو کریں کیا پتہ وہ کر دیں ! !امنہ اُس کی اُداسی دیکھ چکی تھی

وہ اپنے جذبات پر اختیار رکھنا جانتا ہے امنہ ! وہ بلکل بھی نا دل سے کمزور ہے نہ بہادری میں کمزور ہیں وہ ایسے ہی کچھ نہیں بولتے ہر چیز سوچ سمجھ کر بولتے ہیں۔۔ یہ کہتے ہوئے ابرش کی لہجے میں فخر تھا وہ جتنا فخر میر پر کرتی اتنا کم تھا

جانتے ہے ہم بھی بھابی بہت سنے ہے سر کے قصے بہادری میں سب سے آگے ہے سر ! ! لیکن آپ پریشان مت ہوا گر سر کو آپ سے پیار ہوا تو زدہ دیر تک نہیں آپ سے چھپ سکے گا ! ! سر کا پیار آپ کے سامنے ضرور کسی نا کسی اُن کے عمل سے اجاے گا ! ! ! امنہ سمجھانے والے انداز میں مسکرا کر بولی جب ابرش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی کچھ ہی گھنٹوں ! ! میں امنہ اور ابرش کافی اچھے دوست بن چکے تھے

کافی دیر بعد میر کمرے میں داخل ہوا جب کے ابرش پہلے آچکی تھی اور وہ بیٹھی اپنے ہاتھ پر بندھی پٹی کے اندر چھپے زخم دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی

درد ہو رہا ہے کیا؟؟اُسے اپنے بازو پر بندھی پٹی پر ہاتھ پھیرتے دیکھ کمرے میں داخل ہوتے میر بولا

نہیں میں بس دیکھ رہی تھی کے اندر کا گھاؤ کیسا ہو گا اب!!ابرش میر کو دیکھ بولی

کیا مطلب کیسا؟میر سامنے صوفے پر بیٹھتا بولا

مطلب سانپ کے کانٹے کا گھاؤ کیسا ہوتا ہے مجھے دیکھنے کا بہت شوق ہے جب کل میرے کانٹا تھا تو درد کی وجہ سے ہاتھ پر دیکھا ہی نہیں گیا لیکن اب دل کر رہا ہے۔۔۔ابرش ہنستی ہوئی بولی جب کے اُس کی بات پر میر چہرہ جھٹک گیا

اچھا مجھے تُم سے کچھ بات کرنی ہے!!میر کے چہرے پر سنجیدگی تھی

جی بولیں؟؟ابرش بھی سنجیدہ ہوتی میر کی جانب متوجہ ہوئی

تُم پاکستان جا رہی ہو!!میر کا لہجہ فیصلہ سنانے والا تھا

کیا مطلب میں ؟؟آپ ہم کیوں نہیں بول رہے آپ بھی تو ساتھ جائینگے نا؟ابرش جہاں خوش ہوئی تھی واپس جانے کا سن وہی صرف تُم کہنے پر تشویش زدہ بھی

ہم نہیں تُم!! صرف تُم جا رہی ہو پاکستان!! میر کی نظریں اُس کے چہرے پر ہی تھی

کیا مطلب آپ نہیں جا رہے ہے؟؟ابرش کی آنکھوں میں یقیناً ڈھیروں سوال تھے

نہیں!! میر نے لفظی جواب دیا

لیکن کیوں میر! ابرش کچھ لمحے بعد بولی

کچھ کام ہے جو نپٹانے ہے!! میر نے کہتے گہرا سانس بھرا

ٹھک ہے تو آپ اپنا وہ کام ختم کریں تب تک میں بھی یہی ہُوں پھر ہم ساتھ چیلنگے پاکستان!! ابرش نے بھی اپنا فیصلہ سناتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگایا

ایسا کچھ نہیں ہو گا تُم پاکستان کل ہی جا رہی ہو ! ! میر کا لہجہ سرد تھا جو ابرش کو عجیب سی بے چینی میں مبتلا کر رہا تھا

نہیں میر میں آپ کے بغیر نہیں جاؤنگی ! ابرش کھڑی ہوئی تھی

ابرش کیوں زد کر رہی ہو تُم ؟ ؟ میر بھی کھڑا ہوا

میں زد نہیں کر رہی میر میں بس بول رہی ہوں کے میں اکیلی پاکستان اپ کے بغیر نہیں جا رہی ۔ ۔ ۔ ابرش میر کے قریب اتی بولی

تُم جا رہی ہو ! اور کل ہی جاو گی واپس مزید اس پر مجھے کوئی بحث نہیں چاہیئے ! ! اب میر کا لہجہ سخت ہونے لگا تھا

نہیں میں نہیں جاؤنگی ! ! ابرش نے فیصلہ کر لیا تھا وہ کسی حال میں نہیں جائیگی

میر نے اُسے سخت نظروں سے اُسے گھورا جس پر ابرش بھی میر کو دیکھنے لگا تُم کیوں میرا دماغ کرتی ہو ؟ میں نے کہا نا تُم جا رہی ہو مطلب جا رہی ہو اور اس پر اب فضول بحث مجھے نہیں چاہیئے ! ! میر جانتا تھا پیار سے سمجھانے پر

وہ کبھی نہیں مانے گی اور یہاں اُس کی جان کو خطرہ تھا اور میر ابرش کی جان کے ساتھ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا اسلئے وہ اب اُسے اپنے طریقے سے سمجھانے کا ارادہ رکھتا تھا

میر آپ کیوں نہیں سمجھ رہے مجھے نہیں جانا اکیلے مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے اور جہاں آپ رہینگے وہی میں بھی رہونگی!! یہاں ابھی بھی تو ہم گھر پر اساتھ رہ رہے ہیں۔۔۔ابرش کسی حال میں یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی میر کے بغیر

تُم جو مرضی کہو لیکن تیار رہو بس کل تُم جا رہی ہو۔۔میر کہتا اب اگے بڑھنے لگا جب ابرش تیزی سے میر کے سامنے آئی

میں نہیں جاؤنگی! ابرش کے سامنے آجانے سے میر کے قدم رکے تھے

ابرش میرا دماغ خراب مت کرو!! میر کو اب واقعی غصّہ آرہا تھا

میں تو کرونگی!! اب کچھ بھی ہو میں نے کہے دیا میں کہیں نہیں جا رہی آپ کے بغیر۔۔۔ابرش بھی برابر سے بولی جب میر نے غصے سے اُسے گھورا

پھر اس کی کلائی سختی سے پکڑتے اُسے اپنے نزدیک دیا

تُم جا رہی ہو کل اور یہ فائنل ڈسیجن ہے مت کرو مجھے پھر سے وہ میر بننے پر

جسے غصے کے سوا کسی اور لہجہ میں بات کرنا نہیں اتا۔۔میر کی گرفت اُس

کے بازو پر سخت تھی جس پر ابرش سسک اُٹھی تھی

م۔میر چھوڑیں۔۔ابرش نے کلائی چھڑوانے کی کوشش کی

جب میر نے اس کی اواز میں تکلیف محسوس کرتے کلائی جھٹکے سے چھوڑی

اور دور ہوا

آپ بن جائے دوبارہ وہ میر لیکن میری بات بھی سن لیں میں کہی نہیں

جاؤنگی!!ابرش بھی غصے سے بولی

اگر میں پھر سے وہ میر بن گیا تو برداشت نہیں کر پاؤ گی تُم میرا وہ روپ!میر

نے سخت نظروں سے اُسے دیکھا تھا

میں کر لونگی برداشت مجھے یہی رہنا ہے مجھے اکیلے پاکستان تو کیا کہیں نہیں جانا واپس پھر بھلے آپ غصے والے میر بن جائے ! ابرش برابر سے جواب دے رہی تھی

تُم میری بات کیوں نہیں سنتی ہر وقت اپنی چلانا ضروری ہوتا ہے تمہارے لیے ؟؟ میر کا لہجہ بے انتہا سخت تھا کیونکہ کہا عادت تھی اُسے اپنی بات دہرانے کی اور یہاں ایک بات وہ کافی مرتبہ بول چکا تھا

میر آپ پلز سمجھے نا میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے چاہے وہ کوئی بھی جگہ ہو ! ! ابرش میر کا بازو تھامتے نرمی سے بولی

تو میں نے کب کہا کے میں ہمیشہ کیلئے یہاں ہُوں ؟ میں کچھ مہینوں میں اجاونگا واپس پاکستان لیکن ابھی صرف تُم جاو گی ! میر نے کہتے قدم آگے بڑھاے

آپ میری بات یاد رکھیے گا میں کہیں نہیں جا رہی۔۔ابرش میر کی پشت
دیکھ بولی جب میر کے قدم رکے وہ پیچھے مڑا اور اُسے غصے سے گھورنے لگا
جب ابرش نے بے ساختہ نظریں چرائی
! جس پر میر واپس مڑتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا
دوسری جانب احمد صاحب کو ابھی ابھی ہوش ایا تھا اُنہونے دھیرے
دھیرے اپنی آنکھیں کھولی
بابا۔۔اُنہیں آنکھیں کھولتے دیکھ مائم نے فوراً اُن کا ہاتھ تھاما
بابا آپ ٹھک ہے۔۔مائم نے پیشانی سے استفسار کیا
م۔میں ٹھک ہُوں بچے!! وہ اب کافی بہتر فیل کر رہے تھے احمد صاحب
!!اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولے لیکن اٹھا نا گیا
بابا آپ ارام کریں!! نہیں اٹھے!! مائم نے واپس اُن کا ہاتھ تھاما
کب سے لیٹے لیٹے تھک گیا ہوں بیٹا اب بیٹھنا چاہتا ہوں۔۔احمد صاحب
مسکرا کر بولیں جب مائم نے اُن کو تھام کر بٹھایا

احمد صاحب کے چہرے کی مسکراہٹ تکلیف دا تھی وہ اس وقت میرا برش کو بہت یاد کر رہے تھے جب کے باکی سب کے چہرے بھی افسردہ تھے اور سب کی آنکھیں نم تھی

میرے دونوں بچے اب تک نہیں آئے۔۔۔احمد صاحب نم آنکھوں سے بولیں جب مائم نے کرب سے آنکھیں میچی

بابا آپ پریشان نا ہو اجائینگے بھائی اور ابرش گڑیا!! وہ لوگ جہاں بھی ہے ٹھک ہے مجھے یقین ہے آپ پلز پریشان نا ہو اور بلکل اسٹریس نہیں لیں ڈاکٹر نے منع کیا ہے آپ کو اسٹریس لینے سے۔۔۔۔مائم نے اُنہیں سمجھایا

جب احمد صاحب کی نظر اپنے ہاتھ میں لگی ڈرپ پر گئی

ڈرپ؟ کیا ہوا تھا مجھے؟ اچانک اُنہیں اپنے دل والے مقام پر بھی درد کا احساس ہوا تھا

بابا ہرٹ اٹیک ایا تھا آپ کو پلز آپ زدہ نا سوچے بھائی جلدی اجائینگے!! مائم اُنہیں ہر طرح سے تسلی دے رہا تھا جب کے باکی سب بھی آس پاس

کھڑے انسوں بحار ہے تھے روحا بھی وہی موجود تھی اُسے تو یقیناً بہت رونا
,!! ارہا تھا کیونکہ جو کچھ بھی ابھی ہوا تھا وہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی

مائم کافی دیر احمد صاحب کے پاس بیٹھا رہا جب احمد صاحب سوے تب اٹھ
کر مائم باہر اتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا کیونکہ اب رات کافی ہو چکی تھی
سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے مائم آستین فولڈ کرتا اپنے کمرے میں
داخل ہوا

جب نظر روحا پر پڑی جو صوفے پر بیٹھی تھی آنکھوں میں انسوں یقیناً بے
حد تھے مائم کو نہیں لگا تھا کے وہ کمرے میں ہے مائم نے نظریں پھیرتے
قدم ہاتھ روم کی جانب بڑھائے وہ شاور لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ حد سے زدہ
تھکا ہارا فیل کر رہا تھا روحا بھی بیٹھی مسلسل مائم کے باہر انے کا انتظار کر رہی
تھی جب کافی دیر شاور کے نیچے کھڑے ہونے کے بعد مائم پینٹ شرٹ
میں ملبوس گیلے بالوں کے ساتھ باہر ایا ابھی روحا کچھ کہتی کے مائم فوراً سے
کمرے سے نکلتا پول سائڈ ار یا پر جا چکا تھا روحا کو مزید رونا ایا وہ اپنا چہرہ

ہاتھوں میں تھامے شدت سے روئی تھی جب کے مائم بھی پل سے کچھ فاصلے پر زمین پر بیٹھ چکا تھا اُس کا دماغ بے حد درد سے پھٹنے کو ہو رہا تھا وہ احمد صاحب سے وعدہ کر چکا تھا لیکن نبھانے کی اُس میں نا تو ہمت تھی اور نہ برداشت

مائم آسمان کو دیکھنے لگا پھر اٹھا اور قدم گھر سے باہر کی جانب بڑھائے مائم کو حد سے زدہ گھبراہٹ ہو رہی تھی قسمت بھی بہت بڑے بڑے کھیل کھیلتی ہے لیکن جو کھیل مائم کے ساتھ قسمت نے کھیلا تھا وہ اُس کیلئے موت کے برابر تھا مائم پاگل ہونے کو تھا سوچ سوچ کر اُس کی رگے پھٹ رہی تھی اک اک منظر بار بار اُس کی آنکھوں میں چلتا اُسے پاگل کرنے کو تھا

مائم باہر ایا اپنی گاڑی میں بیٹھتے اُس نے فل سپیڈ میں گاڑی آگے کو بڑھائی تھی پھر کچھ فاصلے پر جاتے مائم جھٹکے سے گاڑی روکتا گہرے گہرے سانس لینے لگا اُسے شدت سے میر کی یاد آ رہی تھی ابھی وہ ہوتا تو مائم اُس کے گلے سے لگ اپنا سارا دکھ اُتار لیتا لیکن تکلیف اُسے اندر ہی اندر کھا رہی تھوڑا

بھائی کہاہے آپ!!!مائم آنکھیں میچتے شدت سے بولااک انسوں ٹوٹ کر
اُس کی آنکھ سے گرا
شدید آکسیجن کی کمی گاڑی میں ہونے لگی جب مائم گاڑی کادروازہ کھولتے
باہر نکلاگاڑی کے ساتھ ٹیک لگاے وہ گہرے ساس بھرنے لگا
بھائی!!اُس نے کرب سے آنکھیں میچتے تیزاواز میں پکارا
جب کے ہزاروں کلومیٹر دور بیٹھے میر کے دل میں عجیب سی کیفیت پیدا
ہوئی تھی میر کو عجیب سامحسوس ہونے لگا
وہ باہر ایاتا کے تیز ہوامیں اچھافیل کرنے لگایہی تو ہوتاہے دل کارشتاتکلیف
میں اک ہو لیکن محسوس دوسرے کو بھی ہورہی ہو
مائم!!میر نے بے ساختہ لفظ ادا کیا
مائم نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں تھاما جو کچھ مہینوں پہلے ہورہا تھاتاریخ پھر
سے دوہرارہی تھی لیکن تب تو میر تھااُسے سنبھالنے کیلئے لیکن اج وہ اکیلا تھا
یہی وجہ تھی جواندر سے وہ گھٹ رہا تھا

اہ!!مائم دونوں ہاتھوں میں سر تھامے شدت سے چیخا تھا جیسے اپنے اندر کی تکلیف اُس کی برداشت سے اب باہر ہو رہی تھی وہ کتنی دیر وہاں کھڑا رہا جب اک مسافر اُس کے پاس ایا

کیا ہوا اتنے پریشان کیوں ہو!!وہ قریب 32 سالہ شخص تھا جب مائم نے چہرہ اٹھا کر اُنہیں دیکھا

مائم کے چہرہ پر تکلیف کے اثار کوئی بچا بھی پڑھ سکتا تھا

کون؟؟مائم نے اپنی سرخ درد کرتی آنکھیں بند کر کے کھول کر پوچھا

میں عشق میں ہارا انسان پر لگتا ہے تم بھی اپنے کسی پیارے کو کھو کر آئے ہو۔۔۔وہ اپنے تجربے سے بولیں

کیا یہی سچ ہے؟؟مائم کو خاموشی سے خود کو دیکھتا پا کر اُنہوں نے استفسار کیا

ہاں میں نے اپنے دو پیاروں کو کھویا ہے اک میرا بھائی اور اک میرا بچا!!مائم نے اذیت سے بتایا

کیا مطلب بچا؟تُم نے اپنی اولاد بھی کھوئی ہے؟اُنہوں نے تشویش سے پوچھا

ہاں اج سے دو مہینے پہلے میں نے اپنی اولاد کھودی ! ! روحا کا سوچتے مائم

اذیت سے بولا

مجھے پورا یقین ہے میرا بھائی بلکل ٹھک ہے میں نے اُنہیں نہیں کھویا لیکن فلوقت کیلئے وہ میرے پاس نہیں ہے لیکن اپنے بچے کو میں ہمیشہ کیلئے کھو چکا ہوں ۔۔ وہ آنکھوں میں تکلیف کا اجہاں لیے بولا

وہ جو کوئی بھی تھا لگتا ہے تمہارے لیے بہت قیمتی تھا تمہاری آنکھیں بتا رہی ہے ۔۔ وہ مائم کے برابر میں آکر کھڑے ہو چکے تھے

بہت قیمتی تھی ! ! پورے اٹھارہ سال ان ہاتھوں میں اُسے میں نے پالا ہے

۔۔ مائم اپنے کپکپاتے ہاتھ سامنے کیے اذیت سے بولا

ان آنکھوں سے پورے اٹھارہ سال اُسے کھیلتا کودتا دیکھا ہے ! ! میرا بچہ !

مائم کی آنکھ سے مزید اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا

کیا تمہارا وہ بچا تمہاری زندگی سے نکل چکی ہے ؟

وہ تو اج سے دو ماہ اور دو دن پہلے ہی نکل چکی تھی ! ! مائم کی آنکھیں بہت کچھ بتا رہی تھی

کیا ہوا تھا دو مہینے پہلے ؟ اُنہوں نے سوالیہ نظروں سے کہا

جو ہوا اُس نے میری دنیا بدل کر رکھ دی ! ! مائم نے سرخ آنکھوں سے اُن کے چہرے کو دیکھا تھا

کیا ہوا تھا ! ؟ اُنہیں نے مائم کے کندھے پر ہاتھ رکھا کہا

میری شادی ! ! ! نکاح ! ! اسی سے جس کو اولاد کی طرح پالا تھا یہ سب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا اک ساتھ اتنا بڑا سچ مجھ سے صحا نہیں جا رہا میں کمزور مرد نہیں ہوں ! ! لیکن میں کمزور پڑھ رہا تھا

مائم کی نظریں اب نیچے تھی

تمہاری شادی کرا دی گئی اُس سے ؟ اُنہیں بھی حیرت ہوئی

ہاں ! ! مائم نے اسباب میں سے ہلایا نجانے کیوں لیکن وہ شخص بہت اپنا اپنا سا لگ رہا تھا ورنہ مائم کسی باہر والے سے کوئی دوسری بات بھی نہیں کرتا تھا

یہ تو پھر وہ اپنے دل کا حال سنا رہ تھا اُس شخص میں کوئی تو بات تھی ضرور کچھ تو اپنا سا احساس تھا اُس میں

تو اب کیا کرو گے تم ؟؟ وہ تشویش نظروں سے بولا

میں کچھ نہیں کر سکتا میں اپنے بابا سے وعدہ کر چکا ہُوں کے میں اُسے کبھی نہیں چھوڑوں گا میرے پاس کوئی راستہ نہیں سوائے سب کچھ وقت پر چھوڑنے کے

!! مائم دھیما سا مسکرایا تھا شاید اپنی حالات پر

آؤ تمہیں اک کہانی سناتا ہوں !! اوہ شخص مائم کو دیکھ بولا پھر اپنے دو تین قدم اگے کی جانب بڑھائے مائم بھی اُس کی بات پر نہ سمجھی سے اُسے دیکھنے لگا

اک لڑکا تھا بہت بہادر بہت پیارا بلکل تمہاری طرح اور اک لڑکی تھی چھوٹی سی نازک سی اور بہت پیاری وہ دونوں بچپن سے ساتھ رہے تھے بچپن سے کافی سال اک ساتھ دونوں نے گزارے تھے پھر اک دن عشق

نامی لفظ اُس معصوم لڑکی کی زندگی میں ایا یہ وہ نام تھا جس نے اج تک سب کو برباد کیا ہے لیکن پھر بھی سب کے لبوں پر صرف اسی کا نام ہے عشق کا نام بدنام ہے زمانے میں کیونکہ یہ کسی کو کہی کا نہیں چھوڑتا لیکن دیکھو ہر کوئی عشق کر رہا ہوتا ہے ایک وقت ایسا بھی ایا جب اُس لڑکی کی عمر اُس اسٹیج پر ائی تھی جب ہر کسی کی رگو میں جوان خون دوڑتا ہے اور جوان خون بڑا کمبخت ہوتا ہے وہ ان چیزوں میں وقت نہیں لگاتا اور پھر اک وقت ایسا بھی ایا کے پھر وہی داستان دوہرای گئی وہ معصوم نازک سی لڑکی عشق کے جال میں پھس گئی عشق نے اُسے بھی اپنا اسیر بنالیا وہ اُس لڑکے سے بے انتہا عشق کرنے لگی جب کے دوسرے لڑکا اُسے محض اپنی بہن سمجھتا تھا پھر جب اُس لڑکے کو یہ سب پتہ چلا تو پتہ ہے کیا ہوا اُس نے اُس لڑکی کو خود سے دور کر دیا اُس نے ان سب کی سزا اُس معصوم لڑکی کو دی حالانکہ اُس لڑکی کی تو اس سب میں ذرا بھی غلطی نہیں تھی غلطی تو کمبخت عشق کی تھی نا؟؟؟ ہے نہ؟؟ وہ پیچھے مڑتے مائم کو دیکھ تنقید نظروں سے بولا

جب مائم نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا وہ اُس شخص کی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا

پھر کیا ہے ؟؟ مائم بر اختیار بولا

پھر جو ہوا وہ اُن دونوں خوبصورت لوگوں کی زندگی بدل کر رکھنے کے لیے کافی تھا؟ وہ گہرا سانس بھرتے بولے

کیا ہوا تھا ! ! مائم اک قدم اُس کے پاس اتا بولا

وہ میں تمہیں کسی اور دن بتاؤنگا۔۔۔ وہ کہتے سنجیدگی سے مائم کو دیکھنے لگے

اج کیوں نہیں ؟؟ مائم نے نا سمجھی سے کہا

ابھی موقع نہیں اس بات کو بتانے کا خیر آؤ ہم وہاں چلتے ہیں ! ! وہ سامنے بنے ریسٹورینٹ بار میں اشارہ کرتے بولا جب مائم جو سوچوں میں گم تھا اب ایسے ہی اُن کے ساتھ آگے بڑھا وہ لوگ اندر داخل ہوئے

اندر جا کر دونوں کرسی پر بیٹھے

کیا تم یہ ٹرائے کرنا چاہو گے ؟؟ اُنہوں نے الکوحل کے جانب اشارا کرتے کہا

نہیں میں نہیں پیتا یہ سب ! ! مائم نے نفی میں سر ہلایا

یہ تمہارا درد بانٹتے گے جانتے ہو جب میں عشق میں ہارا تھا تو یہی اسی جگہ آیا تھا اُس دن میں بھی بلکل تمہاری طرح اکیلا تھا اور تُم سے کئی زدہ تکلیف میں تب اس نے میرا ساتھ دیا تھا اس کو پینے سے تکلیف کم ہوتی محسوس ہوتی ہے اور تمہیں اپنی تکلیف کم کرنے کی بہت ضرورت ہے دیکھو خود کی حالت ! ! اُنہونے مائم کو اُس کی حالت کی جانب متوجہ کیا مائم کی آنکھیں بے حد سرخ تھی جب کے چہرہ اور گردن بھی کم سرخ نا تھی سوچوں سے دماغ پھٹنے کو ہو رہا تھا

کیا واقعی یہ میری تکلیف کم ریگی ؟ مائم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

بلکل ! ؟ جب ہم اکیلے ہوتے ہیں تو تکلیف کو بانٹنے والا کوئی تو چاہیئے ہوتا ہے کسی کے جانے سے زندگی ختم نہیں ہوتی دیکھو میں اج بھی زندہ ہوں جب کے پہلے لگتا تھا اگر وہ میری زندگی سے چلی گئی تو میں مر جاونگا لیکن یہ

موت بھی نہ مانگنے سے بھی نہیں اتی ! ! وہ سامنے نظریں جمائے بولا وہ خود بھی کافی ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا

آپ لوگ کیوں الگ ہوئے اگر آپ اتنا پیار کرتے تھے اُس سے تو پھر دور کیوں ہوئے آپ ؟؟ مائم اُسے دیکھ بولا

قسمت یار ! ! ! قسمت بڑی ظالم ہوتی ہے اک وقت تھا جب ہم دونوں اک دوسرے کی زندگی ہوا کرتے تھے اور اب اُس کی نظر میں کون میں اور کون تھا میں ؟؟ ایسا نہیں ہے کہ غلطی اُس کی تھی بلکہ غلطی تو ساری عشق کی تھی زبردستی اُس کے گھر والوں نے کسی اور سے اُس کی شادی کروادی

جانتے ہو کیوں ؟؟ صرف اسلئے کیونکہ میں غریب تھا ! ! میں نے بات ہاتھ جوڑ کر اُس کے گھر والوں کے سامنے اسے مانگا تھا لیکن اسے مجھے نہیں دیا گیا اور پھر اُن ظالموں نے دو پیار کرنے والوں کو الگ کر دیا ایک بار پھر دو پیار کرنے والے اک دوسرے سے جدا ہوئے تھے اُس دن کے بعد اج تک میں روز یہاں اتا ہُوں اپنا درد بانٹنے میری اک بات یاد رکھنا دوست بس

کبھی کسی سے تمہیں محبت ہونا؟؟؟ تو اُسے کسی حال میں مت چھوڑنا اُسکے لیے ہر حد پار کر دینا اپنی جان کی بازی لگا دینا لیکن اُس کو مت جانے دینا کیونکہ پیار کرنے والے لوگ بہت کم ہوتے اور اگر اک بار وہ ہم سے دور چلے جائے تو ہم ترس جاتے ہے اُنہیں اک نظر دیکھ کیلئے !!

وہ مائم کو دیکھ بولا

آپ اُس سے اتنا پیار کرتے تھے؟ مائم کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا اُس کی باتیں سن

نہیں میں اُس پیار نہیں کرتا؟ وہ شخص کہتا کہتا رکا جب مائم نے حیرت سے اُسے دیکھا

میں اُس سے عشق کرتا ہوں!!! وہ کہتے ہوئے مسکرا رہا تھا!!

ادھورا عشق تھا آپ کا !!

ہاں!! ادھورا!! اور پتہ ہے ادھورا عشق کتنا تکلیف دا ہوتا ہے یہ میں روز رات کو محسوس کرتا ہوں رات بھر مجھے نیند نہیں آتی اج اُس کو گیے پورے

چار سال ہو چکے ہے اور مجال ہے ان چار سالوں میں کسی اک رات بھی میں سکون سے سویا ہُوں دیکھو میری آنکھیں کتنی لال ہے کیونکہ میں صرف اتنا سوتا ہوں کے زندہ رہ سکوں ورنہ اُس دن کے بعد سے تو جیسے سکون کی نیند مجھ پر حرام ہو گئی۔۔وہ اپنی آنکھوں کی جانب اشارا کرتا بولا اُس کی آنکھیں واقعی بے حد سرخ تھی

مائم کو اُس کی حالت پر بہت دکھ ہو رہا تھا

چلو اج اک ہو جائے ! ؟اُنہونے سر جھٹک کر کہتے ویٹر کو بلایا

اور دو گلاس کا کہتے وہ واپس مائم کی جانب متوجہ ہوا جب کے مائم سامنے نظریں جمائے بیٹھا تھا

پریشان مت ہو دوست اوپر والا ہے نہ جو ہو گا اچھا ہو گا, بس تُم کوئی جزباتی فیصلہ مت کرنا ! ! وہ مائم کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولے

بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے آپ سے بات کر کے مجھے بہت ہلکا لگ رہا ہے۔۔۔مائم اُسے دیکھ بولا

مجھے بھی ! ! کافی سالوں بعد کوئی ملا جسے دل کا حال سنایا۔۔۔وہ مسکرا کر بولیں

یہ لو ! ! اُنہونے گلاس مائم کی جانب بڑھایا

نہیں بوس میں نہیں پیتا ! ! یہ ہمارے اسلام میں حرام ہے آپ بھی مت پیے اپنا درد کم کرنا ہے تو کسی اور طریقے سے کریں اج کے بعد آپ یہ نہیں لینگے ! ! مائم نے گلاس کو سامنے سے سائڈ کیے

لیکن یہ میرے سکھ کا ساتھی ہے یار۔۔۔وہ گلاس کی جانب اشارہ کرتے بولے

سکھ کا ساتھی صرف اوپر والا ہے ! ! اس حرام چیز کو منہ لگا کر ہم اس وقت تو سکون حاصل کر سکتے ہیں لیکن کیا آخرت کا سوچا ہے آپ نے ؟ آخرت میں اپنے اللہ کو کیا منہ دکھائینگے جب وہ ہم سے پوچھے گا کے جو چیز میں نے اسلام میں حرام قرار دی ہے تُم نے مسلمان ہو کر اُس کو منہ لگایا تو ہم کیا جواب دینگے ؟ یہ کے اپنی تکلیف کم کرنے کیلئے ہم نے یہ سب کیا ؟ ؟ تو

جانتے ہے آپ اللہ کیا کہے گا کے میں تھا جس کے سامنے تم کھل کر اپنی تکلیف کم کر سکتے تھے جیس کے سامنے تم کھول کر رو سکتے تھے پھر حرام راستا ہی کیوں چونا؟؟ مائم بول رہا تھا اور وہ وہ شخص بڑی غور سے سن رہا تھا تُم تو بہت اچھی باتیں کرتے ہو دوست اج سے یہ پینا بند!! وہ مسکرا کر بولیں جب مائم بھی دھیما سا مسکرایا

مائم کو وہ شخص بہت اپنا اپنا سا لگا تھا خیر جو بھی تھا کافی دیر تک اُن دونوں نے ساتھ بتائی تھی!!

دوسری جانب سعد اور منال کے درمیان نفرت وہی تھی دونوں کا بس نا چلتا دونوں اک دوسرے کا حشر بگاڑ دیتے ابھی بھی منال لاؤنج میں بیٹھی اے لی ڈی دیکھ رہی تھیں

جب سعد کوئی فائل دیکھتا ہوا اندر داخل ہوا سامنے منال کو بیٹھا دیکھ اُس نے ابرو اٹھائے

یہ کیا تُم ہر وقت بیٹھی اے لی ڈی دیکھتی رہتی ہو کوئی کام دھندا نہیں
تمہیں؟ سعد اُس کے سامنے جاتا اُسے دیکھ بولا
تُم پھر ٹپک گیے؟ منال سخت بدمزا ہوئی
اچھی چیزیں آسمانوں سے ٹپک ہی جاتی ہے! سعد نے جلا دینے والی
مسکراہٹ کے ساتھ
اچھی چیز ہاہاہا!! منال قہقہ لگا کر ہنسی جب سعد نے مٹھیاں بھینچے اُسے دیکھا
جاؤ سو جاؤ جا کر! بڑا ایا اچھی چیز۔۔ منال قہقہ لگاتی بولی پھر واپس اے لی دی
کی جانب متوجہ ہوئی
کر رکھی ہے؟.. سعد کو شک ہوا phd تُم نے کیا بدتمیزی میں
ہاں نا اور تُم نے کیا ماسٹرز کیا ہوا ہے ہر جگہ بنا مطلب ٹانگ اڑانے
کا؟؟ منال بھی سوالیہ نظروں سے بولی جب کے سعد دانت پیس کر رہ گیا
اچھا اک بتاؤ!! منال کچھ دیر بعد اُس کو دیکھ بولی
میں نہیں بتا رہا۔۔۔ سعد نے انکار کیا

سن تولو پہلے ! ! منال دانت پستی ہوئی بولی

نہیں سننا کیونکہ مجھے پتہ ہے تمہارا سوال بلکل تمہاری طرح عجیب

ہو گا ! ! سعد اُسے دیکھ بولا

ت۔تو میں کیا تمہیں عجیب لگتی ہوں ؟

صرف عجیب نہیں اور بھی بہت کچھ لگتی ہو ! سعد منہ بناتا بولا

تُم فضول بکواس بند کرو میرے سوال کا جواب دو یہ بتاؤ کتنا کما لیتے ہو مہینے

کے ؟؟ منال صوفے پر پاؤں سمیت کر بیٹھتی تشویش سے بولی جب کے

اُس کے سوال پر سعد نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

کیا مطلب ہے تمھارے اس سوال کا میرا مطلب تمہیں کیا کرنا ہے جان

کر ؟ سعد نے ابرو اٹھائے کہا

ویسے تو میں نے تمہیں اپنے راستے سے ہٹا دینا ہے لیکن پھر بھی میرا جاننے

کا حق تو ہے بتاؤ کتنا کماتے ہو تُم ؟؟ منال سوالیہ نظروں سے بولی جب سعد نے

اُس کی بات اپنی مسکراہٹ دبای

خواب دیکھنا چھوڑ دو کیونکہ تمہارا اچھٹکارا مجھ سے قیامت کے دن ہو گا
!! سعد نے اُس کی غلط فہمی دور کرنا چاہی
بکواس نہیں کرو سیدھا بتاؤ تمہاری سیلری کتنی ہے؟ منال کو اج یہ بات
جانتی تھی
چھے لاکھ ہے اور ہمیشہ اچھا کام کرنے پر تقریباً چھے لاکھ پچاس ہزار تک بن
جاتی ہے !! سعد نے عام لہجے میں بتایا
میں سال کی سیلری نہیں پوچھ رہی مہینے کی پوچھ رہی ہوں؟ منال نے گہرا
سانس لیتے کہا
مہینے کی ہی بتا رہا ہوں میں۔۔ سعد کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے
ک۔ کیا تمہاری مہینے کی سیلری چ۔۔ چھے لاکھ سے بھی زدہ ہے !! منال
کھڑی ہوتی بولی
ہاں لیکن اس میں یہ ریکشن دینے کی ضرورت کیا ہے؟! سعد کو اس کے
ریکشن کچھ سمجھ نہیں آ رہے تھے

اس کے مطلب تُم تو امیر ہو لیکن لگتے بلکل چھپری ہو ! ! منال کچھ دیر بعد بولی جب کے اُس کے نئے لقب پر سعد نے حیرت سے آنکھیں کھول کر خود کو دیکھا وہ اس وقت ڈارک گرین شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں ملبوس تھا اور دکھنے میں بھی کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا جب اور ان کی زوجہ کو سعد چھپری لگ رہا تھا

تُم کیا پاگل ہو. ؟ بلکہ اندھی ہو کیا اچھے خاصے ہینڈسم بندے کو چھپری بنا دیا ۔۔۔ سعد کو صدمہ ہوا تھا

اندھی نہیں ہوں سچ کا آئینہ دکھاتی ہُوں ۔۔ منال دانت دکھاتی بولی جب سعد نے اُسے گھورا

اچھا یہ بتاؤ پراپرٹی میں کیا کیا ہے تمہارے پاس ؟ منال نے نیا سوال کیا جب کے سعد نے جھٹکے سے اُسے دیکھا

یہ تُم مجھ سے ایسے سوال کیوں کر رہی ہو ؟ ؟

جو پوچھا ہے وہ بتادو! منال غصے سے بولی کیونکہ سعد بار بار سوال کر رہا تھا جو منال کو زہر لگ رہے تھے

کیوں؟؟ کس خوشی میں تمہارے سوالوں کا میں جواب دوں؟؟ ہو کون تُم؟؟ سعد نے

ائبرو اٹھائے پوچھا

خود ہی تُم نے گن پوائنٹ پر نکاح کیا ہے مجھ سے تو جب تک میں تمہیں اپنے راستے سے نہیں ہٹاتی تب تک تمہاری پراپرٹی پر میرا بھی برابر کا حق ہے تو جلدی منہ کھولو پراپرٹی میں کیا کیا ہے تمہارا پاس؟

منال سعد کو دیکھ بولی جب کے سعد تشویش زدہ نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا پھر گہرا سانس بھرتے بتانے لگا

پانچ بنگلے تین فارم ہاؤس اور یہی کوئی دو کروڑ کیش بس زدہ نہیں!! سعد عام لہجے میں کہتا صوفے پر بیٹھا جب کے منال منہ کھولے اُس کی بات سن بت بن چکی تھی

دو کروڑ کیش پانچ بنگلے اور تین ہاؤس ! ! منال کافی دیر تک حیرت سے کھڑی رہی پھر پیچھے مڑتی سعد کو دیکھ بولی

ہاں ! ! سعد نے اسباب میں سر ہلاتے اے لی ڈی میں نیوز لگای تھی

تمہاری فیملی میں کون کون ہے ؟؟ منال اُسے دیکھ بولی

میری فیملی میر سر ہے اور کوئی میری فیملی نہیں ! ! سعد کی نظریں ہنوز سامنے اے لی ڈی پر تھی

یعنی کوئی بھی نہیں ہے میر امطلب بہن مما بابا ! ! منال کو حیرت ہوئی تھی نہیں میں جب چھوٹا تھا تب موم ڈیڈ چلے گئے تھے اور میں اُن کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔ سعد افسردگی سے بولا کیونکہ اُسے اپنے ماں باپ یاد ارہے تھے جب کے پہلی بار منال کو سعد کیلئے برا فیل ہوا تھا

تو تم یہاں کیوں رہتے ہو ؟؟ میر امطلب تمہارے پاس اتنے گھر ہے ؟؟ منال جو کب سے یہ سوال کرنا چھار ہی تھی اب فوراً بولی

جب مائم سر کی یادداشت گئی تھی تب سر نے بلایا تھا پھر اُس کے بعد تم سے اس گھر کے معصوم لوگوں کو بچانے کیلئے رک گیا اور ہاں سر نے بھی جانے س منع کر دیا تھا! سعد اُسے اک نظر دیکھ کر کہتا واپس اے لی ڈی دیکھنے لگا جب کے منال جس کا چہرہ نارمل ہو چکا تھا اُس کی بات پر اک بار پھر غصے سے دوچار ہوا تھا

تُم نے کیا قسم کھار کھی ہے ہر بار فضول بکواس بولنے کی؟؟ منال سلگ کر بولی

اور کیا تُم نے بھی قسم کھار کھی ہے دوسروں کی خوشیوں پر ڈاکہ ڈالنے کی ؟ سعد برابر سے بولا

میرا بس چلے نا تو تمہارا ابھی سر پھاڑ دوں اور اب تو دیکھو موقع بھی ہے تمہارے بعد ساری جائیداد میری ہو گی کیونکہ قانوناً تو تمہارا اور میرا نکاح ہوا ہے نہ۔۔۔ منال فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی جب سعد کی ہنسی چھوٹی

اُسے ہنستا دیکھ منال کی ہنسی سمٹی تھی

کیوں ہنس رہے ہو؟؟ وہ غصے سے بولی جب سعد کی ہنسی کو بریک لگی

اور کیسے یقین دلاؤ گی سب کو کے میرا اور تمہارا نکاح ہوا ہے؟؟ کوئی پروف

؟ سعد دس کی بے وقوفی پر ماتم کر رہا تھا کیونکہ یہ بات سچ تھی منال کے پاس

کوئی پرف نہیں تھا جب کے یہ بات سوچتے منال خود گہری سوچ میں پڑھ

گئی تھی

نکاح نامہ میرے پاس ہے!! سعد اس کی مشکل اسان کرتا بولا

تمہیں مار کر نکاح کے کاغذات بھی ڈھونڈ لونگی۔۔۔ منال خوشی سے بولی

اور تمہیں کیسے پتہ لگے گا کے کاغذات کہاں ہیں؟ سعد کو اُس کی باتیں پر

ہنسی ارہی تھی

ڈھونڈ لونگی یہی کہس ہونگے!! منال فوراً بولی

اور اگر میں یہ کہوں کے اُن پانچ بنگلو میں سے ایک میں ہے نکاح نامہ تو کیا

کرو گی میرا مطلب اُس گھر کے بارے میں تو کسی کو نہیں پتہ کے وہ کہا ہیں

؟؟سعد نے تمام راستے اُس کی پہنچ کے بند کیے تھے بیچاری منال سوچوں میں گم ہوئی تھی

!جب کے سعد نفی میں سر جھٹکا واپس اے لی ڈی کی جانب متوجہ ہوا

دوسری جانب سب بیٹھے لاؤنج میں کافی پی رہے تھے میر اور بہرام اپنی بات کر رہے تھے جب کے سامنے کچھ فاصلے پر صوفے پر ابرش اور امنہ اک ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی

بھابھی مان گئی کیا سر؟؟بہرام نے سرگوشی میں پوچھا جب میر نے گہرا سانس بھرتے نفی میں سے دھیما سا سر ہلایا

اب کیا کرینگے اب سر؟بہرام کچھ لمحے بعد بولا

کرتا ہوں کچھ جو بھی ہے میں ابرش کو نہیں کھو سکتا اسلئے اُس کی جان کا میں ذرا سا بھی رسک نہیں لونگا سوچتا ہوں کیا کرنا ہے!!

میں بات کرتا ہوں سر آپ دیکھیے گا میں جس طرح بات کرونگا بھابھی فوراً مان جائینگی مجھے یقین ہے اپنے اپ پر بہرام میر کو دیکھ بولا پھر ابرش کی جانب متوجہ ہوا

نہیں مانے گی ! ! میر نے آگاہ کیا جب بہرام نے آنکھوں سے اشارہ کیا جس میں تسلی تھی اور یقین تھا خود پر کے ابرش فوراً مان جائے گی

سر مجھ پر یقین رکھے ابھی دیکھیے گا میں بھابی کو بولونگا اور وہ فوراً میری بات مان جائیگی ! ! بہرام نے بھروسہ دلاتے ہوئے کہا

بھابھی ! ! بہرام کے پکارنے پر ابرش نے اوپر دیکھا

جی بھائی ؟؟ وہ جواباً بولی

وہ آپ پاکستان ! ! بہرام نے صرف اتنا بولا تھا

بھائی پلز اگر آپ بھی مجھے پاکستان واپس بھیجنے کی کوئی بات کرنے والے ہے تو معذرت میں میر کے بغیر نہیں جاؤنگی اگر وہ بھی ساتھ چل رہے ہیں

تو آپ ہم دونوں کو بھیج دیں ورنہ پلز مجھے بھی تھوڑا سا برداشت کر لیں

جب تک میر یہاں ہے ! ! ابرش نرمی سے بولی

جب کے اُس کی بات پر بہرام شرمندہ ہوا تھا

بھابی آپ کیسی باتیں کر رہی ہے یہ اپ کا گھر ہے آپ جب تک مرضی

یہاں رہے برداشت کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں آپ پلز شرمندہ نا

کریں میرا وہ مطلب نہیں تھا میں بس بول رہا تھا کے ! ! بہرام اک سانس

میں صفائی پیش کرنے لگا

بھائی کوئی بات نہیں میرا ارادہ بھی وہ نہیں تھا لیکن پلز میں میر کے ساتھ ہی

جاؤنگی پاکستان اکیلی نہیں۔۔۔ابرش مسکرا کر بولی جب کے میر اپنے اک

ہاتھ کی مٹھی بنائے اپنے لبوں پر رکھ بہرام کو دیکھ رہا تھا جواب حلق تر کیے

اڑی نظروں سے میر کو دیکھ رہا تھا کیونکہ جتنا کانفیڈنس سے اُس نے اشارا کیا

تھا اب اپنی ہار پر وہ نظر نہیں ملا پا رہا تھا جب کے میر ہنوز لبوں پر ہاتھ کا ممکہ

بنائے اپنی پر کشش آنکھوں سے بہرام کو دیکھ رہا تھا

س۔ سر! بھابی تو بہت غصے والی ہے بہت۔۔ بہرام ہنستا ہوا دھیمی اواز میں بولا جب میر نے مسکراہٹ دبائی

میں نے تو کہا تھا وہ نہیں مانے گی۔۔ میر نے کندھے اُچکاے

ہاں جی مان لینی چاہیے تھی مجھے آپ کی بات ظاہر ہے آپ جانتے ہے بھابی کو اچھے سے میر اتوا

موئے موئے ہو گیا۔۔ بہرام خود بھی اپنی حکات پر ہنس رہا تھا

کوئی بات نہیں ! ! میر بے ساختہ مسکرایا تھا لیکن جلد ہی وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا تھا ! !

آپ کو پتہ ہے امنہ مجھے بھی ایسے گھروں میں رہنا پسند ہے جو نیچر سے جڑے بلکل چھوٹے سے ہو لیکن ہمارے پاکستان میں جو گھر ہے اُدھر ایسے جنگل اور اتنی ہریالی نہیں ہے وہاں گھر میں لون ہے لیکن باہر ادھر کے جیسے پیارے نظارہ نہیں۔۔۔ ابرش افسردہ بولی

کوئی بات نہیں بھابی یہ بھی آپ کا گھر ہے آپ کے اُس گھر میں نہیں ہے تو کیا ہوا اس گھر میں تو ہے نہ۔۔امنہ مسکرا کر بولی

ہاں یہ بھی ہے۔۔ابرش بھی مسکرائی کچھ ہی گھنٹوں میں ابرش تو امنہ سے بے انتہا باتیں کر چکی تھی جب کے زدہ تر باتیں بیلا کے بارے میں تھی اور جب جب ابرش بیلا کی بات کر رہی تھی اُس کی آنکھیں نم ہو رہی تھی جب کے میر کو بھی شدت سے بیلا کی یاد آ رہی تھی امنہ بھی بیلا کی باتیں سن اب اُس سے ملنے کیلئے بے تاب تھی لیکن وہ لمحہ کب انا تھا کسی کو معلوم نہیں تھا

!!!!خیر وقت نے بتانا تھا سب آہستہ آہستہ

مائم رات کے پہر گھر میں داخل ہوا تھا اُس نے کمرے کی جانب رخ کیا اُسے پکا لگ رہا تھا اب روحا کمرے میں نہیں ہو گی لیکن یہ بقول مائم کے تھا دروازہ کھولنے پر سامنے روحا دکھائی دی جو صوفے پر بیٹھی بیٹھی سو چکی تھی مائم نے گہرا سانس لیا اور کمرے میں داخل ہوا اُس کی نظر روحا کے چہرے پر ٹھہر سی گئی تھی وہ روحا کو دیکھ رہا تھا

روحا کا سوجا ہوا لال چہرہ دیکھ انسوں کے مٹے مٹے نشان اُس کے چھوٹے سے چہرے پر دیکھ مائم کے دل میں ایک تکلیف کی لہر دوڑی تھی اک وقت تھا جب روحا اُس کا بچا اُس کی جان ہوا کرتی تھی تو وہ مقام مائم کے دل میں اب بھی ویسا ہی تھا کچھ رشتے کبھی ختم نہیں ہوتے اسی طرح وہ رشتا اج بھی مائم کے دل میں زندہ تھا

مائم نے کرب سے آنکھیں میچی پھر جا کر صوفے پر بیٹھا

کچھ لمحے روحا کا چہرہ دیکھتا رہا

کیا آپ اتنی تکلیف ڈیسرو کرتی ہے ؟؟ نہیں آپ بلکل نہیں کرتی لیکن جو ہوا وہ میرے لیے قبول کرنا مشکل ہے میں کیا کروں جس سے آپ کو تکلیف نہ ہو اور ہم اس رشتے کی بنیاد کو ختم کر دیں ورنہ یہ ندامت میری جان لے لے گی ! ! مائم اُس کا چہرہ دیکھ سوچ رہا تھا

وہ روحا کو تکلیف میں نا پہلے دیکھ سکتا تھا اور نہ اج لیکن یہ سب مائم قبول نہیں کر سکتا تھا ! !

اتنے روحا بھی آہٹ محسوس کر تو ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھولنے لگی

اُس نے ادھر اُدھر دیکھا کچھ فاصلے پر مائم کو بیٹھا دیکھ اُس کی جان میں جان آئی تھی

مان ! ! روحا نے جلدی سے قریب ہوتے مائم کو پکارا جب مائم جھٹکے سے کھڑا ہوا

اور ادھر اُدھر دیکھنے لگا روحا بھی فوراً کھڑی ہوئی

مان اے ایم سوری ! ! روحا نم آواز میں بولی

کس لیے ؟؟ مائم کی نظریں سائڈ پر تھی وہ روحا کو نہیں دیکھ رہا تھا

سب کیلئے جو بھی ہوا مجھے پتہ تھا آپ مجھے بہن سمجھتے تھے پھر بھی میں نے یہ سب ہونے دیا صرف اور صرف اپنی وجہ سے کیونکہ میں آپ سے پیار کرتی تھی پلز مان مجھے معاف کر دیں مجھے پتہ ہے آپ بہت تکلیف میں ہے لیکن مان میں بھی بہت تکلیف میں ہُوں ! ! روحا مائم کے قریب اتی نم آنکھوں اور آواز میں ساتھ بولی

روحا کی بات پر مائم نے بے ساختہ اُسے دیکھا

مجھے کچھ دیر پہلے تک لگتا تھا کے آپ نے ہم دونوں کے بیچ موجود اک خوبصورت ختم کر دیا میرا مان توڑ کر!! لیکن اب اک انسان نے مجھے اپنی باتوں سے بہت کچھ سکھایا ہے اور مجھے اب سمجھ ایا کے اس سب میں آپ کی تو کوئی غلطی ہی نہیں تھی !!

خیر یہ رشتا جس میں ہم دونوں کو باندھا گیا ہے اُسے سوچ سوچ کر روحا مجھے تکلیف ہو رہی ہے !!

بابا نے قسم لی ہے کے میں اس رشتے جو ختم نا کروں اب آپ مجھے بتائے میں کیا کروں؟؟ میں اس رشتے میں رہا تو مرنے کے سوا یہ اندر جلتی آگ مجھے کچھ نہیں کرنے دیگی !!

مائم کی نظریں ہنوز سائڈ پر ہو چکی تھی

مان میں سمجھ سکتی ہوں لیکن میں اپ سے وعدہ کرتی ہُوں کے میں آپ کی تکلیف کبھی نہیں بڑھنے دونگی پہلے ہی صرف اپنی فیلنگ کی وجہ سے میں

آپ کے ساتھ یہ سب ہونے دے چکی ہوں لیکن مزید میں آپ کو تکلیف
میں نہیں دیکھ سکتی لیکن میں نہیں چاہتی کے آپ مجھے چھوڑیں پلز مجھے
طلاق مت دیں میں وعدہ کرتی ہُوں کے پوری کوشش کرونگی آپ کے
سامنے زدہ نا آؤں میں الگ اپنے کمرے میں رہ لونگی لیکن پلز مجھے طلاق
مت دیئے گا میں ایسا سوچتی بھی ہُوں کے آپ مجھے چھوڑ دینگے تو مان مجھے
سانس نہیں اتی مجھے بھی تکلیف ہو رہی ہے میں سوچ بھی نہیں سکتی کے میں
آپ سے دور بھی رہ سکتی ہوں اس رشتے کو ٹوٹتے ہوئے میں نہیں دیکھ سکتی
مان اتنا برداشت نہیں ہو گا مجھ سے پلز اتنا بڑا فیصلہ مت کریے گا کے آپ
کی روحا اُسے برداشت نا کر سکے۔۔روحا اب باقاعدہ انسوں بہا رہی تھی
اپنے سینے میں بھینچ جسے دیکھ مائم کا دل کیا وہ ابھی سب کچھ بھول کر اُسے
لیں لیکن اندر سے ضمیر اجازت نہیں دے رہا تھا
مائم کی آنکھوں میں بھی سرخی اُتر رہی تھی

روحا کچھ لمحے مائم کو دیکھتی رہی پھر انسوں صاف کرتی کمرے سے نکلتی چلی گئی

وہ اپنے مان کو مزید تکلیف نہیں دے سکتی تھی پیچھے مائم کتنی دیر ایسے ہی کھڑا رہا پھر صوفے پر بیٹھ کر آنکھیں موند گیا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے آگے کیا ہو گا !!

دوسری جانب صبح کا آغاز ہوا سب کچھ روٹین پر آچکا تھا سعد سے مسلسل میر کا رابطہ تھا سعد پاکستان میں ہوئے جانے والی تمام بات میر کو آگاہ کر رہا تھا میر اپنا فون بھی لے چکا تھا اس کے علاوہ میر اپنا کریڈٹ کارڈ وغیرہ پھر سے نکل وہ چکا تھا جس کو ریجسٹر پاکستان سے سعد نے کیا تھا جب کے دونوں کے کپڑوں کی شاپنگ بھی ہو گئی تھی بہرام کے گھر کے آگے نہایت خوبصورت سی گلی بھی نکلتی تھی آئس لینڈ نہایت خوبصورت تھا اور صبح کا وقت تو جنت جیسا لگتا تھا

میر بھی صبح اٹھ کر اب جوگنگ پر جانے کی تیاری کر رہا تھا کافی دنوں سے وہ ناجم گیا تھا اور نہ جوگنگ پر لیکن اج سے میر اپنی روٹین بلکل پہلے جیسی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ میر بہت ڈسپلین سے رہنے والا بندہ تھا !!

میر آپ کہا جا رہے ہیں ؟؟ ابرش ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے داخل ہوئی میر جو شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا اب شیشے میں اک نظر اُس کو دیکھتا خاموشی سے واپس نظریں پھیر گیا

میر آپ ناراض ہے مجھ سے !! ابرش کوفی کا مگ میر کی جانب بڑھاتی بولی

نہیں میں کون ہوتا ہُوں تُم سے ناراض ہونے والا ؟؟ میر اب بیڈ پر بیٹھتا شوز پہن رہا تھا

آپ ہی ہوتے ہے سب ہونے والے !! ابرش نے واپس کافی کا کپ میر کی جانب بڑھایا

مجھے نہیں پینی !! میر کافی کے مگ کو دیکھ بولا

لیکن آپ صبح سب سے پہلے کافی پیتے ہے !! ابرش نے میر کو بتانا چاہا

میر واپس کھڑا ہوتا اب اپنے ہاتھ میں گھڑی پہننے لگا!!جب ابرش میر کے سامنے آئی میر اس وقت بلیک ہڈی کے ساتھ بلیک ہی پینٹ میں ملبوس تھا بال ماتھے پر پھیلے تھے اور آپ لوگ ٹھک سمجھ رہے تھے وہ اب بھی ہمیشہ کی طرح قیامت ہی ڈھا رہا تھا اور بلیک ہڈی مزید اُس کی پرسنلٹی کو بڑھا رہی تھی

میر آپ ناراض نہ ہو آپ سمجھے نا میں آپ کے بغیر پاکستان نہیں جانا چاہتی پلز آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں!!ابرش نے سمجھانا چاہا

میں ہی کیوں تمہاری بات سمجھو تُم میری بات کیوں نہیں سمجھ لیتی؟؟میر ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے اُسے دیکھ بولا

میر آپ!!!میں کیا بولوں!!ابرش کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

تُم کچھ نہ بولو!!میر نفی میں سر ہلاتا اب بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھانے لگا

آپ مجھے بتائے تو آپ کہا جا رہے ہیں ؟؟ابرش واپس میر کے سامنے اتی بولی

جوگنگ پر ! ! میر نے گہرا سانس لیتے اُسے بتایا پھر گھڑی میں وقت دیکھا جہاں ساتھ بجنے والے تھے

پھر میں تو یہاں بور ہو جاؤنگی امنہ اور بہرام بھائی سو رہے ہے ! ! ابرش افسردگی سے بولی

وہ لوگ سو نہیں رہے بلکہ جم گیے ہیں ! ! میر اگے بڑھتا ہوا بولا

کیا وہ دونوں جم گیے ہیں ؟؟ اتنی صبح صبح واؤ یہ سب کتنا کول ہے یعنی اتنے پیارے موسم میں جم اور جوگنگ واؤ ! ! ابرش بھی میر کے ساتھ اپنے کمرے سے باہر نکلی

ہاں کیونکہ وہ لوگ ایجنٹس ہے ! ! میر نے کہتے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا

ہمم ! ! ابرش نے ہونک بھری

میر پانی پی رہا تھا جب اُس کے دماغ میں کچھ ایا

میر نے گلاس سائڈ پر رکھا اور ابرش کو دیکھنے لگا ابرش جو اِدھر ادھر دیکھ رہی تھی !! اب میر کی نظریں خود پر محسوس کرتی میر کو دیکھنے لگی

جی ؟؟ میر کو خاموشی سے خود کی طرف دیکھتا پا کر ابرش نے نا سمجھی سے کہا

اِدھر آؤ !! میر نے اُسے اپنے پاس انے کا اشارا کیا کیونکہ ابرش میر سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی

ابرش میر کی بات سنتی فوراً میر کے قریب آئی اور سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی لیکن اب بھی وہ میر کے بلکل قریب نہیں تھی تقریباً تین قدم کا فاصلا اُن دونوں کے درمیان تھا

میر نے گہرا سانس لیتے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسے اپنی نزدیک کیا جب کے اچانک ہونے والے حادثے کیلئے ابرش تیار نا تھی اُس نے فوراً لرزتی پلکیں اٹھا کر میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

دونوں کی آنکھیں ٹکرائی تھی ابرش کے دل کی حالت خراب ہو رہی تھی

یقیناً دھڑک دھڑک کر میر سے اتی خوشبو اُسے اپنے حواسوں پر چاہتی

محسوس ہو رہی تھی جب کے شرم سے پلکیں اب بھی لذر رہی تھی

ہمم قد تو تمہارا ٹھک ٹھاک ہے ! ! میر نے کچھ لمحے بعد کہتے اُس کی کمر کے

گرد سے اپنے اک ہاتھ کا بنا حصار ہٹایا ابرش میر کے سینے تک آ رہی تھی

م۔ میرے قد کو کیا ہوا ! ! ابرش اپنی تیز ہوتی سانسوں کو سنبھالتی بولی

چلو میرے ساتھ ! ! میر نے اُس کا ہاتھ تھام کر قدم اندر کی جانب بڑھائے

ابرش کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی کچھ دیر ہوئے

والے واقعی پر تھی

میر نے ورڈ ڈراپ کھولی اور اُس میں سے ابرش کی ہڈی اور ہڈی کے ساتھ کا

ہی ٹراوزر نکالا اور اُسے ابرش کی جانب بڑھایا

جاؤ اسے پہن کر آؤ ! ! میر نے کپڑے ابرش کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

کیوں ؟ ؟ ابرش نے تھام کر سوالیہ نظروں سے دیکھا

کیا تم بنا سوال جواب کے میری کوئی بات نہیں سن سکتی؟؟ میر نے اُسے دیکھ کہا

میں سن سکتی ہُوں لیکن مجھے بتائے میں کیوں پہنوں یہ!! ابرش اب بھی اپنی بات پر قائم تھی

میر بتائے ورنہ جب ایک آپ نہیں بتاینگے میں یہ نہیں پہنوں گی!! میر کو خاموشی سے خود کو گھورتا پا کر ابرش نے دھمکی دی

مجھے دھمکی دو؟؟ شاہ میر سکندر کو!!؟ میر ابرو اٹھائے بولا

ہاں جی دونگی نہیں دے چکی ہوں!! ابرش اک ادا سے بولی

اوکے اب تُم نے مجھے دھمکی دے ہی دی ہے تو مت پہنو تُم!! یہ کام میں خود انجام دے لیتا ہوں!! میر نے کہتے اُس کی جانب قدم بڑھائے جب کے ابرش کو لگا اُس کے کانوں سے دھوئے نکل رہے ہے آنکھیں حیرت سے کھلی تھی

ن۔ نہیں! م۔ میں اتی پ۔ پہن کر!! ابرش کہتی تیزی سے دوڑ لگا چکی تھی کیونکہ اُس کی اپنی دھمکی اُسے الٹی پڑ چکی تھی وہ یہ بھول گئی تھی کے وہ دھمکی دے کس کو رہی ہے!! شاہ میر سکندر سے جیتنا چھوٹی بات نہیں تھی

اُس کے اس قدر تیزی سے دوڑ لگانے پر میر دھیما سا مسکراتا موبائل کھول کر کچھ کرنے لگا میر کو پتہ تھا یہی ہونا ہے اسلئے اُس نے ابرش کی دھمکی سے دس گناہ زدہ بڑی بات کی تھی جو دھمکی سے بھی اوپر تھی !!

کچھ دیر بعد ابرش کپڑے پہنے باہر آئی جب کے میر کی اُس بات سے اُس کے گال اب بھی سرخ تھے !!

میر نے اوپر دیکھا جہاں ابرش اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی

اوکے!! بال سمیٹوں اپنے!! میر اُسے دیکھ اگلا آرڈر دے چکا تھا جب کے وہ خود ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

ابرش نے منہ بناتے اپنے بالوں کو سمیٹتے بینڈ سے قید کیا پھر واپس میر کے سامنے آئی

میر نے پھر موبائل سے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا

اوکے اسپوٹس شوز پہن کر باہر آجاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں ! ! میر کہتا اب کمرے سے باہر نکلا جب کے پیچھے ابرش میر کو جاتا دیکھ رہی تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے میر نے اُسے اس طرح ریڈی کیوں کروایا ہے ! ! خیر کیا کر سکتی تھی ابرش شوز پہن کر وہ باہر آئی

کیونکہ یہاں بہت سردی تھی تو ہڈی نے

سردی کو پورا کور کر دیا تھا

جب ابرش باہر ائی تو میر فون پر سعد سے کچھ بات کر رہا تھا ابرش کو دیکھ میر نے اُسے انے کا اشارا کیا اور خود گھر سے باہر نکلا جب ابرش بھی میر کے پیچھے ائی میر ابھی بھی سعد سے کچھ بات کر رہا تھا گھر سے باہر قدم رکھتے ہی تیز ہواؤں کے ٹھنڈک سے بھرے جھونکے اُن سے ٹکرائے تھے اس پاس

کوئی نہیں تھا یہاں کا ماحول بے حد خوبصورت تھا شائد ہی اس قدر سکون دا
ماحول کسی اور جگہ پایا جاتا ہو ! ! بلکل ویرانی میں اک الگ سکون تھا ابرش
نے بے اختیار اپنی آنکھیں بند کر کے اس خوبصورت منظر کو اپنے دل میں
اُتارا تھا

میر نے کچھ لمحے بعد فون رکھ کر پیچھے مڑتے دیکھا جہاں ابرش مسکرا کر اس
خوبصورت ماحول کو دیکھ سکون محسوس کر رہی تھی

چلو آجاؤ ! ! میر نے کہتے اگے قدم بڑھائے جب ابرش بھاگتی ہوئی میر تک
پہنچی

میر ہم جا کہاں رہے ہیں مجھے بتائے تو آپ نے مجھے ایسا کیوں ریڈی کروایا ہے
.۔ابرش کا سوال وہی تھا

اج سے تمہاری ٹریننگ شروع ہو گی ! ! میر نے چلتے ہوئے بنا اُسے دیکھ کہا

ٹریننگ ؟ کس چیز کی ؟ ابرش کی حیرت کے جھٹکے لگے تھے

U are going to be secret agent!!

میر نے کہتے گھڑی میں وقت دیکھا میر کی بات پر ابرش کو اپنے کانوں پر یقین نا آیا اُسے اک کے بعد اک حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ خواب دیکھ رہی ہے یا نہیں ؟؟

م۔میر آپ نے کیا کہا؟؟ابرش کو سو فیصد اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں تھا اُس کی بات پر میر کے قدم رکے اور میر نے اُسے دیکھا

اگلے تین مہینے بعد ایجنٹ ٹیسٹ کا ہائر ہے ! ! جو پانچ سال میں ایک بار ہوتا ہے ! تو تُم وہ ٹیسٹ دے رہی ہو اس ٹیسٹ میں تمہاری پرفارمنس پر فائنل ! ! ہو گا کے تُم ایجنٹ بن سکتی ہو یا نہیں

مجھے پوری اُمید ہے کہ تُم وہ ٹیسٹ پاس کرو گی ! ! تو تُم اپنے چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لو کے تُم نے وہ ٹیسٹ ہر حال میں پاس کرنا ہے میں تمہیں مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں تا کے تُم ہمیشہ اپنی حفاظت کر سکو چاہے میں ہُوں یا نہیں ! ! ان تین مہینوں میں ! ! میں تمہیں ہر چیز سکھانے والا ہوں جو

ٹریننگ ٹیسٹ میں کروایا جائیگا تین مہینے بہت ہے ان تین مہینوں میں
!! تمہیں ٹرین میں کرونگا

ہر چیز کیلئے تمہیں تیار کرونگا سمجھ رہی ہو؟؟؟میر بول رہا تھا اور ابرش
حیرت سے منہ کھولے میر کی باتیں سن رہی تھی اُسے اپنے کانوں پر اب
بھی یقین نہیں آرہا تھا

ابرش؟؟اُسے خاموش دیکھ میر نے پکارا

ج۔جی!!ابرش حیرت کی دنیا سے باہر اتی جھٹ سے بولی

میں نے کیا کہا سمجھ ایا؟؟میر نے تنقید کی

ل۔لیکن میں کیسے!!ابرش بہت اُلجھی ہوئی تھی

کیا مطلب تُم کیسے؟؟اس کی بات پر میر نے گہرا سانس لیتے پوچھا

ن۔نہیں مطلب!!ابرش کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے

دیکھو ابرش صاف اور سیدھی بات ہے کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے میں
تمہیں اسٹرنگ دیکھنا چاہتا ہوں ہر طرح سے (physically

اور اس کا یہی حل ہے مجھے تمہاری ہاں یا نا کی ضرورت (mentally
نہیں ہے میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور یہی فیصلہ آخری ہے ! ! میر نے اپنا
فیصلہ سنایا جب کے ابرش تو اب تک بے یقینی سے دیکھ رہی تھی
اور کوئی سوال ؟ ؟ میر اُسے دیکھ بولا
ن۔ نہیں ہے کوئی سوال ! ! ابرش نے نفی میں سر ہلاتے کہا
گڈ آؤ چلو ! ! میر نے کہتے پھر قدم اگے بڑھائے جب کے ابرش سوچوں
میں گم ہی میر کے پیچھے چلنے لگی
دیکھو یہ جگہ اُس جگہ تک 0.80 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے یعنی دس منت کا
لیکن یہ دس منٹ کا فاصلا تُم نے پانچ منٹ walking distance
میں تے کرنا ہے اب اس سے اندازہ لگالو کے تمہیں کتنی جلدی جانا ہے
! ! میر اُس جگہ اشارہ کرتا اُسے سمجھا رہا تھا
لیکن جو ہی نظر ابرش پر پڑی اُس کو اب تک سوچوں میں گم دیکھ میر کے
! ! تصورات بگڑے کیونکہ وہ اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں تھا

تمہیں اب بھی سوچنے کی ضرورت ہے ؟ابرش کیا ہو گیا ہے تمہیں ؟؟ کیا میرا فیصلہ تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا میں فضول بولتا جاؤں تمہیں کوئی پرواہ نہیں ؟؟ میر سخت لہجے میں بولا اُسے واقعی ابرش کا یہ سب کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا

جب کے میر کی بات پر ابرش فوراً میر کے نزدیک ائی

ن۔ نہیں میر ایسا نہیں ہے ائے ایم سوری میں بس سوچ رہی تھی میرا مطلب آپ کو خفا کرنا نہیں تھا آپ کا ہر فیصلہ میرے لیے اول درجہ رکھتا ہے اور آپ کی ہر بات میرے لیے سب سے پہلے اتی ہے ائے ایم سوری !! میر کو سخت خفا ہوتے دیکھ ابرش نے تڑپ کر استفسار کیا اُس کا واقعی یہ سب ہو جانے کا مطلب نہیں تھا وہ تو بس سوچ رہی تھی

ائے ایم سوری نا میر !! میر کو واپس موبائل کی جانب متوجہ ہوتے دیکھ ابرش منت بھرے لہجے میں بولی

جب میر نے اپنی پر کشش آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا ابرش کی آنکھوں میں نمی جمع ہوتے دیکھ میر نے آنکھیں بند کر کے کھولی

اوکے فائن ! ! اب مجھے بتاؤ میں نے کیا بتایا تھا؟ میر اسے دیکھ بولا

آپ نے بولا تھا وہاں تک کا راستہ 0.80 کلو میٹر ہے یعنی دس منٹ کا راستہ لکین مجھے پانچ منٹ میں تے کرنا ہے ! ! ابرش نے فوراً بتایا جب کے میر بس اُسے دیکھ رہا تھا یعنی سوچوں میں گم بھی وہ میر کی ہر اک بعد نہایت دھیان سے سنتی تھی میر کی باتیں ہی ہمیشہ نہایت ضروری ہوتی تھی وہ کبھی ایکسٹرا بولتا ہی نہیں تھا

ویری گڈ ! ! میر نے شاباشی دی جب ابرش کے چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ لی

اوکے تو اج یہ فاصلا پانچ منٹ میں تے کرنا ہے تُم نے اور کل چار منٹ میں گوٹ اٹ ؟ ؟

یس ! ! ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

تین مہینوں میں تمہاری ساری ٹریننگ مکمل کرنی ہے تاکہ ٹیسٹ کے فوراً بعد تُم سیلیکٹ ہو جاؤ !!

میر نے کہتے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا

Okay now run!!

میر کی نظر گھڑی پر تھی میر کی بات سن ابرش نے دوڑ لگائی لیکن جلد ہی وہ تھک گئ تھی لیکن ابرش رکی نہیں میر کی نظریں کبھی گھڑی پر تو کبھی ابرش کی پشت پر تھی

ابرش نے وہ فاصلہ تے کرتے قدم روکے !! پھر گہرے گہرے سانس بھرنے لگی وہ اتنی سی دیر میں کافی تھک گئ تھی اُس کا حواس بگڑ گیا تھا ! جب میر اُس کے پاس ایا اور پانی کی بوتل اُس کی جانب بڑھای جسے ابرش تھامتی پینے لگی

کچھ دیر بعد ابرش نارمل ہوتی میر کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کے کتنے وقت میں اُس نے یہ فاصلہ تے کیا ہے

ساتھ منٹ ! ! میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش اداسی سے چہرہ جھکا گئی

اٹس او کے فرسٹ ٹرائے تھا اس میں یہ ہونا تھا اب یہاں سے وہاں تک وہی

سیم ڈسٹنس دوبارہ تمہیں تے کرنا ہے جب تک پانچ منٹ پر نہیں پہنچتے

تب تک یہ کرتے رہنا ہے ! ! میر نے کہتے اُسے دیکھا جب ابرش فوراً

اسباب میں سر ہلا گئی

پھر میر کے کہنے پر اُس نے دوڑ لگائی وہاں تک جاتے اک بار پھر اُس کا

توازن بگڑا تھا سانس پھولنے لگی تھی حالت گیر ہو رہی تھی ابرش دکھنے میں

کہی سے بھی بیس کی نہیں لگتی تھی وہ اج بھی اٹھارہ انیس سال کی اک

نازک خوبصورت سی لڑکی ہی لگتی تھی

میر نے اک بار پھر پانی اُس کی جانب بڑھایا جس کو پیتے ابرش ریلیکس ہوئی

چھے منٹ ! ! ! گڈ بہت اچھے اب بس اک منٹ اور جلدی کرنا ہے ! ! میر

نے وقت بتایا جب ابرش میں مزید جوش ایا

اُس نے کچھ لمحے بعد پھر سے دوڑ لگائی تھی

چھے منٹ!!!میر اُسے دیکھ بولا

اب بھی چھے منٹ میں ہی فاصلاتے ہوا تھا جس پر ابرش نے وہاں سے پھر

بھاگنا شروع کیا

!! چھے

!! چھے منٹ

!! چھے

چھے!! تقریباً بیس بار ٹرائے کے بعد بھی ابرش چھے منٹ میں ہی تے

کر پا رہی تھی ابرش تھک ہار کر اُداسی سے میر کو دیکھنے لگی

Never give up !!

تُم کر سکتی ہو!!میر نے جس یقین سے اُسے دیکھ کہا تھا ابرش کو لگا وہ اگر اب

نا کر پائی تو اپنی نظروں سے گر جائیگی ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلاتے

دوڑ لگائی میر کی آنکھوں میں خود کیلئے اتنا یقین دیکھ ابرش کو لگا وہ نئی زندگی

جی رہی ہے اتنی ٹرائے کے بعد بھی نہ ہونے پر میر کے تصورات بے
ذاریت میں نہیں بدلے تھے کیونکہ اُسے ابرش پر یقین تھا
اور یہی میر کا یقین ابرش کو کامیاب کرنے کیلئے کافی تھا ابرش نے میر کے
یقین کو نا توڑنے کا وعدہ کیا اور تیزی سے دوڑ لگائی اس بار اُس جگہ پر پہنچتے
اُس کے حواس بھی اتنے نا بگڑے تھے بس ہلکی سی سانس پھلی تھی جو یقیناً
برحق تھا
میر نے گھڑی میں دیکھا جب میر کے چہرے پر اک خوبصورت مسکراہٹ
نے جگہ لی
میر کتنا وقت لگا؟؟ ابرش میر کے پاس اتی پریشانی سے بولی اُسے ڈر تھا کے
کہی اُس نے میر کا بھروسہ نہ توڑ دیا ہو
چار منٹ!! میر مسکرا کر بولا میر کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ ابرش کو
اپنے وجود میں سکون دوڑتا محسوس ہوا تھا
واؤ چار منٹ!! ابرش خوشی سے چہچی

کل کادن تُم نے بچالیا کل کادن دوسری ٹریننگ کرینگے ! ! میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

وہ لوگ صبح ساتھ بجے آئے تھے اور اس وقت گیارہ بج رہے تھے لگاتار چار گھنٹوں سے میر اُسے یہاں تیز بھاگنے کی ٹریننگ دے رہا تھا جسے ابرش نے باخوبی نبھایا تھا ! !

اتنے سامنے سے بہرام اور امنہ بھی جم سوٹ میں اتے دکھائی دیے گیارہ بج رہے تھے لیکن مجال ہے یہاں دھوپ کا نامونشان بھی ہو

گڈ مارننگ ! ! امنہ نے اتے ابرش کو دیکھ کہا

گڈ مارننگ ! ! ابرش مسکرا کر بولی

آپ لوگ جو گنگ کر رہے تھے ؟ کر لی ؟ ؟ ہم بھی جم سے ابھی ابھی فری ہوئے بس ! ! امنہ ابرش کو دیکھ بولی جب ابرش نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

ابرش کے چہرے پر اتنی سردی میں بھی تھوڑے پسینے تھے یقیناً زدہ بھاگنے کی وجہ سے

سب گھر میں داخل ہوئے ابرش تو فوراً شاور لینے جا چکی تھی جب کے امنہ بھی کمرے میں جا چکی تھی لیکن میر بہرام لاؤنج میں بیٹھ گئے تھے !!

منال صبح صبح کمرے سے باہر آئی اُسے بہت بھوک لگی تھی کیونکہ رات اُس نے کھانا کم کھایا تھا صبح کے ساتھ بج رہے تھے سب سو رہے تھے کوئی ملازم اس وقت یہاں موجود نہیں تھا منال نے کچن کی جانب قدم بڑھاتے دیکھا کچن میں کوئی نہیں تھا مزے کی بات یہ تھی کہ اُسے کچھ بنانے کا دل نہیں کر رہا تھا

ابھی وہ کھڑی یہی سوچ رہی تھی جب اُس کی نظر سعد پر پڑی جو شائد جم سے فری ہو کر اندر داخل ہو رہا تھا

ہیلو مسٹر اِدھر آؤ!! منال نے آواز لگاتے پکارا جب سعد جس کی نظریں فون پر تھی اب نظریں اٹھائے اُسے دیکھنے لگا جب کے اُس پکارنے کے انداز اور لفظ پر سعد نے ابرو اٹھائی

تمیز ہے تُم میں؟؟ سعد نے کچن کی جانب قدم بڑھاتے سنجیدگی سے کہا

وہ میں بعد میں کرونگی اگر ٹائم ملا تو فلحال مجھے یہ بتاؤ کے تمہیں کھانے میں کیا بنانا اتا ہے؟؟ منال سوالیہ نظروں سے بولی

مجھے کھانے میں لوگوں کا بھرتا بنانا اتا ہے کہو تو تمہارا بنا دوں؟ سعد سوالیہ نظروں سے بولا

اور تمہیں پتہ ہے مجھے لوگوں کا خون پینا اتا ہے کہو تو تمہارا پی کر دکھاوں؟؟ منال دونوں ہاتھ اپنے پہلوں پر باندھتے ہوئے بولی

مجھے شک تھا پہلے لیکن اب یقین ہو گیا کہ تُم پکا پکا چوڑیل ہو!! سعد نے یقین سے کہا

بکومت ! ! سیدھا بتاؤ کھانے میں کیا بنانا اتا ہے ! ! منال کو اس وقت واقعی بہت بھوک لگی تھی

بتایا تو ہے بھرتا بنانا اتا ہے ! ! سعد نے پھر بتایا جب منال نے ناک پھلائے اُسے غصے سے دیکھا

مجھے بھوک لگی ہے اور مجھے کچھ بنانا نہیں اتا اسلئے میں تُم سے پوچھ رہی ہوں کے تمہیں کیا بنانا اتا ہے ! ! منال نے لفظوں پر زور دیتے کہا گویا غصے پر ضبط پانے کی کوشش کر رہی ہو کیونکہ اُسے ابھی اپنے لیے ناشتا بنوانا تھا یہ بات جھوٹ تھی کے اُسے کچھ نہیں بنانا اتا تھا بلکہ سچ یہ تھا کہ اُس کا دل نہیں کر رہا تھا کچھ بنانے کا

ظاہر ہے تمہیں کیسے کچھ کھانے کا بنانا اتا ہو گا تمہیں تو بس سازشے بنانا اتی ہے سعد نے طنز کا تیر چلایا جس پر منال کا دل کیا وہ سعد کو اوپر چھت سے پھینک دے لیکن ابھی اُس کا اپنا مطلب تھا وہ بھوکا نہیں مرنا چاہتی تھی

مجھے بہت بھوک لگی ہے واقعی ! ! منال نے دانت کی کچکچاتے کہا

اچھا تو ایسے گندے منہ کیوں بنا رہی ہو میں کرتا ہوں کچھ ! ! سعد کہتا کچن میں داخل ہوا

جب منال بھی سعد کے پیچھے داخل ہوئی

کیا کھاؤ گی ؟؟ سعد نے ایپرن پہنتے اُسے دیکھ کہا

چاؤ من بنا دو ! ! منال کہتی ادھر اُدھر دیکھنے لگی

ہیلو ؟؟ بڑی ائی چاؤ من کھانے والی میں نے بس فار میلٹی کیلئے پوچھا ہے ورنہ بناونگا میں بریڈ اور انڈا ہی کسی ریسٹورینٹ میں نہیں بیٹھی تُم ! ! سعد اُسے دیکھ بولا جب منال نے اُسے گھورا

گھورنا بند کرو ورنہ خدانخواستہ تمہیں مجھ سے پیار نہ ہو جائے ! ! اُسے خود کو گھورتا پا کر سعد پین چلہے پر رکھتا بولا

پیار ؟؟ اور وہ بھی تُم سے ؟؟ واؤ جوک آف دا ایئر ! ! نہیں نہیں بلکہ جوک آف دا ولڈ میں تُم سے صرف نفرت کر سکتی ہُوں اس کے علاوہ کچھ نہیں ! !

وہ بیزارت سے بولی جب کے اُس کی بات پر سعد کے چہرے پر اک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

وقت بڑا کمبخت ہوتا ہے ! ! سعد پین میں انڈا ڈالتے اُسے دیکھ بولا

وقت چاہے جیسا بھی ہو لیکن ایسا وقت کبھی نہیں آئیگا جب میں یعنی منال تُم سے پیار کریں نکاح تو تُم نے زبردستی کر لیا اب پیار زبردستی کیسے کرواو گے ؟ ؟

منال ابرو اٹھائے بولی

مجھے تُم سے پیار کروانا بھی نہیں ہے کیونکہ میں کون سا مرا جا رہا ہُوں تمہارے لیے تُم سے کئی گنا زدہ میں تُم سے نفرت کرتا ہوں ! ! سعد نے آگاہی دی

نہیں مجھ سے زدہ نفرت تُم نہیں کر سکتے کیونکہ میری زندگی کے سب سے زہر شخص تُم ہی ہو ! ! منال سعد سے کچھ فاصلے پر آ کھڑی ہوئی تھی

میں بس مائم سے محبت کرتی ہوں اور اپنی آخری سانس تک کرتی رہو نگی ! ! منال فیصلہ کن انداز میں بولی جب کے منال کی بات پر سعد کے تصورات بگڑے تھے یعنی اتنی بڑی بڑی باتیں منال نے کہی اُس پر سعد کے تصورات ٹس سے مس نا ہوئے لیکن اس بات پر سعد کے تاثرات غصے میں بدلنا شروع ہوئے تھے

سعد نے جھٹکے سے پین چھوڑتے منال کی کلائی طاقت سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا

اہ ! ! چھوڑو میرا ہاتھ جاہل انسان ! ! سعد کی پکڑ اُس کے ہاتھ پر مضبوط تھی سعد سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا تھا

اگر آئندہ تُم نے یہ لفظ دوبارہ اپنی زبان سے ادا کیے تو میں تمہاری جان لے لونگا ! ! سعد اُس کے چہرے پر بپھرا

کیا بکواس ہے ؟؟ تُم ہوتے کون ہو مجھ پر پابندی لگانے والے میں بولونگی اور ہمیشہ بولونگی میں مائم سے محبت کرتی ہوں تھی اور ہمیشہ رہونگی ! ! منال مسلسل اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

اُس کی بات پر سعد کی پکڑ اُس کی کلائی پر مزید سخت ہوئی جب کے آنکھوں میں سرخی بھی تیزی سے پھیلنے لگی

چھوڑو ! ! منال نے اپنی کلائی آزاد کروانا کی پھر سے کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی

میں سب کچھ برداشت کر رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کے جو دل میں آئیگا تُم بکواس کرو گی، ! ! سعد اُسے دیکھ ہلکی آواز میں غرایا

کیا مطلب ہے تمہارا ؟؟ منال اُس کی آنکھوں میں دیکھ بولی

میں بھی تُم سے اتنی ہی نفرت کرتا ہوں جتنی تُم کرتی ہو یا شاید اُس سے کئ زدہ لیکن میری بات یاد رکھنا میں اتنا بھی بے غیرت نہیں ہوں جو تمہارے منہ سے کسی اور مرد کا نام سن کر بھی خاموش رہوں تُم میری بیوی ہو اور یہ

بات تُم جھٹلا نہیں سکتی بھلے ہم دونوں میں کچھ بھی میاں بیوی جیسا نہیں لیکن قانونی اور حلال طریقے سے یہی سچ ہے اور میں یہ ہر گز برداشت نہیں کرونگا کے میری بیوی ہونے کے باوجود بھی تُم کسی اور کا نام اپنے لبوں پر لاؤ!! سعد غصے سے بولا منال نے سعد کو اتنا غصے میں اج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ پوری آنکھیں کھولے سعد کی اک اک بات سن رہی تھی جب کے کلائی اب تک سعد کے ہاتھ کی گرفت میں تھی

چھوڑو میرا ہاتھ تُم میرے شوہر نہیں ہو اس زبردستی کے رشتے کی بنیاد کچھ نہیں ہے ہم دونوں اک دوسرے کے کچھ نہیں لگتے اسلئے فضول مجھ پر روپ جما کر مزید خود کو میری نظروں میں نا گراو!! منال بھی غصے سے بولی بکواس بند کرو منال میں نے جو کہا ہے اُسے اپنے ذہن میں بیٹھا واج کے بعد مجھے تمہارے منہ سے کسی اور مرد کا نام نہیں چاہیئے!! سعد غصے پاگل ہو رہا تھا

کیوں؟؟ کس خوشی میں یہی سچ ہے میں مائم سے محبت کرتی ہوں تُم کیسے میری محبت کو ختم کروگے میری پہلی محبت ہی مائم ہے تُم اُن کی محبت میرے دل سے کبھی نہیں نکال سکتے سمجھے!! منال بھی صحیح غصے میں آچکی تھی دونوں طرف سے مقابلہ ٹکر کا تھا

وہ سب تمہارا ماضی تھا اپنے ماضی کو جتنی جلدی ہو سکے اپنے حال سے نکال دو ورنہ میں نکالنے میں لمحہ نہیں لگاونگا اپنے ماضی کو پیچھے مڑ کر دیکھنے کی غلطی مت کرنا ورنہ میں کیا کر گزرونگا یہ میں بھی نہیں جانتا !!

میرا ہاتھ چھوڑو تُم پہلے ہی میری زندگی برباد کر چکے ہو اپنے ساتھ نکاح میں جوڑ کر اب مزید میری زندگی میں دخل اندازِ مت کرو میرا ماضی میرے جینے کی وجہ ہے مائم سے میں عشق کرتی ہُوں اور عشق کی حد جانتے ہو؟؟ یقیناً نہیں جانتے تبھی تو منہ اٹھا کر اتنی آسانی سے کہے رہے ہو کے میں اپنا ماضی بھول جاؤں

جب تمہیں کسی سے عشق ہو گا نا تب پوچھوں گی میں تم سے آؤ نگی
تمہارے پاس اور بولو نگی بھول جاؤ جس سے تُم عشق کرتے ہو پھر کیسا
محسوس کرو گے تک اُس وقت یہ میں پوچھوں گی تم سے
تمہیں تمہاری دنیا ختم ہوتی دکھائی دے گی تمہیں لگے گا تمہارا جینے کا مقصد
ختم ہو گیا جب اپنے عشق کو تُم خود سے لمحہ بالمحہ دور جاتا دیکھو گے تو تُم پل
پل مرو گے
میری دعا ہے اب اسے تم بد دعا سمجھو یا دعا کے تمہیں ایسا عشق ہو کے وہ
تمہاری جان پر بن آئے تمہاری زندگی اُس سے شروع ہو کر اُس پر ختم ہو
جسے دیکھ کر تُم جیتے ہو جو تمہارا الف بھی ہو اور ي بھی جس کے بغیر تمہارا
اک پل نا گزارا ہو اور پھر عشق کی آخری جب تُم پار کرو تو تمہارے عشق کو
تُم سے دور کر دیا جائے پھر تُم میرے اندر کی اذیت محسوس کرو گے جب
تڑپ تمہارا مقدر بنے گی جو ابھی روز راتوں کو میرا بنتی ہے تب میں بولوں
گی تم سے کے بھول جاؤ اپنے ماضی کو

صرف اپنا حال دیکھو اور فن تو تب ہو گا جب تمہارے پاس کوئی ساتھی
نہیں ہو گا جس کے گلے لگ تُم اپنے دکھ بانٹ سکو اُس وقت تُم خود کو میری
جگہ پر رکھ کر محسوس کرنا تُم سمجھتے ہو میں بد تمیز ہوں جاہل ہوں ! ! تو ہاں
ہُوں میں لیکن میں ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی یہ عشق کے جنون نے مجھے بنایا
ہے کہتے ہے جب لڑکی کسی سے محبت کرتی ہے تو ہر حد پار کر دیتی ہے تو وہی
ہوا میرے ساتھ میں ہر حد پار کرتی گئی میرے اندر کی تکلیف کا تُم اندازہ
بھی نہیں لگا سکتے

جب تک تُم پر نہیں گزرے گی تُم نہیں محسوس کرو گے لیکن میری شدت
سے دل سے دعا ہے کے یہ وقت تُم پر آئے سعد ملک تُم عشق میں پڑو اور
پھر اُس عشق کو بے دردی سے تُم سے دور کر دیا جائے مجھے اس وقت کا
شدت سے انتظار ہے جب تم پر یہ وقت آئیگا اور اُس وقت تمہیں کیسا
محسوس ہو گا یہ تُم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے تُم رونا چاہو گے لیکن رو نہیں سکو

گے اور جب تکلیف سے چور ہو کر تُم رونا شروع کرو گے تو تکلیف تمہیں رکنے نہیں دیگی !!

یہی حال اس وقت میرا ہے تُم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے تُم نے مجھ سے نکاح کر کے مجھے کیس اذیت سے دوچار کروایا ہے اور آگ تو تب لگی جب تُم نے اتنی آسانی سے کہا کے میں اپنا ماضی بھول جاؤں اگر میں اپنا ماضی بھول گئی تو زندہ نہیں رہ سکو نگی کیونکہ حال میرے لیے کسی عذاب سے کم نہیں اور مستقبل مجھے میرا دکھ نہیں رہا میں زندہ ہوں تو اپنے ماضی کی وجہ سے تو خدا کیلئے آئندہ کے بعد مجھے میرا ماضی بھولنے پر قائد مت کرنا کیونکہ یہ ممکن نہیں یہ صرف میرے مرنے کے بعد ممکن ہو گا !!

منال سعد کو دیکھ شدت سے بول رہی تھی جب کے اُس کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے اج اُس نے پہلی بار اپنے دل کی اک اک بات کسی کے سامنے رکھی تھی جب کے سعد سٹل بنے اُس کی اک اک بات سن رہا تھا منال اُس سے اپنی کلائی چھڑواتی روتے ہوئے اپنے کمرے کی

جانب بھائی تھی جب کے پیچھے سعد اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا منال جو اُسے دعا دے کر گئی تھی وہ بد دعا سے کم نہ تھی سعد کے دل میں عجیب سا احساس ہوا تھا اُس نے شدت سے دعا کی تھی کے اُسے کبھی کسی سے عشق نہ ہو لیکن دل سے نکلی اہ سیدھا عرش پر لگتی ہے اور منال کے دل نے تکلیف سے چور ہو کر اہ دی تھی خیر جو بھی تھا سعد منال کی باتوں میں الجھ کر رہ گیا تھا کیونکہ اُس نے منال کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا

اسی طرح اج کا دن بھی گزر گیا تھا شام کے چھے بج رہے تھے اور ائس لینڈ میں اندھیرا چھا رہا تھا بہرام کے گھر کے آگے بہت سی لائیٹس لگی تھی جس کی وجہ سے وہاں کا سب اندھیرے میں روشن ہوا یقیناً بے حد حسین لگ رہا تھا وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا یہاں کا سکون کی کوئی انتہا نہیں تھی

میر نے ابرش کو باہر بلایا تھا ابرش جو اندر امنہ کے ساتھ بیٹھی تھی اب باہر آئی ! امنہ ہمیشہ پینٹ شرٹ پہنتی تھی زدہ تر بہرام اور امنہ اک جیسی ہی پینٹ شرٹ پہنا کرتے تھے ابرش نے بھی اس وقت لونگ ٹی شرٹ کے

ساتھ ٹراوزر پہنا تھا لونگ ٹی شرٹ گھٹنوں تک آرہی تھی بلکل کپڑوں کے
سائز کی جب کے سینے پر اچھی طرح دوپٹہ تھا جس کی وجہ سے آدھی سے
زدہ ٹی شرٹ چھپ چکی تھی وہ میر کے سامنے ٹریننگ میں کبھی کبھی ایسے
اجایا کرتی تھی صرف ہڈی ٹراوزر کے ساتھ لیکن بہرام اگر ہوتا تھا تو ابرش
بنا سر پر دوپٹے کے کبھی نہیں اتی تھی صبح بھی بہرام کے اتے ہی وہ اپنے گلے
میں لپیٹا اجرک اچھی طرح سے خود پر لے چکی تھی حالانکہ مجال تھی جو
!! بہرام کبھی ابرش کو نظر اٹھا کر اس طرح دیکھے

ابرش باہر ائی میر اس وقت بلیک ہڈی اور بلیک ہی پینٹ میں ملبوس تھا
جی میر !! ابرش میر کے پاس اتی بولی
لیکن نظر جو ہی وہاں رکھی گن پر گئی ابرش کو حیرانی ہوئی
ہاں اِدھر آؤ اج ہم شوٹ کرنا سیکھیں گے !! میر مصروف سے انداز میں کہتا
اپنا فون پینٹ کی جیب میں رکھ گیا
ی۔یعنی شوٹ کرونگی میں !! ابرش نے حلق تر کیا

افکورس ! ! میر نے اُسے دیکھا تھا

آؤ جلدی ! ! میر میں اُسے انے کا اشارا کیا جب ابرش میر کے نزدیک ائی

دیکھو سامنے نشانہ جو بنایا گیا ہے اُس پر شوٹ کرنا ہے

گن استعمال کرنے کیلئے تین چیزے ہمیں انی چاہیئے

اک گن کو ٹھک سے پکڑتا

! ! دوسری ہمت

اور تیسرا اور سب سے اہم بڑا دل تاکہ شوٹ کرتے وقت خود اپنا ہی نا

! ! بلینس آؤٹ ہو

میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش نے میر کی بات غور سے سنتے اسباب میں سر

ہلایا

میر نے اُس کا رخ سامنے کیا جہاں اک نشانہ موجود تھا جب کے میر اُس کی

پشت پر آ کھڑا ہوا

گن اُس کے ہاتھ میں تھمای جو ابرش کو یقیناً تھامنا نہیں آ رہی تھی

میر مجھے ڈر لگ رہا ہے ! ! ابرش گن کو دیکھ بولی

یہی ڈر مجھے تمہارے اندر سے نکالنا ہے ! ! میر نے کہتے اُس کا ہاتھ پکڑتے گن ٹھک سے پکڑائی

اور اس کا ہاتھ اٹھاتے سامنے کی جانب کیا

میر اُس کی پشت پر واپس اتا اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ نشانے کی جانب متوجہ ہوا

جب نشانہ ہمارے ٹارگٹ پر ہو تو اس ٹریگر پر ہاتھ کا دباؤ دینا ہے ! ! ابرش گن پکڑی تھی جب کے میر کے ہاتھ اُس کے ہاتھوں پر تھے گن کو بلینس رکھنے کیلئے

ابرش سب سے پہلا رول ہے فوکس سامنے فوکس کرو ! ! ابرش کے چہرے پر ڈر دیکھ میر اُس کے ہاتھ پر پکڑ مضبوط کرتا بولا جب ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

اوکے فائر!!میر کی بات پر ابرش نے اپنا چہرہ پیچھے کرتے زور سے آنکھیں میچے اپنا کپکپاتے ہاتھ کو ٹریگر پر رکھ بمشکل دبایا جب کے آنکھیں بند ہونے کی وجہ سے یقیناً بیلنس آؤٹ ہوا اور گن سے گولی نکلتی کسی اور راستے پر لگی تھی گولی چلنے کی آواز پر ابرش کی اک چیخ بھی ساتھ گونجی تھی اُس نے لمحے بھر بعد خوف سے بند کی گئی آنکھیں کھول کر میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

ابرش یہ خوف تمہیں کچھ نہیں کرنے دیگا اپنے اندر کے ڈر کو مارو گن چلانا مشکل نہیں بس دھیان دو!!میر نے اُسے سمجھاتے واپس رخ نشانے کی جانب کیا

فائر!!میر نے گن کا نشانہ پوائنٹ پر دیکھ کہا لیکن وہی ہوا ابرش کے ہاتھ ہلکے ہلکے کانپنے کی وجہ سے نشانہ اس بار بھی مس ہو گیا

گن چلانا واقعی اسان بات نہیں تھی لیکن اتنا مشکل بھی نہیں تھا بس دل سے ڈر نکالنے کی دیر تھی جو ابرش نہیں نکال پا رہی تھی

ابرش نے میر کو دیکھا جو یقیناً اُسے ہی دیکھ رہا تھا

سوری!! ابرش میر کو دیکھ بولی

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس ایک بات یاد رکھو شوٹ کرتے وقت نہ

تو تمہاری آنکھیں بند ہو اور نہ ہاتھ تمہارا ساتھ چھوڑے!! میر اُسے دیکھ

بولا جب ابرش نے فوراً زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا

گڈ چلو!! میر نے واپس نشانے کی جانب متوجہ کیا

ابرش نے گہرا سانس لیتے آنکھیں کھول کر گن تھامی اور نشانہ پر لاتے جو ہی

ٹریگر پر ہاتھ رکھا اُس کے ہاتھ اک بار پھر سے ساتھ چھوڑنے لگے اُس نے

فائر کیا لیکن وہ نشانے پر نا لگا

ہم اندر تب تک نہیں جائینگے جب تک تمہارا نشانہ پوائنٹ پر نہیں ہو گا!!

میر نے فیصلہ سنایا جس پر ابرش نے فوراً حامی دی

اک کے بعد اک شوٹ ابرش کے مس ہو رہے تھے دو گھنٹے لگاتار شوٹ

کے بعد بس ایک چیز بدلی تھی وہ تھی ابرش کی آنکھیں کھول کر فائر کرنا

جب کے ہاتھ اب بھی کہی سے ساتھ دینے کے موڈ میں نہیں نظر آرہے تھے

فائر!!105 شوٹ تھا جو ابرش کرنے جارہی تھی اور اس میں بدلاؤ یہ ایا کے گولی نشانے سے تھوڑی دور جا لگی اس کا مطلب سدھار رہا تھا ورنہ پہلے تو نشانے کے ارد گرد بھی گولی نظر نہیں آرہی تھی

گڈ بس تھوڑا سا فاصلا ہے بلکل پوائنٹ پر فائر کرنا!! میر نے کہتے واپس اُسے فائر کرنے کی جانب متوجہ کیا

ابرش نے فائر کی لیکن نشانے سے کبھی فاصلے پر اک بار پھر جا ٹھہری آخر اتنے شوٹ کے بعد بھی ابرش کا نشانہ درست نہ ہوا ابرش نے بے بسی سے میر کو دیکھا

اب یقیناً تمہارا نشانہ درست ہو گا!! میر کہتا نشانے کی جانب بڑھا اور نشانہ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہوا جہاں گولی مسلسل 50 شوٹ سے آکر لگ رہی تھی جو نشانے کے بے حد قریب تھا

اب تُم شوٹ کرو گی اور اگر اس بار بھی تمہارا نشانہ پوائنٹ پر نا لگا تو یقیناً وہ گولی میرے سینے میں اترے گی ! ! میر اُسے دیکھ بولا جب کے میر کی نے پر ابرش کی آنکھیں پھیلی تھی اُن دونوں کو یہاں چار گھنٹے ہو چکے تھے لگاتار ابرش شوٹ کر رہی تھی جو نشانہ پر کچھ فاصلے پر جا لگ رہا تھا جہاں میر اس وقت کھڑا تھا

ي۔ یہ کیا کہے رہے ہیں آپ میر ! ! ابرش بے یقینی سے بولی

وہی جو تُم نے سونا چلو شوٹ کرو ! ! میر کے چہرے کے تاثرات اور لہجہ بلکل نارمل تھا کیسے کچھ ہوا ہی نا ہو

میر ہٹے آپ وہاں سے آپ کو گولی لگ جائیگی ! ! ابرش نے میر کی جانب قدم بڑھانے چاہے ابھی وہ اک قدم میر کی جانب بڑھاتی جب میر کی آواز پر وہ قدم ہوا میں رکا

رکو!!اب تُم اس جگہ فائر کرنے کے بعد ہی آؤ گی یا تو میرے مرنے پر یا تو اپنی کامیابی پر!!میر کا لہجہ اب سخت تھا ابرش کے قدم تھمے اُس نے قدم واپس پیچھے اٹھایا

م۔میرا۔آپ!ابرش کو آنکھوں میں نمی اترنا شروع کی

Don't Miss Abrish !!

تمہاری آنکھوں میں مجھے آنسوں نہیں چاہیئے تُم ڈٹ کر مقابلہ کرو گی بھلے !! پھر شوٹ تمہیں مجھے کرنا ہو

دور سے بھی میر ابرش کی آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا یا شاید محسوس کر چکا تھا

ابرش کے انسوں تھمے اُس کے ہاتھ پھر سے کانوں رہے تھے اُس کا اک نشانہ چکتا اور وہ گولی میر کے سینے میں اترنی تھی

م۔میر!!ابرش نے بے بسی سے پکارا

ہاں ! ! میر نے اپنی گھمبیر لیکن نہایت پر کشش آواز میں جواب دیا میر کی آواز بھی بے حد خوبصورت رابدار تھی جیسے اک مرد کی ہونی چاہیئے

پ۔ پلزمت کریں ایسا ! ! ابرش کے لفظ ٹوٹ رہے تھے

اگر تمہیں مضبوط بنانے کیلئے مجھے مرنا بھی پڑے تو میں دیر نہیں لگاؤنگا ! !

میر کی نظریں مسلسل ابرش کے چہرے پر تھی جس کے چہرے پر خوف تھا اگر اُس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے میر کو خود سے دور کر دیا تو کیسے جیے گی وہ ! ! یہی سوچ سوچ کر اُس کی سانسیں تھم رہی تھی

فائر ابرش ! ! میر کی آواز تیز تھی

ن۔ نہیں ! ! ابرش نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ نفی میں سر ہلایا

Abrish fire !!

میر کی دھاڑ پر ابرش نے جھٹکے سے اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹایا اور بمشکل چلتی اپنی جگہ پر ائی گن کو اٹھا کر لوڈ کیا پھر چہرے پر خوف تکلیف لیے اُس نے گن سامنے کی

م۔میر مجھ سے یہ نہیں ہو گا!!ابرش نے گم واپس نیچے رکھتے کہاانسوں ٹوٹ کر عارض پر گرے تھے

ابرش میں نے کہافائر کرو!!میر کالہجہ بے حد سخت تھاجب کے آواز تیز تھی

ابرش جانتی تھی جو میر میں اک بر کہے دیاوہ ہو کر رہے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے ابرش نے پھر سے خود میں ہمت جمع کرتے نشانہ اوپر بنایا

دل میں دعا کرتے اُس نے کلمہ پڑھا پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اُس نے سب کچھ اپنے اللہ کے سپرد کیا پھر آنکھوں سے آنسوں صاف کرتے پورے فوکس کے ساتھ اُس نے نشانے پر گن تانی ٹریگر پر ہاتھ رکھنے اک بار پھر اپنے اللہ سے دعا کرتے فائر کی

فائر کی آواز تھی اور ابرش کی جان نکل گئی تھی اُس نے فائر کرنے کے بعد جھٹکے سے اوپر دیکھا جہاں میر کھڑا گردن اڑی کیے نشانے کو دیکھ رہا تھانشانہ بلکل پوائنٹ پر لگا تھا جسے دیکھ میر کے چہرے پر اک مسکراہٹ نے جگہ لی

میر کو یقین تھا یہی ہو گا میر نے نظریں اٹھائے ابرش کو دیکھا جو آنکھوں میں
انسوں بھرے میر کو دیکھ رہی تھی میر مسکراتا ہوا آگے ایا
ویلڈن!! میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش فوراً سے اتی میر کے سینے لگی تھی
جب کے کئی انسوں ٹوٹ کر میر کی ہڈی پر گرے تھے
میر نے مسکرا کر اپنے اک ہاتھ کا حصار اُس کے گرد باندھا
م۔میر!! ابرش نے کچھ لمحے بعد میر کو پکارا جب کے سراب بھی میر کے
سینے پر تھا
جی؟؟؟ میر کا لہجہ نرم تھا
جب کے میر کے اس قدر نرم لہجے پر ابرش کا دل خوشی سے جھم اٹھا تھا
آپ کو لگی تو نہیں آپ ٹھک ہے؟؟ ابرش اپنا سر میر کے سینے سے اٹھاتی
بھرائی آواز میں بولی
تمہارے سامنے ہُوں بلکل ٹھک!! میر نے خود کی جانب اشارہ کرتا کہا

ویسے یہ بھی غلط تھا آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا اگر تھوڑا سا بھی مس ہو جاتا تو!! ابرش کہتے کہتے رکی اس سے آگے وہ کچھ بولنا بھی نہیں چاہتی تھی

تو گولی مجھے لگتی!! میر نے آگے کا جملہ درست کیا

اللہ نا کریں!! ابرش فوراً بولی

یہ حقیقت ہے آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اگر آپ کو لگ جاتی تو میرا کیا ہوتا!! ابرش سخت خفا تھی

نہیں ہوتا مجھے کچھ!! میر کے لہجے میں یقین تھا

اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں آپ؟؟ ابرش میر کو دیکھ بولی اُسے شاید اس سوال کا جواب چاہیئے تھا

کیونکہ تُم مجھے کھونے سے ڈرتی ہو اور جس انسان کو ہم کھونے سے ڈرتے ہے اُس کیلئے اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہے!! میر کی آنکھوں میں بھی یقین تھا

جیسے آپ نے میرے لیے لگائی تھی اپنی جان کی بازی ! ! ابرش بے اختیار بولی جب میر نے اُسے دیکھا

میر بنا جواب دیے جانے کیلئے مڑا جب ابرش کی آواز پر قدم رکے

آپ کیوں نہیں کہے دیتے کے آپ بھی مجھے کھونے سے ڈرتے ہے میں آپ کی زندگی میں بہت اہم جگہ رکھتی ہُوں ! ! ابرش میر کے سامنے اتی بولی

میر بس خاموشی سے اُسے دیکھ رہا تھا

مجھے تُم پر یقین تھا کہ تمہارا شوٹ نشانے پر لگے گا مجھے معلوم تھا کے تمہارے ہاتھوں سے نکلی گولی کبھی میرے سینے کو نہیں چیر سکتی اتنا یقین تھا مجھے تُم پر اگے میں مزید کچھ نہیں کہے سکتا ! ! میر اتنا کہتا اب گھر کے اندر داخل ہوا تھا جب کے پیچھے ابرش کے چہرے پر اک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی وہ جانتی تھی میر کبھی اپنی انمول فیلنگ اتنی آسانی سے سامنے نہیں رکھے گا انتظار تھا ابھی ابرش کی قسمت میں ! ! لیکن وہ اُس پل کا شدت سے

انتظار کر رہی تھی ابرش سر پر دوپٹہ لیتی اب گھر میں داخل ہوئی کیونکہ اُسے معلوم تھا بہرام امنہ لاؤنج میں ہی بیٹھے ہونگے

بھابی اجاے کافی پی لیں آپ لوگ باہر اتنی ٹھنڈ میں تھے ! ! ابرش کے داخل ہوتے ہی امنہ ابرش کو دیکھ بولی جب ابرش مسکرا کر اسباب میں سر ہلاتی میر کے کچھ فاصلے پر رکھے صوفے پر بیٹھی میر اور بہرام ساتھ بیٹھے تھے یقیناً کچھ بات کر رہے تھے ! ! !

دوسری جانب سعد کب سے منال کی باتوں میں الجھا تھا کام میں اُس کا ذرا برابر دل نہیں لگ رہا تھا منال کا اک اک لفظ اُس کے سر پر سوار ہو رہا تھا کیا میں نے سچ میں اُس کی زندگی برباد کی ہے ؟؟ سعد کے ضمیر نے سوال کیا لیکن میرا مقصد یہ نہیں تھا میں تو بس مائم سر اور گڑیا کا رشتا بچا رہا تھا ! ! سعد خود سے بولا

ہاں لیکن جان نجانے میں اُسے بے حد تکلیف پہنچی ہے یقیناً تمہارا ارادہ غلط نہیں تھا لیکن جو ہوا اُس سے منال تمہارے مائم سر کی زندگی سے تو نکل گئی

ساتھ ساتھ وہ بری طرح ٹوٹ بھی گئی ! !اُس کا ضمیر پورا تیار کھڑا تھا سعد سے بات کرنے کیلئے

میں نے تو اچھا کرنا چاہا تھا سب لیکن اُن سب میں منال کو اتنی تکلیف ہو گی یہ میں نے نہیں سوچا تھا ! ! سعد بے حد افسردہ تھا

خیر جو ہو گیا وہ ہو گیا قسمت میں یہی لکھا تھا اب کوشش کرو کے منال کے غم کو کم کر سکو جاؤ اور اُس کا دکھ بانٹنے کی کوشش کرو ! ! ضمیر نے آواز لگائی

جب سعد فوراً کھڑا ہوتا آفس سے باہر نکلنے لگا اُسے واقعی منال سے بات کرنی تھی

ٹریگر سر کا کچھ پتہ چلا ؟ ؟ ایلف بیچ میں اتی سعد کو دیکھ بولی اُس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی یقیناً وہ روئی تھی جب کے وہ بے حد تھکی ہاری لگ رہی تھی

سعد نے اج سے پہلے اُسے اتنا تھکا ہارا نہیں دیکھا تھا

ایلف تُم روئی ہو ! ! سعد رکتا ایلف کو دیکھ بولا

پلز مجھے بتاو سر کیسے ہیں کہا ہے وہ ٹھک ہے نہ مجھے پتہ ہے تمہیں ضرور پتہ ہو گا کیونکہ تمہیں سر ہر ایک بات بتاتے ہے ! ! ایلف اپنے انسوں پر نہایت مشکل سے ضبط کر رہی تھی

جب کے سعد اُس کی بات پر خاموش رہا

بولو ٹریگر ؟؟ تمہیں پتہ ہے نہ سر کہا ہے خدا کیلئے بس اتنا بتادو کے سر ٹھک ہے نا مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے اگر سر کو کچھ ہو گیا تو میں زندہ نہیں رہ سکو نگی ! ! ایلف کے لہجے کے تڑپ تھی لب کانپ رہے تھے گویا اُسے حد سے زدہ خوف ہو وہ میر کی اک نہایت بہادر آفیسر تھی اس بات کی گواہی ہر کوئی دے سکتا تھا لیکن وہ کمزور پڑھ گئی تھی اُسے بس یہ جاننا تھا کے میر ٹھک ہے ! !

ایلف سنبھالو خود کو سر بلکل ٹھک ہے ! ! اُس کی بگڑتی حالت دیکھ سعد نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ اُس کے انسوں صاف کیے لیکن ایلف کے تپتے ہوئے چہرے سے اتی تپشِ دیکھ سعد نے مزید پریشانی سے ایلف کو دیکھا

ایلف تمہیں بہت تیز بخار ہے ! ! ایلف جو سعد کی بات پر یقین کر رہی تھی
کے وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہی اب سعد کی بات پر دنیا میں لوٹی
م۔ میں ٹھک ہُوں تُم مجھے یہ بتاؤ تم سچ کہے رہے ہو ؟؟ سر بلکل ٹھک ہے
؟؟ ایلف کا چہرہ کھل اٹھا تھا
ہاں سر بلکل ٹھک ہے میری بات ہوتی ہے اُن سے ! سعد نے اُس کے
انسوں صاف کرتے کہا ہمیشہ سے سعد اور ایلف کی بونڈ نگ کافی اچھی تھی
بلکل بھائی بہن والی ایلف ہمیشہ سعد سے لڑتی تھی جیسے اک چھوٹی بہن اپنے
بھائی سے لڑتی ہے ایلف سعد سے کافی چھوٹی تھی اور گروپ کی اک واحد
! ! لڑکی تھی تو ہر کوئی اُسے چھوٹی بہن سمجھتا تھا سوائے وولف کے
! ! اور میر کا تو آپ کو پتہ ہی ہے
مجھے ہمیشہ تُم سے جلن ہوتی تھی ٹریگر اور اج بھی ہو رہی ہے تُم نے کبھی
پوچھا ہی نہیں کے میں تُم سے اتا کیوں لڑتی ہوں تُم میرے بھائی ہو لیکن
میرے لڑنے کی وجہ جلن تھی

تُم ہمیشہ میر سر کے قریب رہے ہر بات اُن کی تمہیں وہ بتاتے تھے ایون اج دیکھو وہ ٹھک ہے بلکل اور یہ بات صرف تمہیں پتہ تھی اور کسی کو نہیں اُنہونے ہمیشہ تمہیں ترجیع دی مجھے جلن ہوتی ہے تُم سے اور کبھی کبھی جانے انجانے میں حسد بھی کے کاش تمہاری جگہ میں ہوتی میر سر کے قریب جس طرح وہ تمہیں سب سے زدہ ترجیع دیتے ہے جس طرح ہر چیز تمہیں پتہ ہوتی ہے اُسی طرح تمہاری جگہ مجھے چاہیئے تھی لیکن دیکھو ناٹر یگر اتنے سال ہوگئے سر کے قریب میں آہی نہیں سکی وہ بھروسہ جیت نہیں سکی میں جو تُم نے جیتا ہے ! ! ایلف مسلسل اپنے انسوں صاف کر رہی تھی کیونکہ وہ بار بار آنکھوں سے گر رہے تھے

جب کے اُس کی بات پر سعد کے چہرے پر اک دھمی سی مسکراہٹ ائی تھی تمہیں پتہ ہے ایلف یہ سب اسان نہیں تھا میر سر کا بھروسہ جیتنا میری خوش قسمتی تھی جس کا میں جیتنا شکریہ ادا کروں کم ہے میری فیملی میر سر ہے اس بھروسہ کو جیتنے میں میں نے پانچ سال لگاے ہے اور میری دعا تھی

جواج میں میر سر کیلئے اہم ہُوں مجھے پتہ ہے میں بہت خوش قسمت ہوں لیکن تمہیں پتہ ہے تُم میر سر کا ذرا سا بھی بھروسہ کیوں نہیں جیت پائی؟؟

سعد نے اُسے دیکھ کہا جب ایلف نے سوالیہ نظروں سے سعد کو دیکھا

کیونکہ تُم وہ کرتی ہو جو سر کو پسند نہیں تمہیں اچھے سے پتہ ہے کے سر کو بلکل نہیں پسند کوئی لڑکی اُن کے قریب آئے یا اُنہیں اُس نظر سے دیکھے جس نظر سے تُم دیکھتی ہو سر کے دل میں جگہ بنانا تمہیں لگتا ہے اسان ہے ؟؟ نہیں ہمارے سر کروڑوں میں اک انمول ہیرا ہے اور ہیرے کے اندر اپنی جگہ بنانا آسان نہیں میں میر سر کیلئے اپنی زندگی وف کرنے کیلئے تیار ہوں!!

سعد اُسے دیکھ شدت پسندی سے بولا جب ایلف کے چہرے پر نم آنکھوں سے مسکراہٹ ائی

جانتی ہُوں ٹریگر سر بہت خاص ہے ہر کوئی اُن کی طرح نہیں ہوتا لیکن میں محبّت کرتی ہُوں اُن سے وہ میرے جذبات کیوں نہیں سمجھتے؟؟ ایلف سوالیہ نظروں سے بولی

جب کے اُس کی بات پر جہاں سعد کی آنکھیں پھیلی تھی وہی پیچھے کھڑے وولف کا دل ہزاروں ٹکروں میں بٹ کر ہاتھ میں گرا تھا

توبہ کرو ایلف اس بات کو یہی پی جاؤ اج تو تُم نے یہ بات میرے سامنے بول دی لیکن غلطی سے بھی کسی اور کے سامنے نہیں بولنا کیونکہ اگر یہ بات میر سر تک پہوچ گئی تو تُم اچھے سے جانتی ہو کے سر تمہیں زندہ دفنا دینگے

سعد نے اُسے آگاہی دی

جانتی ہُوں ٹریگر تبھی تو اتنے سالوں سے چھپا کر رکھا ہے اپنی محبت کو!!

ایلف مسکرا کر بولی

تُم آؤ میرے ساتھ چلو ڈاکٹر کے چلتے ہے تمہیں بخار ہے!! سعد کھڑا ہوتا بولا

نہیں مجھے نہیں جانا بس پتہ چل گیا نا کے سر ٹھک ہے اب ٹھک
ہو جاونگی ! ! ایلف کے چہرے پر مسکراہٹ تھی
ایلف تمہیں بہت تیز بخار ہے ! ! سعد نے استفسار کیا
نہیں ہوتا کچھ ٹریگر ! ! بس اک ہیلپ اور کروگے میری پلز ! ! ایلف کا لہجہ
منت بھرا تھا
ہاں بولو ایلف ! ! سعد نے اسباب میں سر ہلایا
پلز اک بار بس ایک بار سر سے بات کروادو میری مجھے بس اُن کی آواز
سننی ہے ! ! ایلف کی آنکھوں میں سرخی تھی شاید انسوں زدہ بہنے کی وجہ
سے
ایلف سر غصّہ ہونگے اُنہونے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا لیکن تمہاری
حالت خراب ہو رہی تھی اسلئے میں نے تمہیں بتادیا
سعد نے فکر سے کہا

پلزٹریگر بس اک بار!!بس ہاتھ جوڑنے کی دیر تھی اور پیچھے کھڑے

وولف کے گلے میں انسوں کا پھندا اٹکا تھا

اچھا ایلف میں کرواتا ہوں!!اُس کی گیر ہوتی حالت دیکھ سعد مزید رسک

!! نہیں لے سکتا تھا اُس نے سائڈ پر جاتے میر کو کول ملای

میر اس وقت سب کے ساتھ بیٹھا تھا جب فون بجا سعد کا نام جگمگاتا دیکھ میر

نے فون کان سے لگایا

السلام علیکم سر!!سعد کی آواز میں فکر میر محسوس کر چکا تھا

وعلیکم السلام!!میر نے جواب دیا

س۔سر وہ!!سعد کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

بولو سعد؟؟؟میر نے بولنے کا کہا

س۔سر وہ ایلف آپ سے بات کرنا چاہتی ہے!!اپنی پیشانی سے پسینے کی

ننھی بندے صاف کرتے سعد بولا

ایلف؟؟اُسے کس نے بتایا تمہارے علاوہ تو یہ بات کسی کو نہیں پتہ!! میر کا لہجہ سخت ہوا تھا

س۔سوری سر اُس کی طبیعت خراب ہے وہ بس آپ سے بات کرنا چاہتی ہے!! سعد نے تمام بات میر کو بتائی

میں نے کیا ٹھیکہ لے رکھا ہے اُس کو سنبھالنے کا؟؟میر کو ایلف سے سخت چیڑ تھی وہ ہمیشہ ایسی حرکتیں کرتی تھی جو میر کو بے حد بری لگتی تھی

سر پلز بس بات کرلیں اُسے آپ کی اواز سننی ہے!! سعد کا لہجا منت بھرا تھا جب میر نے گہرا سانس بھرا نتیجہ یہ نکلا تھا کے فون میر کے کہنے پر سعد ایلف کو تھما چکا تھا

ا۔اسلام علیکم س۔سر!! ایلف کی سانسیں تیز ہو رہی تھی !!

وعلیکم السلام!! میر نے جواب دیا جب کے میر کی آواز سنتے ایلف نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھا اور اپنی تیز ہوتی سانسوں کو سنبھالنے کی کوشش کی

تُم کیوں فضول میں اپنے اوپر ٹینشن لے کر خود کو بیمار کر رہی ہو؟؟میر کی سخت آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی جب ایلف کے چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ لی اک پر سکون سی مسکراہٹ

س۔سر!!اُس نے جواب میں محض میر کو پکارا

فرمایئے!!میر گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

سر آپ ٹھک ہے؟؟ایلف کی آواز میں خوشی تھی

میں تو ٹھک ہُوں لیکن مجھے لگتا ہے تمہارا دماغ درست نہیں ہے!!میر کا لہجہ ہنوز ویسا ہی تھا

سر اب میں اور میرا دماغ دونوں بلکل درست ہے کیونکہ آپ کی آواز سن لی میں نے!!ایلف خوشی سے بولی

گڈ!!کیونکہ تمہارا دماغ درست کرنا مجھے یہاں سے بھی اتا ہے چلو اب فون رکھو اور کام پر دھیان دو ورنہ تُم اچھے سے جانتی ہو مجھے!!میر نے کہتے فون رکھا

جی سر و۔۔۔ابھی ایلف کہے رہی تھی جب میر فون رکھ چکا تھا لیکن ایلف کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کیونکہ اب وہ پر سکون تھی اُس کے سر بلکل ٹھک تھے

شکریہ ٹریگر!! ایلف کھڑی ہوتی سعد کے گلے لگی جب سعد نے دھیما سا مسکرا کر اُس کی پشت تھپتھپائی

چلو تُم ارام کرو جا کر میں ذرا اپنی زوجہ محترمہ کو دیکھ کر اجاوں!! سعد ہنستا ہوا بولا جب بے اختیار ایلف بھی ہنس پڑی

ٹریگر تُم نے سوچا ہے اگر میر سر کو یہ سب پتہ چلا تو کیا ہو گا تُم جانتے ہو نہ منال سر کی کزن ہے اور سر کے رشتے اُن کیلئے کتنے معائنے رکھتے ہے تُم جانتے ہو نہ ؟؟ ایلف نے اُسے دیکھ کہا

جب کے اُس کی بات پر سعد سوچو میں پڑا تھا پریشانی نے اُسے مزید آگھرہ تھا مائم کا رشتا بچانے کیلئے وہ یہ قدم تو اٹھا چکا تھا لیکن اب میر کو کس طرح فیس کرتا !

خیر کافی دیر پریشانی میں ڈوبے رہنے کے بعد سعد نکلتا سکندر ہاؤس کی جانب بڑھا تھا

پیچھے ایلف مسکرا رہی تھی کیونکہ میر سے اُس کی بات ہو چکی تھی

ایلف ! ! پیچھے سے وولف کی آواز پر وہ پیچھے مڑی

ہاں وولف ؟؟ ایلف نے سوالیا نظروں سے دیکھا

تمہیں بخار ہے آؤ ہم ڈاکٹر کے چلتے ہے ! ! انسوں کا گلہ گھونٹ کر وہ فکر سے بولا

وولف میں ٹھک ہُوں بس سر سے بات ہو گئی بخار اتر جائیگا ! ! ایلف مسکرا کر کہتی جانے کیلئے بڑھی جب وولف کی آواز پر رکی

! ! ایلف

ہاں ! ! ایلف واپس اُس کی جانب ائی

تُم سر سے پیار کرتی ہو ؟؟ وولف نے یہ سوال کیسے کیا تھا کوئی اُس سے پوچھتا

ہاں وولف یک طرفہ پیار میں جانتی ہوں سر میرے نہیں ہو سکتے لیکن کوشش کرنے اور پیار کرنے میں کوئی گناہ نہیں ! ! ایلف وولف کو دیکھ بولی مجھے اک بات بتاؤ ایلف ! وولف کہے کر رکا

ہاں وولف بولو ! ! اج وولف کا بدلہ بدلہ رویہ ایلف کی سمجھ سے باہر تھا دونوں اس وقت بلیک یونیفارم میں ملبوس تھے جس میں یقیناً وہ بے حد خوبصورت لگ رہے تھے

اگر کسی کو تُم سے پیار ہو اور اسی وقت وہ آکر تمہیں کہے کے وہ تُم سے پیار کرتا ہے تو تُم کیا جواب دو گی اُسے ؟؟ وولف سوالیہ نظروں سے بولا ویسے تو مجھے نہیں لگتا وولف کے مجھ سے کسی کو محبت ہو گی لیکن اگر ہوئی بھی اور اُس کے آکر مجھے کہا تو میں معذرت کے ساتھ اُس کے جذبات کی قدر نہیں کر سکو نگی کیونکہ میں پہلے ہی کسی سے محبت کرتی ہوں تو فائدہ نہیں کسی اور سے محبت کرنے کے بعد بھی میں اُس شخص کو تکلیف دوں جو مجھ سے محبت کرتا ہے میں منع کرو نگی کیونکہ یا تو میری محبت یا پھر کوئی نہیں

میں ساری زندگی اکیلے گزارونگی!!ایلف کا اک اک لفظ وولف کا دل کرچی کرچی کر رہا تھا

لیکن ایلف جب تمہیں پتہ ہے سر تمہارے نہیں ہو سکتے تو تُم اپنی زندگی اُس کے ساتھ کیوں نہیں گزار لیتی جو تُم سے محبت کرتا ہے؟؟وولف اُمید لیے بول رہا تھا

نہیں وولف میرا ماننا ہے کہ محبت دونوں طرف سے ہونی چاہیئے یک طرفہ پیار سے رشتا نہیں چلتا کیا فائدہ خود کو اور اُس شخص کو تکلیف دینے کا جب آپ کو اُس سے محبت نہیں!!ایلف مسکرا کر کہتی اندر کی جانب بڑھی

جب کے پیچھے وولف چہرہ جھٹک کر اذیت سے آنکھیں میچ گیا

جہاں وہ بے حد خوش تھا کہ اس کے سر بالکل ٹھیک ہے وہی الف کی باتیں اسے تکلیف دے چکی تھی

سعد گھر پر پہنچا سامنے ہی اُسے لاؤنج میں اکیلی بیٹھی منال دکھائی دی جس کے چہرے پر اذیت تھی لیکن کوئی تصورات نہیں وہ سٹل بیٹھی تھی جب سعد چلتا ہوا اُس کے نزدیک ایا

!! سعد اُس کے پاس پہنچا اُسے سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

منال!! سعد نے کچھ لمحے بعد پکارا

ہاں!! منال کی نظریں ہنوز سامنے تھی

تُم مجھ سے اپنا دکھ بانٹ سکتی ہو میرے کندھے تمہارے لیے ہمیشہ حاضر ہے!! سعد کا لہجہ بے حد نرم تھا جب کے سعد نے پہلی بار اس طرح اُس سے بات کی تھی منال نے حیرت سے صاف کو دیکھا

پھر دھیما سا مسکرادی

نہیں ضرورت مجھے تمھاری سعد ملک!! منال واپس نظریں سامنے جمائے بولی

مجھے اج تک کسی سے محبت نہیں ہوئی منال مجھے بچپن سے محبت نہیں ملی
جب میں چھوٹا تھا تو موم ڈیڈ کی کار اکسیڈنٹ میں موت ہو گئی تھی پھر مجھے
میری خالا نے گود لیا تھا لیکن پتہ ہے تُم میں اور مجھ میں کیا فرق تھا میری
خالا تمہاری خالا جیسی نہیں تھی تمہاری خالا کی طرح تمہیں اپنی بیٹی نہیں
سمجھتی تھی جس طرح تم اس گھر میں پورے حق سے رہتی ہو میرے لیے
یہ حق میری اپنی سگی خالا کے گھر میں نہیں تھا
مجھے پیار نام کا لفظ بھی نہیں پتہ تھا مجھ پر ہر روز ظلم ہوتا تھا اک چھوٹے سے
بچے کو کمرے کے بند رکھنا میں کمرے میں اندھیرا کر کے روتا تھا میری
سسکیاں اُس دیواروں میں اج بھی قید ہے میری سسک تکلیف تڑپ کسی کو
نہیں دکھتی تھی !!

سعد بول رہا تھا جب کے منال چہرہ جھکائے اُس کی باتیں سن رہی تھی
تمہیں پتہ ہے مجھے ماں باپ کا پیار نہیں ملا اک انسان کے برداشت کی حد
ہوتی ہے اور تمہیں پتہ ہے وہ حد پورے پانچ سال پر میری ختم ہوئی تھی

مجھے تو یونہی خالا کہنے میں بھی شرم انے لگی تھی میرے ماں باپ کے سامنے جو مجھے اپنا بیٹا کہتی تھی اُن کے جانے کے بعد انہوں نے پیر کی جوتی بنا کر رکھا تھا ہماری ساری پراپرٹی میرے نام تھی اُنہونے وہ سب دھوکے سے اپنے نام کروالی چھوٹا تھا پتہ نہیں تھا کچھ اسلئے وہ جیسا کہتی رہی میں کرتا رہا !!

پھر اک دن جب میری برداشت ختم ہوئی تو میں اپنی خالا کے گھر سے بھاگ گیا اُس وقت میں گیارہ سال کا تھا لیکن میرا دماغ اک بیس سال کے لڑکے کی طرح تھا کیونکہ جیسے حالالت میں نے دیکھے تھے اُس نے مجھے اندر سے بہت بڑا بنا دیا تھا

بھاگ کر میں پورے نو سال میں یتیم خانے میں یتیم بچوں کے ساتھ رہا!!

سعد کہے کر رکا انسوں ٹوٹ کر بیرڈ میں جذب ہوا تھا جب کے منال نے چونک کر چہرہ اٹھائے سعد کو دیکھا تھا جس کا رخ دوسری جانب تھا

پھر؟؟ منال کھڑی ہوتی بولی

پھر نو سال یتیم بچوں کے ساتھ گزرنے کے بعد مجھے میر سر ملے ! ! انہوں نے مجھے ایجنسی میں جوائن کروایا اُس کا سارا خرچا سر نے اٹھایا تھا وہاں ہم لوگ ساتھ ٹریننگ کرتے تھے سر نے ہر موڑ پر میرا ساتھ دیا بلکل اک فیملی کی طرح تبھی تو سر میرے محسن اور میری فیملی سب کچھ ہیں پانچ سال کی ٹریننگ پر کڑی محنت کے بعد اور میر سر کے سائے تلے میں اک آرمی سیکریٹ ایجنٹ آفیسر بن گیا یہ سب کچھ سر دمیر سر کی وجہ سے ممکن تھا ورنہ میں تو اج بھی دربدر پھر رہا ہوتا ! ! آخری میں سعد فخریہ انداز میں بولا تُم س۔ سیکریٹ آرمی ایجنٹ ہو ! ! منال حیرت سے بولی

ہاں ! ! سعد نے انسوں صاف کرتے پیچھے مڑے کہا

تُم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟ منال سوالیہ نظروں سے بولی

کبھی ضرورت نہیں پڑی بس اسلئے ! ! سعد نے کندھے اچکائے

تُم جانتی ہو میر سر تمام آفیسرز کے سینئر ہے ! ! سعد مسکرا کر بولا

میں جانتی تھی کیونکہ میرے بھائی ہے ہی اتنے قابل ! ! ، منال اک ادا سے بولی

ہاں یہ تو ہے ! ! سعد بھی مسکرایا تھا ! ! سعد کی دردناک کہانی سن منال کو دکھ ہوا تھا ! !

دوسری جانب مائم اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ گیا تھا ابھی بھی وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کیے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں مندے بیٹھا تھا

جب دروازہ کھلنے سے روشنی مائم کے حسین چہرے پر پڑی

مائم نے یک دم آنکھیں کھولی سامنے روحا کو دیکھ مائم کے تصورات سخت ہوئے

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ؟؟ مائم سخت لہجے میں بولا

م۔مان میں بس اپنا کچھ ضروری سامان لینے ائی تھی ! ! اپنے انسوں ضبط کرتی روحا ہمت سے بولی

ٹھک ہے لیں اور جائے ! ! مائم نے کہتے واپس آنکھیں مندی

مان ! ! روحا نے کچھ سوچتے قدم مائم کی جانب بڑھائے جب مائم نے اپنی آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا

مان آپ ناراض ہیں مجھ سے ؟؟ روحا مائم کو دیکھ بولی

کیا میرا حق ہے ناراض ہونے کا ؟؟ مائم نے الٹا سوال کیا

جی مان ہے آپ کا حق آپ میرے مان ہے ! ! روحا تڑپ کر بولی

مجھے نہیں لگتا کے میں آپ کا مان ہُوں ! ! مائم اٹھ کھڑا ہوا تھا

ک۔ کیوں مان آپ ایسا کیوں کہے رہے ہیں ! ! روحا سانس روکے بولی

سچ بول رہا ہوں روحا ! ! یہی سچ ہے ! ! کیونکہ آپ کے مان کا مان ٹوٹ گیا اور اسی کے ساتھ آپ کا مان بھی کے صرف مائم سکندر ہُوں آپ مجھے میرے نام سے پکار نا سکتی ہے ویسے بھی مجھے نہیں لگتا یہ آپ کیلئے مشکل ہو گا کیونکہ آپ نے تو ابھی کچھ دن پہلے بھی مجھے میرے نام سے پکارا تھا ! ! ! زندگی میں پہلی بار،

مائم کو وہ لمحہ بھلائے نہیں بھول رہا تھا جب روحا نے زندگی میں پہلی بار مائم کا نام لیا تھا جب کے روحا اپنی غلطی پر ندامت سے سر جھکا گئی تھی

آپ کچھ سمان لینے ائی تھی لیں لیں اور جائے پلز!! مائم کہتا بنا اُسے دیکھ چینجنگ روم میں بند ہوا تھا جب کے پیچھے روحا اپنے انسوں صاف کرتی جو سمان لینے ائی تھی اُسے ڈریسنگ سے اٹھاتی اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی ابھی وہ دروازے سے باہر جاتی کے اُس کے قدم رکے اُس نے رک کر پیچھے مڑے کمرے کو دیکھا اس کمرے میں اُس کی بہت سی یادیں تھی اپنے مان کے ساتھ کچھ لمحے بعد روحا جلدی سے آنسوں صاف کرتی کمرے سے بھاگی تھی!! میر مجھے بیلا اور باکی سب کی بہت یاد آرہی آرہی ہے!! ابرش صوفے پر بیٹھی نم آواز میں بولی

یاد تو میر کو بھی بیلا اور باکی سب گھر والو کی آرہی تھی لیکن وہ مطمئن تھا کیونکہ سعد ہر لمحے کی رپورٹ میر کو دے رہا تھا اور سب ٹھک تھا بیلا بہت

یاد کرتی تھی میرا برش کو لیکن روحا اور باکی سب گھر والے سمبھال لیتے
!! تھے خاص کر سعد

انشاءاللہ جلد ملینگے سب سے !! میر شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا
!! جب شیشے میں ابرش کا عکس دیکھ بولا

انشاءاللہ !! ابرش بھی اُداسی سے بولی

جیسے جیسے دل گزر رہا تھا گھر والو کی یادیں گہری ہوتی جا رہی تھی ابرش اکثر رات میں سب جو یاد کرتی رو دیتی تھی جب کے گھر پر بھی یہی حال تھا سب صدمے میں جا چکے تھے جیسے روحا نے بھی اپنے اور مائم کے درمیان چلنے والا حادثہ کسی کو نہیں بتایا تھا کیونکہ کوئی اس پوزیشن میں نہیں تھا سب پہلے ہو میرا برش کے لاپتہ ہونے پر دنیا سے غافل ہوئے اک کمرے کی محدود تک رہ چکے تھے دادا سائی بھی کافی بیمار رہنے لگے تھے اپنے دونوں جوان بچوں کا صدمہ سن کر جو کے یقیناً جائز تھا

صبح کے آغاز پر روحا اٹھتی پانی پینے کے گرز سے باہر ائی تھی جب نظر بے ساختہ مائم پر پڑی جو کمرے سے بہار نکل رہا تھا جب نظریں اٹھائی تو دونوں کی نظریں ملی تھی مائم فوراً نظریں پھیر تا ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھا

عالیہ بی کافی دیں دیں مجھے ! ! مائن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

اور پھر موبائل نکالتے اُس میں مصروف ہوا

روحا کچن میں جاتی کافی بنانے لگی مائم کو نہیں پتہ تھا کے وہ بنا رہی ہے مائم ہنوز بیٹھا فون پر میلز دیکھ رہا تھا جب کچھ دیر بعد روحا کافی کا کپ ہاتھ میں تھامے باہر ائی اور کپ کو مائم کی جانب بڑھایا مائم جو موبائل میں مصروف تھا اب بے ساختہ نظریں اٹھائے اُسے دیکھا

آپ کو کس نے کہا کافی بنانے کا؟؟ مائم سنجیدگی سے بولا

مان عالیہ بی کی طبیت نہیں ٹھک وہ کوارٹر میں ہے اور ویسے بھی میں نے بنادی تو مسئلہ نہیں کوئی ! ! روحا نظریں جھکائے بولی

مجھے مسئلہ ہے آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے میرا کوئی بھی کام کرنے کی!!
مائم کافی کا کپ سائڈ کرتے بولا جب کے روحا کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی
مان آپ ایسے تو نہیں تھے!!روحا بھرائی آواز کے بولی
پہلے ہمارا رشتا بھی تو الگ تھا!!مائم نے اُس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈال کر کہا
مان کیا یہ میری غلطی تھی؟؟روحا سوالیہ نظروں سے بولی
نہیں!!یہ غلطی عشق کی تھی!!اور آپ کی غلطی یہ تھی کہ آپ نے اُس طرح کا پیار مجھ سے کیا حالانکہ آپ جانتی تھی کے میں نے کبھی بھی آپکو اس نظر سے نہیں دیکھا!!مائم اپنی نظریں پھیر چکا تھا
مان لیکن میں آپ سے محبت!!ابھی روحا کہے رہی تھی کے مائم نے بات کاٹی
او یہ بات ختم کیوں نہیں کر دیتی؟؟ بار بار یہ لفظ دوہرا کر آپ مجھے تکلیف دیتی ہیں!!مائم نے پکڑا اپنے موبائل پر مضبوط ہوئی تھی

مان پلز آپ پہلے والے مان بن جائے نہ آپ ایسے نہیں تھے مجھے میرے پرانے مان چاہیئے واپس پلز ! ! روحا کی آنکھوں سے انسوں کی برسات شروع ہو چکی تھی

پرانا کچھ چھوڑا ہے ؟؟ کچھ بھی نہیں ہے پرانا سب بدل گیا سب کچھ ! ! میں ! ! ! آپ ہمارے بیچ کا وہ پیار اک دوسرے کیلئے جان وارنّے والے ہم تو کب کے بدل گئے ! ! ہماری کہانی کا اختتام ہے یہ روحا آپ جانتی ہے ہر کہانی کی شروعات خوشی سے ہوتی ہے لیکن اُس کا اختتام ہنسی خوشی نہیں ہوتا بلکل اسی طرح ہماری کہانی کا یہ بس اختتام چل رہا ہے ہم دونوں کی ! ! منزلیں الگ الگ ہے ! ! راستے تو الگ تھے ہی اب منزلِ بھی ہیں

مائم اب کھڑا ہو چکا تھا

مان آپ اتنی آسانی سے یہ باتیں کیسے کر سکتے ہیں ! ! روحا انسوں صاف کرتی بولی

میری یادداشت جانے کے بعد اتنا سب کچھ ہو گیا اور میں اس طرح کی باتیں بھی نہ کروں ؟؟ یہ سچ ہے روحا میرے لبوں سے نکلا ہر اک اک لفظ سچ ہے ! ! مائم کا لہجہ سرد تھا

مان کیا آپ نے اتنے وقت میں جتنا وقت ہم ہسبنڈ وائف کی حثیت سے اک ساتھ رہے میرے لیے کچھ فیل نہیں کیا ؟؟ روحا نے اُمید سے پوچھا جب کی اُس کی بات پر مائم خاموش ہوا تھا اُس نے دھیرے سے نظریں اٹھائے روحا کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی پل بھر کیلئے سب کچھ خاموش ! ! ہو گیا تھا ایسا لگ رہا تھا دنیا کی ہر چیز رک سی گئ

مائم روحا کی آنکھیں اک دوسرے کی آنکھوں میں کچھ تلاش کر رہی تھی لیکن کچھ لمحے بعد مائم جھٹ سے رخ موڑ گیا

نہیں ! ! میں نے آپ کیلئے کچھ فیل نہیں کیا ! ! مائم سرد لہجے میں بولا جب روحا کا بچا کچا ضبط ٹوٹنے کے مراحل پار کرنے لگا

مان آپ وہ سب بھول نہیں سکتے جو ہوا کیا ہم دوبارہ اپنی زندگی کی ! ! ابھی
روحا بول رہی تھی جب مائم نے بات کاٹی
آپ اپنی نئ زندگی شروع کریں بلکل کریں لیکن اُس میں کہیں بھی میں
نہیں موجود ہونگا ! ! میری طرف سے آپ کو ہر چیز کی اجازت ہے کیونکہ نا
! ! تو میرا آپ پر کوئی حق بنتا ہے نہ جواز
آپ کا جو دل کریں آپ اپنی زندگی میں کریں نئ زندگی کی شروعات کریں
بابا کے وعدے کی وجہ سے ہمارے بیچ وہ کاغذی رشتا ختم نہیں ہوگا لیکن دل
کے تمام رشتے ہم اک دوسرے کیلئے ختم کرینگے ! ! آپ مجھ سے جڑا ہر
خیال اپنے دل سے نکال کر اپنی زندگی میں آگے بڑھے جو کرنا ہے آپ کو
آپ وہ کریں لیکن اپنے دل کے دروازے میرے لیے ہمیشہ کیلئے بند
! ! کرلیں
ہم بس ایک کزن ہو سکتے ہیں اور کچھ نہیں ! ! بھول جائے وہ سب کے کبھی
آپ بھی میری زندگی کا حصہ بنی تھی ! ! سمجھے مائم سکندر کبھی آپ کی زندگی

میں ایا ہی نہیں تھا!!مائم کے الفاظ تھے یہ نوکیلے پتھر جو روحا کے دل کو بری طرح زخمی کر رہے تھے

م۔۔مان!!روحا نے تڑپ کے پکارا جب مائم نے کرب سے آنکھیں میچی مائم اور روحا برابر کی تکلیف کے مالک تھے اس وقت

مان آپ ایسا مت کہے!!روحا نے بہتے انسوں کے ساتھ کہا

میرے کہنے نا کہنے سے کچھ نہیں ہو گا روحا بس جو غلطی ہم اپنے ماضی میں کر آئے ہیں اُسے سدھارنے کی کوشش کر رہا ہوں آپ ابھی بہت چھوٹی ہے میں نہیں چاہتا آپ کا بچپنا مزید اپ سے دور ہوا بھی آپ کی پوری زندگی باکی ہے اُس میں آپ وہ سب کریں جو آپ کرنا چاہتی ہے ماضی کے تمام وہ تکلیف دہ مراحل بھلا کر اپنی زندگی کے آگے بڑھے روحا!!مائم اُسے دیکھ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ بولا

لیکن مان میں آپ کے بغیر کیسے آگے بڑھ سکتی ہوں!!روحا مائم کے قریب ائی تھی جب مائم اک قدم پیچھے ہوا

روحا رک جائے!! مت بڑھائے مزید میرے جانب اپنے قدم میں چاہتا ہوں یہ قدم آپ پیچھے لیں مجھ سے!! بھول جائے مجھے!! میں سب ٹھک کر دونگا کچھ وقت میں بابا کو سمجھا نگا اور اُن کی دی گئ قسم اُن کے توڑنے پر میں آپ کو اس رشتے سے آزاد کر دنگا لیکن اُس سے پہلے بھی آپ آزاد ہے میری طرف سے کوئی روک ٹوک آپ کو نہیں ملے گی بس آپ اپنی زندگی میں خوش رہے!! مائم کے اک ایک لفظ میں تکلیف ظاہر تھی جو روحا بغور !! محسوس کر یا رہی تھی

کیا آپ خوش رہ سکے گے ؟؟ روحا کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد بولی

نہیں!! مجھے نہیں رہنا خوش کچھ ہے ہی نہیں خوش رکھنے والا میرا بھائی میری زندگی گھر سے لاپتا ہے بھائی کا کچھ نہیں پتہ وہ کہا ہیں کیسے ہیں!! تو میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں؟؟ مائم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

مان کچھ نہیں ہو گا بھائی اور اپی کو!! روحا مائم کو دیکھ بولی

مان کیا آپ یہ رشتا ختم کر کے خوش رہیئے پائینگے ؟؟ روحا نے نئی اُمید سے پوچھا

ہاں ! ! انسان کی زندگی میں ایک نا اک غلطی ہوتی بھی ہے اور وہ لوگ بہت خوش نصیب ہوتے ہے جن کو اپنی غلطی سدھارنے کا موقع دیا جاتا ہے اور ہمیں وہ موقع ملا ہے میں اس غلطی کو سدھار کر رہو نگا ! ! مائم مسلسل اندر خود سے لڑ رہا تھا مائم کا دماغ اور اس کا دل اپس میں پکے دشمن بن چکے تھے دل جہاں کچھ کہتا دماغ بیچ میں آ کر یہ کہے رہا تھا کے یہ سب غلطی ہے جب کے دل کچھ اور ہی کہے رہا تھا یعنی یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کے مائم کا دماغ اُس کے دل سے جیت گیا جیت دل کی نہیں جیت دماغ کی ہوئی تھی ! ! مائم کے دماغ میں محض اتنا تھا کے جو کچھ بھی ہوا وہ اک غلطی تھی جسے مائم ہر حال میں سدھارنا چاہتا تھا ! !

مان آپ غلط کر رہے ہیں ! ! یہ سب ہماری غلطی نہیں ہے اک خوبصورت رشتا ہے جسے آپ ماننے کیلئے خود سے لڑ رہے ہیں ! ! اک بار اپنے اندر کی

تکلیف کو ختم کرنے کا سوچے تو صحیح بس ایک بار خود سے لڑنا بند کر کے
صرف اپنے دل کی سن کر دیکھے ! ! روحانم آنکھوں سے بولی
روحا پلز مجھ سے ایسی کوئی بات مت کریں جس کی وجہ سے میں اپنا ضبط خود
پر کھو دوں ! ! مائم نے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے کہا
مان یہ سب میرے لیے بھولنا اسان نہیں ہے میں کیسے آپ کے ساتھ
بیتائے وہ خوبصورت پل بھول سکتی ہُوں جو میرے جینے کی وجہ ہے میں
آپ کو دیکھ کر جیتی ہُوں میں کیسے آپ کے بغیر جیو نگی ! ! روحا مائم کا بازو
تھامتے روتے ہوئے بولی
روحا سب جی لیتے ہیں دیکھے آپ مجھے اب تک زندہ ہوں کیا کچھ نہیں ہوا
! ! میر بھائی میرے پاس نہیں ہے میں ہر دن ہر لمحے اپنے گھر والوں کو اپنی
آنکھوں کے سامنے ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا پھر یہ سب جو ہمارے بیچ چل
رہا ہے ان سب کے بعد بھی میں زندہ ہوں دیکھے یہ موت اسان نہیں ہوتی
اج کل تو یہ مراحل ہے کے ناجینا اسان ہے اور نہ مرنا ! ! میں اکیلا ہو گیا

ہوں بلکل میرے پاس کوئی نہیں ہے گھر والے بھائی اور گڑیا کے جانے سے اپنی زندگی سے غافل ہو چکے ہیں سچ تو یہ ہیں کے اب میں بھی ہمت ہار رہا ہوں میں اکیلا ہو گیا ہُوں روحا کوئی نہیں ہے میرے پاس مجھے ہر لمحے میر بھائی بہت یاد آتے ہیں ! ! میر کو یاد کرتے مائم کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی وہ اج اپنے دل کا گال بیان کر رہا تھا

مان آپ اکیلے نہیں ہیں میں آپ کے ساتھ ہُوں ! ! روحا فوراً آگے اتی بولی جب کے خوبصورت آنکھوں میں پانی بھر بھر کر گر رہا تھا

آپ نہیں ہیں روحا ! ! مائم نے فوراً آنکھوں سے نمی صاف کرتے کہا

مان ! ! روحا نے تڑپ کر پکارا

آپ جانتی ہے یہ مان لفظ آپ نے کس عمر میں بولا رہا جب آپ اک سال کی تھی پہلی بار آپ نے اپنے لبوں سے مان لفظ ادا کیا تھا میں اُس وقت نو سال کا تھا وہ دن میں مر کر بھی نہیں بھول سکتا وہ دن میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا پورے سترہ سال یہ لفظ اپنے لبوں سے سن کر میں

ہر بار نئی زندگی جیتا تھا کہتے ہے نا ہماری زندگی میں ایک شخص ایسا ضرور اتا ہے جو ہمارے لیے ہماری خوشی ہمارا سب کچھ ہوتا ہے جس کے ہنسنے سے آپ ہنستے ہے جس کی خوشی میں آپ خوش ہوتے ہیں جس کی کھلکھلاہٹے ہمارے کانوں کو سکون دیتی ہیں جس کا اک دیدار ہمارا دن سنوارتا ہے جس کے ہونے سے آپ ہوتے ہیں ! ! جس کی باتیں گھنٹوں تک سننا آپ کا سب سے پسندیدہ کام ہوتا ہے ! ! جس کو آپ بنا پلک جھپکائیں گھنٹوں تک بنا بیزاریت کے دیکھ سکتے ہو ! ! وہ شخص میری زندگی میں روحا آپ تھی ! !

مائم کہے کر رکا پھر سرخ ہوتی نم آنکھوں سے روحا کو دیکھنے لگا جو بہتی آنکھوں سے مان کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی

ہماری زندگی میں وہ شخص بھی ہوتا ہے مان جس کو دیکھ کر ہم جیتے ہیں جس کے ہونے سے ہم ہوتے ہیں جو آپ کی ہر اک دھڑکن میں بسا ہوتا ہے جس کا نام آپ کی ہر اتی سانس پر ہوتا ہے جسے دل ہر ایک لمحے شدت سے پکارتا ہے جسے دیکھنا ہمارا حسین نظارہ ہوتا ہے جس کی اک جھلک ہماری

زندگی مکمل کرتی ہے!! جس کا ہونا ہماری زندگی کا مقصد ہوتا ہے!! اور وہ شخص میری زندگی میں مان آپ تھے ہے اور ہمیشہ رہینگے!! روحا بھرائی آواز میں شدت پسندی سے بولی جب کے اُس کی بات پر مائم کا دل بے حد زور وسے دھڑکا تھا لیکن اک بار پھر دماغ نے دل کو دبانے کی کوشش کی تھی

مان کیا میں آپ کی زندگی میں وہ شخص تھی!! اب نہیں ہوں!! روحا نے شدید دل میں ہوتے درد کے ساتھ پوچھا جب کے مائم کے دل میں ایک تکلیف کی لہر دوڑی تھی

مائم خاموش رہا شاید اُس کے پاس جواب نہیں تھا

مان بس ایک بار بتادیں کیا وہ مقام میں آپ کے دل میں کھو چکی ہوں؟؟ کیا وہ روحا آپ کے دل میں اب نہیں ہے جس کی باتیں آپ گھنٹوں تک سن سکتے تھے؟ کیا وہ مقام میں نے کھو دیا؟؟ بس اک بار بتادیں مان پلز پھر میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں مزید آپ کو تکلیف نہیں دونگی آپ سے بہت دور

چلی جاؤنگی کبھی آپ کو اپنی شکل بھی نہیں دکھاونگی میں نہیں چاہتی کے
میں آپ کو مزید اپنی ذات سے کوئی اذیت دوں میں آپ کو تکلیف میں
نہیں دیکھ سکتی مان پلز مجھے بس اک بار بتادیں کیا آپ کے دل میں وہ روحا
اپنا مقام کھو چکی ہے ؟؟ روحا تڑپ کر منت بھرے لہجے میں بولی اُس کا اک
اک لفظ مائم کا دل اندر سے چیر رہا تھا
مائم ہنوز خاموش رہا
مان پلز بس اک بار بتادیں آپ کا یہ جواب ہر چیز کا فیصلہ کریگا میرے لیے
بس آپ کا سکون اہم ہے میں آپ کے ہر فیصلے پر امین کہے دونگی بس اک
بار بتائے کیا میں آپ کے دل سے اپنا مقام ہمیشہ کیلئے کھو چکی ہوں ؟؟ روحا
کو بس اس بات کا جواب چاہیئے تھا کیونکہ اُس کیلئے اُس کے مان کو تکلیف
میں دیکھنا اسان نہیں تھا وہ بس مائم کو سکون میں دیکھنا چاہتی تھی
میرے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ! ! مائم کا لہجہ یک دم سرد ہوا تھا
مائم کہتا اب جانے لگا جب روحا کی بات پر قدم رکے

مجھے میرا جواب مل گیا مان ! ! آپ کی روحا آپ کے دل سے اتر چکی ہے میں وہ مقام کھو چکی ہوں آپ کے دل سے جہاں اک وقت صرف روحا بستی تھی ! ! !

میری بس ایک ہاں آپ کے دل سے مجھے اُتار گئی مان ! ! روحا روتے ہوئے کہتی اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی جب کے پیچھے مائم کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر اُس کی بیرڈ میں جذب ہوا تھا

مائم کے دل میں حد سے زدہ تکلیف ہو رہی تھی وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا کیونکہ وہ شاور لینا چاہتا تھا اُسے شدید آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی ! !

دوسری جانب روحا تیزی سے اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی دروازہ زور سے بن کرتے وہ دروازے کے ساتھ لگتی چلی گئی

وہ آوازوں سے رو رہی تھی یہ اُس کیلئے کسی قیامت سے کم نہ تھا کے اُس کے مان کے دل میں اب اُسکے لیے کچھ نہیں ہے ! !

ی۔ یہ سب کیوں ہوا اللہ تعالیٰ!! مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا اپی ہمیشہ کہتی تھی کے اللہ اپنے بندے کو صرف اتنی آزمائش دیتا ہے جتنی وہ برداشت کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا!! وہ زور و سے رو رہی تھی

دوسری جانب مائم کی تکلیف بھی روحا سے کم نہ تھی فرق صرف اتنا تھا وہ مرد تھا تو اس طرح رو کر اپنی تکلیف کم نہیں کر سکتا تھا !!

لیکن دل کا حال کوئی سنتا تو روئے بنا رہ نہیں سکتا تھا

دوسری جانب منال کا رویہ پل میں بدل رہا تھا جہاں سعد کی دردناک کہانی سن اُسے افسوس ہوا تھا وہی اپنے ساتھ ہوئے دھوکے کو وہ بھلا نہیں پا رہی تھی اُسے سعد سے اب تک کسی قسم کیا لگاؤ پیدا نہیں ہوا تھا وہ اج بھی سعد سے نفرت کرتی تھی جب کے سعد کا کچھ نہیں پتہ تھا کے اُس کے دل میں اس وقت کیا تھا لیکن جہاں تک لگتا تھا وہ بھی منال کو کچھ خاص پسند نہیں کرتا تھا !!

سعد اس وقت اپنے کمرے میں تھا جب دروازہ نوک ہوا

آجائے ! سعد نے اجازت دی جب منال کمرے میں داخل ہوئی

سعد نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا جب کے منال کو اپنے سامنے دیکھ سعد کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی

کیونکہ یہ پہلی بار ہوا تھا وہ حیرت سے دیکھ رہا تھا جب منال اندر داخل ہوئی

کیا مصیبت پڑھ گئی ہے تمہیں جو ایسے حیرت سے دیکھ رہے ہو ؟؟ اُس کے حیرت سے دیکھنے پر منال چیڑ کر بولی جب سعد حیرت کی دنیا سے باہر ایا

ت۔ تُم یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟ سعد کو اب تک حیرت ہو رہی تھی

کوئی خوش فہمی پالنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے کچھ بکس لینے باہر جانا ہے تو !! تُم لے جاؤ ڈرائیور اس وقت کوئی موجود نہیں ہے گھر پر

منال سعد کو دیکھ بیزایت سے بولی

جب سعد کے چہرے کے تاثرات بھی سنجیدہ ہوئے

اللہ نا کریں کے ایسا وقت مجھ پر آئے جب میں تمہارے لیے خوش فہمی میں رہوں بڑی ائی ! ! سعد سلگ کر بولا

تُم اک کام کیوں نہیں کرتے ؟؟ منال دونوں ہاتھ پہلوں پر باندھے بولی

نہیں مجھے نہیں کرنا ! ! سعد نے کہتے صوفے کی جانب قدم بڑھاے

تم کروگے اور کام یہ ہے کہ تم اپنے منہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ٹیپ لگوالو تاکہ کوئی بھی بکواس تُم کر ہی نہ سکو ! ! منال مشورہ دینے والے انداز میں بولی

میرے پاس بھی تمہارے لیے ایک مشورہ ہے تم ایک کام کرو اپنی اس لمبی زبان کو ایک بار ہی کٹوا دو تاکہ کبھی بھی کوئی کڑوی بات تمہارے منہ سے ہی نہ نکلے وہ کہتے ہیں نا نہ بچے گا باس اور نہ بجے کی باسوری ! ! سعد نے بھی اپنا بہترین مشورہ سامنے رکھا

جب منال نے اُسے گھورا

! ! بکواس بند کرواورا ٹھو مجھے بکس لینے جانی ہے لے کر چلو مجھے

منال اُسے گھورتی ہوئی بولی

خیر ہے اچانک بکس نہیں میرا مطلب کبھی تمہیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا

اج سے پہلے !! سعد نے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا

تم اپنی فضول باتیں اپنے پاس رکھو اب مجھے پڑھ کر اپنا فیوچر برائٹ بنانا ہے

کیونکہ تم نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی میرا فیوچر برباد کرنے میں اور ویسے

بھی میں گھر میں بور ہوتی ہوں اس سے اچھا ہے کہ پڑھ کر اپنا فیوچر ہی سوار

لوں جس کی تم نے کوئی کسر تو نہیں چھوڑی !! ویسے مجھے سمجھ نہیں اتا

تمہاری میرے ساتھ ایسی کون سی جانی دشمنی تھی جس کا بدلہ تم نے میری

زندگی برباد کر کے لیا ہے !! منال سوالیہ نظروں سے دیکھ بولی جب سعد

!! نے گہرا سانس لیا یہ تانا شاید منال نے پوری زندگی مارنا تھا

میری تم سے کوئی جانی دشمنی نہیں تھی یہ تم نے مجھے مجبور کیا تھا کرنے

پر !! سعد کھڑا ہوا تھا

میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ تم میرے شوہر بنو گے یعنی شکل دیکھی ہے تم نے کبھی اپنی!! منال ابرو اٹھائے بولی

ہاں دیکھی ہے نہایت خوبصورت نہایت حسین اور نہایت عقلمندوں والی صورت ہے میری!! سعد نے فوراً اسباب میں سر ہلاتے کہا

ہاہاہا!! نائس جوک جو میں نے تمہیں اپنی پہلی ملاقات میں نام دیا تھا نا!! گدھے کا وہ بالکل درست تھا

منال بری طرح سعد وہ گھور رہی تھی

اور جو میں نے تمہیں پہلی ملاقات میں نام دیا تھا نا جلیبی وہ بھی بالکل درست ہے!! تم جلیبی تھی تم جلیبی ہو اور تم جلیبی ہمیشہ رہو گی!! سعد بھی میدان میں آچکا تھا

اور تم بھی گدھے تھے گدھے ہو اور ہمیشہ رہو گے!! منال کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے پڑا گلدان سعد کے سر پر مار دیتی

اب دونوں خاموشی سے اک دوسرے کو گھور رہے تھے گویا اج اک دوسرے کو زندہ نہیں چھوڑے گے!!

اگر تمہارا ہو گیا ہو تو مجھے بکس دلانے لے کر چل لو!! منال اپنے ہر لفظ پر زور دیتی بولی

ٹھک ہے پہلے جاؤ اور کافی بنا کر لاؤ!! اور ہاں کافی میں چینی کم ڈالنا!! سعد نے اُسے دیکھ حکم دار لہجے میں کہا

کیا خیال ہے تمہارا اگر اس کافی میں تھوڑا زہر بھی مل جائے گا تو؟؟؟ منال نے سوالیہ لہجے میں کہا

اس کی ضرورت نہیں ہے تم بس ایک سپ لے لینا وہ خود ہی زہریلی ہو جائے گی!! سعد نے اس کی مشکل اسان کی جب کے سعد کی بات تھی اور منال کے تن بدن میں اگ لگی تھی

میں تمہارا گلا دبا دنگی سعد ملک!! منال چیخی تھی

سوچ لو بیوا ہو جاؤ گی!! سعد فوراً بولا

یہی تو چاہتی ہُوں میں ! ! منال کے جواب میں لمحہ نا لگا تھا

کیا سچ میں تُم چاہتی ہو ! ! سعد نے قدم اُس کی جانب بڑھایا تھا

ہاں ! ! منال نے قدم پیچھے لیا

لیکن اگر تم سچ میں بیوہ ہو گئی تو ! ! سعد مسلسل اُس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا

جب کے منال مسلسل پیچھے لے رہی تھی

ی۔ یہ ہی میں چاہتی ہُوں ! ! منال نے اک اور قدم پیچھے لیا تھا جب پیچھے ڈریسنگ آ چکی تھی اُس کی پشت ڈریسنگ سے لگ چکی تھی یعنی اب منال پیچھے قدم نہیں بڑھا سکتی تھی

سعد اک دو قدم کے بس اُس سے فاصلے پر تھا

ک۔ کیا کر رہے ہو رکو وہی ! ! منال کی آواز نجانے کیوں لیکن لڑکھڑا رہی تھی

کیا تم سچ میں یہی چاہتی ہو؟ سعد ڈرائنگ ٹیبل پر ہاتھ رکھ منال پر تھوڑا جھکا تھا منال بیچ میں ڈریسنگ سے لگی کھڑی تھی جب کے سعد کا اک ہاتھ ڈریسنگ پر تھا

ک۔ کیا کر رہے ہو پیچھے ہٹو!! منال نے دوسری سائڈ سے نکلنا چاہا کیونکہ اک سائڈ سعد بند کر چکا تھا

منال جیسے جانے لگی سعد نے دوسری سائڈ بھی ڈریسنگ پر ہاتھ رکھا اور مزید اُس کے قریب ہوا منال کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے اٹک چکا تھا

سعد کی سانسیں اُس کے چہرے پر پڑھ رہی تھی جب کے منال تو سانس روک چکی تھی

ک۔ کیا بدتمیزی ہے ہ۔ ہٹو پیچھے!! منال نے سعد کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوا کہا وہ روز جم کرنے والا مرد !! منال کے ہاتھوں سے ہٹتا

سعد مسلسل خاموشی اختیار کیے اُسے دیکھ رہا تھا

ہ۔ ہٹو کیا کر رہے ہو ! ! اُسے اسی طرح کھڑے دیکھ منال نے اک بار پھر اُسے پیچھے کرنا چاہا سعد کی گرم سانسیں منال کی گردن اور چہرے پر اتی آگ کی مانند جلا رہی تھی جب کے منال کا دل زندگی کے پہلی بار اتنی زور و سے دھڑکا تھا کے منال سنبھال نہیں پا رہی تھی

منال کو بھیگی بلی بنتے دیکھ سعد نے ابرو اٹھائی پھر کچھ لمحے بعد مزید اُس پر جھکتے پیچھے ڈریسنگ پر رکھی کار کی چابیاں اٹھاتے پیچھے ہوا ! !

چابیاں اٹھا رہا تھا گاڑی کی ! ! سعد ہاتھ اوپر کیے چابیاں دکھاتا بولا

جب منال نے گہرا سانس لیتے اپنا بگڑا توازن سدھارا پھر گھور کر سعد کو دیکھا

مجھے لگا تُم ! ! منال کہے کر رکی پھر کھا جانے والی نظروں سے سعد کو دیکھنے لگی

کیا سمجھ رہی تھی تُم بی بی کے میں اللہ ناف کریں رو مینس کر رہا ہُوں وہ بھی تمہارے ساتھ ؟ یہ انگیزی موویز دیکھ دیکھ کر نا تمہارا دماغ بھی ویسا ہی خراب ہو گیا ہے زرا حقیقی دنیا میں آجاؤ میں اچھے سے جانتا ہوں تُم کیا سوچ رہی تھی بڑی تُم ائی ہیروئن جو رو مینس کرونگا میں وہ بھی فلمی سٹائل میں !! سعد اُسے دیکھ کہتا اپنے ہاتھ میں گھڑی پہننے لگا جب کے اُس کی بات منال کا دماغ گھومانے کیلئے کافی تھی

جاہل انسان بکومت اور بڑے آئے تُم دو نمبر فلم کے ہیرو شکل دیکھی ہے اپنی خبر دار جو تم کبھی اس طرح میرے قریب آئے تو چپل اٹھا کر ایسا ماروںگی کے نانی دادی سب یاد اجایگی ارے تمہارے ساتھ رو مینس سے بہتر میں زہر کھا کر مر جائوں !! منال غصے سے بولی

او کے اک منٹ دو مجھے میں زہر لگا کر دیتا ہوں !! سعد انگلی سے اک منٹ کا اشارہ کرتے زہر لینے جانے لگا

جب کے منال کا پارا بری طرح سلگا تھا

تُم کیا پاگل ہو گئے ہو کیوں ہر وقت مجھے غصّہ دلاتے ہو ! ! منال چیخی تھی

جب سعد کے قدم رکے

وہ پیچھے مڑتا منال کے سامنے آ کھڑا ہوا

تُم غصّہ دلاتی ہو مجھے الٹی سیدھی باتوں سے اب فضول کی خوش فہمیاں پالنا بند کر کے چلو جہاں تمہیں جانا ہے کیونکہ میں چابیاں اٹھا رہا تھا صرف سمجھی ؟؟ سعد اُسے باور کرواتا بولا

ہاں سمجھ گئی اور اگر چابیاں اٹھانے کے علاوہ تُم کوئی اور بد تمیزی کرنے کا سوچتے تو یہاں لاشے بھینچ جانی تھی اج دو دو ہاتھ ہو ہی جانے تھے ! ! منال دھمکی والے انداز میں بولی

تُم مجھے چیلنج کر رہی ہو منال ملک ؟؟ سعد نے ایبرو اٹھائے استفسار کیا

میں تمہیں حقیقت بتا رہی ہوں سعد ملک ! ہمیشہ کی طرح منال کا جواب فوراً آیا تھا

جب پر سعد نے قدم منال کی جانب بڑھائے

کیا مسئلہ ہے ؟؟اُسے اپنی جانب قدم اٹھاتے دیکھ وہ تیز اواز میں بولی

جب سعد خاموشی سے اُس کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا

پھر اُس کی کلائی پکڑ کر سعد کے اپنی جانب کھینچی جس سے منال سعد ک قریب ہوئی تھی سعد کے اس عمل سے اک بار پھر منال کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھی

اُس نے اپنا بھاری ہاتھ اٹھاتے منال کے چہرے پر آئی کچھ آوارہ لٹے پیچھے کی جب منال نے ائی کی کلائی پکڑ کر اُسے روکا

سعد نے اُس کی وہی کلائی نرمی سے اپنے لبوں سے قریب کرتی چومی

جب کے منال کو لگا وہ اب بے ہوش ہو جائیگی ! !اُس کی زبان کو جیسے اب تالا لگ گیا تھا ! سانس وہ مکلمل روک گئ تھی اور اضافہ توتب ہوا جب سعد دھیرے سے چہرے پر آئے بال پیچھے کرتا اُس کے کان کے قریب جھکا اب سعد کی سانسیں اُس کی پچھلی گردن اور کان پر پڑھ رہی تھی منال اپنی

آنکھیں سختی سے میچ چکی تھی سعد نے گہرا سانس بھرتے اُس کے کان پر جھک کہا

Don't underestimate the power of saad Malik !!!

سعد گھمبیر آواز میں کہتا پیچھے جب منال نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولی بڑی ائی کیوں لاشے بچھانے والی اب آئندہ نا مجھے دھمکی دینے سے پہلے سو بار سوچنا کیونکہ میں کسی دھمکی سے ڈرتا تو نہیں البتہ وہی کام میرا کرنے کو دل کرتا ہے تو یاد رکھو میرے لیے تمہاری دھمکیاں زد کا باعث بنتی ہے وہ چیز مجھے ہر حال میں کرنی ہوتی ہے اور تم کیا زہر کھا کر مرو گی الٹا میں چُلو بھر پانی میں ڈوب کر مر جاؤں گا تمہارے ساتھ رو مینس کا سوچنے سے بھی پہلے ! ! سعد اُسے دیکھ فاتحانہ خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا جبکہ سعد کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ منال سلگ کر رہ گئی

اب یہاں ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے یا چلنا بھی ہے کیونکہ مجھے اور بھی کام ہے کرنے کیلئے تمہاری طرح ویلا تو ہُوں نہیں ! ! اُسے اب تک خود کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتا پا کر سعد ہاتھ میں پکڑی چابیاں گھومتا بولا

ہاں چلو ورنہ یہ نہ ہو کے عنقریب تمہارا منہ توڑ کر میں تمہارے ان ہاتھوں میں رکھ دوں ! ! منال غصے سے کہتی ڈریسنگ پر رکھا پانی کا گلاس اٹھاتے اک بار پھر سعد پر پھینک چکی تھی

سعد دیک کر پیچھے ہوا

اُف خدایا اب تمہیں یہ کونسی بیماری لگ گئی ہے پانی پھینکنے والی ! ! سعد بیچارہ اپنے کپڑوں کو جھاڑتا چڑ کر بولا

وہی بیماری جو تمہیں لگ گئی ہے ہمیشہ فضول بولنے کی کسی کمینے کیڑے کے کاٹنے پر ! ! اب کی بار فاتحانہ مسکراہٹ منال کے چہرے پر تھی

تمہیں تو میں دیکھتا ہوں بعد میں ! ! سعد غصے سے کہتا باتھ روم کی جانب بڑھا تھا

ہاں ہاں دیکھ لینا میرا حسین چہرہ بس نظر نہ لگا دینا ! ! منال پیچھے سے فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ چیخی لیکن تب تک سعد باتھ روم میں بند ہو چکا تھا

منال بھی تنزیہ مسکراتی اب سعد کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے میں کی جانب بڑھی تھی کیونکہ اُسے بھی ریڈی ہونا تھا ! ! !

دوسری جانب ائس لینڈ میں صبح کے چھ بج رہے تھے جب یقیناً سب اٹھ چکے تھے کیونکہ یہ ٹائم جوگنگ اور جم کا تھا

امنہ واٹر بوتل لیتی بالوں کی پونی بنائے باہر آئی جب کے پیچھے ہی بہرام بھی تھا اتفاقاً میر ابرش بھی اسی وقت کمرے سے باہر آئے تھے

گڈ مارننگ ! ! امنہ مسکرا کر بولی

گڈ مارننگ ! ! ابرش بھی مسکرائی جب کے ابرش کے سر پر دوپٹہ تھا

بہرام میر سے ملا پھر گھڑی میں وقت دیکھا

چلے ملتے ہے جم سے فری ہو کر ! ! بہرام مسکرا کر بولا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا امنہ اور بہرام اب گھر سے نکالتے جم کی جانب بڑھ چکے تھے

میر مجھے نا کچھ اسپائسی کھانے کا من کر رہا ہے جیسے کے پاستا وہ کافی دنوں سے کھایا نہیں نہ ! ! ابرش اُداسی سے بولی

میر آپ کچن میں کیوں جا رہے ہیں ! ! میر کو کچن میں جاتے دیکھ ابرش حیرت سے بولی

تمہارے لیے ناشتا بنانے ! ! میر اعام انداز میں بولا

اپ کو کھانا بنانا اتا ہے ؟ ؟ ابرش حیرت سے بولی

نہیں ! ! ! میر کا لفظی جواب تھا

پ۔ پھر ؟ ؟

میں تمہارے لیے فاسٹ فوڈ نہیں ہیلدی فوڈ بنا رہا ہوں کیونکہ تم کوئی انہیلدی چیز نہیں کھاؤ گی ! ! میر نے کہتے اُسے دیکھا

لیکن میر اسپائسی کھانے کا دل کر رہا ہے اتنے دنوں سے کھایا نہیں ! ! ابرش کا واقعی ہی دل پاستہ کھانے کا کر رہا تھا کیونکہ جب سے وہ لوگ یہاں ائے

تھے اس نے سپائسی چیز اس طرح کی کچھ بھی نہیں کھائی تھی جب کے گھر
!!پر تو ہر روز ہی وہ تقریبا پاستہ سا بنا کر کھاتی تھی
نہیں تمہیں پتہ ہے سیکرٹ ایجنٹ بننے کے لیے ہمیں اپنی ڈائٹ کا بھی
خیال رکھنا پڑتا ہے!!تو یہ ان ہیلدی فوڈ کھانا چھوڑ دو اور ہیلدی کی طرف
ٹرن کر لو!!میر اُس پر سرسری سی نظر مارتا کام میں مصروف تھا
ابرش نے منہ بنایا تھا
کچھ لمحے میں میر نے اک پلیٹ اُس کی جانب بڑھائی
تمہارا بریک فاسٹ!!میر نے پلیٹ کی جانب اشارہ کیا جب ابرش نے
پیلٹ کو دیکھا
پاستا!!ابرش کی آنکھیں چمکی تھی
Correction Healthy pasta !!
میر نے اُسے دیکھ کہا کیونکہ پاستا میں دنیا جہاں کی سبزیاں اُسے ہیلدی بنا
رہی تھی

تھینک یو!!ابرش نے خوشی سے پاستا اٹھایا اُسے بس پاستا چاہیئے تھا بھلے وہ کیسا بھی ہو

اُس نے پہلا بائٹ لیا

واؤ یہ تو بہت مزے کا ہے!!ابرش حیرت سے بولی اس نے کبھی بھی ویجیز والا پاستا اتنا زبردست نہیں کھایا تھا

پاستے میں اسپائس بھی زیادہ نہیں تھی کیونکہ پاستے کو ان ہیلدی نہیں بنانا تھا!!

!!جبکہ ابرش کو پھر بھی پاستہ بہت مزے کا لگا تھا

پاستا مزے سے کھانے کے بعد ابرش خوشی سے میر کو دیکھنے لگی

لو!!جب میر نے گرین ٹی کا کپ اُس کی جانب بڑھایا

گرین ٹی؟؟ابرش ناسمجھی سے بولی

جو بھی ہو پاستہ تھوڑا سا پھر بھی تھا اسے بیلنس کرنے کے لیے گرین ٹی پینا پڑے گا تاکہ تمہاری ڈائٹ میں کوئی بھی کوتاہی نہ ہو اور ہر روز یہ نہیں ہو گا

تم صرف ہیلدی فوڈ کھایا کرو گی ہاں کبھی مہینے میں ایک بار تو تم اپنی مرضی سے کچھ فاسٹ فوڈ کھا سکتی ہو!!

میر اُسے دیکھ بولا

اپ پکے پکے میرے ٹرینر بنے ہوئے ہے!! ابرش بے ساختہ ہنس پڑی تھی!!

Because I am !!!

میر نے کپ اٹھاتے قدم لاؤنج کی جانب بڑھاے تھے

جب ابرش بھی مسکرا کر میر کے پیچھے ائی

ویسے میر آپ کو نہیں لگتا کے آپ بہت سخت والے استاد ہے!! ابرش میر کی پشت دیکھ بولی

جب میر نے پیچھے مرتے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا

میں نے کہا سختی کی؟ میر سوالیہ نظروں سے بولا

ابھی ابھی تو کی آپ نے کے صرف ہیلدی فوڈ کھانا ہے مجھے ! !اور بھی ٹریننگ دیتے وقت ! !ابرش فوراً بولی

چلو اگر یہ سختیاں لگ رہی تمہیں تو یہی صحیح لیکن تمہیں ہر طرح سے مضبوط بنا کر کے ہی میں نے دم لینا ہے چلو جلدی چھے پندرہ ہو گئے ہے اور ہمیں چھے بیس پر جو گنگ پر جانا ہے اور اک منٹ بھی لیٹ نہیں ہونا چاہیے سب سے پہلے وقت کی پابندی اختیار کرنا ضروری ہے وقت کی پابندی اگر ہم نے اختیار کر لی تو ہمیشہ زندگی ہمیں آگے رکھے گی اور جہاں ہم نے وقت کی پابندی چھوڑی تو زندگی بھی ہمیں پیچھے چھوڑ کر آگے نکل جائے گی گوٹ اٹ ؟میر اُسے دیکھ بولا

یس سر ! !ابرش مسکراتی ہوئی بولی جب میر بھی دھیما سا مسکراتے اب باہر کی جانب بڑھا تھا میر کی باتیں ابرش کو بہت اچھی لگتی تھی میر کی ہر بات سے ابرش کو کچھ نہ کچھ نیا سیکھنے کو ملتا تھا جس کو وہ بڑے غور سے سنتی اور سمجھتی تھی

پیچھے ابرش بھی تیزی سے کمرے میں بھاگتی ہاتھوں میں گھڑی پہنتے باہر
بھاگ کرائی تھی کیونکہ چھے بیس ہونے والے تھے اور وقت کی پابندی بے
حد ضروری تھی میر کی نظر میں اک اک منٹ زندگی کا بے حد قیمتی تھا اسلئے
میر کی نظر میں وقت کی پابندی اول درجہ رکھتی تھی
دو دن مزید ایسے ہی گزرے تھے ایسا لگ رہا تھا وقت کی رفتار بے حد تیزی
سے گزر رہی ہو یوہی صبح اور پھر یوہی رات !!
مائم رات کے وقت گھر میں داخل ہوا تھا دل میں عجیب سی کیفیت تھی
جس کو سمجھنے سے فلحال وہ خود غافل تھا خیر مائم شاور لے کر ایسے تیسے سو گیا
تھا یہ رات نجانے کیوں لیکن اُسے بہت بھاری لگ رہی تھی اک عجیب سا
کسی اپنے کے دور جانے کا خوف اُس کی رگ رگ میں پرواز کر رہا تھا وہ
رات مائم کی زندگی کی سب سے بے سکون رات تھی وقت کا کام ہے گزرنا
اُسے نے بخوبی اپنا کام کیا صبح کا آغاز ہوا تھا اور آج تیسرا دن تھا جب اُس نے
روحا کو بس ایک دو بار دیکھا ہو کیونکہ روحا اُس کے سامنے نہیں اتی تھی اب

وہ زدہ ترا پنے کمرے میں رہتی تھی جب کے پچھلے چو بیس گھنٹوں میں مائم نے بلکل روحا کو نہیں دیکھا تھا وجہ شاید یہ بھی تھی کے مائم بہت رات کو گھر واپس اتا تھا زدہ تر اُس کا گھر سے باہر گزرتا تھا مائم کے دل میں عجیب سا وسوسہ ہو رہا تھا جسے سمجھنے سے وہ یقیناً قاصر تھا !!

مائم اٹھا آنکھیں سرخ رہی تھی کیونکہ رات بھر میں ایسا کوئی لمحہ نا تھا جس میں مائم سکون سے سویا ہو ہر منٹ بعد آنکھ کھل رہی تھی رات بھر کروٹیں بدل بدل کر وہ بے چین رہا

مائم اٹھا اور فریش ہو کر باہر ایا اُسے اک بار بس روحا کو دیکھنا تھا دل بار بار !! اُسے دیکھنے کو بول رہا تھا وجہ مائم بھی نہیں جانتا تھا

مائم نے نچہاتے ہوئے بھی اپنے بھاری قدم روحا کے کمرے کی جانب بڑھائے تین دن ہو گئے تھے اُس نے روحا سے کوئی بات نہیں کی تھی نا !! روحا سامنے اتی تھی جو بات ہوتی

مائم کے قدم روحا کے کمرے کے دروازے کے آگے رکے

اُس میں ہمت نہیں تھی کے وہ نوک کر سکے جسم آگے قدم لینے سے انکاری کر رہا تھا لیکن دل اُسے روحا کو دیکھنے کیلئے تڑپا رہا تھا غضب تو یہ تھا کہ دماغ !! اس بار کچھ نہیں کر پا رہا تھا

مائم نے گہرا سانس لیتے اپنے دل کی مرضی کو امین کہا اور دھیرے سے دروازہ نوک کیا لیکن جو ہی دروازہ نوک کیا وہ دروازہ کھلتا چلا گیا یعنی دروازہ لوک نہیں تھا

!! مائم اندر داخل ہوا اُسے بس اک بار روحا کو دیکھنا تھا

کمرے میں اندھیرا تھا مائم نے ہاتھ بڑھا کر لائیٹ کھولی !! کمرہ بلکل ویران تھا مائم نے محسوس کیا روحا کے بغیر اُس کا کمرہ ادھورا لگتا تھا

باتھ روم سے اتی پانی کی آواز سن مائم کو لگا روحا اندر ہے اسلئے مائم وہی کھڑا ہو کر اِدھر اُدھر نظریں گھمانے لگا

کمرے کی ہر طرف بلکل مائم کے کمرے کی طرح روحا اور مائم کی تصویریں تھی روحا کے کمرے کی تقریباً ساری تصویریں مائم کے ساتھ تھی مائم کی

نظر اُس تصویر پر جا ٹھہری جب روحا کی پندرہ سال کی سالگرہ تھی اُس میں مائم میں اُس کا ہاتھ چُوما تھا وہ تصویر کسی انمول چیز کی طرح روحا کے بیڈ کے اوپر لگی تھی مائم بہت گہری نظروں سے وہ سب دیکھ رہا تھا مائم نے قدم آگے کی جانب بڑھائے جب نظر روحا کے بریسلٹ پر پڑی اُسے دیکھ بے اختیار مائم کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے ! ! اپنی بے خود مسکراہٹ محسوس کرتے مائم نے اپنا دیر جھٹکا اُسے اپنا مسکرانا اُس وقت بے حد برا لگا تھا وہ بس اک بار روحا کو دیکھنے ایا تھا کے وہ ٹھک ہے مائم روحا کا انتظار کرتا رہا لیکن آدھے گھنٹے بعد بھی کوئی اندر سے باہر نہ ایا البتہ پانی کی آواز مسلسل اندر سے آ رہی تھی مزید پندرہ منٹ بعد مائم کو کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا جب مائم قدم لیتا باتھ روم کی جانب بڑھا

روحا ! ! مائم نے دروازے سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر اُسے پکارا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ایا

مائم اگے بڑھا اور دروازہ ہلکا سا زور دیتے کھولا بلکل کمرے کے دروازے کی طرح وہ دروازہ بھی کھلتا چلا گیا مائم نے قدم مزید اک اندر لیا نظریں اٹھائے دیکھا اندر روحا موجود نہیں تھی !!

مائم کی دوسری نظر کھلے ہوئے واش بیسن کے نل پر گئی تھی جو تھوڑا سا کھلا رہا جس کی اواز اس گہری صبح کی خاموشی میں کمرے تک آ رہی تھی

مائم نے اگر بڑھتے بل بند کیا پھر باہر اتے کمرے سے باہر نکلا

مائم نے قدم لاؤنج سے ہوتے لون کی جانب بڑھائے لاؤنج میں بھی کوئی نہیں تھا کتنی صبح کے ساتھ بج رہے تھے بس ایک دو ملازم دکھائی دے رہے تھے مائم لون میں ایا لیکن وہاں بھی کوئی موجود نہیں تھا مائم کے دل میں عجیب سی گھبراہٹ شروع ہو رہی تھی جب کے اصل پریشانی تو طب شروع ہوئی جب ٹریس اور چھت پر بھی کوئی نہیں تھا سکندر ہاؤس بے حد بڑا تھا پندرہ سے زائد تیار شدہ کمرے یہاں موجود تھے جب کہ بڑا لاؤنج جہاں خوبصورت صوفے موجود تھے اوپر ٹریس جو بڑا ہونے کے ساتھ بے

حد خوبصورت چیزوں سے تیار کیا گیا تھا! دیکھنے والا نظریں ناہٹا سکے سکندر ہاؤس ایسا بنا تھا پورا گھر چیک کرنے میں مائم کو تقریباً آدھا گھنٹہ لگا تھا روحا کہی موجود نہیں تھی سب کے کمروں کے دروازے بھی بند تھے جس کا مطلب صاف تھا سب اس وقت سو رہے تھے اس سے مائم کا بچا کچا آسرا ختم ہوا تھا!!

مائم کو پریشانی نے آگھیرا تھا جب اچانک ذہن میں کچھ کلک ہوا جس سے مائم نے قدم واپس روحا کے کمرے کی جانب بڑھائے مائم روحا کو کول کرنا چاہتا تھا لیکن موبائل مائم کا اُس کے کمرے میں تھا جسے لانا وہ بھول گیا تھا مائم نے کچھ دیر پہلے روحا کے کمرے میں سائڈ ڈرار پر پیپر دیکھا تھا جسے اُس وقت تو مائم نے اگنور کیا تھا لیکن اب مائم وہی پیپر دیکھنے جا رہا تھا عجیب عجیب خیالات دل میں آ رہے تھے اس وقت مائم کے دل کی کیفیت سے وہ خود انجان تھا

مائم نے تیزی سے آگے بڑھ کر بیڈ کے برابر میں رکھے سائڈ ٹیبل سے پیپر اٹھایا

پیپر اٹھاتے ہی مائم نے اُسے کھولا جس میں لکھا تھا

مان سامنے رکھا لیپٹاپ کھولیں" مائم نے پڑھتے ہی چہرہ گھمائیں سامنے " رکھے لیپٹاپ کو دیکھا پھر تیزی سے صوفے کو جانب بڑھا کیونکہ لیپٹاپ صوفے کے آگے رکھی ٹیبل پر ہی رکھا تھا

مائم نے جلدی سے صوفے پر بیٹھتے لیپٹاپ کھولا جب سامنے ہی اک ویڈیو دکھائی دی

مائم نے اُسے پیلے کیا!!! جب کے دل کا حال کوئی مائم سے پوچھتا

ویڈیو شروع ہوئی اُس میں روحا اسی صوفے پر بیٹھی تھی جس پر اس وقت مائم بیٹھا تھا

روحا کی آنکھیں سرخ تھی چہرہ سوجا ہوا تھا جیسے رات بھر رو کر گزاری ہو اور شاید یہی سچ بھی تھا

السلام علیکم مان ! ! جب آپ یہ ویڈیو دیکھ رہے ہیں یقیناً میں وہاں موجود نہیں ہُوں ! !

مجھے بھروسہ تھا کے آپ ضرور اس کمرے میں آئینگے اور یہ ویڈیو دیکھینگے مجھے میرے پیار پر بھروسہ تھا مان ! ! کہتے ہوئے روحا کی آنکھ سے اک انسوں گرا تھا جب کے اُس کا گرتا انسوں دیکھ مائم کی سانس لمحہ بھر کیلئے رکی تھی یہ اُسے ہو کیا رہا تھا؟

مان میں جانتی ہوں جو ہوا وہ آپ کیلئے بہت مشکل تھا آپ کی یادداشت جانے کے بعد ہماری شادی ہو گئی ! !

پہلے مجھے لگتا تھا یہ صحیح ہوا لیکن اب آپ کو تکلیف میں دیکھ کر لگتا ہے واقعی غلط ہوا میں نے اپنی سیلفش فیلنگس کیلئے آپ کی زندگی تکلیف سے گزار دی مان ! !

اج میں کھل کر بات کرونگی ہر اک اک چیز آپ سے کہونگی جو میں کبھی کہے نہیں پائی اپنے بچپن سے لے کر آج تک کی باتیں ! ! یہ ویڈیو میرے لیے

سب کچھ ہے کیونکہ اس میں آپ کے ساتھ میں بہت سی باتیں کرنے والی
!! مجھے یقین ہے یہ ویڈیو آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں دیکھ رہا ہو گا

مان میرا خوبصورت بچپن پورا آپ کے ساتھ گزرا ہے ہر ایک چھوٹی سے
چھوٹی چیز مجھے آپ نے سکھائی اس ظالم دنیا سے پوری زندگی مجھے بچا کر
آپ نے رکھا میری ہر خواہش میرے لبوں پر انے سے پہلے آپ نے اُسے
پورا کیا مجھے بے انتہا پیار دیا ہمیشہ مجھے فیل کروایا کے میں کوئی عام لڑکی نہیں
!! ہُوں بلکہ اپنے مان کی روحا ہُوں

روحا کی آنکھوں میں یہ کہتے ہوئے خوشی تھی جو ویڈیو میں صاف دکھ رہا تھا
مائم سرخ آنکھوں سے ٹرانس کیفیت میں ویڈیو کو دیکھ روحا کی بات سن رہا
تھا

آپ نے اپنے ہر عمل سے مجھے خود سے محبت کرائی ہے آپ نے ہمیشہ مجھے
وہ دیا جو میں چاہتی تھی میری زندگی شاید ہر لڑکی کی خواہش ہو گی ہر لڑکی

چاہتی ہو گی کے اُس کی زندگی میں بھی اک مان ہو ! ! میرے مان جیسا لیکن
آپ کے جیسا تو کوئی ہے ہی نہیں ! ! ہاں یہ بات سچ ہے

There is no one like my Maan in this world, they are only one!!

! ! آپ کے جیسا نا اب تک کوئی دنیا میں ایا ہے اور نہ آئے گا

آپ میں کچھ ایسا ہے ہی نہیں جو آپ سے محبت نا کرائیں ! ! آپ کا ہر انداز
نرالا ہے میں جانتی ہوں بہت سی لڑکیاں آپ پر جان وارنے کو تیار ہے جو
آپ سے محبت کرتی ہے ! ! کیونکہ آپ ہے ہی اتنے اچھے اگر محبت نا ہو کسی
! ! کو تو پھر کیا ہو

مان جب بھی میں گرتی تھی آپ مجھے سمبھال لیتے تھے اور آپ کو پتہ ہے
مجھے کبھی گرنے سے ڈر نہیں لگتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ میرے مان
! مجھے کبھی گرنے نہیں دینگے اور وہی مان مجھے اج بھی ہے

آپ ہمیشہ مجھے گرنے سے بچاتے رہے میرے لیے ہر چیز قربان کرتے گیے اور پھر ایسے کرتے کرتے وقت ایسا گزرا کے میرا بچپن گزر گیا ایسا لگا جیسے ایک دم سے میں بڑی ہو گئی میرا بچپن اس دنیا کے ہر شخص سے زدہ خوبصورت تھا یہ مجھے لگتا ہے ! ! مان مجھے اج پتہ چل رہا ہے کے میں نہیں چاہتی تھی کے میرا بچپن ختم ہوتا ابھی تو اور وقت آپ کے ساتھ گزارنا تھا یہ اٹھارہ سال مجھے آٹھ لمھوں کی طرح لگ رہے ہیں کیوں گزرا وقت اتنا جلدی ؟ ؟ کیا وقت دھیرے نہیں چل سکتا تھا تا کہ مجھے میرے مان کے ساتھ مزید وقت بیتانے کا موقع دیا جاتا اج مجھے شدت سے میرا بچپن یاد ارہا ہے کاش وقت پیچھے چلا جائے مان ! ! کاش ہم ماضی میں لوٹ جائیں واپس اور میں اک بار پھر اپنا بچپن آپ کے ساتھ گزاروں وہ لمحات میں اک بار پھر سے رہوں بس دل کر رہا ہیں کے وقت پیچھے چلے جائیں جب بس آپ اور میں تھے نا کوئی پریشانی نا کوئی اُداسی مجھے اب سمجھ اتا ہے کے بچپن میں

میرے پاس اُداسی اور پریشانی کیوں نہیں تھی کیونکہ اج تک میری پریشانی اور اُداسی کو آپ نے ڈھال بن کر خود کا سامنا کروایا ہے مان!!

بچپن میں تو کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن اج ہر اک اک بات بہت گہرائی سے سمجھ آرہی ہے آپ نے ہمیشہ میرے لیے سب کچھ کیا ہے مجھے فخر ہے مان کے میں آپ کی گڑیا آپ کا بچا تھی!!

کاش ابھی بھی ہوتی!! یہ کہتے ہی روحا شدت سے رونے لگی جب مائم اپنی آنکھنے کرب سے میچی

اوہ گوڈ یہ میرا رونے کا وقت نہیں ہے مجھے آپ سے بہت سی باتیں کرنی ہے اور وقت کم ہے! روحا اپنے انسوں صاف کرتی بھرائی آواز میں بولی جب کے یہ صرف خود کو بہلانے کی بات تھی کیونکہ رونا اُسے شدت سے ارہا تھا

ہاں جی کہا تھی میں ! ! مان مجھے اس بات کا علم بھی نہیں تھا کے کبھی یہ سب بھی ہو گا آپ اور میں الگ الگ ہونگے ہمارے راستے الگ الگ ہونگے

مان میں آپ سے محبت نہیں عشق کرتی ہُوں یہ بات مجھے اس وقت پتہ چلی جب اپی نے مجھے عشق ہو جانے کی کچھ خوبصورت نشانیاں بتائی جب میں نے دیکھا وہ ساری نشانیاں مجھ میں پائی جاتی ہے جو میں آپ کیلئے کر سکتی ہُوں ! ! پھر جس دن میں آپ کو بتانے والی تھی اُس دن وہ ہوا جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ دن میرے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھا آپ کا وہ ایکسڈنٹ میں اج بھی اُس بارے میں سوچتی ہوں میری جان نکل جاتی ہے ! ! مجھے سانس نہیں اتی

بہت دعاؤں سے آپ واپس ملے ہے مان ہمیں اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو آپ کی روحا تو تبھی مر جاتی آپ کے بعد تو میری زندگی کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے ! !

وہ رات وہ کچھ گھنٹے میں نے کیسے گزارے تھے میں نہیں بتا سکتی ! ! میں اُس دن کو اپنی زندگیوں سے نکالنا چاہتی ہُوں لیکن نہیں نکال پاتی

مان پیار تو دو ساتھ رہنے والے پرندوں کو بھی ہو جاتا ہے میں تو پھر انسان تھی ! ! آپ کا میرا خیال رکھنا میری ذرا سی تکلیف پر تڑپ جانا میری ہر خواہش کا خیال رکھنا سب سے اوپر مجھے ترجیح دینا اس کے بعد تو آپ سے محبت برحق تھی نا مان ! ! اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں تھا ! !

پھر اک دن میرے بھائی نے آکر مجھ سے شادی کا پوچھا ! ! پر وہ دن میری زندگی کا سب سے بہترین دن تھا مجھے لگ رہا تھا مجھے نئی زندگی ملی ہے آپ کو پانے کا جنون سر پر سوار تھا میں نے بنا سوچے سمجھے ہاں کر دی یہ بھی نہیں سوچا کے اگے جا کر یہ رشتا آپ کو کتنا تکلیف دے گا ! ! مجھے بلکل نہیں پتہ تھا آگے یہ سب بھی ہو سکتا تھا ! !

قیامت تو تب ٹوٹی جب آپ کی یاد داشت ائی پھر جو ہوا وہ میرے لیے ناقابلِ قبول تھا پہلے غلط فہمی میں ہو کر میں نے بتمزیی کی تمام حدیں پار کی

میں نے آپ کو کیا کچھ نہیں بولا لیکن آپ خاموش رہے آپ نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا آپ میری کڑوی باتیں بنا کسی غلطی کے سنتے رہے اف تک نہ کی اور میں ؟؟ میں نے کیا کیا اپنے مان پر ہی بھروسہ نہیں کیا؟

مان میں نے بہت تکلیف دی ہے نہ آپ کو اب نہیں دونگی جا رہی ہوں آپ سے بہت دور ! ! روحا نے یہ لفظ ادا کیا تھا اور سکرین پر دیکھتے مائم کو لگا اُس نے کچھ غلط سن لیا ! !

میں آپ سے بہت دور جا رہی ہُوں کبھی آپ کے سامنے انہی آؤنگی مجھے امید ہے آپ ہمیشہ خوش رہینگے ! !

میں آپ کے ساتھ بیتا یا ہر اک پل اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہُوں کیونکہ میرے پاس اج آپ کی یاد کے سوا کچھ نہیں ہے ! ! یہ کہتے ہوئے وہ شدت سے روئی تھی

کاش وہ سب نا ہوا ہوتا آپ اج بھی میرے پاس ہوتے ! ! مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے مان دل میں درد ہوتا ہے یہ سوچ کر کے میں آپ کے دل میں اپنا مقام کھو چکی ہُوں ! !

کبھی کبھی زندگی میں کسی شخص کی نظریں میں خود کیلیے مان ٹوٹتا دیکھنا بھروسہ ٹوٹتے دیکھنا کسی دردناک مراحل سے کم نہیں ہوتا اور یہی ہوا جب آپ کی آنکھوں میں خود کیلئے مان ٹوٹتا ہوا میں نے دیکھا مجھے لگا میری سانسیں ابھی میرا ساتھ چھوڑ دیگی ! !

لیکن یاد ہے اج سے چار دن پہلے اپ نے کہا تھا کہ اس دنیا میں نا موت اسان ہے اور نا زندہ رہنا وہی حال اس وقت میرا ہوا ہے مان ! !

میرے لیے آپ سے دور جانا اسان نہیں لیکن آپ کی خوشی کیلئے روحا اپنی جان بھی دے دیگی اک بار پھر میں ایسا کچھ نہیں کرونگی جس سے آپ کو تکلیف ہو اسلئے میں آپ سے دور جا رہی ہُوں ابھی تمام تر یادیں لے کر ! !

آپ اج سے اپنی نئ زندگی کا آغاز کریں مان ! ! جہاں صرف آپ ہو گھر
والے ہو اور آپ کی خوشیاں ہو !
میں کبھی پاکستان واپس نہیں آؤنگی ! ! اور کبھی ائی بھی تو آپ کو اپنی شکل
نہیں دکھاونگی ! !
مجھے بس اتنا اور کہنا ہے کے مان میری زندگی کے پہلے مرد آپ ہی تھے اور
ہمیشہ رہینگے بھلے آپ میرے پاس نہیں ہے لیکن آپ کی بے انتہا یادیں تو
میرے پاس ہے نہ ؟ ؟ میں آپ کی یادوں کے ساتھ پوری زندگی
گزارنگی ! !
روحاسکندر پر مائم سکندر کے علاوہ ہر مرد حرام ہے میرے لیے میرے
محرم بس آپ رہینگے ! !
مزید کچھ نہیں مانگونگی لیکن اک چیز مانگنا بہت ضروری ہے پلزمان ہمارے
بیچ اس نکاح کے رشتے کو کبھی ختم کی کیجئے گا میں ساری زندگی آپ کے نام
کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں یہ مجھ سے نے چھینے ! !

میں چھوٹی تھی میرا دماغ بچوں والا تھا لیکن دیکھے حالتوں نے کیا بنا دیا کسی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی میں اور اج تو آپ سے بہت دور جا رہی ہُوں میں !!

!! میں نے سب گھر والوں کو بتا دیا ہے کے میں یہاں سے جا رہی ہُوں پچھلے تین دنوں سے یہی سب چل رہا تھا فلائٹ بکنگ ڈاکیومنٹ وغیرہ کا !! جس میں بڑے بابا نے میرا ہر کام کیا

کوئی کوئی رشتے بلکل کانچ کی طرح شفاف ہوتے ہے لیکن جب اُن میں اک بار دڑاڑ اجائے تو اُس کی خوبصورتی لمحے میں خراب ہو جاتی ہیں اور ہمارا رشتا بھی اک کانچ جیسا تھا نہایت خوبصورت شفاف لیکن جو ہوا اس سے ہمارے رشتے میں گہری دڑاڑ ائی ہے !!

بس آپ اپنا خیال رکھیے گا آخری بار میں نے آپ کو دیکھا بھی نہیں جا رہی ہوں آپ سے بہت دور کبھی نہیں آؤنگی واپس !! آپ خوش رہے مان بس آپ کی خوشی میں میری خوشی ہے اور اگر آپ کی خوشی اس میں تھی کے

میں آپ کی زندگی سے نکل جاؤں تو اج میں آپ کی زندگی اور آپ سے
بہت دور جارہی ہُوں یہ ویڈیو میں نے اج اپنا تمام تر دل کا حال آپ کو
بتانے کیلئے بنائی ہے!!
بہت ہلکا ہلکا لگ رہا ہے سب کچھ بول کر میں مزید یہ کہنا چاہو نگی مان کے میں
آپ کو بولا یاد کرو نگی آپ میری زندگی کا خوبصورت اثاثہ ہے جسے بھولنا
میرے بس کی بات نہیں!!
آپ میری رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتے ہے صرف آپ کی یادیں
مجھے زندہ رکھنگی میں بھی پڑھائی پر فوکس کرو نگی اب تا کے جو آپ چاہتے
تھے میں وہ بن سکوں لیکن افسوس تو یہ ہے کہ جب میں وہ بن جاؤ نگی تو
آپ کو خوشخبری بھی نہیں سنا سکنگی!!
جب مجھے یہ پتہ لگا کے میں آپ کے دل میں اپنا مقام کھو چکی ہُوں تو مجھ سے
برداشت نہیں ہو رہا تھا اور اب تو مجھے بھی لگ رہا تھا کے کاش میں شادی
کیلئے ہاں نا کہتی کم سے کم آپ تو میرے پاس ہوتے آج آپ کے دل میں

میرا مقام زندہ ہوتا اسی طرح جیسے پہلے تھا میں جانتی تھی آپ مجھے اولاد کی طرح پیار دیتے ہے اُس دن میں نے آپ کی اور بڑی ماما کی باتیں سن لی تھی مجھے تب ہی سمجھ جانا چاہیئے تھا کے جو رشتہ میں ہم دونوں کے بیچ پالنے کا خواب سجا رہی ہوں وہ تو ممکن ہی نہیں اور اگر ممکن ہو بھی گیا تو اُس رشتے کی ڈور کس کے ہاتھوں میں ہو گی

اپ کو پتہ ہے مجھے لگا تھا کہ میری اور اپ کی شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا اپ مجھے مل جائیں گے پھر ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن شادی کے بعد یہ سب ہو گا میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا یہ چیز میرے لیے کتنی تکلیف دہ ہے میں اپ کو بتا بھی نہیں سکتی شادی کے بعد الگ ہونا یہ میرے لیے موت کے برابر ہے آپ کی عادت مجھے پوری طرح لگ چکی ہے کسی نشے کی طرح اپ کو دیکھنا اپ کی باتیں سننا ضروری کام ہو گیا ہے میرے زندگی کا میرے سمجھ نہیں ارہا اپ کی عادت میں کیسے خود سے دور کروں گی میں جانتی ہوں یہ ممکن نہیں ہے اپ کی عادت کبھی

ختم ہو سکتی اور میرے لیے اپ کی یادوں سے باہر نکالنا میرے بس کی بات نہیں صرف موت ہی میرے دل سے اپ کو نکال سکتی ہے اس کے علاوہ اپ کبھی بھی میرے دل سے نہیں نکل سکتے !!

میری اس وقت بھی سانسیں تھم رہی ہے یہ سوچ کر !!!

کے ناآئندہ سے کبھی میں سامنے سے اپ کی اواز سن سکوں گی اور نہ اپ کو دیکھ سکوں

یہ دیکھے آپ کے وائس میسیج کب سے سمبھال کر رکھے ہے میں کبھی آپ کا چیٹ ڈیلیٹ نہیں کرتی تھی اب ان وائس نوٹ کو میں سنا کرو نگی میرے فون میں اک ہزار دو سو تصویریں ہیں جس میں ایک ساری تصویریں بچپن سے لیکر آج تک کی ہم دونوں کی ساتھ ہے

ان کو دیکھ کر جیئو نگی میں !!

مان میں آپ کو بہت مس کرو نگی !! میں نے آپ کا بہت وقت لے لیا بس اخر میں بولنا ہے مجھے !

میں بھی مس کرونگی آپ کو!! کبھی سوچا نہیں تھا کے کبھی اپنے مان سے اتنا
دور جاؤنگی!!

مان!! روحا نے مان کو پکارتے نٹیں کیمرے پر کی تھی جب کے مائم جو
کرب سے آنکھیں میچے بے یقینی سے روحا کی باتیں سن رہا تھا اُس کے
پکارنے پر مائم نے لیپٹاپ پر دیکھا

میں جب تک زندہ ہوں آپ میرے دل میں رہینگے!! میں آپ سے محبت
کرنا کبھی کم نہیں کر سکتی کیونکہ یہ میرے بس میں نہیں!!

اپنا بہت سارا خیال رکھئے گا ہمیشہ خوش رہے آپ بھی بھول جائے کے میں
کبھی آپ کی زندگی میں تھی اور نئ زندگی کا آغاز کریں مان کیونکہ میرے
بس میں آپ کو بھولنا نہیں ہے!!

مجھے امید ہے میرے دور جانے سے اپ کی زندگی میں اپ کی خوشیاں
واپس لوٹ ائیں گی اپ پھر سے میرے وہ مان بن جائیں گے!!

میر بھائی ابرش اپی مجھے یقین ہے وہ بالکل ٹھیک ہوں گے اور جلد گھر اجائیں گے اپ سب لوگ ساتھ مل کر خوش رہنا !!

آپ میری زندگی میں انے والی میری وہ خوشی تھے جس سے دور میں خود جارہی ہوں !! آپ کا میری زندگی میں انا میرے لیے اک خوش نصیبی تھی اور آپ کا جانا بد قسمتی !!

کاش اللہ تعالی میری تڑپ دیکھ کر پھر سے سب کچھ پیچھے لے جائے مان میں آپ کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہُوں میں نہیں جانا چاہتی آپ سے دور !! وہ اتنا کہتی اپنا چہرا ہاتھوں میں بھرے ہچکیوں سے رو رہی تھی مائم کی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر اُس کی بیرڈ میں جذب ہو رہے تھے حالانکہ مائم کو علم نہیں تھا کہ اس کے انسوں اس قدر تیزی سے گر رہے ہیں !!

پانچ منٹ وہ مسلسل روتی رہی وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن رونے کی وجہ سے کہ نہیں پا رہی تھی جبکہ مائم سرخ انکھوں سے لیپ ٹاپ کو دیکھ رہا تھا جب کے انکھوں سے انسواب بھی جاری تھے !!

ب۔بہت تنگ کیا نا میں نے آپ کو ہمیشہ لیکن آپ تھے کے ہمیشہ مجھے مسکرا کر ہر اک چیز سمجھاتے تھے کبھی مجھ سے بیزار نہیں ہوئے کبھی تنگ نہیں ہوئے اپ مجھ سے !!

اب مزید تنگ نہیں کرونگی میں آپ کو اور مجھے اک بات شدت سے کہنی ہے کے مان !!

Thanks for everything!!

ہر چیز کیلئے شکریہ مجھے اپنے دل میں وہ مقام دینے کیلئے جس کے شاید میں لائک بھی نہیں تھی مجھے اتنا پیار دینے کے لیے میری ہر بیوقوفی پر سر جھکا کر مسکرانے کیلئے !!

دنیا کی ہر چیز میرے قدموں میں رکھنے کے لیے مجھے ایسا فیل کرانے کے لیے کہ میں اکیلی نہیں ہوں بلکہ میرے پیچھے میرے مان کھڑے ہیں !! جو مجھ پر ہرانے والی ہر مشکل کا سامنا کرنے کے لیے ڈٹ کے کھڑے رہتے ہیں !!

!! مجھے فخر ہے مان کہ میرے پیچھے اپ ہمیشہ کھڑے تھے

!! لیکن شاید اب میں نے وہ بھی کھو دیا

!! اللہ حافظ مان یہ اللہ حافظ میری زندگی بدل کر رکھ دینے والا ہے

!! خوش رہے ہمیشہ اور اک بار پھر کہے رہی ہوں اپنا خیال رکھیے گا

اللہ تعالیٰ آپ کو تمام خوشیوں سے نوازے اپ کی زندگی خوشیوں سے

!! بھر دے جہاں اُداسی کی کوئی جگہ ہی باکی نا کریں

I love you Maan !! U always keep shinning in my heart and U live in my heart always !!

خداحافظ ! ! روحا نے اپنے انسوں صاف کرتے کہا پھر آگے ہاتھ بڑھا کر کیمرہ بند کیا تھا کیمرہ بند ہوتے ہی مائم نے جھٹ سے ہاتھ لیپ ٹاپ کی سکرین پر رکھا تھا جیسے وہ نہیں چاہتا ہو کہ لیپ ٹاپ کبھی بھی بند ہو اور روحا کا معصوم چہرہ اس کی انکھوں سے اوجھل ہو ! !

روحا ! ! مائم نے لیپٹاپ کی سکرین پر ہاتھ رکھ اُسے پکارا جسے سننے والی تو بہت دور جا چکی تھی ! !

! ! مائم جھٹکے سے کھڑا ہوا اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھا

سامنے ہی امنہ بیگم نڈھال سی چلتی کچن کی جانب جا رہی تھی مائم تیزی سے اُن کی جانب بڑھا

چھوٹی ماما ! ! مائم نے اگے جاتے انہیں پکارا جب امنہ بیگم نے مڑ کر مائم کو دیکھا ! ! لیکن بولی کچھ نہیں

چھوٹی ماما روحا ؟ ؟ مائم نے آنکھوں میں بے انتہا سرخی لیے کہا

چلی گئی وہ بیٹا ! ! امنہ بیگم مائم کا وجہہ چہرہ دیکھ بولی

ک۔ کہا؟؟ مائم کی اواز بے ساختہ لڑکھڑائی تھی اس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ روحا کہیں نہ گئی ہو!!

بچے بہت دور چلی گئی روحا!! امنہ بیگم کہتی صوفے پر بیٹھی جب مائم فوراً آتا اُن کے قدموں میں بیٹھا!!

بڑی ماما پلز مجھے بتائے کہا گئی ہے روحا!! مائم کی آنکھوں میں تڑپ صاف دکھ رہی تھی

وہ آپ سے بہت دور گئی ہے بیٹا اُس نے ہم سب کو اپنی قسم دی ہے کے آپ کو یہ نہ بتایا جائے کہ وہ کہا گئی ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتی کہ روحا اپ کی زندگی میں دوبارہ ائے اور اپ کی زندگی میں پھر سے تکلیف اپنا بسیرا کریں!! کہتے ہوئے امنہ بیگم کی آنکھیں بھی چھلکی تھی

چھوٹی ماما؟؟ مائم نے بے یقینی سے پکارا جب امنہ بیگم نے نظریں اٹھائے مائم کو دیکھا

روحانے ہمیں سب کچھ بتایا بچے ہمیں معاف کردو ہم بھی اپ کے لیے کچھ نہیں کر سکے ہم سب بھی جانتے تھے کہ اپ روحا کو ایک بہن کی نظر سے دیکھتے ہو اس کے بعد بھی ہم لوگ اپ کی شادی پر راضی ہو گئے ہم سب سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے کبھی کبھی بڑوں کے فیصلے بھی غلط ہوتے ہیں یہ چیز ہمیں اج پتہ چل رہی ہے اپ کی زندگی ہم نے بہت تکلیف دہ مراحل سے گزار دی اور اب اسی سے روحا گزر رہی ہے اور ساتھ ساتھ ہم سب بھی!!!!

ہمارے دو جوان بچے گھر سے لا پتہ ہیں کسی کو ان کی خبر تک نہیں جوان اولاد کو کھونے کا ڈر ہر وقت ہم سب کو اندر سے کھا رہا ہوتا ہے اس کے بعد اپ کی اور روحا کی یہ تکلیف اب ہم سب سے برداشت نہیں ہو رہی ہم نے بہت غلط کیا اپ دونوں کے ساتھ اپ لوگوں کو ایک ایسے رشتے میں باندھ دیا جس کے اپ حق میں نہیں تھے اپ کی یاداشت جانے کا غلط استعمال کیا گیا حالانکہ ہم سب ہر ایک ایک چیز سے واقف تھے کہ اپ نے کبھی روحا

کواس نظر سے نہیں دیکھا اسے اپ کی عادت ہو چکی ہے بچپن سے جتنا پیار
اسے ہم نے بھی نہیں دیا اتنا پیار اپ نے دیا اس کا بچپن ہم سے زیادہ اپ
کے ساتھ گزرا ہے اس کے پرورش ہم سے زیادہ اپ نے کی ہے اپ کے
ہاتھوں سے وہ پلی بڑی ہے ہر خواہش جو اس کے ماں باپ کو پوری کرنی تھی
وہ اپ نے پوری کی ہے کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی ہمیں روحا کی طرف
ساتھ کھڑا ہے پھر سے فکر کرنے کی کیونکہ ہمیں پتہ تھا کہ مائم اس کے
چاہے کچھ بھی ہو جائے!! مائم روحا کو کچھ نہیں ہونے دے گا یہی وجہ تھی
جو ہم نے کبھی روحا کی طرف سے پریشانی نہیں لی اور لینی بنتی بھی نہیں تھی
کیونکہ مائم روحا کے ساتھ تھا نا!! لیکن جانے انجانے میں یہ سب ہو گیا
کب ہوا کیسے ہوا پتہ ہی نہیں لگا ہم سمجھتے تھے کہ ہم لوگ بچوں کے لیے جو
فیصلہ کریں گے وہ بہتر ہو گا لیکن شاید یہ فیصلہ اپ لوگوں کے لیے ٹھیک
نہیں تھا بھلے اس رشتے کی بات میر نے کی تھی لیکن ہم سب کی بھی یہی
خواہش تھی میر کا کہنا تو بس ہمارا حوصلہ بن گیا تھا جس پر ہم سب نے امین

کہاورنہ ہماری خواہش یہی تھی لیکن اب بات سمجھ آرہی ہے کہ یہ خواہش ہماری غلط تھی!!

ہم سب اپنی زندگی میں اتنے مگن ہوگئے پھر میر اور ابرش کے گھر سے جانے کے بعد تو سب اپنے کمرے کے ہو کر رہ گئے ہمیں پتہ ہی نہیں لگا کہ ہمارے دو اور بچے ہیں جن کی زندگی میں ایسی مشکلات بھی چل رہی ہیں یہ بات اتنی آگے بڑھتی گئی کہ بات یہاں تک آگئی کہ اس رشتے کو ختم کرنے کی نوبت آگئی!!

امنہ بیگم بھرائی آواز میں بولی وہ اس وقت بہت ٹوٹ کر ہر چیز بول رہی تھی مائم بھی آنکھیں بند کئے اُن کی باتیں سن رہا۔ تھا اُن کا اک ایک لفظ مائم کے دل پر وار کر رہا تھا

جاؤ بچے ارام کرو!! امنہ بیگم مائم کے بال سہلاتی اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی

اور پیچھے مائم۔ میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ انہیں روک کر مزید کچھ بول سکے!!

جب کے مائم ایسے ہی ہنوز زمین پر بیٹھا تھا!!!

میر آپ میری مدد کرینگے پلز؟؟ابھی میر کمرے میں داخل ہوا تھا جب ابرش جو چیئر پر چڑھ کر کچھ کتابیں ڈھونڈ رہی تھی جو یقیناً اُسے امنہ نے بتائی تھی اب اوپر ہاتھ نہ جاتا دیکھ ابرش میر کو دیکھ بولی کیونکہ چیئر پر چڑھنے کے بعد بھی ابرش کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ رہا تھا

تُم کیا کر رہی ہو اوپر!! میر اُسے دیکھ بولا

میں بکس ڈھونڈ رہی ہوں پلز میری ہیلپ کریں!! ابرش میر کو دیکھ بولی

اچھا نیچے آؤ میں دیکھتا ہوں تُم گر جاو گی اتنا حل چل مت کرو چیئر پر کھڑی ہو کر!! اسے بے انتہا اِدھر اُدھر حل چل کرتے دیکھ میر نے اُسے آگاہی کی!!

اپ ہیں نا مجھے بچانے کے لیے میرے ہیرو! ابرش دانت نکالتی ہنستی ہوئی بولی جب میر نے گہرا سانس بھرتے اسے دیکھا !!

ہو گیا تمہارا؟؟ تو نیچے آؤ!! میر میں اُسے ہاتھ کے اشارے سے نیچے انے کا کہا جب ابرش جھٹکے سے نیچے انے لگی لیکن جو ہی پیر چیئر سے ٹکرایا اس کا بیلنس اؤٹ ہوا

اہ!! وہ چیختی ہوئی گرنے والی تھی جب میر جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا جھٹکے سے اگے اتے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اُسے تھام چکا تھا

ابرش طاقت سے اپنی آنکھیں میچ چکی تھی چہرے پر خوف صاف دکھ رہا تھا مضبوط حصار میں خود کو محسوس کرتے ابرش نے اپنی آنکھیں کھولی آنکھیں کھولتے ہی سامنے میر کا حسین چہرہ ایا جس سے وہ پوری طرح !! ابرش کو گھور رہا تھا

ابرش فوراً مسکراتی اُسے دیکھنے لگی

مل گیا سکون؟؟ میر اُسے سیدھا کرتا گھور کر بولا

ہاں جی مل گیا!!ابرش نے شرارت سے زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا

جب کے میر نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

تُم اتنی بے شرم کیسے ہو گئی؟پہلے تو نہیں تھی!!میر ایک ائیبرو اٹھائے بولا

!!جب ابرش نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

وہ کیا ہے نا کپلز میں ایک کا بے شرم ہونا لازمی ہوتا ہے اب اپ نہیں ہیں تو

میر اہونا تو بنتا ہے نا!!ابرش شرارت سے بولی جب کے اُس کی بات پر میر

نے آنکھیں چھوٹی کیے اُسے دیکھا

تُم کیا پاگل ہو گئی ہو؟؟میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہاں جی آپ کے پیار میں!!ابرش کی آنکھوں میں شرارت ساتھ دکھ رہی

!! تھی وہ میر کو چھیڑ رہی تھی

اُس کی بات پر میر کچھ لمحے چھوٹی کیے اسے دیکھتا رہا پھر اک قدم اُس کے

!!قریب بڑھایا

ابرش نے سوالیہ نظروں سے میر کو دیکھا جب میر میں اک اور قدم اُس کی جانب بڑھایا ابرش میں حلق تر کرتے اک قدم پیچھے لیا

کیا ہوا اب کیوں جا رہی ہو پیچھے ؟؟ اُس کے پیچھے قدم اٹھانے پر میر اُسے دیکھ بولا شرارت اب ابرش کی آنکھوں میں نہیں تھی

ک۔ کیا مطلب !!

مطلب یہی کے تُم چاہتی ہو !! میر نے محض اتنا کہتے مزید اک قدم اُس کی جانب بڑھایا

کیا چاہتی ہوں میں ؟؟ ابرش کی سانسیں تیز ہو رہی تھی

پہلے تُم پیچھے جانا تو بند کرو !! میر نے اُس کی کلائی کھینچی جس سے وہ میر کے سینے سے لگی !!

میر نے اُس کی گردن پر ہاتھ رکھ اُس کا چہرہ اوپر اٹھایا

کیا ہوا اب بولو نا !! ابرش کی زبان دانتوں تلے چپک چکی تھی !!

م۔ میں کیا بولوں ؟؟ ابرش طاقت سے اپنا دوپٹہ مٹھی میں بھرتی بولی

وہی جو تم ابھی کچھ دیر پہلے مسلسل بول رہی تھی!! میر نے اپنا چہرا اُس کے چہرے کے قریب کیا تھا !!

ابرش کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی جو اُسے اپنے کانوں میں بھی سنائی دے رہی تھی جب کے میر کو گہری نظر وہ مسلسل اپنے معصوم چہرے پر محسوس کر پا رہی تھی

دونوں کی سانسیں اک دوسرے کے چہرے پر پڑھ رہی تھی!! جب میر نے اک قدم کا موجود فاصلے پر تے کرتے ختم کیا اُن دونوں نے بیچ فاصلا نا ہونے کے برابر تھا!! ابرش کو لگ رہا تھا کسی بھی وقت وہ زمین بوس ہو جائیگی کیونکہ اُسے کھڑا رہنا بھی اس وقت بے حد مشکل لگ رہا تھا !! میر اُس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جب کے ابرش سے آنکھیں کھولنا محال ہو رہا تھا جب میر مزید اُس پر جھکا تھا !!!!

ابرش اپنا سانس روک گئی تھی دل تیزی سے دھڑک دھڑک کر پاگل ہونے کو تھا !!

م۔میر !!ابرش نے رکے ہوئے سانس کے ساتھ پکارا

ہمم !!میر نے اپنی گھمبیر پر کشش آواز میں جواب دیا

جب کے اب تک میر اُس کے اتنا ہی قریب تھا اُس کی سانسیں مسلسل ابرش کے چہرے پر پڑھ رہی تھی

ا۔آپ !!ابرش کچھ کہنے لگی تھی جب میر بولا

کیا ہو رہا ہے تمہیں نہیں مطلب آواز لڑکھڑا رہی ہے سانسیں بھی رکی ہوئی ہے دل اتنا تیزی سے دھڑک رہا ہے !! چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں !! خیر تو ہے نہ سب ؟؟ میر انجان بنتا اُسے دیکھ بولا

ن۔نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے !!ابرش فوراً بولی جب میر نے آنکھیں چھوٹی کیے اُسے دیکھا

میں دیکھ اور محسوس دونوں کر سکتا ہوں مس ابرش سکندر!! میر اپنی پرکشش آواز میں بولا

آپ غلط د۔ دیکھ رہے ہیں اور محسوس بھی غلط کر رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے !! وہ دونوں اب بھی ویسے ہی کھڑے تھے جب کے ابرش بمشکل اپنا لہجا مضبوط رکھ بولی

تمہیں لگتا ہے میں کبھی غلط محسوس کر سکتا ہوں، ؟؟ میر سوالیہ نظروں سے دیکھ بولا

جب ابرش خاموش رہی!! وہ بولنے کی حالت میں نہیں تھی

بولو؟؟؟ اُسے خاموش دیکھ میں نے تصدیق کی

ن۔ نہیں ہو سکتے لیکن ابھی اپ غلط ہے!! ایسا کچھ نہیں ہے میں بلکل نارمل ہُوں!! ابرش نے لذرتی پلکیں اٹھا کر میر کے حسین چہرے کو دیکھا

اُس کی بات پر میر نے ایک ائیبر واٹھائے اسے داد دی پھر اپنے سینے پر موجود ابرش کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر پیچھے اُس کی کمر پر رکھ اپنے اک ہاتھ میں قید کیا تھا !

ابرش کی آنکھیں حیرت سے باہر انے کو تھی !!

م۔میر کیا کر رہے ہیں !! ابرش حلق تر کرتی بولی

یہی تمہیں بتا رہا ہُوں کے میں جو کہے رہا ہوں وہ بلکل درست ہے ! میر نے کہتے اپنا چہرا اُس کے کان کے قریب جھکایا تھا ابرش نے زور سے اپنی آنکھیں میچی

میر نے کان کے قریب سے چہرہ واپس پیچھے لے جاتے ابرش کو دیکھا اُس کی بند آنکھیں اور اُس کے چہرے کی اڑی رنگت دیکھ میر نے بمشکل اپنی ہنسی دبای تھی !!

انسان اتنا ہی بولے جتنا برداشت کر سکے !! میر اُس کا ہاتھ چھوڑ اُس سے دور ہوتا بولا جب ابرش نے جھٹ سے اپنی انکھیں کھول کر میر کو دیکھا

ک۔ کیا مطلب!!اپنی رکی ہوئی سانسیں ہموار کرتی ابرش بولی

مطلب کچھ نہیں!!میر اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے کہتا ایک قدم ایا

نظریں ابرش کے چہرے پر مرکوز جبکہ اکی نظریں بھی میر کے چہرے پر ہی

ٹہری تھی

میر نے اس کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے ہی ہاتھ بڑھا کر اوپر سے کتابیں

اٹھاتے ابرش کی جانب بڑھائی

یہ لو!!کتابیں اگے کرتے میر نے اشارہ کیا

ک۔ کیا؟؟ابرش ہنوز میر کو ہی دیکھ رہی تھی

بکس!!میر نے آنکھوں سے اشارہ کیا جب ابرش ٹرانس کیفیت سے باہر

اتی جھٹ سے میر کے ہاتھ سے وہ بکس تھم گئ

ت۔ تھینکس!!ابرش بکس پر پکڑ مضبوط کرتی بولی اب میر اُس سے کافی

فاصلے پر کھڑا تھا لیکن اس کے باوجود ابرش کی حالت کافی گیر تھی جبکہ میر

!!اس کی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا

جب دروازہ بجا دونوں نے اک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا

میں اندر آجاؤں بھائی بھابھی؟؟امنہ دونوں کو دیکھ بولی

جی جی آئے امنہ ! ! ابرش فوراً آگے اتی بولی جب امنہ مسکرا کر اندر داخل ہوئی

بھابھی یہ رہا وہ ناول جو میں آپ کو بتا رہی تھی یہ آپ فری وقت میں پڑھ لیا کریں ! ! امنہ ناول کی بک ابرش کی جانب بڑھاتی بولی جب کے میر اب اپنے موبائل پر مصروف تھا

واؤ نام تو کمال کا ہے "آخری عشق" ابرش بک پر لکھا نام دیکھ مسکرا کر بولی بلکل ایسا ہی ناول بھی ہے آپ ضرور پڑھیے گا ! ! امنہ مسکرا کر بولی جب ابرش بھی مسکرا کر اسباب میں سر ہلا گئی

گائز اجاے سب شاید آپ لوگ بھول رہے ہیں کے اج ہمارا فٹ بول میچ ہے ! ! بہرام کی آواز پر سب نے دروازے کی جانب دیکھا

کوئی نہیں جی ہم نہیں بھلے ہمیں اچھے س یاد ہے ! ! امنہ بہرام کو دیکھ بولی

اوکے بیگم پھر اج دیکھ لیتے ہے کو زدہ اچھا کھلاڑی ہے ! ! بہرام مسکرا کر بولا
آپ کہی بھی لکھ لیں بہرام جیتے گی تو گرلز ٹیم ! ! امنہ پورے یقین سے
بولی
دیکھتے ہیں ہم لڑکوں کو کیا شریف سمجھ لیا ہے اپ نے ؟ ؟ ؟ بہرام ہاتھ میں
پکڑی فڈبول میر کی جانب بڑھاتا بولا جسے میر تھام چکا تھا
بھائی آپ اور میر نا اج تیار ہو جائے کیونکہ ہم نے پوری پریکٹس کی ہے ہم
اچھے سے جانتے ہے فٹ بال میں جتنا کیوں امنہ ! ! ابرش پر اعتماد بولی
! ! بلکل بھا بھی بے فکر رہے جیت تو ہماری ہو گی
تین دن پہلے بہرام اور امنہ کی بحث ہوئی تھی کہ فٹ بال زیادہ کون اچھا
کھیل سکتا ہے ! ! اسی بحث میں ایک میچ فائنل ہوا جو کہ تین دن بعد مقرر
کیا گیا لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ ابرش کو فٹ بال کا الف بھی نہیں اتا تھا پچھلے
تین دن بڑی محنت کے بعد امنہ نے ابرش کو بہت اچھا فٹ بال کھیلنا سکھا یا

تھا جس کا اج میچ تھا جب کے ابرش بھی بہت اچھے سے فٹ بال کھیلنا سیکھ چکی تھی !!!

اج مقابلہ لڑکیوں کی ٹیم یعنی ابرش اور امنہ جب کے لڑکوں کے ٹیم میر اور بہرام کا تھا !!

سب کو یاد ہے نا جو ہارے گا اُس کی سزا کیا ہے ؟؟ امنہ نے تنقید کرتے پوچھا

جی بیگم بالکل یاد ہے جو ٹیم ہارے گی وہ جیتنے والی ٹیم کی ہر بات مانے گی پورے 24 گھنٹے تک جو جیتنے والی ٹیم کہے گی ہارنے والی ٹیم وہ کام کرے گی اور وہ کام کچھ بھی ہو سکتا ہے ہم منع نہیں کر سکتے !! بہرام نے اک سانس میں سزا بتائی

تو پھر تیار ہو جائینگے آپ لوگ ہماری بات ماننے کیلئے۔۔امنہ اک ادا سے بولی

جیت تو ہماری ہو گی آپ لوگ تیار ہو جائے ہماری ہر بات ماننے کیلئے !!

بہرام بھی پوری طرح یقین میں تھا

بس کریں آپ دونوں ! ! ابرش ہنستی ہوئی بولی

اس میں کوئی لڑنے کی بات نہیں کیونکہ جیت ہماری ہی ہو گی ! ! ابرش

! ! ہنستی ہوئی بولی

چلو بہرام چلے جیتنے ! ! میر فٹ بال بہرام کی جانب اچھلتا باہر کی جانب بڑھا

! ! جسے بہرام خوشی سے فورا مسکرا کر تھام چکا تھا

پیچھے وہ تینوں بھی کمرے سے نکلتے باہر آئے

اس گھر کے برابر میں ہی بہت بڑا فٹبال گراؤنڈ تھا ! جہاں وہ سب داخل ہو

! ! چکے تھے

آئس لینڈ میں مکمل خاموشی تھی جب کے اس طرف کوئی اتا جاتا بھی نہیں

تھا کیونکہ بہرام اور امنہ سیکرٹ ڈیڈ کٹر تھے اسی وجہ سے ان لوگوں کا گھر

! ! بھی ایسی جگہ تھا جہاں کوئی نہیں اتا تھا

! ! مکمل خاموشی سکون کا سماہر وقت یہاں چھایا رہتا تھا

گراؤنڈ میں داخل ہوتے میر نے اپنی بلیک اور وائٹ رنگ کی پہنی شرٹ کے بازوں کہونیوں تک فولڈ کیے تھے!!

اب دونوں ٹیمز آمنے سامنے موجود تھی!!

ابرش نے دوپٹہ گلے سے گزارتے نیچے باندھا تھا!! چہرے پر یقین تھا کہ گرلز کی ٹیم جیتے گی!!

میر آپ ابھی ہار مان جائے کیونکہ جیتنا ہم نے ہی ہے!! ابرش نے میر کو آگاہی کرنا چاہی!!

بھابھی آپ غلط سوچ رہی ہے ہم ہی جیتینگے!! میر ہنوز خاموش تھا جبکہ یہ بات بہرام نے بولی تھی!!

چلے شروع کریں میرے تین کہنے پر گیم شروع ہوگا!! امنہ نے سب کو متوجہ کیا

اک دو تین!! امنہ نے بلند آواز میں کہا جب گیم کا آغاز ہوا

بول کو کک کرتے بول میر نے بہرام کی جانب بڑھائی تھی جسے ہوشیاری سے وہ قابو کرتا اگے کو بڑھا جب سائڈ سے اتی ابرش نے بول کک کرتے اپنے سامنے لی پھر اُسے امنہ کی جانب بڑھایا جسے وہ بھی تھام چکی تھی

گیم اسی طرح چل رہا تھا جب پہلا گول میر نے کیا

یاہُوں ! ! بہرام نے ہانک لگائی جب کے ابرش اور امنہ کے چہرے بجھے تھے جب کے میر خاموش تھا

اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں آپ کو بہرام اک راؤنڈ اور باکی ہے ! !

امنہ منہ بنا کر بولی

بلکل اتنا جلدی خوش مت ہو آپ ! ! ابھی گیم ابھی ہاتھ سے نہیں نکلا ہمارے ! ! ابرش بھی چہرے کے زاویے بگاڑتی بولی

میں نے سنا ہے میر سر چیمپین ہے فٹ بال میں جب وہ ہیں تو پھر کس چیز کی ٹینشن ؟ ؟ بہرام اپنا کالر جھاڑتا ادا سے بولا

ہم بھی کچھ کم نہیں ہے تین دن لگا کر سیکھا ہے پورا دن رات اک کر کے

!!ابرش اُنہیں دیکھ بولی

بھا بھی تین دن کچھ نہیں ہوتے تین مہینوں میں بھی نہیں بنتے ہیں

چیمپین!! بہرام مسکرا کر بولا

جب ابرش کے چہرے پر اُداسی نے جگہ لی میر نے اُس کے چہرے پر اُداسی

بغور محسوس کی تھی لیکن ہنوز وہ خاموش رہا

دوسرا راؤنڈ شروع ہوا!! کچھ منٹ چلا تھا اور اب بال پھر میر کے پاس تھی

اور سامنے گول تھا جیسے میر نے کک کرنا تھا گول ہونا تھا لیکن میر نے اک

کک کی جس سے بال گول ہونے کے بجائے باہر گئی تھی

Yeahhhhhh!!,

ابرش اور امنہ خوشی سے چیخی جب کے بہرام نے حیرانگی سے میر کو دیکھا

کیونکہ پورا گیم میر کے ہاتھ میں تھا بس اک ہلکی سی کک تھی اور گول ہو جانا

تھا!! خیر بادمیں پوچھنے کا ارادہ رکھتا بہرام خاموش ہوا

دوبارہ اک راؤنڈ شروع ہوا میر نے بہرام سے باپ تھامتے اُسے آگے بڑھایا لیکن جلد آگے اتے اُسے چھوڑ بھی دیا جس سے نتیجہ یہ نکلا کہ ابرش نے تیزی سے اتے کک کی جس سے سیدھا بول کک کر گئ !!

Yeahhhhhhhhhh!!

اک بار پھر امنہ اور ابرش خوشی سے پاگل ہوتی اک دوسرے کے گلے لگی تھی

میچ اس بار بھی میر کی اک صحیح کک کا ماز تھا جو یقیناً مشکل نہ تھا لیکن پھر بھی یہ اب بہرام سوچتا ہوا میر کی جانب ایا جو اپنی کہنیوں سے شرٹ ٹھیک کر رہا تھا !!

سر میں اچھی طرح جانتا ہوں یہ ممکن نہیں ہے آپ نے جان بوجھ کر کیا یہ سب ؟؟ بہرام سرگوشی میں بولا جب میر نے گہرا سانس لیتے اُسے سامنے متوجہ کیا جہاں امنہ اور ابرش خوشی سے پاگل ہوتی ایک دوسرے کو گلے لگا رہی تھی !!

بہرام نے بھی فوراً سامنے دیکھا

یہ دیکھ رہے ہو ابرش کے چہرے پر خوشی ! ! میر نے اک نظر ابرش کو دیکھتے پھر بہرام کو دیکھ کہا جب بہرام نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا بس اسی کی وجہ سے اگر صرف ایک گیم میں ہارنے سے اُس کے چہرے پر اتنی خوشی آسکتی ہے تو پھر ایسی سو ہار اُس پر قربان ! ! میر ابرش کے چہرے پر نظریں جمائے بولا

! ! جب کے بہرام کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ ! ! بہرام چہک کر بولا جب میر چہرہ جھکائے دھیما سا مسکرایا

سر آپ کو بھابی کی خوشی اتنی عزیز ہے ! ! بہرام بھی اُن دونوں کو دیکھ بولا پتہ نے کیوں لیکن اُسے خوش دیکھنا مجھے اچھا لگتا ہے ! ! میر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی

ایسا لگتا ہے جیسے اس کی خوشی ایک ذمہ داری ہو گئی ہے جسے نبھانا میرے لیے ایک ضروری چیز ہے جو مجھے بے حد پسند ہے ! ! اُس کے چہرے کی مسکراہٹ ہر وقت اُس کے چہرے پر سجی رہے اُس کیلئے مجھے جو کرنا پڑا میں کر سکتا ہوں ! !

لیکن سر میں جانتا ہوں آپ کبھی نہیں ہارے کسی چیز میں بھی اور ہارنے سے آپ کو سخت نفرت ہے پھر یہ سب ! !

ہاں میں کبھی نہیں ہارا پھر بھلے وہ یہ گیم ہو یا پھر اک اصل زندگی کا کھیل لیکن اگر اس سب سے ابرش خوش ہو سکتی ہے تو مجھے ہار سے بھی پیار ہے ؛ ! ! میر نے کہتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر بال سنوارے تھے جو ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیل چکے تھے

ماشاءاللہ ! ! بہرام بار بار ماشاءاللہ کہ رہا تھا کہ کہیں اسی کی نظر میرابرش کو نہ لگ جائے

چلیں سر لڑکیاں تو کافی دیر تک خوش ہوتی رہیں گی ہم لوگ اندر چلتے ہیں!! بہرام ان دونوں کو اب تک خوشی سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے دیکھ میر کو دیکھ بولا جب میر نے جواباً سر کو دھیرے سے خم دیا جس سے وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے تھے!!

سنو تمہیں میتھ آتی ہے؟؟ سعد اس وقت لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا جب منال ہاتھ میں میتھ کی بک تھامے سعد کے سامنے اتی بولی

ہاں اتی ہے کیوں؟؟ سعد سوالیہ نظروں سے بولا

مجھے یہ سمجھا دو!! منال اداسے کہتی صوفے پر بیٹھی جب کے اُس کے ایٹیٹیوڈ دکھاتے ہوئے ایکسپریشن کو دیکھ سعد نے ائیبرو اُچکائی!!

یہ تم مجھ سے سیکھنے ائی ہو یا مجھے کچھ سکھانے جو تم اس طرح کا ایٹیٹیوڈ دکھا رہی ہو!! سعد نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

بکواس نہ اپنی تم بند کر لو فضول مت بولا کرو تمہاری فضول باتیں نا مجھے زہر لگتی ہے چپ چاپ مجھے یہ سوال سمجھا دو ! ! منال بک اگے بڑھاتی اسے گھورتی ہوئی بولی

اور اگر میں نہ سمجھاؤں تو ؟ ؟ ؟ سعد اُسے دیکھ بولا

تو اگ لگے تمہیں اور تمہاری کی گئی پڑھائی کو جس کو سیکھ کر تم کسی کی مدد نہیں کر رہے ! ! منال ناک پھلائے بولی

او کے لگ گئی آگ مجھے اور لگ گئی اگ میری پڑھائی کو اب نکلو یہاں سے شاباش نظر نہ انا مجھے ایک منٹ کے اندر اندر یہاں سے نکلو ! ! سعد واپس سیدھا ہوتا موبائل میں مصروف ہوئے بولا

تُم کیوں میرا دل جلانے والی حرکتیں کرتے ہو ! ! منال بمشکل اپنے غصے پر ضبط کرتی بولی

جل جل کر جل ککڑی بن جاؤ گی تم دیکھا ہے تم نے اپنے اپ کو اتنی تو جل ککڑی ادھی سے زیادہ تم بن چکی ہو ! ! اور جو کسر رہ جائے گی وہ تم اب پوری کر لو گی ! !

سعد بنا اُسے دیکھ بولا

تُم مجھ سے مار کھاؤ گے سعد ملک ! ! منال کی آواز تھوڑی اونچی تھی

اور تُم مجھ سے سچائی کے ٹونٹ کھاؤ گی منال ملک ! ! سعد بھی برابر سے بولا

تُم اپنی حد میں رہو ! ! منال کے اپنی انگلی اٹھا کر اُس کی جانب کرتے وارننگ والے انداز میں کہا

جب سعد نے موبائل سے نظریں اٹھائے پہلے اُس کی انگلی کو دیکھا پھر منال کو جو غصے سے پھلا ہوا چہرہ لیا اسے ہی دیکھ رہی تھی ! !

سعد نے اپنی شہادت کی انگلی اُس کی شہادت کی انگلی میں الجھاتے اُس کی انگلی اپنے قریب کی

منال نے زور و شور سے مزاحمتیں کرتے اپنی انگلی چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکام!!

منال نے غصے سے سعد کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

میں اپنی حد میں رہنا اچھے سے جانتا ہوں منال ملک! سعد کچھ دیر بعد اُس کی انگلی آزاد کرتا گھمبیر آواز میں بولا

آئندہ نا مجھے ہاتھ مت لگانا ورنہ تمہارے یہی ہاتھ کاٹ کر پھینک دونگی!!

منال اُسے دیکھ اپنے لفظوں پر زور دیتی بولی

اونو میں تو ڈر گیا!! سعد معصوم سی شکل بناتے بولا

ڈرنا بھی چاہیے اپنے ایریے کی ناگنڈی تھی میں میرا ڈرنہ پورے ایریے میں پھیلا ہوا تھا کوئی میرے سامنے فضول بولتا تھا نا تو اتنا مارتی تھی میں کے وہ گڑگڑا کر مجھ سے معافی مانگتے تھے!! منال روپ سے بولی جب کے اُس کی بات پر سعد نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبای تھی

ارے واہ پھر تو ہم دونوں دو شمن ہوئے اب دیکھو نا میں اک آرمی سیکریٹ ایجنٹ اور تم اک گلی کی خطرناک گنڈی اب اک اچھے اور قابل ارمی ایجنٹ کی ایک گلی کی خطرنال گنڈی سے دشمنی کے سوا تو اور کوئی رشتہ نہیں ہو سکتا!! ارے بلکہ میں تو تمہیں اریسٹ بھی کر سکتا ہوں 740 کے حوالے سے کیونکہ کسی کمزور پر اپنا زور دکھانا یا گلی میں فضول کا اپنا خوف دکھانا جبکہ ہونا کچھ بھی نہیں تو غلط بات ہے نا!! سعد اسے دیکھ بولا

بکواس بند کرو مجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے تمہیں لگ رہا ہے میں زیرو ہُوں بالکل نہیں میں ہر طرح سے پرفیکٹ ہوں اور میں کچھ بھی کر سکتی ہوں میں تمہیں بھی مار سکتی ہوں اور رہی بات نفرت کی تو یہ تم نے پہلی بات پچھلے دو ہفتوں میں صحیح کہی ہے ورنہ تو تم جب بھی اپنا سڑا ہوا منہ کھولتے ہو ہمیشہ بکواس کرتے ہو لیکن اج تم نے مدے کی عقلمندوں والی بات کی ہے ہم دونوں کے بیچ نفرت کے علاوہ کوئی رشتہ کبھی بھی ایگزسٹ !! ہی نہیں کر سکتا میں تم سے نفرت کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی

منال سعد کو داد دیتی ہوئی بولی

تم بہت بد تمیز ہوتی جا رہی ہو تھوڑی تمیز سیکھ لو شوہر سے بات کرنے کی ! !

سعد جان بوجھ کر بولا تھا جب کے اُس کی بات پر منال نے سخت تاثرات چہرے پر سجائے سعد کو دیکھا جیسے کوئی شیرنی اپنا شکار کھانے سے پہلے دیکھتی ہے ! !

Oppsssss ! ! !

میں تو ڈر گیا تمہاری اس گھوریو سے منال ملک ! !

سعد ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا بولا

یہ مجھے سمجھ نہیں ارہا تم جیسے لنگور کو کس نے یہ آرمی ایجنٹ بنایا ہے جس نے بھی بنوایا ہے نا وہ ایک بار مجھے مل جائے اس کو اتنا مارونگی اتنا مارونگی کہ اس کو اس کی نانی دادی پردادی پردادا پورا خاندان یاد آجائے گا اور پھر میں اس سے پوچھوں گی کہ کس گدھے کو تم نے ارمی ایجنٹ بنا دیا ! !

سڑک پہ پھینک دینا تھا اس کو فضول میں اتنا اچھا اعزاز دے دیا!! منال منہ کے زاویے مسلسل بگاڑ بگاڑ کر غصے سے بول رہی تھی جبکہ اس کی بات پر مانو سعد کا پارا تو اس کی برداشت سے ہی باہر ہو گیا تھا وہ انکھیں کھولے بس !! منال کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ارہا ہو

تم ایک پاگل عورت ہو تمہارا دماغ نا اپنی جگہ سے کھسک کر کہی دور چلا گیا ہے مجھے تو لگ رہا ہے جب اللہ تعالی تمیز باٹ رہے تھے نا تو تم چھننا لے کر کھڑی تھی جیسے جیسے تمیز جھڑی چھننے سے نیچے گرتی گئی اسی لیے تو اج تمہارے پاس تمیز کا "ت" بھی نہیں ہے!! سعد سلگ کر بولا

ابھی منال کچھ بولتی کے صائمہ بیگم کی آواز ائی

کیا ہو رہا ہے یہ؟؟ ان دونوں کو صوفے پر آپس میں اتنے پاس بیٹھے اور ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے تھے صائمہ بیگم سوالیہ نظروں سے بولی

جبکہ ان کے اتے ہی سعد کی ہوائیاڑی تھی جبکہ منال کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ ائی تھی!!

اس نے سعد کے چہرے کی اڑی ہوئی ہوائیاں دیکھ بے حد لطف اٹھایا تھا

خالہ میں بتاتی ہوں اپ کو آئے اپ کمرے میں چلیں وہاں پر بتاتی ہُوں ! !

منال کھڑی ہوتی صائمہ بیگم کے پاس اتی بولی

جبکہ سعد نے حیرت سے منال کو دیکھا اور اُسے انکھوں سے نفی کا اشارہ کیا

! ! جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ انہیں کچھ بھی نہیں بتانا

منال سعد کی گھوریوں اور اشاروں کو سرے سے نظر انداز کر دی صائمہ

بیگم کو لیے ان کے کمرے کی جانب بڑھی تھی

سعد اپنی سانس تک روک گیا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا منال جو ایک بات ہو گی

اس کے گلے چٹے نکال کر اسے دس گنا بڑھا کر بتائے گی اور اگر انہیں سچ پتہ

! ! چل گیا کہ سعد نے اس سے زبردستی نکاح کیا ہے تو کیا ہو گا

سعد کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کیا کرے اسلئے وہ وہی چکر کاٹنے لگا

! ! جیسے جیسے لمحہ گزر رہا تھا اُس کی دھڑکنے بے حد تیز ہو رہی تھی

ایلف!! وولف نے ایلف کو پکارا جو اس وقت لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی کچھ سسٹمز ہیک کرنے کا !!

ہاں حمزہ!! ایلف نے بے دھیانی سے مصروف انداز میں اسے اس کے اصل نام سے پکارا !!

جب کے الف کے لبوں سے اپنا نام سن کر وولف کے چہرے پر دنیا سے بھرپور مسکراہٹ نے جگہ لی تھی !!

بولو وولف؟؟ اسے خاموش دیکھ ایلف نے بنا اسے دیکھے لیپ ٹاپ پر تیزی سے اُنگلیاں چلاتے ہوئے کہا

ہ۔ہاں وہ میں کہہ رہا تھا کہ اج ہم کہیں باہر لنچ پر چلے؟؟ وولف اُمید لیے بولا

سوری وولف اج بہت کام ہے مشن 1010 کے سلسلے میں مجھے پانچ لوگوں کا ڈیٹا ہیک کر کے ساری ڈیٹیلز نکالنی ہیں تو اج تو ممکن نہیں ہو پائے گا!! تم ٹریگر کو لے کر چلے جاؤ نا!! ایلف ہنوز مصروف انداز میں بولی

لیکن مجھے تمہارے ساتھ جانا ہے ٹریگر کے ساتھ نہیں!! یہ کہتے ہوئے
وولف کی اواز بے حد آہستہ تھی
کچھ کہا تم نے؟؟ ایلف نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا
نہیں کچھ نہیں!! مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ وولف نے نفی میں سر ہلایا
اچھا الف!! وولف جانے کے لیے مڑا تھا لیکن ایک دو قدم لینے کے بعد
پھر سے الف کی جانب مڑتا ہوا بولا
ہمم؟؟ الف نے ایک فائل کھولتے نظر اس پر جمائے کہا
کل فری ہو تم مطلب کل جا سکتے ہیں ہم!! وولف اُسے دیکھ بولا
یار کل؟؟ اچھا میں دیکھتی ہوں اگر کل تک یہ کام نپٹ گیا تو چلیں گے اور
تم کیوں اتنے ویلے دکھ رہے ہو کام نہیں ہے کیا کچھ؟؟؟ ایلف نے
سرسری سی نظر اس کے چہرے پر مارتے کہا
وہ میں پوری رات گھر نہیں گیا تھا میں نے پوری رات اپنا کام مکمل کیا کچھ
افیسر تھے جن کو ان کے کام دینے تھے اور بھی کام جنھیں میں نے رات ختم

کر لیا تھا کیونکہ اج مجھے تمہارے ساتھ لنچ پر جانا تھا لیکن اب تم بزی ہو ! !

وولف اُداسی سے بولا

کوئی بات نہیں بعد میں صحیح ! ! ایلف کافی مصروف نظر آرہی تھی وہ وولف کو ٹھیک سے دیکھ بھی نہیں رہی تھی کیونکہ مسلسل اس کی نظریں لیپ ٹاپ پر تھی جہاں تیزی سے وہ کام کر رہی تھی جبکہ اس سب سے وولف کو ! ! یہ پتہ لگا تھا کہ ایلف کی نظر میں اس کے زیادہ کوئی خاص اہمیت نہیں ہے

! ! وولف ٹوٹا سا مسکراتا اگے کو بڑھا تھا

! ! جب پیچھے ایلف کا فون بجا فون بجنے کی اواز پر وولف بھی رک چکا تھا موبائل پر ٹریگر کا نام جگمگاتا دیکھ اُس نے مسکرا کر کول اٹھائی جب کے لیپ ٹاپ پر چلتے ہاتھ اب رک چکے تھے جب کے وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا چکی تھی اور یہ چیز وولف نے بغور دیکھی تھی

ہاں ٹریگر کدھر ہو تم یار ابھی تک ائے نہیں میں بور ہو رہی ہوں کام میں مصروف مصروف کام کے ساتھ ساتھ تھوڑی باتیں بھی ضروری ہوتی ہیں یہاں میں بور ہو گئی ہوں اکیلے تم کہاں ہو؟؟؟

ایلف نے کال اٹھاتے ہی اک سانس میں کہا

چلو جی اتنے آفیسرز ہے وہاں اور اُنہیں بھی چھوڑو وولف کدھر ہے؟؟ سعد جس نے خود اپنی پریشانی بتانے کے لیے اس کو کال کی تھی اب الٹا اس کی پریشانی سن کر گہرا سانس لیتے اسے کی بات کا جواب دیتا بولا وولف ایلف کی تمام باتیں سن رہا تھا لیکن اس بات سے ایلف انجان تھی ایلف کی نظریں نیچے تھی یا پھر کبھی لیپ ٹاپ پر جا رہی تھی اسی وجہ سے اس نے وولف کو نہیں دیکھا تھا اسے لگا وہ جا چکا ہے !!

وولف یہی ہے لیکن اس سے تو بس میں کام کی بات کرتی ہوں اب ہم دونوں کی بونڈنگ میں اس کو تو کم سے کم بیچ میں نہ لاؤ اب تمہاری جگہ تو کوئی نہیں لے سکتا نا؟؟ ایلف خفا ہوتی بولی

جب کے اُس کی بات سنتے وولف نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولی پھر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا کیونکہ مزید یہ سب سننے کی اس میں ہمت نہیں تھی

اچھا میری پیاری بہنا یہ گلے شکوے بعد میں شروع کر لینا پہلے میری بات سنو میں بہت پریشان ہوں ! ! سعد پریشانی سے بولا

کیا ہوا ٹریگر سب ٹھک ہے ؟؟ سعد کے لہجے میں پریشانی ایلف بغور محسوس کر چکی تھی

یار ہم دونوں صوفے پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور میرے میر سر کی مما نے دیکھ لیا اب مسئلہ یہ ہے کہ منال انہیں کمرے میں لے کر گئی ہے سب کچھ بتانے وہ پوچھ رہی تھی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے تو منال کہنے لگی کہ میں بتاتی ہوں خالہ آپ کو سب کچھ ! ! اب اُنہیں اندر گیے پورے دس منٹ نو ! ! سیکنڈ سے ہو چکے ہے پتہ نہیں منال نے کیا کیا بتایا ہو گا

سعد تو پریشانی سے چور ہوا جا رہا تھا

ٹریگر تم پریشان مت ہو کیا پتا منال نکاح کے بارے میں بات نہ بتائیں پوزیٹو بھی تو سوچ سکتے ہیں ہم؟؟اس کی پریشانی بغور محسوس کرتے ایلف نے سمجھانے والے انداز میں کہا

ایلف میں اسے اچھے سے جانتا ہوں وہ مجھ سے بدلہ لینے کیلئے کچھ بھی کر سکتی ہے اور اگر ابھی اسے موقع ملا ہے کے وہ سب کچھ بتا سکے تو وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹے گی میں نے اس کو دھمکی دے کر منہ بند رکھنے کا کہا تھا لیکن اب تو اس کے پاس موقع دستور دونوں ہیں وہ بتانے میں لمحہ نہیں لگائے گی ویسے ہی وہ مجھ سے الگ ہونا چاہتی ہے اور اگر گھر والوں کو پتہ لگا تو وہ مقام میں سب کے دلوں میں کھود ونگا اور میں نہیں چاہتا کہ میر سر اور ان کے گھر والوں کے دل میں میرا مقام گرے جو سچائی ہے وہ میں ابھی نہیں بتا سکتا سب کو لیکن میں اچھے سے جانتا ہوں منال کو وہ سچائی ضرور بتائے گی اب جو ہونے والا ہے اس کے لیے میں خود کو تیار نہیں کر پا رہا!! سعد بے

حد پریشانی سے بولا اس کی اتنی پریشانی سے بھری اواز سن الف کو بھی کافی
حد تک پریشانی ہونے لگی تھی !!

اچھا ریلیکس پوزیٹو سوچو کچھ نہیں ہوگا ریلیکس !! ایلف نے اُسے تسلی دی
کچھ دیر مزید بات کے بعد وہ لوگ فون رکھ چکے تھے اب تو سعد کے ساتھ
ساتھ ایلف کو بھی پریشانی ہو رہی تھی لیکن ساتھ اچھے سے جانتا تھا کے
منال کس طرح کی ہے سعد تو یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ انے والے
وقت کے لیے وہ خود کو کس طرح تیار کریں کیونکہ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں
تھی !!!

دوسری جانب مائم ہر کسی سے پوچھ چکا تھا کے اُسے بتایا جائے کے روحا کہا
ہے لیکن روحا کی دی ہوئی اس کی اپنی قسم نے سب کے الفاظوں پر تالا ڈالا
تھا !! کوئی چہا کر بھی یہ قسم نہیں توڑ سکتا تھا !!

مائم ابھی بھی زمین پر بیٹھا بیڈ کی پشت سے ٹیک لگاے ہوئے تھا

ہاتھ میں وہی پیپر تھا مائم کی نظریں ہنوز زمین پر تھی وہ کئی بار روحا کا ممبر ٹرائے کر چکا تھا لیکن بند آرہا تھا!! اور جب جب اُس کا فون بند جانے پر آپریٹر بول رہی تھی اک تکلیف سی غرق لہر مائم کے وجود میں دوڑ رہی تھی مائم اٹھا اور باہر کی جانب بڑھا اُسے سعد کی مدد چاہیئے تھی روحا کو ڈھونڈنے میں کیونکہ آخری یہی طریقہ تھا باکی کوئی تو بتانے کیلئے راضی نہیں تھا!! اور بات یہ بھی تھی کے اُسے میر کی مزید شدت سے یاد آرہی تھی وہ میر کے بارے میں سعد سے پوچھنا چاہتا تھا

مائم اپنے بکھرے بال ہاتھ سے ٹھک کرتا سرخ ہوتی آنکھیں بند کر کے کھولتا باہر ایا جہاں سامنے ہی سعد لاؤنج میں پریشانی سے چکر کاٹتا دکھائی دیا

مائم خود کو نارمل کرتا اُس کی جانب ایا

سعد!! مائم کے پکارنے پر سعد فوراً پیچھے مڑا

جی سر!! سعد فوراً اُس کے نزدیک ایا

میری مدد کرو گے تُم؟؟ مائم کی آواز میں تکلیف وہ صاف دیکھ پا رہا تھا

جی سر بولیں آپ ٹھک ہے ؟؟اپنی پریشانی بھولتا وہ مائم کی پریشانی دیکھ بولا

میں ٹھک نہیں ہوں ! ! پہلے بھائی اور اب روحا بھی چلی گئ ! ! مائم نے

بکھرے لہجے میں کہا

ت۔ تمہیں پتہ چلا بھائی کہا ہے ؟؟ مائم نے اُمید سے پوچھا اُس کی آنکھوں

میں بے انتہا میر کیلئے تڑپ دیکھ سعد کے دل کو کچھ ہوا تھا

بتاؤ سعد ! ! اُسے خاموش دیکھ مائم نے پھر ٹوٹے بکھرے لہجے میں پوچھا

جی سر مجھے پتہ ہے ! ! سعد سے سچ چھپایا نا گیا وہ مائم کو تکلیف میں نہیں دیکھ

پا رہا تھا جب کے سعد کی بات پر مائم نے بے یقینی سے اُسے دیکھا

جیسے اُسے اپنے کانوں پر یقین نا ایا ہو

تمہیں پتہ ہے ؟؟ کہا ہے بھائی مجھے بتاؤ پلز ! ! اور ابرش گڑیا وہ کیسی ہے

؟؟ مائم اُسے دیکھ اُمیدِ سے بولا

سر آپ میری بات سنے پلز ٹھنڈے دماغ سے بیٹھے اِدھر ! ! سعد نے مائم کو

صوفے پر بیٹھایا جب کے مائم کو بس جاننا تھا کے میر کہا ہے

سعد نے ہر بات مائم کو بتائی اک چھوٹی اے چھوٹی بات ! ! جسے سنتے مائم بے یقینی اور تڑپ سے دیکھ رہا تھا یعنی اتنا سب ہو چکا تھا ؟ ؟

میر سر نے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا ہے پہلے میں نے ایلف کو بتا دیا تھا سر نے مجھ پر غصّہ کیا تھا اب آپ کو تکلیف میں دیکھا نہیں گیا اسلئے بتا دیا پلز یے بات کسی تیسرے کو پتہ نہ چلے ورنہ بہت مسئلے کھڑے ہو سکتے ہیں پوری گارنٹی ہے کے احمر نے یہاں نظر رکھ وائی ہو گی ! ! سعد نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ زیان ہی احمر ہے لیکن اس نے اتنا بتایا تھا کہ احمر میر کا دشمن ہے

مائم تو یہی سن جی اٹھا تھا کے میر بلکل ٹھک ہے مائم نے فوراً سعد کو گلے لگایا تھا خوشی کا انسوں آنکھ سے باہر ایا تھا اُسے یقین تھا میر ٹھک ہے لیکن اب سعد کے منہ سے بھی سنتے ہیں مائم بے حد پر سکون تھا

بے فکر رہو یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلے گی میں بھائی کی آواز سننے اُن کے سینے سے لگنے اور اُن سے باتیں کرنے کیلئے مزید انتظار کرونگا ! ! شاید انتظار

تو میری زندگی میں لکھ دیا گیا ہے ہر طرف سے ! ! مائم میر کا سن جہاں بے حد خوش تھا وہی دوسری طرف روحا کی فکر تڑپ اُسے کھائی جا رہی تھی

سعد تم روحا کو ڈھونڈنے میں مدد کرو گے میری ؟؟ مائم کے چہرے پر پھر تڑپ محسوس ہوئی تھی جبکہ پر سکونی تو کہی دور جا چکی تھی مائم کی انکھیں چہرہ اور گردن بے حد سرخ تھی

روحا گڑیا کہا گئی ہے سر ؟؟ سعد نا سمجھی سے بولا

مجھے نہیں پتہ سعد کہا گئی ہے یہی تو مسئلہ ہے کے مجھے کچھ نہیں پتہ وہ کہا گئی ہے بس مجھے اتنا پتہ ہے وہ یہاں سے بہت دور جا چکی ہے وہ بھی اکیلے مجھے اُس کی فکر کھائے جا رہی ہے لمحہ بالمحہ مجھے کچھ ہو رہا ہے ! ! مائم اپنے آنکھیں طاقت سے میچ کر بولا

سعد آپ پریشان مت ہو میں پورے پاکستان میں تلاش کرواتا ہُوں ! !

سعد مائم کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولا

لیکن سعد وہ کہے رہی تھی کے وہ کبھی واپس پاکستان نہیں آئیگی وہ پاکستان میں نہیں ہے!!مائم نے روحا کی بات کو سوچتے کرب سے کہا

سر کیا پتہ گڑیا پاکستان ہی ہو ہم پاکستان میں بھی تلاش کرواتے ہیں ہر ایک ایک جگہ باقی میں باہر بھی جو افیسرز ہیں ان کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ وہ باہر کی ممالک میں روحا کو ڈھونڈے آپ بے فکر رہیں!!سعد مائم کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولا

جلدی کرنا سعد دیر نا ہو جاے میں نے بھی انٹرنیشنل کچھ خبریوں کو بول دیا ہے لیکن مجھے پتہ ہے تُم لوگوں کا کام یہی ہے تو زدہ جلدی ہو سکے گا!!مائم نیچے نظریں جمائے بولا وہ اپنی طرف سے ہر چیز کر چکا تھا

سر آپ پلز پریشان مت ہو گڑیا جلدی اجائیگی میں ابھی سب کو کام پر لگاتا ہُوں!!سعد ہر ممکن کوشش کر رہا تھا مائم کی تکلیف کم کرنے کی جو یقیناً روحا کو بنا دیکھے نہیں ہونی تھی

جب مائم نے دھیرے سے سر کو خم دیا پھر اٹھ کھڑا ہوا بے جان سا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا مائم کے چہرے پر اس قدر تکلیف دیکھ سعد کا دل لذرا اٹھا تھا

مائم مرے قدموسے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا!! واپس بیڈ سے ٹیک لگاے وہ بیٹھ چکا تھا سب کچھ بہت ادھورا ادھورا سا لگ رہا تھا دل میں عجیب کیفیت تھی ابھی تو روحا کو گیے کچھ گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے تو مائم کا یہ حال تھا آگے کیا ہونا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا !!!

چلے جی!! آپ لوگ ہار گیے یاد ہے نہ؟؟ امنہ اور ابرش گھر میں داخل ہوتی اداسے بولی

ہاں جی بلکل یاد ہے!! بہرام اور میر جو صوفے پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے اب بہرام اُنہیں دیکھ بولا

ویسے میں نے کہا تھا کے جیتے گی تو لڑکیوں کی ٹیم ہی لیکن آپ لوگ بھی نہ فضول میں اپنا گھاٹا کر گیے اب چوبیس گھنٹوں تک ہم جو کہینگے آپ لوگوں کو وہ کرنا ہوگا!! امنہ خوشی سے ابرش کے ہاتھ پر تالی مارتی بولی

جب کے ابرش کے چہرے پر بھی بے حد خوشی تھی

اج ہم نے آپ لوگوں کو گلز پاور ناد کھادی نا تو ہمارا نام بھی لڑکیاں نہیں!!

ابرش فاتحانہ مسکرا کر بولی جب بہرام نے مسکرا کر میر کو دیکھا جو اسے دیکھتا دھیما سا مسکرا کر سر جھٹک گیا تھا !

تھوڑا سا ہی مسکرانے پر میر کر گال پر ڈمپل پڑتا تھا جو اگر سچ کہا جائے تو بہرام کو بے حد پسند تھا !!

رولز یاد ہے نہ آپ دونوں کو؟؟ ابرش دونوں کو دیکھ بولی

جی میری پیاری بھابی!! ہمیں یاد ہے ہم کسی چیز کیلئے منع نہیں کر سکتے!!

بہرام ہنستا ہوا بولا تھا جب امنہ اور ابرش بھی ہنس دیئے جب کے میر مسکرایا تھا !!!

اگلے چوبیس گھنٹے اُن کی واٹ لگنے والی تھی اس بات سے انجان تھے وہ
!! لوگ

سعد اب بھی پریشانی سے دوچار ہوئے منال کا کمرے سے نکلنے کا انتظار کر رہا
تھا لیکن شاید اج اُس نے سعد کی جان لینے کی قسم کھار کھی تھی
تقریباً دس منٹ بعد منال صائمہ بیگم کے کمرے سے باہر آئی تھی
سعد نے فوراً نظریں اٹھائے اُسے دیکھا
منال نے بھی بروقت نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا اُسے دیکھتے ہی منال
کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ائی تھی وہ قدم باقدم چلتی سعد کو جانب ائی
سعد نے بھی قدم اُس کی جانب بڑھاتے فیصلہ کم کیا
کیا بتایا تُم نے ؟؟ کیا سب کچھ بتادیا؟؟ اگر ایسا ہوا تو جان لے لونگا میں
تمہاری !! سعد غصے اور پریشانی دونوں کے ملے جھلے انداز میں بولا
چچ چچ چچ !! شکل دیکھو جا کر فلحال جان تو تمہاری نکل رہی ہے اور تک میرا
کچھ نہیں بگاڑ سکتے یہ بات میں تمہیں بہت بار بتا چکی ہوں خیر جو ہونا تھا

ہو گیا خالا جان ابھی کچھ لمحے میں باہر اتی ہو نگی انتظار کرتے ہے ! ! منال

اُس کے چہرے کے زاویے دیکھ بے حد انجوائے کر رہی تھی

یہ سچ نہیں ہونا چاہیے منال ورنہ ! ! سعد کہتا کہتے رکا

ورنہ کیا؟؟ بولو دھمکیاں دو گے میں یہ بات بھی بتا دو نگی خالا کو مجھے تو کچھ

نہیں ہو گا البتہ تمہارے لیے مزید پریشانی کھڑی ہو جائیگی ! ! منال کا لہجا

بلکل عام تھا

ابھی سعد کچھ بولتا کے اک بار پھر صائمہ بیگم کے کمرے کا دروازہ کھولتی وہ

باہر آئی ! !

اُنہیں دیکھ سعد نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی تھی ایسا نہیں تھا کے وہ ان

حالتوں کو فیس کرنا نہیں جانتا تھا وہ اک آرمی آفیسر کا ہر مشکل سے نکلنا

اُسے باخوبی اتا تھا علکیم مسئلہ یہ تھا کہ سامنے اُس کے سر کی ماں تھی جن کے

سامنے وہ بحث کرنا بھی اُن کے ادب کے خلاف سمجھتا تھا یہ تھی سعد ملک

کی تعریف کے قابل تربیت جواُس کے ماں باپ نے نہیں بلکہ زندگی کی آزمائشوں نے کی تھی !!

سعد ملک اپنے بڑوں کا ادب کرنا بخوبی جانتا تھا

صائمہ بیگم کا ہے اک بڑھتا قدم سعد کی نظروں میں تھا منال مسکراتی ہوئی صائمہ بیگم کو ہی دیکھ رہی تھی جب وہ اُن تک پہنچی

سعد نے نظریں اٹھائے اُنہیں دیکھا تھا صائمہ بیگم بھی سعد کو ہی دیکھ رہی تھی

سعد !! صائمہ بیگم کی پکار پر سعد جو نظریں جھکا چکا تھا اب پھر سے اٹھا کر بولا سعد کے خوبصورت چہرے پر اس وقت شاید شرمندگی تھی یا کچھ اور یہ کہنا مشکل تھا

بیٹا کیا گیا اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو !! صائمہ بیگم پیار سے بولی جب کے اُن کے الفاظ اور لہجہ دیکھ سعد نے چونک کر پہلے اُنہیں دیکھا پھر دوسری نظر منال کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

بتاؤ بچے ! ! اُسے خاموش دیکھ صائمہ بیگم نے استفسار کیا

ن۔ نہیں ایسا تو نہیں ہے آنٹی ! ! بمشکل مسکراتے وہ خود کو نارمل دکھانے کی بے جاں کوشش کر رہا تھا

میں اچھے سے جانتی ہوں آپ پریشان ہو میں تو آپ کی ماں کی طرح ہُوں نا بتاؤ مجھے کیا ہوا ! ! صائمہ بیگم سعد کے چہرے پر پریشانی یقیناً صاف دیکھ پا رہی تھی

آپ میری ماں کی طرح نہیں بلکہ میری ماں ہی ہے میں نے ہمیشہ آپ کو اپنی ماں ہی سمجھا ہے اس گھر کے ہر فرد سے میرا وہی رشتا ہے جو میرسر کا ہے اُن کی فیملی میری فیملی ہے آنٹی و۔۔ ! ! ! ابھی وہ کہے رہا تھا جب اُنہوں نے بات کاٹی

ماں کہے بھی رہے ہو اور پھر آنٹی بھی بول رہے ہو ماں کو آنٹی کون کہتا ہے ؟؟ صائمہ بیگم خفگی سے بولی

س۔ سوری!! سعد کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے جب کے صائمہ بیگم کی بات پر منال کے تو تن بدن میں آگ لگ گئ تھی جلن اور سعد کا اُس کے گھر والوں سے قریب انا منال کو بے حد برا لگا تھا

ماما بولو گے اج سے آپ بھی اگر میر کا ہر رشتا آپ کا ہے تو!! صائمہ بیگم اُس کے بال پیشانی سے پیچھے کرتی پیار سے بولی سعد تو حیرت سے باہر انے کو نہیں تھا کیونکہ اگر منال نے تمام سچ اُنہیں بتایا تھا تو اُن کا یہ ریکشن کیا تھا !! پھر وہ سوچو میں گم تھا

ٹھک ہے ؟؟ سعد کو خاموش دیکھ اُنہونے پوچھا جب سعد نے جھٹکے سے سوچو کہ مرکز توڑ کر دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا پھر سرسري سی نظر منال کے چہرے پر ماری جو اس وقت غصے سے لال پیلی ہوئی پڑی تھی

م۔ منال اور آپ اندر کی باتیں کر رہے تھے! نہیں میرا مطلب سب خیریت ہے ؟؟ سعد نے فوراً جملہ درست کیا

جی بچے سب بلکل ٹھک ہے بس وہ مجھے آپ کے بارے میں بتا رہی تھی

!!صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

میرے بارے میں !!؟؟ سعد کو دوبارہ جھٹکا لگا

ہاں !!اُنہوں نے اسباب میں سر ہلایا اگرچے اُنہیں منال اُس کے بارے میں بتا چکی تھی تو صائمہ بیگم اتنا نارمل ریکٹ کیوں کر رہی تھی ؟؟

اچھا آؤ بیٹھو ناشتے کر لو دونوں !!صائمہ بیگم کہتی عالیہ بی جو ناشتے کا کہنے لگی کیونکہ کافی دیر ہو گئی تھی تقریباً دوپہر اور کسی نے ناشتا نہیں کیا تھا

آؤ بچوں !!صائمہ بیگم نے آواز لگائی

سعد صدمے کی کیفیت میں قدم بہ قدم چلتا ٹیبل کی جانب گیا جب کے منال پہلے وہاں جا چکی تھی

وہ دونوں بھی ٹیبل کی کرسی پر بیٹھے سعد کبھی منال کو دیکھتا تو کبھی صائمہ بیگم کو جب کے آنکھوں میں یقیناً حیرت کا اک جہاں آباد تھا

منال نے مجھے بتایا کہ آپ اُسے پڑھا رہے ہو اور آپ دونوں کی کافی اچھی دوستی ہو گئی چلو اچھی بات ہے منال کو کوئی دوست مل گیا ورنہ ہماری منال کو دوست بنانے والا شخص بھی اتنا جلدی پسند نہیں آتا اچھا ہے گھر کے تمام فرد اک ساتھ مل کر رہے اور اب تو سعد بھی ہمارے گھر کا فرد ہے

!! دونوں بچوں کے گھر سے جانے سے بعد گھر کی تمام رونق ہی ختم ہو گئی ہے جیسے مسکرانا باتیں کرنا سب نے اپنی زندگی سے ہی کھو دیا وہ رونق جو ہمارے گھر میں ہوا کرتے تھے اُسے تو کسی کی نظر لگ گئی !! دو بچے گھر سے دور ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں ہے وہ کہاں ہیں اور باقی دو میرے بچے اُن میں سے روحا بھی بہت دور چلی گئی اور مائم میرا بچا وہ بھی گھر میں نہ ہونے کے برابر ہے میرا بچہ ہمیشہ کمرے میں بند ہوتا ہے ایک عجیب سی کیفیت نے اُسے آگھرہ ہے وہ اپنی کیفیت سے خود انجان ہے وہ کچھ بولتا نہیں لیکن کی مائم کی آنکھوں میں لکھی اک اک تحریر میں پڑھ سکتی میں ماں ہُوں اس ہوں وہ کتنا تکلیف میں ہے میں محسوس کر سکتی ہوں اور یہ ابھی سے نہیں

بلکہ پچھلے ایک ماہ سے وہ کتنا تکلیف میں رہا ہے یہ میں جانتی ہوں میر امائم
بہت بہادر تھا لیکن زندگی کے کھیل ہمیشہ انہیں پر ہی کیوں اتے ہیں جو ہر
کسی کی جان ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر بہت سے لوگ جیتے ہیں میر کے دور
ہونے کے بعد مائم ہی تو تھا جس کو دیکھ کر ہم اب تک زندہ تھے اب مائم کو
بھی اس قدر تکلیف میں دیکھنا کسی سے برداشت نہیں ہو رہا لیکن میں جانتی
ہوں وہ وقت ضرور ائے گا جب میرے دونوں بچے بلکل پہلے کی طرح
واپس زندگی میں لوٹے گے جب میرے دونوں بچے میرے پاس ہوں گے
میری آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر!! میں اپنے بچوں کو دیکھ کر جیتی ہُوں
جب جب ان دونوں کو دیکھتی ہوں تب تک اپنی زندگی کے دن بڑھتے
ہوئے دکھائی دیتے ہیں جینے کی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے دل کرتا ہے
اپنے بچوں کو دیکھتے دیکھتے ہی میری جان نکل جائے موت برحق ہے جو
سب کو انی ہے لیکن یہ میری خواہش ہے کہ جب میری موت میرے
نزدیک آئے تو میرے دونوں بچے میری انکھوں کے سامنے ہوں!!

صائمہ بیگم کی آنکھیں بھر آئی تھی وہ بہتے انسوں کے ساتھ تڑپ کر بول رہی تھی لیکن اُس کی باوجود اللہ تعالیٰ نے دل میں انہیں یقین دیا تھا کہ ان کے بچوں کو کچھ نہیں ہوا وہ جہاں بھی ہیں بالکل صحیح سلامت ہیں کہتے ہیں نا اللہ تعالی اپنے بندے کو اتنی ہی آزمائش دیتا ہے جتنا اُس کا بندہ برداشت کر سکے اسی طرح اللہ تعالی نے اس ازمائش میں بھی اپنے بندوں کے دلوں میں ایک امید اور یقین اجاگر کیا تھا اگر وہ امید اور یقین نہ ہوتا تو شاید اج سکندر ہاؤس کا کوئی فرد زندہ نہ ہوتا وہ جو جو دو بچے اس گھر سے گئے تھے وہ شاید اس گھر کی جان رونق سب کچھ تھے اس گھر کے بچے ہی اس گھر کی شان اور تھے پھر چاہے وہ کوئی بھی بچہ ہو اس گھر کی رونق سکندر سکون کا ذریعہ ہاؤس کے چراغوں کی وجہ سے تھی ورنہ اتنا بڑا سکندر ہاؤس ان کے بغیر بلکل ادھورا لگتا تھا

سعد نے فوراً اُن کے انسوں صاف کرتے انہیں سینے سے لگایا سعد کی آنکھوں میں بھی سرخی اُتر رہی تھی جب کے منال کی آنکھوں سے بھی میر کو یاد کرتے تیزی سے آنسوں بہے رہے تھے

کچھ دیر بعد صائمہ بیگم کو ریلیکس کرتے اور یقین دلانے کے بعد کے سب ٹھک ہو جائیگا اور میر بلکل ٹھک ہو گا سعد آپس چیئر پر بیٹھا جب کے منال نے نکاح والی بات صائمہ بیگم کو نہیں بتائی تھی یہ سوچ کر ہی سعد کا دل کیا وہ منال کا ہاتھ چم لے لیکن ابھی یہ ممکن نہیں تھا

چلو بچوں کھانا کھاؤ!! صائمہ بیگم اپنے انسوں سعد کرتی کھانا اُن کی پلیٹ میں نکالتی بولی

اب منال دل لگا کر پڑھنا میری بچی ابھی تو زندگی شروع ہوئی ہے بہت کچھ کرنا ہے آپ نے !اور ویسے بھی سعد آپ کا ٹیچر ہے مجھے یقین ہے سب اچھا ہو گا اور مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کے آپ اور سعد بہت اچھے دوست بن گئے !! صائمہ بیگم واقعی خوش تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ منال

کے کسی سے نہیں بنتی اور اب اخر سعد سے بن رہی تھی تو وہ خوش کیوں نہ ہوتی؟؟؟ لیکن صرف دوستی اس سے زدہ کچھ نہیں پر اب سائمہ بیگم کو کون بتاتا کہ دوستی تو ان دونوں کے بیچ کبھی ایگزسٹ ہی نہیں کی یہ لوگ تو ڈائریکٹ رومیو جولیٹ بنے تھے !!

سعد نے مسکرا کر اُنہیں دیکھا

آپ بے فکر رہیں میں اسے بہت اچھا پڑھا رہا ہوں !! سب کچھ سکھا دنگا اور تھوڑی تمیز بھی سکھانی ہے اسے !! سعد شوخ لہجے میں بولا جب صائمہ بیگم نے اپنی مسکراہٹ دبای جب کے دوسری جانب منال نے کھا جانے والے نظروں سے اُسے گھورا

بکواس بند کرواپنی !! منال غصے سے لفظ چباتی بولی جب کے اُس کا یہ انداز صائمہ بیگم کو بے حد برا لگا تھا

اس دوران سعد اپنے لبوں سے پانی کا گلاس لگا چکا تھا اور بے وقت دوسرا پانی کا گلاس منال بھی اٹھاتی اپنے لبوں سے لگا چکی تھی یہ بس ایک اتفاق تھا

منال بچے مزاق کر رہا ہے سعد ایسے نہیں کہتے بلکل بھائیوں کی طرح ہے آپ کے اور اپنے بڑے بھائی سے ایسے بات نہیں کرتے کیا میر اور مائم سے بھی آپ ایسی بات کرتی ہو؟؟ صائمہ بیگم خفگی سے بولی جب کے اُن کی بھائی والی بات پر بے وقت منال اور سعد کے منہ سے پانی اچھل کر کسی فوارے کی طرح کھانسی کے ساتھ باہر آیا تھا

صائمہ بیگم نے پریشانی سے دونوں کو بے وقت کھانسی کرتے دیکھ کر قدم اُن کی جانب اٹھائے دونوں کی پیٹھ تھپتھپاتے ان دونوں کو نارمل کیا

ٹھک ہو بچو؟؟ وہ پریشانی سے بولی

جب سعد نے ٹشو باکس ہے ٹشو نکال کر اپنا چہرہ صاف کرتے محض دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا تھا جبکہ کھانسی ابھی جا رہی تھی

جی خالا آپ بلکل ٹھک کہے رہی ہے بھائی ہی ہے تو ہے یہ میرا!! منال جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولی جب کے صائمہ بیگم کے سامنے بیٹھے

ہونے کی وجہ سے سعد اپنا دل جلانے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا غصے سے وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیا بھینچ چکا تھا

میرا نہیں میرے!! میں نے بتایا نا بڑوں سے تمیز سے بات کرتے ہیں

سوری بولو سعد کو فوراً!! صائمہ بیگم سخت لہجے میں بولی اور اب جلا دینے والی مسکراہٹ کی باری سعد کی تھی وہ ایک ابرو اٹھائے منال کو جلا دینے والی مسکراہٹ پاس کرتا اُس لیے تن بدن میں اک بار پھر آگ لگا یا گیا تھا خالا لیکن میں اس سے سو۔۔۔ابھی منال کہے رہی تھی جب صائمہ بیگم نے بات کاٹی

میں نے کیا کہا ابھی؟؟ بڑوں سے قمیض سے بات کرتے ہیں اپ کی تربیت اپ کی ماما سے زیادہ میں نے کی ہے اپ زیادہ تر یہیں رہی ہو اور میں نے تو اپ کو تربیت میں نہیں سکھایا کہ اپنے بڑوں سے اس طرح بات کی جائے!! صائمہ بیگم افسوس سے بولی

س۔سوری خالہ!! منال نظریں جھکائے بولی

بچے مجھے سوری نہیں کرنا سعد کو کرنا ہے ! ! صائمہ بیگم نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا اگر منال کی جگہ ان کا کوئی اور بھی بچہ ہوتا تو وہ اسے اسی طرح بدتمیزی کرنے پر ڈانٹتی کیونکہ صائمہ بیگم کی نظر میں بڑوں کا ادب کرنا سب سے پہلے درجے پر آتا تھا اور چونکے منال انکے اپنے بچوں کی طرح تھی تو وہ اس کو کبھی غلط قدم پر چلنے نہیں دے سکتی تھی جس چیز سے وہ اس کی طرف سے واقف ہو اور جو چیزیں ان سے اب تک راز رکھی گئی تھی اس کا ! ! تو انہیں کوئی علم ہی نہیں تھا

س۔۔ سوری ! ! منال نے غصے پر قابو پاتے سعد کو دیکھ سوری کہا یہ دوسری بار تھا جب وہ اُسے سوری بول رہی تھی

اٹس او کے بیٹا ! ! سعد نے بیٹا پر زور دیتے جلدی اگ میں پیٹرول چھڑکا تھا منال کو لگا وہ ابھی غصے میں سعد کا حسین چہرہ بگاڑ دیگی بدن میں آگ لگی ہوئی تھی اُس کا بس نا چلتا وہ ابھی سامنے رکھی گرم چائے سعد کے چہرے پر پھینک دیتی

چلو آپ لوگ اچھے سے کھانا کھالو میں ذرا احمد صاحب کو دیکھ لوں ! !

صائمہ بیگم کہتی ہوئی کھڑی ہوئی پھر اپنے کمرے کی جانب بڑھی اور پیچھے سعد نے شوخی سے مسکراتے منال کو دیکھا جو اُسے ہی غصے سے گھور رہی تھی

جواج تُم نے اُنہیں سچ نا بتا کر کام کیا ہے نہ دل کر رہا ہے تمہاری یہ قیمتی زبان جو زندگی میں پہلی بار نہیں چلی اُسے کٹوا کر میوزیم میں رکھ وہ دوں کیونکہ تم نے اج یہ کارنامہ سرانجام کر کے اک اعزاز حاصل کیا ہے اور اعزاز کو میوزیم میں رکھنا تا کہ لوگ بھی دیکھ سکیں کہ منال ملک نے پہلی بار اپنی زبان صحیح وقت پر بند رکھی لوگ تم سے سپائر ہو کر اپنی گندی زبان کو قابو کرنے کی کوشش کریں اور تو اور فضول نہ بولنے کی ہدایت بک میں تمہارا نام سب سے پہلے صفحے پر ہو کے مہان انسان منال ملک نے پہلی بار کچھ اچھا کام انجام دے کر ایک اعزاز حاصل کیا ہے ! ! لوگ تمہیں انسپریشن مانے کہ ہر وقت فالتو بولنا ٹھیک نہیں ہوتا اج تم مجھے نا پتہ نہیں

کیوں بہت اچھی لگ رہی ہو شاید تم نے جو اج کارنامنا انجام دیا ہے اُس کی وجہ سے اور خوشی میں اضافہ اس لیے ہو رہا ہے کیونکہ پہلی بار تم نے کچھ اچھا کام کیا ہے ! ! دل کر رہا ہے اسی وقت تمہاری زبان میوزیم میں رکھوا کر پورے ملک میں اعلان کروں کہ یہی وہ عظیم زبان ہے جس نے وقت پر نہ ! ! چل کر سعد ملک کا دل جیت لیا

ادھر دکھاؤ اپنے ہاتھ چوم لوں ! ! سعد جوش سے بولا جب کے اُس کی باتیں تھی کے منال کا چہرہ غصے سے مزید سرخ ہو رہا تھا نوبت تو اتنی آگئی تھی کہ !اب اس کی گردن بھی سرخ ہونے لگی تھی

دکھاؤ نا اپنا ہاتھ لاؤ چوم لوں اج موقع ملا ہے تو ورنہ تو تمہارے ہاتھ کیا تمہیں دیکھنے کو بھی نہیں کرتا تھا میرا لیکن لگتا ہے اج کے بعد تمہیں دیکھنا تو کم سے کم برا نہیں لگے گا ! ! سعد کے اپنا اندازہ بتایا

بکواس بند کرو ! ! منال جو کب سے برداشت کر رہی تھی اب اپنا صبر ختم ہوتے ہی غصے سے چیخی تھی

اہ عظیم ہستی میرا کان ! ! پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا میرا معصوم کانوں کو ؟ ؟

سعد اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ بولا

سعد ملک میں تمہیں بتا رہی ہوں میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں ! ! سعد غصے سے دوچار ہوئی پڑی تھی

جی عظیم ہستی مت چھوڑیے گا مجھے میں خود یہی چاہتا ہوں کہ اپ مجھے نہ چھوڑیں کیونکہ ایک عظیم ہستی کا شوہر بن کر رہنا میرے لیے بہت اعزاز کی بات ہے کیوں ؟ ؟ ؟ ٹھک کہا میں نے ؟ ؟ سعد سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ بولا

تم ایک نہایت ڈھیٹ کمینے کتے خبیث انسان ہو سعد ملک ! ! منال ہر لفظ پر زور دیتی اسے باور کروا رہی تھی ! !

شکریہ شکریہ اتنے بہترین عزاز ہیں نوازنے کے لیے ! ! سعد نے ہاتھ پہلو پر رکھ عزاز حاصل کیے

جبکہ اس کی اس طرح کرنے پر منال کا غصے سے برا حال ہو چکا تھا ! !

غصہ ارہا ہے عظیم ہنستی کو؟؟؟اسے غصے سے لال پیلا ہوتے دیکھ سعد نے معصومیت سے استفسار کیا

منہ بند!!! بالکل منہ بند!!اگر اب تم نے ایک اور لفظ بولا تو میں تمہارا چہرہ بگاڑ دوں گی !!

اونو عظیم ہسنتی تم میرا حسین چہرہ بگاڑو گی شرم نہیں اتی تمہیں؟؟سعد مصنوعی صدمے میں بولا

میری ایک بات یاد رکھو سعد ملک یہ جو ابھی میں نے تمہیں بچایا ہے نا اس کا ہر گز سے مطلب نہیں لینا کہ تم مجھے ذرا سا بھی پسند انے لگے ہو تم مجھے زہر لگتے ہو اور ہمیشہ لگتے رہو گے تم میرے پسند بھی کبھی نہیں بن سکتے محبت تو دور کی بات ہے اج میں نے تمہیں صرف اسلئے بچایا ہے کیونکہ تمہارے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ مجھے مزہ ارہا تھا اور میں نہیں چاہتی تھی کہ اتنی جلدی میرا مزا ختم ہو اب میں تمہیں اسی طرح اس چیز کا بلیک میل کروں گی تاکہ تمہاری ایسی ہی چہرے کی اڑی ہوئی ہوائیاں مجھے انجوائے کرا

سکیں اور جس دن تم نے میرا دماغ زیادہ خراب کیا اُس دم میں سب کو سب
کچھ بتا بتا دوں گی اور اج جو میں نے کیا اس کو زیادہ سر پر چڑھانے کی
ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں یہ اک دن ضرور کروں گی میں سب کو
تمہاری اصلیت ضرور بتاؤں گی اور اج کے بعد سے تو میں تم سے دس گناہ
زدہ نفرت کروں گی میرے گھر والوں کے اتنا قریب اتے جا رہے ہو اب تو
خالہ نے بھی تمہیں اپنا بیٹا بنا لیا بہت اگے جا رہے ہو نا تم لیکن دیکھنا مزید
میں تمہیں اپنے گھر والوں کے قریب نہیں ہونے دوں گی زیادہ ہوا ؤں
میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے تم ہمارے کچھ نہیں لگتے اور ہم سب تم
سے نفرت کرتے ہے خاص کر میں تو تم سے اتنی نفرت کرتی ہوں کہ
تمہیں ابھی اور اسی وقت جان سے مار سکتی ہوں
منال شیرنی کی طرح ساتھ کے چہرے پر غرائی تھی

جو بھی ہو لیکن اج تم نے کر کے عظیم اعزاز حاصل کیا ہے منال ملک تو مہربانی کر کے اپنی زبان مجھے عطا کیجیے تاکہ میں اسے میوزیم میں رکھوا کر اپ کو لوگوں کی انسپریشن بنا سکوں ! ! سعد اب بھی بعض نہیں ارہا تھا سعد ! ! منال چیخی تھی اُس کی بس ہو رہی تھی

حکم عظیم مہان منال ملک ! ! سعد بڑے پیار سے بولا

! ! تُم میرے ہاتھوں سے مرو گے

یہ تو میرے لیے بہت عزاز کی بات ہو گی آپ کے ہاتھوں سے مرنہ ! ! ساتھ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

جب کے اس دوران وہ دونوں کرسی سے کھڑے ہو چکے تھے

منال غصے سے پاگل ہوتی تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی اسے پتہ تھا کہ وہ یہاں ایک لمحہ اور رہی تو یقینا سعد کو دنیا سے ٹپکا دے گی جبکہ اس کے جاتے ہی سعد کرسی پر ڈھینے والے انداز میں بیٹھتا مزید ضبط کیے بغیر سعد اک چھت پھاڑ قہقہ لگا کر ہنسا تھا سعد کب سے اپنا قہقہ روک کر

کھڑا تھا یہ کوئی سعد سے سعد کا قہقہ بے حد تیز تھا شاید اگے جانے والی منال نے بھی اُسے سنا تھا لیکن وہ پیچھے نہیں مڑی سعد کا چھت پھاڑ پر کشش قہقہ لاؤنج میں چار چاند لگا گیا تھا وہ کافی دنوں بعد اتنا کھل کر ہنس رہا تھا!!

دوسری جانب ائس لینڈ میں شام ہونے لگی تھی تقریبا پانچ بج رہے تھے اور آئس لینڈ میں اندھیرا اس قدر چھا رہا تھا کہ لگ رہا تھا رات ہونے میں بس چند منٹ باقی ہے!!

اوکے تو آپ لوگوں کا پہلا کام یہ ہے کہ آپ دونوں ہمارے لیے کھانا بنائینگے!! امنہ خوشی سے چہک کے بالی

اتنا آسان بیگم!! بہرام ادا سے بولا

نہیں نہیں بلکل نہیں اپ کو لگتا ہے ہم اتنا اسان ہونے دیں گے؟ اپ شاید بھول رہے ہیں لیکن مجھے اچھے سے پتہ کہ اپ کو صرف چند ڈشز بنانا اتی ہیں اور ہم جو اپ کو دیں گے وہ اس سے بے حد مختلف ہے!!

امنہ بھی ادا سے بولی

اچھا بتاؤ کیا بنانا ہے ؟؟ بہرام نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

اپ لوگوں کو دو ڈشز بنانی ہے اک ہیلدی اور ایک نان ہیلدی ! ! ! ہیلدی ابرش آگے اتی اُنہیں " Bibimbap " میں اپ لوگوں کو بنانا ہے دیکھ بولی جب کے بہرام نے حیرت سے نام کو سمجھنے کی کوشش کی یہ تو وہ ڈش تھی جس کا اسے نام تک نہیں پتا تھا جبکہ میرا اپنا نچلا لب دبائے خاموشی سے بیٹھا تھا

سر یہ کون سی ڈش ہے ! ! بہرام سرگوشی میں بولا کیونکہ اگر لڑکیوں سے ! ! پوچھتا تو مزید بے زتی کی کوئی کسر باقی نہیں رہتی

یہ اک کورین ڈش ہے ! ! میر نے جواباً کہا

سر اپ کو بنانی اتی ہے نہ ؟؟ بہرام خوشی سے چہچا جب میر نے نفی میں سر ہلایا بہرام جو خوشی سے چہک رہا تھا میر کے نفی میں سر ہلانے پر صدمے میں جا چکا تھا یعنی ایک بار پھر لڑکیوں سے ہار کر اُنہیں اپنی بے زتی کروانی تھی ؟

یہ ڈش بہت کم لوگوں کو اتی ہے یہ بہت زیادہ ہیلدی ڈش ہوتی ہے اور میر
کو ہیلدی چیزیں بنانا کافی پسند ہے اس لیے ہم نے انہیں یہ دیا ہے ! ! ابرش
میر کو دیکھ شوخ لہجے میں بولی جب میر گہرا سانس لینے کے سوا کچھ نہ کر سکا
کیونکہ ابرش نے بہت اچھی میر کے ساتھ چالاکی کی تھی میر کو ہیلدی
چیزیں بنانا پسند تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ لڑکیاں کوئی بھی کوریا
! ! کی ڈش اٹھا کر انہیں بنانے کا حکم دے دے

"Beef burrito" اور ان ہیلدی ڈش میں اپ لوگوں نے بنانا ہے
امنہ اُنہیں دیکھ بولی

یہ ایسی انوکھی انوکھی ڈش کہاں سے نکال کر لا رہے ہو اپ لوگ ؟ ؟ ؟ بہرام
صدمے میں بولا

گوگل بابا سے ! ! دونوں اک ساتھ بولی

! ! جب کے بہرام اور میر کا دل کیا وہ لوگ اپنا سر دیوار میں مار لے

چلیں جلدی کریں اپ لوگوں کا ٹائم سٹارٹ ہو چکا ہے دونوں ڈشز جلدی سے بنا کے لائے ہمیں بہت بھوک لگی ہے ! ! امنہ اور ابرش اکڑ سے صوفے پر بیٹھی حکم دار لہجے میں بولی

جب میر پر بہرام نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کھڑے ہوئے جلدی جائے اگر اپ لوگ منع کرنے کا سوچ رہے ہیں تو اپ لوگ بھولیں مت رولز میں منع کرنا صاف منع تھا ! ! امنہ بہرام کا ارادہ بھانتی بولی

ہمیں پتہ ہے بیگم ہم ضرور کریں گے ہم ہارنے والوں میں سے نہیں ہے ! ! بہرام فوراً بولا

لیکن ابھی تو آپ لوگ ہارے ! ! کتنا کہتے ہیں وہ دونوں قہقہ لگا کر ہنسی تھی

Just wait and watch ! !

ہم اتنے مزے کی یہ ڈش بنا کر لائیں گے نا کہ جیت اس بار ہماری ہو گی ! !

بہرام بھی اکڑ سے سیدھا ہوا

اوکے چلے جلدی جائے ! ! امنہ اپنی گھڑی میں وقت دیکھتی بولی جب میر اور بہرام دوبارہ اک دوسرے کو دیکھتے کچن کی جانب بڑھے تھے دونوں میں سے کوئی بھی ڈش میر اور بہرام کو بنانا نہیں اتی تھی ! !

سر کیا کرینگے اب ؟؟ کچن میں داخل ہوتے ہی بہرام میر کو دیکھ بولا

کرتے ہے کچھ اس بار نہیں ہار سکتے ! ! میر نے کہتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا یہ کرتے ہوئے وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا جسے دیکھ بہرام مسکرایا تھا

چلو شروع کرتے ہے وقت کم ہے ! ! میر نے کہتے شیف ایپرن پہنا جب ! ! فوراً بہرام بھی شیف ایپرن پہنتا میر کے پاس ایا

کہاسے شروع کریں ! ! بہرام بیچارہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا

ہیلدی ڈش ہے تو یقیناً اس Bibimbap میں بھی یہی سوچ رہا ہوں میں سبزیاں استعمال ہوں گی لیکن کون سی ! ! میر بھی سوچتا ہوا بولا

سر یوٹیوب ! ! بہرام کے دماغ میں آئیڈیا کلک ہوا

یوٹیوب کونسی سبزی ہے؟!! میر اس قدر سوچوں میں گم تھا کہ بے ساختہ بولا لیکن اگلے لمحے اپنی بات کا احساس کرتے ہی وہ بے ساختہ ہنس پڑا

بہرام کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

ابھی سے دماغ خراب ہو رہا ہے میرا!! میر مسکرا کر بولا

میں ریسپی نکالتا ہوں بہرام نے جلدی سے اپنا فون نکال کر یوٹیوب پہ ڈش کا نام سرچ کیا

سرا گئی ریسپی!! سامنے ڈش میکنگ کی ویڈیو دیکھ بہرام خوشی سے اچھلا

دکھاؤ پھر!! میر کے کہتے ہی بہرام نے جلدی سے ویڈیو چلائی

لیکن اگلے لمحے ویڈیو میں بولی جانے والی لینوتج کو دیکھ میری نے جہاں نفی میں سر ہلایا تھا وہی بہرام نے چہرے کے زاویے بگاڑے تھے!! کیونکہ ویڈیو میں کورین زبان بولی گئی تھی باقی تمام ویڈیوز بھی اس ڈش کی کورین زبان کی ہی تھی کوئی بھی ہندی یا اردو میں نہیں تھی

دیکھا کوئی بھی اردو زبان میں نہیں ہے ریسپی اس کا صاف مطلب ہے کہ پاکستان میں یہ ڈش کوئی نہیں کھاتا لیکن پتہ نہیں لڑکیوں کو کون سا بھوت سوار ہے ! ! بہرام سلگ کر بولا

بھوت نہیں سوار وہ ہمیں نانی دادی یاد دلانا ! ! میر نے عام لہجے میں کہتے سبزیاں نکالی تھی

اگر ایسی بات ہے تو میں کسی حال میں یہ نہیں ہونے دوں گا ہم جیتیں گے اور ضرور جیتیں گے مجھے لگتا ہے کہ مجھے کورین زبان اتی ہے تھوڑی ! ! تھوڑی

بہرام سوچتا ہوا بولا جب کہ اس کی بات پر میر نے فورا اسے دیکھا تھا تمہیں اتی ہے کورین لینو تچ ؟؟ میر نے تنقید کی

ہاں جی تھوڑی تھوڑی ! ! بہرام کانفیڈنس سے بولا

اچھا ٹھک ہے پھر جلدی بتاؤ کیا کیا استعمال کرنا ہے ؟؟ میر اُسے دیکھ بولا

مسئلہ سارا یہ تھا کہ تمام ریسپی میں ریسپی بنا کر نہیں دکھائی تھی بس منہ

سے بول کر ریسپی بتائی گئی تھی اور لکھ کر جو کہ یقینا کورین تھا اگر ویڈیو میں
دکھایا جاتا بناتے ہوئے تو کم سے کم وہ لوگ اندازہ لگا کر استعمال کر سکتے تھے
لیکن یہاں بھی شاید قسمت نے قسم کھا رکھی تھی ان کی عزت کا جنازہ
نکالنے کی !!

ہ۔ہاں میں بتاتا ہوں !! بہرام حلق تر کرتے بولا

بہرام نے کہتے ویڈیو کھولی جس میں لڑکی کورین میں پہلے یہ بول رہی تھی

먼저 가볍게 양념한 시금치 250g 을
가져갈 수 있습니다 !!

(first u can take 250 g mildly seasoned
spinach)

لیکن یہ بہرام کے سر سے گزری تھی

کیا بول رہی ہے یہ؟؟ میر نے موبائل میں دیکھتے ہوئے کہا

س۔ سر یہ بول رہی ہے سب سے پہلے آپ نے پودینہ لینا ہے ہاں پودینہ
!! بہرام مزید اپنی بے تی نہ کرواتے ہوئے سوچتا ہوا بولا

Are u sure??

میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

یس سر اپ کو میری قابلیت پر شک ہے !! وہ معصومیت سے بولا

نہیں نہیں مجھے کیا شک ہو سکتا ہے میں تو بس اس لیے بول رہا تھا کہ
اسٹارٹ کا انگریڈینٹ پودینہ ہے یہ کچھ ہضم نہیں ہوا لیکن خیر تم بول رہے
ہو تو اف کورس ٹھیک ہی ہو گا

چلو پودینہ نکال لیا اب بتاؤ نیکسٹ کیا نکالنا ہے !! میر نے پودینہ نکالتے
ہوئے کہا

두번째 재료는 350g 미크디키 양념
콩나물이에요

(then the second Ingredient is 350 g mildly seasoned bean sprouts)

لڑکی نے دوسری لائن کہی

ہاں کیا بول رہی یہ ؟؟میر نے اُس کی لائن مکمل ہونے کے بعد پوچھا

سر یہ کہے رہی ہے کے 350 گرام بیگن لینے ہے !! بہرام پورے کانفیڈنس سے بولا

Behram are u sure ??

میر نے دوبارہ تنقید کی

یس سر بلکل !! اُس نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا

گرام بینگن۔۔میر خود سے بولتا بینگن نکالنے لگا میر کو سمجھ نہیں 350 آرہا تھا یہ ہو کیا رہا ہے

اب کیا ہے نیکسٹ انگریڈینٹ ؟؟بیگن نکالنے کے بعد میر بہرام کو دیکھ بولا

다음은 시타케버섯 100g 을
가져갑니다

(Next take 100g shitake mushroom)

لڑکی کی بات سنتے میر نے بہرام کو سوالیاں نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا
چاہ رہا ہو کیا کہ رہی ہے یہ
سر یہ کہے رہی ہے 100 گرام لہسن لینا ہے ! ! بہرام ہاں میں سر ہلایا
مصروف انداز میں بولا
گرام لہسن ! ! میر نے لفظ دہرائے 100
یس سر ! ! بہرام نے ادا سے اسباب میں سر ہلایا
! ! اوکے ! ! میر نے لہسن نکال کر کٹنگ بورڈ پر رکھے
اب ؟ ؟ ؟ میر نے دوبارہ پوچھا اسی طرح ہمارے بہرام صاحب جو دل میں
ایا وہ سبزیاں بتاتے رہے اور میر بے یقینی سے وہ سبزیاں نکالتا تھا

انگریڈینٹس فائنل ہو گئے اب پکانا شروع کرنا ہے!! بہرام گہرا سانس لیتے بولا ساتھ پیشانی سے پسینے صاف کرنے کے سٹائل میں ہاتھ چلایا حالانکہ پسینے تھے نہیں کچن میں کافی ٹھنڈک تھی کیونکہ یہ ائس لینڈ تھا لیکن پھر بھی بہرام کا مقصد تھا کہ اس نے کافی محنت کی ہے کورین سمجھنے میں!!

سر پہلے اک کام کرتے ہیں ہم دونوں سبزیاں کٹ کر لیتے ہیں!! بہرام میر کو دیکھ بولا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

وہ دونوں اب اپنے اپنے کٹنگ بورڈ پر بیگن لہسن اور بھی بہت سارے سبزیاں کٹ کر رہے تھے

قریب اک گھنٹے کی مسافت کے بعد ڈھیروں سبزیاں کٹی تھی

اس دوران میر کے بال ماتھے پر بکھر چکے تھے جو اُس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے

سبزیاں کٹ گئی اب بنانا کیسے ہے؟؟سبزیوں سے فارغ ہوتے ہیں میر بہرام کو دیکھ بولا

ہاں سر میں ابھی ویڈیو چلا کر دیکھتا ہوں کہ پکانا کیسے ہے۔۔بہرام نے کہتے ویڈیو چلائی

이 야채들을 전혀 함께 넣지 말고 3~4등분으로 나누어 물을 1인치 정도 넣고 2분 정도만 익혀주세요.

(Do not put these vegetables together at all, put them in three or four parts and add water to a light inch and cook them for only two minutes, not more than that.)

کیا کہے رہی ہے؟؟میر نے بہرام کو دیکھا

سر یہ یہ کہہ رہی ہے کہ ساری سبزیاں ایک ساتھ ڈال کر تیز آنچ پر 20 منٹ کے لیے پکانا ہے پھر اتنے یہ پک رہا ہو گا اتنے ہم اس ڈش کا دوسرا کام کریں گے !! بہرام میر کو دیکھ بولا

بیس منٹ ؟؟ وہ بھی تیز آنچ پر ؟؟ میر نے اپنے پر کشش انکھوں کو پورا کھولے اسے دیکھا

یس سر پلیز اپ میری بات سنیں میں بتا رہا ہوں بہت مزے کی ڈش بنے گی مجھے پتہ ہے نا میں سمجھ پا رہا ہوں کورین وہ یہی کہے رہی ہے ! بہرام نے میر کو تسلی دی

میر نہ چاہتے ہوئے بھی تمام سبزیاں پتیلی میں ڈال کر تیز انچ کیے پتیلی چولہے پر رکھ چکا تھا !!

اب کیا کرنا ہے ؟؟؟ میر نے بہرام کو دیکھا

가벼운 인치 임에도 불구하고

Patili 를 덮지 않았습니다.

(Despite being on a light inch, you did not cover the thinner)

سروہ کہہ رہی ہے کے پتیلی کو ڈھکن سے ڈھک دیں تاکہ کوئی بھی ہوا باہر نہ جاسکے اور یہ اچھے سے گل جائیں!! بہرام نے کہتے ڈھکن پتیلے پر رکھا تھا

اب؟؟میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

고추장 2큰술

참기름 1큰술

설탕 1큰술 _대부분 흑설탕을 써요

물 1큰술

볶은 참깨 1큰술

식초 1작은술

다진 마늘 1작은술

(2 tbsp gochujang

1 tbsp seasame oil

1 tbsp sugar _i mostly use brown sugar

1 tbsp water

1tpsp roasted seasame seeds

1 tsp vinegar

1 tsp minced garlic)

سر یہ کہہ رہی ہے دو ٹیبل سپون چاٹ کا مصالحہ دو ٹیبل سپون نمک تین ٹیبل سپون سویا سوس اور چار ٹیبل سپون ہری مرچیں تین ٹیبل سپون چینی اور پانچ ٹیبل سپون پانی لینا ہے ہم نے !!

بہرام میر کو دیکھ بولا

اوکے !! میر نے کہتے وہ تمام چیزیں نکالی جو بہرام نے بتائی تھی یہ سب میر کے سر سے گزر رہا تھا لیکن اب کیا کر سکتے تھے بہرام بول رہا تھا تو یقینا بنانا تھا !!

بہرام تمہیں پکا سمجھ ارہا ہے کے وہ یہی بول رہی ہے ؟؟

میرا مطلب انگریڈینٹس وہی ہیں ناجو تم بتارہے ہو کیونکہ مجھے بہت گندا شک ہورہا ہے ! میر بہرام کو دیکھ بولا

سر اپ بے فکر ہیں میں نے چار سال کوریا میں گزارے ہیں مجھے کورین بہت اچھے سے اتی ہے یہ جو لڑکی بول رہی ہے میں اپ کو وہی بتارہا ہوں اپ کو پتہ ہے کب پتہ چلے گا جب ڈش اپ کے سامنے ہو گی اور جب لڑکیاں مزے سے اسے کھا رہی ہوں گی اپ کو تب یقین ائے گا لیکن فائدہ نہیں اتنی محنت کرنے کے بعد ہمیں اس مزیدار ڈش میں بائٹ والا نہیں ملے گا لیکن خیر ہمیں جیتنا ہے اپ بے فکر رہیں ڈش بہت مزے کی بنے گی میرا وعدہ ہے ! ! بہرام امید کے کندھے پر ہاتھ تسلی دیتا بولا جب میر نے سر کو خم دیا

! ! اب یہ تو وقت نے بتانا تھا کے یہ سب کیا رنگ لانا تھا

😂 ارے واہ واہ شاعری بن گی

روحا کو گیے ان دو سرا دن تھا لیکن اُس کا کچھ نہیں پتہ چلا تھا بہت پتہ لگوانے کی کوشش مائم کر چکا تھا لیکن وہ ہر گزرتا لمحہ مائم کیلئے بے حد تکلیف دا ہوتا جارہا تھا اور یہ تکلیف اُسے کیوں ہو رہی تھی یہ مائم کو سوچنے کا وقت نہیں ملا تھا تکلیف سے چور ہو کر مائم نے قدم صائمہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھائے

دروازہ نوک کرنے پر اندر موجود صائمہ بیگم نے اندر انے کی اجازت دی مائم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا صائمہ بیگم جو ابھی نماز پڑھ کر اٹھی تھی سامنے مائم کو دیکھ اک سکون کی لہر نے اُن کے وجود پر بسیرا کیا تھا لیکن اگلے لمحے مائم کا خوبصورت چہرہ دیکھ جو کافی مرجھایا ہوا لگ رہا تھا پیشانی پر بال بے ترتیبی سے پھیلے تھے چہرہ بے حد مرجھایا ہونے کے ساتھ سرخ بھی تھا لیکن اک بات تھی جو ان سب میں نہیں بدلی تھی وہ تھی مائم کی خوبصورتی اس حالت میں بھی وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا لیکن مائم کے دل کا اب بوجھ سے آگے بڑھتا جارہا تھا جب مائم اس وقت یہاں موجود تھا

ماما!!مائم اُن کے پاس ایا

جی میری جان میرا بچا!!صائمہ بیگم نے مائم کا چہرہ ہاتھ میں تھامے اُس کی پیشانی سے بال ہٹاتے اپنے لب رکھے تھے

ماما میں کیا کروں مجھے سکون نہیں آرہا بہت تکلیف ہو رہی ہے دل میں مجھے بتائے یہ کیوں ہو رہا ہے کیا یہ اب روحا کے دور جانے سے ہوا ہے؟؟مائم تڑپ کر سوالیہ نظروں سے بولا

اِدھر بیٹھو میرا بچا!!صائمہ بیگم کی آنکھیں بھی مائم کو دیکھ نم ہو رہی تھی صائمہ بیگم صوفے پر بیٹھی جب مائم اُن کی گود میں سر رکھ لیٹا تھا مائم نے پچھلے دو دنوں میں اب جا کر سکون حاصل کیا تھا جو کے یقیناً ماں کی آغوش میں تھا

مائم میری جان یہ سب اسلئے ہی ہو رہا ہے کیونکہ روحا آپ کے پاس نہیں ہے!!صائمہ بیگم روحا کے بال سہلاتی بولی

لیکن مما میں نے خود ہی تو اُسے دور جانے کا کہا تھا میں خود ہی تو نہیں رہنا
چاہتا تھا کیونکہ مجھے تب یہی تکلف اسلئے تھی کیونکہ روحا اور میرے
درمیان بنا یا گیا رشتا مجھے گناہ لگ رہا تھا اور اج تاریخ پھر سے دہرائی جا رہی
ہے مما اج مجھے وہ درد پھر سے ہو رہا ہے
لیکن کے جانتا ہُوں یہ درد اسلئے ہے کیونکہ روحا کسی وقت میں میرے
بہت قریب تھی سارا بچپن ہم نے ساتھ گزارا ہے اولاد تھی وہ میری ! ! !
مائم خود کو سمجھاتا یہ الفاظ ادا کر چکا تھا
خود کو جھوٹی تسلی دینے سے سچ نہیں بدل جاتا میری جان ! ! صائمہ بیگم
دھیرے سا مسکرائی تھی
جب مائم نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اُن کا چہرہ دیکھا
ک۔ کیا مطلب ماما ؟؟ مائم نے دل میں اک خوف لیے پوچھا اُسے ڈر تھا کو جو
! ! وہ سوچ رہا تھا وہی سچ نا ہو

کیونکہ آپ پیار کرتے ہو روحا سے ! ! صائمہ بیگم نے اُسے دیکھ کہا جب کے
مائم اپنی سانس تک روک گیا تھا
ہاں لیکن صرف اک بہن والا پیار ویسا نہیں جو ! ! مائم کہتا کہتا رکا
جب تک خود سے لڑو گے میری جان ؟؟؟ تُم روحا سے بہن والا نہیں بلکہ
اک شوہر والا پیار کرتے ہو نکاح میں کتنی طاقت ہوتی ہے شاید آپ لوگ
اس سے ناواقف تھے آپ لوگوں کی شادی کے بعد جو اج مہینہ آپ
لوگوں نے ساتھ گزارا ہے وہ اک مہینہ اُن اٹھارہ سالوں کے پیار پر بھاری
پڑھ گیا یہ ہوتی ہے محرم کی نزدیکی
آپ روحا سے بہن والا پیار کرنا اسی دن چھوڑ چکے تھے جب آپ کی
یاداشت گئی تھی یاداشت جانے کے بعد وہ مائم ایا تھا جو روحا سے محبت کرتا
ہے آپ کو کیا لگتا ہے آپ کا ایکسڈنٹ ہونا آپ کی یاداشت جانا یہ اک کوئی
حادثہ تھا ؟؟ نہیں یہ سب اللہ کا آپ دونوں کو ملانے کا معجزہ تھا کہتے ہے نا ! !
" جہاں گمان بھی نہیں ہوتا ہمیں وہاں سے نکالتا ہے راستا میرے رب

"اسی طرح آپ دونوں کو ملانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ بہانا بنایا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے یاداشت کے ساتھ آپ مر کر بھی روحا کو قبول نہیں کروگے اک اولاد والا پیار آپ کو آگے بڑھنے نہیں دیگا اور یاد داشت جانے کے بعد آپ کو یہ سب اسلئے یاد آیا کیونکہ تب تک محبت کی ڈور آپ کے ہاتھوں سے چھوٹ کر روحا کے پاس آگئی تھی وہ زنجیریں جو آگے نہیں بڑھنے دے رہی تھی آپ کو وہ ٹوٹ چکی تھی

مان لو بچے!! آپ روحا سے محبت کرتے ہو!! صائمہ بیگم کا اک اک لفظ مائم کے دل میں تکلیف بن کر اتر رہا تھا

سچ ہمیشہ تکلیف دہ کیوں ہوتا ہے؟؟ اج بھی یہی ہوا تھا سچ مائم کو تکلیف دے رہا تھا کیونکہ اج بھی وہ اُسے قبول کرنے کی حدود میں نہیں تھا

مائم اذیت سے آنکھیں مچتا صائمہ بیگم کا ہاتھ مضبوطی سے تھام گیا سراب تک اُن کی گود میں تھا !!!

دوسری جانب اتنے چولہے پر ڈش تیار ہو رہی تھی میر اور بہرام اسی ڈش کا دوسرا کام کر رہے تھے بہرام کورین میں بولی گیے الفاظ اُردو میں ٹرانس لیٹ کر رہا تھا جو کے یقین الٹے تھے اور میر بے یقینی سے کیے جا رہا تھی

بہرام دس منٹ میں سبزیاں اُبل گئی انہیں اتارنا ہو گا ورنہ بہت زدہ گل جاینگی !! میر تیز آنچ پر ابلتی سبزیوں کو دیکھ بولا

نہیں سر اُس لڑکی نے بولا تھا کے بیس منٹ سے پہلے نہیں اتارنا اگر اُتارا تو ہمیں !! بہرام کہے کر رکا

تو ہمیں ؟؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

تو ہمیں دو دن تک نیند نہیں آئیگی !! بہرام فوراً بولا جب کے اُس کی بات پر میر نے گہرا سانس بھرے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے گھورا

ہی ہی ! سر مزاق کر رہا تھا ورنہ ڈش اچھی نہیں بنے گی !! میر کے گھورنے پر وہ کھسیانا سا بولا

اچھا جلدی بتاؤ کیا کرنا ہے آگے اک کام کرو پیچھے سے کارن فلور دو مجھے ! !

میر نے ہاتھ سے اشارے سے کہا جب بہرام نے فوراً پیچھے ہاتھ بڑھا تھا

کارن فلور کا بڑا ڈبا اٹھایا اُس رخ پیچھے نہیں کیا تھا بس ہاتھ پیچھے لے جاتے

اپنے سر کے اپر بنے شیلف سے نکال رہا تھا ڈھکن ڈھیلا ہونے کی وجہ سے

بہرام نے وہ جیسی آگے کیا بھاری ہونے کی وجہ سے اُس کا ہاتھ لڑکھڑایا تھا

بہرام نے کافی کوشش کی اُسے روکنے کی لیکن ہاتھ سے چھوٹتا وہ سارا سفید

اٹے کی طرح دکھتا کارن فلور اُن دونوں مردوں پر اپنی چھاپ چھوڑ کر

اُنہیں اپنے اندر چھپا چکا تھا

اب سین یہ تھا کے میر ہاتھ اٹھائے چہرہ جھکائے خود کو دیکھ رہا تھا وہ پورا

کارن فلور میں بھیگ چکا تھا جب کے بہرام کا بھی کچھ یہی حال تھا کچھ لمحے

خود کو دیکھنے کے بعد میر نے سخت گھوریوں سے بہرام کو نوازا

س۔ سر ہینڈ سم لگ رہے ہیں آپ ! ! میر کی سخت گھوریاں خود پر محسوس کر

کے بہرام حلق تر کرتا بولا

ابھی کوئی کچھ بولتا کے امنہ اور ابرش اپنی باتوں میں مگن کچن میں داخل ہوئی

ہاں جی کیسا بن رہا ک۔۔۔۔ابھی وہ لوگ کہے رہی تھی جب نظریں اٹھی سامنے کا دلفریب منظر دیکھ اُن کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی یا حیرت سے باہر انے کو تھی

میر اور بہرام نے بھی اک ساتھ اُن دونوں کو دیکھا تھا

گئ بھینس پانی میں ! ! بہرام خود سے بڑ بڑا کر سیدھا ہوا

جب کے اک بار پھر عزت کا جنازہ نکلنے پر میر کا دل کیا اک لگاے بہرام کے کچھ دیر تک تو وہ دونوں انہیں حیرت سے رکھتی رہی پھر اک ساتھ چھت پھاڑ قہقہ لگا کر ہنسی

مسلسل پانچ منٹ وہ لوگ قہقہ لگا کر اک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے بری طرح ہنس رہی تھی جب کے وہی میر اور بہرام اسی پوزیشن میں کھڑے تھی میر کی سخت گھوریاں بہرام لالا کے چہرے پر تھی

بس!!میر کی گرجدار اواز پر اُن دونوں کا وہ جھٹکے سے رکا تھا وہ لوگ فوراً سیدھی ہوئی

میر نے ہاتھ بڑھا کر ٹشو سے اپنا چہرہ صاف کیا پھر کپڑوں کو جھاڑنے لگا

آپ لوگ کھانا بنا رہے تھے یا ور خود کھانا بن رہے تھے!!اتنا کہتی وہ دونوں پھر قہقہ لگا کر ہنسی تھی

یہ جلنے کی بُو کہاں سے آرہی ہے!!امنہ کچھ لمحے بعد بولی جب سب نے اک ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھا سبزیوں کے برابر والے چولہے پر رکھا مصالحہ جو تیار ہو رہا تھا وہ بری طرح جل چکا تھا

میر نے جلدی سے چولہا بند کیا

جلا دیا؟؟وہ لوگ اک بار پھر ہنسی تھی

مان جائیے ہار آپ پھر پھر ڈبل کام کرنے ہونگے آپ لوگوں کو یعنی 48 گھنٹے۔۔امنہ نے آفردی

ہم ہارنے والو میں سے نہیں ہے بیگم ! ! بہرام اپنے کپڑوں میں ہاتھ مارتا بولا

او کے جلدی بنائے پھر ہمیں بھوک لگ رہی ہے بہت ! ٹائم ختم ہونے والا ہے آپ لوگوں کا ! ! وہ دونوں کہتی ہنستی ہوئی کچن سے باہر نکلے تھے

پیچھے میر بہرام کو اخر بار غصے سے دیکھتا اپنے کپریں صاف کرنے لگا چہرہ اور کپڑوں کے صاف ہونے پر دونوں واپس کھانے کی جانب متوجہ ہوئے

جلدی بتاؤ آگے کیا کرنا ہے ! ! میر بنا اُسے دیکھے بولا

بہرام سمجھ چکا تھا میر غصے میں ہے

بہرام بتاتا گیا اور میر بناتا گیا نتیجہ جو نکل رہا تھا وہ میر کی سمجھ سے باہر تھا

مزید اک گھنٹے بعد اب میر اس وقت کچن کی شیلف پر اک ہاتھ رکھے کھڑا تھا جب کے پاؤں کراس نکلے تھے اور اک ہاتھ کمر پر تھا تر پر کشش آنکھیں بہرام کو غصے سے دیکھ رہی تھی اور بیچارہ بہرام نظروں کے زاویے بدل رہا تھا

کیاہے یہ؟؟کافی دیر کے بعد میرا اسی پوزیشن میں بولا

ہے!!بہرام فوراًبولا Bibimbap سر

Bibimbap لیکن یہ کہی سے نہیں لگ رہاذرا یہ تصویر دیکھو گوگل پر کی اور یہ دیکھو جو یہاں ہم نے بنایاہے!!میرنے تصویر اُس کے آگے کرکے دکھائی

سر ہمارا اس سے بھی زدہ اچھا بناہے100٪!!بہرام اب بھی پھل کنفائڈنس میں تھا

پر نظر ماری وہ کہیں سے Bibimbap میرنے اپنے بنائے گئے نہیں لگ رہی رہی بلکہ لگ رہا تھا سبزیوں کو بس ساتھ Bibimbap اُبالا ہو

سر پلز یقین رکھے!!بہرام نے یقین دلایا اسی طرح اُنہونے دوری ڈش بھی بنائی تھی ٹیکو کا فلور بہرام لالانے گوندا تھا تو خیر سے وہ پوری نمک کی

برنی الٹ چکا تھا لگ تو یہی رہا تھا یہ اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا جو بھی ہو رہا تھا خود ہو رہا تھا

میر یقیناً اسے نمک ڈالتے ہوئے نہیں دیکھ پایا تھا ورنہ تو روک لیتا اسی طرح دوسری والی ڈش بھی ان لوگوں کی تیار ہو چکی تھی جو دکھنے میں کم سے کم اچھی لگ رہی تھی کیونکہ اس کی ریسپی اردو میں یوٹیوب پر موجود تھی لیکن جہاں ہو ہمارے بہرام لالا وہاں کیسے ہو سکتا ہے کوئی کام پیارا؟

!!میر اس بات سے انجام تھا کہ ٹیکو کے فلور میں نمک کس حد تک ہے ریڈی ہو گئی فائنلی !!ڈھائی گھنٹے کی کڑی مشقت کے بعد جب بتائے گیے کھانے کی دونوں ڈشیں اُن لوگوں کے سامنے تھی تو بہرام گہرا سانس لیے کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا Bibimbap بولا جبکہ میر اب بھی اسے کہی سے پتہ نہیں لگ رہا تھا کے یہ کورین ڈش ہے یا پھر کورین ڈش کو شرمندہ کرنے کی سازش

چلے سر اتنا مزے کا اور اتنی محنت سے بنایا ہوا کھانا لڑکیوں کو کھلاتے ہیں اور پھر ان کی تعریفیں بٹورتے ہیں میں 100 پرسنٹ کہہ سکتا ہوں کہ یہ بہت زیادہ مزے کا بنا ہے!!

بہرام اپنا کالر جھاڑتا بولا

وہ دونوں ایپرین بھی چینج کر کے دوسرا پہن چکے تھے جس سے وہ لوگ کافی اچھے لگ رہے تھے میر نے دھیرے سے سر کو خم دیا جب دونوں پلیٹس فوک اور سپون تھامے باہر نکلتے ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھے ڈائننگ ٹیبل پر وہ دونوں پہلے ہی بیٹھی شدت سے کھانے کا انتظار کر رہی تھی

میر نے ابرش جب کے بہرام نے امنہ کے سامنے پلیٹ اور فوک رکھا تھا جب ابرش کی نظر میر پر اٹھی تھی جس کے پیشانی اور کال پر تھوڑا تھوڑا فلور اب بھی لگا تھا پیشانی پر بال بے ترتیبی سے پھیلے تھے پینٹ شرٹ کے

اوپر شیف ایپرن پہنیں وہ کوئی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا ابرش کا دل ہمیشہ کی طرح اسے دیکھ زوروں سے دھڑکا تھا

جلدی سے کھانا لے ائیں ہم سے تو ویٹ نہیں ہو رہا منہ چھک کر بولی وہ دونوں کافی ایکسائٹڈ تھی یہ دیکھنے کے لیے کہ جو انہیں بتایا تھا ان کے ایکسپیکٹیشن کے اندر ہے یا اس سے بھی باہر جبکہ ابرش بنا پلک جھپکائے میر کو دیکھ رہی تھی جو اس کے اگے پلیٹ رکھ کر فوک اور اسپون سیٹ کر رہا تھا

میر نے بھی بے ساختہ نظر اٹھائے اسے دیکھا تھا دونوں کی خوبصورت آنکھیں اک دوسرے سے ملی تھی جب ابرش فورا نظریں جھکا گئی تھی میر بھی کچن میں جاتا اب ایک ڈش اٹھا چکا تھا جب کہ دوسری ڈش بہرام نے اٹھائی تھی دونوں ایک ساتھ باہر کی جانب بڑھے اور شیف کی طرح ٹیبل پر کھانا رکھا جب دونوں لڑکیوں نے خوشی سے چھک کر جو ہی نیچے دیکھا پر نظر جاتے دونوں نے اک ساتھ اپنی انکھیں حیرت Bibimbap نہیں Bibimbap سے پہلاتے سانس روکی تھی وہ کہیں سے بھی

کو Bibimbap لگ رہی تھی وہ دونوں خیر سے آنکھیں پھاڑے بس دیکھ رہی تھی نظر ٹیکو پر جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی جو وہ کچھ حد تک ریلیکس ہو سکے بس نظر تو اک ڈش پر ہی ٹھہر چکی تھی!!

چلے ٹرائے کر کے بتائے!! بہرام نے دونوں کو کھانے کی جانب متوجہ کیا

یہ ک۔ کیا ہے؟؟ دونوں نے اک ساتھ پوچھا تھا

ہے!! بہرام مسکرا کر بولا Bibimbap یہ

ا۔ اچھا!! وہ دونوں کنفیوز سے ڈش کو دیکھنے لگی

چلے جلدی ٹرائے کریں!! بہرام نے پھر سے متوجہ کیا جب دونوں نے فوک تھاما اور دھیرے سے سبزیوں پر مارا سبزیاں اس حد تک گل چکی تھی کہ فوک جاتے ہی اندر دھنس رہا تھا!!

یہ کچھ زیادہ ہی نہیں گل گئی؟؟ امنہ اک سبزی اٹھاتی بولی

بیگم اپ کھانے پر دھیان دیں اس کی ریسپی یہی تھی اس کو گلانا تھا بہت!!

بہرام خفگی سے بولا

Come on take a bite !!

اُن دونوں کو اب تک ایسے بیٹھے تھے دیکھ اپنی گھمبیر آواز میں بولا

جب اُن دونوں نے جلدی سے سبزی کا تھوڑا سا حصہ فوک میں تھاما اور

اُسے اپنے لبوں کے قریب دھیرے سے لے جانے لگی

یہ اتنا عجیب کیوں لگ رہا ہے ؟؟ امنہ نے واپس فوک لبوں سے دور کیا

Don't judge book by its cover!!

یہ کہاوت سنی ہے ؟؟ بہرام سوالیہ نظروں سے بولا

جب دونوں نے آنکھیں بند کر کے اک بائٹ لی ! ! جو ہی اُسے چبانا شروع

کیا دونوں کی آنکھیں جھٹ سے کھلی تھی جیسے اندر گیا تھا ویسے ہی نوالہ باہر

ایا تھا

لیکن کھانسنے کے ساتھ وہ دونوں بری طرح کھانس رہی تھی

ائے انہیں کیا ہوا کیا اتنا پسند لگ رہا ہے کے کھانسی نہیں رک رہی ؟؟ بہرام

خود سے سوچتا بڑبڑایا جب میرا سے بنا دیکھے جلدی سے ابرش کے پیچھے ایا

اوراس کی پشت پر تھپتھپانے لگا پھر پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں کے قریب کیا جو ابرش دھیرے سے تھامتی پی چکی تھی!!

بس!! اک دو گھونٹ بھرنے کے بعد ابرش نے لبوں سے گلاس دور کیا اس دوران بہرام بھی امنہ کو پانی دے چکا تھا وہ بھی اب کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی

تُم ٹھک ہو؟؟ میر نے اُس پر جھکے فکر سے پوچھا

ج۔جی!! ابرش نے اسباب میں سر ہلایا اُن دونوں کا چہرہ کھانسنے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا خاص کر ابرش کا

اچھا دوسری ٹرائے کریں وہ بہت اچھی ہے پلز!! بہرام نے اُن کا اشارہ Beef burrito کی جانب کیا جب دونوں اک ساتھ اُسے دیکھا

Beef burrito

دیکھنے میں بہت مزے کا لگ رہا تھا جسے دیکھ ان دونوں کی آنکھیں چمکی تھی یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ انہیں شدت سے بھوک لگ رہی تھی دونوں نے

پر فوک سے وار کرتے تھوڑا سا حصہ Beef burrito جلدی سے
اٹھایا اور فوراً سے اُسے اپنے منہ میں رکھا اور مزے سے چبانا شروع کیا لیکن
جو ہی دو تین بار چبایا نمک کا پورا ذائقہ ان کے منہ میں پھیلنے لگا جب کھایا
ہوا ان کے منہ سے باہر ایا تھا بلکل اسی طرح عزت سے جیسے
باہر ایا تھا ایک بار پھر کھانسی کا پھندا ابرش کو لگا تھا Bibimbap
کھانسنے کی وجہ سے اس کی انکھوں میں شدت سے نمی بھی آچکی تھی
ایک بار پھر میر نے پانی کا گلاس اس کے قریب بڑھایا جسے ابرش نے فورا
تھام کر پانی پیا
کچھ دیر بعد دونوں ریلیکس ہو چکی تھی اور اب میر اور بہرام کو بری طرح
گھور رہی تھی ! !
اپ لوگ اس چیلنج میں فیل ہو چکے ہیں ! ! امنہ کچھ دیر بعد بولی
کوئی نہیں بیگم ہم نے بنایا تھا اب ڈش اپ لوگوں نے ایسی اترنگی دی تھی کہ
وہ ہم سے بنی ہی نہیں لیکن جو اپ نے کہا تھا وہ ہم نے بنایا ہے اگر ہم نہ

بناتے تو چیلنج کمپلیٹ نہیں ہوتا یہ چیلنج کمپلیٹ ہے ! ! ہم جیتے ہیں ۔۔ بہرام فوراً بولا

میر گہرا سانس بھرے نفی میں سر جھٹکتا شاور لینے جا چکا تھا اور پیچھے لڑکیاں انہیں دینے کے لیے بہت مشکل منصوبے بنا رہی تھی جو کھانا اُنہیں ابھی ! ! کھلایا گیا تھا وہ لوگ اس کا بہت اچھے سے لینے کا ارادار کھتی تھی

مائم کئی گھنٹے صائمہ بیگم کی گود میں سر رکھ لیٹا رہا پھر آٹھ کر باہر ایا باہر اتے ہی اُس کے دماغ میں صائمہ بیگم کی باتیں گونجنے لگی گھر میں عجیب سی سانس بند ہوئی محسوس ہونے لگی مائم تیزی سے گھر سے باہر نکلا گاڑی میں سوار ہوتے اُس نے گاڑی تیزی سے بڑھائی تھی

اس وقت رات کا وقت تھا تو ماحول بے حد خوبصورت بنا ہوا تھا

مائم نے گاڑی اسی جگہ روکی تھی جہاں کچھ دن پہلے اُسے وہ آدمی ملا تھا مائم تیزی سے گاڑی سے باہر ایا رات کے بارہ بجنے والے تھے اس کا مطلب وہ شخص کچھ دیر میں انے والا تھا مائم ریسٹورینٹ سے اندر تیزی سے بڑھتا

وہاں بیٹھ کر اُس کا انتظار کرنے لگا مائم کو وہ آدھی کہانی کسی بھی حال میں جاننی تھی اخر آگے ہوا کیا تھا؟؟ مائم کو کسی بھی حال میں پتہ کرنا تھا

بار اسے ساڑے بار اسے اک بج چکا تھا وہ شخص نا ایا اخر کار مائم اٹھتا کاؤنٹر کی جانب بڑھا

سنے وہاں روز اک لڑکا اتا تھا گولڈن بال ہلکی ہلکی بیرڈ ہوتی تھی اور سوٹ پہنتے تھے اج نہیں آئے وہ؟؟ مائم کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے کو دیکھ بولا

نہیں سر وہ پچھلے دو دن سے نہیں آرہے!! اور ہاں آخری بار جب وہ آئے تھے تو اُنہونے یہ دیا تھا کسی مائم نامی شخص کو دینے کیلئے آپ ہی ہے؟؟ اُس نے کاؤنٹر کے نیچے سے اک کاغذ نکالتے ہوئے کہا

جی میں ہی ہوں!! مائم فوراً بولا

یہ لیں سر!! اُس نے وہ کاغذ مائم کی جانب بڑھایا تھا جسے مائم فوراً تھام چکا تھا مائم ریسٹورینٹ سے نکلتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے مائم نے ہے صبری سے کاغذ کھولا تھا

مائم نے کاغذ کھولتے سامنے کیااور اُسے پڑھناشروع کیا

میں جانتاہوں مائم تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب چاہیئے تھی تُم اج"

مجھ۔سے بات کرنے اسی جگہ کھڑے ہو جہاں ہم پہلی بار ملے تھے

یاد ہے اُس دن جو کہانی میں ناآدھی چھوڑی تھی آؤاُسے مکمل کرتاہوں

پھر جو ہواوہ اُن دونوں خوبصورت جوڑے کواک دوسرے سے بے حد

دور کر چکا تھااک بار پھر دوپیار کرنے والے الگ ہو چکے تھے

وہ دن اُن دونوں کی زندگی بدل کرر کھ چکا تھامیں جانتاہوں تمہاری محبت

اس وقت تُم سے بہت دور جاچکی ہو جو تکلیف سے چور ہو کر تُم یہاں آئے

ہو

تُم اپنے اندر اک جنگ لڑ رہے ہو!! تُم یہ چیز قبول ہی نہیں کر پارہے کہ تم

اس لڑکی سے عشق کرنے لگے ہواور عشق بڑا کم بخت ہوتاہے میری جان

عشق بدنام ہے سارے جہاں میں لیکن پھر بھی سب کے لبوں پر اسی کانام

ہے!!

تمہیں بھی عشق نے اپنا اسیر کر ہی لیا نا تمہیں بھی عشق نے اپنا عادی بنا لیا

میری یہ دعا ہے عشق کبھی کسی کو نہ ہو اور اگر کسی کو ہو تو اسے اس کا عشق

پورا ملے عشق میں اکیلے رہنا موت کے برابر ہوتا ہے

غلطی اس لڑکے کی نہیں تھی غلطی تو قسمت نے جو کھیل کھیلا تھا اس کی تھی

وہ لڑکی اب اس سے دور جا چکی تھی اس کے دور جانے کے بعد اسے احساس

ہوا کہ وہ بھی تو اس لڑکی سے عشق کرتا تھا اس کی معصوم حرکتیں اس کی

معصوم باتیں اس کو اپنا اسیر ہی تو کر رہی تھی لمحہ بالمحہ اندر سے لیکن اب کچھ

نہیں ہو سکتا تھا وہ معصوم لڑکی بہت دور جا چکی تھی اس نے خود اپنے عشق

کو خود سے دور کر دیا تھا غلطی اس کی ذرا سی بھی نہیں تھی لیکن جو ہوا وہ بے

حد غلط تھا اور وہ ایک نہیں بلکہ دو دو زندگیوں کو برباد کر کے رکھ چکا تھا وہ

دونوں کبھی خوش نہیں رہ سکتے تھے کیونکہ ان کی خوشی اک دوسرے میں

تھی اور جب خوشی ایک دوسرے میں ہو!! تو دور رہ کر کوئی کیسے خوش رہ

سکتا ہے وہ لڑکا اور وہ لڑکی کبھی خوش نہیں رہ سکتے تھے کیونکہ وہ دونوں

اکیلے تھے گھر والوں کے ہونے کے بعد بھی وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب نہ تھے اس لیے خوشیاں ان سے سو کو دور جا چکی تھی ان دونوں کی زندگی ایک نیا موڑ لے چکی تھی دونوں اک دوسرے سے دور ہو چکے تھے اور شاید اب کبھی نہیں مل سکتے تھے لیکن جو زندگی نے رخ لیا تھا وہ دل دہلا دینے کے برابر تھا !!

یہ کہانی کسی لڑکے اور لڑکی کی نہیں بلکہ تمہاری اور اس معصوم لڑکی کی تھی جس سے تم نے عشق کیا تھا کبھی کبھی زندگی بہت بڑا سبق سکھاتی ہے جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جس محبت سے ہم دور بھاگ رہے تھے وہی تو ہمارے جینے اور مسکرانے کی وجہ تھی !!

اب تم ایک ہی طریقے سے سب کچھ دوبارہ حاصل کر سکتے ہو اور سب کچھ حاصل تمہیں تب ہو گا جب وہ تمہارے پاس ہو گی اس کے لیے تمہیں اللہ کے قریب ہونا پڑے گا راتوں کو نمازوں میں دعاؤں میں اسے مانگو خود کو اللہ کے اتنا قریب کر لو کہ اللہ تعالی تمہیں اسے نوازے بغیر رہ نہ سکے اللہ

اپنے بندے کی تڑپ دیکھتا ہے وہ تڑپ جو تمہارے اندر اب بھی جل رہی ہے اسے اپنے اللہ کے سامنے کھول کر رکھ دو اس سے تمہارا دل بھی ہلکا ہو گا اور تمہیں تمہاری محبت بھی مل جائے گی میں بھی پہلے ان سب سے بہت دور تھا لیکن پھر میری زندگی میں نماز کی اہمیت مجھے پتہ چلی میں اب یہاں آکر شراب نہیں پیتا جب سے تم نے سمجھایا ہے میں نے اپنے اللہ سے تمام برے کاموں کے لیے معافی مانگ لی ہے اسی دن سے میں نے نمازیں شروع کر دی تھی اب میں اس جگہ نہیں اتا لیکن مجھے پتہ تھا کہ تم ضرور اؤ

ہوں زندگی رہی تو ہم دونوں گے اس لیے میں تمہارے لیے یہ چھوڑ رہا ایک بار پھر ملیں گے لیکن تم اپنی محبت کو پانے کے لیے اللہ کے نزدیک ہو جاؤ پھر وہ تمہیں ہر اس چیز سے نزدیک کر دے گا جس سے تم محبت کرتے ہو تمہاری زندگی میں انتظار لکھ دیا گیا ہے اس انتظار پر پورا اترو خدا کے بے حد قریب ہو جاؤ خود کو اللہ تعالی کے سپرد کر دو پھر جو ہو گا وہ بے شک قابل قبول ہو گا !!

خداحافظ میرے دوست !! یہ کہتے ہوا کاغذ کی لکھائی مکمل ہوئی تھی یہ سب پڑھ کر مائن کے دل میں عجیب سا احساس پیدا پیدا ہو رہا تھا مائم تیزی سے گاڑی میں بیٹھا پھر

مائم نے گاڑی سمندر کی جانب بڑھائی اندھیری رات میں اس وقت وہاں کوئی موجود نہیں تھا

مائم نے گاڑی سمندر سے کچھ فاصلے پر روکی پھر گاڑی سے نکلا

وہاں کی معنی خیز خاموشی تیز چلتی ہوائیں سمندر کی اس خاموشی میں لہروں کی دوڑتی اوازیں مائم کو انکھیں بند کرنے پر مجبور کر گئی تھی

یہ جگہ اس کے لیے بہت معائنے رکھتی تھی وہ اکثر روحا کے ساتھ یہاں ایا کرتا تھا یاد داشت جانے سے پہلے !!

روحا کو سمندر بے حد پسند تھا اور یہ بات مائم سے زیادہ اچھی کوئی نہیں جانتا تھا

مائم نے گہرے گہرے سانس لیے

تو کیا میں سچ میں روحا محبت کرتا ہوں؟؟مائم کے لبوں نے حرکت لی تھی

یااللہ مجھے سکون دے یہ تکلیف میری جان لے لے گی!!مائم بے ساختہ

گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا

دونوں ہاتھ میں چہرہ تھامے اس وقت وہ اذیت سے دوچار تھا

مجھے سکون کیوں دے دے میرے مالک میں زندہ نہیں رہ پاؤنگا ورنہ بہت

تکلیف ہو رہی ہے مجھے!!مائم کی آنکھ سے ضبط کا انسوں گرا تھا جو زمین پر

گرتا اس خوبصورت شخص کی بے بسی اپنے اندر چھپا چکا تھا

کون کہتا ہے مرد شدت سے روتا نہیں؟؟مرد کیا انسان نہیں ہوتا؟؟کیا

اُس کے پاس دل نہیں ہوتا؟؟

مائم شدت سے رو دیا تھا اُس کی برداشت سے یہ سب باہر ہو رہا تھا

اہ!!!وہ چیخا تھا اُس کی آواز بے حد تیز تھی اتنی کے اُس خاموشی میں تین بار

گونجی تھی

وہ شدت سے بے بسی کی آخری حد پار کرتے اپنی خوبصورت آنکھوں سے
انسوں بہار ہا تھا اس وقت شاید مائم کو خود بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کس قدر
شدت سے رو رہا ہے!!
کیوں ہوا یہ سب!!! مائم اذیت سے بولا
کاش یہ سب نا ہوا ہوتا!!
اُس کا درد کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا سمندر کی خوشرت لہریں اپنے
سامنے اس خوبرو مرد کو اس طرح روتے ہوئے دیکھ رہی تھی مائم زندگی
میں پہلی بار اس طرح رویہ تھا
وہاں کی معائنے خیز ہوائے مائم کی اذیت سے بولی باتیں کو خود میں قید کر
رہی تھی اور سمندر کی لہریں یہ تمام منظر اپنی آنکھوں میں قید کر رہی تھی
تاکہ پھر جب تاریخ دہرائی جائے جب اک اور عشق میں ہارا انسان یہاں
آئے وہ خود کو پہلانا سمجھے!!!!

چلے جلدی اجاے آپ لوگ دوسرا کام کا وقت ہو گیا!! رات کا وقت تھا
جب امنہ اور ابرش آواز لگا کر بولی میر جو تھک ہار کر بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا
تھا ان لوگوں کی آواز میں طاقت سے تکیے اپنے ہاتھوں میں بھینچ گیا
میر!! ابرش کمرے میں داخل ہوئی سامنے میر کو اوندھے منہ لیٹے دیکھ اُس
کے اپنی ہنسی دبای پھر قدم باقدم چلتی میر کے نزدیک آئی
میر!! ابرش نے کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو کر پکارا
بولو؟؟!! ہنوز ویسے ہی اوندھے منہ لیٹے میر بولا میر کی آواز میں غصّہ
محسوس کرتی ابرش کی ہنسی ضبط نہیں ہو رہی تھی
چلے باہر دوسرا کام آگیا!! ابرش شرارت سے بولی
کے تھک گیا ہُوں کل بتانا!! میر کہتا تکھنے موند چکا تھا
ارے ایسے کیسے ابھی ہمارا وقت ہے ہم نے تو کیا کیا سوچا ٹھک آپ ہمارے
!! پلین پر پانی نہیں پھیر سکتے
ابرش فوراً بولی

کیا کیا سوچا تھا تُم لوگوں نے ؟؟میر ہنوز ایسے ہی لیٹے بولا

یہی کے آپ لوگوں سے اتنے کام کروا ینگے کے آپ لوگ توبہ کرینگے !!

ابرش بنا سوچے سمجھے بولی لیکن اپنی بات سمجھ انے پر وہ اپنا کب دانتوں تلے دبا گئی

اُس کی بات پر میر کروٹ لیتا سیدھا ہوا اور گھور کر اُسے حیرت سے دیکھنے لگا

توبہ کرینگے ہم ؟؟ کس چیز کی ؟؟اپنے سر کے نیچے تکیے رکھے میر ابرو اٹھائے بولا

ا۔اسی کی کے کبھی لڑکیوں سے پنگے نہیں لیتے !!ابرش حلق تر کیے بولی

میں کیا کروں تمہارا؟؟میر ن سوالیہ نظروں سے دیکھا اُسے

چائے بنادیں !!ابرش ڈھیروں معصومیت سجائے بولی

تمہیں شرم تو نہیں آرہی ہو گی نا مجھ سے کام کرواتے ہوئے ؟؟میر گہرا سانس لیے کہا

جس نے کی شرم اُس کے پھوٹے کرم !!ابرش ہنستی ہوئی بولی

جب میر نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے کھینچا وہ سیدھا میر کے اوپر گری تھی

اہ!!اچانک ہونے والی آفت ابرش کی سمجھ سے باہر تھی وہ چیختی ہوئی میر

کے اوپر گری تھی اپنے دونوں ہاتھ میر کے سینے پر رکھ اُس خود کو بچایا

ابرش کے تمام بال میر کے چہرے پر پھیل چکے تھے میر نے اپنے اک ہاتھ

سے اُس کے بال اپنے چہرے سے ہٹائے

پھر ابرش کو دیکھا جو میر کو ہی دیکھ رہی تھی

ابرش نے میر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا چاہا لیکن اُس کے بال میر کی

گھڑی میں پھنس چکے تھے ابرش واپس میر کے اوپر گری تھی

ابرش نے نظریں اٹھائے میر کی گھڑی کو دیکھا جس میں ابرش کے بال

پھنسے تھے ابرش نے اپنے بال میر کی گھڑی سے نکالنے کی کوشش کی لیکن

اوپر ہونے کی وجہ سے یہ اُس کیلئے مشکل تھا

آخر کو بے بسی سے ابرش نے میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

میرا۔اسے نکالیں!!ابرش نے اپنے تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے میر کو متوجہ کیا

جب میر نے اک کروٹ لیتے اُسے نیچے کیااور خود اوپر ایا

پھر دھیرے سے اپنی گھڑی سے اُس کے بال نکالنے لگااس دوران ابرش کا دل اچھل کے باہر انے کو تھا نظریں مسلسل میر کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جو مصروف سا اپنی گھڑی سے اُس کے بال نکال رہا تھا

نکل گئے!!میر نے بال نکالنے کے بعد اُسے دیکھا

ک۔کیا؟؟وہ ہنوز اُسے ہی دیکھ رہی تھی

تمہارے بال میرے گھڑی سے!!میر نے اُس کے اوپر سے اٹھتے اُسے اشارا کرتے بتایا

جب ابرش جھٹ سے ہوش کی دنیا میں اتی سرخ چہرہ لیے کھڑی ہوئی اپنا دوپٹہ درست کرتے وہ ندیم جھکا گئی تھی

آؤ پلاؤ تمہیں چائے ! ! میر کہتا کمرے سے نکلا اور پیچھے ابرش کے چہرے پر گلال بکھرے تھے وہ شرماتی ہوئی خود بھی باہر آئی تھی جہاں بہرام کھڑا صوفے پر بیٹھی امنہ کو گھور گھور کر آنکھیں چھوٹی کیے دیکھ رہا تھا اور بدلے میں امنہ بھی اُسے ادا سے آنکھیں دکھاتی تو کبھی ناک چڑھاتی ! ! میر ابرش کے قدم کچھ فاصلے پر ہی رک چکے تھے وہ دونوں اب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے ! !

کیا مسئلہ ہے بیگم ! ! بہرام سلگ کر بولا

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ بات فائنل ہوئی تھی جیتنے والی ٹیم ہارنے والی ٹیم کو کوئی بھی کام دے سکتی ہے سو اپ منع نہیں کر سکتے میاں جی ! ! امنہ فورا بولی

یار کوئی بھی کام بولا تھا لیکن کم سے کم یہ لڑکیوں والے کام تو نہیں بولے تھے ! ! بہرام بیچارگی سے بولا

یہ لڑکیوں والے کام نہیں ہیں ہسبینڈز اپنی وائف کے کرتے ہیں تو اپ جلدی سے کریں یہ پکڑیں نیل پولش اور یہ رہے میرے نیلز جلدی سے ان پر نیل پولش لگائیں اور باہر نہیں نکلنی چاہیے اچھی سی لگایئے گا ٹھیک ہے!!!امنہ نیل پولش بہرام کو پکڑاتی اپنے ناخن اگے کیے خوشی سے !!بولی

!! بیگم یہ سراسر زیادتی ہے

کوئی زیادتی نہیں ہے جلدی کریں!!امنہ نے مزید اپنے ہاتھ آگے کیے جب بہرام نیلا پیلا ہوتا غصے سے نیل پولش کھول گیا اس دوران میرا برش اپنی ہنسی دبائے یہ سب دیکھ رہے تھے

تم غلط فائدہ اٹھا رہی ہو!!بہرام نے پھر وارننگ دی

جلدی کریں!!امنہ بہرام کی بات کو سرے سے اگنور کرتی اسے کام کی !جانب متوجہ کرنے لگی

بہرام نے غصے ناک پھلاتے نیل پولش کا برش نکالتے اسے امنہ کے ناختوں سے باہر لگانا شروع کیا وہ ناختوں پہ نہیں لگا رہا تھا بلکہ بری طرح ناختوں سے باہر لگا رہا تھا یہاں تک کہ وہ ہاتھ تک پہ بھی اگیا تھا

اوہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ ! ! امنہ چیخی تھی

وہی جو تُم کے کہا اب لڑکیوں والے کام لڑکوں کو دو گی تو یہی ہو گا ! ! بہرام سکون سے بولتا مزید اُس کا ہاتھ بگاڑنے لگی جبکہ میر اور ابرش کو اب ہنسی ضبط کرنا مشکل لگ رہا تھا وہ دونوں چہرے پر ہاتھ رکھے بہت مشکل سے خود پر ضبط کیے کھڑے تھے

بہرام میں آپ کی جان لے لونگی ! ! امنہ غصے سے چیخی

یہ جان بھی آپ کی یہ بندہ بھی آپ کا لے لیں بیگم ! ! وہ اِدھر موجود لوگوں سے بے نیاز امنہ کو آنکھ ونگ کرتا بولا جب ابرش اور میر نے زور سے آنکھیں میچے اپنی ہنسی دبای

وہی امنہ غصے سے بہرام کو گھور رہی تھی کیا وہ یہ ایکسپیکٹ کر رہی تھی کہ اس کی نیل پولیس سب سے اچھی لگنے والی ہے اور یہاں الٹا ہی کچھ کام ہو گیا تھا!!

بہرام فاتحانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا جب کہ امنہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی!! اور میرا برش ہنوز چہرہ جھکائے اپنی ہنسی ضبط کر رہے تھے

بہرام میں آپ کو چھوڑ ونگی نہیں !!

امنہ غصے میں کس حد تک تھی یہ اُسے

دیکھ معلوم ہو رہا تھا

میری جان ابھی تو کہا بندہ آپ کا ہے

مت چھوڑنا!! بہرام پر سکون سا بولا

جب امنہ نے تش میں آکر پاس پڑی کافی

بہرام کے اوپر اوپر پھینکی تھی

اہ۔۔ بہرام چیخ لگاتا کھڑا ہوا

جب کے میرا برش کی آنکھیں حیرت سے
کھلی تھی

یہ کیا کیا!! بہرام صدمے سے بولا کیونکہ
یہ پہلے بار ہوا تھا ورنہ امنہ ایسے نہیں
کرتی تھی

یہ وہی ہے جو آپ نے میرے ہاتھوں کا کیا
ہے!! وہ بے حد غصے سے کہتی اندر کی جانب
بڑھی تھی جب میرا برش مزید اپنا قہقہ
ناضبط کر پائے اور بہرام کی حالت دیکھ
اک زوردر قہقہ لگا کر ہنسے تھے

اُن کی ہنسنے کی آواز پر بہرام جو صدمے
سے خود کو دیکھ رہا تھا اب نظریں
اٹھائے اُنہیں دیکھنے لیا یعنی اُس کی

عزت کو فالودہ یہاں بھی ہو چکا تھا

بہرام کا دل کیا وہ چلو بھر پانی میں

ڈوب کر مر جائے

کوئی بات نہیں یار ہوتا ہے ایسا! ! میر

ہنستا ہوا بہرام کے کندھے پر ہاتھ رکھ

اُسے تسلی دے رہا تھا

میر آپ کو کیسے پتہ کے ہوتا ہے یہ سب ؟

ابرش نے تفتیش کرتی آنکھوں سے اُسے

دیکھا تھا

میر جو بہرام کی جانب متوجہ تھا ابرش

کی بات پر اُسے نا سمجھی سے

دیکھنے لگا

بتائے آپ کو کیسے پتہ کے یہ سب ہوتا ہے

میں نے تو کبھی ایسا نہیں کیا کہی آپ

میں سیکریٹ ہونے کی وجہ سے سیکریٹ

شادی تو نی کر لی؟؟ہائے اللہ!!ابرش

صدمے میں بولی جب کے اُس کی بات پر

میرم بہرام کو دیکھا تھا جواب

اپنی مسکراہٹ دبائے میر کو دیکھ رہا تھا

بس پتہ ہے مجھے!!میر نے کندھے اچکا

کر جواب دیا

کیسے پتہ آپ کو بتائے؟؟؟؟ابرش غصے

سے بولی اُس کی آنکھوں میں تفتیش

تھی جو میر نے بخوبی محسوس کی تھی

کیا پتہ یہ بات سچ ہو کے میں نے شادی

کر لی ہو وہ سیکریٹ والی جو تُم کہے

رہی تھی!! میر نے بازی پلٹی تھی

بہرام جو میر کے پھنس جانے پر ہنس رہا

تھا اب حیرت سے آنکھیں پھاڑے میر

کو دیکھنے لگا

میر نے فاتحین مسکراہٹ کے ساتھ

بہرام کو دیکھا

!! شاہ میر سکندر کو ہلکے میں مت لینا

میر نے دھیمی اواز میں کہا جو بہرام

ارام سے سن پایا تھا

جب کے میر کے الفاظوں پر ابرش بت بنی

کھڑی ہو چکی تھی اُسے سمجھ نہ ایا وہ

کیا بولے آنکھیں ہاتھ سب ویسا تھا کیسے

پوچھتے وقت تھا وہ اپنا سانس تک روک

گئی تھی یعنی شاہ میر سکندر ابرش کا

نہیں ہے؟ وہ یہی سوچ کر سانس روکے

کھڑی تھی

چلو آؤ چائے پلاؤں میں تمہیں!! میر

ابرش کی جانب متوجہ ہوا

جواب تک بے یقینی سے میر کو دیکھ

رہی تھی شاید اُس نے میر کا چائے کا

بولنا بھی نہیں سنا تھا وہ اس قدر شوک

!! میں تھی

ابرش؟؟ اُسے بت بنے دیکھ میر نے پکارا

جب ابرش نے جھٹ سے میر کا حسین

چہرہ دیکھا

آؤ چائے پلاؤں تمہیں!! اور بہرام جاؤ

جاکر شاور لے کر سو جاؤ!!میر ابرش کا ہاتھ تھامے کچن کی جانب بڑھا

جب کے

پیچھے بہرام اسباب میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب

!! بڑھ چکا تھا

میر نے کچن میں آکر اُس کا ہاتھ نرمی سے

چھوڑا پھر چائے بنانے کیلئے چولہا جلایا

اس دوران بھی ابرش ہنوز بت بنے کھڑی

تھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت وہ

شاید اس وقت کھو چکی تھی یہ بات

اُسے یقین کرنے پیر اسلئے مجبور کر رہی

تھی کیونکہ میر کبھی مذاق نہیں کرتا

تھا تو کیا یہ سچ تھا؟؟ابرش کو لگا تھا

میر منع کریگا لیکن یہاں کچھ اور ہی

ہو چکا تھا میر کے چہرے کے تصورات
بلکل نارمل تھے
کافی بنادوں؟؟میر نے اُسے دیکھ کہا
ابرش؟؟؟اُسے ناسنتا دیکھ میر نے
اُس کا بازو تھامے اُسے متوجہ کیا
ج۔جی؟؟ابرش نے فوراً اوپر دیکھا
کافی بنادوں؟؟؟میر نے دوبارہ پوچھا
ہ۔ہاں!!ابرش بمشکل بولی جب میر
اسباب میں سر ہلاتا کافی بنانے لگا
وہ جانتا تھا ابرش چائے نہیں پیتی بس
چیلنج کیلئے کہے رہی تھی اسلئے میر نے
پوچھنا ضروری سمجھا
کیا ہوا تمہیں؟؟؟میر اُسے کیٹل کو گھورتا

پاکر بولا

آپ نے سچ میں ش۔ شادی کی ہوئی ہے ؟؟

ابرش نے یہ الفاظ کیسے ادا کیے تھے کوئی

اس سے پوچھتا

اگر میں کہوں ہاں تو؟؟میر نے سوالیہ

نظروں سے دیکھا

مت کہیے گا!! وہ میر کو دیکھ بولی

سچ سے دور بھاگو گی؟میر نے ابرو

اٹھائے پوچھا

اگر سچ یہی ہے تو بہت دور بھاگوں گی اس سے!! ابرش کی نظریں میر کے

چہرے

پر تھی

سچ سے دور بھاگنا خود کو دھوکے میں

رکھنے کہتے ہے اور کیا تُم خود کو دھوکے
میں رکھو گی؟؟ میر نے سوالیہ نظروں
سے اُسے دیکھا تھا
!! میں یہ سچ برداشت نہیں کر پاؤ نگی
ابرش کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی
جب اُسے میرے ساتھ دیکھو گی تب
مشکل نہیں ہو گا تمہارے لیے؟؟ میر نے
اگلا سوال کیا
مر جاؤ نگی!! ابرش کی آنکھ سے اک انسوں
ٹوٹ کر گرا تھا جسے میر تھام چکا تھا
اک بار پھر اپنے قیمتی انسوں ضایع
کرو گی؟ میر کی آنکھوں میں سوال ہی
سوال تھے

اگر بات آپ کو بانٹنے کی ائی تو میرے انسوں
ضایع نہیں بر حق ہونگے !! ابرش نے سرخ
آنکھوں سے میر کو دیکھا
!! نہیں تمہارے انسوں بر حق نہیں ہونگے
تُم اپنے انسوں اک بار پھر ضایع نہیں کر سکتی
ابرش احسن سکندر !! میر نے اپنا ہر لفظ
پر زور دیتے کہا
میں کرونگی اگر بات آپ کو کسی اور کے
ساتھ دیکھنے پر آئیگی تو !! میں کسی
دوسری لڑکی کو آپ کے ساتھ کیسے برداشت
نہیں کرونگی اپنی جگہ پر میں کیسے کسی
کو دیکھونگی ؟؟ ابرش کو آنکھوں میں تڑپ
تھی

وہ جگہ جو میں نے اب تک تمہیں بھی نہیں دی؟؟

میر نے اُسے دیکھ کہا

ہاں وہی جگہ جو اگے جا کر میری ہونے والی ہے!! ابرش پر یقین بولی

اور تمہیں اتنا یقین کیسے ہے؟؟ میر پوری

طرح اُس کی جانب متوجہ تھا

کیونکہ مجھے اس نکاح کے رشتے اور اپنی

محبت پر یقین ہے آپ صرف میرے ہیں اور

ہمیشہ میرے رہینگے آپ کو کسی اور کے

ساتھ دیکھنا آپ کے قریب اسکی اور کو دیکھنا میرے بس کی بات نہیں!!

ابرش

نے میر کی آنکھوں میں دیکھ کہا

خود کو ابھی سے تیار کرو تاکہ تب تمہیں

!! کوئی مسئلہ نا ہو کیونکہ یہ سچ بھی ہو سکتا ہے

میر اُسے ٹوٹتا دیکھ بڑے ضبط سے بول

رہا تھا

نہیں ! میں نہیں کر پاؤنگی برداشت ! ! ابرش

کی آنکھ سے مزید انسوں گرا تھا

جسے میر پھر سے تھام چکا تھا

تمہاری آنکھوں میں یہ انسوں نہیں چاہیئے

مجھے ابرش ! ! میر کا لہجہ سخت تھا

تو مت کریں ایسی باتیں مت کریں وہ

جو میں برداشت نہیں کر سکتی ! ! ابرش

نے میر کی جانب اک قدم بڑھایا تھا

تُم سچ سے دور نہیں بھاگ سکتی ہر حالات

کا ڈٹ کے مقابلہ کرنے کے بجائے تُم پیچھے

ہٹ رہی ہو ؟ ؟ میر افسوس سے بولا

نہیں کر سکتی میں مقابلہ اُس چیز کا جو

میرے لیے ممکن نہیں ہے آپ کو کسی اور

کے ساتھ دیکھنا آپ کے بے حد قریب ! ! اُس نے اس لفظ پر زور دیا تھا

جب میر

نے بخوبی اُس کی بات محسوس کی تھی

نہیں

کسی لڑکی کو دیکھنا یا پھر آپ کی آنکھوں میں

کسی اور لڑکی کا عکس دیکھنا اُس کیلئے

محبت دیکھنا ! ! مجھ سے برداشت نہیں

ہو گا اور خاص کر وہ رتبہ جو اُسے شاہ

میر سکندر کی بیوی ہونے کا ملے گا

وہ مقام رتبہ صرف میرا ہے ! ! سمجھے آپ ؟ ؟

ابرش کی سرخ آنکھیں دیکھ میر نے گہرا

سانس کیا تھا وہ بس اُس کی آنکھوں کو
دیکھ رہا تھا

ابرش حالات بدلتے دیر نہیں لگتی!! میر
اُسے شاید اس قسمت کے کھیل کے بارے میں سمجھانا
چہار ہا تھا کے قسمت بہت برا کھیل کھیلتی ہے
میر!! ابرش نے تڑپ کر اُسے پکارا اُس کی
پکار میں تڑپ محسوس کرتے میر نے ضبط
سے آنکھیں میچی
کہے دیں یہ جھوٹ ہے!! ابرش نے پر اُمید
پوچھا آنسوں اب باری باری تیزی سے گر
رہے تھے
یہ سچ ہو سکتا ہے!! میر نے سرد سانس ہوا

کے سپرد کی تھی اور ابرش کو لگا اس کا

دل کرچی کرچی ہو رہا ہے

آپ اُس سے محبت کرتے ہیں؟؟ ابرش نے

سانس روک کر یہ سوال کے

نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے کیا پتہ

مجھے پیار ہو اُس سے!! میر کافی کپ

میں ڈالتے ہوئے کہا

میں بھی تو آپ کے نکاح میں ہُوں پھر مجھ سے کیوں

نہیں ہوئی آپ کو محبت؟؟ ابرش کے پاس

بھی سوال ہی سوال تھے

جب کے اُس کے سوال پر میر نے اُسے دیکھا

تھا جو میر کے جواب کی منتظر تھی

پتہ نہیں!! میر نے محض اتنا کہا

یعنی آپ کو کسی سے محبت ہے اور افسوس
تو یہ ہے کہ وہ میں نہیں ہوں ! ! ابرش
نے بکھرے لہجے میں کہا
وہ تُم نہیں ہو لیکن اس طرح کمزور
پڑھ کر تُم مجھے ضرور تکلیف دے رہی
ہو کیا زندگی کے سبق سے ہمیشہ تمہیں
مضبوط کرنے کی میری تنقید کرنے سے
تُم نے کچھ نہیں سیکھا بے مول کر رہی
ہو میرے لفظ ؟ ؟ میر نے اُسے دیکھ کہا
میں نے کہا نا بات آپ پر آئیگی تو کے چہا
کر بھی خود کو نہیں سمجھا سکتی کے
آپ میرے نہیں ہے ! ! ابرش اپنے انسوں
صاف کرتی بمشکل بول رہی تھی

تمہیں کرنا ہو گا برداشت ! ! میر نے کہتے

کافی کا کپ اُس کی جانب بڑھایا

نہیں پینا مجھے ! ! وہ کافی کا کپ پیچھے

کرتی روتے ہوئے کمرے میں بھاگی تھی

جب کے میر نے گہرا سانس لے کر آنکھیں

بند کر کے کھولی تھی

آخر اور کب تک میں تمہیں ایسے کمزور

پڑھتا دیکھو نگا؟؟ میر اُس کی جاتی

پشت کو دیکھ اپنے دل میں سوچ رہا

تھا پھر نفی میں سر ہلاتا لاؤنج کی جانب

بڑھا صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ

کر میر صوفے کی پشت پر اپنا

سر ٹکا گیا تھا ! ! !

دوسری جانب رات کے تیسرے پہر مائم
سکندر ہاؤس داخل ہوا تھا وہ مرے قدمو
سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا
وہ اب تک اس کشمکش سے باہر نہیں ایا
تھا کے اسے روحا سے محبت ہے یا نہیں
اسے سکون نہیں مل رہا تھا کیونکہ اس
کا سکون صرف اور صرف نماز میں تھا
مائم صوفے پر بیٹھا نظریں کمرے میں
لگی روحا کی تصویروں پر ٹھہر سی گئی
تھی پھر مائم نے پورے کمرے میں نظر
دوڑائی کمرہ واقع بلکل ادھورا لگ رہا تھا
مائم نے اج محسوس کیا تھا کہ اس کا
کمرہ روحا کے بغیر بے حد ادھورا ہے

کچھ دیر انکھیں بند کرنے پر روحا کے

ساتھ بیتائے اس کمرے میں وہ

خوبصورت پل اسے شدت سے یادار ہے

تھے جو مائم کو مزید تکلیف سے دوچار

کر رہے تھے تکلیف کی اخری حد پار کرتے

ہوئے مائم نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں

گرایا جب اس شخص کی باتیں مائم کے

ذہن میں چلنے لگی جس پر مائم نے

جھٹکے سے آنکھیں کھولی اور گھڑی

میں وقت دیکھا رات کے تین بج رہے تھے

میں نے جلدی سے اٹھ کر قدم باتھ روم

کی جانب بڑھاے جاتے ہی مائم نے فوراً

وضو کیا

پھر باہر اتے جائیں نماز بچھا کر نماز

پڑھنا شروع کی مائمیں کافی عرصے بعد

نماز پڑھ رہا تھا زندگی کی خوشیوں

میں زندگی کی بے حد اسائشوں میں

وہ اپنے اللہ سے دور ہو گیا تھا لیکن

کہتے ہیں صدا دن اک سے نہیں رہتے

اج وہی مائم نماز پر بیٹھا تھا

مائم نے نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ دعا کے لیے اللہ کی بارگاہ

میں پھیلائے تھے

یااللہ میں جانتا ہوں بہت گنہگار ہُوں

اتنا عرصہ اسلام سے بلکل دور ہو کر رہ

گیا تھا پتہ ہی نہیں چلا وقت کیسے گزرا

میں جانتا ہوں تُو اپنے بندے سے ستر

ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے تو پھر میرے اندر کی تکلیف کو کم کر دے

میرے

رب

اس تکلیف کے ساتھ میرے لیے جینا بے

حد مشکل ہے مجھے سکون دے دے یا

اللہ میری روحا مجھے واپس دے دے

مجھے اس کشمکش سے نکال دے کہ کیا

میں روحا سے سچ میں پیار کرتا ہوں اگر

ایسے ہی رہا تو بھی زندہ نہیں رہ پاؤں

گا مجھے سکون چاہیئے میرے مالک

مجھے

روحا کو واپس لوٹا دے ! ! وہ مجھ سے

بہت دور سے چلی گئی اُسے واپس

مجھے میسر کر دے اُس کے بغیر مجھے

لگ رہا ہے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے

اُس کے بغیر ہر چیز ادھوری لگ رہی ہے

میں نے تو خود اُسے دور جانے کہا کا تھا

پھر کیوں میرا دل قبول نہیں کر پا

کیوں ہو رہی ہے اتنی تکلیف مجھے ؟؟ کیا

روحا مجھے کبھی نہیں ملے گی ؟؟ وہ تو

مجھ سے بہت خفا ہو گی نا لیکن مجھے

یقین ہے میں اُسے منا لو نگا بس مجھے

!! روحا واپس چاہیئے

مائم کی آنکھیں بند تھی وہ اذیت سے

اک اک لفظ ادا کر رہا تھا

میں نے روحا کو بہت ہرٹ کیا نا لیکن

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا میں تب

بھی

اسی تکلف میں تھا اور اب بھی مجھے

لگ رہا ہے کے یہ رشتا ہمارے

درمیان غلط باندھا گیا ہے لیکن اب جب

وہ دور چلی گئ مجھ سے تو دل اُسے

دیکھنے کا کر رہا ہے اُس کی آواز سننے

کیلئے کان ترس رہے ہیں ! ! اُس کا مان

پکار نا وہ سننے کیلئے تڑپ رہا ہوں میں

روحا جہاں بھی ہو بلکل ٹھک ہو میرے رب اُسے

اک آنچ بھی نہ آئے اُسے واپس میری

طرف کا راستہ دکھادے اُسے بتائے کے

! ! اُس کا مان کس تکلیف میں ہے

وہ اُسے دیکھنے کیلئے تڑپ رہا ہے وہ
مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی
وہ اجائیگی واپس ! ! مجھے کوئی تو اشارا
دے جس سے مجھے پتہ چلے روحا کہا
ہے ؟ مائم تڑپ کر اک اک بات اپنے اللہ کو
سنا رہا تھا جو اُس کا سب سے بہترین
دوست تھا
ماہم جیسے جیسے اپنا دل کا حال اللہ کے
سامنے رکھ رہا تھا اسے اپنے دل سے بوج
کم ہوتا محسوس ہو رہا تھا اس شخص
کی ایک ایک بات سچ تھی جو سکون
اُسے پچھلے تین دنوں سے نہیں
مل رہا تھا وہ مائم کو کچھ

لمحوں میں مل گیا تھا صرف اور صرف
اپنے اللہ کی بارگاہ میں بیٹھ کر اسے
اپنا حال سنانے میں بے شک سب سے
بہتر
سننے والا اللہ تعالی ہے جو خاموشی
سے ہماری بات سنتا ہے اپ کی تڑپ کم
کر کے اپ کو وہ دیتا ہے جو اپ کو
چاہیے بس مانگنے کے طریقے میں تڑپ
ہونی چاہیے اللہ تعالی کو اپنے بندے کا
رونا ہی تو پسند ہے لیکن صرف اپنے سامنے
دینے والی ذات صرف اللہ کی ہے
ساری دنیا دینے کے بعد جتاتی ہے لیکن
ہمارا رب دے کر نہیں جتاتا

وقت گزر رہا تھا اور مائم اپنے دل کا تمام
حال کھول کر اللہ کے سامنے رکھ رہا تھا اور جب وہ نماز سے اٹھا کر اٹھا تو دل
پر
!! بوجھ نا ہونے کو برابر تھا
سعد!! کیا مسئلہ ہے تمہارا نکلو یہاں سے
منال غصے سے چیخی کیونکہ سعد اس
وقت اُس کے بیڈ پر لیٹا
سکون سے اے لی ڈی میں مووی دیکھ
رہا تھا
منہ بند کر لو اپنا مووی دیکھنے دو جو
تُم دیکھ رہی تھی!! اب مجھے پتہ چلا
تُم اتنی چالاک کیوں ہو یہ دیکھتی ہو نہ
تُم!! سعد مووی کی جانب اشارہ کرتا

اُسے دیکھ بولا

میں کچھ بھی دیکھوں تمہیں کیا؟؟

منال غصے سے بولی

مجھے بہت کچھ ہے ڈارلنگ

Beacuse I am ur husband!!

سعد اُسے دیکھ بولا

U are my enemy just !!

منال جواباً بولی

ارے واہ تمہیں انگلش بھی اتی ہے

!!صدقے

ورنہ مجھے لگا تھا زندگی میں لڑنے کے

سوا تُم نے کچھ نہیں سیکھا!! سعد

حیرت سے بولا

مجھے انگلش کے علاوہ بھی بہت کچھ

کرنا آتا ہے کر کے دکھاوں ؟؟ منال نے

سوالیہ نظروں سے دیکھا

یہ تمہاری آنکھیں مجھے کچھ غلط بیانی

کر رہی ہے کیا سوچ رہی ہو تُم ؟؟

سعد مصنوعی گھبراتا بولا

کر کے دکھاوں ؟؟ وہ اک قدم قریب

ائی تھی

نہیں تمہاری گندی نظریں مجھے صحیح

نہیں لگ رہی تُم دور رہو ! ! سعد نے ہاتھ

کے اشارے سے اُسے دور رہنا کا کہا

اُف ابھی تو تُم نے کہا کے تُم میرے شوہر

ہو اور شوہر سے کون دور رہتا ہے ڈارلنگ

منال بھی اب اپنی پر آچکی تھی

کوئی نہیں میں بس لائن مار رہا تھا زدہ

فری مت ہو دور رہو ! ! سعد نے اُسے پرے

کرا جب منال چلتی ہوئی سعد کے نزدیک

ائی

اب سعد کو سچ میں کچھ غلط ہونے کا

خدشہ ہو رہا تھا

اے دور ہٹو ! ! اپنے چہرے کے قریب اُسے

جھکتا دیکھ سعد جھٹکے سے کھڑا ہوا

تھا

اُف بے بی کہا جا رہے ہو ! ! منال نے واپس

اُس کی جانب قدم بڑھائے

بے بی ؟ ؟ ؟ سعد نے صدمے میں لفظ دہرائے

!! یہ تمہیں چھے فٹ کا آدمی بے بی دکھ رہا ہے ؟؟ بے شرم عورت

سعد پیچھے دیوار سے چپکتا اُسے دیکھ

بولا سعد کی دھڑکنے واقعی تیز ہو رہی

تھی جیسے جیسے منال اس کی جانب

قدم بڑھا رہی تھی

بے بی !! منال نے لفظ پر زور دیتے اُسے پکارا

اے چپ یہ کیا چھچھورو والے الفاظ

!! سے پکار رہی ہو سعد نام ہے میرا

سعد نے بیڈ کی جانب دوڑ لگائی تھی

ارے کہا بھاگ رہے ہو ہسبنڈ بے بی !! منال

اُسے بیڈ کی دوسری پار کھڑا دیکھ

اُس کی جانب ائی تھی

سعد کو منال کے ارادے صحیح نہیں لگ رہے تھے

اُس نے تیزی سے دروازے کی جانب
قدم بڑھائے جب منال فوراً دروازے کے
سامنے کھڑی ہوتی دروازے جو پہلے سے
بند تھا اب اُسے مزید اچھی طرح بند
کر چکی تھی

م۔ منال ! ! سعد کے حلق ترکیے پکارا

یس مائے ڈیر ہسبنڈ ! ! منال اُسے دیکھ
بولی
یہ تُم انگریزی مووی دیکھ دیکھ کر پاگل
ہو چکی ہو اب دیکھو تُم ذرا میں بتاتا ہُوں تمہیں۔۔ سعد اپنے قدم پیچھے لیتے
کہا

اُف مائے ہسبنڈ ! ! اپنی مرضی سے کرو وہ ٹھک
میں کروں تو مووِیز کا بھوت ؟؟

منال کے ابرو اٹھائے کہا

تُم دور رہ کر بات کرو!! سعد نے ہاتھ

کے اشارے سے اُسے روکنا چاہا

جب منال اپنی ہنسی دباتی مزید اُس کے

!! قریب ائی تھی

اُسے سعد کی پتلی ہوتی حالت سے مزا

آرہا تھا

چلو زدہ ڈرامے مت کرو!! ہٹو سامنے سے

بہت ہو گیا بہت فری کر لیا میں نے تمہیں اتنا حضم نہیں ہو گا میرے ہسبنڈ

کو! کیونکہ اتنی عزت کی عادت نہیں نہ تمہیں اب فضول ڈرامے بند کرو

اور نکلو میرے کمرے سے شاباش!! منال اپنے ہاتھ سے اُسے سائڈ

کرتے کہا پھر بیڈ پر جاتی سکون سے بیٹھی

جب کے سعد حالات کو سمجھنے کی کوشش

کر رہا تھا یہ ہوا کیا تھا ابھی ؟

پاگل ! ! سعد نے اُسے گھورا

گدھا ! ! منال جواباً بولی

تُم سے نا کبھی تمیز کی امید ہی نہیں

رکھی جاسکتی ! ! سعد دانت پیس کر بولا

کیا بات کر رہے ہو ؟ یہ بات تمہیں اب

پتہ لگ رہی ہے ؟ ؟ یہ تو کب سے تمہیں

پتہ لگ جانا چاہیے تھی بے بی ! اُس نے

بے بی پر زور دیا

چپ کروان گندے لفظوں سے مجھے

پکارنا ! ! سعد سلگ کر بولا

اوکے بے بی ! ! منال معصومیت سے بولی

تُم نہایت بے شرم ہو ! ! سعد غصے سے بولا

Wow one more compliment!!

منال خوشی سے بولی

کس مٹی کی بنی ہو تُم؟؟ سعد تھکا ہارا

بولا

Roasted Multani Mitti!!

سے!! منال کے کہتے اُسے دیکھا

جب سعد

اُسے گھورتا کمرے سے نکلتا چلا گیا

پیچھے منال اُس کی حالت سوچتی

ہنستی ہوئی اے لی ڈی کی جانب متوجہ

ہوئی

اسی طرح اج کی رات بھی کٹ گئی تھی

صبح کا آغاز ہوا میر چیننگ روم سے

بلیک ٹریک سوٹ میں باہر نکلا

ابرش کو اب تک سوتا دیکھ میر نے

اک نظر گھڑی میں دیکھی جو گنگ

کا وقت ہونے والا تھا اور ابرش اب

تک سو رہی تھی

میر نے بیڈ کے قریب جاتے اُسے دیکھا جو

کمفرٹر چہرے تک لیے سو رہی تھی

ابرش؟؟؟ میر نے اُس کے قریب کھڑے ہوتے پکارا

لیکن آگے سے کوئی جواب نہیں

ابرش؟؟؟ میر نے دوبارہ آواز دی

لیکن کوئی جواب نہیں غصے سے اُسے

گھورتے میر نے کمفرٹر اک جھٹکے سے

اٹھایا تھا جب ابرش کا معصوم چہرہ

اُس کے سامنے آیا تھا

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی شاید

رات دیر سے سوئی تھی اسلئے جب کے

اُس کے چہرے پر آنسوں کے مٹے مٹے

نشان دیکھ میر نے ضبط سے آنکھیں میچ

کر کھولی

ابرش؟؟ میر نے اُسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا

جب ابرش اپنی آنکھنے رگڑتی اٹھی

اُس نے نیند سے بھری آنکھیں اٹھا کر

میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا

تھا

Come on get up jogging time !!

میر اُسے اپنی طرف دیکھتا پا کر بولا

جب ابرش بنا میر کو جواب دیے اٹھی

اور باتھ روم کی جانب شاور لینے کے گرز

سے بڑھی

!! میر سمجھ چکا تھا وہ خفا ہے

اتنے میر وہی صوفے پر بیٹھ کر اُس کا

انتظار کرتے موبائل میں کچھ کر رہا

تھا سامنے ایلف کا میسیج ایا

ہوا تھا جب میر نے اُس کا چیٹ کھولا

سر !! اُس کا محض اتنا میسیج تھا

یہ سعد کی تو جا کر کلاس لو نگا اچھے سے

نمبر بھی دے دیا اُسے !! میر غصے سے سوچتا

ٹائپ کرنے لگا

فرمایئے؟؟؟میر نے لکھ کر بھیجا

پھر کچھ دیکھنے لگا کے اگلے لمحے

ایلف کا ریپلائے ایا تھا

سر کیسے ہے آپ؟؟ایلف نے مسیج بھیجا

میں ٹھک!!میر نے محض اتنا کہا

جب اگلے لمحے دوبارہ ایلف کا میسیج

ایا

اتنی ویلی ہے یہ؟میر نے سوچتے ہوئے

نفی میں سر ہلایا

سر مجھے اپ کو کچھ بتانا تھا!!اجازت

ہے بتادوں؟؟ایلف نے اجازت مانگی

اگر فضول بات ہے تو مت بتاؤ کام کی ہے

!!تو بتادو

سر بہت کام کی ہے ! ! ایلف نے فٹ سے

ریپلائے ایا

ہمم بولو ! ! میر اتنا کہتا فون رکھ چکا تھا

کیونکہ سامنے ابرش باہر آچکی تھی میر کھڑا ہو کر اُس کی جانب بڑھا تھا

ابرش لونگ شرٹ کے ساتھ کیپری میں

ملبوس اپنے لمبے بالوں کو شیشے کے سامنے

کھڑے کومب کر رہی تھی

وہ میر کو بلکل نظر انداز کیے اپنے بال

بنا رہی تھی جب کے میر کی نظر اُس کے

بالوں پر جا ٹھہری تھی اُس کے بال بے حد

خوبصورت تھے جو کھلے ہوئے میر کے پہلی

بار دیکھے تھے

میر کی نظروں نے اُس کے بالوں سے نظر

ہٹانے کیلئے انکاری کی تھی

ابرش ان سب سے انجان اپنے بال بنا رہی تھی

میر دنیا میں تب ایا جب ابرش کے اپنے بالوں کو سمیٹ کر قید کیے

ابرش چہرے اور ہاتھ پر لوشن لگاتی

شوز پہننے لگی کیونکہ یہاں کافی سردی

تھی

تو سکن ڈرائے ہو جاتی تھی

میر کی نظر بس اُس پر تھی وہ خاموشی

سے اُس کی ہر اک حرکت دیکھ رہا تھا

ابرش نے شوز پہنتے ہاتھ میں گھڑی پہننے لگی

میر مزید کچھ لمھوں کے بعد کمرے سے

باہر نکلا تھا میر کے جاتے ہی میر کا

فون بجا ابرش نے مڑ کر

بیڈ کی جانب دیکھا

وہ ناراض تھی میر سے اسلئے میر کو آواز

نا لگائی لیکن بار بار فون پر مسیج دیکھ

اُس نے قدم بیڈ کی جانب بڑھاے

کچھ دیر وہ رکی پھر اپنا حق سمجھتی

اُس نے موبائل اٹھایا موبائل پر پاسورڈ

تھا لیکن نوٹیفکیشن دکھ رہی تھی

سامنے کا میسیج دیکھ ابرش کی آنکھیں

پھیلی تھی

ایلف کا مسیج تھا اور لکھا تھا

سر مجھے اپ سے محبت ہے ابھی سے "

نہیں پانچ سالوں سے """نوٹیفکیشن

میں صرف اتنا میسیج دکھ رہا تھا

جب کے نیچے کا میسیج ابرش کی نظروں
میں نہیں ایا تھا جس میں لکھا تھا
میں جانتی ہُوں آپ بہت غصّہ کرینگے "
کیونکہ آپ مجھے پسند نہیں کرتے
آپ مجھے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے
لیکن اب مزید یہ بات میں اپنے دل میں
نہیں رکھ سکی اسلئے میں نے آپ کو بتادیا
!!آپ کی ڈانٹ کھانے کیلئے میں تیار ہُوں
لیکن یہ بات بتانا آپ کو بھ ضروری تھی.....اس کے علاوہ بھی اک ہی
میسیج میں بہت ساری باتیں لکھی
تھی
ابرش کے ہاتھ سے فون چھوٹتا بیڈ پر گرا
تھا گلے میں گلٹی اُبھری تھی

انسوں آنکھوں میں اٹک چکے تھے

جب میر کے قدموں کی آہٹ سن کر ابرش

جلدی سے بیڈ سے دور ہوئی

ریڈی ہو؟؟میر کے کہے کر فون اٹھایا

سامنے ایلف کا میسیج

Everyone delete

تھا یعنی وہ اپنا میسیج ڈیلیٹ

کر چکی تھی

میر نے اُس کا ڈیلیٹ میسیج نظر انداز

کرتے فون اپنی پاکٹ میں ڈالا

چلو!!میر ابرش کی جانب متوجہ ہوا

تھا جو اُسے ہی بے یقینی سے دیکھ رہی

تھی

کیاہوا؟؟میر نے ابر واٹھائے اُسے دیکھا

جب ابر ش بنا جواب دیے کمرے دے باہر

نکلی

اسے کیاہوا؟؟میر خود سے کہتا خود بھی کمرے سے باہر نکلا تھا

امنہ بہرام پہلے جو گنگ کیلئے نکل چکے تھے

گھر سے باہر نکلتے ہی نظریں اُن دونوں

پر پڑی تھی

بھابی اجاے ! ! امنہ نے ہاتھ کے اشارے سے

بلایا جب ابر ش اُس کے پاس ائی

وہ دونوں اب باتیں کرتی کرتی جو گنگ

کرنا شروع ہو چکی تھی

بھا بھی کیاہوا آپ کو؟؟ابر ش کو خاموشی

سے اپنے ساتھ دھیرے دھیرے

بھاگتا دیکھ امنہ اُسے دیکھ بولی

کچھ نہیں امنہ ! ! ابرش ہنوز سامنے

نظریں رکھ بولی

! ! بھابی کچھ تو ہوا ہے بتائے پلز

آمنہ پریشانی سے بولی

کچھ نہیں ہوا میری جان ! ! ابرش

کے انسوں آنکھوں میں اٹک کر جلن محسوس

کرا رہے تھے لیکن وہ رو نہیں سکتی تھی

بھابی میر سر سے لڑائی ہوئی ہے آپ کی ؟ ؟

امنہ ابرش کو اچھے سے جانتی تھی اسلئے

اگلا سوال کرنے لگی

امنہ مجھے اک بات بتاؤ جس سے ہم

محبت کرتے ہے کیا کسی اور کے ساتھ

اُسے دیکھنا اسان ہوتا ہے ؟؟ابرش

سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ بولی

نہیں بھابھی بہت مشکل ہوتا ہے

جس سے آپ محبت کرتے ہے اُس کی

آنکھوں میں بس آپ اپنا عکس دیکھنا

چاہتے ہے اُس کی آنکھوں میں اُس کی

زندگی میں کسی اور کا وجود برداشت

نہیں ہو سکتا ! ! لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں ؟؟

امنہ سوالیہ نظروں سے بولی

نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی ! ! ابرش

بمشکل مسکرائی تھی

جب امنہ نے بھی مسکرا کر دھیما سا

اسباب میں سر ہلایا ابرش کا دماغ بس

اک ہو کر رہ گیا تھا بچی کبھی قصر

ایلف کا میسیج کر چکا تھا

خیر کافی دیر کی جوگنگ کے بعد

سب واپس گھر آ چکے تھے شاور وغیرہ

لے کر میر اور بہرام ڈائننگ ٹیبل

پر تھے جب کے ابرش اور امنہ کچن میں

تھی

اگلے کچھ لمحوں بعد وہ دونوں ناشتا ٹیبل

پر لگا چکی تھی

!! بھابھی آپ کہا جا رہی ہے ناشتا

ابرش

کو جاتا دیکھ

امنہ اُسے دیکھ بولی

جب بہرام اور میر بھی ابرش کی جانب

متوجہ ہوئے

نہیں امنہ مجھے بھوک نہیں ! ! وہ دھیما

سا مسکرا کر کہتی کمرے کی جانب

بڑھی تھی

امنہ ابرش کا بریک فاسٹ آپ

کمرے کے بھجوادیں ! ! میر اُسے دیکھ

کہتا کمرے کی جانب بڑھا تھا جب

امنہ فوراً یس سر کہتی ابرش کیلئے

بریک فاسٹ نکالنے لگی

میر کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل

ہوا سامنے ہی ابرش صوفے پر بیٹھی

تھی نظریں اک جگہ مرکوز تھی اُس کی

آنکھوں کے انسوں تھے

کیوں نہیں کر رہی ہو تُم ناشتا؟؟ میر نے

اُس کے پاس جاتے سوالیہ نظروں سے دیکھا

کیونکہ مجھے بھوک نہیں ہے!! اپنے انسوں

اندر لیتی وہ میر کو دیکھ بولی

لیکن تمہیں بھوک برداشت نہیں ہے

تُم یہ بات اچھے سے جانتی ہو اور تُم نے

رات سے کچھ نہیں کھایا! میر اُسے دیکھ

بولا

!! اتنا سب پتہ ہے آپ کو میرے بارے میں

ابرش میر کو دیکھ بولی

جیتنا پوچھا اتنا بتاؤ!! میر کا چہرہ

سنجیدہ تھا

مجھے نہیں لگ تھی بھوک!! وہ کہتی

واپس نظریں پھیر چکی تھی

اتنے میں امنہ نے دروازہ نوک کیااور

اندر داخل ہوئی ناشتے کی پلیٹ اُس نے ٹیبل پر رکھی

امنہ مجھے نہیں کھانا یہ لے جاؤ آپ!! ابرش

امنہ کو دیکھ بولی

امنہ شکریہ اس کیلئے اب آپ اجاے!! میر

امنہ کو دیکھ بولا جب وہ فوراً کمرے سے باہر گئی میر میں آنکھوں میں سختی

لیے ابرش کو دیکھا جو نظریں دوسری

جانب کیے دیوار کو گھور رہی تھی

اٹھو اور ناشتا کرو!! میر کی آواز سخت تھی

مجھے نہیں کرنا!! ابرش کھڑی ہوئی تھی

ابرش میں نے کہا ناشتا کرو! میر نے اُس

کی آنکھوں میں اپنی سرخ ہوتی آنکھیں
گاڑی تھی
میر مجھے بھوک نہیں ہے!! ابرش کا
انداز کے فیصلہ کن تھا
تمہیں بھوک ہے!! تُم ناشتا کرو مجھے
فضول میں زبردستی کرنے پر مجبور
مت کرو! میرا اپنے لہجے کو نارمل
رکھنے کی کوشش کر رہا تھا
میں نہیں کرونگی ناشتا آپ جا کر اُس کی
فکر کریں اُس دے پچھے جس سے آپ
محبت کرتے ہے کے اُس نے ناشتا کیا
یا نہیں!! ابرش خفگی سے بولی

فلحال میں تُم سے بول رہا ہوں چپ چاپ ناشتا کرو! ! میر کو اپنی بات

دہرانے

کی عادت نہیں تھی اور جب جب وہ

دوبارہ

دوہرا رہا تھا اُسے غصّہ آ رہا تھا

ابرش کو ہنوز بت بنے دیکھ میر نے

لب بھینچے پھر اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے

صوفے پر بٹھایا جب وہ جھٹکے سے

بیٹھی میر بھی اُس کے برابر میں بیٹھی

جب میر نے نوالہ بناتے اپنے ہاتھ سے

اُس کے لبوں کے قریب کیا

اور آنکھوں سے کھانے کا اشارہ کیا

ابرش نم آنکھوں سے میر کے حسین

چہرے پر سجے سخت تصورات دیکھ

رہی تھی جو اُسے مزید غضب دکھا رہے

تھے

مجھے نہیں کھانا! ! ابرش نم آنکھوں

سے کہتی اٹھ کر جانے لگی جب میر

نے غصے سے گہرا سانس لیتے

اُس کا ہاتھ تھام اور اُسے واپس اپنی

جانب کھینچا جس سے وہ میر کی تھائی

پر بیٹھی تھی اچانک ہونے والے لمحے سے وہ بے خبر خود کو بچانے

کیلئے اپنے دونوں ہاتھ میر کے سینے پر رکھ چکی تھی

ابرش نے کچھ دیر بعد اپنی آنکھیں کھولی

میر کو سرخ آنکھوں سے خود کو دیکھتا

پا کر وہ جلد نظریں جھکا گئی

وہ میر کے بے حد قریب اُس کی گود
میں بیٹھے ہونے کی وجہ سے میر کا چہرہ
بہت قریب سے دیکھ پا رہی تھی
م۔میر مجھے جانا ہے ! ! وہ سانس روکے
اٹھنے کی کوشش کرتی بولی جب
میر کے اُس کی کمر کے گرد حصار
باندھتے اُس کی کوشش ناکام کی
تمہاری طبیعت خراب ہو گی اگر تم
ناشتا نہیں کرو گی اور میں یہ ہونے نہیں
دونگا تُم ناشتا کیے بغیر یہاں سے
! ! نہیں اٹھو گی
میر ہر لفظ سے اُسے باور کرواتا
یہ بات سچ تھی ابرش کو بھوک برداشت

نہیں تھی اور اگر وہ کچھ نہیں کھاتی

تھی تو اُسے چکراتے تھے

ابرش کو بھی بہت بھوک لگی تھی لیکن

اُسے محسوس نہیں ہو رہی تھی کیونکہ جب

انسان تکلیف میں ہوتا ہے تو بھوک پیار کا

ہوش نہیں رہتا ابرش کو بھی ایسا

ہی ہو رہا تھا اسے بھوک پیار کچھ بھی محسوس

نہیں ہو رہی تھی

میر واپس فوک سے فروٹ اٹھاتا اُس کے لبوں

کے قریب کر گیا ابرش نے انسوں سے

بھری آنکھیں اٹھا کر میر کو دیکھا

پھر تھوڑا سا منہ کھول کر بائٹ لیا

اُسے میر کی عادت ہو چکی تھی وہ کیسے

کسی اور کے ساتھ اُسے دیکھ سکتی تھی؟

میر نے اُسے کھلانا شروع کیا وہ خاموشی

سے بس میر کا چہرہ دیکھ کھا رہی تھی

جب کے میر کا چہرہ ہنوز بے حد سنجیدہ

تھا

م۔میر!! بائٹ لیتے اُس نے بھرائی آواز میں پکارا

ناشتا کرو چپ چاپ!! وہ بنا اُسے دیکھے

بولا پھر جوس کا گلاس اُسے تھمایا

م۔مجھے نہیں پینا!! ابرش نے جوس کا

گلاس پیچھے کیا جب میر نے سرد

آنکھوں سے اُسے دیکھا

ابرش میر کی آنکھوں میں دہشت دیکھ

فوراً میر کے ہاتھ سے جوس پینے لگی

بس!! تھوڑا سا پینے کے بعد اُس نے

پیچھے کیا

تُم یہ پورا پی رہی ہو یا نہیں؟؟ میر نے

اُسے دیکھ کہا جب ابر ش خفگی سے میر

کو دیکھتی جوس پینے لگی

ناشتا کرانے کے بعد میر میں اُس کے گرد

سے حصار ہٹایا لیکن خود سے اُسے نہیں

اٹھایا میر خاموشی سے سامنے

دیر کو دیکھنے لگا جب کے ابر ش کے

گرد سے وہ حصار

ہٹا چکا تھا ابر ش کچھ لمحے میر کو دیکھتی

رہی پھر میر کے گال پر اپنا ہاتھ رکھے

اُس نے میر کا چہرہ اپنے سامنے کیے

میر نے بھی نظریں اُس کے چہرے پر مرکوز کی تھی

اُس نے میر کی خوبصورت آنکھوں میں جھانکا

میر ہنوز اُسے ہی دیکھ رہا تھا

ابرش اور میر کے چہرے اک دوسرے کے

بے حد قریب تھے میر کی سانسیں ابرش

کی گردن پر پڑھ رہی تھی

کمرے میں مکمل خاموشی تھی بس دونوں کی سانسوں کی آواز سنائی

دے رہی تھی

ابرش مزید کچھ لمحے مزید میر کو دیکھنے کے بعد

وہ فوراً کھڑی ہوئی

اپنی ہی حرکت پر شرم سے

پاگل ہوتی وہ کمرے سے باہر نکلتی تھی

اور پیچھے میر اُسے جاتا دیکھ رہا تھا

پھر سر جھٹکتا صوفے کی پشت

!!! سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا

خیر وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزر رہا تھا تین ماہ آنکھ بند کر کے گزر چکے تھے اس دوران ابرش کی ناراضگی اپنی جگہ قائم تھی وہ کھانا نہیں کھاتی تھی اور میر اُسے زبردستی کھلاتا تھا میر اس بات سے انجان تھا کے کوئی ایلف کا میسیج ابرش نے پڑھا ہے

میر کو اُس کا یہ رویہ بلکل سمجھ نہیں آتا تھا کے وہ ایسا ریکٹ کیوں کر رہی رہی میر جانتا تھا صرف اُس کے کہنے پر وہ اتنا لمبا ناراض نہیں ہو سکتی کیونکہ پچھلی بار بھی تو وہ کافی جلدی مان گئی تھی لیکن پوچھنے پر بھی وہ بلکل نہیں بتاتی تھی ہر بار بنا جواب دیے نکل جاتی تھی جو بات میر کو یقینا بے حد غصے کا شکار کرتی تھی لیکن وہ ہمیشہ خود پر ضبط کر جاتا تھا وہ چہا کر بھی ابرش پر غصّہ نہیں کر پا رہا تھا جو اس ریکٹ کیوں کر رہی تھی میر انجان تھا !!

کیونکہ میر اُسے بوح اچھے سے جانتا تھا جس طرح کی اُس کی ناراضگی تھی
چیزیں یقیناً کافی سیریس تھی
میر نے بھی کسی چیز کو کلیئر کرنے کی زبردستی نہیں کی تھی کیونکہ ناابرش
سننا چاہتی تھی اور نہ میر کو کرنا تھا !!
اس دوران آئس لینڈ میں سمگلر کی گئی لڑکیوں کو بھی ساتھ خیریت سے
پاکستان پہنچا دیا گیا تھا ابرش کی ٹریننگ بھی پوری ہو چکی تھی رات دن اک
کر کے میر نے اُسے ٹریننگ کروائی تھی جسے ابرش نے نہایت بہادری سے
سمجھنے کے ساتھ سرانجام دیا تھا اور اج ہی اسی محنت کا رنگ انا تھا کیونکہ اج
ابرش کا ٹیسٹ تھا جس میں فائنل ہونا تھا کے کیا ابرش سیکریٹ ایجنٹ بن
سکتی ہے یا پھر نہیں ابرش اس کیلئے کافی نروس بھی تھی ناراضگی جو بھی ہو وہ
میر کا بھروسہ نہیں توڑنا چاہتی تھی اُسے کسی بھی حال میں یہ ٹیسٹ پاس
کرنا تھا !!

ایجنٹ ٹیسٹ اس بار امریکہ میں ہو رہا تھا تو تیاریاں جاری تھی سب وہاں کیلئے نکل رہے تھے بہرام اور امنہ بھی ساتھ جا رہے تھے!!

چلے؟؟ میر نے ابرش کو دیکھ پوچھا جو ہاتھ میں گھڑی پہن رہی تھی اس بار بھی ہمیشہ کی طرح وہ بنا جواب دیے جانے لگی لیکن اس بار میر کا صبر ختم ہو چکا تھا پچھلے تین مہینوں سے وہ یہی تو برداشت کر رہا تھا

میر نے غصے سے اُس کی کلائی کھینچی اور اُسے دیوار سے پن کرتے اُس کے سامنے آیا

اُس کے ارد گرد دونوں جانب ہاتھ رکھے یقیناً وہ راہ فرار بند کر چکا تھا

کیا مسئلہ ہے تمہارا؟؟ میر اُس کے چہرے پر دھاڑا

ابرش کے سختی سے آنکھیں میچی تھی وہ چاہے دنیا کی پوری طاقت ہی کیوں نہ اپنے پاس رکھنے لگے میر کا غصا اک واحد چیز تھا جو اُسے ہمیشہ خوف میں مبتلا کرتا تھا لیکن وہ باہر سے نہیں دکھاتی تھی

م۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے!! وہ نظریں جھکائے دھیمی آواز میں بولی

پچھلے تین مہینوں سے تُم یہی کر رہی ہو وجہ بتاو گی کیوں کر رہی ہو
ایسے؟؟؟میر کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی
گردن کی رگے نمایاں ہونے لگی تھی
آپ خود سے پوچھے یہ!!ابرش کو لگا تھا کے میر کو موبائل میں آئے میسیج
کے بارے میں یقیناً پتہ ہے اور یہ وہی لڑکی ہے جس کی میر بات کر رہا تھا
کیونکہ اگر بات صرف یہ ہوتی کے میر نے کہا ہوتا وہ کچھ دنوں بعد ٹھک
ہو جاتی کیونکہ وہ جانتی تھی کے ایسا ہونے کیلئے کچھ تو نشانیاں ہو نہ میر فون پر
کسی لڑکی سے بات کرتا تھا نہ کوئی میسیج اور میر بھی یہ بات جانتا تھا دو تین
دنوں میں اُسے خود یہ چیز محسوس ہو جائیگی لیکن ایلف کا میسیج دیکھنے کے بعد
اُسے یقین ہو چکا تھا
جس کی وجہ سے وہ ایسا ریکٹ کر رہی تھی
کیا پوچھو میں خود سے؟ مجھے وجہ بتادو کے تُم ایسا کر کیوں رہی ہو تُم جانتی ہو
تُم پچھلے تین مہینوں سے شاہ میر سکندر کو اگنور کر رہی ہو جس کی اج تک

کسی نے ہمت نہیں کی ! ! میر اُس کے ساتھ پر غرایا تھا کیونکہ اج وہ اپنا سارا ضبط کھو چکا تھا

ابرش نے نم آنکھوں سے میر کا سرخ چہرہ دیکھا

میں نظر انداز نہیں کر رہی ہے کوشش کر رہی ہوں کے آپ سے دور رہوں مزید آپ کو اپنی عادت نا بننے دوں مجھے اپ کی عادت ہو چکی ہے اور عادتیں بہت جان ہوتی ہے کسی چیز کی عادت ہو اور اُسے دور کر دیا جائے وہ کس تکلیف کا مراحل ہوتا ہے میر شاید آپ جانتے ہی نہیں ! ! ابرش میر کو دیکھ بولی

میں نہیں جانتا سریسلی ؟؟ دو دوستوں کو کھویا ہے میں نے جان سے عزیز دوست جو یہاں رہتے تھے ! ! میر نے اپنے دل والے مقام کی جانب اشارہ کیا

دو دفعہ مراہُوں میں ! ! اور تُم کہے رہی ہو عادت کیا ہوتی ہے میں نہیں جانتا؟ میر اُسے دیکھ سرخ نظروں میں سوال لیے بولا جب کے اب تک وہ دونوں اسی پوزیشن میں کھڑے تھے

ابرش میر کی آنکھوں کے تکلیف دیکھ چکی تھی جو ذہرام اور عمر کی موت کے ذکر پرائی تھی

دنیا میں کسی اپنے کے جانے کی تکلیف مضبوط سے مضبوط شخص کو محسوس ہوتی ہے

ابرش بس میر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اُس کے چہرے کے تصورات سخت تھے بس آنکھوں میں تکلیف تھی جو سب بیاں کر رہی تھی

میر میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا میں بس مزید آپ کو اپنی عادت بننے سے روک رہی ہوں ورنہ میں برداشت نہیں کر پاؤنگی آپ کی دوری میں اکیلا رہنا سیکھ رہی ہوں ! ! وہ اپنے انسوں انر دھکیلتی بولی

کیوں میں مر گیا ہوں؟میر کے تصورات مزید بگڑے تھے جب کے میر کی بات پر ابرش نے تڑپ کر میر کو دیکھا جو اُسے ہی سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا

ا۔آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں اللہ نا کریں آپ کو کچھ ہو!! وہ تڑپ کر بولی جب کے ساتھ میر کی بات پر اُس کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ کر گرے تھے

پھر کیوں کر رہی ہو ایسا؟؟ میں کہا جا رہا ہوں تمہیں ایسے چھوڑ کر جس کی وجہ سے تُم یہ سب کر رہی ہو؟؟ میر کے پاس سوال ہی سوال تھے

آپ جانتے ہے میں کس کی بات کر رہی ہوں!! ابرش فوراً چہرہ جھکائے بولی

کیا تم تین مہینے پہلے اُس رات میری کی گئی باتوں کی باتوں کی وجہ سے یہ سب کر رہی ہو؟؟ میر کے دماغ میں اچانک ایا تھا

میر کی بات پر ابرش خاموش رہی اُس نے کوئی جواب نہ دیا وہ میر کی بات سے زیادہ ناراض بس ایلف کے میسج دیکھ کر ہوئی تھی جنہوں نے اسے یقین کروایا تھا!!

پھر؟؟ پھر ایسا کیا کر دیا میں نے جس کی وجہ سے تُم پچھلے تین مہینوں سے نارمل ریکٹ کر ہی نہیں رہی؟؟ میر نے طاقت سے ہاتھ دیوار میں مارا تھا ابرش نے سختی سے آنکھیں میچ کر کچھ لمحے بعد کھولی

میں نے تمہیں اسلئے وہ سب کہا تھا کیونکہ میں تمہارا ٹرسٹ دیکھنا چاہتا تھا خود پر عشق کرنا اسان نہیں ہے ابرش احسن سکندر!! عشق کرنے والوں کے پاس اپنے پیار کیلئے شق کی گنجائش نہیں ہوتی چاہے وہ آنکھوں دیکھ ہی کیوں نہ ہو اور یہاں تو پھر تُم نے کبھی کچھ نہیں دیکھا کبھی کسی لڑکی کا مجھ سے رابطہ نہیں دیکھا ہمیشہ مجھے لڑکیوں سے دور رہتے دیکھا پھر بھی تمہارے پاس شق کی گنجائش تھی؟؟ کیسے ابرش؟؟ یہ ممکن کیسے ہے؟؟ اک طرف تُم کہتی ہو کے تُم مجھ سے محبت کرتی ہو اور اگلے لمحے تُم میرے

کہے الفاظوں پر میرے اوپر ہی یقین توڑ دیتی ہو؟؟ تمہیں ذرا بھی نہیں لگا کے میں کسی لڑکی کے ساتھ کبھی اٹیچ ہو ہی نہیں سکتا؟؟ میر سوالیہ نظروں سے بولا یہ سچ ہی تو تھا میر نے اس دن بس ابرش کا خود پر یقین دیکھنے کے لیے وہ بات کہی تھی کے ابرش کو اُس پر بھروسہ ہے بھی یا نہیں کیونکہ بھروسہ ہوتی ہے اور میر اس کی پہلی سیڑھی دیکھنا عشق کی پہلی سیڑھی ہی چاہتا تھا اور ابرش کے اس طرح کے ریکٹ سے میر کو دکھ ہو رہا تھا !! لیکن یہاں غلطی ابرش کی بھی نہیں تھی اور میر کی تو یقینا نہیں تھی وہ اپنی جگہ بالکل درست تھا لیکن میر کو یہ بات ابھی تک نہیں پتہ تھی کہ وہ میر کی بات پر نہیں بلکہ موبائل میں دیکھیں گیے میسج کے بعد ایسا ریکٹ کر رہی ہے !!

بولو ہے تمہارے پاس کچھ بولنے کیلئے؟؟ میر نے اپنا چہرا مزید اُس کے چہرے ک قریب جھکایا تھا

ابرش نے سانس روکی تھی

میر کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا پھر پیچھے ہوا

عشق میں مبتلا ہونے کے بعد عشق کیے جانے والے پر اندھا یقین ہوتا ہے

!! جس کے خلاف ساری دنیا ہو گی لیکن وہ نہیں ہو گا

عشق کی خوبصورتی ہی تو بھروسہ ہے !! آنکھوں دیکھا بھی نہیں مانا جاتا اس

میں عشق میں تو دماغ سے کام ہوتا ہی نہیں عشق میں بس دل سے کام ہوتا

ہے بس دو دلوں کا ملاپ ہوتا ہے دو دل اپس میں بات کرتے ہیں دو دماغ

نہیں عشق ہو جانے کے بعد سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اس شخص کے لیے

ہمارے پاس ختم ہو جاتی ہے صرف اس شخص سے بے انتہا محبت اور مزید

!! محبت کرنے کا دل کرتا ہے اس کے علاوہ لگتا ہے کہ دنیا ہی فضول ہے

عشق ایک وہ خوبصورت چیز ہے جو اگر ایک بار ہو جائے تو بھلائے نہیں

بھولتی جس کے لیے ہم تڑپتے ہیں میں نے تمہیں خود کے لیے تڑپتا ہوا

دیکھا ہے ابرش لیکن تم مجھ پر بھروسہ نہیں کرتی جس دن تمہیں مجھ پر وہ

بھروسہ ہو گا نا اتنا کے تمہیں کوئی کچھ بھی آ کر کہے تم کچھ بھی دیکھو تمہیں

بس یہ یقین ہو گا کہ جس سے میں نے عشق کیا ہے وہ یہ نہیں ہو سکتا!!
پوری دنیا بھی تمہیں میرے خلاف آکر کچھ کہے گی تم اس چیز کا تب بھی
یقین نہیں کرو گی تب ہو گا تمہیں عشق اور جب یہ بھروسہ تُم مجھ پر محسوس
کرو گی تب ماننا کہ تمہیں عشق ہوا ہے ابھی تمہیں عشق نہیں ہوا ابرش
تمہیں مجھ سے محبت ہے جس دن تمہیں عشق ہو گا نا اس دن تمہارے پاس
شک کی گنجائش نہیں بچے گی میں جانتا ہوں تم بہت حساس ہو تم برداشت
نہیں کر سکتی مجھے کسی اور کے ساتھ لیکن تم دیکھو نا کہ کبھی تمہیں میری
ہے؟اس دوران ہم پہلے سے تو انکھوں میں کسی اور لڑکی کا عکس نظر ایا
کافی قریب اچکے ہیں تم نے کبھی میری انکھوں میں کسی لڑکی کو دیکھا
ہے؟میں کبھی تمہیں کسی لڑکی کے قریب نظر ایا میں نے جو کہا تم نے اس
پر یقین کر لیا میں تو ایسے بہت ساری باتیں کہتا ہوں تُم ان پر تو یقین نہیں
کرتی لیکن تم اسی بات پر اکر کیوں یقین کر لیتی ہو تم ڈٹ کر میرے سامنے
کھڑی ہوتی اور بولتی کہ میں جانتی ہوں یہ ممکن نہیں آپ کسی لڑکی سے

محبت کر ہی نہیں سکتے میں نے دیکھا ہے آپ کی انکھوں میں مجھے یقین ہے
یہ سچ نہیں ! ! اور شادی تو بہت دور کی بات تھی ابرش میں تو ہمیشہ شادی
! ! سے دور بھاگتا تھا
اگر تم یہ کہتی تو مجھے بہت اچھا لگتا ! ! عشق میں عاشق کے سامنے بھی
کھڑے ہونے سے گریز نہیں کیا جاتا ! ! اگر اس کے لیے ہمیں اسی سے لڑنا
! ! پڑے تو اس میں کچھ غلط نہیں ہوتا عشق میں سب کچھ جائز ہے
میر اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اک ایک لفظ کہے رہا تھا جب کے
ابرش کو اپنا آپ گھلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا
یہ سچ ہی تو تھا اس نے کبھی بھی میر کو کسی لڑکی کے قریب نہیں دیکھا تھا میر
کے الفاظ اُس کے کانوں میں گنج رہے تھے کے آنکھوں دیکھا بھی یقین
! ! نہیں کیا جاتا
خیر فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے اجاؤ باہر ! ! میر کہتا اب جانے لگا جب ابرش کی
آواز پر اُس کے قدم رکے

میر ! !اُس کی پکار پر میر نے پیچھے مڑ کر اُسے دیکھا
آپ کے موبائل پر کسی لڑکی کا میسیج تھا جس میں وہ اپنے پیار کا اظہار کر رہی تھی ! !ابرش آنکھیں سختی سے بند کرتی بولی جب کے اُس کی بات پر میر نے نا سمجھی پر حیرت سے اُسے دیکھا لیکن اگلے لمحے میر کے دماغ میں کچھ کلک ہوا ایلف کا ذہن میں اتے ہی میر کا دل کیا وہ ایلف کو ابھی گن سے شوٹ کر دے ! !

جس نے کیا تھا نہ اُس کی زندگی بے کچھ دنوں کی بچی ہے کیونکہ زندہ تو میں اُسے چھوڑونگا نہیں ! ! ! ! تُم آؤ جلدی فلائٹ مس ہو جائیگی اور ہاں اک اور بات مجھے یہ ٹیسٹ پاس چاہیئے اگر تمہاری نظر میں تھوڑی سی بھی اہمیت میں رکھتا ہوں تو اس بات کی لاج رکھ لینا جس طرح تم میری لڑکی والی بات پر امین کہہ کر یقین رکھ لیتی ہو اس بات پر بھی امین کہہ لینا ! ! میر اُسے دیکھ کہتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا

میر نے اُسے ایلف کے بارے میں کوئی صفائی نہیں دی کیونکہ عشق میں صفائیاں دی نہیں جاتی یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ میر چاہتا تھا کہ ابرش اس پر بھروسہ رکھے!!

اس لیے میری بنا کوئی صفائی دیئے کمرے سے نکلتا چلا گیا جبکہ پیچھے ابرش سختی سے آنکھیں میچ کر گہرے سانس لینے لگی آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا جب جلدی سے وہ ٹیشو پیپر سے صاف کرتی کمرے سے باہر نکلی تھی کیونکہ فلائٹ کا وقت بہت قریب تھا اور امنہ کی اوازیں باہر سے آرہی تھی

بھابھی جلدی اجاے فلائٹ مس ہو جائیگی!! ابرش کو اتا دیکھ امنہ جلدی سے بولی جب ابرش تیزی سے وہاں آئی

گاڑی میں بیٹھتے گاڑی ایئرپورٹ کی جانب روانہ تھی

پیچھے امنہ اور ابرش تھی جب کے آگے بہرام اور میر بہرام ڈرائیونگ کرتے کرتے میر سے بات کر رہا تھا جس کا میر جواب دے رہا تھا میر بھی

خاموش سا ہو گیا تھا ابرش کی نظریں میر کی پشت پر تھی جب کے امنہ بھی مسلسل باتیں کر رہی تھی ابرش سے !!

بھابی ؟؟ ابرش کو گم دیکھ امنہ نے اُسے ہلایا

ہ۔ہاں !! ابرش جھٹکے سے اُس کی جانب متوجہ ہوئی

کیا ہوا آپ کو ؟؟ میں پچھلے تین مہینوں سے دیکھ رہی ہوں آپ اور سر دونوں کافی خاموش خاموش سے ہو گئے سب خیریت ہے نہ ؟؟ امنہ کو پریشانی ہوئی تھی

ہاں سب ٹھک ہے !! بس ایسے ہی طبیت نہیں ٹھک !! ابرش دھیمی آواز میں بولی

کیا ہوا آپ کی طبیعت کو بھابھی رات میں آپ کا ٹیسٹ ہے اگر آپ کی طبیت خراب رہی تو کیسے دینگی آپ اچھے سے !!

نہیں امنہ میں ٹھک ہُوں بس تھوڑا نروس ہُوں نا اس کی وجہ سے ہو رہا ہے !! ابرش کو جو سمجھ میں ارہا تھا وہ بول رہی تھی !!

اوکے لیکن بھابھی اپ پریشان نہ ہو ہم نے دیکھا ہے سر نے اپ کتنے ہی دن رات جاگ کر ٹریننگ کروائی ہے اور اپ نے اسے کتنی اچھی طرح ہر چیز کو سرانجام دیا ہے ہم جانتے ہے ! ! اپ دیکھیے گا ٹیسٹ اپ کا پاس ہی ہو گا اپ کی محنت ضائع نہیں جائے گی ! ! امنہ مسکرا کر بولی

انشاءاللہ اللہ آپ کی زبان مبارک کرے ! ! ابرش مسکرا کر بولی

! ! امین ! ! امنہ کہتی اب پھر سے ابرش سے باتوں میں لگ چکی تھی

دوسری جانب روحا کا کچھ نہیں پتہ تھا

گھر والے میرا برش کی آس توڑ رہے تھے سب ہی ہر وقت غمگیں رہتے تھے ہر اک اک پل گزرتا سب کی امیدوں پر پانی پھیر رہا تھا سب بالکل اپنے کمروں میں بند ہو کر رہ گئے تھے روحا کے جانے کے بعد مائم بھی کمرے کی حد تک محدود رہ چکا تھا وہ افس بھی نہیں جا رہا تھا دل ہی نہیں لگتا

تھا بس کمرے میں اندھیرا کیے روحا کی یادوں کے ساتھ بیٹھا تھا اسے اس دوران یہ بھی یقین ہو چکا تھا کہ وہ واقعی ہی روحا سے محبت کرتا ہے روحا کی تلاش جاری تھی لیکن اُس کا کچھ نہیں پتہ لگ رہا تھا اس دوران بدل یہ ایا تھا کہ مائم اپنے اللہ کے بے حد قریب ہو چکا تھا وہ اپنی ہر ایک بات اللہ کے سامنے کھول کر رکھ دیتا تھا جس سے اس کے دل کا بوجھ کافی حد تک کم تھا!!

ابھی بھی مائم صوفے پر بیٹھا تھا جب اچانک اس کے دماغ میں بیلا کا کلک ہوا پچھلے تین مہینوں سے اس نے بیلا کو نہیں دیکھا تھا اور اسے یہ بات اج محسوس ہو رہی تھی یعنی وہ دنیا سے اتنا بیگانہ ہو چکا تھا کہ اسے ایک گھر میں وجود دکھ نہیں رہا تھا جس کے بارے میں اس نے کسی سے پوچھا تک نہیں مائم نے جھٹ سے آنکھیں کھولی پھر جلدی سے کھڑا ہوا پھر تیزی سے کمرے سے باہر اتا صائمہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھا وہ جلدی سے اندر داخل ہوا

مما!!! صائمہ بیگم جو صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی مائم کی اواز پر انہوں نے اپنی آنکھیں کھولی اُن کی آنکھیں سرخ تھی مطلب صاف تھا وہ ابھی بھی رو رہی تھی

مما بلا بیلا کہاں ہے ؟؟ مائم ان کے قریب اتا بولا جبکہ اس کی بات پر صائمہ بیگم اذیت سے مسکرائی تھی

بچے تین مہینوں کے بعد اب اج پوچھ رہے ہو بیلا کا!!! صائمہ بیگم اسے دیکھ بولی

ماما پلیز مجھے بتائیں بیلا کہاں ہے ؟

مائم فکر سے بولا

تین مہینے پہلے ہی بیلا روحا کے ساتھ جا چکی تھی وہ سب سے زیادہ روحا سے اٹیچ تھی میرا برش کے بعد میرا برش میرے بچے پہلے ہی دور ہو چکے ہے !! روحا بھی ہو جاتی تو وہ کیسے رہتی اس لیے روحا بیلا کو اپنے ساتھ لے گئی صائمہ بیگم نم آنکھوں کے ساتھ بولی جب کے مائم بس خاموشی سے بیٹھا رہا

الفاظ ہی نہیں تھے کچھ زندگی بڑی کمبخت تھی ہنستے بستے خوبصورت ہاؤس کو ویران بنا چکی تھی

اس دوران دادا سائی بہت بیمار رہنے لگے تھے سب کو جن کی فکر ہونے لگی تھی زندگی کی آزمائشوں نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا !!!

اب اتے ہے سعد منال کی جانب اس دوران اُن کے بیچ بھی جھگڑے ہی ہوتے رہے تھے زدہ کچھ بدلہ نہیں تھا جب بھی دونوں آمنے سامنے ہوتے تھے بلی چوہے کی طرح لڑتے رہتے تھے !!

ابھی بھی سعد منال کو بک شاپ لے جا رہا تھا کیونکہ منال کے پیپرز قریب آ رہے تھے تو اسے کافی سامان لینا تھا !!

بس روک دو اندھے ہو دکھ نہیں آ رہا وہ رہی دکان ! ! اُسے مسلسل گاڑی چلاتا دیکھ منال دانت پیستی ہوئی بولی

اندھا نہیں ہوں تُم آنکھیں پھاڑ لو پارکنگ ہے وہاں بیچ روڈ پر نہیں روک سکتا!! سعد اُسے دیکھ سلگ کر بولا

جب منال منہ بناتی خاموش ہوئی

چلو اتر و محترمہ!! گاڑی پارک کر کے سعد تنزیہ انداز کے کہتا خود گاڑی سے باہر نکلا!! جب منال بھی اُسے گھورتی گاڑی سے باہر نکلی

سعد وہی شاپ سے کچھ فاصلے پر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے ہو چکا تھا جب کے منال شاپ سے اپنی ضرورت کی بکس وغیرہ لے رہی تھی

سعد بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ کے ساتھ کافی ڈیشنگ نظر آرہا تھا وہ گاڑی سے ٹیک لگائے موبائل پر نظریں جمائے ہینڈسم بنے کھڑا تھا

جب دو لڑکیاں اُس کے نزدیک آئی

ہائے ہینڈسم!! اُن کی آواز پر سعد کے نظریں اٹھائے اُنہیں دیکھا دوسری نظر سامنے پڑی تھی جہاں منال گردن موڑے یہی منظر دیکھ رہی تھی سعد کے دماغ میں شرارت ناسوجے یہ ممکن ہے کیا؟؟

سعد نے فوراً نظریں اُن لڑکیوں پر مرکوز کی جو فٹ پینٹ کے ساتھ فٹ شرٹ میں موجود بالوں کو کھولے لمبی لمبی ہیل پہنے کافی ماڈرن دکھائی دے رہی تھی!!

Hi beautiful ladies !!

سعد دیکھ چکا تھا کے اب منال بوکس لیتی اسی جانب آرہی تو اسلئے تھوڑی بلند آواز میں بولا

جب کے منال سن چکی تھی کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر اُس نے قدم روکے تاکے وہ اُن کی بات سن سکے

U know what??u are too much hot !!

لڑکی اُسے دیکھ خوشی سے بولی جب کے اُس کی بات پر منال اور سعد دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی

لیکن سعد جلد ہی خود کو کمپوز کر گیا جب کے منال ویسے ہی دیکھ رہی تھی!!

Yes I know !! And u know what??u are looking like honey !!

سعد بمشکل اپنا لہجہ فلرٹ کرنے والا بنا رہا تھا جو اُس سے یقیناً ہو نہیں رہا تھا

!! جب کے سعد کی بات پر منال کے تن بدن میں آگ لگی تھی

Haha u are too much sweet Mr handsome !!

وہ لڑکی شرماتی ہوئی بولی

Your cheeks look sweet when you're brushing!!

!! سعد بے باکی سے بولا وہ منال کو سلگانے کی پوری کوشش کر رہا تھا جو یقیناً ہو بھی رہا تھا

Ohh u are too rumantic han !!!

وہ دونوں قہقہ لگا کر ہنسی تھی

Yes I am !!

سعد نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی

جب کے منال کا پارا بری طرح ہائے ہو چکا تھا وہ تیز قدم لیتی اُن کے قریب پہنچی اور سعد کو غصے سے گھورنے لگی

یہ کون ہے ہینڈسم اور یہ تمہیں ایسے کیوں گھور رہی ہے ؟؟اُن میں سے ایک لڑکی منال کو دیکھ بولی ابھی منال جواباً کچھ بولتی کے سعد بول پڑا

میری فین ہو گی نا جیسے آپ لوگ مجھ سے بات کرنے آئے ہے ائی ہو گی بیچاری مجھ سے بات کرنے آپ چھوڑیں یہ بتائے اتنی خوبصورتی لائی کہاں سے ہو تم ؟؟ سعد منال کو دیکھ کہتا واپس اُس لڑکی کی جانب متوجہ ہو کر مصنوعی پیار سے بولا

جب کہ خود کو سعد کی فین کہلانے پر منال کا بری طرح دماغ خراب ہوا تھا!! صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا

سعد!! منال چیخی تھی

اہ!! یہ اج کل کے فینز بھی نہ بات کرنے کیلئے کیسے غصّہ کرتے ہے!! سعد اُن لڑکیوں کو دیکھ اپنے کان سہلاتا بولا جس کو منال نے پھاڑنے کی کسر تو کوئی نہیں چھوڑی تھی!!

فین؟؟ تمہاری فین ہوتی ہے میری جوتی!! منال دوبارہ چیخی تھی جب سعد نے آس پاس دیکھا جہاں تمام اتے جاتے لوگ اُنہیں مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے کے کون پاگل ہے جو باہر کھڑے چیخ رہی ہے!!

دیکھے مجھے اپ کا نام تو نہیں پتہ لیکن ایسے مت چیخے میں آپ کو اپنا آٹو گراف دے دونگا!! سعد نے تسلی سے کہا

اے لڑکی تمہیں سنائی نہیں دے رہا ہینڈسم کیا بول رہے ہیں جاؤ ابھی یہاں سے!! لڑکی منال کو دیکھ بے زاریت سے بولی

منہ بند رکھو اپنا ورنہ سر پھاڑ دوں گی!! منال غصے سے بولی

کیوں؟؟تُم ہینڈسم کی فین ہو صرف اسی لیے ہم تمہیں چھوڑ رہے ہیں ورنہ تو اپنی اس ہیل سے تمہیں اتنا مارتے اتنا مارتے کہ تمہیں لگ پتہ جاتا فضول میں ہینڈسم کو پریشان نہیں کرو اور یہاں سے نکلو ابھی ہم لوگ ہینڈسم سے بات کر رہے ہیں تو بعد میں اٹو گراف لینے انا ٹھیک ہے ابھی جاؤ شاباش اور اک بات تو بتاؤ تم تو ایسے چیخ رہی ہو جیسے ہینڈسم تمہارا شوہر ہو خدانخواستہ!!

اللہ نہ کرے میں بھی کیا کیا بکواس بول رہی ہوں شاباش جاؤ یہاں سے

ہینڈسم تمہارے لیے نہیں بنے وہ ہم جیسی خوبصورت لڑکیوں کے لیے بنے ہے کیوں ہینڈسم؟؟؟!!لڑکی اُسے دیکھ کہتی واپس سعد کی جانب متوجہ ہوئی جب کے لڑکی کی بات پر سعد نے لب دانتوں پہلے دبائیں منال کو ترچھی نظر سے دیکھا تھا جو پھولتی ہوئی ناک کے ساتھ ہاتھوں کی مٹھیاں بنائیں گہرے سانس لیتی غصے سے لڑکی کو دیکھ رہی تھی

سعد اس لڑکی کی جانب تھوڑا جھکا پھر دھیمی اواز میں بولا

اللہ اپ کو ساتھ خیریت سے ہاسپٹل پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے امین ثما

امین ! ! سعد دل سے دعا دیتا پیچھے ہوئے جب کے اُس کی بات پر لڑکیوں

نے نہ سمجھی سے سعد کو دیکھا

سعد پیچھے کھسک کر سائڈ پر کھڑا ہو چکا تھا جب منال نے سمان گاڑی میں پٹنکا

پھر آگے بڑھ کر اُس لڑکی نے بال اپنی سخت گرفت میں لیتی کھینچے لگی جس

سے لڑکی کی دروازہ چیخے گونجنے لگی

دوسری لڑکی اتی منال کے ہاتھوں سے اُس کے بال آزاد کرنے کی کوشش

کرنے لگی جب منال نے اپنی چپل اُتار کر دوسری کو بری طرح دھویا ! ! پھر

واپس لڑکی کے بال پکڑ پکڑ کے کھینچنے لگی غصے سے منال پاگل ہو رہی تھی

سعد اُس کی حد سے زدہ بڑھتی شدت پر فوراً اتا منال کے پیٹ پر دونوں ہاتھ

رکھے اُسے پیچھے کرنے لگا

منال چھوڑو اُس کے بال ! ! تن سے جدا کرو گی کیا ! ! سعد اُس کے بال منال کی سخت گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا جب کے منال کی سخت گرفت ہلکی ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

منال پاگل ہو گئی ہو ! ! چھوڑو ! ! سعد نے اُس کے گرد پکڑ مضبوط کرتا پیچھے کیا جب منال جھٹکے سے اُس کے بال چھوڑتی پیچھے ہوئی منال کا چہرہ بے حد سرخ تھا اُس لڑکی کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی اس پاس رش جمع ہو چکا تھا کو یہ زندگی میں عجوبہ دیکھنے کیلئے زندہ تھے

لڑکی کے بال گھونسلہ بن چکے تھے جب کے دوسری لڑکی جس کی دھلائی چپل سے ہوئی تھی وہ بیچارے اپنا ہاتھ سہلاتی اُس لڑکی کو اٹھائی لگی جس کے بال اج شاید تن سے جدا ہونے ہی والے تھے

د۔۔دیکھ لونگی تمہیں ! ! وہ بمشکل بولی

دیکھ لے ابھی یہ رہی میں تیرے سامنے بعد میں کیا دیکھے گی ! ! منال اُس کے جواب میں بولی

جب دوسری لڑکی اُسے تھامے گاڑی کی جانب بڑھی تھی کیونکہ اُسے واقع ہاسپٹل کی ضرورت تھی ابھی خاموشی ہی بہتر تھی ورنہ منال کا کیا بھروسہ !! تھا اج بال نوچے تھے کل کو اُسے گنجا کر دیتی

منال ریلیکس !! اُسے حد سے زدہ غصے میں دیکھ سعد نرمی سے بولا جب منال نے چہرہ گھمائیں اُسے دیکھا

منال نے سعد کا ہاتھ اپنے گرد سے جھٹکا اور نیچے جھک کر اپنی چپل اٹھائی اُن کو تو مل گیا مزا اب تمہاری باری فین کہے رہے تھے نا اب دیکھو !! منال چپل اٹھاتی بری طرح سعد پر برسانا شروع کر چکی تھی جب کے وہاں کھڑے سب منہ کھولے یہ سب منظر دیکھ رہے تھے منال بنا رکے طاقت سے چپل سعد کو نار رہی تھی سعد کچھ کہنا چہار ہا تھا جب کے کہے نہیں پا رہا تھا کیونکہ منال کوئی موقع ہی نہیں دے رہی تھی اک آدمی سعد کو بچانے کے گرز سے آگے ایا جب منال نے سرخ نظروں سے اُسے بجسم کر دینے کی حد تک دیکھا

اگر اک قدم اور آگے آئے تو یہ چپل ! ! منال اُس آدمی کو دیکھ چپل کی جانب اشارہ کرتی بولی جب وہ آدمی جیسے آگے ایا تھا اب چپ چاپ واپس اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو چکا تھا وہاں بہت سارے لوگ موجود تھے جو بنا پیسے کے سینما مووی دیکھ رہے تھے

کچھ لڑکے اور لڑکیاں وڈیو بنا رہے تھے جبکہ کچھ لوگ منہ پر ہاتھ رکھے یہ مناظر دیکھ رہے تھے اور کچھ تو کافی لطف اندوز بھی تھے ! !

م۔ منال ! ! سعد نے بمشکل موقع ملتے اُسے پکارا وہ بنا رکے چپل کی بارش سعد پر کر رہی تھی جو یقیناً بن موسم کی بارش تھی

منال نہیں فین بولو ! ! وہ پھولتی سانسوں کے درمیان کہتی سعد کو نیچے جھکاتی طاقت سے کہنی اُس کی پیٹھ پر مار چکی تھی جب کے سعد درد سے کرہ کر رہ گیا تھا

منال نے سعد کے آگے کے بال پکڑ کر کھینچے

اہ ! ! جب سعد کی چیخ بلند ہوئی

منال اک ہاتھ سے اُس کے بال کھینچ رہی تھی اور دوسرے ہاتھ سے چپل اپنا کام کر رہی تھی

وہاں کھڑے سب سعد کو افسوس سے دیکھ رہے تھے جب کے کچھ چھوٹے دل کے مالک لوگ تو باقاعدہ آنسوں بہا رہے تھے سعد کا چہرہ بھی سرخ ہو چکا تھا

منال رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ سعد کے بال آزاد کرتی مکے اُس کے سینے پر برسا رہی تھی سب نے دیکھی تھی لڑائیاں ہوتے ہوئے لیکن یہاں پر ایک لڑکا اور لڑکی کی لڑائی ہوتے ہوئے وہ بھی اس طرح پہلی بار دیکھ رہا تھا سعد چاہتا تو بدلے میں کچھ کر سکتا تھا لیکن اس نے کچھ نہیں کیا بس وہ اپنے اپ کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ منال موقع نہیں دے رہی تھی !!

سعد اب بھی کچھ بولنا چھا رہا تھا لیکن نہیں بول پا رہا تھا

پچیس منٹ مسلسل پیٹنے کے بعد جب منال خود تھکی تواُس کی سپیڈ تھوڑی کم ہوئی تھی لیکن رکی وہ اب بھی نہیں تھی لوگوں کا جھنڈ بھی بڑھتا جارہا تھا جب پولیس کی گاڑی وہاں آکر رکی!! گاڑی سے پولیس نکل کر تیزی سے آگے ائی تھی کچھ لیڈی آفیسر اور کچھ میل آفیسرز

ہٹے!! لوگوں کے بیچ سے فاصلے بناتے وہ لوگ جلدی سے اندر آئے یقینا !! یہاں موجود کسی نے پولیس کو کول کی تھی سعد کی حالت پر رحم کھا کر چھوڑیں!! لیڈی آفیسر نے منال کے ہاتھوں سے سعد کے بال آزاد کرواتے پیچھے کرنا چاہا

لیکن یہ اک کا کام نہیں تھا دو لیڈی آفیسر نے اُسے تھام کر پیچھے کھینچنا جب جا کر وہ پیچھے ہوئی تھی

سعد نے اپنے چہرہ اٹھایا اُس کی حالت بہت خراب ہو چکی بال مکمل بے ترتیب تھے جبکہ چہرہ بے انتہا سرخ!!

گردن کی رگے نمایا تھی سعد کی حالت دیکھ کسی کو بھی رحم اسکتا تھا لیکن سامنے منال تھی اسے نہیں ارہا تھا!!

چھوڑو مجھے میں اج اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی!! منال مزاحمت کرتی افیسرز کے ہاتھوں سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ان دونوں نے اسے طاقت سے پکڑ رکھا تھا وہ چہا کر بھی ان کے چنگول سے باہر نہیں نکل پا رہی تھی سعد نے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کی اس کی گردن میں شدت سے درد ہو رہا تھا سعد نے بے اختیار اپنی پچھلی گردن پر ہاتھ رکھا جب درد کی لہر اُس کی گردن میں دوڑی تھی اُس نے درد سے کراہتے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا سامنے پولیس کو دیکھ حیرت سے آنکھیں پھیلی تھی جب کے جھٹکا تو تب لگا جب منال کو آفیسرز کی قید میں پایا!!

منال نے سعد کو غصے سے دیکھا سعد کی حالت بے حد غیر تھی کمر میں شدت سے درد ہو رہا تھا گردن میں درد ہو رہا تھا حد تک سر میں درد ہو رہا تھا

منال کو یقین ہو گیا تھا کہ اب سعد اسے پولیس کے حوالے کر دے گا کیونکہ جو اس نے کیا تھا اسے اس پر تو کوئی پچھتاوا نہیں تھا لیکن اسے اتنا تو یقین تھا کہ سعد اسے چھوڑنے والا نہیں ہے!!

یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ چھوڑیں اسے!! سعد نے منال کا ہاتھ پکڑ اپنی جانب کھینچا جب دونوں آفیسرز نے منال کے گرد سے اپنی گرفت ہٹائی!! جب کے منال کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو ائی تھی

!!جب کے سعد کے کھینچنے پر منال سعد کے سینے سے الگی تھی

آپ لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی اُسے اس طرح پکڑنے کی!! منال کے ہاتھوں پر آفیسر کے طاقت سے پکڑنے کی وجہ سے سرخ نشان دیکھ سعد غصے سے بولا

منال ہاتھ میں گھڑی پہنی تھی جس کی وجہ سے پکڑ مضبوط ہوئی تو کلائی بے حد سرخ ہو چکی تھی!! جس میں یقیناً تکلیف بھی بے حد ہو رہی ہو گی!! کیونکہ وہ سرخ بنے نشان تکلیف جو ایا کر رہے تھے

پولیس آفیسرز سعد کو پہچان چکے تھے کے وہ کون ہے اسلئے کچھ بولے نہیں!

بولے ؟؟ سعد دھاڑا تھا

دیکھے سر یہ قانون کے خلاف ہے!!! کے کسی انسان کے ساتھ بغیر غلطی کے اس طرح بے رحمی سے مار پیٹ کی جائے!! آفیسر کے اگے اتے کہا قانون لوگوں کیلئے رکھے آپ بیوی ہے یہ میری!! جب میں اُسے کچھ نہیں کہے رہا تو آپ لوگ کون ہوتے ہے!! سعد غصے سے گرجا اُسے منال کی کلائی پر سرخ نشان بے حد تکلیف دے رہے تھے جب کے منال حیرت سے آنکھیں پھاڑے سعد کو دیکھ رہی تھی جو غصے سے بھرا بیٹھا تھا

وہاں کھڑے لوگ سعد ملک پر اش اش کر اٹھے تھے وہاں موجود لڑکیوں نے سعد کی طرح شوہر ملنے کی دنیا کی تھی!!

جب کے منال کا دل زور وسے دھڑک رہا تھا

سوری سر ہمیں پتہ نہیں کے یہ آپ کی وائف ہے ! !اُنہونے معاملہ ختم کرنا بہتر سمجھا

اب پتہ لگ گیا تھا؟؟اب جائے یہاں سے ! ! سعد سخت لہجے میں بولا کہ وہ لوگ فوراً یہاں سے چلتے بنے

اور آپ لوگ ؟؟ دیکھ لیا تماشا اب جائے اپنے اپنے کاموں پر ! !اور ہاں اگر کسی نے ویڈیو بنائی ہے تواُسے اپنے پاس سے ڈیلیٹ کر دے اگر یہ سوشل میڈیا پر ائی تو میں اُسے چھوڑونگا نہیں یہ بات ہر کوئی یاد رکھے ! ! سعد سرد لہجے میں بولا جب سب فوراً زور و شور سے اسباب میں سر ہلاتے اپنے اپنے کاموں کو بڑھے تھے منال دھڑکتے دل کے ساتھ سعد کو دیکھ رہی تھی سعد کے لبوں کے پاس خون کی بندے بھی واضح تھی جس سے معلوم ہوتا تھا !!! کے منال کے وار میں کس قدر شدت اور طاقت تھی

سعد نے اگلی نظر منال پر ماری میں سعد نے نظریں گھمائیں اُسے دیکھا جو پہلے کسی ٹرانس سی کیفیت میں سعد کو دیکھ رہی تھی سعد کا حسین چہرہ بے

حد سرخ تھا بال بے ترتیبی سے پھیلے تھے منال کا ہاتھ سعد کے ہاتھ میں تھا اور جب کے منال سب کچھ بھلائے سعد کو دیکھ رہی تھی سعد کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا پھر اُس کا ہاتھ تھامے گاڑی کی اور بڑھا اُسے گاڑی میں جھٹکے سے بٹھاتے سعد نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی ! ! سعد مکمل خاموش تھا اُس نے اک لفظ اُسے نہیں کہا تھا منال کو نا جانے کیوں لیکن سعد کی خاموشی کافی تکلیف دے رہی تھی یعنی اک ایک بعد اک سعد کا روپ اُسے جھٹکے دے رہا تھا

پہلا سب کے سامنے اُس کو بچانا پھر ابھی بھی خاموش رہنا منال بری طرح سوچوں کا شکار ہو چکی تھی ! !

سعد نے خاموشی سے ڈرائیونگ شروع کی پورے راستے خاموشی رہی تھی سعد کو اب بھی پچھلی گردن پر کافی درد محسوس ہو رہا تھا جسے یقیناً سعد اثر نہیں لے رہا تھا اس سے بڑی بڑی تکلیفیں سعد نے اپنی زندگی میں دیکھی تھی

منال مسلسل کبھی سعد کو دیکھتی تو کبھی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مروڑتی !!

! شاید وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی

ایئرپورٹ پہنچنے کہ بعد بھی فلائیٹ میں پندرہ منٹ ابھی بھی باکی تھے اس وقت صبح کے ساتھ بجنے کو تھے اور فلائٹ ساتھ بجے تھی ابرش کا ٹیسٹ اج رات ہی تھا تو دن کافی یقیناً تھکا دینے والا ہونا تھا

چیک ان کروانے کے بعد جہاز کی جانب سب نے رخ کیا تھا کیونکہ مائک سے اتی آپریٹر کی آواز میں وہ سب کو جہاز میں جانے کی ہدایت دے رہی تھی !!

پندرہ منٹ کیسے گزرے یقیناً پتہ ہی نہیں چلا تھا سیٹ نمبر دیکھتے چاروں اپنی اپنی سیٹس پر بیٹھے !!

میرا برش اس دوران بھی خاموش تھے بہرام کوئی بات کر رہا تھا تو میرا اُس کا
!! جواب دے رہا تھا جب کے یہی چیز ابرش کے ساتھ بھی تھی
ابرش کا منہ نہیں پڑھ رہا تھا میر سے کچھ بات کرنے کا اُسے سمجھ نہیں آ رہا
!!! تھا وہ کیا کریں اس لیے اُس نے خاموش ہونا ضروری سمجھا
پانچ گھنٹے کا سفر تھا آئس لینڈ سے امریکہ کا!! تو جلد ہی جہاز امریکہ کی زمین
!! پر قدم رکھتے لینڈ ہو چکا تھا
امریکہ میں ہوٹل وغیرہ پہلے بک ہو چکا تھا!! سب کافی تھک گیے تھی سفر
کی وجہ سے اسلئے تھوڑا ارام ضروری تھا اور رات سے پہلے تو یقیناً بے حد
کیونکہ رات کافی دیر ہو جانی تھی
خیر ائرپورٹ کے بعد گاڑی کے سفر میں سب ہوٹل پہنچ چکے تھے جو
!! نہایت بڑا پر خوبصورت تھا
ہوٹل میں چیک ان کرتے سب اندر داخل ہوئے تھے

بہرام تُم لوگ بھی ارام کر لو شام میں پھر ملتے ہے اور لنچ وغیرہ میں نے کمرے میں لانے کا بول دیا ہے ! ! امنہ اور ابرش اپنے اپنے کمروں کے جا چکی تھی جب باہر میر بہرام کو دیکھ بولا

او کے سر ! ! بہرام نے اسباب میں سر ہلایا جب دونوں کمروں کی جانب بڑھے

بہرام امنہ اور میر ابرش کا کمرہ بلکل برابر میں تھا یعنی کوئی فاصلے نا تھا بس گیٹ اور رومز الگ الگ تھے ! !

میر میں دروازہ کھولتے اندر قدم بڑھاے ابرش یقیناً اندر منہ پانی سے دھو رہی رہی تھی ! ! میر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا ! !

پھر جا کر صوفے پر بیٹھا ! ! موبائل نکالتے اُس نے دیکھا کافی سارے میسیج وغیرہ بھی سامنے دکھ رہے تھے !

! ! میر سعد کی بات کا جواب دینے لگا شاید سعد کے کچھ بتایا تھا میر کو کبھی میر دیکھ رہا تھا جب ابرش باہر ائی ابرش کی نظر بھی میر پر پڑی تھی

جب کے میر نے بھی نظریں اٹھا کر اُسے کچھ لمحے کیلئے دیکھا تھا پھر واپس نظریں واپس موبائل پر مرکوز کر گیا

ابرش قدم لیتی میر کی جانب جانے لگی تھی جب میر کی آواز پر اُس کے قدم رکے !!

ارام کر لو تُم کچھ دیر !! میر کی گھمبیر آواز پر ابرش کے قدم رکے تھے

مطلب صاف تھا میر اس وقت کچھ بات نہیں کرنا چاہتا تھا !!

ابرش نے بے بسی سے میر کو دیکھا پھر شیشے کے سامنے جاتی اپنے بال بنانے لگی !!

اتنے میر بھی موبائل پر مصروف تھا !!

دوسری جانب گاڑی سکندر ہاؤس کے آگے رکی تھی سعد دروازہ کھولتے گاڑی سے نکلا وہی منال بھی دروازہ کھولتی باہر ائی

سعد نے اُس کی جانب اتے اُس کی کلائی تھامی اور اندر کی جانب قدم بڑھائے !!

منال بھی خاموشی سے سعد کے ساتھ ہی چل رہی تھی !!

سعد کے کمرے میں اتے اُسے صوفے پر بٹھایا پھر فرسٹ ٹیڈ بوکس لے کر نکالتے منال کی جانب ایا

اس دوران سعد اپنے بال ہاتھوں سے درست کرتا کپڑے ٹھک کرتا واپس کچھ کچھ پہلے والی عادت کے آگیا تھا بس چہرہ بے حد سرخ تھا !!

منال بس حیرت سے سعد کی کاروائی دیکھ رہی تھی

سعد نے بیٹھتے اُس کی کلائی تھامی

فرسٹ ٹیڈ بوکس سے دوا نکال کر اُسے منال کی کلائی پر لگائی پھر پٹی کرنے لگا منال کو اک کے بعد ایک حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے !!

وہ بس سعد کو دیکھ رہی تھی اُس کی نظریں کسی اور تعاقب میں جا ہی نہیں رہی تھی !!

پٹی کرنے کے بعد سعد نے اپنی پر کشش سرخ آنکھیں اٹھا کر منال کو دیکھا !!

جواُسے ہی حیرت سے دیکھ رہی تھی سعد نے گہرا سانس بھرا

میں تمہیں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کے اب تو تُم بہت خوش ہو نگی نا میری

بیزتی کرواکر؟؟؟ سعد اُسے دیکھ بے حد نرمی سے بولا سب کے سعد کا اس

قدر نرمی سے بھرا لہجہ اور اُس کی بات سن منال کے وجود میں کچھ الگ ہی

احساس دوڑ رہا تھا !!

وہ ہنوز سعد کو دیکھ رہی تھی جب سعد خاموشی سے کھڑا ہوتا اپنے کمرے کی

جانب بڑھا تھا !!

بیلا!! بیلا انی کی جان ایسے نہیں کرتے گر جائینگی آپ!! روحا نے بیلا کو

تھاما تھا جو بیڈ پر اچھل اچھل کر ہنس رہی تھی

انی آپ بھی اجاے!! بیلا اپنے ننھے ہاتھوں سے روحا کو اپنی جانب اشارہ

کرتی بولی

نہیں میری جان انی پڑھائی کر رہی ہے نہ!! آپ اِدھر آؤ! روحا نے پیار

سے کہتے اُسے اپنے پاس بلایا جب بیلا بھاگتی ہوئی روحا کے پاس آئی

!! جب روحا نے اُسے اٹھا کر بیلا کو گود میں بٹھایا

انی ہم گھر کب جائینگے !! بیلا روحا کو دیکھ بولی

ہم کبھی بھی گھر نہیں جائینگے اب بیلا !! روحا بمشکل مسکرا کر بولی

کیوں انی !! بیلا بھرائی آواز میں بولی

!! بس ایسے ہی میری جان !! روحا نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا

مما بابا کی یاد اتی ہے مجھے !! وہ اپنے ننھے ہاتھوں کو آپس میں جوڑے بھرائی آواز میں بولی

مما بابا کام سے گیے ہوئے ہے نہ جب وہ اتو بیلا واپس گھر اُن کے پاس چلی جائیگی !! روحا اُس کے گال چومتی بولی

آپ نہیں جائینگی ؟؟؟ بیلا نے اک اور سوال کیا

نہیں میری جان میں نہیں جاؤنگی لیکن آپ ضرور جائینگی اپنے مما بابا کے پاس !! روحا کے انسوں بھی جیسے باڑ توڑ کرانے کو تھے

اور چاچو ؟؟؟ بیلا مائم کی ہی بات کر رہی تھی

چاچو کے پاس بھی جائیگی میری گڑیا!! مائم کے ذکر پر روحا کا دل لزرا اٹھا تھا آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا پچھلے تین مہینے اُس نے کیسے گزارے تھے !!! کوئی اُس سے پوچھتا

آپ رو رہی ہے انی!! بیلا اپنے ہاتھ سے روحا کے انسوں صاف کرتی بولی

ن۔ نہیں!! بیلا میں نہیں رو رہی میری جان بس ایسے ہی چلو آپ سو جاؤ شام کو ہم باہر پارک میں چیلنگے بیلا کو گھمانے ٹھک ہے؟؟

!! روحا بیلا کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے بولی

او کے انی!! بیلا نے زور و شور سے خوشی لیے اسباب میں سر ہلایا پھر تیزی سے بیڈ کی جانب بھاگتی سونے کیلئے لیٹ چکی تھی پیچھے روحا بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنے رونے کی آواز دبا رہی تھی پچھلی ہر رات اُس کی روتے روتے گزرتی تھی کیونکہ دن میں وہ روحا کے سامنے رو نہیں سکتی تھی روحا مائم کو !! کتنا یاد کر رہی تھی کوئی اُس سے پوچھتا

امریکہ کی ان خوبصورت روڈ پر جہاں لڑکیاں موسم انجوائے کرتی تھی وہی
!!روحاامریکہ میں چلتے چلتے بھی بس اپنے مان کو یاد کرتی تھی
لیکن زدہ تروہ خود کو پڑھائی میں لگا کر رکھتی تھی! لیکن پھر بھی جو لوگ دل
کے بسے ہوانہیں دماغ کیسے نکال سکتا ہے؟؟

اسی طرح شام کا آغاز بھی ہو چکا تھا سب ریڈی ہو رہے تھے کیونکہ ابرش لا
اج ٹیسٹ تھا ابرش بلیک رنگ کا ٹریک سوٹ پہنے بالوں کو سمیٹ رہی تھی
جب کے میر چینجیگ روم سے بس ابھی باہر ایا تھا وہ بلیک ٹی شرٹ کے
ساتھ بلیک پینٹ پر ہی اوپر سفید رنگ کی جیکٹ لیے نکلا تھا بال کر چینجیگ
روم سے ہی سیٹ کر کے آیا تھا
!! ہاتھ میں گھڑی پہنتے وہ بلکل ریڈی تھا
!!میر نے موبائل اٹھاتے بہرام کو میسیج کیا
کے کیا وہ دونوں ریڈی ہے!! اگے سے جی سر کا ریپلائے دوران آچکا تھا

ریڈی ہو جاؤ تو باہر آ جانا میں باہر ہی ہُوں ! ! میر اُسے دیکھ کہتا کمرے سے
باہر نکلا ! !

پیچھے ابرش خاموش تھی اُس نے جلدی جلدی بال بناتے گلے میں بلیک ہی
شول ڈالی پھر باہر نکلی ! !

وہ دونوں بھی ریڈی ہو کر باہر آ چکے تھے تینوں کے انے پر سب نے باہر کی
جانب قدم بڑھائے

ٹیسٹ کے بعد اُنہیں واپس یہی انا تھا اسلئے ابھی چیک ان نہیں کیا تھا گاڑی
میں بیٹھتے ٹیسٹ ہونے والی جگہ پر گاڑی نے اپنا رخ لیا تھا

ہوٹل اُس جگہ سے کافی قریب تھا اسلئے کچھ دیر بعد ہی گاڑی وہاں رک چکی
تھی ! !

جس سے اترتے سب اندر داخل ہوئے ابرش کے چہرے پر ڈھیروں
پریشانی تھی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ٹیسٹ کیسا ہو گا وہ میر کی امیدوں پر پورا
اُتر بھی پائیگی یا نہیں ! !

!! اُسے کسی بھی حال میں ٹیسٹ پاس کرنا تھا

ان تین مہینوں میں اچھی ڈایٹ لینے کی وجہ سے ابرش مزید خوبصورت ہو چکی تھی جب کے پتلی تو وہ پہلے ہی تھی لیکن اتنی جیتنا ہونا چاہیئے نازدہ نا کم !!

ٹیسٹ شروع ہونے میں بس کچھ ہی منٹ باکی تھے کافی سارے لوگ ٹیسٹ دینے ائے تھے جن میں سے بس دو کو سیلیکٹ ہونا تھا !!

اور اُن خوش نصیبوں میں ابرش کا نام تھا یا نہیں اس سے سب انجان تھے !!

بھابھی جائے وہاں !! امنہ نے سامنے کی جانب اشارہ کیا جہاں اور بھی ٹیسٹ دینے والے لڑکیاں لڑکے کھڑے تھے ابرش کے چہرے پر اس قدر ڈر اور پریشانی دیکھ میر آگے ایا !!

اپنے اندر کے ڈر کو نکال دو ابرش !! تُم کر سکتی ہو !! اپنی کامیابی کے آگے ڈر کو کبھی فوقیت مت دینا !! میر اُس کے کان کے قریب جھکتا بولا جب

ابرش کے لبوں پر مسکراہٹ نے جگہ لی تھی اک لمحے میں ڈر اور پریشانی
چہرے سے غائب ہوا تھا میر ہی تو تھا جس کی بات سے ابرش کو دنیا جہاں کی
طاقت ملتی تھی میر کے ہونے سے وہ اپنے آپ کو سب سے زدہ مضبوط
!! محسوس کرتی تھی
شکریہ !ابرش مسکرا کر بولی جب میر نے محض دھیرے سے اسباب میں سر
ہلایا
ابرش جانے لگی جب میر کی آواز پر اُس کے قدم رکے
سنو!!!میر کی آواز پر ابرش مڑی تھی
ایسے سمجھنا جیسے آگے کوئی نہیں آگے صرف تُم ہو اور باکی سب تمہارے
پیچھے
اس پاس کے شور کو بلکل اپنے ذہن سے نکال دینا بس آنکھیں بند کر کے
!! گہرا سانس لینا اور خود پر یقین رکھ کر ہر وہ چیز کرنا جو اُدھر کہا جائے

دوسروں کی طرف کوئی دھیان کت دینا تمہارا دھیان صرف خود پر ہونا چاہیئے !!

اس پاس ہر چیز سے فراموش ہو جانا بس دیکھنا کے تمہارا ٹارگٹ کیا ہے اپنے ٹارگٹ کو کچھ دیر کیلئے اپنی زندگی کا مقصد بنالینا!! جس کے بغیر جینا ممکن نہیں

دماغ میں کچھ نہیں ہونا چاہیئے سوائے اُس ٹیسٹ کے جو تمہیں پاس کرنا ہے !

ڈر کو اپنے آس پاس بھی بھٹکنے نہیں دینا وہ جب بھی تمہارے پاس ائے تُم خود کو سب سے بہترین سمجھنا!! ڈر واپس چلا جائیگا!! میر اُسے دیکھ اک ایک لفظ بول رہا تھا جب کے ابرش غور سے سن رہی تھی اُسے میر کی اک اک بات دل پر لگ رہی تھی !

شکریہ میرا ڈر نکالنے کیلئے میر!! ابرش مسکرا کر کہتی میر کے سینے لگی اتنے میں مائیک سے آواز سنائی دی کے تمام ٹیسٹ دینے والے لوگ میدان میں

آجائے مائک سے آواز انگلش میں آرہی تھی جب ابرش میر سے دور ہوئی
مسکرا کر میر کو دیکھتی وہ پورے کانفیڈنس کے ساتھ نیچے اُتری تھی
اُس کے چہرے پر پر سکون مسکراہٹ تھی اُسے یقینا تھا خود پر جو اُسے میر
!! نے کروایا تھا
جہاں ٹیسٹ ہو رہا تھا وہ بلکل گراؤنڈ کی طرح تھا جہاں فیملیز سیڑھیوں
!! سے اوپر بیٹھے تھی جب کے بیچوں بیچ گراونڈ تھا
!! ابرش نے اپنے بازو کہنیوں تک چڑھائے
اور اک بار پھر نظریں گھمائیں میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا!! امنہ
بہرام کی نظریں بھی ابرش پر ہی تھی
ابرش مسکرا کر سامنے دیکھنے لگی

In this we have the first round to shoot on the five targets placed in front of you, you have to place only five targets

on the point, not a single one should be missed.

اس میں ہمارے پاس پہلا راؤنڈ ہے شوٹ کرنا سامنے رکھے پانچ نشانوں پر)
اپ نے پانچ ہی نشانے پوائنٹ پر لگانے ہیں ایک بھی مس نہیں ہونا چاہیے
(سارے جگہ پر لگیں گے تو ہی آپ لوگ پہلا راؤنڈ کلیئر کر سکینگے
مائیک سے لڑکی کی آواز پر سب الرٹ ہوئے اک امریکن لڑکے نے
!! بھاگتے ہوئے سب کے ہاتھوں میں گن تھمائی
!! ابرش نے گن تھامے اُسے سامنے نشانے کی جانب کیا
جب کے باکی سب بھی ہاتھ میں پکڑی گن سامنے نشانے کی جانب کر چکے
!! تھے

You will start firing at my three command!!

3 2 and 1 start !!

مائیک سے آواز پر ابرش نے آنکھ بند کر کے گہرا سانس لیا اپنے اس پاس اتا شور سب کچھ فراموش کیے وہ بس سامنے اپنے ٹارگٹ کو دیکھ رہی تھی

ابرش نے سامنے نظریں جمائے ہاتھ ٹریگر پر رکھا تھا

ٹریگر پر انگلی رکھتے ابرش نے بسم اللہ پڑھ کر ٹریگر دبایا گولی سیدھا نکلتی نشانے پر لگی تھی

!! میر کی نظریں نشانے پر تھی میر کا چہرہ بھی بے حد پر سکون تھا

!! کیونکہ اُسے یقینا تھا ابرش پر

ابرش نے دوبارہ ٹریگر پر ہاتھ رکھ دوسرا فائر کیا جو سیدھا دوسرے نشانے پر لگا پھر تین چار پانچ اور آخری نشانہ بنانے کیلئے ابرش نے ٹریگر دبایا وہ سیدھا پانچوے نشانے پر لگا تھا

یاہُوں !! امنہ خوشی سے چیخی

ابرش اب ہوش کی دنیا میں ائی تھی اہ کانوں میں آس پاس کا شور اُسے سنائی دے رہا تھا جو شوٹ کرتے وقت اُسے سنائی نہیں دیا تھا کیونکہ اُس کا سارا

دھیان میر کے کہے الفاظوں کے مطابق اپنے ٹارگٹ پر تھا ابرش کے پانچوں نشانے ٹارگٹ پر لگنے کے بعد میر کے چہرے پر اک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

وہ مسلسل ابرش کو دیکھ رہا تھا جو مسکراتی ہوئی اُن تینوں کی جانب ہی دیکھ رہی تھی ! ! اتنے لوگوں میں پانچ نشانہ لگانے والے لوگ بس گیارہ تھے جن پر اُن گیارہ کو اگلے راؤنڈ میں بھیجا گیا

! ! کچھ لمحوں میں سیکنڈ راؤنڈ بھی شروع ہو چکا تھا

! ! جو تھا ساڑے تین منٹ میں اک اچھا خاصا راستہ تے کرنے کا

مائیک سے آواز اتی لڑکی نے تین کہنے پر وہ مقابلہ بھی شروع ہو چکا تھا بلکل اسی طرح ابرش نے اس پاس کے شور کو خود سے دور کیا اور تیزی سے دوڑ لگائی

وہ تین منٹ منٹ کا راستہ دو منٹ چالیس سیکنڈ میں تے کر چکی تھی

ابرش اُن سب میں پہلی تھی جس نے سب سے پہلے بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ کر دکھایا تھا

!! واؤ بھابھی ویلڈن !! امنہ اور بہرام خوب خوشی سے ہونک لگا رہے تھے

!! جب کے میر خاموشی سے بس ابرش کو دیکھ رہا تھا

اس راؤنڈ میں وقت پر پہنچنے والے لوگ آٹھ تھے جن کو اگلے راؤنڈ میں جانا تھا

اگلے راؤنڈ کیلئے تھوڑا سا گیپ دیا تھا جس پر سب اپنی اپنی فیملیز پر ملنے جا رہے تھے ابرش پانی کی بوتل لبوں سے لگاتی پوری بوتل پینے کے چکر میں تھی جب میر نے آ کر روکا! ابرش نے بوتل لبوں سے ہٹائے میر کو دیکھا

صرف اتنا پیو جتنی تُجھے ضرورت ہے زدہ مت پینا!! میر اُسے دیکھ بولا

کیونکہ ٹیسٹ کافی باکی تھا اور ابرش اگر زدہ پیتی تو یقیناً اُسے بہت بھرا بھرا فیل ہوتا جس سے وہ اپنے ٹارگٹ پر دھیان نہیں رکھ پاتی

ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلاتے صرف اتنا پانی لیا جتنی اُسے ضرورت تھی !!

اسی طرح تیسرے راؤنڈ کا آغاز ہوا یہ ٹیسٹ اتنا آسان انہی تھا جیتنا لگ رہا تھا راؤنڈ ہلکے سے شروع ہوتے آہستہ اہستہ مشکل کو جانب رخ لے رہے تھے بے حد بھاری بھاری چیزیں اٹھ وائی گئی تھی اور بہت سے راؤنڈ جو وقت کے ساتھ ساتھ بہت مشکل ہو رہے تھے ابرش کا پورا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا چہرہ اس قدر سرخ تھا جیسے ابھی خون برسانے لگے گا جب کے وہ ہر راؤنڈ پاس کرتی جا رہی تھی آخری میں آٹھ لوگوں میں سے بس پانچ بچے تھے

راؤنڈ پندرہ شروع ہونے لگا تھا اور مکونل راؤنڈ بیس تھے بچے چھے راؤنڈ کسی کو بھی جھکنے پر مجبور کرنے کیلئے کافی تھے !!

حد تک خطرناک جانوروں کو بھی اُن پر ڈالا گیا لیکن جب بھی ڈرابرش کے نزیک اتا وہ میر کی باتوں پر عمل کر رہی تھی اُسے پتہ ہی نہیں چلا کیسے راؤنڈ پورے ہو رہے تھے!!

مقابلہ پورے پانچ گھنٹے چلا تھا پانچ گھنٹے مسلسل مشقت کی وجہ سے دو لوگ تو خود تھک کر گر چکے تھے اب بس پیچھے تین بچے تھے جن میں سے دو فائنل ہونے تھے

ابرش نے گہرا سانس لیا رومال اپنے چہرے پر رکھ پسینے صاف کیے

اُسے اچانک چکر آئے تھے اُس نے اپنا سر تھاما!!

ابرش!! جب اتنی دور بیٹھے میر کے لبوں نے حرکت لی اور فاصلے پر موجود ابرش کو وہ اواز ایسی لگی جیسے اُس کے بے قریب ہو اُس کے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر سر جھٹکا پھر میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

ابرش نے چکر کو چہرہ جھٹک کر خود سے دور پھینکا پھر واپس سامنے متوجہ ہوئی!!

آخر کار آخری راؤنڈ تھا جو بے حد مشکل تھا ابرش کی حالت خراب ہو رہی تھی لیکن وہ ہار نہیں مان سکتی تھی وہ میر کی خواہش ہر حال میں پورا کرنا چاہتی تھی ابرش نے بہادری سے آخری راؤنڈ بھی پار کیا تھا !

Yeaahhhh

بہرام اور امنہ نے چیخ کر خوشی سے ہانک لگائی وہ دونوں خوشی سے پاگل ہو رہے تھے جب کے میر چہرہ جھکائے دلکشی سے مسکرایا تھا یہ مسکراہٹ میر کے چہرے پر بڑی دلکش لگ رہی تھی اج میر کے چہرے کی مسکراہٹ بہت الگ تھی اُس مسکراہٹ میں چھپی خوشی یقین صرف ابرش محسوس کر سکتی تھی !!

میر دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالے کھڑا وہاں موجود لوگوں کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا!!! وہ لگ ہی اتنا ہینڈسم رہا تھا

فائنل ہونے والے تین لوگ تھے جن کا فائنل وقت سے کیا جانا تھا کے آخری والا راؤنڈ کس نے پہلے کیا ہے !!

جو ہارنے والا تھا اُسے گھر خالی ہاتھ نہیں بھیجنا تھا بلکہ دوسری سیکریٹ سروس اُسے آفر کی جانی تھی لیکن سیکریٹ ایجنٹ نہیں !!

رزلٹ کیلئے پچیس منٹ لیے گیے تھے اتنے ابرش اندر کی جانب بڑھی تھی تاکہ منہ وغیرہ دھو سکے میر امنہ اور بہرام بھی اندر کو جانب بڑھے تھے

ابرش نے اتے ٹھنڈے پانی کے چھپکے اپنے چہرے پر مارے سر بری طرح چکرا رہا تھا

اس وجہ سے اُسے اب تک یقین نہیں تھا کے وہ اتنے راؤنڈ جیت چکی ہے لیکن اب بھی جیت کا پتہ نہیں تھا کیونکہ رزلٹ باکی تھا

بھابھی آپ ٹھک ہے !!امنہ نے ابرش کو تھامتے کہا

ہاں !!ابرش نے بمشکل کہا

آئے بیٹھے !!امنہ نے پاس رکھی کرسی پر اُسے بٹھایا

ابرش یہ پیو !!میر نے بہرام کے ہاتھ سے تھامتے جوس کا گلاس ابرش کے لبوں کے قریب کیا جب ابرش نے اُسے کپکپاتے ہاتھوں سے تھامتے پیا !!

میر کے ابرش کے بال جو اس دوران پسینے کی نسبت اُس کی پیشانی پر اچکے تھے اُنہیں پیچھے کیا پھر رومال سے اُس کا چہرہ صاف کیا

تُم ٹھک ہو ! ! میر نے فکر سے کچھ دیر بعد پوچھا

جب ابرش نے اپنی آنکھیں اٹھا کر میر کو دیکھا

ٹھک ہُوں ! ! ابرش مسکرا کر بولی کیونکہ اب ریلیکس فیل کر رہی تھی اُس کے مسکرانے پر میر کو تسلی ہوئی تھی مزید کچھ سر بیٹھ کے ریلیکس ہونے کے بعد سب باہر کی جانب بڑھے تھے کیونکہ اب رزلٹ اناؤس ہونے لگے تھے ! !

امنہ دعا کرو یار رزلٹ میں میرا نام بھی ہو ! ! ! ابرش کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی

بھابھی آپ نے فکر رہے آپ کا نام ضرور ہو گا ! ! امنہ یقین سے بولی ابرش کو جہاں خود پر اتنا یقین سب کو رکھتا دیکھ خوشی ہو رہی تھی وہی اسے پریشانی

بھی ہو رہی تھی کہ کہیں اگر وہ ان سب کی امیدوں اور یقین پر پورا نہ اتر پائی تو کیا ہو گا !!

ابرش پھر سے میڈم میں میدان میں اُتری تھی !!

اب وہ تینوں جن میں ابرش ایک واحد لڑکی تھی جب کے دونوں یہاں تک پوہچے جانے والے لڑکے تھے وہ لائن سے کھڑے تھے اور سامنے بیٹھے بلیک کاٹ میں ملبوس امریکن لیڈر کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے

سب کی نظریں سامنے تھی سب بنا پلک جھپکاتے رزلٹ کا انتظار کر رہے تھے !!

Hi everyone as you guys know our result is about to be announced any two of you three will be final who will qualify to become secret agent I will first tell about the second winning

contestant and then the first. the bringers

ہائے ایوری ون جیسا کہ اپ لوگوں کو پتا ہے ہمارا رزلٹ اناؤنس ہونے والا ہے اپ تینوں میں سے کوئی دو فائنل ہوں گے جو سیکریٹ ایجنٹ بننے کے لئے درست ہوں گے میں پہلے دوسرے جیتے جانے والے کنٹسٹنٹ (کے بارے میں بتاؤں گا اور پھر پہلے نمبر پر انے والے کو

وہ مائک میں بول رہے تھے جب کے سامنے کھڑے اُن تینوں کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی تینوں کے چہرے نیچے تھے ہاتھ کمر سے باندھے رزلٹ کا انتظار ہو رہا تھا پورے ہول میں خاموشی تھی کافی نازک ماحول بنا ہوا تھا !! سب کی سانسوں کی آواز باقاعدہ اُدھر آ رہی تھی جب کے ابرش نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کیے ہوئی تھی !!

The name of the second runner-up is Ahmed Raza!!

مائیک کی اواز پر احمد نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا

Yeahhhhh !!

اُس کے دوستوں اور فیملیز نے خوب خوشی سے جشن بنانا شروع کیا جب مائیک سے اتی آواز میں اُن سب کو شور سے منع کیا گیا کیونکہ ابھی پہلے نمبر پر انے والے کا نام باکی تھا !!

The name of first runner-up !!means the winner is.....

وہ کہے کر رکے ابرش کی دھڑکنے اس طرح دھڑک رہی تھی گویا اج دل باہر آجائیگا !!

اُس نے مزید سختی سے اپنی آنکھیں میچی !!

Is Abrish shahmeer sikander !!

مائیک میں گونجی آواز پر ابرش نے جو سختی سے آنکھیں میچی تھی اچانک وہ ڈھیلی پڑی تھی اُس نے جھٹکے سے سر اٹھائے اوپر دیکھا

جب کے میر نچلا لب دانتوں تلے دبائے آنکھیں بند کئے چہرہ جھکائے بے
اختیار ہنس پڑا تھا اُسے کتنی خوشی تھی کوئی میر سے پوچھتا لگ رہا تھا ابرش کی
جیت نہیں شاہ میر کی جیت ہوئی ہے وہ اس قدر اندر سے خوش تھا
امنہ اور بہرام خوشی سے چیختے بھاگتے ہوئے نیچے گراؤنڈ میں آئے تھے
بھابھی مبارک ہو!! امنہ نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا ابرش جواب تک
! یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی امنہ کی بات پر اُسے دیکھنے لگی
پھر اچانک ابرش ہنسی تھی اُسے یقین ارہا تھا تھوڑا تھوڑا اُس کے امنہ کے
گرد حصار بنایا
ابھی بہرام مبارک باد دیتا کے کہ میں
پھر اوازائی کہ سب واپس اپنی جگہ پر چلے جائیں کیونکہ ابھی میڈل ملنا باقی
!!ہے شور شرابہ نہ کریں
یہ سن کر امنہ اور بہرام سائیڈ ہوئے تھے وہ دونوں تو خوشی سے پاگل
!!ہونے کو تھے

Come on stage Mrs Abrish sikander !!

مائیک سے آواز پر ابرش فوراً اسٹیج کی جانب بڑھی تھی اُسے ابھی بھی پوری طرح یقین نہیں آرہا تھا

ابرش اسٹیج پر پہنچی تھی !!

Congratulations,Mrs Abrish sikander this is your reward for winning!!u are selected for being a secret agent!!

وہ مسکرا کر بولے پھر ٹرے سے میڈل اٹھا کر اُنہوں نے ابرش کے گلے میں ڈالا یہ اعزاز کتنا خوبصورت تھا کوئی ابرش سے پوچھتا !!

میڈل کے بعد ایک ٹرافی ابرش کو تھمائی گئی !! جسے تھام کر ابرش کی آنکھوں سے انسوں گر رہے تھے اُسے نہیں پتہ تھا یہ احساس اتنا خوبصورت ہو سکتا تھا !!

Thank you so much !!

ابرش اُنہیں دیکھ بولی

Your welcome !!

اُنہونے مسکرا کر کہا جب ابرش اسٹیج سے اُتری پھر احمد کو اسٹیج پر بلایا گیا اُسے بھی ٹرافی اور میڈل پہنا کر اس اعزاز کا حصہ بنایا گیا تھا !!!

ان سب کے بعد ابرش مسکراتی ہوئی ائی تھی بہرام منہ میر وہی کھڑے تھے

Congratulations bhabhi !!

بہرام نے خوشی سے کہا

شکریہ بھائی !!

ابرش مسکرا کر بولی اُسے میر سے بات کرنی تھی لیکن امنہ اور بہرام اُسے
!! چھوڑ ہی نہیں رہے تھے
ابرش نے فورم خود فل کیا تھا اسلئے اُس نے نام ابرش شاہ میر سکندر لکھا تھا
!! اس بات سے میر انجان تھا ابرش نے خود چھپ کر لکھا تھا
ابرش کی نظر بار بر پیچھے جاتے دیکھ بہرام اور امنہ سمجھ گئے تھے اسلئے
دونوں پیچھے ہٹے
!! گائز یہاں بہت شور ہے آپ لوگ اندر بات کر لیں جائے
میر ابرش کو امنہ اور بہرام نے اندر بھیجا اور خود دونوں مسکرا کر وہی بیٹھ
!! چکے تھے
روحا بیلا کو لیے باہر نکلی تھی گراؤنڈ سے اتا شور دیکھ روحا نے آنکھیں چھوٹی
!! کیے وہاں دیکھا تھا
روحا نے بے اختیار وہاں قدم بڑھائے جب گارڈز نے روکا اُسے خود بھی
!! نہیں پتہ تھا

Where are u going mam !!

گارڈ نے اُسے روکتے پوچھا

اندر کیا ہو رہا ہے ؟؟ روحا اندر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی جب کے اُس
کے اردو میں بولے گئے الفاظ امریکن گارڈ کے سر سے گزرے تھے !!

Speak English mam plz !!

گارڈ کی بات پر روحا نے بیلا کے ہاتھ پر پکڑ مضبوط کرتے اپنے سر پر چیپٹ
لگائی !!

Ohh sorry what's going on inside??

روحا اُسے دیکھ بولی

A secret agent test !!

گارڈ جواباً بولا

Ohh okay can I go inside??

روحا سوالیہ نظروں سے بولی

No mam rondom person are not allowed

!!

گارڈ نفی میں سر ہلاتا بولا

Ohh it's ok !!

روحا کہتی بیلا کا ہاتھ پکڑ کر جانے لگی لیکن پتہ نہیں کیوں دل کر رہا تھا کے وہ

!! اندر جائے کچھ محسوس ہو رہا تھا اُسے اندر

لیکن کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا!! اسلئے وہ بیلا کا ہاتھ تھامے اسی گراؤنڈ کے

سامنے والے پارک میں جا چکی تھی

ابرش میر کو دیکھ رہی تھی جب کے میر بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا

Congratulations!!!

میر ابرش کو دیکھ بولا جب ابرش کے چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ لی

Thank you!!

وہ مسکرا کر بولی

اور کچھ نہیں کہنا آپ کو!!؟؟ابرش میر کو دیکھ بولی

کہنا ہے نہ!!میر بے اختیار بولا

بولے پھر!!ابرش بے صبری سے بولی

مجھے کہنا ہے کے

I am proud of u !!

میر کے لہجے میں خوشی یقین سب کچھ تھا میر کی بات پر ابرش کا دل زور و
سے دھڑکا تھا وہ بس میر کا چہرہ دیکھتی رہ گئی

شکریہ میرے کہنے پر یہ سب کرنے کیلئے اتنی بہادری سے اس ٹیسٹ کو
پاس کرنے کیلئے میری امیدوں پر پورا اترنے کیلئے مجھے یقین تھا تُم پر کے تُم
ضرور جیتو گی!!میر اُسے دیکھ اک ایک لفظ عقیدت سے کہے رہا تھا

آپ کا شکریہ مجھے اس مقام پر پہنچانے کیلئے اک کمزور ابرش کو اتنا بہادر
بنانے کیلئے ہر موڑ پر میر اساتھ دینے کیلئے آپ کی ہر ایک اک بات مجھے
ہمت دے رہی تھی!!!ابرش نے میر کی جانب اک قدم بڑھایا تھا

A strong girl!!

!! میر مسکرا کر بولا جب ابرش بھی بے اختیار مسکرا دی

صرف آپ کی وجہ سے !! ابرش جواباً بولی

غلط !! تمہاری محبت کی وجہ سے !! میر نے جملہ درست کیا

تھینک یو میر سب کیلئے !! ابرش کی آنکھوں میں نمی بھر رہی تھی

ویلکم !! میر دھیمی آواز میں بولا

Can I hug u??,

ابرش سوالیہ نظروں سے بولی

اس سے پہلے تُم نے ہگ کرنے کیلئے کبھی پوچھا ہے جو اج پوچھ رہی

ہو؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے سوچتے ہوئے کہا

جب ابرش بے اختیار ہنس پڑی

کبھی ضرورت نہیں سمجھی میں نے اجازت لینے کی کیونکہ میں جانتی ہُوں

اتنا تو حق ہے میرا !! وہ ہنستی ہوئی کہتی آگے آئے میر کے سینے سے لگی تھی

اُس کی خوشی میں اضافہ توتب ہواجب میر کا حصار اُس نے اپنے گرد
محسوس کیا میر اُس کے سر پر اپنی اپنا چہرا ٹکائے اُس کے گرد مضبوط حصار بنا
چکا تھا جو ابرش کو ہے حد سکون دے رہی تھی !!
میر کے اندر بھی سکون کا اک جہاں آباد تھا جسے وہ چاہ کر بھی جھوٹلا نہیں
سکتا تھا

میر نے نا محسوس انداز میں اُس کے بالوں پر لب رکھے تھے وہ کاروائی اتنی نا
محسوس تھی کے ابرش بھی محسوس نہ کر پائی !!

اہم اہم !! سامنے نے امنہ اور بہرام نے اک ساتھ مصنوعی کھانسی کی جب
میر ابرش جھٹکے سے اک دوسرے سے دور ہوئی
گا یز باکی کا کنٹینو گھر پر کر لیے گا ابھی چلے !! بہرام شرارت سے بولا
جب کے امنہ بہرام کی بات پر ہنسی دبا نا سکی
ابرش جہاں بہرام کی بات پر شرم سے دوہری ہوئی تھی وہی میر نے بہرام
کو گھورا تھا

چلے جلدی گھر چلتے ہے راستے سے کھانا کھائنگے بہت بھوک لگی ہے !!

بہرام بیچارگی سے بولا

!! اوکے چلتے ہے آجاؤ !! میر سر کو خم دیتا بولا جب سب باہر نکلے

راستے میں امنہ ابرش اور میر بہرام کی باتیں جاری تھی سب بے حد خوش تھے ابرش کی جیت پر جب کے ابرش کے دل میں کونسا جہاں آباد تھا وہ بیان نہیں کر پا رہی تھی ؛!

!! سب باہر نکلے اور گاڑی میں آکر بیٹھے

میر ابرش کو اک ساتھ کچھ احساس ہوا تھا اُن دونوں نے اس پاس دیکھا کوئی نہیں تھا سامنے پارک میں بہت سے بچے کھیل رہے تھے میر اپنا سر جھٹکتا گاڑی میں بیٹھا !!

جب کے ابرش بھی بیٹھ چکی تھی میر اور ابرش نے اُس پارک کو آگے تک دیکھا تھا لیکن بہرام گاڑی چلاتا اب آگے لے گیا تھا جس سے وہ پارک اُن کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا !!!!!!

منال کب سے اپنے کمرے میں چکر پر چکر کاٹ رہی تھی اُسے اپنے کیے پر بہت شرمندگی ہو رہی تھی یعنی تاریخ کے لکھا جاتا کے منال کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا

وہ خود پر لعنت بھیجتی اپنے کمرے سے نکلتی سعد کے کمرے کی جانب بڑھی !!

اُسے سوری کرنی تھی اور سعد کے گھاؤ دیکھنے تھے کے اُس نے دوا لگائی یا نہیں !!

منال نے سعد کا دروازہ بجایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ایا !

منال کے اِدھر ادھر دیکھ کے کہی کوئی نہ اجاے پھر دوبارہ دروازہ بجانا لیکن اس بار بھی اندر سے کوئی جواب نہ ایا

منال نے گہرا سانس لے کر خوف دروازے کھول کر اندر کی جانب قدم بڑھائے جہاں سعد بس ابھی ہی شاور لے کر باہر نکل رہا تھا !!

اُسے دیکھ منال کا حلق سکھا تھا وہ بنا شرٹ کے گلے بالوں کے ساتھ باہر ایا

!! تھا

سعد نے بھی نظر اٹھائے اُسے دیکھا سامنے منال کو دیکھ سعد کے بیڈ پر پڑی

اپنی شرٹ اٹھا کر پہنی

بالوں کو ڈرائے کیا اس دوران دونوں خاموش تھے

سعد!! جب منال اُسے پکارتی آگے ائی

سعد اپنے کام میں مصروف رہا

سعد!! منال نے پھر پکارا جب سعد نے شیشے سے اُسے دیکھا

س۔سوری!! منال نظریں جھکائے بولی

اٹس اوکے کوئی بات نہیں!! سعد نرمی سے کہتا واپس بال بنانے لگا

جب کے سعد کے اب تک ایسے ہی خاموش رویے پر منال کو بے حد

تکلیف ہو رہی تھی

تُم اتنے خاموش کیوں ہو؟؟ لڑو نا مجھ سے تمہیں جو کہنا ہے کہو نا میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے تمہیں جو بولنا ہے مجھے بولو لڑو مجھ سے میں کچھ نہیں بولو گی لیکن یو خاموش نہ رہو !!

منال نم آنکھوں سے بولی جب سعد نے اک بار پھر نظر اٹھائے اُسے دیکھا مجھے نہیں لڑنا تُم سے منال اب میں ایسے ہی خاموش رہو نگا اپنے کام سے کام رکھو نگا تمہیں تنگ نہیں کرو نگا تمہارے کمرے میں نہیں آؤ نگا !! اور نہ تُم سے لڑائی کرو نگا !! سعد دھیمے لہجے میں کہتا اب صوفے پر جا کر بیٹھ چکا تھا جب منال فوراً اُس کے پاس ائی

کیوں ؟؟؟ ایسا مت کرو !! تُم لڑو مجھ سے !! یوں خاموش نہ رہو تُم تنگ کرو نا مجھے میں کہے رہی ہوں خود تمہیں !!

اچھا میں نے تمہیں مارا ہے نہ تُم بھی مجھے مار لو لیکن یوں خاموش نہ رہو !!

منال تڑپ کر بولی

جب کے اُس کی آخری بات پر سعد نے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا

اتنا گرا ہوا سمجھا ہے تُم نے مجھے کے میں تُم پر ہاتھ اُٹھاونگا؟؟ سعد افسوس سے بولا

ن۔ نہیں سعد میرا وہ مطلب نہیں تھا لیکن تُم خاموش مت رہو اس طرح !!! پلز کچھ تو بولو لڑو مجھ سے

منال آنکھوں میں نمی لیے شدت سے بول رہی تھی جب کے سعد بس اُس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ !!

اوہ نو میں اپنا موبائل تو وہی بھول گئی !!! ابھی بھی گاڑی کچھ فاصلے پر ہی چلی تھی جب امنہ کی اواز وہاں گونجی !!

کوئی بات نہیں نیا لے لینا بیگم !! بہرام جواباً بولا

نہیں بہرام اُس میں ہمارے کیس کی فائلز ہے !! وہ فکر سے بولی

کیا مطلب تُم نے فائلز کو لیپٹاپ میں ٹرانسفر نہیں کیا تھا !! بہرام نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی

نہیں !! میں واپس جا کر کرنے کا سوچ کر ائی تھی !!

امنہ کا لہجہ اب بھی فکر مند تھا جب بہرام نے جھٹکے سے گاڑی موڑی فل سپیڈ میں گاڑی چلاتے بہرام نے واپس گاڑی گھمائی تھی !

اگلے ٹھک پانچ منٹ میں اُن کی گاڑی واپس اسی جگہ تھی جہاں سامنے وہی پارک تھا !!

سر میں اور امنہ لے کر آتے ہے فون !! بہرام

میر کو دیکھ بولا جب میر نے سر کو خم دیا !!

بہرام امنہ اندر کی جانب بڑھے تھے جب کے میر گاڑی سے باہر نکل کر گاڑی کی پشت سے ٹیک لگاے موبائل میں مصروف ہو چکا تھا !!

صائمہ بیگم نے مائم کے کمرے کا دروازہ بجایا !!

وہ اُنہیں دو دنوں سے نظر نہیں آیا تھا شاید وہ اپنے کمرے سے ہی نہیں نکل رہا تھا !!

صائمہ بیگم نے دوبارہ دروازہ بجایا تب بھی کوئی جواب نہ دیکھ وہ خود اندر داخل ہوئی !!

سامنے ہی مائم اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا تھا وہ سو رہا تھا یا نہیں یہ کہنا بے حد مشکل تھا

مائم میری جان ! ! صائمہ بیگم نے اُسے پکارا لیکن آگے سے کوئی جواب نہیں ! !

مائم ! ! صائمہ بیگم نے پھر پکارا ! ! لیکن اب وہ مائم کے بلکل پاس آچکی تھی اور اُن کی آواز بھی قدرے اول زادا تھی ! !

جس پر مائم کے سر نے ہلکی سے حرکت کی تھی ! !

صائمہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا پھر مائم کے برابر میں بیڈ پر بیٹھی ! !

مائم میری جان اٹھ جاؤ ! ! اُنہونے نے مائم کے بالوں میں اُنگلیاں چلاتے کہا ! !

جب مائم نے بمشکل کروٹ لیتے اپنا سر صائمہ بیگم کی گود میں رکھا تھا

مائم کا چہرہ بے حد سرخ تھا ! ! پیشانی پر بال بے ترتیبی سے پھیلے تھے

صائمہ بیگم نے بال پیشانی سے ہٹانے کے گرز سے مائم کی پیشانی پر ہاتھ رکھا
جب کے اگلے لمحے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے ہوا تھا
بخار کی شدت سے مائم کی پیشانی جل رہی تھی جب کے ہاتھ پیر بھی سرخ
!! ہوئے بخار کی شدت کا چیخ چیخ کر ثبوت دے رہے تھے
مائم میرا بچا آپ کو تو بہت تیز بخار ہے !! صائمہ بیگم تڑپ کر بولی اچانک
چہرے پر پریشانی نے بسیرا کیا
بخار کی شدت زدہ ہونے کی وجہ سے مائم میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کے
!! وہ کچھ بول پائے
!! جب کے بس دل کر رہا تھا وہ بار بار سوتا رہے
صائمہ بیگم نے نرمی سے مائم کا سر تکیے پر رکھا پھر جلدی سے ٹھنڈے پانی کا
باؤل بھر کر لائی پٹیاں پانی میں بھگوتے اُنہونے نے مائم کی پیشانی پر رکھی
تھی جب کے اُن کی آنکھیں نم ہو رہی تھی یقیناً اللہ کے بعد اک ماں ہی بس
!! اپنی اولاد کی تکلیف سے واقف ہو سکتی ہے

صائمہ بیگم کبھی مائم کی پیشانی پر پٹی رکھتی اور کبھی ہاتھ پر!! وہ مسلسل پٹی رکھتی مائم کا بخار کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی !!

کچھ بولو نا سعد پلز؟؟ اُسے خاموشی سے خود کو دیکھتا پا کر منال اُسے دیکھ بولی مجھے کچھ نہیں کہنا تُم جاؤ یہاں سے!! سعد کہتا کھڑا ہوا اُسے واقعی اس وقت تنہائی چاہیئے تھی جو ہوا وہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی!! اُسے سب جانتے تھے اور بیچ روڈ پر سب کے سامنے یہ سب ہونا پھر منال کا خود پر ہاتھ اٹھانے کا کہنا سعد کا دماغ بری طرح گھما گیے تھے اُسے منال سے بات نہیں کرنی تھی کیونکہ کمرے تک ٹھک تھا لیکن اُسے سڑک پر اس طرح یقیناً نہیں کرنا چاہیے تھا !!

سعد تُم مجھے معاف نہیں کرو گے!! وہ ضبط سے آنکھیں مچتی بولی

میں کون ہوتا ہوں تمہیں معاف کرنے والے مجھے تُم نے کوئی گلہ شکوہ نہیں جس کی معافی تُم مانگ رہی ہو!! سعد نے کہتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے جب منال کی آواز پر رکے

پھر تُم بات کیوں نہیں کر رہے مجھ سے ؟؟ وہ واپس سعد کے روبرو کھڑی ہو چکی تھی !!

کیونکہ اب میں خاموش رہنا چاہتا ہوں !! سعد کا لفظی لائن میں جواب تھا !! اتنا کہتا وہ بنا منال کی سنے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا باہر نکلتا چلا گیا تھا میر گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا جب اک آواز نے اُسے جھٹکے !! سے اپنی جانب متوجہ کیا تھا

بابا !! بیلا کی پرجوش آواز پر میر کے موبائل پر چلتے ہاتھ اک دم رکے تھے جب کے گاڑی میں بیٹھی ابرش جو گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اب سٹل ہوئی تھی !! کچھ لمحے سب کچھ رک سا گیا تھا

بابا !! اک اور آواز پر اُن دونوں کی کیفیت ٹوٹی تھی ابرش جھٹکے سے گاڑی !! سے باہر نکلی تھی جب کے میر نے جھٹکے سے اوپر دیکھا تھا

اور سامنے کا منظر دیکھ ابرش اور میر دونوں کو ہی اپنی آنکھوں پر یقین نہ ایا
!! وہ دونوں کسی ٹرانس سی کیفیت میں سامنے کھڑی بیلا کو دیکھ رہے تھے
!! جو دونوں ہاتھ اپس میں جوڑے نم آنکھوں سے اُنہیں دیکھ رہی تھی
بیلا اس وقت گھٹنوں تک اتی فروک میں ملبوس تھی نیچے چھوٹا سا سکرٹ
پہنا تھا جس سے اُس کے چھوٹے چھوٹے سفید پیر آدھے سے زدہ واضح تھے
جب کے چھوٹے چھوٹے سے شوز پہنے بالوں کی دو پونیاں بنائے بیلا اس
!! وقت بے حد کیوٹ لگ رہی تھی

میر ابرش بنا پک جھکائے بس اُسے ہی مسلسل دیکھ رہے تھے یقیناً اُنہیں
!! یقین نہیں ہو رہا تھا

بیلا اِدھر آؤ کہا بھاگ رہی ہو میری جان !! بیلا جو بھاگا کر پارک سے باہر
آچکی تھی اب روحا پریشانی سے بھاگتی اُس کا ہاتھ تھامے بولی

ایسے نہیں بھاگتے انی کا ہاتھ نہیں چھوڑنا آپ نے ! ! روحا گھٹنوں کے بل بیٹھتی بولی کہ کے وہ اب تک سامنے کھڑے میر اور ابرش کو نہیں دیکھ پائیں تھی

سامنے روحا کی آواز اور اُسے دیکھ میر ابرش کی کیفیت ٹوٹی تھی

انی بابا مما ! ! بیلا نے چہکتی آواز میں اُسے سامنے کی جانب اشارہ کیا

بیٹا مما بابا گھر پر ہے نہیں جلدی ملینگے اُن سے اچھا اب چلے گھر واپس رات بھر ہو گئی ! ! روحا بیلا کا ہاتھ تھامے کھڑی ہوئی جو ہی وہ سامنے مڑی اُس کے قدم رکے تھے وہی حالت روحا کی بھی تھی وہ بنا پلز جھپکائے بے یقینی سے سامنے کھڑے میر ابرش کو دیکھ رہی تھی جنہیں خود بھی یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا ! !

میر ابرش کی نظریں روحا بیلا پر تھی جب کے روحا اور بیلا کی میر ابرش پر ! !

سر چلے مل گیا موبائل ! ! بہرام اتا میر کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولا

!! روحا!! جب میر کے لبوں نے حرکت لی تھی

بابا!! مما!! بیلا روحا کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی بھاگتی ہُوں میر ابرش کے پاس ائی تھی

اُس نے میر اور ابرش دونوں کا اک اک ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا

!! جب میر ابرش نے جھٹکے سے نیچے دیکھا

بیلا!! میر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

باباجانی!! بیلا میں اپنے ننھے ہاتھ میں میر کا چہرہ تھاما

جی بابا کی جان!! میر نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا تھا اُسے سینے لگاتے ہی سکون کی لہر اُس کے وجود میں دوڑی تھی بے چین دل کو جیسے راحت ملی تھی میر اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا بیلا کو خود میں بھینچے وہ ان حالات پر یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا

بیلا نے میر کے گلے لگے ہی ابرش کا ہاتھ تھاما جو بہتے انسوں کے ساتھ سٹل
اُسے دیکھ رہی تھی ابرش کی آنکھوں سے اس قدر تیزی سے انسوں بہے
!! رہے تھے کے شاید اُسے خود بھی اندازہ نہیں تھا
اپی !! روحا بھاگتی ہوئی اتی ابرش کے سینے سے لگی تھی
جب ابرش نے بھی آنکھیں مچتے اُس کے گرد مضبوط حصار بنایا روحا اور
ابرش دونوں کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے کر اک دوسرے کے
!! کپڑوں پر گر رہے تھے
میر نے بیلا کو پیشانی چومی اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے میر نے اُس کے گال
چومے تھے
!! کیسی ہے میری جان !! میر کی آنکھیں سرخ پڑھ رہی تھی
میں تو ٹھک ہُوں بابا !! بیلا کھلکھلا کر بولی
بیلا !! ابرش نے بہتے انسوں کے ساتھ اُسے پکارا

جب بیلا بھاگتی ہوئی ابرش کے پاس ائی تھی ابرش نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی پھر بیلا کو سختی سے خود میں بھینچ گئی

!! مزید تیزی سے انسوں بیلا کی شرٹ پر گر رہے تھے

یہ خوشی اُس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی !! وہ کتنی دیر اُسے سینے سے لگایا کھڑی رہی اس دوران میر کھڑا ہو تا روحا کو اپنے سینے سے لگا چکا تھا روحا !! کو حد سے زادا روتا دیکھ میر نے اُس کے انسوں صاف کیے

بس بس گڑیا !! میر اُس کے انسوں صاف کرتا بولا

بہرام اور امنہ کھڑے یہ سب منظر دیکھ رہے تھے لیکن زدہ کچھ اُنہیں سمجھ نہیں آرہا تھا

مما !! بیلا ابرش کو روتے دیکھ بولی

جی میری جان میرا بچا میری بیلا !! ابرش تڑپ کر اُس کا ننھا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے بولی

آپ رو رہی ہے !! ؟ بیلا ابرش کو دیکھ بولی

نہیں میری جان ! ! بس خوشی کے انسوں ہے ! آپ لوگوں کو اتنے دن بعد دیکھا ہے نہ ! ! ابرش اپنے انسوں صاف کرتی بولی

! ! میر نے ابرش کے آگے ہاتھ کیا جسے تھامتے وہ کھڑی ہوئی

روحا اب بھی میر کے پر ہی کھڑی تھی جب کے میر اُس کے انسوں صاف کر اُس کو سمجھا رہا تھا ! !

بھابھی یہ کون ہیں ! ! امنہ ابرش کے کان میں سرگوشی کرتی روحا کے بارے میں پوچھنے لگی

امنہ یہ میر بہن ہے روحا اور یہ ہماری بیٹی بیلا میں نے بتایا تھا نہ آپ کو ! !

ابرش نم آنکھوں میں بے حد خوشی لیے بولی

اسلام علیکم ! ! روحا نے اُن دونوں کو دیکھ سلام کیا

وعلیکم السلام ! ! کیسی ہے آپ ؟ ؟ امنہ مسکرا کر بولی

بلکل ٹھک ! ! روحانم آنکھوں سے مسکرائی تھی اُس کے توانسوں ہی نہیں رک رہے تھے میرابرش بلکل ٹھک تھے یہ احساس ہی اُسے نئ زندگی دینے کیلئے کافی تھا ! !

چلے ہوٹل چلتے ہے باکی باتیں وہاں کر لیتے ہیں ! ! بہرام آگے اتا بولا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا جس پر سب گاڑی میں بیٹھے ! !

میر نے بیلا کو اپنی گود میں بیٹھایا تھا

بابا آپ اور مما کہاں تھے ! ! میر چہرہ اٹھائے میر کو دیکھ بولی

ہم بیلا کیلئے بہت ساری گفٹس لینے گیے تھے ! ! میر نے اُس کی پیشانی اک بار پھر چومی تھی

گفٹ ! ! بیلا خوشی سے چہچی اُس کی خوشی دیکھ میرابرش کے انگ انگ میں سکون دوڑ رہا تھا دوریاں رشتے مزید گہرے کرتی ہے یہ بات اج معلوم ہو رہی تھی ! !

آپ دونوں دوبارہ تو نہیں جائینگے نہ ! ! بیلا اُداسی سے بولی

نہیں میری جان اب مما بابا بیلا کو چھوڑ کر کہی نہیں جائینگے ! ! میر بیلا کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے بولا

میں نے آپ دونوں کو بہت یاد کیا ! ! بیلا ہنوز اُداس تھی

ہم نے بھی بیلا کو بہت مس کیا ! ! اب اُداس تو نہ ہو بیلا آ گیے ہے نہ ہم اب کبھی بھی جائینگے ! میر نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

پنکی پرومس ؟ ؟ بیلا اپنی ننھی انگلی آگے کرتی بولی جب کے اُس کے انداز میں گاڑی میں موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگی تھی

پنکی پرومس ! ! میر نے وعدہ کیا تھا

مما آپ بھی پنکی پرامس ! ! بیلا پیچھے مڑتی گاڑی کی بیک سائڈ پر ابرش کو اپنا ہاتھ بڑھانے کی کوشش کرتی بولی جب ابرش فوراً آگے ہوتی بیلا کی انگلی تھام گئی

پنکی پرومس ! ! ابرش مسکرا کر بولی جب ابرش کے چہرے پر بھی ! ! مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

اک دوسرے سے سوالات کرنے کہا سلسلہ گھر پہنچنے کے بعد کا ارادہ سب رکھتے تھے گاڑی ہوٹل کے آگے رکی جب سب نکل کے اندر کی جانب بڑھے تھے !!

بہرام فریش ہو کر آجاؤ آپ لوگ بھی ہمارے کمرے میں !! میر اُن دونوں کو دیکھ بولا کے کہی اُنہیں یہ نہ لگے اپنی کے اتے ہی میر اُنہیں بھول گیا جب کے میر کی بات پر دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ ائی تھی

اوکے سر !! وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں بڑھے تھے تا کے فریش ہو سکے !!

اس دوران ابرش بھی روحا کو کمرے میں بیٹھنے کا کہتی شاور لینے گئ تھی

جب میر داخل ہوا تو ابرش شاور لے رہی تھی جب کے بیلا روحا کی گود میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی

میر کو دیکھتے ہی وہ بیڈ پر کھڑی ہوتی بھاگ کر اُس کی جانب ائی تھی جب میر بیلا کو تھامتے صوفے پر بیٹھا تھا !!

!! اتنے ابرش شاور لیے باہر ائی

میر کھانا بھی سب کیلئے آرڈر کر چکا تھا کیونکہ واپسی پر کسی نے نہیں کھایا تھا اسلئے تقریباً سب بھوکے تھے

ابرش اپنے بال سکھاتی بیڈ پر روحا کے برابر میں آکر بیٹھی

روحا گڑیا آپ دونوں یہاں اکیلے کیا کر رہے ہیں؟؟ راستے میں میر یہ پوچھ چکا تھا کے مائم کہاہے؟؟ میر ابرش کو یہی لگا کے وہ مائم کے ساتھ آئی ہو گی !! لیکن روحا کی نفی پر دونوں کو ہی حیرت ہوئی تھی

بھائی ہم پچھلے تین مہینے سے یہاں سے !! روحا نظریں جھکائے نم آواز میں بولی

تین مہینے؟؟ میر نے لفظ دہرائے جب روحا نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

کیوں روحا؟؟ اب کی بار ابرش حیرت سے بولی

بہت لمبی بات سے اپی دراصل آپ دونوں کے جانے کے بعد

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روحا نے ہر اک اک چیز میر ابرش کو بتائی تھی جو مائم

اور اُس کے رشتے کے درمیان چل رہا تھا اور ہوا تھا

میر بے یقینی سے سن رہا تھا جب کے ابرش کا بھی یہی حال تھا جیسے جیسے ہر

اک بات بتائی جا رہی تھی میر کو مائم کے طلاق تک اجانے پر افسوس ہو رہا تھا

یعنی اُس کا بھائی اس قدر حد تک میر کے بھروسے کو ٹھیس پہنچا چکا تھا میر کو

!! واقعی بہت تکلیف ہوئی تھی اُسے مائم سے یہ امید نہیں تھی

طلاق؟؟ طلاق والی بات پر ابرش نے بے یقینی سے لفظ دہرائے جب کے

!! روحا کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے

اس دوران بیلا میر کی گود میں بیٹھی میر کے موبائل میں کارٹون دیکھ کر

!! چپس کھا رہی تھی

جب کے جھٹکے تو تب لگے تھے جب یہ پتہ چلا کہ مائم کی یادداشت واپس

!! آچکی تھی

تو آپ اکیلے یہاں آئیگی ؟؟؟ میر نے اگلا سوال کیا جب روحا نے اسباب میں سر ہلایا

روحا اتنا بڑا قدم اٹھالیا اکیلے وہ بھی گھر سے اتنا دور ! ! میر اُسے دیکھ بولا جب کے ابرش کے الفاظ بھی یہی تھے

بھائی کچھ سمجھ ہی نہیں ایا تھا اُس وقت مان کو سمجھانے والے آپ تھے آپ کے گھر سے جانے کے بعد اُن کے پاس کوئی نہیں تھا جو اُنہیں آپ کی طرح سمجھا سکے بس اسلئے میں اُن کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی تو دور ہو گئی ! !

روحا نظریں جھکائے بولی

نہیں روحا مائم کی خوشبو آپ کے دور جانے میں نہیں بلکہ پاس رہنے میں تھی ! !

میر کہے کر رکا جب روحا نے چونک کر اُسے دیکھا

میں اُسے اچھے سے جانتا ہوں وہ آپ سے محبت کرتا ہے بہن والی نہیں بلکہ اک عاشق کی طرح بس وہ قبول نہیں کر پا رہا تھا اٹھارہ سال جسے بہن کی

طرح سمجھا اُسے اس طرح بیوی کے روپ میں قبول کرنا اُس کیلئے اسان نہیں تھا روحا اور میں یہ بات جانتا تھا میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا تھا بس قسمت نے غلط یہ کیا جس وقت مائم کی یاداشت ائی اُس وقت میں نہیں تھا!! میر گہرا سانس بھرے بولا میر ان حالات کو اچھے سے سنبھالنا جانتا تھا تبھی میر نے یہ فیصلہ کیا تھا لیکن کیا پتہ تھا کے یہ تب ہو گا جب میر !! اُس کے پاس نہیں ہو گا

بھائی میں مان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی!! بس اسلئے آگئ!! وہ آنکھیں بند کئے بولی

روحا آپ اپنے مان کی تکلیف ختم کر کے نہیں بلکہ بڑھا کر ائی ہو! آپ کو کیا لگتا ہے وہ کے جانے سے وہ خوش رہ سکے گا؟؟ اتنا کمزور رشتا تو نہیں تھا آپ لوگوں کا!! میر روحا کو دیکھ بولا میر کے ہر لفظ میں سچائی تھی

لیکن بھائی مان چاہتے تھے کے میں اُن کی زندگی سے دور چلی جاؤں!! روحا اپنے انسوں صاف کرتی بولی

وہ یہ سب کہے تو رہا تھا لیکن مجھے پورا یقین ہے اُسے آپ کی دوری برداشت نہیں ہو رہی ہو گی محبت میں یہ اسان نہیں ہوتا روحا!! میں مائم کو بہت اچھے سے جانتے ہوں!! میر کے لہجے میں پورا یقین تھا

لیکن بھائی میں واپس پاکستان نہیں جاؤنگی!! روحا نفی میں سر ہلاتی بولی

اس کا فیصلہ میں کرونگا!! میر کی گھمبیر آواز وہاں گونجی تھی جب کے میر کی بات پر روحا نے نظریں جھکائے اسباب میں سر ہلایا

آپ دونوں کو جتنی اپنی منمانی کرنی تھی کرلی اب اور نہیں!! میر کا لہجہ سخت ہو رہا تھا

روحا نے وہ بات بھی بتائی تھی جب روحا نے مائم کو کیا کیا کہا تھا لیکن اُس نے اب تک منال کا نام پھر بھی نہیں لیا تھا غلطی پہلے روحا کی تھی اور بعد میں مائم کی دونوں برابر اک دوسرے کے بھروسے پر ٹھیس پہنچانے کے گنہگار تھے

ائے ایم سوری بھائی!! روحا نظریں نیچے جمائے بولی

ہم سب کل پاکستان جا رہے ہیں ! ! لیکن روحا سکندر ہاؤس میں ڈیریکٹ نہیں جائے گی ! !

میں پہلے مائم کو دیکھونگا اگر اُس کی آنکھوں میں آپ کے دور جانے کا کوئی تڑپ نا ہوئی وہ سکون میں ہوا تو آپ واپس امریکہ آجانا میں کچھ نہیں بولونگا لیکن پہلے میں مائم کے دل میں کیا ہے وہ جاننا چاہتا ہوں ! ! میر گھمبیر آواز میں بولا

جب روحا نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا وہ میر کے کسی بھی حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی تھی وہ جانتی تھی میر جو بول رہا ہے سوچ سمجھ کر بول رہا ہو گا ! !

ابھی مزید بات ہوتی کے دروازہ بجا اجازت پر بہرام اور امنہ اندر آئے جب کے پیچھے ہی کھانا بھی آچکا تھا

ابرش اور امنہ نے کھانا تھام کر ٹیبل پر لگایا ! !

جب سب نے ہی کھانا شروع کیا تھا بیلا اب ابرش کی گود میں بیٹھ چکی تھی
میر نے بیلا کیلئے پاستا منگوایا تھا تو ابرش بیلا کو وہی کھلاتی ساتھ ساتھ خود بھی
کھانا کھا رہی تھی!!

جب کے باتیں بھی سب کی جاری تھی!!
سر پھر آپ لوگ پاکستان جا رہے ہیں کل!! یہ سن کر اُن دونوں کے
چہرے پر اُداسی نے بسیرا کیا تھا!!
جی لیکن اُداس مت ہو ہم سب کا انا جانا لگا رہے گا ہمارے گھر کے دروازے
آپ لوگوں کیلئے ہمیشہ کھلے ہے!! میر پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگاے
بولا
آپ لوگ اور رک جاتے!! امنہ اُداسی سے بولی
امنہ دراصل ہمارے گھر والے بہت تکلیف میں ہے اُن کی تکلیف ختم
کرنے جا رہے ہیں ہم لوگ!! اب کی بار ابرش اُسے دیکھ بولی

جب امنہ نے اُداسی سے اسباب میں سر ہلایا

سر آپ لوگ ہمیں بھولینگے تو نہیں ؟؟ بہرام نے تنقید کی

اچھے وقتوں میں ساتھ رہنے والے کو بھول بھی جائے تو مسئلہ نہیں لیکن

بری وقت میں ساتھ دینے والے کو بھلا جائے یہ میری ڈشنری میں ہی

نہیں آتا ! تُم ہمیشہ میرے دل میں رہو گے بہرام تمہیں پتہ ہے تمہیں دیکھ

کر مجھے اپنے دوست زہرام کی یاد اتی ہے ! ! میر بہرام کو دیکھ بولا

زہرام اب کہاہے وہ ؟؟ بہرام سوالیہ نظروں سے بولا

اس دنیا سے چلا گیا مجھے چھوڑ کر ! ! میر کی بات پر بہرام امنہ کے چہرے پر

دکھ بکھرا تھا

! ! اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام اتا فرمائے امین

! ! امین ! ! بہرام کی بات پر سب نے ہم زبان کہا تھا

میں کبھی نہیں بھولونگا تمہیں اور ویسے بھی کبھی آپ لوگ پاکستان انا کبھی ہم لوگ آئس لینڈ آجینگے انا جانا ختم نہیں ہوگا کبھی!! میر اُن کے اُداس چہرے دیکھ تسلی دیتا بولا

پکا سر؟؟ بہرام نے تنقید کی

!! جب میر نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

کچھ ہی دیر میں کافی لیے بھی ہوٹل کا ویٹر آچکا تھا سامنے ٹیبل سے وہ برتن !! اٹھا کر جا چکا تھا

سب نے کافی تھامی باتیں سب کی اب بھی جاری تھی روحا ابرش اور امنہ !! کی جب کے بہرام اور میر کی۔ وہی بیلا کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی کل پاکستان جانا تھا احمر کو یاد کرتے میر اُس کی بتر حالت کرنے کہا عہد مزید شدت سے کر چکا تھا احمر کا کیا انجام ہونے والا تھا وہ ان سب سے انجان اس وقت اپنے گھر پر بیٹھا خوشی بنا رہا تھا کے اُس نے وہ کر دیا جو آج تک کوئی نہ

کر سکا اُس نے شاہ میر سکندر کو جان سے مار دیا اُس کی نظر میں شاہ میر سکندر

!! مر چکا تھا

اپی آپ کو پتہ ہے میں نے بائک ریڈ نگ سیکھی ہے !! روحا کچھ دیر بعد

چہک کر بولی

میں نے بھی سیکھی ہے !! ابرش مسکرا کر بولی

آپ نے ؟؟ روحانا سمجھی سے بولی جب ابرش نے مسکرا کر میڈل ٹرافی اور

Approval certificate !!

روحا کی جانب بڑھایا روحا نے نا سمجھی سے اُسے تھاما اور دیکھنے لگی

سرٹیفکیٹ دیکھ ابرش کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا اُس نے چونک کر

پہلے ابرش کو دیکھا جو مسکرا کر اُسے ہی دیکھ رہی تھی پھر دوسری نظر روحا

نے میر کو دیکھا تھا جس پر میر نے دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلاتے

یقین دھیانی کروائی

اوہ مائے گوڈ !! خوشی سے روحا کی چیخ گونجی تھی

جس پر سب ہنس پڑے تھے روحا نے کھڑے ہوتے ابرش کو گلے لگایا

مبارک ہو اپی مجھے تو یقین نہیں آرہا!! روحا خوشی سے چہک رہی تھی

مجھے بھی نہیں آرہا تھا!! ابرش ہنستی ہوئی بولی

واؤ سیکریٹ ایجنٹ آرمی آفیسر ابرش سکندر!! کتنا اچھا لگ رہا ہے بولنے

میں!! روحا خوشی سے بولی

پھر واپس ابرش کو اپی گلے سے لگا چکی تھی کتنی دیر خوشی بنانے کے بعد وہ

واپس بیڈ پر بیٹھی!!

اپی پھر تو آپ کو بائک ریڈنگ کافی اچھی اتی ہو گی نا!! روحا کچھ دیر بعد بولی

جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

مجھے بھی بہت اچھی اتی ہے!! روحا ادا سے بولی

کیوں نہ اک رائڈ ہو جائے؟؟ بہرام نے موقعے پر چونکہ مارا!!

اس وقت؟؟ میر نے گھڑی میں وقت دیکھتے کہا رات کے اک بجنے والے

تھے

سر بائک رائڈ میں رات کو ہی چس اتی ہے دن۔کے وقت کہامزا اتا!!

بہرام میر کو دیکھ بولا

ہاں بھائی چلتے ہے نا بہت مزا آئیگا ویسے بھی امریکہ میں لوگ بہت جلدی اپنے گھروں میں چلے جاتے ہیں اس وقت روڈ بھی بلکل خالی ہونگے!!

روحا خوشی سے بولے

سر پلز منع مت کریے گا!!اب کی بار امنہ میر کو دیکھ بولی

چلتے ہے نا میر سب بول رہے ہیں!!ابرش بھی میدان میں ائی تھی ہر جگہ سے پلز پلز کی آوازیں سن میر نے گہرا سانس لیا

اوکے فائن چلتے ہے!!میر سب کو دیکھ بولا جب سب کے چہروں پر خوشی نے بسیرا کیا تھا!!

کیونکہ سب کا ہی دل کا بائک رائڈ کا!!

میں ابھی ارینج کرواتا ہُوں بائیکس!!بہرام کہتا اپنے موبائل میں مصروف ہو چکا تھا یقیناً وہ بائیکس ارینج کر رہا تھا!!

U know guys !

!! بائک رائڈ نگ ایسے کپڑوں میں نہیں ہوتی

میر نے اُن کے ذہنوں پر زور ڈالتے کہا

ارے ہاں میں تو بھول گیا تھا سب کیلئے بلیک رائڈ نگ ٹریک سوٹ بھی منگواتا ہُوں کتنے لوگ ہے !! بہرام اپنی پیشانی پر ایک چپیٹ لگاتا بولا پھر انگلی سے بندے گنتے اس نے ٹریک سوٹ اور بائیکس کا ارینج میں بھی کر دیا تھا !!

!! اگلے دس منٹ میں گاڑیاں باہر آجایگی اور ساتھ کپڑے بھی

بہرام خوشی سے بولا میر نے سب کے چہروں پر خوشی دیکھ مسکرا کر سر جھٹکا تھا پھر موبائل نکالتے میر سعد کو میسیج کرنے لگا !!

سعد اس وقت اپنے بنگلے میں تھا یعنی اس وقت وہ سکندر ہاؤس میں موجود نہیں تھا !!

میر نے میسیج کا ارادہ ترک کرتے سعد کو کول ملای اور اٹھ کر کمرے کی بالکنی میں آیا !!

سعد اُس وقت ٹریس پر بیٹھا تھا فون بجنے کی آواز پر اُس نے فون دیکھا سامنے سر کا نام جگمگاتا دیکھ سعد نے جھٹکے سے فون ریسیو کر کے کان سے لگایا !! اسلام علیکم سر !! سعد نے فوراً کہا

وعلیکم السلام کیا ہوا تمہاری اواز کو ؟؟ اُس کی آواز میں عجیب سی کشمکش دیکھ میر نے فوراً کہا تھا

نہیں سر کچھ نہیں !! سعد نے نفی کی

مجھ سے جھوٹ ؟؟ میر ج ایبرو اٹھائے پوچھا

نہیں سر میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا وہ بس میں سو رہا تھا !! ن۔

سعد ہڑبڑاتے ہوئے بولا

تُم مجھ سے اب بھی جھوٹ بول رہے ہو سعد ملک !! میر کی آواز میں سرد پن محسوس کرتے سعد نے حلق تر کیا

س۔ سر وہ ! ! سعد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے

یہ کیا تُم لڑکیوں کی طرح اٹک رہے ہو جیسے وہ اپنے شوہر سے بات کرتے ہوئے اٹکتی ہے میں کون سا تمہارا خدانخواستہ شوہر ہوں جو تم مجھ سے بات کرتے کو ایسے اٹک رہے ہو ؟؟ میر سنجیدگی سے بولا جب کے میر کی بات پر سعد بے اختیار ہنس پڑا تھا

جس پر میر نے گہرا سانس لیا

میں واپس پاکستان آ کر پوچھتا ہوں تُم سے ہر چیز ! ! بہت چیزیں تُم نے فضول کی ہے مجھے پاکستان انے دو دیکھتا ہوں ! ! میر کی بات پر سعد سیدھا ہو کر بیٹھا وہ سمجھ چکا تھا میر کس بارے میں بات کر رہا تھا یقیناً وہ ایلف کی وجہ سے بول رہا تھا

سر آپ پاکستان خ آینگے ؟؟ سعد اُداسی سے بولا

اگر آ گیا نا تمہاری خیر نہیں ! ! میر نے اُسے وارننگ دی

قبول ہے سر ہر چیز قبول ہے بس آپ اجاے ! ! سعد جوش سے بولا جب
کے اُس کی بات پر میر نے فون کان سے تھوڑا ہٹا کر اسے داد دی تھی
کل آرہا ہُوں ! ! پھر واپس فون کام سے لگاتے میر بولا جب کے میر کی بات
پر سعد کو لگا اُس نے کچھ غلط سن لیا
س۔ سر کیا کہا آپ نے ؟؟ سعد کی پکڑ موبائل پر مضبوط ہوئی تھی
میں نے کہا میں کوا رہا ہُوں پاکستان ! ! میر نے پھر لفظ دہرائے جب سعد
کے چہرے پر بڑی سی کبھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ نے جگہ لی
سچ میں سر ؟؟ وہ خوشی سے بولا
تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ بولونگا ! ! میر نرمی سے بولا
نہیں سر بلکل نہیں مجھے وقت بتائے میں آپ کو لینے اجاؤنگا ایئرپورٹ پر
! ! سعد خوشی سے بولا
نہیں سعد تُم مت انا ڈرائیور بھیجنا ! ! میر کی بات پر سعد نے فوراً حامی بھری
او کے سر ! ! سعد کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا

اچھااک کام کرومائم سے میری بات کرواو!!میر اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا بولا جب کے میر کی بات پر سعد کا چہرہ فق پڑا تھامیر کے کہا تھاجب تک وہ سکندر ہاؤس نہیں آئیگاتب تک سعد وہاں ہر پل موجود ہواور سکندر ہاؤس سعد کا بھی گھر ہے تواپنے بنگلے پر جانے کی ضرورت نہیں وہ سکندر ہاؤس میں رہے!!میر نے یہ چیز بہت سختی سے باور کروائی تھی اس کا مطلب اس پر ہر حال میں عمل کرنا ہے اب وہ کیسے بتاتا کے وہ اس وقت اپنے بنگلے پر بیٹھا ہے!

سعد میں نے کچھ کہا ہے دھیان کہاہے تمہارا دیکھ رہا ہوں میں تمہیں کچھ دنوں سے پہلی بار میں بات سمجھ نہیں آتی نا تمہیں؟؟میر دانت پیستا بولا س۔سوری سر وہ بس آواز کٹ رہی تھی!!سعد نے پھر جھوٹ بولا

پھر جھوٹ!!میر نے بالکنی کی ریلنگ پر پکڑ مضبوط کی تھی

جب کے سعد لب دانتوں تلے دبا چکا تھا

بہت جھوٹ بولنا آگیا ہے نہ تمہیں کچھ دیر نظریں کیا ہٹی میری خیر میں یہ
!! بعد میں دیکھونگا تُم میری بات مائم سے کرواو جلدی
میر جانتا تھا کبھی بھی اندر سے آواز آسکتی ہے اسلئے میر مائم سے بات کرنا
!! چاہتا تھا
س۔ سر مائم سر سور ہے ہیں !! سعد اپنے لہجے کو مضبوط رکھتا بولا
اچھا مما سے کرواد و !! میر نے گہرا سانس بھرے کہا
سر امی جان بھی سور ہی ہے !! سعد کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے ؟؟
جب کے صائمہ بیگم کو سعد کے منہ سے امی جان سنتے میر کو اچھا لگا تھا
!! چلو ٹھک ہے میں تمہیں وقت بتادونگا فلائٹ کا
!! او کے سر اللہ حافظ !! سعد مسکرا کر بولا جب میر نے فون رکھا
سر اجاے !! اتنے اندر سے بہرام کی اواز ائی جس پر میر اندر داخل ہوا تھا
دوسری جانب فون رکھتے سعد نے گہرا سانس لیا تھا سعد سے میر کے سامنے
!! جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا اور کبھی بولتا تھا تو میر اچھے سے سمجھ جاتا تھا

سرِ یہ لیں ائی بھی چینج کر لیں پھر چلتے ہے ! ! بہرام نے سوٹ میر کی جانی
بڑھاتے ہوئے کہا جسے میر تھام چکا تھا
سب کے ہاتھوں میں اپنے او کے سوٹ تھے
بہرام اور میر بہرام کے کمرے میں بڑھ گئے تھے جب کے تینوں لڑکیاں
میر ابرش کے کمرے میں تھی
ٹھک پانچ منٹ بعد فل بلیک سوٹ سب پہن چکے تھے رات کا وقت تھا
! ! روڈز پر اس وقت کسی نے نہیں ہونا تھا
سب باہر نکلے جب کے یقیناً بیلا بھی ساتھ جا رہی تھی ! روحا بیلا کو اپنے
! ! ساتھ بیٹھانے کا ارادہ رکھتی تھی تا کہ وہ ہلکی ہلکی بائک چلائے
سب نیچے اتے گاڑیوں کے پاس پہنچے
پڑھ ہی اک روڈ ہے اُس پر کرینگے ! بہرام مسکرا کر بولا جب سب نے
! ! ہیلمیٹ پہنے اور گاڑی پر سوار ہوئے پانچ گاڑیاں تھی سب کی اک اک
! ! وہ ریسنگ بائک تھی بلیک رنگ کی

تھوڑا سا آگے جانے پر وہ روڈ آ چکا تھا پانچوں گاڑیاں اک ساتھ ارا بر برابر
!! لائن سے کھڑی تھی

اک ریس ہو جائے؟؟؟ بہرام نے ہیلمیٹ اوپر کرتے کہا

Sure !!

میر نے اُسے دیکھ کہا

روحا ریس کا منع کر چکی تھی کیونکہ اک تو اُسے بیلا کے ساتھ رہنا تھا دوسرا
!! اُسے ریس والی رائڈ اتنی اچھے سے نہیں اتی تھی

!! میر ابرش بہرام امنہ چاروں لائن سے آ چکے تھے

جو ہارا کل وہ ٹریٹ دیگا!! بہرام نے ہانک لگائی

جب میر شریر سا مسکرایا

اوکے!! میر نے دھیما سا مسکرا کر کہا

ہیلمیٹ واپس اپنے چہرے پر کرتے اب سب بائک کی ہینڈل پر ہاتھ رکھے
سامنے کو جانب متوجہ تھے

Ok 1 2 3 and go

روحانے تیزاوازمیں کہاجب سب نے اپنی بائک بھگای!!امریکہ کی
سڑکوں پربے حدخاموشی ہونے کے ساتھ ساتھ تیز تیز ہوائیں چل رہی
تھی اور بائک کی فوک سپیڈ ہونے کی وجہ سے بھی ہوازدہ لگ رہی تھی جسے
ہیلمیٹ نے اندر جانے سے روک رکھا تھا
سب کی نظریں سامنے تھی بائک کی سپیڈ سب کی تیز تھی
سب سے آگے میر پھر تک تھوڑاسا پیچھے بہرام جب کے وہی پھر امنہ اور
!! ابرش ساتھ تھی
امنہ اورابرش نے اک دوسرے کو دیکھا پھر مسکراکر سامنے کی جانب
!!متوجہ ہوئی
پوائنٹ پر سب سے پہلے میر نے اپنی گاڑی روکی تھی!!پھر کچھ لمھوں بعد
!! بہرام نے اور پھر ابرش اور امنہ نے اک ساتھ
میر نے ہیلمٹ اُتارتے بہرام کو دیکھا جو مسکراکر میر کو ہی دیکھ رہا تھا

سر ابھی واپس جانا باکی ہے ! ! بہرام میر کو دیکھ بولا

او کے ! ! میر نے ہمیشہ کی طرح مختصر جواب دیتے ہیلمیٹ واپس پہنا

آپ دونوں ہار گئی ہے ! ! بہرام امنہ اور ابرش کو دیکھ بولا

جب ابرش نے اُداسی سے میر کو دیکھا اور گاڑی سے اُتری

میر اُس کے چہرے پر اُداسی دیکھ چکا تھا اسلئے میر نے اپنا ہاتھ اُس کے سامنے

کیا ابرش نے فوراً مسکرا کر میر کا ہاتھ تھاما اور میر کے پیچھے بیٹھی ! اُس کے

چہرے پر گہری مسکراہٹ آچکی تھی

جب کے بہرام اور امن یہ دیکھ مسکرائے تھے بہرام نے بھی ایمان کو ہاتھ

دیا جب امنہ بہرام کے پیچھے بیٹھی ! !

Ok 1 2 3 go!

اب کی بار ابرش تیز آواز میں بولی جب میر اور بہرام دونوں نے فل سپیڈ

میں گاڑی بڑھائی

جھٹکے سے گاڑی تیز ہونے کی وجہ سے ابرش پوری طرح میر کی پشت سے لگتی اُس کے بے حد قریب ہو چکی تھی ابرش نے شرماتے ہوئے میر کے کندھے پر اپنے۔ دونوں ہاتھ رکھے گاڑی پوری سپیڈ میں چل رہی تھی

Come on Behram !!

امنہ چیخی اُسے بہت مزا ارہا تھا بلکہ سب کو ہی اچھا لگ رہا تھا

بیگم چلاؤں تو مت میرے کان !! بہرام کان سہلاتا بولا

ابرش کی نظریں سامنے پوائنٹ پر تھی جہاں اُنہوں نے جیتنا تھا بہرام نے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھائی تھی

بہرام کی گاڑی تھوڑی پیچھے تھی ابرش اور امنہ نے ہوا میں ہائے فائے کیا !! !! وہ دونوں بھی ہیلمیٹ پہنے بڑی اچھی لگ رہی تھی

!! سامنے پوائنٹ تھا جہاں پہنچنا تھا

Yeahhhhhh!!

وہاں پوھوچتے ہی ابرش خوشی سے چیچی تھی پوائنٹ سے تھوڑا آگے میر نے گاڑی روکی جب اک بار پھر جھٹکے سے رکن کی وجہ سے ابرش میر کی پشت سے لگی تھی !

جیت گئے یس ! ! ابرش خوشی دے چہک رہی تھی سب نے اپنے ہیلمٹ اتارے ! !

جب مجھے پتہ ہے کے آپ سے جیتنا اسان نہیں پھر بھی شرطیں لگالیتا ہوں ! ! بہرام کہتا قہقہ لگا کر ہنسا تھا جب کے اُس کی بات پر سب ہنس پڑھے تھے روحا اور بیلا بھی وہی موجود تھی روحا بھی قہقہ لگا کر ہنس رہی تھی کتنے دنوں بعد اُس کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی کوئی ان جوڑوں کو امریکہ کے خوبصورت جگہ پر قہقہ لگا کر دیکھتا تو یقیناً دیکھتا رہ جاتا اُن کے قہقے یہاں مزید رونق لگا رہے تھے ! !

وہ سب بائک کے پاس کھڑے بہرام کے کسی نہ کسی جوک پر ہنس رہے تھے ! ! !

میر اخیال ہے اب ہمیں چلنا چاہیے کافی دیر ہو گئی ! ! وہی کھڑے سب نے بہت ساری باتیں کی سب اپنی اپنی بائک پارک کیے اُس پر دونوں پیر اک جانب نکالے بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب میر گھڑی میں وقت دیکھتا ! ! بولا

دل ہی نہیں کر رہا جانے کا کتنے خوبصورت ہے یہ سب ! ! بہرام آنکھیں ! ! بند کئے بولا یہ جگہ واقعی بے حد سکون دا تھی

رات کے تین بج رہے ہیں ! ! کل فلائٹ بھی ہے ! ! میر بہرام کو دیکھ بولا ! ! جب بہرام کو یاد ایا کے کل میر نے کل واپس پاکستان چلے جانا ہے بہرام کا چہرہ اک بار پھرا تر ا تھا ! ! جس پر میر نے گہرا سانس بھرا لیکن ! ! خاموش رہا

پھر اٹھ کر بہرام کی جانب گیا اور اُسے اپنے سینے سے لگایا بہرام کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی اُس نے میر کے گرد اپنا حصار بنایا جب کے وہاں ! ! موجود سب بھی مسکرا رہے تھے

تھوڑی دیر بعد میر پیچھے ہوااور بہرام کا کندھا تھپتھپایا جسے سمجھتے بہرام نے
! دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا تھا
!! کچھ دیر مزید رہنے کے بعد سب واپس ہوٹل کیلئے روانہ ہوئے تھے
تینوں لڑکیاں اک کمرے میں رہنے والی تھی جب کے بہرام اور میر اک
کمرے میں رہنے والے تھے میر نے روحا کو اکیلے یہاں اُس جگہ رہنے سے
!! منع کر دیا تھا جس جگہ وہ پچھلے تین ماہ سے رہ رہی تھی
میر اس وقت صوفے پر بیٹھا موبائل پر کیس کی کچھ فائلز دیکھ رہا تھا
جب کے بہرام بیڈ پر بیٹھ اے لی ڈی میں مووی دیکھ رہا تھا وہی تینوں
لڑکیاں دوسرے کمرے میں باتیں کر رہی تھی ظاہر ہے جب اک سے زائد
لڑکیاں جمع ہو جائے تو باتیں نون سٹاپ ہوتی ہے لگ نہیں رہا تھا کے اج وہ
! تینوں باتوں کے علاوہ سونے کہا ارادہ رکھتی تھی

خیر فلائٹ بھی بک ہو چکی تھی ! ! کل صبح نو بجے کی اُن کی فلائٹ تھی اور اس وقت تقریباً چار بجنے والے تھے اور میر سونے کہا ارادہ نہیں رکھتا تھا وہ ! بہت ضروری فائلز دیکھ رہا تھا

اس دوران ابرش کا فون بھی آچکا تھا ! ! جس پر نوٹیفکیشن بجی ! ! ابرش نے موبائل اٹھا کر سامنے دیکھا میر کا چیٹ کھول کر اُس نے میر کا آیا میسیج پڑھا مجھے امید ہے تُم اب تک سوئی نہیں ہو نگی یقیناً باتیں کر رہی ہو گی پر اگر " ایسا ہی ہے تو چپ چاپ سو جاؤ کیونکہ نو بجے فلائٹ ہے پھر تمہیں نیند آئیگی ویسے ہی تمہیں نیند برداشت نہیں اس سے اچھا تھوڑا سو جاؤ ! ! "میر جانتا تھا اُس نے سونا نہیں ہے پھر کل پورے سفر میں اُس میں ٹن رہنا ہے اسلئے میر پہلے بول چکا تھا جب کے میر کا میسیج پڑھ کر ابرش نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا یعنی میر کو سب پتہ ہوتا تھا اُس سے بارے میں ! !

نہیں آپ کو کس نے بولا کے ہم جاگ رہے ہیں ہم سو رہے ہیں ! ! ابرش نے جلدی سے میسیج لکھ کر بھیجا جب کے مقابل میں اُس کا میسیج پڑھ کر اُس کے معصومیت میں دیے گئے جواب پر میر نے دھیما سا مسکرا کر چہرہ جھٹکا تھا تو میسیج کون کر رہا ہے ؟ ؟ ؟ میر نے میسیج بھیجا

نیند میں کر رہی ہوں ! ! اگلے لمحے ابرش کا جواب موصول ہو چکا تھا

او کے تو نیند میں جاگنا چھوڑو پر سکون سے سو جاؤ ! ! میر نے میسیج بھیجتے موبائل رکھا پھر سامنے بہرام کو دیکھا جو بڑے سیریس ہوئے سامنے ڈراما ! ! دیکھ رہا تھا

میر نے اُس کے تصورات دیکھ خود بھی چہرہ گھمائیں اے لی ڈی کی جانب ! دیکھا

جہاں اُس ڈرامے کا ایموشنل سین آن تھا پر بہرام کا چہرہ اسی کے مطابق ! افسردہ تھا

بہرام یہ تُم ایسے ریکشن کیوں دے رہے ہو؟؟؟میر اٹھ کر قدم بہ قدم چلتا بیڈ کی جانب ایا تھا

سر دیکھے نا امو شنل سین چل رہا ہے وہ لڑکی اُسے چھوڑ کر جا رہی ہے!!

بہرام بے حد افسردہ تھا

وہ بس ایک ڈراما ہے!! کچھ بھی اصل نہیں ہے بہرام!! میر نے سمجھانا چاہا

سر آپ کے پاس بہت مضبوط دل ہے لیکن میرے پاس نہیں مجھے ڈراما !! دیکھ کر بھی عمو شنل سین پر دکھ ہوتا ہے

بہرام اُداسی سے بولا

!! مرد بنو!! میر چہرہ جھٹکا بیڈ پر بیٹھا تھا

کوشش کرتا ہوں سر!! بہرام کہتا بے اختیار ہنس پڑا تھا

کوشش کرنے والو کی کبھی ہار نہیں ہوتی!! میر بھی مسکرا کر کہتا بیڈ کراونڈ !! سے ٹیک لگا گیا

جانتا ہُوں سر یہ چیز بھی آپ سے سیکھی ہے ! ! بہرام میر کی جانب رخ لے ! ! چکا تھا ! اُس کی بات پر میر سر کو خم دیا تھا نظریں نیچے سعد کی میسیج پر تھی سر آپ لوگ کب واپس آئینگے آئس لینڈ ! ؟ ؟ بہرام نے کچھ لمحے بعد پوچھا تُم لوگوں سے ملنے جلد آئینگے ورنہ آپ لوگ آجانا پاکستان انا جانا لگا رہے گا پریشان مت ہو بہرام تُم نے بہت ساتھ دیا ہے ہمارا ! ! میر موبائل رکھتا بہرام کو دیکھ بولا

نہیں سر آپ ہمارے گھر رہے یہ ہمارے لیے بہت بڑی بات تھی ورنہ ہم اس قابل کہا ! ! بہرام میر کو دیکھ بولا

اپنی قابلیت پر کبھی شق مت کرنا بہرام خود کو سب سے بہتر سمجھو گے تو زندگی میں آگے بڑھ سکو گے تُم بہت قبل انسان ہو کبھی اکیلے میں سوچنا تمہیں تمہاری قابلیت کا احساس بہت اچھے سے ہو گا ! ! میر گھمبیر آواز میں بولا جب بہرام نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا مزید کچھ دیر باتوں کر دونوں بھی لیٹ چکے تھے میر سکتا نہیں چاہتا تھا لیکن بہرام کے زبردستی

کہنے پر تھوڑاارام کر رہا تھا کچھ دیر میں بھی دونوں نیند کی گہرایوں میں اُتر چکے تھے جب کے وہاں لڑکیاں بھی باتیں کرتی کرتی خود ہی سو گئ تھی

!! جب کے بیلا تو کافی دیر کی سو رہی تھی

بیڈ کنگ سائز ہونے کی وجہ سے چاروں بیڈ پر آ چکے تھے کیونکہ تینوں میں

!! سے کوئی بھی زدہ صحت مند نہیں تھا

!! صبح کا آغاز ہوا

اج مائم کو ساڑے تین ماہ میں کچھ دن کم دن ک بعد یہ موسم نجانے کیوں

!! خوش گوار لگ رہا تھا

مائن اٹھا فریش ہو کر وہ باہر لون میں ایا تھا اج اُسے ہر چیز خود سے باتیں کرتی

سنائی دے رہی تھی یہ احساس کیا تھا دل میں عجیب سی خوشی پیدا کیوں

ہو رہی تھی اس بات سے مائم انجان تھا مائم آسمان کی جانب سر اٹھائے

!! آنکھیں بند کر کے یہ کھلی فضا خود میں اُتار رہا تھا

!!اُسے سکون مل رہا تھا کافی مہینوں بعد اج

کیاہونے والاہے؟؟مائم اپنے دل پر ہاتھ رکھ بولا یہ خوشی کا احساس تھا کوئی غلط ہونے کا نہیں لیکن اُسے مائم سمجھنے سے قاصر تھا کیونکہ مائم جانتا تھا روحا اور میر کے بغیر اُس کی زندگی میں خوشیاں نہیں تھی!!اور جب وہ دونوں ہی اِدھر موجود نہیں تھے تو خوشیاں کہاسے انی تھی !!!

دوسری جانب منال کی پوری رات بے چینی میں گزری تھی اُسے سعد کی ناراضگی خاموشی بے حد تکلیف دے رہی تھی کیوں دے رہی تھی؟؟اس بات سے وہ انجان تھی نا اُس نے سوچنے کی کوشش کی تھی کیونکہ اُسے موقع ہی نہیں ملا سوچنے کا !!

اُس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کے اک بار پھر وہ سعد کے کمرے میں جاسکے وہی سعد واپس رات کے تیسرے پہر سکندر ہاؤس آچکا تھا اور اس وقت سکون سے سو رہا تھا کیونکہ اج میر انے والا تھا تو اُسے سکون کی نیند آئی تھی ورنہ جیسے بے سکونی تو اُس کا مقدر بن گئی تھی میر سے اک نہیں بہت سے لوگوں کی زندگیاں جوڑی تھی

!! وہ بہت سے لوگوں کے دل میں بستا تھا

!! میر کی آنکھ آٹھ بجے کھلی تھی کمرے میں گھپ اندھیرا تھا

میر نے ہاتھ بڑھا کر سائڈ ٹیبل نے اپنا موبائل اٹھایا اُسے سامنے کرتے میر

! نے وقت دیکھا وقت آٹھ دیکھ میر جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا تھا

!! بہرام اٹھو!! میر نے برابر میں سوئے بہرام کو آواز لگائی

بہرام؟؟؟ اُسے نا ہلتے دیکھ میر نے پھر آواز لگای

اُسے ہنوز سوتے دیکھ میر نے اُسے گھورا

یعنی سیدھی طریقے سے نہیں اٹھنا!! ہر طرح سے اُسے اٹھا کر دیکھنے کے

!! بعد میر ایبرو اٹھائے بولا

میر اپنے موبائل میں بے حد تیز ڈھول بجنے کا ساؤنڈ لگاتے اُسے بہرام کے

کان کے بے حد قریب کیا

پھرنے جو ہی اُسے کھولا وہ آواز جیسے اج بہرام کے کان پھاڑنے کیلئے تیار

!! کھڑی تھی

اہ اتنا شور ! ! بہرام چیخ کر کہتا اٹھا کر بیٹھا میر نے بڑے پر سکون انداز کے ساؤنڈ بند کیا

سر کس کی شادی ہو رہی ہے اتنی صبح صبح ! ! وہ اپنی انکھیں رگڑتا سوالیہ انداز میں بولا جب کے میر بیڈ سے اٹھ رہا تھا

میری برات آ رہی ہے جلدی تیار ہو جاؤ ! ! میر نے کہتا کھڑے کھڑے ہی اپنا موبائل دیکھنے لگا

سر برات لڑکوں کے جانب سے نہیں جاتی کیا ؟ ؟ بہرام سوچتے ہوئے بولا نہیں میرا سسٹم الگ ہے یہاں لڑکی نے برات لے کرانا ہے اور میری برات آ چکی تیار ہو کر اٹینڈ کر لو ذرا میری فلائٹ ہے ! میر کہتا بنا اُس کا جواب سنے شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہو چکا تھا جب کے پیچھے بہرام میر کی باتیں میں الجھ کر رہ گیا تھا کافی دیر تو وہ سوتا رہا پھر جب سمجھ ایا تو فوراً بولا

لیکن سر اگر آپ جا رہے ہیں تو شادی کیسے ہو گی دلہا تو آپ ہیں پھر میں اٹینڈ کر کے کیا کروں گا؟؟ بہرام نے بے حد عقلمندی کی بات کی

میر جو ٹاول کندھے پر ڈالتے ابھی گزر آن کر رہا تھا بہرام کی بات پر اپنی مسکراہٹ دبا گیا

دلہا کے بغیر بھی شادی ہو جاتی ہے امریکا میں !! میر نے اندر سے اواز لگائی

!!! یہ کیسی شادی ہے جو دولہا کے بغیر ہو گی !! بہرام سوچ میں پڑھ چکا تھا

دوسری جانب شاور لے کر جانے سے پہلے میر ابرش کو میسیج اور کول کر کے اٹھا چکا تھا اسلئے اب وہ تینوں بھی آپکا سامان جلدی جلدی پیک کر کے ریڈی ہو رہی تھی کیونکہ کچھ ہی دیر میں فلائٹ کا وقت ہونے والا تھا بہرام !! بھی اٹھ کر اپنے کپڑے نکال رہا تھا تاکہ اب وہ شاور لینے جا سکے

!! اسلئے میر کے اتے ہی وہ شاور لینے جا چکا تھا

سب بے حد جلدی جلدی تیار ہوئے کیونکہ فلائٹ مس نہیں کر سکتے تھے !!

ریڈی؟؟؟میر نے ابرش کو دیکھ کہا جو بیلا کے بال ٹھک کر رہی تھی

جی!!ابرش نے فوراًاسباب میں سر ہلایا

جب سب ہوٹل سے چیک ان کرتے گاڑی میں سوار ہوئے اِدھر سے میر

ابرش روحا بیلا نے پاکستان کی فلائٹ میں بیٹھنا تھا اور وہی بہرام اور امنہ

!! نے آئس لینڈ کی فلائیٹ میں

ائرپوٹ پر کھڑے سب آپریٹر کی آواز کا انتظار کر رہے تھے

جب آپریٹر کی پہلی آواز ائی کے دس منٹ میں سب فلائٹ میں بیٹھ جائے

!!

خدا حافظ جیتنا وقت بھی ساتھ گزارا بہت یادگار تھا!!میر آگے اتا بہرام کو

سینے سے لگاتا بولا بہرام کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا اُسے اس

!! قدر عادت ہو چکی تھی

خدا حافظ سر آپ لوگوں کے ساتھ بتایا ہر اک پل ہم زندگی بھر نہیں

!!بھولیں گے

بہرام نم آنکھوں سے مسکرا کر بولا

اور اگر بھول گئے تو میں واپس اجاؤں گا یاد دلانے کے لیے ! ! میر مسکرا کر بولا جب سب مسکرائے

ہمارا واپس جانا تو ہمیشہ سے ہی لکھا تھا ہمیں اپنے گھر واپس تو لوٹنا تھا نا

بہرام ! ! بہرام کو حد سے زیادہ اُداس دیکھ میر نے اسے سمجھانا چاہا

جانتا ہوں سر لیکن ہر کسی کی عادت ہو جاتی ہے اپ لوگوں کی عادت ہو گئ تھی اب اپ لوگوں کے جانے کے بعد ہمارا گھر واپس سنا سنا ہو جائے گا کوئی مستی نہیں کچھ نہیں یہ ساڑھے تین مہینے اتنی جلدی کیسے گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا ! ! بہرام کافی دکھی تھا

بہرام کوئی بات نہیں ہمیشہ کے لیے جدا تھوڑی ہو رہے ہیں ہم سب ملتے رہیں گے نا ! ! میر اسے سمجھانے کے بھرپور کوشش کر رہا تھا

اپ لوگ رک نہیں سکتے جانا ضروری ہے کیا ! ! بہرام اُمید لیے بولا

بہرام ہمیں رکنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن ہمارا گھر ہماری فیملی سب
پاکستان میں ہے انہیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ ہم زندہ ہیں دو اولادوں کے گھر
سے لاپتہ ہونے کی خبر کوئی چھوٹی نہیں تھی میں جانتا ہوں ان سب پر کس
قدر قیامت ٹوٹ رہی ہو گی کس قدر تکلیف میں گزارے ہوں گے سب
نے یہ ساڑے تین مہینے کا اک اک پل ! ! میں گھر والوں کو مزید تکلیف میں
نہیں دیکھ سکتا اس لیے جا رہا ہوں تا کہ تا کہ سب کچھ ٹھیک کر سکوں
میرے گھر میں کچھ ٹھک نہیں ہے ان سب کو مجھے ٹھیک کرنا ہے اپنے گھر
کو پھر سے پہلے والا سکندر ہاؤس بنانا ہے ! ! لیکن تم بے فکر رہو گھر میں سب
کچھ ٹھیک کرنے کے بعد میں ضرور تم سے ملنے اؤں گا بلکہ ہم ضرور تم سے
ملنے ! ! !

میر بہرام کو سمجھاتا ہوا بولا جب کے میر کی بات بہرام کو اچھے سے سمجھ اچکی
تھی اس نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا ایک بار پھر میر کے سینے سے لگا
اتنے امنہ بھی ابرش اور روحا سے مل رہی تھی امنہ بے حد افسردہ تھی میر

ابرش کے جانے سے اس کی انکھوں سے بھی انسو ٹوٹ کر گر رہے تھے جب کہ ابرش کی انکھیں بھی نم تھی اسے بھی امنہ کی کافی عادت ہو چکی تھی جو وقت ان لوگوں نے ساتھ میں گزارا تھا وہ بے حد خوبصورت تھا !!

اتنے میں اپریٹر کی پھر اوازائی تھی کہ پانچ منٹ تک فلائٹ اپنے پرواز پر اڑے گی

خدا حافظ جو وقت ساتھ گزارا وہ بے حد خوبصورت تھا بہت خوبصورت یادیں ہے کو ہم اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہیں بہرام تم ہمیشہ میرے دل میں رہو گے میں تمہیں کبھی بھی نہیں بھول سکتا اور کبھی تمہیں یہ خیال ایا بھی تو فورا نکال دینا کیونکہ گزریں ان چند مہینوں میں جو یادیں تھی اُس میں صرف خوبصورتی تھی اُن میں کچھ ایسا نہیں تھا جو بھولنے کے قابل ہو سب یاد رکھنے کے قابل ہے اس لیے وہ وقت ہم کبھی نہیں بھولیں گے !! خدا حافظ زندگی رہی تو بہت جلد پھر ملیں گے !! میر بہرام کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولا

الوداع کہہ کر دونوں فیملیز الگ الگ سمت میں اپنی اپنی فلائٹ کی اور جا چکی تھی !!

ابھی تھوڑا آگے بڑھے تھے جب بہرام کی اواز ائی

سر!!! اُس نے آواز پر میر پیچھے مڑا

میں روز کول کرونگا اگر آپ پریشان ہو جائے مجھ سے تو بھی کول اٹھایئے گا !!

بہرام کے لہجے میں پہلی بار حکم تھا !!

اوکے بوس!! میر گہرا مسکرا کر اسباب میں سر ہلاتا بولا جب سب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری پھر سب اپنی اپنی فلائٹ میں سوائے ہوئے !!

اور پھر کچھ ہی منٹوں میں جہاز ہوا کی بلندیوں تے کرتا پاکستان کی سر حد پر رکنے کیلئے بے تاب تھا !!

ابرش تو بے حد خوش تھی کے وہ لوگ پاکستان جا رہے ہیں میر بھی کافی سکون میں تھا جب کے روحا کا چہرہ بجھا بجھا تھا

وہ کیسے اپنے مال کو فیس کرتی وہ تو کہہ کرائی تھی کہ وہ کبھی پاکستان نہیں
ائے گی اور اب وہ پھر اپنے مان کو تکلیف دینے آرہی تھی؟؟!!! روحا اس
وقت یہی سوچ رہی تھی
!اس کی نظر میں اب بھی یہی تھا کہ وہ جائے گی تو مائم کو تکلیف ہو گی
!! اگلے کچھ گھنٹوں میں جہاز پاکستان ایئرپورٹ پر لینڈ کر چکا تھا
سب فلائٹ سے باہر آئے!! ایئرپورٹ کے باہر ہی ڈرائیور کی گاڑی کھڑی
!! تھی میر سمجھ چکا تھا یہ وہی گاڑی ہے جو سعد نے بھیجی ہے
ایئرپورٹ پر اتے ہی پاکستان کی پر سکون ہوا چہرے سے ٹکرائی تھی!! اک
سکون کی لہر سب کے وجود میں دوڑی تھی آخر اپنے ملک کی ہوا اتنے ماہ بعد
جو مل رہی تھے!! اپنے وطن کی ہوا اور ہر چیز کو بات ہی کچھ اور تھی یہ وطن
!! سے دوری نے بتایا تھا
سب ایئرپورٹ سے باہر اتے گاڑی میں بیٹھے جب گاڑی سکندر ہاؤس کی
!! جانب روانہ ہوئی

سر آپ لوگ گھر کیلئے نکل گیے ؟؟ سعد تو خوشی سے پھلے نہیں سما رہا تھا

اسلئے یہی بات وہ پچھلی سو بار پوچھ چکا تھا

ہمم راستے میں ! ! میر نے جواب دیا

سعد اس قدر خوش تھا کے وہ لون میں اِدھر ادھر دندناتا تھا پھر رہا تھا

وہ لان میں اس لیے کھڑا تھا کہ جیسے ہی تو در وازہ کھلے سب سے پہلے میر سے

وہ ملے کیونکہ مزید صبر اس سے نہیں ہو رہا تھا

ابھی سعد کھڑا تھا کے در وازہ کھلا سعد نے دھڑکنے دل کے سعد سکندر ہاؤس

کے کنگ سائز در وازے کو دیکھا وہ اپنے دل کو سمبھال رہا تھا لیکن سامنے

سے جو شکل نظر ائی اسے دیکھتے سعد کے تاثرات بگڑے تھے کیونکہ وہ ادھر

میر کو ایکسپیکٹ کر رہا تھا لیکن سامنے الف کو دیکھ سعد نے منہ بنایا

تم یہاں کیا کر رہی ہو مجھے لگا سر ہے ساتھ گہرا سانس بھرے ! ! اداسی سے

بولا

تم نے مجھے بتایا نہیں سر ارہے ہیں اتنا خوشی کا موقع تھا اور تم خود ارام سے ادھر خوشی لینے کے لیے کھڑے تھے ہم جائیں بھاڑ میں ہم بھی لگتے ہیں کچھ سر کے وہ تو شکر ہے کہ مجھے پتہ لگ گیا میں ملوں گی سر سے سب سے پہلے ! ! ایلیف سعد کو گھورتی ہوئی بولی کیوں بھئی کس خوشی میں تمہیں ملنا ہے سب سے پہلے ؟ سعد نے ابرو اٹھائے پوچھا

کیونکہ شدت سے سر کا انتظار میں نے کیا ہے تم نے نہیں ! ! ایلف دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے بولی

تم سدھر جاؤ سر کا نکاح ہوا ہے پہلے سے وہ کسی اور کے ہیں تم کیوں سر سے اپنے نظری نہیں ہٹا رہی کسی اور کے بندے پر نظر رکھنا اچھی بات نہیں ہے ابرش بھابھی بچپن سے میر سر کے نکاح میں ہے وہ ان کو چھوڑ کے تمہیں کیوں دیکھیں گے یہ تو بتاؤ ؟ ؟ ؟ سعد اُسے دیکھ اک ایک لفظ پر زور دیتا بولا جب کے سعد کی بات پر ایلف بے یقینی سے سعد کو دیکھ رہی تھی

اُسے اپنے کانوں پی بھروسہ نہ ایااُسے یہ بات اج بتائی گئی تھی کے میر کے نکاح میں پہلے سے کوئی لڑکی بندھی ہے !!

ک۔کیا کہا تُم نے ؟؟ایلف کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کے اُس نے غلط سنا ہو !!

میں نے کہا سر کا پہلے ہی نکاہ ہوا ہے تو تم سر کیا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتی ؟؟سعد نے پھر لفظ روہرائے

تمہیں سر سے پہلے ملنا ہے تو مل لو لیکن یہ فضول باتیں مت کرو مجھے پتہ ہے تم جھوٹ بول رہے ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا سر ہمیشہ شادی کی بات سے دور رہتے ہیں ایسا ممکن نہیں ہے کہ سر نکاح کر لیں !!ایلف مسلسل خود کو سمجھا رہی تھی وہ اپنے دل کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی کے سعد نے جو بولا وہ جھوٹ ہے !!

میں جانتا ہوں سر ہمیشہ شادی سے دور رہتے ہیں لیکن ان کا نکاح بچپن سے ہوا ہوا ہے جوانی میں اکر نہیں ہوا اس وجہ سے ! ! سعد نے پھر اس کی معلومات میں اضافہ کیا

ن۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا ؟ ؟ ایلف نے نفی میں سر ہلایا

یہ ہو چکا ہے ! ! سعد کے کندھے اچکاے

۔ہیں مجھے پتہ ہے تم جھوٹ بول رہے ہو اگر یہ سچ ہوتا تو اتنے وقت میں تم مجھے بتا چکے ہوتے ! ! ایلف کے لیے یقین کرنا بے حد مشکل تھا

وہ اس لیے کیونکہ ہم نے ضروری نہیں سمجھا تمہیں بتانا اور ویسے بھی سر نے منع کیا تھا کہ تمہیں ان کی کوئی بات نہ بتائی جائے ! ! کیونکہ وہ ضروری نہیں سمجھتے ! ! سعد کے دوٹوک کہا

ایلف کو اپنی سانس جاتی محسوس ہو رہی تھی ! ! اُس کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا اُس کی آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی بے ساختہ اُس نے قدم پیچھے لڑکھڑاے جس سے وہ دیوار سے لگی تھی ! ! اُسے اب تک اپنے کانوں پر

بھروسہ نہیں ہورہا تھا!!اپنے عشق کے ساتھ کسی اور کہ نام منسوخ دیکھنا
!! یہ کسی عاشق کیلئے آسان نہیں تھا
جو کیفیت جو حال اندر سے یک طرفہ عشق کا ہوتا ہے اج ایلف کو وہ مزید
شدت سے ہورہا تھا
یعنی جس شخص کے عشق میں سالوں سے مبتلا تھی وہ تو کبھی اس کا تھا ہی
نہیں اُس کا نام کسی اور کے نام کے بعد منسوخ تھا یہ سوچ کر ایلف کو اپنا
آپ ختم ہوتا محسوس ہوا تھا آنکھوں سے انسوں اتنا تیزی سے بہے رہے
تھے کے اُسے خود بھی علم نہیں تھا جب کے اس دوران وہ مکمل پیچھے والی
دیوار پر لگ چکی تھی جہاں کا سامنا اندر داخل ہوتا شخص نہیں دیکھ سکتا
!! تھا!!کیونکہ بیچ میں لون کا پلر آرہا تھا
دوسری جانب گاڑی سکندر ہاؤس کے آگے رکی گاڑی سکندر ہاؤس کی ہی
!! تھی اس لیے بنا چیکنگ کے اندر داخل ہو چکی تھی
اندر داخل ہونے کے بعد ادا (گارڈ) نے اندر دیکھنا چاہا کے کون ہے؟؟

!! جب میر دروازہ کھولتا باہر نکلا

بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ہڈی میں ملبوس بالوں کو نفاست سے بنائے اپنی وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ شاہ میر سکندر گاڑی سے باہر آئے تھے !!

شاہ میر کو دیکھ ادا نے بے یقینی حیرت اور خوشی تینوں کو بے وقت آنکھوں میں لائے میر کو دیکھا !!

وہ بس یک ٹک میر کو دیکھ رہے تھے جیسے یقین کرنا چاہتے ہو جب نظر ابرش پر پڑی پھر بیلا پر تینوں کو دیکھ وہ بے یقینی کے عالم میں باری باری تینوں کو دیکھ رہے تھے !!

اسلام علیکم !! اُنہیں بے یقینی سے خود کی جانب دیکھتا پا کر میر نے سلام کیا جب ادا کی کیفیت ٹوٹی

وعلیکم اسلام!! س۔صاحب آپ ہی ہے میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا اور یہ ابرش بیٹیاں ہے یہ خواب تو نہیں!! وہ خوشی سے آنکھوں میں انسوں لیے بولا

اُن کی آنکھوں میں انسوں دیکھ میر نے اگے بڑھ کر اُنہیں سینے سے لگاتے !! یقین دلایا

یہ سب سچ ہے ادا!! میر نرمی سے بولا

شکر ہے اللہ کا جیتنا ادا کروں کم ہے!! آپ لوگ بلکل ٹھک ہو اللہ تیرا شکر !! !! وہ بہتے انسوں کو ساتھ اپنے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے

!! میر نے مسکرا کر اُن کے آنسوں صاف کیے

بیٹا شکر ہے آپ آگیے گھر میں کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا سب خاموش رہنے لگے ہیں کوئی کمرے سے نہیں نکلتا جیسے پہلے سب کھانا ساتھ کھایا کرتے تھے پھر روز سب گپے لگاتے تھے سب جمع ہو کر باتیں کرتے تھے

اب کچھ بھی نہیں ہوتا آپ دونوں کے جانے کے بعد سب اپنے کمروں میں بند رہنے ہے !!

اتنا بڑا اسکندر ہاؤس خاموشی میں ڈوب گیا بیٹا ! ! ادا بہتے انسوں کے ساتھ گھر کا حال بتا رہے تھے

ادا آپ پریشان نا ہو میں آگیا ہوں نہ سب ٹھک کر دونگا ! ! میر نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولی پھر ادا کو دیکھ بولا

جب ادا نے خوشی سے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

پھر وہ ابرش کی جانب متوجہ ہوئے جو نم آنکھوں سے گھر کا حال سن رہی تھی !!

ابرش بٹیا اب اپ واپس اگئ ہو نا گھر میں پھر مستیاں گونجیں گی خاموش دواریں پھر سے جی اتے اُٹھے گی ! ! ادا ابرش کے سر پر ہاتھ رکھ اپنے انسوں صاف کرتے بولے

انشاءاللہ ! ! میر ابرش نے اک ساتھ کہا تھا ! ! جب کے بیلا مزے سے
کھڑی آئس کریم کھا رہی تھی جو اُسے یقیناً راستے میں دلائی گئی تھی
وہاں موجود تمام گارڈز اور ڈرائیور کی آنکھیں نم تھی سب باری باری اکر
میر اسے ملے جب کے ابرش کے سر پر ہاتھ رکھ دعا دی
مزید کچھ دیر بعد وہاں سے فارغ ہوتے میر ابرش نے قدم اندر کی جانب
بڑھائے ! !

جب کے اندر ابھی سعد ایلف کے پاس اتا کہ سکندر ہاؤس کا دروازہ اک گارڈ
نے خوشی سے چہک کر کھولا سعد نے نظر فوراً جھٹکے سے دروازے پر مرکوز
کی تھی
دروازہ کھولتے ہی میر کے داخل ہونے پر اس کی خوشبو سعد سے ٹکرائی
تھی ! !

اب صحیح معنوں میں سعد کا دل زور وسے دھڑ کا تھا سعد نے جو ہی نظر
تھوڑی سائیڈ کی میر اندر داخل ہوتا دکھائی دیا میر کے ہاتھ میں بیلا کا ہاتھ تھا
!!
جب کے میر کی نظریں بیلا پر تھی دوسری جانب ابرش کی انکھوں سے انسو
!!بہہ رہے تھے اتنے مہینوں بعد اپنا گھر دیکھ کر
سر!!!سعد نے کسی ٹرانس سی کیفیت میں پکارا
میر جو بیلا کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا اب نظریں اٹھائے میر نے فوراً
!! سامنے دیکھا جہاں سعد کسی ازربی کیفیت میں کھڑا تھا
میر نے بھاری قدم اٹھا کر اُس کی جانب قدم بڑھائے!!اور اس کے روبرو
!! آ کھڑا ہوا
میر نے سعد کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ٹرانس سی کیفیت تھی جیسے وہ یقین
!! کرنا چاہ رہا ہو

جب کے روحا کو میر بیک سائڈ سے اُس کے کمرے میں بھیج چکا تھا تاکہ پہلے
!! وہ مائم کے دل کا حال جان اسکے اُس کے بعد پھر کوئی فیصلہ کریں
سعد؟؟؟میر نے اُسے پکارا جو بے یقینی سے کھڑا تھا میر کی بات پر سعد دنیا
میں لوٹا میر کو اپنے سامنے دیکھ اُس کی آواز سن اچانک سعد کی آنکھوں میں
تیزی سے نمی اُتر رہی تھی جب کے کونے پر کھڑی ایلف جسے میر تو نہیں
دیکھ پا رہا تھا البتہ وہ میر کو سانس روکے دیکھ رہی تھی جو سعد کی جانب متوجہ
تھا اپنے دل میں شدید درد ہوتا محسوس کر کے ایلف سے مزید برداشت
انہی ہوا اسلئے وہ تیزی سے بھاگتی سکندر ہاؤس کے دروازے پر پہنچی وہاں
ابرش کو کھڑے دیکھ اُس کے قدم رکے تھے ابرش نے بھی ایلف کو دیکھا
ابرش نے مائم روحا کی شادی میں اُسے دیکھا تھا ابرش ناسمجھی سے اُسے
دیکھنے لگی
ا۔آپ اب۔ابرش ہیں؟؟اُس نے اذیت لیے دھیرے سے پکارا

جی میں ابرش ہُوں کیوں خیریت ؟؟اُس کے چہرے پر تکلیف دیکھ ابرش بھی پریشان ہوئی تھی

تمہیں پتہ ہے تُم اس دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہو ! ! ایلف ابرش کو دیکھ بولی

جب کے ایلف کی بات پر ابرش نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

! ! یقیناً اُسے ایلف کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی

کیا مطلب آپ کا ؟؟ابرش نے الجھ کر پوچھا

جبکہ سعد اور میر تھوڑے فاصلے پر تھے اس لیے ان کے پاس ابرش اور الف کی اواز نہیں جارہی تھی میر کی پشت ایلف اور برش کی طرف ہونے کی وجہ ! ! سے میر ابرش بیلا اور ایلف کو دیکھ نہیں پایا تھا

تمہیں میر اسالوں کا عشق مبارک ہو اک حسرت رہیگی میرے دل میں کاش تمہاری جگہ میں ہوتی ! ! تُم بہت پیاری ہو اسلئے میر سر کی بیوی بننے

کے لائق بھی ہو!! ایلف نے ابرش کا خوبصورت چہرہ دیکھا تھا ابرش واقعی بے حد خوبصورت تھی !!

آپ کہنا کیا چاہتی ہے پلز صاف صاف کہے؟؟ ابرش اُسے دیکھ بولی

کچھ نہیں بس اتنا کہنا ہے کہ تُم بہت لکی ہو جو جگہ میں نے اپنے لیے ہمیشہ سوچی تھی اُس کی حقدار تو تُم تھی !!

تمہیں تمہاری یہ خوبصورت زندگی اور میر سر مبارک !!

ایلف اپنے انسوں صاف کرتی کہتی جانے لگی جب ابرش کی آواز پر رکی

آپ میر سے محبت کرتی ہیں؟؟؟ ابرش نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہاں!! اور افسوس تو یہ ہیں کے اُنہونے کبھی میری طرف پیار سے تو کیا نرمی سے بھی نہیں دیکھا !!

اُن سے بات کرنے کی حسرت رہ گئی کبھی اُنہونے کام کے علاوہ کوئی بات کی ہی نہیں!! سر تمہیں آسانی سے میسر ہو گئے ہیں نہ لیکن مجھ سے پوچھو

میں کتنا تڑپ ہوں ان کے لیے اور اب تڑپنا میری پوری زندگی میں لکھ دیا
!!گیا ہے

ایلف اذیت سے مسکرائی

غلط!!میر مجھے آسانی سے میسر نہیں ہوئے!!میں بھی بہت تڑپی ہوں ان
کے لیے اور اب بھی مجھے نہیں پتہ کہ وہ مجھ سے محبت بھی کرتے ہیں یا
نہیں اج تک اُنہونے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا مجھ سے!!ابرش اُسے دیکھ
بولی

تم کر لو گی تم بہت خوبصورت ہو بالکل میر سر کی طرح خوبصورتی رکھتی ہو
پھر اپ لوگ اتنا عرصہ ساتھ بھی تو رہے ہو تم کر لو گی پیار پیدا اُن کے دل
میں!!ایلف اپنے انسوں بار بار صاف کر رہی تھی یہ سب کہنا اُس کیلئے
آسان نہیں رہا

!!ایلف اتنی خوبصورت بھی نہیں تھی جتنی ابرش تھی

!!اس لیے ایلف نے پہلی بار خود کو کسی سے کمتر سمجھا تھا

میر سر کو ضرور ہو گی محبت اور افسوس تو یہ ہو گا کے وہ میں نہیں تھی ! ! وہ

! ! اتنا کہتی تیزی سے سکندر ہاؤس کے گیٹ سے نکلتی چلی گئ

! ! اور ابرش بس اس کی جاتی پشت دیکھ رہی تھی

! ! ایلف کے ہر الفاظ میں اذیت ابرش محسوس کر سکتی تھی

سعد ؟ ؟ ؟ اُسے سٹل دیکھ میر نے گہرا سانس بھر کر پکارا باہر بھی تمام گارڈز

ڈرائیور نے یہی ری ایکشن دیا تھا وہ سب سٹل ہو چکے تھے اور یہاں سعد

! ! بھی ایسے ری ایکشن دے رہا تھا جس پیر جھنجھلا کر رہ گیا تھا

سر ! ! سعد کہتا جھٹکے سے میر کے سینے لگا تھا ! ! انسوں ٹوٹ کر میر کی شرٹ

! ! پر گرے تھے

میر نے بھی اُس کی پشت تھپتھپائیں وہ جانتا تھا سب کا ایسا ہی کبھی ریکشن

ہونے والا ہے

سر کیسے ہیں اپ ! ! کچھ دیر بعد سعد پیچھے ہوتا نم آواز میں بولا

تمہارے سامنے ہُوں تُم بتاؤ کیا حال بنایا ہوا ہے جم کرنا چھوڑ دیا کیا؟؟ سعد کو تھوڑا سا صحت مند ہوتے دیکھ میر ایبر واٹھائے بولا

جی سر جب سے اپ گئے ہیں جم ہی نہیں کیا!! وہ اپنے انسوں صاف کرتا بولا

کس خوشی میں؟؟ میر نے ہنوز ایسے ہی سوال کیا

سر دل نہیں کرتا تھا!! وہ کھسیانا سا مسکرائے بولا

شکر ہے میں واپس آ گیا اگر مزید وہاں کچھ ماہ رہتا تو تُم نے تو موٹا ہو جانا تھا !!

میر اُسے دیکھ بولا جب سعد نم آنکھوں سے مسکرایا

سر میں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں!! سعد اپنی خوشی بیان نہیں کر پا رہا تھا لیکن اُس کی آنکھوں سے بہتے انسوں اُس کی ہر اک خوشی کھل کر بیاں کر رہے تھے !!

جانتا ہُوں میں!! میر نے اُسے دیکھ کہا

بھابھی کیسی ہیں آپ !؟؟؟ سعد ابرش کی جانب متوجہ ہوا

الحمداللہ میں ٹھک آپ کیسے ہیں ! ابرش جو ایلف کی باتوں میں اُلجھی تھی

اب سعد کو دیکھ فوراً مسکرا کر بولی اُسے بس گھر والو سے ملنا تھا جس کیلئے وہ

!! بے صبری ہو رہی تھی

! جب کے بیلا اب تک آئسکریم کے ساتھ انصاف کر رہی تھی؛

الحمدللہ میں بھی ٹھک !! چلے اجاے آپ لوگ اندر سب آپ لوگوں کو

دیکھ کر خوش ہو جائینگے ان چند مہینوں میں کوئی ایسا دن نہیں گزرا جب کسی

نے آپ دونوں کو یاد نا کیا ہو !! سعد رومال سے آنکھیں صاف کرتا بولا

یہ بات تو میر ابرش بھی جانتے تھے کے گھر والے اُنہیں کتنا یاد کرتے

ہونگے ابرش کا دل بھی زور وسے دھڑک رہا تھا اپنے مما بابا سے ملنے کیلئے

!!

میر ابرش بیلا اور سعد نے اندر کی جانب بڑھائے لون کے بعد جو گیٹ اتا تھا

جہاں سے سیدھا دروازہ کھل کر اندر بڑا سا لاؤنج اتا تھا سکندر ہاؤس بے حد

بڑا تھا اگر کوئی نیا بندہ آئے تو وہ گم بھی ہو سکتا تھا!! کیونکہ اُدھر کمرے ہی کمرے تھے دیکھنے والا ماشاللہ کہے بنا رہ نا سکے گھر نما محل کو دیکھ معلوم ہوتا تھا کے اس محل میں موجود لوگوں کے پاس پیسے کی ذرا سی بھی کمی نہیں !! سکندر ہاؤس ہر کسی کے خوابوں کے دیکھے جانے والا گھر کم محل تھا !!

سعد سنو یہ !! منال جس نے کونے سے بس سعد کو دیکھا تھا وہ اپنی دھن میں اتی بولی لیکن جو ہی نظریں سائڈ پر اٹھی سامنے میر ابرش بیلا کو دیکھ اُس کے قدم رکے تھے !!

جب کے منال نے جس لاڈ اور کھل کر سعد کو پکارا تھا جیسے ان کے درمیان بہت گہری دوستی ہو میر اور ابرش نے حیرت سے دیکھا

منال کا لہجہ بتا سکتا تھا کے پکارنے والے کے ساتھ وہ کتنی فرینک تھی !!

جب کے سعد میر کی آنکھوں کی تحریر دیکھ اپنا سانس روک گیا تھا !!

میر نے پہلے منال کو دیکھا پھر نظریں گھمائیں سعد کو جو سانس روکے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

میر نے نظر انداز کرتے واپس سامنے دیکھا

ب۔بھائی ! ! منال فوراً بھاگتی ہوئی آگے ائی تھی

جی گڑیا ! ! میر نے مسکرا کر اُسے دیکھا

ا۔آپ آگیے ! ! منال نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کی تھی ! !

بیٹا اب آپ مت رونا یہاں ہر کوئی رو رہا ہے مجھے تو ایسا لگ رہا ہے یہ خوشی کی نہیں دکھ کی بات ہے کے ہم واپس آگئے ! ! اُس کو بھی رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ میر گہرا سانس لیے بولا ہر کوئی رو رہا تھا جس سے وہ لوگ مل رہے تھے ! !

منال نے جلدی سے اپنے انسوں صاف کیے لیکن خوشی کے انسوں اندر نہیں ہو رہے تھے ! !

وہ میر کے سینے سے لگی ! ! جب میر نے نرمی سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا

!! منال کچھ دیر بعد پیچھے ہوئی پھر آگے بڑھ کر ابرش کے گلے لگی

کیسی ہیں آپ !! منال ابرش کو گلے لگائے بولی

!! میں ٹھک آپ کیسی ہیں !! ابرش نے بھی اُس کے گرد حصار باندھا

وہ دونوں مل رہی تھی اسلئے میر دو تین قدم اگے بڑھا لیکن سامنے مائم کو دیکھ میر کے قدم رکے تھے مائم جو اپنے کمرے سے نکل رہا تھا سامنے یہ منظر دیکھ اُس کے قدموں نے آگے بڑھنے سے انکاری کی تھی جب کے میر کے بھی قدم رک چکے تھے دونوں آمنے سامنے کھڑے اک دوسرے !!!! کو دیکھ رہے تھے

جب کے پیچھے سعد نے گہری سانس لی تھی ورنہ تو وہ کب سے سانس روکے !!!! کھڑا تھا

وہ دونوں سٹل اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے اچانک مائم کی آنکھوں میں اُترتی تیز نمی کو دیکھ شاہ میر نے نظریں گھمائیں پیچھے دیکھا جہاں سعد منال ابرش تینوں اُن کی جانب متوجہ تھے اور میر اپنے بھائی کو کسی

تیسرے کے سامنے کمزور پڑھنے نہیں دے سکتا تھا!! اسلئے میر بھاری قدم لیتا آگے بڑھا مائم اب تک یوہی کھڑا تھا جب میر نے اُس کی کلائی پکڑی پھر اُسے لیتے خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا!! مائم بھی سٹل میر , !! کے لیے جانے پر چلے جارہا تھا

جب میر نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اندر داخل ہوتے میر نے دھیرے !! سے دروازہ بند کرتے میر واپس مائم کی جانب مڑا تھا

کچھ دیر مزید دونوں میں خاموشی رہی جب مائم تیزی سے اتا میر کے سینے سے لگا تھا بس میر کو محسوس کرنے کی دیر تھی مائم کے انسوں بے حد تیزی !! سے بہنے لگے

جو شخص کبھی نہیں روتا تھا اُسے قسمت کبھی اپنے پیار کیلئے تو کبھی اپنے بھائی کیلئے رلانے کا جیسے کام وقت سے سرانجام دے رہی تھی کتنا کمزور کر دیا تھا !! اس ظالم قسمت نے مائم سکندر کو

دھیرے دھیرے مائم کے رونے میں اضافہ ہوتا جارہا تھا!! وہ شدت سے میر کے سینے سے لگا اپنی ہر تڑپ بیان کر رہا تھا !!

میر بھی خاموشی سے اُسے رونے دے رہا تھا کیونکہ میر جانتا تھا وہ اس وقت بہت تکلیف میں ہے میر اُس کی آنکھوں کی تحریر پڑھ چکا تھا !

مائم میر کے گرد مضبوط حصار بنائے شدت سے رو رہا تھا!! جب اُسے حد سے زدہ رو تاریخ میر نے جلدی سے اُس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالا

مائم میری جان!! ایسے نہیں روتے!! میر نے مائم کے انسوں صاف کرتے تڑپ کر کہا وہ کہا مائم کو اتنا کمزور پڑھتے دیکھ سکتا تھا !!

بس بس!! میر نے پوری طرح اُس کے انسوں صاف کرتے واپس اُسے اپنے سینے سے لگایا !!

لیکن مائم کے انسوں بے سود گر رہے تھے!! وہ بنا بولیں بھی اپنی تمام تر تڑپ کھل کر سامنے رکھ رہا تھا اُس نے اپنے لبوں سے اب تک اک الفاظ بھی ادا نہیں کیا تھا

!! میر نے اُسے تھام کر صوفے پر بٹھایا اور خود اُس کے برابر میں بیٹھا

بس مائم اور نہیں !! پھر سے اُس کا نکلتا انسوں صاف کرتے میر نرمی سے

بولا

!! میر نے اوپر چہرہ کرتے جھک کر مائم کی پیشانی چومی تھی

مائم نے کچھ لمحے آنکھیں موند کر کافی وقت بعد اپنے بھائی کا عقیدت بھرا

!! لمس اپنے دل میں اُتارا تھا

بھائی !! کچھ لمھوں پر مائم نے آنکھوں اور لہجے میں تڑپ لیے اُسے پکارا

جی بھائی کی جان !! بھائی قربان !! میر بہت سے چور لہجے میں کہتا اُسے سینے

! سے لگا گیا

آپ کہا تھے ؟؟ اتنا لمبا عرصہ کیوں دور ہو گئے تھے آپ مجھ سے ؟؟ آپ

جانتے تھے نا آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرے پاس جسے میں اپنی اپنی

تڑپ بیان کر سکوں آپ جانتے تھے بھائی میں آپ کے بغیر اکیلا ہو جاتا

ہُوں کمزور محسوس کرتا ہوں خود کو !!! پھر بھی آپ کیوں مجھ سے دور چلے

گئے تھے بھائی!! مائم میر کے سینے سے سر اٹھاتا شکوہ اور تڑپ لیے بولا اُس کے لہجے میں کتنی تکلیف تھی یہ میر کے علاوہ شاید کوئی اچھے سے محسوس !! نہیں کر سکتا تھا

نہیں میری جان میں بھلے تُجھ سے دور ہو چکا تھا لیکن میرا پیار میرا احساس ہمیشہ تیرے ساتھ تھا میں بھلا تُجھے اکیلا چھوڑ سکتا ہوں!!؟؟

!! میر نے نرمی سے سمجھایا

لیکن آپ چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر!! مائم بکھرے لہجے میں بولا

لیکن اب تو آ گیا ہُوں نا!! میر نے پیار سے سمجھایا

اُس کا ازالہ نہیں سکتا جو پچھلے ساڑھے تین سے چار مہینے میں نے اکیلے آپ کے بغیر گزارے ہے اپ کے جانے کے بعد تمام پچھلے مہینے صرف میں نے تکلیف میں گزارے ہیں اور مجھے میری تکلیف خوشی سب میں ہمیشہ اپ چاہیئے ہوتے ہیں جب جب تکلیف سے چور ہو کر اپ کو یاد کرتا تھا پھر

جب اپ کی یاد کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا تو میرے پاس جینے کی وجہ ہی ختم ہو جاتی تھی !!

روحا!! روحا چلی گئی مجھے چھوڑ کر بھائی!! مائم کی آنکھوں میں اب انسوں نہیں تھے لیکن آنکھیں سُرخ ہوتی اپنے اندر کی تکلیف بیا کر رہی تھی !!

کہا چلی گئی؟؟ میر نے ایبرو اٹھائے پوچھا

پتہ نہیں بھائی کہا گئی ہے کچھ پتہ نہیں بس اتنا پتہ ہے کے وہ پاکستان میں ہے نہیں میں نے بہت ڈھونڈا نہیں ملی !!

آپ کا جانا پھر اُس کا جانا سب کچھ مجھے اکیلا کر گیا !!

مائم سامنے دیوار پر نظریں جمائے بولا

بھیجا بھی تو تُو نے اُسے خود سے دور!! میر نے گہرا سانس لیتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگایا

میں نے کہا تھا کے دور چلی جائیں لیکن اتنا دور جانے کا نہیں کہا تھا جہاں میں اُسے ڈھونڈ ہی نہ پاؤں!! بھائی پٹی بندھی تھی اُس وقت آنکھوں پر یہ رشتا

مجھے گناہ لگتا تھا!! جیسے میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہو جسے بچپن سے بہن سمجھا اُسے بیوی بنالیا! لیکن روحا کے جانے کے بعد جو تڑپ مجھے اُس کی محسوس ہو رہی تھی وہ بہت الگ تھی اور وہ میں نے محسوس کی تھے وہ کوئی عام احساس نہیں تھا اور اتنے وقت بعد مجھے لگتا ہے کے مجھے بھی روحا سے محبت ہے!! مائم کہے کر رکا جب میر نے نچلے لب کو کنارے سے دانتوں تلے دبائے اپنی انے والی مسکراہٹ روکی تھی

!! محبت نہیں عشق!! تُو جانتا ہے تُو اُس سے محبت نہیں عشق کرتا ہے تجھے کچھ دنوں میں خود محسوس ہو گا روحا کو دیکھنا تیرا اگر پسندیدہ کام بن گیا ہے اُس کی باتیں سننا اُسے اپنے ہر دکھ تکلیف میں اپنے ساتھ دیکھتا یہ ہوتا ہے عشق!! اور بھی بہت عشق کی خصوصیات ہے تجھے آہستہ آہستہ محسوس ہو نگی خود میں !!

میر نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا !!

عشق؟؟ مائم نے جھٹ سے میر کو دیا کہتے لفظ دہرائے

ہاں "آخری عشق!! عشق انسان کو صرف ایک بار ہوتا ہے جو اُس کی زندگی کا پہلا عشق نہیں بلکہ آخری عشق کہلاتا تھا!! کیونکہ اُس کے بعد آپ کو دل اجازت نہیں دیتا پھر سے عشق کرنے کی!! ہاں اُس کے بعد تجھے محبّت ہو سکتی ہے!! لگاؤ ہو سکتا ہے لیکن عشق؟؟؟ وہ نہیں ہو سکتا

میر نے اُسے دیکھ کہا جب کے مائم بس میر کی باتیں سن رہا تھا کتنی خوبصورت باتیں کرتا تھا اُس کا بھائی!!

بھائی میں نے آپ کو بہت مس کیا آپ کی یہ باتیں جنہوں نے کچھ منٹوں میں میرے اندر کی تکلیف کو ختم کیا ہے ان کیلئے میں مہینوں سے سفر طے کر رہا تھا!! مائم افسردگی سے بولا

انسان کی زندگی میں ہجر لکھا اتا ہے مائم ہجر انسان کو ہر حال میں تے کیا پڑھتا ہے!! اور تجھے پتہ ہے میری زندگی میں اب تک وہ حجر نہیں ایا مجھے ڈر ہے کے میری زندگی کا حجر مجھ سے میرے کسی اپنے کو دور نا کر دیں!! میر مائم کو دیکھ بولا

کیا آپ نے اب تک اپنی پوری زندگی میں وہ حجر محسوس نہیں کیا؟؟ مائم نے تجسس سے پوچھا جب میر نے نفی میں سر ہلایا

اب تک قسمت نے میرے کسی پیارے کو مجھ سے اتنا دور نہیں کیا!! میں یہاں سے بہت دور تھا لیکن مجھے گھر کی اک اک خبر تھی تو وہ حجر نہیں ہوا ! ہجر وہ ہوتا ہے جس کا انتظار آپ کی زندگی میں لکھا جائے جو ابھی تُو روحا کیلئے کاٹ رہا ہے تجھے معلوم ہے وہ کب آئیگی؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب مائم نے نفی میں سر ہلایا

یہ ہوتا ہے ہجر!! جب ہمیں اپنے پیار کرنے والے شخص کا نا پتہ ہو کے وہ واپس ہمارے پاس لوٹ کر کب ائے گا!! ہجر بہت تکلیف دا ہوتا ہے یہ اسان نہیں ہوتا کسی اپنے کی آواز اور اُس کیلئے تڑپنا!! میر کی نظریں دیوار پر جم کر رہ گئی تھی !!

بھائی روحا کیا کبھی نہیں آئے گی میرے پاس؟؟ یہ ہجر کب ختم ہو گا میرا !!

! مائم تڑپ کر بولا وہ مزید روحا سے دور نہیں رہ سکتا تھا

بہت جلد انشاءاللہ ! ! میر مائم کو دیکھ بولا میر کے لہجے میں اتنا یقین دیکھ مائم کو

!! لگا تھا اُس کی تکلیف اک لمحے میں کسی نے چھین لی ہو

وہ سچ میں میرے پاس انے والی ہے بھائی ؟؟ مائم نے خوشی اور حیرت سے

آنکھوں میں نمی لیے میر سے پوچھا

جب میر نے دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

تیرے شکوے تو ہو گئے لیکن اب میرے بھی شکوے ہے تُجھ سے ! ! میر

!! کہے کر رکا جب کے اب میر بلکل سنجیدہ ہو چکا تھا

مائم نے میر کا سنجیدہ چہرہ دیکھا پھر پریشانی سے میر کی بات پر غور کرتے اسے

!! دیکھا

بھائی مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے ؟؟ مائم سمجھ چکا تھا میر کو کسی چیز کا غصّہ ارہا

ہے وہ اُس کا چہرہ دیکھ سکتا تھا

غلطی ؟؟ بہت بڑی غلطی ! ! جسے تُو گناہ میں بدلنے والا تھا ! ! میر نے مائم کو دیکھا تھا میر کی آنکھوں میں اتنا سرد پن دیکھ مائم کو شدت سے کچھ غلط محسوس ہوا تھا

بھائی بتائے کیا کیا میں نے ! ! مائم میر کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

! ! جب کے اُس کی بات پر میر نے اُف گھورا تھا

پہلے ایک بات بتا ! ! میر اُسے دیکھ بولا

جی بھائی ! ! مائم نے لمحے کی دیری کیے بنا کہا

تجھے یہ بات معلوم تھی کے تجھے اور روحا کو اس رشتے میں جوڑنے کیلئے میں نے کہا تھا ؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

پہلے نہیں پتہ تھا روحا کے جانے کے بعد جب چھوٹی مما نے بتایا تھا تب ! !

مائم نے جواب دیا

اگر تجھے پہلے ہے پتہ ہوتا تو کیا تُو روحا کو خود سے دور کرتا حد تک طلاق تک پہنچتا ! میر نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا

!! مائم سمجھ چکا تھا میر کس بات پر غصّہ ہے

بھائی آپ نہیں تھے نا سمجھانے والے جو دل میں ایا کہتا گیا حد تک گناہ

کرنے بھی چلا تھا ائے ایم سوری بھائی !! لیکن مجھے اب ہر چیز سمجھ آ رہی ہے

کے میں غلط تھا اس بار میں بھی تو اُس کیلئے فیلنگ رکھتا ہُوں دل میں !! میر

مائم کا ہاتھ تھامے ہی بولا

اگر میرے سامنے تُو طلاق کا گندا لفظ اپنے منہ سے بھی نکالتا تو وہی تُجھے زندہ

زمین میں گاڑ دیتا !! اور تُو اچھے سے جانتا ہے میں یہ کرتا ! پھر بھلے وہ میرا

جان سے عزیز بھائی ہو یا کوئی اور غلطی کرو گے تو سزا ضرور ملے گی اور ایسے

لفظ استعمال کرنے کی سزا یہی تھی !! میر اُسے دیکھ مزید سرد ہوتی لہجے میں

بولا میر کو طلاق والی بار تیش میں اتے کیلئے کافی تھی میر واقعی مائم سے یہ

!! امید نہیں رکھتا تھا کے وہ اس حد تک پہنچ جائے

سوری بھائی !! مائم آنکھیں بند کیے چہرہ جھکائے بولا

سوری مجھ سے نہیں روحا سے کہنا!! میر گہرا سانس بھرے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا

وہ میرے پاس ہو تب کرونگا نا بھائی وہ تو پتہ نہیں کہا چلی گئی!! مائن پھر افسردہ ہوا تھا

جب میر نے مزید گہرا سانس لیا

مائم میر کی گود میں سر رکھ لیٹا تھا اک سکون کی لہر اُس کی انگ انگ میں دوڑی تھی میر نے مائم کے بال جو پیشانی پر پھیلے تھے اُنہیں پیچھے کیے !!

کچھ ہی دیر میں مائم نیند کی گہرائیوں میں اُتر چکا تھا اتنے دنوں سے اُس کی نیند ٹھک سے پوری نہیں ہو رہی تھی لیکن اج نیند اُسے فوراً اپنی آغوش میں لے چکی تھی لیکن روحا کی غیر موجودگی اب مائم سے برداشت نہیں ہوتی تھی !!

میر نے اُس کی گہری ہوتی سانسیں محسوس کرتے اُسے دیکھا تھا وہ گہری نیند سو چکا تھا میر نے جھک کر اُس کی پیشانی چومی پھر کشن پر اُس کا سر رکھتے میر

بیڈ سے کمفرٹر اٹھا کر مائم پر اچھی طرح ڈالتے کمرے کی لائیٹس بند کرتا
!! کمرے سے نکلتا چلا گیا کیونکہ اُسے باکی گھر والوں سے ملنا تھا
میر جوہی کمرے سے باہر ایا باہر لاؤنج میں سب کو پایا تھا!! سب لاؤنج میں
موجود ابرش اور بیلا سے مل رہے تھے جب میر کو دیکھتے صائمہ بیگم کی
!! سانس رکی تھی
! میر نے صائمہ بیگم کو دیکھا پھر اُن کی جانب ایا
مما!! میر نے اُنہیں پکارا پھر فوراً اپنے سینے سے لگایا بس اس کی دیر تھی کے
صائمہ بیگم شدت سے رونے لگی حد تک اُن کے رونے میں آواز تھی جو اُن
کی تکلف ایا کر رہی تھی کچھ لمحوں میں اُن کی ہچکیاں بن چکی تھی سب نم
!! آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے
بس بس ماما اب تو آ گیے ہے نا ہم!! میر اُن کے انسوں صاف کرتا اُن کے
بال نرمی سے سہلاتا بولا جب کے سامنے امنہ بیگم بھی ابرش کو سینے سے
!! لگائے اسی طرح رو رہی تھی

میر نے اُن کے انسوں صاف کیے پھر اُنہیں صوفے پر بیٹھایا

پانی ! ! میر نے چہرہ گھمائیں کہا جب منال نے فوراً پانی کا گلاس بھرتے میر کو تھمایا

مما پانی پیے ! ! میر نے نرمی سے گلاس اُن کے لبوں سے لگایا لیکن اُن کی ہچکیاں تک بن چکی تھی چہرہ پورا انسوں سے بھیگا تھا ! !

مما پلز نا روئے مجھے تکلیف ہو رہی ہے ! ! اُنہیں بری طرح روتے دیکھ میر نے پریشانی سے کہا اُسے تکلف ہو رہی تھی صائمہ بیگم کے اک ایک انسوں سے

میں نے نرمی س گلاس اُن کے لبوں کے قریب کیا جب صائمہ بیگم نے اک دو گھونٹ بھرے میر نے گلاس نرمی سے دور کرتے واپس ٹیبل پر رکھا تھا ! !

بس ماما کچھ نہیں ہوا اب تو آ گیے ہے ہم وآپس ! ! میر نے واپس اُنہیں اپنے سینے سے لگاتے کہا ! ! کتنی دیر وہ اُنہیں چپ کراتا تھا کچھ دیر بعد صائمہ بیگم

کے رونے میں کمی آئی تھی جب وہ دیوانہ وار میر کا حسین چہرہ ہاتھوں میں تھامے چومنے لگی صائمہ بیگم اُس کا چہرہ چومتی خود کو یقین دلا رہی تھی کے یہ خواب نہیں سچ ہے اُن کا جان سے عزیز بیٹا اُن کی آنکھوں کے سامنے ہے !!

!صائمہ بیگم کچھ دیر بعد میر کی پیشانی پر گہرا لمس چھوڑتی پیچھے ہوئی

!! اب میر اٹھاتا احمد صاحب کی جانب بڑھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہے تھے

!! میرا شیر بیٹا! احمد صاحب فخر کے ساتھ کہتے میر کو اپنے سینے سے لگا گیے

وہ جب جب اپنے دونوں بیٹوں کو دیکھتے تھے اُن کی رگوں میں سرشاری تھا !! تب دوڑتی تھی

!! اُن کے بیٹے اُن کا فخر تھے

میں جانتا تھا جو لوگ انمول ہو وہ اتنی جلدی نہیں جا سکتے !! مجھے یقین تھا اپنے خون پر کے میرا شیر واپس لوٹ کر آئے گا !! احمد صاحب میر کی پشت

تھپتھپاتے نم آنکھوں سے مسکرا کر بولے اُن کے لہجے میں بے پناہ یقین تھا

!!

تمہاری رگوں میں میر اخون دوڑتا ہے شاہ میر اور اس بات کا مجھے فخر ہے !!

وہ فخر سے میر کی پیشانی چومتے بولے

!! یہ احساس کتنا خوبصورت تھا یہ احمد صاحب سے کوئی پوچھتا

!! میر نے مسکرا کر احمد صاحب کی پیشانی بھی چومی تھی

دوسری جانب امنہ بیگم ابرش کو سینے سے جدا کرنے کیلئے راضی نہیں تھی

وہ مسلسل اسے اپنے سینے سے لگائیں انسوں بہا کر اپنی تکلیف بتا رہی تھی

!!

!!ابرش کی آنکھوں سے بھی تیزی سے انسان بہے رہے تھے

کیسی ہے میری بچی !!اتنا دور کہا چلی گئی تھی میری جان !!امنہ بیگم روتے ہوئے بولی

ماما میں بلکل ٹھک ہُوں ! ! ابرش نے اپنے انسوں ضبط کرتے کہا کیونکہ اگر وہ روتی تو امنہ بیگم مزید روتی اور ابرش اُنہیں مزید رونے نہیں دے سکتی تھی امنہ بیگم سے ملنے کے بعد احسن صاحب نے ابرش کو اپنے سینے کی زینت بنایا تھا اسے اپنے سینے میں بھینچے اس کے سر پر لب رکھ اپنی نم پانی سے بھری آنکھیں وہ مند چکے تھے اپنے بیٹی کی یاد میں دن رات تڑپنا کیا ہوتا ہے ان سے کوئی پوچھتا وہ اپنی بیٹیوں سے بے حد محبت کرتے تھے اگر صائمہ بیگم اور احمد صاحب کی جان اپنے دونوں بیٹوں میں تھی تو اسی طرح احسن صاحب اور امنہ بیگم کی جان اپنے دونوں بیٹیوں میں تھی اپنی اولادوں سے پیار کرنا انہیں خوب اتا تھا وہ دونوں جوڑے اپنی اولادوں پر واری جا رہے تھے اسی طرح احسن صاحب اور امنہ بیگم نے میر کو سینے سے لگایا تھا جبکہ ابرش کو احمد صاحب اور صائمہ بیگم نے کافی دیر سب سے ملنے کے بعد میر کے نظرے داداسائی کو ڈھونڈ رہی تھیں جو اس وقت شاید یہاں موجود نہیں تھے !

داداسائی کہاہیں ! ! اُنہیں ناپاکر میر سوالیہ نظریں لیے بولا

یہ رہامیں ! ! داداسائی کی رابدار اواز سنائی دی تھی میر ابرش کے علاوہ سب نے اُنہیں حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ میر ابرش کے جانے کے بعد داداسائی اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ چکے تھے نا بولتے تھے نا ٹھک سے کھانا کھاتے تھے بیمار رہنے لگے تھے پھر اج ان کی پہلے جیسی روبدار اواز سن اور اُنہیں ! ! اس طرح باہر دیکھ سب کو حیرت اور خوشی دونوں ہو رہی تھا

اسلام علیکم ! ! میر ابرش نے ساتھ سلام کیا تھا

وعلیکم السلام ! ! وہ جواب دیتے قدم بہ قدم چلتے اُن کے نزدیک ائے تھے ! !

اب میر ابرش مسلسل داداسائی کو دیکھ رہے تھے جب کے داداسائی بھی اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے

آجاؤ بغیر توں اور کتنا دور رہنا ہے ! ! داداسائی خفگی سے بولیں جب سب کا قہقہ بے ساختہ اک ساتھ وہاں گنجا تھا میر ابرش دونوں آگے اتے داداسائی

کے سینے سے لگے وہ ایک بازو سے میر کے گرد حصار بنائے جب کہ
دوسرے بازو سے ابرش کے گرد حصار باندھ چکے تھے خوشی ان کی رگ
رگ میں دوڑ رہی تھی چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ
سب کے چہروں پر خوشی کتنی انمول تھی
!ہر کسی کا دل خوش تھا سب خوشی سے دل میں جھوم رہے تھے
سب سے مل ملاپ کے بعد سب وہی صوفوں پر بیٹھ چکے تھے جب کے
!!باتیں جا رہی تھی
آپ لوگ کہاں تھے بچوں اتنے دن اور بیلا آپ لوگوں کے پاس کیسے ائی
؟؟روحا کے ساتھ تھی بیلا پھر روحا کہاں ہے؟سب کے ہزاروں سوال تھے
جب کے مائم جب میر سے ملا تھا تو بس اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ بیلا کو نہیں دیکھ
پایا تھا اس لیے مائم نے اس حوالے سے کچھ سوال نہیں کیا لیکن اب سب
بیلا کو دیکھ سکتے تھے سب کے دماغ کو میں ہزاروں سوال تھے جو میرا چھے
سے جانتا تھا

میں بتاتا ہوں اپ سب لوگوں کو یہ بہت لمبی کہانی ہے !! یہ سب کے سوالیہ نظر دیکھ گہرا سانس بھرے بولا

روحا اس وقت اسی گھر میں موجود ہے !! میر کہہ کر رکا جب سب نے حیرت سے میرے کو دیکھا تھا

روحا تو امریکہ میں تھی پھر وہ یہاں کیسے اسکتی تھی ؟؟ یقیناسب کا یہی سوال تھا

روحا !!! جب میر نے سامنے نظر جمائے روحا کو پکارا جب کہ میر کی پکار پر سب نے حیرت سے مڑ کر دوسری جانب دیکھا تھا جہاں سے اب دھیرے سے روحا نظریں جھکائے نکل کرائی تھی روحا کو دیکھ سب کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے سب آنکھیں پھاڑے روہا کو دیکھ رہے تھے جب کہ روحا !! نظریں جھکائے قدم باقدم چلتی صوفے پر سب کے پاس ائی تھی

!! یہ رہی روحا ہمارے ساتھ ہی آئی ہے روحا پاکستان

میر نے روحا کی جانب اشارہ کرتے کہا پھر سب کی انکھوں میں دیکھا یقینا جہاں اب بھی ہزاروں سوال پھر سے تھے کہ روحا انہیں کیسے ملی وہ لوگ کیسے آئے؟؟

میں جانتا ہوں اپ لوگ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں ہمیں روحا امریکہ میں ملی ہے!!۔۔۔میر نے تمام بات اک اک کر کے سب وبتائی کیونکہ سب ہر سوال کر جواب چاہتے تھے!!جب بات زیان پر ائی کہ اصل میں تو وہ زیان ہے ہی نہیں تو امنہ بیگم کو لگا اُنہونے کچھ غلط سن لیا ہے میر جیسے جیسے ہر راز سے پردہ اٹھا رہا تھا سب کی انکھوں میں بے یقینی پھیل رہی تھی جبکہ احمر کا کیا گیا وہ میر ابرش کے ساتھ سلوک سنتے سب کی روح کانپنے لگی تھی جتنا میر ابرش نے برداشت کیا تھا وہ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے تھ سب کی روح کانپ اُٹھی تھی رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے وہ ساری کہانی سن جس میں ایک ایک بات میر نے سب کو بتائی تھی جیسے جیسے رازوں سے پردہ اٹھ رہا تھا سب لوگ بنا پلک جھپکا سانس روکے میر کی باتیں سن رہے تھے میر

ساری بات بتانے کے بعد ایک بار پھر سے سب کو دیکھا سب کی آنکھوں پھیلی تھی سانسیں سب کی مدھم چل میں نمی تھی انکھیں بے یقینی سے رہی تھی میر نے سب کو دیکھ نظر جھکائیں انکھیں بند کر کے کھولی پھر کچھ لمحے بعد میر نے سب کو پھر دیکھا

میں جانتا ہوں یہ سب اپ لوگوں کے لیے بے یقینی کا مائل ہے لیکن یہی سچ ہے ! ہمیں بھی یقین نہیں ہوا شروع شروع میں دھیرے دھیرے اپ لوگوں کو بھی یقین ہو جائے گا جو اج تک ہم لوگ صرف کہانیوں میں سنتے ائے تھے اج وہ اصل زندگی میں بھی ہوا ہے خیر اب جو برا ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب کچھ برا نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا اور احمر کو اس کی اصل جگہ پہنچانے میں بس کچھ دن رہ گئے ہیں بس کچھ دن اور وہ زندہ پھر رہا ہے اس کے بعد وہ زمین کے اندر ہو گا !!!

احمر کا ذکر کرتے میر کے تصورات تن رہے تھے !!!

زـ زیان کہاہے پھر بچے!! امنہ بیگم نے بمشکل پوچھا جب میر نے اُنہیں دیکھا پھر واپس آنکھیں بند کی!!

زیان اس دنیا میں نہیں ہے چھوٹی ماما!! میر نے نرمی سے بتایا جب کہ میر کی بات پر سب اپنے سینے پر ہاتھ رکھ گئے تھے

اللہ رحم!!! امنہ بیگم اپنے سینے پر ہاتھ رکھ بولی

مزید چونکا دینے والی خبر تو یہ تھی کہ زیان کے ماں باپ کا بھی کچھ اتا پتہ نہیں تھا اتنا بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ لوگ زندہ بھی ہیں یا نہیں امنہ بیگم کی انکھوں سے پھر سے تیزی سے پانی بہہ رہا تھا دل میں شدید درد اٹھ رہا تھا جب صائمہ بیگم نے انہیں سنبھالا یہ سب جو بھی ہوا تھا بہت بھیانک تھا جس کا تصور بھی سکندر ہاؤس نے نہیں کیا تھا جو جو ہوا وہ سب کو تکلیف دہ ثابت ہوا تھا یہ سب کچھ اسان نہیں تھا کبھی کبھی تو یقین نہیں ارہا تھا کہ یہ سب بھی سچ میں ہوا ہے!!

بچواپ دونوں تھک گئے ہوگے نااب ارام کرلو جاکر شام میں سب چائے پر ملتے ہیں !احمد صاحب اُن تینوں کو دیکھ بولے جب روحاابرش اور میر اسباب میں سر ہلاتے اپنے اپنے کمرے کی جانب بڑھے جب کے بیلاابرش کے پاس تھی !! کیونکہ وہ سوچکی تھی !!

اورابرش نے بتا بھی دیاہے کے بیلا کو وہ اپنے پاس رکھ رہی ہے جس پیٹ میر نے سر اسباب میں ہلاتے رضامندی دی تھی !!

ابرش نے اپنے کمرے کادروازہ کھولا اتنے دنوں بعد اپنے کمرے کو دیکھ اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھی بیلا کو نرمی سے بیڈ پر لٹاتے وہ اپنے کمرے میں گھومتی دیکھنے لگی !! لیکن اک کمی تھی اج سے میر اورابرش واپس الگ ہوچکے تھے بھلے وہاں میر صوفے پر سوتا تھااورابرش بیڈ پر لیکن پھر بھی اک میر کااحساس اُسے جواک کمرے میں ہونے کی وجہ سے ہوتا تھااج وہ احساس اکیلالگ رہاتھا کیونکہ اب اُس یقیناً عادت ہوچکی تھی میر کی موجودگی کی !!

ابرش خود کو ریلیکس کرتی شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوئی تھی
جبکہ بیلا سکون سے گہری نیند سو رہی تھی دوسری جانب میر بھی اپنے
کمرے میں داخل ہوا مائم اب بھی گہری نیند سویا تھا میر نے نرمی سے دروازہ
بند کیا اور خود بھی شاور لینے کے گرز سے باتھ روم کی جانب بڑھا تھا
!! اگلے دس منٹ میں شاور لے کر انے کے بعد میر نے اپنے بال سکھاے
بلیک پینٹ کے ساتھ ڈارک گرین شرٹ پہنتے بالوں کو نفاست سے بنائے
!! میر کمرے سے نکلا تھا کیونکہ اسے اس وقت افس جانا تھا
جو کہ وہ کافی مہینوں بعد جا رہا تھا میر ے میسج کر کے کہہ چکا تھا کہ سب اسے
!! اس وقت افس میں ہی چاہیے
میر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی آفس کی جانب بڑھائی !! اگلے کچھ منٹوں میں
!! میر اپنے الشان آفس کے آگے رکا تھا
گاڑی سے اترتے میر نے اندر کی جانب قدم بڑھائے ہاتھ میں گاڑی کی
چابی لیے وہ اندر داخل ہوا تھا

! اتنے ماہ بعد میر کو دیکھ تمام آفیسرز کے چہرے کھل اُٹھے تھے

اسلام علیکم سر!! میر جیسے گزرتا جارہا تھا ہر طرف سے سلام کی اوازیں آرہی تھی !!

وعلیکم السلام!! میر جواب دیتا سر کو خم دیئے سب کے سلام کا اک بار ہی جواب دے گیا تھا !!

میر نے دروازہ کھولتے اپنے مین آفس کے اندر قدم بڑھاے جہاں سیکریٹ مشن ڈسکس ہوتے تھے میر کا آفس بے حد بڑا اور خوبصورت تھا

میر اندر داخل ہوا وہاں پہلے ہی سعد ایلف وولف دو تین اور خاص آفیسرز موجود تھے جب کے باکی سب باہر تھے !!

میر کے داخل ہوتے ہی اُس کے کلون کی خوشبو ایلف کی ناک سے ٹکرائی تھی ایلف نے گہرا سانس بھرے اُس خوشبوں کو خود میں اُتارا تھا اُس کی نظریں نیچے تھی !!

سر!! وولف نے خوشی سے میر کو پکارا !!

جب میر نے اُسے دیکھ آنکھوں سے اشارہ کیا جیسے بتانا چہار ہا ہو میں بلکل ٹھک ہُوں !! جسے سمجھتے وولف گہرا مسکرایا تھا !

تمہیں کیا ہوا ہے ؟؟ میر نے ایلف کا جھکا ہوا سر اور خاموشی دیکھ ایبرو اٹھائے پوچھا !!

جب ایلف نے دھیرے سے نظریں اٹھائے میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا !

میر کو سامنے سے اتنے مہینوں بعد ٹھک سے دیکھ ایلف کا دل دھڑک دھڑک کے باہر انے کو تھا !!

لیکن وہ اپنے دل کو بار بار سمجھا رہی تھی کے جس کیلئے وہ دھڑک رہا ہی وہ اُس کا ہے ہی نہیں ؟؟

تُم جانتی ہو نا مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ؟؟؟ میر نے ہنوز اسی طرح پوچھا جب ایلف نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

وولف تُم بتاؤ تمہیں کیا ہوا؟؟اُس کا اترا ہوا چہرا دیکھ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا لیکن وولف کے پاس بھی اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا جب کے سعد مسلسل آس پاس کی چیزوں سے فراموش بس یہ سوچ رہا تھا کہ جب منال اور اس کے رشتے کے بارے میں میرے کو پتہ چلے گا تو کون سی قیامت ٹوٹے گی؟؟

سعد؟؟اُسے گم دیکھ میر نے دونوں ابرو اچھکاتے اُسے دیکھا لیکن سعد ہنوز اتنی گہری سوچوں میں گم تھا کے محسوس ہی نہیں کر پایا

میرے سمجھ نہیں آتا یہ سیکریٹ ایجنٹس آفس ہے یا میرے بچوں کا اسکول؟؟جن سے میں سوال کرتا ہوں اور وہ لوگ مجھے جواب دینے کے بجائے نظریں جھکا جاتے ہے جیسے انہوں میں اسکول میں کچھ گل کھلا یا ہو !!اور اب پوچھنے پر نظر نہیں اٹھ رہی ہو!! میر اُن تینوں آشقو کو دیکھ نفی میں سر ہلاتا افسوس سے بولا

!! جب اُن تینوں نے جھٹکے سے سوچوں سے نکلتے میر کو دیکھا

سوری سر وہ بس ہم ! ! تینوں نے بے اختیار اک ساتھ کہا جب میر داد دیتا
! ! کرسی پر پر جمان ہوا
وہ تینوں سامنے کھڑے تھے جب کے میر سکرولنگ چیئر کی پشت سے ٹیک
لگائے ٹانگ پر ٹانگ جمائے چیئر بلکل دھیرے سے ہلاتا اپنے ہاتھ کا مکہ
بنائے اپنے لبوں پر رکھ اُن تینوں کو دیکھ رہا تھا
مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کے تُم تینوں ناکام عاشق بن گئے ہو میرے جانے
کے بعد ! ! ! میر نے تینوں کے چہرے کا اچھے سے جائزہ لیے کہا
ن۔ نہیں سر ایسا تو نہیں ہے ! ! اک بار پھر وہ لوگ ساتھ بولے تھے جب
! میر کا شق یقین میں بدلہ تھا
اہا ! ! ! چلو بتاؤ کس کو کس سے محبت ہوئی ؟ ؟ ؟ میر ہنوز ایسے ہی بیٹھے اُن
تینوں کو دیکھ بولا
س۔ سر ! ! اُن تینوں نے اپنا حلق تر کیا
! ! سر کے آگے ! ! اب میر سیدھا ہوتا اک فائل دیکھنے لگا

کم آن بولو!! میر کی نظریں فائل پر تھی

اُنہیں کچھ دیر تک بھی نہ بولتا دیکھ میر نے اپنی پرکشش آنکھیں اٹھا کر اوپر

!! دیکھا

شرم آرہی ہے؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھ کہا جب تینوں کے

جھٹ سے زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا یہ دیکھ میر نے نچلا لب دانتوں

!! تلے دبائے اپنی ہنسی دبای تھی جو کے بے حد مشکل لگ رہا تھا

چلو اکیلے میں پوچھونگا اب یہ بتاؤ کیا رہا پچھلے تین مہینوں کا کام؟؟؟ میر جانتا

تھا سعد ہر ایک چیز بتاتا تھا لیکن میر پھر بھی ایلف اور وولف کو دیکھ بولا جب

!! اُن دونوں نے ساری چیزیں میر کو بتائی

اور سرہاں احمر کے خلاف یہ ثبوت بھی ملا ہے مجھے!! ایلف چلتی ہوئی میر

کے پاس ائی میر کی کرسی کے برابر میں کھڑی ہوتے وہ نیچے جھکتے سامنے

رکھے لیپٹاپ پر کچھ لگانے لگی

اتنا قریبی سے میر سے اتی اُس کے کلون کی خوشبوں ایلف کے حواسوں پر

!! چاہتی اُسے پاگل کر رہی تھی

میر لیپٹاپ کی جاتی متوجہ تھا ایلف نے جلدی جلدی وہ نکالا جو وہ میر کو دکھا

!! رہی تھی پھر پیچھے کھڑی ہوئی

گڈ!! میر سامنے لیپٹاپ پر نظریں جمائے بولا

ایلف!! ایلف جو جانے لگی میر کی آواز پر اُس کے قدم جھٹکے سے رکے تھے

!! کتنے عرصے بعد میر نے اُسے اس طرح پکارا تھا

اپنا نام میر کے لبوں سے سن اُسے لگ رہا تھا وہ ہوش کھو بیٹھے گی وہ اضرابی

کیفیت میں پیچھے مڑی

!! میر اُسے ہی دیکھ رہا تھا

دھیان کہا ہے تمھارا؟؟؟ میر نے اُسے دیکھ کہا جب ایلف نے نا سمجھی سے

میر کو دیکھا

تمہارا موبائل ! ! میر نے ٹیبل پر رکھے اُس کے موبائل کی جانب اشارہ کیا
! ! جسے وہ ابھی بھول چکی تھی

ایلف کو لگا تھا میر اُس سے کچھ بات کرنے والا ہے اُس کا حال چال پوچھنے
! ! والا ہے لیکن اپنے ارمانوں کو ٹوٹتا دیکھ وہ ازیت سے مسکرائی

وولف ایلف کے چہرے کا اک اک رنگ دیکھ رہا تھا ایلف نے نرمی سے
آگے بڑھ کر اپنا موبائل اٹھانا چاہا جب اچانک ایلف کا موبائل بجا ! !

موبائل بجنے پر سب نے موبائل کی جانب دیکھا تھا موبائل میر کے سامنے
رکھا تھا اسلئے میر آسانی سے دیکھ سکتا تھا کول انے پر موبائل یک دم کھلا تھا
سب کو حیرت کے جھٹکے تو تب لگے جب والپیپر پر میر کی تصویر دکھائی دی
!

میر کی نظریں ایلف کے فون پر جم چکی تھی جب ک ایلف آنکھیں پھاڑے
اسی جگہ رک کر اب پریشانی سے میر کو دیکھ رہی تھی وولف اور سعد بھی
! ! موبائل کو دیکھ رہے تھے ایلف کی شامت پکا ہو چکی تھی

وولف کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی!! وہ سختی سے آنکھیں میچ گیا تھا جب کے سعد نے اپنا لب دانتوں میں بری طرح کچل کر افسوس سے ایلف !! کو دیکھا تھا جس کی شامت انے والی تھی

ایلف کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا لیکن شاید اب یہ بات اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ میر کو پتہ لگ جائے کہ ایلف اسے محبت کرتی ہے مزید یہ بات نہ چھپائی جاے ہر سچ کے اک باہر انے کا وقت ہوتا ہے جو اج اس سچ کا پورا ہو چکا تھا کیونکہ سچ زدہ دیر تک نہیں چمپا یہاں تو پھر ایلف نے چار سال چھپا کر رکھا تھا

جب ایلف کا فون بند ہوا تب میر نے نظریں اٹھائے سامنے سعد کو دیکھا!! اُس نے دیکھا اب بھی ایلف کو نہیں تھا سعد جو اپنے لب دانتوں میں بری زخمی کرتا ایلف کو افسوس سے دیکھ رہا تھا میر کے دیکھنے پر ہڑ بڑا کر اپنے نظروں کا زاویہ بدل گیا جب کہ اس کے اس طرح کرنے پر میر نے ہاتھ کا

مکّہ بنائے واپس اپنے لبوں پر رکھ اب وولف کو دیکھا تھا جو نظریں جھکائے کھڑا تھا !!

میر نے بغور اُس کا جھکا ہوا چہرہ دیکھا تھا !! ایلف کا دل ڈر سے لزر رہا تھا اب میر جو سوال کرنے والا تھا وہ ایلف اچھے سے جانتی تھی جس کا جواب اُس کے پاس کچھ نہیں تھا ایلف اب میر کے ریکشن کیلئے خود کو تیار کر رہی تھی !! میر کی یہ خاموشی ایلف کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی

اور آخر ایسا بھّی وقت ایا جب میر نے نظریں گھمائیں اپنی پر کشش آنکھوں سے ایلف کو دیکھا تھا ایلف نے کچھ لمحے میر کی آنکھوں میں دیکھا لیکن جلد اپنی نظریں جھکا گئ اُس میں ہمت نہیں تھی کے وہ میر کی آنکھوں میں دیکھ سکے !!!

ایلف نے حلق تر کیا نظریں دوبارہ اک لمحے کیلئے اٹھا کر دینا لیکن تاب نا لا سکی میر اب بھی اُس کا جھکا ہوا چہرہ دیکھ دیکھ رہا تھا !

پھر کچھ دیر بعد میر گہرا سانس لیے واپس کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا !

اب بولو گی کیا بکواس ہے یہ ؟؟؟اچانک میر کی سرد آواز وہاں گونجی تھی جب ایلف نے ہاتھوں کی گرفت اپنے ٹریک سوٹ کی پینٹ پر مضبوط کی !!

!! لیکن بولی کچھ نہیں کیونکہ اُس کے پاس جواب نہیں تھا ان باتوں کا ایلف اگر اگلے اک منٹ میں تُم نے اپنے منہ سے یہ کارنامے کی وجہ مجھے نہیں بتائی توائی سوئیر میں وہ کرونگا جس کا تُم نے سوچا بھی نہیں ہو گا !! میر ایلف کو دیکھ سرد آواز اور سرد آنکھوں سے بولا جب ایلف نے جھٹکے سے میر کو دیکھا

اب اُسے کسی بھی حال میں سب بتانا تھا ورنہ میر کو دھمکی یقیناً پورا کرنے میں لمحہ نہیں لگنا تھا

س۔ سرو۔ وہ !! ایلف سے بولا نہیں جارہا تھی ابھی وہ بول رہی تھی جب !میر نے بات کاٹی؛

ٹھک سے بولو !! میر کی آواز اونچی تھی ایلف نے بے اختیار سانس روکا تھا

سر میں آپ سے محبت کرتی ہُوں ! ! وہ نیچے نظریں کیے اک سانس میں بولی جب کے یہ بولتے ہوئی وہ سانس تک روک چکی تھی دوسری جانب سعد نے جہاں خود بھی آنکھیں میچی تھی وہی وولف کا دل کرچی ہوا تھا وہ ! ! جب جب یہ لفظ سنتا تھا اُس کو تکلیف ہوتی تھی

کیا بکواس کی تُم نے ؟ ؟ اُس کی بات پر میر کا دماغ شارٹ ہوا تھا

یہی سچ ہے سر ! ! وہ بہت ہمت سے بولی

سچ کی تو میں ! ! ! میر کہتے کہتے رکا پل میں میر کا چہرہ غصے میں حاوی ہونے کہا تھا

کیا پاگل ہو گئی ہو تُم ؟ ؟ عقل پر پردے پڑے ہے تمھارے ؟ ؟ چار سالوں سے کبھی تمہیں میں نے کوئی ایسا بڑھاوا دیا جس کی وجہ سے تُم مجھ سے محبت کرو ؟ ؟ ؟ یہ فضول کی چیزوں میں پڑھنے کے بجائے اگر کام پر دھیان دیتی تو سینئر تو ہوتی ! ! میر کہے کر پل بھر کیلئے رکا

! ! جب کے ایلف کا دل کرچی کرچی ہو رہا تھا

حالانکہ تم جانتی تھی یہ پیار محبت میری زندگی میں تو کم سے کم ایکزسٹ نہیں کرتا!! میر کو ایلف پر بے حد غصّہ ارہا تھا اُس کا بس چلتا ابھی اُسے گولی سے اڑا دیتا !!

س۔ سر!! ایلف نے ہمت کرتے اُسے پکارا

خاموش ہو جائے تُم ایلف!! میر کی گرجدار اواز پر اُس کے الفاظ تھمے تھے تمہارا نا بہت دماغ خراب ہو گیا یہاں اب اک کام کرو پیکنگ کرو!! میر گھڑی میں وقت دیکھتا بولا جب کے میر کی بات پر ایلف سمید اُن دونوں نے بھی جھٹکے سے میر کو دیکھا تھا

سعد اگلے اک گھنٹے کے بعد کی لندن کی فلائیٹ بک کرواو!! میر نے سعد کو دیکھ کہا

سرم۔ میں!! ایلف کچھ بولنا چھار ہی تھی

!! ہاں تُم!!! تُم لندن جارہی ہو اب وہاں کام کرو گی تُم میں بات کرتا ہوں

اب نا میں تمہارا سر رہو نگا اور نہ تُم یہ فضول کی چیزوں میں پڑھ کر مجھے غصّہ دلاو گی ! ! میر کہتا کھڑا ہوا

سرن۔ نہیں پلز مجھے نہیں جانا ! ! ایلف فوراً آگے ائی تھی اُس کی آنکھوں میں تیزی سے پانی اُتر رہا تھا

پیچھے ہو جاؤ ایلف ! ! اُسے اپنے قریب دیکھ میر دھاڑا تھا

جب ایلف نے بے ساختہ وہ قدم پیچھے لیے اور آنکھیں سختی سے میچی تھی

۱۱

جاؤ جا کر پیکنگ کرو اگلے اک گھنٹے بعد تُم مجھے میرے آفس میں نظر نہیں انی چاہیئے ہو ! ! لندن میں کنٹنیو ہو گی تمہاری یہ جوب میں تمہاری فائلز سیند کر دونگا ! ! میر کہتا اب بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہاں سے جانے لگا

جب ایلف نے بھاگ کر میر کا ہاتھ تھاما ! ! اور یہ بات میر کا دماغ مزید گھمانے کیلئے کافی تھی

میر نے رک کر غصے سے اپنا ہاتھ دیکھا جو ایلف کے ہاتھوں میں تھا پھر ایلف کو دیکھا جو بہتے انسوں کے ساتھ اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!

ایلف اج یہ غلطی کر دی تُم نے لیکن آئندہ کی تو تمہارا ہاتھ کاٹ دونگا میں !

میر اُس کے چہرے پر غرایا تھا

اُس کا دماغ پوری طرح خراب ہو چکا تھا ایلف نے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کیا

س۔ سوری دیر لیکن پلزم۔ مجھے مت بھجے رحم کریں !! ایلف میر کو دیکھ منت بھرے لہجے میں بولی

کس سے رحم کی اُمید کر رہی ہو تُم ؟؟ مجھ سے ؟؟ جانتی تو ہو گی نا مجھے پچھلے چار سالوں سے سات کام کر رہی ہو کبھی دیکھا ہے کسی غلطی کرنے والے کو شاہ میر سکندر نے بنا غلطی کے چھوڑا ہو ؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

جب ایلف نے سختی سے آنکھیں میچی

ناتمہارے سامنے میں موجود ملونگا تمہیں فضول چیزوں میں پڑھنے کی پھر سے عادت لگے گی!!اسلئے چپ چاپ جاؤ پیکنگ کرو!!میر کی آنکھوں میں سرد پن اب بھی تھا

سر محبت کرنے کی اتنی بڑی س۔ سزامت دیں مجھے!!ایلف نے نظریں جھکائے کہا

تمہیں محبت کرنے کی سزا نہیں مل رہی ایلف بلکہ تمہیں مجھ سے محبت کرنے کی سزا مل رہی ہے اس دنیا کے کسی اور مرد سے تُم محبت کرتی اور اگر وہ تمہارے لیے درست ہوتا تو ابھی اور اسی وقت اُس حرام رشتے کو حلال کروادیتا تُم اک بار مجھے بتاتی میں نکاح کروادیتا تُم لوگوں کا لیکن محبت تُم نے مجھ سے کی؟؟؟ تمہیں میں ہی ملا تھا ان چیزوں کیلئے؟؟میر اُسے دیکھ دانت پیستا آخری لفظ بولا

سر آپ میں کیا کمی ہے جو آپ سے محبت نا ہوتی؟؟ایلف ہمت جمع کرتی نظریں جھکائے بولی

جب کے اُس کی بات پر میر نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی تھی جو
!! یہ لڑکی بار بار آزمار ہی تھی

ایلف تُم سے فضول موضوع پر بحث کرنے کا میرا کوئی ارادا نہیں ہے !! میر
اُسے کہتا اب پیچھے اک نظر سعد اور وولف کو دیکھنے لگا جو نظریں جھکائے یہی
متوجہ تھے

یہ مت سمجھنا تُم دونوں بچ گیے ہو !! تُم دونوں کی کلاس میں بعد میں لونگا
! فلحال ایلف نے کوئی کسر نہیں چھوڑی میرا موڈ خراب کرنے میں

میر اُن دونوں کو دیکھ کہتا اب بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا
!!!! گیا

دوسری جانب مائم کی آنکھ کھلی تھی کمرے میں اندھیرا دیکھ مائم اٹھ کر بیٹھا
اپنے موبائل میں وقت دیکھتے مائم کھڑا ہوا

وہ اس وقت میر کے کمرے میں ہی وجود تھا میر کو کمرے میں ناپا کر مائم نے
اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے نیند میں خمارِ سے بھری آنکھیں مزید

پر کشش بنی ہوئی تھی چہرہ اور گردن سونے کی وجہ سے تھوڑی تھوڑی سرخ ہوتی مزید مائم کو وجہہ دکھا رہی تھی جب کے بال بے ترتیبی سے پیشانی پر پھیلے ڈیشنگ لگ رہے تھے

مائم موبائل میں کچھ کرتا باہر ایا اُس نے بے اختیار اوپر نظر اٹھائی تھی جب اُس کی نظر سیدھا لون میں گئی تھی روحا جو بیلا کے ساتھ کھیل رہی تھی اس بات سے انجان تھی !!

مائم کی آنکھوں نے پلٹنے سے انکاری کی تھی !! وہ بس یک ٹک اُسے دیکھ رہا تھا مائم کو یقین تھا کہ یہ اُس کا خواب ہے یہ سچ نہیں ہے !! مائم نے بے اختیار چہرے پر ہاتھ پھیرا پھر دوبارہ سامنے دیکھا تو روحا اب بھی دکھائی دے رہی تھی !!

چلے بیلا اندر چلتے ہے !! روحا بیلا کو تھامے اندر کی جانب آ رہی تو بیلا بھی ابھی کچھ دیر پہلے اٹھی تھی ابرش بھی سو رہی تھی اسلئے روحا بیلا کو اپنے ساتھ لے آئی تھی !!

ابھی وہ بیلا کو دیکھ ہنستی ہوئی داخل ہوئی تھی جب اُس نے نظر سامنے اٹھائی

!! اُس کے قدم بھی جھٹکے سے رکے تھے

سامنے مائم اسی پوزیشن میں کھڑا ایک ٹک بس سامنے کھڑے نازک وجود کو

دیکھ رہا تھا

مائم کو دیکھتے روحا کی آنکھوں میں فوراً نمی اُتری تھی دونوں اک دوسرے کو

دیکھنے میں مصروف تھے جب اسی وقت میر بھی موبائل میں مصروف گھر

میں داخل ہوا تھا آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے میر نے لمحہ بھر کیلے اوپر دیکھا تھا

بے وقت ابرش بھی بیلا کو دیکھنے کے گرز سے باہر آئی سامنے کا منظر دیکھ وہ

میر کے برابر میں ائی تھی

!! میر نے نظریں گھمائیں اُسے دیکھا جو سامنے دیکھ رہی تھی

میر نے بھی نظریں سامنے کی تھی!! وہ دونوں بس ایک دوسرے کو دیکھ

!! رہے تھے جب کے میر ابرش اُنہیں

کم آن آگے آ!! میر نے کافی دیر بعد بھی مائم کو کوئی حرکت نہ کرتے دیکھ

دھیرے سے دانت پیستے ہوئے کہا

جوابرش کے علاوہ کوئی نہیں سن پایا میر کی بات پر ابرش کے چہرے پر

!! مسکراہٹ پھیلی تھی اُس نے فوراً میر کا چہرہ دیکھا تھا

!! مائم کچھ لمحے بعد ساخت کیفیت سے نکلا تھا

روحا بہتے انسوں کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی اُن دونوں کو شاید علم بھی

نہیں تھا کے اُن دونوں کے علاوہ بھی یہاں کوئی اور موجود ہے جب کے بیلا

!! اب میر کی گود میں تھی

م۔۔مان!! روحا نے ہچکی بھرتے اُسے پکارا تھا

اتنے مہینوں بعد روحا کے منہ سے "مان" لفظ سن مائم کو لگا وہ دوبارہ مر کے

!! زندہ ہوا ہے یہ لفظ سننے کیلئے اُس نے دن رات تڑپ کر گزاری تھی

مائم نے اپنے دونوں بازو کھول کر روحا کو اپنے پاس انے کا اشارا کیا تھا یہ دیکھ میر کے لبوں کی کنارے مسکراہٹ پھیلی تھی جب کے ابرش تو پہلے ہی گہرا مسکرا رہی تھی

روحانم آنکھوں سے ہنستی ہوئی بھاگ کر مائم کی سینے سے لگی تھی اُن دونوں میں تھوڑا فاصلے تھا لیکن پھر بھی روحا تیزی سے بنا وقت ضایع کیے بھاگ کرائی تھی اور اپنے مان کے سینے سے لگی تھی مائم نے فوراً اُس کے گرد حصار بناتے اُسے خود میں بھینچا روحا بھی دونوں ہاتھ مائم کی پشت پر باندھتی بری طرح شدت سے روئی تھی اس حصار کیلئے وہ بھی تڑپی تھی تڑپ دونوں طرف س برابر کی تھی !!

میر جو خراب موڈ کے ساتھ ایا تھا اب یہ سب دیکھ اُس کا مڑ بہتر ہو رہا تھا !! فائنلی میر کا اک کام ختم ہو گیا تھا دو پیار کرنے والے پھر سے مل چکے تھے !!

مائم اُسے سختی سے خود میں بھینچے یقین کر رہا تھا کے یہ سچ ہے وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہا تھا روحا کے آنسوؤں مائم کی شرٹ پر گر رہے تھے جن کے مائم !! سختی سے آنکھیں بند کئے نمی کو اندر بھیج رہا تھا

کافی دیر بعد دونوں اک دوسرے سے الگ ہوئے تھے جب مائم نے روحا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اُس کی پیشانی پر لب رکھے تھے جسے آنکھیں !! بند کر کے روحا نے اپنے دل میں اُتارا تھا

روحا!!مائم نے اُسے پکارا جب روحا نے نظریں اٹھائے مائم کو دیکھا کہا چلی گئی تھی آپ مجھے چھوڑ کر!!مائم نے اُس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی جوڑی تھی وہ دونوں آنکھیں بند کئے اک دوسرے کی سانسیں خود کے چہرے پر محسوس کر رہے تھے

آپ نے کہا تھا مان چلی جاؤ دور!!روحا اذیت سے بولی

اتنا دور جانے کا نہیں کہا تھا!!مائم بھی اسی اذیت کے ساتھ بولا

مزید کچھ دیر دونوں میں خاموشی رہی تھی جب مائم نے روحا کا چہرہ ہاتھ میں تھاما اُس کے گالوں کو اک اک کر کے مائم نے شدت سے چُوما تھا اور چہرے پر اپنے محبت بھرا لمس چھوڑ کر مائم کی نظریں اُس کے لبوں پر تھی جو بے حد سرخ تھے اک گلٹی اُبھری تھی مائم کے گلے میں مائم نے آنکھیں مندتے اُس کا چہرہ مزید اپنے قریب کیا جب کے روحا بھی آنکھیں سختی سے میچ چکی تھی

ابھی وہ اُس کے لب چومتا جب میر ابرش کی آواز پر اُن دونوں کی آنکھیں جھٹکے سے کھلی تھی

وہ دونوں مصنوعی کھانسی کر رہے تھے!! مائم روحا نے اک ساتھ اُنہیں دیکھا تھا انہیں دیکھ وہ دونوں اک دوسرے سے اک جھٹکے سے تھوڑا فاصلے قائم کر چکے تھے!! اب دونوں کے چہرے شرم سے سرخ پڑھ رہے تھے دونوں اِدھر ادھر دیکھ رہے تھے

بے شرم بے حیا!! میر مائم کو دیکھ نفی میں سر ہلاتا

کیا یار بھائی ! ! شادی ہوئی وی ہے ہماری ! ! مائم جواباً بولا

نہیں تو میں نے کب کہا کے نہیں ہوئی وی ؟ ؟ جگہ کو دیکھ کر کہے رہا ہوں

ذرا جگہ پر نظریں دوڑایئے مائم صاحب ! میر اُسے دیکھ افسوس سے بولا جب

مائم نے جگہ دیکھی وہ لوگ لاؤنج کے بیچوں بیچ کھڑے تھے جہاں سے کسی

بھی وقت کوئی بھی آسکتا تھا جگہ کو دیکھ وہ دونوں مزید سرخ رہے تھے روحا

! سے تو نظریں نہیں اٹھ رہی تھی

کمرہ وہ رہا ! ! میر ابرش نے اک ساتھ پیچھے اشارہ کیا تھا

جاؤ شاباش ! ! میر نے اُن دونوں کو دیکھتے کہا

پھر بیلا کو لیے میر آگے والے لاؤنج میں بڑھ چکا تھا جہاں صوفے لگے تھے

ابرش بھی اپنی ہنسی دباتی مائم روحا کے چہروں کو دیکھتی میر کے ساتھ ہی

! ! لاؤنج میں ائی تھی

ہائے میر کتنے اچھے ہے نا مائم بھائی ! ! ابرش میر کے برابر میں بیٹھتی بولی

اچھا نہیں بے شرم ہے مجھے تو یہ سوچ کر شرم آرہی ہے اگر گھر کا کوئی بڑا آجاتا تو اوہ خدایا اگر دادا سائی اجاتے تو!! میر سوچ کر ہی گہرا سانس بھر رہا تھا

! ابرش میر کی بات پر قہقہ لگا کر ہنسی تھی

ہاں یہ تو ہے لیکن وہ کپل ہیں اور کپل میں یہ چیزیں عام ہوتی ہے!! ابرش نے میر کی معلومات میں اضافہ کیا

ہاں ل۔۔۔ابھی میر کہے کر تھا جب کچھ سوچتے میر رکا پھے ایبر واٹھائے ابرش کی دیکھنے لگا

تمہیں کیسے پتہ کے کپلز میں یہ سب ہوتا ہے؟؟ میر نے ایبر واٹھائے پوچھا

جب ابرش نے اپنا لب دانتوں تلے دبایا

م۔مجھے؟؟ ابرش حلق تر کیے بولی

تمہارے علاوہ کوئی ہے یہاں؟؟ میر نے ہنوز اسی طرح کہا

وہ میں آپ کو کیوں بتاؤں آپ کو نہیں پتہ کیا کے یہ سب ہوتا ہے کپلز میں ؟؟اب کی بار اپنی شرم اور میر کے سوال سے بچنے کیلئے ابرش نے الٹا میر پر سوال شروع کیے

نہیں مجھے نہیں پتہ !! کیونکہ نا تو میری شادی ہوئی ہے اور نہ مجھے کرنی ہے !! میر نے سیدھا جواب دیا

ضروری نہیں ہے کے شادی ہو گی تو ہی پتہ ہو گا !! وہ سلگ کر بولی

اچھا پھر کیسے پتہ ہوتا؟؟ مجھے لگتا ہے تمہیں کافی معلومات ہے اس بارے میں ؟؟ میر نے دوسری ابرو بھی اچکای تھی اپنا سوال پھر سے الٹا خود پر پڑھ جانے پر ابرش کا دل کیا یہاں سے غائب ہو جائے !!

ا۔ آپ زدہ معصوم نا بنے مجھے پتہ ہے کے اپ کو سب پتہ ہے !! ابرش میر کو دیکھ مضبوط لہجے میں بولی

کیوں ؟؟ تُم دماغ پڑھنے والی ہو جو تمہیں پتہ ہو گا کے مجھے کیا پتہ ہے اور کیا نہیں ؟؟؟ میر نے مزید سوال کیا

ن۔ نہیں لیکن!!ابرش کو سمجھ نہ آیا وہ کیا بولیں

ہمم لیکن؟؟میر نے آگے بولنے پر اُکسایا

کچھ نہیں آپ کو نہیں پتہ نا تو پتہ لگ جائیگا!!ابرش نے بات ختم کرنی چاہی

وہ تو مجھے لگ جائے گا فلحال تُم مجھے اتنا بتاؤ کے تمہیں کیسے پتہ!!اک نظر بیلا

کو دیکھتے جو کارٹون دیکھ رہی تھی میر واپس ابرش کی جانب متوجہ ہوا

کیونکہ میں بڑی ہُوں چھوٹی نہیں ہوں!!ابرش کو جو سمجھ ایا اُس نے بول

دیا

تو اگر بڑی ہو تو تمہیں سب پتہ ہو گا؟؟میر نے گیا اج قسم کھار کھی تھی

ابرش سے سوال پر سوال کرنے کی

ہ۔ہاں!!ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

چلو ٹھک ہے اک کام کرتے ہے میں تُم سے سیکھ لیتا ہوں کے آخری کیا کیا

ہوتا ہے کپلز کے بیچ شادی کے بعد چلو بتاؤ میری بھی معلومات میں اضافہ

کر دو!!میر اب فرست سے ابرش کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا میر کے چہرے پر شوخی نہیں تھی اُس کا چہرہ سنجیدہ تھا

ن۔ نہیں مجھے زدہ نہیں پتہ!!ابرش نے زور وسے نفی میں سر ہلایا اچھا یعنی زدہ اور کم والا حساب بھی ہے او کے چلو جو اتا ہے وہی بتا دو!!میر اُسے دیکھ عام انداز میں بولا

ا۔آپ کو شرم نہیں آرہی!!ابرش کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا بھئی مجھے خون شرم آئیگی؟؟میں کونسا یہاں بیٹھ کر تمہارے ساتھ رومینس کر رہا ہوں جو مجھے شرم آئیگی؟؟میر اُس کی بات پر کندھے اچکاے بولا

یہ دیکھے آپ کو رومینس کا مطلب پتہ ہے میں کہے رہی تھی نا آپ کو سب پتہ ہے یہ رومنیس ہی ہوتا ہے آپ زدہ معصوم بن رہے تھے نا! مجھے پتہ تھا آپ کو سب معلوم ہے!!ابرش ہاتھ پر ہاتھ مارتی میر کو دیکھ تھوڑا غصے سے بولی

رومینس کا مطلب میری نظر میں صرف گال پر کس کرنا ہے!! میر نے دوبارہ کندھے اُچکائے جب کے میر کس مشکل سے خود کا قہقہ ضبط کر رہا تھا یہ صرف میر جانتا تھا میر نے بہت مشکل سے اپنا چہرہ سنجیدہ رکھا ہوا تھا جو اب مشکل لگ رہا تھا !!

ہ۔ہاں تو رومینس ہوتا ہی یہی ہے بس!! ابرش نے بھی کندھے اُچکاتے کہا اچھا ٹھک ہے!! میر کہتا واپس سیدھا ہو کر بیٹھا اور بیلا کی جانب متوجہ ہوا جب کے ابرش نے گہرا سانس لے کر خوشی کا کلمہ پڑا تھا

اچھا ویسے تھوڑا بتا دو تا کے مجھے بھی اندازہ ہو جائے!! میر چہرہ گھمائیں اپنی ہنسی دباتا واپس اُس کی جاتی رخ کیے بولا

جب کے ابرش جو شکر کا سانس بھر رہی تھی واپس میر کی بات پر ہڑبڑا کر اسے دیکھنے لگی !!

م۔میر!! اُس نے شرم سے پاگل ہو گے اُسے پکارا

ہاں جی!! میر نے نہایت ادب سے اُس کا سرخ ہوتا چہرہ بغور دیکھ کہا

مجھے شرم آرہی ہے ! ! ابرش اِدھر اُدھر دیکھتی بولی

کیوں ؟ ؟ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

آپ ایسے سوال نہیں پوچھانا پلز ! ! ابرش لاڈ سے بولی

! ! اوکے ! ! میر اپنی ہنسی دباتا واپس سیدھا ہو کر بیٹھا

میر مائم بھائی روحا سے محبت کرنے لگے ہے نہ ؟ ؟ ابرش میر کو دیکھ بولی

ہاں ! ! میر نے مختصر جواب دیا

وہ اظہار کرینگے روحا سے ؟ ؟ ابرش نے اگلا سوال کیا

اب تک کر بھی دیا ہو گا اُس نے ! ! میر دھیما سا مسکرایا تھا

ایسے بھی ہوتے ہیں لوگ محبت میں دل کھول کر اظہار کرنے والے

! ! ابرش میر کو دیکھ بولی اُس کی نظریں بس میر کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

ہاں جو محبت کرتے ہے وہ ہوتے ہیں ! ! میر نے اُس کی بات پر اطفا کیا

میں بھی جیسے ! ! ابرش نے اپنی جانب اشارہ کرتے کہا جب میر نے لمحہ بھر کیلئے اُسے دیکھا تھا

میں بھی آپ سے محبت کرتی ہوں اور ہمیشہ اقرار کر دیتی ہُوں کھلے دل سے ! !

ابرش میر کو دیکھ سنجیدگی سے بولی جب کے میر بس خاموشی سے اُس کی بات سن رہا تھا

کیا کہنا چھار ہی ہو ابرش ؟ ؟ ؟ میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ کہا

مطلب جب ہم کسی کو اپنے لیے تڑپتے دیکھتا ہے تو کیا ہمیں اُس پر ترس نہیں آتا ؟ ؟ ؟ ابرش کی آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی

! ! کیا مطلب ؟ ؟ میر بھی ابرش کو ہی دیکھ رہا تھا

مطلب مجھے اور کب تک آپ کیلئے تڑپنا پڑے گا کیا میری دیوانگی کی حد سے محبت آپ کو نظر نہیں آتی ؟ ؟ کیا میں نہیں ہوں اس لائق کے آپ مجھے خود کو دے سکے ؟ ؟ یا میری محبت میں کمی ہے ؟ ؟ اور کب تک آپ کی محبت

پانے کیلئے مجھ انتظار کرنا ہوگا؟؟ابرش کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گلے میں جذب ہوا تھا

میں جب جب آپ سے اپنی محبت کا اظہار کرتی ہوں آپ کے چہرے پر کوئی رنگ نہیں ہوتے میں جانتی ہوں آپ کیلئے یہ عام ہوگا بہت لڑکیوں نے آپ سے اپنے پیار کا اظہار کیا ہوگا اسلئے جب میں کرتی ہوں تو آپ کو کچھ اسپیشل نہیں لگتا !!

آپ مجھے اپنی محبت نہیں دے سکتے لیکن کم سے کم میری محبت تو قبول کر سکتے ہیں نہ ؟؟ابرش کا اج صبر جیسے ختم ہوا تھا وہ اج اپنے تمہیں تر دل کا حال سنانے کا ارادہ رکھتی تھی

بولیں نامیر ؟؟میں آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں اپنی پوری زندگی کیا یہ خواہش بس میری خواہش رہیگی ؟؟کیا میرے ساتھ آپ کا نام جڑا ہونے کے بعد بھی اک نہیں ہوگا ہم دونوں اک ہو کر بھی کبھی اک نہیں ہونگے

کیا؟؟ابرش کے پاس سوال ہی سوال تھے جب کے میر بس خاموشی سے
اُس کی باتیں سن رہا تھا

نکاح!!اک خوبصورت رشتا ہمارے درمیان اب بھی قائم ہے!!کیا آپ
کو کبھی میرے لیے کچھ فیل نہیں ہوا؟؟؟میں نے سنا تھا نکاح میں بہت
طاقت ہوتی ہے پھر اتنا عرصہ ساتھ رہنے کے بعد بھی آپ کو مجھ سے محبت
نہیں ہوئی؟؟آپ کا دل اتنا پتھر کیسے ہو سکتا ہے میر؟؟آپ کے دل کے
اگے میری بے جاں محبت دم توڑ رہی ہے!ابرش کی آنکھوں سے اب
انسوں دھیرے دھیرے بہے رہے تھے

میرا خیال رکھنا مجھے اُداس نا دیکھنا ان تین چار مہینوں میں آپ کا ہر عمل مجھے
اپ سے محبت کروا رہا تھا لیکن اس دوران بھی آپ کا پتھر دل نہیں
دھڑک سکا!!آپ کے اک اظہار کیلئے اتنی اذیت سے گزرنا پڑے گا سوچا
نہیں تھا میں نے!!اپنی محبت کے اظہار پر آپ کے چہرے کے اسپیشل
!!ایکسپریشن دیکھنا میرا خواب رہ گیا

!! اوراب بھی مجھے نہیں پتہ کے آپ کو پانے کیلئے اور کتنا ہجر کاٹنا ہو گا مجھے

ابرش ٹوٹے بکھرے لہجے میں بولی پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی

تھی جب کے میر بس اُسے جاتا دیکھ رہا تھا اُس کے لہجے میں اج بہت اذیت

تھی شاید اب وہ صبر کی آخری لہلیز پر تھی اُس سے مزید صبر نہیں ہو رہا تھا

!! بس ہو چکی تھی اُس کی

میر نے اج تک اُسے اتنے ٹوٹے بکھرے نہیں دیکھا تھا میر بس بنا پلک

!! جھپکائیں اُس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے ابھی ابھی ابرش گئی تھی

میر محسوس کر چکا تھا کے اب اُس کا صبر جواب دے رہ تھا!! وہ مزید میر

کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی

دوسری جانب سعد اِدھر اِدھر دیکھتا منال کے کمرے میں داخل ہوا تھا

منال کے کمرے کا دروازہ کھولتے اُس نے گہری سانس لی تھی گویا وہ ابھی

ابھی میدانِ جنگ جیت کر آیا ہو

منال جو بیٹھی موبائل چلا رہی تھی اب سعد کو دیکھ کھڑی ہوتی فوراً اُس کے پاس ائی تھی سعد کو دیکھ وہ خوش ہوئی تھی اس کا مطلب سعد نے اُسے اُس دِن کیلئے معاف کر دیا تھا؟؟؟

سعد!! منال نے خوشی سے آکر اُسے پکارا

دیکھو منال یہ مت سمجھنا کے میں نے تمہیں اُس دن کیلئے معاف کر دیا میں یہاں کسی وجہ کے تحت ایا ہُوں

سعد نے پہلے ہی پیشن گوئی کی جب منال کا چہرہ بجھا تھا

سر آچکے ہے واپس پاکستان اگر اُنہیں ہمارے نکاح کے بارے میں پتہ لگا تو میں اپنا تمنا بھروسہ سر کی آنکھوں میں کھودونگا سر کا مجھ پر بھروسہ دیکھ ہی اج میں زندہ ہوں اور اگر سر کو پتہ چلا کے میں نے تم سے زبردستی نکاح کیا ہے تو سر شاید مجھ سے کبھی بات بھی نہ کریں!! میری فیملی سر ہیں بس میں تمہیں یہ بات کافی پہلے بتا چکا ہوں

اسے میری ریکویسٹ سمجھنا کے یہ راز راز رہنے دوسر کے سامنے یہ نہیں انا چاہیئے ! ! سعد منال کو دیکھ بولا

میں جانتی ہُوں سعد ! ! منال سعد کو دیکھ جواباً بولی

لیکن سچ زدہ دیر نہیں چھپتا اک نا اک دن میر بھائی کے سامنے آجائیگا ! !

منال نرمی سے بولی وہ ٹھک ہی تو کہے رہی تھی سچ زدہ عرصے تک نہیں چھپ سکتا تھا اور میر سے تو بلکل نہیں ! !

جانتا ہُوں اُس وقت کو یاد کر کے سانس لینے کے دشواری محسوس ہو رہی ہے ! ! سعد اُسے دیکھ بولا

منال کی آنکھوں میں اچانک اُترتی نمی دیکھ سعد کے دل میں اک تکلف کی لہر دوڑی تھی جو یقیناً پہلی بار تھی

تُم رو کیوں رہی ہو ؟ ؟ ؟ سعد اُس کے قریب اتا بولا

ا۔ آپ نے مجھے معاف نہیں کیا نا اسلئے ! وہ سوں سوں کرتی بولی

آپ ؟ ؟ سعد نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے لفظ دوہرایا

م۔میرا مطلب اُن!! منال نے الگ کر کہا جہاں وہ تمیز کا دامن پکڑ رہی
!! تھی وہی سعد کے مٹی پادی تھی
ہاں اوکے!! سعد نے آنکھیں چھوٹی کی تھی
ایسے عجیب حیرت کے جھٹکے مت دیا کرو مجھے!! سعد اُسے دیکھ اپنی شرٹ
درست کرتا بولا
عزت راز نہیں ہے نا تمہیں گدھے!! منال دانت پستی بولی
نہیں!! سعد نے مختصر جواب دیا
تُم مجھے معاف کر رہے ہو یا؟؟ منال کہتے کہتے رکی
یا؟؟؟ سعد نے ابرو اٹھائے آگے بولنے کا کہا
یا میں تمہارا سر پھاڑ دو!! منال اُسے دیکھ غصے سے جو لائی
پھاڑ دو ویسے بھی اب میرا زندہ رہنا کا دل نہیں کرتا وہ وقت سوچ کر ہی میں
رہا ہوتا ہُوں کے جب سر کو پتہ چلے گیا تو کیا ہو گا!! سعد کا لہجہ اک دم

افسردہ ہوا تھا جب کے اُس کی بات پر منال کی آنکھوں میں پھر انسوں جمع ہونا شروع ہوئے تھے

اب کیوں رو رہی ہو؟؟اُسے پھر سے روتا دیکھ سعد گہرا سانس بھرے بولا

ایسی باتیں مت کرو اللہ نا کریں تمہیں کچھ ہو!! وہ روتے ہوئے بولی جب سعد نے اک بار پھر حیرت سے اُسے دیکھا اج یہ لڑکی اُسے اک کے بعد ایک حیرت کے جھٹکے دے رہی تھی

یہ تُم ہی ہو نہ؟؟ سعد نے یقین کرنا چاہا

نہیں میرا بھوت ہے!! منال کا دل کیا وہ سعد کو خوب دھوئے

ہاں مجھے لگا ہی تھا یہ تُم نہیں ہو سکتی!! سعد نے یقین کرتے کہا

جب منال مزید زور و سے رونا شروع ہوئی سعد نے ہڑ بڑا کر اسے دیکھا تھا ہے کیا ہوا اب؟؟ سعد مزید اُس کے پاس ایا تھا

تُم ایسی باتیں مت کیا کرو!! وہ ہنوز روتی ہوئی بولی

اک بات بتاؤ کہی خدانخواستہ تمہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گئی ؟؟ ویسے ہو سکتی ہے اب دیکھو نا اتنا ہینڈسم ہُوں ہوت ہُوں خوبصورت بھی ہوں تو کسی بھی حال میں محبت ہو سکتی ہے کسی کو بھی مجھ سے کیوں ؟؟ سعد اترا تا ہوا بولا

تُم سے محبت کرنے سے پہلے میں مر نا جاؤں پانی میں ڈوب کر ! ! منال جواباً غصے سے بولی

ہاں آجاؤ سمندر کے پاس چلتے ہے وہاں ڈوب جانا کیونکہ تُم تھوڑی موٹی ہو نہیں چلو بھر پانی میں نہیں آو گی ! ! سعد نے اُس کی مشکل اسان کی

تمہیں عزت راس نہیں ہے تُم اک نہایت پاگل انسان ہو ! ! منال رونا بھولتی اب غصے سے اُسے گھور رہی تھی

اوکے قبول کر لیا میں نے ! ! سعد نے کندھے اچکائے ! ! اُن کی نوک جھوک اسی طرح جاری تھی ! !

جب کے وہی مائم روحا اب صوفے پر بیٹھے اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے
دونوں خاموش تھے شاید کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن کہے نہیں پا رہے تھے
روحا!! کچھ دیر بعد مائم نے اُسے پکارا
جی؟؟ روحا فوراً بولی
آپ کیوں چلی گئی تھی اتنا دور؟؟ مائم آنکھوں میں تڑپ لیے بولا
مان میرے لیے اسان نہیں تھا آپ سے دور رہنا آپ کے بغیر رہنا لیکن
کے صرف آپ کی خوشی کیلئے گی تھی آپ نے کہا تھا کے میں چلی گئی مجھے لگا
میرے ہونے سے آپ کی زندگی میں تکلیفیں ہے اگر چلی جاؤنگی تو آپ
خوش رہینگے!! روحا نم آواز میں بولی
!! آپ نے سوچا بھی کیسے کے آپ کے بغیر آپ کا مان خوش رہ سکتا ہے
مائم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا
اب سمجھ آرہی ہے یہ بات مجھے پچھلے تین مہینے میں نے کیسے گزارے ہے
شاید میں آپ کو بتا نہیں سکتی!! روحا اپنے انسوں صاف کرتی بولی

اور یہ تین مہینے میں نے کیسے گزارے ہیں شاید میں اپ کو زندگی بھر بیان نہ کر سکوں ایک ایک رات اپ کے بغیر مجھے کتنی ویران لگتی تھی یہ اپ کو نہیں بتا سکتا میں اپ کے منہ سے مان سننے کے لیے کتنا تڑپا ہوں یہ بھی نہیں بتا سکتا اپ کے جانے کے بعد احساس ہوا کہ جس رشتے کو میں ختم کرنے کی سوچ رہا ہوں وہی تو میرے جینے کی وجہ ہے !!

بس مجھے اپنے اندر کے جذبات اور اس رشتے کی اہمیت سمجھنے میں وقت لگ گیا !!

اور اسی سمجھنے کے چکر میں اپ کو خود سے اتنا دور کر چکا تھا کہ وہ وقت میں نے کیسے گزارا وہ سوچ کر اب بھی میری سانس رک رہی ہیں یہ تین مہینے مجھے تین سدیوں کی طرح لگے تھے دن گزرتا ہی نہیں تھا ایسا لگتا تھا جیسے وقت رک چکا ہے اپ کے بغیر ایک اک پل مجھے اذیت دیتا تھا اپنے کمرے سے نکلنے کا دل نہیں کرتا تھا گھنٹوں گھنٹوں اپ کے کمرے میں بیٹھا اپ کو محسوس کرتا رہتا تھا بس آنکھیں اپ کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہی تھی دل

اپ سے بات کرنے کے لیے تڑپ رہا تھا اور کان اپ کا مان سننے کے لیے تڑپ رہے تھے اپ کے جانے کے بعد پتہ چلا گیا اپ ہی تو میری خوشیوں کی وجہ ہے میرا سکون ہی آپ کے ساتھ رہنے میں ہیں !!

بہت وقت لگ گیا مجھے رشتے کو سمجھنے میں لیکن کہتے ہیں نادیر آئے درست آئے مجھے بھی آگیا سمجھ

اس دوری نے مجھے آپ سے مزید محبت کرائی ہے اج میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں کے میں آپ سے محبت کرتا ہوں روحا!! بے پناہ محبّت جس کی کوئی انتہا نہیں ہے!! میں اپنی ساری زندگی آپ سے پیار کرونگا!! مائم کہے کرر کا تھا اور روحا کا دل زور وسے دھڑکا تھا گویا اج نکل کر باہر آجائے گا !

سچ میں مان؟؟ روحا اپنے انسوں صاف کرتی خوشی سے بولی

جی!!

اور یہ بات مجھے بھی اپ کے جانے کے بعد پتہ چلی کہ میں اپ سے محبت کرتا ہوں اپ کے بغیر جینے کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا روحا اہستہ اہستہ

کب اپ میری زندگی بنتی چلی گئی مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں کبھی کسی سے اس قدر محبت بھی کروں گا عشق کسے کہتے ہیں وہ مجھے اج پتہ چل رہا ہے میں اپنی زندگی ہمیشہ اپ کے ساتھ تصور کرنا چاہتا ہوں !!

مائم کہے کر رکا تھا

مان صرف اپ ہی نہیں میں بھی اپنی پوری زندگی اپ کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں میں نے تو اپنی زندگی اپ کے بغیر کبھی تصور بھی نہیں کی اپ سے دور جانا میرے لیے کسی موت کے مقام سے کم نہیں تھا میں بھی اپ سے بہت پیار کرتی ہوں اور ابھی سے نہیں بہت پہلے سے کرتی ہُوں !!

روحا مسکرا کر بولی جب کے آنکھوں سے خوشی کے انسوں بہے رہے تھے

اپ کی وہ ویڈیو میری جان نکالنے کے لیے کافی تھی کیسے کی تھی اپ نے اس میں اتنی بڑی بڑی باتیں اپ میری روحا تو نہیں لگ رہی تھی اس میں جو اتنی بڑی بڑی باتیں کر سکتی تھی میری روحا تو بہت معصوم سی تھی جسے ان

باتوں کا پتہ بھی نہیں تھا جو ہمیشہ ہستی مسکراتی رہتی تھی اُسے صرف
شرارت سوجتی تھی پھر اتنی بڑی بڑی باتیں؟؟؟ مائم اُسے دیکھ بولا
مان حالتوں نے سکھایا تھا کیسے کیسے حالات ہم نے گزارے ہیں ایک وقت
تھا جب میں نے اپ سے اتنی زیادہ بد تمیزی کی میں اس بات کے لیے اب
تک شرمندہ ہوں میں جب بھی سوچتی ہوں ندامت سے گھیر جاتی ہُوں
مجھے معاف کر دے مان اس دن کے لیے اس وقت کے لیے جب میں نے
اپ سے بد تمیزی کی تھی میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میں کبھی اپ سے
اس قدر بھی بد تمیزی کر سکتی ہوں اب بھی وہ بات سوچتی ہوں تو بہت رونا
اتا ہے شرمندگی ہوتی ہے لیکن مان میں برداشت نہیں کر پائی تھی کے اپ
مجھ سے نہیں بلکہ کسی اور سے محبت کرتے ہیں وہ چیز مجھ سے برداشت ہی
نہیں ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے میری زندگی ختم ہو گئی ہے روحا نیچے
زمین کو دیکھ بول رہی تھی

روحا اپ کو ایسا کیوں لگا تھا کہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں؟ اج تک اپ نے اس بات کا خلاصہ نہیں کیا

مائم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

رہنے دیں نامان بھول جائیں جو وقت گزر گیا اسے پھر سے یاد نہیں کرتے ماضی میں تکلیفوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے آگے پڑھتے ہیں نا زندگی میں بھول جاتے ہیں وہ چیزیں!! روحا کہے کر رکی پھر مائم کو دیکھنے لگ

لیکن مجھے وہ بات جاننی ہے روحا ایسا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے اپ کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں جس کی وجہ سے اپ نے خود کو اور مجھے اس قدر اذیت دی؟

مائم جیسا جاننا چاہتا تھا

مان اس بات کا جواب میرے پاس نہیں ہے اپ پلیز بھول جائیں وہ سب باتوں کو میں یاد نہیں کرنا چاہتی مجھے تکلیف ہوتی ہے ان باتوں کو یاد کرتے ہوئے بھی!!

روحا کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپائے شدت سے
رونے لگی وہ شاید ان باتوں کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی جہاں اس کے
لیے صرف تکلیفیں تھی

جبکہ روحا کو اس طرح روتا دیکھ کر مائم نے جھٹکے سے اُسے اپنے سینے سے لگایا
تھا مائم روحا کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے اُسے خاموش کرانے کی کوشش
کر رہا تھا جبکہ روحا شدت سے مائم کے سینے سے لگی رو رہی۔ تھی شاید ماضی
!! کی تکلیف ہی ایسی تھی کہ اسے بار بار رونا ارہا تھا

ابرش اپنے کمرے میں ائی تھی اج وہ واقعی اپنے اندر بہت اکیلا پن محسوس
کر رہی تھی اُسے پہلے کبھی اتنا اکیلا پن محسوس نہیں ہوا تھا لیکن اج وہ واقعی
خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی کیا کمی تھی اُس میں ؟؟ جو میر اب تک اُس
سے محبت نہیں کر پایا تھا اخر کب تک کا ہجر اُسے اور کاٹنا تھا اُسے نہیں پتہ تھا
!! اُسے اپنے پہلے اور آخری عشق کو پانے کیلئے اس قدر تڑپنا پڑے گا

ابرش قدم بہ قدم چلتی شیشے کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی اُس کا چہرہ قیمتی انسوں سے تر تھا

ابرش نے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا تھا اُس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی وہ بھی خوبصورتی میں اعلیٰ مثال تھی پھر کیوں؟؟

کیا کمی ہے مجھ میں؟؟؟ کیا میر مجھ سے کبھی محبت نہیں کرینگے؟؟ کیا اُن کے پیار کیلئے مجھے ساری زندگی تڑپنا ہو گا؟؟؟

!! وہ شیشے میں دیکھ خود سے سوال کر رہی تھی

شاید ہاں!! مقابل سے اُس کے ضمیر کی آواز آئی تھی

کیا میں اُن کے قابل نہیں ہُوں؟؟ ابرش نے اگلا سوال کیا

!!! ہو قابل!! لیکن شاید شاہ میر کی زندگی میں پیار کی جگہ نہیں

لیکن اب تک اُنہیں مجھ سے پیار ہو جانا چاہیئے تھا ہم اتنا عرصہ ساتھ رہے ہیں وہ میرا خیال رکھتے تھے میری اُداسی پر اُنہیں اچھا نہیں لگتا تھا میرا رونا اُنہیں پسند نہیں تھا یہ ساری تو پسندیدگی کی نشانیاں ہے نا پھر کیوں؟؟؟ وہ

اتنا کہتی اپنے ہاتھوں میں اپنا چہرہ گرائے شدت سے رونے لگی تھی اُس کی
!! اج بس ہو چکی تھی اُس کی تمام برداشت اج ختم ہو چکی تھی
وہ قدم لیتی بیڈ پر بیٹھی تھی !! اب وہ بس بیٹھی سوچ رہی تھی اور اُس کے
!! انسوں تیزی سے گر رہے تھے
اج وہ واقعی خود کو بے بس اور خالی محسوس کر رہی تھی یک طرفہ پیار تھا اُس
!! کا تکلیف کیوں نہ ہوتی
اسی طرح دیکھتے دیکھتے اگلے دو گھنٹے بعد ہی شام ہو چکی تھی ابرش مسلسل ان
دو گھنٹے بیٹھی انسوں بہا رہی تھی !! اُسے نہیں پتہ تھا کے اُس کے انسوں گر
رہے ہیں بس وہ میر کو سوچ رہی تھی اور اُس کے انسوں گر رہے تھے جب
کمرے میں بھاگتی ہوئی بیلا داخل ہوئی ابرش نے جھٹ سے اپنے انسوں
صاف کرنا شروع کیے
لیکن انسوں بہت پھیلے تھے اُس کا پورا چہرہ تر تھا ! کیونکہ وہ مسلسل رو رہی
!! تھی

مما!! بیلا بھاگتی ہوئی آئی چہک کر بولی

جی میری جان!! ابرش اپنی بھرائی آواز چھپانا سکی اور نہ چہرہ

آپ رو رہی ہو؟؟ بیلا پاؤں اوپر کر کے دیکھنے کی کوشش کرتی بولی

نہیں میری جان بس ایسے ہی! ابرش بمشکل مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی

مما آپ کیوں رو رہی ہو؟؟ بیلا کیا کوئی اور بھی آسانی سے بتا سکتا تھا کے !! ابرش رو رہی ہے

بس ایسے ہی میری جان کبھی کبھی زندگی بھر اکیلا محسوس کرواتی ہے ہمیں کبھی کبھی لگتا ہے آپ میں ہی کوئی کمی ہے جو وہ آپ سے پیار نہیں کر پا رہا جس سے آپ کرتے ہے!! ابرش بیلا کو گود میں بٹھاتے نم آواز میں بولی

جب کے اُس کی بات بیلا کے سر سے گزری تھی اور ابرش جانتی تھی یہ بات بیلا کو سمجھ نہیں آئیگی اسلئے تو وہ کر چکی تھی ورنہ وہ بیلا سے اس طرح کی باتیں کبھی نہیں کرتی تھی

ابرش کی بات پر بیلا نے ناسمجھ نظروں سے ابرش کو دیکھا گویا اُسے سمجھ نہ ایا ہو جس کا مطلب ابرش سمجھتی نم آنکھوں سے مسکرائی

کچھ نہیں میرا بچا آپ بیٹھو میں ابھی منہ دھو کر اتی ہُوں ! ! ابرش بیلا کے گال چومتی بولی

آپ کو نانو بلا رہی تھی ! ! بیلا نے یاد انے پر بتایا

میں اتی ہُوں پھر چلتے ہے نانو کے پاس ! ! ابرش نے بیلا کی پیشانی چومی تھی پھر اُسے نرمی سے بیڈ پر بیٹھا کر ابرش فریش ہونے کیلئے جا چکی تھی

وہ مسلسل پانچ منٹ سے اپنے چہرے پر پانی کے چھپکے مار رہی تھی لیکن انسوں تھے کے پھر نکل رہے تھے اُسے ابھی باہر جانا تھا اسلئے ابرش بار بار اپنے انسوں صاف کر رہی تھی اور بالآخر ہزار کوششوں کے بعد وہ اس کے کامیاب بھی ہو چکی تھی لیکن بس اُس کے انسوں رکے تھے سرخ آنکھیں سوجا ہوا چہرا ! !

اک بات تھی ابرش کا سوجا ہوا سرخ چہرہ اُسے مزید خوبصورت بھرا بھرا دکھا رہا تھا!! ابرش بے حد نازک سی تھی اسلئے اُس پر بھرا بھرا چہرہ بہت اچھا لگ رہا تھا !

ابرش نے ٹاول سے چہرہ اچھے سے صاف کیا پھر چہرہ پر جھوٹی مسکرائی سجائے باہر ائی گھڑی میں وقت دیکھا پانچ بج رہے تھے اس کا مطلب اُسے باہر چائے پر بلایا جا رہا تھا !

ابرش نے اپنا دوپٹہ بیڈ سے اٹھایا پھر بیلا کا ہاتھ تھام اُس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے !!

باہر صوفے پر سب گھر والے بیٹھے باتیں کر رہے تھے سب کے ہاتھوں میں کافی اور چائے کے کپ تھے آدھے گھر کے گرد چائے پیتے تھے اور آدھے کافی !!

ابرش کی نظر سامنے اٹھی تھی سامنے ہی میر ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے بیٹھا رہا جب کے دادا سائی احمد صاحب اور باکی سب گھر والے اُس سے باتیں کر

رہے تھے جس کا میر جواب دے رہا تھا ساتھ ساتھ سب کے قہقہ جاری
تھے جن میں میر کی مسکراہٹ شامل ہوئے چار چاند لگا رہی تھی
! ابرش فوراً میر کے چہرے سے ہٹاتی آگے ائی تھی
ارے آگئی ابرش آؤ بیٹا چائے پیو ! ! اُسے دیکھتے ہی صائمہ بیگم پیار سے بولی
جب ابرش دھیما سا مسکرانے کی کوشش کرتی میر کے سامنے والے
!! صوفے پر بیٹھی تھی
ابرش نے کافی کا کپ تھاما تھا جب میر کی نظر اُس پر اٹھی باکی۔ کوئی تو اُس کا
چہرہ اتنا صاف نہیں دیکھ پا رہا تھا البتہ سامنے ہونے کی وجہ سے میر بغور دیکھ
پا رہا تھا میر نے اُس کا چہرہ دیکھا جو سوجا ہوا سرخ تھا میر یک ٹک اُس کے
جھکے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا جب اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپشِ
محسوس کرتی ابرش نے اوپر دیکھا دیکھتے ہی نظر سیدھا میر پر گئی تھی ابرش
!! کی سرخ آنکھیں دیکھ میر کے دل کو کچھ ہوا تھا

اج اُس کی آنکھیں سرخ ہونے کے ساتھ ساتھ اُس کے صبر کا ختم ہو جانا اُس کی اذیت بیان کر رہی تھے وہ واقعی ٹوٹ چکی تھی میر بس اُس کی سرخ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا یہ ابرش کی آنکھیں تو نہیں تھی ! ! بلکہ یہ اُس ابرش کی آنکھیں تھی جو اپنا آخری عشق ہار چکی تھی ! ! اُسے لگ رہا تھا وہ ساری زندگی بس ایسے ہی میر کے اظہار کیلئے اُس کیلئے تڑپتے رہے گی لیکن وہ سنگ دل شہزادہ اُسے کبھی میسر نہیں ہو گا ! !

ابرش اگلے لمحے واپس نظریں جھکا گئی تھی اُس سے میں کی آنکھوں میں نہیں دیکھا جا رہا تھا ! !

وہ بہت خاموش خاموش سی بھی لگ رہی تھی اک لفظ اُس نے بولا نہیں تھا ! !

چائے کے کافی دیر بعد تک سب باتیں کرتے رہے پھر سب آہستہ آہستہ اپنے اپنے کاموں پر لگ رہے تھے جو کے کافی دنوں سے رکے ہوئے تھے لیکن اج تو اُن میں پر سب کچھ آ چکا تھا جو اُن کی اولادوں کی صورت میں تھا

!!اج سب کے چہرے پھر کھل اُٹھے تھے سکندر ہاؤس میں اک بار پھر

!!! خوشیاں بسیرا کر چکی تھی لیکن کچھ لوگوں کو چھوڑ کر

ابرش بھی بیلا کا ہاتھ تھامے اب اپنے کمرے کی جانب آ رہی تھی میر لاؤنج میں ہی کھڑا تھا اور ابرش کا کمرہ وہی سے ہو کر جانے پر اتا تھا ابرش اک نظر میر کو دیکھتی اب نظریں جھکائے جانے لگی جب میر جو فون پر کچھ دیکھ رہا تھا

!! بھاری قدم لیتا اُس کے پاس ایا

کیا ہوا تمہیں ؟؟ میر اچھے سے جانتا تھا کے اُسے کیا ہوا ہے لیکن پھر بھی

کیوں پوچھ رہا تھا وہ بس میر جانتا تھا

جب کے میر کی بات پر ابرش نے حیرت اور بے یقینی سے اُس کو دیکھا یعنی اُسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کے اُسے کیا ہوا ہے اب تو ابرش کو یقین ہو رہا تھا کے اُس کا خلوص عشق میر کے پتھر دل کے آگے ہار رہا تھا وہ لمحہ بہ لمحہ

!! پوری طرح ٹوٹتی جا رہی تھی

اُس نے ٹوٹی بکھری آنکھوں سے میر کا چہرہ دیکھا تھا

کچھ نہیں ہوا میر سب ٹھک ہے ! ! ! وہ اپنی بھرائی آواز میں بولی

پھر مزید کچھ لمحے میر کو دیکھنے کے بعد وہ بیلا کا ہاتھ تھامے اپنے کمرے کی اور بڑھ چکی تھی کیونکہ اگر مزید وہ میر کو دیکھتی تو انسوں اُس کی زینت بن جاتے ! !

! وہ جب جب میر کو دیکھتی تھی اُس سے نے انداز میں عشق کرتی تھی

! ! اپنے عشق کو حاصل نہ کرنا کیا ہوتا وہ صرف عاشق جان سکتے ہیں

ابرش کا لہجہ بھی ٹوٹا بکھرا تھا جو اُس کے کرچی ہوتے دل کا چیخ چیخ کر درد بیاں کر رہا تھا ! !

میر نے اُس کی جاتی پشت دیکھی تھی وہ میر کو واقعی اج بے حد تکلیف میں محسوس ہوئی تھی ایسی تکلیف جسے اج سے پہلے میر نے اُس پر حاوی ہوتے نہیں دیکھا تھا میر نے گہرا سانس لیا پھر کچھ سوچ کر آگے کی جانب قدم بڑھائے تھے ! ! ! جب پیچھے بیلا کی اواز ائی ! !

بابا ! ! اُس کی آواز پر میر نے پیچھے دیکھا

جی بابا کی جان ! ! میر اُس کی جانب رخ کرتا اُسے گود میں اٹھاتا بولا

آپ کو پتہ ہے مما رو رہی تھی ! ! وہ اپنے چھوٹے سے ہاتھ واپس میں جوڑے اُداسی سے بولی

کیوں رو رہی تھی آپ کی مما؟؟؟ میر نے سوالیہ نظریں سے دیکھا

پتہ نہیں ! ! وہ کندھے اچکا کر ہنوز اُداسی سے بولی مطلب صاف تھا اُسے ابرش کا رونا اُداسی میں مبتلا کر رہا تھا وہ اپنی مما کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی

میر بھی اُس کی بات سن کچھ لمحوں کیلئے خاموش ہوا تھا جب ابرش کی آواز ائی تھی

بیلا ! ! وہ اپنے کمرے سے شاید اُسے آواز لگا رہی تھی جو دروازہ کھلے ہونے کی وجہ سے آ رہی تو ورنہ ساؤنڈ پرف کمرہ ہونے کی وجہ سے کوئی اواز اندر باہر نہیں اتی تھی

بابا مما کے پاس جاؤ نگی ! ! بیلا میر کو دیکھ بولی جب میں انے نرمی سے اُسے نیچے اُتارا بیلا بھاگتی ہوئی واپس کمرے کی جانب بڑھی تھی جب کے میر سوچوں میں مبتلا سامنے کا رخ لے چکا تھا

دوسری جانب ابرش اپنے کمرے میں آکر بیٹھ چکی تھی جب بیلا بھاگتی ہوئی داخل ہوئی

کہا چلی گئی تھی آپ بیلا ! ! بیلا کو اپنی گود میں بیٹھاتی ابرش نرمی سے بولی

بابا کے پاس ! ! بیلا نے اپنے بالوں کو ہاتھ سے چھوتے کہا

ہمم اچھا جی ! ! ابرش نے اُس کا گال چُوما

اب وہ بیلا کے ساتھ باتیں کر رہی تھی کیونکہ وہ بیلا کے سامنے رو نہیں سکتی تھی ! !

ابھی ابرش کو آدھا گھنٹہ ہی بیلا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ہوا تھا جب کمرے کا دروازہ بجاتی صائمہ بیگم اندر داخل ہوئی ! !

بڑی مما آپ ! ! ابرش اُنہیں دیکھ بولی

ہاں جی میں ! !اُن کے ہاتھوں میں اک برینڈ کا بیگ تھا

اتنے ہی پیچھے روحا داخل ہوئی تھی

بیلا آجاؤ کھیلنے چلے ! !روحا بیلا کو اٹھاتی بغیر مزید کچھ کہے کمرے سے نکل

!! چکی تھی جب صائمہ بیگم بیڈ پر بیٹھی تھی

ابرش بچے تمہاری طبیعت ٹھک ہے یہ چہرہ اتنا سوجا ہوا کیوں ہے ؟؟صائمہ

بیگم نے اب بغور اُس کا چہرہ دیکھ پریشانی سے کہا

کچھ نہیں بڑی مما مجھے بس سوئلنگ ہو رہی ہے ! !ابرش نے مسکرا کر

جھوٹ کہا

پکا؟؟ اُنہوں نے تصدیق کی جب ابرش نے فوراً سباب میں سر ہلایا

اچھا ویسے آپس کی بات ہے ! ! یہ کہتے ہوئے صائمہ بیگم ابرش کے کانوں

!! کی طرف جھکی تھی

ان تین مہینوں میں کبھی میر اور آپ کے بچے نزدیکیاں ائی؟؟وہ شوخ لہجے میں کہتی پیچھے ہوئی جب کے اُن کی بات پر ابرش کا پہلے سے سی سرخ چہرہ معزز سُرخ ہوا تھا

ک۔کیسی باتیں بڑی مما آپ!!ابرش حلق تر کرتی بولی

چلو جی ہم ایسی باتیں نہیں پوچھے گے تو اور کون پوچھے گا؟؟وہ ابرش کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ اپنی مسکراہٹ دبائے بولی

ابرش نے پھر سے حلق تر کیا تھا

بتاؤنا مجھ سے کیا شرمانا تُم لوگوں نے بتایا تھا نہ اک کمرے میں رہتے تھے تو تھوڑی توائی ہو گی ہاں؟؟صائمہ بیگم کا لہجہ ہنوز شوخ تھا

بڑی مما!!!ابرش نے معصومیت سے اُنہیں پکارا

ارے بتادو یار!!صائمہ بیگم مصنوعی خفگی سے بولی

ن۔نہیں ائی آپ کا بیٹا ہے نہ نہایت الٹرا میکس پروکا ان رومینٹک انسان ہے!!ابرش پہلے تو بمشکل بولی لیکن پھر سب یاد کرتی غصے سے بولی

جب کے اُس کی بات پر صائمہ بیگم کو لگا وہ اپنا قہقہ مزید ضبط نہیں کر پائنگی

میران رومینٹک ہے کیا واقعی ؟؟ وہ مشکوک نظروں سے بولی

جی ہاں بڑی مما ! ! الٹرا پری میکس کے آپ کو کیسے پتہ ہو گا مجھے پتہ ہے

نہ ! ! اب ابرش سہی پی ہوئی تھی اُسے غصّہ ارہا تھا اب اُسے نہیں پتہ تھا وہ

کیا بول رہی ہے بس غصے میں وہ سچ بول رہی تھی

ہاں صحیح بات ہے مجھے کیسے پتہ ہو گا یہ بات تو آپ کو ہی پتہ ہو سکتی ہے ! !

صائمہ بیگم شرارت سے بولی

ب۔ بڑی مما آپ کو کیا ہوا ہے ! ! اُنہیں اج اتنا شوخ ہوتا دیکھ ابرش دھیما

سا بولی

کچھ نہیں بس سوچا اج پوچھ لوں ! ! وہ ہنوز اسی طرح بولی

اچھا ویسے مجھے یقین نہیں ہو رہا مطلب کیا پتہ آپ شرما رہی ہو ! ! کیونکہ

بھئی اتنی خوبصورت اک تو لڑکی ہو اوپر سے وہ بیوی ہو کمرہ بھی اک ہی تھا

پھر ! ! صائمہ بیگم معصومیت سے بولی

بڑی مما صوفے پر سوتے تھے کیا اک کرنا!!ابرش خفگی سے بولی

مجھے تو لگا تھا اک بار پھر دادی بننے سے مجھے کوئی نہیں روک سکے گا!!صائمہ

بیگم اُداسی سے بولی جب کے اُن کی بات پر ابرش کو بری طرح پھندا لگا تھا

وہ بری طرح کھانس رہی تھی

ابرش کیا ہوا بچے!!اُنہونے پریشانی سے اُس کی پشت تھپتھپائی

کافی دیر تک بھی ابرش کی کھانسی دوست نا ہوتے دیکھ صائمہ بیگم نے

جلدی سے پانی کا گلاس اُس کے لبوں کے قریب کیا جسے ابرش نے تھامے

تھوڑا سا پیا تھا

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُس کی کھانسی میں کمی آچکی تھی اور مزید کچھ انے

والے لمحے وہ نارمل ہو چکی تھی اب اُس کے چہرے پر تین طرح کی

سرخیاں تھی!!اک صائمہ بیگم کی بات پر دوسری کھانسنے کی شدت سے

اور تیسری رونے کی وجہ سے

کیا ہوا ٹھک ہو اب؟؟صائمہ بیگم نے پریشانی سے اُس کا چہرہ تھامے کہا

م۔میں ٹھک ہُوں بڑی مما!!ابرش نظریں جھکائے بولی

ویسے میں کہے رہی تھی ک۔۔۔ابھی صائمہ بیگم پھر سے کچھ کہتی جب

ابرش بولی

بڑی مما پلز ایسی باتیں نہیں کریں نا مجھے شرم آرہی ہے!!ابرش اُن کے

سینے سے لگتی آنکھیں مینچے بولی جب کے اُس کی بات پر صائمہ بیگم مزید اپنا

!! قہقہ ضبط نہیں کر پائی تھی اور اُن کا قہقہ کمرے میں گنجا تھا

اُنہیں قہقہ لگاتے دیکھ ابرش نے بھی مسکرا کر سختی سے آنکھیں میچی کچھ دیر

قہقہ لگانے کے بعد اُنہوں نے ابرش کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اُس کی پیشانی

!!چومی

!! چلو کوئی نہیں ابھی نا صحیح آگے تو یہ خوشی نصیب ہو ہی جائیگی

لیکن فحال یہ لو!!صائمہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہتے وہ بیگ اُس کی جانب

!! بڑھایا

یہ کیا ہے بڑی مما؟؟ابرش نے تھامتے ہوئے نا سمجھی سے کہا

بیٹا یہ آپ کے کپڑے ہے ابھی سے اک گھنٹے بعد ریڈی رہنا میر کے دوست کی شادی ہے اور آپ میر کے ساتھ ساتھ جا رہی ہو!! وہ پیار سے بولی

کس دوست کی شادی ہے بڑی مما!! ابرش سوچتی ہوئی بولی

شاید آپ نہیں جانتی اُسے!! صائمہ بیگم کچھ لمحے بعد بولی جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

ٹھک ہے!! ابرش گہرا سانس بھرے بولی وہ منع نہیں کر سکتی تھی یقیناً

چلو آپ ریڈی ہو جاؤ پھر میر کے ساتھ چلی جانا!! وہ مسکرا کر کہتی اب کمرے سے نکلتی چلی گئی جب کے ابرش کچھ لمحے بیٹھی سوچوں میں گم رہی پھر بیگ اٹھا کر چینج کرنے کے گرز سے چینینگ روم کی جانب بڑھی تھی ابرش کچھ ہی لمحوں میں باہر آئی تھی اُس نے شیشے کے سامنے آتے خود کو دیکھا وہ سرخ رنگ کی ساڑی میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اُس نے ابھی کوئی میکپ نہیں کیا تھا اور ابھی ہی وہ اپسرا معلوم ہو رہی تھی ابرش

نے بغور خود کو شیشے میں دیکھا تھا وہ سرخ رنگ کی ساڑی تھی جس کے پلو پر موتیوں سے کام ہوا تھا ساڑی کا بلاؤز تھوڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے اُس کی بیلی کا کچھ حصہ نظر آرہا تھا جو سرخ ساڑی پر چاند کی مانند لگ رہا تھا جب کے اُس کے بازو سرے سے ہی نہیں تھے جنہیں دیکھ ابرش کو عجیب سا فیل ہو رہا تھا کیونکہ اج تک اُس نے ایسی ساڑی تو کیا کپڑے بھی نہیں پہنے تھے اور ساڑی تو وہ اپنی پوری زندگی میں پہن ہی دوسری بار رہی تھی وہ کافی دیر کنفیوز کھڑی سوچوں میں گم رہی اُسے خود کو ایسے آئینے میں دیکھ شرم آرہی تھی پھر وہ کیسے اسے پہن کر باہر جا سکتی تھی !!

آخر کافی دیر سوچوں کے بعد ابرش نے صائمہ بیگم کو ملازمہ کے ہاتھ اپنے کمرے میں انے کی التجا کی تھی کیونکہ وہ اس حالت میں باہر نہیں جا سکتی تھی اُس کا نازک سا وجود اُس سرخ رنگ میں خوب قیامت ڈھا رہا تھا!! اُس کے سفید سرخ بازو پورے عیاں تھے جو ابرش کو شرم کا باعث بننے پر مجبور کر

رہے تھے جب کے وہی ساڑی کی بیک بھی ڈوریوں سے قید تھی جو بھی تھا
! ابرش اسے پہن کر باہر نہیں جاسکتی تھی یہ بات صاف تھی
ہاں بچے!! صائمہ بیگم داخل ہوتی بولی جب اُن کی نظر ابرش پر اٹھی
ماشاللہ ماشاللہ میں صدقے جاؤں!! وہ ابرش کی بلائے لیتی بولی ابرش بنا
میکپ کے بنا تیار ہوئے ہی گلاب کا پھول لگ رہی تھی
!! اتنی خوبصورت!! صائمہ بیگم واری جارہی تھی
بڑی مما یہ دیکھے اس کے بازوں نہیں ہے سرے سے اور یہ دیکھے بیلی بھی
نظر آرہی اور رکے یہ دیکھے بیک اس کیا ٹھک سے بند بھی نہیں ہے!!
ابرش اپنی ساڑی کی حالت اُنہیں دکھاتی شرم سے چور چور ہوئے بولی
!! تو کیا ہوا بیٹا!! صائمہ بیگم جانتی تھی وہ کیا کہنا چھار ہی ہے
جب کے صائمہ بیگم کی بات پر ابرش نے حیرت سے اُنہیں دیکھا تھا

بڑی مما میں باہر کیسے جاؤنگی ایسے ہر کوئی مجھے دیکھے گا پھر میر کی اتنی عزت ہے ہر جگہ کیا عزت رہ جائیگی اُن کی کے اُن کے ساتھ انے والی لڑکی کیسے بے حیا کپڑے پہنی ہے ! ! ابرش اک سانس میں سچ بول گئ تھی

پہلی بات ساتھ انے والی لڑکی صرف لڑکی تھی شاہ میر کی منکوحہ ہے دوسرا تُم اتنا مت سوچوں میرا تا ہو گا جلدی سے بال وغیرہ باندھوں اور آجاؤ ! !

صائمہ بیگم اُسے دیکھ بولی

لیکن بڑی مما مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے ! ! ابرش نے اپنے دل کی کیفیت بتائی

اچھا اوکے رکو ! ! صائمہ بیگم نے آگے بڑھ کر الماری سے شول نکالی یہ لو اس کے اوپر یہ پہن لینا ! ! صائمہ بیگم نے اُس کی مشکل اسان کی جب ابرش نے سکھ کا سانس لیا

تھینک یو بڑی مما ورنہ میں تو ڈر گئ تھی ! ! ابرش گہرا سانس بھرے بولی

جب صائمہ بیگم نے اپنی مسکراہٹ دبای

اچھا اک کام کرتا آگے سے بس بالوں کا ہیئر سٹائل بنانا اور پیچھے سے کھلا چھوڑ دینا!! صائمہ بیگم سمجھاتی ہوئی بولی جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا صائمہ بیگم اب نکلتی واپس اپنے کرنے کی جانب بڑھی تھی ابرش نے جلدی جلدی اپنے بال بنائے میکپ کے نام پر اُس نے مسکارا اور لائیٹ رنگ کی لپسٹک لگائی کچھ ہی دیر میں اب وہ مکمل تیار ہوئی شیشے کے سامنے خود کو دیکھ رہی تھی !

ابرش ہو گئی تیار؟؟ اب کی بار امنہ بیگم صائمہ بیگم کے ساتھ داخل ہوئی تھی

جی مما ہو گئی!! ابرش نے جلدی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا یہ کیا؟؟؟ یہ کون سی لپسٹک لگالی سرخ رنگ کے ساتھ سرخ رنگ ہی جچتا ہے!! یہ نہیں جچ رہا!! صائمہ بیگم نے آگے بڑھ کر ڈریسنگ سے سرخ لپسٹک اٹھائی اور پھر بنا ابرش کی سنے اُس کے لبوں پر لگائی تھی !! اچھی طرح لگانے کے بعد وہ پیچھے ہوئی

ابرش کے شیشے میں دیکھا تھا اب واقعی اُس کی خوبصورتی میں چار چاند مزید بڑھ گیے تھے سرخ رنگ اُس کی سفید دودھیا رنگت پر خوب اٹھ رہا تھا

بڑی مما اچھا تو ہے لیکن ! ! ابرش کہے رہی تھی جب صائمہ بیگم بولی

لیکن ویکین کچھ نہیں وہاں سب کو پتہ ہے کے اپ کا نکاح ہوا وہ ہے ! ! تو اسی طرح تیار ہو نہ بچے ! ! صائمہ بیگم اُس کی بات کاٹتی بولی

چلو اب جاؤ اور ہاں آپ ڈرائیور کے ساتھ جاؤ گی ابرش ! ! امنہ بیگم نے اُسے دیکھ کہا جب ابرش نے چونک کر اُنہیں دیکھا

کیا مطلب ؟؟ میر کے ساتھ نہیں ؟؟ لیکن ابھی بڑی مما نے کہا تھا کے میر کے ساتھ جانا ہے ! ! ابرش خفگی سے بولی

ارے بچے ارام سے ارام سے دراصل میر کو کچھ کام تھا اسلئے وہ ڈائریکٹ چلا گیا لیکن ہمیں کول کر کے میر نے بتا دیا تھا کے آپ ڈرائیور کے ساتھ آو گی ! ! چلو جلدی اب دیر ہو رہی ہے ! ! امنہ بیگم مسکرا کر بولی

ابرش حد سے زدہ خوبصورتی لگ رہی تھی امنہ بیگم کی آنکھیں نم ہو رہی تھی جسے وہ جلد ہی اندر اُتار گئی تھی !!

اوکے !! ابرش ہچکچاتے ہوئے اچھے سے شول پہنتی اب باہر نکلی تھی پیر میں وہ ہیل پہن چکی تھی جو صائمہ بیگم نے ہی کہا تھا !! لیکن اُس کے چہرے پر خفگی تھی !! اُس کا چہرہ اب بھی مرجھایا ہوا تھا اُس کے تیار ہونے کے بعد بھی ٹوٹا بکھرا دل اور چہرے کے مرجھایا ہوا پن ختم نہیں ہوا تھا کیونکہ ابرش اندر سے کس تکلیف میں تھی یہ کوئی نہیں جان سکتا تھا کیونکہ سب محض ابرش کو باہر سے دیکھ رہے تھے جس پر وہ خود کو نارمل دکھانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی خیر

ابرش چلتی ہوئی باہر نکلی !! ابرش نے لاؤنج میں گزرتے ہوئے بھی یہ چیز محسوس کی تھی کے اس وقت کوئی بھی یہاں موجود نہیں تھا

ابرش باہر ائی مزید حیرت کردہ بات یہ تھی کہ پورچ پر بھی کوئی ڈرائیور یا گارڈ نہیں تھے گارڈ باہر اندر دونوں جگہ ہوتے تھی لیکن اب صرف گھر سے باہر تھے لیکن پورچ میں نہیں پارچ اریا بھی بے حد بڑا تھا !!

ابرش نے ہر جگہ سنسان دیکھ حلق تر کیا!! ایسا کبھی نہیں ہوا تھا جب کوئی یہاں موجود نا ہو!! خیر ابرش قدم باقدم چلتی آگے ائی تھی!! بہت ساری گاڑیاں پورچ میں ہمیشہ کی طرح لائن سے لگی تھی لیکن تھوڑی ہٹ کر سٹارٹ ہوئی گاڑی دیکھ ابرش چلتی ہوئی اُس میں جا کے بیٹھی !!

دروازہ بند کرتے وہ گاڑی کی پشت سے ٹیک لگا چکی تھی جب ڈرائیور نے گاڑی منزل کی جواب روانہ کی !!

جب کے پیچھے ابرش افسردگی سے آنکھیں موند چکی تھی اک بار پھر اُسے گہری سوچوں نے گہرا تھا سب کچھ یاد کرتے ابرش کی آنکھیں پھر نم ہو رہی تھی !!

میر اُس کے پاس ہوتے ہوئے بھی اُس کا نہیں تھا!! اتنے پک رشتے میں بندھے ہونے کے بعد بھی وہ لوگ اک نہیں ہوئے تھے!! ابرش یہی سب سوچتی اذیت سے آنکھیں میچ چکی تھی اب اُس نے سوچ لیا تھا وہ میر کے سامنے زدہ نہیں ایا کریگی کیونکہ ابرش کو بہت تکلیف ہوتی تھی یہ سب دیکھ کر!! لیکن اج مجبوری تھی وہ منع نہیں کر سکتی تھی اسلئے ابرش جا رہی تھی!! اُس کے چہرے پر کوئی رنگ نہیں تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کے یہ تیاری میر کیلئے کوئی اسپیشل نہیں ہو سکتی!! اصل بات تو یہ تھی کہ اُسے اپنا

!!! آپ بہت بے معائنے لگنے لگا تھا

خیر تقریباً بیس منٹ بعد گاڑی رکی تھی ابرش جو گہری سوچوں میں گم تھی

!! گاڑی کے رکنے پر اچانک اِدھر ادھر دیکھنے لگی

اتنے میں اک لڑکی گاڑی کے باہر ائی

اجاے میم!! اُس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ابرش کے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا

ابرش نے اک نظر اُس لڑکی کو دیکھا پھر نرمی سے اُس کا ہاتھ تھام کر باہر نکلی اپنی شول دوبارہ اچھے سے لینے کے بعد اب ابرش اُس لڑکی کے ساتھ اندر بڑھ رہی تھی !

ابرش بھی خاموشی سے جا رہی تھی شاید اُسے کوئی بات نہیں کرنی تھی وہ با سوچوں میں گم تھی !!

حد تک اُس نے جگہ پر بھی غور نہیں کیا تھا کے وہ اس وقت کہاں ہے؛ !

میم یہاں سے اندر جائے !! وہ گیٹ کی جانب اشارہ کرتی بولی جب ابرش نے سوچوں کی دنیا سے باہر نکلتی اس جگہ پر اپنی نظریں دوڑائی اُسے آس پاس بس پہاڑ دکھائی دے رہے تھے یعنی وہ پہاڑوں کے بیچو۔بیچ کھڑی تھی ؟؟

ابرش کو ڈر نے اگھیرہ تھا اگر اُس کے پاس میر ہوتا تب اُسے ڈر نہیں لگتا لیکن یہاں وہ اکیلی تھی بلکل اکیلی !!

میم !! اُسے اس جگہ کو حیرت سے دیکھتا پا کر لڑکی نے متوجہ کرنا چاہا !!

ی۔یہ میں کہاہُوں اور میر کہاہیں یہاں اتنااندھیرا کیوں ہے!!ابرش نے سہم کے پوچھا

میم آپ پریشان مت ہو!!سر یہی ہے وہاں!!لڑکی نے اُسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرتے سامنے کی جانب اشارا کیا جہاں اک بڑاسا گیٹ تھے باہر اک لائیٹ تھی اسلئے یہاں تھوڑی تھوڑی روشنی تھی !!

ابرش کوایسی جگہ بہت پسند تھی لیکن ابھی رات کے وقت اکیلے ہونے کے باعث اُسے ڈر لگ رہا تھاا گراُس کے ساتھ کوئی ہوتاتو وہ اس جگہ کو کھل کر خود میں اُتارتی!!

میم جائے!!لڑکی نے ابرش کوہاتھ سے تھام کر تھوڑاآگے کیا جب ابرش حلق تر کرتی چھوٹے چھوٹے قدم لیے آگے بڑھنے لگی!!

ابرش قدم لیتے ہوئے دروازہ کی جانب پہنچی تھوڑاپہاڑوں کے بیچ میں یہ گیٹ اُس کی سمجھ سے باہر تھا!!

ابرش نے پیچھے مڑ کر دیکھا اب وہ لڑکی بھی اِدھر موجود نہیں تھی ابرش کی دھڑکنے تیز ہوئی تھی خوف سے اُس کی حالت خراب ہو رہی تھی ہوائیں ہوتی بے حد تیز ہو رہی تھی یقیناً پہاڑ پر ہونے کی وجہ سے !!

ابرش دھیرے سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اندر مکمل طور پر اندھیرا تھا

ابرش کو لگا اُس کی سانسیں رک رہی ہے

م۔میر !! اُس نے ہمت کرتے میر کو پکارا جب وہاں کی لائیٹس یک دم کھلی تھی !!۔اچانک بے حد روشنی سے کچھّ لمحے ابرش نے آنکھیں بند کی تھی لیکن جب ابرش نے آنکھیں کھول کر دیکھا اُسے اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہ ہوا !!

نیچے قدموں میں گلاب کی پتیاں پوری طرح اُس کا استقبال کر رہی تھی جب کے سامنے اک بڑی سی ٹیبل پر بیچ میں رکھا بڑا سا سرخ کیک اُس کے ساتھ

ہی رکھے بڑے بڑے گلاب کے پھول بے حد خوبصورتی کا منظر پیش کر رہی تھی

ابرش کی نظر سامنے گئی جہاں اُس کے کونوں پر سرخ اور سفید گبارے لگے تھے

!! جب کے سکرین پر خوبصورت لفظوں پر لکھا تھا

The wait is over My girl !!

جسے دیکھ ابرش اپنا سانس روک گئی تھی

جب کے چاروں کونوں پر سرخ ربن جا رہی تھی ٹیبل کے دو آئی سائڈ پر رکھے بڑے بڑے ٹیڈی بیئر دیکھ ابرش کے چہرے پر رنگ بکھرے تھے جب کے ٹیبل پر بنا وہ پھولوں سے دل دیکھ ابرش کو اپنا آپ فنا ہوتا محسوس ہوا تھا !!

مہنگے نہایت قیمتی پھولوں کے بڑے بڑے گلدستے چاروں کونوں پر لگے تھے وہ جگہ اتنی خوبصورت تھی کے ہر کوئی اُسے دیکھ پگھل سکتا تھا جب

کے سائڈ پر ہی اک کیمپ بنا تھا جس کے اندر اک میٹریس تھا جس پر گلاب
کی پتیوں سے دل بنا تھا وائٹ شیٹ پر گلاب کے پھول خود کھل رہے تھے
ییلو لائیٹ اُس کیمپ میں اک ماحول پیدا کر رہی تھی جب کے سرخ رنگ
کے دل والے پلو رکھے اُس کی شان میں گستاخی کر رہے تھے وہ سب بے
ہے خوبصورت تھا پھر دھیرے دھیرے سے چلتا وہ میوزک اُف؛! یہ سب
دیکھ معلوم ہوتا تھا کے یہ سب پلین کرنے والے نے کتنا دل سے کیا ہو گا ہر
چیز کتنی قیمتی تھی وہ دیکھنے سی معلوم ہو رہا تھا ہر چیز جو ابرش کو پسند تھی وہ
!! یہاں موجود تھی
ابرش اور لال اور سفید رنگ پسند تھا جو یہاں کی تھیم تھی جب کے گلاب
ابرش کو بے حد پسند تھا تو یہاں وہی لگاے گئے تھے پھر ٹیڈی بیئر تو ابرش
!! کی جان تھے
جو سامنے لگے ابرش کو خود کی طرف متوجہ کرنے کا باعث بن ہے تھے

واؤ!!ابرش نے لبوں نے حرکت لی تھی اُس نے بے اختیار بازو کھول کر چہرہ اوپر کیا تھا کیونکہ اُس کے اوپر پھول گر رہے تھے اوپر دیکھتے ہی نظر آسمان پر گئی تھیں یہاں اتنی خوبصورت سجاوٹ دیکھ پھر آسمان کے بیچوں بیچ خود کو کھڑا پا کر ابرش کو اپنا آپ وادیوں میں محسوس ہو رہا تھا!!

اس وقت سکون کیا ہوتا ہے کوئی ابرش سے پوچھتا اُس کی دھڑکنے بے حد تیز ہو رہی تھی اس دوران اُس کے شول نیچے گر چکی تھی جس کا یقیناً ابرش کو ہوش نہیں تھا وہ تو بس اس ماحول میں گم ہو چکی تھی کیا یہ سب اُس کیلئے تھا؟؟اگر ہاں تو یہ دن ابرش کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہونے والا تھا!!

ابرش نے کسی کے قدموں کی آہٹ دیکھ سامنے دیکھا تھا!!جہاں سے اک مغرور شہزادہ نکل کر آیا تھا!!

شاہ میر قدم باقدم چلتا ابرش سے فاصلے پر کھڑا ہو چکا تھا ابرش کی نظر اُس پر پڑی وہ بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک ہی واسکٹ میں ملبوس اوپر سرخ رنگ کا

کوٹ ڈالے جس رنگ کی ابرش کی ساڑی تھی بلیک ہی پینٹ میں ملبوس فور پیس سوٹ میں وہ ریاست کہ شہزادہ کھڑا تھا

بالوں کو اچھی طرح جیل سے سیٹ لیے ہاتھوں میں بلیک قیمتی گھڑی پہنے بلیک ہی شوز کے ساتھ شاہ میر سکندر اج کئی گناہ زدہ خوبصورت لگ رہا تھا!!

جب کے میر نے ابرش کو دیکھا تھا نظر اُس کے چہرے کا طواف کرتی ہوئی اُس کا جائزہ لے رہی تھی اُس کے سفید بازو پر نظر جاتے میر نے اپنا سانس روکا تھا جب کے اُس کی نظر آتی بیلی پر نظر جاتے میں رکے گلے میں گلٹی اُبھری تھی!! وہ دونوں اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

ابرش اس وقت کتنی خوبصورت لگ رہی تھی کوئی میر سے پوچھتا

حسین ! ! میر کے لبوں نے بے اختیار حرکت لی تھی ! ! جو ابرش سن تو
نہیں پائی تھی البتہ میر کے لبوں کی حرکت محسوس کرتے ابرش کی
! ! دھڑکنے مزید تیز ہوئی تھی

میر اُسے پہلی بار اس طرح دیکھ رہا تھا کتنے پاک جذبات تھے اُس کے نکاح
میں ہونے کے باوجود اُس نے اج تک ابرش کو اس طرح نہیں دیکھا تھا ! !
! ! اسلئے پہلی بار اُس کی خوبصورتی میر نے دل و جان سے محسوس کی تھی

میر کا دل بھی اُسے دیکھ زور و سے دھڑک رہا تھا ! ! مزید کچھ دیر ایسے ہی
دونوں اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

ابرش کا دل تو پہلے زور و سے دھڑک رہا تھا میر کو دیکھ باہر انے کو تیار ہو چکا
! تھا

میر قدم باقدم چلتا اُس کے نزدیک انے لگا ! ! اُس کا ہر اک اپنی جانب بڑھتا
قدم دیکھ ابرش کی سانسیں تیز ہو رہی تھی وہ تیز تیز سانس لیتی خود کو
! ! سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی جو کے یقیناً بے حد مشکل لگ رہا تھا

تیز ہوا چلنے کے باعث ابرش کے کچھ بال ہوا میں اڑ رہے تھے جب کے
پیچھے سے پلو بھی لہراتا اک خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا !!
اتنی خوبصورت ڈیکوریشن شاید ہی اس سے پہلے ابرش نے کہیں دیکھی تھی
شاہ میر سکندر سب سے مختلف تھا تو اُس کا انداز بھی تو سب سے مختلف ہوتا
نا!!
ابرش بس یک ٹک میر کو دیکھ رہی تھی جب کے میر بھی اُس پر نظریں
جمائے اُس کی جانب قدم اٹھا رہا تھا !!!!
میر قدم لیتا اب اُس کے روبرو آ کھڑا ہوا تھا!! ابرش اپنی تیز ہوتی دھڑکنے
سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اُس کا دل دو سو سے بھی اوپر کی رفتار پر
چل رہا تھا!! میر کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا دونوں طرف بلکل خاموشی تھی
!!
ابرش کی تو زبان گویا دانتوں تلے چپک گئی تھی!!

ابرش!!میر نے نہایت نرمی سے اُسے پکارا لیکن اج کچھ الگ تھا مقابل کے لہجے میں محبت نظر آرہی تھی میر کے لہجے پر ابرش نے مزید حیرت سے ٹرانس کیفیت میں میر کو دیکھا تھا

یقین نہیں آرہا؟؟اُس کے زاویے دیکھ میر دھیما سا مسکرا کر بولا جب کے !! میر کی بات پر ابرش نے فوراً نفی میں سر ہلایا البتہ بولی کچھ نہیں

!! اُس کے انداز پر میر نے بغور اُس کا چہرہ دیکھا تھا

میر نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈالے اُسے اپنے قریب کیا تھا اس ہونے والے حملے کیلئے ابرش تیار نا تھی اسلئے بے اختیار کھینچتی میر کے سینے سے لگی تھی ابرش کی ہرٹ بیٹ مزید تیز ہوئی تھی !اُس کا چہرہ !! لمحے میں ہی میر کی نزدیکی سے گلال بکھیر رہا تھا

ابرش نے بمشکل چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا تھا!!میر بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا اسلئے نیلی آنکھیں شہد رنگ جیسی آنکھوں سے ٹکرائی تھی

ابرش کے دونوں ہاتھ میر کے سینے پر تھے جن کے میر کا ہاتھ ہاتھ اُس کے گرد لپٹا تھا

ہماری زندگی میں کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کی باتیں ہمارے لیے بے حد اہم بلکل کسی انمول چیز کی طرح ہوتی ہے جنہیں ہم ہمیشہ اپنے دل کے بے حد قریب رکھتے ہیں!! جس شخص کے ہر اظہار پر آپ اندر تک سرشار ہوتے ہیں! جس کے اظہار پر آپ کی روح سرشاری سے آپ کو سکون بخشتی ہے!!! میر اُس کے کان کے قریب جھکتا بول رہا تھا میر کی گہری سانسیں ابرش کی گردن پر پڑھ رہی تھی ابرش دھڑکتے دل کے ساتھ میر کی باتیں سن رہی تھی جب کے میر اتنا کہتار کا تھا!! ابرش جو آنکھیں بند کیے میر کی باتیں سن رہی تھی میر کی بات پر اُس نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر میر کو دیکھا تھا جو اب اُس کے کان کے قریب نہیں بلکہ سامنے چہرہ کیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

ب۔بولیں آگے !!ابرش نے بمشکل ہی کہا تھا جب کے اُس کی بات پر میر کے لب دلکشی سے مسکرائے تھے

میری زندگی میں وہ شخص تُم ہو !!میر اُس کے چہرے پر نظریں گاڑے بولا جب کے اُس کی بات پر ابرش کو لگا وہ ابھی بے ہوش ہو جائیگی اتنی خوشی اُس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی بلکہ اُسے تو اپنے کانوں پر ہی بھروسہ نہیں ہو رہا تھا

وہ بس پوری آنکھیں کھولیں میر کو دیکھ رہی تھی گویا اُس کی بات پر یقین !! کرنا چہار ہی ہو

اُسے اس طرح خود کی جانب دیکھتا پا کر میر اُس سے تھوڑا پیچھے ہوا اب اُن دونوں کے بیچ فاصلا تھا میر نے دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالے تمہیں لگتا ہے کے جب تُم اپنی محبت کا اظہار مجھ سے کرتی ہو مجھے اسپیشل فیل نہیں ہوتا رائیٹ ؟؟؟

میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا جب ابرش کچھ لمحے تو میر کا حسین چہرہ دیکھتی رہی پھر فوراً اسباب میں سر ہلا گئ

کر وا ظہار اپنی محبت کا!! میر نے کہتے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر کچھ کیا تھا وہ !! گھڑی صرف وقت دیکھنے والی نہیں تھی اُس میں اور بھی کچھ تھا

م۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں!! نہیں!!! محبت نہیں عشق؛! ابرش میر کو دیکھ بولی جب میر نے اُس کا ہاتھ کھینچا وہ واپس میر کے نزدیک ہوئی تھی

میر نے اُس کا ہاتھ اپنے دل والے مقام پر رکھا تھا!! ابرش نے ہاتھ رکھتے ہی محسوس کیا تھا میر کا دل بے حد تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ اپنے کانوں تک بھی پورے دھیان سے شاید سن سکتی تھی؛!

ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا جب میر نے اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی !! اُس کے سامنے کی

تمہارے کہنے سے پہلے میرا دل اک منٹ میں 99 بار دھڑک رہا تھا اور
تمہارے اظہارِ محبت کے بعد 220 بار دھڑک رہا ہے !! میر نے اُس کے
ہاتھ پر اپنی پکڑ مضبوط کی تھی ابرش مسلسل میر کی تیز ہوتی دھڑکنے محسوس
کر پا رہی تھی جب کے نظریں اب میر کے سامنے کی جانے والی گھڑی پر
!! تھی جو میر کی ہارٹ بیٹ بتا رہی تھی

کیا یہ تمہیں خاص احساس نہیں لگتا؟؟ صرف تمہارے لفظوں سے میری
ہرٹ بیٹ دوگناہ زدہ تیز ہو رہی ہے !! میر اُس کی آنکھوں میں دیکھ شدت
پسندی سے بولا ابرش کو لگا وہ ابھی ہوش کھوتی میر کی باہوں میں سما جائیگی
!!

!! اُس سے کچھ نہیں بولا جا رہا تھا اُس کی زبان نے ساتھ چھوڑ دیا تھا

تمہیں لگتا ہے کے تمہارے اظہار سے مجھے اسلئے خاص محسوس نہیں ہوتا
کیونکہ پہلے بہت لڑکیوں نے مجھ سے اپنے پیار کا اظہار کیا ہے !! لیکن تُم یہ
!!! بھول گئی کے وہ ساری لڑکیاں تُم نہیں تھی

زندگی میں بس ایک شخص ہمارے لیے اہم ہوتا ہے جس کے پیچھے ساری
!! دنیا ہوتی ہے اور وہ ہمارے سامنے
جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا کسی اور کے اظہار پر مجھے ذرا برابر فرق نہیں
پڑتا!! جس کا سب سے بڑا ثبوت میری ہراتی جاتی دھڑکن ہے!! جو کسی
اور کے اظہار پر ایسے نہیں دھڑکتی!! میر ہنوز اُس کی آنکھوں میں دیکھ بولا
ابرش کا ہاتھ اب تک میر کے دل والے مقام پر تھا
!! ابرش بنا پلک جھپکائیں بس میر کی باتیں سن رہی تھی
ابرش اج میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں!! میر کہتا اُس کا ہاتھ نرمی سے اپنے
!! سینے سے ہٹاتا تھام چکا تھا
میری زندگی میں کبھی بھی پیار کی جگہ نہیں کی!! میں پورے دس سال باہر
رہا تھا میں جانتا تھا تمہارا اور میرا نکاح ہوا ہے!! لیکن جب میں اپنی ٹریننگ
کیلئے گیا تھا تپ تُم بہت چھوٹی تھی!! جیسے ابھی تُم میرے سامنے بہت
چھوٹی لگتی ہو تب تو تُم بلکل چھوٹی سی دس سال کی بچی تھی!! میں نے کبھی

تمہارے لئے ایسا سوچا ہی نہیں تھا پھر دس سال باہر رہا صرف ٹریننگ پر فوکس کیا کسی اور چیز کے بارے میں نہیں سوچا جب میں پاکستان واپس ارہا تھا مجھے نہیں پتہ تھا کے تُم اتنی بڑی ہو چکی تھی مما اکثر کول پر تمہارا ذکر کرتی تھی لیکن سچ بتاوں تو مجھے کچھ خاص احساس نہیں ہوتا تھا کیونکہ ہم نے ساتھ وقت بہت کم گزارا تھا نا میں تمہیں جانتا تھا اور نہ تُم مجھے !!

اور مجھے پتہ ہے تمہیں بھی کچھ نہیں پتا تھا میرے بارے میں ہم دونوں اک ہی کہانی کے مسافر تھے !! ہم دونوں ہی ایک دوسرے کو نہیں جانتے تھے

پھر پاکستان ایا تُم سے ملا تُم وہ نہیں تھی جسے میں چھوڑ کر گیا تھا تُم اک بے حد خوبصورت اپسرا بن چکی تھی اور اک خوبصورت احساس تو یہ تھا کہ تُم میری تھی !!

جانتا ہُوں تمہارے بہت امتحان لیے ہے میں نے لیکن میں چاہتا تھا کے میری لائف پارٹنر ویسے ہی اسٹرونگ ہو جیسے میں چاہتا ہوں !! تمہارے

پیار کو ٹھکرانا!! تمہیں اذیت دینا میرے لیے اسان نہیں تھا!! لیکن یہ کرنا
!! شائد ضروری تھا

محبّت میں ہارنا ہمیں مضبوط بناتا ہے زندگی کی انے والی آزمائشوں پر پورا
!! اترنے کیلئے

!! خیر جب میں نے تمہیں پہلی دفا دیکھا تو وہ پہلی نگاہ پسندیدگی کی تھی
تُم وہ پہلی لڑکی تھی جو مجھے یعنی سنگ دل شاہ میر کو پسند آئی تھی!! میر یہ
!! کہتے ہوئے چہرہ جھکائے بے اختیار ہنس دیا تھا

جانتا ہُوں بہت تڑپی ہو تُم میرے اظہار کیلئے!! لیکن کیا کروں جب تک
بھروسہ نہیں ہوتا مجھے خود کے جزباتوں پر اُسے میں آگے نہیں بڑھاتا یہ
!! اصول ہے میری زندگی کا

محبت میں صبر برحق ہوتا ہے ابرش!! جو تُم سے نہیں ہو رہا تھا!! میر شوخ
لہجے میں اُسے دیکھ بولا جب کے ابرش میر کی بات پر شرم سے پلکیں جھکا گئی
!! میر نے بغور یہ دیکھا تھا

!! کبھی کبھی کسی بات کا اظہار کرنے کیلئے بھی ہمارے پاس لفظ نہیں ہوتے

!! ضروری تو نہیں کے زبان سے اظہار کیا جائے

!! زبان اک اور بھی ہوتی ہے اظہار کی

ابرش تم میرے لیے ایک ایسا سحر ہو جسے مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی

!! ضرورت نہیں، میرا دل تمہیں محسوس کرتا ہے

!! ہر پل جب تم میرے سامنے نہیں ہوتی تب بھی

مجھے اج تک کبھی کوئی لڑکی پسند ہی نہیں ائی!! شاید یہ آنکھیں منتظر تھی

!!! تمہاری

میر ہنوز اُس کے چہرے پر نظریں جمائے اک اک لفظ بول رہا تھا اور ابرش

!! کو لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے اک بے حد حسین خواب

!! وہ حد تک پلک بھی نہیں جھپکا رہی تھی

اس سے زدہ اظہار میں کیا کرتا ابرش؟؟

بتایا تو تھا خاص ہو تُم!!! میر دھیما سا مسکرا کر بولا

جو بات ہم کہے نہیں سکتے اُسے ہم فرض کرتے ہیں ! ! چلو ہم فرض کرتے
! ! ہے کے مجھے تُم سے محبت ہے
میر نے یہ بات کہی تھی اور ابرش اپنا توازن برقرار نہ رکھتی ابھی پیچھے کو
گرتی جب میر نے اُسے جھٹکے سے تھاما
میر فوراً آگے ہوتا اُسے تھام چکا تھا
تُم ٹھک ہو ؟ ؟ میر نے اُس کے گرد حصار باندھتے کہا لیکن ابرش بس ٹرانس
سی کیفیت میں اُسے دیکھ رہی تھی ابرش کو کچھ ہوش نہیں تھا بس میر کے
" لفظ گنج رہے تھے " مجھے تُم سے محبت ہے
! ! میر نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ اُسے سیدھا کھڑا کیا
کیا تم آگے کی باتیں سننے کیلئے تیار نہیں ؟ ؟ اپنی حالت دیکھو اتنے سے اظہار
پر یہ حالت ہو گئی ہے تمہاری جس اظہار کیلئے تُم نے برسوں انتظار کیا وہی تُم
سے برداشت نہیں ہو رہا مس ابرش پھر تُم پورے کے پورے شاہ میر

سکندر کو کیسے برداشت کرو گی ! ! اُس کی غیر ہوتی حالت دیکھ میر اُس کے
کان کے قریب جھکتا سرگوشی میں بولا
ابرش نے بے اختیار اپنا سانس روکا تھا
کچھ دیر ایسے ہی خاموشی سے گزری تھی جب میر نے اپنی بات جاری کی
! !
میری زندگی میں بہت کم لوگ تھے جو میرے دل کے قریب تھے اور مجھے
! ! نہیں پتہ تھا کے اُن میں اول مقام پر تُم حکومت کرو گی
تم اک ایسا سحر ہو جس میں میں جکڑتا چلا گیا ! ! تم میرے لیے اک ایسا وجود
! ! ہو جسے دیکھ کر میرے دل کو سکون ملتا ہے
بہت انتظار کروایا نا تمہیں میں نے ؟ ؟ ؟ بہت تڑپایا نا ؟ ؟ بہت امتحان لیے نا
تمہارے ؟ ؟ اج ان سب کا ازالہ ہو گا ؛ ! تمہارے اندر اور میرے اندر سب
سے بڑا فرق یہ ہے کہ تُم نے اپنے دل کے جذبات کھول کے میرے
سامنے رکھ دیئے اور میں جس نے کبھی محبت کرنے کے بارے میں سوچا

بھی نہیں تھا مجھے تو بہت وقت لگ گیا سمجھنے میں ! ! میں جانتا تھا تُم ہر لمحے
! ! ! اس وقت کا انتظار کرتی رہی لیکن تب شاید نا صحیح موقع تھا نہ دستور
! ! کبھی کبھی وقت بہت ظالم بن جاتا ہے ابرش
کبھی کبھی وقت ہمیں بہت کچھ سکھاتا ہے انتظار اک ایسا تکلیف دامراحل
ہے جو دل کو تڑپاتا ہے لیکن سنا ہو گا نا تُم نے ؟ ؟ انتظار کے بعد وہ چیز ہمیں
میسر ضرور ہوتی ہے جسے ہم نے حد سے زیادہ چاہا تھا ! ! لیکن فرق صرف
! ! اتنا ہے وہ سب کو نہیں ہوتا
میر کہے کر رکا تھا جب کے ابرش اب بھی بس میر کو دیکھ رہی تھی اُس کی
آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی اُسے کچھ ہوش نہیں تھا بس وہ میر کو دیکھ رہی
! تھی
اوہ او کے ! ! تمہارے قیمتی انتظار کا ازالہ بھی تو کرنا ہے ! ! میر آنکھیں بند
کر کے کھولتا زیرِ لب دھیما سا مسکرا کر بولا

ابرش تُم جانتی ہو ان بھاری چار لفظی جملے ("میں تُم سے پیار کرتا ہوں")
سیدھے بیان کرنے کے نیچے پیچیدگیوں اور باریکیوں کی پرتیں چھپی ہوئی
ہیں اسے کہنے کے لیے صرف جذبات ہی کافی نہیں ہیں اس میں انکشاف,
اور ایک قدم آگے بڑھانا بھی شامل ہے!! میر اُسے دیکھ بولا جب کے اُس
نے جملے میں (میں تُم سے پیار کرتا ہوں) نہیں کہا تھا لیکن ابرش سمجھ چکی
تھی کے میر کی بات کا مطلب کیا ہے میر کی آنکھوں میں بہت سی باتیں
تھی جنھیں پڑھنے کی ابرش میں ہمت نہیں تھی

میر دوسرے انداز میں یہ لفظ ادا کر چکا تھا لیکن ابرش کی آنکھوں کی تحریر وہ
پڑھ سکتا تھا ابرش کے کان میر کے اظہار کا بے صبری سے انتظار کر رہے
تھے اُس کے چہرے پر تڑپ میر اب بھی دیکھ سکتا تھا!! لیکن یہ چار لفظ میر
کیسے ادا کرتا !!

ابرش اب جو میں تُم سے کہنے لگا ہوں اُسے گہرائی میں جا کر سننا یہ لفظ میری
دل کی باتیں بیان کرینگے !!

ہاں میں پیار پر یقین نہیں رکھتا تھا جب تک میں تم سے نہیں ملا تھا اب میں اپنی زندگی کو تمہارے بغیر شاید تصوّر بھی نہیں کر سکتا میں جانتا ہوں کہ میری زندگی صرف تمہارے ساتھ بہتر ہے!!

میں چاہتا ہوں کہ تم جان لو کہ میرا لگاؤ تمہارے لیے گہرے میں بدل چکا ہے!!

جب بھی میں تمہیں دیکھتا ہوں، بہت الگ انداز خود میں محسوس کرتا ہوں ..

ایسا احساس جو ہمیشہ نہیں ہوتا بلکہ صرف تب ہوتا ہے جب تم میرے پاس ہوتی ہو!!

میر کہے کر کچھ لمحے کیلئے پھر رکا اُس کے خوبصورت لفظوں کے چناؤ پر ابرش کی آنکھوں سے انسوں بہے رہے تھے میر نے سیدھا اپنے پیار کا اظہار کر کے کہانی ختم نہیں کی تھی بلکہ اُس نے ابرش کے انتظار کا ازالہ اپنے ہر اک لفظ سے کیا تھا اگر وہ سیدھا اپنی محبت کا اظہار کرتا تو شاید ابرش جو روح

تک سرشار ہو رہی تھی اس جنون کی حد تک نہ ہوتی میر ابرش کے اک

!!ایک ہجر کا بدلہ اُتار رہا تھا اُس کے لفظ بے حد خوبصورت تھے

میر اب قدم آگے لیتا اپنے اور اُس کے درمیان اک قدم کا فاصلا مٹا چکا تھا

میر اُس کے قریب ہوا تھا میر نے دیکھا تھا وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ

پا رہی اسلئے میر نے پھر سے اُس کے گرد حصار باندھ کر اُسے حصار میں لیا تھا

ابرش بھی میر کا کوٹ سائڈ سے تھام چکی تھی

جب جب میں تمہیں دیکھتا ہوں، تب تب دل تُم سے مزید محبت کرنے کو

اکساتا ہے!! قسمت چاہتی ہے کہ اب تم جان لو میں تُم سے پیار کرتا ہوں

!!میر اُس کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی میں بولا جب کے ابرش نے

بس یہ الفاظ سنے تھے اور اگلے لمحے وہ بے ہوش ہوتی میر کے بازو پر گری

!! تھی

ابرش!!؟؟ابرش جو پہلے میر کے حصار میں تھی اب وہ میر کے بازو پر بے

ہوش لہراتی آنکھیں موند چکی تھی!! یقیناً

!! اب وہ ہوش کھو چکی تھی

میر نے اُس کا گال تھپتھپائیں میر جانتا تھا وہ کیوں بے ہوش ہوئی ہے میر یہ بھی جانتا تھا اُس کے اظہار پر یہی ہو گا !! کیونکہ کافی دیر سے ابرش ہوش کھونے کے اسرار میں ائی ہوئی تھی !!

میر نے اُسے تھامے پاس رکھے میٹریس پر لیٹایا تھا !!

کچھ لمحے اُس کا خوبصورت معصوم چہرہ دیکھنے کے بعد پانی کا گلاس اٹھاتے میر نے اُس کے چہرے پر مارا جب ابرش نے جھٹ سے دبک کر اپنی آنکھیں کھولی تھی !!!!

ابرش کی آنکھیں کھلتے ہی سیدھا میر پر گئی تھی جو اک ابرو اٹھائے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

ابرش جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی !!

ویسے رومینٹک ماحول کو خراب کرنے کا کام کیا ہے اج تُم نے !! میر گہرا سانس بھرے بولتا پیچھے میٹریس کے کراؤن سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند چکا تھا

جب کے ابرش ہنوز میر کو دیکھ رہی تھی !! بلکل خاموشی سے !! میر نے !! اُس کی خاموشی محسوس کرتے آنکھیں کھولی تھی

ابرش کو اب تک بے یقینی سے خود کی طرف دیکھتا پا کر میر نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا یعنی ابرش کو اب بھی یقین نہیں ایا تھا کے میر اظہار کر چکا ہے !!

کیا تمہیں اب بھی ان سب پر یقین نہیں آرہا؟؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا جب ابرش نے فوراً نفی میں سر ہلایا

آؤ یقین دلاتا ہوں !! میر گہرا سانس بھرے کہتا اُس کی کلائی تھامے اپنی جانب کھینچ چکا تھا جس سے ابرش سیدھا میر کے سینے سے لگی تھی !!

میر نے اُس کی کمر پر ہاتھ رکھ مزید اپنے قریب کیا تھا !!

میر نے کچھ لمحے ابرش کی آنکھوں میں دیکھا تھا!! جب کے ابرش بھی
!! لزرتی پلکوں کے ساتھ میر کو ہی دیکھ رہی تھی

میر سمجھ چکا تھا اُسے اب تک یہ سب کسی خواب کی طرح لگ رہا ہے اُسے
یقین دلانے کے چکر میں میر کو غصّہ انے لگا تھا یعنی اتنے اسپیشل دن پر
! ابرش حیرت اور بے یقینی سے باہر انے کو تیار ہی نہیں تھی

میر نے بنا سمجھنے کا موقع دیا شدت اس کی گردن پر اپنے دانت گاڑے تھے
!! ابرش نے سختی سے آنکھیں میچی تھی وہ شاید ان سب کیلئے تیار نہیں تھی

!!!! وہ میر کا کوٹ کندھوں پر سے طاقت سے تھام چکی تھی

کچھ دیر بعد میر نے پیچھے ہوتے اپنی جھیل جیسی خوبصورت آنکھوں سے
اُس کی شفاف گردن دیکھی تھی جس کا اب وہ حصہ سرخ ہو چکا تھا جب
!! کے نشان بھی گہرے واضح تھے

جسے دیکھ میر اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے دلکشی سے مسکرایا تھا

میر نے نظریں اوپر کرتے ابرش کا چہرہ دیکھا تھا جواب بھی نم آنکھوں سے
!! اُسے ہکا بکا دیکھ رہی تھی

!! آگیا یقین ؟؟!! میر اُس کے چہرے کے قریب اپنا چہرا کرتا بولا

ہ۔ہاں !! ابرش نے بمشکل کہا تھا اُس نے بے اختیار جلن محسوس کرتے اپنا ہاتھ بھی اپنی گردن پر رکھا تھا !! جب اُسے احساس ہوا وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہی بلکہ سچ ہے اب اُسے جیسے جیسے یقین ارہا تھا اس کا چہرہ سرخ ہوتا گلال بکھیر رہا تھا !! اور میر اُس کے چہرے کا ہر اتا جاتا رنگ بے حد غور سے
!! دیکھ رہا تھا

!! ہمم ؟؟؟ اُسے نظریں جھکاتے دیکھ میر نے محض اتنا کہا

جب ابرش نے واپس میر کو دیکھا

ا۔آپ سچ میں مجھ سے محبّت کرنے لگے ہیں ؟؟؟ ابرش نے تیز ہوتی
!! دھڑکنوں کے درمیان کہا

نہیں!!!میر سنجیدگی سے کہے کر رکا ابرش نے تڑپ کر میر کو دیکھا تھا اک

!! طرف وہ کیا بول رہا تھا اور دوسری طرف کیا

میں تُم سے عشق کرنے لگا ہوں ابرش!!میر اُس کی گردن میں چہرہ

چھپاتے گھمبیر آواز میں بولا جب کے میر کے اس عمل سے ابرش کی روح

فنا ہوئی تھی ابھی وہ پہلے وار سے نہیں سمبھلی تھی چہرہ شرم سے سرخ پڑھ

!! رہا تھا میر کے الفاظ پھر اُس کا عمل ابرش کو سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا

ابرش سرخ ہوتی سختی سے آنکھیں میچ چکی تھی اُس کے دل کا دھڑک

!! دھڑک کر جنون ہوتا شور میر صاف سن پا رہا تھا

!! ابرش میں کچھ ہمت نہیں تھی وہ کچھ کر پاتی یا پھر کچھ کہے پاتی

اُس کی جان سولی پر تب اٹکی تھی جب کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس

کیا میر نے نرمی سے اپنے لب کچھ دیر پہلے دیئے اپنے گھاؤ پر رکھے تھے

!! ابرش کو لگا وہ اب بے ہوش نہیں بلکہ دنیا سے رخصت ہو جائیگی

ابرش سرخ پر سُرخ ہوتی جا رہی تھی ! ! آنکھیں کھلنے کا نام نہیں لے رہی
! ! تھی جب کے زبان تو جیسے دانتوں تلے چپک چکی تھی

گردن پر لمس چھوڑتا نرمی سے پیچھے ہوتا ابرش کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا اُس کی
! ! بند آنکھیں دیکھ اک بار پھر مسکراہٹ میر کے عنابی لب تلے ائی تھی

! ! اُس کے چہرے پر اتی کچھ اوار الٹے میر نے اُس کے کان کے پیچھے کی تھی

آنکھیں کھولو ! ! میر نے نرمی سے کہا جب ابرش نے دھیرے دھیرے اپنی
آنکھیں کھولی اُس کی آنکھوں میں انسوں تھے میر نے اپنے لب اُس کی

آنکھوں پر رکھ انسوں چُنے تھے جب کے ابرش سختی سے اپنی ساڑی
! ! مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی

میر نے نرمی سے اُس کی دونوں آنکھوں پر لب رکھ انسوں چُنے ابرش کا دل
! تو گویا باہر انے کو تیار تھا

! ! میر نے پیچھے ہوتے پھر اُس کا چہرہ دیکھا

ابرش اپنا سانس روک چکی تھی اور میر میں یہ چیز بغور محسوس کی تھی کے
!! پچھلے تیس سیکنڈ سے وہ سانس نہیں لے رہی
میر نے غصے سے اُسے گھورا تھا یعنی اج وہ اپنی جان لینے کو تیار کھڑی تھی
ابرش نے نرمی سے آنکھیں کھول کر میر کو دیکھا تھا میر کے چہرے پر اب
غصے کے تصورات دیکھ ابرش کو سمجھنے میں لمحہ نا لگا تھا اسلئے ابرش نے جلدی
!! سے اک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا
میر کو اب تک گھوری سے خود کو نوازتے دیکھ ابرش نے نظریں جھکای تھی
آئندہ کے بعد یہ مت کرنا!! میر ہنوز اُسے گھورتا ہوا بولا جب ابرش نے
!! فوراً اسباب میں سر ہلایا
چلو آؤ کھڑی ہو!! میر نے گہرا سانس لیتے خود کو نارمل کیا پھر اُس کے آگے
اپنا ہاتھ بڑھایا!! لیکن اب ابرش کو ہر چیز پر یقین ہو چکا تھا میں انے جو ہی
!! اس کی جانب پھر دیکھا رہا اُس کا چہرہ لمحے میں انسوں سے بھرا تھا

میر نے ابھی اُسے دیکھا تھا جب ابرش جھٹ سے فوراً میر کے سینے سے لگی تھی !!

اب وہ شدت سے رو رہی تھی میر اُس سے محبت کرتا تھا؟؟ یہ ابرش کیلئے نئی زندگی دینے والی بات تھی وہ اس خوشی کو برداشت نہ کر پاتی اب شدت سے رو رہی تھی میر کی شرٹ پر اُس کے گرتے انسوں میر کو تکلیف دے رہے تھے !!

میر نے نرمی سے اُس کے بالوں میں اُنگلیاں چلائی تھی وہ جانتا تھا وہ ایسے ہی روئے گی !! میر نے کچھ لمحے اُسے رونے دیا پھر اُس کی پشت تھپتھپاتے نرمی سے گویا ہوا

تمہارے انسوں کی اک اک بوند میرے دل پر گر رہی ہے میں تمہیں کبھی !! رونے نہیں دینا چاہتا

رونے کی ضرورت نہیں ہے ابرش میں تمہارا ہُوں اور تُم صرف میری !!! میر نے نرمی سے اُس کے بال سہلاتے کہا

میر کا اک لفظ ابرش کے دل پر لگ رہا تھا! ! کافی دیر بھی اُسے چپ نا ہوتے دیکھ میر نے نرمی سے اُسے الگ کرتے اپنے ہاتھوں کی پشت سے اُس کے انسوں صاف کیے؛ !

میں نہیں چاہتا کے اج کے بعد تمہاری ان آنکھوں میں انسوں آئے تُم جانتی ہو سب سے پہلے محبّت مجھے تمہاری ان آنکھوں سے ہوئی تھی! ! ان آنکھیں کی گہرائی سے اسے تکلیف دینا مطلب مجھے تکلیف دینا اور میں جانتا ہوں تُم مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی! ! میر اُس کی آنکھوں میں دیکھ ! ! آنکھوں میں ڈھیروں محبت لیے گویا ہوا

ابرش کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی آنکھیں انسوں سے بھری تھی مجھے یقین نہیں ہو رہا اب بھی! ! وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

ویسے اب تو ہو جانا چاہیئے؛! میر شوخ لہجے میں کہتا اُس کی گردن پر گھاؤ کی جگہ پر نرمی سے اپنی انگلی پھیر چکا تھا میر کی بات سمجھتے ابرش کا چہرہ مزید سرخ ہوا تھا! !

چلو یار بعد میں شرمالینا ابھی کھڑی ہو!! میر اُس کا ہاتھ تھامے کھڑا ہوا ابرش بھی فوراً اپنے انسوں صاف کرتی کھڑی ہوئی یہ سب کتنا خوبصورت تھانا؟؟؟

!! میر اُس کا ہاتھ تھامے اُسے کیک کی ٹیبل کی جانب لے کر بڑھا

!! کیک پر لکھی تحریر پڑھ کر ابرش کی آنکھوں میں پھر نمی اُتر رہی تھی

!! کیک بڑا تھا تو تحریر بھی بڑی تھی

U deserve Mine whole Love

تحریر پڑھ کر ابرش نے نم آنکھوں سے میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا کٹ کریں!؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا جب ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

نہیں بلکہ اک منٹ!! میر نے یاد انے پر نفی میں سر ہلایا جب ابرش نے نا سمجھی سے میر کو دیکھا تھا میر اُس کا ہاتھ تھامے واپس اُسے لیے بیچوں بیچ لایا

!!

!! اک بہت اہم چیز تو ہم بھول رہے ہیں

میر نے کہتے پہلے پیچھے جا کر ابرش کی شول اٹھائی پھر اسے لیے واپس ابرش کی جانب ایا؛!

ابرش کے اوپر اُسے اچھے سے ڈالتے میر نے اُسے سنبھالنے کا آنکھوں سے اشارا کیا تھا جسے ابرش سمجھتی فوراً شول پر گرفت مضبوط کر گئی گویا ہوا کی وجہ سے گرے نا

میر نے موبائل پر لمحے کیلئے کچھ کیا تھا جب آس پاس کیمرے کی لائیٹس کھلی!!

میر نے ابرش کا رخ دوسری جانب کیا تھا یعنی کیمرے میں نا وہ نظر آ رہی تھی نا اُس کا چہرہ بس شول میں ڈھکا ہاتھ ہی نظر آ رہا تھا!! جسے شول سے اچھے سے ڈھابا ہوا تھا!!

اب ساری دنیا ہمیں دیکھ رہی ہے!! میر نے ابرش کو دیکھ کہا جب ابرش میں حیرت سے میر کو دیکھا

تمہارے اس دن دن کو اور اسپیشل بنائینگے یہ دن تُم ہمیشہ اپنی زندگی میں یادرکھو گی!! لیکن میں نہیں چاہتا تمہیں کوئی اور دیکھے!! میر مسکرا کر بولا

اب وہ دونوں سب کی سکرین پر چل رہے تھے سب ٹی وی اے لی ڈی پر یہ منظر دیکھ رہے تھے!!

جب کے اپنے اے لی ڈی پر شاہ میر سکندر کو دیکھ سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی!!

لب مسکراہٹ تلے گہرے تھے لڑکیاں اپنا دل تھام گئی تھی وہ لگ ہی ایسا رہا تھا!! ساری دنیا کو صرف یہ پتہ تھا کے میر آرمی میں ہے لیکن یہ نہیں پتہ تھا کے شاہ میر اک سیکریٹ آرمی ایجنٹ ہے پر سب کو شاہ میر کے بارے میں ایسے پتہ تھا کے ان کے آفیشل انسٹا گرام پیج پر میر کی تصاویر آمری انفورم میں موجود تھی!!

اُس پیج کے فینز 38 ملین سے بھی زدہ تھے سب جانتے تھے شاہ میر سکندر کون ہے شہر کا بچا بچا اُسے جانتا تھا بہادری کے کئ قصے سب نے سنے تھے اور دوسرا کچھ لوگ اسلئے بھی جانتے تھے کیونکہ وہ بزنس ٹائکون احمد سکندر کا بیٹا تھا سب بنا پلک جھپکائیں بس شاہ میر کے نظر آتے وجود کو دیکھ رہے تھے !!

سب اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے بے صبری سے آنکھیں پھاڑے یہ منظر گوش فرما رہے تھے کسی کو نہیں پتہ تھا کیا ہونے والا ہے کیونکہ یہ سب کیلئے ہی بے یقینی کا باعث تھا!! کسی کو پہلے نہیں پتہ تھا کے ایسا کچھ بھی ہونے والا ہے سب چہرہ آگے کرتے ابرش کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن سوائے اُس کے ہاتھ کے جو میر کے ہاتھ میں شول سے ڈھکا تھا اُس کے علاوہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا !!

میں اج اپنی منکوحہ سے اپنے دل کی بات کہے کر اُن سے رضامندی کا طلب گار ہوں !!

اور میں چاہتا ہوں اُن کا یہ دن میں بے حد خوبصورت بناؤں اسلئے آپ
سب کو بھی میں نے اس میں شامل کیا ہے !!
وقت ضایع نہیں کرتے سیدھا بات کہتے ہیں !! میر کیمرے میں دیکھ دھیما
سا مسکرا کر بولا مسکرانے پر اُس کے گال پر پڑتا وہ ڈمپل دیکھ لڑکیاں پاگل
ہو چکی تھی وہ لوگ دل تھامے بس اُسے دیکھ رہی تھی لیکن منکوحہ والی
بات سن کچھ صدمے میں جا چکی تھی !!
سو مس ابرش کیا آپ افیشیلی ابرش شاہ میر سکندر بننا چاہے گی ؟؟؟
میر نے اُسے دیکھ کہا تھا !!
ابرش بس یک ٹک میر کو دیکھ رہی تھی !!
میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھونگا تکلیف تمہارے پاس انے سے پہلے میرا
سامنے کریگی !! میں چاہتا ہوں کے اب تُم پوری طرح میری ہو جاؤ !!
میر مسکرا کر کہتا اپنی جیب سے اک باکس نکال چکا تھا اُس میں سے ڈائمنڈ
رنگ نکالتے میر میں باکس واپس رکھا !!

!!کچھ لمحے ابرش کو دیکھنے کے بعد میر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا یعنی شاہ میر سکندر اُس کے سامنے جھک

!! بھی سکتا تھا یہ تو اجب تھا

Will u marry me????

میر نے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے سوالیہ نظروں میں محبت لیے

بولا

ابرش کو یقین نہیں آرہا تھا اتا بھی کیسے اک ساتھ اتنی خوشی نہیں ہوتی

!!برداشت

بولو ابرش کیا تُم مجھ سے شادی کرو گی؟؟میر نے پھر پوچھا سب اے لی ڈی

پر نظریں گاڑے اسی پوزیشن میں تھے جیسے وہ لوگ یہ دیکھنے سے پہلے تھے

کسی کے ہاتھوں میں چمچ تھا تو وہ ایسے ہی پکڑا ہوا تھا کسی کے منہ میں نوالہ

چل رہا تھا وہ رک چکا تھا

ہاتھ ہوا میں رہ چکے تھے سب مقابل میں کھڑی اُس لڑکی کے جواب کے
!! منتظر تھے جو نظرانے سے قاصر تھے
نہیں بول دو پلز لڑکی نہیں بولو!! اے لی ڈی سے دیکھتی لڑکیاں صدمے
میں بولی یعنی اُن کا پہلا پیار کسی اور کا تھا ہائے!! اتنے خوبصورت مرد ختم
ہوتے جا رہے تھے دنیا سے کیونکہ نولز کے تمام خوبصورت لڑکے تو
!! خوبصورت لڑکیوں کے تھے جو بہتر نہیں بہترین تھی اُن کی بیویاں
بول دو یار!! اُسے خاموش دیکھ میر بیچارگی سے بولا
یس!! ابرش نے فوراً ہوش میں اتے بہتے انسوں کے ساتھ زور و شور سے
اسباب میں سر ہلایا یہ کہنا تھا کہ اوپر سے پھول اُن دونوں پر گرنے لگے تھے
صدمے میں ائی لڑکیوں کو چھوڑ کر باقی اور موجود لڑکے وغیرہ اپنے گھر پر
!! ہی ہوٹنگ دے رہے تھے

اج کئی لڑکیوں کے دل ٹوٹے تھے !! میر نے اسلئے بھی اج سب کے سامنے اظہار کیا تھا تاکہ فیچر میں ابرش کو کبھی بھی پھر سے ایسا نہیں لگے کے !! دوسری لڑکیاں کبھی اُس کی برابری بھی کر سکتی ہیں

!! تاکہ لڑکیوں کو بھی پتہ ہو کہ شاہ میر سکندر صرف اُس اپسرا کا تھا جب کے اپنے اے لی ڈی میں دیکھتی ایلف بہتے انسوں کے ساتھ یہ منظر دیکھ رہی تھی

یااللہ رحم !! اپنے دل میں ہوئے شدید درد کو محسوس کرتے اُس نے اوپر دیکھ کہا تھا

!! اپنے پہلے عشق کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا ہوتا نہیں اسان

اُس کے ہاں پر میر کے چہرے پر گہری مسکراہٹ ائی تھی !! میر نے اپنا ہاتھ !! آگے کیا جب ابرش نے پھر سے اپنا ہاتھ میر کے ہاتھ پر رکھا

لکھا تھا !! وہ M & A ڈائمنڈ کی خوبصورت انگھوٹی جس پر چھوٹا سا انگھوٹی کتنی قیمتی تھی وہ دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا

میر نے اُس انگھوٹی کو ابرش کی نازک سے انگلی میں ڈالتے زینت بنائی تھی

!! شکریہ میری زندگی میں انے کیلئے !! میر کھڑا ہوتا مسکرا کر بولا

پھر ابرش کی آنکھوں میں دیکھتے ہی میر نے موبائل پر کلک کیا تھا جس سے تمام کیمرے بند ہو چکے تھے جب کے سکرین پر وہ حسین چہرہ جا چکا تھا سب !! نے افسردگی سے دیکھا تھا شاید وہ لوگ مزید ابھی دیکھنا چاہتے تھے

!! کیمرے بند ہوتے ہی ابرش نے میر کو دیکھا تھا

تُم میری زندگی میں ائی میری وہ خوشی ہو ابرش جسے میں کبھی نہیں جھوٹلا !! سکتا

تمہارے انے کے بعد مجھ میں بہت چیزیں بدلی ہیں میں پہلے والا شاہ میر سکندر تو رہا ہی نہیں جس کا دل کبھی نہیں دھڑکتا تھا سچ تو یہ ہے کہ تمہارے انے کے بعد میرا دل دھڑکا ہے دل دھڑکنا کسی کہتے ہیں یہ تم نے سکھایا !! ہے

تم میرے لیے ایک ایسا سحر ہو جو میرے دل پر جادو کرتا ہے تم میرے لیے ایک ایسی حقیقت ہو جسے میرا دل گہرائیوں میں محسوس کرتا ہے میں تم سے ہمیشہ محبت کروں گا

تم میرے لیے ایک ایسا رشتہ ہو جو ہمیشہ مضبوط رہے گا میں تم سے کبھی جدائی نہیں چاہتا ابرش تم میرے لیے ایک ایسا پیار ہو جو ہمیشہ میرے دل میں رہے گا!!

میں تم سے بہت شیدائی ہوں، تم میرے لیے ایک ایسا سکون ہو جو میرے دل کو ٹھنڈک دیتا ہے۔

تم میرے لیے ایک ایسا گھر ہو جہاں رہنا میرے لیے ضروری بن چکا ہے تم میرے لیے ایک ایسا وطن ہو جو میرے دل کو اپناتا ہے!! اور کیا اظہار کروں اپنی محبت کا کیا اتنا اور کافی نہیں کے اب دنیا ہو تُم میری؟؟

میرا اُسے دیکھ شدت سے گویا ہوا تھا میر کے ہر لفظ میں موجود شدت ابرش محسوس کر سکتی رہی تھی!

I love u Meer !!

ابرش کہتی جھٹکے کے میر کے سینے سے لگی تھی وہ خوشی سے کھل کر رونا چاہتی تھی لیکن رو نہیں پا رہی تھی کیونکہ میر نے منع کیا تھا لیکن کنڑول نا ہونے کے سبب اُس کی آنکھیں میں نمی اُتر رہی تھی !!

میں بھی تُم سے بہت پیار کرتا ہوں میری جان !! میر نے اُس کا بالوں پر نرمی سے لب رکھے تھے جب کے ابرش کا دھیان بس "میری جان" لفظ پر اٹک چکا تھا میر کے لبوں سے اپنے لیے نکلتا وہ لفظ ابرش کو کسی اور وادیوں میں لے جا چکا تھا کیا صبر کا پھل اتنا خوبصورت ہوتا ہے ؟؟ اگر ہاں اور اج سے ابرش نے صبر کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا !!

ک۔ کیا کہا آپ نے ؟؟ ابرش نے میر کے سینے سے چہرہ اوپر اٹھائے سوالیہ نظروں سے دیکھ کہا جب کے اُس کی بات اور اُسے حیرت میں ڈوبا دیکھ میر نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی !!

مجھے نہیں پتہ تھا تمہیں اتنی حیرت ہو گی !! میر اپنی مسکراہٹ چھپائے بولا

ہ۔ہاں تو کبھی ایسے لفظ آپ سے میں نے ایکسپکٹ نہیں کیے تھے اتنی لفظوں کو گہرائی اک اک لفظ آپ کا میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا!!

ابرش میر کو دیکھ بولی جب کے میر اُس کی بات پر مسکراہٹ روک نہ سکا!! وہ اُسے دیکھ گہرا مسکرایا تھا!! جب کے ابرش بھی بس میر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی !!!!

اب کیک کٹ کرتے ہیں!! میر مسکرا کر ابرش کو دیکھ بولا جب ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

دونوں نے قدم واپس ٹیبل کی جانب بڑھائے تھے

ابرش نے نائیف تھامتے میر کو اشارا کیا جب میر نے آگے اتے ابرش کے ہاتھ کو تھاما اُن دونوں نے کیک کٹ کیا تھا جب ابرش نے ہاتھ میں تھامے میر کی جانب بڑھایا میر نے تھوڑا سب بائیٹ لیتے ابرش کے ہاتھ سے کیک اپنے ہاتھ تھامے اُس کے لبوں کے قریب کیا جب ابرش نے بھی مسکرا کر بائٹ لیا تھا !

کافی دیر وہ دونوں کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے باتیں کرتے رہے ! ! ابرش بول
! ! رہی تھی اور میر سن رہا تھا ! ! اُس کی کسی نہ کسی بات پر میر ہنس پڑتا تھا

رات کے دوسرے پہر وہ لوگ سکندر ہاؤس کیلئے روانہ ہوئے
! ! تھے ! ! راستے میں بھی مسلسل ان کی باتیں جاری تھی

سکندر ہاؤس پہوچتے
! ! ابرش اپنے کمرے میں جا چکی تھی جب کے میر اپنے کمرے میں

ابرش اپنے کمرے میں داخل ہوئی اُسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کے جو
! ! ہوا وہ حقیقت تھا کوئی خوبصورت خواب نہیں

اُس کے چہرے پر کئی رنگ تھے اخر کو کافی ہجر کے بعد اسے اپنا پیار نصیب
! ! ہوا تھا

لیکن یہ صرف ابرش کا ہجر تھا ابھی میر کا ہجر تو باکی تھا اُسے بھی تو ابرش کیلئے
ہجر کاٹنا تھا نا؟

ابرش کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا اُس نے بیڈ پر دیکھا بیلا نہیں تھی یقیناً وہ منال کے ساتھ تھی اج کل منال اور بیلا کی بہت بن رہی تھی تو اج بیلا اسی کے پاس سو گئی تھی !!

اور یہ بات ابرش جانتی تھی !

ابرش کے چہرے پر اج رونق ہی رونق تھی رات بھر اُسے نیند توانی نہیں تھی البتہ وہ وقفے وقفے سے شرمائے ضرور جا رہی تھی !!

اک خوبصورت صبح کا آغاز ہوا اج کا دل اپنے مسئلے لیے کھڑا تھا !

سعد پر سو کیلئے سب ریڈی ہے !! میر اور سعد چلتے ہوئے لاؤنج میں آ رہے تھے جب میر بولا

یس سر سب ریڈی ہے !! سعد نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

گڈ احمر کا اس دنیا میں آخری دن ہو گا !! میر سرد لہجے میں بولا احمر کی ذکر پر اُس کی روح تک اشتعال ہو جاتی تھی

سر احمر کو ائس لینڈ جانے کا ارادہ رکھتا ہے !! سعد نے میر کو دیکھ کہا

!! بند کرواو سارے ایئر فورس پر سوں رات گیارہ بجے تک

پر سورات دس بجے احمر کا قصہ ہی ختم کر دونگا بہت ہو گیا!! میر سعد کو بنا

دیکھ بولا

اوکے سر!! سعد نے فوراً کہتے موبائل پر میسیج تائپ کیے تھے

اتنے صائمہ بیگم اور ابرش بھی باتیں کرتی ہوئی لاؤنج میں ائی تھی میر اور

!! سعد اب بھی باتیں کر رہے تھے

لاہور میں احمر کا اک گھر ہے جس کے بارے میں کسی کو نہیں پتہ اِدھر جا کر

چیک کرواج کون رہتا ہے وہاں!! میر موبائل پر نظریں جمائے آگے

بڑھتے بولا

اوکے سر!! سعد بھی کہتا موبائل میں میسیج بھیجنے لگا

میر!! میر آگے بڑھ رہا تھا جب صائمہ بیگم کی آواز پر قدم رکے

میر نے نظریں اٹھائے دیکھا سامنے ہی صائمہ بیگم اور ابرش کھڑی تھی

جی ماما؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

جب کے نظر ابرش پر بھی گئی تھی جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہی تھی دونوں کی آنکھیں اک دوسرے سے ٹکرائی تھی !

ابرش کے چہرے پر اب بھی کئی رنگ بکھرے تھے

بچے ناشتا کر لو ! ! صائمہ بیگم سامنے لگی گھڑی میں وقت دیکھتی بولی جہاں صبح کے 9 بج رہے تھے

نہیں ماما مجھے بھوک نہیں آپ بس کافی دے دیں ! ! میر اُنہیں دیکھ نرمی سے بولا

جب صائمہ بیگم اسباب میں سر ہلاتی کچن کی جانب بڑھی

سر ؟؟ سعد آگے اتا میر کو دیکھ بولا جب میر جواب ابرش کی جانب متوجہ ہو رہا تھا سوالیہ نظروں سے سعد کو دیکھنے لگا

سر اُس گھر میں وولف کل جا کے چیک کر چکا تھا وہاں احمر کی بیوی اور دو بچے رہتے ہیں ! ! سعد نے میر کو دیکھ کہا جب میر میر نے ابرو اٹھائی

تو شادی شدہ ہے وہ کمینہ ! ! میر نے داد دینے والے انداز میں کہتے ٹیبل کی جانب قدم بڑھائے تھے

ٹھک ہے تُم اک کام کرو... ! ! اب میر سعد کو بتا رہا تھا جب کے ابرش میر کو باتوں میں مصروف دیکھ خود بھی کچن کی جانب بڑھی تھی

! ! اتنے مائم بھی اپنے کمرے سی نکل کر ایا تھا

بھائی کیا آپ مجھ سے شادی کرینگے ! ! مائم میر کے پاس اتا بلکل اسی طرح بولا جس طرح کل میر نے کہا تھا

میر جو سعد کی جانب متوجہ تھا صبح صبح مائم کی پاگلوں والی بات پر اُسے دیکھنے لگا جس کے چہرے پر شرارت صاف واضح تھی میر نے سعد کو اشارا کیا جس

! ! پر وہ ہنسی دباتا یہاں سے جا چکا تھا

بھائی بتائے نا

Will u merry me ??

مائم پھر بولا

نہیں میں کمینوں سے شادی نہیں کرتا!!میر نے فوراً اُسے گھورتے ہوئے کہا

پلز نا بھائی ہاں بول دیں نا یار!!مائم ہنوز اسی طرح بولا

!! وہ میر کو ٹیس کر رہا تھا

معافی میں پہلے بک ہُوں!!میر نے کہتے واپس اپنے موبائل پر نظریں جمائی

چار شادیاں جائز ہے!!اک مجھ سے بھی کر لیں نا

Will u merry me plz Bhaaiiiii!!

مائم اپنی ہنسی ضبط کرنے کو چکر میں طاقت سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر چکا تھا!!

تُوتانے مار رہا ہے مجھے؟؟میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

میری اتنی مجال؟؟کے میں اپ کو تانے ماروں بھائی بس وہ کیا ہے نا غلطی سے میں نے رات کو لائیو اتاٹی وی پہ اپ کا پروپوزل دیکھ لیا واہ واہ بھائی کیا

بات ہے اسمان کے نیچے سوٹ ووٹ پہنے ہوئے ہینڈ سم بنے ہوئے پرپوز کیا جارہا تھا اور چھوٹے بھائی کو بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا میں گیا بھاڑ میں اور اپ تو بھائی شادی کی ڈیٹ وکس بھی فکس کر کے آئے ہونگے پھر میرے خیال تو!!! یااللہ یہی نہ ہوا ہو کہ اپ نے کل رات ہی شادی بھی کر لی ہو کتنی غلط بات ہے بھائی مجھے ویسے امید نہیں تھی اپ سے اپ ایک دم ان رومینٹک سنجیدہ مزاج کے مالک اور اتنا رومینٹک پروپوزل اف اللہ میں کہا جاؤں اپ کو پتہ ہے شرم مجھے انے لگ گئی تھی دیکھ کر اور حیرت کے جھٹکے تو تب لگے جب شاہ میر سکندر کو گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا کسی کے سامنے اپ کو پہلی دفعہ دیکھ رہے تھے نا اس لیے ان سب یقین کرنا میرے لیے بڑا مشکل تھا

اپ کو پتہ ہے آپ کے پروپوسل کے بعد آپ ٹاپ ون چینلز میں ٹرینڈ کر رہے تھے ہر جگہ اپ کا چرچہ ہو رہا تھا پورے پاکستان میں دھوم مچا دیا اپ نے بھائی پاکستان تو پاکستان باہر بھی بہت لوگوں نے دیکھا ہو گا کل کے بعد

ہر کوئی اب اپنے پارٹنر سے اسی طرح کے پروپوزل کی ایکسپیکٹیشن رکھتا ہے لیکن اب کیسے سب کو بتائیں کہ وہ ہر کوئی شاہ میر سکندر تھوڑی ہے شاہ میر سکندر کروڑوں میں ایک ہے تو اس کا طریقہ بھی تو کروڑوں میں ایک ہی ہو گا نا شاہ میر سکندر جیسا تو نہ کوئی اب تک دنیا میں ایا تھا اور نہ کبھی ائے گا وہ ایک ہی پیس تھا جو اللہ تعالی نے بھیج کر اس طرح کے بندے بنانا بند کر دیا ہے ! ! بھائی مجھے کالز ارہی تھی میرے دوستوں کی کہ شاہ میر بھائی کو اج کیا ہو گیا ہے سب جانتے ہیں اپ کو بچپن سے بھائی کے کتنے سڑو اور سنجیدہ انسان ہے آپ ویل سے اپ سے امید نہیں رکھی جا سکتی تو جلدی سے بتائیں بھائی مجھے کہ پرپوز کرنا اپ نے کس سے سیکھا؟؟ کیونکہ میں 100 پرسنٹ شور ہُوں کے پرپوز کرنا اپ کو تو نہیں اتا تھا اپ جلدی سے بتائیں کہ پروپوز کرنا سیکھا کس سے ! ! مائم کہتا میر کے برابر والی کرسی پر بیٹھ کر اسے شرارت سے دیکھنے لگا مائم کو یقین سے بھی اوپر اگر کچھ ہوتا ہے تو وہ تھا کہ میر کو پروپوز کرنا نہیں اتا تھا

شٹ اپ میں نے پروپوز خود سے کیا ہے!! میری نظریں چراتا بولا

اف جانے من اپ کی پہلے تو یہ نظریں چرانا پھر اپ کا بھائی اپ کو اچھے

سے جانتا ہے چلیں بھائی جلدی بتائیں کہ کس سے سیکھا پروپوز کرنا ایک

سیکریٹ ارمی ایجنٹ میجر شاہ میر سکندر نے پہلی بار رومینٹک انداز میں اپنی

منکوحہ کو پروپوز کیا یہ تو کتابوں کے اول صفحہ پر انا چاہیے مطلب کیا بات

ہے مطلب میں بتا نہیں سکتا میرا دل جھوم رہا ہے!

اب جلدی سے بتائیں میں جاننے کے لیے بہت زیادہ ایکسائٹڈ ہوں کے

پروپوز کرنا کس نے اپ کو سکھایا او بھائی کچھ چھپائے نہیں بچپن سے نہ

میری اپ سے کوئی بات چھپی ہے اور نا اپ کی مجھ سے کوئی بات چھپی ہے تو

مجھے امید ہے کہ یہ بھی نہیں چھپے گی تو جلدی سے بتائیں ہمارے بیچ اپ کو

پتہ ہے کچھ سیکریٹ تو ہو ہی نہیں سکتا جلدی سے بتائیں؟؟ مائم ہنوز بے

صبر سا بولا

جب میر نے گہرا سانس لے کر اسے گھورا بتائیں بھائی؟؟ میر کو اپنی جانب گھورتا پا کر مائم دوبارہ بولا

!!جب میر نے دانت پیسے

!! بہرام نے!! میر غصے سے کہتا نظریں پھیر گیا

دیکھا؟؟ دیکھا اپ نے میں نے کہا تھا نا کے اپ کو پروپوز کرنا نہیں اتا دیکھیں اپ کا بھائی کتنا جانتا ہے اپ کو!! مائم اپنی ٹی شرٹ کا مصنوعی کالر جھاڑتے ہوئے اترا کر بولا

زیادہ ہوا میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے بس طریقہ بہرام نے بتایا تھا اور جو سارے لفظ بولے وہ میرے خود کے تھے وہ میرے دل کی گہرائیوں کے تھے مجھے خود نہیں پتہ تھا میں کیا بول رہا ہوں وہ خود ہی باتیں نکل رہی تھی اور ویسے بھی تجھے تو وہ پتہ بھی نہیں ہے کہ میں نے کیا کیا بولا کیمرے میں تو بس پروپوز کرنے والا سین تھا!!

میر نے اسے گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا جب مائم شریر سا مسکرا کر میر کو دیکھنے لگا

اس کا مطلب اف کیمرہ کافی ساری دل کی باتیں ہوئی ہیں واہ واہ بھائی ذرا ہمیں بھی سنا دیں مجھے بھی تھوڑا ائیڈیا مل جائے فیوچر کے لیے!!

مائم شرارت سے بولا

مجھے لگ رہا ہے تیرا دماغ کا ڈھیلا ہو گیا ہے جس سے تُو یہ بھی بھول گیا کہ تیری شادی ہو چکی ہے اور ایک عدد بیوی ہے جس سے تُو بے حد محبت بھی کرنے لگا ہے میر نے مائم کو گھورتے ہوئے کہا

یار بھائی مجھے پتہ ہے ابھی دیکھیں نا اپ نے اتنا اچھا پرپوز کیا ہے تو میں بھی اپنی روحا کو اچھا سا پروپوز کروں گا اس کے لیے مجھے بھی ائیڈیا چاہیے تو اسلئے جو جو لائن اپ نے بولی تھی جو اپ کے دل سے خود بخود نکلی تھی وہ مجھے بھی بتا دیں تا کہ میں بھی اس طرح پرپوز کر پاؤں!! مائم ہنوز اسی طرح بولا اسے

میر کو تنگ کرنے میں بے حد مزہ ارہا تھا یہ بات کہنا غلط نہیں ہو گی کہ مائم سکندر کا سب سے پسندیدہ کام شامیر سکندر کو تنگ کرنا تھا

کمینے دفع ہو جا اس سے پہلے کہ تیرے دماغ درست کرنے میں یہاں پر بیٹھ جاؤں جب ہم محبت کا اظہار کرتے ہیں نا تو وہ بات دل سے نکلتی ہیں کسی سے پوچھ کر نہیں کی جاتی ارہی ہے سمجھ؟؟؟

میر سلگ بولا جس پر مائم کو کو اپنا قہقہ روکنا بے حد مشکل لگ رہا تھا اتنے ابرش کافی کے دو کپ تھامے باہر ائی تھی صائمہ بیگم نے کافی بناتے ابرش کو تھمائی تھی کہ وہ باہر دے ائے جب کہ مائم کی اواز بھی وہ سن چکی تھی اسی لیے سائمہ بیگم نے نے دو کافی کے کپ بنائے تھے ابرش نے کافی کے کپ سامنے رکھے !!

میر اور مائم دونوں نے ایک ساتھ ابرش کو دیکھا تھا جب کے ابرش جو میر اور مائم کی اخری بات سن چکی تھی اب شرم سے دوہری ہو رہی تھی ابرش

کواک نظر دیکھنے کے بعد مائم نے میر کو دیکھا تھا جو ابرش کو ہی یک ٹک دیکھ رہا تھا جب کے ابرش بھی میر کو ہی دیکھ رہی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو بنا پلک جھپکائے دیکھ رہے تھے

اہم اہم گائز؟؟ مائم نے مصنوعی گلا کھنگھارتے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی انکھوں میں اس قدر ڈوبے تھے کہ انہوں نے مائم کی بات سنی ہی نہیں

مائم مسلسل شرارت سے میر کو دیکھ رہا تھا جس کے نظر مسلسل ابرش کے چہرے پر ٹکی تھی جبکہ ابرش کا بھی کچھ یہی حال تھا مائم چہرہ جھکائے لب بھینچ کر اپنی ہنسی دبا گیا اتنے ہی روحا بھی کمرے سے نکلتی باہر ائی تھی میر مائم ابرش کو ٹیبل پر موجود دیکھ اس نے بھی ادھر ہی رک لیا تھا روحا نے اتے مائم کے کندھے پر ہاتھ رکھا جب مائم نے چہرہ گھمائیں روحا کو دیکھا تھا روحا کو دیکھ مائم کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ نے جگہ لی تھی مائم نے اُسے سامنے کی جانب متوجہ کیا جب روحا نے فوراً سامنے دیکھا اُسے ایک

لمحہ نہ لگا سمجھنے میں کہ کیا چکر ہے میر اور ابرش اب بھی اک دوسرے کو مسلسل دیکھ رہے تھے

جب کے روحا اور مائم مسلسل مسکرا رہے تھے

اپی؟؟؟ روحا نے ابرش کو متوجہ کرنا چاہا لیکن ہنوز وہ دونوں ایک دوسرے مگن تھے

مان مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ کسی نے اپی اور بھائی کو پوس کر دیا ہے!!

روحا مائم کے کان کے قریب جھکتی سرگوشی میں بولی جب کے روحا کی بات پر مائم اپنی ہنسی دبا نا سکا

ہاں نا پوس کیا ہے!! وہ بھی عشق کے بخار نے میرے بھائی اور اپ کی اپی کو!! مائم مسکرا کر بولا

مان انہیں ہلائے نا یہ لوگ ایسے کیوں اک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں جیسے پہلی بار دیکھ رہے ہو!! روحا منہ بناتی بولی

کچھ نئی بات ہے مرشد تبھی تو ایسے دیکھا جا رہا ہے!! دراصل میں بتاتا ہوں آپ کو کل میر بھائی نے گڑیا کو پرپوز کیا ہے جب اپ سو گئی تھی ناٹی وی پر اکر کل اظہار محبت ہوا ہے تو پھر اج پیار بھی ظاہر ہو گا اس وجہ سے سمجھا کریں اپ!!! مائم سمجھاتے ہوئے بولا

کیا بھائی نے اپی کو پرپوز کیا ہے روحا یک دم اچھلی تھی

ارام سے!! مائم ہنستا ہوا بولا

کہاں ہے مجھے بھی دکھائیں وہ کلپ پلیز مان!!! روحا بے صبری سے بولی

وہ کلپ ریکارڈ نہیں ہو سکتا تھا پرائیویسی تھی اس پر نہ وہ دوبارہ چینل پر اسکتا تھا نہ ہم اسے ریکارڈ کر سکتے تھے اور نہ وہ یوٹیوب پر ایا ہے سخت پابندی لگی ہوئی تھی اور اگر کوئی کرتا بھی تو اس پر لیگل ایکشن لیا جائے گا اور بھائی تو ویسے ہی سیکرٹ ایجنٹ ہے ڈائریکٹ حوالات میں تو ریکارڈ کا سین نہیں تھا اپ نے جاگتے رہنا تھا وہ دیکھنے کے لیے لیکن پتہ بھی تو نہیں تھا نا کہ یہ

ہونے والا خیر لیکن یہی سچ ہے کہ بھائی نے پرو پوز کیا ہے گڑیا کو اور وہ بھی
!! کوئی عام پرو پوزل نہیں بلکہ بہت بہترین پرو پوز کیا ہے
مائم نے روحا کو تفصیل سے تمام بات بتائی جب روحا کا چہرہ افسردہ ہوا تھا
اسے بھی وہ سارا منظر دیکھنا تھا کہ کیسے میر نے ابرش کو پرپوز کیا تھا؟
مان پھر تو ہمیں شادی کی تیاریاں کرنی چاہیے نا؟؟ روحا کو اچانک شادی کی
ٹینشن ہوئی تھی
بالکل کرنی چاہیے بھائی نے کل شادی کا ہی تو پوچھا تھا اور گڑیا نے ہاں بھی
!! کر دی ہے تو بالکل شادی کی تیاریاں شروع کرنی چاہیے
!! مائم نے ہاں ملائی تھی
اوہ نو مان مجھے ڈانس پریکٹس بھی کرنی ہے اتنے سارے کپڑے لانے ہیں
بارات کے کپڑے مایو کے کپڑے ولیمے کے کپڑے پھر پولر میں بکنگ پھر
اپ کے کپڑے اور یہ تو بہت سارا کام ہے !! روحا اپنے ننھے ہاتھوں سے

پیشانی سہلاتی پریشانی سے بولی جبکہ اس کی انداز پر مائم کے لب مسکرائے تھے

روحا میری جان اپ اپنی اتنی نازک جان پر اتنا زیادا برڈن نہیں ڈالیں گی اپ کی شاپنگ ہو جائے گی ارام سے بہت ٹائم ہے شادی میں ! ! مائم نے اسے ریلیکس کرنا چاہا

نہیں مان اپ کو نہیں پتہ کہ شادی والے گھر میں کیا ہوتا ہے اور ہم تو ویسے ہی لڑکے اور لڑکی والے دونوں ہیں تو ہمیں تو سارا کام کرنا پڑے گا نا اپی اور بھائی کی شاپنگ ہو گی وہ بھی تو ہم نے کرنی ہو گی نا؟؟ روحا کو بری طرح پریشانی لگ چکی تھی وہاں میر اور ابرش ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور ! ! یہاں مائم روحا کو پریشان ہوتے دیکھ رہا تھا

ریلیکس روحا سب ہو جائے گا فلحال ہم لیلی مجنوں کو ہوش کی دنیا میں واپس لاتے ہیں ! ! مائ۔نے اسے میر اور ابرش کی جانب متوجہ کیا جب کے روحا بھی فورا ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئی تھی

مان کیسے باہر لائیں گے انہیں؟؟ روحا نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

وہی سوچ رہا ہوں کہ کیا کریں مائم ابھی پر سوچ انداز میں بولا

!!! ائیڈیا داداسائی کو بلا کر لے اتے ہیں

مائم کے دماغ میں اچانک ہی ایا تھا مائم روحا جلدی سے اٹھ کر داداسائی کہ کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے!! مائم کو اس وقت شرارت سوجھ رہی تھی

!! جس سے وہ میر کو تنگ کرنا چاہتا تھا

اسی لیے اُن کے کمرے میں جا کر مائم روحا زبردستی سوئے ہوئے داداسائی کی منت کرتے لاؤنج میں لے کر ائے تھے لاونج میں اتے ہی داداسائی کی نظر بھی سامنے پڑی تھی!!

دیکھیں اپ کا پوتا جسے اپ کہتے تھے کہ وہ بڑا سنجیدہ سرد طبیعت کا مالک ہے دیکھیں اج کیسا رومینٹک بنا ہوا کس انداز میں دیکھ رہا ہے اپ خود دیکھ لیں اور تو اور پچھلے کئی منٹ سے دونوں پلک نہیں جھپک رہے عاشقی کے چکر میں اندھے نہ ہو جائیں دونوں!!

مائم معصومت سے بولا جب کہ مائم کی باغ پر داداسائی شرم سے نظریں ادھر ادھر کرتے دیکھنے لگے

اب اپ کیوں شرمارہے ہیں!؟اپ بھی کبھی جوان تھے یہ بات مت بھولیں اپ کی بھی بیوی تھی!!اور مجھے لگتا ہے کہ اپ اپنے زمانے کے بہت اعلیٰ والے رومینٹک ہوں گے جواپ کا پوتا کافی یونورومینٹک نکلا ہے !!!مائم اُنہیں شرما کر نظریں چراتہ دیکھ بولا جبکہ مائم کی بات پر داداسائیں نے اسے مصنوعی گھوڑا تھا

شرم کر بغیرت اپنے دادا سے کیسی باتیں کر رہا ہے یہ اج کل کے بچے بھی نا !!داداسائیں کانوں کو ہاتھ لگاتے کہہ کر واپس ادھر ادھر دیکھنے لگے

جب کہ روحا اور مائم اپنی ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں پاگل ہوئے جارہے تھے۔اچھا ائے نا ان دونوں کو ٹرانس کیفیت سے نکالیں پلیز!مائم نے ان کا ہاتھ تھامیں اگے جانے کا کہا

میں کیسے نکالوں مجھے کیسے پتہ ہو گا؟؟وہ سوالیہ نظروں سے بولے

میں نے بتایا تو ہے اپ بھی کبھی جوان تھے اپ بھی اپنے زمانے کے ایک جوان خوبرو لڑکے تھے اپ کو تو پتہ ہو گا نا؟؟ اچھا مجھے بتائیں اپ بت پر دادی جب ایک دوسرے کو ایسے دیکھتے تھے تو اپ لوگوں کو کون نکالتا تھا ٹرانس کیفیت سے؟؟؟

میر کو مگن دیکھ مائم کا نشانہ دادا سائیں تھے جو بیچارے اب میر کی جگہ ٹیس ہو رہے تھے

بے غیرت بے شرم شرم نی آندی تینوں!!! دادا سائی شرم سے دوہرے ہو رہے تھے

دادا سائی شرم اج کل دی جنریشن میں نی پائی جاندی!! مائم ڈھیٹو کی طرح خود بھی اُن کے انداز میں بولا

بتائیں نا آپ دادی کو کس طرح دیکھتے تھے؟؟ مائم پھر سے شروع ہو چکا تھا

اج کل کے بچوں کی طرح بے غیرت نہیں تھا میں جوانی میں ارہی ہے سمجھ؟؟ ارے ہمارے زمانے میں ایک دوسرے کو جی بھر کر بھی نہیں

دیکھتے تھے بس ائے کھانا کھایا اور سو گئے اتنا چلتا تھا پھر صبح اٹھے ناشتہ کیا کام پر چلے گئے

بات کرنے کا بھی اتنا موقع نہیں ملتا تھا اس زمانے میں نہ فون تھے اور نہ کچھ جو فون پر بات کی جائے!

دادا سائی اکڑ کر بولے

داتا سائیں اگر ایسی چل رہا تھا تو پھر ہم لوگ اس دنیا میں کیا کر رہے ہیں!!

مائم منہ بنا کر بولا جبکہ اس کی بات پر دادا سائی نے اک چپیٹ اُس کی پیٹ پر لگائی تھی!!

بے شرم بغیرت یہ کمی رہ گئی تھی بس!! دادا سائیں سرخ پڑتے اسے دیکھ بولے

مائم نے انکھیں بند کرتے اپنی ہنسی دبای تھی جب کے روحا کا بھی یہی حال تھا مائم ابھی ہنسنا نہیں چاہتا تھا اسے ابھی اور ٹیس کرنا تھا دادا سائی کو!!

اچھا ویسے دادا سائیں یہ چھوڑیں اپ مجھے یہ بتائیں کہ جب اس زمانے موبائل میں نہیں تھا تو اپ کی اور دادی کی شادی ارینج میرج تھی یا پھر لو میرج تھی؟؟ مائم نے نیا شوشا چھوڑا

یہ بغیر تیاں ہمارے زمانے میں نہیں ہوتی تھی ماں باپ نے جو رشتہ پکا کیا اسی کے ساتھ شادی ہوتی تھی یہ اج کل کے بچے جو اپنی پسند کی شادی کر رہے ہیں تب ہمارے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا تھا تب تو لڑکی بھی دکھائی نہیں جاتی تھی بس ماں باپ دیکھ کر اتے تھے رشتہ پکا ہوا اور پھر ایک ہفتے بعد شادی ارے شادی کے بعد بھی ہم تو اپنی بیوی کو جی بھر کر نہیں دیکھتے تھے اور نہ ہماری بیوی نے ہم کو کبھی جی بھر کر دیکھا وہ زمانہ تھا ہمارا بہترین!! دادا سائیں اترا کر بولے

دادا سائیں جھوٹ تو نہ بولیں اب ایسا بھی نہیں ہوتا تھا کم سے کم میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھتے تو ہوں گے!!

مائم تشویش کردی نظروں سے دیکھتا بولا

تجھے زیادہ پتہ ہی ہے یا مجھے زیادہ پتہ ہے؟؟تُو اس زمانے میں اگا بھی نہیں تھا اس لیے میں جو بتا رہا ہوں اس پر یقین کر لیں!! دادا سائی اُسے گھورتے ہوئے بولیں

دادا سائی ویسے کتنی غلط بات ہے نا پوتے سے سچ چھپانے کی؟؟

مائن افسردگی سے بولا

میں نے کیا چھپایا ہے؟؟؟ دادا سائی کا دل کیا وہ ایک اور لگائیں مائم کے یہی دادا سائی کہ اپ دادی کو چھپکے چھپکے کے خط بھی لکھا کرتے تھے!!!

مائم مصنوعی شرماتا ہوا بولا

جبکہ مائم کی بات پر وہ حیرت سے مائم کو دیکھنے لگی یعنی کہ مائم کو کیسے پتہ؟؟؟ اپنی طرف دادا سائی کو اس طرح دیکھتا پا کر مائم نے شریر سا مسکرا کر انہیں دیکھا تھا

ی۔یہ یہ کیا بول رہا ہے تُو شرم نہیں اتی جھوٹ بولتے ہوئے ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا ہمارے زمانے میں اور میں تو یہ سب بالکل نہیں کرتا تھا میر بالکل

میرے اوپر گیا ہے میں بھی سنجیدہ اور سرد تربیت کا مالک تھا یہ چونچلے مجھ سے نہیں ہوتے تھے!!! دادا سائی فورا نفی کرتے بولے جبکہ ان کی بات پر مائم دونوں ابرو اٹھائے حیرت سے انہیں دیکھنے لگا

ٹھیک ہے دادا سائیں اپ رکیں یہاں پر میں ابھی اتا ہوں!! مائم کہتا فورا دادا سائی کے کمرے کی جانب بڑھا تھا جبکہ دادا سائی نے اُسے حیرت سے جاتے دیکھا تھا! یعنی وہ کیا کرنے والا تھا؟؟

!! اہم اہم!! دادا سائی کی روبدار اواز میں محض اتنا گنجا

جب میر اور ابرش نے جھٹ سے اک دوسرے کے چہروں پر سے آنکھیں ہٹائے دادا سائیں کی اواز پر مڑ کر انہیں دیکھا

تھا دادا سائی کو خود کی جانب دیکھتا پا کر وہ دونوں جھٹکے سے کھڑے ہوئے تھے ابرش تو شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی تھی جبکہ میر اب موبائل میں مصروف ہونے کا دکھاوا کر رہا تھا

ہاں ہاں میں نے دیکھ لیا موبائل میں مصروف آپ کو اب موبائل میں کام ہو گیا ہو تو ذرا ادھر تشریف لے ائیں میرے شیر میرے ! ! ! داداسائی میر کو مصنوعی موبائل میں مصروف ہوتا دیکھ نہایت ادبو ادیب لہجے میں گویا ہوئے

جبکہ ان کی بات پر میر اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا اگے ایا تھا جب کہ ابرش بھی میر کے پیچھے ہی اگے ائی تھی

داداسائی نے بغور میر کا حسین چہرہ دیکھا تھا

میرے شیر کیوں میرا نام ڈبو رہا ہے اُس کھوتے دے بچے نے پریشان کر رکھا سی کہ اپ تو کہتے تھے کہ اپ کا شیر سنجیدہ سرد طبیعت کا مالک تھا اور اب ویکھے ! ! داداسائی میر کو دیکھ گویا ہوئے

کون مائم ؟؟ میر داداسائی کو دیکھ بولا

ہاں تیرا وہ مائم کھوتا ! ! داداسائی صحیح سل گئے ہوئے تھے مائم کی باتوں پر یقیناً

انہیں تپا ہوا دیکھ میر سمجھ چکا تھا کے مائم نے کوئی چس ماری ہے

اتنے مائم ہاتھ میں پیپرز تھامے دندناتا ہوا اس جانب ایا

اس کے ہاتھ میں وہ کاغذات دیکھ داداسائی کی روح فنا ہوئی تھی

ی۔ یہ کہاسے لایا ہے تُو!! داداسائی مائم کو دیکھ بولیں

آپ کے کمرے سے!! مائم پیپرز کو کھولنے لگا

بے شرم دے مجھے وہ کاغذ!! شرم نہیں ائی بغیر پوچھے گھسنے کی!! داداسائی

!! وہ پیپرز تھامنے کیلئے آگے بڑھے

جب مائم پیچھے ہوا

میں نے اپ سے تین چار بار پوچھا تھا

اور آپ مسلسل منع کر رہے تھے تو اب یہی کرنا پڑے گا اگر اپ بتا دیتے تو

یہ سب نہیں ہوتا!!! مائم کندھے اچکا کر پیپر کھول چکا تھا

دے اِدھر کھول مت اُسے!! داداسائی تیز اواز میں بولیں

اب تو یہ ہر حال میں کھلے گا!! مائم صوفے پر چڑھ کے پیپر زا پنے سامنا سامنے کر گیا روحاابر ش ہانک بنے یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے جب کے میر کو اندازہ ہو رہا تھا کچھ کچھ !!

اچھا جی بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع کرتے ہیں سب سنیے گا!

مائم بلند اواز میں بولا جب کچن سے سائمہ اور امنہ بیگم نکل کر باہر ائی احمد اور حسن صاحب جو بزنس کی کچھ بات کرتے یہیں ارہے تھے اب وہ چاروں بھی رکے تھے بیلا کو تھامے اپنے کمرے سے نکلتی منال اور لون سے اتا سعد بھی

یعنی اب پورا سکندر ہاؤس جمع تھا مائم کو صوفے پر کھڑا دیکھ سب حیرت سے اُسے دیکھنے لگے

ارے واہ سب آ گیے ؟؟ یہ تو بہترین کام ہو گیا اب سب ذرا غور سے گوش فرمایئے نائنٹیز (90ز) کے لولیٹرز!!! مائم نے بلند اواز میں سب کو دیکھا!!

جب کے مائم کی بات پر سب کی حیرت سے آنکھیں کھلی تھی سوائے میر
!! کے جو دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالے مائم کو ہی دیکھ رہا تھا
داد اسائی کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ پیپرز تھام کر یہاں سے غائب ہو جائے
!!

اہم !! مائم نے آغاز کیا

میری پیاری گل بانو !! میں تمہارا شاہ سکندر !! اج میں تُم سے اپنی بے پناہ"
!! محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں

گل بانو میں تُم سے بہت محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر جینے کا سوچ بھی نہیں
!! سکتا

تُم میرے دِل کی سَنگی ہو، میرے لئے تُمہاري محبّت ہی میری زندگی
!! ہے

میں اپنے بابا کو تمہاری طرف بھجونگا!! تمہارے بابا سے ہماری شادی کی بات کرنے کیلئے میری پہلی محبت ہو تم ہم دونوں ضرور اک ہونگے میری !! پیار گل بانو

" !! تمہارا پیارا شاہ سکندر

پہلے لیٹر میں یہ سب لکھا تھا جب کے دادا سائی کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا باکی سب بھی ہانک بنے کبھی دادا سائی کو تو کبھی مائم کو دیکھ رہے تھے سب کیلئے یہ حیرت زدہ تھا دادا سائی واقعی اس طرح کے نہیں لگتے تھے اچھا گائز یہ پہلا لیٹر تھا جو دادا سائی نے دادی کو لکھا تھا دوسرا والا سنے جب دادا سائی رشتا بھیج چکے تھے دادی کے گھر لیکن دادی نے منع کر دیا تھا یہ کہہ کر کہ ابھی وہ پڑھنا چاہتی ہیں تو پھر دادا سائیں نے دوسرا لیٹر کیا لکھا تھا وہ سنیں !!

مائم نے سب کو اپنی جان متوجہ کیا جب دوبارہ سب مائم کی جانب متوجہ ہوئے !,

میری پیاری بانو مجھے نہیں لگا تھا کہ تم انکار بھی کر سکتی ہو ہر جگہ الٹا ہوتا"
ہے ماں باپ نہیں مانتے لیکن ادھر تم نہیں مانی پاروں میں نے تمہیں
پڑھائی کرنے سے نہیں روکا ویسے بھی پڑھائی کر کے تم نے کیا تیر مارا ہے
تم اب تک میری انکھوں کی تحریر تو نہیں پڑھ سکی ! ! اس سے اچھا ہے کہ
تم میری دسترس میں آجاؤ تم نے منع کر کے اچھا نہیں کیا پارو کل بابا پھر
سے ائیں گے ہاں کر دینا ورنہ میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا اور یہ میرا وعدہ
ہے شاہ سکندر اپنی ایک بات کا قائل ہے ! ! میں جو کہتا ہوں وہ کرتا ہوں
! اور جو نہیں کہتا وہ تو پھر ضرور کرتا ہوں

" ! ! ! ! تمہارا پیارا شاہ سکندر

دوسرے لیٹر میں اتنا تھا پڑھتے ہوئے مائم کو بھی حیرت کے جھٹکے لگے تھے
جب کے سب کے ساتھ اب تو میر بھی حیرت سے پیچھے چہرہ گھمائیں دادا
سائی کو دیکھنے لگا یعنی دادا سائی اپنے زمانے میں اتنے آگے تھے ! ! میر کے

دیکھنے پر دادا سائی ڈبٹا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے انہیں مائم پر اتنا غصہ ارہا تھا کہ ان کا بس چلتا مائم کا حسین چہرہ وہ ابھی بگاڑ دیتے !!

گائیز تیسرا سنے !!

یہ تب کا ہے جب دادا سائی کی دھمکی پر دادی سائی ہاں کر چکی تھی شادی کیلئے !! مائم نے پھر متوجہ کیا جب سب نے پھر مائم کو دیکھا

میری پیاری جانے جہاں بانو" !!

میں تمہارا پیارا شاہ سکندر !!

مجھے تُم سے یہی اُمید تھی کیونکہ اگر اب تُم انکار کرتی تو میں تمہیں اٹھا کر لے جاتا !! ویسے شکریہ میری محبت کو زبردستی ہی سہی لیکن قبول کرنے کیلئے !!

ایک ہفتے بعد ہماری شادی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ شادی کا تمہارا جوڑا میں اپنی پسند سے خریدوں تو میں شادی کا جوڑا اپ کی ساسوں ماں کے ہاتھ آپ کے پاس بھجواؤ گا اپنی پسند سے اس کے ساتھ زیورات بھی میں اپنی مرضی

سے ہی بھجواؤں گا میں تمہیں اپنے پسندیدہ دن پر اپنے انتخاب کے کپڑوں
میں دیکھنا چاہتا ہوں خبر دار جو تم نے ان کے علاوہ کوئی دوسرے کپڑے
زیب تن کیے تو مجھے پتہ ہے ہر چیز پر تمہیں دھمکی دینا لازمی ہوتی ہے تُم
اک بار میں نہیں سنتی شادی کی تیاری کرو بالآخر تُم شاہ سکندر کی بیوی بننے
"والی ہو

تیسرے لیٹر میں یہ سب تھا اب تو باقاعدہ سب کے چہرے بھی شرم سے
سرخ ہونے لگے تھے داداسائی معصوم سے دکھنے والے اپنے زمانے کے
اتنے بڑے عاشق تھے ؟

گائیڈ چھوتا اور آخری سنے ! ! ! مائم لیٹر پر نظریں جمائے بولا

اوہ نہیں کمینے اُسے چھوڑ وہ نہیں پڑھیو ! ! داداسائی یک دم چیخے تھے

سب نے اپنی ہنسی دبای تھی

داداسائی اتنا سب تو پڑھ لیا اب یہ بھی دل پر پتھر رکھ پڑھ لینگے رکے پلز ! !

مائم کہتا واپس لیٹر کی جانب متوجہ ہوا

میری پیاری گل بانو یہ میرا اخری خط ہے کیونکہ کل ہماری شادی ہے اور "
اس کے بعد ہمیشہ کے لیے تم نے میرے پاس اجانا ہے سمجھ نہیں ارہا یہ دن
اخری کیسے گزاروں تمہارے بغیر گزارا اب بہت مشکل ہو گیا ہے بس دل
کرتا ہے ہر وقت تمہیں ہی دیکھتا رہوں تم میرے سامنے ہو اور بنا پلک
جھپکائیں میں تمہیں گھنٹوں دیکھتا رہوں تمہیں پتہ ہے تم میرا حسین نظارہ
ہو میں تمہیں گھنٹوں تک بنا پلک جھپکائے دیکھ سکتا ہوں مجھ سے صبر نہیں
ہو رہا بس جلدی سے تم میرے سامنے ہو اور میں تمہیں جی بھر کر دیکھوں
میں بہت زیادہ انتظار میں ہوں اُس لمحے کے لیے جب تم میرے سامنے
ہو گی اور یہ خط میں ہمیشہ سمبھال کر رکھوں گا کل یہ کل یہ چاروں خط اپنے
ساتھ لے کر انا کیونکہ ان کو میں ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گا

!! ہمارے پیار کی نشانی کے طور پر

میں تُم سے ہمیشہ محبّت کرونگا گل بانو بس کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا ورنہ

!! تمہارا شاہ سکندر مر جائیگا

میں دعا کرتا ہوں کے تُم سے پہلے موت مجھے آئے کیونکہ تمہارے بغیر میں
!! کبھی زندہ نہیں رہ سکتا !! بس جو بھی ہو پہلے میری موت میری ہو

مائم جو لیٹر پڑھ رہا تھا شروع کے لفظوں پر سب شرم سے دوہرے ہو رہے
تھے جبکہ اخری لفظوں میں سب کی انکھوں میں یک دم نمی اترنے لگی تھی
وہ الفاظ زیادہ دادا سائیں کی انکھوں میں انسوں لے ائے تھے جبکہ وہاں
موجود سب کی انکھوں میں بھی نمی اتر رہی تھی یعنی انہوں نے دعا کی تھی
کہ گل بانوں سے پہلے وہ اس دنیا سے جائیں لیکن وہ دعا قبول نہیں ہوئی تھی
ان کی گل بانو اُن سے پہلے اس دنیا سے جا چکی تھی سب نے بے وقت مڑ کر
دادا سائیں کو دیکھا جو چہرہ جھکائے انکھوں میں نمی کو اندر گھسیٹنے کی کوشش
کر رہے تھے لیکن سالو پرانا گم اج پھر سے تازہ ہوا تھا وہ ہر روز گل بانوں کو
یاد کرتے تھے ان کی پہلی محبت تھی !! وہ تو کبھی گل بانو کو بھولے ہی نہیں
تھے !! میر نے ان کی انکھوں میں انسو دیکھ اگے کی جانب قدم بڑھائے
!! دادا سائیں !! میر نے محبت لہجے میں نرمی سے پکارا

جب داداسائی نے میر کو دیکھا

ہمیں آپ پر فخر ہے آپ نے بے لوث محبت کی اُس زمانے پر جب بیویوں کو بلکل ترجیع نہیں دی جاتی تھی کم ظرف مردوں کے دل میں اُن کی اہمیت نہیں ہوتی تھی تب آپ نے ثابت کیا کے آپ کوئی عام شخص نہیں بلکہ شاہ سکندر ہے !!

میر اُن کو دیکھ فخر سے بولا جب کے میر کی بات پر وہاں موجود سب کے لب نم آنکھوں سے مسکرائے سے !!!!

چلے بھئی ماحول کافی سنگین ہو رہا ہے واپس اجاے دنیا میں !!

معاملے کو ایمو شنل ہوتا دیکھ مائم نے سب کو متوجہ کیا !!

سب نے اک ساتھ مائم کو دیکھا تھا !!

جب کے مائم نے چور نظر سے داداسائی کو دیکھا جو اُسے ہی غصے سے گھور رہے تھے

یہ دیکھ مائم نے اپنی ہنسی دبای تھی ! ! جب کے داداسائی کی گھوریاں اُس کی
! ! حسین چہرے پر بڑھتی جارہی تھی
! ! مائم نظریں چراتااِدھر اُدِھر دیکھ رہا تھا
تُجھے کیالگ رہاہے ؟؟؟ میں تُجھے چھوڑ دونگا ؟؟؟ داداسائی نے تنقید کی
آفکورس پیارے داداسائیِ ! ! ! مائم اعتماد سے بولا
افکورس کی اولاد بتاتاہُوں تُجھے ! ! داداسائی یک دم چیخے تھے پھر دیوار پر ٹکی
اُن کی خاندانی بندوقوں میں سے ایک بندوق جھٹکے سے نکال چکے تھے یہ
! ! سب اتنااچانک ہوا تھا کے کسی کو اندازہ نہیں ہوا
داداسائی کے ہاتھ میں گن دیکھ سب کو سانپ سنگے تھے جب کے میر کی
! ! نظریں اُس کے فون پر تھی ! ! میر اس کاروائی سے انجان تھا
! ! کمینے ! ! داداسائی غصے سے کہتے مائم پر بندوق تان چکے تھے
اہ داداسائی کیا کر رہے ہیں گن نیچے رکھے لگ جائیگی ! ! مائم اچانک صوفے
! ! سے کوتاہوا چیخا تھا

داداسائی نے گن کی پشت مائم کو مارنا چاہی جب وہ بھاگتا ہوا میر کے پاس ایا

!! تھا تھا شور سن میر نے نظریں اٹھائے اوپر دیکھا

سامنے کا منظر دیکھ میر نے حیرت سے پہلے داداسائی کو دیکھا پھر اپنے پیچھے

!! دیکھا جہاں مائم چھپا ہوا تھا

بھائی!! بھائی بچائے مجھے اگر آپ چاہتے ہیں میں بڑھاپے تک آپ کے

ساتھ رہوں تو جلدی بچائے مجھے!! مائم چیخ تھا کیونکہ داداسائی اُس پر گن

تھامے مسلسل مائم پر نشانہ لینے کی کوشش کر رہے تھے جو مائم اِدھر ادھر

!! ہوتا ناکام بنا رہا تھا

!! میر ہٹ جا سامنے سے اج یہ کھوتا مرے گا!! داداسائی کہتے آگے آئے

بھائی بچائے!!! میر کو حیرت سے دیکھتا پا کر مائم نے چیخ کر متوجہ کیا

جب میر نے فوراً اُسے دیکھا

داداسائی میر کے پیچھے اتے مائم پر گن تاننے لگے جب مائم بھاگتا ہوا واپس

!! صوفے کی جانب بھاگا

دادا سائی نے اپنے پیر سے چپل نکال کر مائم کو دے ماری جو مائم کو لگتے لگتے
!! بچی تھی وہ مائم کو ذرا سا بھی چھو نہیں پائی تھی

رک بغیرت انسان !! دادا سائی کہتے واپس آگے کو بڑھتے گن کا نشانہ مائم پر
!! تاننے لگے

ارے آپ سب کیوں خاموش ہے بچاے نا مجھے کیا آپ لوگ یہی چاہتے
ہیں کے میں اللہ منڈی پہنوچ جاؤں ؟؟ مائم اِدھر ادھر بھاگتا چیخ کر بولا
مائم نے نفی میں سر ہلاتے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا !! جب کے وہاں
موجود سب حیرت سے منہ کھولیں اضرابی کیفیت میں یہ سب دیکھ رہے
تھے

سوری نادا دا سائی کیوں مجھے دادی کے پاس بھیج رہے ہیں !! مائم اِدھر ادھر
ہوتا پھلی ہوئی سانسوں کے درمیان بولا

ہاں بھیج رہا ہوں تجھے پارو کے پاس بہت شوق آ رہا ہے نہ تجھے اُس کے اور میرے بارے میں جاننے کی اب اک کام کر اُس کے پاس جا کر پوچھ کے !! آ !! داداسائی کہتے گن لوڈ کرنے لگے

ن۔ نہیں مجھے نہیں جاننا اور جتنا جاننا تھا بس جان گیا ہُوں !! مائم کشن اپنے !! آگے کرتا بولا گویا وہ چھوٹا سا کشن اُس لمبے چوڑے وجود کو چھپا سکے گا نہیں بہت کم جانا ہے تُو نے !! اور پتہ کر کے آ !! داداسائی گویا اج مائم کو اوپر پہنچانے کا

نہیں !! اُنہیں ٹریگر پر ہاتھ رکھتے دیکھ وہ پوری قوت سے چیخ تھا اے چپ !! گن میں گولیاں نہیں ہے !! چیخ چیخ کر پاگل کر دیا !! میر مائم کو غصے گھورتا تیز آواز میں بولا چند لمحوں میں اُس کا سر درد کرنے لگا تھا بھائی یہاں میری موت کھڑی ہے اور میں چیخوں بھی نہ !! مائم بیچارہ پھس چکا تھا

اک منٹ کیا کہا آپ نے ؟؟ گن میں گولیاں نہیں ! ! مائم جو بنا بات پر غور کیے بول چکا تھا میر کی پوری بات پر غور کرتے اُس کی آنکھوں میں چمک ائی تھی اُس نے جھٹ سے میر کو دیکھا ! !

جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا ! !

پھر میں بھاگ کیوں رہا ہوں ؟؟؟ مائم خود سے بولا پھر صوفے سے اُتر کر نیچے ایا ! !

دادا سائی آپ بھی نہ بنا گولی کی گن سے ڈر ا رہے تھے ! ! مائم اپنا مصنوعی کولر جھاڑتا ہوا بولا

بتاتا ہُوں تُجھے ! ! اُس کے انداز پر دادا سائی کا دماغ مزید خراب ہوا تھا وہ کہتے ہوئے فوراً مائم کی جانب لپکے تھے

ہاتھ آگے کر اپنا ! ! دادا سائی بندوق کی پشت سامنے کرتے بولیں مطلب صاف تھا وہ مائم کے ہاتھ پر بندوق کی پشت جو لوہے کی تھی اُسے مارنے کا ارادہ رکھتا تھا !

نہیں!!!مائم نے فوراً نفی میں سر ہلایا

میں نے کہاہاتھ اگے لااپنا!!!داداسائی غصے سے دھاڑے اُنہیں غصّہ تھا اس بات پر کے اُن کے خط سب کے سامنے آچکے تھے جس کی وجہ سے اُنہیں بے حد شرم محسوس ہورہی تھی جسے چھپانے کیلئے وہ غصے کاہاتھ چکے تھے کیونکہ اُنہیں مائم پر پہلے ہی بے حد غصّہ تھااُن کابس چلتاوہ سچ میں گولیاں اُس کے اندر اُتار دیتے!!

مائم نے چور نظر سے سب کودیکھاروحاتوآنکھوں میں موٹے موٹے انسوں لیے یہ سب دیکھ رہی تھی اگروہ مائم کے ہاتھ پر مارا جاتاجو تکلیف بے حد ہونی تھی!!

اور دادا کاغصّہ بتارہاتھاوہ واقعی غصے میں ہے!!

ہاتھ آگے کرورنہ!!!داداسائی کہے کرر کے باکی سب بھی خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے

مائم نے دھیرے سے اپنے ہاتھ کی سفید ہتھیلی آگے کی!!

روحا کے انسوں نے مزید شدت پکڑی تھی جب کے ابرش منال بھی نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی صائمہ بیگم کی آنکھ سے اک انسوں گرا تھا!!

!! لیکن کوئی کچھ نہیں بول سکتا تھا دادا سائی کے سامنے

مائم کے ہاتھ آگے کرتے ہے دادا سائی نے طاقت سے مارنے کیلئے گن اپی

!! اٹھائی تھی تاکہ وہ اُسے نیچے لاتے اُس کی کلائی پر مار سکے

دادا سائی طاقت سے گن کی پشت اوپر لیجاتے نیچے آئے تھے!! انہوں نے طاقت سے وہ مائم کی ہتھیلی پر ماری جب میر تیزی سے آگے بڑھ کر مائم کی

!! ہتھیلی کے اوپر اپنی سفید مضبوط ہتھیلی رکھ چکا تھا

!! وہاں آواز گونجی تھی لیکن صرف روحا اور ابرش کی چیخ کی

اُس گن کی پشت طاقت سے ہتھیلی پر لگی تو تھی لیکن مائم کے نہیں میر کے

!! ہاتھ پر

مائم جس نے طاقت سے آنکھیں میچ لی تھی اب کچھ نہ ہوتا دیکھ اُس نے آنکھیں کھولی آنکھیں کھولتے ہی نظر سب سے پہلے سامنے کھڑے دادا

سائی پر اٹھی جو حیرت سے بائے جانب دیکھ رہے تھے اگلے نظر مائم کی اپنی
!! ہتھیلی پر تھی جس کے اوپر میر کی ہتھیلی تھی

تیسری نظر مائم نے بائے جانب دیکھا جہاں میر کچھ لمحے کیلئے آنکھیں بند
!! کر کے کھولتا گہرا سانس لیچکا تھا

سب نے تڑپ کر میر کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر تکلیف کے آثار بلکل
نہیں تھے کوئی اور ہوتا تو تڑپ جاتا لیکن وہ کوئی اور نہیں بلکہ شاہ میر سکندر
!! تھا

The great wall for his family

بھائی!! سب میر کو بے یقینی سے دیکھ رہے تھے جب مائم نے اُسے پکارا میر
!! نے اپنی پر کشش آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا

!! میر نے مِائم کو فوراً اپنے سینے سے لگایا تھا

تُو ٹھک ہے تجھے لگی تو نہیں!! میر اُسے سینے سے لگائے پریشانی سے استفسار
!! کرنے لگا سب کی آنکھیں یہ سب دیکھ نم ہو رہی تھی

جب میرا بھائی میرے سامنے ہے تو مجھے کیا کچھ ہو سکتا ہے ؟؟؟ مائم نے فخر
سے نم آواز میں کہتے فوراً میر کی ہتھیلی اپنے ہاتھ میں تھامی !!
کچھ نہیں ہے چھوڑ !! میر کی سفید میدے کی طرح شفاف ہتھیلی بے انتہا
سرخ ہو رہی تھی !!
!! مائم کو اپنی ہتھیلی کی جانب فکر سے دیکھتا پا کر میر نے اُس کا دھیان ہٹانا چاہا
کہا ٹھک ہے بھائی ؟؟ دیکھے کتنی سرخ ہو رہی ہے !! مائم تڑپ کر گویا ہوا
سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے میر نے مائم کو سینے سے لگائے ہی
نظریں داداسائی پر مرکوز تھی جو اُسے ہی اب تک دیکھ رہے تھے !!
ائی ایم سوری داداسائی لیکن میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا !! مجھے
ابھی اتنی تکلیف نہیں ہوئی جتنی تب ہوتی اگر یہ مائم کو لگتی !!
میر اُن کی آنکھوں میں دیکھ نرمی سے بولا سب جان وارتی نظروں سے میر
کو دیکھ رہے تھے !!

ابرش تو آنکھوں میں نمی کے ساتھ اک محبت کا جہاں آباد لیے میر کو دیکھ رہی تھی جو اپنے ہر عمل سے اُسے خود سے مزید محبت کرنے پر مجبور کر دیتا تھا!! کوئی اتنا پرفیکٹ کیسے ہو سکتا تھا اخر!!؟

واہ میرے شیر اج تُو نے مزید خود سے پیار کرنے پر مجبور کر دیا تُو تو پہلے ہماری جان ہے اب اور کیا چاہتا ہے؟؟ دادا سائی کیفیت سے نکلتے فوراً آگے اتے میر کو اپنے سینے سے لگا چکا تھا

!! سب محبت پاش نظروں سے میر کو دیکھ رہے تھے

ایسے بھائی شاید ہی کوئی اور ہونگے!! یہ پیار ہمیشہ ایسا ہی رہنا چاہیئے؛! دادا سائی خوشی سے بولیں

یہ میرا بھائی نہیں بلکہ میری جان ہے!! اور اپنی جان سے کس کو پیار نہیں ہوتا!؟؟ میر مائم کو دیکھ دھیما سا مسکرا کر بولا جب مائم دوبارہ میر کے سینے !! سے لگا تھا

بھائی میں خود کو بہت خوش نصیب محسوس کرتا ہوں جو میں آپ کا بھائی

ہُوں ! ! مائم میر کے گرد حصار باندھتا شدت سے بولا

! میر نے مسکرا کر اُس کے سر پر نرمی سے لب رکھے تھے

مزید کچھ دیر وہی باتیں ہوتی رہی

اچھا میں جا رہا ہُوں آفس مجھے کام ہے ! ! میر گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

نہیں بھائی پہلے آپ بینڈ یج کروائے ! ! مائم میر کا ہاتھ تھامتے بولا

نہیں مائم مجھے دیر ہو رہی ہے پہلے ہی بہت دیر ہو گئی اور ویسے بھی بلیڈ نگ

تھوڑی ہو رہی ہے جو بینڈ یج ہو گی ! ! میر مصروف انداز میں بولا

بلیڈ نگ نہیں ہو رہی لیکن دیکھے سرخ ہو رہا ہے آجائے ! ! مائم زبردستی میر

کو لیے صوفے پر بیٹھایا

میر بھی نفی میں سر ہلاتا بیٹھ چکا تھا باکی سب بھی اپنے اپنے کاموں پر لگ

چکے تھے ! ! بس لاؤنج میں میر اور مائم تھے ! ! مائم میر کی ہتھیلی تھامے

ٹیوب لگا رہا تھا جب کے میر دوسرے ہاتھ سے موبائل میں مصروف تھا
!! ساتھ ساتھ مائم کی بات کا بھی جواب دے رہا تھا
بھائی احمر کا کیا بنا؟؟ مائم کے ذہن میں اچانک ایا تھا جب وہ پوچھ پڑا
پر سوریٹ پڑے گی اُس کے تمام خُفیہ جگہوں پر!! میر مصروف سے انداز
میں بولا
بھائی اُس کا وہ حال کریے گا کے کوئی پہچان نا پاے!! بہت تکلیف سے
گزارا ہے اُس نے سب کو!! مائم غصے سے بولا
ایسی حالت کرونگا کے کسی کو اُس کی لاش اک باری میں ملے گی ہی نہیں
اک حصہ کہی ہو گا تو دوسرا کہی!! میر کا چہرہ بھی اُس کا نام سنتے سرد ہوا تھا
اتنے روحا اور ابرش بھی آکر صوفے پر بیٹھی تھی میر نے نظریں اٹھائے
!! سامنے دیکھا جہاں روحا پر ابرش آکر بیٹھی تھی
!! مائم ٹیوب لگانے کے بعد اب سفید پٹی میر کے ہاتھ م باندھ رہا تھا
اچانک میر کا فون بجا جب میر نے کان سے لگایا

ہمم؟؟کان سے لگاتے میر نے کہا

!! آگے سے وولف کی جانب سے کچھ کہا گیا تھا

!! اتا ہُوں دس منٹ تک !! میر نے کہتے فون رکھا

جلدی کر مائم جانا ہے مجھے !! میر نے نظریں گھمائیں دائے جانب دیکھا

!! جہاں مائم احتیاط سے میر کے ہاتھ پر پٹی باندھ رہا تھا

بس بھائی پانچ منٹ !! مائم مصروف انداز میں بولا

میر !! ابرش کی آواز پر میر نے مائم سے نظریں ہٹا کر ابرش کو دیکھا

ز۔زدہ درد ہو رہا ہے کیا؟؟؟ ابرش فکر سے بولی

بلکل نہیں ہو رہا یہ فضول میں بینڈ یج کر رہا ہے !! میر ریلکس انداز میں بولا

!! اُسے واقعی تکلیف نہیں ہو رہی تھی

! میر کی بات پر ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

ابرش بچے کہا جانے کا کہے رہی تھی آپ؟؟؟ پیچھے سے امنہ بیگم اتی بولی

مامایونیورسٹی کی کچھ چیزیں لینی ہے کل سے یونیورسٹی دوبارہ شروع کر رہی ہُوں!!ابرش اُنہیں دیکھ بولی

!! چلو ٹھک ہے!!امنہ بیگم کہتی کچن کا رخ لے چکی تھی

میر موبائل پر سعد کے اتے میسیج دیکھ رہا تھا اُسے دیر ہو رہی تھی لیکن یہاں مائم اُسے چھوڑنے کو تیار نہیں تھا

اپی میں بھی آپ کے ساتھ جاؤنگی!!روحافوراً بولی

ہاں چل لینا!!ابرش فوراً بولی

مائم تُو لے کر جائیو دونوں کو!!میر نے مائم کو دیکھ کہا سب سے زدہ حفاظت !!گارڈز سے بھی زدامیر کے پیچھے مائم ہی کر سکتا تھا

اوکے!!مائم نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

بس ہو گیا؟؟میر نے مائم کو دیکھ کہا جب مائم کے فوراً اسباب میں سر ہلایا

جب میر کھڑا ہوا

ابرش پر سو تک تُم یا بیلا بنا میرے یا مائم کے بغیر باہر نہیں جاو گی ! ! میر جاتا جاتا رک کر ابرش کو دیکھ بولا

جب ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

میر اب قدم لیتا گھر سے نکلتا چکا ہو گاڑی میں بیٹھتے میر اپنے آفس کی جانب بڑھا تھا ! !

وہ غصے سے پاگل ہوئے اپنے بیسمنٹ کی چیزیں پٹھک پٹھک کر اپنا سکون ڈھونڈ رہا تھا ! ! لیکن وہ سکون کہی نہیں تھا ! !

اہ ! ! کیسے کیسے ؟ ؟ شاہ میر سکندر زندہ کیسے ہے ! ! اُس نے طاقت سے اپنا ہاتھ دیوار میں مارا تھا حد تک اُس کے ہاتھ سے خون رسنا شروع ہو چکا تھا اُس کے لوگ آس پاس کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے جب کے احمر غصے سے پاگل ہو رہا تھا ! !

مجھے بتاؤ کیسے وہ ائس لینڈ کے اس خطرناک جنگل سے بچ سکتا ہے اُدھر سے تو کوئی زندہ واپس نہیں آتا!! احمر اپنے بال نوچ رہا تھا وہ پاگل ہو رہا تھا اس ڈر سے کے شاہ میر زندہ ہے تو احمر کی موت زدہ دور نہیں !!

کس نے نکالا اُنہیں بچا کر؟؟ پتہ کرواو جس نے بھی اُن کی جنگل میں مدد کی اُس کا پر نکل واؤ!! احمر غصے سے دھاڑا تھا وہ جانتا تھا ضرور کسی نے اُن کی مدد کی تھی اُسے اج ہی اپنے اک آدمی سے پتہ چلا تھا کے شاہ میر سکندر پاکستان میں بھی بلکل صحیح سلامت موجود ہے

اگر شاہ میر سکندر جیسے شیر اتنی جلدی دنیا سے جانے لگینگے تو احمر جیسے کتوں کی تعداد دنیا میں بڑھ کر لوگوں پر بھونکے گی !!

بوس پتہ چل گیا کس نے اُن کی مدد کی تھی آئس لینڈ میں!! اُس کا بندہ جو یہی پتہ کرنے گیا تھا اب ہانپتا کانپتا بھاگتا ہوا ایا

کون ہے وہ؟؟؟ احمر دھاڑا تھا

بوس وہ سینئر سیکریٹ ڈیٹیکٹر ہے جیک جس کا اصل نام بہرام خان ہے ! !

! ! اُس نے جلدی سے معلومات اُسے بتائی تھی

فلائٹ بک کرواوا بھی اور اسی وقت میری آئس لینڈ کی ! ! احمر کا حال

خراب ہو رہا تھا ! ! غصّہ آسمان چھو رہا تھا

بوس میں پتہ کر چکا ہُوں شاہ میر سکندر کی طرف سے تمام ایئر فورس پر سو

تک بند ہے ! ! اُس نے نظریں جھکائے جواب دیا

ڈیبٹ ! ! احمر دھاڑا تھا وہ شاہ میر کو بہت ہلکے میں لے رہا تھا جب کے شاہ میر

! ! کون سی بلا تھا وہ اُسے معلوم ہونے والا تھا

شاہ میر سکندر ! ! اب وہ مجھے نہیں چھوڑے گا کیوں اخر کیوں میں نے زندہ

چھوڑا اُسے بے ہوشی میں مار دیتا میں وہ ٹھک تھا ! ! احمر بالوں کو دونوں

مٹھیوں میں جکڑے بولا

لاہور کی ٹرین بک کرواو میری جلدی ! ! احمر فوراً اپنے بندے کو دیکھ بولا

! ! بوس وہ بھی بند ہے اپ پر سو تک آپ شہر سے باہر نہیں جا سکتے

شاہ میر سکندر نے تمام فورس بند کروائی ہوئی ! ! وہ پھر نظریں جھکائے بولا

! ! جب کے احمر کا حال خراب ہو رہا تھا

اُس کو کوئی راستہ نہیں دکھ رہا تھا

پہلے تو بچ گیا شاہ میر سکندر لیکن اب نہیں بچے گا ! ! احمر کو جب کوئی راستہ

نظر نہ ایا تو وہ غصے سے بولا

اب اُسے سامنا کرنا تھا وہ اپنی موت اتنی جلدی نہیں چاہتا تھا اور بے دردی

! ! ! سے تو بلکل نہیں

روحا چلو آجاؤ چلے ! ! ابرش روحا کو دیکھ بولتی شول پہننے لگی

جی اپی چلے ! ! روحا بھی فوراً کمرے سے ائی

بھائی آجائے ! ! ابرش مائم کو دیکھ بولی جو ہاتھ میں گھڑی پہن رہا تھا

ہاں بچے آگیا بس ! ! مائم آخری نظر شیشے میں خود کو دیکھتا اب کمرے سے

! باہر ایا تھا؛

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے پتہ نہیں کیوں ؟؟امنہ بیگم صائمہ بیگم کو بتاتے ہوئے آرہی رہی جب وہ بات ینگ پارٹی بھی سن چکی تھی سب نے مڑ کر پیچھے دیکھا

مما کیا ہوا آپ کو دل کیوں گھبر رہا ہے آپ کا؟؟؟ابرش پریشانی نے اُن کی جانب ائی

کچھ نہیں بچے پتہ نہیں کیوں ! !امنہ بیگم کھڑی اپنی کیفیت سے انجان تھی

بچے تُم لوگ مت جاؤ ابھی ! !امنہ بیگم کچھ لمحے بعد بولی

لیکن مما ہم لوگ تو پاس ہی جا رہے ہیں بس سامان لے کر آرہے بیس منٹ لیگنگے ! !ابرش نے سمجھایا

ہاں نا مما بس آرہے ہیں ویسے بھی اتنے دنوں سے کہی باہر نہیں گیے

تھوڑی ہوا کھا لینگے باہر کی ! !روحا اُنہیں دیکھ تسلی والے انداز میں بولی

ٹھک ہے بچوں جاؤ لیکن جلدی آجانا ! !وہ زبردستی مسکرائی دل میں ہوتی عجیب کیفیت اُنہیں گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی

اوکے ! ! وہ لوگ کہتے اب گھر سے باہر نکلے تھے

! ! مائم نے ہاتھ بڑھا کر گارڈ سے چابی تھامی

پھر آنکھوں میں کالا چشمہ لگاتے مائم نے ڈریسنگ سیٹ سمبھال ! ! جب

! ! کے روحا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی اور ابرش پیچھے

! ! مائم نے گاڑی پورچ سے نکالتے روڈ پر نکالی تھی

! جب کے راستے میں باتیں جاری تھی

ہاں جی کیا خبر ہے ! ! میر گاڑی کی چابی اپنے ہاتھ میں گھماتا اندر داخل ہوا تھا

! ! آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے میر نے چاروں طرف نظر دوڑائی بیچ میں

کھڑی ایلف کو دیکھ اُس کے تصورات بگڑے تھے

تُم نہیں گئی اب تک امریکہ اک بات سمجھ نہیں آتی ؟ ؟ میر کہتا کرسی پر بیٹھا

تھا

سر ایئر فورس آپ نے بند کروائی ہوئی ہے ! ! ایلف نظریں جھکائے بولی

غلط فہمی میں مت رہنا تمہارے لیے نہیں کروائی اُس کمینے کیلئے کروائی ہوئی !!میر نے اُس کی غلط فہمی دور کی

جب ایلف نے اسباب میں سر ہلایا

سعد مجھے لگتا ہے بہت دن ہو گئے ہے تمہاری کلاس نہیں لگی اسلئے تُم بہت میری خلاف ورزی کرنے لگے ہو!! میں رہے رخ سعد کی طرف لیا تھا جب تمہیں کہا تھا کے کل کی فلائٹ کرواو ایلف کی تو سو رہے تھے؟؟؟ میر سرد لہجے کے بولا

سر کل کی کوئی فلائٹ نہیں تھی ساری بک تھی! سعد نظریں جھکائے بولا سعد مجھے جھوٹ سے نفرت ہے!! میر نے اپنا وہی ہاتھ ٹیبل پر مارا تھا جس پر پٹی تھی طاقت سے ہاتھ مارنے کی وجہ سے آواز گونجی تھی جب کے میر کو تو تکلیف نہیں ہوئی البتہ وہاں موجود میر کے آفیسرز کو ضرور ہوئی تھی !!

سر!! سب نے اک ساتھ کہا تھا

آپ کا ہاتھ ؟؟ سعد وولف ایلف اک ساتھ اگے آئے تھے کیونکہ اس روم میں بس تین موجود تھے

رک جاؤ سب وہی ! ! میر کی بات پر تینوں کے قدم رکے تھے

کیا چاہتے ہو تُم تینوں مجھے اپنے دماغ میں چلتی ہوئی سوچ بتادو ! ! میر تنگ آگیا تھا ان تینوں کے اس طرح کھوئے کھوتے انداز سے وولف تو اب ہمیشہ بوجھل سا رہتا تھا ! !

سر کچھ نہیں بس دراصل ایلف جانا نہیں چاہتی امریکہ اور میں بھی نہیں چاہتا ! ! آپ پلز اُسے نا بھیجے ! ! وولف نظریں جھکائے بولا

تُم بھی یہی چاہتے ہو ؟؟ میر نے سعد کی جانب رخ کیا جب سعد نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

تُم کیوں نہیں جانا چاہتی ؟؟ میر نے ایلف کو دیکھا تھا

سر میں یہاں سے دور نہیں جانا چاہتی اب یہاں کی عادت ہو چکی ہے میں وہاں آپ سب کے بغیر کام نہیں کر پاؤنگی پلز مجھے یہی رہنے دیں ! ! ایلف منت بھرے انداز میں بولی

ٹھک ہے ! ! لیکن یاد رہے صرف کام ہو گا ! ! میر نے کرسی کی پشت پر سر ٹکائے اجازت دی سعد وولف اور ایلف کا چہرہ کھل اٹھا تھا ! !

شکریہ سر ! ! تینوں اک ساتھ بولیں

میر نے تینوں کو خوش دیکھ ایبر واچ کی

اب سب کام پر آجاؤ واپس بہت ہو گیا یہ سب ! ! میر کی سنجیدہ اواز پر وہ تینوں بھی الرٹ ہوئے تھے

سر احمر کے تمام گھر بیسمینٹ کے بارے میں پتہ چل چکا ہے اس فائل میں سارے ریکارڈز ہے ! ! سعد اک فائل میر کے سامنے رکھتا بولا

اور سر یہ ریکارڈ احمر کی فیملی کے ہے اُس نے دو شادیاں کی ہوئی ہے ! !

دوسری فائل وولف نے رکھی تھی

سر احمر کے تمام کرائمز کی ڈیٹیل ! ! اور موبائل ہیک ڈیٹا ! ! ایلف نے
! ! سامنے رکھی فائل میر کے قریب کی تھی

سب ریڈی ہے مطلب ؟ ؟ میر نے ہنوز کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے کہا

یس سر سب ریڈی ہے ! ! تینوں یک زبان بولیں

ٹھک ہے تیاری کرو ! ! پر سورات کیلئے ! ! میر نے کہتے سامنے لیپاٹپ کھولا
تھا ! ! جب کے وہ تینوں بھی اسباب میں سر ہلاتے اپنے اپنے کاموں پر لگے
! ! ! ! ! تھے ایلف نہیں جا رہی تھی یہ سن سب خوش تھے

بس بھائی یہ رہی شوپ ! ! ابرش نے گاڑی کی ونڈو سے جھاکتے ہوئے کہا

جب مائم نے گاڑی پارک کرتے گاڑی روکی تھی

مائم نے اگے لگے بٹن پر ٹیپ کر کے گاڑی کے لوک کھولیں تھے وہ تینوں
! ! گاڑی سے باہر نکلے

اتنا سناٹا ؟ ؟ ابرش حیرت سے بولی

روحا بھی حیرت سے دیکھ رہی تھی پھر سر جھکتے دونوں آگے کی جانب بیٹھی

!! مائم بھی گاڑی کو لوک کرتا اُن دونوں کی جانب بڑھا تھا

ابرش روحا شوپ سے اب اپنا سامان لینے لگی جو جو ابرش کو یونیورسٹی کیلئے

!! چاہیئے تھا کچھ بکس اور بھی بہت کچھ

جب کے مائم بھی اُن سے تین چار قدم کی دوری پر کھڑا تھا اُس کی نظریں

!! اُن دونوں کی حفاظت ہی کر رہی تھی

اُن دونوں کو وقت لگنا تھا کیونکہ ابرش نے بکس دیکھ کر لینی تھی اُس کا نیا

سیمسٹر شروع ہو رہا تھا

اتنے مائم بھی وہی ٹیک لگائے اپنا فون کھول چکا تھا!! جب کے اُس کا دھیان

اُن دونوں کی حفاظت پر ہی تھا اتنے پیچھے کسی شور شرابے کی آواز سنائی دی

ابرش اور روحا کے ساتھ مائم نے بھی جھٹ سے پیچھے دیکھا تھا اک بائک پر

!! اتے لڑکے کا بری طرح ایکسڈنٹ ہوا تھا

مائم تیزی سے آگے بڑھا تھا باکی بھی دکان والے اور بھی اس پاس کے لوگ بھاگتے ہوئے اُس جانب آئے تھے

ایمبولینس کو کول جلدی ! ! اُن کے سر سے پانی کی طرح بہتا خون دیکھ مائم پیچھے دیکھ بولا جب جلدی سے ایمبولینس کو کول ملای تھی ! !

آنکھیں مت بند کرنا؛ ! مائم نے اُس لڑکے کا سر تھامتے جلدی سے اپنا کاٹ اُتارتے باندھا گویا خون رک جائے ! !

لیکن خون تیزی سے مائم کے کپڑوں کو بھی اپنے رنگ میں رنگا گیا تھا

کچھ نہیں ہو گا ! ! مائم نے اُس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے تسلی دی

ب۔ بھائی ! ! اُس نے سسکتے ہوئے کہا

ہاں بولیں کیا بولنا ہے آپ کو ! ! وہ کچھ کہنا چہار ہا تھا اور مائم یہ چیز محسوس کر چکا تھا ! !

ج۔ جاؤہ۔ حفاظت ک۔ کروا۔ ان کی ! ! وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں سامنے کی جانب اشارہ کر کے کہتا اپنا دم توڑ چکا تھا مائم نے اُس کے ہاتھ کے سمت

میں دیکھا وہ سمت وہی تھی جہاں ابرش اور روحا موجود تھی لیکن اگے
لوگوں کا جھنٹ جمع ہونے کے سبب مائم نہیں دیکھ پایا مائم نے دوبارہ جھٹکے
!!سے اس بندے کی طرف دیکھا تھا جو دم توڑتا اس کے ہاتھوں پر گرا تھا
دوسری جانب ابرش اور روحا اپنی ہی جگہ پر سٹل کھڑے تھے کسی کی گہری
نظریں ابرش پر موجود تھی ابرش کی نظروں کی تپشِ محسوس کرتے ادھر
اُدھر دیکھا لیکن کوئی تھا حالانکہ ابرش کسی کی گہری نظریں خود پر تنے
تصورات محسوس کر پا رہی تھی لیکن غضب تو یہ تھا کہ کوئی بھی یہاں
موجود نہیں تھا
لیکن دور پیروں کے پاس چھپا وہ شخص اپنے گن کو ابرش پر تانے ہوئے تھا
بوس ٹارگٹ میرے سامنے ہے!!اُس نے کان میں لگے بلوٹوتھ کی مدد
سے مقابل کو آگاہ کیا
کیا یہ وہی ہے جس کی تصویر میں نے تمہیں دکھائی تھی شاہ میر سکندر کی
بیوی!؟مقابل نے تنقید کی

جی سر وہی ہے ! ! اس نے فوراً اسباب میں سر ہلاتے کہا

اوک فائر ! ! مقابل سے گرجدار آواز آئی

جب اُس آدمی نے ٹریگر پر ہاتھ رکھا مزید ابرش کا نشانہ لیتے اُس نے ٹریگر پر انگلی دبانے کے گرز سے ہاتھ رکھا لیکن روحا جو ایکسڈنٹ دیکھنے کے گرز سے اِدھر ادھر ہو رہی تھی غلطی سے وہ ابرش کے سامنے آئی

بوس ٹارگٹ کے آگے کوئی آگیا ہے ! ! اُس نے بلتھوٹھ پر ہاتھ رکھے کہا

! ! ! جیسی ہٹے ہوئے سے فائر کر دینا

! مقابل سے احمر کی آواز آئی تھی؛

یس بوس ! ! اُس نے کہا تھا اتنے روحا بھی واپس اپنی جگہ پر آچکی تھی ! ! یعنی

! ! اب وہ ابرش کے سامنے نہیں تھی

اُس نے ٹریگر پر ہاتھ رکھ ابرش کا نشانہ لیا ٹریگر چلا گیا بندوق سے نکلتی وہ تیز گولی کسی ہوا کی رفتار سے ابرش کو لگی تھی ! دور سے گولی چلنے کے باعث

جب جھٹکے سے گولی ابرش کے پیٹ سے تھوڑا سا اوپر لگی تو اُس کے قدم
پیچھے لڑکھڑائے تھے

روحا نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا ابرش کے پیٹ سے نکلتی وہ خون کی تیز قطار
!! جو چند لمحوں میں اُس کے کپڑے شرابور کر گئی تھی
ابرش نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جیسے ہی ابرش نے اپنا کپکپاتا ہوا ہاتھ
!! اپنے سامنے کیا ہاتھ خون سے لتھ پتھ دیکھ اُس کی جان نکلی تھی

ٹارگٹ ڈن بوس ! ! اُس نے فون پر بتایا
اوکے نکلو وہاں سے کوئی تمہیں نا دیکھے ! ! احمر نے تاکید کرتے فون رکھا تھا
گولی چلنے وکی بندوق اسنائپر تھی جس کی آواز نہیں تھی اسلئے وہاں موجود
کسی کو پتہ نہیں چلا کے گولی چلی ہے
اپی ! ! ! روحا چیخی تھی ابرش لڑکھڑاتی ہوئی زمین پر گری تھی
جب روحا نے فوراً اُسے تھاما

اپی ! ! روحا پھر چیخی تھی اُس کی چیخوں پکار پر وہاں موجود سب نے پیچھے دیکھا رہا جب کے روحا کی چیخیں سنتے مائم جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا ! ! مائم نے ہاتھوں سے لوگوں کو اپنے سامنے ہٹاتے تیزی سے آگے قدم بڑھائے سامنے کا منظر دیکھ مائم کی سانس رکی تھی

مان ! ! مان جلدی آئے دیکھے اپی کو کیا ہوا ؟ ؟ روحا روتے ہوئے چیخی مائم بھاگتا ہوا اُس جانب ایا تھا

! ! ابرش بچے ؛ ! مائم نے اُس کا چہرہ تھام کر تھپتھپایا

ب۔ بھائی ! ! ابرش نے گہرے گہرے سانس لینا چاہے لیکن نہیں لیے جا رہے تھے ! ! اُس کی سانسیں اُکھڑ رہی تھی اج وہ موت کو اپنے بے حد قریب محسوس کر پا رہی تھی ! !

کچھ نہیں ہو گا تمہیں چلو جلدی ہاسپٹل ! ! مائم نے اُسے تھاما تھا

ن۔ نہیں بھائی ر۔ رہنے دیں ! ! م۔ میرب۔ بیلا ! ! ا۔ اُن کو بولنا آپ ک۔ کے میں اُن سے بہت پیار کرتی ہُوں ! ! اتنا کہتے ابرش اپنا چہرا روحا کی

گود میں گرا چکی تھی آنکھیں شاید ہمیشہ کیلئے بند ہو چکی تھی آنکھوں کے
سامنے آخری تصویر میر کی تھی جب کے ہوش کھونے سے پہلے میر کی
تصویر اپنے سامنے دیکھ اُس کے لب اس حالت میں بھی مسکرائے تھے اور
!! پھر وہ اسی طرح ڈھے چکی تھی

اک ہاتھ مائم کے ہاتھ میں تھا جب کے اک اُس کا پیٹ پر جو خون سے لتھ پتھ
ہو رہا تھا مائم روحا نے اُسے جلدی سے اٹھاتے تیزی سے گاڑی میں بیٹھایا تھا
!! روحا پیچھے بیٹھتی ابرش کا بے جان سر اپنی گود میں رکھ چکی تھی

!! اپی !! وہ روتے ہوئے اُسے پکار رہی تھی جو ان سب سے انجان تھی
مائم بھی تیزی سے گاڑی ہاسپٹل کی جانب بڑھا تھا گاڑی کی ہارش ڈرائیونگ
کرتے مائم نے بیس منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں تے کیا تھا اور پھر جھٹکے سے
!! گاڑی ہاسپٹل کے آگے رکی تھی

دوسری جانب میر جواکیلے آفس میں موجود فائل دیکھ رہا تھااچانک اُسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھامیر ہے فوراً پیچھے پانی کا گلاس تھام کر اپنے لبوں سے لگایا !!

کیاہورہاہے اچانک ؟؟چل بھئی شاہ میر سکندر عمر نکلی جارہی ہے تیری جو اب ایسی گھبراہٹ ہوگی تیس سال میں ہی عمر نکل گئی تیری !!میر خود سے کہتا نفی میں سر ہلاتا واپس !!فائل دیکھنے لگا !

ابرش کو سٹریچر پر لیے تیزی سے اندر لے جایا گیا !!

ڈاکٹر !!مائم نے ڈاکٹر کو دیکھ تیز اواز میں پکارا تھاڈاکٹر تیزی سے اُس جانب آئے

دیکھے جلدی ڈاکٹر گولی لگی ہے ابرش کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے اسے !مائم نے فوراڈاکٹر کو دیکھ کہامائم کا چہرہ بھی سرخ ہورہا تھا چہرے پر تکلیف ظاہر تھی !!

اک منٹ !!ڈاکٹر نے ابرش کی سانسیں چیک کی !!

سانسیں بہت دھیمی ہے لیکن چل رہی ہے خون بہت بہا ہے جلدی
آپریشن تھیٹر میں لے کر چلو!! ڈاکٹر تیز آواز میں اپنی نرس کو دیکھ بولیں
!!!! جب اُنہونے جلدی سے سٹریچر آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھایا تھا
مائم کے بال ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیل چکے تھے جب کے شرٹ کے
اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے کوٹ اسی روڈ پر رہ گیا تھا جب کہ چہرہ بے حد
!! سرخ تھا

!! وہی روحا کا رو رو کر چند منٹوں میں برا حال ہو گیا تھا
کچھ نہیں ہو گا ابرش کو دعا کرو میری جان روتے نہیں!! مائم نے ہے سمجھایا
پھر جلدی سے فون نکالا
مائم نے میر کو کول ملای لیکن میر کا فون شاید سائلینٹ پر تھا اور میر اپنے
ٹیبل کی پشت سے ٹیک لگاے دونوں پیر اِدھر اُدھر کیے کھڑا فائل دیکھ رہا
!! تھا

اُس کا پورا دھیان فائل کی طرف تھا فروبیکے سائلینٹ پر ہونے کی وجہ سے کچھ آواز نہ ائی مائم مسلسل میر کو کول ملا رہا تھا لیکن آگے سے جواب موصول نہیں ہو رہا تھا

بھائی اٹھائے کول پلز!! مائم نے ساتھی بار کول کی تھے لیکن نا اٹھایا گیا

م۔مان سعد بھائی ک۔کو کریں!! روحا روتے ہوئے بولی جب مائم نے فوراً سعد کا نمبر ملاتے اُسے کول ملای

سعد جو بیٹھا لیپٹاپ پر مصروف رہا فون بجنے کی آواز پر فون کی جانب متوجہ ہوا مائم سر کا نام جگمگاتا دیکھ اُس نے فوراً کول اٹھائی !!

السلام علیکم جی سر؟؟؟ سعد نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

بھائی کہا ہے سعد؟؟ مائم کی پریشانی سے بھری آواز پر سعد کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا !!

سر اندر ہے سب خیریت ہے؟؟ آپ پریشان لگ رہے ہیں!!؟؟ سعد نے خود بھی پریشانی سے استفسار کیا

نہیں کچھ ٹھک نہیں ہے بھائی کو بتاؤ جا کر ابرش کو گولی لگی ہے سٹی ہاسپٹل میں اجاے وہ جلدی سعد جلدی کرو!! مائم نے کہا تھا پھر شاید نیٹورک کی وجہ سے فون کٹ چکا تھا

جب کے مائم کی بات پر سعد جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا اُس نے بے یقینی سے فون دیکھا

!! ہیلو؟؟ ہیلو سر!! اُس نے کہا لیکن مقابل کا فون رکھا جا چکا تھا

کیا ہوا ٹریگر؟؟ ایلف جو خود بھی لیپٹاپ میں مصروف تھی سعد کو پریشان دیکھ فوراً اُٹھ کر اُس کے پاس آئی تھی

کچھ ٹھک نہیں ہے ایلف!! سر!! سعد عجیب سی کیفیت میں کہتا تیزی سے اندر کی جانب بھاگا تھا میر کے آفس روم کا دروازہ بنا بجائے سعد کھولتا ہانپتا کانپتا داخل ہوا میر اب بھی ویسے ہی کھڑا فائل دیکھنے میں مصروف رہا

اچانک کسی کے انے پر میر نے نظریں اٹھائے دیکھا سامنے سعد کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ میر نے انکھوں سے چشمہ ہٹایا تھا!!

سعد کے تاثرات بتا رہے تھے کے کچھ ٹھک نہیں ہے!! جب کے میر اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا اس بات سے انجان جو بات اب بتائی جائیگی وہ ناقابل برداشت ہو گی !!

ہمم کیا ہوا؟؟؟ سعد کو گھبرایا ہوا دیکھ میر نے ہنوز سوالیہ نظریں لیے گھمبیر آواز میں کہا !!

سر و۔ وہ گ۔ گولی ل۔ لگی۔۔۔ سعد کا سانس اتنا گھبراہٹ کی وجہ سے پھول رہا تھا کے اُس سے بولا نا گیا !!

کس کو لگی ہے گولی؟؟ میر اُس کے رکنے پر بولا فائل اب بھی میر کے ہاتھ میں اسی طرح موجود تھی!! میر اب تک ویسے ہی کھڑا تھا !!

ا۔ ابرش میم کو!! سعد نے بمشکل ہی بتایا تھا جب کے میر کو لگا اک لمحے میں کسی نے اُس کی ساری دنیا بے دردی سے اپنی مٹھی میں جکڑ لی ہو !!

میر کے تصورات ڈھیلے پڑے تھے!! وہ کچھ لمحے بے یقینی سے اُسے دیکھتا رہا

پھر جھٹکے سے پیچھے رکھا ٹیبل پر موجود اپنا فون اٹھا گیا میر نے بے صبری سے فون پر ہاتھ مار کر فون کھولا سامنے مائم کی بیس سے زائد کالز اور میسیج دیکھ کر !! میر کا دل کسی عجیب طرح دھڑکا تھا

میر نے مائم کا میسیج کھولا !! جس میں ابرش کو گولی لگنے کا بتایا جا رہا تھا ! میر کے ہاتھ میں پکڑی فائل بے ساختہ چھوٹی تھی دل لمحے میں زور وسے !! دھڑکا تھا

!! میر تیزی سے مڑا اُسے اب بھی یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا لیکن جب دل عجیب حالت میں دھڑکنے لگا تو میر کا یقین پختہ ہونے لگا !! جھٹکے سے وہ تیزی سے بھاگتا افس سے باہر نکلا تھا

اپنا کوٹ تک وہ یہی رکھا چھوڑ گیا تھا !! میر تیزی سے باہر کو بھاگتا گاڑی میں !! بیٹھا !! سعد بھی فوراً میر کے پیچھے بھاگا تھا

آفس میں موجود تمام آفیسرز گھبرا گئے تھے یہ سب پہلی بار ہوا تھا میر اتنا پریشان کیوں تھا؟ وہ اتنی تیزی سے کیوں گیا تھا؟؟ سب کے پاس سوال تھے جس کا جواب صرف ایک تھا !!

میر نے تیزی سے گاڑی سٹارٹ کی !! سٹرنگ پر ہاتھوں کی پکڑ مضبوط کرتے میر نے گاڑی۔ سٹی ہاسپٹل کی جانب بڑھائی تھی جب کے سعد بھائی اتا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا !!

سر گاڑی کی سپیڈ کم کریں !! حد سے زدہ تیز گاڑی دیکھ اور میر کو تمام گاڑیوں سے کراس کرتے دیکھ سعد نے اُسے ہوش دلانا چاہا !!

لیکن میر ہنوز اک ہاتھ کی پکڑ اسٹرنگ پر مزید مضبوط کرتا سپیڈ آخری حد تک تیز کر چکا تھا !!

سر ایکسڈنٹ ہو جائیگا !! سپیڈ کو بے حد آؤٹ آف کنڑول دیکھ سعد بتانا چاہا !!

سر !! سامنے سے اک بڑے ٹرک کو تیزی سے اتا دیکھ سعد چیخا تھا

ابرش کو گولی لگی ہے نا؟اُسے اگر کچھ ہو گیا تو!!اس سے پہلے کوئی اونچی نیچی خبر سن کر مروں اس سے اچھا ہے

!! خود ہی اپنی جان دے دیتا ہُوں

میر کی گھمبیر آواز وہاں گونجی تھی

!! سر مت کریں ایسا ٹرک یہی ارہا ہے

Jump Saad !!

میر نے سامنے نظریں جمائے سرخ ہوتے چہرے کے سعد اُسے حکم دیا!!

ساتھ گاڑی کا لوک کھولا!! وہ اُسے جمپ کرنے کا اسلئے کہے رہا تھا تاکہ خود کو موت سپرد کر سکے؟؟ ہمیشہ دوسروں کو بچانے والے اج اپنی قیمتی جان

!! کے پیچھے پڑھ گیا تھا

ن۔ نہیں سر میں نہیں کودونگا میں آپ کو اکیلے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگا!!سعد نے فورا نفی میں سر ہلاتے کہا

Saad I said jump!!

! میر دبی دبی آواز میں غرایا تھا

نہیں سر ! ! اگر آپ اپنی جان دے رہے ہیں تو مجھے بھی اپنی جان دینی ہے کیونکہ آپ کے بغیر میں بھی نہیں رہ سکتا ! ! سعد فوراً نفی میں سر ہلاتا سیٹ پر سیدھا ہوتا اب اپنی آنے والی موت کیلئے تیار کھڑا تھا ! !

اج خلاف ورزی کی معافی نہیں ملے گی سعد ! ! میر محض اتنا غصے کہتا رکا ٹرک اب اک منٹ کے فاصلے پر بمشکل تھا جو جلدی فاصلے تے کرتا اُن کے قریب آچکا تھا ! !

سے ٹکراتا جب میر اک لمحے پہلے Bmw ابھی وہ ٹرک میر کی بڑی بلیک جھٹکے سے سٹرنگ قوت سے دائیں جانب موڑ چکا تھا ! !

طاقت سے گاڑی مڑنے کی وجہ سے سعد یک دم جھٹکا کھاتے آگے کی جانب ہوا تھا ابھی اُس کا سر ڈیش بورڈ پر لگتا ! !

جب سعد ہاتھ رکھ سمبھال چکا تھا ورنہ اُس کا سر بری طرح ڈیش بورڈ پر لگنا تھا !

!! میر اب دوبارہ ہارش ڈرائیونگ کرتا ہاسپٹل کی جانب گاڑی بڑھانے لگا

میر کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑھ رہا تھا اگر سعد اج جمپ کر دیتا تو میر خود کی موت خود چنّنے والا تھا اج سعد کی وجہ سے وہ کرتے کرتے رک چکا تھا

!! کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کے سعد کو کوئی نقصان پہنچے

!! اگلے پانچ منٹ میں گاڑی سٹی ہاسپٹل کی جانب رکی تھی

اج پہلی بار میر کو انے والے حالتوں سے سامنے کرنے کیلئے ڈر لگ رہا تھا وہ جس سے ڈر کا کوئی واسطہ نہیں تھا اج ابرش کی حالت سننے کیلئے ہاں وہ ڈر تھا

!! شاہ میر سکندر کی زندگی میں ایسا کوئی تھا جس کی جان پر بننے پر وہ ڈرتا تھا پہلی بار کچھ عجیب سا احساس ہو رہا تھا

سر چلے !! سعد نے میر کو دیکھ کہا

جب کے میر نے بس اُسے دیکھا تھا اور وہ میر کی بات سمجھتا خود اندر کی جانب بڑھ چکا تھا

!! مطلب صاف تھا کے تُم جاؤ میں اتا ہُوں

!! سعد کے جانے پر میر نے اپنا سر پیچھے سیٹ کی پشت پر رکھا

اگر کوئی بری خبر ہوئی تو اسی وقت میری جان لے لینا!!! میر آنکھیں بند

!! کر کے خدا سے مخاطب ہوتا!! اب واپس آنکھیں کھولتے گاڑی سے نکلا

!! میر نے تیزی سے قدم اندر کی جانب بڑھائے

اندر داخل ہوتے ہی سامنے مائم جو کاؤنٹر پر کھڑا کچھ بات کر رہا تھا اُس کی

!! نظر شاہ میر پر پڑی

بھائی!! مائم فوراً میر کی جانب ایا

ابرش کیسی ہے؟؟؟ میر نے فوراً اُس سے سوال کیا آواز بوجھل سی تھی

آپریشن تھیٹر میں بھائی!! مائم اذیت سے بولا

آگے بڑھنے پر سامنے ہی بینچ پر روحا بیٹھی نظر آئی جسے سعد سمجھاتا چپ

!! کروانے کی کوشش کر رہا تھا

میر نے آگے بڑھتے آپریشن تھیٹر کے دروازے پر دیکھا جہاں چھوٹے سے شیشے کی مدد سے اندر موجود ڈاکٹر کا ہجوم جنہوں نے ابرش کو گھیر رکھا تھا وہ دکھائی دیا !!

میر آپریشن تھیٹر کے دروازے کے قریب جاتا اپنا ہاتھ دروازے پر رکھ گیا ابرش بلکل نظر نہیں آپا رہی اور میر کی آنکھیں پہلی بار اُسے دیکھنے کو !! ترس رہی تھی !!

اتنے گھر والے بھی آہستہ آہستہ ہاسپٹل انے لگے تھے !!

میری بچی کیا ہوا ابرش کو؟؟ امنہ بیگم مائم کو دیکھ تڑپ کر پوچھنے لگی باکی سب کا بھی یہی سوال تھا

گولی لگی ہے چھوٹی ماما!! مائم اُن سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا وہ خود کو ابرش کی اس حالت کا ذمے داری سمجھ رہا تھا وہ اُس کا خیال نہیں رکھا سکا لیکن یقیناً ایسا کچھ نہیں تھا مائم روڈ پر اُس زخمی ہوئے بندے کو دیکھ رہا تھا تب یہ کام پیچھے سے ہوا تھا اگر مائم کے سامنے ہوتا اور مائم تب نا بچا پاتا تب یہ بات

ہو سکتی تھی لیکن ابھی مائم کی کوئی غلطی نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی خود کو ذمے داری سمجھ رہا تھا !!

گ۔ گولی !! سب نے بے ساختہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا

کچھ لمھوں میں امنہ بیگم کا رو رو کر برا حال ہو چکا تھا وہی صائمہ بیگم بھی اُنہیں سنبھالتی خود بھی رو رہی تھی احسن صاحب تو گویا صدمے سے کچھ بولنے کے قابل نا رہے تھے احمد صاحب انگ سمجھا رہے تھے کے اُسے کچھ نہیں ہو گا جب کے دادا سائی کو اس خبر سے ابھی انجان رکھا گیا تھا !!

منال بھی روحا کے پاس جاتی اُسے سنبھال رہی تھی !!

روحا !! روحا کچھ نہیں ہو گا ابرش کو سمبھالو خود کو !! منال نے بہتے انسوں کے ساتھ اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے کہا روحا نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا وہ کب سے ایسی ہو گئی تھی لہجے میں نرمی محبت فکر وہ بھی روحا کیلیے ؟؟ روحا کیلیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا !!

منال کے روحا کو سنبھالنے پر اب سعد بھائی میر کی جانب بڑھا تھا !!

! جو ہنوز ایسے ہی کھڑا تھا

!! ابھی مزید بات ہوتی کے اک ڈاکٹر اندر سے باہر آئے تھے

کیسی ہے ابرش؟؟ سب کا یہی سوال تھا

دیکھے آپ کی پیشنٹ کا خون حد سے زدہ بہے چکا تھا ابھی جلدی خون کی بوتل کا انتظام کرنا ہے جو کے مشکل لگ رہا ہے کیونکہ اُن کا بلڈ روم بہت ریئر ہے؛! ڈاکٹر میر کو دیکھ بولی

آپ میرا لے O negative میر ا اور ابرش کا سیم بلڈ گروپ ہے لیں لیکن اُسے کچھ نہیں ہونا چاہیے!! میر ڈاکٹر کو دیکھ گویا ہوا اُس کی

! آنکھوں میں سرخی میں چھپی وہ تڑپ کوئی بھی دیکھ سکتا تھا

اوکے اجاے میرے ساتھ!! ڈاکٹر نے کہتے میر کے ساتھ آگے کی جانب قدم بڑھائے جب کے میر کے ساتھ مائم بھی ساتھ ایا تھا

میر کرسی پر بیٹھا!! اُس کی نظریں بس ایک جگہ ٹکی تھی دماغ نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کی تھی !!

!! ڈاکٹر اتے میر کا بازو تھامے اب خون لینے کی تیاری کر رہے تھے

!!! جب کے میر آس پاس سے انجان بس اپنی سوچوں میں گم تھا

ڈاکٹر نے خون لینا شروع کر دیا تھا!! اور میر ہنوز ایسے ہی بیٹھا تھا! اُسے تکلیف سے کچھ فرق نہیں پڑھ رہا تھا بس آنکھوں اور دماغ میں اک نام تھا جو تھا ابرش !!

مائم میر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کھڑا تھا!! ڈاکٹر خون لینے سے پہلے میر کے ہاتھ میں پہنی گئی وہ قیمتی گھڑی اُتار کر مائم کو تھما چکے تھے جسے مائم تھامے کھڑے تھا !!

ہو گیا؟؟ ڈاکٹر کے پیچھے ہونے پر مائم اُنہیں دیکھ بولا

جی ہو گیا!! وہ جواب دیتے اب واپس آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھے تھے !!

!! سعد جوس کا گلاس تھامے فوراً اندر داخل ہوا

!! مائم نے میر کی شرٹ واپس سے درست کرتے اُسے گھڑی تھمائی

!! سر یہ پیے!! میر کو گم سم دیکھ سعد نے جوس کا گلاس میر کے قریب کیا

!! سر!؟ میر کو کچھ نہ بولتا دیکھ سعد نے متوجہ کرنا چاہا

ہ۔ہاں؟ میر جھٹ سے سوچوں کی دنیا سے باہر نکلا اُس نے اک نظر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی دیکھی اُسے پہنتے میر کی گلاس سعد کے ہاتھ میں پکڑے گلاس پر گئی !!

سر یہ پیے!! سعد نے پھر پریشانی سے کہا کیونکہ اُسے ڈر تھا میر کو کمزوری محسوس نہ ہو کیونکہ خون کافی زدہ لیا گیا تھا !!

پھینک دو اسے جا کر تُم سچ میں سوچ رہے ہو ابھی میرے حلق سے کچھ اُتر سکتا ہے؟؟!! میر اُسے دیکھ غصے سے بولا

یہاں اُسے ابرش کی فکر کھائی جا رہی تھی اور وہاں وہ اُسے جوس دے رہا تھا

بھائی پلز پی لیں!! کمزوری محسوس نہیں ہو گی!! اب کی بار مائم منت بھرے انداز میں بولا

نہیں پینا مجھے سن لیا دونوں نے ؟؟ میر کھڑا ہوا اور تیزی سے اُس کمرے سے نکلتا چلا گیا اُسے کچھ فرق نہیں پڑھ رہا تھا اپنی حالت سے اُسے کمزوری صرف اس بات پر محسوس ہو رہی تھی کے ابرش کو کچھ نہ ہو بس !

ڈاکٹر اندر جاتے پھر سے آپریشن جاری رکھ چکے تھے بلڈ اُسے چھڑایا جا رہا تھا !!!

میر میرے بچے !! احمد صاحب میر کا حد سے زدہ سرخ چہرہ اور اُسے گم دیکھ اُس کے پاس آئے تھے

!! جب میر نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر اُنہیں دیکھا

میر کی آنکھوں میں وہ تڑپ جو وہ پہلی بار اپنے شیر بیٹے کی آنکھوں میں دیکھ !! رہے تھے خود بھی تڑپ اُٹھے تھے

!انہوں نے فوراً میر کو اپنے سینے لگایا تھا؛

کچھ نہیں ہو گا ابرش کو بچے حوصلا رکھو !! انہوں نے خود بھی اذیت سے کہا

بابا اگر اُسے کچھ ہوا تو میں بھی زندہ نہیں رہ سکونگا!! میر کی گھمبیر آواز اُس کا درد عیاں کر رہی تھی

ایسا نہیں بولتے بچے وہ ٹھک ہو جائیگی کچھ نہیں ہو گا ابرش کو!! انہوں نے میر کو مزید اپنے سینے میں بھینچا

بابا ہر گزرتا لمحہ مجھے اُس ہر تکلیف سے روشناس کروا رہا ہے جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا !!

ہر اتا لمحہ عجیب گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا ہے ایسا لگ رہا ہے کے جیسے کوئی بے دردی سے لمحہ نا لمحہ میری جان نکال رہا ہے !!!

میر اذیت سے بولا اُس کی آواز میں بہت کچھ تھا

احمد صاحب تو میر کے لہجے اور اُس کی باتوں پر تڑپ اُٹھے تھے

میر میرا شیر بچا کیسے کمزور پڑھ رہا ہے اج ایسا تو کبھی نہیں ہوا کے جب میرا بچا کمزور پڑھے پھر اج کیوں؟؟ ہمت ہار رہا ہے!! حالتوں سے لڑنا ہم سب کو آپ نے سکھایا ہے پھر اج خود حالتوں کے سامنے ہار مان رہے ہو؟؟ مت

بھولو تُم کوئی عام انسان نہیں ہو بلکہ شاہ میر سکندر رہو ! ! ہر حالت کا ڈٹ کے سامنا کرنے والا اک بہترین دوست اک بہترین بیٹا اک بہترین بھائی اور اک بہترین محرم ! !

احمد صاحب میر کو سینے سے لگائے فخریہ لہجے میں نم آواز سے بول رہے تھے ! !

بابا اج کمزور پڑھ رہا ہے آپ کا بیٹا ! ! اج ان حالتوں کا سامنا نہیں ہو رہا مجھ سے بابا ! ! میں خود کو اج پہلی بار بہت کمزور محسوس کر رہا ہوں ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی سانسیں تھم جائینگی زندگی نے اُس موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا نا سانس لے پا رہا ہُوں نا دم نکل رہا ہے ! ! میر ہنوز اُن کے سینے سے لگے بولا اُس کے ہر لفظ میں چھپی وہ اذیت محسوس کرتے پیچھے کھڑے مائم اور سعد کی آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی ! !

ایسا نہیں کہتے میر آپ کمزور نہیں پڑھ سکتے ! ! اگر آپ کمزور پڑھے تو باکی سب کا کیا ہو گا سب کی ہمت ہی آپ ہو ! !

احمد صاحب اپنے انسوں صاف کرتے بولیں

نہیں بابا!! نہیں روک پارہا خود کو کمزور محسوس کرنے سے؛! میں واقعی اج کمزور پڑھ رہا ہوں مجھے بھی یہی لگتا تھا کے میں کبھی کمزور نہیں پڑھ سکتا مجھے کسی چیز سے فرق نہیں پڑھ سکتا اج تک دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں بنی جو مجھے بے بس کر سکے لیکن میں غلط تھا بابا!! وہ سارا بھرم لمحے میں ٹوٹ گیا کیونکہ اک چیز ایسی بھی تھی جس کیلئے میں کمزور پڑھ سکتا تھا وہ میری کمزوری بن گئی ہے بابا!! میں کبھی کسی کو خود کی کمزوری نہیں بنانہ چاہتا تھا لیکن وہ میری کمزوری بن گئی اُس کا اس وقت آپریشن تھیٹر میں ہونا مجھے مار گیا ہے!!

میر کا اک اک لفظ وہاں وجود تمام لوگوں کو اذیت سے دوچار کروا رہا تھا وہ میر جو کبھی کمزور نہیں پڑا تھا جس کے منہ سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنی تھی اج اس کے منہ سے اتنی گہری باتیں سن اور اس کو لہجے میں وہ تکلیف محسوس کر سب کو اپنا اپ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا اک طرف ابرش کی

حالت اور دوسری طرف میر کی اذیت دونوں طرف سے خنجر گھوپے
جا رہے تھے !!

بھائی !! پیچھے سے مائم نے اُسے پکارا تھا جب میر نے احمد صاحب کے سینے سے لگے ہی ہاتھ بڑھاتے مائم کو اپنے پاس انے کا اشارا کیا جب مائم فوراً میر کے پاس ایا تھا میر نے اُسے بھی خود میں بھینچا تھا !!

کبھی کبھی زندگی ایسے موڑ پر کھڑا کرتی ہے جہاں آپ خود کو سب سے زدہ بے بس محسوس کرتے ہو !! جہاں آپ کو پتہ لگتا ہے کے تکلیف کیا ہوتی ہے تکلیف آپ کو اچھی طرح اپنی جھلک سے روشناس کراتی ہے !! وہ وقت اس پر مجھ پر پڑا ہے اج تیرا بھائی کمزور اور بے بس پڑھ رہا ہے مائم !!

میر مائم کو خود سے لگاے آنکھیں سختی سے میچے بولا

بھائی آپ کمزور نہیں پڑھا سکتے انشاءاللہ کچھ نہیں ہو گا ابرش کو !! اتنی جلدی ہمت مت ہارے !! مائم تڑپ کر میر کے گرد حصار مضبوط کرتا بولا

وقت گزر رہا تھا دو گھنٹے ہو چکے تھے لیکن اندر سے کوئی خبر نہیں ائی تھی ! !
! ! آپریشن مسلسل جاری تھا
جب اچانک آپریشن تھیٹر کے اوپر جلتی لائیٹ بند ہوئی تھی ! ! سب نے
! ! دھڑکتے دل کے ساتھ دروازے پر نظریں مرکوز کی تھی
کیسی ہے میری بچی ؟ ؟ ! احسن صاحب فوراً ڈاکٹر کے پاس آئے تھے ! ! جب
! ! کے باکی سب بھی کھڑے ہو چکے تھے
گولی دل والے مقام سے تھوڑا سا نیچے لگی تھی اگر دل پر لگتی تو بچنا مشکل
! ! تھا

خون زدہ بہے جانے کی وجہ سے پھر گولی کافی پاور کی لگنے کی وجہ سے ہم نے
! ! اُنہیں بچا تو لیا لیکن وہ قومیں میں جا چکی ہے
اُنہیں ہوش کب تک آئے گا کچھ نہیں کہے سکتے ! ! اک مہینے دو مہینے یا پھر
! ! اک سال دو سال یا پھر شاید پوری زندگی ! ! کچھ وقت درکار نہیں

گولی کافی گہرای پر لگی تھی جس کی وجہ قومہ بنا ہے آپ کے پیشنٹ کو روم
!! میں شفٹ کر رہے ہیں آپ لوگ مل سکتے ہیں
وہ سب سن سکتی ہے لیکن کچھ بول نہیں سکتی !! ڈاکٹر اُنہیں دیکھ پروفیشنل
انداز میں کہتے اب دوسرے ڈاکٹرز سے بات کرتے آگے کی جانب بڑھے
تھے

پر پیچھے کا حال کیا بتاؤ میں آپ کو؟؟
سب بے یقینی سے ڈاکٹر کی بات سن رہے تھے !! جب کے میر نے طاقت
!! سے دیوار پر ہاتھ رکھ خود کو سمبھالا تھا
میری بچی !! یک دم امنہ بیگم کی رونے کی آواز پر سب بے یقینی سے باہر
آئے !! روحا بھی بری طرح رو رہی تھی منال صائمہ بیگم سب کی آنکھوں
سے تیزی سے انسوں بہے رہے تھے جب کے احسن صاحب نے اپنے دل
!! والے مقام پر ہاتھ رکھ اپنے دل میں ہوتے شدید درد کو محسوس کیا تھا
احمد صاحب نے اذیت سے آنکھیں میچ کر

!! میر کو دیکھا جو دیوار پر ہاتھ رکھے بس خاموشی سے دیوار کو گھور رہا تھا

احمد صاحب نے تیزی سے آگے بڑھ کر میر کو تھام کر واپس اپنے سینے سے

!! لگایا تھا میر خاموشی سے بنا کوئی حرکت کیے اُن کے سینے سے لگ چکا تھا

جس کا ڈر تھا وہی ہوا بابا!! میر بنا پلک جھپکائیں بس اک جگہ دیکھ رہا تھا

!! م۔میر!! انہوں نے میر کا چہرہ ہاتھ میں تھاما

!! میر کا حسین چہرہ سرخی اور تکلیف کی شدت سے دوچار ہو رہا تھا

بابا!! میر یک دم اُنہیں پکارتا واپس اُن کے سینے سے لگا تھا میر کی آنکھ سے

اک انسوں ٹوٹ کر احمد صاحب کی شرٹ پر گرا تھا نمی محسوس کرتے

انہوں نے تڑپ کر میر کا چہرہ اپنے سامنے کیا اُس کی آنکھ سے دوسرا انسوں

بھی گرنے والا تھا جب احمد صاحب نے اپنے ہاتھ سے فوراً چنا یہ قیمتی انسوں

!! ایسے نہیں بہے سکتے تھے

میر میرے بچے مت کرو ورنہ تمہارے باپ کو کچھ ہو جائیگا ! ! وہ واپس میر کو طاقت سے خود میں بھینچے بھرائی آواز میں بولیں اُن سے نہیں دیکھا جا رہا ! ! تھا یہ سب اُنہیں اپنا میر ویسا ہی پسند تھا

میر نے خود پر ضبط کیا وہ جانتا تھا اُس ایک انسوں اُس سے زدہ اُس کے گھر ! ! والوں کو تکلیف دینگے

بابا میں اتا ہُوں ! ! میر اُن سے الگ ہوتا تیزی سے بھاگتا ہاسپٹل سے باہر نکلا ! ! تھا

میر ! ! احمد صاحب نے اُسے پکارا لیکن وہ تیزی سے سب کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا

! ! بھائی ! ! مائم تیزی سے میر کے پیچھے بھاگا

بھائی کہا جا رہے ہیں آپ ! ! میر کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ مائم خود بھی جلدی ! ! سے بیٹھا وہ میر کو اس وقت ہر گز اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا

میر خاموش رہا اُس نے گاڑی سٹارٹ کرتے کسی جانب بڑھائی تھی کہا وہ
!! مائم نہیں جانتا تھا
میر کی نظریں سامنے تھی گرفت سٹرنگ پر تھی !! مائم بہت اچھے سے میر
!! کی حالت سمجھ پا رہا تھا؛
اگلے دس منٹ ھارش ڈرائیونگ کے بعد میر کی گاڑی سمندر کے آگے
!! رکی تھی
!! اُسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا میر جھٹکے سے گاڑی سے نکلا
میر نے دو تین گہرے سانس لیے زدہ گھٹن محصوس ہونے کی وجہ سے میر
!! نے اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولیں
بھائی !! مائم بھی تیزی سے گاڑی سے نکلتا میر کے پاس ایا تھا! اس وقت
سورج ڈھل چکا تھا اور اندھیرا چاہنے لگا تھا اس پاس کوئی نہیں تھا بس سمندر
کی لہروں کی آوازیں اتی سنائی دے رہی تھی تیز ہوائے !! اور کچھ نہیں
!! میر بے ساختہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا !! مائم بھی فوراً نیچے بیٹھا

مائم ! ! میر نے اُسے دیکھا تھا

ج۔جی بھائی ! ! مائم فوراً بولا

کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کے وہ گولی اُس کی جگہ مجھے لگ جاتی ! ! زندگی میں پہلی بار کسی سے پیار کیا تھا اور خدا نے اُسے بھی مجھ سے چھین لیا ! ! وہ قومہ میں چلی گئی اُس کی آوازیں بند ہو گئی

مجھے اُس کی باتیں سننا پسند تھا مائم ! ! اور اج صرف میں بولونگا اور وہ محض سن سکے گی نہیں ! !

مجھے میری بولنے والی ابرش چاہیئے جو بولتی تھی اور میں سنتا تھا ! ! میں تو کبھی اُس کی باتوں سے بے زار نہیں ہوا پھر کیوں اُس کی آواز سننے سے مجھے محروم کر دیا گیا !

میر اذیت سے بولا

مائم نے فوراً میر کو اپنے سینے سے لگایا تھا ! !

بھائی ! ! مائم نے خود بھی آنکھیں مینچے اُسے پکارا ! !

مائم مجھے یہی ڈر تھا کے یہ نہ ہو جائے ! ! میں کیسے رہو نگا اُس کی باتوں کے بنا
! !

! ! اُس کی مسکراہٹ دیکھے بغیر

آخر کیوں میرے ساتھ ایسا ہوا ! ! میر کی آواز میں لمحہ بالمحہ بھرائی اُتر رہی
تھی یعنی شاہ میر سکندر اپنا ضبط کھو رہا تھا ! ! آنکھ سے گرم سیال نکلا تھا
مائم پیار کرنا آسان ہوتا ہے لیکن اُس کی آزمائشوں پر پورا اترنا بے حد مشکل
یہی وجہ تھی جو اپنی تیس سالہ زندگی میں میں نے کسی لڑکی کو خود کی

! ! کمزوری نہیں بنایا

لیکن وہ سب کی طرح نہیں تھی اُسے دیکھتے ہی اُس کے سحر میں جکڑتا چلا گیا
میں ! ! ! ! وہ میری کمزوری بن گئی مائم اور میری کمزوری کسی تیسرے کو پتہ
! ! چل گئی

! ! ابھی تو آغاز ہوا تھا خوشیوں کا اور ابھی ہی وہ مجھ سے دور چلی گئی

! ! میر کی آنکھوں سے سیال نکلتے مائم کی شرٹ پر گر رہے تھے

بھائی سنبھالیں خود کو ! ! مائم میر کو تھامتا بولا

نہیں سمبھال سکتا مائم اج نہیں سمبھال سکتا خود کو ! ! اج شاہ میر سکندر اپنے پیار کی جنگ ہار گیا دور ہو گئی وہ مجھ سے ! ! اب وہ میرے پاس ہو کر بھی میرے پاس نہیں ہے ! !

مجھے اُس کے جسم سے کوئی واسطہ نہیں تھا مجھے اُس کی روح سے محبت ہے مجھے اُس کی باتوں سے محبت سے اُس کی مسکراہٹ سے محبت ہے اور اب میرے پاس وہ کچھ بھی نہیں ہے ! ! میر یک دم مائم سے دور ہوا ! !

اج میں خالی ہاتھ ہُوں مائم جب تک ابرش قومیں سے باہر آئیگی یہ نہ ہو میں اپنی زندگی ہار جاؤں ! ! کیونکہ مجھے سانس نہیں آرہی گھٹن محسوس ہو رہی ہے ! ! یہی سوچ کر کے میری ابرش اب کچھ نہیں بولے گی

اج سے اُس کی باتوں کیلئے تڑپنا اُس کی مسکراہٹ کو دیکھنے کیلئے تڑپنا میری زندگی کا مقصد بن گیا مائم

میرا ہجر اتنا تکلیف دا تھا میں نے سوچا نہیں تھا ! !

میں اپنی محبت کے معاملے میں اتنا بھی طاقتور نہیں تھا جتنا مجھے تکلیف سے

!! دوچار ہجر سے نوازا گیا

یہ ہجر نہیں چاہیئے تھا مجھے !! میر یک دم دونوں ہاتھ نیچے رکھے اپنے چہرہ

!! جھکا چکا تھا اُسے دل میں بے حد تکلیف محسوس ہو رہی تھی

بھائی مجھے تکلیف ہو رہی ہے آپ کو اس طرح دیکھ کر ایسی باتیں مت کریں

!! مائم خود بھی اذیت سے بولا

!! اج سے میری زندگی صرف تکلیف دکھ اور اذیت پر مشتمل ہو گئی مائم

!! انتظار لکھ دیا گیا ہے میری زندگی میں

!! اور یہ ہجر کتنا ہو گا مجھے نہیں پتہ

تُجھے پتہ ہے میں نے ابرش سے اظہارِ محبت کرنے میں اتنا وقت کیوں لگایا

؟؟ میر نے مائم کو دیکھا تھا

مائم نے سوالیہ نظروں سے میر کو دیکھا

کیونکہ مجھے پتہ تھا میں نے جب اُس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تو ہجر زدہ دور
نہیں ہو گا لیکن میں مزید اُسے انتظار کروا کے تکلیف میں نہیں رکھنا چاہتا تھا
اظہار کر کے اُسے تو تکلیف سے نکال دیا لیکن پتہ ہی نہیں چلا کے خود کو
!! تکلیف کا اسیر کر لیا میں نے
!! میر شاید تکلیف کی آخر حدیں پار کر رہا تھا
بھائی ابرش نے ہوش کھوتے وقت بھی صرف آپ کا اور بیلا کا نام لیا تھا وہ
کہتی ہے کے وہ آپ دونوں سے بہت بہت محبت کرتی ہے اُس کے آخری
!! لفظ یہ تھے
مائم نے یاد انے پر بتایا
جب میر نے تڑپ کر اُسے اُسے دیکھا
میں جانتا ہوں وہ مجھ سے محبت کرتی ہے میں جانتا ہوں مائم لیکن گرزاب
!! میں بھی اُس سے محبت کرتا تھا
!! میر کی آنکھ سے مزید انسوں ٹوٹ کر گرا تھا

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کے یہ سب بھی ہو گا ! ! وہ میرے پاس ہو کر
بھی پاس نہیں ہو گی میں اُسے دیکھو نگا لیکن وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی میں
بولوں گا پر وہ نہیں بول سکے گی وہ مجھے سنے گی لیکن میں اسے نہیں سن
! ! ! سکوں گا

! ! میر کھڑا ہوا تھا میر کے کھڑے ہوتے ہی مائم بھی فوراً کھڑا ہوا
مجھے سکون نہیں مل رہا مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے مائم ! ! میر پیچھے گاڑی پر
ہاتھ رکھ بوجھل لہجے میں بولا

! ! بھائی ! ! جب مائم نے اُسے تھاما
! ! میر نے اوپر چہرہ کیے آسمان کو دیکھا تھا آج تو آسمان بھی ویران لگ رہا تھا
دیکھ مائم اج آسمان بھی کتنا ویران ہے چاند کو دیکھ اج خوبصورتی سے نہیں
چمک رہا تاروں کو دیکھ اک دوسرے سے کتنا دور ہیں ! ! اُس اک کی
آنکھیں بند ہو جانے سے میری پوری زندگی ختم ہو گئی مائم ! ! یہ سمندر کی
! ! لہریں یہ ہوائیں سب بے معائنے لگ رہی ہے

پتہ ہے کیوں؟؟ کیونکہ اج ان کے پاس ابرش نہیں ہے تجھے پتہ ہے ابرش کو سمندر بہت پسند تھا !!

وہ یہاں اکثر اتی تھی !! یہ لہریں تو اُس سے اچھی طرح واقف ہونگی !!

اُس کا قومہ میں جانا میری زندگی کا سب سے تکلیف دا عمل سب سے اذیت ناک واقعہ اور سب سے بے بس مقصد تھا مقابل جو بھی تھا وہ کامیاب ہو گیا !! مجھے بے بس کرنے میں

اُس نے میری کمزوری کا غلط فائدہ اٹھایا ہے مائم میری جان لے لیتا لیکن اُس نے ابرش پر جان لیوا حملا کر کے میری جان لمحہ بالمحہ تڑپنے کیلئے چھوڑ دی !!

میر اُسے دیکھ بولا میر کی باتیں مائم کو بری طرح تکلیف دے رہی تھی وہ !! اپنے بھائی کو پہلی بار اتنی تکلیف میں دیکھ رہا تھا

حد تک میر تکلیف میں یہ بھی بھول چکا تھا کے یہ حملا کرنے والا اور کوئی نہیں بلکہ احمر ہی ہے !!

میر نے اذیت سے اپنا سر تھاما تھا اُسے سر میں بے حد درد محسوس ہو رہا تھا !!

بھائی کیا ہوا !! مائم پریشانی سے میر کا ہاتھ تھام گیا

وہ ہوا جو نہیں ہونا چاہئے تھا وہ چلی گی مجھ سے دور !! میر اتنا کہتا رکا تھا مائم دیکھ سکتا تھا میر کی آنکھوں میں انسوں اٹکے ہوئے تھے !!

مائم نے میر کو سینے سے لگایا

بھائی ہم جانتے ہیں آپ روتے نہیں آپ بہت ہمت والے ہے لیکن یہاں اور کوئی نہیں بس میں ہُوں آپ رو سکتے ہیں ! ورنہ یہ تکلیف آپ کو دوگنا اثر کریگی

مائم میر کے گرد حصار باندھتا بولا میر کی آنکھوں سے اُس قیمتی انسوں کی تعداد تیز ہوئی تھی اُس کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے نکلتے مائم کی شرٹ پر گر رہے تھے !!

دل میں شدید ہوتی تکلیف اُسے اُس شیر کو گھائل کر رہی تھی !

ابرش کی آنکھیں بند ہوئی تھی اور شاہ میر کی پوری زندگی اندھیرے میں
ڈوپ گئی تھی جہاں صرف اندھیرا تھا اور کچھ نہیں !!

دوسری جانب سعد نے اسی جگہ اپنی گاڑی بڑھائی تھی جہاں یہ واقعہ پیش
آیا تھا سعد نے جھٹکے سے گاڑی روکی !!

اُس دکان کے آگے اب بھی ابرش کا خون پڑا تھا وہاں ویرانی سی تھی سعد
جلدی سے گاڑی سے نکلا اس نے چاروں اور نظریں دوڑائی

اُسے سی سی ٹی وی نظر آیا تھا سعد تیزی سے بھاگتا سی سی ٹی وی کی جانب بڑھا
!!

اس کی فوٹیج نکال کر دو جلدی !! پاس ہی بیٹھے آدمی کو دیکھ سعد بولا

کیوں بھئی کون ہو تُم ؟؟ اُس نے الٹا سوال کیا جب کے اُس کے سوال پر سعد
کا دماغ خراب ہوا تھا

اُس نے اپنی جیب سے کارڈ نکالتے اُس کے سامنے کیا !!

یہ ہُوں !! کافی ہے یا پر بتاؤں ؟؟؟

!! سعد سختی سے بولا اُسے ان حالات میں مقابل کا جواب سلگا گیا رہا
س۔ سرا بھی دیتا ہُوں۔۔۔ وہ فوراً گہتا سی سی ٹی وی کی فوٹیج نکالتا سعد کو تھما
!! گیا

سعد اُسے تھامتے تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھا تھا سعد گاڑی میں بیٹھا اور
!! اُسے آفس کی جانب بڑھائی
اگلے پانچ منٹ میں اُس کی گاڑی آفس کے آگے رکی تھی سعد تیزی سے
!! نکلتا اندر کی جانب بھاگا
ٹریگر کیا ہوا مجھے بتاؤ میں کب سے تجھے کولز کر رہی ہوں !! اُس کے داخل
!! ہوتے ہی ایلف جو اُسے ہی کول لگا رہی فوراً آگے ائی
ابرش میم کو گولی لگی ہے !! وہ بنا اُسے دیکھ کہتا تیزی سے آگے بڑھتا
لیپٹاپ میں لگا چکا تھا USB
!! جب کے اُس کی بات پر ایلف سٹل ہوئی تھی

اُس نے بے یقینی سے سعد کو دیکھا جو جلدی سے لیپٹاپ کا وہ فوٹیج آن کر چکا تھا !!

ایلف بھی بھاگتی ہوئی اُس کے پاس آئی !!،

فوٹیج میں سعد نے غور سے ہر ایک چیز دیکھنا شروع کی تھی اور اُس کی تیز نظر پیڑ کے پیچھے چھپے اُس آدمی پر جا چکی تھی ایلف اور اُس کی نظریں مسلسل سامنے تھی !!

جب اُس آدمی نے اپنی سنائپر کا نشانہ سامنے تانا !! دیکھو ایلف اسی نے گن چلائی ہے میم پر !! سعد نے ہاتھ کے اشارے سے بولا

لیکن یہ کیا کس نے ؟؟ اُس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

افکورز احمر نے ایلف !! سعد کے چہرے پر پریشانی ہی پریشانی تھی وہ فوٹیج پر نظریں جمائے بیٹھا تھا جب یک دم کیمرے میں اسنائپر چلتی دکھائی دی جو سیدھا ابرش سکندر کے وجود میں اُتری تھی !!

!! یہ دیکھ سعد کے اذیت سے اپنی آنکھیں مچی تھی

اُس گولی چلانے والے کا چہرہ تو نہیں دکھ رہا تھا جن البتہ اُس کے ہاتھ محض دکھ رہے تھے جن میں پہنی وہ انگھوٹی سعد نے زوم کر کے دیکھی تھی جس

!! سے شک یقین میں بدل چکا تھا کے یہ کام احمر نے کروایا ہے

سر کو بتانا ہو گا کے یہ احمر نے کروایا ہے !! سعد کہتا فون نکالنے لگا جب وہ

!! ایک دم رکا اُسے میر کی حالت یاد آئی تھی

نہیں ابھی سر بہت تکلیف میں ہے تُم جانتی ہو ایلف میں نے سر کو اتنا

تکلیف میں اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا !! اُنہیں تکلیف میں دیکھ مجھے

تکلیف ہو رہی ہے !! سعد اپنی آنکھوں کی نمی اندر دھکیلتا بولا

ابرش کیسی ہے ؟؟ ایلف نے اُسے دیکھ کہا

She has gone to Qoma!!!

سعد اذیت سے بولا جب ایلف نے چونک کر اُسے دیکھا تھا سب کی طرح ایلف کو بھی یقین کرنا مشکل تھا یہ خبر بے یقینی کی حامل تھی کسی کو یقین آسانی سے نہیں آرہا تھا !!

ک۔ کیا قومہ ؟؟ اُس نے بے یقینی سے لفظ ادا کیے

ہاں اور تمہیں پتہ ہے سر کتنا ٹوٹ چکے ہیں !! سعد اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے بولا جب کے ایلف اُسے یک ٹک دیکھ رہی تھی !!

ٹریگر !! یہ احمر اس حد تک گر جائیگا سوچا نہیں تھا !! ایلف غصے سے بولی

یہ اس سے زدہ حد تک بھی گرا ہے ایلف تُم جانتی ہو !!

سعد نے جواباً سنجیدگی سے کہا

ہاں !!! اور کل اس پر اٹیک کرنا تھا تو اب کیا ہو گا کیونکہ تُم بتا رہے ہو سر کافی ڈسٹرب ہے ؟؟ ایلف سوالیہ نظروں سے بولی ساتھ ساتھ پریشانی بھی اُس کی آنکھوں میں تھی

مجھے نہیں لگتا کے کل ہو سکے گیا لیکن پھر بھی سر کا فیصلہ جانے بغیر کچھ
نہیں کہے سکتے ! ! سعد جواباً بولا کیونکہ اُسے میر پہلے کافی ڈسٹرب لگ رہا تھا
! ! اس میں پھر ان سب پر دھیان دینا مشکل لگ رہا تھا
ایلف تُم پھر بھی فورس ریڈی رکھنا کل کیلئے ! ! میں ہاسپٹل جا رہا ہوں میں
سر سے پوچھ لونگا ٹھک ہے ؟ ؟ ؟ سعد کھڑا ہوتا اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھائے
بولا
میں بھی چلتی ہُوں تمہارے ساتھ ہاسپٹل ! ! ایلف بھی فوراً اپنی پینٹ کی
جیب میں ہاتھ ڈالے اپنا فون نکالتے اُس میں وقت دیکھ بولی
اوکے آجاؤ ! ! سعد نے اسباب میں سر ہلاتے قدم آگے کی جانب بڑھائے
! ! پیچھے ایلف بھی سعد کے ساتھ ہی آگے بڑھی تھی
! کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہاسپٹل پوھوچ چکے تھے
ہاسپٹل پہنچتے ایلف نے سب کی حالت دیکھ گہرا سانس بھرا تھا اُس کی اپنی تو
! ! کوئی فیملی نہیں تھی اسلئے اُسے یہ دکھ دگنا محسوس ہو رہا تھا

اُس نے نظر ادھ اُدھر دوڑائی یہاں میر نہیں تھا!! ہاں اُس نے دیکھا تھا
یہاں میر نہیں تھا!! اور نہ مائم تھا
ایلف آگے بڑھی سب رو رہے تھے اس وقت جب کے ابرش کو روم میں
شفٹ کیا جا رہا تھا ابھی مزید بات ہوتی کے میر اور مائم ہاسپٹل میں اتے
دکھائی دیے !
میر کے چہرے پر کوئی تصورات نہیں تھے بس آنکھیں سرخ تھی جو اُس
کے جذبات عیاں کرنے کیلئے کافی تھی !!
ایلف نے میر کو دیکھا تھا میر کی سرخ آنکھ دیکھ اُس نے خود کو ڈوبتا محسوس
کیا !!
ایسی تکلیف اج تک اُس نے شاہ میر کی آنکھوں میں نہیں دیکھی تھی
آپ کے پیشنٹ کو روم میں شفٹ کر دیا ہے آپ لوگ مل سکتے ہیں !!
اتنے اک نرس نے اتے اُنہیں آگاہی دی !!

سب اک ساتھ مت جائے تین چار کر کے جائے ! ! ساتھ اُس نے ہدایت بھی دی تھی

جس پر امنہ اور صائمہ بیگم جب کے احسن اور احمد صاحب اندر کی جانب بڑھے تھے ! !

وہی میر دیوار سے ٹیک لگاے کھڑا ہو چکا تھا جب اُس کا فون بجا ! !

میر نے فون نکالتے سامنے کیا بہرام کا نام جگمگاتا دیکھ اُس نے فون کان سے لگایا ! !

سر ؟ ؟ کیسے ہیں آپ بھابھی کیسی ہے اور بیلا ! ! بہرام پر جوش انداز میں بولا

کیونکہ یہاں ہوا واقعی اُنہیں معلوم نہیں تھا ! !

کچھ ٹھک نہیں ہے بہرام ! ! ابرش کو گولی لگی ہے ! ! میر بوجھل آواز میں بولا

جب کے مقابل میں موجود بہرام نے بے یقینی سے فون کی سکرین دیکھی گویا اُسے یقین نا آیا ہو

س۔ سر ! ! اُس نے دوبارہ پکارا تھا

! ! لیکن مقابل سے خاموشی رہی

ہم ابھی پاکستان اتے ہیں ! ! یک دم بہرام پریشانی سے گویا ہوا

ایئر فورس بند ہے تمام ! ! کل احمر پر جوائنٹ ہے اسلئے ! ! میر نے اُسے آگاہ کیا

اوہ نو ! ! سر آپ نے بند کروائی ہے تو آپ کھل دیں ہمیں ابھی انا ہے ! !

بہرام پریشانی سے بولا

بہرام ایئر فورس میں کھل واد و نگا لیکن پھر احمر ضرور پاکستان سے بھاگنے کے منصوبے بنائے گا اسلئے کل رات دس بجے تک فورس کھلے گی پہلی فلائٹ سے آجانا ! ! میر اُس کی پریشانی بھانپتے ہوئے بولا

ٹھک ہے سر لیکن اُس سے پہلے بھابھی کی طبعیت کا بتاتے رہیے گا؛؛ بہرام اور امنہ دونوں پریشان ہو چکے تھے

کیا بتاؤں بہرام قو میں میں ہے وہ ! ! یہ کہتے ہوئے اک درد کی لہر میر کی وجود میں دوڑی تھی جب کے مقابل میں موجود بہرام کے ہاتھ سے بے ساختہ فون نیچے گرا تھا یہ خبر ضرورت سے زدہ حیران کن اور بے یقینی کی حامل تھی ! !

سب باری باری ابرش سے مل کر آرہے تھے سوائے میر کے ابرش کچھ نہیں بول سکتی تھی اُس کی آنکھیں بند ہو چکی تھی ! ! بس وہ سب کو سن پا رہی تھی ! ! یہی دیکھ سب کا رو رو کا برا حال تھا

مائم میر کو دیوار سے ٹیک لگائے سامنے والی دیوار کو گھورتا پا کر اس کی جانب ایا

بھائی سب مل لیے ہیں ابرش سے اپ بھی مل لیں ! ! مائم میر کو دیکھ نرمی سے بولا

میں کیسے دیکھوں گا اُسے خاموش مائم ؟ ؟ میر نے بوجھل لہجے میں کہا میر کے چہرے پر تھکاوٹ اُس کی آواز سے بھی معلوم ہو رہی تھی

بھائی وہ آپ کو سن سکتی ہے یقیناً وہ بھی آپ کے انتظار میں ہو گی اک بار چلے جائیے!! مائم میر کو دیکھ سمجھانے والے انداز میں بولا

!! جب میر نے گہرا سانس لیتے سر کو خم دیا

!! پھر قدم لیتا روم کے دروازے کے آگے رکا

دروازے کے شیشے سے نظر آتا ابرش کا وجود جو مشینوں میں جکڑا تھا لبوں پر آکسیجن ماکس ہاتھوں میں کئی ڈرپس!!

!! میر نے ضبط سے آنکھیں میچتے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا

میر کو اج سے پہلے کسی رنگ سے شکوہ نہیں تھا لیکن اج ابرش کے اس وقت پہنے پیشنٹ سکائے بلیو ڈریس کا رنگ میر کو بلکل پسند نہیں ارہا تھا

!میر قدم باقدم چلتا بیڈ کے نزدیک ایا؛

پاس رکھی کرسی جو بیڈ کے برابر میں تھی میر دھیرے سے اس پر بیٹھا اُس کی نظریں بس ابرش کے معصوم چہرے کا طواف کر رہی تھی جس کے اوپر

آکسیجن ماکس تھا چہرے سے گزرتی نظریں نیچے اُس کے نازک ہاتھوں پر
!! آئی تھی جو کئی ڈرپس سے جکڑے ہوئے تھے
چہرہ زدہ خون بہہ جانے کی وجہ سے زرد تھا لیکن مسلسل میر کا دیا خون اُسے
ڈرپ کے ذریعے چھڑایا جا رہا تھا
میر نے دھیرے سے اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن پہلی بار کچھ کرنے کی شاہ میر
میں ہمت نہیں تھی محض اک چھوٹا سا کام وہ ابرش کا ڈرپ میں جکڑا ہاتھ
نہیں تھام پا رہا تھا
یااللہ رحم !! میر نے آنکھیں بند کرتے کہا
اگر یہ آزمائش دی ہے تو مجھے ہمت بھی دے اس کا سامنا کرنے کی !! اب
!! میر نے اوپر دیکھتے دل میں خدا کو مخاطب کیا تھا
کافی عرصے بعد میر کے لبوں نے اللہ کو پکارا تھا اسے پتہ ہی نہیں تھا کے وہ
اپنے رب سے اتنا دور کب ہوتا گیا؟؟

لیکن کہتے ہے ناجب تمام در بند ہوتے ہیں تو اللہ کا در کھلا ہوتا ہے وہ ہر وقت
!! بیٹھا ہے آپ کی دعاؤں کو سننے کیلئے
اللہ سے کہے کر میر کے اندر ہمت ائی تھی اُس نے دھیرے سے ابرش کا
!! ہاتھ تھام کا اپنے مضبوط ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا
اور دوسرے ہاتھ سے اُسے دھیرے دھیرے سہلانے لگا
!! میں جانتا ہوں تُم مجھے سن سکتی ہو !! لیکن کچھ بول نہیں سکتی
اور یہ میری زندگی کا سب سے خوفناک منظر ہے جب میں تمہاری آواز سے
!! محروم ہُوں
ابھی تو صرف چند گھنٹے ہوئے ہے اور میں تمہیں بہت یاد کر رہا ہوں آگے کا
وقت کیسے گزارونگا میں ؟؟؟
میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا گویا وہ ابھی جواب دیگی لیکن جواب
!! دینے والی تو ہمیشہ کیلئے شاید آنکھیں بند کر چکی تھی

تمہارے جواب کا مجھے انتظار رہیگا ابرش ! ! میں ہر پل تمہارے جواب کا انتظار کرونگا ! !

میر نے اُس کا ہاتھ اوپر کو اٹھاتے نرمی سے اپنے لب رکھے تھے دوسری جانب سب کچھ سنتی ابرش خون کے آنسوں رو رہی تھی وہ ناحرکت کر پا رہی تھی نا کچھ بول پا رہی تھی ! !

اُس کا بس چلتا وہ ابھی میر کے سینے سے لگ جاتی لیکن اُس میں بلکل سماعت نہیں تھی ! !

تمہیں پتہ ہے تُم جب جب مجھ سے باتیں کرتی تھی وہ لمحہ میرے لیے سب سے خاص ہوا کرتا تھا مجھے تمہارے ساتھ بتایئے ہر پل کی بات یاد ہے بھلے کچھ بھولوں یا نا بھولوں لیکن تمہارے ساتھ بیتا یا ہر اک پل شاہ میر سکندر کبھی نہیں بھول سکتا ابرش ! !

تُم ہمیشہ میرے دل میں رہو گی یہاں ! ! میر نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھ کہا

!!میرے دل کی اک لوتی مالک تُم تھی تُم ہو اور ہمیشہ رہو گی

اس سلطنت کی اکلوتی ملکہ صرف تم ہو اور تمہاری سلطنت پر کبھی کسی کو

!! قبضہ کرنے نہیں دونگا

!! حد تک کسی کی نظر بھی نہیں پڑھنے دونگا

یہ دل اور شاہ میر سکندر صرف تمہارا ہے اور اپنے خون کے آخری قطرے

!!!تک رہیگا

! تمہارے حق میں خیانت تمہارا میر کبھی ہونے نہیں دیگا

میں تُم سے ٹوٹ کر محبت کرونگا ابرش!! بدلے میں بس تمہاری اواز سننا

میری چاہت ہو گی اور تمہاری وہ مسکراہٹ جس کو دیکھ کر میں جیا کرتا تھا وہ

!! ہر پل میری آنکھوں سے سامنے ہو گی

تُم میری زندگی میں ائی وہ خوشی ہو جسے میں نے ہر پل خود میں محسوس کیا

ہے!! تُم اک اندھیرے میں ائی وہ روشنی ہو جس نے میرے دل کے

!! پردے گرا کر اُجالا کیا ہے

ابرش تُم چاہے جب بھی واپس میرے پاس آؤ لیکن یادرکھنا میں کبھی بھی
!! تمہاری جگہ کسی کو نہیں دونگا

ہمیشہ یادرکھنا کے

شاہ میر سکندر پر ابرش سکندر کے علاوہ اس دنیا کی ہر اک عورت حرام ہے
!!

صرف میری منکوحہ میری بیوی بنیگی اُس کے علاوہ کوئی یہ مقام حاصل
!! نہیں کر سکتا

جلدی سے واپس آجانا مجھے زدہ انتظار مت کروانا تُم اک واحد انسان ہو اس
!! دنیا میں جس کے جانے سے مجھے صبر نہیں اسکتا

جس کے سامنے میں خود کو بے بس محسوس کرتا ہوں !! تمہارے لیے زدہ
!! انتظار میری برداشت سے باہر ہو جائیگا ابرش

واپس آجانا میرے پاس وعدہ کرتا ہوں اس دنیا کی تمام خوشیاں تمہارے قدموں میں رکھ دونگا!! تمہیں ٹوٹ کر چاہُوں گا!! اتنا کے شاید ہی اج سے پہلے کبھی کسی نے کسی کو چاہا ہو گا !!

بدلے میں بس تمہاری وہ مسکراہٹ کی تمنا رکھونگا بدلے میں مجھے پیار نہیں چاہیئے بس تُم چاہیئے ہو ابرش !!

میر اُس کا ہاتھ تھامے اُس کے چہرے پر نظریں گاڑے اک اک لفظ شدت سے بول رہا تھا اُس کا اک اک لفظ اُس کے دل کا حال بیان کر رہا تھا !!

جب کے بے سود لیٹی ابرش کی آنکھ سے اک انسوں گرا تھا میر کی نظر اُس کے آنسوں پر پڑی

تُم اس حالت میں بھی رونے سے باعث نہیں آرہی نا!! میر نے اُس کا انسوں اپنے ہاتھ سے چنا تھا کتنا بے بس مرحلہ تھا یہ ابرش کیلئے اُسے اج سے پہلے اتنی بے بسی کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی وہ میر کے سینے سے لگ

کر تمام تر تکلیفیں بھلا دینا چاہتی تھی لیکن خدا کو شاید یہ ابھی منظور نہیں تھا

!!

کاش کے یا تو پھر اُسے پوری طرح اٹھا لیا جاتا کیونکہ وہ اپنے میر کی اتنی گہرائی

!! میں کی گئی باتوں میں موجود تکلیف نا سن پاتی

!! اُس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی! میر کی آواز میں وہ تکلیف

!! لیکن گر زوہ سوائے سننے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی

بھائی!! اجاے ڈاکٹر کہے رہے ہیں ابرش کو ارام کرنے کیلئے تھوڑا ریسٹ

!! دینا ہے

مائم نے گیٹ سے ہی میر کو دیکھ کہا جب میر نے دھیرے سے اسباب میں

سر ہلایا

جب کے کہے کر مائم جا چکا تھا لیکن ابرش مائم کی بات پر تڑپ اٹھی تھی وہ

نہیں چاہتی تھی کے میر اُس کے پاس سے جائے لیکن وہ اتنی بے بس تھی

!! کے وہ میر کو روک تک نہیں سکتی تھی

!! تُم ارام کرو!! کل گھر چیلنگے انشاءاللہ

بیلا کا بتا دیتا ہوں تمہیں وہ گھر پر ہے اُسے تمہارے بارے میں نہیں بتایا!!

!! وہ بھی یہ سب برداشت نہیں کر پائیگی

میں پوری کوشش کرونگا سب کو سنبھالنے کی لیکن اس بار مجھ سے یہ نہیں ہوگا کیونکہ اس بار والا حادثہ سب کے ساتھ شاہ میر سکندر کو روح تک زخمی کر کے گیا ہے !!

اب میں سب کچھ ٹھک نہیں کر سکتا اب سب صرف تُم پر بنیاد ہے ابرش جب تُم واپس میرے پاس اؤ گی سب ٹھک کر دونگا اس سے پہلے میرا زخمی دل محض تمہیں یاد کرنے کے اور کچھ کرنے کے قابل نہیں

مجھے خود نہیں پتہ تھا کے میں تُم سے اس حد تک محبت کرتا ہوں جیتنا میں اب محسوس کر رہا ہُوں لیکن میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں یہ اج پتہ چل رہا ہے کہتے ہے نا محبت کا احساس تب ہوتا ہے جب وہ شخص آپ سے دور چلا

جائے اسی طرح میں تُم سے اس حد تک محبت کرتا ہوں یہ اج کھل کر معلوم ہوا ہے مجھے !!

اپنا بہت سارا خیال رکھنا زدہ اسٹریس مت لینا!! ہم سب باہر ہے!! میر اُسے دیکھ کہتا کھڑا ہوا

میر نے ابھی اک دو قدم بڑھائے تھے جب کچھ سوچتا واپس مڑا

میر نے آگے بڑھتے عقیدت سے اپنے لب ابرش کی پیشانی پر رکھے تھے !!

!! میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں ابرش!! ہر روز اپنی محبت کا اقرار کرونگا

میر اُس کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی نما آواز میں کہتا نرمی سے اُس کی کان کی لوں چومتا پیچھے ہوا !!

اپنے دل میں ہوتے شدید درد کو نظر انداز کرتے میر اک نظر ابرش کو دیکھتا کمرے سے باہر نکلا تھا !!

ابرش کا اس وقت ایسی حالت میں ہونا میر کو بہت تکلیف دے رہا تھا !!

!! وہ مزید یہاں بیٹھتا تو اپنا ضبط کھو دیتا

میر باہر ایا سامنے سعد اور ایلف موجود تھے میر کو دیکھتے ہی ایلف اور سعد
!! اُس کی جانب آئے تھے

سر ہمیں آپ سے بات کرنی ہے !! سعد میر کی قیامت خیز سرخ آنکھوں
میں دیکھ بولا

جب میر سر کو خم دیتا آگے کی جانب بڑھا سعد اور ایلف بھی میر کے ساتھ
!! ہی ہاسپٹل سے باہر آئے تھے

کہو !! میر جیب سے فون نکالتا بہرام کے میسیج کو دیکھ بولا جس میں اُس نے
اپنی پریشانی پھر سے ظاہر کرتے اج ہی انے کی بے تابی کی تھی

سر میم پر حملا احمر نے کروایا ہے !! سعد نظریں جھکائے بولا جب کے
!! موبائل کیبورڈ پر میر کے چلتے ہاتھ رکے تھے

لمحے میں میر کی آنکھوں میں وحشت اُتری تھی میر نے اپنی وحشت زدا
!! آنکھیں اٹھا کر اوپر دیکھا

میں اج اُسے زندہ نہیں چھوڑونگا!!میر غصے سے کہتا آگے بڑھنے لگا جب سعد نے تیزی سے اُسے روکا

سر ابھی اِدھر آپ کی ضرورت ہے!!سب کی حالت دیکھے!!سعد نے اُسے سمجھایا سعد ٹھک ہی تو کہے رہا تھا

تو کیا مطلب ابرش کو اس حالت میں پہنچانے والے کو زندہ رہنے دوں مزید اک بھی لمحے!!میر اُسے دیکھ غصے سے بولا

نہیں سر میں ایسا نہیں کہے رہا میں بس کہے رہا ہوں کے کل ہمارا اُس کے تمام موضوعات پر حملہ کرنے کا ارادہ ہے ہر چیز ریڈی ہے تو ہم کل یہ کام انجام دیں گے تاکہ احمر کی ہر مرکز کو ایک ساتھ ہم لوگ ختم کر سکیں!!

سعد میر کو دیکھ دھمی آواز میں بولا

بہت ہو گیا اب بس اور نہیں کل کا دن اگر احمر کی بتر موت سے نا رنگا گیا تو میرا نام بھی شاہ میر نہیں!!اج سے پہلے اتنی دردناک موت کسی کو نصیب نہیں ہوئی ہو گئ جتنی کل احمر کو ہو گی!!

ابرش کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی کم ظرف نے ہمت ہوتی تو مجھے کرتا
ناٹارگٹ!!

میری کمزوری پر وار کر کے کون سے مرد کا بچا بن گیا وہ!!

میر دبی دبی آواز میں غرایا تھا

میر کا دل کر رہا تھا ابھی کہ ابھی احمر کا سر اس کے دھڑ سے الگ کر دے جو
اُس کی ابرش کو چھین چکا تھا!!

بھائی چھوٹی خالا کی طبیعت خراب ہو رہی ہے پلز آئے آپ!! منال میر کو
دیکھ پریشانی سے بولی واحد میر ہی تھا جو سب سمبھال سکتا تھا!!

اُس کی بات پر میر احمر کی طرف سے غصّہ ضبط کرتا تیزی سے اندر کی جانب
بڑھا!!

سامنے ہی امنہ بیگم رو رو کر اپنی حالت بگاڑ چکی تھی سب اُنہیں سمبھال
رہے تھے ان کی انکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں

ابھی وہ کھڑی ہوئی تھی جب وہ گرتی کے میر نے تیزی سے آگے اتے
!! انہیں تھاما بابا کی سب بھی اُنہیں تھامے پریشانی سے سمجھا رہے تھے
!! چھوٹی مما!! میر نے اُنہیں واپس بینچ پر بٹھایا
کیا ہوا ہے آپ کو؟؟ آپ اس طرح رو رو کر صرف خود کو نہیں اندر موجود
ابرش کو بھی تکلیف دے رہی ہے کچھ نہیں ہوا اُسے!! خدا کا شکر کرنا
چاہیئے ہمیں کے وہ ہمارے پاس تو ہے اُسے ہوش آئیگا ضرور آئیگا اس طرح
رو کر آپ سب کو تکلیف دے رہی ہے اور سب سے زدہ تکلیف ابرش کو
ہو رہی ہے! میر اُن کے انسوں صاف کرتا نرمی سے بولا
اُسے سمجھ نہیں آرہا وہ اپنی تکلیف دیکھے یا اپنے گھر والوں کو سنبھالیں بالآخر
اپنی تکلیف سائڈ کرتے میر نے گھر والوں کو سنبھالنے کا فیصلہ لیا وہ خود
ابرش کو اس طرح دیکھ تکلیف میں تھا لیکن وہ گھر والوں کو سمجھا کے اُن کا
!! دکھ کم کرنے کا سوچ چکا تھا

امنہ بیگم نے انسوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر میر کا چہرہ دیکھا جو خود بھی !! سرخ ہو رہا تھا اُس کی آنکھوں میں تڑپ امنہ بیگم بھی دیکھ سکتی تھی

میر نے فوراً اُنہیں اپنے سینے سے لگایا

کچھ نہیں ہو گا اُسے !! اگر اُسے کچھ ہوا تو میری سانسیں بھی اسی وقت بند ہو جائیگی میں آپ کے سامنے بلکل ٹھک ہُوں نا سانسیں لے رہا ہوں ؟؟ اس کا مطلب ابرش بھی سانسیں لے رہی تھی جس پل ابرش کی سانسیں !! رکے گی میری بھی رک جائینگی

وہ اُنہیں سینے سے لگاے بولا میر کی بات پر سب نم آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھ رہے تھے جو خود بھی کس طرح ضبط سے بیٹھا تھا کوئی اُس سے پوچھتا

اُس کے دماغ میں احمر سوار ہو چکا تھا جب تک احمر کو موت کے گھاٹ نہیں اتارنا تھا شاہ میر کو سکون نہیں انا تھا

!! ابرش کو اُس سے چھیننے والا اور کوئی نہیں وہی کمینہ تھا

دعا کریں اُس کیلئے بس اُسے جلدی ہوش اجاے چھوٹی ماما!! اس طرح رو کر خود کو تکلیف مت دیں!! میر نے اُن کے انسوں صاف کرتے اُنہیں سمجھایا جب انہوں نے دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا تھا گویا دل سے اک بوج اترا ہو کون تھا یار شاہ میر اُس کے ہر لفظ میں اتنی طاقت ہوتی تھی کے سامنے والا اپنا غم بھلا سکتا تھا !!

شاہ میر سکندر جیسا واقعی اس دنیا میں نا کوئی دوسرا ایا تھا اور نہ کبھی کوئی آئیگا ..

چھوٹے بابا میں جانتا ہوں آپ کیلئے یہ وقت بہت مشکل ہے لیکن ٹرسٹ می اگر میں صبر کر سکتا ہُوں تو آپ لوگ بھی کر سکتے !!

میر اُن سب کو دیکھ بولا میر کے الفاظوں پر سب کے دلو میں سکون کی لہر دوڑ رہی تھی !!

ابرش کو ہوش آیگا ضرور آئیگا!! اب اس میں کتنا وقت لگے گا یہ بس اوپر والا جانتا ہے!! میر سب کو دیکھ بولا

جب کے میر کا دل تکلیف سے چور ہو رہا تھا یہ سوچ کر کتنا وقت درکار ہو گا
اُسے ابرش کی اواز سننے اُس کی مسکراہٹ دیکھنے کیلئے؟؟
وہ دوسروں کو تو سمبھال رہا تھا لیکن خود کو کیسے سنبھالتا؟؟
!! وہ ابرش کے معاملے میں بہت بے بس ہو رہا تھا
! اس دنیا میں واحد ابرش تھی جو شاہ میر کو بے بس سکتی تھی
!! مزید کچھ دیر میر وہی بیٹھا پھر میر نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا
رات کے دس بجنے والے تھے
بابا آپ سب کو لے کر گھر چلے جائیں صبح آ جایئے گا ابرش کے پاس میں
ہُوں !! میر سب کے چہروں پر تھکاوٹ سے چور تکلیف دیکھ بولا
نہیں بچے آپ بھی سب کے ساتھ گھر جاؤ میں رکتا ہُوں یہاں !! احمد
صاحب بھی میر کے چہرے پر تکلیف اور تھکاوٹ کے انحصار دیکھ سکتے تھے
نہیں بابا میں ابرش کے پاس رکنا چاہتا ہوں میری ابرش کے ڈاکٹر سے بات
بھی ہوئی ہے کل شام چار بجے تک اُسے ہم گھر لے جا سکتے ہیں تو آپ سب

گھر جائے صبح کچھ دیر ارام کر کے واپس آجایئے گا یہاں آپ سب بے ارام رہنگے ! ! میر اُنہیں دیکھ بولا

نہیں بچے میں کیسے اپنی بچی کو ! ! ابھی امنہ بیگم بول رہی تھی جب احسن صاحب بولیں

میر ٹھک کہے رہا تمہاری طبعیت بھی ٹھک نہیں ہے گھر چلو اور جب میر یہاں ہے تو کوئی پریشانی کی بات نہیں ! !

احسن صاحب نرمی سے بولیں اُنہیں تسلی تھی کیونکہ میر یہاں تھا ! !

ہاں چھوٹی ماما آپ جا کر ارام کریں میں ہُوں یہاں ! ! میر نے اُنہیں سمجھایا

جب وہ بھی دھیرے سے اسباب میں سر ہلا گئی ! !

اسی طرح کچھ دیر بعد سب گھر کیلئے جا چکے تھے جب کے مائم یہی میر کے پاس رکا تھا اس کے علاوہ سعد اور ایلف بھی یہی تھے میر نے مائم سے بھی کہا تھا کے وہ چلا جائے لیکن وہ نہیں مانا ! !

اس وقت سعد اور مائم باہر گیے تھے شاید کچھ کھانے پینے کا لینے جب کے میر بینچ پر بیٹھا تھا اور سامنے ایلف دیوار سے لگی میر کو دیکھ رہی تھی !!

سر!! بلآخر اُس نے ہمت کرتے میر کو پکارا جو چہرہ جھکائے گہری سوچوں میں غرق تھا !!

اُس کی آواز پر میر نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑی ایلف کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی میر نے خاموشی سے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

میں نے آج تک آپ کو اتنا ٹوٹا ہوا نہیں دیکھا کیا ایسی کوئی چیز بھی تھی جو آپ پر تکلیف اثر کر سکے ؟؟ ایلف جو کب سے یہ بات پوچھنا چار ہی تھی اب بول پڑی اُس کی بات پر میر کے لبوں پر بلکل دھیمی سی تکلیف دا مسکراہٹ ائی تھی

اگر کسی سے پیار ہو جائے !! اور سب سے بڑی بات کے وہ آپ کی کمزوری بن جائے تو اُس پر اٹھنے والی ہر تکلیف آپ کے دل کو تکلیف دیتی ہے !! میر اُسے اک نظر دیکھ بولا

انشاءاللہ ابرش کو کچھ نہیں ہو گا؛! ایلف اپنے دل کی تکلیف چھپاتی بمشکل
اپنے انسوں ضبط کیے بولی
!! انشاءاللہ !! میر نے کہتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگایا
اتنے سعد اور مائم بھی ہاتھ میں کھانے پینے کا کچھ سمان تھامے اندر داخل
!! ہوئے تھے
بھائی !! مائم نے سمان میر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا
مجھے بھوک نہیں ہے تُم لوگ کھاؤ !! میر اُسے دیکھ کہتا کرسی کی پشت سے
ٹیک لگاے آنکھیں موند گیا
اچھا کافی تو پی لیں !! مائم نے کافی میر کی جانب بڑھائی جب میر گہرا سانس
بھرے تھام چکا تھا اُسے پتہ تھا جب تک وہ کچھ نہیں کھائے پیے گا ان
!! لوگوں نے اُس کے سر پر کھڑا رہنا ہے
میر نے کافی کے اک دو سپ لیے تھے اُس کے حلق سے کچھ نہیں اُتر رہا تھا
!!

میر واپس مگ بینچ پر رکھتا اب ابرش کے کمرے کی جانب بڑھا اُس سے کچھ کھایا پیا نہیں جا رہا تھا اور یہاں رہتا تو اُن لوگوں نے بار بار اُسے کھانے پر فورس کرنا تھا !!

تُم لوگ گھر چلے جانا !! میر رکتا ایلف اور سعد کو دیکھ بولا

نہیں سر ہم لوگ یہی ہے !! وہ دونوں ہم اواز بولیں

جب میر خاموشی سے کمرے میں داخل ہو چکا تھا اس وقت اُس کا دل کسی سے بات کرنے کا نہیں کر رہا تھا !!

ایلف نے آگے بڑھ کر وہ مگ اٹھایا جسے میر اک دو سپ لیتے چھوڑ کر جا چکا تھا !!

ایلف نے نم آنکھوں سے اُس کپ کو دیکھا تھا !!

اسان نہیں ہوتا اپنی محبّت کو کسی اور سے محبت کرتے دیکھنا یہ بات ایلف منال اور وولف سے زدہ اچھا کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا !!

میر ابرش کے کمرے میں داخل ہوا تھا جب کے کمرے میں اندھیرا تھا !!

میر واپس اسی کرسی پر بیٹھا اور ابرش کا ہاتھ تھام کر میر اُسے دیکھنے لگا کتنی دیر وہ بنا پلک جھپکائیں اُسے دیکھتا رہا!!

تُم میرا حسین نظارہ ہو ابرش تمہیں دیکھتے دیکھتے کبھی دل ہی نہیں بھرتا!!

میر ابرش کو دیکھ محبت سے بولا پھر ابرش کے سر کے برابر میں اپنا سر رکھتا اُس کا ہاتھ ہنوز تھامے میر آنکھیں موند چکا تھا!!

کچھ ہی دیر میں ابرش کے قریب ہونے کی وجہ سے سکون کی نیند میر کو اپنی آغوش میں لے چکی تھی؛!

جب کے برابر میں موجود ابرش بے بسی سے اپنی حالت دیکھتی کوشش کر رہی تھی کے بس اک بار وہ آنکھیں کھول کر اپنے میر کو دیکھ سکے لیکن قسمت کو یہ منظور نہیں تھا

میر کے سونے کے بعد مائم نے اک نظر اندر اتے اُسے دیکھا میر کو سوتا دیکھ اُس نے خوشی کا کلمہ پڑھا تھا کم سے کم وہ دو پل سکون کے سو گیا تھا

کل کا دن نئے مسئلے اور نئے انجام لیے کھڑا سب کا تھے دل سے انتظار کر رہا تھا

!! کل کا دن بہت کچھ دینے والا تھا تو بہت کچھ چھیننے والا بھی تھا

!! احمر کی موت کل کے دن لکھی تھی

!! باہر سعد ایلف اور مائم بھی بینچ پر سر ٹکائے سو چکے تھے

!! جب صبح کا آغاز ہوا اج کی صبح خوبصورت بلکل نہیں تھی

میر کی آنکھ کھلی اُس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا نظریں سیدھی اپنی متائے جان پر پڑی تھی جو سب سے بیگانہ آنکھیں مندے ہوئے تھی

میر نے اک نظر مشین پر دیکھا جہاں ابرش کی سانسیں بلکل ٹھک چل رہی تھی !!

!! شکر ادا کرتے میر کھڑا ہوا

گڈ مارننگ !! میر ابرش کو دیکھ بولا

تمہاری گڈ مارننگ بھی اُدھار ہے جب تک انتظار کی سولی پر رکھو گی واپس آکر اتنی بار اُدھار پورا کرنا پڑے گا !!

میر اُسے دیکھ دھیمے لہجے میں بولتا اُس کی پیشانی پر لب رکھتا !!

اب باہر ایا تھا جہاں وہ تینوں اب تک سو رہے تھے میر نے گھڑی میں وقت دیکھا صبح کے ساتھ بج رہے تھے اندھیرا اب بھی تھوڑا تھوڑا چھایا ہوا تھا ہاسپٹل کا کالڈور بلکل خالی تھا

ابھی میر اُنہیں اٹھاتا جب سب دروازے سے اتے دکھائی دیے؛!

اسلام علیکم !!میر نے آگے بڑھتے احمد صاحب کو دیکھ کہا کیونکہ سب سے آگے وہی تھے

وعلیکم السلام کیسا ہے میر اشیر ابرش کیسی ہے !!وہ میر کی پیشانی چومتے بولیں

جب میر نے دھیرے سے سر ہلاتے حال بتایا !!

اُس کا چہرہ اب بھی بے تاصور تھا مسکراہٹ تو جیسے اب میر سے کوسو دور ہو چکی تھی !!

آوازوں سے اُن تینوں کی بھی آنکھیں کھلی تھی اُن تینوں نے بھی اٹھتے سب سے سلام کیا !!

سعد اج رات ٹھک نو بجے اک منٹ لیٹ نہیں ہونا چاہئے !! میر سعد کو دیکھ اتنا بولا جب سعد فوراً اسباب میں سر ہلا گیا کیونکہ ایلف اور سعد دونوں جانتے تھے میر کس بارے میں بات کر رہا ہے !!

اور ہاں دس بجے تمام ایئر فورس کھولنے کا کہے دینا !!

اج رات کی فلائٹ بک کرواو بہرام اور امنہ کی !! میر کہتا اب موبائل کھول چکا تھا !!

جی سر !! سعد نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

اج اک بہت اہم دن تھا اج کچھ راز بھی سب کے سامنے انے تھے کچھ حیرت انگیز چیزیں بھی اج کے دن ہونی تھی !!

میر ہاسپٹل سے نکلتا گھر کی جانب بڑھا تھا اُسے بیلا کو دیکھنا تھا اور دوسرا اُسے فریش ہو کر واپس انا تھا !!

میر گاڑی میں بیٹھتا سکندر ہاؤس کی طرف بڑھ چکا تھا

اگلے کچھ منٹوں میں گاڑی سکندر ہاؤس کے سامنے رکی تھی جب میر فوراً اندر داخل ہوا سامنے ہی بیلا روحا کے ساتھ بیٹھی تھی !!

روحابت بنی اک جگہ کو گھور رہی تھی اور بیلا موبائل میں کارٹون دیکھ رہی تھی !!

بیلا نے اوپر دیکھا سامنے میر کو دیکھ اُس کی آنکھیں چمکی تھی

بابا!! بیلا خوشی سے چہک کر فون سائڈ پر کرتی بھاگتی ہوئی میر کے پاس ائی تھی

میر نے فوراً اُسے اپنی گود میں اٹھایا

کیسی ہے میری بیلا!! میر نے اُسے دیکھ کہا

میں تو ٹھک ہُوں بابا!! وہ لاڈ سے بولی

مما؟؟؟اُس نے پیچھے دیکھا ابرش نہیں تھی اُسے لگا تھا وہ میر کے ساتھ آئیگی کیونکہ روحا سے بیلا بہت بار پوچھ چکی تھی اور روحا نے کہا تھا وہ بابا کے ساتھ آئیگی !!

مما کی طبعیت ٹھک نہیں ہے !! وہ بھی جلدی اجائینگی بیلا کے پاس !!

ابرش کا سنتے میر نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی

یہ خیال ہی کتنا دردناک تھا نہ کے ابرش اُس کے پاس ہو کر بھی اُس کے پاس نہیں تھی؟؟

بابا کیا ہوا مما کو !! بیلا میر کو دیکھ بولی

کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے آپ جاؤ بیٹھوانی کے پاس !! میر اُس کے گال نرمی سے چومتا بولا پھر اُسے واپس روحا کے پاس چھوڑ کر میر اپنے کمرے میں جانے لگا جب روحا کی اواز پر اُس کے قدم رکے

بھائی؟؟ روحا کی آواز پر میر پیچھے مڑا

میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

اپی کیسی ہیں ! ! وہ اپنے انسوں پر ضبط کرنے کی کوشش کرتی بولی

! ! ٹھک ہے وہ ! ! میر محض اتنا بولا بیلا کے سامنے اور کیا ہی ہول سکتا تھا وہ روحا بھی سمجھ چکی تھی اسلئے دھیرے سے اسباب میں سر ہلا گئی میر اپنے

! ! کمرے کی اور بڑھا تھا

کمرے میں داخل ہوتے ہی میر نے دروازہ دھڑام سے بند کیا ! ۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جاتے میر نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ تھوڑا سا جھک کر خود

! ! کو ائینے میں دیکھا تھا احمر کیلئے وہ وحشت میر کی آنکھوں میں اُتر رہی تھی

غصّہ لمحہ بہ لمحہ میر کے چہرے پر بسیرا کر رہا تھا وہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا لیکن اِبرش کا خود سے دور جانا نہیں

! ! میں تجھے ایسی موت دونگا احمر کے تیری ساتھ نسلے یاد رکھے گی

! ! ابرش کو نقصان نہیں پہچانا چاہیئے تھا

بہت بڑی غلطی کی ہے ! ! میر اشتعال سے کہتا غصے سے چور ہوتا ڈریسنگ پر

! ! رکھی تمام چیزیں جھٹکے سے زمین بوس کر چکا تھا

ابرش کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرنے کی سزا تجھے اج اک ایسے قہر میں ملے گی کے تُو بھیک مانگے گا اپنی موت کی لیکن تجھے نصیب نہیں ہو گی ترسا ترسا کر مارونگا تجھے !!

میر غصے سے دھاڑتا پیچھے مڑا اپنے کمرے میں موجود اک دیوار کے سامنے جاتے میر نے ہاتھ رکھا تھا جب وہ دیوار اچانک سے کھلتی چلی گئ شاید وہ اوٹو میٹک دروازہ تھا !!

میر اندر داخل ہوا جہاں بہت سے اُن گنہگاروں کی تصویریں تھی جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کیے تھے !! اور ان کے دردناک موت شاور سکندر کے ہاتھوں ہوئی تھی

وہاں دو سائڈ تھے دائے جانب لگی تصویروں پر کراس کا نشان تھا جب کے بائے جانب اک واحد موجود احمر کی تصویر پر کوئی نشان نہیں تھا !!

اج رات تیری تصویر بھی ان میں شامل ہو گی !! میرا احمر کی تصویر دیکھ غصے سے بولا

!! احمر کو دیکھنے پر مزید غصّہ میر کے سر پر چڑھ رہا تھا

احمر اگر میر پر گولی چلواتا تو شاید اتنا غصّہ میر پر حاوی نہیں ہوتا لیکن یہاں

!! بات شاہ میر اسکندر کی اک لوتی محبت کی تھی نا

دوسری جانب احمر پاگل ہو رہا تھا شاہ میر کی خاموشی اسے طوفان کے آنے

سے پہلے کی خاموشی لگ رہی تھی وہ اپنے بیسمنٹ کی چیزیں اٹھا اٹھا کر

!! پٹھک رہا تھا

کچھ کرو مجھے اس شہر سے باہر نکالنے کیلئے کسی طرح راستہ ڈھونڈو!! وہ چیختا

!! ہوا بول رہا تھا کیونکہ شاہ میر اُس کے تمام راستے بند کر چکا تھا

بوس آپ نے خود ہی پنگا لیا ہے شاہ میر سکندر سے پھر اب یہ سب کیوں؟؟

احمر کا خاص بندہ جو احمر کی فضول حرکتوں سے تنگ آ چکا تھا

اب سلگ کر بولا جب کے اُس کی بات پر احمر نے خون برساتی نظروں سے

اُسے دیکھا

پھر اگلے لمحے گن نکالتے اک ساتھ پانچ چھے گولیاں اُس کے وجود میں
اتاری تھی
گولیوں کی آواز نے وہاں مکمل خاموشی کی تھی
میں کمزور نہیں ہوں میں مقابلہ کر سکتا ہوں شاہ میر سکندر کا!! ہاں کر سکتا
ہوں!! احمر شاید خود کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا جس میں وہ ناکام
ہو رہا تھا کیونکہ یہ چیز ذرا برابر سچ نہیں تھی
بس میر کی خاموشی ہی اُسے پاگل کرنے کو تھی پھر میر کا اُس کے سامنے انا تو
موت کے برابر تھا
احمر بری طرح "ہیسمجینٹ" کا حال بگاڑتا سکون ڈھونڈ رہا تھا جو کے ملنا ممکن
نہیں تھا آس پاس کھڑے اُس کے آدمی بے زاریت سے احمر کو عجیب و
غریب حرکتیں کرتے دیکھ رہے تھے!!
ساتھ ساتھ افسوس سے پاس پڑے احمر کے اُس خاص بندے کو بھی دیکھ
رہے تھے جو اس وقت موت کے گھاٹ اتر چکا تھا!!

اسی طرح دن گزرتا جارہا تھا شام کے چھے بجنے کو تھے دوسری جانب سعد کی نظر منال پر پڑی تھی جو اس وقت بیٹھی امنہ بیگم کو تسلیاں دے رہی تھی !!

سعد قدم بہ قدم چلتا اُس کے تھوڑے فاصلے پر آ کھڑا ہوا

منال نے بھی کسی موجودگی محسوس کرتے اوپر دیکھا

!! جہاں سعد اُسے آگے آنے کا اشارہ کر رہا تھا

!! منال سمجھ چکی تھی وہ اُسے اکیلے میں بلا رہا ہے

منال نے بھی فوراً نفی میں سر ہلایا اور واپس امنہ بیگم کی جانب متوجہ ہوئی جو نیچے چہرہ کیے بیٹھی تھی

اُس کے نفی پر سعد نے دانت پیسے

!! پھر موبائل نکالتے میسیج لکھا

اگر تم ابھی کے ابھی سامنے والے کولائیڈر میں نہیں آئی تو ائی سویئر اٹھا"

کر لے جاؤنگا!!"سعد نے دھمکی آمیز میسیج لکھا

جب کے منال نے فون پر میسیج کی رنگ بجنے سے موبائل دیکھا سامنے سعد کا میسیج پڑھ کر اُس نے سعد کو دیکھ ابرو اٹھائی

تمہیں کیا لگ رہا ہے ؟؟ میں شاہ سکندر کی گل بانوں ہُوں جو تمہاری دھمکی پر مان جائیگی ؟؟ پہلے شاہ سکندر جیسا روب تولاؤ ! ! منال بھی میسیج بھیجتی سعد سے نظریں پھیر گئ

جب کے اُس کی بات پر سعد نے مٹھیاں بھینچے اُسے گھورا تھا جو اسے بڑے اچھی طرح اگنور کر رہی تھی

Don't underestimate the power of Shah Meer sir Right hand !!

سر کا رائیٹ ہینڈ ہُوں اُن کی طرح زدہ تو نہیں لیکن بہت سے کام اتے ہے !! !! اور اُن کاموں میں تمہاری بس ہو جائیگی

سچ کہے رہا ہوں اگر اگلے اک منٹ میں سامنے والے کولی ڈور میں نہیں ائی تو اٹھا کر لے جاؤں گا سب کے سامنے !!

سعد نے میسیج لکھ کر بھیجا پھر بنا اس کی طرف دیکھیں سامنے والے کو لیڈ ور کی جانب بڑھ گیا

منال نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے سوچا کہ کیا اسے جانا چاہیے یا نہیں لیکن سعد کی دھمکی تھی اسے اتنا تو سمجھ آگیا تھا کہ وہ جو کہہ رہا ہے وہ کر دے گا اس لیے خاموشی سے اٹھی ادھر ادھر دیکھتے اس نے جائزہ لیا سب اپنی باتوں میں مگن تھے پھر منال نے دھیرے دھیرے سامنے والے کو لیڈ ور کی جانب قدم بڑھائے

داخل ہوتے ہی سامنے دیکھا جہاں بالکل سناٹا تھا بس ساتھ کھڑا ریکنگ سے ٹیگ لگائے موبائل میں مصروف تھا

کیا ہے بولو ! ! منال احسان کرنے والے انداز میں ہولی جب سعد نے اپنی پرکشش براؤن آنکھیں اٹھا کر اُس کی جانب مرکوز کی جو ایسے کھڑی تھی گویا بہت بڑا احسان کر رہی ہو سعد پر

کہاسے لاتی ہو تُم؟؟ سعد نے اُس کی جانب قدم Attitude یہ اتنا بڑھاتے پوچھا

بکومت کام کی بات پراؤ کیوں بلایا ہے؟؟؟ منال منہ بناتی بولی

دکھاؤذرا یہ کیا ہوا ہے تمہیں مطلب ٹھیک ہو نا بخار وخار تو نہیں ہو رہا نا تمہیں؟؟ سعد نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ اس کا بخار چیک کیا

کیا بکواس کر رہے ہو سیدھے کام کی بات نہیں بول سکتے؟؟ اُس کو پیشانی چیک کرتے دیکھ وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی

او کے تو بتاؤ اتنا اچھا رویہ کیسے کر رہی ہے تم سب لوگوں کے ساتھ اور خاص طور پر روحا کے ساتھ بڑے پیار سے سمجھایا جا رہا تھا اور اج چھوٹی ماما کو بھی پیار سے سمجھا رہی تھی کیا چکر ہے؟؟ سعد کو پتہ نہیں کیوں یہ بھی اس کی چال لگ رہی تھی

تم کتنے گھٹیا کتے اور کمینے انسان ہو سعد ملک یعنی تمہیں اب تک مجھ پر ٹرسٹ نہ ہوا؟؟ منال غصے سے بولی

کیا کروں ماضی میں تمہاری حرکتیں ہی ایسی رہی ہیں کہ ٹرس کرنے کو دل چاہتا بھی ہے تو دماغ ساتھ نہیں دیتا!! سعد نے کندھے اُچکائے

منال اُسے گھورتی رہی اور کر بھی کیا سکتی تھی

شرم تو نہیں آرہی ہو گی نا تمہیں؟؟ منال نے ہنوز اسی طرح پوچھا

کیوں میں مسجد کے پنکھے چرا کر بھاگا ہُوں جو مجھے شرم ائے گی؟؟ سعد نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

پنکھے کا تو پتہ نہیں لیکن میرا صبر چرا کر بھاگ رہے ہو جو ختم ہوا تو تمہارا سر پھاڑ کر تمہارا کام تمام کر دوں گی!!

منال نے گویا اگاہ کرنا چاہا

اُس کی بات پر سعد نے دوسری ایبرو بھی اٹھائی

اک سیکریٹ ایجنٹ کو مارنے کے جرم میں 2580 کے قانون کے تحت تمہیں سزائے موت ہو سکتی ہے منال ملک!!

سعد سنجیدگی سے بولا

اپنے یہ قانون اپنے پاس رکھو!! بڑے تُم آئے سیکریٹ ایجنٹ کی اولاد

!!۔ منال اُسے دیکھ بولی

ہ۔۔ابھی سعد کچھ کہتا کے صائمہ بیگم کی آواز پر دونوں پیچھے مڑے

سعد تمہارا فون کہاہے بیٹا؟؟ صائمہ بیگم اُسے دیکھ بولی

میرا فون۔۔ سعد نے اپنی جیب میں ہاتھ مارتے فون نکالا

یہ رہا امی!! سعد نے سامنے کرتے کہا

بیٹا کھول کر چیک کرو ایلف کالز کر رہی ہے آپ کو میر بلا رہا ہے آپ کو

!! آفس

صائمہ بیگم نے اُسے آگاہ کیا

جب سعد نے جھٹکے سے فون کھولا وہ غلطی سے فون سائلینٹ پر لگا چکا تھا

اُسے پتہ بھی نہیں چلا کب لیکن وہ پھر بھی لگ گیا تھا

!! شکریہ امی جان اپ نے مجھے بتا دیا ورنہ اج تو میری شامت ہونی تھی

ساتھ جلدی سے فون کھولتا بولا

آپ دونوں کیا کر رہے ہو؟ صائمہ بیگم نے اب غور کیا تھا کہ ادھر تو منال بھی موجود ہے جبکہ ان کی بات پر سعد کے موبائل پہ چلتے ہاتھ رکے تھے !! منال نے بھی سختی سے آنکھیں میچ کر کھولی تھی

وہ خالا ایسے ہی بس وہاں پہ اتے پیشنٹ کو دیکھ مجھے گھبراہٹ ہو رہی تھی !! تو اس لیے ہم ادھر آ گئے

اکیلے ڈر لگ رہا تھا تو ساتھ کو لے کر آ گئی !! منال مسکرانے کی کوشش کرتی بولی

چلو ٹھک ہے کوئی بات نہیں !! صائمہ بیگم کہتی اب واپس آگے کو بڑھ چکی تھی ؛!

ہم لوگ اپنی بات یہیں سے کنٹینیو کریں گے ابھی مجھے کام سے جانا ہے !! سعد منال کو دیکھ کہتا تیزی سے آگے بڑھا تھا وہ تیزی سے ہاسپٹل سے نکلتا گاڑی میں بیٹھ آفس کی جانب بڑھ چکا تھا اس سے پہلے میر کے ہاتھوں اُس کی شامت آتی !!

!! میر کچھ دیر بعد خود کو ریلیکس کرتا شاور وغیرہ لیے آفس جا چکا تھا

ساتھ ساتھ وہ مائم سے کانٹیکٹ میں بھی تھا ابرش کی طبیعت کی وجہ سے

!!

!! سعد جب آفس پہنچا تو ساڑے چھے کا وقت تھا

سعد گاڑی سے نکلتا اندر کی جانب بڑھا

آفس میں داخل ہونے پر سامنے ہی میر کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا

!!

!! میر کا چہرہ انتہا کی حد تک سنجیدہ تھا

شکر ہے تُم آ گیے ورنہ اب سر نے تمھاری کلاس لینی تھی ویسے سر غصے میں

ہے!! ایلف اُسے دیکھ جلدی سے پاس اتی سرگوشی میں بولی

یار پتہ نہیں کیسے یہ موبائل مجھے مروانے کیلئے سائلنٹ پر لگ گیا تھا۔۔ سعد

غصے سے اپنے موبائل کو گھورتا بولا

!! جب میر نے اپنا فون رکھا تھا

ہاسپٹل سے آرہے ہو؟؟میر سعد کو دیکھ بولا جب سعد نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

سب ٹھک ہے وہاں؟؟میر نے کہتے آگے کی جانب قدم بڑھائے تھے

!! جی سر سب ٹھک ہے

ابرش کے پاس کون ہے اندر! میر نے اگلا سوال کیا

چھوٹے بابا!! سعد نے لمحے میں جواب دیا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

!! تھا!! ڈیڑھ گھنٹہ بھی یونہی گزر چکا تھا اس وقت آٹھ بج رہے تھے

!! جب میر آفس سے باہر نکلا

بلیک ہڈی پر بلیک ہی پینٹ میں ملبوس

آستینیں بازو تک فولڈ کیے جس سے میر کے کسرتی بازو اُن پر ہوتی رگیں

!! نمایاں اک منظر پیش کر رہی تھی

بالوں کو ہمیشہ کی طرح نفاست سے بنائے ! ! بلیک ہی شوز میں ملبوس ہاتھ میں بلیک ہی گھڑی پہنے وہ قیامت ڈھا رہا تھا اُس کی پر کشش قیامت خیز آنکھوں میں وہ غصے کی سرخی اُس کی آنکھوں کو چار چاند لگا رہی تھی فل بلیک سوٹ میں اُس کی میدے کی طرح شفاف رنگت خوب جھلک رہی تھی ! !

! ! میر نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اک گہرا سانس لیا

ابرش کو لے کر وہ کافی پریشان تھا ابرش اُس کے ذہن سے نکل نہیں رہی تھی ! !

سر اجاے ! ! سعد میر کے پاس اتا اُسے سوچوں میں گم دیکھ بولا

ہمم ! میر نے ہنکارا بھرا اور گاڑی کی جانب بڑھا

میر ہمیشہ ڈرائیونگ خود کرتا تھا اسلئے اج بھی وہ اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر رہا تھا ! !

! ! میر نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

!! پیچھے سب بھی اپنی اپنی گاڑیوں نے بیٹھے تھے

!! جب کے بس سعد میر کی گاڑی میں پیسینجر سیٹ پر بیٹھا تھا

اُس کے پیچھے لائن سے بلیک Bmw سب سے آگے میر کی بلیک بڑی بڑی گاڑیاں چلتی اک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی

سعد ہاتھ میں ٹیبلٹ تھامے احمر کے موبائل کی لوکیشن ٹریس کرتا میر کو بتا رہا تھا جہاں میر کی گاڑی جا رہی تھی اسی سمت میں پیچھے تمام گاڑیاں آ رہی تھی

سر لیفٹ سائڈ !! سعد نے اک پر سمت بتائی میر اک ہاتھ سے اسٹرنگ تھامے جب کے دوسرے ہاتھ کی کہنی دروازے کے شیشے پر ٹکائے گاڑی !! اسی جانب بڑھا رہا تھا

! سر سگنل گیے احمر کا فون بند ہو گیا اُس نے اپنا موبائل بند کر دیا؛

ٹیبلٹ پر سگنل جانے سے لوکیشن بند ہوتا دیکھ وہ میر کو دیکھ بولا

جب میر نے ہنوز سامنے نظریں جمائے اپنا موبائل اُس کی جانب بڑھایا
سعد نے نہ سمجھی اسے موبائل تھاما اور اسے دیکھا
سامنے ایک نمبر جگمگا رہا تھا سعد نے وہ نمبر فوراً ٹریس لوکیشن میں ڈالا اگلے
!!لمحے اس کی لوکیشن سامنے انے لگی تھی
سعد نے پھر سے راستہ بتانا شروع کیا!! سب نے اک اک بلتھوتھ لگایا ہوا
تھا
پیچھے گاڑی میں ایلف اور وولف تھے ڈریسنگ ایلف کر رہی تھی جب کے
وولف پیسنجر سیٹ پر بیٹھا تھا
اج احمر کا اللہ حافظ ہے!! وولف نے گہرا سانس بھرے مسکرا کر کہا
ہاں اُس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی جس کی بنا پر سر اُس کی جان کی خلاسی
کرینگے موت تو لکھ دی گئی ہے اُس کی!! ایلف جواباً بولی
اُن دونوں کی بھی باتیں جاری تھی جب میر کی گاڑی اک بڑے آفس کے
!!سامنے آکر رکی

!! میر دروازہ کھولتا باہر نکلا

!! سعد ایلف اور باکی آفیسرز بھی فوراً باہر آئے تھے

!! میر نے بغور سامنے بنی بلڈنگ کو دیکھا تھا

!! میر نے قدم اگے کی جانب بڑھائے

چاروں طرف پھیل جاؤ احمر یا اُس کا کوئی بھی آدمی یہاں سے بچ کر نہیں جانا چاہیے !! میر نے بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھ کہا جس کو اپنے کان میں لگے بلوٹوتھ سے سب نے سنتے چاروں طرف سے بلڈنگ کو گھیرنا شروع کیا !!

میر نے اپنے چہرے پر ماسک لگایا سعد نے حیرت سے دیکھا تھا وہ کبھی بھی ماسک نہیں لگاتا تھا لیکن اگلے لمحے وہ سمجھ چکا تھا کے میر احمر کو اس کے انے کا سرپرائز دے کر اُس کا بہت برا حال کرنے والا ہے !! سعد شریر سا مسکرا کر خود بھی سامنے متوجہ ہوا تھا

میر نے اندر کی جانب قدم بڑھائے گیٹ پر ہی احمر کے دو آدمی کھڑے !اپس میں باتوں میں مصروف تھے ہاتھوں میں بڑی بڑی گن تھی؛

میر نے اُنہیں دیکھ ہلکا سا ہاتھ اٹھاتے پیچھے آ گے سعد ایلف وولف اور
!! آفیسرز کو روکا تھا
!! سب سمجھ چکے تھے آ گے کوئی ہو گا
میر آ گے بڑھا
! جب کے پیچھے ایلف وولف اور سعد بھی آ گے ائے تھے
ارے تُو واہ واہ کیسا ہے !! سعد اتا اُن میں سے ایک کو مصنوعی پہچانتا اُس کا
!! زبردستی ہاتھ تھامتے بولا
اُس نے نہ سمجھی سے ساتھ کو دیکھا تھا
تُو کیا ہے بے میرا یار !! دوسرے والے کو وولف نے آ گے بڑھ کر ہاتھ
سے تھاما
کون ہو میں نے پہچانا نہیں !! وہ دونوں ہی وولف اور سعد کو دیکھ بولیں جو
!اُن سے ایسے مل رہے تھے گویا بچپن کے دوست ہو

مجھے نہیں پہچانا میں تیرا بچپن کا لنگوٹیا یار نام بھول گیا ارے میں کللو کالیا!!

سعد نے نشان دہی کروائی جب کے اُس کے بتائے گئے نام پر اُن دونوں گارڈز کو چھوڑ کر سب نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی؛!

ایسا بالکل نہیں تھا کہ ان لوگوں کو اس ناٹک کی ضرورت تھی وہ ایک جھٹکے میں ان لوگوں کو مار سکتے تھے لیکن سات اور وولف کو مستی سوج رہی تھی اس لیے وہ لوگ شروع ہو چکے تھے اُن کی نظر میں ہر چیز کو انجوائے کر کے کرنا چاہیے پھر بھلے کسی کو مارنا ہو آخر شاہ میر سب سے لگتا ہے تو اس کے بندے بھی تو سب سے الگ ہونے تھے نا!!!

میر دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اُن دونوں گارڈز کو الجھا ہوا دیکھ رہا تھا!!

تُم کون ہو؟؟ دوسرے نے وولف سے پوچھا

مجھے بھول گیا؟؟ میں گورا کالیا!! وولف نے فخر سے بتایا

جبکہ اس کی بات پر میر سمیت سب نے آنکھیں میچ کر ہنسی دبای تھی

کیوں پریشان کر رہے ہو بچوں کو؟؟ آؤاِدھر!! میر آگے ایااور اُن دونوں کو سینے سے لگا گیا

پھر کیا تھا اگلے لمحے میر گن نکالتا اک ساتھ دونوں کے پیٹ سے پانچ چھے گولیاں اندر اُتار چکا تھا !!

موت بھی پیار سے دینی چاہیئے!! لیکن افسوس تمہارے بوس کو نہیں ملے گی!! میر گن واپس رکھتا اُنہیں دیکھ کہتا اب اندر کو جانب بڑھا !!

گن کی آواز اندر نہیں گئی تھی کیونکہ دروازہ بند تھا اور اندر ساؤنڈ پروف دیواریں موجود تھی !!

سعد نے اُس مرے ہوئے بندے کی جیب سے چابیاں نکالتے فوراً دروازہ کھولا جب میر اندر داخل ہوا جب کے پیچھے ہی وہ لوگ آرہے تھے!!

اندر داخل ہونے پر اندھیرے نے اُن کا استقبال کیا تھا سعد نے فوراً ٹارچ جلائی!! جب کے ایلف اور وولف بھی جلا چکے تھے

!! جیسے جیسے وہ لوگ آگے بڑھ رہے تھے ویسے ویسے روشنی ہو رہی تھی
آگے بڑھنے پر سامنے ہی کولیڈور میں لائن سے کھڑے احمر کے بندے نظر
!! آرہے تھے
جب کے میر کے پیچھے اتے آفیسرز سب اپنی گن نکال چکے تھے سوائے میر
!! کے
کوئی بھی گن نہیں چلاے گا ورنہ سب الرٹ ہو جائینگے یہاں !! میر کے
آرڈر پر سب نے اپنی گن رکھی جب میر آگے بڑھا آگے ہی کھڑے پہلے
آدمی کی گردن میر نے طاقت سے پکڑی جب کے اُس کی چیخ میر اپنی
! وحشت زدا آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑے روک چکا تھا؛
!! اگلے اک منٹ میں وہ اپنی زندگی کو خدا حافظ کہے چکا تھا
اگلے کچھ ہی منٹوں میں بنا آواز کے وہاں موجود تمام بندے زمین بوس
!! پڑے تھے
!! میر کی آنکھوں میں وحشت کسی کی بھی جان نکالنے کیلئے کافی تھی

اب میر کا رخ بیسمینٹ کی جانب تھا جہاں یقیناً احمر موجود تھا

!! بیسمینٹ میں اترتے اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا

جب کے بیسمینٹ میں موجود اک کمرے میں پوری طرح اُجالا تھا وہاں

!! سے اتی آوازیں میر نے غور سے سنی

!! ہاں وہ احمر کی اواز تھی

احمر کی اواز سن میر کی آنکھوں میں مزید وحشت اتری تھی دروازے سے

دیکھنے پر سامنے ویسمنٹ کے کمرے میں موجود ہر چیز نظر ارہی تھی

احمر بیچ کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ اس کے ادمی اس پاس نظریں جھکائے کھڑے

!! تھے احمر کی حالت اس کے چہرے سے معلوم ہو رہی تھی

باہر اندھیرا ہونے کی وجہ سے اندر والے باہر نہیں دیکھ سکتے تھے جبکہ اندر

!! روشنی ہونے کی وجہ سے باہر والے اندر کا دیکھ پا رہے تھے

میر اندر داخل ہوا میر کے چہرے پر ماسک تھا جس کی وجہ سے اُسے کوئی

! پہچان نہیں پایا تھا

میر چلتا ہوا احمر کے قریب جا کھڑا ہوا! کوئی خبر ہے؟؟ خدارا یہ مت بولنا کہ شامیر سکندر یہاں پر اچکا ہے اگر ایسا ہوا تو مجھے ابھی کے ابھی یہاں سے نکلنا ہو گا!! احمر دیوار پر نظریں گاڑے بولا

جب کے اُس کی بات پر میر کے ماسک کے اندر چھپے عنابی لب تنزیہ مسکرائے تھے

پاپو کا گھڑا بھر گیا نہیں لگتا کیا؟؟ میر کی روبداد گھمبیر آواز وہاں گونجی !! جس پر احمر سمید اُس کے تمام آدمیوں نے اوپر دیکھا تھا

احمر آنکھیں پھاڑے سامنے کھڑے اُس نوجوان کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر ماسک تھا لیکن اُس کی آنکھیں کافی کچھ بیان کر رہی تھی

میر نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹایا سامنے میر کو دیکھ احمر کی مانو روح فنا ہوئی تھی وہ اپنی جگہ پر سٹل ہو چکا تھا!! آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تیار تھی !!

ت۔تُم؟؟؟ احمر کے لفظ ٹوٹے تھے

ہاں میں !! میر کہتا پاس رکھی کرسی کھسکھا کر احمر کی کرسی کے سامنے رکھتا
!! اُس پر بیٹھا
ابھی احمر کے آدمی گن چلاتے جب میر کے آفیسر زاتے اُنہیں گھیر چکے
!! تھے
سب قبضے میں تھے جب کے میر احمر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھے اپنی
آنکھوں میں وحشت انتقام کی سرخی لیے اُسے دیکھ رہا تھا
احمر کو اپنی موت معافی قریب نظر آرہی تھی لیکن اتنی جلدی ہار ماننے والا
وہ بھی نہیں تھا
احمر جلدی سے اٹھ کر بھاگنے لگا جب میر نے بیٹھے بیٹھے ہی طاقت سے پیر
اُس کی کرسی پر مارا جو بھاگتے ہوئے احمر کے راستے میں آئی تھی احمر ابھی
! دروازے سے نکلا نہیں تھا لیکن نکلنے والا تھا
احمر کی سانسیں تیز ہو رہی تھی جیسے موت سے پہلے ہر کسی کی ہوتی ہیں
! اُس کی آنکھوں میں خوف تھا وہ سب دیکھ سکتے تھے؛

کیونکہ جتنے بڑے بڑے گناہ اس نے کیے تھے نا اس کی موت پھر میر نے
!!اسی طرح دینی تھی

وہ جانتا تھا شامیر سکندر میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہے وہ اس پہ رحم کا"
ر" بھی کر دے بہت مشکل بات تھی خاص طور پر ابرش کو نشانہ بنانے کے
!!بعد تو یہ نا ممکن ہو چکا تھا

احمر واپس تیزی سے کمرے سے نکلا وہ بھاگتے ہوئے تیزی سے وہاں سے
غائب ہوتا چلا گیا

!!وہ ایسے بھاگا تھا گویا اس کے پیچھے کسی نے شیر چھوڑ دیے ہو

جب کے میر ہنوز کرسی پر بیٹھا پر سکون سا ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا وہاں
موجود سب اُسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

!! وہاں احمر بھاگ چکا تھا اور میر یہاں پر سکون سا بیٹھا

!!سر احمر!! سعد نے بولنا چاہا

ابھی آجاتا ہے!! میر نے اپنا ہاتھ آگے کرتے دھیمی اواز میں گننا شروع کیا

1.. 2 ..3

میر کے تین کہنے کی دیر تھی کے احمر کسی کے بری طرح سے پٹھکنے پر میر
!!کے قدموں میں پڑا تھا

میر کی نظریں سامنے دیوار پر تھی جب کے میر کے لب مسکرائے تھے
میر نے اپنی جھیل جیسی آنکھیں گھما کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں دو
خوبرو نوجوان فل بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس کھڑے مسکرا کر شاہ میر کو
!!ہی دیکھ رہے تھے

!! میر اُنہیں دیکھ اب واپس احمر کی جانب متوجہ ہوا تھا
جو اُس کے قدموں سے اب اٹھ رہا تھا میر نے طاقت سے اُس کا بازو تھامتے
!! واپس اُسے اپنی سامنے والی کرسی پر بٹھایا

!! اچھا جی شروع کرتے ہے
تُجھے تیرے پاپ گنواتا ہوں تاکہ اسی حساب سے دردناک موت دی جائے
!!نا

پہلے تُونے میری ابرش کو کڑنیب کیا پھر معصوم لڑکیوں کو اسمگلر کرنا شروع کیا

پھر مجھے یعنی شاہ سکندر کو اپنے سامنے جھکوایا صرف اور صرف میری کمزوری پر وار کر کے اگر مقابل میں جان ابرش کی نہ ہوتی تو دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جاتی لیکن کے تیرے سامنے نہیں جھکتا بلکہ تجھے زندہ زمین میں گاڑ کر ہمیشہ کے لیے اپنے نیچے جھکا دیتا !!

چل وہ بھی صحیح لیکن اب جو تُونے کیا ہے وہ تیرا اخری پاپ تھا تُونے مجھ سے میرے پیار کو چھیننے کی کوشش کی تُو جانتا بھی ہے تُونے کیا کیا ہے ؟؟

میر یک دم دھاڑا تھا احمر ہنوز میر کو دیکھ رہا تھا اس سے میر کی آنکھو میں نہیں دیکھا جا رہا تھا جب جب وہ میر کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اسے اپنی موت بالکل سامنے نظر آ رہی تھی !!

چاروں طرف خاموشی تھی

اگر ابرش کو کچھ ہوتا تو تیری موت جیسے اب ہونے والی ہے اس سے چار گنا زدا دردناک ہوتی ! ! میر اُس کی گردن طاقت سے پکڑتے اُس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیے دھاڑا

احمر نے سختی سے آنکھیں میچی تھی

آنکھیں کھول ! ! میر کی دھاڑ پر اُس نے اگلے لمحے اپنی آنکھیں کھولی

یہ خوف کیوں ہے تیری انکھوں میں جتنے گناہ تُو نے کیے ہیں اس کے بعد یہ خوف تیری آنکھوں میں ہونا بنتا تو نہیں تجھے پتہ ہے تُو کم ظرف ہے تُو خود کو مرد کہتا ہے نا؟؟ سچ تو یہ ہے تُو مرد ہے ہی نہیں مرد ہمیشہ سامنے سے وار کرتا ہے اور تُو نے جب جب وار کیا ہمیشہ پیٹھ پیچھے میری کمزوری پر کیا تُو نے کبھی سامنے سے وار کر کے نہیں بتایا کہ تُو ایک مرد کا بچہ ہے ! !

اس بار تیرا پالا شاہ میر سکندر سے پڑا تھا ! ! تُو نے کتنی بڑی غلطی کی ہے مجھ سے دشمنی لے کر یہ بات تجھے اج پتہ چلے گی اخری کلمہ پڑھ لے اپنا ! !

ہے توتُو بھی مسلمان ہی نا؟؟؟میر اُس کی گردن چھوڑتا واپس کرسی سے ٹیک لگاتا بولا

اُسے خاموش دیکھ میر کا صبر ختم ہوا تھا میر نے طاقت سے مکہ اُس کے چہرے پر رسید کیا جب کے احمر کرسی سے گرتا نیچے دور جا کر گرا تھا !! احمر نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا شاہ میر کے اک وار سے اُس کے گال اور لبوں سے خون انا شروع ہو چکا تھا !!

احمر نے نظریں اٹھائے دروازے کو دیکھ جہاں دو وجاہت سے بھرپور مرد کھڑے تھے لیکن احمر اُن کا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھا کیونکہ اُن کے چہرے پر بھی ماسک تھا !!

احمر کی نظر زمین پر پڑی گن پر گئی ! احمر نے تیزی سے گن اٹھائی !! اور تیزی سے مڑتا میر کی جانب نشانہ لیتا گولی چلا گیا لیکن جب اُس کی نظر کرسی پر پڑی تو میر وہاں موجود تھا ہی نہیں !!

احمر نے حیرت سے گردن گھمائیں دائیں جانب دیکھا جہاں دروازہ تھا !!

!! میر کھڑا دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے اُسے ہی دیکھ رہا تھا

جب کے برابر میں وہ دونوں بھی کھڑے احمر کو افسوس سے دیکھ رہے

!! تھے

!! احمر نے جلدی سے گولی کا نشانہ واپس لیتے ٹریگر دبایا

لیکن اِس بار اُس کا نشانہ برابر میں کھڑا وہ نامعلوم مرد تھا کیونکہ اس کا چہرہ اب

!! تک ہے احمر نہیں دیکھ پایا تھا

میر نے جھٹکے سے اُس شخص کا ہاتھ کھینچ کر اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا اُس

!! سے یہ ہوا کے گولی دروازے سے باہر جا چکی تھی

کیسا ہے ؟؟ میر نے اُسے سینے سے لگائے پوچھا

!! میں ٹھک تُو بتا ؟؟ مقابل سے بھی پرکشش آواز آئی تھی

احمر تو یہ سب دیکھ پاگل ہو رہا تھا احمر نے دوسری گولی کا نشانہ اُس دوسرے

!! والے پر تانا جب میر نے اُس کا ہاتھ بھی کھینچ کر اُسے اپنے سینے سے لگایا

کچھ لمحے بعد اُن کو نرمی سے اپنے سینے سے الگ کرتے میر نے احمر کو دیکھا جو دوبارہ گولی چلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن گن میں گولیاں ختم ہو چکی تھی !!

Oppsss !!

ختم ہو گئی ؟؟ سعد اس کو گن کو !! میر نے سعد کو دیکھ کہا جب سعد نے فوراً آگے بڑھتے احمر کو گن تھمائی

اس میں پوری بارا گولیاں ہے چلا سکتا ہے تو چلا لے !! میر نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے پر سکون انداز میں کہا جب کے احمر کو خطرے کی !! گھنٹیاں سنائی دی ہیں احمر نے جھٹکے سے اس گن کو نیچے پھینکا تھا !! اسے لگا تھا اس گن میں ہی کچھ ہے

ارے کیا ہوا گن کیوں پھینک دی ؟؟ میر ایبر واچکائے بولا

جبکہ وہاں موجود ان دو خوبرو شخص سمید شاہ میر کے تمام افیسرز مسکرائے !! تھے

اسے کہتے ہیں خاموشی کا وار ! ! خاموشی سب سے بڑا ہتھیار ہے میں پچھلے دنوں خاموش تھا تو تیری جان جا رہی تھی تُو سوچ رہا تھا کہ میں اتنا خاموش ہوں اور اب جب سامنے ہوں تب بھی تیری جان جا رہی ہے ! !

میر نے اک افیسر کو اشارہ کیا تھا جب اس نے جلدی سے اگے بڑھتے نیچے پڑی گن اٹھا کر میر کو تھمائی

اب تجھے لگ رہا ہو گا کہ گن میں نے تجھے آسانی سے دی تو اس میں کوئی خطرہ ہو گا رائٹ ؟ ؟

او کے پروف کر دیتا ہوں میں نے تو تُجھے موقع دیا تھا کے تُو واپس بازی اپنے ہاتھ میں لے سکتا تھا لیکن اب تُو نے خود گن پھینکی ہے جب کے یہ گن بلکل عام تھی ! !

میر نے کہتے اُس کے پیر پر گولی چلائی جب احمر جھٹکے سے واپس نیچے گرا تھا ساتھ اُس کی چیخ بھی گونجی تھی چاروں طرف بلکل خاموشی تھی ! !

دیکھا ؟ ؟ میر نے اُسے دیکھ کہا

میر کے افیسر زجو اس کے بندوں کو اب ڈھیلا چھوڑے کھڑے تھے

اچانک سے وہ بندے نیچے پڑی اپنی اپنی گن اٹھا کر فائرنگ شروع کر چکے تھے تیز ہوتی فائرنگ پر سب نے اپنی گن نکالی جبکہ میر نیچے پڑے احمر کو اٹھاتا دیوار پر شدت سے دھکا دے چکا تھا!!

میر نے بھی اپنی گن نکالتے مقابل پر تانی تھی جب کے نیچے احمر بیٹھا اپنی ٹانگ کو طاقت سے تھامے ہوئے تھا

وہاں گولیوں کی آوازیں گنج رہی تھی گویا قہر ایا ہو!!

سب پلرز کے پیچھے چھپے اک دوسرے پر حملا کر رہے تھے گولیوں کی آوازیں کسی معصوم کی جان لینے کیلئے کافی تھی!!

قریب بیس منت لگاتار انگنت گولیاں چلنے کے بعد وہاں خاموشی ہوئی تھی

میر نے چاروں اور نظریں دوڑائی احمر کے آدمی سب مر چکے تھے!! سب آگے آئے

اس دوران بس سعد کے بازو پر چھو کر گزری تھی!!

سعد گولی لگی ہے تمہیں تُم ہاسپٹل جاؤ!!میر سعد کو دیکھ بولا

نہیں سر بس چھو کر گزری ہے میں ٹھک ہُوں!!سعد نے فوراً کہا اُس کے چہرے پر تکلیف کے آثار بس ہلکے ہلکے تھے زدا نہیں تھے کیونکہ اُنہیں تکلیف برداشت کرنا اچھے سے اتی تھی!!

وہ دو خوبرو نوجوانوں نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹایا ماسک ہٹنے پر اُن کے خوبرو چہرے سامنے تھے احمر نے جو ہی نظریں اٹھا کر دیکھا وہ سٹل ہوا تھا ت۔تُم ل۔لوگ!!احمر کو لگا وہ خواب دیکھ رہا تھا!!

نہیں ہماری آتما ہے!!اُن میں سے ایک دانت پیستا بولا

ت۔تم دونوں زندا ہو؟؟احمر گہرے گہرے سانس لیتا بولا یہ سب اُسے پاگل کر دینے کو تھا

نہیں مرے ہوئے ہیں!!وہ پھر دانت دکھاتا بولا

احمر نے میر کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

تُجھے کیا لگا اگران میں سے کوئی مرتا تو تُوا بھی زندہ ہوتا؟؟؟میر نے پوچھنا چاہا

اگران دونوں کی جان گئی ہوتی تواُس دن تُو بھی آخری سانسیں لے رہا ہوتا !!

اتنا کمزور سمجھا تھا تُونے مجھے .؟میر سوالیہ نظریں سے اُسے دیکھ بول رہا تھا؛؛

پُپ۔ پھر یہ سب ؟؟احمر بمشکل بولا

تُجھے کیا لگتا ہے ناٹک صرف تُو ہی کر سکتا ہے ہمارے بیچ زیان بن کر رہنا سب کی انکھوں میں دھول جھوکنا صرف تجھے ہی اتا ہے ؟؟؟

میر ہنوز اسی طرح بولا

تُو کیا سمجھ رہا ہے ہمیں ؟؟ بچپن میں میں ایکٹر تھا بیٹا مجھ سے زیادہ اچھی ایکٹنگ تو کوئی اور کر ہی نہیں سکتا ! !ذہرام اگے اتا اتراتے ہوئے بولا جب عمر نے مکہ اُس کی پیٹھ پر رسید کیا

اہ کمینے ! !زہرام کراہیا تھا

ابھی تک چار مہینے پہلے والے اس کمینے کی نسبت ملے گھاؤ نہیں بھرے ابھی کچے ہیں جو تو پھر سے انہیں پکا کر رہا ہے ! ! زہرام عمر کو دیکھ بولا

! ! جب میر نے احمر کو گریبان سے تھامے اٹھایا

بائے ! ! میر احمر کی آنکھوں میں دیکھ بولتا ہاتھ میں موجود وہ بلیڈ اُس کی گردن پر بے دردی سے پھیر چکا تھا ! ! اک خون کی قطار تیزی سے فوارے کی طرح باہر آئی تھی ! !

! ! احمر نے جھٹکے سے اپنی گردن تھامی جو خون پانی کی طرح بہار ہی تھی

! ! میر نے اُس کے ہاتھ پکڑتے پیچھے باندھے

اب احمر بے بسی سے اپنی گردن سے نکلتا خون روکنے کی کوشش کر رہا تھا ! !

پتہ چلا بے بسی کیا ہوتی ہے ؟ ؟ جب آپ کی جان آپ کے سامنے جا رہی ہو اور آپ کچھ نہیں کر سکتے ہو ! ! اسی حال سے میں پچھلے دو دن سے گزر رہا ہوں ! !

میر احمر کو دیکھ غرایا تھا

میر نے احمر کا چہرہ تھاما اور اُس کا سر بری طرح بے دردی سے سامنے رکھے
!! اُس شیشے پر مارا

وہ بڑا شیشہ ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ احمر کے چہرے سے خون رسنا شروع ہوا
!! تھا

میر نے پھر طاقت سے اُس کا سر زمین پر پڑے اُن کانچ کے ٹکڑوں پر مارا!!
احمر کی دردناک چیخ کے ساتھ وہ کانچ اُس کی آنکھوں اور چہرے پر اندر تک
!! گڑے تھے

!! میر سفاکی سے اُس کا چہرہ اوپر اٹھاتا اپنی زمین پر طاقت سے مار چکا تھا
بچا کچا حساب یہاں پورا ہوا تھا احمر کے چہرے اور آنکھوں میں شیشے زینت کی
!! طرح جا چکے تھے

احمر کی دردناک چیخے وہاں گنج رہی تھی وہ مرا نہیں تھا کیونکہ میر نے جان
!! بوجھ کر اُس کی شہ رگ نہیں کاٹی تھی

احمر موت کیلئے تڑپ رہا تھا لیکن اُسے میر موت نہیں دے رہا تھا!!! اُس کی
!! دردناک چیخیں میر کو سکون دے رہی تھی

م۔مارد۔دوم۔مجھے!! اپنی آنکھوں سے بہتے خون اپنے شریر سے بہتے
!! خون کو دیکھ تکلیف سے چور احمر دھیمی اواز میں بولا

تڑپنا کسے کہتے ہے پہلے وہ تو محسوس کرلیں!! میر جھٹکے سے اُسے چھوڑ کر
کھڑا ہوا زہرام اپنا رخ موڑ چکا تھا کیونکہ اُس سے یہ دردناک موت دیکھی
نہیں جارہی تھی جبکہ عمر اور میر کے تمام افیسرز یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے
کیونکہ ان کے لیے یہ دردناک موت دیکھنا عام تھی لیکن اس بار والی
دردناک موت سب کی روح کو لپیٹ لینے کی حد تک تھی کیونکہ اج سے
!! پہلے میر نے اس قدر دردناک موت کسی کو نہیں دی تھی

احمر تڑپ رہا تھا لیکن اُسے موت نہیں مل رہی تھی!! میر خاموشی سے
کرسی پر بیٹھتا سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگا دس منٹ گزر چکے تھے احمر
!! مرنے والا ہو چکا تھا لیکن سانسیں اب بھی باقی تھی

اس دوران سب خاموش تھے دس منٹ بعد میر اٹھا احمر کا چہرہ اپنی جانب کرتے میر نے گولیاں اُس کی گردن سے اندر اتاری تھی اُن گولیوں کے ساتھ ہی احمر ڈھے چکا تھا آج احمر کی کہانی بھی مکمل ہوئی تھی!!

میر کے چہرے پر پر سکونی چھائی تھی؛!

کاٹ کر کتوں کے آگے پھینک دو اس کی لاش اپنا گوشت کھا کر کتوں کو اچھا لگے گا!!میر سعد کو دیکھ کہتا پیچھے مڑا میر نے سامنے بنے باتھ روم میں بڑھتے اپنے ہاتھ دھوئے!!

پھر میر باہر ایا جب سامنے زہرام اور عمر تیزی سے آگے بڑھتے میر کے سینے سے لگے!!

کیسے ہو کمینوں!!میر اُنہیں سینے سے لگاے پر سکون سا بولا

بس جانے من ٹھک ہے!!زہرام میر کی گردن میں چہرہ چھپاتے اُس کی خوشبو میں گہرا سانس لیے بولا

زہرام دکھا!! سارے گھاؤ ٹھک ہو گئے تیرے؟؟ میر اُنہیں نرمی سے خود سے الگ کرتا زہرام کو دیکھ بولا

ہاں جانے من تُو نے لندن کے بیسٹ ڈاکٹر سے جو کروایا ہے!! بس کچھ گھاؤ ابھی تازے ہیں وہ بھی انشاءاللہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے!! زہرام مسکرا کر بولا

اور بھئی تیرا کیا حال ہے دکھا گولی جہاں لگی تھی ٹھک ہو گیا؟؟ میر عمر کو دیکھ بولا

!! ابے ہاں یار ہو گیا تین ماہ کومے میں رہنے کے بعد

عمر گہرا سانس بھرے بولا جب میر نے اُن دونوں کو دوبارہ سینے میں بھینچا وہ !! دونوں بھی مسکرا کر میر کے سینے سے لگے تھے

ماضی کی اُن یادوں نے آگھیرا تھا جب میر نے اُنہیں موت کے منہ سے نکالا تھا

!!ماضی

ڈاکٹر کمپنی اندر آئے تھے جب انہوں نے سامنے بیٹھے شاہ میر کو دیکھا جس
!! کی گود میں ذہرام کا سر تھا کو خون میں لتھ پتھ تھا
ڈاکٹر جلدی چیک کریں ذہرام سر مل انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیئے !! سعد
تیزی۔سے ڈاکٹر کے پاس ایا تھا جب ڈاکٹر تیزی سے آگے آئے انہوں نے
ذہرام کی سانسیں چیک کی تھے جو ضرورت سے زداد دھیمی تھی گویا بند
!! ہو جائیگی
میر ڈاکٹر کے جواب کا انتظار کر رہا تھا آنکھیں سُرخ تھی !! چہرہ جذبات
!! سے آری تھا
ان کی سانسیں بہت دھمی ہے !! انہوں نے ذہرام کی بند آنکھیں دیکھ کہا
جب کے اُن کی بات پر میر کی سانس میں سانس ائی تھی میر نے چہرہ گھمائیں
اِدھر اِدھر دیکھا آس پاس کیمرے دیکھ میر نے ڈاکٹر کو دیکھا

!! اور پھر ڈاکٹر نے وہی کہا جو میر نے اُسے کہا تھا

I am sorry he's no more!!

!! پھر وہی ہوا جو آپ سب نے پڑھا تھا

جس زہرام کو گھر لیجایا گیا تھا وہ ذہرام نہیں تھا!! بلکہ احمر کے اک بندے کی

!! لاش تھی جسے میر نے وہی مارا تھا

گھراتے وقت میر کے کہنے پر میر نے سب کو فون کروادیا تھا کے کیسا ریکٹ

کرنا ہے!! منہا جو پہلے زھرام کا ایکسڈنٹ سن کر صدمے میں تھی اسلئے

!! اُس کے جذبات اُبھر اُبھر کر سامنے آئے تھے

سب جانتے تھے یہ ذھرام نہیں ہے!! گاڑی بیچ سڑک پر روکتے زھرام کو

دوسری گاڑی میں ڈالتے دوسری گاڑی میں موجود احمر کے بندے کی لاش

!! کو گاڑی میں رکھا گیا

وولف ہاسپٹل جاؤ اور جو خبر ہو مجھے فوراً بتانا میں اتا ہُوں خود بھی تھوڑی

دیر! ڈرائیونگ سیٹ پر موجود وولف کو دیکھ میر نے آرڈر دیا جب وہ فوراً

اسباب میں سر ہلایا زہرام کو لیے ہاسپٹل کی جانب بڑھا تھا!! جب کے میر اور سعد گھر کو روانہ ہوئے تھے

سعد مجھے یقین ہے اس نے گھر پر نظر رکھوائی ہو گی کول کرو گھر اور سب کو بولو ایسا ریکٹ کریں جیسے۔۔۔میر کہتا کہتا رکا لیکن سعد آگے کا سمجھ چکا تھا !! اسلئے اُس نے فوراً گھر کول ملاتے سب کو آگاہ کیا اسی مقابق سب نے کیا !! وہاں سے فری ہوتے میر ہاسپٹل گیا

جہاں وولف اور ایلف آپریشن تھٹھر کے باہر چکر کاٹ رہے تھے

سر ابھی ڈاکٹر نے کچھ نہیں بتایا آپریشن چل رہا ہے!! میر کو اتا دیکھ وولف !! نے جلدی سے بتایا جب میر نے دھیرے سے سر کو خم دیا

! آنکھیں اشتعال سے سرخ تھی گردن کی نسے اُبھر رہی تھی۔

!! آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آئے تھے

کیسا ہے ذھرام!! میر نے ڈاکٹر کو دیکھ کہا

خون بہت بہا ہے ان کی جان خطرے میں ہے ان کا پروفیشنل انداز میں
علاج ہو گا اگر آپ چاہتے ہیں یہ بچ جائے تو انہیں جلد ائی جلد امریکہ یا
!! لندن کے اسپیشلسٹ کو دکھائیں
ڈاکٹر میر کو دیکھ بولیں
تو آپ کے ہاسپٹل میں کوئی موجود نہیں ؟؟ ایلف آگے اتی بولی
نہیں اس وقت کوئی نہیں ہے !! ڈاکٹر نے تحمل سے جواب دیا
تو آپ کھڑے کیا کر رہے ہیں ؟؟ ارینج کریں ڈاکٹر کا !! میر ڈاکٹر کو دیکھ سرد
لہجے میں بولا
سر اس وقت کوئی دستیاب نہیں ہے ہم پہلے پتہ کر چکے ہیں سب کل شام
کے بعد آ سکتے اور اُس میں بہت دیر ہو جائیگی !! ڈاکٹر میر کو دیکھ بولیں
سعد ابھی کے ابھی لندن کی فلائٹ بک کرواو !! میر نے اگلا حکم سعد کو دیا
!! تھا جب سعد نے اگلے لمحے فون کان سے لگایا

سر اس وقت کوئی فلائٹ موجود نہیں!! سعد نے میر کو دیکھ کہا جب میر کا بچا کچا ضبط ختم ہوا !!

میر نے سعد کو بھسم کر دینے والی آنکھوں سے دیکھا پھر وولف کو دیکھا جو میر کی بات سمجھتا فوراً اندر زہرام کو لینے بھاگا تھا زہرام کو گاڑی میں رکھا گیا میر نے درویںگ سیٹ سمبھالی پھر ھارش ڈرائیونگ کرتے ایئرپورٹ کا راستہ اٹھ منٹ میں تے کیا

گاڑی سے اترتے میر نے قدم آفس کے آگے بڑھاے!!

اگلی فلائٹ کب ہے لندن کی؟؟ میر کرسی پر بیٹھتا سامنے کھڑے مینجر کو دیکھ بولا

بیس منٹ بعد کی!! انہوں نے فوراً بتایا

جب وولف فوراً آ گے ایا

ہمیں اُس میں دو سیٹ چاہیئے!! وولف سنجیدگی سے بولا

لیکن یہ ممکن نہیں فلائٹ پہلے بک کروانی پڑھتی ہے ابھی ساری
!! بک۔۔۔۔ابھی مینجر بول رہا تھا جب شاہ میر نے گن اُس پر تانی
!! میر بلکل خاموش تھا
ہ۔ہاں ہے ناسیٹ سر!! اجاے آپ لوگوں کیلئے ہی ہے!! اپنے اوپر گن
تنی پر میر کا ہاتھ ٹریگر پر دیکھ مینجر کی روح فنا ہوئی تھی
کافی سمجھدار لگتے ہو!! میر اُسے دیکھ کہتا کھڑا ہوا پھر بھاری قدم لیتا باہر نکلا
!!
اگلے بیس منٹ بعد کی فلائٹ سے زہرام کے ساتھ میر میں وولف سعد
!! ایلف کو چھوڑ کر اپنے اک خاص بندے کو بھیجا تھا
میر نے ہر طرح سے اپنی ذہانت کا استعمال کر کے احمر کے ساتھ کھیل کھیلا
!!! تھا اُسے کسی چیز کا شق ہی نہیں ہونے دیا

میر بھاگتا ہوا بیسمینٹ میں داخل ہوا تھا جہاں امی بے جان سا پڑا تھا میر بھاگتا ہوا اُس تو پہنچا !!

عمر !! میر نے اُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا

م۔میر !! اکھڑتی سانسوں کے درمیان عمر نے میر کو پکارا

ہاں عمر کس نے کیا یہ بتا مجھے !! میر میں فوراً اُس کا چہرہ خود میں بھینچا

پُپ۔پتہ نہیں۔۔ عمر نے بمشکل کہا

تجھے کچھ نہیں ہو گا سعد جلدی ڈاکٹر کو فون کرو! میر سعد کو دیکھ تیز آواز میں بولا

اِدھر اُدھر دیکھتے میر کی نظر سامنے لگے کیمرے پر پڑی !! سب کچھ سمجھنے میں میر کو لمحہ نا لگا

عمر !! میر میں جھک کر دھیما سا اُسے پکارا

ہ۔ہاں !! عمر نے گہرا سانس لیتے کہا کیونکہ خون مسلسل گر رہا تھا

کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے!! ایسا ریکٹ کر کے تُو مر گیا ہے!! میر نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے کہا جب عمر جو پہلے پیٹ پر ہاتھ رکھے بوجھل ہو رہا تھا اب جھٹ سے آنکھیں کھولیں میر کا حسین چہرہ دیکھنے لگا

ابھی مار دے تُو مجھے سالے!! عمر غصے سے بولا

ہلکے بول کمینے سن لیگا وہ جو ایکٹنگ مجھے دکھاتے تھی بچپن میں اب شاباش جلدی شروع کر!! میر نے اُسے دیکھ کہا جب عمر نے اپنی ایمیشنل ایکٹنگ شروع کی تھی جسے دیکھ میر خود حیران تھا لیکن بالآخر جب عمر بے ہوش ہوا تو وہ سچ میں ہوا تھا ہاسپٹل لیجانے پر معلوم ہوا کہ گولی پھسلیو پر لگی ہے جس کی وجہ سے عمر کومے میں جا چکا تھا!!

ایسا نہیں تھا کے اس ایکٹنگ کی ضرورت تھی لیکن میر نے بہت کچھ سوچا ہوا تھا

اگر احمر کو پتہ لگتا کے عمر زندہ اور تو احمر یہاں پھر کچھ کرتا پر میرا ابھی بس عمر کو بچانا چاہتا تھا!!

عمر کے کومے میں جانے کے بعد بیلا کی ذمے داری عمر کے کہے کے مطابق
!! میرنے لی تھی

منہا کا جانا ہر چیز سوچ سمجھی پلاننگ تھی کیونکہ منہا اپنے گھر نہیں بلکہ
!! لندن زہرام کے پاس گئی تھی
دن رات ایک اچھی کیئر سے ذہرام دھیرے دھیرے زندگی کی جانب
!! لوٹنے لگا تھا
!! ذہرام کی روز بات میر سے ہوتی تھی جب کے عمر تو تھا ہی کومے میں
!! بلآخر جب ذہرام چلنے پھرنے کے قابل ہوا تو مانو سب کو سکون ایا تھا

!! حال

چلو یار اب گھر چلتے ہے ! ! عمر میر اور ذہرام کو دیکھ بولا جب میر نے

دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

! ! وہ سب باہر کی اور بڑھے تھے

منہا کہا ہے ؟ ؟ عمر نے کچھ دیر بعد کہا

سکندر ہاؤس ! ! ! ابرش بھابھی کا سن کر منہا تو بہت گم سم ہو گئی ہے اُس نے

مجھے پچھلے ماہ میں ہر روز وہ وقت کی داستان بتائی جو اُس نے آپ لوگوں ک

! ! ساتھ گزرا

ابرش بھابی سے تو منہا کی بہت اچھی دوستی تھی ! ! زہرام دھیمی آواز میں

بولا

بھابی کو گھر لے آئے ؟ ؟ عمر نے میر کو دیکھ کہا

ہاں لے آئے تھے گھر والے شام میں ! ! میر نے دھیرے سے کہا میر کا چہرہ

پھر سے ابرش کی یاد میں بسیرا کر چکا تھا

وہ تینوں گاڑی بیٹھے جب کے دوسری گاڑی میں وولف ایلف سعد پھر باکی
!! گاڑی میں پر آفیسرز
!! گاڑی منزل کو روانہ ہوئی تھی راستے میں باتیں جاری تھی
ائے تُو تو کہے رہا تھا کبھی کسی سے پیار نہیں کریگا!! پھر یہ کیا سین ہے؟؟
بھابھی کی حالت وہاں خراب ہے اور گم سم تُو ہے؟؟ برابر میں بیٹھے عمر نے
میر کا حسین چہرہ گھورتے ہوئے کہا
میر نے نظریں گھمائیں عمر کو دیکھا جو اُسے ہی گھور رہا تھا
ہو گئی نا اب کیا کر سکتے ہیں!! میر نے کندھے اچکاتے پوچھا
اچھا ہو گئی؟؟ واہ!! پہلے تو تُو محبت کے نام سے بھی دور بھاگتا تھا سالے!!
ہم کیا غائب ہوئے عشق معشوقی لڑالی؟؟ پیچھے سے ذہرام میر کو غصے سے
دیکھ بولا
تُم دونوں تو ایسے بول رہے ہو جیسے تُم دونوں نے کبھی نہیں کیا ہو پیار!! میر
دانت پیستا بولا

کیا تھا نہ ہم نے اپنی اپنی بیویوں سے اک کو تو چھوڑ کر چلی گئی!! عمر گہرا سانس بھرے ڈریسنگ سیٹ سے ٹیک لگاے بولا

اُسے بیلا بہت یاد آرہی تھی جس کے بارے میں وہ ہر وقت میر سے پوچھتا تھا

بیلا بڑی ہو گئی ہو گی نا میر؟؟ عمر نے چہرہ گھمائیں میر کو دیکھ کہا

نہیں وہ چھوٹی سی ہے!! اور پیاری بھی!! میر نے نفی میں سر ہلاتے کہا

اخر کس کی بیٹی ہے؟؟ عمر کہے کر رکا

اوفکورس میری!! تبھی تو پیاری ہے!! میر نے لگے ہاتھوں جواب دیا جب عمر گہرا مسکرایا

ہاں یار تیری ہے!! عمر چہرہ جھٹک کر مسکراتا ہوا بولا

گائز تُم دونوں بھول گیے تُم دونوں کا ہینڈسم دوست بھی باپ بننے والا ہے

پانچ ماہ بعد!! زہرام اتراتا ہوا بولا جب میر اور عمر نے اک ساتھ اُسے دیکھا

کیاایسے کیادیکھ رہے ہو؟؟اُن دونوں کواپنی طرف دیکھتا پاکر زہرام نے ابرو اٹھائے استفسار کیا

ایسی کونسی جلدی تھی تجھے؟؟ تھوڑاانتظار کرلیتا!! بڑی جلدی مچی ہوئی تھی ہاں!! عمر شرارت سے بولا

کمینے!! کتے!! ڈفر!! کیا کہنا چھارہاہے گندی اولاد سیدھاسیدھا بول!! ذہرام عمر کودیکھ دانت پیستا بولا

تُو سمجھدار ہے پانٹنز!! عمر چہرہ جھکائے مسکراہٹ دباتے بولا

شرم تو نہیں آرہی ہوگی نا؟؟بیغیرت انسان!! زہرام کادل کررہاتھاوہ عمر کا سر پھاڑدیں

وہ کیاہوتی ہے؟؟ عمر سنجیدگی سے بولا

وہی جو تجھے نہیں اتی!! ذہرام اُسے گھورتاہواسلگ کر بولا جب کے اس دوران میر خاموش تھا

ذہرام کو سلگاہوادیکھ میر نے عمر کودیکھا

ابے او مذاق کر رہا ہے یہ ! ! میر نے ذہرام کو آگاہ کیا

پتہ ہے مجھے فضول بک رہا ہے ! ! زہرام صحیح سلگا ہوا لگ رہا تھا

ارے میرے چلغوزے مذاق کر رہا تھا ! ! مبارک ہو بھائی بہت بہت دو سال انتظار کیا ہے تُو نے اس خوبصورت گھڑی کا باپ بننے کی خبر سننا بھی کسی معجزے سے کم نہیں ہوتا ! !

جب ہمیں پتہ چلتا ہے کے ہم باپ بننے والے ہے تو خود کو دنیا کے سب سے خوش نصیب انسانوں میں شامل کرتے ہیں ! !

تجھے پتہ ہے جب مجھے پتہ چلا تھا کے میرے گھر مہمان انے والا ہے تو میری خوشی کا تو ٹھکانہ نہیں تھا تُم دونوں تو جانتے ہو ! ! عمر کی آنکھیں نم ہو رہی تھی

اور جب بیلا کو پہلی بار اپنے ہاتھوں میں لیا تھا میں نے ! ! عمر کے لب مسکرائے تھے

توتُو ہمارے گلے لگ کر رویا تھا بیٹی کیلئے دن رات دعائے کی تھی تُونے !!

میر اُسے دیکھ مسکرا کر بولا

بیٹی اس دنیا کی وہ نعمت ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی لیکن جن کو ہوتی ہے وہ اس دنیا کے سب سے خوش نصیب انسان ہوتے ہیں !! عمر نے مسکرا کر کہا

میں بھی دعائے کر رہا ہوں بھئی مجھے بھی ننھی پری چاہیئے !! زہرہ نام ہو گا ! اُس کا میں کے تو نام بھی سوچا ہوا

زہرہ ذہرام شاہ۔۔اُف ماشاءاللہ کتنا پیارا لگ رہا ہے !! ذہرام خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا

یقین نہیں آ رہا تُو بھی دو نمبر انسان باپ بننے والا ہے !! عمر نچلا لب دانتوں تلے دبائے پھر اُسے چھیڑنے لگا سچ تو یہ تھا وہ دونوں میر کا موڈ بھی ٹھک کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو کافی بوجھل سا لگ رہا تھا ابرش کی یادیں !! اُس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی

او۔۔نیوٹن کی اولاد میں نے کونسی دو نمبری کی؟؟ذہرام کو صحیح معنوں میں تپ چھڑی تھی

بھول گیا بچپن میں تُو ہمارا لنچ باکس چرا کر کھا گیا تھا!! عمر نے فوراً یاد انے پر بتایا

توتُم دونوں بھی تو میرے ہو نا؟؟تُم دونوں پر اور تُم دونوں کی چیزوں پر میرا حق ہے کان آنکھ کھول کر سن لو!!

ذہرام فخر سے بولا جب میر اور عمر کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی !!

اسی طرح باتوں کے دوران گاڑی سکندر ہاؤس کے آگے رکی تھی !!

جب تینوں گاڑی سے نکل کر اندر داخل ہوئے!!

سکندر ہاؤس میں چاروں اور خاموشی تھی بس بہرام اندر سے آرہا تھا شاید می کو ہی فون کرنے اُس نے جوں نظریں اٹھائی سامنے میر کو دیکھ اُس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی

اسلام علیکم سر!! بہرام آگے اتا میر ق گلے لگا

وعلیکم السلام کب پہنچے ؟؟میر اُس کی پشت تھپتھپاتا ہوا بولا

!! بس ابھی اک گھنٹے پہلے میں آپ کو کول کرنے ہی ایا تھا باہر

بہرام میر کے سینے سے لگا بولا

پھر عمر اور زہرام سے ملا

بابا!!!اتنے بیلا کی اواز پر اُن سب نے سامنے دیکھا تھا جہاں بیلا بھاگتی ہوئی میر کے پاس آرہی تھی

بیلا کو دیکھ عمر نے اپنی سانس روکی تھی اُس کے منہ سے میر کیلئے بابا سن !!اُسے تکلیف اور خوشی دونوں چیزیں ساتھ ہو رہی تھی

وہ بہت خوش تھا کے بیلا کو ماں باپ دونوں ملے ہیں وہ بھی بہترین لیکن اک تکلیف تھی دل میں !!جو کے برحق تھی

کیسا ہے میرا پیارا بچہ !!میر نے بیلا کو گود میں اٹھایا تھا

میں تو ٹھک ہُوں بابا!!بیلا خوشی سے چہک کر بولی پھر میر کا چہرہ اپنے ننّھے ہاتھوں میں تھام گئی

جب اُس کی نظر پیچھے کھڑے عمر پر پڑی جو اک جگہ سٹل کھڑا تھا

دوست ! ! بیلا نے خوشی سے آنکھیں پھیلائے عمر کو پکارا

اُس کی اک پکار پر عمر کو لگا اُس نے اج دنیا جیت لی ہو

میر نے بیلا کو عمر کی گود میں دیا عمر نے ہلکا ہلکے کانپتے ہاتھوں سے بیلا کو تھاما

! ! یعنی اُس سے تھاما تک نہیں جا رہا وجہ بیلا کو اتنے عرصے بعد دیکھنا تھا

دوست آپ کہا چلے گئے تھے ! ! بیلا خوشی سے عمر کو دیکھ بولی جو بنا دیکھے

بس اُسے ہی دیکھ رہا تھا

م۔ میں ! ! عمر نے کچھ بولنا چاہا لیکن شاید بولا نا گیا

آپ کے دوست کچرا اٹھانے گیے تھے ! ! زہرام آگے اتا بیلا کو دیکھ بولا جب

عمر نے جھٹ سے چہرہ گھمائیں اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

کچرا کیوں اٹھانے گیے تھے آپ دوست ؟؟ بیلا نہ سمجھی سی سوچتی ہوئی بولی

کیونکہ آپ کے دوست ماشاءاللہ سے جمعدار بن گئے ہیں ! ! ابھی عمر کچھ

! ! بولتا کہ زہرام پھر سے بیچ میں کودا

تُوچپ کر رہا ہے یا پھر توڑوں تیرے پیر!! عمر زہرام کو دیکھ غصے سے بولا

توڑ دے ٹانگے تُوٹانگے بھی توڑ دیگا تو فرق نہیں پڑے گا میں تو پھر بھی

بولوں گا کیونکہ ایک مزے کی بات بتاؤں؟ میں پیروں سے نہیں منہ سے

!! بولتا ہوں!! ہاہاہا

اتنا کہتے زہرام قہقہ لگا کر ہنسا تھا

!! اور وہاں سب زہرام کو گھورتے ہی رہ گئے

میر نفی میں سر ہلاتا ابرش کے کمرے کی اور بڑھا تھا

دروازہ ناک کرتے میرے اندر داخل ہوا سامنے ہی سب لوگ موجود تھے

منہا اور امنہ ابرش کے ارد گرد بیٹھے تھے جب کے بیچ میں ابرش جس کے

ہاتھوں میں ڈرپ تھی منہ پر اکسیجن اور آنکھیں پتہ نہیں کب تک کیلئے بند

تھی!! سامنے صوفے پر صائمہ اور امنہ بیگم بیٹھ کر اللہ کے کلام پڑھ کر

ابرش پر پھوک رہی تھی وہی منال ابرش کا ہاتھ تھامے مشین سے اُس کا

بلیڈ پریشر چیک کر رہی تھی!! جب کے روحا خاموشی سے بیٹھی تھی

!! مرد حضرات یہاں موجود نہیں تھے

السلام علیکم بھائی

السلام علیکم سر

منہا اور امنہ نے ایک ساتھ سلام کیا تھا

وعلیکم السلام!!! میر نے دونوں کو جواب دیا

وہ دونوں جلدی سے بیڈ سے کھڑی ہو چکی تھی کیونکہ میر ابرش کے پاس

!! ارہا تھا

میر نے نظر سائیڈ پر رکھی اس مشین پر مرکوز کی جو ابرش کی سانسیں بتا رہی

!!!! تھی

!! میر خاموش تھا سب اُسے ہی دیکھ رہے تھے

!! میں بعد میں اتا ہُوں آپ لوگ بیٹھے

میر منہ اور امنہ کو کھڑا دیکھ کہتا کمرے سے نکل چکا تھا کیونکہ یہاں ابھی

!! سب موجود تھے

جب کے باہر عمر بیلا سے باتیں کر رہا تھا اج اک نئ زندگی گویا اُسے ملی تھی بیلا سے باتیں کر کے

دوست آپ اب مت جانا ٹھک ہے ؟؟ بیلا نے تصدیق کی

اوکے پرنسز ! ! عمر مسکرایا تھا

اپ کو پتہ ہے میری مما ابھی سو رہی ہیں ! ! بیلا کچھ دیر بعد بولی

دعا کریں جلدی سے اٹھ جائیں اپ کی مما ! ! عمر مسکرا کر بولا

ہاں جی ! ! بیلا نے عمر کی بات پر اتنا کہتے اسباب میں سر ہلایا

بابا مما اٹھ گئ ؟؟؟ میر کو اتا دیکھ بیلا عمر کی گود سے نکلتی میر کے پاس اتی بولی

جلدی اٹھ جائینگی انشااللہ ! ! میر نے آنکھیں بند کر کے کھولتے بے جاں مسکرانے کی کوشش کی

جب کے عمر اپنی گود دیکھ رہا تھا جو خالی تھی بیلا میر کے پاس جا چکی تھی اپنی گود خالی دیکھ وہ اذیت سے مسکرایا

بیلا کیلئے اب اُس کے دوست سے اوپر اُس کے بابا اتے تھے!! عمر کو خوشی بھی ہو رہی تھی اور بہت تکلیف بھی

عمر نے اوپر دیکھا جہاں پہلا میر کی گود میں بیٹھی میر سے باتیں کر رہی تھی!!

جاؤ تم دونوں بھی فریش ہو جاؤ اور ارام کر لو تھوڑا!! میر نے زہرام اور عمر کو دیکھتے ہوئے کہا

جب وہ دونوں اسباب میں سر ہلا گئے میر بھی اپنے کمرے کی اور بڑھ چکا تھا جبکہ زہرام اور عمر بھی

جب کہ بیلا روحا کے پاس جا چکی تھی

زہرام اور عمر کا ارادہ تھا واپس جانے کا جب ابرش نے ٹھیک ہو جانا تھا لیکن میر سختی سے منع کر چکا تھا کہ اب وہ دونوں ادھر سے کہیں نہیں جائیں گے میر ان دونوں کو دور نہیں بھیجنا چاہتا تھا عمر اور زہرام نے کافی کہا کہ وہ پاس میں ہی کہیں گھر خرید لیتے ہیں جہاں وہ لوگ رہ لیں گے لیکن میر نے نفی

کرتے کہا جب اپنا گھر ہے وہ بھی اتنا بڑا تو کیوں جانا ہے سکندر ہاؤس جو کہ بہت بڑا تھا اس میں بہت سارے کمرے تھے اس وجہ سے زہرام عمر کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں تھی ان لوگوں کے بعد بھی اتنے سارے کمرے ادھر موجود تھے جہاں سب رہ سکتے تھے سکندر ہاؤس اور حد سے زیادہ بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی بہت تھا ہر کمرہ نہایت سلیقے اور عالیشان طریقے سے بنا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا یہ گھر کتنا زیادہ قیمتی ہے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں تھی کمروں کی تو بالکل نہیں یہاں مزید بہت سے لوگ رہ سکتے تھے جن کے لیے بے تحاشہ کمرے موجود تھے!!!

!! خیر میر بھی شاور لینے کے گرز سے جا چکا تھا

کچھ ہی دیر میں میر فریش ہو چکا تھا اُس نے گھڑی میں وقت دیکھا جہاں رات کے بارا بج رہے تھے میر نے قدم اب ابرش کے کمرے کی اور لیے تھے

امنہ منہا بچے جاؤ آپ دونوں ارام کر لو ! ! اُنہیں اب تک یہی بیٹھے دیکھ میر نے اُنہیں دیکھ کہا جب وہ دونوں فوراً کمرے سے گئی تھی ! ! وہ سمجھ چکی تھی میر کو ابرش کے ساتھ وقت گزارنا ہے اسلئے وہ لوگ فوراً جا چکی تھی روحا بھی اُنکے ساتھ گئی تھی جب کے منال اور امنہ صائمہ بیگم پہلے جا چکی تھی ! !

! ! اب کمرے میں بس میر اور ابرش تھے

میر کرسی بیڈ کے دائے جانب رکھ کر بیٹھا پھر ابرش کا ڈرپ سے جکڑا ہاتھ تھاما گیا نرمی سے اُس کی پیشانی چومتے میر اُس کے سر کے ساتھ اپنا گال ٹکاتا ! ! آنکھیں موند گیا

گڈ نائٹ ! ! میر دھما سا کہتا آنکھیں مندے کچھ ہی دیر میں نیند کی گہرائیوں میں اُتر چکا تھا کیونکہ نے کافی تھکان محسوس کر رہا تھا ! ! اج

جب کے دوسری جانب روحا کمرے میں داخل ہوئی مائم گم سم سا صوفے پر بیٹھا تھا

روحا نے اُسے دیکھا پھر نظر انداز کرتی چینجنگ روم کی جانب بڑھی

روحا کا رو رو کا برا حال تھا اُس کی اپی کوما میں جا چکی تھی اس سے بڑھ کر اور کیا قیامت ہو سکتی تھی؟؟

روحا کچھ دیر بعد چینج کر کے واپس باہر آئی

!! مائم اُس کی خاموشی بغور محسوس کر رہا تھا

روحا!!مائم نے اُسے پکارا جواب بیڈ کی جانب بڑھ رہی تھے مائم کی پکارا کر بنا

جواب دیے روحا بیڈ پر بیٹھو

روحا؟؟؟مائم نے حیرت سے اُسے پکارا تو کیا وہ اُسے نظر انداز کر رہی تھی؟؟

بولیں کیا ہوا؟؟روحا کی تلخ آواز پر مائم کو مزید حیرت ہوئی تھی

کیا ہوا ہے آپ کو؟مائم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

کچھ نہیں ہوا مجھے!!روحا بنا مائم کو دیکھ کہتی پانی پینے لگی

روحا وجہ بتاو گی ہوا کیا ہے؟؟مائم کا لہجا سنجیدہ ہوا تھا

اپ کو پتہ ہونے چاہیے وجہ آپ ایک بار بھی میرے پاس نہیں آئے تسلی دینے دیکھ رہے تھے اپ میری حالت تسلی دینے تو اہی سکتے ہیں لیکن نہیں اپ تو مجھے ایسے اگنور کر رہے ہیں جیسے پتہ نہیں کیا ہوا!! روحا خفگی سے بولی جب مائم نے گہرا سانس بھرا

!! اب وہ اُسے کیسے بتاتا؟؟ کے وہ خود کتنا ڈسٹرب ہے

مائم دیوار پر نظریں جمائے پھر سے کچھ سوچنے لگا روحا نے مائم کا چہرہ دیکھا اُس کا چہرہ دیکھ روحا سمجھ چکی تھی مائم اندر سے کافی مشکل میں ہے روحا فوراً کھڑی ہوئی اپنی ناراضگی نظر انداز کرتی وہ مائم کی جانب متوجہ ہوئی

مان!! روحا نے مائم کی جانب قدم بڑھاتے اُسے پکارا جب مائم نے اُسے دیکھا

مان کیا ہوا آپ کو؟؟ مائم کو بوجھل سا دیکھ روحا اُس کے برابر میں بیٹھتی بولی

کچھ نہیں روحا!! مائم نے سامنے نظریں جمائے کہا

مان مجھے بتائیں پلز کیا ہوا آپ کو مجھے پتہ ہے آپ کچھ سوچ رہے ہیں ! ! مائم کے چہرے پر پر سوچ الجھے مناظر دیکھ روحا مائم کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

پتہ نہیں کیوں لیکن لگ رہا ہے کے میری وجہ سے ابرش کے ساتھ یہ سب ہوا بھائی نے مجھے اُس کی ذمے داری دی تھی اور میں اپنی ذمے داری پوری نہیں کر پایا ! !

مائم ہنوز سامنے دیوار پر نظر جمائے بولا

ایسا نہیں ہے مان آپ تو اُدھر بندے کو دیکھنے گیے تھے نا؟؟ پھر کیسے آپ خود کو وجہ سمجھ رہے ہیں ؟؟ روحا نے مائم کا چہرہ اپنی جانب کرنا چاہا

میں آپ لوگوں کو نے اکیلے چھوڑ کر جاتا نا یہ سب ہوتا گھر میں سب کی حالات دیکھے سب کتنا پریشان ہے پھر سے دکھ نے اگھرا ہے خوشیاں پھر سے کوسو دور چلی گئی ہے ! ! مائم افسردگی سے بولا

اجائیں گے خوشیاں واپس مان جب اپی کو ہوش ائے گا تو اجائیں گی خوشیاں واپس ! !

روحامائم کو گلٹ میں نہیں دیکھ پا رہی تھی

اپ کو پتہ ہے ناڈاکٹر نے کیا کہا تھا کچھ نہیں پتہ کہ ابرش کب تک واپس ہوش میں ائے گی جب تک گڑیا ہوش میں نہیں ائے گی تب تک دل للکارتا رہے گا کہ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے بھائی کی انکھوں میں دیکھا تھا ؟کتنی تکلیف تھی میرے وہ بھائی جو کبھی کمزور نہیں پڑھ سکتے تھے وہ پڑھ رہے ہیں کمزور زندگی میں پہلی بار اور میں اپنے بھائی کو کمزور نہیں دیکھ سکتا!

میں نے دیکھا ہے بہت قریب سے ان کو کل جوان کی حالت تھی وہ اج سے پہلے کبھی بھی نہیں دیکھی میں نے بھائی ہر حالاتوں کا سامنا کرنا بہت اچھے سے جانتے ہیں بڑے سے بڑے حالات جو انہیں کمزور نہیں کر سکتے لیکن ابرش کا یوں اس طرح جانا انہیں واقعی ہی توڑ رہا ہے وہ تکلیف میں ہے وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے لیکن میں دیکھ سکتا ہوں ان کی انکھوں میں تکلیف ہمیشہ سب کو سنبھالنے والے میرے بھائی اج خود ٹوٹ چکے ہیں!!

مائم بکھرے لہجے میں بولا

مان پلیز خود کو قصور مت دیں یہ گلٹ بہت بری چیز ہوتی ہے ! ! روحا پریشانی سے بولی

نہیں روک پارہانادل بات بار ملامت کر رہا ہے ! ! مائم گہرا سانس بھرے بولا

اب پتہ نہیں کب سب ٹھک ہو گا اک بار پھر اس ہنستے بستے گھر کو لگ گئ نظر ! ! ابھی سب خوشیاں واپس آنے والی تھی لیکن اک بار پھر خوشیوں نے منہ موڑ لیا ! ! مائم نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی ! !

روحا خاموش ہوئی تھی شائد بولنے کیلئے کچھ نہیں تھا

ہائے یہ زندگی کب چین نصیب کریگی ؟ ؟

اسی طرح صبح کا آغاز ہوا تھا

گڈمارننگ گدھے!! سعد کو جم سے اتے دیکھ کر منال جو کافی بناتی کچن سے نکل رہی تھی اب بولی

گڈمارننگ جلیبی!! سعد نے بھی جواباً کہا وہ شاید فون میں مصروف تھا

کون سی چوڑیل پھسالی ہے جو فون میں غرق ہو؟؟ اُسے مصروف انداز میں خود کو جواب دیتا دیکھ وہ دانت پستی بولی

کہا برداشت تھا اُسے کے کوئی اُسے اگنور کریں اور خاص کر سامنے والا اُس کا شوہر تھا خیر سے!!

اُس کی بات پر سعد نے جھٹ سے اُسے افسوس سے دیکھا تھا

کتنی گندی سوچ ہے تمہاری جلیبی یعنی سریسلی؟؟ اگر موبائل میں مصروف ہوں تو کوئی لڑکی کا چکر ہے؟؟ سعد نے اُس کی سوچ پر ماتم کرتے ہوئے کہا

ہاں اور ویسے بھی تُم میری اُس دن روڈ پر کھائی مار تو نہیں بھولے ہو گے نا؟؟ منال نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب سعد کے ذہن میں اُس دن کا منظر ایا

نہیں بھولا میری ماں ! ! سعد سلگ کر کہتا صوفے پر بیٹھا

آپ کی کافی ! ! اگلے لمحے منال نہایت نرمی سے کافی کا کپ اُس کی جبیں بڑھاتی بولی سعد جو بیٹھے واپس فون کھول چکا تھا اب حیرت سے جھٹ سے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھنے لگا

ک۔ کیا بولا تُم نے ؟؟ سعد نے حلق تر کرتے کہا

میں نے کہا گدھے تمہاری کافی ! ! منال نے ادب سے کہا جب سعد بدمزہ ہوا

کبھی تو اسپیشل فیل کرادیا کرو قسم سے مزا خراب کر دیتی ہو ! ! سعد سخت چڑھ کر بولا

وہ اسلئے کیونکہ تمہیں عزت راس نہیں ہے سعد ملک ! ! منال اُس کے برابر میں بیٹھی

بیٹا عزت اتنی راس ہے کے پیدا ہوتے ہی کپڑے اک خوبصورت نرس نے پہنائے تھے اُس کے بعد میں نے بدلے میں اُسے کیا دیا؟؟ بھے بھے کر کے رونا!! سعد مصنوعی کولر جھرکتا بولا

چل اوے نکل!! منال نظر انداز کرتی بولی

یہاں سے یا تمہاری سے؟؟ سعد اُسے دیکھ بولا جب کے منال جو کافی کا کپ لبوں سے لگانے والی تھی اُس کے ہاتھ ہوا میں رکے تھے

پل میں سوچ ذہن میں آئی تھی اگر سعد اُس کی زندگی سے نکل گیا تو کیا ہو گا؟؟

بولو زندگی سے نکلو یا یہاں سے؟؟ سعد نے تصدیق کی

ی۔ یہاں سے!! منال نے خود کو نارمل کرتے کہا

اج یہاں سے نکال رہی ہو کل اپنی زندگی سے نکالو گی ویری بیڈ!!! سعد افسوس سے بولا

بکواس بند کرو میں یہاں سے جانے کا کہے رہی ہُوں ! ! !تکلیف منال کے وجود میں دوڑی تھی اس دن ہوئے واقعے کے بعد جب منال کی غلطی ہونے کے باوجود بھی سعد نے اس کی حمایت لی تھی تب سے اس نے تو کبھی یہ سوچا ہی نہیں تھا کہ سعد کبھی اس کی زندگی سے نکلے گا !

اج بکواس بند کرنے کا کہے رہی ہو کل کو کہو گی مر جاؤ تا کے تمہاری اواز ہی ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے ! ! سعد ہنوز افسوس سے بولا

جب منال نے تڑپ کر اُسے دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

م۔ میں نے یہ نہیں کہا ! ! منال خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی جو ! ! کے مشکل لگ رہا تھا

ویسے کیا سوچا ہے پھر تم نے ؟؟؟ سعد کافی لطف اندوز تھا اُس کے چہرے کے زاویے دیکھ اسلئے مزید کچھ دیر بعد بولا

ک۔ کس بارے میں ! ! منال کے ہاتھ میں کافی ویسے ہی تھی اُس نے اب تک اک گھونٹ بھی نہیں بھرا تھا

میرے بارے میں ؟؟ سعد نے بتانا چاہا

کیا تمہارے بارے میں ؟؟ منال نے اُسے دیکھا تھا جس کے چہرے پر سنجیدگی تھی

یہی اگر میں مر گیا تو سب کو بتاو گی کے ہم دونوں شادی شدہ ہے یا نہیں ؟؟؟ سعد اُسے تنگ کر رہا تھا لیکن منال کے دل میں تکلیف کی لہریں اٹھ رہی تھی اُس نے آنکھوں میں تکلیف لیے سعد کو دیکھا تھا جو سرے سے انجان بنا ہوا تھا

یہ فضول باتیں کرنے کا مطلب ؟؟ منال کو اُس کی ایسی باتیں بلکل اچھی نہیں لگ رہی رہی

ہاں بھائی اب تو ہماری باتیں فضول لگینگی جب مر جاو نگا تو خوب یاد کرو گی کے تمہارا اک عدد نامدار شوہر بھی تھا کو نہایت قابل تعریف تھی جس کی تعریف تُم نے نہیں کی ! ! سعد ہنوز مصنوعی سنجیدگی سے بولا

ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو تم ؟؟ منال کی آنکھیں ناچہاتے ہوئے بھی نم ہو رہی تو

بس ایسے ہی یاد ایا تو سوچا پوچھ لوں کے میرے مرنے کے بعد کس سے شادی کرو گی ؟؟ سعد اپنی ہنسی دباتے اُسے پھر چھیڑا

وہ اس بات سے انجان تھا کے اُس کی یہ باتیں منال کو اتنی تکلیف دے رہی تھی اور خاص کر ان کی یہ باتیں کوئی تیسرا بھی سن رہا ہے جو ان کے شاید پیچھے ہی موجود تھے !!

اتنی صبح صبح کون اٹھ سکتا تھا یہی سوچ کر وہ دونوں ایسے باتیں کر رہے تھے لیکن تیسرا شخص بھی کوئی ان کی بات سن چکا تھا !!

ویسے اک بات تو بتاؤ تم نے کبھی سوچا تھا تمہارا شوہر میں بنو نگا ؟؟ اُسے خاموش دیکھ سعد پھر بولا لیکن منال خاموش رہی

بولو ؟؟ سعد نے اُسے بولنے پر اُکسایا

تُم مجھے ان باتوں سے ہرٹ کر رہے ہو سعد ملک ! ! منال نم آواز میں بولی
جب سعد نے جھٹکے سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نرمی اُتر رہی تھی
! !

سعد کو نہیں پتہ تھا وہ رو بھی سکتی ہے ! ! سعد نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا
جس کی آنکھ سے اک انسوں گر رہا تھا۔
پیچھے کھڑی صائمہ بیگم کو اپنے کانوں۔پر بھروسہ نہیں ہو رہا تھا جو انہوں
نے سنہ تھا یا وہ صحیح تھا؟؟
! ! فلحال یقینا انا مشکل تھا
بولو بھی کچھ ؟اُسے خاموش دیکھ سعد نے بولنے پر اُکسایا
مجھے تُم سے بات نہیں کرنی ! ! منال کہے کر غصے سے کھڑی ہوتی پیچھے مڑی
ابھی وہ آگے بڑھتی جب اُس کے قدم رکے تھے سامنے سامنے بیگم کے
ساتھ ہی کھڑے احمد صاحب کو دیکھ اُس کی سانس رکی تھی وہ پوری

آنکھیں کھولے بے یقینی سے اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی احمد صاحب جو خود بھی ساری باتیں سن چکے تھے اب بے یقینی سے دیکھ رہے تھے !!

منال کو حیرت اور بے یقینی سے پیچھے دیکھتا پا کر سعد نے پہلے منال کو نا سمجھی سے دیکھا پھر چہرہ گھمائے پیچھے دیکھا لیکن پیچھے کا منظر دیکھ وہ بھی سٹل ہوا تھا !!

خ۔خالا آپ لوگ !! منال خوف کو سنبھالتی ہوئی بولی

یہ کیا بات کر رہے تھے تُم دونوں ؟؟ صائمہ بیگم اضرابی کیفیت میں بولی

سعد بھی جھٹ سے کھڑا ہوا تھا اُن دونوں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بولیں

بولو ؟؟ صائمہ بیگم نے پھر کہا جب کے احمر صاحب ہنوز ایسے ہی کھڑے تھے

سعد کا سر جھک چکا تھا جب کے منال اُنہیں دیکھ رہی تھی دونوں کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی

اُن دونوں کی خاموشی سچائی کا خلاصا تھی صائمہ بیگم غصے سے آگے ائی اُنکے چہرے پر غصے کے تصورات پہلی بار سعد اور منال نے دیکھے تھے ورنہ وہ تو ہمیشہ مسکراتی رہتی تھی !!

منال بولو کیا یہ سوچ ہے ؟؟اُن کی آواز اونچی تھی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔

دوسری جانب کھڑکی سے اتی دھوپ نے شاہ میر کے حسین چہرے پر اجالا گیا تھا میر نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی سامنے کھڑکی سے اتی روشنی سیدھا میر کے چہرے پر پڑ رہی تھی آنکھیں کھولتے ہی اُس نے چہرہ اٹھائے ابرش کو دیکھا جس کی آنکھیں بند تھی !!

میر نے گھڑی میں وقت دیکھا! صبح کے ساتھ آٹھ کا وقت ہو رہا تھا ابھی کچھ مزید ہوتا جب دروازہ نوک ہوا میر نے چہرہ گھمائیں دروازہ دیکھا پھر باہر موجود شخص کو اندر انے کی اجازت دی جب امنہ اور منہا اندر داخل ہوئی

اسلام علیکم ! !اُن دونوں نے اک ساتھ سلام کیا

وعلیکم السلام ! !میر کھڑا ہوا تھا

آپ لوگ بیٹھے ابرش کے پاس ! !میر اُن دونوں کو دیکھ کہتا کمرے سے نکلتا

! ! چلا گیا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ دونوں ابرش کے پاس ائی ہیں

میر کمرے سے نکلا تھا جب سامنے سے اتے عمر اور زہرام کی نظر میر پر پڑی

گڈ مارننگ جاناں ! ! !میر کو دیکھتے ہی زہرام تیزی سے میر کے پاس اتا بولا

Goor morning Buddy!!

پیچھے سے اتے عمر نے بھی پاس اتے کہا

گڈ مارننگ ! !میر اُن دونوں کو دیکھ بولا

میر کی آنکھوں میں نیند کی خماری سے پڑھتے وہ لال ڈورے اس کے

! !انکھوں مزید پر کشش دکھا رہے تھے

تیری آنکھیں اتنی پیاری کیوں لگ رہی ہے ؟؟ بے ساختہ زہرام سوال کر

بیٹھا جب کے اُس کے سوال پر میر کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا

تجھے کیا لگتا ہے ؟؟میر نے سوال کیا

شاید رات بھر میری تصویر دیکھی ہو تُو نے اسلئے ! ! زہرام نے اپنا خدشہ پیش کیا جب عمر اور میر کا دل کیا اپنا سر دیوار میں مار لیں

ابھی ان دونوں میں سے کوئی کچھ بولتا جب لاونج سے کچھ اوازیں انا شروع ہوئیں !

اتنی صبح صبح کون غصے میں ہے ؟؟زہرام نہ سمجھی سے بولا

ہم بھی تیرے ساتھ یہی کھڑے ہیں بھائی ہمیں کیسے پتہ ہو گا ؟؟عمر اُسے دیکھ بولا

ہاں بس بکواس کر والو تجھ سے اس کے علاوہ تجھے اور کچھ اتا ہے ؟؟زہرام سلگ کر بولا جب باہر سے اتی اوازیں بڑھنا شروع ہوئی

میر کا دھیان وہی تھا آوازیں تیز ہوتی دیکھ میر نے آگے کی جانب قدم بڑھائے جب کے ذہرام اور عمر بھی ساتھ ہی تھے ! !

وہ تینوں اک ساتھ لاؤنج میں پہنچے سامنے ہی سعد منال احمد صاحب اور صائمہ بیگم کھڑی تھی

یہ انٹی اتنے غصے میں کیوں ہے؟؟انٹی تو بڑی چل بندی تھی!!صائمہ بیگم کے چہرے پر غصے کے تاثرات دور سے دیکھتے زہرام حیرت سے بولا

اس کا مطلب بات گھمبھیر ہے!!کچھ دیر بعد زہرام پھر سے بولا

!! اس دوران میر اور عمر خاموش تھے

بولو منال!!اب کی بار صائمہ بیگم نے منال کا بازو تھامتے تیز آواز میں غصے سے کہا یہ چیز ان کے لیے واقعی ناقابل برداشت تھی جو ہو چکی تھی یعنی ان کی اپنی سگی بھانجی بنا بتائے سب سے چھپ کر ایسے ہی کسی اور سے نکاح کر سکتی تھی؟

صائمہ بیگم کی تیز آواز پر سب باری باری لاؤنج میں جمع ہو رہے تھے مائم بھی !!باہر ایا سامنے کا منظر دیکھ اس نے حیرت سے سب دیکھا تھا

سب اس وقت لاؤنج میں کھڑے خاموشی سے معاملات سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے سعد کا چہرہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا لیکن سامنے میر کو دیکھ اُس نے اپنی سانس روکی تھی دل بری طرح دھڑک رہا تھا میر کو دیکھتے ہی وجود الگ سمت میں جا رہا تھا میر سنجیدگی سے یہ سب دیکھ رہا تھا وہ خاموش تھا کیونکہ کسی کو بھی بات نہیں پتہ تھی !!

اگلے لمحے جو ہوا وہ سب کیلئے حیرت کا باعث تھا !!

منال اگر تم نے مجھے نہیں بتایا یہ سچ ہے یا نہیں تو کے بھول جاؤنگی تُم میری بہانجی ہو !! صائمہ بیگم غصے سے بولی

ج۔جی خالا یہ سب سچ ہے !! منال نے چہرہ جھکائے اپنے بہتے انسوں کے ساتھ کہا اُس کے انسوں خود ہی بہے رہے تھے جب کے اُس کی بات پر وہاں خاموشی چھائی تھی

اگلے لمحے احمد صاحب تیزی سے سعد کے پاس آئے میر اُنہیں ہی دیکھ رہا تھا سب کی نظروں میں سوال تھا

اُس کے اگلے لمحے جو ہوا وہ ماحول کو سنگین اور سب کو مزید بے یقینی کا حامل کرنے کیلئے کافی تھا

!! احمد صاحب نے اک تھپڑ سعد کے پر کشش چہرے پر رسید کیا تھا

بابا!! جب میر نے اُنہیں پکارا سعد نے اپنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے آنکھیں میچی احمد صاحب نے پیچھے مڑ کر میر کو دیکھا تھا جو بے یقینی سے اُنہیں ہی دیکھ رہا تھا

تمہیں پتہ ہے میر کیا حرکت کی ہے اس نے ؟؟ نہیں پتہ تمہیں بچے پتہ چلے گا تو یہی نتیجہ ہو گا!! احمد صاحب میر کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ بولے

بابا ایسا بھی کیا ہو گیا کے آپ نے ہاتھ اٹھا لیا اُس پر!! میر احمد صاحب کو دیکھ بولا

سب کا یہی سوال تھا منال کی آنکھوں سے تیزی سے آنسوں بہے رہے تھے

احمد صاحب بولنے لگے تھے جب اگلے لمحے صائمہ بیگم نے بھی منال کے گال پر اک تھپڑ رسید کیا !!

منال نے روتے ہوئے بے یقینی سے اُنہیں دیکھا تھا انہوں نے پہلی بار منال پر ہاتھ اٹھایا تھا !

بس کریں آپ دونوں !! بات ہو سکتی ہے ارام سے !! اس طرح کیوں ریکٹ کر رہے ہیں بچوں پر !! میر کی سنجیدہ آواز وہاں گونجی

میر اب تک اُس بات سے انجان تھا لیکن اُسے بلکل پسند نہیں کیا تھا کے کوئی سعد پر ہاتھ اٹھائے اور پھر منال بھی اُس کی چھوٹی بہنوں کی طرح تھی !!

یہ لوگ بچے نہیں ہیں میر بہت بڑے ہو گئے ہیں اتنے بڑے کے اتنا بڑا قدم اٹھالیا نہ کسی سے پوچھا اور نہ کسی کو بتایا پیٹھ پیچھے ہماری پیٹ پر چھرا گھوپا ہیں ان لوگوں نے !! احمد صاحب کی سرد غصے سے بھری روبدار اواز !! اس خاموشی میں گونجی تھی

ہوا کیا ہے اپ لوگ بتائیں گے ؟؟میر نے اُنہیں دیکھ کہا

خود بتائیں گے یہ دونوں اپنی کارستانیاں بتاؤ میر کو کیا گل کھلایا ہے تم لوگوں نے اور سعد تم سے یہ امید نہیں تھی تمہیں ہم نے اپنے گھر میں رہنے دیا اپنے فیملی کا ممبر سمجھا میر نے تم پر اتنا بھروسہ کیا تھا کہ اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دی اور تم ؟؟تم نے کیا کیا جانتے ہوا بھی میر کو پتہ چلے گا تو کیا مقام رہ جائے گا میر کے دل میں تمہارا !!

صائمہ بیگم غصے اور دکھ کے ملے تاثرات میں بولی

سعد کے دل میں درد کی لہر دوڑی تھی اس کی نظر اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی

میر قدم بقدم چلتا سعد کے نزدیک ایا اس نے بغور سعد کا جھکا ہوا چہرہ دیکھا پھر اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ اس کا چہرہ اوپر اٹھایا میر کی نظریں اس کے چہرے پر تھی سعد نے بھی اپنی نظریں اٹھا کر میر کا چہرہ دیکھا

مجھے امید ہے سعد تم نے ایسا کچھ نہیں کیا ہو گا جس کی وجہ سے میر اسر جھکے ! ! محض اتنا کہتے میر نے خاموشی توڑی تھی

سب خاموش تھے سب کے چہروں پر سوال سنجیدگی بے یقینی سب ایک ساتھ تھی

! ! میر اس نے ایسا کچھ کیا ہے کہ اپ کے ذہن و گمان میں بھی نہیں ہو گا صائمہ بیگم افسوس سے بولی ان کی انکھوں میں بھی انسوں اتر رہے تھے ان سے بتایا نہیں جا رہا تھا جو وہ دونوں کر چکے تھے

نکاح کر لیا ہے ان دونوں نے ! ! احمد صاحب کی آواز گونجی جب سب کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے

سب نے بے یقینی سے دوچار ہوئے سعد اور منال کے جھکے ہوئے چہرے دیکھے

! ! جبکہ میر کے تاثرات تنے تھے

میر کی انکھوں میں بھی بے یقینی تھی

پوچھو میر ان سے کب سے چل رہا ہے یہ سب کب سے یہ دونوں یہ گل
کھلا رہے ہیں ہمارے پیٹ پیچھے ؟؟ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے دونوں نے
ہمیں بھنک بھی نہیں پڑنے دی !!.بیغیرتی کی حد پار کر دیے ہیں تُم دونوں
نے عزت ہے سعد تمہارے اندر یا بغیرت۔۔احمد صاحب غصے سے
دھاڑے ابھی وہ مزید اگے بولتے جب میر نے انہیں روکا
میر نے بنا کچھ بولے ہاتھ ہلکا سا اوپر اٹھایا مطلب صاف تھا وہ خاموش کروا
رہا تھا جب کے میر کی نظر سعد کے چہرے پر جمی تھی
سعد یہ سچ ہے ؟؟میر نے سعد کو دیکھ کہا اب مکمل خاموشی تھی
!! میر سعد کے منہ سے سننا چاہتا تھا تب اسے یقینا انا تھا
سعد میں کچھ پوچھ رہا ہوں سنائی ارہا ہے ؟؟اُسے خاموش دیکھ میر سرد لہجے
میں بولا
جب سعد نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا اپنے قریب میر کو دیکھ اس کا
دل ٹوٹ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب کیا ہو گا

جبکہ سعد کا وہ ہلتا اسباب میں سر میر کو کچھ لمحے کے لیے سٹل کر چکا تھا

کب سے چل رہا ہے یہ سب ؟؟اب کی بار مائم کی اواز گونجی تھی

چ۔چار مہینوں سے ! ! سعد نے بتایا

چار مہینے ! ! میر نے لفظ دہرائے

احمد صاحب غصے سے آگے آئے

سعد دفا ہو جاؤ اُس گھر سے سارا مان توڑ دیا تم نے میرے بیٹے نے تمہیں

عزت دی شہرت دی گھر دیا حد تک خاندان بھی دیا اپنے لوگ دیے ہر رشتہ

دیا اور تم نے اسی کے پیٹ پیچھے وار کیا؟؟

تم دو غلے انسان ہو جس تعالی میں کھایا اسی میں چھید کر دیا؟؟

! ! ارے شرم انی چاہیے تمہارے لیے تو شرم ڈوب کر مرنے کا مقام ہے

احمد صاحب غصے سعد کو دیکھتے بولے

شرم سے کم مقام تو اس کے لیے بھی نہیں ہے یہاں پر پڑھنے ائی تھی نا؟؟

یہ تھی تمہاری پڑھائی اس دن جب میں نے تم سے پوچھا تھا کے سعد

تمہارے ساتھ کیا کر رہا ہے تو تم نے کہا کہ وہ تمہیں پڑھا رہا ہے یہ سب
پڑھا رہا تھا وہ تمہیں تمہاری ماں کو کیا جواب دوں گی میں ؟؟ یہ کے اس کی
بیٹی یہاں پڑھنے ائی تھی اور کیا کر چکی ہے تم نے اپنے ماں باپ کا چہرہ شرم
سے جھکا دیا شرم نہیں ائی تُم دونوں کو کیا جواب دو گی تم اپنے ماں باپ کو
تمہارے ماں باپ کو میں کیا جواب دوں گی کہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے
پیٹ پیچھے تم نے نکاح کر لیا اور اس نکاح کو چار مہینے چھپا کر رکھا یہ کوئی
چھوٹی بات نہیں ہے تم جانتی بھی ہو نکاح کا مطلب کیا ہوتا ہے تم دونوں
نے اس بات کو ایسے چھپایا جیسے یہ بہت چھوٹی بات ہو یہ ایک بہت بڑی
بات تھی تم دونوں کو مر جانا چاہیے ! ! صائمہ بیگم روتے ہوئے بولی انہیں
سمجھ نہیں ارہا تھا وہ اپنی بہن کو کیا منہ دکھائیں گی ؟؟
خ۔خالام۔مجھے معافی کر دیں ! ! منال روتی ہوئی بولی
ہاتھ مت لگاؤ مجھے پیچھے رکھو اپنے ہاتھ معاف کر دوں تمہیں معافی کے
لائق تم لوگوں نے حرکت کی ہے ارے ایک بار بھی بتانا گوارا نہیں سمجھا

کہاں کمی رہ گئی تھی میرے پیار میں جو میں نے تمہارا بھروسہ نہیں جیتا
!ایک بار مجھے تو بتا دیتی
شرم سے منہ جھکا دیا ہے تم نے سب کا!! صائمہ بیگم روتے ہوئے بولی
!! میر خاموش تھا اُس کی نظریں سامنے دیوار پر تھی بس وہ سٹل کھڑا تھا
!! باکی سب کا بھی یہی حال تھا
اور میر کی خاموشی سب کو چب رہی تھی!! سعد کو میر کی خاموشی اندر تک
!! تکلیف دے رہی تھی
وہ سعد کو مار لیتا ہے کچھ کہہ لیتا ہے تو سعد کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی میر
!!کی خاموشی سے ہو رہی تھی
!! وہ چاہتا تھا میر بولے خاموش نا رہے
نکل جاؤ میرے گھر سے اور آئندہ آپنی شکل میر کو یا ہمیں میں دکھانا!! احمد
صاحب نے تیز دھاڑتے ہوئے کہا

سعد نے سختی سے آنکھیں میچی نمی اُسکی آنکھوں میں بھی اُتر رہی تھی کیا سوچ کر نکاح کیا تھا اور کیا ہو گیا تھا ابھی یہ حالات نہیں تھے کہ وجہ بتائی جائے اور نہ ہی کوئی سننے کے لیے تیار تھا!!

جب کے احمد صاحب کی بات پر منال نے تڑپ کر سعد کو دیکھا تھا تو کیا وہ چلا جائیگا؟؟ وہ یہی سوچ رہی تھی!!

اُسے سعد کی جانب دیکھتا پا کر صائمہ بیگم نے غصے سے اُس کی کلائی پکڑتے اپنی جانب موڑا

بلکہ نکالنا کیوں ہے؟؟ شوہر ہو اس کے جان سے مار دیتے ہیں تا کہ نا رہو گے تُم اور نا یہ رشتا!! احمد صاحب شاید اپنے سالوں پرانے روپ میں واپس آ چکے تھے جب وہ جوان تھے وہ بھی غصے کے اتنے ہی تیز تھے جتنا میر تھا میر کا غصہ ان پر ہی گیا تھا احمد صاحب بھی اپنی جوانی میں بالکل میر کی طرح ہر چیز میں اول غصے کے تیز تھے جہاں ان کے غصے سے سب کانپتے تھے اج وہ

غصّہ واپس آچکا تھا یہ چیز واقع نا قابل برداشت تھی کہ ان کے گھر کی
!عورت کسی غیر مرد اس طرح نکاح کر کے گھر والوں سے چھپائے
!!کسی غیرت مند گھر کے لیے یہ چیزیں موت کے برابر ہوتی ہے
!!منال کو تو وہ کچھ کہہ نہیں سکتے تھے لیکن سعد کو تو کہہ سکتے تھے نا
جبکہ ان کی بات پر سب نے چونک کر میر کے علاوہ احمد صاحب کو دیکھا تھا
سب کی انکھوں میں مزید بے یقینی پھیلی تھی یعنی احمد صاحب اتنے سفاک
بھی ہو سکتے تھے؟جب کہ منال نے تڑپ کر انہیں دیکھا تھا
انکل کیا کہہ رہے ہیں اپ!!عمر تیزی سے آگے ایا
میں ٹھیک کہہ رہا ہوں!!وہ اتنا کہتے ہیں اپنے کمرے کی اور بڑھے تھے
!!اگلے ہی پل ہاتھ میں گن تھامے وہ باہر ائے تھے
!!اُن کے ہاتھ میں گن دیکھ سب کے چہرے پر پریشانی پھیلی تھی
ن۔نہیں خالوج۔۔جان پ۔پلز نہیں!!منال کے روتے ہوئے اُن کے
آگے ہاتھ جوڑے تھے جب کے سعد چہرہ جھکائے ہنوز کھڑا تھا

منال کواُن کے سامنے منت کرتے دیکھ صائمہ بیگم نے سختی سے منال کی کلائی تھامی اور اُسے غصے سے اپنے ساتھ کھینچتی ہوئی کمرے میں لے جانے لگی!!

ن۔ نہیں خالاپ۔ پلز چھوڑیں و۔ وہ م۔ ماردینگے سعد کو!! خ۔۔ خالو پ۔ پلز نہیں۔۔۔ منال روتے ہوئے چیختی اپنا ہاتھ صائمہ بیگم کے ہاتھوں سے نکالنے کی کوشش کررہی تھی جب احمد صاحب نے سعد پر گن تانی منال مزید زور وسے رو کر اپنا ہاتھ صائمہ بیگم کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کرنے!!

پلزن۔ نہیں!! منال چیخی آہستہ آہستہ وہ منظر اُس کی آنکھ سے اوجھل ہو رہا تھا اُس نے سعد کا جھکا ہوا سر دیکھا

وہ روتے ہوئے پیچھے دیکھتی مسلسل چلا رہی تھی جبکہ اگے صائمہ بیگم اس کا ہاتھ کھینچتی اسے کمرے کی اور لے جارہی تھی!!

اور ایسا بھی وقت ایا جب کمرے تک پہنچتے انہوں نے منال کو کمرے میں بند کیا تھا!!

منال کو کمرے میں بھیجتے اُنہوں نے باہر سے دروازہ بند کیا تھا

یہاں سفاکیت اس لیے تھی کیونکہ بات عزت کی اچکی تھی کیا عزت رہ گئی تھی ان کی سب کی نظروں میں کیا منہ دکھاتی وہ منال کے ماں باپ کو باقی عزت کی اچکی تھی اس لیے یہاں ساری سفاکیت اچکی تھی!!

میر انکل کو روک!! عمر نے میر کو ہلایا میر جو سوچوں میں گم تھا عمر کے پکارنے پر جھٹ سے سوچوں سے باہر ایا میر نے چہرہ اٹھایا سامنے احمد صاحب کو سعد پر گن تانے دیکھ میر نے پہلے بے یقینی سے انہیں دیکھا مطلب صاف تھا میر کو ان سے اس چیز کی امید نہیں تھی میر نے تیزی سے آگے بڑھتے گن تھامی یقینا اگر میر سوچوں کی دنیا میں گم نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی احمد صاحب کو اتنا سب سعد کو کہنے نہیں دیتا اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی سعد کو یقین تھا اور یہی سچ تھا!!

بابا کیا کر رہے ہیں ؟؟ میر گن اُن کے ہاتھ سے لیتا سنجیدگی سے اُسے دیکھ بلا
قصہ ختم کر رہا ہوں نہ رہے گا یہ نا رہے گا وہ رشتہ جو یہ دونوں قائم کر چکے
ہیں ہمارے پیٹھ پیچھے ! ! احمد صاحب غصے بولیں
بابا جو بھی ہو لیکن یہ کرنے کی اجازت میں کسی کو نہیں دیتا ! ! میر اُنہیں دیکھ
سنجیدگی سے بولا لہجے میں ادب تھا وہ غصے میں بھی اپنے ادب سے تابدار
! ! نہیں ہوتا تھا
میر اس نے ۔۔۔ ابھی احمد صاحب کچھ کہتے جب میر نے بات کاٹی
پلیز بابا اور نہیں ! ! میر سرد لہجے میں میں بولا
جائے سب ! ! میر کی آواز وہاں خاموشی میں گونجی جب سب یہاں سے
جانے لگے دیکھتے دیکھتے سب چلے گئی تھی سوائے ذہرام اور عمر کے
میں تُم سے اور کچھ نہیں کہونگا سعد بس اتنا کہونگا تُم سے یہ امید نہیں تھی
مجھے ! ! میر اُسے دیکھ مان ٹوٹتی آنکھوں سے بولا سعد پر وہ یقین وہ بھرم
ایک لمحے میں چکنا چور ہو چکا تھا

میر کی بات پر سعد کو لگا وہ کسی بھی لمحے سانسیں کھو دیگا اُس نے تڑپ کر میر کو دیکھا

س۔ سر مجھے معاف کر دیں پلیز مجھے مار لیں مجھے کچھ کہہ لیں مجھے جان سے مار دیں بھلے لیکن یوں خاموش نہ رہیں ! ! اُسے خاموشی سے جاتا دیکھ سعد میر کے سامنے اتا تڑپ کر گویا ہوا اُس کی آنکھوں میں نمی تھی میر کی خاموشی اُسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی

میر خاموش کیوں تھا؟؟ اُس کا غصّہ تو کسی سے برداشت نہیں ہوتا تھا پھر اج اتنی بڑی بات پر کیسے اتنا خاموش تھا؟؟؟

کچھ بولنے لائق ہی نہیں چھوڑا تُم نے ! ! پہلی بار اج ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا انتخاب غلط تھا ! ! میر اُسے دیکھ بولا سعد کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہوا لمحے میں وہ اپنا مقام میر کے دل سے کھو چکا تھا

وہ وجہ بتانا چاہتا تھا لیکن وہ بتا نہیں پا رہا تھا کیونکہ اس وقت اس کا دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا اگر شاید وہ اس وقت میر کو وجہ بتا دیتا تو معاملہ کافی حد

تک سیٹ ہو جاتا لیکن اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا اس کا دماغ اس طرف جائے ہی نہیں رہا تھا!!

کہتے ہیں ناجب حد سے زیادہ ٹینشن ہوتی ہے تو دماغ کام نہیں کرتا!

سر ایسا مت بولیں!! سعد آنکھیں میچے بولا

نا تم سے میری خاموشی برداشت ہو رہی ہے نہ تم سے میرا بولنا برداشت ہو رہا ہے اس لیے خاموشی سے جا رہا تھا کیونکہ مجھے پتہ تھا تم نہیں برداشت کر پاؤ گے!! میر اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

سر اپ مجھے ڈانٹ لیں مار لیں کچھ بھی کر لیں لیکن پلیز اس طرح مجھ سے منہ مت موڑے!! سعد میر کو چہرہ پھیرتے دیکھ بولا ابھی وہ میر کا ہاتھ تھامتا جب میرا اک قدم پیچھے ہوا!! مطلب صاف تھا وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر چکا تھا

سعد نے ٹوٹے ہوئی آنکھوں سے میر کو دیکھا تھا کیونکہ وہی ہو رہا تھا جس کا سعد کو ڈر تھا

رکنا یہی ! ! میر نے سعد کو کہتے سامنے کھڑے ملازم کو کچھ کہا تھا ! ! جس میں وہ فوراً میر کے کمرے کی اور بڑھا اگلے اک منٹ میں وہ پیپر اور پین میر کو تھما گیا تھا

میر نے پین سے اُس پیپر پر سائن کیے ! ! اور اُسے خاموشی سے سعد کی جانب بڑھائے ! !

سعد نے اُسے بمشکل تھام کر پڑھنے کے لیے سامنے کیا

سامنے پیپر پر لکھا سب کچھ پڑھتے سعد کے چہرے پر تکلیف کے آثار بکھر رہے تھے

خوش رہو اپنی زندگی میں ! ! ہو سکے تو کسی باہر ملک چلے جانا ! ! اگر پیار کرتے تھے منال سے تو اک بار مجھے بتا دیتے تُم اچھے سے جانتے ہو میں سمبھال لیتا سب تمہیں تمہارا پورا عزت سے سب کی رضامندی سے سونپ دیتا ! !

لیکن جو تم نے قدم اٹھایا ہے اُس کی مجھے کم سے کم سعد تُم سے اُمید نہیں تھی!! تُم نے بہت وقت میرے ساتھ گزارا ہے اچھے برے کی تمیز میں نے تمہیں خود سکھائی ہے میں جانتا ہوں تُم ایسے نہیں ہو کوئی تو وجہ ہو گی جس کی وجہ سے تُم نے قدم اٹھایا ہے میں تُم سے وجہ نہیں پوچھونگا بس اتنا کہونگا کے اک بار اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے مجھے بتا دیتے تو یہ سب نہیں ہوتا !!

تُم جاؤ خوش رہو اپنی زندگی اس میں چیک ہے 5 کروڑ کا ساتھ ہی اپر وول لیٹر تُم اگر چاہو تو اپنی سیکریٹ ایجنٹ کی جاب آگے کسی بھی ملک میں کنٹینو کر سکتے ہو میں نے سائن کر دیا ہے جا کر بس یہ دکھانا تمہیں اسی اوہدے پر فائز کر لیا جائے گا !!

کسی اور چیز کو ضرورت ہو تو بتا دینا!! بھول جانا کے کبھی میں بھی تمہاری زندگی میں تھا!! جس کے پیٹھ پیچھے تم یہ سب کر بیٹھے جس کی مجھے امید نہیں تھی!!

خیال رکھنا اپنا!! میر اُس کا کندھا نرمی سے تھپتھپاتا بولا اس کے لہجے میں مان ٹوٹنے کا دکھ کوئی بھی محسوس کر چکا تھا جسے محسوس کرتے سعد ٹوٹ رہا تھا!!

میر اب اگے کو بڑھتا جانے لگا جب سعد کی بات پر قدم رکے !!

سر آپ کے دل میں اپنا مقام کھو کر میں کیسے زندہ رہو نگا؟؟ سعد آنکھوں سے نمی دھکیلتا بولا

یہ جب سوچا تھا تم نے سعد جب اتنا بڑا قدم اٹھا رہے تھے؟؟ میر بنا پیچھے مڑے بولا

سر میں بھی شرمندہ ہُوں!! سعد چہرہ جھکائے بولا

تمہاری شرمندگی سے سب کچھ ٹھیک تو نہیں ہو گا نا سعد کسی چیز کو عرش سے فرش پر گرانا جانتے ہو؟؟

اج وہی ہوا ہے !!

کچھ ٹھیک نہیں ہو گا کیونکہ کچھ ٹھیک ہونے کے لیے بچا ہی نہیں ہے جو تم
!!لوگوں نے کرنا تھا وہ کر چکے ہو

خیر اب ان سب باتوں کا فائدہ نہیں!! میر اتنا کہتے ہیں اب اپنے کمرے کی
!!اور جا چکا تھا

پیچھے زہرام اور عمر نے سعد کا چہرہ دیکھا جو قسمت سے ہارا بے بس لگ رہا تھا
!!اس نے اپنا بچپن میر کے ساتھ گزارا تھا

میر کے ساتھ اس کا دل سے رشتہ طے تھا اس کے لیے میر بہت بڑا مقام
رکھتا تھا اور جس سے اپ پیار کرتے ہوں اس کے دل سے اپنا مقام اوپر سے
نیچے گرتا دیکھنا موت کے برابر ہوتا ہے

عمر اور زہرام دونوں اگئے ہیں

پریشان مت ہو سعد لیکن تم اچھے سے جانتے ہو جو ہوا ہے وہ بہت غلط ہے
تم دونوں کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا کم سے کم میر کو تو بتانا چاہیے تھا تمہیں!!

عمر اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

بہت بڑی غلطی ہو گئی ! ! سعد سامنے نظریں جمائے بولا

اپ لوگ سمجھائیں ناسر کو وہ مجھے خود سے دستبردار نے کریں ! ! سعد جیسا مضبوط شخص بے بسی سے بولا

تُم اچھے سے جانتے ہو سعد ایک بار جو میر کے دل سے اتر جائے وہ دوبارہ نہیں اپنا مقام پا سکتا ! ! تمہارے اس عمل نے میرے کو کافی ہرٹ کیا ہے ! !

اوپر سے سارے گھر والوں کو بھی اس وقت تو کوئی کچھ سننے کی حالت میں نہیں ہے بہتر یہی ہے کہ ابھی تم چلے جاؤ وقت پر چھوڑ دو سب کچھ ؛ ! ! عمر اسے سمجھانے والے انداز میں بولا

مجھے منال سے ملنا ہے ایک بار ! ! سعد نے اگلے پل منال کو یاد کیا تھا

تمہیں لگتا ہے انٹی اس سے تمہیں ملنے دیں گی اتنا سب ہونے کے بعد ؟ ؟

سعد عقل سے کام لو ! ! زہرام نے اسے سمجھایا

تُم اب تک نہیں گیے ؟ ؟ احمد صاحب کی آواز گونجی تھی

!! سعد نے آنکھیں بند کر کے کھولی

انکل آپ ریلیکس کریں چلا جائے گا وہ پلز!! عمران کے پاس جاتا انہیں

نرمی سے سمجھانے لگا

عمر اس سے کہے دو کے خلا کے پیپرز بہت جلد اس کے پاس پہنچ جائیں

!! گے

احمد صاحب غصے سے سعد کو دیکھتے عمر سے مخاطب تھے

جبکہ ان کی بات پر سعد کو لگا اس نے اپنی زندگی میں سب کچھ کھو دیا ہے!!

!! تکلیف کی لہریں وجود میں دل میں ہر جگہ دوڑی تھی

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ منال اور اس کے درمیان موجود یہ نکاح

!! کا رشتہ کبھی ختم ہو گا

لیکن شاید اس کا طریقہ غلط تھا جو اج یہ سب ہو رہا تھا لیکن اس کی نیت غلط

نہیں تھی جس سے سب انجان تھے

!! اذیت سے صاف نے آنکھیں میچی

!! بالاخر جدائی سعد اور منال کی زندگی میں بھی لکھ چکی تھی

احمد صاحب کی بات پر سعد خاموش رہا تھا!! شاید وہ بولنے کی حالت میں نہیں تھا!!؟

میں کہہ دوں گا کل اپ پلیز ریلیکس کریں!! عمران کے غصے سے تن تاثرات کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

!! جب وہ سعد کو غصے سے دیکھتے واپس اپنے کمرے کی اور بڑھے تھے

!! سعد نے اک نظر اوپر سیڑھیاں دیکھی جہاں سے چڑھ کر میر کا کمرہ اتا تھا پھر دوسری نظر اس بند کمرے کے دروازے پر دیکھی تھی جس میں منال تھی !!

سعد نے کرب سے آنکھیں میچی

خدا حافظ۔۔اس کے لبوں نے دھیرے سے حرکت لی تھی شاید وہ ان دو شخصوں کو اللہ حافظ کہہ رہا تھا جو اس کے دل کے بے حد نزدیک تھے !!

!! زہرام اور عمر نے اگے بڑھتے سعد کو باری باری گلے لگایا

اُمید ہے تمہاری اگلی زندگی خوشیوں سے بھرپور ہو گی ہماری دعا ہے تمہیں کبھی پریشانی نہ ائے سب کچھ قسمت پر چھوڑ دو سعد اگر قسمت میں دوبارہ مل نہ لکھا ہو گا تو میر تم سے ضرور دوبارہ ملے گا لیکن ابھی یہ سب ممکن نہیں تم ابھی کہیں دور چلے جاؤ تاکہ کچھ پل تم بھی ریلیکس ہو جاؤ اور یہاں بھی سب!!

عمر نے سعد کو نرمی سے سمجھایا جب سعد نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا تھا اج کا دن اس کی زندگی کا سب سے دردناک دن تھا!

اس نے سوچا نہیں تھا کہ کبھی ایسا بھی کچھ ہو گا!!

سعد نے دھیرے سے اک بار پھر میر اور منال جہاں سے گیے تھے اُس جگہ کو دیکھا پھر دھیرے سے واپس پلٹتا سعد نے قدم آگے کی جانب بڑھائے اُس کا ہر بڑھتا قدم اندر موجود منال کو زخمی کر رہا تھا جو دروازہ کھولنے کی لاکھ کوشش کر چکی تھی!!

سعد نے دھیرے دھیرے اپنا قدم سکندر ہاؤس کے باہر بڑھائے اُسے بھی
!! اُس کا ہر بڑھتا قدم تکلیف دے رہا تھا

باہر نکلتے سعد نے مڑتے واپس سکندر ہاؤس کو دیکھا

بہت سی یادیں لے کر جا رہا ہوں یہاں سے لگ رہا ہے اب شاید کبھی یہاں
!! نہیں اسکوں گا

کبھی سوچا نہیں تھا اپنے سر کے دل میں اپنا مقام کھو دوں گا!! لیکن شاید
میری غلطی تھی اتنا بڑا قدم اٹھانے کے بعد بھی میں نے خود کو تیار نہیں کیا
کیونکہ جو میں نے کیا تھا شاید وہ اسی لائک تھا لیکن میری نیت غلط نہیں تھی
!! میں کیسے سب کو بتاؤں

سعد نے آنکھیں میچی

خدا حافظ شاید ہمیشہ کیلئے!! سعد نے گھر کو دیکھ کہتے آگے کی جانب قدم
بڑھائے

وولف اور الف جو سکندر ہاؤس ہی آرہے تھے ابرش کی طبیعت کا معلوم کرنے سعد کو باہر جاتا دیکھ وہ دونوں گاڑی پارک کرتے نیچے اترے

ٹریگر!!ان دونوں نے ایک ساتھ پکارا جب سعد کے قدم رکے اپنی انکھوں کی نمی اندر دھکیلتے سعد نے دھیرے سے پیچھے مڑتے ان دونوں کو دیکھا

کہیں جارہے ہو بعد میں چلے جانا اجاؤ ابھی اندر ہم ابرش کی طبیعت پوچھنے ائے ہیں!!الف سعد کو دیکھ بولی

نہیں تم لوگ جاؤ!!سعد بوجھل لہجے میں بولا اس میں اگے کچھ بتانے کی سختی نہیں تھی

اچھا چلو تم جس کام سے جارہے ہو چلے جاؤ ہم لوگ چلے جاتے ہیں!!!

ایلف اور وولف اسباب میں سر ہلاتے اندر کی جانب بڑھے تھے اندر داخل ہوتے ہی سامنے زہرام اور عمر کھڑے دکھائی دیے!!جو خاموشی سے کھڑے تھے

اسلام علیکم ! ! ایلف نے اُن دونوں کو دیکھ کہا

وعلیکم السلام ! ! اُن دونوں نے جواب دیا

اتنی خاموشی وہ بھی سکندر ہاؤس میں سب خیریت ہے ؟؟؟ ایک عجیب سی ویرانی دیکھ ایلف بے ساختہ بولی

کچھ خیریت نہیں ہے ! ! ذہرام گہرا سانس بھرے بولا

کیوں کیا ہوا سب خیریت ہے ؟؟ ٹریگر نے تو ہمیں کچھ بھی نہیں بتایا ! !

ایلف کنفیوز ہو کر بولی

جب اُنہیں بات سے آگاہ کیا گیا جیسے جیسے وہ دونوں سن رہے تھے آنکھیں حیرت پھیل رہی تھی جب کے ایلف کو حیرت اس بات پر نہیں تھی کے اُن دونوں کا نکاح ہوا ہے کیونکہ اُسے یہ بات پہلے معلوم تھی نکاح والے دن وہ بھی تو وہیں تھی اُسے حیرت اس بات پر تھی کے میر کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے ؟؟ تو کیا ہوا ہو گا ؟؟ جب کے وولف کیلئے یہ بات بے یقینی کی حامل تھی بلکل سب کی طرح ! ؛

ٹریگر تبھی اس طرح گیا ہے تو کیا وہ گھر چھوڑ کر گیا ہے؟؟ یک دم ایلف پریشانی سے بولی جب زہرام نے اسباب میں سر لایا

اوہ گوڈ اتنا سب ہو گیا!! ایلف نے سر ہاتھ میں تھاما کیونکہ بہت کچھ ایسا ہو چکا تھا جو پھر سے سب کچھ خراب کر گیا تھا

سر کدھر ہے؟؟ وولف نے اگلے لمحے پوچھا

اپنے کمرے میں ہم لوگ وہی جا رہے ہیں!! عمر اُنہیں دیکھ بولا

!! ایلف تیزی سے باہر کو بھاگی تھی یقیناً سعد کو دیکھنے

لیکن جب وہ باہر آئی تو سعد یہاں کہی نہیں تھا ایلف نے جلدی سے فون نکالتے کول ملای لیکن مقابل کا فون بند جا رہا تھا !!

اوہ گوڈ ٹریگر فون اٹھاو!! ایلف بار بار اُسے کول لگا رہی تھی لیکن مقابل سے کوئی جواب نہیں ا رہا تھا

ایلف واپس سے اندر گئی اُس کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا اُسے واقعی پریشانی ہو رہی تھی !!

ہمیں سر سے ملنا ہے ! ! ایلف اتی اُن دونوں کو دیکھ بولی

رکے پہلے ہم جا کر دیکھ لیں میر کا موڈ کیسا ہے اگر بات کرنے لائق ہوا تو

میں بتاتا ہوں ! ! عمر ہمیشہ کی طرح عقلمندی سے کہتا آگے بڑھا جب وہ

دونوں اسباب میں سر ہلا گیے

معمول کے حساب سے بنا در وازہ نوک کیے عمر پر زہرام اندر داخل ہوئے

تھے کیونکہ اُن کا ماننا تھا کہ وہ تینوں اک دوسرے پر پورا حق رکھتے ہیں

! انہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہی سچ تھا؛

اوے ! ! داخل ہوتے ہی زہرام نے پکارا لیکن میر اپنے کمرے میں نہیں تھا

! !

سامنے نظر جاتے ہی وہ دونوں سمجھ چکے تھے کے میر بالکنی ٹریس پر ہے اُن

دونوں نے وہی قدم بڑھائے جہاں میر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

کھڑا سامنے دیکھ رہا تھا چہرہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا

! ! وہ شاید کچھ سوچ رہا تھا

میر!! عمر نے اُسے پکارا جب میر نے چہرہ ہلکا سا گھماتے اپنے حسین دوستوں کو دیکھا جو حسن سے خود بھی مالا مال تھے عمر کی اتیج بھی میر کا ساتھ کی ہی تھا لگتا نہیں تھا اک بیٹی کا باپ ہے!!

یہاں کیوں کھڑا ہے؟؟ ذہرام اور عمر آگے آئے تھے جب ذہرام اُسے دیکھ بولا

ایسے ہی!! میر گہرا سانس بھرے بولا

میر دیکھ ہم سب جانتے ہیں یہ سب واقعی نا قابلِ قبول ہے!! عزت پر بات آگئی ہے لیکن کیا پتہ وہ دونوں اک دوسرے سے محبت کرتے ہو!! عمر میر کے روبرو کھڑا ہوتا بولا

وہ لوگ کرتے ہیں محبت اک دوسرے سے میں جانتا ہوں دیکھا نہیں تھا سعد کی آنکھوں میں!! پھر منال کا اس طرح سعد کی حفاظت کیلئے کہنا!! یہ صرف پیار کرنے والوں میں ہی ہوتا ہے!!

میر سامنے نظریں جمائے بولا

کیا سوچا آگے کا تُو نے ؟؟ عمر میر کا حسین چہرہ دیکھ بولا

کچھ نہیں سوچا فلحال محض اتنا کے زندگی کافی بڑے بڑے کھیل کھیل رہی ہے !! میر نے دھیمے لہجے میں کہا

میں جانتا ہوں میر تیرے دماغ میں کچھ تو چل رہا ہے بتا دے !! عمر اچھے سے جانتا تھا میر کچھ سوچ رہا ہے

!! دیکھ عمر اگر تُو سعد اور منال کے بارے میں بات کر رہا ہے تو ہر چیز دیکھ ماما بابا اسلئے غصے میں ہیں کیونکہ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے ماما بابا کیا جواب دینگے خالا کو اسلئے ہی وہ لوگ غصے میں ہے ! بابا کا ریکشن میں نے ایکسپکٹ نہیں کیا تھا !!

جب بات عزت کی اتی ہے تو سکندر ہاؤس کے تکنیکی محض پر بات ہوتی ہے !!

خیر اگر وہ دونوں پیار کرتے ہیں تو ضرور زندگی اُنہیں ملنے پر مجبور کریگی وہ دونوں ملینگے !! لیکن سب اتنا جلدی نہیں ہو سکتا !!

میں جانتا ہوں سعد نے بہت بڑی وجہ کے تحت یہ کیا ہے اُس کی رگ رگ سے میں واقف ہوں اگر اُسے پہلے محبت ہوئی اور وہ منال کو چاہتا تو وہ مجھے سب سے پہلے بتاتا یہاں بات کچھ اور ہے اور کیا بات ہے یہ فلحال نہیں پتہ !! لیکن بہت جلد پتہ لگالوں گا

میر سامنے نظریں جمائے بولا

جب تو جانتا ہے کہ سعد نے کسی وجہ کے تحت یہ سب کیا ہے تو پھر تو نے کیوں اسے جانے دیا!! عمر حیرت سے بولا

کیونکہ کبھی کبھی کچھ چیزیں دوریوں سے ٹھیک ہوتی ہیں!! ہر چیز کو پاس لے کر نہیں سجایا جا سکتا مجھے یقین ہے سعد اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہو گا بس اس کا طریقہ تھوڑا سا غلط تھا اگر وہ مجھے بتا دیتا تو یہ سب نہیں ہوتا!! میر کا ہر اک لفظ سچ تھا عمر اور زہرام غور سے میر کی بات سن رہے تھے

صحیح کہہ رہے ہیں یار چھپ کر نکاح کرنا بنا گھر والوں کو بتائیں یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے اور خاص کر ایک عزت دار خاندان کے لیے تو بالکل بھی

نہیں انٹی انکل کافی ہرٹ ہوئے ہیں تبھی تو وہ غصے میں تھے وہ تو شکر ہے کہ صحیح وقت پر سنبھال لیا گیا !!

انکل کا غصّہ جائز تھا میں انکل کے ساتھ ہوں !! ایک دم سے اتنا بڑا شوق برداشت نہیں ہوتا لیکن امید ہے کہ وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے !! ذہرام سنجیدگی سے دیوار پر نظریں جو میں بولا جب میر اور عمر نے چونک کر اسے دیکھا وہ دونوں اپنی زندگی میں پہلی بار زہرام کو سنجیدہ دیکھ رہے تھے !!

اوبھائی خیریت ہے طبیعت خراب ہے تیری بتایا کیوں نہیں مجھے چل جلدی ڈاکٹر کے چلتے ہیں !! میر اُسے دیکھ بولا جب کے عمر کے بھی کچھ یہی اثار تھے

ان دونوں کی بات ذہرام نے ناک سکیڑ کر ان دونوں کو دیکھا تھا

مطلب تم دونوں سے میرا ہی موڈ برداشت نہیں ہو رہا نا سچ سچ بول دو بچوں ڈر لگ رہا ہے تم دونوں کو !! زہرام اک ادا سے اپنا کالر جھاڑتا ہوا بولا

جب کے اُس کی بات پر عمر اور میر نے سکھ کا سانس لیا اس کا مطلب زہرام
!! بالکل ٹھیک تھا
ہاں اب ہمیں یقین ایا کہ تُو بالکل ٹھیک ہے !! عمر نے پر سکونی چہرے پر
سجائے کہا
کیسے ؟؟؟ زہرام نے ایبرو اٹھائے پوچھا
جب جب تو بونگیاں مارتا ہے نا پتہ لگ جاتا ہے کہ تُو بالکل ٹھیک ہے !! عمر
اسے اگاہ کرتا واپس میر کی جانب متوجہ ہوا جبکہ اس کی بات پر زہرام نے
اُسے گھورا تھا
میر ایک بات مجھے اب بھی سمجھ نہیں ارہی !! کچھ لمحے بعد عمر اُسے دیکھ بولا
بول !! میر نے محض اتنا کہا نظریں سامنے تھی
اگر تجھے پتہ تھا کہ اس کے پیچھے وجہ ہے تو تُو نے سعد سے وجہ کیوں نہیں
پوچھی ؟؟؟ عمر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

کیونکہ میں وجہ کسی اور کے منہ سے سننا چاہتا ہوں!! میر نے مختصر جواب دیا جب عمر اور ذہرام نے چونک کر اُسے دیکھا

کیا مطلب کس کے؟؟ ذہرام نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

لگ جائے گا پتہ!! میر نے کہتے اُن دونوں کو دیکھا جب وہ دونوں اسباب میں سر ہلا گیے

میں یہی بولوں کہ میر نے سعد سے وجہ کیوں نہیں پوچھی اب سمجھ ایا کے کیوں نہیں پوچھی!! عمر نے ریکنگ سے ٹیک لگاے کہا

اگر ساتھ واقعی بیرون ملک چلا گیا تو؟؟؟ زہرام کا اگلا سوال ایا

جائے گا وہ لیکن کچھ وقت کیلئے!! میر دونوں ہاتھ اپنے پینٹ کی جیب میں ڈالے بولا اک بار اُن دونوں نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا یعنی میر کو کیسے پتہ تھا یہ سب؟؟؟

تجھے کیسے پتہ؟؟؟ عمر نے ایبرو اٹھائے بولا جب میر نے اپنی پرکشش آنکھوں سے اُسے دیکھا

Don't forget he is shah meer sikander!!

جواب ذہرام کی جانب سے ایا تھا

ویسے بتادیں کیسے پتہ ؟؟اگلے لمحے زہرام میر کو دیکھ بولا جبکہ اس کی بات پر ان دونوں نے اک دوسرے کو دیکھ نفی میں سر ہلایا تھا یعنی زہرام کبھی نہیں سدھر سکتا تھا

بتایا تو ہے بھی اس کی رگ رگ سے واقف ہوں میں بہت وقت گزارا ہے اس نے میرے ساتھ مجھے پتہ ہے وہ نو 10 سال کا تھا جب وہ مجھے ملا تھا تب سے لے کر اج تک اس کو ہر اچھی بری چیز کے لیے میں نے ڈاٹا ہے حالانکہ ہم دونوں میں زیادہ عمر کا فرق نہیں ہے لیکن پھر بھی سعد ہمیشہ سے شرارتی تھا بچپنا کافی دیر سے گیا اس کا اچھا لگتا تھا اس کا بچپنا وہ کیا کرنے والا ہے وہ کیا کرے گا اس سے پہلے مجھے پتہ ہوتا ہے وہ جائے گا باہر ملک لیکن کچھ وقت کے لیے !! میر نے اُن دونوں کو آگاہ کیا

مجھے یقین نہیں اتا امیر کے کوئی اتنا زیادہ عقلمند بھی ہو سکتا ہے یعنی کہ تجھے پہلے ہی بتا ہوتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے کاش ایسا دماغ میرے پاس بھی ہوتا!!ذہرام بیچارگی سے بولا

چل کوئی نہیں میرے پاس نہیں ہے تُو بھی تو میرا ہے نا تیری ہر چیز میری

کیوں؟؟؟اگلے لمحے سے زہرام خوشی سے بولا

ہاں تیرا ہی ہُوں!!میر دھیما سا مسکرا کر بولا اتنے وقت میں پہلی بار میر کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی

یار بتا دینا تُو نے اسے دور کیوں بھیجا ہے؟؟انکل انٹی کی وجہ سے؟؟زہرام جس کے ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی تھی وہ پھر سے بولا

نہیں بابا ماما کی وجہ سے نہیں ان کو میں سمجھاتا وہ لوگ سمجھ جاتے لیکن سعد کو بھیجنا اس کی سزا ہے!!میر کہے کر رکا

سزا؟؟اُن دونوں نے اک ساتھ لفظ دہرایا

ہاں ! ! میر امان توڑا ہے اس نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی ہے سزا تو بنتی
ہے میں نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ وہ کبھی بھی اتنی بڑی بات چھپا کر خود
کے لیے مشکل کھڑی نا کرے کیونکہ مجھے اج بالکل پسند نہیں ایا بابا کا اس پر
چیخنا اس پر گن تاننا یہ سب اس سے زیادہ مجھے ہٹ کر رہا ہے میں نہیں چاہتا
کہ وہ ایسا کچھ بھی قدم مجھے بنا بتائے پھر سے اٹھائے جس کی وجہ سے اس کو
کوئی ڈانٹے یا کچھ کہے اس کو ڈانٹے کا حق صرف مجھے ہے اور میں کسی کو بھی
یہ حق نہیں دیتا پھر بھلے وہ بابا ہی کیوں نہ ہو ! ! میر کا چہرہ پھر سے سنجیدہ
ہو چکا تھا نظریں سامنے جمی تھی
جب کے اس کی بات پر عمر اور زہرام مسکرائے تھے
میر مجھے نہیں لگتا تیرے جیسا کوئی دوسرا اس دنیا میں ہو گا ! ! سب کو ایک
ساتھ لے کر چلنا میں جانتا ہوں تیری زندگی میں بہت کم لوگ اہم ہیں
لیکن جو بھی ہیں وہ تیرے دل کے بہت نزدیک ہیں تو واقعی ایک بہترین

دوست ایک بہترین شوہر ایک بہترین بھائی اور ایک بہترین سر معلوم ہوا ہے!! عمر اُسے سینے سے لگاتا مسکرا کر بولا

میں بھی ہُوں سالو ہمیشہ مجھے بھول جاتے ہو!! ذرا منہ بناتا ان دونوں کے سینے سے لگا تھا!!

تم لوگوں کو پتہ ہے اس وقت میں کچھ سوچ رہا تھا پتہ ہی نہیں چلا کہ بابا نے اتنا سب سعد کو کہہ دیا!! مجھے برا لگ رہا ہے لیکن میں جانتا ہوں سعد کو برا نہیں لگ رہا ہو گا وہ بابا کو بالکل اپنے باپ کی طرح ماما کو بالکل اپنی ماں کی طرح مانتا ہے!!

جانتے ہے میر بچپن سے سعد کی کوئی فیملی نہیں تھی اور تُو نے کبھی بھی اُسے فیملی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی!! عمر فخر سے بولا

تُجھے پتہ ہے سعد کتنا پیار کرتا ہے تُجھ سے اُسے سب سے زداد کھ ہی اس بات پر تھا کے تیرا مان ٹوٹ گیا!! میں نے دیکھا تھا اُس کی آنکھوں میں اُس کے الفاظوں میں تکلیف!! ذہرام اسباب میں سر ہلاتا بولا

جانتاہُوں لیکن میرا مان واقعی ٹوٹا ہے اس بات پر نہیں کے سعد نے یہ قدم اٹھایا بلکہ اسلئے کے اُس نے مجھے کچھ نہیں بتایا!!اور دیکھا کتنا بڑا مسئلہ کھڑا ہو گیا!!میر نے گہرا سانس لیا

یہ تو ہے!!عمر اور ذہرام دونوں نے اطفا کیا

کبھی کبھی کچھ چیزوں کی سزائے بہت ضروری ہوتی ہے اگر اس بار میں اُسے روک لیتا تو وہ ہر بار باتیں مجھ سے چھپا کر اپنے لیے مشکلات کھڑی کرتا جو میں ہونے نہیں دونگا اب دور رہیگا کچھ وقت عقل اجائگی تو کر دونگا سب ٹھک!!

اُس کی سہولت کا ہر انتظام کر دیا ہے میں نے اُسے مسئلہ نہیں ہو گا کچھ!! میں جانتا ہوں اُسے بہت تکلیف ہو رہی ہو گی اپنا مقام میرے دل میں کھو جانے کا سوچ کر لیکن اُس کا مقام میرے دل میں اب بھی ایسا ہی ہے بس مان ٹوٹا ہے وہ مان دوبارہ نہ ٹوٹے اسلئے یہ ضروری تھا دور رہیگا تو خود بھی

ریلیکس محسوس کریگا شروع میں ہو گی پریشانی لیکن اہستہ اہستہ سب سیٹ ہو جائے گا!! میر نے اب اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے

ذِہرام اور عمر بھی کمرے میں داخل ہوئے تھے

تُجھے لگتا ہے بنا تیرے سب ٹھک کیے سب ٹھک ہو گا؟؟ عمر نے سوالیا نظروں سے دیکھا تھا

یار اب جب تک ابرش ٹھک نہیں ہو جاتی تب تک میں پہلے جیسا میر تو بن نہیں سکتا کچھ انسان ہوتے ہیں زندگی میں جن کے جانے سے اپ کی زندگی میں بہت زیادہ تبدیلی اتی ہیں جن کی جانے سے اپ کافی زیادہ خود کو چینج محسوس کرتے ہیں اور یقیناوہ میری زندگی میں ابرش ہے اس کے جانے کے بعد میری لائف میں بہت زیادہ بدلاؤ ائے ہیں جو اس کے واپس انے پر ہی ٹھیک ہو سکتے ہیں!! ابھی میرا کسی چیز کو سوچنے کا دل نہیں ہے!! میر صوفے پر بیٹھا تھا

تو پہلے جیسا ہو جانا! زہرام بیچارگی سے بولا

دعا کر تیری بھابھی ٹھک ہو جاے پھر میں بھی ٹھک ہو جاونگا!! میر نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا

انشاءاللہ ٹھک ہو جائیگی ابرش!! عمر کچھ لمحے بعد بولا

بھابھی بول!! بھابی ہے تیری نام سے مت پکار!! میر نے آنکھیں مندے ہی کہا

اوہ مجنوں مجھ سے چھوٹی ہے وہ!! عمر خفگی سے بولا

مجھے پتہ ہے میری ابرش بہت چھوٹی سی ہے لیکن رتبے میں بڑی ہے تو بھابھی بول ورنہ بہت مار کھائے گا اُس کا نام لینے کا حق صرف میرا ہے!!

میر نے ہنوز آنکھیں مندے کہا

دیکھا عاشق بن کر بھول گیا اپنے دوستوں کو واقعی سب بدل جاتے ہے!!

عمر خفگی سے بولا جب میر نے اپنی آنکھیں کھولی

بھلا اُنہیں جاتا ہے جن کو یاد رکھنا مشکل ہو ! ! جو دل میں بستے ہے اُنہوں
بھلا نہیں جاتا میری جان ! ! میر اُسے دیکھ بولا جب عمر کے لبوں پر
مسکراہٹ پھیلی تھی

کیونکہ وہ دونوں اچھے سے واقف تھے اُس مقام سے جو میر کے دل میں وہ
! دونوں رکھتے تھے

اور تیری خیر ہم لوگ تو بھول ہی گئے باہر وولف اور ایلف بات کرنے کے
لیے انتظار کر رہے ہیں میر اُنہیں تُجھ سے بات کرنی ہے ! ! یاد انے پر زہر ام
پشانی پر ہاتھ مارتا بولا

جب میر نے موبائل نکالتے باہر موجود وولف کو میسیج کیا جس پر اگلے لمحے
!! وہ دونوں کمرے میں آچکے تھے

سر ! ! ایلف نے پکارا جب میر نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا
سر ٹریگر ! ! ایلف پریشانی سے بولے

جس رات نکاح ہوا کیا تُم وہی تھی؟؟میر میں گھمبیر آواز میں سوال کیا جب کے اب تک وہ صوفے پر بیٹھا تھا

!!جبکہ میر کی بات پہ سب نے حیرت سے میر کو دیکھا تھا

پوچھا ہے میں نے کچھ !!اسے خاموشی سے چہرہ جھکاتے دیکھ میر نے استغفار کیا

!! جب ایلف نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

یعنی تُم بھی برابر کی شریک ہو؟؟جواب میر کی جانب سے نہیں زہرام کی جانب سے ایا تھا

ایلف خاموش رہی تھی

بہت ڈھیل دے دی ہے نہ میں نے تم لوگوں کو باتیں چھپانے لگے ہو مجھ سے !!میر سرد لہجے میں ایلف کو دیکھ بولا

اپنی غلطی کا احساس ہوتے ایلف مزید اپنا سر نیچے جھکا گئی !!یہ بات سچ تھی کہ وہ لوگ کبھی بھی میر سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے کیونکہ یہ چیز میر

کو زہر لگتی تھی اج وہی تو ہو رہا تھا ان لوگوں نے اتنی بڑی بات میر سے
چھپائی تھی !!

I am sorry sir !!

وہ چہرہ جھکائے بولی

چار مہینے !!! چار مہینے جھوٹ کے سہارے کیسے جی لیے تم لوگوں نے
جھوٹ بولنا تو نہیں سیکھا سات سال کی ٹریننگ میں ایک دن شاید ایسا نہیں
تھا جس میں میں نے تم لوگوں کو نہیں بتایا کہ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت
ہے !

میرے ایلف کو دیکھ بولا

میر سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ دونوں یہ چیز جانتے تھے اس کے باوجود انہوں
نے۔ میر سے اتنی بڑی بات چھپا کر جھوٹ کا سہارا لیا !! کیونکہ اک دفعہ
میر نے پوچھا تھا کہ کیا تم دونوں کچھ چھپا رہے ہو میر کو اندازہ ہو رہا تھا لیکن
!! اس وقت وہ دونوں صاف مکر گئے میر اسی وقت کی بات کر رہا تھا

خیر میر نظریں پھیر تا خاموش ہوا

Sir I am really sorry !!

ایلف شرمندگی سے بولی

اب سوری کا مجھے نہیں لگتا کہ کوئی فائدہ ہے جو ہونا تھا وہ سب کچھ ہو چکا

ہے ! میر اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

ایلف آنکھیں میچ کر کھولنے لگی

جاؤ تُم لوگ ! میر اُنہیں دیکھ بولا جب وہ دونوں فوراً اسباب میں سر ہلاتے

باہر نکلے میر کہ تاثرات تنے ہوئے تھے

!! واقعی یہ چیز نا قابل قبول تھی

چل اپنا موڈ اچھا کر !! میر کے چہرے پر سرد تاثرات دیکھ زہرام نے اس کا

!! بازو تھامتے کہا

!! لیکن میر خاموش رہا

چل یار اجا ناشتہ کر لیتے ہیں بھوک سے میں مر جاؤں گا ورنہ ! ! زہرا بیچارگی سے بولا

تُم لوگ چلو میں اتا ہُوں ! ! میر ان دونوں کو دیکھ بولا جب وہ دونوں کھڑے ہوئے ! !

پانچ منٹ ہیں تیرے پاس پانچ منٹ میں باہر پہوچ ورنہ تیرے کمرے کی کنڈی لگا کر بھاگ جاؤں گا پھر پورے دن اپنے کمرے میں بند رہنا ! !

زہرام دھمکی امیز لہجے میں کہتا باہر نکلنے لگا

ڈپلیکیٹ انڈر لوک چابی ہے میرے پاس یہ رہی ! ! میر نے ہانک لگائی

جب زہرام نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں میر اپنے ہاتھ میں چابی لیے اسے دکھا رہا تھا

اس کا مطلب تُو پانچ منٹ میں باہر نہیں پہنچے گا ؟ ؟ زہرام نے ائیبرو اٹھاے استفسار کیا جب میر نے فرمانبر داری سے نفی میں سے ہلایا

چھ منٹ میں اجاؤں گا لیکن پانچ منٹ میں کوئی میکالال نہیں نکال سکتا ! !

میر نے کندھے اچکاے

تیرا تو باپ بھی ائے گا بیٹا ! ! زہرام نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے

! ! ہاں باپ کو بلالے لیکن اس باپ کا بیٹا نہیں آئیگا پانچ منٹ میں

میر نے پختہ لہجے میں کہا

تُوائے گا ! ! زہرام ایٹیٹیوڈ سے بولا

میں نہیں آؤنگا ! ! میر اپنے ہاتھ میں چابی گھماتا بولا

دیکھتے ہیں ! ! زہرام کہتا ہے میر کو گھورنے لگا

دیکھ لیں اتنا پیار الگ رہا ہوں کیا ! ! میر کھڑا ہوا تھا

تُم دونوں کیا بچوں کی طرح بحث کر رہے ہو ؟ ؟ عمر خفگی سے بولا

! ! تُو آئیگا بیٹا ! ! زہرام کہتا باہر کو دوڑ لگا چکا تھا

نہیں آؤنگا ! ! میر نے بھی ہونک لگائی پھر تسلی سے ڈریسنگ روم کی جانب

! ! بڑھا

!! عمر نفی میں سر ہلاتا خود بھی باہر نکلا

جب عمر باہر ایا تو زہرام لاؤنج میں موجود نہیں تھا اتنی جلدی وہ کہا گیا ہو چکا تھا؟ عمر کے اِدھر اِدھر دیکھا پھر سر جھٹکتا اپنا موبائل نکالے مصروف ہوتا !! آگے بڑھا

روحا!!! اتنے میں رب چلاتی ہوئی اندر داخل ہوئی ابھی وہ عمر سے ٹکراتی کے عمر نے ہاتھ رکھے اچانک روکا تھا اس اچانک آفد سے میرب کا موبائل اچھل کر نیچے گرتا سکرین چکنا چور کر چکا تھا

دونوں نے ہڑ بڑا کر اوپر دیکھا

اہ!! میر چیخی تھی

عمر نے حیرت سے سامنے کھڑی اُس اپسرا کو دیکھا پھر اُس کی نظروں کی سمت میں نیچے پڑے اُس کے ائی فون کو دیکھا جو روحا نے اُسے گفٹ کیا تھا !!

میرب بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے اپنے موبائل کو دیکھا

میرب نے جھٹ سے نیچے جھکتے اپنا موبائل اٹھایا!! موبائل کی سکرین چکنا چور دیکھ اُس کی جان لبوں پر ائی تھی موبائل اچھل کر دور گرنے کی وجہ سے سکرین کا حال کافی ناساز تھا

یااللہ!! میرب اتنا کہتی زور و سے اگلے لمحے رونے لگی وہ بچوں کی طرح موبائل دیکھتی آوازوں سے رونے لگی تھی

اچانک ہونے والی آفت پر عمر نے حیرت سے میرب کو دیکھا وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی!!

ہ۔ہے کیا ہوا تمہیں!! عمر اُسے دیکھ بولا

میرب بنا جواب دیے زور و شور سے رو رہی تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں!!

تُم رو کیوں رہی ہو؟؟ عمر کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے

اُس کی بات پر میرب نے ایک دم اپنا رونا بھولتے غصے سے عمر کو دیکھا جو پریشانی سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا

میرا موبائل توڑ دیا اور آپ کہے رہے ہیں کیوں رو رہی ہوں ؟؟ میرب روتے ہوئے غصے سے بولی

کیا میں نے توڑا ہے ؟؟ عمر حیرت سے بولا

نہیں آپ کے بھوت نے !! میرب مزید غصے سے بولی

غصّہ کس خوشی میں آرہا ہے آپ کو میں نے نہیں توڑا آپ کا موبائل !!

اُسے خود پر غصّہ کرتے دیکھ عمر کا دماغ خراب ہوا تھا

جھوٹ !! جھوٹے انسان مجھے نہیں پتہ مجھے میرا فون ٹھک چاہیئے ورنہ میں !! میرب کہے کر رکی

ورنہ کیا؟؟؟ بولو کیا ورنہ ؟؟ عمر غصے سے بولا

ورنہ میں سر پھاڑ دونگی آپ کا !! میرب روتے ہوئے غصے سے بولی

جب کے اُس کی بات پر عمر کچھ دیر ساخت ہوا تھا یعنی پہلی بار کوئی لڑکی وہ بھی اتنی سی اُسے اُس کا سر پھاڑنے کی دھمکی دے رہی تھی

!! یہ تو عمر کیلئے ڈوب مرنے کا مقام تھا

مجھے میرا موبائل ٹھک کر کے دیں ! !اُسے ساخت کھڑے دیکھ وہ پیر پٹکتی بولی

جب عمر سوچوں سے باہر ایا

جب میں نے خواب کیا ہی نہیں تو میں کیوں دوں ٹھک کر کے ! ! عمر ابرو اٹھائے بولا

آپ نے ہی خراب کیا ہے مجھے میرا موبائل ٹھک کر کے دیں ! !غصے سے کام نہ چلا تو میرب مزید زور و سے روتی ہوئی بولی

! ! اُس کے رونے پر عمر کو سمجھ نہ ایا وہ کیا کریں

ہ۔ہے خاموش ہو لڑکی ! !اُس کے زور و سے رونے پر عمر نے ڈپٹا

میرب ! !جب روحا کی اواز سامنے سے ائی

میرب کیا ہوا ! ! روحا بھاگتی ہوئی میرب کے پاس ائی اور میرب کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے بولی

میرب روتے ہوئے اُس کے سینے سے لگی

عمر بھائی کیا ہوا میرب کو آپ کو پتہ ہے کیا!؟ روحا پریشانی سے عمر کو دیکھ بولی

یہ دیکھ روحا!! میرب نے روتے ہوئے اپنا موبائل آگے کیا

اوہ میرب یہ کیسے ہوا!! روحا حیرت سے بولی

انہوں نے کیا ہے!! میرب عمر کی جانب اشارہ کرتی بولی جب عمر نے حیرت سے اُسے دیکھا

م۔میں نے؟؟ اُس کے جھوٹ پر عمر کی اواز بے ساختہ لڑکھڑائی تھی کیونکہ یہ موبائل عمر سے نہیں بلکہ ان دونوں کے ٹکرانے سے بے ساختہ میرب کے ہاتھ سے چھوٹا تھا لیکن بقول میرب کے کہ وہ عمر نے توڑا تھا!!

ذہرام جو صائمہ بیگم کے پاس سے دوبارہ لاونج میں ارہا تھا میرب اور عمر کو لڑتے دیکھ زہرام کے دماغ میں کچھ خرافات چلا تھا زہرام نے جلدی سے موبائل نکالا!!

اگر اُس سالے کو زندہ دیکھنا چاہتا ہے تو جلدی باہر پوہوچ!! ورنہ مجھے لگ رہا ہے اج عمر اس لڑکی کے ہاتھوں مرے گا!! زہرام نے میر کو میسج بھیجا بکواس مت کر مجھے پتہ ہے تُو مجھے باہر بلانے کی کوشش کر رہا ہے! لیکن چھے منٹ بعد میں باہر آؤنگا!! میر نے بھی میسیج بھیجا کوئی کہہ سکتا تھا شاہ میر سکندر سنجیدہ سر طبیعت کا مالک اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ اس طرح !! تھا

قسم سے اجا جلدی ورنہ عمر اج مرے گا سالا!! زہرام نے جلدی جلدی میسج !! لکھ کر بھیجا

!! چار منٹ ہو چکے تھے بس ایک منٹ رہ چکا تھا پانچ منٹ میں

اِبے اجا سالے جلدی!! زہرام نے جلدی سے لکھ کر بھیجا

تُجھے بھابھی کی قسم!! زہرام نے اپنا اخری اور طاقتور وار پھینکا جبکہ اس کا میسج پڑھ کر میر کا دل کیا اُس کو آگ لگا دے اب تو یہ دن اگئے تھے کہ اس کے دوست بھی اس کی کمزوری کا فائدہ اٹھا رہے تھے میر میں غصے سے سوچتے

سر جھٹکا پھر فورا کمرے سے باہر نکلا کیونکہ اب بات ان کی متائے جان پر
!! آچکی تھی

!! میر کو باہر اتا دیکھ ذہرام نے بھنگڑا ڈالنا شروع کیا

اوہ ہوئے جیت گیا میں !! اہا !! ! ذہرام ڈانس کرتا بولا

!! پھر دوڑ لگاتا میر تک پہنچا

کیسا لگ رہا ہے ہار کر ؟؟ زہرام میر کے کندھے پر ہاتھ رکھے کھڑا ہوتا پاؤں
کو اِدھر ادھر نکال کر ادا سے بولا

جب میر نے اُسے گھورا

اگر بات ابرش کی نہیں ہوتی تو کسی کا باپ مجھے کمرے سے نکال سکتا تھا !

میر نے اس کی غلط فہمی دور کریں

جانتا ہوں جان منِ تبھی تو بھابھی کی قسم دی !! ذہرام اتراتا ہوا بولا

ویسے اب یہ بات تجھے اپنے پلو سے باندھ لینی چاہیے کہ جو میں کہتا ہوں وہ ہوتا
ہے زہرام انکھوں پر چشمہ لگاتا میر کو دیکھ ادا سے بولا

پلو دکھ رہا ہے تجھے میرے پاس؟؟میر دانت پیستا بولا

پلو نہیں شرٹ تو ہے نا شرٹ میں ہی باندھ لے لیکن باندھ لیں!! سارا ٹیمپو خراب کر دیا!! زہرام بدمزہ ہوتا بولا

میر نے نفی میں سر ہلاتے سامنے دیکھا جہاں عمر میرب اور روحا کھڑے تھے

ابھی تک میرب اور عمر میں وہیں بحث ہو رہی تھی ایک کہہ رہی تھی کہ موبائل عمر نے توڑا ہے اور دوسرا مقرر رہا تھا کہ موبائل اس نے نہیں توڑا!!

میر اور زہرام کچھ فاصلے پر ہی کھڑے یہ دیکھنے لگے

میں نے کہا نا میں نے موبائل نہیں توڑا!! عمر غصے سے بولا

اور میں نے بھی کہا نا کہ اپ نے ہی توڑا ہے!! میرب بھی غصے سے بولی

چھوری برابر کی طاقت رکھتی ہے دیکھ رہا ہے کیسا غصّہ کر رہی ہے اپنے بھائی پر؟؟ زہرام میر کو سامنے کی جانب متوجہ کرتا بولا

ہاں دیکھ رہا ہوں!! میر کی نظریں بھی سامنے ہی تھی

میرب بھائی کہہ رہا ہے نا انہوں نے نہیں توڑا کوئی بات نہیں میں تجھے نیا موبائل گفٹ کر دوں گی چھوڑنا!!! میرب کو بدتمیزی سے عمر سے بحث کرتے دیکھ روحا نے اسے ڈپٹا

نہیں تُو کیوں دوبارہ گفٹ کرے گی جس نے توڑا ہے وہی کرے گا جس کی غلطی ہے وہی سزا بگدے گا مجھے یہ موبائل ٹھیک کر کے دیں اپ!!

میرب غصے سے عمر کی جانب بڑھنے لگی جب روحا نے اس کے گرد حسار باندھ کر اسے روکا میرب خود کو روحا سے چھڑوا کر اگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی گویا عمر کا سر پھاڑے گی اس کا موبائل اس کے لیے کیا تھا وہ کچھ لمحوں میں سمجھ اگیا تھا جبکہ عمر بھی اسے غصے سے گھور رہا تھا جب زہرام نے بھاگتے ہوئے اسے تھاما

میر بھی وہی آ چکا تھا

بھائی دیکھے گا ان لوگوں کو!! میر کو دیکھتے ہی روہانے سکھ کا سانس لیا تھا اس لیے جلدی سے بولی

تیری زندگی تو میر ایسے ہی گزر جائے گی ایک کا معاملہ سلجھا نہیں کہ دوسرا اگیا!! میر دل میں سوچتا گہرا سانس بھرنے لگا

میرب بچے!! میر نے اسے نرمی سے پکارا جب میرب کی ہلچل رکی اس نے فوراً میر کو دیکھا میرب کی انکھیں سرخ ہو رہی تھی رونے کی وجہ سے انسو !!! اب بھی باڑ توڑ کر نکل رہے تھے جبکہ چہرا انسوں سے بھیگا تھا

!! جب کے عمر اب بھی میرب کو غصے سے گھور رہا تھا

بڑے ہیں نہ بچے اپ سے ایسے بد تمیزی نہیں کرتے!! میر اُسے دیکھ !! سمجھانے والے انداز میں بولا

جب میرب نے نظریں جھکائی وہ واقعی کافی چیخ کر عمر سے بات کر رہی تھی بھائی میرا موبائل توڑ دیا انہوں نے!! وہ دھیمی اواز میں بھیگے لہجے سے بولی کوئی بات نہیں نیا آ جائیگا موبائل!! میر نے اُسے دیکھ کہا

بھائی وہ کوئی عام فون نہیں ہے ائی فون 14 پرو میکس تھا میرب خفگی سے بولی جب اس کی نظر میر کے ہاتھ میں موجود میر کے موبائل پر پڑی میر کے ہاتھ میں ائی فون 16 پرو میکس تھا جو میرب نے اپنے خوابوں میں دیکھا تھا

میرب نے حسرت سے میر کا فون دیکھا ہے

کوئی بات نہیں بچے ائی فون نیا آجائیگا ! ! میر اُسے سمجھانے والے انداز میں بولا

کیوں نیا آئیگا جب ہم نے توڑا ہی نہیں تو ہم کیوں نیا فون دیں انہیں ؟؟ عمر میر کو دیکھ بولا

جھوٹ مت بولیں اپ نے ہی توڑا ہے ! ! میرب اُس کے جواب میں پھر غصے سے بولی لیکن میر یہاں موجود تھا اس لیے اس کی اواز اونچی نہیں ہوئی تھی ! !

اچھا بس ! ! کوئی بات نہیں ! ! اُن دونوں کو بچوں کی طرح لڑتا دیکھ میر نے بات ختم کی

لیکن ہم کیوں دینگے جب میں نے توڑا نہیں ! ! عمر غصے سے بولا جب میر نے اسے گھورا

میرب ابھی کچھ دیر بعد عمر خود اپ کو اپنے ہاتھوں سے فون دینے ائے گا

اپ جاؤ بچے روحا کے کمرے میں ! ! میر اُسے دیکھ نرمی سے بولا

میری جوتی جائیگی ! ! عمر غصے سے بولا

جاؤ بچو ! ! میر نے اُنہیں بھیجا روحا اور میرب کے جاتے ہی میر اور زہرام عمر کی جانب متوجہ ہوئے

میرب کو فون دینے تو ہی جائے گا اور میں مزید کوئی بھی بات نہیں سنوں گا ! ! میر اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

میں کیوں جاؤں گا اس بدتمیز لڑکی سے منہ لگنے ! ! عمر غصے سے بولا

استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ منہ لگانے کو نہیں کہے بس ہاتھوں سے دینے کا کہہ رہے ہیں ! ! زہرام اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا

جب عمر نے بھسم کر دینے والی انکھوں سے زھرام کو دیکھا

!! میر موبائل میں کچھ میسیج کرتا اب لاؤنج کی جانب بڑھا

بیٹا میر نے کہا ہے تُو دینے جائے گا تو تُو ہی جائے گا مجھے ایسے مت دیکھ میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا جو میر نے کہہ دیا تُو اچھے سے جانتا ہے وہی ہو گا پھر فضول میں مجھے التجائی نظروں سے مت دیکھ

اسے اپنی طرف غصے سے گھورتا پا کر زہرام اس کے نظروں کا مطلب ہی بدل گیا تھا اس لیے احسان والے انداز میں بولا

جبکہ عمر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

تجھے التیجائی نظروں سے دیکھنے سے پہلے میں چلو بھر پانی میں ڈوب کے مرنا پسند کروں گا!! عمر اسے ایک غصے سے کہتا خود بھی لاونج کی جانب بڑھا تھا

یہ میری بے عزتی تھی تعریف؟؟؟ پیچھے زہرام اکیلے کھڑا سوچنے لگا

اف کورس تعریف ہی ہو گی بیزتی اور وہ بھی میری؟؟ اٹس نوٹ پاسیبل

زہرام خود سے بات کرتا واپس سے آنکھوں پر اپنا بلیک چشمہ لگاتا اکڑ سے !!لاؤنج کی جانب بڑا تھا

مائم بھی اپنے کمرے سے نکلتا اب لاونج کی جانب ایا تھا کیونکہ کمرے میں
!!اب میرب بھی اچکی تھی تو اسے رکنا وہاں صحیح نہیں لگا
گڈ مارننگ!!مائم اُن تینوں کو دیکھ بولا میر پہلے ہی کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ عمر
!!اور زہرام بیٹھ رہے تھے
گڈ مارننگ نہیں بیڈ مارننگ مائم صبح سے کتنے گندے گندے واقع ہو چکے
ہیں!!ذہرام کرسی پر بیٹھتا بولا
یہ تو ہے!!مائم سنجیدگی سے بولا
ماما بابا کے کیا حال ہیں؟؟مائم میر کو دیکھ بولا
,کچھ نہیں پتہ میری بات نہیں ہوئی!!میر اُسے دیکھ بُولا
تُو بتا پچھلے دنوں سے کیوں گم سم ہے کوئی بات ہے جو تجھے پریشان کر رہی
ہے؟؟میر اُسے دیکھ بولا
جب مائم اُداسی سے مسکرایا میر نے بغور اس کا چہرہ دیکھا میر کو پتہ تھا کوئی
!!بات ہے جو اسے پریشان کر رہی ہے

کیاہوامائم؟؟اُسے خاموش دیکھ عمر اُسے دیکھ بولا تھاوہ تینوں ہی جانتے تھے کوئی تو بات ہے جب کے میر خاموشی سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے یہ مناظر دیکھ رہا تھا

نہیں کچھ نہیں!!!مائم نے نفی میں سر ہلایا بولا

بابا!!بیلا نیند سے بے دار آنکھیں رگڑتی باہر ائی

جی بابا کی جان اٹھ گیا میرا بیٹا!!میر نے اُسے اپنی گود میں بٹھایا تھا

ہاں جی!!بیلا نے فوراًاسباب میں سر ہلایا

عمر نے بھی بیلا کو دیکھا تھا جو میر سے باتیں کر رہی تھی عمر جانتا تھااب بیلا کیلے سب کچھ اُس کے ماں باپ ہے اور وہ بہت خوش بھی تھا!!اسکی نظریں جھکائے دھیما سا مسکرانے لگا

گائز کتنی غلط بات ہے مجھے لگا سیریس ماحول بنا ہوا ہے سب اپنے اپنے کمروں میں ہونگے اور آپ لوگ یہاں ہو مجھے بھی بتادیتے!!بہرام کرسی پر بیٹھتا خفگی سے بولا

بس ابھی ابھی آئے ہے ! ! جواب عمر کی جانب سے ایا تھا

ابھی مزید بات ہوتی جب اک ملازم میر کے پاس ایا ہاتھ میں ائی فون 16

جسے میر ب نے بڑی حسرت سے دیکھا تھا ڈبا پیک دکھائی دیا میر کا رخ

دوسری جانب تھا

سر ! ! اُس نے پکارا جب میر نے نظریں گھماتے اُسے دیکھا

موبائل ! ! اُنہونے آگے بڑھایا

عمر کو دو ! ! میر نے ہنوز ایسے ہی بیٹھے عمر کی جانب اشارہ کرتے کہا

اے مجھے کیوں دے ؟؟ نہیں ! ! اسی فصادن کو جا کر دو ! ! عمر ملازم کو اپنی

طرف اتا دیکھ کر بولا

جب ملازم نے رکتے میر کو دیکھا

تُم کیوں رک گئے ؟؟ دو عمر کو ! ! اُسے رکتا دیکھ میر نے واپس فیصلہ سنایا

نہیں میں کیوں پکڑوں ؟؟؟ عمر نفی کر رہا تھا

ابے پکڑ لینا کون سا ٹیکسٹ لگ رہا ہے ؟؟ ذہرام عمر کو دیکھ بولا

اگر میں نے اسے پکڑ لیا تو یہ بولے گا کے اُسے دے کر بھی آ!! عمر میر کی
جانب دیکھتا بولا جو پر سکون سے بیلا سے باتوں میں مصروف تھا
تُو پکڑے یا نا پکڑے دے کر تو تُو ہی آئیگا؛! میر کی پر کشش آواز گونجی
یار میر مت کر یار اُس پاگل سے میں دوبارہ منہ لگنا نہیں چاہتا!! عمر بیچارگی
سے بولا کیونکہ فیصلے کا آمیر پر اثر نہیں ہو رہا تھا
یااللہ اپنے گنہگار بندوں کو تھوڑی سی شرم عطا کر دے بھری محفل میں
معصوموکے درمیان کیسے بار بار منہ لگانے کی بات کر رہا ہے ہمارے کانوں
کو ایسے لوگوں کی بے شرم باتوں سے محفوظ رکھ میرے مالک آمین!!!!
اُسے پھر سے وہی لائن بولتے دیکھ ذہرام دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتا دعا مانگنے لگا
جب عمر نے غصے سے پاگل ہوتے پہلے سامنے رکھا پانی سے بھرا گلاس دیکھا
پھر جھٹکے سے اُسے اٹھا کر ذہرام کے خوبصورت چہرے پر مارا (پانی یار)
ذہرام جو اُسے ہی دیکھنے والا تھا اچانک اپنے اوپر ہوئے پانی کے حملے سے
دبک کر چیختا کھڑا ہوا

اہ!!! وہ چیختا ہوا کھڑا ہوا تھا جب نے چونک کر یہ منظر دیکھا سب حیرت سے دیکھ رہے تھے ذہرام کو جو پر طرح گیلا ہوئے چہرہ جھکائے خود کو دیکھ رہا تھا جب کے ان سب میں عمر تھا جو پر سکون سا بیٹھا تھا

اگلی خون خار نظر زہرام نے عمر پر ڈالی تھی

کمینے!! ذہرام غصے سے دھاڑتا عمر پر لپکا ابھی وہ عمر پر اٹیک کرتا جب عمر اٹھ کر تیزی سے بھاگا !!

زہرام نے ٹیبل پر رکھا پانی کا پورا جگ اٹھایا عمر کے پیچھے بھاگا

رک سے!! ذہرام نے چیخ کر کہا اس کے ہاتھ میں پانی کا جگ دیکھ کر عمر نے مزید تیزی سے دوڑ لگائی !!

میر یہ سب دیکھتا نفی میں سر ہلاتا واپس بیلا کی جانب متوجہ ہوا

بابا دوست اور انکل بھاگ کیوں رہے ہیں؟؟ بیلا اُن دونوں کو دیکھ میر سے پوچھ رہی تھی

گیم کھیل رہے ہیں دونوں!! میر نے پاستا کا بائٹ بیلا کو کھلاتے ہوئے کہا

مجھے بھی کھیلنا ہے ! ! میں بھی بھاگوں گی دوست کے ساتھ ! ! بیلا کھاتی
بھرے منہ کے ساتھ بولی
بری بات ہوتی ہے صبح صبح بھاگنا اور ویسے بھی ابھی آپ ناشتہ کر رہی ہو نہ
؟؟ میر نے ٹشو سے اس کا چہرہ صاف کرتے کہا
بابا بری بات ہوتی ہے اپ دوست کو بھی بولے نا وہ برے کام نہیں
کریں ! ! بیلا اپنی ایش گرے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی
اُن کو کرنے دو بیٹے ! ! میر نے دوبارہ بائٹ بیلا کے لبوں کے نزدیک کیا
جب بیلا نے کھایا
بہرام اور مائم اب تک اُن دونمونوں کو ہی دیکھ رہے تھے جو پاگلوں کی طرح
دوڑ لگا رہے تھے
تُو بس ایک بار رک ! ! ذہرام کا بس نہیں چل رہا تھا وہ عمر کو پانی کے دھو
دے ! !

ابھی عمر نے اک لمحے کیلئے پیچھے دیکھا تھا جب میرب جو باہر ائی تھی اُس کی ٹکر کر ایک بار پھر سے عمر سے ہوئی تھی !!

وہ بری طرح عمر سے ٹکرائی تھی

ابھی میرب چیختی زمین بوس ہوتی جب عمر نے جھٹکے سے اُس کے گرد حصار بنا کر اُسے تھاما

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ سب سمجھنے سے قاصر تھے !!

جبکہ سامنے کا منظر دیکھ ذہرام کے قدم رکے تھے

میرب خوف سے اپنی آنکھیں سختی سے میچ چکی تھی جب کے اپنے بچاؤ کے لیے اس کے ہاتھ عمر کے کندھے پر تھے جبکہ عمر کے ہاتھ اس کے گرد حصار باندھے ہوئے تھے کیونکہ اگر وہ حصار نہ ہوتا تو ابھی میرب زمین بوز ہو جاتی !!

اچانک ہوئی آفت پر میر مائم اور بہرام نے بھی سامنے دیکھا تھا سامنے کا منظر دیکھ جہاں میر نے مسکراہٹ دباتے نظریں واپس بیلا پر مرکوز کی تھی وہی باکی اب ہانک بنے یہ منظر دیکھ رہے تھے

میرب نے اپنی آنکھیں دھیرے دھیرے کھول کر سامنے دیکھا جہاں عمر اُسے ہی دیکھ رہا تھا چہرہ سنجیدہ تھا

اگر انڈین ڈراموں کی طرح تمہارا سلو مو میں آنکھیں کھولنا ہو گیا ہو تو میڈم ذرا اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤ!!اُسے اپنی طرف دیکھتا پا کر عمر اُسے دیکھ بولا جب میرب ہوش کی دنیا میں ائی

کیا مطلب ڈراموں کی طرح آپ کو لگ رہا ہے میں ڈراموں کی طرح ڈرامے کر رہی ہوں؟؟ بنا کھڑے ہوئے ہنوز وہ اسی طرح بولی

بلکل ایسا ہی ہے!! عمر نے غالبًا جواب دیا

چھوڑیں مجھے!! بڑے آئے خود کر رہے ہیں ڈراما ڈراموں کے ہیرو کی طرح کیوں آئے بچانے؟؟ میرب غصے سے بولی

ہیلو میڈم؟؟؟میں بچانے نہیں ایا اک بار پھر تُم فلموں کی طرح میرے سامنے آئی تھی جس کی وجہ سے ہماری اک بار پھر ٹکر ہوئی ہے!! عمر سلگ کر بولا

چھوڑیں مجھے!! میرب غصے سے بولی

اوکے!! عمر نے فرمانبرداری سے اسے چھوڑا جب وہ جھٹکے سے نیچے گری

اہ!! وہ چیخی تھی جب کے عمر اب سیدھا ہوئے اپنے ہاتھ جھاڑ رہا تھا گویا میدان فتح کر کے ایا ہوں

اُس کی چیخ پر سب نے اک بار پھر اُسے دیکھا جو زمین پر پڑی اب رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی

میرب!! روحانے اتے میرب کو اٹھایا

میرب بچے ٹھک ہو لگی تو نہیں؟؟اُسے بری طرح روتے دیکھ سب پریشان ہوئے تھے

!! جب وہ زور وسے رونا شروع ہوئی

بہت زور سے لگی ہے بھائی انہوں نے اوپر سے پھینک دیا مجھے !! میرب

روتے ہوئے بولی

جب کے اُس کی بات پر عمر نے اُسے دیکھا

تُم تو ایسے رو رہی ہو جیسے میں نے تمہیں چھت سے پھینک دیا ہو !! عمر

دانت پیستا بولا

چھت سے پھینکنے کے برابر تھا یہ !! میرب روتے ہوئے غصے سے بولی

نائس جوک !! اگر چھت سے پھینکتا نا تو تم دکھتی بھی نہیں !! عمر اُسے دیکھ

بولا

ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری !! میرب حیرت سے بولی جو ایسے بنا ہوا

تھا گویا کچھ ہوا ہی نا ہو

میں نے کون سی چوری کرلی؟؟؟ عجیب عورت ہو خود نے کہا تھا چھوڑ دو چھوڑ دیا تو فضول میں ڈرامے کر رہی ہو!! عمر کو اب صحیح معنوں میں غصّہ ایا تھا

آپ اندھے ہے؟؟ کہاں سے عورت دکھ رہی ہوں میں آپ کو؟؟ اگر میں عورت تو آپ بوڑھے آدمی!! میرب اپنا رونا بھولتی غصے سے آگے ائی جب کے اُس کی بات پر جہاں سب نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی وہی عمر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا یعنی وہ جوان خوبرو مرد اسے بڈھا لگ رہا تھا؟؟

!! عمر نے بے یقینی کی دنیا سے نکلنے تھے انکاری کی تھی

م۔ میں تمہیں بڑھا دکھتا ہُوں؟؟ عمر اُسے دیکھ بولا

ہاں!! ہے تو لگینگے نا!! میرب فوراً اسباب میں سر ہلاتی بولی

میں دیکھ لونگا تُم بعد میں!! عمر غصے سے کہتا جانے لگا

کیوں ابھی آنکھوں میں درد ہو رہا ہے؟؟ افکورز کافی عمر ہو گئی ہے دیکھا نہیں جاتا ہو گا چشمہ لگوائیں چشمہ!! میرب غصے سے پیچھے سے تیز آواز میں

بولی جب عمر کے قدم رکے اُس نے پیچھے مڑتے خونخار نظروں سے میرب کو گھورا

آواز بند کرلو اپنی! وہ غصے سے اگے اتا غرایا

کیوں نوکر ہُوں آپ کی!! میرب بھی جواباً شیرنی کی طرح غرائی

باکی سب سامنے چلتی سیریس مووی دیکھ رہے تھے ذہرام ایسے ہی پورا بھیگا ہوا یہ تمام مناظر دیکھ رہا تھا

بس!! بس کریں کیا ہو گیا کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہیں اپ دونوں!!

مائم کی گھمبیر آواز گونجی جب میرب نے خاموش ہوتے مائم کو دیکھا جب کے عمر بھی خاموش تھا

صبح سے گھر نہیں ہو گیا مرغیوں کا ڈڑپا ہو گیا!! بہرام سب کو دیکھ بولا

صبح سے بار بار لڑائی سے سب پک چکے تھے

میں تو خاموشی سے جا رہا تھا لیکن نہیں!! چپ تھوڑی ہونا ہے!! عمر میرب کو گھورتا ہوا بولا

تواپ کون ساچپ ہو گئے تھے ؟؟فی الحال بات گھمانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے میرا موبائل جو آپ نے توڑا ہے ! ! میرب بھی جواب میں منہ پھلاتی میں بولی

سو دفعہ بتا چکا ہوں ایک سو اک دفا دوبارہ بتا دیتا ہوں تمہارا فون میں نے نہیں توڑا ! ! عمر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھرتے کہا

اور میں 500 بار بتا چکی ہوں 500 ایک بار پھر بتا دیتی ہوں کہ میرا فون اپ نے ہی توڑا ہے اور ہر کوئی غلطی کرنے کے بعد یہی بولتا ہے کہ اس نے نہیں کیا اور تو اور ہر چور بھی چوری کرنے کے بعد یہی بولتا ہے کہ اس نے چوری نہیں کی ! ! میرب جواباً بولی

میں۔۔ابھی عمر کچھ کہے رہا تھا جب میر کی آواز پر رکا

بس ! ! بس کرو ! ! میر اُن دونوں کو دیکھ سنجیدگی سے بولا اب تو میر کے سر ! ! میں بھی درد ہونے لگا تھا

عمر فون دے میرب کو ! ! میر نے عمر کو دیکھا

میں نہیں دنگا جب میں نے توڑا ہی نہیں تو!! عمر نفی میں سر ہلاتا بولا

دے رہا ہے یا پھر لگاؤں عقل ٹھکانے!! اسے بحث کرتے دیکھ میر اُسے

گھورتا ہوا بولا

یار میر!! اس کو بول ناخود اٹھالے سامنے رکھا ہے!! عمر جانتا تھا میر نے جو

ایک بار کہہ دیا وہ اپنی بات پر قائم رہے گا اس لیے بے بسی سے بولا

میں وہاں سے اٹھا دیتا ہوں میرب کو تُو دے!! زہرام نے موقع پر چوکا مارا

تھا وہ اگے اتے بولا پھر جلدی سے ٹیبل سے موبائل اٹھاتے فاتحانہ

مسکراہٹ کے ساتھ عمر کو تھمایا

عمر نے غصے سے اُسے گھورا

چل دے نا میرب کو!! اُسے غصے سے خود کو دیکھتا پا کر زہرام نے اپنے

کپڑے جھاڑتے کہا

کمینے! تُو بچے گا نہیں بعد میں دیکھ کیا حال کرتا ہوں تیرا!! عمر نے اُسے دیکھ

کہا

ہاں دیکھ لینگے فحال جلدی سے موبائل میرب کو دے اور ہاں پیار سے دینا!!

زہرام آنکھ ونگ کرتا بولا

بتاتا ہُوں تُجھے پیار کی اولاد!! عمر دانت پیس کر بولتا پھر سے التجا کرنے کے لیے میر کی جانب متوجہ ہوا

جلدی کر!! اس کا اشارہ سمجھتے میر نے اسے واپس متوجہ کیا

جب عمر نے گہرا سانس لیے زہرام کو غصے سے دیکھتے موبائل اس کے ہاتھ سے چھینا

!! پھر رخ موڑتا میرب کی جانب متوجہ ہوا

اس نے میرب کو غصے سے گھورا

پھر اک قدم آگے ایا

پکڑو اسے!! اُس نے ہلکا سا اگے بڑھاتے اس انداز میں کہا جیسے وہ بہت بڑا احسان کر رہا ہے

اِدھر لاے ! ! میرب نے بھی احسان کرنے والے انداز میں کہتے اس کے
ہاتھ سے فون لیا جیسے وہ بھی احسان کر رہی ہو ! !
میرب کی نظر جو ہی ائی فون پر گئی اس کی آنکھیں چمکی
واؤ یہ تو وہی موبائل ہے روحا جس کے بارے میں میں تمہیں بتا رہی
تھی ! ! خوشی سے چہک کر میرب روحا کو دیکھ بولی
جو خود بھی مسکراتی اسے ہی دیکھ رہی تھی ! !
میرب تھینک یو بولو عمر بھائی کو ! ! روحا نے اُسے دیکھ دھیمی اواز میں کہا
جب میرب نے منہ بنایا
تھینک یو اس بات پر کہا جاتا اگر یہ گفٹ ہوتا انہوں نے میرا موبائل توڑا ہے
اس کے بدلے یہ دیا ہے ! ! میرب اُسے دیکھ دوٹوک انداز میں بولی
تم سے کوئی تھینکیو کی امید رکھ بھی نہیں رہا اپنے پاس رکھو اپنا وہ تھینک یو
عمر اسے دیکھ غصے سے کہتا اب آگے بڑھتا ٹیبل پر بیٹھا تھا اسے اتنی ! ! ! !
بھوک لگ رہی تھی اور یہاں یہ سارا پیش اچکا تھا ! !

میرب بھی اخری گھوری عمر کو نوازتے روحا کے ساتھ اندر بڑھی تھی

میر بہرام مائم اور زہرام نے موڑتے عمر کو دیکھا جس کا چہرہ بہت تپا ہوا لگ رہا تھا

میر سر جھٹکتا اب ابرش کے کمرے کی اور بڑھا تھا کیونکہ جاتے جاتے بیلا کو روحا اور میرب اپنے ساتھ لے گئی تھی!!

کچھ دیر بعد مائم بھی اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا کیونکہ اسے اپنی گھڑی لینی تھی اور پھر اس افس کے لیے نکلنا تھا

مائم کمرے میں داخل ہوا!! سامنے کا منظر دیکھ وہ ششدر سا ہوا تھا مائم کے جو ہی دروازہ کھولا اُسے سامنے روحا نظر آئی تھی جو خود کو شیشے میں دیکھتی اِدھر اُدھر ہوتی اچھے سے اپنا معائنہ کر رہی تھی!!

مائم ٹرانس سی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا روحا نہیں جانتی تھی کے مائم اندر داخل ہوا ہے

میرب دیکھ یار اس میں مجھے خود شرم آ رہی ہے فضول میں تُو نے مجھ پر ٹیسٹ کروایا ہے اسے پہنا کر!! دروازے کی آواز پر روحا میرب کو سمجھتی شیشے میں خود کو دیکھ خفگی سے بولی وہ انے والے کو میرب سمجھ رہی تھی

مائم ہنوز سٹل کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا

یار میرب م۔۔۔روحا جھلا کر پیچھے مڑی تھی ابھی وہ اپنا جملوں مکمل کرتی

!! جب مائم کو دیکھ اس کے الفاظ گلے میں ہی دم توڑ چکے تھے

!! سامنے مائم کو دیکھ وہ بھی سٹل ہوئی تھی

!! مائم اب تک بنا پلک جھپکائیں اسے دیکھ رہا تھا

روحا فل بلڈ لال رنگ کے گاؤن میں ملبوس تھی جس کی آستینیں سرے سے نہیں تھی جب کے بیلی کی جگہ نیٹ کی ہونے کی وجہ سے اُس کی بیلی دکھائی دے رہی تھی جب کے ادھی سے زدا بیک ڈوریوں سے اُلجھی ہونے کی وجہ سے لیس تھی !!

روحا کا چہرہ شرم سے سرخ پڑھ رہا تھا اس نے اج تک کبھی بھی مائم کے سامنے ایسا کوئی ڈریس نہیں پہنا تھا !!

مائم قدم بہ قدم چلتا اُس کے نزدیک ایا!! نظریں اُس کے چہرے پر جمی تھی روحا نے جلدی سے نظریں جھکائی تھی

مائم اُس تک پہنچتا اُس کا رخ شیشے کی جانب نرمی سے کرتا خود اُس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اب دونوں کا عکس شیشے میں دکھ رہا تھا

مائم نے اپنے دونوں ہاتھ روحا کے گرد باندھتے اپنا چہرہ اُس کے کندھے پر ٹکاتے سامنے شیشے پر نظر اتے اپنے اور روحا کے عکس کو دیکھنے لگا وہ دونوں ساتھ کتنا مکمل لگتے تھے نا؟؟؟

ہم دونوں ساتھ کتنے مُکمل لگ رہے ہیں نا؟؟ مائم کی بھاری گھمبیر ہوتی آواز روحا کے کانوں سے ٹکرائی جب روحا نے بمشکل تھوڑی سی نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں مائم شیشے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا !!

روحا نے غور کیا وہ دونوں ایک ساتھ واقعی مکمل اور خوبصورت لگ رہے تھے!!

روحا کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیلی تھی جبکہ دل زور سے دھڑک رہا تھا یقیناً مائم کی نزدیکی پر

اس گاؤن میں آپ کو میرب نے دیکھ لیا؟؟ اگلا سوال کرتے ہوئے مائم کا چہرہ سنجیدہ ہوا تھا

جو روحا نے بغور دیکھا تھا

ن۔ نہیں وہ باہر گئی تھی!! روحا نے دھیمی آواز میں آگاہ کیا جب مائم کے تصورات پر سکون سے تنے وہ نہیں چاہتا تھا اُس کی روحا کو کوئی لڑکی بھی دیکھے

گڈ بہت اچھی بات ہے!! آپ اس گاؤن میں کی تیسرے کے سامنے نہیں جائینگی بھلے وہ میرب ہی کیوں نہ ہو! اُس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتے مائم گھمبیر آواز میں بولا

روحانے اپنی سانس روکی تھی دل گویا باہر انے کو تیار تھا

مائم کی سانسیں اُس کی گردن پر پڑھتی اُس کی تیز ہوتی سانسوں کا سبب بن

!!رہی تھی روحا چھوٹی تھی اسلئے اس کا قدم کے سینے تک اتا تھا

!!وہ اپنی عمر سے بھی کافی چھوٹی لگتی تھی

م۔مان!!روحانے بمشکل پکارا

یس میری جان!!ہنوز اُس کی گردن میں چہرہ چھپائے مائم گھمبیر آواز میں

بولا

!!لیکن روحا خاموش رہی اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا

میری بات کا جواب نہیں دیا اپ نے اپ اس گاؤن میں میرب کے سامنے

بھی نہیں جائیں گی!!مائم کی بات پر اُس نے فوراً اسباب میں سر ہلایا البتہ

بولی کچھ نہیں

آپ جانتی ہے اگر اس لباس میں آپ کو میرب یا کوئی تیسرا شخص دیکھتا تو

مجھے کتنی اذیت ہوتی؟؟مائم اُس کی گردن میں مزید چہرہ چھپاتا بولا

آپ صرف میری ہیں ! ! آپ کو دیکھنے کا حق صرف میرا ہے اور اس حق پر
میں کسی کی نظریں بھی برداشت نہیں کروں گا سمجھی اپ ؟؟ مائم جنونی انداز
میں بولا اُس کی بھاری سانسیں روحا کی گردن اب بھی محسوس ہو رہی تھی
آئندہ آپ میرب یا کسی اور کے کہنے پر ایسا کچھ نہیں پہنے گی ! ! ! مائم اُس
کے گرد حصار مضبوط کرتا بولا روحا نے بے ساختہ پھر سے سانس روکی تھی
مائم کو یہ چیز برداشت نہیں تھی کے میرب بھی اُسے اس طرح دیکھتی
! ! سوچتے ہی مائم کو لگ رہا تھا وہ کچھ کر گزرے گا

م۔مان ! ! روحا نے ہمت کرتے پکارا

ہمم ! ! ہنوز اُس کی گردن میں چہرہ چھپائے ہنکارا بھرا

ا۔آپ ک۔کو کیا ہوا ہے ؟؟ روحا نے پوچھنا ضروری سمجھ
کچھ نہیں ہوا فلحال ! ! مائم کی اواز روحا کی سماعتوں سے ٹکرائی

ف۔فلحال مطلب ؟؟ روحا نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے پوچھا اُس کی
سانسیں کافی تیز ہو رہی تھی

!! مطلب اگر میرب آپ کو ایسے دیکھ لیتی تو یقیناً کچھ کر گزر چکا ہوتا

مائم شدت پسندیدگی سے بولا

ا۔آپ ن۔نے پہلے تو ایسا نہیں کیا تھا مان کبھی !! اُس نے دماغ میں چلتے سوال کو پیش کیا چہرہ شرم سے دوہرا ہو رہا تھا سانسیں تیز ہو رہی تھی کبھی آپ نے اس طرح کا لباس کسی کے سامنے پہنا ہے ؟؟ مائم نے الٹا سوال کیا جب روحا نے کچھ دیر بعد سوچتے فوراً نفی میں سر لایا کیونکہ اج سے پہلے اس نے کبھی بھی اس طرح کا کوئی لباس نہیں پہنا تھا

اسلئے نہیں کہا کیونکہ کبھی اپ نے پہنا نہیں !! میں آپ پر کسی کی نظریں برداشت نہیں کر سکتا پھر بھلے مقابل کوئی لڑکی ہو !! مائم کی اواز میں اک جنون سا تھا جو اج سے پہلے روحا نے محسوس نہیں کیا تھا اُسے اچھا لگ رہا تھا مائم کا یہ انداز بھی وہ تو پہلے اپنے مان سے بھی پیار کرتی تھی پھر اس طرح کی قاتلانہ بائیں پیار اُسے مزید اپنے مان کا دیوانہ بناتا تھا وہ حد جو روحا مائم سے پیار کرتی تھی وہ لفظوں سے بیان نہیں ہو سکتا تھا !!

روحا کے لب شرمیلا سا مسکرا رہے تھے جب مائم نے اُس کی گردن سے
چہرہ نکالتے اُس کا رخ اپنی جانب موڑا
!!روحا کی پلکیں لرزی تھی جب اس نے فوراً نظریں جھکائی
مائم نے گہری نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھتے اُس کی کمر پر ہاتھ رکھے اُسے
مزید اپنے قریب کیا پھر نرمی سے اُس کی پیشانی چومی روحا بھی مائم کا کوٹ
اپنے ہاتھوں میں تھام چکی تھی
مائم نے اُس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی جوڑتے آنکھیں مندی دونوں
!! کی سانسیں اک دوسرے کے چہرے پر پڑھ رہی تھی
مائم کے ہاتھ روحا کے گرد تھے جب کے روحا کے مائم کا کوٹ طاقت سے
!! تھامے ہوئے تھے آنکھیں دونوں کی بند تھی
I love u Maan !!
روحا نے تیز ہوتی سانسوں کے درمیان آنکھیں مندے ہی کہا
How much!!

وہ آنکھیں مندے ہی گھمبیر آواز میں بولا

It has no limit, no matter how small I say it is!!

(اس کی کوئی تعداد نہیں ہے میں جتنا بھی کہوں اتنا ہی کم ہے)

روحا کے لہجے میں بھی شدت پسندی دکھائی دے رہی تھی

I love u more!!

مائم نے ہنوز مندے آنکھیں کہا

How much??

روحا بے ساختہ بولی

So much that I have your name on every beat of my heart!!!!

(اتنا کے میرے دل کی ہر دھڑکن پر آپ کا نام ہے)

مائم نے آنکھیں کھولتے روحا کی بند آنکھیں دیکھی تھی

مان!!روحا نے آنکھیں مندے ہی اُسے پکارا

حکم!!!مائم نے پر کشش انداز میں کہا جب روحا کے لب مسکرائی

میں بہت خوش نصیب ہوں کیونکہ اپ میری زندگی میں ہیں!!روحا نے

مسکراتے ہوئے کہا

U think??

مائم نے آنکھیں بند کرتے کہا

With absolute certainty!!

(بالکل!!پورے یقین کے ساتھ)

And maybe you don't know what place

you hold in my life!!

(اور شاید آپ کو نہیں پتہ میری زندگی میں آپ کیا جگہ رکھتی ہو)

مائم نے روحا کے گال پر ہاتھ رکھ کر ہنوز ایسے ہی کہا دونوں کی سانسیں اب تک ایک دوسرے کے چہرے پر پڑھ رہی تھی جب کے آنکھیں بند تھی !!

Which place I wanna listen Maan!!

(کونسی جگہ مجھے سننا ہے مان)

روحا کے لبوں پر شرمیلی سے مسکراہٹ تھی وہ سننا چاہتی تھی اسے اچھا لگ رہا تھا!! مائم کا ہر اقرار اسے اپنی روح میں اترتا محسوس ہو رہا تھا !!

You beat at the place of my heart!! So much if I don't think about you, I don't live. Every pull-up stays in my thoughts!!

(میرے دل کی جگہ پر اپ دھڑکتی ہو!! اتنا کہ اگر میں اپ کے بارے میں نہ سوچوں تو گزارا نہیں ہوتا ہر پل اپ میری سوچوں میں رہتی ہیں)

مائم شدت پسندی سے بولا جب روحا کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی دل مزید زوروں سے دھڑکنے لگا!!

I will love you till my last breath I believe my love for you will never diminish!

(میں اپ سے اپنی اخری سانس تک محبت کروں گی مان میرا پیار اپ کے لئے کبھی کم نہیں ہو گا)

روحا آنکھیں کھول کر اپنے مان کا پر کشش چہرہ دیکھ بولی

مائم نے بھی اپنی انکھیں کھولی تھی

جانتا ہُوں روحا!! آپ کا پیار میرے لیے کبھی کم نہیں ہو گا, میں بہت اچھے سے جانتا ہوں!! اور میرا اور وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا جائیگا جس کی کوئی حد نہیں ہو گی اک وقت آئیگا جب میں آپ سے اتنا پیار کر بیٹھوں گا کہ جتنی شدت پسندی اج ہے اس سے کئی گناہ زیادہ جنون آپ مجھ میں

پاینگی ! مائم اُس کے چہرے کو دیکھ بولا جو شرم سے اٹھنے سے بھی انکاری کر رہا تھا ! !

آپ بلش کر رہی ہے ؟؟ مائم اس کے سرخ ہوتے گال دیکھ بولا

جب کے روحا خاموشی سے مزید چہرہ جھکا گئ ! !

مائم کے لب پر کشی سے مسکرائے تھے اس نے روحا کے گالوں پر لب رکھے ! !

روحا کے گال مزید سرخ ہوئے تھے

بلش کرتے ہوئے اپ بہت پیاری لگ رہی ہیں ! ! اُس کے گال حد سے زدا سرخ ہوتے دیکھ مائم پر کشش انداز میں قہقہ لگاتا اُسے اپنے سینے سے لگا گیا

روحا بھی شرماتی مائم کے سینے میں اپنا چہرہ چھپاتی اُس کے گرد حصار باندھ گئ ! !

ابھی وہ دونوں ایسے ہی کھڑے تھے جب دروازہ بجا دونوں نے اک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا

روحادروازہ کھول یار جلدی میں دیکھوں کیسالگ رہاہے وہ گاؤن تیرے اوپر؟؟میرب دروازہ بری طرح پیٹتی باہر سے ہی چیخی جب مائم نے غصے سے دروازے کو گھورا گویاوہ میرب کو گھور رہاہو!!

روحانے بغور مائم کے چہرے پر غصے سے بدلتے تصورات دیکھے تھے!!

مائم نے چہرہ گھماتے روحاکو دیکھا جواسے ہی دیکھ رہی تھی!!

چینج کرکے آئے!!مائم نے اُس کے گرد حصار نرمی سے چھوڑتے کہا

مان بس ایک بار تھوڑاسامیرب کود کھادوں وہ کہہ رہی تھی کہ اسے دیکھنا ہے کہ کیسالگ رہاہے پلز!!روحامنت بھرے انداز میں بولی جب مائم نے اُسے گھوری سے نوازا

بلکل نہیں جلدی سے چینج کرکے آئے!!مائم نے چینجنگ روم کی جانب اشارہ کیا

جب روحانے منت بھری انکھوں سے مائم کو دیکھا

روحا اگر اپ یہ سوچ رہی ہیں کہ میں اپ کو اجازت دے دوں گا اس طرح میرب کے سامنے جانے کی تو اپ بالکل غلط سوچ رہی ہیں اگر اپ خود چینج نہیں کر سکتی تو اٹس اوکے میں اپ کو کروا دیتا ہوں!!

مائم اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا پھر اس کی جانب قدم بڑھانے لگا

نہیں مان میں تو مذاق کر رہی تھی میں جاتی ہوں نا چینج کرنے!! روحا ن۔ اتنا کہتی چینجنگ روم میں دوڑ لگا چکی تھی

اُس کی سپیڈ دیکھ مائم نے اپنی مسکراہٹ دبائی!!

جب تیز بجتے دروازے نے اس کے چہرے پر واپس سے تن تاثرات بنائے روحا کھول جلدی؟؟ میرب اس طرح دروازہ پیٹھ رہی تھی گویا اج توڑ کر دم لیگی

مائم جاتا بیڈ پر بیٹھتا موبائل آن کر چکا تھا یقیناوہ روحا کے باہر انے کا انتظار کر رہا تھا پھر دروازہ کھولنے کا ارادہ رکھتا تھا!! اور میرب کو مائم نے اندر سے

اواز لگا کر شانت اس لیے نہیں کیا تھا کیونکہ مائم کو میرب پر بہت غصہ ارہا تھا وہ کیسے اُس کی بیوی کو اُس لباس میں دیکھنے کا ارادہ رکھتی تھی؟؟

!! یہی سوچتے مائم غصے سے موبائل کھولتا اُس میں مصروف ہوا

روحا مر گئی ہے کیا!! میرب غصے سے جب مائم کے کیبورڈ پر چلتے ہاتھ رکے !!

اُس نے آنکھوں میں سرخی لیے نظریں اٹھا کر بند دروازے کو دیکھا پھر غصے سے کھڑا ہوا اُس کی برداشت ختم ہوئی تھی

مائم نے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتے دروازہ کھولا میرب جو دوبارہ دروازہ پیٹنے لگی تھی سامنے مائم کو دیکھ اُس کا ہاتھ ہوا میں رکا تھا !!

کیا بولا ہے ابھی تُم نے؟؟ مائم اُسے دیکھ غصے سے گویا ہوا

م۔میں نے تو کچھ نہیں کہا!! میرب سیدھی ہوتی فوراً نفی میں سر ہلاتی شرافت سے بولی

جھوٹ ! ! آئندہ میری روحا کیلئے ایسے الفاظ استعمال مت کرنا ورنہ ! ! مائم غصے سے کہتا کہتا رکا

میرب نے آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع کرتے مائم کو دیکھا اُس کی آنکھوں میں انسوں دیکھ مائم کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے ! !

یعنی اسے رونے کے علاوہ کچھ آتا نہیں تھا؟؟؟ مائم نے سوچتے اُسے گھورا

جب روحا چینج کرتی باہر آئی

روحا ! ! روحا کو دیکھتے ہی میرب مزید زور و سے روتی بھاگتی ہوئی اُس کے ساتھ جا لگی

مائم نے حیرت سے گردن گھمائیں پیچھے دیکھا جہاں میرب روحا کے گلے لگے ایسے رو رہی تھی گویا مائم نے اسے گولی مار دی ہو ! !

میرب کیا ہوا رو کیوں رہی ہو ؟؟ روحا نے پریشانی سے استفسار کیا

مان نے ڈ۔ڈانٹا ہے ! ! میرب سوں سوں کرتی بولی جب کے اس کے منہ سے خود کے لیے مان سنتے مائم کا غصہ مزید اسمان پر پوچھا تھا ! !

یہ حق صرف روحا کا تھا جب کے روحا کا بھی یہی حال تھا

بھائی بولو وہ صرف میرے مان ہیں ! ! ابھی مائم کچھ کہتا جب روحا خفگی سے

! ! بولی اتنے غصے میں بھی مائم کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

جب کے میرب نے خفگی سے شکوہ کن آنکھوں سے روحا کو دیکھا تھا

میرب اب بتاؤ بھی کیا ہوا ؟ ؟ اُسے شکوہ کن نظروں سے خود کی جانب دیکھتا

پا کر روحا اسے دیکھ بولی

م۔ میں نے بتایا نام۔ مان نے ڈانٹا ! ! وہ ہنوز روتے ہوئے دوبارہ بولی جب

مائم کے ساتھ ساتھ روحا کے تاثرات بھی غصے میں ڈھیلے

خبر دار جو تُم نے اک بات اور مجھے مان پکارا ! ! مائم اگے اتا دھمکی امیز لہجے

میں بولا مان لفظ جتنا خوبصورت اسے روحا کی اواز میں لگتا تھا اتنا ہی زہر

میرب کی اواز میں لگ رہا تھا

میرب نے مزید زوروں سے روتے روحا کو دیکھا

کیا چیز ہے یہ ؟ ؟ مائم نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے سلگ کر سوچا

اس کا ہر بات پہ رونا مائم اکو زہر لگ رہا تھا

مان نے کیوں ڈانٹا تمہیں؟؟اپنے غصے پر قابو پاتے روحا نے اُس سے پوچھا

پتہ نہیں کیوں ڈانٹا میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں تھا!!میرب نفی میں سر

ہلاتے بولے جب کے مائم نے ہانک بنے اُسے دیکھا

جھوٹ!!بتاؤ روحا کو کیا بول رہی تھی تُم اُسے!!مائم اُسے دیکھ غصے سے بولا

میری دوست ہے میں کچھ بھی بولوں اپ کو کیا مسئلہ ہے؟؟میرب انسوں

صاف کرتی خود بھی غصے سے بولی

میری بیوی ہے!!تُم اُسے کچھ بھی نہیں بول سکتی!!اور مسئلہ مجھے ہو گا

کیونکہ تم سے پہلے وہ میری بیوی ہے آرہی ہے سمجھ؟؟مائم کو اُس کی بات

بری طرح چبھی تھی

جی نہیں بچپن سے وہ پہلے میری دوست ہے!!روحا انسوں صاف کرتے

ہوئے بولی

تھی اب سے نہیں ہے ! ! اب سے تمہاری اور روحا کی دوستی ختم ! ! جو بھی میری روحا پر حق جتائے گا اُس سے رابطہ ختم ! ! صرف میرا حق ہے روحا پر آرہی ہے سمجھ ؟ ؟ مائم شدید غصے کے عالم میں بولا

روحا کبھی میرب کو دیکھتی تو کبھی مائم کو جو دونوں غصے سے بھرے پڑے تھے

میری دوست ہے اور ہماری دوستی کوئی ختم نہیں کر سکتا ؛ ! مائم کی بات پر میرب کو بہت غصّہ ایا تھا

لیکن میں کرواسکتا ہوں ! ! مائم اُسے دیکھ روب سے بولا

نہیں کرواسکتے ! ! میرب نے کہتے روحا کا ہاتھ تھا ما جب مائم نے روحا کا دوسرا ہاتھ تھامتے جھٹکے اُسے کھینچا جب روحا کا ہاتھ میرب کے ہاتھ سے چھٹا ! ! جب کے روحا لہراتی ہوئی مائم کے سینے سے آ لگی

میرب حیرت سے اپنا خالی ہاتھ دیکھ رہی تھی جس میں ایک لمحے پہلے روحا کا ہاتھ تھا ! !

!!میرب نے اگلی نظر اٹھا کر اوپر دیکھا

میں کچھ بھی کر سکتا ہُوں مجھے ہلکے میں مت لینا!!اُس کی آنکھوں میں جتاتے ہوئے مائم نے روحا کے گرد حصار باندھا

میرب نے منہ پھلاتے روحا کو دیکھا جو بمشکل مائم کے سینے سے تھوڑا سا چہرہ نکالتی اسے ہی دیکھ رہی تھی

آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں؟؟میرب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

نہیں!!سچائی سے اگاہ کر رہا ہوں کہ روحا صرف میری ہے!!اُس پر کسی اور کا حق مجھے برداشت نہیں اور یہ بات جتنی جلدی ہو سکے تم اپنے ذہن میں بٹھا لو!!مائم اُسے دیکھ اپنے اک اک لفظ پر زور دیتا بولا وہ روحا کے اوپر !! کسی کا حق تو دور نظر تک برداشت نہیں کر سکتا تھا

میرب منہ پھلائے اسے گھور رہی تھی جب کے مائم غصے سے نظریں پھیر !! چکا تھا

صبح کا کا اغاز ہی صبح سے اتنا خراب ہو رہا تھا پھر دن کیسا گزرنا تھا مائم یہی سوچ رہا تھا

میر دروازے کھولتے ابرش کے کمرے میں داخل ہوا تھا!! میر جاتا ابرش کے برابر میں بیٹھا پھر اُس کا ہاتھ تھامتے اُسے دیکھنے لگا !!

کب آو گی واپس؟؟ میر اُس کی بند آنکھیں دیکھ بولا لیکن مقابل سے جواب کچھ نہیں تھا !!

جب بھی آو گی مجھے اج سے بہت زدا شدت پسند پاو گی ابرش!! میر نے اُس کے کان میں سرگوشی کی تھی !!

ابھی بمشکل ابرش کو کومے میں گیے ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا تھا اور میر کی ابھی سے بس ہو رہی تھی!! جائے یہ ظالم عشق کہاں سے کہاں لا کر رکھ دیتا ہے انسان کو؟؟

خیر وقت کا کام ہے گزرنا وہ بھی گزر جانا تھا !!

آٹھ ماہ بعد!!!!

ان آٹھ ماہ میں بہت چیزیں سی چیزیں بدلی تھی اور بہت سے وہی ٹھہر چکی تھی !!

جیسے کے میر اب کافی حد تک خاموش خاموش رہنے لگا جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا امیدیں ٹوٹ رہی تھی !!

لیکن میر کو یقین تھا اُس کی ابرش اک دن واپس ضرور آئیگی !!

مائم مزید روحا کیلئے شدت پسند ہو چکا تھا کیونکہ وہ دونوں اک دوسرے سے عشق کی عشق کی منزل طے کر رہے تھے !!

ذہرام کے گھر خدا نے ننّھی پری عطا کی تھی جس کا ناک زہر از ہرام شاہ تھا !!

وہ زہرام اور منہا دونوں کی خوبصورتی سے بنی اک نازک سی پری تھی !! وہی عمر اور میرب کی دشمنی اک دوسرے سے ویسے کے ویسے ہی تھی !! وہ دونوں ہمیشہ لڑتے رہتے تھے اس دوران اک بہت ہی خوفناک واقعی

میرب پر ٹوٹا تھا اس کی ماما اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی تھی ! ! میرب کا اپنی ماں کے سوا اس دنیا میں بس روحا تھی ! ! !

یہ خبر سن کر سب کو ہی بہت دکھ ہوا تھا ! ! میرب پچھلے اک مہینے یعنی اپنی ماں کے انتقال کے بعد یہی رہ چکی تھی ! ! اپنی ماں کے جانے کے بعد وہ بس اک کمرے میں بند رہتی تھی نا کسی سے بات نا لڑائی اور نہیں ہنسی مذاق گویا ! ! لگتا تھا وہ اپنی ماں کے صدمے سے کبھی باہر نہیں آ پائیگی

بہت کوشش کی روحا نے اور باکی سب نے بھی اُس سے بات کرنے کی لیکن ماں کے جانے کا غم چھوٹا نہیں ہوتا میرب بھی اسی تکلیف سے گزر رہی تھی وہ پورا دن کمرے میں بند رہ کر روتی رہتی تھی ! !

منال بھی کسی سے بات نہیں کرتی تھی سعد کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں ہو کر رہ چکی تھی سعد کی یاد اُسے ہر لمحہ تڑپانے لگی تھی ! ! صائمہ بیگم احمد صاحب اُس سے سخت خفا تھے ! !

اس دوران احمد صاحب نے بہت کوشش کی خلا کے کاغذات تیار کروانے کی لیکن میر نے یہ ہونے نہیں دیا !!

منال اب تک میر سے بات کرنے نہیں ائی تھی !! وہ بہت اُلجھی ہوئی تھی تکلیف میں تھی لیکن یہ سب صرف میر ٹھک کر سکتا تھا وہ جانتی تھی !! پھر بھی شرمندگی اُسے میر کا سامنا کرنے سے روک رہی تھی !! وہ چہا کر بھی میر کا سامنا نہیں کر پا رہی تھی !! ہمت ہی نہیں تھی اُس میں !!

اس دوران اک اور چیز بدلی تھی عمر اور ذہرام اپنا بزنس شروع کر چکے تھے اور پہلے مہینے میں ہی اُن کی قیمت کامیابی نے اُن کا ہاتھ تھام لیا تھا ان آٹھ ماہ میں بزنس کی دنیا میں وہ لوگ دوسرے نمبر پر تھے کیونکہ پہلے نمبر پر مائم سکندر تھا

ہر جگہ چرچے تھے میر نے ہی اُنہیں اس فیلڈ میں رکھنے کی ہدایت دی تھی وہ نہیں چاہتا تھا عمر پھر سے سیریکٹ ایجنٹ کی محفوظ میں کام کریں !!

کیونکہ وہاں ہر وقت خطرہ سر پر رہتا ہے اور میر ان دونوں کو خطرے میں
!! نہیں ڈالنا چاہتا تھا

!! وہ دونوں اب اک جانے مان بزنس مین تھے

سب کے کہنے پر بہرام اور امنہ نے اپنا ٹرانسفر پاکستان میں ہی کروالیا تھا وہ
!! دونوں بھی اپنے ڈیٹیکٹر کام یہی پاکستان میں رہ کر رہے تھے

بیلا بھی چھے سال کی ہونے والی تھی !! اور ابرش کو بہت یاد کرتی تھی !!

میر ہر روز ابرش سے باتیں کرتا تھا !! میر کا پیار ایس دوران مزید پرواز کرتا
آگے بڑھ رہا تھا وقت اُسے اہستہ اہستہ ابرش سکندر سے مزید محبت کرنے
!! کو اکسا رہا تھا

!! میر کی محبت عشق سے بھی بہت اگے نکل چکی تھی

!! وقت جیسے گزر رہا تھا گھر میں خاموشی سی چھا گئی تھی

!! پتہ نہیں کیوں لیکن اب سب خاموش سے ہو گئے تھے

میر اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا فائل دیکھ رہا تھا جب دل میں عجیب سی کشمکش محسوس ہوئی

میر نے فائل بند کرتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا! لیکن عجیب سا احساس ہو رہا تھا !!

میر کھڑا ہوا گاڑی کی چابیاں اٹھاتے میر نے باہر کی جانب قدم بڑھائے

سر!! ایلف نے اُسے پکارا جب میر نے اُسے دیکھا

سر آپ جا رہے ہیں!! میر کے ہاتھ میں چابیاں دیکھ اُسے سمجھ آ چکا تھا

ہاں طبیعت ٹھک نہیں لگ رہی!! میر نے اُسے دیکھ کہا

سر کیا ہوا آپ کو!! اُس پریشانی سے استوار کیا

کچھ نہیں ہوا میں ٹھک ہُوں!! میر اُسے تسلی دیتا اب باہر جاتے گاڑی میں بیٹھتا سکندر ہاؤس کی جانب روانہ ہوا تھا

کچھ ہی دیر میں گاڑی سکندر ہاؤس کے سامنے رکی تھی!!

میر گاڑی سے اترتا اندر داخل ہوا !!

!!اس نے سیدھا قدم ابرش کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے

وہ دروازہ کھولتا ہے اندر داخل ہوا ہمیشہ کی طرح ابرش کے پاس روحا منہا

!!اور امنہ موجود تھے جبکہ منا کے ہاتھ میں زہرہ کھیل رہی تھی

وہی سے زہرام اور عمر افس تھے!! بیلا ابرش کے برابر میں ہی سو رہی

!! تھی

!! میرب اور منال اپنے اپنے کمروں میں بند تھی

اسلام علیکم بھائی!! میر کے اتے ہی وہ لوگ سلام کرتی یہاں سے جا چکی

!! تھی وہ لوگ جانتی تھی کہ میر کو ابرش سے ہی کچھ بات کرنی ہو گی

!وہ سب جانتے تھے کہ میر ابرش سے کتنا پیار کرتا ہے

!!اُن کے جاتے ہی میر کرسی کھسکھاتا کرسی پر بیٹھا

!!دل میں جیسے ٹھنڈک پڑی تھی ابرش کا چہرہ دیکھ

آٹھ مہینے چھے دن 22 گھنٹے اور نو سیکنڈ ہو چکے ہیں مس ابرش!!اور تُم نے

!!اب تک مجھ سے بات نہیں کی

تُم کیوں نہیں سمجھتی ؟؟ میں تمہاری آواز سننے کیلئے تڑپ رہا تھا تمہاری ان آنکھوں میں خود کا عکس دیکھنا اب تمنّا بننے لگی ہے ! ! اتنا انتظار تو میں نے بھی تمہیں نہیں کروایا تھا جتنا تم کروا رہی ہو ! ! !

دور تم مجھ سے تب ہوئی جب تم میری جان بن گئی ! ! جب میں بے انتہا محبت کرنے لگا تُم سے ! میر اُسے دیکھ بے بسی سے بول رہا تھا وہ شاید ہی کبھی اپنی زندگی میں بے بس ہوا تھا بلکہ شاید نہیں یقینا کبھی بھی میر اپنی زندگی میں اج سے پہلے بے بس نہیں ہوا تھا ! !

اب مزید انتظار نہیں ہوتا مجھ سے ! بس بہت ہو گیا ! ! میر کہتا اُس کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ گیا ! !

میر کی طبیعت بھی پچھلے تیز چار دنوں سے ٹھک نہیں تھی اُسے بخار تھا جس کا اثر شاہ میر سکندر نے یقیناً نہیں لیا سر میں شدید درد تھا جسے وہ بار بار نظر انداز کر رہا تھا ! !

حد تک اتنے طبیعت خراب ہونے کے باوجود میر نارمل تھا کہ کسی کو پتہ
!!نہیں لگا کہ اس کی طبیعت خراب ہے
!!وہ شاہ میر سکندر تھا بخار اور سر میں درد اُسے نہیں جھکا سکتی تھی
میر کو اس وقت بھی بہت شدت سے بخار ہو رہا تھا جو ہی میر نے اپنی پیشانی
اُس کے ہاتھ سے ٹکائی بے سود پڑی ابرش کے دل میں گویا طوفان اٹھا تھا!!
میر کی پیشانی جلنے کی مانند گرم ہو رہی تھی اور یقیناً میر کو بھی نہیں پتا تھا کہ
اسے اتنا تیز بخار ہے!! سر شدید درد سے پھٹ رہا تھا لیکن اسے پر وہ صرف
!!ابرش کی تھی
بخار کی شدت سر میں درد اور سب سے بڑی ابرش کی یاد میر کو آنکھیں بند
!!کرنے پر مجبور کر رہی تھی
اُس نے آنکھیں بند کی تھی جب ابرش کی مسکراہٹ اُس کی آنکھوں کے
سامنے چلنے لگی اس کی کبھی نہ ختم ہونے والی باتیں اور وہ بنا سر پیر کے سوال
میر کے کانوں میں سنائی دیتے اُسے مزید بے بس کر رہے تھے بے بسی سے

ابرش کی یاد سے چور ہو کر ایک انسوں میر کی آنکھ سے نکلتا ابرش کے ہاتھ پر ایا تھا!!

اخری بار جب ابرش کو مامیں گئی تھی میر کا انسوں تب نکلے تھے اور اج اٹھ ماہ بعد جب وہ تکلیف سے چور ہو چکا تھا جب ابرش سے محبت کی اخری حد پار کر رہا تھا اور جب اس کی یاد حد سے زدا ستانے لگی تھی تو ٹھیک اٹھ ماہ بعد ایک انسو محض ایک انسوا برش کے ہاتھ پر گرا تھا دوسرا انسو نکلا بھی نہیں تھا محض ایک انسو نے ابرش کے دل کی دنیا ہلادی تھی!!

تو کیا میر اُس کیلئے رو رہا تھا؟؟؟ ابرش کیلئے یہ بات سمجھنا مشکل تھا کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے کوما میں جانے کے بعد میر کی کیا حالت تھی وہ تو شاید یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ میر اُس سے اب کس حد تک محبت کرتا ہے!!

اس کی باتوں میں جنون اور شدت ابرش ہر روز محسوس کرتی تھی!!

میر کا انسوں جو ہی ابرش کے ہاتھ پر گرا ایک دم ابرش کی پلکیں لزری تھی

!! !!ابرش کی پلکوں میں ہلکی ہلکی جمبش ہوئی تھی

!! میر آنکھیں مندے ابرش کے ہاتھ پر سر رکھے بیٹھا تھا

!! بخار کی شدت سے چہرہ سُرخ ہو رہا تھا

!! اُسے کمزوری محسوس ہو رہی تھی جس کا اثر وہ نہیں لے رہا تھا

!!ابرش نے لزرتی پلکوں کے ساتھ آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی

اُس کی آنکھیں ابھی ہلکی سی کھلی تھی جب تیز روشنی اُس کی آنکھوں سے

!! ٹکراتی اُسے آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر چکی تھی

اچانک ابرش نے آنکھیں بند کی تھے کیونکہ آٹھ ماہ بعد روشنی آنکھوں سے

!! ٹکرائی تھی

ابرش نے کچھ لمحے مزید گزرنے کے بعد دوبارہ دھیرے دھیرے آنکھیں

کھولی گویا بند اندھیرے کمرے کا دروازہ کھلا ہو اور دھیرے دھیرے روشنی

!! ہو رہی تھی ابرش نے بمشکل کوششیں کرتے اپنی آنکھیں کھولی

اُس کی ہیزل آنکھیں کھلی تھی اُس کی ہیزل آنکھوں میں نمی تھی!! اُس نے سامنے دیکھا!! پھر ابرش نے گردن گھمانے کی کوشش کی جب تکلیف کی لہر وجود میں دوڑی کیونکہ ابھی پورا وجود ساکن ہوا تھا اٹھ ماہ سے کوئی حرکت نہیں تھی!!

ابرش نے آنکھیں سختی سے دوبارہ بند کرتے وہ تکلیف برداشت کی پھر کچھ لمحے بعد دھیرے دھیرے گردن گھماتے میر کو دیکھا جو چہرہ اس کے ہاتھ پہ رکھے آنکھیں موندے بیٹھا تھا!!

میر کا چہرہ وہ فل وقت دیکھنے سے قاصر تھی!! کیونکے میر کا چہرہ اُس کے ہاتھ پر رکھا تھا!!

میر کو دیکھ ابرش کی آنکھوں میں پانی بھرنا شروع ہوا تھا!! وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن بول نہیں پا رہی تھی!!

اچانک سے اتنا سب ایک ساتھ نہیں ہو پا رہا تھا!!!

نہ اس سے ہاتھوں کو کوئی حرکت دی جارہی تھی جو وہ میر کو اپنے اٹھ جانے
!!کا اشارہ دیتی

پانچ منٹ ایسے ہی گزرے تھے میر کا چہرہ اس کے ہاتھ میں تھا جبکہ ابرش
!!مسلسل بنا نہ پلک جھپکائے میر کو دیکھ رہی تھی

قریب پانچ منٹ بعد جب ہاتھوں میں تھوڑی طاقت انا شروع ہوئی تو
ابرش نے بمشکل اپنی ایک انگلی کو حرکت دی تھی!! یہ وہی ہاتھ تھا جس پر
!!اپنا سر رکھیں میر انکھیں بند کیے بیٹھا تھا

میر جو ابرش کی سوچ میں گم ہوتے اپنے سر میں ہوتے شدید درد کو مسلسل
!!نظر انداز کر رہا تھا

!اچانک سے کچھ حرکت محسوس کرتے میر ساکن ہوا تھا

میر نے کچھ لمحے بعد دھیرے سے چہرہ اٹھاتے اُس کے ہاتھ کو دیکھا جس پر
!! اُس کا سر تھا

میر کی آنکھوں میں بے تحاشہ بخار کی شدت سے سرخی تھی

میر کی نظریں ابرش کے چہرے پر نہیں گئی تھی اس کی نظریں محض اس کے اس ہاتھ پر تھی جس میں ابھی اس نے حرکت محسوس کی تھی !!

میر سرخ آنکھوں سے اُس کے ہاتھ دیکھ رہا تھا جب ابرش کا ہاتھ حرکت ہوتا دھیرے سے اٹھنے کی کوشش مت تھا ابرش کوشش کر رہی تھی خود کو حرکت دینے کی !!

جبکہ اس کے ہاتھ پر دیکھ میر سٹل ہوا تھا گویا اس کی نظریں ایک جگہ رہ گئی ہوں !! وہ بنا پلک جھپکائیں اُس کے نازک ہاتھ کو دیکھ رہا تھا !!

م۔م۔ی۔ر (میر)!! جب ابرش نے ہمت کرتے بمشکل دھیمی اواز میں اسے پکارا

میر نے جھٹ سے اُسے دیکھا تھا سامنے اپنی ابرش کی کھلی وہ خوبصورت آنکھیں دیکھ جن سے میر کو سب سے پہلے پیار ہوا تھا میر کو لگا وہ اصل دنیا میں موجود ہی نہ ہو !!

میر کی سانسیں بھاری ہو رہی تھی ! ! وہ دونوں اس پاس کا سب بھلائے اک
! ! دوسرے کو دیکھ رہے تھے

م۔ میر ! ! مزید دس منٹ اُن دونوں کا ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے
! ! گزرے تھے جب ابرش نے ہمت کرتے میر کو دوبارہ پکارا

ہ۔ ہاں ! ! میر گویا ٹرانس کیفیت سے باہر انے کو تیار نہیں تھا

ابرش ! ! میر نے خود کو سنبھالتے اُمید سے اُسے پکارا جب ابرش کے لبوں
! ! پر دھیمی سی مسکراہٹ ائی

اس کی مسکراہٹ پورے اٹھ ماہ بعد دیکھنے پر میر کا دل اتنا زور سے دھڑکا تھا
! ! گویا ابھی نکل کر اس کے ہاتھ میں اجائے گا

! ! یہ سب بالکل ایک خواب کی طرح لگ رہا تھا میر کو

! ! جب ابرش نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی

اہ ! ! اُس نے اک سسکی بھری تھی کیونکہ تکلیف کی لہر اُس کے وجود میں
! دوڑی تھی

میر جلدی سے دنیا میں واپس ایا تھا اور اس کا ہاتھ تھامتے ایک ہاتھ اس کی کمر پہ رکھے میر نے اسے دھیرے سے اٹھایا! سچ تو یہ تھا کہ میر کو اب تک یقین نہیں ارہا تھا!

میر نے دھیرے سے اُسے اٹھا کر بٹھایا!!

وہ بس ابرش کو دیکھ رہا تھا!!

ابرش کیا یہ سچ ہے؟؟ یا محض ایک خواب؟؟ اگر یہ خواب ہے تو مجھے کبھی بھی نیند سے نہیں اٹھنا مجھے اس خواب میں جینا ہے!! میر اُسے دیکھ بولا تھا

جب ابرش نے دھیرے سے ہاتھ بڑھاتے کا ہاتھ تھاما ہاں وہ اُسے یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ نظر اپنے میر کے حسین چہرے پر ٹکی تھی جسے دیکھنے کے لیے وہ اٹھ ماہ تڑپ رہی تھی!!

ابرش کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے شاہ میر سکندر کی سانسیں بھاری ہوئی تھی!! آٹھ ماہ بعد اُس کا دل پھر شدت سے دھڑک رہا تھا

میر کو دھیرے دھیرے یقین ارہا تھا پھر کیا تھا؟؟

!!اُس نے ابرش کا ہاتھ تھامتے اُسے کھینچتے اپنے سینے میں بھینچا

وہ اس قدر اصرار تھا کہ اس نے یہ بھی محسوس نہیں کیا کے ابرش کافی وقت بعد کو میں سے باہر ائی ہے جہاں چھوٹے سے جھٹکے سے ابرش کے وجود میں دوبارہ تکلیف دوڑی تھی وہی میر کے سینے کا حصہ بنتے دیکھ ساری تکلیف لمحے میں غائب ہوئی تھی سکون کی لہر ان دونوں کے وجود میں دوڑی تھی ابرش کا دل بھی اٹھ ماہ بعد اخر دھڑک اٹھا تھا ابرش کو لگ رہا تھا جیسے سکون جو اسے اٹھ ماہ سے نہیں مل رہا تھا وہ اُسے ایک لمحے میں مل گیا تھا یہ چیز اس نے بہت پہلے سے قبول کر لی تھی اس کا سکون میر میں ہے اپنی تمام تر تکلیف ایک لمحے میں غائب ہوئی تھی بس یاد تھا تو میر کا وہ حصار جو اس کے گرد بنتا اسے سب سے زیادہ طاقت دے رہا تھا!

جبکہ میر کا حال بھی ایسا ہی تھا سکون کی لہر اس کے وجود میں دوڑی تھی آٹھ ماہ کی بے چینی ایک لمحے میں غائب ہوئی تھی اسے کچھ یاد نہیں تھا محض اتنا کہ ابرش اس کے باہوں میں ہے!!

وہ اسے اس قدر شدت سے اپنے سینے میں بھینچا ہوا تھا گویا وہ ابھی اُسے چھوڑے گا اور ابرش اس سے پھر دور چلی جائے گی!!

ابرش کی انکھوں سے گرم سیال ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے میر کی شرٹ پر گر رہے تھے جبکہ ان دونوں کی آنکھیں بند تھی!!

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ابرش کے وجود میں حرکت بڑھ رہی تھی اس نے دھیرے سے ہاتھ اٹھا کر میر کے گرد حسار باندھا تھا اور وہ ایک واحد حصار تھا جو میر کو پہلی بار اس کی روح تک سرشار کر رہا تھا اس کا حسار خود کے گرد محسوس کرتے وہ سکون جو آٹھ ماہ سے نہیں مل رہا تھا وہ میر کی رگ میں دوڑا تھا جبکہ یہی حال ابرش کا بھی تھا!!

اُس کی آنسوں مسلسل بہتے میر کی شرٹ پر گر رہے تھے!!

قریب آدھا گھنٹہ سب کچھ اسی طرح تھا اُن دونوں کو آنکھیں مسلسل بند تھی بس اک دوسرے کو محسوس کرتے یہ وقت لمحے میں گزرا تھا!! میر نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا پھر پیچھے ہوتے میر نے دھیرے سے ابرش کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھاما تھا!!

اُس کی آنکھوں سے بہتے وہ انسوں میر نے اپنے لبوں سے چُنے تھے!! اُس کے چہرے پر لمس چھوڑتے میر نے خود کو یقین دلایا تھا یہ حقیقت یہ خوبصورت حقیقت!!

میر کے لمس پر ابرش کو سانسیں تیز ہوئی تھی!! آنکھیں بند ہوئی تھی!! اُس کے انسوں اپنے لبوں سے چنتے میر پیچھے ہوا تھا!! میر نے بغور اُس کا چہرہ دیکھا!!

ابرش نے بھی دھیرے سے آنکھیں کھولتے میر کا سرخ چہرہ دیکھا تھا!! وہ دونوں پھر اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے گویا الفاظ نا ہو بولنے کیلیے

بہت لمبا ہجر نہیں کر دیا میرا؟؟ کچھ دیر بعد میر اپنی گھمبیر آواز میں بولتا۔
ابرش کی کمر پر ہاتھ رکھے اُسے واپس خود کے بے حد نزدیک کر چکا تھا
!! ساتھ ساتھ وہ اس کے کمفرٹ کا بھی خیال رکھ رہا تھا
میرے لیے اسان نہیں تھا اپ کو اس طرح دیکھنا!! ابرش بھرائی آواز میں
بولی
تو پھر اجاتی نا!! میر اُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر ابولا
بس میں نہیں تھا ورنہ اسی وقت اجاتی!! آواز کو اواز بہت زیادہ دھیمی تھی
جو میر بمشکل سن پا رہا تھا وہ بھی اس لیے کیونکہ ابرش اُس کے بہت قریب
!! تھی اگر ابرش اس کے دور ہوتی تو میر اس کی بات نہیں سن پاتا
بہت تڑپا ہُوں میں!! میر نے آنکھیں مونتے اس کی پیشانی کے ساتھ اپنی
!! پیشانی میلائی تھی
سب جانتی ہُوں!! آپ کو باتیں سن سکتی تھی میں!! ابرش بھی آنکھیں
مندے میر کے گرد اپنے نازک ہاتھوں کا کمزور سا حصار بناتی بولی

ابرش کو کافی زیادہ کمزوری بھی محسوس ہو رہی تھی وہ اس دوران کافی زیادہ کمزور بھی ہو گئی تھی!!

اپنے حصار میں موجود اس وقت ابرش سکندر شاہ میر سکندر کو دنیا کی سب سے خوبصورت اثاثا لگ رہی تھی!!

یہ آٹھ مہینے اٹھ سال کی طرح لگ رہے ہیں ابرش!! میر پچھلا وقت یاد کرتا بولا

اور میرے لیے اٹھ صدیوں جیسا!! آپ کی باتیں سننا لیکن جواب نا دینا!! آپ کو دیکھنے کیلئے ترسنا میرے لیے بھی اسان نہیں تھا میر!! ابرش شدت سے بولی انسو پھر آنکھ سے ٹوٹا تھا جسے میر چن چکا تھا

اور نہیں!! بس اب اور نہیں!! یہ انسوں آخری بار تھے جو تمھاری انکھوں سے نکلے ہیں!!! اس کے بعد تمہارے انسوں کسی حال میں بھی نکلنے نہیں دونگا!! اس کے انسو چنتے میر اُس کی پیشانی پر لب رکھتا بولا!! پھر واپس اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا

مجھے نہیں پتہ تھا ابرش میں کبھی کسی سے اس قدر ٹوٹ کر بھی محبت کر سکتا ہوں ! ! مجھے مان تھا خود پر کہ کچھ بھی ہو جائے میں اتنی محبت کسی سے نہیں کر سکتا کہ اس کے سامنے خود کو بے بس محسوس کروں لیکن وہ سارا مان کار تھا تمہارا میری زندگی میں انے کے بعد پتہ چلا کہ محبت کتنا خوبصورت احساس ہے کتنی خوبصورت چیز ہے یہ ! ! اگر مقابل تُم ہو تو مجھے سو بار تُم سے محبت قبول ہے ! !

وہ اُسے اپنے سینے سے لگائے بولا ابرش کے لب مسکرائے تھے میر کی اس قدر محبت اُس نے محض اپنے خوابوں میں سوچی تھی ! !

لیکن یہ سچ تھا شاہ میر سکندر کا پتھر دل اب ابرش کے لیے دھڑکتا تھا وہ اُس سے بے لوث محبت کرنے لگا تھا ! !

ویسے تو یہ سات جنموں والی بات جھوٹی ہے لیکن پھر بھی مجھے ہر زندگی میں اپ کا ساتھ چاہیے ! !

ابرش میر کے گرد حصار مضبوط کرتی بولی ! !

سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں!! میر نے اُس کے قریب کے قریب جھکتے کہا

جانتی ہُوں میر سب کچھ سن رہی تھی ہر چیز یاد ہے مجھے!! ابرش دھیمی آواز میں بولی

ابھی مزید بات ہوتی کے بیلا نیند میں کسمکای!! میر ابرش نے اک ساتھ پیچھے دیکھا تھا جہاں بیلا اپنی آنکھیں رگڑ رہی تھی !!

میر ابرش کے لب مسکرائے تھے

یہ نکال دیں میر!! ابرش نے ہاتھ آگے بڑھاتے ڈرپ کو دیکھ کہا تھا جب میر نے نرمی سے اُس کے ہاتھ سے ڈرپ اتاری !!

ابرش سیدھی ہو کر بیٹھی!! اب باڈی کافی حد تک نارمل ہو رہی تھی !!

ابرش اور میر بیلا کے اٹھنے کا انتظار کر رہے تھے جب وہ انکھیں رگڑتی دھیرے سے اٹھ کر بیٹھی تھی !!

اُس نے نا سمجھی سے پہلے ادھر ادھر دیکھا جبکہ نظر ابرش پر گئی تو جیسے وہ ٹھہر سی گئی تھی!!

مما! بیلا نے چہک کر پکارا پھر تیزی سے اٹھتی ابرش کے پاس ائی

ابرش بھرائی آنکھوں میں خوشی لیے اُسے دیکھ رہی تھی

آپ اٹھ گئی؟؟ اپنے ننھے ہاتھوں کا حصار اُس کے گلے میں ڈالتے بیلا چہک کر بولی

جب کے اُس کی بات پر ابرش نے آنکھیں میچ کر اپنے اندوں اندر اُتارے تھے

ہاں جی میں اٹھ گئی!! ابرش بیلا کے گرد حصار باندھے اُسے خود میں بھینچے بولی

!! میر مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا

! کچھ دیر بعد بیلا پیچھے ہوئی اور ابرش کو دیکھنے لگی

اتنی دیر سے اٹھی ھو آپ ؟؟ میں آپ کو بہت یاد کر رہی تھی مما ! ! بیلا
ابرش کے چہرے پر ننھے ہاتھ رکھ لاڈ سے بولی
بہت زدا نیندائی تھی بیٹا آپ کی مما کو ! کوئی بات نہیں اب سونے نہیں
دینگے ! ! ٹھک ہے ؟؟ ابرش کی آنکھوں میں پانی جمع ہوتے دیکھ میر بیلا کو
دیکھ بولا
ہاں جی ٹھک ہے اب سونے نہیں دینگے بابا مما کو ! ! بیلا میر کے پاس اتی اُس
کی حامی بھرتی بولی
! ! جب ابرش اور میر دونوں کے لب مسکرائے
ابھی کوئی کچھ کہتا کے دروازہ بجا
اجاے ! ! اجازت پر منہا امنہ داخل ہوئی تھی جب کے سامنے بیڈ پر بیٹھی
ابرش کو دیکھ اُن کے قدم رکے تھے آنکھوں میں بے یقینی اور خوشی کے
! ! طوفان اک ساتھ اٹھے تھے
! ابرش نے بھی اُن دونوں کو دیکھا اُن دونوں کو دیکھ وہ بھی مسکرائی تھی ؛

ب۔بھابی ! !اُن دونوں کے اک ساتھ پکار امنہا کے ہاتھ میں اس وقت
! ! زہرا نہیں تھی مطلب صاف تھاوہ روحا کے پاس تھی
ابرش نے مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھا جب وہ دونوں تیزی سے آگے ائی
بھابھی آپ ٹھک ہے اٹھ گئی آپ ہم نے آپ کو بہت یاد کیا ! !اُن دونوں
کی آنکھوں میں تیزی سے انسوں جمع ہونا شروع ہوئے تھے
جب وہ دونوں آگے اتی ابرش کے گلے لگ بولی ابرش نے دھیرے سے اُن
! ! دونوں کے گرد حصار باندھا
! ! میر مسکراتا اٹھا تھااور کمرے سے باہر ایا تھا
! ! !چہرے پر پر سکونی تھی
وہ دونوں ابرش سے روتے روتے ملی خوشی سے اج کے آنسوں بند نہیں
ہو رہے تھے
! !بھابی
ہاں جی ! !ابرش نے نرمی سے کہا

آپ کو پتہ بھی نہیں ہے کیا حال ہو گیا ہے سب کا ! ! اور کیا کیا پرو بلم ہوئی ہے گھر میں ! ! منہا روتے ہوئے بولی

کیا ہوا منہا سب خیریت ہے ؟؟ ابرش پریشانی سے بولی جب منہا اور امنہ نے ابرش کو سعد اور منال والی بات بتائی جسے سن ابرش کی آنکھیں حیرت سے انے کو تھی ! ! بے یقینی ہی بے یقینی آنکھوں میں سمو چکی تھی ! !

جب کے احمد صاحب کا ری ایکشن سنتے اُسے دکھ ہوا تھا

پھر صاف کا حال سن کر اُسے رونا آیا تھا ! !

یا اللہ اتنا سب ہو گیا ! ! ابرش نے پریشانی سے کہا

چلے بھا بھی باہر چلتے ہیں ! ! امنہ اُسے دیکھ بولی جب میر کمرے میں داخل ہوا ! ! وہ شاید کوئی فون سننے باہر گیا تھا ! !

ابرش آجاؤ ہمت کرو کھڑے ہونے کی ! اپنا فون جیب میں رکھتے میر نے اُس کا ہاتھ تھامتے کہا جب ابرش نے فوراً میر کا ہاتھ تھاما منہا اور امنہ مسکرا کر دیکھ رہی تھی

میر ابرش کے گرد اپنا حصار باندھتے اُسے احتیاط سے زمین پر کھڑے میں مدد کی !!

کچھ پل ابرش کو اپنے پیر بے جان محسوس ہوئے لیکن آہستہ آہستہ وہ بھی اپنی حرکت میں آچکا تھا !!

ابرش نے دھیرے سے قدم آگے اٹھایا !!

میر کے لب مسکرائے تھے !!

وہ بہت جلدی ہر چیز کنزیو کر رہی تھی !!

تھوڑے سے قدم چلنے کے بعد وہ مکمل طریقے سے چل پا رہی تھی !!

میر کے دھیرے سے اُس کے گرد سے حصار ہٹایا !!

تُم چل پا رہی ہو؟؟ میر نے اُسے دیکھ کہا جب ابرش کے فوراً اسباب میں سر ہلایا اور میر کا ہاتھ تھامے وہ آگے بڑھی ہاں وہ دھیرے دھیرے صحیح لیکن ارام سے چل پا رہی تھی !!

منہااور امنہ عقلمندی کا مظاہرہ کرتی بیلا کو لیے کمرے سے جاتی سب کو
!!لاؤنج میں جمع کر رہی تھی

اک منٹ!! وہ دونوں دروازے سے باہر نکلنے والے تھے جب میر کچھ
سوچتا ہوا بولا ابرش بھی رکتی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی جب
میر نرمی سے اُس کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کرتے بیڈ کی جانب قدم
بڑھائے

میر نے بیڈ پر رکھا ابرش کا دوپٹہ اٹھایا اور اُسے لا کر ابرش کو پہنایا ابرش کے
لب گہرا مسکرائے تھے

وہ خاموشی سے بس میر کو دیکھ رہی تھی جو اُسے دوپٹہ پہناتا اب اُس کا ہاتھ
!! واپس تھام چکا تھا

!! وہ دونوں باہر کی جانب بڑھے

تمہیں تکلیف ہو رہی ہے؟؟ وہ دونوں لاؤنج میں پہنچ چکے تھے جب میر
اُس کے پیر دیکھ بولا

!! نہیں!! ابرش نے نفی میں سر ہلایا جب اُن دونوں نے سامنے دیکھا
سامنے سب کھڑے یہ خوبصورت منظر دیکھ رہے تھے سب کی آنکھوں
!! میں بے یقینی اور خوشی تھی
ابرش کی آنکھوں میں بھی سب کو دیکھ پانی جمع ہو رہا تھا جسے اندر کرنے کا
!! میر کے آنکھیں دکھاتے کہا تھا
اپنے ماں باپ پر نظر گئی!! جن کی آنکھوں میں ابرش کو دیکھنے کیلئے تڑپ
!! تھی
میری بچی!! امنہ بیگم روتے ہوئے آگے ائی تھی!! انہوں نے ابرش کو
!! اپنے سینے میں بھینچا
اور شدت سے رونے لگی! لاکھ کوششوں کے بعد بھی اس کے انسوں نکلنے
!! کو بے تاب تھے اُس نے امنہ بیگم کے گرد اپنے حیدر باندھا
م۔ماما!! ابرش نے بھرائی آواز میں پکارا

جی میری بچی!!میں صدمے!!اتنے عرصے بعد اُس کے منہ سے پکار سنتے

!!امنہ بیگم روتے ہوئے اُس کی پیشانی چومتی بولی

سب کی آنکھوں میں انسوں تھے روحا کونے میں کھڑی باقاعدہ روتی چھوٹی

چھوٹی سسکیاں بھر رہی تھی

بابا؛!ابرش نے احسن صاحب کو دیکھا

!!جو خود بھی آنکھیں میں بے تہاشہ خوشی لیے اسے دیکھ رہے تھے

!! انہوں نے آگے اتے ابرش کو اپنے سینے سے لگایا

!!میری بیٹی!!انہوں نے اُسے سینے میں بھینچے تڑپ کر کہا

ذہرام کو منہا آگاہ کر چکی تھی اور زہرام عمر اور مائم کو جس کی وجہ سے وہ

تینوں بھی گھر کیلئے نکل چکے تھے

صائمہ بیگم کے انسوں بھی تیزی سے گر رہے تھے انہوں نے آگے اتے

!! ابرش کو اپنے سینے سے لگایا

کیسی ہو میری جان!!وہ روتی ہوئی بولی

میں ٹھک ہُوں بڑی ماما!! ابرش اُن کے گرد حصار بناتی بھرائی آواز میں بولی

سب کے چہروں پر خوشی اور آنکھوں میں انسوں تھے

!! ابرش کی نظر روحا پر گئی تھی جو کونے پر کھڑی رو رہی تھی

روحا! ابرش نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اُسے دیکھ پکارا جب روحا نے اوپر !! دیکھا

ابرش نے بازو ہلکا سا کھولتے اُسے اپنے پاس انے کا اشارا کیا جب روحا روتے ہوئے تیزی سے آگے ائی!! جب ابرش نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا روحا شدت سے رو رہی تھی!! سب آنکھوں میں انسوں لیے اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے

جب مائم عمر اور زہرام اندر داخل ہوئے!! سامنے ابرش کو دیکھ تینوں کے لب خوشی سے مسکرائے تھے عمر اور زہرام نے اک ساتھ میر کو دیکھا جو !! چہرہ جھکائے کھڑا تھا

!!وہ دونوں میر کی جانب بڑھے

مبارک ہو جانے من بھا بھی ٹھک ہو گئی!!زہرام اُسے سینے سے لگایا مسکرا کر بولا میر کے لب بھی مسکرائے تھے

مبارک ہو!!عمر مسکرا کر آگے اتا اُس کے سینے سے لگا

!!خیر مبارک!!میر اپنی پر کشش اواز میں بولا

میر کے چہرے پر جو اج دل سے ائی مسکراہٹ تھی نا اُسے دیکھنے کیلئے وہ دونوں تڑپ گیے تھے !

!! لیکن اک بار پھر خوشیاں اُن کا رخ کر چکی تھی

میر فون کرتا کئی صدقے پہلے دل وہ چکا تھا!!غریب بچوں کو کھانہ کھلایا جا رہا تھی!!کپڑے بانٹتے جا رہے تھے !!

صدقے کی قربانیاں ہوئی تھی!!جب کے کئی لاکھ ابرش کے سر سے وارے گیے تھے!!

کیسی ہو گڑیا!! مائم نے اگے اتے اُسے اپنے سینے سے لگایا اج وہ بھی ایک
!! بوج سے گویا ازاد ہوا تھا

ابرش واپس آچکی تھی!! اس سے بڑی خوشی سے کے اندر ہاؤس کے لیے
اور کیا ہو سکتی تھی؟؟

!! سب کے چہروں پر نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی

منال جو باہر سے اتی اوازیں کب سے سن رہی تھی اب اپنے کمرے کا
!! دروازہ کھولتی وہ دھیرے سے باہر ائی تھی

سامنے ابرش کو دیکھ اُس کے چہرے پر وہ کھلتے خوشی کے آثار کوئی بھی دیکھ
!! سکتا تھا

منال کافی مہینوں بعد اپنے کمرے سے نکل رہی تھی ورنہ تو اس کا کھانا
!! کمرے میں ہی پوہوچ جاتا تھا جسے وہ بہت ہی زیادہ کم کھاتی تھی

!! منال کے چہرے پر مسکراہٹ بھی اٹھ ماہ بعد ائی تھی

!! وہ خوشی سے اگے ائی

ابرش!! منال میں پکارا تھا جب ابرش نے مسکرا کر اسے دیکھا
جب کے وہی صائمہ بیگم نے خفگی سے اپنے کمرے کا رخ لیا تھا!! جو سب
نے محسوس کیا تھا جسے محسوس کرتے منال کی آنکھیں نم ہو رہی تھی
جسے دیکھتے ابرش نے آگے بڑھتے اُسے اپنے سینے سے لگایا
پریشان مت ہو بڑی مما دل کی بہت اچھی ہیں وہ جلدی تم سے ناراضگی کر
دیں گی!! ابرش اُس کے گلے لگ بولی
!! منال نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اُس کے گرد حصار باندھا
غلطی بہت بڑی کی ہے یار!! منال آنکھیں بند کرتی ہولی
ہر غلطی کی معافی ہوتی ہے منال!! اُس کے بال نرمی سے سہلاتے ابرش
!! پیچھے ہوئی تھی
اُس کی بات پر منال خاموش رہی تھی شاید اس کے پاس کچھ بولنے کے لیے
نہیں تھا!! بولتی بھی کیا؟؟ خیر جو بھی تھا سب بہت خوش تھے سب کے
!! چہروں پر خوشی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا

سب سے ملنے کے بعد ابرش تھوڑا ارام کرنا چاہتی تھی کیونکہ کافی عرصے بعد اتنی حرکت کرنے میں اب اس کے جسم میں درد محسوس ہو رہا تھا اس لیے وہ تھوڑی دیر ارام کرنا چاہتی تھی

اس لیے وہ کچھ دیر کے لیے بھی سو چکی تھی گھر میں سب بے حد خوش تھے گھر میں پھر سے جیسے رونق لوٹ ائی تھی!!!

ڈاکٹر بھی آکر ابرش کو دیکھ کر جا چکی تھی ابرش کو پوری طرح نارمل ہونے میں قریب ایک ہفتہ لگنا تھا ایک ہفتے میں وہ بالکل پہلے جیسی ہو جانی تھی وہ بہت جلدی ہر چیز کنزیو کر رہی تھی!!

کیونکہ اب وہ تنگ اگئی تھی محتاج زندگی سے!! پورے اٹھ ماہ اس نے کیسے گزارے تھے صرف وہی جانتی تھی!!

اس وقت شام کا وقت ہو رہا تھا دن ایسے ہی گزرا تھا!!

میر!! میر کہا ہے تُو!! زہرام آوازیں لگاتا میر کو ڈھونڈ رہا تھا جو کمرے میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں مندے بیٹھا تھا!!

!! زہرام ہمیشہ کی طرح دھڑام سے دروازہ کھولتا داخل ہوا

اس وقت ابرش اپنے کمرے میں ارام کر رہی تھی جب کہ صائمہ اور امنہ بیگم ابرش کے لیے اچھے اچھے پکوان بن وا رہی تھی جو وہ اٹھ کر کھا سکے !!

!! زہرام کی آواز پر میر نے دھیرے سے اپنی انکھیں کھولی تھی

یار یہاں بیٹھا ہے تو چل یار باہر کچھ کھانے چلتے ہیں !! زہرام اتا میر کو دیکھ بولا

جب اس کی نظر میر کے چہرے پر پڑی جو حد سے زیادہ سرخ ہو رہا تھا !!

!! چہرے پر تھکن آنکھوں میں سرخی

!! وہ اس حالت میں بھی بے حد پیار الگ رہا تھا لیکن زہرام سمجھ گیا تھا

اوے کیا ہوا تجھے ؟؟؟ ذہرام میر کا برابر میں بیٹھتا بولا

کچھ نہیں ہوا کیا ہونا ہے ؟؟ میر نے الٹا سوال کیا

جب زہرام نے بنا کچھ بولے میر کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اسے بہت تیز بخار تھا کافی دن سے طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اور میر کی پرواہی کی وجہ سے !!اج اس کو بخار کافی تیز ہو چکا چکا تھا

تجھے تو بہت تیز بخار ہے !!بتایا کیوں نہیں تُو نے ؟؟ذہرام پریشانی سے میر کو دیکھ بولا

کچھ نہیں ہوا معمولی سا بخار ہے ٹھیک ہو جائے گا خود ہی !!میر نے اُسے دیکھ کہا میر کی اواز میں بھی بوجھل پن تھا اگر میر کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ابھی بیڈ سے اٹھنے کی حالت میں نہ ہوتا لیکن وہ تو شاہ میر سکندر تھا نہ ؟؟

معمولی سا پاگل ہو گیا ہے کیا اتنا تیز بخار ہے تجھے !!زہرام اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

کچھ نہیں ہوا ذہرام میں بول رہا ہوں نا ٹھیک ہو جائے گا !!میر گہرا سانس بھرے بولا

جب زہرام کی نظر کمرے میں پڑی کمرے میں زور و شور سے اے سی چل رہا تھا کمرہ برف کی مانند ٹھنڈا ہو رہا تھا زہرام نے غصے سے میر کو گھورا تھا جو پھر سے آنکھیں مندے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا چکا تھا

زیادہ مرنے کا شوق آرہا ہے تو بتا دے مجھے تیری ہی گن سے اڑا دیتا ہوں

تجھے اذیت دینے کا زیادہ شوق ارہا ہے خود کو؟؟ زہرام اُسے دیکھ بولا

اگر تیری خوشی مارنے میں ہے تو مار دے یار تیرے لیے تو جان بھی قربان!! میر اپنی ہنسی دباتا سنجیدگی سے بولا

کیونکہ وہ زہرام کا اگلا ری ایکشن جانتا تھا

تجھے مارنے سے پہلے میں ہی نا مر جاؤں؟؟؟ میں تو ایسے ہی بول رہا تھا زدا سیریس ہونے کی ضرورت نہیں ہے جب کوئی کام کی بات بتاتا ہوں تو تم دونوں سیریس نہیں ہوتے اور جب ایسی بول رہا ہوں تو فوراً سیریس ہو گیا واہ بھائی واہ!! زہرام میر کو دیکھ دانت پیستا بولا

اچھا کیوں تپ رہا ہے اب ؟؟ چل اجا کھلا کر لاتا ہوں کھانا ! ! میر کھڑا ہونے لگا تھا جب زہرام نے اس کا ہاتھ تھاما

کوئی کہیں نہیں جا رہا ہے بیٹھ واپس تجھے بہت تیز بخار ہے میں ڈاکٹر کو کال کر رہا ہوں ! ! زہرام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا

زہرام تجھے اچھے سے پتا ہے مجھے یہ چونچلے بالکل نہیں پسند ! ! میر سنجیدگی سے بولا اسے واقعی ہی یہ چیزیں نہیں پسند تھی ! !

وہ بیماری کو کبھی بھی خود پر حاوی نہیں ہونے دیتا تھا ! !

یہ بھی اسلئے ہو گئی تھی کیونکہ میر کے خیالو میں ہر وقت ابرش رہتی تھی وہ اسی میں ہی الجھا رہتا تھا ! !

اس طرح وہ بخار کیسے اس پہ حاوی ہونے لگا میر کو پتہ ہی نہیں لگا خیر ابھی بھی میر بالکل نارمل تھا لیکن زہرام کو بہت ٹینشن ہو رہی تھی ! !

اتنے ہی کمرے میں عمر اور بہرام بھی داخل ہوئے ! !

اچھا ہوا تم لوگ اگئے گائز دیکھو اسے بہت تیز بخار ہے اور یہ ڈاکٹر کو بلانے سے منع کر رہا ہے ! ! زہرام نے اُن کے اتے ہی چغلیوں والی خالہ کی طرح ! بہرام اور عمر کو آگاہ کیا

تجھے بخار ہے میر بتایا کیوں نہیں ہمیشہ چنگیز خان بننے کا زیادہ شوق ہے ؟؟ عمر نے بھی اتے سنجیدگی سے کہا

اسلامباد اور اس کے مضافات میں میری تیسری اماں کا اضافہ ہوا چاہتا ہے ! ! میر نے بلند اواز میں کہا تھا

جب بہرام نے اپنی ہنسی دبای

وہی زہرام اور عمر نے میر کو گھورا تھا

زہرام اور عمر کے علاوہ کوئی تیسرا شخص نہیں تھا جو میر سے اس طرح فریلی ! ! بات کر سکے

کیونکہ میر نے اگے کسی کو اجازت ہی نہیں دی تھی!! کوئی نہیں کہہ سکتا تھا ہمیشہ سنجیدہ سرد طبیعت میں رہنے والے شاہ میر سکندر کے دوست میر کے !!اس طرح قریب ہیں ان تینوں میں تکلفیاں نہیں تھی

!!وہ تینوں ایک تھے

ان کے جیسے دوست ناناج تک اس دنیا میں اسکے تھے اور نہ اگے انے والے !!تھے

لے تو نے اب نوٹس کیا ہے؟؟ زہرام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

تو بھی تو ہمارا باپ ہے ہم تیری ماں بن جاتے ہیں!! تو ہماری حفاظت کرتا ہے ہم تیری حفاظت کر لیتے ہیں!! زہرم نے بڑے ہی ریلیکس انداز میں جواب دیا

اچھا گائز مذاق ختم کرو میر تجھے تو بہت تیز بخار ہے ڈاکٹر کو کال کر رہا ہوں میں!! عمر نے بیچ میں ٹوکتے ہیں موبائل نکالتے کہا

اگر ڈاکٹر کو کال ہوئی تو ڈاکٹر گھر تو آئے گی لیکن میرا علاج کرنے نہیں تیرا علاج کرنے !! میر نے اُسے دیکھ وارننگ والے انداز میں کہا

اس کا مطلب تو اس کی ہڈیاں توڑ دے گا؟؟ زہرام نے تشویش سے پوچھا

شکر کبھی تو عقل کی بات کی تُو نے !! میر نے داد دینے والے انداز میں کہا

میں ہمیشہ عقل کی بات ہی کرتا ہوں اب تم لوگوں کو نہیں لگتی وہ الگ بات ہے !! زہرام نے کندھے اچکاتے کہا

!!! منہ مت کھلوا میرا

فضول میں بے عزتی ہو گی تیری بہرام کے سامنے تُو کیسی بونگیاں مارتا ہے

ہم سب جانتے ہیں !! عمر زہرام کو دیکھ بولا

!! جب سے زہرام نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا

سر اپ ڈاکٹر کو بلانے سے منع کر رہے ہیں لیکن پلیز میڈیسن تو کھا لیں !!

اب کی بار بہرام بولا تھا

ایک منٹ بہرام یہ بتاؤ تم میر کی چوتھی ماہو یا باپ؟؟ابھی میر کچھ بولتا ہے

جب زہرام سوالیہ نظروں سے بولا

اس کے بے تکے سوال پر میر اور عمر نے بری طرح اسے گھورا تھا جبکہ بہرام

!!بیچارا خاموش ہوا تھا

بہرام تمہیں کنفیوز ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ ہے ہی پاگل!!عمر نے

اسے چپ ہوتے دیکھ ریلیکس انداز میں کہا

جب بہرام دھیرے سے اسباب میں سر ہلا گیا

چل بھائی زہرام کھڑا ہو کام کر کبھی اپنے پیروں کو بھی زحمت دے لیا کر جا

باہر اور مما سے پوچھ کر کہ بخار کی میڈیسن کون سی دینی ہے میر کو؟؟عمر

زہرام کو دیکھ بولا

ہاں وہ صائمہ بیگم کو مما کہے رہا تھا کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی صائمہ بیگم نے

بولا تھا کہ وہ ان کے بیٹے ہیں ان کے لیے بالکل میر اور مائم کی طرح

!!تو وہ انہیں ماما بولا کریں

عمر کی ماما بہت چھوٹی عمر میں اسے چھوڑ کر چل گئی تھی ! ! اور سائمہ بیگم میں اسے بالکل اپنی ماں کی طرح شفقت دیکھتی تھی ! ! جب کے زہرام کی ماما ب اللہ کے کرم سے خیر وعافیت سے تھی ! ! لیکن وہ باہر ملک میں تھی اور ! ! زہرام کے لیے بھی صائمہ بیگم بالکل ماں کا مقام رکھتی تھی

جاتا ہوں اپنے دوست کے لیے تو کچھ بھی کر سکتا ہوں لیکن اگر میر کی جگہ تُو ہوتا نا تیری مزید ہڈیاں توڑ کر تجھے اور بخار میں دھکیل دیتا ! ! زہرام دھمکی امیز لہجے میں کہتا کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

دیکھ رہا ہے اس کو کیسے دھمکیاں دے رہا ہے ؟؟ عمر خفی سے بولا

تو بھی جانتا ہے وہ مذاق کر رہا ہے وہ تُجھ سے بھی کتنا پیار کرتا ہے ہم سب جانتے ہیں ! ! میر نے اسے دیکھا

سالا شو نہیں کرواتا نا کبھی ! ! عمر ہنوس خفگی سے بولا

مجھے کون سا کرا تا تھا اب جا کر تھوڑا بہت کرانے لگا ہے اس کے پیار کرنے کا انداز اسی طرح ہے وہ خاموش محبت کرتا ہے ! ! میر نے اس کی خفگی سمجھتے کہا

اپنے بارے میں کیا خیال ہے تو نے بھی کبھی شو نہیں کروایا اپنے لبوں سے بول کر کے میں تم لوگوں سے کتنا پیار کرتا ہوں اپنے ہر عمل سے تُو نے یہ بات تو ظاہر کی ہے کہ تُو ہم سے بہت پیار کرتا ہے لیکن کیبھی منہ سے بھی بول دیا کر ہماری تو تمنا ہی رہ گئی ! ! عمر کو مزید شکایت یاد ائی

اب یہ بات مجھ پر کہاں سے اگئی ؟؟ میر ابرو اٹھائے بولا

بات مت گھما بتا تُو کیوں نہیں کرتا اظہار ؟؟ عمر کو گویا اج سوال کا جواب چاہیے تھا

اظہار ایک وہ چیز ہے جسے بار بار بول کر بے مول نہیں کرتے ! ! میر کے جواب پر عمر کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا

تُونے ابرش بھابھی سے اپنے پیار کا اظہار کیا ہے ؟؟ عمر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

ہاں ! ! ابرش کے ذکر پر میر کے لب مسکرائے تھے ! ! جو عمر نے بخوبی نوٹ کیا تھا ! !

پکا پکا عاشق بن گیا ہے میرا بھائی ! ! عمر مسکرا کر بول

مجھے بھی یہی لگتا ہے ! ! بہرام بھی مسکرا کر میر کے برابر میں بیٹھا تھا

جب کے اس کی بات پر میر خاموش رہا تھا ! !

بہت لمبا وقت نہیں لیا تُونے اظہار میں ؟. تیری انکھوں میں میں پہلے بھی دیکھتا تھا ان کے لیے پیار ! ! عمر نے کچھ لمحے بعد کہا ! !

چکا تو رہا ہوں اس کے ہر انتظار کا بدلہ ! ! مجھ سے بار بار اظہار نہیں ہوتا لیکن میں جب جب اسے دیکھتا ہوں میرا اظہار کرنے کا دل کرتا ہے اور میں کرتا بھی ہوں اس تمام انتظار کا بدلہ سود سمید لوٹا رہا ہوں میں ! ! مجھے تو خود یقین نہیں آتا میں وہی شخص ہوں جسے پیار کا "پ" بھی نہیں پتا تھا ! !

میر سامنے نظریں جمائے بول رہا تھا

ہاں جانتے ہیں ! ! ہم سے زیادہ کون جان سکتا ہے ؟؟ عمر مسکرا کر بولا

ویسے کیا بھابھی نے سدھارا ہے نا تجھے کیا تُو بالکل نہیں مسکراتا تھا ہمارے

سامنے بھی ! ! ہم تیری مسکراہٹ دیکھنے کے لیے مہینوں مہینوں تڑپ

جاتے تھے اور اب بس ابرش بھابھی کا ذکر کرو اور تیرے لبوں پر

مسکراہٹ ! عمر کے لہجے میں تھوڑی خفگی بھی تھی

جو کام تم لوگ نہیں کر سکے وہ اس نے کر دیا ! ! میر اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

ہاں دے دے تانے ہماری تو غلطی ہے ! ! کیا کچھ نہیں کیا تیرے مسکرانے

کے لیے یاد کر لے ذرا ماضی میں ! ! عمر صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتا بولا

! ! جب زہرام کمرے میں داخل ہوا اس کے پیچھے ہی صائمہ بیگم بھی تھی

میر میرے بچے بخار ہو رہا ہیں آپ کو بتایا کیوں نہیں میری جان ؟؟ صائمہ

بیگم پریشانی سے اتی میر کی پیشانی چیک کرتی بولی

جب میر نے انکھیں بند کر کے کھولی پھر غصے سے زہرام کو گھورا

!!یعنی وہ باہر یہ خبر دے چکا تھا

ماما کچھ نہیں ہوا بس معمولی سا بخار ہے ٹھیک ہو جائے گا!! بمشکل اپنے لہجے کو عام بناتے میر بولا ورنہ اسے زہرام پر بہت غصہ ارہا تھا

اور میر کے غصے کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے زہرام ادھر ادھر !!انجان بنتا دیکھ رہا تھا گویا اس نے تو کچھ کیا ہی نہ ہو

معمولی سا؟؟بیٹا اتنا تیز بخار ہے یا اللہ خیر!! سائمہ بیگم کے چہرے پر دنیا جہاں کی پریشانی تھی

میر نے گہرا سانس بھرے اخری نظر زہرام کو غصے سے ڈالتے خاموش ہونا !!ہی بہتر سمجھا

لیکن مجھے ناڈاکٹر کے پاس جانا ہے اور نہ اپ ڈاکٹر کو کال کریں گا کوئی!! میر نے فیصلہ پیش کیا تھا

میر کیا بچوں جیسی زد ہے بچے!! صائمہ بیگم میر کے بال پیشانی سے پیچھے کرتی بولی

ماماڈاکٹر کے پاس بچے جاتے ہیں ! ! ان میں بچہ بالکل بھی نہیں ہوں اور نہ مجھے بچوں جیسی فیل چاہیے بہت اوکورو ڈ لگتا ہے ! ! میر جھنجلا کر بولا کیونکہ عمر زہرام اور بہرام بھی مسلسل اسے ڈاکٹر کے بلانے کا فورس کر رہے تھے ! !

ابے او طبیعت خراب ہوتی ہے تو ڈاکٹر کے پاس ہی جاتے ہیں ! ! عمر میر کو دیکھ بولا

بچے یہ کیسی بات ہے ابرش کو بھی تو ڈاکٹر دیکھنے ائی تھی نا؟؟ صائمہ بیگم نے مثال رکھی

وہ کون سی بڑی ہو گئی ہے ماما وہ چھوٹی ہی ہے ! ! میر کندھے اچکاتا بولا

جب سب خاموش ہوئے ! !

خیر مزید تھوڑی سی بحث وغیرہ کے بعد یں رنے صائمہ صاحبہ بیگم کے کہنے پر میڈیسن کھالی تھی اس کے بعد وہ کچھ دیر ارام کرنے کے گرز سے

صو چکا تھا باقی سب بھی اب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے ! ! کیونکہ میر
! ! سو چکا تھا بخار کی شدت جلد اسے نیند میں لے چکی تھی
! ! منال اپنے کمرے میں بیٹھی سعد کی تصویر دیکھ رہی تھی
پتہ نہیں کیوں لیکن وقت کے ساتھ سعد کی یاد مزید بڑھتی جا رہی تھی وہ
نہیں جانتی تھی کیوں ابھی تک وہ اس بات سے بھی انجان تھی کہ وہ سعد
سے محبت کرنے لگی ہے یا نہیں ؟ ؟
سعد کے لیے دل دھڑکنا ہے تو تب سے ہی شروع ہو چکا تھا جب سعد نے
! اُس دن روڈ پر سب کے سامنے اس کی حمایت کی تھی
! ! کب آؤ گے ہٹلر ؟ ؟ منال سعد تصویر دیکھ بولی
! ! اگے سے کوئی جواب نہ ایا تصویر تو بے جان تھی نا
! ! منال اٹھی اور اپنے کمرے سے نکلتی سعد کے کمرے کی اور بڑھی
اس وقت گھر میں چہل پہل تھی لیکن سب کی نظروں سے بچتی وہ سعد کے
! ! کمرے میں پہنچ چکی تھی

سعد کے کمرے میں پہنچتے ہی اس کے پرفیوم کی خوشبو اس کے نام سے ٹکرائی تھی جو اخری بار سعد نے اسی کمرے میں لگایا تھا وہ خوشبو گویا اس کمرے میں قید ہو گئی تھی !!

میں پاگل ہو جاؤں گی !! منال میں اپنا سر ہاتھوں میں تھاما تھا

کیا حال کر کے چلے گئے ہو تم میرا؟؟ تمہیں زرا سا بھی ترس نہیں اتا؟؟ بیڈ کے اوپر لگی سعد کی تصویر ہے جس میں وہ ہمیشہ کی طرح پر وقار لگ رہا تھا !!

اسے دیکھ بے بسی بولی

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اگر تم مجھ سے ہمیشہ کیلئے دور چلے گئے تو؟؟ منال کی انکھوں میں انسو جمع ہوئے تھے وہ یہ سوچ کر ہی غش کر گئی تھی کہ اگر سعد اس اسے ہمیشہ کے لیے دور ہوا ہو تو؟؟

ڈر لگ رہا ہے ؟؟اچانک سے سعد کی اواز اس کے کانوں میں گونجی تھی
منال نے جھٹ سے آنکھیں گھماتے ادھر ادھر دیکھا سعد ادھر نہیں تھا
لیکن وہ اس کے گمان میں تھا
کاش یہ گمان نا ہوتا تمہاری اواز میں سچ میں اپنے سامنے سن سکتی ! ! منال کی
آنکھ سے اک انسو گرا تھا
ہاں بہت ڈر لگ رہا ہے ! ! منال انکھوں میں ڈھیروں انسو لیے بولی
انکھیں بند کرو اور گہرا سانس لو ہمیشہ سوچو کہ میں تمہارے اس پاس
ہوں ! ! زندگی میں اگر ہمارا ملنا دوبارہ ہوا تو ہم دوبارہ ضرور ملیں گے ! ! !
سعد کی اواز پھر سے اسے سنائی دی تھی وہ اس کے گمان میں بھی انے لگا تھا تو
کیا یہ محبت تھی ؟؟
خیر اس کے کہے کے مطابق منال انکھیں بند کی تھی ! ! پھر گہرا سانس لیتے
اس طرح سوچا گویا سعد اس کے بہت قریب ہو دل میں ایک سکون کی لہر

دوڑی تھی بے چین دل کو راحت ملی تھی ! ! احساس ہوا تھا کہ سعد اس کے

! ! بہت قریب ہے

منال کے لب مسکرائے تھے

جس طرح اج اس بے چینی کو دور کیا ہے اس طرح جلدی سامنے اکر ہمیشہ

کے لیے میری تکلیف دور کر دینا ! ! آؤ گے نا جلدی ؟ ؟ منال نے آنکھیں

بند کئے ہی پوچھا

! ! لیکن پھر گمان سے وہ اواز نہیں ائی

منال کے لبوں پہ مسکراہٹ سمٹی تھی اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی

تھی

ہ۔ ہٹلر تُم نے اس بات کا جواب کیوں نہیں دیا ؟ ؟ وہ سعد کی تصویر کو دیکھ

بولی

کیا مطلب سمجھو اس بات کا یہی کہ تم میرے پاس نہیں اؤ گے ؟ ؟ ؟ منال

اپنے انسو صاف کرتی بولی لیکن پھر گمان سے بھی کوئی جواب نہ ایا

!!وہ اواز جو اسے سکون بخش رہی تھی وہ ختم ہو چکی تھی

بے چین ہوتے دل کے ساتھ منال نے پھر سے فون نکالتے سعد کے نمبر پہ کال کی تھی جس پہ پچھلے اٹھ ماہ وہ ڈیلی چوبیس گھنٹوں میں پچاس کولز کرتی تھی اس امید سے کہ اب مقابل کال اٹھائے جب کے ہمیشہ وہ نمبر بند جاتا تھا اور ہمیشہ کی طرح اج بھی وہ نمبر بند جا رہا تھا

کب اٹھاؤ گے تم میری کال؟؟ کب کھلے گا یہ نمبر؟؟ کیوں بند ہے نمبر تمہارا؟؟ منال کے پاس بہت سارے سوال تھے اور جواب دینے والا تو

!!کوئی تھا ہی نہیں

منال تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھی پھر موبائل کھولتے ہیں سعد کے ساتھ ہوئے

!!وہ پرانے چیٹ کھول کر بیٹھی جو اس سب کارکردگی سے پہلے ہوئے تھے

وہ چیٹ پڑھتی بے ساختہ ہنسی تھی!! اٹھ ماہ میں یہ ہنسی اسے نصیب نہیں ہوئی تھی

چیٹ پر ان دونوں کی وہ ٹوم اینڈ جیری جیسی لڑائی ! ! ایک دوسرے کو روسٹ کرنا ! ! ایک دوسرے کو کچھ کچھ کہنا ! ! جو چیزیں منال کو تب بری لگتی تھی اج وہ سب اسے اچھی لگ رہی تھی سعد کی ہر پکار میں کہا لفظ اُسے ! ! بہت خوبصورت لگ رہا تھا

اجاؤ نا واپس ایسے ہی لڑائی کریں گے ! ! چیٹ کو دیکھتی نم آنکھوں سے مسکرا کر بولی

کیا مجھے محبت ہو گئی ہے تم سے ؟ ؟ منال نے سعد کی تصویر دیکھ کہا جو اس ! ! کے واٹس ایپ ڈی پی پر لگی تھی

منال کی جان تو وہ دیکھ کر نکلتی تھی جب سعد کا لاسٹ سین اٹھ ماہ پہلے کا ! ! دکھاتا تھا اس نے اٹھ ماہ سے واٹس ایپ تک نہیں کھولا تھا

! ! ! شاید اسے نے تو موبائل ہی ہمیشہ کے لیے بند کر دیا تھا

اجاؤ جلدی ! ! میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں لیکن یاد رکھنا اگر مجھے تم سے محبت ہو بھی گئی تو کبھی قرار نہیں کروں گی ! ! ورنہ سر پر چڑھ جاؤ گے تم ! !

منال اُسے دیکھ دھمکی امیز لہجے میں کہتی رکی پھر خود ہی اپنی بات پر ہنس دی!!

جب جب تمہیں سوچتی ہوں مسکرانے کا دل کرتا ہے!! منال اپنے انسوں صاف کرتی کھڑی ہوئی تھی

ویسے تم لائک نہیں ہو میری اتنی امپورٹنس کے پر کیا کروں تمہاری سوچیں دماغ سے نکلتی نہیں ہے!! منال خفگی سے بولی

اسے اپنی یہ بات بری لگی تھی!

شاید تم ہو لائک!! پھر اس نے خود ہی اپنا جملہ درست کیا وہ اپنی ہی بات میں الجھ چکی تھی!!

کیونکہ منال دل کی بری نہیں تھی وہ دل سے ایک معصوم سی لڑکی تھی بس زندگی کے کچھ موقعوں نے اُسے اس طرح بنا دیا تھا!!

پھر معاملہ محبت کا تھا نا جو انسان کو حیوان بننے پر مجبور کرتی ہے!!!

خیر جو بھی تھا منال کا دل اب سعد کیلئے دھڑکنے لگا تھا!!

میرب اج کافی عرصے بعد اپنے کمرے سے نکلی تھی!! جب عمر جولاونج میں ہی اکیلے بیٹھا تھا اس کی نظر میرب پر پڑی جو اپنے کمرے سے نکل رہی تھی

اج میرب کے چہرے پر شرارت نہیں تھی!! اس کا چہرہ بہت زیادہ مرجھایا ہوا تھا!!

شاید تو روئے بھی تھی اس کی آنکھیں سرخ تھی یقیناً وہ روئی تھی!!

عمر کھڑا ہوا تھا میرب نے عمر کو نہیں دیکھا تھا جبکہ عمر میرب کو دیکھ چکا تھا!!

عمر کو دیکھ میرب کے بھی قدم رکے تھے!!

عمر نے بغور اُس کے رویے روئے چہرے کا زاویہ لیا کیوں لیا؟؟ وہ بھی نہیں جانتا تھا!!

اُسے اپنی طرف دیکھتا پا کر میرب نے کنفیوز نظروں سے اسے دیکھا حالانکہ
!! بولی کچھ نہیں
تُم روئی ہو؟؟ اپنے دل میں مچلتے سوال کو عمر نے سامنے رکھا
جب میرب نے چہرے پی درد بھری دھی مسکراہٹ ائی لیکن وہ بولی اب
!! بھی کچھ نہیں
تُم کچھ بول کیوں نہیں رہی؟؟ پہلے تو زبان بند نہیں ہوتی تھی!! سچ تو یہ تھا
!! عمر چاہتا تھا کہ وہ کچھ بولے
اب نہیں دل کرتا کچھ بولنے کا!! میرب اُسے دیکھ دھیمی اواز میں بولی
!! وہ کافی بدل گئی تھی پہلے والی شرارتی میرب تو نہیں تھی یہ کہیں سے
!! اپنی عمر سے کہیں زیادہ میچور لگ رہی تھی یہ والی میرب
دیکھو میرب میں جانتا ہوں تم اپنی مما کی وجہ سے ڈسٹرب ہو!! ہونا بھی
چاہیے ماں اک ایسی انسان ہے جس کے جانے سے ہماری دنیا تباہ ہو جاتی
!! ہے

!!ماں کے ہونے سے ہی تو ہم ہوتے ہیں

لیکن ہماری دنیا ختم نہیں ہو سکتی ہم نے پھر بھی اس دنیا میں جینا ہے اور تم جانتی ہو تمہاری مما کو گزرے کافی مہینے ہو گئے ہیں لیکن تم اُن کی یاد سے ابھی باہر نہیں نکلی تمہارا یہ رونا سب سے زیادہ تمہاری مما کو تکلیف دے رہا ہو گا تم انجانے میں اپنی مما کو تکلیف دے رہی ہو کیا تمہیں لگتا ہے تمہارا رونا انہیں سکون دے رہا ہو گا؟؟؟؟

انسان کے جانے کے بعد صرف تین دن کا سوگ بنانے کی اللہ کی جانب !!سے اجازت ہے تین دن کے بعد سوگ بنانا گناہ میں شامل ہوتا ہے

میں یہ نہیں کہہ رہا کے تم اپنی مما کو بھلا دو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ رو کر اپنی ماما کو تکلیف مت دو انہوں نے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو ان کی مغفرت کی دعا مانگو تمہاری دعائیں ان کے لیے کام آئیں گی تمہارا رونا ان کے کام نہیں آئے !!گا الٹا تمہارا رونا انہیں تکلیف دے گا

اور کیا تم چاہتی ہو تمہاری ماما کو تکلیف ہو؟؟ عمر نے نرمی سے سمجھاتے
سوالیا نظروں سے پوچھا
!!میرب بہت غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی
ن۔ نہیں!! میرب نے فوراً نفی میں سر ہلایا
پھر؟؟ پھر کیوں رو رہی ہو؟؟ نمازیں پڑھو دعا کرو بس اُن کیلئے ہاں؟؟ عمر
نے نرمی سے سمجھاتے اخر میں پوچھا تھا جب میرب نے فورا اسباب میں سر
ہلایا
عمر کی باتیں اُسے اندر تک سکون دے چکی تھی
!!اسے اج تک اس طرح سمجھانے والا کوئی نہیں ملا تھا
ا۔ آپ کی ماما کہاہیں؟؟ میرب نے کچھ دیر بعد پوچھا
جب تین سال کا تھا تب ہی چھوڑ کر چلی گئی تھی! عمر اُسے دیکھ بولا
جب میرب کے چہرے پر اداسی پھیلی

اپ نے اپنا بچپن اپنی ماں کے بغیر گزارا ہے ؟؟میرب حیرت اور اُداسی دونوں کے ملے جلے انداز میں بولی

ہاں ! ! ! میرے بابا نے میری پرورش کی تھی جب میری شادی ہوئی اس کے دو مہینے بعد بابا کا بھی انتقال ہو گیا تھا اور جب میری بیلا ہوئی اس کی ماما بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی ! !

جس طرح میں نے اپنا بچپن بناماں کے گزارا ہے اس طرح میری بیلا نے بھی اپنے پورے پانچ سال اپنی ماں کے بغیر گزارے ہیں ! !

ماں کے بغیر گزارنا کیسا ہوتا ہے یہ میں اچھی طرح جانتا تھا اور میں اپنی بیلا کو وہ زندگی نہیں دینا چاہتا تھا بس اسی لیے میں نے کبھی اسے بتایا ہی نہیں کہ میں اس کا باپ ہوں میں نے ہمیشہ سے سوچا تھا کہ میں بیلا کو میر کو دے دوں گا میرے بعد اگر کوئی ہے جو بیلا کو بالکل باپ والا پیار دے سکتا ہے تو وہ صرف میر ہے اور اب تو بھابھی بھی ہیں ! ! بلکہ اب یقین ہو چکا ہے کہ مجھ سے بہتر باپ میر ہے ! ! عمر اخر میں مسکرایا تھا ! !

اپ کو یاد نہیں اتی بیلا کی مطلب ہاں وہ اپ کے پاس ہے لیکن ایک ہوتا ہے ناکہ اسے پتہ نہیں اپ اس کے باپ ہیں!! میرب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

نہیں شروع شروع میں تھوڑا ہوتا تھا لیکن اب بہت اچھا لگتا ہے دیکھا ہے نا بیلا میرا اور بھابھی کے ساتھ کتنا خوش رہتی ہے اسے ماں باپ مل گئے جو اسے بے پناہ پیار کرتے ہیں اس کی زندگی مکمل ہو گئی مجھے اور کچھ نہیں چاہیے میں بیلا کے لیے ایسی ہی زندگی چاہتا تھا!!

کیونکہ ایک ماں کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا!!

عمر کہے کر رکا

اپ نے دوسری شادی کیوں نہیں کی؟؟اپ کی وائف کے جانے کے بعد اپ چاہتے تو دوسری شادی بھی کر سکتے تھے بیلا کے لیے کیونکہ مجھے اتنا تو سمجھ اگیا ہے کہ بیلا اپ کے لیے بہت زیادہ امپورٹنٹ ہے!! میرب اسے دیکھ بولی

پہلی بات ہے کہ مجھے دوسری شادی نہیں کرنی تھی دوسری بات اگر بیلا کے لیے کر بھی لیتا تو سوتیلی ماں اس طرح کا پیار کبھی نہیں دے سکتی تھی جو ایک سگی ماں دے سکتی ہے وہ بیلا کے ساتھ زیادتی نہ کرے فرق نہ کرے بس اسی لیے میں نے اج تک دوسری شادی نہیں کی ! ! اور نہ مجھے کبھی کرنی ہے میں ایسے ہی ٹھیک ہوں ! ! ! عمر کہہ کر رکا تھا

جب میرب نے بغور اس کا چہرہ دیکھا وہ بہت پیارا تھا دکھنے میں نہ اس کی عمر ! ! اتنی تھی وہ ایک جوان مرد تھا

! ! خیر میرب خاموش رہی تھی

میرب کو حیرت بھی ہوئی تھی کہ عمر اتنی ارام سے اس طرح کیسے میرب سے بات کر رہا ہے کیونکہ پچھلے مہینوں میں جتنا میرب نے عمر کو ستایا تھا شاید ہی کسی دوسرے نے ستایا ہو ان دونوں کو ہر روز لڑائی ہو رہی ہوتی ! ! تھی

! ! ماضی میں ان دونوں کے تعلقات اچھے نہیں رہے تھے

!!عمر نے تو میرب کا نام لڑاکا رکھ دیا تھا جب کے میرب نے ضعیف ادمی

میر وہاں سویا تھا اور دوسری جانب ابرش کی انکھ کھلی تھی ابرش کافی زیادہ بہتر فیل کر رہی تھی! تین چار گھنٹے کی سکون سے نیند لینے کے بعد جسم کافی !!ہلکا محسوس ہو رہا تھا!!ابرش کو ایک نیا احساس محسوس ہو رہا تھا

ابرش اٹھی!!شاور وغیرہ لیتے اُس نے نہایت خوبصورت سی کرتی پہنی تھی

!! جس کے نیچے جینز کی پینٹ تھی

کرتی گھٹنو تک ارہی تھی کرتی کا ڈارک پنک کلر اس کے سفید چہرے پر جچ !!رہا تھا

!!اور اس کا دل کر رہا تھا تیار ہونے کا اتنے عرصے بعد جو موقع ملا تھا

اس نے اپنے بالوں کا میسی بن بنایا تھا!! جوڑے سے ادھر ادھر نکلتے بال اس کے چہرے پر نہایت خوبصورت لگ رہے تھے میک اپ کے نام پر ہلکی سی لپسٹک لگاتے اس نے دوپٹہ گلے میں ڈالا تھا!!

میر کا سوچتے اُس کے لب مسلسل مسکرا رہے تھے!!

اس شخص کے ذکر پر اس کی روح بھی مسکراتی تھی!!

کوئی کسی کے لیے کتنا اہم ہو سکتا ہے کوئی ابرش سے پوچھتا اس کی زندگی میں سے شروع ہوتی ہے اور میر پر ہی ختم ہوتی تھی!!

اور شاید وہ میر کے لیے ہی تیار ہو رہی تھی!!

ابرش اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی!! وہ کوئی نازک سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی پنک کلر میں وہ بالکل کسی ڈول کی مانند ہی لگ رہی تھی

میک اپ سے پاک چہرہ اس کی خوبصورتی کو نگار رہا تھا!!

ابرش کے باہر نکلتے ہی اس کی نظر سامنے گئی!! سامنے ہر جگہ چہل پہل تھی جسے دیکھ اس کے لب مسکرائے تھے اج پھر سے سکندر ہاؤس پہلے جیسا لگ رہا تھا!!

سائمہ اور امنہ بیگم جو کچن میں کھانا بنوا رہی تھی وہ دونوں باہر ائی تھی جب نظریں ابرش پر پڑی

وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ صائمہ اور امنہ بیگم نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا

وہ دونوں ابرش کی جانب ائی تھی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ صدقے جاؤں کتنی خوبصورت لگ رہی ہے میری بچی!!

صائمہ بیگم پانچ ہزار کے دس بار انوٹوں سے ابرش کی نظر اتارتی اس پہ واری جا رہی تھی جب کہ امنہ بیگم کی انکھیں نم ہو رہی تھی اتنے عرصے بعد وہ اپنی بیٹی کو اس طرح دیکھ رہی تھی!! صبح سے کہیں صدقے دیے جا چکے تھے اور اب بھی مسلسل دیے جا رہے تھے!!

!جبکہ ان کی بات پر ابرش بھی مسکرائی تھی

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو میری جان ! !امنہ بیگم نے ابرش کی پیشانی چومتے کہا

شکریہ مما ! !ابرش مسکرا کر بولی

پھر پورے لاونج میں نظریں دوڑانے لگی مسلسل اس کی نظر کسی کو ڈھونڈ رہی تھی صائمہ بیگم اور امنہ بیگم نے محسوس کرتے اپنی ہنسی دبای تھی !

کس کو ڈھونڈ رہی ہو بچے ! جانتے بوجھتے صائمہ بیگم نے استفسار کیا

می۔۔میں نہیں آ۔ایسا تو کچھ نہیں ہے ! !وہ ہڑ بڑا کر سیدھا ہوئی تھی

اپنی چوری پکڑے جانے پر وہ بری طرح اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا گئی تھی ! !

میرا اپنے کمرے میں ہے بچے !اس کا چہرہ شرم سے سرخ پڑتا دیکھ صائمہ بیگم نے اسے مدے کی بات بتائی

م۔میں میر کو۔ نہیں ڈھونڈ رہی تھی!!اپنی چوری پکڑے جانے پر اس کے لفظ ٹوٹ رہے تھے

چہرہ شرم سے سرخ پڑ رہا تھا

!!امنہ اور صائمہ بیگم اب وہاں سے معنی خیزی سے مسکراتی چلی گئ تھی

!!وہ ابرش کو مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہ رہی تھی

خیر ابرش بھی اب گہرا سانس لیتی خود کو ریلیکس کرتی!!میر کے کمرے کی !!!اور بڑھی تھی

بیلا اس وقت روحا کے پاس سو رہی تھی روحا پہلے ابرش کو بتا چکی تھی!! اس دوران بیلا روحا پر بھی کافی ہل چکی تھی میر ابرش کے بعد اب روحا اس !!کی لسٹ میں شامل تھی

جب کے صائمہ اور امنہ بیگم اج میر اور ابرش کی شادی کی بات کرنے کے منصوبے بنا رہی تھی!!اج رات کھانے کے بعد جب سب نے لاؤنج میں

جمع ہونا تھا تو وہ دونوں شادی کی بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی ! وہ لوگ
!! چاہتی تھی اب ایک مہینے کے اندر اندر میر اور ابرش کی شادی کر دی جائ
,!! کیونکہ صائمہ بیگم سے تو صبر نہیں ہو رہا تھا ابرش کو اپنی بہو بنانے کا
!!! خیر اج کا ان کا پلین ڈن ہو چکا تھا وہ دونوں اپنی بات پر قائم تھی
!! اور رات ہونے پر اپنی بات سب کے سامنے رکھنے کا ارادہ بھی رکھتی تھی
!! ابرش قدم لیتی میر کے کمرے کی اور بڑھی تھی
اُس نے دروازہ نوک کیا لیکن آگے سے کوئی جواب نہ ایا یقیناً میر سو رہا تھا
!! ابرش نے اک اور بار نوک کیا لیکن کوئی جواب نہیں
ابھی وہ اندر جاتی جب منہا اتی دکھائی دی جو زہرا کو گود میں لیے آ رہی تھی
اہم اہم !! ابرش کو دیکھتی منہا اپنی مسکراہٹ دباتی بولی
جب ابرش نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے سختی سے انکھیں میچ کر کھولی
جب کے رخ اب تک دوسری جانب تھا

پہلے امنہ اور صائمہ بیگم اور اب منہا وہ بیچاری اپنے ہی ذاتی شوہر سے بات کرنے کیلئے راستے میں ان سب چیزوں کا سامنا کر رہی تھی

کیسی ہو منہا!! خود کو ریلیکس کرتی ابرش بات بناتی بولی

میں تو ٹھیک ہوں بھابی!! منہا ہنوز شرارت سے بولی

اس کے چہرے پر شرارت دیکھ ابرش نے مزید شدت سے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا!!

ویسے بھابھی مجھے نہیں لگتا کہ اپ کو نوک کرنے کی ضرورت ہے اس کمرے میں موجود شخص اپ کے اپنے سگے شوہر ہیں ان کی ہر چیز اپ کی ہوئی تو پھر کیوں اس طرح تکلف کر رہی ہیں!! مہا شرارت سے بولی

ہ۔ہاں لیکن پھر بھی مینیرز اس منیرز!! ابرش اُسے دیکھ بولی

بھابھی یار مینرز غیروں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اپنوں کے لیے نہیں!! منہا منہ بناتی بولی

اچھا یار ناراض تو مت ہو ! ! چھوڑو مجھے ذہرا کو دکھاو ! ! ابرش کی نظر جب منہا کے ہاتھ میں پکڑے اُس چھوٹے سے وجود پر گئی جب وہ مسکرا کر بولی

! جب منہا نے بھی مسکرا کر زہرا ابرش کو دی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ یہ تو بلکل زہرام بھائی پر گئی ہے ! ! ابرش اُس کا معصوم خوبصورت چہرہ دیکھ بولی

زہرا واقعی بہت پیاری تھی

ہاں جی سب یہی کہتے ہیں ! ! منہا مسکرائی تھی مزید اُن دونوں نے وہی کھڑے کچھ باتیں کی

چلیں بھابی اپ بھائی سے ملنے ائی تھی مل لیں آپ میں ابھی چلتی ہوں ڈسٹرب کرنا اچھی بات نہیں ہے نا ! ! منہا زہرا جو تھامتے ہوئے پھر شرارت سے کہتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی

اُف خدایا ! ! ابرش نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اوپر دیکھ ہنکارہ بھرا

! ! آخری بار نوک کر رہی ہُوں ورنہ میں اندر اجاؤں گی

!!ابرش نے دھیرے سے کہا گویا وہ میر کو کہہ رہی ہو

ابرش نے اک اور بار نوک کیا لیکن آگے سے کوئی جواب نہ انے پر اُس نے ڈور گھماتے دروازہ کھولا

جب اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا لیکن سائیڈ ٹیبل پر جلتی وہ ہلکی سی روم !! لائٹ نے کمرے کا ماحول مزید خوشگوار بنایا ہوا تھا

پورے کمرے میں پر سکونی تھی ابرش کی نظریں فوراہی بیڈ پر گئی تھی

جہاں میر اک پیلو پر سر رکھے جب کے دوسرے پیلو بازو میں بھرے سو رہا !! تھا

!! میر کو دیکھ ابرش کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی

!! اُس نے دھیرے دھیرے قدم بیڈ کی جانب اٹھانا شروع کیے

!!کمرے میں وہ جلتا ہلکا لیمپ ابرش کو کمرہ دیکھنے کی باسانی کر رہا تھا

!! ابرش بیڈ کی جانب اتی بیڈ پر بیٹھی

!! اُس لائیٹ سے ابرش میر کا چہرہ دیکھ پا رہی تھی

!!ابرش کچھ لمحے اُس کا چہرہ دیکھتی رہی؛

پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ابرش نے جھک کر میر کی پیشانی پر لب رکھے

!!تھے

!!آنکھیں بند کرتے وہ کچھ لمحے بعد پیچھے ہوئی

ہمیشہ آپ کرتے ہیں اج میں نے کر دیا!!ابرش سرگوشی نما اواز میں بولی

لیکن پھر کچھ سوچتے اس نے میر کی پریشانی پر ہاتھ رکھا میر کو اب بھی بخار تھا

!!میڈیسن کی وجہ سے پہلے سے کم تھا لیکن اب بھی تھا

آپ کو فیور ہے؟؟ابرش کے چہرے پر پریشانی پھیلی تھی

ابرش نے میر کے گال پر ہاتھ رکھ اُس کا چہرہ سیدھا کیا تھا جسے وہ پیلوں میں

!!گھسا کر سویا ہوا تھا

ابرش کھڑی ہوئی!!پانی کا باؤل اور پٹیاں لینے کے گرز سے وہ کمرے سے

!! باہر آئی تھی

کچن کی جانب جاتے اُس نے باؤل ڈھونڈنا شروع کیا جو اُسے اگلے ہی لمحے
مل چکا تھا

ابرش بچے اپ کچن میں کیا کر رہی ہوں کچھ چاہیے تھا تو مجھے بتا دیتی کیا
چاہیئے میرے بچے کو؟؟ صائمہ بیگم ابرش کو کچن میں دیکھ پریشانی سے بولی
بڑی مما مجھے کچھ نہیں چاہیے دراصل میر کو فیور ہو رہا ہیں تو بس اسی کے
!! لیے باؤل ڈھونڈ رہی تھی اب مل گیا

ابرش باؤل میں پانی بھرتی مصروف انداز میں بولی ابرش کے چہرے پر
!! پریشانی کے تاثرات صائمہ بیگم نے بہت غور سے دیکھے تھے

!! ان کے لب مسکرائے تھے

!!! وہ بہت غور سے ابرش کا چہرہ دیکھ رہی تھی

بڑی ماما پلز مجھے پٹیاں نکال دیں اُدھر سے !! ابرش اُنہیں دیکھ بولی جب وہ
!! مسکرا کر پٹیاں نکالنے لگی

یہ لو بچے!! انہوں نے پٹیاں ابرش کی جانب بڑھاتے کہا چہرے مسکراہٹ صاف ظاہر تھی

ان کی مسکراہٹ دیکھ ابرش کچھ پل کیلئے رکی

بڑی مما آپ یہاں مسکرا رہی ہیں وہاں مے کو بہت تیز فیور ہے!! ابرش پریشانی سے بولی

جب اللہ پیار کرنے والی پیاری سی منکوحہ اس کے پاس ہے تو کس بات کی ٹینشن؟؟ میں جانتی ہوں اس دنیا میں اگر کوئی میر کا خیال اس طرح رکھ سکتا ہے جس طرح کوئی نہیں رکھ سکتا وہ تُم ہو!! صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

سب میر سے بہت پیار کرتے ہیں بڑی مما مائم بھائی زہرام اور عمر بھائی سب میر کا خیال رکھتے ہیں!! وہ ہے ہی محبت کے لائق ہر کوئی ان سے محبت کرتا ہے!! ابرش جواباً دھمی اواز میں بولی

جانتی ہوں لیکن تمہاری محبت الگ ہے کیونکہ اپ میر کی بیوی ہو!!!

صائمہ بیگم کے چہرے پر پر سکون تھی

!!ان کی بات پر ابرش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ائی تھی

!!وہ مسکرا کر باؤل اور پٹیاں تھامے میر کے کمرے کی اور بڑھی تھی

کمرے کا دروازہ دھیرے سے کھولتے وہ بے اواز قدم لیتی دوبارہ بیڈ کی جانب ائی

بیڈ پر نرمی سے بیٹھتے اس نے پٹی کو پانی میں بھگو کر نرمی سے میر کی پیشانی پر رکھا تھا

جب میر کی پلکیں ہلکی سی لذری!!اس کی نیند ٹوٹ رہی تھی

جب ابرش نے جلدی سے میر کے بالوں میں انگلیاں پھساتے نرمی سے

!!اُنگلیاں چلائی

!!جب میر پھر سے نیند کے گہرائیو میں گزرا تھا

!!ابرش نے وہ پٹی ہٹا کر اب دوسری پٹی رکھی تھی

اسی طرح وہ پٹی تک رکھتی رہی تھی جب تک میر کا بخار نا اترا قریب پچیس

!!منٹ مسلسل پٹی رکھنے کے بعد میر کا بخار مکمل طریقے سے اتر چکا تھا

ابرش نے میر کی پیشانی پر ہاتھ رکھ بخار چیک کیا ہاں اس کا بخار اتر چکا تھا اب جا کر ابرش نے سکھ کا سانس لیا تھا ورنہ وہاں بخار میر کو تھا اور حالت ابرش کی خراب تھی !!

شکر اللہ کا !! ابرش نے پٹیاں ٹیبل پر رکھتے کہا

پھر دوبارہ میر کی جانب متوجہ ہوئی !

پیارے تو بہت ہیں اپ لیکن سوتے ہوئے زیادہ لگتے ہیں !! بغور میر کے ایک ایک نقوش کا کا جائزہ لے کر ابرش پر سوچ انداز میں بولی

لیکن اپ مجھ سے باتیں کرتے ہوئے اچھے لگتے ہیں خاموش نہیں !! پھر اگلے لمحے ابرش منہ بناتی بولی

پھر مزید کچھ لمحے میر کو دیکھتی رہی !!

اپ کو پتہ ہے جب مجھے گولی لگی تھی تو مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کبھی بچ بھی پاؤں گی میں نے تو سوچ لیا تھا کہ میں اپ سے ہمیشہ کے لیے دور چلی گئی ہوں میں نے اخری بار اپ کی تصویر خود کی آنکھوں کے سامنے دیکھی تھی

لگا تھا کہ پھر کبھی اپ کو نہیں دیکھ پاؤں گی امید ہی نہیں تھی جب گولی لگی تو ایسا لگ رہا تھا جیسے ساری دنیا ہی ختم ہو گئی ہو پھر کیا ہوا کچھ نہیں پتا اٹھ مہینے کوما میں رہ کر آپ کی اور خود کی تکلیف محسوس کی !!

اور وہ لمحہ میری زندگی کا سب سے بے بس لمحہ ہوتا تھا جب اپ مجھے پکارتے تھے اور میں اپ کو چاہ کر بھی جواب نہیں دے پاتی تھی !!

مجبوری کیا ہوتی ہے یہ پچھلے اٹھ ماہ میں دیکھا تھا !!

ابرش میر کو دیکھ سرگوشی نما آواز میں بول رہی تھی

کیوں ہے اب اتنے اچھے ؟ہر کسی کو اپ سے محبت ہو جاتی ہے کیونکہ اپ ہیں ہی محبت کے لائک پہلی نظر میں کوئی بھی اپ سے عشق کر بیٹھے دیکھیں میں نہیں چاہتی کہ میرے علاوہ کوئی اور اپ سے پیار کرے اپ کو پیارا ہونا چاہیے تھا لیکن صرف میرے لیے لیکن اپ تو اتنے پیارے ہیں کہ کیا بولوں ؟؟اب ایسا بھی نہیں کر سکتے کہ اپ کو اپنے ساتھ ایک کمرے میں

بند کرلوں اور کوئی اپ کو نہ دیکھ سکے ! ! دیکھا تھا آپ نے اس دن ہم لوگ باہر گئے تھے لڑکیاں کیسے دیکھ رہی تھیں اپ کو ؟ ؟ ؟

اس بات کو نو مہینے ہونے والے ہیں لیکن اب تک ان لڑکیوں کے نظریں میری انکھوں سے اوجھل نہیں ہوتی ! !

میں سیلفش نہیں ہوں لیکن اپ کے معاملے میں میں سیلفش بن جاتی ہوں میں اپنی ہر چیز کسی کے بھی ساتھ شیئر کر سکتی ہوں سوائے اپ کے ! ! اپ صرف میرے

میں آپ پر کسی کی نظر تو دور سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی ! !

لیکن کیا کر سکتے ہے کام ہوتے ہیں باہر اپ کو تو جانا ہو گا نا باہر ! !

مجھے اپ پہ پورا بھروسہ ہے میں اپ کو اچھے سے جانتی ہوں کہ اپ کو لڑکیوں سے کتنی زیادہ الرجی ہے مطلب میرے علاوہ اب کسی کو نہیں دیکھتے کسی لڑکی کی طرف اپ نظر تک نہیں اٹھاتے لیکن پھر بھی ان لڑکیوں کی تو اٹھتی ہے نا نظر پھر مجھے برا لگتا ہے ! !

ابرش منہ بناتے بولی وہ اس طرح بول رہی تھی گویا میر اس کی بتیوں سن رہا ہو وہ جانتی تھی میر سو رہا ہے اور تھی وہ یہ ساری باتیں بھی کہے رہی تھی جو وہ میر کے سامنے نہیں کہہ سکتی تھی !!

مجھے اپ سے عشق ہو چکا ہے ان اٹھ ماہ میں میر اوہ پیار وہ عشق اس قدر بڑھتا رہا کے آپ کی ہر بات میرے دل پر کسی مہر کی طرح لگی ہوئی ہے اپ کی ایک ایک بات میں نے اپنے دل میں سنبھال کر رکھی ہوئی ہے کیونکہ قیمتی چیزوں کو ہمیشہ سنبھال کر رکھا جاتا ہے اپ کا ایک ایک لفظ میرے لیے کتنا قیمتی ہے شاید اپ جانتے بھی نہیں ہیں اپ کا ہر لفظ مجھے اپ سے مزید پیار کرنے پر مجبور کرتا تھا اور اج میں اپ سے اس قدر ٹوٹ کر محبت کرنے لگی ہوں شاید کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکے گا !!

ابرش میر کو دیکھ ہنوز سر گوشی نما لیکن جذبات سے سویر آواز میں بول رہی تھی

یہ باتیں اپ کے سامنے کہنا میرے لیے مشکل ہے نہیں کہہ پاتی میں یہ ساری باتیں لیکن ابھی اپ سو رہے ہیں تو اس لیے کہہ رہی ہوں!!

شرموحیا اجاتی ہے ناپیچ میں اور اپ کو تو پتہ ہی ہے مجھے کتنی زیادہ شرم اتی ہے!!

لیکن کوئی بات نہیں جاگتے ہوئے نہ سہی سوتے ہوئے ہی سن رہے ہیں اپ کافی ہے!!

ابرش میر کو دیکھ بولی ابرش مزید کچھ دیر میر کا چہرہ محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر نرمی سے میر کے کان کی جانب جھکی

ائی لو یو!! بہت سارا اس دنیا کا سارا پیار!! میری جان سے زیادہ ہر چیز سے زیادہ اپ کو پیار!!

اپ کا میری زندگی میں انا میری زندگی بدل کر رکھ چکا ہے اپ کا میری زندگی میں اناسب سے خوبصورت حادثہ تھا جس طرح ہم لوگ پہلی بار

ملے تھے مال میں جب ہماری ٹکر ہوئی تھی؟؟ابرش وہ دن یاد کرتے
ہولے سے ہنسی تھی!!

وہ دن تو ہم کبھی نہیں بھول سکتے وہ دن تو تھا ہمارے اغاز محبت کا پہلی بار
محبت ہونا کہتے ہیں ناوہ مجھے اپ سے ہوئی تھی اپ کو دیکھ کر دل زور سے
دھڑکا تھا اپ کی ان خوبصورت آنکھوں میں کھو گئی تھی میں زندگی میں
بہت حادثے ہوتے ہیں لیکن اس دن والا حادثہ سب سے خوبصورت تھا!!
ابرش کے لب مسکرا رہے تھے چہرے پر گلال بھی کر رہا تھا!!

You are the beautiful accident of my life!

محبت میں ٹوٹنا کیا ہوتا ہے وہ میں نے اپ کو دیکھ کر سکھا ہے!!
اپ ہر طرح سے کمال ہیں اپ نے محبت بھی کی تو کمال کی!اپ نے دوستی
بھی نبھائی وہ بھی اعلی!!ایک باپ بنے وہ بھی بہترین!!ایک بیٹے بنے اپنے

ماں باپ کا سر فخر سے اٹھا دیا اتنا بہتر کوئی کیسے ہو سکتا ہے ؟؟ ہو سکتا ہے اگر
!! وہ شاہ میر سکندر ہو تو

ابرش میر کی پیشانی پر پھیلے بال نرمی سے اپنے ہاتھوں سے پیچھے کرتی محبت
!! سے چور لہجے میں بولی

ہماری زندگی میں کچھ چیزیں ہوتی ہیں جن کے بغیر ہمارا جینا ناممکن ہوتا
!! ہے

میری زندگی میں وہ آپ ہیں کیونکہ میری ہر سانس پر اپ کا نام ہے !!

!! ابرش نے مسکرا کر اک بار پھر میر کی پیشانی چومی تھی

ائی لو یو سو مچ !! ابرش نے میر کے کان کے قریب جھکتے شدت سے کہا تھا

!! جب میر کی دھیرے سے آنکھیں کھلی

!! میر نے ابرش کو دیکھا تھا

اندھیرے میں اُس کا چہرہ تو میر کو سامنے نہیں دکھ رہا تھا کیونکہ بلب
دوسری جانب تھا لیکن وہ اچھے سے پہچان چکا تھا یہ ابرش یہ ہے!! اسے تو
!! وہ کروڑوں میں بھی پہچان سکتا تھا
!! محبت نام ہی اسی کا ہوتا ہے
محبوب سامنے ہو اور پہچانا نا جائے؟؟
یعنی آنکھیں کھلی ہو اور دیکھا نا جائے؟؟
!! ابرش کو نہیں پتہ تھا کہ میر اٹھ چکا ہے
میر نے اُس کی کمر کے گرد حصار باندھا تھا!! جب ابرش کی آنکھیں حیرت
!! سے پھیلی
!! کیونکہ اسے واقعی اندازہ نہیں تھا کہ میر اٹھ چکا ہے
ابرش نے جھٹ سے سیدھے ہوتے میر کو دیکھا جو آنکھوں میں نیند کی خمارِ
!! لیے اپنی پرکشش آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا
!! نیند کی خمارِ اس کی انکھوں میں خوب سج رہی تھی

ابرش نے شرم سے پاگل ہوتے پیچھے ہونا چہا لیکن میر کی گرفت کمزور
!!نہیں تھی

تو کیا میر نے اس کی باتیں سنی تھی؟؟ وہ محض اتنا ہی سوچتی شرم سے پاگل
!!ہو رہی تھی

!!ساتھ دعا بھی کر رہی تھی کہ میر نے اس کی باتیں نہ سنی ہو

میرے حصار سے اب تُم کبھی نہیں نکل سکتی مس ابرش!! اُس کے گرد
حصار مضبوط کرتے نیند سے بھری ہوئی پر کشش اواز میں میر بولا

!!جب ابرش نے نظریں جھکائی

!!جب میر نے کروٹ بدلتے اُسے نیچے کیا تھا

!! میر نے بغور ہلکی روشنی میں نظر آتے اُس کے کھلتے چہرے کو دیکھا

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میر نے بیڈ پر ہاتھ مارتے ریموٹ اٹھایا اور کمرے
!!کی اک لائیٹ کھولی تھی وہ ابرش کو دیکھنا چاہتا تھا

!اس ایک لائٹ نے کمرے میں کافی حد تک روشنی کر دی تھی

میر نے واپس نظر ابرش پر مرکوز کی تھی

ابرش کے چہرے کو دیکھ اس کا دل شدت سے دھڑکا تھا آج وہ بالکل پہلے جیسے ہی میر کی ابرش لگ رہی تھی جس کا چہرہ ہمیشہ کھلتا تھا میر کی نظر چہرے سے ہوتی اس کے کپڑوں کی جانب گئی تھی گلابی رنگ اُس پر اس قدر خوبصورتی سے اٹھ رہا تھا کہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا تھا !!

میر کے لب دھیما سا مسکرائے تھے

بہت پیاری لگ رہی ہو !! نظریں واپس ابرش کے چہرے پر مرکوز کرتے میر نرمی سے بولا

ابرش کی تیاری مکمل ہوئی تھی میر کی تعریف سے اسے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ کتنی پیاری ہے !!

شکریہ !! ابرش دھیمی آواز میں بولی

میر نے ہاتھ بڑھاتے اُس کے بال کیچر سے آزاد کیے تھے !!

اُس کے بال کسی ابشار کی طرح کھلے تھے !!

!!میر نے مسکرا کر اس کے والوں میں اپنا چہرہ چھپایا

ہمیشہ کی طرح بے ساختہ ابرش نے اپنی سانس روکی تھی

!!میر نے ریموٹ پر ہاتھ مارتے کمرے کی وہ جلتی لائٹ بھی بند کی تھی

اب بس وہ لیمپ چل رہا تھا جس سے وہ دونوں اپنے چہرے باسانی دیکھ سکتے

!!تھے

کیا بول رہی تھی تم دوبارہ بولنا؟؟میر نے اُس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے

گھمبیر آواز میں کہا جب کے میر کے نیچے موجود ابرش جو سانس روک چکی

!!تھی میر کی بات پر آنکھیں حیرت سے باہر آنے کو تیار ہوئی تھی

ک۔کیا بولوں؟؟م۔میں تو کچھ نہیں کہے رہی تھی!!ابرش نے ہمت

کرتے کہا

Are u sure???

میر نے ہنوز اُس کے بالوں میں چہرہ چھپائے گھمبیر اواز میں کہا

ج۔جی!!!ابرش نے دھیرے سے کہا

پتہ نہیں کیوں لیکن مجھے لگ رہا ہے کسی نے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کوئی تھا!!اچھا ہاں لگتا ہے خواب میں کوئی لڑکیاں آکر ائے لو یو وغیرہ کہے کر گئی ہو گی!!اپنی مسکراہٹ دباتے میر نے لہجہ سنجیدہ رکھا تھا

جب کہ اس کی بات پر ابرش نے انکھیں نے چھوٹی کی تھی

کیا مطلب کیا پہلے بھی اپ کے خواب میں لڑکیاں اکر اپ سے محبت کا اظہار کرتی ہیں؟؟ابرش بھی سنجیدگی سے بولی جب کے دل دھڑک

!! دھڑک کر باہر انے کو تھا یقیناً میر کی نزدیکی سے

ہاں یہ کوئی نئی بات تھوڑی ہے!!اس کی اواز میں سنجیدہ پن محسوس کرتے !!میر نے سختی سے آنکھیں بند کئے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

اپ کو پتہ ہے جو ہم سوچ کر سوتے ہیں ناوہی خواب میں اتا ہے!!ابرش خف گئی سے بولی

ایسا کچھ نہیں ہے جنہیں ہم نہیں بھی سوچ کر سوتے وہ بھی اجاتے ہیں خواب میں!!میر نے اُسے آگاہ کیا

اپ سچ بتائیں سچ میں اپ کے خواب میں لڑکیاں اتی ہیں ؟؟؟ابرش اپنی انکھوں کی نمی اندر دھکیلتی بولی وہ میر کے معاملے میں بہت زیادہ حساس تھی وہ کسی کا نام بھی نہیں سن سکتی تھی اپنے علاوہ میر کے ساتھ !! محبت میں حساس ہونا تو عام بات تھی !! جس سے ہم پیار کرتے ہیں اس کا ذکر بھی کسی اور کے لبوں سے جلنے پر مجبور کرتا ہے !!

لڑکیاں نہیں لڑکی اتی ہے میرے خواب میں وہ بہت خوبصورت بہت معصوم ہے چھوٹی دنیا !!! میر نے چہرہ باہر نکالتے اس کی انکھوں میں دیکھتے کہا !!

ابرش کے گلے میں گلٹی اُبھر کر مادم ہوئی تھی انکھوں میں نمی اترنے لگی تھی !!

ک۔کون ؟؟ابرش نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا

جب میر نے واپس اس کے بالوں میں چہرہ چھپایا !!

تُم میری جان ! ! بھلا تمہارے علاوہ کوئی ہو سکتا ہے ؟؟ میرے نرمی سے
اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا وہ جانتا تھا ابرش کی انکھوں میں نمی اتر
! ! رہی ہے
اس لیے اس نے مزید اُسے چھیڑنا ختم کیا تھا وہ ابرش کو اب رونے نہیں
! ! دے سکتا نا پھر بھلے وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو
جبکہ میر کی بات پر ابرش کے دل میں سکون کی لہر دوڑی تھی جبکہ ایک انسو
آنکھ سے گرا تھا جسے وہ جلدی سے صاف کر چکی تھی وہ جانتی تھی میر کو اس
! ! کے انسو بالکل نہیں پسند
آپ نے تو میری جان ہی نکال دی تھی ! ابرش اپنی آنکھیں صاف کرتی
! بولی جو انسو سے بھری ہوئی تھی
اُس کی بات پر میر نے اوپر اٹھتے اُس کی انکھوں میں دیکھا تھا
حق ہے میرا ! ! وہ محض اتنا بولا تھا جب ابرش نے نظر جھکائی تھی

مجھے یہ بتاؤ تم کیا کہہ رہی تھی جو جو تم نے میر ے سوتے ہوئے کہا تھا وہ

!!سب دوبارہ بولو میں سننا چاہتا ہوں

میر اسے دیکھ بولا

نہیں میں کچھ نہیں بول رہی تھی!!ابرش صاف مکر گئی تھی کیونکہ جو سب

اس نے میر کے سونے پر بولا تھا وہ سامنے کبھی بھی نہیں بول سکتی تھی وہ یہ

بات اچھی طرح جانتی تھی

میں اچھے سے جانتا ہوں تم بہت کچھ بول رہی تھی جلدی سے دوبارہ بولو

شاباش!!لیکن وہ بھی میر تھا وہ اپنی بات پر قائم تھا اور سن کر ہی دم لینا تھا

نہیں کریں نا مجھے پتہ ہے میں نہیں بول پاؤں گی مجھے شرم اتی ہے!!ابرش

دھیمی اواز میں بولی

جب کمرے میں میر کا دلفریب قہقہ گونجا تھا

میر قہقہ لگا کر ہنسا تھا کتنے مہینوں بعد وہ اس طرح کھل کر ہنس تھا

!!!جبکہ ابرش سٹل ہوئی میر کو دیکھ رہی تھی

کچھ دیر بعد میر نے سرخ چہرہ لیے اُسے دیکھا تھا جو ہنوز اُسے ہی دیکھ رہی تھی اسے خود کی جانب اس طرح دیکھتا پا کر میر نے ابرو اٹھائ

خیر ہے؟؟ میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش ہوش کی دنیا میں ائی

!!جی الحمدللہ سب خیر ہے ایسے ہی ہنستے رہا کریں بہت اچھے لگتے ہیں

ابرش کی دل کی بات زبان پر ائی تھی

تم اتی رہا کرو میرے پاس اس طرح کی باتیں کرنے میں بھی ہنستا رہوں گا!! میر ہولے سے ہنستا ہوا بولا جب ابرش بھی بے ساختہ ہنس دی

وہ بات ابھی تک پینڈنگ رہ گئ اچھا تم ہماری کچھ پہلی ملاقات کی بھی بات کر رہی تھی وہ بتادو!! میر اسے دیکھ بولا جب ابرش کی انکھیں حیرت سے پھیلی تھی تو کیا اس نے اس کی ساری باتیں سنی تھی وہ سویا نہیں تھا؟؟

اپ سوئے ہوئے نہیں تھے؟؟؟ ابرش حیرت امیز لہجے میں بولی

یار پہلے سویا ہوا تھا لیکن جب تم ائی تو تھوڑی دیر بعد ہی انکھ کھل گئ تھی ایسا ہو سکتا ہے تم پاس ہو اور میں سو جاؤں اسلئے میں نے تمہاری ادھی باتیں

سنی ہیں اس لیے مجھے پوری باتیں بتاؤ؟؟میر نے کہتے اسے سوالیہ نظر سے دیکھا

جب ابرش کا چہرہ شرم سے سرخ ہونے لگا

ت۔تو کیا اپ نے میری ساری باتیں سنی ہیں!!؟؟اب رش کی اواز بے ساختہ لڑکھڑائی تھی

ہاں سنی تھی لیکن ادھی لیکن میں دوبارہ سننا چاہتا ہوں تمہاری شدت پسندی دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں!!

میر نے کہتے اس کی انکھوں میں جھانکا

اس کے چہرے پر بکھرتے وہ گلال میر کو کس قدر خوبصورت لگ رہے تھے کوئی اس سے پوچھتا

ہماری پہلی ملاقات میں تمہارا دل شدت سے دھڑکا تھا ویسے ہماری پہلی ملاقات کتنی عجیب تھی نامطلب پہلی ملاقات میں لڑپڑے تھے اس ٹائم

کس طرح لڑ رہی تھی تم مجھ سے لیکن اب پتہ چلا کہ تم کتنی زیادہ معصوم ہو!!

اس وقت شیرنی بنی ہوئی تھی!! میر اُسے دیکھ بولا

سوری!! ابرش نظریں جھکائے بولی

کس لیے؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے کہا

اُس دن کیلئے کافی لڑی تھی نا میں اپ سے!! ابرش اُداسی سے بولی

کوئی ضرورت نہیں ہے سوری گی بلکہ مجھے اپنی پہلی والی وہی ابرش چاہیے!! چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے والی!! میر اُسے دیکھ مسکرا کر بولا

میں اور اپ سے لڑوں گی؟! کبھی نہیں!! ابرش نفی میں سر ہلاتی بولی

ویسے ایک بات بتائیں میر!! کچھ یاد انے پر ابرش میر کو دیکھ بولی جب میر نے سوالیہ نظریں سے اسے دیکھا

اپ کو یاد ہے ہم دونوں کس دن ٹکرائے تھے؟؟ ابرش کچھ سوچتی ہوئی بولی

بالکل یاد ہے!!16 ستمبر 2023اتوار کا دن تھاٹائم تین بج کے پانچ منٹ ہو رہے تھے تم ہر اتوار کی طرح شاپنگ کرنے گئی تھی جب تمہاری ٹکر مجھ سے ہوئی!!

میر اس کی انکھوں میں دیکھ بولا جب ابرش کی انکھوں میں بے یقینی پھیلی میر آپ کو ہر لمحہ پتہ ہے؟؟ابرش بے یقینی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات میں بولے

نہیں!!صرف تمہارے ساتھ ہوئے لمحے!!ہم دونوں جب ملے تھے!!جب مجھے پہلی بار تم سے محبت ہوئی تھی

!! اور بھی بہت سے خاص لمحات پھر تم جو اٹھ مہینے مجھ سے دور رہی وہ!!تمہارے ساتھ بتائے ہر لمحے کا حساب مجھے ہوتا ہے

میر اُسے دیکھ مسکرا کر بولا

مجھے بھی وہ تاریخ یاد تھی جس دن ہم ملے تھے اور مجھے اپ سے محبت ہوئی تھی وہ دن میں نہیں بھول سکتی کبھی بھی!!ابرش میر کو دیکھ بولی

جانتا ہُوں ! ! میر نے اُس کی پیشانی چومتے کہا

چلیں باہر چلتے ہیں کھانے کا ٹائم ہو رہا ہے اس سے پہلے کوئی بلانے آئے ! !

ابرش میر کو دیکھ بولی

! ! ابھی میر جواب دیتا جب دروازہ بجا

کون ؟ ؟ اندر سے پوچھا گیا

کھانا کھانے اجا بھائی ورنہ اب ہماری لاشیں ملیں گی تجھے ! ! ہم میں نہیں ہے اتنی کپیسٹی کے ہم بھوکے رہ سکیں ! ! باہر سے ذہرام چیخ کر بولا

! ! میر نے نفی میں سر ہلاتے دروازے کو دیکھا تھا

چلے میر ! ! ابرش میر کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولی ابرش نہیں اٹھ سکتی تھی

! ! کیونکہ میر اُسکے اُوپر تھا

اور یہ دروازہ کیوں بند کیا ہے تونے ؟ ؟ زھرام نے دروازہ لوک دیکھ ائی برو

! ! اٹھائے ہونک لگائی

لفظ پرائیویسی کا پتہ ہے ؟ ؟ ؟ میر نے بھی اندر سے سلگ کر جواب دیا

وہ جو اپ کا لفظ پرائیویسی ہے نا وہ ہم لوگوں کے بیچ نہیں پایا جاتا!! زہرام
نے چیخ کر کہا اسے نہیں پتہ تھا کہ ابرش بھی اندر ہے
!! بیچ میں کباب کی ہڈی کا رول زہرام پلے کرتا ہے
!! میرا ابرش کو دیکھ کہتا اس کے اوپر سے اٹھا تھا
جب ابرش بھی فوراً اٹھتی بالوں کو واپس جوڑے میں قید کیے دوپٹہ اچھے
!! سے خود پر درست کر چکی تھی
چل تُو ارہا ہُوں میں!! میر نے بند دروازے کو دیکھ کہا ٹھک
جلدی اجا اگر تجھے زدہ دیر ہوئی ناتواج جنازے اٹھیں گے ہمارے اس گھر
سے کیونکہ ہم سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی مزید!! زہرام بیچارہ
!! بوجھل ہو رہا تھا اب اس میں چیخنے کی بھی ہمت نہیں تھی
!! ورنہ اس نے ہر حال میں دروازہ کھلوا کر دم لینا
زہرام مرے قدموں سے واپس لاؤنج کے کی اور بڑھا تھا

میں بھی جاتی ہوں اپ جلدی سے فریش ہو کر اجائیں ! ! ابرش میر کو دیکھ بولی جب میر نے سر کو خم دیا

ابرش نرمی سے دروازہ کھولتی کمرے سے باہر نکلی تھی جبکہ میر اب شاور لینے کے گرز سے بڑھا تھا ! ! !

سب آ گیے کہارہ گیا میر ! ! بھوک سے پاگل ہوئے زہرام نے سلگ کر کہا میر وقت کا حد سے زیادہ پابند تھا وہ کبھی بھی دیر نہیں کرتا تھا لیکن یہاں معاملہ کچھ اور تھا ابرش جو اس کے پاس تھی ! !

ویسے تو میر نے اج سے پہلے کبھی بھی اس طرح ٹائم کی پابندی خراب نہیں کی اج کیا ہو گیا اسے ؟ ؟

عمر پر سوچ انداز میں بولا جب ابرش نے نظر جھکا کر گہرا سانس بھرا شاید اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا اس لیے ! ! اگلے لمحے عمر نے کہا تھا جب میر اتا دکھائی دیا

شکر ہے اللہ کا تُو آ گیا ہے ! ! ورنہ شکر کرنے میں نے اللہ تالا کے پاس پہنچ
جانا تھا ! ! میر کو دیکھتے ہی زھرام خوشی کا کلمہ پڑھتا بولا
کھانا ٹیبل پر سجا تھا اس وقت گھر کے تمام لوگ موجود تھے لیکن کسی نے
! ! بھی کھانا شروع نہیں کیا تھا سب میر کا انتظار کر رہے تھے
اسلام علیکم ! ! میر نے بڑوں کو دیکھ سلام کیا
وعلیکم السلام ! ! سب نے مشترکہ جواب دیا
اتنی دیر کیسے لگ گئی بچے ؟ ؟ دادا سائیں میر کو دیکھ بولے کیونکہ پہلی بار ہوا
تھا جب میر لیٹ ہوا تھا
ان کی بات پر میر جو کرسی کھسکا رہا تھا اس کے ہاتھ رکے تھے
! ! جب کے ابرش نے چور نظر سے میر کو دیکھا تھا
طبیعت ٹھیک نہیں تھی ہمت نہیں ہو رہی تھی اٹھنے کی ! ! میر اگلے لمحے
! ! جواب دیتا کرسی پر بیٹھا

جھوٹ مت بول میں اچھے سے جانتا ہوں ہُوں تُجھے ہمت کوٹ کوٹ کر
بھری ہے تُجھ میں جب اتنے تیز بخار میں تُو نارمل تھا تو میڈیسن کھانے کے
!!بعد تھوڑا کم بھی ہو گیا تھا بخار

زہرام نے اگ لگائی

خدا کی قسم میرا دوست کم پردہ فاش کرنے والا زیادہ لگتا ہے!! میر اُسے دیکھ
دانت پیستہ بولا

اچھا چلیں بہت ہو گئی باتیں اب پہلے کھانا کھا لیتے ہیں سب کو بہت بھوک
لگ رہی ہے!! معاملے کو سمجھتے مائم نے بات سنبھالتے ہوئے کہا

جب سب کھانے کی جانب متوجہ ہوئے تھے جبکہ میر نے پر سکون انکھوں
!!سے مائم کو دیکھا تھا

اپ سب کھانے کی جانب متوجہ ہو چکے تھے کھانے کے درمیان بس
!!چھوٹی موٹی باتیں جا رہی تھی ورنہ سب نے خاموشی سے ہی کھانا کھایا تھا

منال کی نظر بار بار میر پر جا رہی تھی وہ شاید اب میر سے بات کرنا چاہ رہی تھی اٹھ مہینوں میں جو ہمت وہ نہ جمع کر سکی اب اپنے اندر جمع کر رہی تھی میر سے بات کر کے اسے سب کچھ بتانے کا منال ارادہ رکھتی تھی!! اس کے گلے سے نوالہ تک نہیں اتر رہا تھا اج وہ پورے اٹھ ماہ بعد ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی ورنہ وہ اپنے کمرے میں ہی تھوڑا بہت کھا لیا کرتی تھی اج بھی ابرش اُسے زبردستی باہر لے کر ائی تھی صائمہ بیگم اس سے اب بھی ناراض تھی انہوں نے تو فورا ہی اس سے نظر پھیر لی تھی!! منال اب بھی ابرش کے برابر میں ہی بیٹھی ہوئی تھی!!

کھانے کے بعد اب سب لوگ لاؤنج میں جا کر بیٹھے تھے جب ملازمہ نے بڑوں کو چائے جبکہ ینگ پارٹی کو کافی تھمائی!!

لڑکے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ لڑکیاں اُن کے سامنے والے صوفے پر جب کے دوسرے صوفوں پر بڑے بیٹھے ہوئے تھے!!

سب کی باتیں اپس میں جا رہی تھی بڑے اپس میں بات کر رہے تھے جب کہ ینگ پارٹی اپنی!!

صائمہ بیگم نے پہلے میر کو دیکھا جو صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جو میں اپنی وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ بیٹھا ان لوگوں کی باتوں کا جواب دیتا ساتھ فون دیکھ رہا تھا

پھر انہوں نے ابرش کو دیکھا جو منہار وحامنال اور امنہ سے باتوں میں مصروف تھی

ہمیں اپ لوگوں سے کچھ بات کرنی تھی!! جب صائمہ بیگم کی اواز گونجی سب نے ہی بے ساختہ اُنہیں دیکھا تھا جبکہ میر نے بھی موبائل سے نظر اٹھا کر صائمہ بیگم کو دیکھا تھا!!

کون سی بات کرنی ہے ماما کو؟؟ زہرام میر اور عمر کے کان میں سرگوشی کرتا بولا

ہم بھی تیرے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ہیں نا؟؟؟ میر نے اسے دیکھا

ایک بات بتا زہرام تُو نے ہمیں جو تش سمجھا ہوا ہے ؟؟ جو تُجھے فیوچر کا بھی بتا دینگے ؟؟ تیرے ساتھ ہی بیٹھے ہیں ماما کے بولنے کا انتظار کر رہے ہیں ایک بار وہ بتا دیں پھر تجھے بتا دوں گا کہ کیا بول رہی ہیں ! ! عمر اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

ابھی ماحول کافی سنجیدہ ہے اس ماحول سے نکل جائیں پھر تجھے بتاتا ہوں بیٹا ! !

زہرام عمر کو دیکھ دانت کچکچاتا بولا پھر واپس صائمہ بیگم کی جانب متوجہ ہوا سب ہی ان کی جانب متوجہ ان کے بات بولنے کا انتظار کر رہے تھے جب کہ امنہ بیگم کو پہلے بات معلوم تھی اس لیے ان کے چہرے پر پر سکونی تھی ! !

اگر اج صائمہ اور امنا بیگم یہ بات نہ کرنے والی ہوتی تو دادا سائیں بھی ایک دو دنوں میں یہ بات کرنے کا ارادہ رکھتے تھے ان کی تو کب سے خواہش تھی کہ وہ اپنے پہلے پوتے کی بھی شادی اپنے انکھوں سے دیکھیں دوسرے کی تو

وہ دیکھ چکے تھے اب پہلے کی خواہش باکی تھی جو شائد جلد پوری ہونے والی تھی۔۔

بڑی ماما پلیز بول دیں اب انتظار نہیں ہو رہا مجھ سے کیا بات کرنی ہے اپ کو؟؟انہیں خاموش دیکھ روحانے بے صبری سے کہا کیونکہ سب ہی ان کی جانب متوجہ تھے اور ان کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے لیکن وہ وقت لے رہی تھی جو سب پر بھاری پڑ رہا تھا

بتاتی ہوں بچے!!اس کی بے صبری پر پر مسکرائی تھی

دراصل اب کافی وقت بھی ہو گیا ہے بچے ماشاءاللہ بالغ بھی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ اس رشتے سے خوش بھی ہیں شاہ میر اور ابرش اب مجھے نہیں لگتا کہ کوئی مسئلہ ہے ان لوگوں کے درمیان سب کچھ بالکل ٹھیک ہو چکا ہے ماشاءاللہ اللہ کی کرم سے تو کیوں نہ ہم بچوں کی شادی کر دیں!!؟

صائمہ بیگم نے تحمل سے بات سامنے رکھی

جب کے اُن کی بات پر زہرام عمر اور بہرام کے چہرے پر ایک معائنے خیز مسکراہٹ ائی تھی ان تینوں نے جھٹ سے ایک ساتھ میر کو دیکھا !!

جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا

مجھے پتہ تھا بغیر تو تم لوگ یہی کرو گے !! اپنی سوچ کے حساب سے ان لوگوں کو خود کی جانب سے دیکھتا پا کر میر دات پیستا بولا جب ان تینوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنا قہقہ روکا تھا

سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ ابرش نے نظریں امیر پر مرکوز کی تھی جب ہی بے وقت میر نے بھی ابرش کو دیکھا تھا !!

یہ تو بہت اچھی بات ہے میں بھی اپ لوگوں سے یہی بات کرنے والا تھا کچھ دنوں میں !!! داداسای تو خوشی سے کھل اٹھے تھے

بہت اچھا فیصلہ ہے !! احمد اور احسن صاحب نے بھی اپنا اتفا پیش کیا تھا !!

بچوں سے پوچھ لیتے ہیں بچوں اپ لوگ راضی ہوا بھی شادی کے لیے ؟؟

احمد صاحب میر اور ابرش کی جانب متوجہ ہوتے بولے

ابرش نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا یعنی وہ بھرے مجموعے میں اپنی شادی کا جواب خود دیتی تو شرم سے ڈوب مرنے کا مقام تھا لیکن بڑوں کا بچوں سے اجازت لینا بھی ضروری تھا کہ وہ لوگ تیار بھی ہیں اس رشتے کو سنبھالنے کے لیے یا نہیں!!!

سب ہی میر اور ابرش کی جانب متوجہ تھے!!

بتاؤ بچوں شادی بہت بڑی ذمہ داری ہے اس کے لیے اپ کو بہت زیادہ میچور ہونا پڑتا ہے ہر چیز کو ساتھ لے کر چلنا ہوتا ہے ہر چیز کو وقت دینا پڑتا ہے سارے رشتوں کو ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے شادی کوئی چھوٹی بات نہیں ہے ساری زندگی کا ساتھ ہے تو اپ لوگ ابھی تیار ہو اس رشتے کو سنبھالنے کے لیے تو ہمیں حامی دے دو تاکہ پھر ہم لوگ بات اگے بڑھائے!! احمد صاحب نے اُنہیں دیکھ کہا وہ سب اُن کی رضامندی چاہتے تھے!!

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے!! میں راضی ہُوں شادی کیلئے!! میرنے اک نظر ابرش کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے پھر سامنے بڑوں کی جانب متوجہ ہوتے کہا جب سب کے لبوں پر مسکراہٹ نے جگہ لی

جبکہ ابرش نے سختی سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی دل زور وسے دھڑک رہا تھا!!

لیکن میرے لیے ابرش کی رضامندی زیادہ میٹر کرتی ہے اگر وہ ابھی راضی ہے اس رشتے کے لیے تو ٹھیک ورنہ اس پر کوئی زبردستی نہیں ہے وہ اپنی مرضی سے اپنی لائف کے فیصلے لیگی میں اُس کے سارے فیصلے اُس پر چھوڑنا چاہتا ہوں!! صرف یہ والا فیصلہ نہیں ہے انے والی زندگی کا ہر فیصلہ!!

نہ میں اس فیصلے میں اُس پہ کوئی زور دینے والا ہوں نہ انے والی زندگی کے کسی اور فیصلے میں جو ابرش کا دل کہیگا وہی ہو گا تا کہ اسے یہ نہ لگے کہ شادی

ایک قید ہے ! ! وہ شادی کے بعد بھی اپنے زندگی کھل کر جی سکے جس طرح
! ! ! اب جی رہی ہے
وہ اپنی لائف میں جو چاہتی ہے وہ کر سکتی ہے ! ! رہی بات میچور ہونے کی تو
وہ میں ہوں اور یہ کافی ہے بابا ابرش کا میچور ہونا ضروری نہیں ہے ایک
پارٹنر کا میچور ہونا کافی ہے اگر دونوں ہی میچور ہو جائیں گے تو زندگی کا مجھے
! ! ! نہیں لگتا کہ کوئی بھی فائدہ ہے دونوں پارٹنر کا میچور ہونا غلط ہے
شادی صرف میچورٹی کے لیے نہیں کی جاتی شادی ان تمام حالاتوں کا سامنا
کرنے کے لیے کی جاتی ہے جن کو ہم کھل کر جینا چاہتے ہیں بہت سارے
لوگوں کی ایکسپیکٹیشن نہیں اترتی شادی پر لیکن میں چاہتا ہوں جو ابرش
نے اپنی ایکسپیکٹیشن شادی کے بعد سوچی ہیں وہ اس کی پوری ہو اور میں
نہیں چاہتا کہ وہ دماغ سے میچور ہو ابرش مجھے ایسے ہی پسند ہے اور مجھے ایسے
ہی ابرش ہمیشہ اپنی زندگی میں چاہیے مجھے اسے نہیں بدلنا اور نہ میں کبھی
بدلنا چاہتا ہوں اک پارٹنر کا چھوٹا ہونا بہت ضروری ہے اُس کی نان سٹاپ

باتیں اُس کی وہ عادتیں جو مجھے ہمیشہ مسکرانے پر مجبور کرتی ہیں اس کا بچپنا اس میں اب بھی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ کبھی بھی ختم ہو مجھے میری ابرش ایسی ہی پسند ہے !!

ہم شادی اک قید کی زندگی کیلئے نہیں کرینگے بلکہ اک ایسی زندگی کیلئے کرینگے جو محض سوچے ہوتی ہیں !! لیکن میں اُسے پوری کرونگا !! ابرش کیلئے !! میر بڑوں کو دیکھ گھمبیر آواز میں بولا اُس کا اک اک لفظ سب کو سرشاری کی بلندیوں پر پہنچا رہا تھا

جبکہ ابرش کی انکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع ہو رہے تھے میر اس کا خوبصورت انتخاب تھا کوئی چاہ کر بھی اس کے لیے شاہ میر سکندر نہیں بن سکتا تھا خوشی سے دل میں عجیب سا احساس ہو رہا تھا جب کہ انکھوں سے انسو بہنیں کو تیار تھے کیا وہ میر کے اتنے پیار کی لائق تھی ؟؟ اچانک اس کے دل میں سوال ایا تھا !!

وہ تھی وہ شاہ میر سکندر کے پیار کے لائق تھی !!!

ماشاءاللہ ! ! ابرش کے لیے شاہ میر سے بہتر کوئی ہو سکتا ہے اور نہ کوئی ہو گا ! ! میں بہت خوش نصیب ہوں جو میری دونوں بیٹیاں ان دو شیروں کے پاس گئی ہیں جو ہر چیز سنبھالنے کی طاقت رکھتے ہیں جو پیار کرنا جانتے ہیں ! ! ہیں ہر چیز کو ایک ساتھ لے کر چلنا جانتے

ایک باپ ہو کر اپنے بیٹی کی فکر کس کو نہیں ہوتی ؟ لیکن میں ہمیشہ سے بے فکر رہا کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ میری بیٹیاں جن کے نام کے ساتھ بندھن ہیں ! ! میں بندھی ہیں ان سے خوبصورت انتخاب کوئی اور نہیں ہو سکتا

احمد صاحب نم آنکھوں سے بولے

شاہ میر اور مائم ہمیشہ ان کی امیدوں پر پورا اترے تھے وہ اچھی طرح واقف تھے اپنے دو جباز بہادر دامادوں سے ! !

سب بڑوں کی انکھیں نم تھی جبکہ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی وہی مائم۔ زہرام۔۔ عمر۔۔اور بہرام میر کو پیار برساتی نظروں سے دیکھ رہے تھے وہیں باقی لڑکیاں بھی ابرش کے لیے بے انتہا خوش تھیں ! !

!!ابرش واقعی بہت خوش قسمت ہے

ماشاءاللہ ماشاءاللہ!!! ویسے مجھے نہیں لگتا کے ابرش کا جواب نا میں ہو گا

!!لیکن پھر بھی اپ کی تسلی کے لیے ہم ابرش سے پوچھ لیتے ہیں

امنہ بیگم مسکرا کر بولی پھر واپس ابرش کی جانب متوجہ ہوئی

ابرش بتاؤ بچے!!! امنہ بیگم ابرش کی جھکی ہوئی پلکیں دیکھ بولی جب ان کی بات پر ابرش نے دھیرے سے نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے میر کو دیکھا جو اسے

!!ہی دیکھ رہا تھا

م۔مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے!! میں تو ہمیشہ سے راضی تھی!!بس میر کو وقت لگ گیا مجھ سے شادی کیلئے راضی ہونے میں!!ابرش معصومیت سے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی

جبکہ اس کی بات اور انداز پر وہاں موجود سب صارفین کا قہقہ لاؤنج میں گنجا

!!تھا سوائے میر کے جو چہرہ جھکائے اپنی ہنسی دبا گیا تھا

اپنی بات پر غور کرتے ہی ابرش فوراً چہرہ جھکا چکی تھی اس کی یہی عادت تھی وہ بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتی تھی اور میر کو اس کی یہی عادت بے انتہا پسند تھی اس کی یہ عادت اس کی معصومیت بیان کرتی تھی !!

جس سے میر کو عشق تھا!! ہاں اسے اپنی ابرش کی معصومیت سے عشق تھا وہ کبھی بھی ابرش کی معصومیت اُس سے دور نہیں ہونے دے سکتا تھا!! کیونکہ وہ تو میر کا عشق تھا نا اور میر اپنے عشق کو کسی دور تھوڑی کر سکتا تھا!!!

ماشاءاللہ ماشاءاللہ مبارک ہو سب کو دونوں بچوں کی رضامندی ہے دونوں خوش ہیں ماشاءاللہ ماشاءاللہ پھر شادی رکھ لیتے ہیں پندرہ سولہ دنوں بعد تیاری شروع کر دیں پھر کل سے ہی سب!! داداسائیں نے خوشی سے بلند آواز میں کہا

پندرہ سولہ دن یہ تو بہت کم ہے مجھے تو شاپنگ کے لیے دو مہینے چاہیے!! روحاصدمے میں بولی

میں اپ کو دو دن میں شاپنگ کروادوں گا روحا دو دن تک گھر ہی نہیں ائیں گے شاپنگ کرتے رہیں گے اپ بے فکر رہیں اخر کار پوری شاپنگ ہونے کے بعد ہی گھر میں ائیں گے ! ! مائم روحا کو دیکھ مسکراہٹ دباتا بولا

ہائے یہ کی نہ عاشقوں والی بات ! ! زہرام نے اپنی کہنی مائم کی کہنی پر مارتے شرارت سے کہا

جب کہ اس کی بات پر روحا کے چہرے پر بھی شرملی سے مسکراہٹ ائی تھی باقی سب نے بھی مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا ان دونوں کی انکھوں میں ایک دوسرے کے لیے ٹھاٹے مارتا وہ محبت کا سمندر ہر کوئی دیکھ سکتا تھا سب ان کے لیے بہت خوش تھے بہت ساری مشکلات کے بعد ان دونوں کی انکھوں میں ایک طرح کا پیار تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے شدت پسندی سے پیار کرنے لگے تھے ! ! !

ٹھیک ہے پھرتے رہا اج سے پندرہ دن بعد شادی کا اغاز رکھتے ہیں یہ پندرہ دن اپ سب کے پاس ہے شاپنگ شروع کریں پوری شادی کی تیاری

ہو گی شادی بہت زیادہ دھوم دھام سے ہو گی انشاءاللہ میرے بڑے پوتے کی شادی ایسے ہو گی جو نہ اج تک تاریخ میں کبھی ہوئی ہو گی اور نہ کبھی ہو گی ! ! دادا سائیں خوشی سے بلند اواز میں بولے دادا سائیں کی خوشی ان کے چہرے سے جھلک رہی تھی وہ اپنی زندگی میں اپنے دونوں پوتو اور ! ! پوتیوں کی شادی دیکھنا چاہتے تھے اور ان کی وہ تمنا پوری ہو رہی تھی ابرش کے دل میں عجیب سی گدگدی سی ہو رہی تھی شاید حد سے زیادہ !خوشی مل جانے کی

جو اس نے مہینوں پہلے چاہا تھا اج وہ پورا ہو رہا تھا ایک سال 3 ماہ پیار کے ہجر ! ! کے بعد اسے اس کا پیار نصیب ہو رہا تھا

یہ احساس کتنا خوبصورت تھا نا؟؟

میر نے مسکراتی انکھوں سے ابرش کو دیکھا تھا پھر اپنے اوپر نظر محسوس کرتے میر نے گردن گھما کر زہرام کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی

نظروں کی تحریر پڑھتے میر کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے ! ! کوئی ایسا
موقع نہیں تھا جس میں زہرام سیریس ہو جائے ! !
جی بہتر باباسائیں ! ! سب نے باباسائیں کے فیصلے پر رضامندی تھی جبکہ
ینگ پارٹی تو بہت زیادہ خوش تھی ! !
اس شادی کے لیے تو صرف ابرش نے نہیں بلکہ سب نے ہی انتظار کیا تھا
!
سب نے ہنستے مسکراتے شادی کی باتیں کرتے کرتے کافی وغیرہ پی !
اج رات خوشی سے گھر والوں کو تو نیند نہیں انی تھی کیونکہ بڑوں کے
چہرے پر اور ینگ پارٹی کے چہرے پر خوشی صاف دکھائی دے رہی تھی
جب کے میر کی نظریں اب فون پر تھی جو مسلسل بج رہا تھا !
فون بجنے پر میر اٹھتا اب لاؤنج کی جانب بڑھا تھا فون پر وولف کی کال
تھی ! !

قریب دس پندرہ منٹ بعد میر واپس اندر ایا تھا سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے لاؤنج میں بس ذہرام عمر منہا اور ابرش موجود تھے !!

اجا بیٹھ دولہے صاحب !! میر کو دیکھ ذہرام نے ہاتھ کے اشارے سے کہا !!

جب میر گہرا سانس بھرے نفی میں سر ہلاتا صوفے پر بیٹھا !!

میر اخیال ہے ہم لوگوں کو چلنا چاہیے شادی کی بات پکی ہوئی ہے نا تو دولہا دلہن کو تھوڑی سی بات کرنے دیتے ہیں اپس میں !! عمر نے اپنا خدشہ پیش کیا

تُم دونوں کبھی نہیں صدر سکتے کمینوں !! میر اُن دونوں کو گھورتا ہوا بولا

جی جان من بالکل ایسا ہی ہے اچھا جم چلتے ہیں صبح ملینگے !! ذہرام کہے کر کھڑا ہوا جب کے عمر اور منہا بھی کھڑے ہوئے تھے !!

وہ تینوں اب اپنے اپنے کمرے کی اور جا چکے تھے !! جب کے پیچھے ابرش اور میر بچے تھے !!

آجاؤ یہاں ! ! ابرش جو سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی میر اُسے اپنے برابر والے صوفے پر بیٹھنے کا اشارا کرتا بولا جب ابرش کھڑی ہوئی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ میر کے برابر میں بیٹھی تھی ! !

میر نے بغور اُس کے چہرے کو دیکھا شاید وہ کچھ بولنا چاہتی تھی کچھ کہنا ہے ؟؟ میر نے اُس کے تاثرات سمجھتے کہا جب کے ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا تھا یعنی اُسے کیسے پتہ کے ابرش کو کچھ کہنا ہیں ؟

شکریہ ! ! ابرش نے کچھ لمحے بعد دھمی آواز میں کہا

کس لیے ؟؟ میر نے الٹا سوال کیا

میری زندگی میں انے کے لیے ! ! ابرش نے نظر اٹھائیں میر کو دیکھا تھا اصولا یہ بات مجھے کرنی چاہیے تھی ! ! میر اُسے دیکھ بولا

ابرش سب کی نظر میں شادی اک ذمہ داری کا نام ہے جس کو نبھانا لڑکی اور لڑکے دونوں پر فرض کر دیا گیا ہے ہمارے معاشرے میں بھی یہی مانا جاتا ہے کہ شادی کے بعد سب کچھ بدل دیا جاتا ہے لڑکی کے اوپر ذمہ

داریاں اجاتی ہیں کافی زیادہ لائف میں چینجز ہو جاتے ہیں خاص کر لڑکی کی زندگی میں لیکن میں نہیں چاہتا کہ ہماری شادی کے بعد تمہاری زندگی میں کوئی بھی چینج ائے تم جس طرح ابھی ہو اسی طرح رہنا کبھی بھی خود کو مت بدلنا اپنی یہ معصومیت کبھی بھی کم مت ہونے دینا نہ کبھی کسی چیز کو لے کر کمپرومائز کرنا جس طرح تم اب رہ رہی ہو تم شادی کے بعد بھی اسی طرح رہو گی ہماری شادی میں ذمہ داری نام کی کوئی چیز نہیں ہو گی ہماری شادی ایک پیار کا بندھن ہو گا جو اس لیے باندھا جا رہا ہے کیونکہ ہم دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں اسلئے نہیں باندھا جا رہا کہ شادی کے تمہارے اوپر بعد ذمہ داریاں ائیں گی !!

میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی نازک جان پر برڈن ڈالو ہر پریشانی کو سنبھالنے کے لیے میں ہوں تم کام بگاڑتی بھی رہو گی تو میں اسے سوارتا رہوں گا !! لیکن مجھے تمہاری میچورٹی بالکل نہیں چاہیے تم ایسے ہی مجھے پسند ہو اور مجھے ایسے ہی ابرش اپنی پوری زندگی میں چاہیے ورنہ زندگی کا کوئی مزہ نہیں اگر

دونوں ہی میچور ہو جائیں گے تو زندگی کا لطف ہی ختم ہو جائے گا اور ہم لوگ یہ شادی صرف ایک کمپلسری کے لیے نہیں کر رہے کہ زندگی میں شادی کرنا ضروری لکھ دیا گیا ہے تو ضرور کریں گے نہیں!! ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے شادی کر رہے ہیں!!

تم نے بہت کچھ سوچا ہو گا شادی کے بعد کی زندگی کے بارے میں!! میں پوری کوشش کروں گا تمہاری ہر امید پر پورا اترنے کی کبھی نہ اتر سکا تو کمپرومائز مت کرنا بلکہ میرے پاس آکر مجھے بتانا!!

میں بس اصول رکھنا چاہتا ہوں ہماری اس شادی کے بیچ میں اور مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے تم جیسی مرضی اپنی زندگی گزارو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم میری ہو ہر حال میں تو میری ہو بس ایک بات یاد رکھنا ابرش ہم دونوں میں کبھی کوئی چیز چھپی نہیں رہے گی مجھے وہ ہر چیز بتانا جس کی وجہ سے تم ڈسٹرب ہوا اگر کوئی زیادہ ہی پرسنل ہے تو میں تمہیں فورس نہیں کروں گا لیکن اگر کوئی ایسی بات ہے جو تمہیں

اندر سے پریشان کر رہی ہے جو تمہیں ہرٹ کر رہی ہے وہ بات مجھ سے
!!مت چھپانا مجھے ہر بات تم نے اکر بتانی ہے جس سے تم ڈسٹرب ہو
میر ابرش کو دیکھ بول رہا تھا اور ابرش غور سے میر کی باتیں سن رہی تھی
اج تک نہ میں نے اپ سے کچھ چھپایا ہے اور نہ کبھی چھپاؤں گی میں خود کو
اس وقت بہت زیادہ خوش نصیب محسوس کر رہی ہوں میر کیونکہ اپ
میری زندگی میں اپ جیسا واقعی کوئی نہیں ہے شادی سے پہلے بھی میری
اپ سے جیتنی ایکسپیکٹیشن تھی ان سب پر اپ پورا اترے ہیں اور میں
جانتی ہوں شادی کے بعد بھی ہمیشہ اتریں گے مجھے اپ سے کچھ نہیں
چاہیے سوائے اپ کے مجھے بس اپ چاہیئے جو کہ پہلے میرے ہیں!! اپ
نہیں جانتے شاید کہ اپ کی ان ساری باتوں نے مجھے مزید اپ سے محبت
کرنے پر مجبور کیا ہے اور کتنا پیار کروائیں گے خود سے؟؟ ابرش میر کو دیکھ
نم آنکھوں سے بولی

جتنا کر سکتی ہو کر لینا اسے پورا میں کر لوں گا!! میر مسکرا کر بولا جب ابرش کے لب بھی مسکرائے

کہتے ہیں کہ شروع شروع میں پیار ہوتا ہے دونوں کے بیچ لیکن اہستہ اہستہ ختم ہونے لگ جاتا ہے پتہ نہیں وہ لوگ کون ہوتے ہیں لیکن شاید وہ لوگ سچی محبت نہیں کرتے کیونکہ سچی محبت اپ کی اخری سانس تک اپ کے دل میں رہتی ہے میں اپنی محبت کی تمہیں گواہی تو نہیں دے سکتا لیکن میں جانتا ہوں کہ میری محبت کس اسرار کی ہے تم اچھی طرح جانتی ہو!! میں اپنی اخری سانس تک تم سے محبت کروں گا ابرش بے پناہ محبت یہ پیار وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا جائے گا تم اپنی پوری زندگی میں اس میں کمی کبھی بھی محسوس نہیں کرو گی!! میری زندگی میں انے والی پہلی اور اخری لڑکی تم ہو جس سے میں نے محبت کی وہ سارا پیار صرف تمہارے لیے ہیں!! اس پیار پر ناز سے پہلے تمہارے علاوہ کسی نے جگہ لی ہے اور نہ پوری زندگی کوئی لے سکے گا!!

!! میر نے اُسے سینے سے لگایا کیونکہ ابرش کی آنکھیں میں نمی اُتر رہی تھی
مانا مجھے تمہارا بچپنا پسند ہے لیکن یوں رویا مت کرو تمہارا رونا تکلیف دیتا ہے
مجھے !! اُس کی آنکھوں میں انسو دیکھ میر نرمی سے بولا
تھینک یو فور ایوری تھنگ !! ابرش میر کے سینے سے لگی بھرائی آواز میں
بولی
یوٹو !! میر نے دلفریب انداز میں جواب دیتے اُس کے گرد حصار مضبوط کیا
!! تھا
میر !! کچھ لمحے بعد ابرش نے پکارا
ہمم !! میر نے ھنکارا بھرا
سعد بھائی نہیں آئینگے شادی میں ؟؟ ابرش نے کب سے اپنے دل میں مچلتے
!! سوال کو سامنے رکھا
ایسا ہو سکتا ہے ؟؟ میر نے الٹا سوال کیا
نہیں !! ابرش نے فورا نفی میں سر ہلایا

ایسا ہو گا بھی نہیں بس کسی چیز کا انتظار کر رہا ہوں میں اس کے بعد کرتے ہیں کچھ ! ! میر سامنے دیوار پر نظریں جمائے بولا

بڑی مما اتنا ناراض ہیں منال سے وہ کب ٹھیک ہوں گی ! ! ابرش اداسی سے بولی

بس کچھ دن اور شادی سے پہلے سب ٹھیک ہو جائے گا ! ! میر اُسے دیکھ بولا

وعدہ ؟ ؟ ابرش نے تنقید کی

ہمم وعدہ ! ! میر نے مسکرا کر کہا

ویسے بتایا نہیں تم نے کیسا فیل ہو رہا ہے تمہیں اخر پندرہ دن بعد افیشلی مسز بننے والی ہو میری ! ! کچھ لمحے بعد یاد انے پر میر شوخ لہجے میں بولا

جب ابرش کے چہرے پر گلال بکھرے

ایک بات بتاؤں ؟ ؟ ابرش نے کو سوچتے ہوئے کہا جب میر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

پہلی بات میرے ذہن میں پتہ ہے کیا ائی تھی؟؟ کہ صبر کا پھل ہمیشہ
خوبصورت ہوتا ہے!! ابرش شرمیلی سے مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی
واہ بھائی کیا بات ہے!!! میر شوخ لہجے میں بولا
جب ابرش نے فوراً نظریں جھکائی وہ اب تک میر کے سینے سے لگی تھی
بیلا کہاں ہے نظر نہیں ارہی کافی دیر سے!! میر نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا
بیلا سو رہی ہے رات میں دیر سے سوئی تھی ناکارٹون دیکھ رہی تھی بس اسی
لیے!! ابرش نے آگاہ کیا جب میر نے سر کو خم دیا !!
مزید کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ دونوں بھی اب اپنے اپنے کمرے کی اور بڑھ
چکے تھے کیونکہ رات کافی زیادہ ہو چکی تھی!!
میر اپنے کمرے کی اور بڑھ رہا تھا نظر موبائل پر مرکوز تھی جب منال میر
کے سامنے آئی میر نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اوپر دیکھا جہاں منال
کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی!!
میر نے سوالیا نظروں سے اُسے دیکھا

ب۔بھائی مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے!! منال کنفیوز ہوئے دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑتی ہوئی بولی

اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات صاف ظاہر تھے کوئی بھی دیکھ سکتا تھا !!جو صرف میر کو ساری بات بتانے کے بعد ہی دور ہونے تھے

بولو بیٹا؟؟اسے مسلسل خاموش دیکھ امیر نے بولنے کا کہا کیونکہ وہ سٹل خاموش کھڑی تھی

و۔وہ بھائی! مجھے سعد اور اپنے بارے میں کچھ بات کرنے تھی آپ سے!! منال نے ہمت کرتے بولنا شروع کیا

اس کا جواب میں میر خاموش رہا تھا کیونکہ وہ اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا!!

اسے پھر خاموش دیکھ میر نے گہرا سانس لیا

منال بچے اگر اپ کو مزید وقت چاہیے مجھے سچ بتانے کے لیے تو لے سکتی ہو کوئی مسئلہ نہیں ہے ! ! اُسے حد سے زیادہ الجھا ہوا دیکھ میر نے اس کی مشکل اسان کی

ن۔ نہیں بھائی پہلے ہی میں بہت دیر کر چکی ہوں یہ بات مجھے اپ کو پہلے دن ہی بتا دینی چاہیے تھی اگر میں نے مزید چھپائے رکھی تو سب ختم ہو جائے گا سعد ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور چلا جائے گا سب اپ ہی ٹھیک کر سکتے ہیں صرف ! ! سوری بھائی میں نے بہت وقت لگا دیا لیکن میرے اندر ہمت نہیں تھی اپ کو فیس کرنے کی اتنی بڑی بات ہو جانے کے بعد میرے اندر کسی کو بھی فیس کرنے کی ہمت نہیں تھی ! ! منال شرمندہ ہوئے چہرہ جھکائے بولی

زندگی میں انتظار بہت ضروری ہوتا ہے ! ! ! کچھ انتظار بعد میں اتے ہیں تو کچھ پہلے ! ! یہ بھی بہت اچھی بات ہے کہ اپ لوگوں کی زندگی میں پہلے ہی ! ! انتظار اگیا ! بعد میں بہت تکلیف ہوتی

خیر بتائے پھر ! ! میر موبائل اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالتا اس کی جانب
! ! متوجہ ہوا

منال سے ابھی بتایا نہیں جا رہا تھا کیونکہ وہ میر کو وہ بتانے والی تھی جو اس نے مائم اور روحا کی زندگی میں کیا تھا اسے بھی ڈر تھا کہیں وہ بھی میری نظر میں اپنا مقام نہ کھو دے اس سب کو سننے کے بعد میر کا کیا ری ایکٹ ہو گا کیا اس نے اسے بات کرنا چھوڑ دینی تھی یا کیا ہونا تھا؟؟ منال یہی سب سوچ کر الجھی ہوئی تھی

بیٹھوں اِدھر ! ! اُسے حد سے زدا پریشان دیکھ میر نے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ
! ! کیا جب وہ کرسی پر بیٹھی

میر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا

! ! میر نے پانی کا گلاس اُس کے سامنے کیا

اور پینے کا اشارہ کیا جب منال نے دھیرے سے گلاس اٹھاتے پانی کا گلاس
! ! اپنے لبوں سے لگائے دو دن گھونٹ بھرے

اب بتاؤ کیا ہوا تھا آٹھ ماہ پہلے ؟؟ منال میں سعد کو اچھی طرح جانتا ہوں اس نے میرے ساتھ بہت وقت گزارا ہے وہ کبھی بھی اتنا بڑا قدم محبت کی اڑ میں نہیں اٹھا سکتا کوئی بہت بڑی وجہ تھی جس کی وجہ نے سعد نے یہ قدم اٹھایا ہے مجھے بتاؤ کیا وجہ تھی وہ؟؟ میر کا چہرہ سنجیدہ تھا انکھوں میں سوال تھا ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی اپ یہ سب محبت کی اڑ میں نہیں ہوا یہ سب میری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے جس کی سزا سعد بھگت رہا ہے سب کچھ مجھ سے شروع ہوا تھا جو سعد پر گزر رہا ہے وہ اس گھر سے دور اپنوں سے دور اپ سے دور کیسے رہ رہا ہو گا میں محسوس کر سکتی ہوں یہ سب شروع ہی مجھ سے ہوا تھا وہ گلٹ مجھے ہر رات بے چین کرتی ہے وہ بے چینی مجھے سونے نہیں دیتی ہر لمحہ مجھے یاد دلاتا ہے کے سعد کے ساتھ جو بھی ہوا ہے اس کی ذمہ دار صرف میں ہوں ! ! منال کی آنکھوں کے انسوں اُتر رہے تھے اج وہ اس بے چینی سے مکمل ہو چکی تھی اس سے مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا یہ سب ! !

بھائی میں مائم سے محبت کرتی تھی!! غلطی میری بھی نہیں ہے نا جس سے ہم محبت کرتے ہیں اس کے لیے تو ہم کچھ بھی کر سکتے ہیں اس میں ہم مفاد یا نقصان نہیں دیکھتے نہ اپنا نہ کسی اور کا محبت تو ہر چیز کرنے پر مجبور کر دیتی ہے محبت تو نام ہی ہر چیز کر گزر جانے کا ہے!! میری محبت بھی سچی تھی میرے محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا میں ایسی مائم کی محبت میں بن گئی تھی مجھے سمجھ نہیں اتا تھا کہ میں کیا کر رہی ہوں کیا نہیں مجھے کچھ نہیں پتہ ہوتا تھا بس جو دماغ کہتا تھا وہ کر دیتی تھی!! کیونکہ میری محبت جنون کی حد تک بڑھ گئی تھی میں مائم سے محبت کرتی تھی اور وہ محبت میری پوری بھی ہونے والی تھی مائم اور میری شادی سے !!

پھر روحا پتہ نہیں کہاں سے بیچ میں اگئی اس کے انے کے بعد مائم تو مجھے دور ہو گئے

تب یہ بات سمجھ نہیں ائی کہ جوڑے اسمانوں پر بنتے ہیں جو اللہ تعالی چاہتا ہے صرف وہی ہوتا ہے انسانوں کا تو کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اس بات پر

اس وقت پردے پڑے ہوئے تھے کچھ نہیں دکھ رہا تھا سامنے سوائے محبت کے جو دل میں ایا کرتی گئی بہت کوشش کی میں روحا اور مائم کو دور کرنے کی لیکن کہتے ہیں نا سچا پیار کرنے والے کبھی ایک دوسرے سے دور نہیں ہو سکتے بھلے وقتی تو ہو سکتے ہیں لیکن ہمیشہ کے لیے نہیں ان دونوں کا پیار بھی سچا تھا میں نے ان دونوں کو ہمیشہ کے لیے الگ کرنا چاہتا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا!!

میں ان دونوں کو الگ کرنا چاہتی تھی یہ بات سعد کو معلوم ہو چکی تھی میں ان دونوں کو الگ نہ کروں سعد نے اس لیے مجھ سے نکاح کیا اس نے مائم اور روحا کی زندگی کے بارے میں سوچا تھا یہ بات سچ ہے میں اپنے منہ سے خود کہہ رہی ہوں کہ اگر سعد مجھ سے نکاح نہ کرتا تو میں کبھی بھی مائم روحا کو الگ کرنے کی کوشش نہیں چھوڑتی کیونکہ اس وقت سامنے صرف محبت تھی جو مجھے ہر چیز کر گزرنے کی طاقت دے رہی تھی!!

جانتی ہُوں میری محبت کا راستہ بہت غلط تھا لیکن میری محبت غلط نہیں
تھی!! منال کی انکھوں سے تیزی سے سانسوں گر رہے تھے
!! جبکہ میر کی نظر دیوار پر مرکوز تھی
یہ بات صرف سعد کو۔ پتہ تھی؟؟ میر نے ہنوز اسی طرح نظریں جمائے کہا
جی!! بس سعد کو اور کسی تیسرے کو نہیں پتہ تھا!! منال نے اسباب میں
سر ہلاتے کہا
بھائی میں واقعی اُس وقت کسی ہوش میں نہیں تھی جو سمجھ ارہا تھا وہ کر رہی
تھی ائی ایم سوری!! بھائی مجھے ماد کر دیں!! میر کو خاموش دیکھ منال اپنے
! تیزی سے بہتے انسو صاف کرتی بولی
!! بس بس بچے!! ایسے نہیں روتے
کوئی بات نہیں غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہیں غلطیوں سے ہی انسان سیکھتا
ہے غلطیاں کریں گے تو اگے زندگی کی سیکھ ملے گی ایک بار غلطی ہو گئی اپ
دونوں نے اس سے بہت کچھ سیکھا ہو گا محبت واقعی اندھی ہوتی ہے لیکن

محبت میں ایک راستہ پوزیٹواور دوسرا نیگیٹو ہے ! ! اور یہاں اصول یہ تھا کہ
! اپ نے نیگیٹو راستہ چنا
لیکن بات یہاں پر وہی اگئ کہ غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں کوئی بات
نہیں جو ہو گیا سو ہو گیا ماضی کی غلطیوں کو دہرا نہیں سکتے اور ماضی کی یادوں
! ! کو بھی دہرا کر کوئی فائدہ نہیں
! ! اس سے بہتر ہیں ماضی کو بھول کر مستقبل کا سوچا جائے
زندگی میں اب پیچھے مڑ کر کبھی مت دیکھنا بچے ! ! صرف اپنے مستقبل کا
سوچو ! ! اس بات کو بھول جاؤ کہ یہ سب بھی کبھی ہوا تھا ! ! میر اُسے دیکھ
بولا جب منال نے اپنے انسو فوراصاف کیا ہے دل سکون میں ایا تھا ایسا لگ
رہا تھا جیسے بہت بڑا بوج اک جھٹکے سے دور چلا گیا ہو اتنا اسان تھا جس کے
لیے منال نے اتنا وقت لگا دیا تھا وہ پہلے ہی اگر میر کو ساری بات بتا دیتی تو
! ! اس بوج سے تو آزاد ہوتی

جاؤشاباش کافی رات ہوگئی ہے جاکر سو جاؤ!! میر گھڑی میں وقت دیکھتا اُسے دیکھ بولا

!! پھر کھڑا ہوا

بھائی!! جب منال کی اواز میں میر نے پھر اسے دیکھا

سعد!؟؟ وہ بھرائی آواز میں بولی

سب ٹھک ہو جائیگا!! میر اس کا گال نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے بولا

جب منال نے دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

!! چہرے پر سکون صاف نظر آرہا تھا

منال مسکرا کر اب اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی جب میر بھی اپنے کمرے

!! کی اور بڑھا تھا

مان کتنا مجھ آئیگا نا اپی اور بھائی کی شادی میں؟؟ روحا چہک کر بولی اسے اج نیند نہیں انی تھی رات کے تین بج رہے تھے اور روحا مسلسل مائم سے شادی کے بارے میں ہی باتیں کر رہی تھی اور مائم بھی خاموشی سے اسے

دیکھتااس کی باتیں سن رہاتھاوہ پٹر پٹر بول رہی تھی اور مائم خاموشی سے اس کی باتوں پر مسکرا رہا تھا!!

وہ دونوں پچھلے دو گھنٹے سے سونے کے لیے لیٹے ہوئے تھے لیکن روحا کی باتیں ختم نہیں ہو رہی تھی!!

اور نا مائم کے چہرے پر کوئی بھی بیزاریی تھی وہ بہت پر سکونی سے مسکرا کر اس کی ساری باتیں سن رہا تھا!!

مان؟؟روحا نے کچھ یاد انے پر پھر سے مائم کو پکارا

جی میرا بچا!!مائم گھمبیر آواز میں بولا

کتنا مزہ ائے گا نا شادی میں؟؟روحا پھر سے چہکی تھی جب مائن بے ساختہ ہولے سے ہنس پڑا تھا کیونکہ پچھلے دو گھنٹے میں روحا نے یہ بات کوئی دو سو بار کہی تھی!!

جس پر مائم دل فریب انداز میں ہولے سے ہنستا نہایت خوبصورت لگ رہا تھا!!

وقفے وقفے سے روحا اپنے مان کی خوبصورت مسکراہٹ میں کھوتی چلی جا
رہی تھی وقت گزرتا جارہا تھا روحا کی باتیں مسلسل جاری تھیں اور مائم
!!پر سکون سا مسکرا کر اس کی باتیں سن رہا تھا
!!ان کا جوڑ بے انتہا خوبصورت تھا کوئی دیکھے بنا ماشاءاللہ کہے بنا نا رک سکے
!!!! چلیں اب اپ سب لوگ بھی ماشاءاللہ کہہ دیں
کچھ رشتے بالکل ہیرے کی طرح شفاف ہوتے ہیں اور سکندر ہاؤس کے
!!خوبصورت جوڑوں کے رشتے بھی اسی طرح شفاف تھے
!!!جہاں صرف محبت تھی
اک نہیں خوبصورت صبح کا اغاز ہوا تھا
میر نہیں اٹھا ابھی تک بچے؟؟ صائمہ بیگم ذہرام عمر بہرام کو دیکھ بولی جو صبح
!! سے اٹھے بور ہو چکے تھے کیونکہ میر سو رہا تھا
!! میر کے ساتھ اُن تینوں کی باتیں ہی کبھی ختم نہیں ہوتی تھی
نہیں ماما انتظار میں ہیں کہ اٹھے گا!! عمر نفی میں سر ہلاتا بولا

دونج رہے تھے اور میر اب تک سویا تھا کافی دنوں سے اُس کی نیند پوری
!! نہیں ہوئی تھی پھر اُس کے بعد طبعیت ناسازی بھی وجہ تھی

اب بس بہت ہو گیا !! ذہرام کھڑا ہوا تھا

کیا بہت ہو گیا ؟؟ بہرام نا سمجھی سے بولا

یار میر کو اٹھانا ہے اب بس بہت ہو گیا کب سے سو رہا ہے !! ذہرام خفگی
سے بولا

اج پہلی بار زہرام نے کوئی ٹھیک بات کی ہے چلو اٹھاتے ہیں !! عمر بھی کھڑا
!! ہوا تھا

جب اُن تینوں نے قدم میر کے کمرے کی اور بڑھاے تھے

دروازہ دھڑام سے کھول کر وہ تینوں اندر داخل ہوئے میر اوندھے منہ
!! گرے سکون سے سو رہا تھا

کمرے کا وہ پر سکون اندھیرا زھرام لمحے میں اُجالے میں بدل چکا تھا
!! کمرے کی ساری لائٹس ان کر کے

دیکھ کیسا سکون سے سو رہا ہے ایک ہم ہے صبح سے اٹھ کر بیٹھے ہوئے ہیں ! !

زہرام میر کو دیکھ بولا

وہ اس طرح بول رہا تھا گویا میر نے اسے صبح جلدی اٹھنے کا بولا ہو

ہیر واٹھ جا ! ! عمر نے آواز لگاتے کہا

! ! لیکن کوئی جواب نہیں ! ! شاید وہ بہت گہری نیند میں تھا

سر اٹھ جائے ! ! بہرام نے بھی آواز لگای

یہ ایسے نہیں اٹھے گا رک ابھی ! ! زہرام کہتا کمرے سے باہر بھاگا

! ! کچھ ہی دیر میں وہ اندر ایا تھا ہاتھ میں لوہے کا باول اور تین چار چمچ تھا میں

اس کا کیا کرے گا ؟ ؟ عمر نے اس کے ہاتھ میں چیزیں دیکھا

! ! رک ابھی ! ! زہرام کہتا میر کے برابر میں بیٹھا

1 2 3 ـ ـ

ذہرام نے گنتی کرتے ہی تیزی سے چمچ اس باول پر پیٹنا شروع کیے تھے عمر

اور بہرام نے بے ساختہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا کیونکہ وہ آواز کافی زیادہ

چبنے والی تھی اور یقیناً تیز بھی جبکہ میر کے برابر میں بیٹھ کے بجانے کی وجہ
سے اس شور سے میر کی آنکھ یک دم کھلی تھی

میر نے جھٹ سے برابر میں دیکھا

!! جہاں زہرام شدت سے ڈھول پیٹ رہا تھا

اوے پاگل ہو گیا کیا بند کر !! میر نیند سے بھاری آواز میں کہتا جھٹ سے

!! اٹھ کر بیٹھا آنکھوں میں نیند کا جہاں آباد تھا

صبح سے تیرے بغیر پاگل ہی ہو گئے ہیں اٹھ جا یار !! زہرام معصوم سی شکل
بناتا کیوٹ سی چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا گویا اس نے تو کچھ کیا ہی نہ

ہو !!

!! جب کے میر غصے سے اُسے گھور رہا تھا

رک تُو !! میر نے غصے سے کہتے سائیڈ میں کچھ چیز ڈھونڈنا چاہی جیسے وہ
زہرام کو پھینک کر مارنا چاہے لیکن اس پاس سوائے اس کو موبائل کو اور کچھ

نہیں تھا میر نے موبائل اٹھا کر اس کی جانب پھینکنا چاہا جب زہرام بیڈ سے چھلانگ لگا تھا نیچے اترا!!

زہرام کا پلوں سے کچھ نہیں بننا تھا ورنہ بیڈ پر بہت سارے پلو موجود تھے!!

سوری سوری سوری پلیز معاف کر دیں!! زہرام ہنوز معصومیت سے بولا

جب میر کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے!!

چلو چلو گائز بس کرو اج شاپنگ پر جانا ہے میر شادی کی تیاریاں شروع کرنی ہے ماما کہہ رہی تھی کہ تجھے ابھی بھابی کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے اور انہیں شاپنگ کروا کر لانی ہے!! عمر نے بات ختم کرتے میر کو اگاہ گیا

شاپنگ پر صبح صبح کون جاتا ہے ابھی اٹھانے کی کیا ضرورت تھی؟؟ میر عمر کو دیکھ بولا

صبح؟؟رک ذرا!!عمر نے حیرت سے کہتے اگے بڑھتے پردہ ہٹایا بالکنی میں جانے والے شیشے کے دروازے سے پردہ ہٹتے ہی کمرے میں اجالا ہوا تھا !!

میر نے اک نظر اُدھر دیکھا پھر دوسری نظر موبائل کھولتے موبائل پر ڈالی دو بج گئے؟؟میر کو حیرت ہوئی تھی

ہاں جی خیر سے دوپہر کے دو بج گئے!!عمر دونوں ہاتھ سینے پر باندھتا بولا اچھا اب میرے سر پر کھڑے مت ہو تم لوگ چلو جاؤ کمرے سے میں اتا ہوں ریڈی کر!!میر اُن تینوں کو دیکھتا کھڑا ہوا

!! صبح صبح نیند خراب ہو جانے کی وجہ سے میر کا موڈ خراب ہو چکا تھا ہم ویٹ کر رہے ہیں جلدی آجا باہر!!وہ لوگ کہتے اب کمرے سے باہر نکلے تھے

!! پیچھے میر بھی اب شاور لینے کے گرز سے آگے کو بڑھ چکا تھا

!!زہرام عمر اور بہرام!!باتیں کرتے کرتے باہر ائے تھے

جب اُن کی نظر میرب پر پڑی جو کافی دنوں بعد اج نارمل دکھائی دے رہی تھی !!

کیا بات ہے !! عمر میرب کو دیکھ بولا جب میرب پیچھے مڑی

کیا بات ہے ؟؟ ضعیف آدمی ؟؟ میرب ابرو اٹھائے بولی جبکہ اس کی بات پر جہاں زہرام اور بہرام نے اپنی ہنسی دبای تھی وہیں عمر کے تاثرات بگڑے تھے !!

تم نہیں سدھر سکتی نا کبھی بھی !! عمر سلگ کر بولا

نہیں !! اُس نے فرمانبرداری سے نفی میں سر ہلایا !!

تم جب بھی بولتی ہو فضول کیوں بولتی ہو ؟؟ عمر نے پوچھنا چاہا

جیسے لوگ ہوتے ہیں ان سے ویسے ہی بات کی جاتی ہے !! میرب بھی ٹھہری حاضری جواب

اس کی بات پر بہرام اور زہرام اپنا قہقہہ کر ضبط نہیں کر پائے تھے اس لیے وہ دونوں تیزی سے لاونج سے نکلتے ڈائننگ ہال کی اور بھاگے تھے تاکہ کھل کر ہنس سکے!!

جبکہ عمر نے دانت پیسے تھے

میں صرف نا30 سال کا ہوں!! ایک جوان ادمی!! عمر اُسے دیکھ بولا لگتے تو60 کے ہیں!! میرب نے کندھے اچکائے جب وہ عمر کی انکھیں حیرت سے باہر انے کو ہوئی!!

وہ اسے کیا سچ میں سے ساٹھ کا دکھتا تھا؟؟

لڑکیاں مرتی ہے مجھ پر اور میں منہ نہیں لگاتا کسی کو!! عمر نے بتانا چاہا بیچاری اندھی ہوں گی نا!! میرب ادب سے مسکرا کر بولی!

عمر بس اسے دیکھتا رہ گیا وہ واقعی اپنی سے 12 سال چھوٹی لڑکی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا!!

گڈ مارننگ بھائی!! عمر اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا جب میرب پیچھے سے
اتے میر کو دیکھ مسکرا کر بولی
گڈ مارننگ!! میر نے جواب دیا
کیا گڈ مارننگ؟؟ گڈ افٹر نون ہو رہا ہے!! عمر جو پہلے سلگا ہوا تھا اب میر کو
اس لڑکی کو جواب دیتا دیکھ تپ کر بولا
!! میر نے بغور اُس کا تپا ہوا چہرہ دیکھا
اپ کو ضرورت نہیں ہے بتانے کی کہ افٹر نون ہے یا گڈ مارننگ ابھی اٹھے
ہیں بھائی تو گڈ مارننگ ہوئی نا!! میرب عمر کو دیکھ بولی
! جبکہ میر کو سمجھنے میں ایک لمحہ نہ لگا کے عمر کو تپا ہوا ہے
!! میر خاموشی سے لاؤنج سے نکلتا ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ چکا تھا
!! جہاں پہلے ہی زہرام اور بہرام بیٹھے ہنس رہے تھے
جب کے سامنے ہی صوفے پر گھر کے تمام لوگ بیٹھے چائے پی رہے تھے
!!

السلام علیکم ! ! میر نے سلام کیا

! ! جب سب نے مشترکہ جواب دیا

بچے اٹھ گئے اپ ! ! اج سے شاپنگ شروع کرنی ہے شادی میں بہت کم وقت ہے اپ ابرش کو لے کر شاپنگ پر چلے جاؤ ! ! صائمہ بیگم میر کو دیکھ بولی

ڈیزائنرز کو گھر بلوالیں مما ابھی ابرش کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ مکمل طریقے سے ٹھیک نہیں ہوئی زیادہ چلنا مجھے نہیں لگتا کہ اس کے لیے ٹھیک ہو ! ! میر اُنہیں دیکھ بولا

میں ٹھک ہُوں ! ! ابھی صائمہ بیگم اتفاکرتی جب اپ ابرش بولی میر نے نظر گھما کر اُسے دیکھا تھا اس کے چہرے پر ایکسائٹمنٹ تھی اپنی شادی کی شاپنگ کی ! !

ہاں بچے لے جاؤ شادی ایک بار تو ہوتی ہے زندگی میں ! ! !

سارے ارمان ابھی اسی میں ہی پورے کرنے ہیں ابرش نے ! ! ابرش کے چہرے پر خوشی دیکھ صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

! ! جب میر نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

آپ سب بھی چلے ناشاپنگ پر ! ! ابرش ینگ پارٹی کو دیکھ بولی

بھابھی ! ! ہم سب جا رہے ہیں اپ لوگوں کو کیا لگ رہا ہے اپ لوگ اکیلے جا رہے ہیں ! ! ہمارے بغیر ؟ ؟ زہرام کی آواز گونجی

یہ تو بہت اچھی بات ہے ! ! ابرش مسکرائی

کیا اچھی بات ہے اگر یہ ساتھ میں گیا نا تو شاپنگ کم کرے گا دماغ زیادہ کھائے گا میرا ! ! میر اُسے دیکھ غصے سے بولا میر کو اسے اٹھایا جانے والا ظالم طریقہ ابھی تک یاد تھا اس لیے وہ اب تک اُس پر غصّہ تھا ! !

اب کون سی تیری گاڑی میں جا رہے ہیں ہم لوگ الگ الگ جائیں گے ہاں پر مول ایک ہو گا وہاں جا کر مل جائیں گے ! ! کیک کا بڑا بائٹ اپنے منہ میں بھرتے زہرام نے میر کو آگاہ کیا

کم کھالے کتنا موٹا ہو رہا ہے ! ! میر اُسے دیکھ بولا جو بھرے منہ کے ساتھ
! بھی بولنے سے باز نہیں ارہا تھا
سب سمجھ گئے تھے کے میر ابھی سلگا ہوا ہے عمر اور بہرام تو اچھی طرح وجہ
! ! جانتے تھے جب کے کہ باقی سب وجہ نہیں جانتے تھے
جانے من روز جم کرتا ہوں ! ! زہرام ایک انکھ ونگ کرتا بولا
! ! چلو بچو اجاؤ کچھ کھالو پہلے پھر شاپنگ پر چلے جانا
صائمہ بیگم کھڑی ہوتی بولی
کچھ ہی دیر میں ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگ چکا تھا ینگ پارٹی نے بیٹھ کر کھانا
کھایا کیونکہ سارے بڑے پہلے ایک کھا چکے تھے
میں باہر ویٹ کر رہا ہوں تم اجاؤ ! ! میر ابرش کو کہتا باہر نکلا تھا
جبکہ ابرش بھی اسباب میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی باقی
سب بھی اہستہ اہستہ باہر اتے پورچ میں موجود قطاروں میں کھڑی اُن
! ! بلیک گاڑیوں میں سوار ہو رہے تھے

چلے ! ! ابرش اتی میر کو دیکھ بولی

جب میر نے سر کو خم دیا گارڈ نے تیزی سے اتے میر کو گاڑی کی چابی تھمائی ! ! جب میر نے چابی پر موجود بٹن پی کلک کرتے گاڑی انلاک کی انکھوں پر کالا چشمہ لگاتے میر نے ڈریسنگ سیٹ سمبھالی

! ! جب کے ابرش بھی فرٹ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی

باقی سب بھی اہستہ اہستہ پیچھے پیچھے گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے

! ! ایک گاڑی میں مائم روحا جبکہ پیچھے والی سیٹ پر بہرام امنہ

! ! وہیں دوسری گاڑی میں اگے زہرام اور عمر تھے جبکہ پیچھے منہا اور میرب وہی میر کی گاڑی میں بس ابرش تھی ! ! منال کو بہت کہا ابرش نے کے وہ بھی چلے لیکن اُس نے منع کر دیا تھا اُس کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا جانے کا ! بیلا بھی سو رہی تھی اس کی وجہ سے منال نے بیلا کو اپنے پاس روک لیا اُس دوران بیلا اور منال کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی ! !

بیلا اکثر منال کے پاس ہی پائی جاتی تھی ! ! ابھی بھی وہ اکیلی تھی اسلئے میر ابرش راضی ہو گئے تھے ورنہ بیلا کو اٹھا کر اُسے اپنے ساتھ لے جانا فائنل تھا خیر

گارڈ نے تیزی سے گھر کا مین گیٹ کھولا جب گاڑی پورچ سے نکالتے میر نے باہر نکالی تھی ! !

میر کے پیچھے ہی مائم نے گاڑی نکالی اور پھر عمر نے ! !

تینوں گاڑیاں ساتھ گھر سے نکلی تھی ! ! تھوڑا سا ہی آگے بڑھتے مین روڈ پر وہ گاڑیاں سیدھی قطار میں چلتی اک خوبصورت ماحول پیش کر رہی تھی ! !

گاڑی کے شیشہ بلیک تھے باہر کا کوئی اندر نہیں دیکھ سکتا تھا جبکہ اندر والے باہر کا تمام چیزیں دیکھ سکتے تھے اس کی اک وجہ یہ بھی تھی کیونکہ عمر اور زہرام اپنے بزنس کی دنیا میں کافی زیادہ اونچائیوں پر پہنچ چکے تھے میر اور مائم کی طرح لوگ اب اُنہیں بھی جانتے تھے جس تیزی سے ان کا بزنس

اوپر کو پہنچا تھا اسی طرح پوری دنیا میں ان کے چرچے بھی ہوئے تھے ہر کوئی
!!انہیں جانتا تھا اب وہ بھی ایک عظیم ہستی بن چکے تھے
ہمیشہ کامیاب انسان کے پیچھے دشمن موجود ہوتے ہیں جن کو ہم جانتے تک
!! نہیں
!! عمر اور ذہر ام کی دن رات کی محنت اج اُن کے قدموں میں تھی
!! بے شک محنت کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی
میر گانے لگاؤں میں ؟؟راستہ تھوڑا لمبا تھا اسلئے ابرش کچھ دیر بعد بولی
جب میر نے سر کو خم دیئے اُسے اجازت دی!!ابرش نے ہاتھ آگے
!! بڑھاتے فرنٹ سیٹ کے آگے لگے اُس ٹیب پر ہاتھ چلاتے گانا لگایا
!!میں اہ بھروں تُو ہائے کریں
!!پیچین لکھوں پیچین ہو تُو
!!پھر بے چینی کا "ب" کانٹوں
!!تجھے چین ذرا سا ہو جائے

ابرش یہ سونگ لگاتی پیچھے ہوئی جب کے میر جو پوری طرح ڈرائیونگ پر فوکس کیے ہوئے تھا گانے کے بول سنتے میر نے نظریں گھماتے ابرش کو دیکھا جو سکون سے گانا سن رہی تھی !!

یہ کس کو بے چین کر رہی ہو تُم !! میر مسکراہٹ دبائے بولا

کسی کو نہیں بس گانا پسند ہے مجھے !! ابرش میر کو دیکھ بولی

ابھی "ع" لکھوں تُو سوچے مجھے !!

گانے کا یہ بول ایا تھا جب میر نے آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے دوبارہ ابرش کو دیکھا !!

ضروری ہے ع لکھنے پر سوچے ؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب ابرش مسکرائی

ایسے بھی سوچ سکتے ہیں !! ابرش نے کندھے اُچکاے

(پھر "ش" لکھوں تیری نیندارے !!)

تُم اجایا کرو میرے پاس نیند خود ہی اڑ جائے گی !! میر شرارت سے بولا

(!!جب "ق" لکھوں تُجھے کچھ کچھ ہو)

ویسے لکھنے کا تو پتہ نہیں لیکن ہاں جب تم ساتھ ہوتی ہو جب کچھ کچھ ہوتا ہے !!گانے کے بول پر میر نے پھر اُسے دیکھ کہا جس کے چہرے پر گلال بکھر رہے تھے

(" میں عشق لکھوں تُجھے ہو جائے")

کب ہو گا تمہیں ؟؟میر شوخ لہجے میں بولا حالانکہ وہ بہت اچھی طرح واقف تھا کے ابرش اُس سے عشق کرتی ہے ابھی سے نہیں بہت وقت سے !!

اور کتنا کروانا ہے اپ نے ؟؟ابرش میر کو دیکھ بولی

جتنا کر سکتی ہو !میر اُسے دیکھ بولا

(!! میں "آ" لکھو تُو اجاے)

(!! میں بیٹھ لکھوں تُو آ بیٹھے)

!!ابھی ابرش کچھ جواب دیتی جب گانے کے بول چلے

" میرے شان پر سر رکھے تُو"

ابھی کیسے رکھ سکتا ہوں؟؟ڈرائیونگ کر رہا ہوں!! میر بمشکل اپنی

مسکراہٹ دبائے بولا !!

" میں نیند کہوں تُو سو جائے"

ابھی مت کہنا یار ابھی سو گیا تو اوپر جا کر آنکھ کھلے گی!! میر اُسے دیکھ بولا

جب ابرش بے ساختہ ہنس پڑی

"جلا اک ایسی نظم کہوں"

" جو لفظ لکھوں وہ ہو جائے"

تُم حکم کرو ابھی ہو جائے گا!! میر واپس آنکھوں پر چشمہ لگاتا بولا !!

چشمے سے اس کی پرسنلٹی میں مزید چار چاند لگ رہے تھے

" میں دل لکھوں تُو دل تھامے"

" میں گم لکھوں وہ کھو جائے"

میرے گم ہونے پر رہ لو گی میرے بغیر تو سو بسم اللہ !!

میر آنکھ ونگ کرتا بولا جب ابرش نے خفگی سے میر کو دیکھا

!! ابرش نے ٹیب پر کلک کرتے گانا بند کیا تھا

میر نے بغور اُس کے چہرے پر خفگی دیکھی

اچھا یار مذاق کر رہا تھا میں کون سا چھوٹا سا بچہ ہوں جو گم ہو جاونگا!! میر

ہولے سے ہنستا ہوا بولا

!! ابھی مزید بات ہوتی کہ مول کے انے پر گاڑی مال کے سامنے رکی

!! میر نے گاڑی پارکنگ پر لگائی

!! پیچھے دونوں گاڑیاں بھی پارکنگ میں لگی تھی

! میر نے گاڑی انلوک کی جب وہ دونوں باہر نکلے

!! پیچھے ہی دونوں گاڑیوں میں سے ینگ پارٹی بھی باہر نکلی تھی

ہائے!! باہر نکلتے ہی زہرام نے اہ بھری

کیا ہو گیا؟؟ ادھے گھنٹے کے سفر میں اس طرح اہ بھر رہا ہے جیسے پاکستان

سے یورپ گیا ہو!! عمر اُسے دیکھ بولا

زہرام نے بس خاموشی سے اُسے گھورا

!! چلو آجاؤ!! میر کی آواز پر سب نے فوراً آگے کی جانب قدم بڑھاے

!! سب مول میں داخل ہوئے

!! یہ شہر کا سب سے بڑا پر خوبصورت مول تھا

سب اپنی اپنی شاپنگ کر لو پھر ٹھک دو گھنٹے بعد یہی آجانا!! میر لڑکوں کو دیکھ بولا

اوکے ڈن!! سب نے اطفا کیا پھر سارے کپلز الگ الگ پھیل گیے تھے

جب کے میرب کو مائم نے عمر کے ساتھ کر دیا تھا کیونکہ اُسے پتہ تھا کے

!! یہاں رہی تو اُس کی بیوی پر اپنے حکم جتائے گی

!! جو کے مائم کو برداشت نہیں تھا

جس طرح روحا مائم کے معاملے میں بہت حساس تھی اسی طرح مائم بھی

!! اُس کیلئے بہت پوسیسیو تھا

!! جبکہ عمر اور میرب دونوں ہی ایک دوسرے کو گھور رہے تھے

اج پہلی بار میں اپنے دشمن کے ساتھ شاپنگ کر رہا ہوں ! ! عمر میرب کو بری طرح گھورتا بولا

اور میں زندگی میں پہلی بار کسی ضعیف ادمی کے ساتھ شاپنگ کر رہی ہوں ! ! میرب نے بھی دوبدو جواب دیا

کیا چیز ہو تم لڑکی ! ! عمر ضبط سے بولا

ریلیٹی دکھانے والی لڑکی ہُوں میں ! ! میرب دانت دکھاتی بولی

زہر لگ رہی ہے تم مجھے اس وقت ! ! عمر غصے سے بولا

مجھے تو ہمیشہ آپ زہر لگتے ہیں ابھی کی بات نہیں ہے ! ! میرب نے کندھے اچکائے ! !

پوری شاپنگ میں اپنا منہ بالکل بند رکھنا مجھے نہیں برداشت کے شاپنگ کرتے وقت مجھے کوئی ڈسٹرب کرے آ رہی ہے تمہاری سمجھ ! ! ؟؟ عمر اُسے دیکھ حکم دار لہجے میں کہتا پوچھنے لگا

اوراپ بھی بالکل خاموش رہیے گا مجھے بھی اپنی شاپنگ میں ضعیف اواز پسند نہیں!! میرب نے بھی عمر کے انداز میں کہا جب کے عمر نے نفی میں سر ہلایا

عمر سر!! ہیلو سر ہم اپ کے بہت بڑے فین ہے!! دیکھو یہ وہی ہیں الٹرا انڈسٹری کے مالک!! چار پانچ لڑکیاں خوشی سے چہک کر آگے ائی تھی عمر جو میرب کو گھور رہا تھا اتی آوازوں سے اُس نے سامنے دیکھا جب کے !! میرب نے بھی ساتھ ہی سامنے دیکھا تھا

ہیلو!! عمر نے نظریں نیچے کیے جواب دیا وہ کبھی بھی کسی لڑکی کو دیکھ کر بات نہیں کرتا تھا سوائے میرب کے وہ بھی اس لیے کیونکہ وہ اس کی دشمن تھی!! سر ہمیں اک سیلفی چاہیئے پلز!! اُن میں سے ایک لڑکی آگے اتی !! بولی

جو گھٹنوں تک اتی کرتی کے ساتھ پلازوں میں ملبوس تھی!! بالوں کا جُڑا بنائے دوپٹہ گلے میں ڈالے

وہ دکھنے میں کافی امیر اور خوبصورت تھی صاف دیکھ کر پتہ لگ رہا تھا کہ وہ امیر باپ کی اولاد ہے!!

جی بہتر!! عمر نے کہتے اجازت دی جب اُس لڑکی نے کیمرا کھولا

پھر عمر کے نزدیک ائی میرب ہانک بنے یہ مناظر دیکھ رہی تھی

اُس لڑکی کے میرب کو سائڈ کیا اور مزید عمر کے نزدیک ہوئی جب عمر نے قدم پیچھے اٹھائے!!

اب اُن دونوں کے درمیان فاصلا تھا!! اُس لڑکی نے موبائل سامنے کیا سر موبائل میں دیکھے!! اُس نے موبائل پر دیکھتے کہا جب عمر نے نظریں موبائل پر مرکوز کی

پھر دھیما سا مسکرایا دھیما سا مسکرانے پر اُس کے گال پر پڑتا وہ ڈمپل میرب نا پہلی بار دیکھا تھا!!

واؤ ماشاءاللہ اپ کی سمائل!! دوسری لڑکی عمر پر فدا ہوتی بولی باکی سب کا بھی یہی حال تھا!!

!! لڑکی نے سیلفی لی

تھینک یو سو مچ سر! میرے بابا بھی بزنس مین ہیں!! آپ بہت اچھے ہیں

!! ماشاءاللہ!! اس کرتی والی لڑکی نے مسکرا کر عمر کو دیکھ کہا

!! اور ساتھ ہاتھ ملانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے کیا

!! شکریہ!! عمر نے بنا ہاتھ ملائے دھیمے سے کہا نظر لڑکی پر نہیں تھی

!! اسے زیب نہیں دے رہا تھا کہ وہ کسی غیر لڑکی سے ہاتھ ملائے

!! وہ لڑکی اس بات کو سمجھتی تھی دھیمے سے اپنا ہاتھ پیچھے کر چکی تھی

او کے اللہ حافظ!! لڑکیاں کہتی اب وہاں سے آگے کو بڑھی تھی ساتھ ساتھ وہ لڑکیاں پیچھے مڑ مڑ کر عمر کو دیکھ رہی تھی خاص کر وہ کرتی والی لڑکی!!

! عمر نے نظریں گھمائیں میرب کو دیکھا جو دور کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی

چلو اب تم کیا ہر بات پر فلموں کی ہیروئنوں کی طرح سلوموں میں کام کرتی ہو؟ عمر اُسے دیکھ بولا لہجہ واپس لڑنے والا تھا

ان لڑکیوں کے ساتھ اتنی نرمی سے اور ادب سے بات کریں اور میرے ساتھ ہمیشہ گنڈے بن جاتے ہیں ! ! لمحے میں اس کا بدلتا لہجہ دیکھ میرب غصے سے آگے ائی ! !

وہ میری فینز ہیں وہ تم میری دشمن ہو آرہی ہے سمجھ ؟ ؟

عمر اُسے دیکھ بولا

مجھے بننا بھی نہیں ہے اپ کا فین مجھے لگتا ہے وہ لڑکیاں واقعی اندھی ہیں جو پوری دنیا میں اتنے خوبصورت خوبصورت لڑکوں کو چھوڑ کر اپ کی فین ہے ! !

میرب نے حصہ ڈالا

تُم میرے ہاتھوں سے ضائع مت ہو جانا ! ! دشمنی میت بڑھاو مجھ سے ! !

عمر نے اُسے وارننگ دی

کیوں ؟ ؟ گنڈے ہیں آپ ؟ میرب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

گنڈا تو نہیں لیکن ماضی کی زندگی میں گنڈوں کو مارنے والا ضرور رہ چکا ہوں

!! سکریٹ ایجنٹ تھا میں

بھولنا مت ہر چیز بہت اچھے طریقے سے اتی ہے مجھے اور خاص طور پر اپنے

دشمنوں سے نپٹنا تو بہت اچھی طرح !! عمر نے اُسے آگاہ کیا

ماضی کی زندگی میں تھے نا؟؟ اب ضعیف ہو گئے ہیں اپ ضعیفوں سے کچھ

نہیں ہوتا چل کریں !! میرب ریلیکس انداز میں کہتی آگے بڑھی

!! جب کے پیچھے عمر سٹل کھڑا اس کی پشت گھورنے لگا

کون لڑکی تھی یہ ؟؟ ہر وقت عمر کو لاجواب کر جاتی تھی !! عمر نے اپنی

پوری 30 سالہ زندگی میں ایسی لڑکی نہیں دیکھی تھی اور اپنے سامنے اس

!! طرح پٹر پٹر بولنے والی تو بالکل نہیں

!! عمر غصے سے خود بھی آگے بڑھا تھا

مان میں کیالوں پہلے برات سے شروع کرتے ہیں پہلے برات کہ لینگے پھر
!! مائیو آر ولیمے کا!! روحا خوشی سے چہک کر بولی
!! مائم اُس کی خوشی دیکھ مسکرایا تھا
ٹھک ہے اجاے یہاں چلتے ہیں پھر!! مائم اسے دیکھ کہتا سامنے اک بڑی
اشان سی دکان پر دیکھ بولا جہاں شادی کے اعلی سے اعلی کپڑے موجود
!! تھے
اوکے مان چلتے ہیں!! روحا فوراً مسکرا کر بولی جب وہ دونوں اُس دکان میں
!! داخل ہوئے
واؤ!! اندر داخل ہوتے ہی روحا نے پوری دکان میں لگے خوبصورت
!! جوڑے دیکھتے کہا
ارے مائم صاحب آئے آئے!! دکان کا مالک مائم کو دیکھ مسکرا کر آگے
آئے

اج کون سا دن ہے بھائی جو مائم سکندر ائے ہیں ماشاءاللہ ماشاءاللہ ! ! وہ خوشی
سے آگے اتی بولے جب مائم مسکرایا
! ! وہ دونوں گلے لگتے ملے
بھائی کی شادی ہے ! ! بس شاپنگ کیلئے ! ! مائم اُنہیں دیکھ بولا
ارے واہ واہ شاہ میر کی شادی ہے ! ! ماشاللہ ! ! سن کر وہ خوشی سے بولے
! ! آئے بیٹھے بیٹھے ! ! انہوں نے اُنہیں صوفوں پر بٹھایا
سب سے پہلے بتائے کیا لینگے آپ لوگ چائے یا کافی ؟ وہ مائم روحا کو دیکھ
! ! بولے
بہت شکریہ لیکن بس اپ کپڑے دکھادیں بہترین روحا کیلئے ! ! مائم اُنہیں
! ! دیکھ بولا جب انہوں نے وہاں موجود لڑکوں سے کہے کر سوٹ منگوّائے
! ! روحا کے چہرے پر خوشی کوئی بھی پڑھ سکتا تھا
لڑکوں نے باری باری اکر روحا کے سائز کے کپڑے ان کے سامنے
! ! رکھے

!!روحا کو تو سارے کپڑے ہی پسند ارہے تھے

یہ ہیں آپ ان میں سے پسند کریں!!اگر ان میں سے کوئی پسند نہیں اتا تو میں اور منگوا دیتا ہوں!!انہوں نے سامنے پیچھے کپڑوں کو دیکھا

دیکھے روحا!!مائم نے روحا کو متوجہ کیا!!جب روحا مسکرا کر کپڑے دیکھنے لگی

!!ساتھ ساتھ وہ مائم سے بھی پوچھ رہی تھی

منہا تُم زہرا کو مجھ دے دو!!ذہرام زہرا کو منہا کی گود سے لینے کی کوشش کرتا بولا

نہیں زہرام!!زہرا سو رہی ہے بہت مشکل سے سوئی ہے اپ اسے اٹھا دیں گے!!

اپ اس سے باتیں کرنے لگتے ہیں پھر وہ فورا ہی اٹھ جاتی ہے اور پھر جب روتی ہے تو آپ سے سنبھالی نہیں جاتی!!

منہا اُسے صاف منع کرتی بولی

زہرا سے بات کیے بغیر میں رہ نہیں سکتا ! ! ذہرام نے اُسے آگاہ کیا

میں جانتی ہوں زہرام لیکن ابھی ہم لوگ شاپنگ پر ائے ہیں اس نے زہرا

نے اگر اٹھ کر رونا شروع کیا تو شاپنگ کیسے کریں گے اس لیے میں کہہ رہی

ہوں ابھی میری بیٹی کو سونے دیں ! !

منہا اُسے دیکھ نرمی سے بولی

یہ بڑا تم نے رولا ڈالا ہوا ہے ظالم لڑکی قیامت والے دن الگ حساب ہو گا

! !

اک باپ کو اپنی بیٹی سے دور رکھنے کا ! ! ذہرام اُسے دیکھ خفگی سے بولا

قیامت والے دن اس کا بھی حساب ہو گا کہ بیٹی کو اٹھا کر اس کے رونے پر

بیوی کو تھما دو ! ! منہا بھی خفگی سے بولی

ہم یہاں شاپنگ کرنے ائے ہیں وہ کریں . ؟ ذہرام اُسے دیکھ بولا

ہاں جی بلکل چلے یہاں کرتے ہیں ! ! منہا کہتی سامنے بنی شاپ میں اشارہ
! ! کرنے لگی

نہیں پہلے زہرا کی شاپنگ ہو گی پھر میری اور پھر تمہاری ! ! ذہرام نے فیصلہ
! ! سنایا وہ منہا کو تنگ کر رہا تھا یہ بات صرف وہی جانتا تھا

کیا میری اخر میں ؟ ؟ منہا صدمے کے ساتھ خفگی سے بولی

ہاں کیونکہ مجھے پتہ ہے اگر تم نے شاپنگ کرنا سٹارٹ کی تو میرا بینک خالی کر
دو گی ! ! ذہرام چہرہ سنجیدہ رکھے آنکھوں میں شوخی سجائے بولا جب کے

اُس کی بات پر منہا نے رکتے اُسے دیکھا جو اُسے ہی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

میں اتنی بھی شاپنگ نہیں کرتی ! ! منہا خفگی سے بولی

بس رہنے دو ! ! آخری بار کا یاد نہیں ! ؟ اپنا وہ میکپ جس کی تمہیں

ضرورت بھی نہیں ہے پانچ لاکھ کا لیا تھا ! ! ذہرام اور منہا اک جگہ کھڑے
! ! تھے جو تھا مول کا بیچو بیچ

! ! اس پاس لوگ اجا رہے تھے لیکن وہ دونوں کھڑے بحث کیلئے تیار تھے

ہاں تو آپ میرے اوپر پانچ لاکھ نہیں خرچ سکتے ؟؟ وہ غصے سے بولی

خدا کا خوف کرو ! ! بیس لاکھ کی شاپنگ کی تھی تُم نے لندن میں ! ! وہ گسی کا

! ! پرس تمہارا دس لاکھ کا

زھرام جوش سے بولا

گسی نہیں گچی ! ! منہا نے لفظ درست کیا

ہاں وہی گچی ! ! ذہرام نے لفظ درست کیا

کہاں لے کر جائے گا اتنا پیسہ ؟؟ پیسہ بیوی کیلئے کمایا جاتا ہے ! ! وہ گسی اور خفگی

دونوں کے ملے جھلے تاثرات میں بولی

اگر ایسا ہی چلتا رہا تو بہت جلد میں روڈ پر آجاؤنگا ! ! ذہرام ہنوز چہرہ سنجیدہ

بنائے بولا

اتنا تو کر سکتے ہے بیوی کیلئے ! منہا اُسے دیکھ بولی

ہاں اتنا کر سکتا ہُوں ! ! سڑک پر بیٹھ کر سب سے بولو نگا کے پیسے دے دو
میری بیگم نے گچی کا پرس لینا ہے ! ! ذہرام منہا کے ہاتھ سے ذہرا کو تھامتے
ہوئے بولا
سب سے برے شوہر ہے آپ ! ! شوہر اپنی بیویوں کیلئے تاج محل بنواتے
ہیں اور آپ چند لاکھ پر بول رہے ! ! منہا اُسے دیکھ بولی
تاج محل تو پتہ نہیں میں تمہارے لیے تاج بن واسکتا دیکھو سامنے تاج کی
دکان آجاؤ لے لو سستے میں نپٹ جائیں گے ! ! سامنے بنی بچوں کے تاجوں
کی دکان پر اشارہ کرتے ہیں ذہرام نے منہا کو مزید تب چڑھائی
اپنے پاس رکھے ! ! آپ کیسا کنجوس شخص میں نے زندگی میں نہیں دیکھا ! !
! پہلے تو نہیں تھے اپ ایسے
منہا خفگی سے بولی
میرے جیسا ایک ہی پیس تھا اس کے بعد اللہ تعالی نے اعلی پیس بنانے بند
کر دیئے ! ! زہرام نے گیا اُسے آگاہ کرنا چاہا

!! منہا کی آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی

!! زہرام نے بے ساختہ اس کے چہرے کی طرف دیکھا

اُس کی آنکھوں میں جمع ہوتی وہ نمی دیکھ ذہرام نے شوخی ختم کی

ارے میرا بچا میں مزاق کر رہا تھا!! ذہرام ہولے سے ہنستا اُسے اپنے سینے سے لگاتا بولا آس پاس جگہ سے انجان وہ دونوں اک دوسرے میں الجھے ہوئے تھے !!

آپ بہت برے ہیں! وہ بھرائی آواز میں بولی

تمہیں اب پتہ چلے گا؟؟ زھرام شرارت سے بولا

!! جب منہا نے ہولے سے مکہ بنا کر اس کے سینے پر رسید کیا

!! جب ذہرام کھل کر ہنسا

مذاق کر رہا تھا میری جان جو لینا ہے لے لو تمہارے آگے پیسے کچھ بھی نہیں ہے !!

گچی شچی جو لینا ہے لے لو پھر مل کر باہر بیٹھ کر گچی کے اور پرس لینے کیلئے بھیک مانگے گے ! ! ذہرام نے اُسے دیکھ ہو پیش کیا

جبکہ منہا جو اس کی شروع کی باتوں پر مسکرانے لگی تھی اس کی اخری بات پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اس نے غصے سے ذہرام کو گھورا؛ !

! ! سچ سے تو نہیں بھاگ سکتے نا جان ؟ ؟ ذہرام اب بھی باز نہیں ایا تھا

مجھے نہیں لینا کچھ ! ! منہا غصے سے کہتی جانے لگی جب زہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا

مزاق کر رہا ہوں یار آجاؤ لے لو جو لینا ہے ! ! ذہرام اُسے دیکھ بولا

منہا نے اب بھی خفگی سے نظریں پھیری تھی ! ! جب ذہرام اُس کے آگے ایا

نہیں لینا ؟ ؟ او کے ! ! اچھا ہے پیسے بچ گیے ! ! ذہرام ہاتھ میں پکڑا کارڈ جو منہا کو تھمانے لگا تھا اسے واپس رکھتے کندھے اچکاتے ہوئے بولا

کوئی ضرورت نہیں رکھنے کی میں لوں گی ! ! منہا نے اُس کے ہاتھ سے کارڈ تھامتے غصے سے کہا پھر آگے بڑھی پیچھے ذہرام بھی مسکراتا اُس کے پیچھے بڑھا تھا جب کے ہاتھ میں اپنی ننھی پری کو تھامے ہمیشہ کی طرح سرشاری ! رگ رگ میں موجود تھی

سعد مول والے روڈ سے ہی گزر رہا تھا ! ! وہ کل ہی باہر ملک سے واپس ! ! پاکستان ایا تھا وہ کافی بوجھل سا رہنے لگا تھا

! ! اپنی سے دور خوش کوئی ویسے بھی نہیں رہ سکتا تھا

کچھ سوچتے سعد نے گاڑی مول سے کچھ فاصلے پر روکی ٹھک شاید کسی کام ! ! سے

اس دوران وہ کافی کمزور بھی ہو چکا تھا ! ! باہر ملک میں لمحہ اُس کا دل نہیں لگا ! ! تھا

اپنوں کی یاد ستاتی تھی ! ! لیکن اُسے پتہ تھا اُس نے یہ قدم غلط اٹھایا تھا اسلئے وہ بھی اسے اپنی سزا سمجھ کر بھگت رہا تھا اور سزا کبھی بھی خوبصورت نہیں ہوتی ! !

! ! اُس نے واقعی سب کا بھروسہ توڑا تھا جس کی سزا وہ کاٹ رہا تھا

! ! ان اٹھ ماہ کی دوری نے منال کی یاد نے اسے آگہر اتھا

! ! بے شک محبت کا احساس محبوب کے دور ہونے سے ہوتا ہے

اگر سعد اور منال ایک دوسرے سے کبھی دور نہیں ہوتے تو وہ شاید ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کے لیے موجود وہ احساس کبھی بھی محسوس نہیں کر پاتے جو وہ دونوں اس وقت اپنے دل میں کر رہے تھے ! !

! ! بے شک ہر چیز میں مصلحت ہوتی ہے ! ! کوئی چیز بنا وجہ کے نہیں ہوتی غلطی کی تھی اُس کی سزا بھی مل رہی تھی محبت میں دوری ضروری ہوتی ہے ! ! وہ بھی مل چکی تھی

وہ محبت ہی کیا جس میں محبوب سے دوری نا ہو ؟

!! سعد نے پتہ نہیں کیا سوچا تھا لیکن وہ گاڑی سے باہر ایا

!! پتہ نہیں کیوں دل کسی جگہ کھینچ رہا تھا

کیا ہو رہا ہے!! سعد نے دل کی کیفیت سے انجان اسمان پر چہرہ کیے گہرا

!! سانس بھرا تھا

!! دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا وجہ وہ نہیں جانتا تھا

سعد نے نظریں گھمائے ادھر ادھر دیکھا وہ مال سے تھوڑے فاصلے پر تھا

جس کی وجہ سے اسے پارکنگ میں موجود گاڑیاں نہیں دکھائی دے رہی

تھیں البتہ ایک الگ ہی احساس محسوس ہو رہا تھا بے ساختہ اس نے اپنی

!! شرٹ کا اوپر والا بٹن کھولتے گہرے گہرے سانس لینا شروع کیے تھے

ساری کیفیت سے انجان اب وہ بے ساختہ قدم لیتا سڑک پر اگے بڑھ رہا

!! تھا

کیا لینا ہے تُم نے مطلب کس طرح کا؟؟ میرا برش کو دیکھ بولا کیونکہ میر کو

!! بالکل بھی لڑکیوں کی شاپنگ کے بارے میں معلومات نہیں تھی

دیکھتے ہیں لیکن برات کہ لہنگا ہوتا ہے ! ! ابرش نے میر کو آگاہ کیا جب میر نے سر کو خم دیا

وہ لوگ اس عالشان مال کی سب سے بڑی اور الشان دکان میں داخل ہوئے تھے ! !

جہاں برائڈل ڈریسز کا جہاں اباد تھا ! !

السلام علیکم سر

اسلام علیکم میم ! !

پلز بیٹھے ! ! وہاں کے مینجر نے ادب سے کہا جب وہ دونوں سلام کا جواب دیتے صوفے پر بیٹھے ! !

کیا د کھادوں آپ لوگوں کو ؟ ؟ مینجر اُنہیں دیکھ بولا

جب ابرش نے لہنگے کا بتایا اگلے ہی لمحے عالیشان قسم کے نہایت خوبصورت خوبصورت لہنگے سامنے بچھائے جا رہے تھے ! !

میر یہ والا دیکھیں ! ایک نہایت خوبصورت بلڈ ریڈ کلر کے لہنگے پر ابرش ہاتھ رکھتی بولی

بہت پیارا ہے ! ! تمہیں پسند ہے ؟؟ میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

ٹھک ہے پھر اسے پیک کر دیں ! ! ولیمے کے بھی دیکھ لو ! ! میر پیک کرنے ! ! کا کہتا ابرش سے مخاطب ہوا

جب برائیڈل ڈریسز اٹھا کر ولیمہ کے ڈریسز سامنے بچھائے جا رہے تھے جو ! ! نہایت ہی خوبصورتی میکسیاں تھی

! ! دیکھنے میں ہی وہ قیمتی لگ رہی تھی

! ! کچھ ہی دیر میں اک خوبصورت میکسی بھی فائنل ہو چکی تھی

اس ایک ہی دکان سے تقریباً ابرش نے اپنے سارے کپڑوں کی شاپنگ کر ! ! لی تھی جیولری وغیرہ کے لیے وہ لوگ پھر کسی اور شاپ میں گئے تھے

قریب ڈیڑھ دو گھنٹے بعد سب اپنی شاپنگ کرتے اس مخصوص جگہ پر جمع ہوئے تھے جہاں میر نے کہا تھا!!

ہو گئی سب کی شاپنگ؟ مائم سب کو دیکھ بولا جب سب نے حامی دی

اب وہ سب باتیں کرتے مول سے باہر آئے تھے اس وقت دوپہر ہو رہی تھی لیکن موسم بہت ہی زیادہ خوبصورت ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی کچھ ہی دیر میں بارش انے والی ہے تیز ہوائیں چل رہی تھی لگ رہا تھا گویا شام کا وقت ہو!

ماشاللہ لگتا ہے اج موسم کو بھی پتہ چل گیا کہ زہرام شاپنگ کرنے ایا ہے!! دیکھا موسم نے کیسا ویلکم کیا ہے میرا؟ بہار اس خوبصورت منظر کو دیکھتے ہیں زہرام اپنا کالر جھاڑتا بولا

بارش انے والی ہے لگتا ہے!! میرا اسمان پر کالے بادل چھاتا دیکھ بولا رو رہے ہیں بادل بھی میری خوبصورتی دیکھ!! زہرام مسکراتا ہوا بولا

تیری خوبصورتی نہیں تیری فضول باتوں پر رو رہے ہیں بادل ! ! عمر نے اس کا عملہ درست کیا

جل اور جل جل کے کالا ہو جا ! ! ذہرام منہ بناتا بولا

اچھا بس کرو تم دونوں موسم کافی خراب ہو رہا ہے گھر پہنچنا ہے ! ! حد سے زیادہ چلتی ہواؤں کو دیکھ میر بولا جب سب پارکنگ میں لگی گاڑی کی جانب بڑھے ! !

یار اتنا پیارا موسم ہو رہا ہے تھوڑی دیر رک کر اس موسم کو انجوائے کرتے ہیں نا ! ! ! ذہرام تیز ہواؤں میں گہرا سانس بھرتا بولا

گھر یہاں سے کافی دور ہے اگر میں موسم زیادہ خراب ہو تو مسئلہ ائے گا گھر جانے میں ! ! مائم ذہرام کو دیکھ بولا

ہمم مائم ٹھک کہے رہا ہے ! ! میر نے اطفا کیا

! ! میر نے آنکھوں پر چشمہ لگایا

! ! اور گاڑی تک پہنچا پیچھے ہی سب بھی آ رہے تھے

میر نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا ابرش کیلئے ! ! ہوائے لمحہ بالمہ تیز ہوتی جا رہی تھی

ابرش کے بیٹھنے پر میر نے دروازہ بند کیا ! ! جب اُس کا فون بجا

میر نے وہی کھڑے فون دیکھا ! ! میر ابھی فون دیکھ رہا تھا جب سامنے ٹہلتے ! ! سعد نے بے ساختہ نظریں اٹھائی اُس کا چہرہ بہت زدا مر جھایا ہوا تھا

سامنے میر موبائل پر دیکھ رہا تھا تیز ہواؤں کی وجہ سے اُس کا بال ہلکے ہلکے ! ! اڑتے پیشانی پر پھیل گئے تھے

جو اسے مزید خوبصورت دکھا رہے تھے ! ! میر کو دیکھ سعد سٹل ہوا تھا اسے ! ! لگا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے ایک خوبصورت خواب

! ! سعد بدبنے بنا پلک جھپکائے سامنے دیکھ رہا تھا

! ! تیز چلتی ہوائے بھی اس کی کیفیت توڑنے کے لیے ناکافی تھی

! ! میر فون میں دیکھتا اب گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے کیلئے بڑھا

! ! جب اک آواز نے اس کے قدم روکے تھے

!!س۔ سر!! سعد کی اوازنہ چاہتے ہوئے بھی لڑکڑائی تھی

میر جو گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا اُس کی حرکت رکی تھی میر نے پیچھے مڑتے

!! اسے دیکھا

موسم لمحہ بلمحہ مزید خراب ہو رہا تھا بادل اندھیرے سے ڈھک رہے تھے

!!جب کہ ہواؤں کا زور تیز ہو رہا تھا

!!میر نے جو ہی اُسے دیکھا اُن دونوں کی نظریں ملی تھی

!!جب کہ سامنے سعد کو دیکھ مائم زہرام عمر اور بہرام بھی باہر ائے تھے

سر!! سعد آگے ایا تھا سعد کی آنکھوں میں نمی تھی جسے ہر کوئی محسوس

!! کر سکتا تھا

میر نے آنکھوں سے چشمہ ہٹایا تھا جب کے وہ وہ چاروں بھی مسکرائے

!!تھے

سعد کی انکھوں میں اب تیزی سے نمی جمع ہو رہی تھی وہ بس سٹل میر کو دیکھ

!!رہا تھا

جب میر نے خاموشی سے بنا کچھ کہے آگے بڑھتے اُسے اپنے سینے سے لگایا اور یہاں ضبط ٹوٹا تھا سعد نے میر کے گرد حصار باندھا آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا !!

سب ہی مسکرا رہے تھے سعد کو دیکھ کر !!

کچھ لمحے بعد میر نے نرمی سے اُسے پیچھے کیا !!

ائی ایم سوری سر !! سعد میر کو دیکھ بولا

نہیں ضرورت سعد معافی کی نہ اب اور نہ تب تھی !! میر اُسے دیکھ نرمی سے بولا

سعد خاموش رہا تھا !! جب مائم ذہرام عمر اور بہرام اکر سعد سے گلے ملے !!

سعد بھی مسکرا کر ان چاروں سے ملا !!

میں بہت شرمندہ ہوں سر میں سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں بابا سے امی سے !! سعد میر کو دیکھ بولا

اب تم کسی سے معافی نہیں مانگو گے جتنی سزا ہونی تھی وہ ہو گئی ہے اجاؤ گھر چلتے ہیں!! میر اُسے دیکھ بولا

!! جب سعد کے لب مسکرائے بے چین دل کو گویا راحت ملی تھی

!! جو سکون اسے پچھلے اٹھ نو ماہ سے نہیں ملا تھا وہ اب مل چکا تھا

!! سعد ایک بار پھر میر کے گلے لگا تھا!! جب میر نے اُس کی پشت تھپتھپائی

سعد تمہیں پتہ ہے میر کی شادی ہے 15 دن بعد اچھا ہے تم اگئے مل کے سب انجوائے کریں گے!! زہرام اسے دیکھ مسکرا کر بولا

ماشاءاللہ بہت مبارک سر آپ کو!! سعد میر کو دیکھ بولا جب میر نے دھیما سا مسکرا کر اُسے دیکھا !!

موسم بہت خراب ہو رہا ہے جلدی سے گھر چلتے ہیں!! عمر نے اب اسمان پر کڑکتی اس بجلی کو دیکھ کہا

!! جب سب نے دوبارہ موقع کی نزاکت پر غور کیا

پھر سب اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھے ! ! ابھی سب کی ڈیٹیل میں بات نہیں
! ! ہوئی تھی یقینا موسم کی وجہ سے
اب گاڑیاں سکندر شاہ کی جانب روانہ تھی سعد حد سے زدا خوش تھا دل
! ! تیزی سے دھڑک رہا تھا
! ! شاید منال کا سامنا کرنے کیلئے
! ! خیر جو بھی تھا اب سعد پہلے والا سعد لگ رہا تھا
میر یہ تو بہت اچھا ہوا ! ! سعد بھائی آ گیے شادی سے پہلے ! ! ابر ش خوشی سے
بولی
! ! میر اس کی خوشی دیکھ مسکرایا تھا
اج شاپنگ پر بیلا کی شاپنگ بھی ہو چکی تھی ! ! تقریبا سب نے اپنی اپنی
! ! شاپنگ کر لی تھی جو چھوٹا موٹا رہ جانا تھا وہ دوبارہ انے پر اجانا تھا
! ! گاڑیاں سکندر ہاؤس کی پارچ پر رکی تھی سب اندر داخل ہوئے

سعد کے قدم انکاری کر رہے تھے آگے بڑھنے سے آٹھ ماہ کے بعد اپنا گھر
دیکھتے اُس کا دل گویا باہر انے کو تیار تھا

!! سعد سب سے پیچھے تھا

!! لاؤنج میں ہی سارے بڑے بیٹھے ہوئے تھے

اگیے بچوں؟ سب کو اتا دیکھ صائمہ بیگم بولیں ابھی تک کسی کی بھی نظر سعد
!! پر نہیں پڑی تھی کیونکہ وہ سب سے پیچھے تھا

!! ہاں جی آ گیے !! زہرام کہتا ہے صائمہ بیگم کے برابر میں بیٹھا

جب صائمہ بیگم نے پیار سے اُس کے بال سنوارے بے ساختہ اب سب کی
! نظر سعد پر گئی تھی

احمد صاحب جو مسکرا کر چائے کا سپ لینے لگے تھے سعد کو دیکھ ان کا کپ
!! ہوا میں ہی رکا تھا نظر ایک جگہ پر ٹھہری تھی مسکراہٹ سمٹ رہی تھی

!! میر نے بغور اُن کے تاثرات دیکھے تھے

!! جبکہ صائمہ بیگم بھی سعد کو دیکھ سٹل ہوئی تھی

ان کا بھی بہت دل کرتا تھا سعد سے ملنے کا بہت کم وقت میں سعد ان کے دل میں ایک بہت اچھا مقام بنا چکا تھا میر کے یہاں موجود نہ ہونے پر سعد نے سب کا بہت خیال رکھا تھا!! صائمہ بیگم اُس سے بہت پیار کرتی تھی !! بس حالات اس وقت کچھ ایسے کھڑے ہو گئے تھے

!! سعد کو دیکھ ان کی انکھوں میں تیزی سے نمی جمع ہو رہی تھی

کبھی کبھی حالات اُس طرح کے کھڑے ہو جاتے ہیں جس میں نہ چاہتے !! ہوئے بھی ہمیں وہ کرنا پڑتا ہے جو ہم کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے

! سعد بھی خاموشی سے خالی آنکھوں سے صائمہ بیگم کو دیکھ رہا تھا؛

صائمہ بیگم کی انکھوں میں تڑپ کوئی بھی دیکھ سکتا تھا!! انہوں نے سعد بیٹا کہا نہیں تھا مانا بھی تھا لیکن اٹھ ماہ پہلے ہوا حادثہ کوئی چھوٹا نہیں تھا!! وہ ایک بہت بڑی بات تھی!! بات عزت پر آچکی تھی!! وہ اپنی بہن کو کیا جواب دیتی؟؟؟

یہاں کیا کر رہا ہے سعد ! ! احمد صاحب سعد کو دیکھ بولے ان کا لہجہ ان کی بات سے بر عکس نرم تھا وہ بھی اتنا پتھر دل نہیں تھے اتنے وقت میں ان کا دل بھی نرم ہو چکا تھا ! !

وہ بھی چاہتے تھے سعد واپس اجائیں ! ! لیکن جو انہوں نے کیا تھا اٹھ ماہ پہلے اس سے ان کا منہ نہیں پڑھتا تھا میر سے بولنے کا کہ وہ سعد کو واپس بلا لے ! !

اُس کا گھر ہے بابا یہاں آئیگا وہ ! ! بھلے کچھ عرصے دور رہا لیکن منزل تو یہی ہے ! ! میر اُنہیں دیکھ نرمی سے بولا

! ! اس وقت یہاں منال موجود نہیں تھی

! ! میر کی بات پر احمد صاحب خاموش رہے تھے

! ! بلکل ہی خاموشی تھی

جو ہو گیا سو ہو گیا اب بات کو کافی وقت ہو چکا ہے مجھے نہیں لگتا اس بات کو مزید لمبا کرنا چاہیے ! !

اگر سعد نے کچھ غلط کیا تھا تو اس کی سزا اسے اپنے گھر والوں سے دور رہ کر مل چکی ہے گھر والوں سے دور رہنا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے بابا!!

امیر انہیں دیکھ بولا میر جانتا تھا اس میں سعد کی کوئی غلطی نہیں ہے لیکن منال کا سچ اگر سب جانتے تو سب کے دل میں منال کے لیے دوری اجانی تھی اس لیے وہ بات سامنے نہ ائے وہی بہتر تھا!!

مزید بدمزگی میرا اپنے گھر میں نہیں چاہتا تھا!!

مما میں خالہ بات کر چکا ہوں انہیں میں نے بتا دیا ہے منال اور سعد کے نکاح کے بارے میں!!

میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ منال کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں ہو گی!!

سعد منال کے لیے ایک بہترین ہمسفر ہے!! اور سب سے بڑی بات اب ان دونوں کے بیچ ایک نکاح کا پاک اور مضبوط رشتہ ہے اس کو ہم لوگ جھوٹلا نہیں سکتے!! پھر مزید ان سب کا کوئی مطلب نہیں بنتا!!

ہم تو بچپن سے سنتے آرہے ہیں جوڑے اسمانوں پر بنتے ہیں بس ان کے ملنے کا طریقہ تھوڑا الگ ہوتا ہے ! ! اسی طرح سعد اور منال کا طریقہ بھی تھوڑا الگ تھا لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بہترین ہم سفر ثابت ہوں گے یہ ہم لوگ دیکھ سکتے ہیں ! ! میر اُنہیں دیکھ بولا

ائ ایم سوری امی جان ! ! مجھے معاف کر دیں ! ! سعد اتا نیچے بیٹھتا اُن کا ہاتھ تھامے بولا

! ! جب صائمہ بیگم کی انکھ سے اک انسوں گرا

نہیں میرے بچے ! ! میں تُم سے ناراض نہیں ہوں پھر معافی کس بات کی ! ! صائمہ بیگم نے سعد کو سینے سے لگایا تھا

! ! سب ہی مسکرائے تھے

صائمہ بیگم سے ملتے سعد کا رخ احمد صاحب کی جانب تھا ! ! جن کی نظریں نیچے تھی ! !

بابا ائی ایم س۔۔۔ابھی سعد پوری بات کرتا جب احمد صاحب نے کھڑے ہوتے اسے جھٹکے سے اپنے سینے میں بھینچا!!

یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ کوئی اس بات کو سمجھ نہ پایا!!

لیکن سمجھانے پر سب کے لب مسکرائے تھے!!

سعد بھی اُن کے گرد حصار باندھتا آنکھیں موند چکا تھا!

وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے احمد صاحب کو باپ اور سائمہ بیگم کو اپنی ماں مانتا تھا!!

ماں باپ کا پیار ہی اسے یہاں اکر ملا تھا!!!

کچھ لمحے بعد احمد صاحب نے اُسے پیچھے کرتے اُس کی پیشانی چومی!!

احمد صاحب کی انکھوں میں بھی نمی تھی!!

مجھے معاف کر دو میرے بچے میں ن۔۔۔احمد صاحب کہے رہے تھے جب سعد بولا

نہیں باباشر مندہ نا کریں ! ! اپ کی کوئی غلطی نہیں ہے اپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یہی کرتے کیونکہ بات چھوٹی نہیں تھی ! ! سعد اُن کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا ! !

! ! پھر احسن اور امنہ بیگم سے ملا ! ! سب دوبارہ صوفے پر بیٹھ چکے تھے اور سعد سے باتیں جاری تھی سعد کن اکھیوں سے ادھر ادھر دیکھتا منال کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا جو یہاں موجود نہیں تھی ! !

میرا اپنے کمرے میں جا چکا تھا ! ! جب کے انگ پارٹی اہستہ اہستہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی کیونکہ شاپنگ کی وجہ سے وہ سب لوگ کافی زیادہ تھک چکے تھے ! !

سعد میرے بچے جاؤ اپ بھی ارام کر لو اپنے کمرے میں ! ! صائمہ بیگم اُس کے سر پر پیار دیتی بولی

! ! جب سعد مسکرا کر کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی اور بڑھا

سعد کے کمرے کے سامنے سے راستہ نکلتے منال کا کمرا تا تھا!! سعد نے گہرا سانس بھرے خود کو ریلیکس کیا!!

پھر اپنے قدم منال کے کمرے کی اور بڑھائے!! سعد کا ایک ایک قدم اس کے دل کی دھڑکن تیز کر رہا تھا!!

سعد کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا پہلی بار منال کو فیس کرنے کے لیے پتہ نہیں کیوں لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی!! سعد اُس کے دروازے کے سامنے رکا!!

پھر سعد نے دیکھتے گہرا سانس لیا!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!!

سعد نے دل میں پڑھتے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر ڈور گھمایا!! ڈور کھولتے سعد اندر داخل ہوا!! اندھیرا؟؟ دن کے وقت؟؟ سعد کمرے میں اندھیرا دیکھ بولا

پھر ہاتھ بڑھا کر سعد نے کمرے کی لائٹ کھولی!! نظر سیدھا بیڈ پر گئی تھی!! جہاں منال سو رہی تھی اور ٹھک برابر میں بیلا سکون سے سو رہی تھی!! سعد نے قدم اگے کی جانب بڑھائے

!! سعد نے نیچے جھکتے بیلا کی پیشانی چومی

پھر نظریں اٹھائے منال کو دیکھا جس کے چہرے پر بے سکونی سوتے ہوئے بھی چھلک لگ رہی تھی !!

سوتے ہوئے اتنی پیاری کیوں لگ رہی ہے یہ ؟؟اُسے سوتا ہوا دیکھ سعد نے بے ساختہ سوچا تھا

یہاں میری نیندیں اڑے ہوئی تھی اور یہاں یہ سو رہی ہے!! سعد اسے دیکھ خفگی سے سوچنے لگا !!

کیا کروں اٹھاؤں یا نہیں ؟؟ سعد نے اُسے دیکھ سوچا

اف کورس اٹھا دیتا ہوں اتنا مہینوں بعد ایا ہُوں نیند تو بعد میں بھی پوری ہوتی رہے گی ! ! خود سے ہی جواب دیتا سعد نے اُسے اٹھانے کا منصوبہ بنایا ! !

جلیبی ؟ ؟ سعد نے قریب جھکتے اُسے پکارا ! ! لیکن شاید وہ گہری نیند میں تھی

جلیبی ؟ ؟ ؟ سعد نے دوبارہ پکارا

اٹھو نا ! ! دیکھو کتنا عرصے بعد ایا ہُوں ! ! سعد اُسے دیکھ بولا گویا وہ سن رہی ہو ! !

! ! سعد نے بے ساختہ نرمی سے اُس کی بٹن جیسی ناک پر انگلی رکھی تھی

ہو تو کیوٹ ! ! سعد اُس کا پیارا سا چہرہ دیکھ بولا

سعد نے اُس کی آنکھیں اپنے ہاتھ سے چھوا ! ! شاید وہ یقین کرنا چاہ رہا تھا

! ! کے جو ہو رہا ہے وہ اب سچ ہے

سعد نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس کی پیشانی پر لب رکھے تھے ! ! یہ

! پہلا لمس تھا جو سعد نے اُسے دیا تھا؛

!! پہلے لمس میں ہی دعا جہاں کی عقیدت تھی

!! اُس کے لمس کی حدت سے منال کی آنکھوں میں حرکت پھیلی تھی

اُس کی پلکیں لزری تھی جنہیں دیکھ سعد جھٹکے سے پیچھے ہوا

منال نے دھیرے دھیرے سے آنکھیں کھولنا چاہی!! جو جو انکھیں کھل

!! رہی تھی سامنے کھڑا سعد نظروں کے حصار میں ارہا تھا

منال نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا منال کی انکھوں میں نیند

!! بھری تھی جو صاف دکھائی دے رہی تھی

میں پاگل ہو جاؤں گی اب تو وہ انسان مجھے نظروں کے سامنے بھی دکھائی

دیتا ہے!! اف خدایا کیا ہو گیا ہے مجھے؟؟ منال سعد کو اپنا وہم سمجھتی نیند

!! سے بھری اواز میں بولتی کروٹ بدل کر واپس سونے لگی

استغفراللہ!! کیسی لڑکی ہے نیند پوری کرنی ہے پہلے شوہر جائے بھاڑ میں

!! سعد سلگ کر سوچتا بولا

اے جلیبی اٹھو ! ! سعد نے اُس کا بازو ہلاتے اسے اٹھانا چاہا اواز اس نے
دھیمی رکھی تھی کیونکہ بیلا سو رہی تھی

جب کے اپنی بازوں پر جانی پہچانی گرفت کو محسوس کرتے پھر وہ اواز جس
کو سننے کے لیے وہ شاید اٹھ ماہ سے تڑپ رہی تھی وہ احساس جو سعد کے
قریب ہونے سے اسے محسوس ہو رہا تھا سعد کے کلون کی خوشبو وہ سب
! ! ایک ساتھ منال پر حملہ کر چکی تھی

منال نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھی نیند اک لمحے میں انکھوں سے دور
! ! ہوئی تھی

منال نے جھٹکے سے کروٹ سیدھا کرتے سامنے دیکھا ! ! آنکھوں میں بے
! ! یقینی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کیساری ایکٹ کرنا ہے

! ! وہ بنا پلک جھپکائیں اُسے دیکھ رہی تھی

ہ۔ ہٹلر ! ! منال نے بمشکل لفظ ادا کیا تھا

لو جی مبارک ہو اک اور نیا نام ! ! اپنے لیے ایک اور نیا نام ایجاد ہو تا دیکھ

سعد اُسے دیکھ بولا

! ! منال جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی

کیا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں کیا تم سچ میں ہو ہٹلر ! منال کی آنکھوں میں نمی گویا اترنے والی تھی

ہاں یار سچ میں ہُوں ! سعد نے فرمانبرداری سے اسباب میں سر ہلاتے کہا

منال کی سانسیں گہری ہوئی تھی ! ! وہ دھیرے سے بیڈ سے اٹھی نظریں ! ! بس سعد کے چہرے پر مرکوز تھی

وہ کھڑی ہوتی سعد کے قریب ائی اُن دونوں کہ بیچ اب فاصلہ صرف ایک قدم کا تھا ! ! وہ یک ٹک سعد کا چہرہ دیکھ رہی تھی ! ! کچھ لمحے بعد منال اک دم سے اُس کے سینے سے لگی تھی

اچانک ہونے والے حملے پر سعد نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو اس کے سینے سے لگتی اس کے گرد مضبوط حصار بنا چکی تھی ! ! !

کچھ لمحے بعد حالات کو سمجھتے سعد نے بھی مسکرا کر اس کے گرد حصار باندھا تھا!!

اس کے حصار باندھنے کی دیر تھی جب منال شدت سے رونے لگی!! اس کی شرٹ پیچھے سے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑے وہ بری طرح رو رہی تھی!!

گویا ابھی چھوڑے گی اور سعد اس سے پھر دور ہو جائے گا!!

بس بس!! اسے حد سے زیادہ روتا دیکھ سعد نے بال نرمی سے سہلاتے اسے چپ کروانا چاہا!!

لیکن وہ ہنوز شدت سے رو رہی تھی سعد کو امید نہیں تھی کہ منال اس کے لیے بھی کبھی اس طرح رو سکتی ہے!! منال شاید زندگی میں پہلی بار کسی کے لیے اس قدر شدت سے رو رہی تھی!!

" محبت میں رونا تو جیسے کتاب میں لکھا ہوا ایا ہے "

بس بس ! ! ایک ہی بار اپنے انسو سارے ضائع کرنا ہے کیا ! ! اُسے کچھ دیر
! ! بعد بھی چپ نہ ہوتا دیکھ سعد اس کا چہرا اپنے سامنے کرتا بولا
اک بات بتاؤں ؟ ؟ سعد اُس کا چہرہ بغور دیکھ بولا جب منال نے روتے
ہوئے سوں سوں کرتے سوالیہ نظروں سے دیکھا
اج یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کے تُم روتی ہوئی الدین کا چراغ لگتی ہو ! سعد
شرارت سے بولا جب منال جو رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی اس کی بات پر
! ! اپنا رونا بھولی تھی
وہ غصے سے سعد کو پوری سے نوازتی شدت سے پانچ بناتی اُس کے بازوں پر
! ! رسید کر چکی تھی
! ! اہ ! ! سعد نے مصنوعی اہ بھری تھی
ایسے ہی لگتی ہو تم نازک ! ! ہاتھوں میں دیکھا ہے کبھی اپنے سو کلو کے ہاتھ
ہیں تمہارے میری ہڈی ٹوٹ گئی ہو گی ! ! سعد اپنا بازو سہلاتا اُسے دیکھ بولا

انہی سوکلو کے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں گی ! ! منال اپنے انسوں صاف کرتی بولی

ابھی کچھ مہینوں کے لیے دور ہوا تھا تو یہ تمہارا حال ہے اگر اپنے ہاتھوں سے مار دو گی تو کیا ہو گا تمہارا ! ! سعد اُسے دیکھ دلچسپی سے بولا

بکواس مت کرو یہ بتاؤ کہاں تھے تُم ؟؟ اتنے مہینے اور موبائل کیوں بند تھا ؟؟

میں نے اتنی کالز کی تمہیں ! ! منال واپس بھرائی آواز میں اسے دیکھ بولی

یار دوبارہ مت رونا ! ! میرا موبائل ٹوٹ گیا تھا پھر میں نے نیا موبائل لیا پھر ! ! نئی سم تھی اس وجہ سے ! ! سعد نے اُس کے انسو صاف کرتے کہا

تو تمہیں میرا نمبر یاد نہیں تھا تم مجھے نئے نمبر کے میسج نہیں کر سکتے تھے ؟؟ منال نے شکوہ کیا

مجھے دو گھنٹے پہلے کھایا کھانا بھول جاتا ہے تُم مجھے اپنا گیارہ ہندسوں کا نمبر یاد رکھنے کا کہے رہی ہو نائس جوک ! ! سعد اُسے دیکھ کہتا صوفے پر ڈھینے والے انداز میں بیٹھا

تم چاہتے تو یاد رکھ سکتے تھے ! ! لیکن اف کورس کیوں رکھو گے ؟ میں کون سا تمہاری زندگی میں اہمیت رکھتی ہوں ! ! منال خفگی سے کہتی خود بھی صوفے پر بیٹھی ! !

میں کون سا تمہاری زندگی میں رکھتا ہوں اہمیت ؟ ؟ سعد نے سوالیہ نظروں سے دیکھ پوچھا جب منال نے جھٹکے سے اسے بے یقینی سے دیکھا

یعنی اس کا اتنا شدت سے رونا بھی اسے اس کی اہمیت منال کی زندگی میں نہیں بتا پایا تھا ! !

سعد جو سے تنگ کرنے کے لیے سب کہہ رہا تھا اس کی انکھوں میں بے یقینی دیکھ اپنی انے والی مسکراہٹ بڑی مشکل سے دبا گیا ! !

تم لائک ہی نہیں ہو اس کے کہ تمہارے لیے رویا جائے ! ! منال اُسے دیکھ غصے سے بولی

ویسے اک بات ہے تم نے مجھے بتایا نہیں تم میرے لیے کیوں رو رہی تھی ؟ ؟ سعد کو نیا سوال سوجا

میرا مطلب تم کہہ رہی تھی نا پہلے کہ تم میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور بھی بلا بلا ! ! تو پھر تمہارے اتنا رونے کا مطلب کیا سمجھوں میں ؟؟ سعد اُس ! ! کا موڈ ٹھک کرنے کیلئے اُسے تنگ کر رہا تھا جس میں وہ کامیاب ہو چکا تھا کیونکہ پاگل ہو گئی تھی میں ! ! دس دنوں سے سوئی نہیں تھی اسلئے میرے دماغ کا سکروڈھلا ہو گیا تھا ! ! منال اُسے دیکھ دانت پیستی ہوئی بولی

پھر کروالیا سکروٹائٹ دماغ کا ؟؟ یا میں کروں ؟؟ سیکریٹ ایجنٹ سے پہلے میں مکینک تھا مجھے سکروفٹ کرنے بہت اچھے سے آتے ہے ! ! سعد نے اپنا ٹیلنٹ سامنے رکھا جب منال نے غصے سے اُسے گھورا

تُم کیوں میرا دماغ کھا رہے ہو دفا ہو جاؤ واپس ! ! منال غصے سے کھڑی ہوتی بولی

پکا چلا جاؤں اس بار گیا نا تو واپس نہیں اؤں گا ! ! سعد اُسے دیکھ مسکراہٹ چھپاتا سنجیدہ چہرہ بنائے بولا نظر مسلسل اس کے چہرے پر مرکوز تھی وہ اس ! ! کا ایکسپریشن دیکھنا چاہتا تھا

!!جب کے اُس کی بات پر منال کے تنے ہوئے تصورات ڈھیلے پڑے تھے

!! اُس نے نم آنکھوں سے سعد کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

مت جاؤ!! منال بھرائی آواز میں بولی اگلے لمحے اک انسوں ٹوٹ کر اُس کی

!!آنکھ سے گرا تھا جب سعد نے اسے اپنے سینے میں بھینچا

مزاق کر رہا تھا نہیں جا رہا کہی!! سعد نا محسوس انداز میں اس کے بالوں پر

لب رکھتا بولا

پھر اُسے سینے سے لگاے اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکا کر آنکھیں موند

!! گیا

!! سکون دونوں کے وجود کو نصیب ہو چکا تھا لمبے ہجر کے بعد

!! پندرہ دن بعد

اج میر اور ابرش کی مائیو تھی صبح کے آٹھ بج رہے تھے ! ! سب اٹھ چکے
! ! تھے سوائے میر کے جو رات میں کافی دیر سے سویا تھا
! ! سب ناشتے کی ٹیبل پر آ چکے تھے
میر نہیں ایا بچے ! ! میر کو ٹیبل پر نے دیکھ صائمہ بیگم بولی
ہم اٹھا کر آئے ہیں ماما ارہا ہے ! ! عمر نے نہیں آگاہ کیا جب انہوں نے
! ! اسباب میں سر ہلایا سب حد سے زیادہ خوش تھے
جس گھڑی کا سب نے شدت سے انتظار کیا تھا اج سے وہ شروع ہونے والی
! ! تھی
ابرش بچے مہندی والی ابھی کچھ دیر تک اجائیگی ! ! سب لڑکیاں مہندی لگوا
لینا تین چار آئیگی مہندی لگانے والی ! ! صائمہ بیگم لڑکیوں کو دیکھ بولی جو
! ! خوشی سے دوچار اک دوسرے سے باتوں میں مگن تھی
جی ٹھک ہے بڑی ماما ! ! ابرش اُنہیں دیکھ مسکرا کر بولی ساتھ ساری لڑکیوں
نے بھی اطفا کیا

!! جب میر اتاد کھائی دیا

اسلام علیکم !! میر کرسی پر بیٹھتا بولا

!! وعلیکم السلام !! سب نے مشترکہ جواب دیا

اتنی جلدی کیوں اٹھایا مجھے سالے !! میر ذہرام کو دیکھ غصے سے بولا پچھلے کئی دنوں سے زھرام اور عمر اس کی نیند کے دشمن بنے ہوئے تھے

بھائی جان اج آپ کی مایو ہے !! ذہرام نے اُسے آگاہ کیا

کیا بات کر رہا ہے ؟؟ سچ میں ؟؟ مجھے کیوں نہیں بتایا کسی نے !! میر مصنوعی حیرت سے بولا جب کے اُس کی بات پر سب قہقہ لگا کر ہنسے تھے وہی ذہرام نے منہ بنایا تھا

مجھے پتہ ہے میری مائیو ہے !! لیکن وہ تو رات میں ہے نہ !! میں رات میں بھی چار بجے سویا ہُوں !! میر ذہرام کو دیکھ ہنوز غصے سے بولا

اور کام بھی تو ہے یار ! ! شادی والا گھر ہے ہزار کام ہے ڈیکوریشن والے کو بھی کول کر دی ہے ابھی انے انا ہو گا وہ گھر کو دلہن بنانے کے لیے ! ! ذہرام نے میر کو آگاہ کیا

میر نے اُسے دیکھا تھا جو میر کی بات کا مقصد نہیں سمجھ رہا تھا میر کا سوال اب بھی وہی تھا کے اُسے کیوں اٹھایا ہے ؟ ؟

خیر میر نظر انداز کرتا ناشتے کی جانب متوجہ ہوا

! ! میر نے نظر اٹھائے ابرش کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

میر کے دیکھنے پر سٹپٹا کر اُدھر اُدھر دیکھنے لگی جب کے اس کی اس حرکت پر ! ! میر چہرہ جھکائے دھیما سا مسکرایا تھا

اور ابرش نے یہ بغور دیکھا تھا اُسے عشق تھا جب میر اُس کی کسی حرکت اور ! ! بات پر چہرہ جھکائے مسکراتا تھا

اُس انسان کی ہر ادا قاتل تھی ! ! سیدھا دل پر وار کرتی تھی ! ؛

میر نے سعد کو دیکھا جو بیٹھا احمد صاحب سے کوئی بات کر رہا تھا ! ؛

احمد صاحب اور سعد کی بونڈنگ بہت مضبوط ہو چکی تھی!! میر کو خوشی ہوئی تھی!! یا یوں کہو سب کو خوشی ہوئی تھی!!

بیلا بابا کے پاس آؤ میر ابیٹا!! ابرش کی گود میں بیٹھی بیلا کو دیکھ میر نے ہاتھ آگے کرتا کہا جب بیلا ابرش کی گود سے اُترتی میر کی کرسی کے پاس ائی جب میر نے اُسے اٹھا کر اپنی گود میں اٹھایا!!

کیسا ہے میر ا بچا!! میر اُس کے گال پر لب رکھتا پیار سے بولا

میں تو ٹھک ہُوں بابا!! بیلا کیوٹ سی اسمائل چہرے پر سجائے بولی

میر بھی مسکرایا تھا!! میر نے بریڈ بیلا کے لبوں کے قریب کی تھے جب بیلا نے تھوڑی سی کھائی میر اُسے کھلاتا ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہا تھا

چلو جی جوس پیے گی اب بابا کی جان!! میر جوس کا گلاس اُس کے لبوں کے قریب کرتا پیار سے ہونا جب بیلا نے اپنے ننھے ہاتھوں میں پکڑ کر بیلا جوس عام طور پر نہیں پیتی تھی لیکن میر کے پیار پیار سے کہنے پر ناشتہ بھی بہت اچھی طرح کر لیتی تھی اور جوس بھی پی لیتی تھی!!

وہاں موجود سب اپنا ناشتہ چھوڑے سامنے موجود باپ بیٹی کو دیکھ رہے تھے!! بیلا چہک کر میر سے باتیں کر رہی تھی اور میر بھی اُس سے باتیں کرتا اُسے جواب دے رہا تھا !!

!! ماشاللہ!! سب اپنے دل میں انہیں دیکھ ماشاءاللہ کہہ رہے تھے

ناشتے کے بعد سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگے تھے اج مایو تھی اور ہزار کام تھے مہمانوں نے شام تک انا تھا !!

!! ڈیکوریشن والے بھی اچکے تھے جب کے مہندی والی انے والی تھی

ذہرام عمر اور بہرام ڈیکوریشن دیکھ رہے تھے!! سب جگہ چہل پہل تھی!! رات کیلئے کپڑے نکال کر رکھے جا رہے تھے !!

!! ہر جگہ اک خوش گوار ماحول تھا

میر دیکھ سکتا تھا سب کے چہروں پر نا ختم ہونے والی خوشی اس شادی کا سب کو انتظار تھا !!

!! مائیو کا فنکشن باہر ہونا تھا! ن قریب ساتھ آٹھ تک شروع ہونا تھا

رات میں کو مہمانوں نے انا تھا پھر کچھ نے ڈائریکٹ برات پر انا تھا اور کچھ نے یہی رکنا تھا !!

جس کی وجہ سے صائمہ اور امنہ بیگم نے سارے کمروں کی ایک بار پھر صفائی کروادی تھی !! جس میں مہمان رکنے والے تھے !! سارے کمرے پہلے سے ہی فرنیچر ائز اور اعلی بنے ہوئے تھے بس ایک بار صفائی اور کروا دی تھی صائمہ اور امنہ بیگم نے !!

میر کسی کام سے جارہا تھا !! جب سعد اُس کے پاس ایا !!

سر میں بھی آپ کے ساتھ چل رہا ہوں !! سعد اتا میر کو دیکھ بولا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا !!

وہ احمد صاحب کے بتائے ہی کسی کام سے جارہا تھا !! اسلئے وہ لوگ ساتھ ہی چلے گئے تھے !! جب کے ہر جگہ کوئی نہ کوئی کام کر رہا تھا !! مائم رات میں ہونے والی مایو کے انتظام دیکھ رہا تھا !!

سب ہی زوروں شور سے اپنے کاموں پر لگے تھے ! ! اج خوبصورت ماحول صبح کی خوشگواری میں سکندر شاہ کی زینت بنا ہوا تھا ! ! جسے سب نے تصور کیا تھا اج وہ سچ میں ہو رہا تھا اک خوبصورت خواب کی طرح ! !

مہندی والی بھی آچکی تھی ! ابرش کے مہندی لگانا وہ اتے ہی شروع کر چکی تھی ! !

اپی سنیں ! ! میرب جو بیڈ پر بیٹھی مہندی لگانے والی کو مہندی لگاتے دیکھ رہی تھی اب کچھ دیر بعد بولی

جب ابرش اور مہندی والی دونوں نے اسے دیکھا

میرے بھی نا یہاں سے مہندی لگا دیے گا۔ ! ! میرب نے اپنے کندھے سے تھوڑا نیچے تک اشارہ کرتے کہا !

! ! جب وہاں موجود ساری لڑکیاں ہولے سے ہنس دی

میرب پھر دعا کرو میری جان جلدی سے ہماری میرب کی شادی ہوتا کے پھر میرب کے بھی یہاں یہاں تک مہندی لگے ! ! امنہ مسکرا کر میرب کو دیکھ بولی

یہاں تک مہندی لگوانے کے لیے ضروری ہے کہ شادی کرنا ہے ؟ ؟

میرب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب امنہ نے اسباب میں سر ہلایا اس کے اسباب میں سر ہلانے پر میرب نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے ! !

جس کو دیکھ وہاں موجود سب لڑکیوں کی کھلکھلاہٹ اس کمرے میں گونجتی اک حسین ماحول پیش کر رہی تھی ! !

شام کے قریب ساڑھے چھ بج رہے تھے سکندر ہاؤس میں مکمل ہلچل مچی ہوئی تھی تمام مہمان اچکے تھے ! !

ساڑھے سات تک مائیوں کا فنکشن شروع ہو جانا تھا سب ہی ریڈی ہو رہے تھے ! !

سارے لڑکے میر کے کمرے میں موجود ریڈی ہو رہے تھے ! !

یہ ذہرام کہاہے ؟؟میر شیشے کے سامنے کھڑامیر سے متوجہ ہواتھا!!جواپنی قمیض کے بٹن بند کررہاتھا

پتہ نہیں اب تک نہیں ایااس کامطلب اپنے کمرے میں تیارہورہاہوگا!!

عمرمیر کودیکھ بولا

ایسانہیں ہوسکتادیکھ لیوکوئی نہ کوئی چس مارے گایہ اینڈٹائم پہ!!میر نے شیشے میں دیکھتے کہا

ہاں مجھے بھی بڑی گندی فیلنگ ارہی ہے!!مائم جوکسی کام سے باہر گیاتھا

اب اندے اتاہاتھ میں گھڑی باندھتابولا

!! ماشاللہ!!میر مسکراکرمائم کرپاس ایاتھاجوپوری طرح ریڈی ہوچکاتھا بہت پیارالگ رہاہے!!میر نے اُسے اپنے سینے سے لگایامائم بھی مسکراکر میر کے سینے سے لگاتھا

بہرام چینجنگ روم میں کھڑا کب سے اپنے کف بند کرنے کی کوشش کر رہا تھا؛! عمر کسی کام سے گیا تھا جب نظر بہرام کر سعد پر پڑی بہرام تو کف میں الجھا ہوا تھا جب کے سعد قمیض پہن چکا تھا ابھی ابھی!!

بہرام تم تو لڑکیوں کی طرح ہاتھ میں الجھے ہوئے ہو یار!! اُسے کف کے ساتھ انصاف کرتے دیکھ عمر ہنستا ہوا اُس کے پاس ایا تھا پھر بہرام کا ہاتھ تھامتے اُس نے بازو بند کی!!

ہیئر اسٹیلش اگیا ہے چلو سب باری باری اپنے بال بنوالو!! عمر موبائل پر میسیج دیکھ بولا جب اگلے لمحے دروازے سے ہیئر اسٹائلش اندر داخل ہوا!!

اجا بھائی جلدی سے فنکشن ادھے گھنٹے میں شروع ہے؛! سعد اتا اسٹائلش کو دیکھ بولا

پہلے سر کے فائنل کر دو پھر ہم سن کر والینگے!! سعد اُسے دیکھ بولا جب وہ فورا اسباب میں سر ہلاتا میر کی جانب بڑھا

جو ڈریسنگ کے آگے کرسی پر بیٹھا موبائل کھول چکا تھا!!

السلام علیکم سر ! ! سلام کی آواز پر میر نے اوپر دیکھا شیشے میں پیچھے موجود شخص کا عکس نظر ارہا تھا

وعلیکم السلام ! ! میر نے جواب دیا جب اسٹائلش میر کے بال سیٹ کرنے لگا ! !

! ! اُس نے بھر بھر کر اسپرے لگایا تھا تاکہ بال سیٹ ہو سکے

پھر اچھی طرح بالوں کو سیٹ کرنے لگا میر بھی موبائل کی جانب متوجہ ! ! ہو چکا تھا

میر کا کمرہ کچھ اور ہی بنا ہوا تھا سب لڑکے اِدھر اُدھر ہوتے تیار ہو رہے تھے ! ؛

کوئی چینجنگ روم میں پایا جا رہا تھا کوئی کمرے میں ! ! جب کے ذہرام ! ! موجود نہیں تھا

لڑکیاں بھی ابرش کے کمرے میں موجود تھی ! ! تیار کرنے والی تین چار ! ! لڑکیاں کب سے اچکی تھی

ابرش تقریباً تیار ہو چکی تھی ! ! بس اس کے بال بنائے جا رہے تھے وہ شیشے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی جو اج حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی ! !

خوب روپ ایا تھا اُس پر مائیو کی دلہن کا ! ! اپنے ہاتھ پر موجود میر کا نام دیکھ اک شرمیلی سے مسکراہٹ اس کے چہرے پر ائی تھی ! !

میم آپ کے ہسبنڈ کا کیا نام ہے کیا لکھنا ہے ! ! مہندی والی نے ابرش کو دیکھ پوچھا تھا ! !

شاہ میر سکندر ! ! اور آپ پورا نام لکھیے گا اور اس ہاتھ پر میر ! ! ابرش نے مسکرا کر اُسے آگاہ کیا جب وہ اسباب میں سر ہلا گئی)

ارے واہ واہ ماشاللہ ! ! مہندی کا رنگ تو بہت پیارا ایا ہے ! ! منہا کمرے میں اتی ابرش کی دیکھ بولی کیونکہ وہ زہرا کو سلانے کا چکر میں اب تک تیار نہیں ہوئی تھی ! !

! اُس کی بات پر ابرش کے لبوں پر مسکراہٹ ای تھی

اور کہاں کہاں میر بھائی اپنے پیار کا ثبوت دیں گے بھابھی بہت پیار کرتے ہیں بھائی اپ سے مہندی کا کلر تو دیکھیں واہ بھائی واہ ! ! منہا ابرش کے پاس اتی آنکھ ونگ کرتی بولی

جب ابرش نے نظریں جھکائی

,اف یہ ادائے تو میر بھائی پر بھاری پڑ سکتی ہے ! ! منہا شرارت سے بولی کیوں پریشان کر رہی ہو یار بھابی کو ! ! اُس کے چہرے پر سرخیاں بکھرتے دیکھ امنہ بھی اگے ائی تھی

یہ اگئی میری سپوٹر ! ! ابرش ہنستی ہوئی بولی

وہ تو میں ہُوں بھابھی ! ! لیکن میں کہہ رہی تھی کے اج مائیو ہے برات والے دن آئیگا نا ان اداؤ کا مزا ! ! امنہ اپنی ہنسی دباتی بولی

ابرش جو مسکرا رہی تھی اُس کی بات پر اُس نے اک سخت گھوری سے امنہ کو نوازا تھا جب کہ امنہ کی بات پر منہا قہقہ لگا کر ہنسی تھی ! !

ہاہاہا!! ہماری پوری بھابھی!! وہ دونوں ہنستی ہوئی بولی تھی جب کے ابرش
!! کچھ پل اُنہیں گھورتی پھر نظریں جھکائے خود بھی مسکرانے لگی
چلو منہا جلدی تیار ہونے لگے یار تُم بھی!! وقت کم ہے!! اچانک ابرش کو
احساس ہوا تھا
ارے ہاں میں ابھی اتی ہوں چینج کر کے!! اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے وہ
!! تیزی سے چینجنگ روم کی جانب بڑھی تھی
باہر لاونج میں بری طرح چل پہل مچی ہوئی تھی مہمانوں اور بچوں کا انا جانا
ادھر ادھر لگا ہوا تھا
جب کے بیلا کوروحا بیٹھی تیار کر رہی تھی!! جسے مسکرا کر ابرش بار بار شیشے
سے دیکھ رہی تھی
!! سارے بڑے پہلے ہی تیار ہو کر مہمانوں کو دیکھ رہے تھے
الموسٹ ڈن!! اسٹائلش نے میر کے بالوں پر آخری بار اسپرے سے سیٹ
کرتا بولا

جلدی ہٹو!!ارے ہٹو!!تیار ہونا ہے مجھے!!جب ذہرام جلد بازی میں بھاگتا اندر ہوا!!سب نے آوازوں پر دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں ذہرام اپنے ہاتھ میں اپنا ڈریس تھامے بھاگا رہا تھا!!

سب لڑکے تقریبا تیار تھے بس بال رہتے تھے جنہیں سٹائلش نے سیٹ کرنا تھا!!فنکشن شروع ہونے میں بھی بہت کم وقت بچا تھا حد تک احمد صاحب کے میسیج بھی اچکے تھے کے جلدی باہر اجاے!!اور زہرام گھر کے کپڑوں میں ابھی بھی موجود تھا!!

تُو تیار نہیں ہوا پاگل ہے کیا؟؟فنکشن شروع ہونے والا ہے!!اُسے ایسے ہی دیکھ عمر حیرت سے بولا

بزی تھا بس مت پوچھ میرا وقت برباد مت کر مجھے تیار ہونے دے!!

ذہرام جلد بازی میں کہتا چینجنگ روم میں بھاگا!!

کہا مرا ہوا تھا یہ جو بزی تھا!!میر دروازے کو اک گھوری سے نوازتا بولا

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں اتا ہے تو پوچھتے ہیں اور اس کو تو ریڈی ہونے میں بھی لڑکیوں کی طرح اچھا خاصا وقت چاہیے ہوتا ہے ! ! عمر کرسی پر بیٹھتا پریشانی سے بولا

اب اسٹائلش اُس کے بال بنا رہا تھا ! ! جب کے میر ہاتھ میں گھڑی پہن رہا تھا کچھ لمحے بعد چینجنگ روم کا دروازہ کھولتے ذہرام جلد بازی میں بہت ایا ! !

اے ہٹ پہلے میرے بننے دے ! ! ذہرام نے عمر کو گریبان سے پکڑتے کرسی سے اٹھا کر سائڈ پر دھکا دیا اور جلدی سے کرسی پر بیٹھا جب کے بیچارہ عمر جوان سب کیلئے بلکل تیار نہیں تھا ابھی بیڈ پر گرتا جب مائم نے اُسے تھاما ! !

تھینک یو میری جان ! ! عمر مائم کو دیکھ کہتا اب غصے سے مڑتا ذہرام کی جانب متوجہ ہوا ! !

عمر بری طرح اُسے گھور رہا تھا جب کے میر بہرام سعد اور مائم خاموشی سے دیکھ رہے تھے !!

کمینے کتے !! عمر غصے سے آگے ایا تھا !! اُس نے ذہرام کا کولر پکڑتے اُسے جھٹکے سے اٹھا کر دھکا دیا !!

پھر خود کرسی پر بیٹھا !!

بناؤ میرے !! عمر نے حکم دیا جب اسٹائلش اُس کے بال بنانے لگا جب کے ذہرام جو صوفے پر جا کر گرا تھا اب پھر سے سیدھا کھڑے ہوتے بھاگتے ہوئے دوبارہ کرسی کی جانب ایا !!

بولا ہے نا پہلے میرے بننے دے !! ذہرام غصے سے بولا

کیوں بننے دے ؟؟ کہا مرا ہوا تھا اتنی دیر سے اب پاگلوں کی طرح حرکتیں کر رہا ہے !! عمر غصے سے بولا

دکھ رہا ہے میرا چہرہ؟؟ کیسا چٹا ہو رہا ہے!! اسی کو کروانے گیا تھا!! فیشل مینیکیور پیڈیکیور مساج پورے دو گھنٹے کا ٹریٹمنٹ لے کر آیا ہوں!! اپنا حد سے زدا چمکتا چہرہ شیشے میں دیکھ کر زہرام خوشی سے بولا

جب کے اس کی بات پر اُن چاروں کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

کیا؟؟ تُو نے فیشل کروایا ہے؟ مینیکیور اور پیڈیکیور بھی؟؟ عمر حیرت سے بولا باکی سب کا بھی یہی حال تھا

ہاں!! اس میں اتنی حیرت ہونے والی کیا بات ہے کیا لڑکیوں کو ہی حق ہے اپنا چہرہ چٹا کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے؟؟ ہمارا بھی دل ہے!! زہرام نے اپنا خدشہ پیش کیا

کمینے انسان!! پورا دن برباد کر کے تُو اب ایا اور وجہ یہ فضول چیزیں تھی!! باہر فنکشن شروع ہو چکا ہے بابا کی بار بار کالز ارہی ہیں!! میر اُسے دیکھ غصے سے بولا

کیونکہ احمد صاحب کی بار بار کالزار ہی تھی اور زہرام اب تک تیار نہیں ہوا تھا!!

کوئی بات نہیں میں بابا سے بات کرلوں گا!!ذہرام کہتا عمر کو چیئر سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا!!

تُم ویسے ہی پیارے ہو ذہرام اس کی ضرورت نہیں تھی! وقت بہت ہو گیا ہے!! سارے مہمان اچکے ہے!! بہرام اُسے دیکھ بولا جب کے مائم شوز پہن رہا تھا اور سعد کھڑا پرفیوم چھڑک رہا تھا

یار بس پانچ منٹ میں تیار ہو جاتا ہوں!! دراصل میں نے سوچا اور چٹا ہو جاؤں!! پیارا تو مجھے پتہ ہے میں ہوں!! ذہرام اتراتا ہوا بولا

چٹے کی اولاد!! ہٹ پیچھے تیار ہونے دے مجھے!! عمر نے اُسے دھکا دیا

!!خبردار جو مجھ جیسے چٹے انسان کو دھکا دینے کی کوشش بھی کی تُو نے تو!! ذہرام نے دھمکی دی

کیا کرلیگا؟؟ عمر نے بھی اسے دیکھ کہا

میں کر تو کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے جیل ہونے والی ہے ورنہ تجھے بتاتا بیٹا

!!دو دو ہاتھ ہو ہی جانے تھے

ذہرام اُسے دیکھ ہر لفظ پر زور دیتا بولا جبکہ اس کی بات پر سب نے حیرت

!!سے اسے دیکھا تھا

جیل؟؟کیا کر کے ایا ہے تُو؟؟میر نے اُسے دیکھ کہا تھا

!!کچھ نہیں میری جان!!بس چٹا ہو کر مزید خوبصورت بن کر ایا ہوں

زہرام میر کو دیکھ بولا

اس میں جیل کیوں جاؤ گے؟؟مائم اُسے دیکھ سوالیہ نظریں لیے بولا جب

! کے سب کا یہی سوال تھا

وہ سنا نہیں تُم لوگوں نے؟

اتنا پیارا ہونا قانون نے جرم ہے!!تو بس بہت زدا پیارا ہو گیا ہوں اس کا

مطلب میں نے جرم کر دیا اب جیل جانہ ہے!!زہرام جسے دیکھ کندھے

اُچکاتا بولا

جب کے وہ سب جو ساتھ پریشانی سے بھی اُسے دیکھ رہے تھے اُس کی بات پر سب کے تصورات تنے تھے؛؛

گائز!!میر کی آواز گونجی جب سب نے زہرام کو گھورتی نگاہ میر پر مرکوز کی!!

!! میر نے کچھ مزید نہیں کہا تھا لیکن سب سمجھ چکے تھے

۔۔۔۔عمر کھڑا ہوتا بلند اواز میں بولا پھر تیزی سے اگے بڑھتا 3 2 1 زہرام پر لپکا

اہ!!وہ چیخا تھا وہ بیچارہ بیڈ پر لیٹ چکا تھا عمر اُس کے بال کھینچ رہا تھا

ابے سالے چھوڑ!!زہرام چیخا

نہیں!!ہر وقت بکواس کرنے کا تجھے بہت مزہ اتا ہے نا!!اب بھگھت!!عمر اُس کے بال بری طرح نوچتا ہوا بولا

شادی میں جانا ہے!!کیوں گنجا کرنے پر تلا ہوا ہے!!زہرام بمشکل دیکھا

ایسے ہی تیری عقل ٹھکانے آئیگی جب شادی میں سب تجھے ٹکلا ٹکلا بولیں گے نا!! عمر غصے سے بولا

چھوڑدے!! زھرام نے پورا زور لگاتے اُسے پیچھے کیا تھا!! جب کمرے کا دروازہ کھولتے احمد صاحب اندر داخل ہوئے اُنہیں دیکھتے ہی زہرام اور عمر !! جھٹکے سے سیدھا کھڑا ہوے تھے

ا۔السلام وعلیکم بابا!! ذہرام سیدھا ہوتے اپنی حالت درست کرنے کی ناکام کوشش کرتا بولا

وعلیکم السلام یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے زہرام؟؟ اُس کا حشر نشر ہوا دیکھ احمد صاحب اُسے دیکھ ہولے

ان کی مہربانی ہے بابا!! ذہرام نے ادب سے عمر کے پاس اشارہ کیا جو واپس کرسی پر بیٹھتا اپنے بال بنوا رہا تھا گویا کچھ ہوا ہی نہ ہو !!

میں نے کچھ نہیں کیا بابا!! دراصل ہوا یوں یہ چٹا ہونا ہے سلو چلا گیا تھا!!
وہاں پر اُنہوں نے بھر بھر کر کریم اس کے بالوں پر بھی استعمال کی تھی
!! تبھی اس کے بالوں میں بم پھٹا ہوا ہے
عمر نے احمد صاحب کو آگاہ کیا
.!! جب کے اُس کی بات پر سب نے مسکراہٹ دبای تھی
سیلو جانے کی کیا ضرورت تھی بچے!! احمد صاحب اُسے دیکھ بولے
بابا یہ جھوٹ بول رہا ہے!! اس نے میرے بالوں کے ساتھ یہ کیا ہے جل
رہا ہے سالا میں اس سے زدا چٹا ہُوں نا!! زہرام خفگی سے بولا
چل اوے نکل!! عمر نے اُسے دیکھ کہا
اچھا بس کرو بچو مہمان آچکے ہیں فنکشن شروع ہو چکا ہے اصولا اپ لوگوں
کا باہر ہونا سب سے پہلے بنتا تھا جلدی سے پانچ منٹ میں تیار ہو کر سب باہر
پہنچو!! احمد صاحب ان سب کو دیکھ بولیں پھر کمرے سے نکلتے چلے گئے

پانچ منٹ ہیں جلدی کرو میرے بال بھی رہتے ہیں ! ! زہران اسٹائلش کو
! ! دیکھ بولا جو بس عمر کے بالوں میں بھی اب لاسٹ سپرے چھڑک رہا تھا
اجاے آپ ! ! عمر کے فائنل کرنے کے بعد اس نے زہرام کو بلایا تھا
! ! مائم کہا گیا ؟ ؟ کمرے میں مائم کو موجود نہ دیکھ میر بولا
میں یہ رہا بھائی ! ! جب مائم کمرے میں داخل ہوا اس کے بال پوری طرح
! ! بنے ہوئے تھے
آپ کے بال کیسے بنے ہوئے ہے اسٹائلش تو یہاں ہے ! ؛ بہرام اُسے دیکھ
بولا
دوسرا بیئر سٹائلش باہر ہے چھوٹے بابا کے بال بنا رہا تھا تو وہیں سے میں بھی
بنوا کر آگیا ! ! مائم اُسے بتاتا اب اپنے اپی پر فیوم چھڑکنے لگا اس کے بعد وہ
! ! پوری طرح تیار تھا
ارے واہ میں بھی باہر سے بن وا کر آتا ہُوں ! ! بہرام کہتا جانے لگا

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں نے ہیر سٹائل کو کمرے میں بلا لیا ہے وہ ارہا ہے ! ! مائم نے اُسے آگاہ کیا

ارے واہ بہت شکریہ یار ! ! بہرام مسکرا کر بولا جب مائم بھی دھما سا مسکرایا ! !

کچھ ہی دیر میں سب کے بال بھی بن چکے تھے سب ریڈی تھے سوائے زھرام کے ! ! وہ پانچوں صوفے پر بیٹھے زہرام کو گھور رہے تھے جو گنگنا تا ! ! ہوا تیار ہو رہا تھا

شرم تو نہیں آرہی ہو گی نا تُجھے ؟ ؟ جب میر کی پر کشش آواز کمرے میں گونجی

ہاں یار آرہی ہے ! ! باہر جاؤ نگا سب کی نظروں کا مرکز بنو نگا شرم تو آئیگی ! ! زہرام دھیما سا مسکرا کر بولا

جب کے اُس کی بات پر اُن لوگوں کا دل کیا وہ لوگ اپنا سر دیوار میں مار ! ! لیں

چلو جلدی ریڈی میں ریڈی ہو گیا ہوں تُم لوگ کب سے بیٹھے یہاں وقت برباد کر رہے ہو!! زہرام ہاتھ میں گھڑی پہنتا اُن لوگوں کو دیکھ بولا جب انہوں نے بے یقینی سے زہرام کو دیکھا

ک۔ کیا بولا تُو نے؟؟ عمر اُسے دیکھ بولا

میں نے بولا تم لوگ کب سے بیٹھے ہوئے وقت برباد کر رہے ہو میں تو کب سے تیار ہوں!! زہرام نے کندھے اُچکاتے کہا

اس کو بچالو مجھ سے!! میر یہ نہ ہو آج تیری مائیوں والے دن اس کی آخری سانس ہو!! عمر اُسے دیکھ غصے پر ضبط کرتا بولا

چل ائے بڑا تُو ایا اخری سانس والا!! اب جلدی چلو تم لوگ اب بھی وقت برباد کر رہے ہو!! زہرام اُنہیں دیکھ کہتا اب کمرے سے جانے کیلئے آگے بڑھا!!

!! میر بھی نفی میں سر ہلاتا کھڑا ہوا!! اب وہ سب اک ساتھ باہر نکلے تھے

تمام مہمانوں کا انا لگا ہوا تھا ادھے سے زیادہ پہلے اچکے تھے ! ! گھر والے بھی
! ! سارے ریڈی ہو کر باہر موجود تھے
! ! مائیو کا انتظام گارڈز میں کیا گیا تھا جو حد سے زدا بڑا تھا
اک نہایت شاندار اور اعلی قسم کا سیٹ اپ مائیو کا یہاں لگایا گیا تھا دیکھنے والا
! ! ماشاللہ کیے بنا رہ نا سکے
! ! لگ رہا تھا ہر چیز کو دیکھ کر ہر چیز کتنی زیادہ قیمتی ہے
وہ چھے خوبصورت مرد اک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے سب کی نظریں اُن
پر اٹھی تھی ! ! جو اک جیسے سفید قمیض شلوار پر ییلو شول گلے میں ڈالے
! ! بڑے جاذب نظر آ رہے تھے
! ماشاللہ ! ! سب کے لبوں سے اک ساتھ نکل رہا تھا؛
اگئے بچوں ! ! احمد اور احسن صاحب مسکرا کر بولے
! ! ماشاءاللہ ماشاءاللہ ! ! انہوں نے آگے بڑھتے میر کی پیشانی چومی

میرے سارے بچے اج الگ ہی روپ نے نظرارہے ہیں ! ! احسن صاحب مسکرا کر بولے

! ! سب کی باتیں جاری تھی

امنہ بچے جاؤ ! ! ابرش کو لے آو آپ لوگ ! ! صائمہ بیگم اتی اُسے دیکھ بولی

! ! جب وہ فوراً اسباب میں سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھی

! ! منہار وحامیرب منال ابرش کے کمرے میں ہی پہلے موجود تھی

چلے دلہن کو لے جانے کا وقت ہوا چاہتا ہے ! ! امنہ کمرے میں داخل ہوتی بلند اواز میں بولی سب پوری طرح تیار ہو چکے تھے جب کے ابرش تو واقعی چاند سے اُتری کوئی پری معلوم ہو رہی تھی ! !

ماشاللہ مجھے لگ رہا ہے کہ میری نظر نہ لگ جائے بھابھی کو ! ! منہا ابرش کو دیکھ اُس کی بلائے لیتی بولی

کوئی بات نہیں فنکشن کے بعد ایک باری نظر اتار لیں گے کیونکہ فنکشن میں ہزار نظر بار اور سب کو لگنی ہے کیونکہ بھابی لگ ہی اتنی پیاری رہی ہیں ! ! امنہ مسکرا کر بولی

یہ تو ہے میری اپی بہت پیاری لگ رہی ہے ! ! روحا ابرش کا گال چومتی بولی

جب ابرش نے بھی مسکرا کر اُسے اپنے ساتھ لگایا ! ! جب کے منال پیچھے کھڑی مسکرا رہی تھی ! !

چلو یار بھابھی کو لا کر جانا ہے باہر ! ! امنہ نے متوجہ کیا جب ساری لڑکیاں کھڑی ہوئی ! !

لال دوپٹہ کھولتے ابرش کے سر کے اوپر رکھا اور سارے کونے لڑکیوں نے تھامے تھے ! ! ابرش بیچ میں آکر کھڑی ہوئی ! !

جب وہ اک ساتھ باہر نکلی ! !

اندر داخل ہونے سے پہلے امنہ بیگم کو منہا نے بلایا جب وہ باہر ائی ! !

آپ یہاں کھڑی ہو جائے ابرش کے برابر میں ! ! منہا اُنہیں دیکھ دھمی آواز میں بولی

میرے بچوں آپ لوگ لے آؤ ! ! ابرش آپ کی بہن ہے ! ! میں ہوں ساتھ یا آپ لوگ فرق نہیں پڑتا کیونکہ آپ لوگ اُس کی بہنے ہو ! ! منہا ! ! کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتی وہ بولی

وہ سمجھ چکی تھی ! ! منہا اور امنہ کے ذہن میں کبھی نا کبھی اتی بات ! ! کے ! ! کوئی اپنا ہونا ضروری ہے کوئی برا نہ مان جائے کسی بھی چیز کا

! ! اُن کی بات پر وہ لوگ گہرا مسکرائی تھی

! ! شکریہ ! ! منہا اُن کے گلے لگی تھی

شکریہ کس بات کا بچے ؟ ؟ آپ لوگ اس گھر کے بچے ہو ! ! جو دل کر رہا ہے کرو شادی ہے آپ لوگوں کے اپنے بہن بھائی کی ! ! امنہ بیگم پیار سے بولی

! ! جب وہ لوگ مسکرائی

! ! امنہ بیگم واپس اندر جا چکے تھے اب لڑکیاں ہی اسے لیے ارہی تھی

!!سارے لڑکے اسٹیج پر تھے

دلہن کے انے کا شور مچا سب مہمان سامنے کی جانب متوجہ ہوئے تھے!!

!!جہاں سے دلہن کو لایا جا رہا تھا

ابرش کی نظریں نیچے تھی!!میر نے بھی نظریں اٹھائے سامنے دیکھا تھا

!!

ابرش گھٹنوں سے اپر اتی دھانی رنگ کی شرٹ کے ساتھ نیچے سفید

غرارے میں ملبوس!!گلے میں پھولوں کا ہار!!ہاتھوں میں گجرے!!

ماتھے پر پھولوں کی بندیاں اور کانوں میں پھولوں کی خوبصورت بالیاں

!! ڈالے وہ مکمل طریقے سے پھولوں کی جیولری میں مبس تھی

ہاتھ میں دھانی رنگ کا پوٹلی پرس جو ابرش کی کلائی پر بندھی تھا!!دوپٹہ سر

!!سے ہوئے پیچھے کی جانب جا رہا تھا

بالوں کا ہیئر سٹائل بنائے آگے سے کھلا چھوڑا گیا تھا!!میکپ کے نام پر ہلکا

!! ہلکا میکپ کیے وہ حد سے زدا خوبصورت لگ رہی تھی

میر اُسے دیکھ رہا تھا!! اج وہ مزید کھل کر پیاری لگ رہی تھی شاید اسلئے
!! کیونکہ اُس کی یہ تیاریاں میر کے نام تھی
!! عمر اور زہرام نے اک ساتھ میر کو دیکھا جو سامنے ابرش کو دیکھ رہا تھا
جانے من کیا ہوا؟؟ میر کے کان کے قریب جھکتے زہرام شرارت سے
!! بولا
! لیکن میر نے اس کی بات شاید ہی سنی ہو کیونکہ وہ ہنوز سامنے دیکھ رہا تھا؛
زھرام نے دوبارہ اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا جب نظر منہا پر
پڑی! تھی!! وہ سفید اور گولڈن غرارے میں ملبوس تھی!! بالوں کا آگے
سے ڈیزائن بنائیں پیچھے کھلا چھوڑا گیا تھا!! پھولوں کی جیولری پہنے!! ہلکے
پھلکے میکپ میں وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی!! سب کی نظر بار بار اپنی
!! بیویوں پر جا رہی تھی اور سب ہی سٹل ہو رہے تھے

ابرش کو چھوڑ کر باقی ساری لڑکیوں نے سیم ڈریسنگ کی تھی! حد تک پھولوں کی ہیئر سٹائل اور کھوسے تک!! اور سب ہی بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی!!

ہے تو پیاری بس زبان پر قابو پانے کی ضرورت ہے!! میرب کو دیکھ عمر نے بے ساختہ سوچا تھا!!

جب کے سعد پہلی بار منال کو اتنا خوبصورت تیار ہوا دیکھ سانس لینا بھول چکا تھا منال واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی!!

بچے جاؤ!! ابرش کو لے کر آو!! اُن سب کو سٹل سامنے دیکھتا پا کر صائمہ بیگم نے مسکرا کر میر کو متوجہ کیا جب میر نے اُنہیں دیکھا!!

میر فوراً کھڑا ہوا تھا! میر کے کھڑے ہونے پر وہ سب بھی دنیا میں واپس آئے تھے!! میر آگے بڑھا اُس نے اپنا ہاتھ ابرش کے سامنے کیا تھا جب ابرش نے بنا نظریں اٹھائے اپنا ہاتھ نرمی سے میر کے ہاتھ پر رکھا تھا!!

ابرش کا ہاتھ مہندی سے سجا تھا بازو پر ماشاللہ کا فاعل باندھا تھا!! جب کے میر کے بازو پر بھی بندھا تھا!!

میر اُسے لیے نرمی ائے اسٹیج پر ایا وہ دونوں اس وقت سب کی نظروں کا تعاقب بنے ہوئے تھے!! ان کا خوبصورت جوڑا شاید خوبصورتی پر آکر ختم ہوتا تھا!!

وہ دونوں اسٹیج پر لگے صوفے پر بیٹھے تھے!! منال نے فوراً آگے بڑھتے ابرش کے غرارے اور دوپٹے کو درست کر کے سیٹ کیا!!

مائم مسکرا کر روحا کے پاس ایا تھا!!

آپ کو پتہ ہے آپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے؟؟ مائم اُسے دیکھ بولا جب روحا کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ ائی جب کے نظریں وہ پہلے جھکا چکی تھی!!

آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں مان!! روحا مائم کو دیکھ بولی جو خود بھی بہت پیارا لگ رہا تھا!!

یقیناً آپ سے زدا نہیں ! ! ہمیشہ کی طرح مائم نے دلفریب انداز میں جواب دیا تھا جب روحا نے محبت بھری نظروں سے اپنے مان کو دیکھا تھا !

اوکے گایز ہم جا رہے ہیں اسٹیج سے ! ! زہرام میں کو آنکھ ونگ کر کے کہتا اسٹیج سے نیچے اترا ! !

میر کی نظر ابھی کے نازک ہاتھو پر تھی جن پر مہندی حد سے زدا خوبصورت لگ رہی تھی ! !

بہت پیاری لگ رہی ہو ! ! میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش نے دھیرے سے نظریں اٹھائے میر کو دیکھا

آپ بھی ! ! ابرش دھما سا مسکرا کر بولی میر ہمیشہ کی طرح لیکن اج مزید خوبصورت لگ رہا تھا ! !

قمیض شلوار سوٹ اُس پر خوب جچ رہا تھا ! ! میر ہمیشہ پینٹ شرٹ ہی پہنتا تھا لیکن وہ اس سوٹ میں بھی اپنی سلطنت کا بادشاہ لگ رہا تھا ! !

بالوں کو اچھے سے بنائے جگھوں میں گھڑی پہنے ! ! شاہ میر سکندر اج بھی لڑکیوں کے دل پر بجلی بن کر وار کر رہا تھا ! ! لڑکیاں آنکھوں میں حسرت سجائے میر کو دیکھ رہی تھی ! !

جو صرف ابرش کا تھا ! ! ہمیشہ سے اور ہمیشہ رہنا تھا ! !

میں نے سوچا نہیں تھا یہ وقت بھی آئیگا ! ! ابرش میر کو دیکھ بولی

اور وہ کیوں ؟ ؟ میر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

جتنا سب ہماری زندگی میں ہوا ہے لگ نہیں رہا تھا یہ دن جس کی ہمیشہ خواہش کی تھی وہ اک دن میرے پاس ہو گا ! ! ابرش نظریں جھکائے بولی

ہمم ! ! جہاں ہماری سوچ ختم ہوتی ہے ہمارے رب کی وہاں شروع ہوتی ہے ! ! میر مسکرا کر بولا

بے شک ! ! ابرش بھی مسکرائی

باری باری سب اکر سٹیج پر رسم کر رہے تھے ! ! کئی صدقے دونوں کے سر سے دیے جا رہے تھے ! !

سب سے پہلے سب بڑوں نے اکر رسم کی ! ! پھر باری باری ینگ کپل اتے رسم کر رہے تھے ! ! پانچ چھے فوٹو گرافر تھے جو سب کی تصویریں لے رہے تھے ! !

بچواب تصویریں بناوالوں اپ لوگ ! ! امنہ بیگم اسٹیج پر اتی بولی اتنے ہی کیمرا مین بھی ایا تھا ! !

وہ اتے ہو پوس بتانا شروع کر چکا تھا ! ! تیز گانے کیا آوازوں نے ماحول بھر یا کر رکھا تھا ! !

برائیڈ آپ سر کے کندھے پر ہاتھ رکھے ! ! اور سر آپ برائیڈ کے بیک پر ہاتھ رکھے ! ! فوٹو گرافران دونوں کو سمجھا رہا تھا ! !

میر نے اپنا ہاتھ اُس کی کمر پر رکھا جب کے ابرش نے کندھے پر ویری گڈ ! ! اب برائیڈ اپنا سر اُن کے سینے سے ٹکائے اور چہرہ اِدھر کیمرے کی طرف کریں ! ! فوٹو گرافر نے اگلا حکم پیش کیا ابرش کو شرم آ رہی تھی

کیونکہ سب اسٹیج کی جانب متوجہ تھے لیکن پھر بھی ابرش نے نرمی سے سر

!! اُس کے سینے سے ٹکاتے کیمرے کی اور دیکھا

گڈ!اب سر آپ لیفٹ سائڈ دیکھے !! وہ میر کو دیکھ بولا تھا

ساری زندگی کسی کا حکم نہیں سنا اور یہ کیسے آرڈر دے رہا ہے مجھے !! اُس

کے اک ایک بار اک حکم پر میر سلگ کر بولا جب کے قریب کھڑی ابرش

!! سنتی اپنی مسکراہٹ نہ دبا سکی

کبھی کبھی چلتا ہے !! ابرش مسکرا کر بولی

چلے جلدی کریں !! فوٹو گرافر نے اواز لگائی کیونکہ ابھی یہ پہلا پوس تھا ابھی

!! اور تصویریں لینی تھی

!! باکی کپلز کا پہلے ہی ہو چکا تھا

!! خیر ابرش میر کا فوٹو سیشن ہو رہا تھا

ابرش اور میر کافی بار بیلا کا پوچھ چکے تھے !! لیکن اُسے سعد لیے چیز دلانے

گیا ہوا تھا !! ابھی مزید اک بار میر پوچھتا جب بیلا بھاگتی ہوئی اتے دکھائی دی

!! بابا!! بیلا بھاگتی ہوئی اسٹیج پر آئی

او میرا بے بی آگیا؟؟ کہا تھے اپ کب سے ؟؟ میر نے اُسے اپنی گود میں لیتے مسکرا کر اس کا گال چُوما

چیج لینے گیا تھا میں !! بیلا مسکرا کر بولی

مما دلہن بنی ہے !! بیلا ابرش کو دیکھ کھلکھلا کر بولی

ہاں جی آپ کی مما دلہن بنی ہے !! میر نے مسکرا کر کہا

اور آپ دلہا؟؟ بیلا نے سوالیہ نظریں لیے پوچھا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

بیلا مسکرا کر کبھی میر کو دیکھتی تو کبھی ابرش کو !! ابرش نے آگے جھکتے بیلا کی پیشانی چومی تھی !!

جب کے بیلا کو اُنہیں مما بابا بلاتے دیکھ فوٹو گرافر حیرت سے گہری سوچ میں گم ہوا تھا !!

یہ آپ کی بیٹی ہے ؟؟ اپنی سوچ سے تنگ آکر اس نے بے ساختہ وہ تھا

ہاں جی ! ! ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

ت۔ تو شادی تو آپ لوگوں کی اب ہو رہی ہے ! ! فوٹو گرافر بیچارہ سوچ سے

دو چار بولا

جی تو ؟ ؟ ابرش نے سوالیہ نظریں سے پوچھا

توش۔ شادی سے پہلے م۔ میرا مطلب ! ! اس کی اواز لڑکھڑا رہی تھی جبکہ

! ! اس کی بات کا مطلب سمجھتے میرا برش نے ادھر ادھر دیکھا تھا

! ! ابرش کا چہرہ سرخ ہوا تھا ! ! یعنی حد ہو گئی تھی اج تو

بھائی تم فوٹو گرافر ہو نا؟ اپنے کام سے کام رکھو کیوں ان سب میں پڑھ رہے

ہو ؟ ؟ زہرام جو وہاں سے گزرتا اُس کی بات سن چکا تھا اب اکر فوٹو گرافر کو

دیکھ بولا

ہاں میں تو ایسے ہی ! ! اُس نے صفائی دینی چاہی

بنا سوچے سمجھے کچھ نہیں بولتے اور ایسے بھری محفل میں تو بلکل نہیں خیر

! ! تصویریں کھینچو شاباش ! ! زہرام اُسے دیکھ کہتا آگے بڑھا تھا

!!فوٹو گرافر بھی اب تصویر کھینچنے کے لیے اگے متوجہ ہوا تھا

چلے آپ لوگ اپنی بیٹی کے گال پر لب رکھے دونوں اک اک سائڈ سے !!

!!اُس نے بتاتے کیمرا آنکھوں کی جانب کیا

میر اور ابرش نے بیلا کے اک ایک گال پر لب رکھے تھے؛؛جب تصویر

!! کھینچی گئی تھی

میرب اس وقت اپنے ائی فون میں گیم کھیل رہی تھی کرسی سے ٹیک لگا کر

!!کیونکہ وہ ابھی ابھی اپنی فوٹوز سے فارغ ہو کرائی تھی

یہ گیم کھیلنے کے لیے لیا ہے تم نے اتنا مہنگا ائی فون ؟؟اُسے گیم کھیلتے دیکھ عمر

ایبرو اٹھائے بولا

میرا موبائل ہے میری مرضی !!میرب نے موبائل پر نظریں جمائے

جواب دیا

ہیلو میڈم یہ تمھارا ہے لیکن دیا کس نے تھا؟؟عمر نے اُسے دیکھ کہا

میر بھائی نے !!میرب نے جواب دیا

لیکن تمہیں دینے میں ایا تھا!! عمر اُسے گھورتا ہوا بولا

تو میں کیا کروں؟؟ میرب نے الٹا سوال کیا

ہاں یہ کیا ہے نا تم نے عقلمندوں والا سوال تم اک کام کرو جا کر نالے پر کود جاؤ!! عمر اُسے مفید مشورہ دے کر آگے بڑھ چکا تھا جب کے اُس کی بات پر میرب کے تن بدن میں آگ لگی تھی !!

ابھی وہ غصے سے عمر کو کچھ بولتی جب عمر تیزی سے آگے نکلتا چلا گیا میرب نے ضبط سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھی !!

ویسے مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم تیار ہونے کے بعد اس قدر خوبصورت لگو گی!! سعد اتا منال کے برابر میں کھڑا ہوتا بولا

منال جو اپنے موبائل میں تصویریں لے رہی تھی سعد کی اواز پر اُس کے لبوں کے گرد مسکراہٹ پھیلی تھی !!

منال نے پیچھے مڑ کر سعد کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا !!

تم نے اج نوٹس کیا ہے میں تو ہوئی پیاری اور ہمیشہ لگتی بھی پیاری ہوں ! !

! ! منال نے کندھے اچکائے

شرم تو نہیں ارہی ہو گی نا تمہیں سارا ٹیمپو خراب کرتے ہوئے ؟ ؟ سعد اُسے دیکھ بولا

شرم کس بات کی ؟ ؟ منال نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

میں نے تم سے شرم ایکسپیکٹ کی تھی جب کوئی شوہر اپنی بیوی کی تعریف کرتا ہے تو مقابل میں موجود بیوی شرما کر نظر جھکاتی ہے اور یہاں تُم نے سارا ٹیمپو خراب کر دیا ! ! سعد سلگ کر بولا

ہم وہ والے شوہر اور بیوی نہیں ہے ! ! پہلے والی شکل تو لے کر اؤ اپنی ! ! اور رہی بات شرمانے کی تو میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہیں شرماتی ! ! منال نے کندھے اچکائے

تو تم سیدھا سیدھا یہ کہہ رہی ہو کہ میں تمہیں شرمانے پر مجبور نہیں کر سکتا ؟ ؟ سعد نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

ایگزیکٹلی رائٹ ! ! منال نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

اور اگر میں نے کر دیا تو ؟ ؟ سعد نے اُسے دیکھ کہا

نہیں کر پاو گے ! ! منال میں پختہ یقین کے ساتھ کہا اسے خود پر یقین تھا

! ! میں نے کہا اور اگر میں نے کر دیا تو ؟ ؟ سعد نے سوالیہ نظریں سے پوچھا

تو جو تم بولو گے میں وہ کروں گی ! ! منال اسے دیکھ مسکرا کر بولی

سوچ لو بہت بڑی بات کہہ رہی ہو تم ! سعد نے اُسے وارننگ دی

میں نے جو کہہ دیا سو چو پتھر کی لکیر پر لکھ گیا ! ! منال نے کندھے اچکائے

ٹھیک ہے فنکشن کے بعد بتاتا ہوں پھر ! ! سعد نے اسباب میں سر ہلاتے گا

اچھا ٹھیک ہے ! ! ویسے یہ بتاؤ تم کے ! ! ابھی منال بول رہی تھی جب سعد

! نے بات کاٹی

آپ ! ! آپ بولو مجھے ! ! سعد حکم دار لہجے میں بولا

آپ ؟ ؟ اور وہ بھی تمہیں ؟ ؟ منال حیرت سے اُسے دیکھ بولی پھر شدت

! ! سے قہقہ لگا کر ہنسی

!!اُسے قہقہ لگا کر ہنستا دیکھ سعد نے اُسے گھورا

اس میں ہنسنے والی بات نہیں ہے!! مشرقی لڑکیاں اپنے شوہر کو اپ ہی کہتی ہیں!! سعد خفگی سے بولا

کہتی ہوں گی لیکن میں تمہیں اپ نہیں کہہ سکتی!! سوری!! منال ہنستی ہوئی بولی

شرم کرلو کچھ شوہر ہوں تمہارا!! سعد اُسے گھورتا ہوا بولا

!! اسی پہ تو ہنسی ارہی ہے!! منال مزید زور وسے ہنسی تھی

ویسے کتنا عجیب لگے گا نا جب میں تو میں اپ بولوں گی؟؟ ویسے تو یہ کبھی ہونے نہیں والا!! منال اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتی بولی

انسان لگو گی تُم!! لیکن اف کورس تمہیں انسانوں والی چیز اتی کہاں ہے!!

سعد اُسے دیکھ بولا

!! ہو گیا؟؟ اور کچھ؟ منال نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ پوچھا

اور کچھ بس یہ کہ اب سے تم مجھے اپ بولو گی!! سعد اپنی بات پر قائم تھا

اپ والی شکل تو لے اؤ پہلے تم ! ! منال خفگی سے بولی

یار اتنا پیارا تو ہوں میں ! ! سعد نے منہ بناتا بولا وہ واقعی بہت پیارا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں منال کو اچھا نہیں لگتا تھا ! !

اپنے منہ میاں مٹھو ! ! منال اپنی مسکراہٹ دباتی بولی

تم مجھے اب سے اپ بولو گی ! ! سعد اُسے دیکھ بولا

میں تمہیں اپ نہیں بولوں گی میں تمہیں تم ہی بولوں گی ! ! منال بھی پھر ! ! منال تھی

میں تمہیں اپ بولنے پر مجبور کروں گا ! ! سعد کی آنکھوں میں چیلنج تھا ! ! نہیں کر پاؤ گے بے بی سعد ! ! منال پھر سے قہقہ لگا کر کہتی اگے بڑھی تھی

جب کے اُس کے آخری الفاظوں۔پر سعد نے بت بنے اُسے دیکھا تھا وہ واقعی کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی تھی کیونکہ وہ منال سعد ملک تھی ! !

جب کے دوسری جانب زہرام اسٹیج کی اور بھاگا ڈانس پرفارمنس کا اعلان کرنے کے لیے ! !

زہرام بھاگتا ہوا سٹیج کی جانب بھاگا تھا تاکہ ڈانس پرفارمنس کا اعلان کر سکے!!

!! اس وقت تقریباً سب کا فوٹو شوٹ کمپلیٹ ہو چکا تھا

زہرام بھاگتا ہوا سٹیج تک پہنچا سٹیج پر لگا مائک اس نے اٹھایا تھا

سنے سنے سنے!! زہرام نے اعلانیہ اواز میں تین لفظ ادا کیے تھے جب سب اپنا اپنا کام چھوڑے اسٹیج کی جانب متوجہ ہوئے تھے جہاں ایک پرکشش مرد ہاتھ میں تھامیں کھڑا پرجوشی سے سب کو متوجہ کر رہا تھا

جیسا کہ اپ لوگ کو پتہ ہے اج ہمارے میرش کی مایو ہے!! زہرام بلند اواز میں بولا

میرش؟؟ میر اور ابرش نے ایک ساتھ لفظ ادا کیا تھا

ہاں شارٹ فارم میر کا میر اور ابرش بھابھی کا (ش) زہرام نے ایکسپلین کیا

جب میر ابرش بے ساختہ ہولے سے ہنسے باقی سب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی!! کبھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ!!

خیر بیک ٹو دا پوائنٹ تو جیسے کہ اج اپ لوگوں کو پتہ ہے ہمارے میرش کی مایو ہے اس کے لیے ہم سب اپ لوگوں کے سامنے ڈانس پرفارمنس شیئر کرنا چاہیں گے ! ! اس سے پہلے ہم شروع کریں ہم لوگ چاہتے ہیں کہ اپ لوگ اپنی اپنی کرسیاں سنبھال لیں تاکہ ہم رقص کا اغاز کریں ! ! زہرام شاعرانہ انداز میں بولا جب کے اس کے رقص کہنے پر سب نے اپنی ہنسی دبائی تھی ! !

زہرام کی بات سن کر سب نے اپنی اپنی کرسیاں سنبھالی تھی

سب مکمل طور پر اسٹیج کی جانب متوجہ تھے ! ! !

سب سے پہلے لڑکا اور لڑکی والے بٹیں گے ! ! زہرام نے اعلان کیا

بھائی میں تو لڑکی والا ہوں ! ! زہرام کہتا ابرش کی جانب اتا کھڑا ہوا

میں بھی بھائی لڑکی والا ہوں ! ! عمر نجی اتا ابرش کی جانب ایا

اسی طرح سارے لڑکے ابرش کی جانب اچکے تھے

سالو ! ! میرے دانت پیسے

رکے رکی رکے !! ہم ہے لڑکے والے !! ساری لڑکیاں اک ساتھ اتی
!! مائک میں اعلان کرتی پرجوشی سے بولی
پلین کینسل !! بھائی میں تو لڑکوں والے کی جانب جاؤں گا !! میرے بھائی
کی شادی ہے ! مائم میر کے پاس ایا تھا میر نے مسکرا کر اُسے دیکھا
میں بھی لڑکی والوں کی جانب جاؤں گی میری اپی کی شادی ہے !! روحا بھی
!! فوراً ابرش کی جانب ائی
اسی طرح ایک ایک کر کے واپس لڑکی والے لڑکوں میں اتے رہے اور
لڑکوں والے لڑکی میں جاتے رہے اب بالا خر سارے لڑکے اک ساتھ اور
!! ساری لڑکیاں اک ساتھ
یہ دیکھ سب کا قہقہ گنجا تھا
لوٹ کے بدو گھر کو ائے !! زھرام میر کی گھوریاں خود پر محسوس کرتا بولا
!! چلے چلے شروع کرتے ہیں پرفامنس !! سعد نے اعلانیہ انداز میں کہا
جیتے گے تو لڑکے والے !! زہرام اپنا کولر جھاڑتا بولا

!! دیکھتے ہیں!! منہا نے دوپٹہ باندھا تھا

دولہا دلہن بیچ میں ہی بیٹھے تھے لیکن دونوں ٹیم امنے سامنے کھڑی ہو چکی

!! تھی

سارے لڑکوں نے اپنی گلے میں پہنی اجرک اک ادا سے خود پر ٹھک سے

!! ڈالی

جب گانا شروع ہوا!! میوزک میں چلتی وہ تالیوں کی آواز حسین ماحول پیدا

!! کر رہی تھی

اک منٹ رکے !زہرام نے پتہ نہیں کیا سوچ کر گانا لگوایا تھا

لڑکے جو ریڈی تھے اب زہرام کے سونگ رکوانے پر اسے گھورنے لگے

بھابھی پہلے ہی اس سونگ کے لیے معذرت !! اپ بہت اچھی ہیں لیکن

بس ٹیم الگ ہو گئی ہے !! زہرام برش کو دیکھ بولا

بھائی اپ سے بھی معذرت اپ دونوں بہت پیارے ہیں اور ایک
دوسرے کے لیے بنے بس وہ گانا ہے ! ! منہانے بھی آگے اتے میر کو دیکھ
کہا وہ دونوں مسکراتے اسباب میں سر ہلا گیے
! ! جب دوبارہ سب نے اپنی جگہ سنبھالی اور گانا شروع ہوا
ہممم ہممم ! ! اس بول پر سارے لڑکے آگے آئے تھے
لڑکی تمہاری کنواری رہ جاتی !
! لڑکی تمہاری کنواری رہ جاتی
! ! مانو ہمارا احسان کہ لڑکے نے ہاں کر دی
! ! مانو ہمارا احسان کہ لڑکے نے ہاں کر دی
یہ کہتے ہوئے سارے لڑکے والے اک سوگ میں اسٹیج سنبھال چکے تھے
جب لڑکیوں نے انکھوں پر چشمہ لگایا جسے دیکھ لڑکے داد دینے پر مجبور
ہوئے تھے

ہو ہو ہو وو۔۔۔

ساری لڑکیاں آگے ائی تھی

لڑکا تمہارا کنوارا رہ جاتا مانو ہمارا احسان کہ لڑکی نے۔۔۔۔۔

!!کے لڑکی نے ہاں کر دی

!!لڑکیوں نے اتے ایک ادا سے کہا تھا جب لڑکوں نے ائیر واچ کائی

!! میوزک بجا تھا جس پر دونوں ٹیم اک دوسرے کو گھور رہی تھی

اولڑکوں کے دوستوں!!روحانے آگے ہاتھ کے اشارے سے کہا تھا جب

کے مائم فرنٹ پر اچکا تھا

اولڑکوں کے دوستوں پہلے تُم یہ کام کرو لڑکی لینے ائے ہو جھک کر ہم کو"

"سلام کرو

!! ہاتھ کے اشارے سے اسٹیپ لیتی اب امنہ نے آگے اتے کہا تھا

بہرام نے ہاتھ سے اُسے داد دی اب بہرام آگے تھا

!! لڑکی کی سہیلیوں

اواواو۔۔۔زہرام اگے اتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادا سے بولا جب کے سارے لڑکے ساتھ ساتھ ہلکا ہلکا سٹیپ لے رہے تھے جبکہ لڑکیاں بھی اگے تھوڑا تھوڑا سٹیپ لے رہی تھی

لڑکی کی سہیلیوں ہم جو زد پر آئینگے لڑکی لینے آئے ہے تُم کو بھی لے جائینگے !!

اب کی بار سعد اتا منال کو دیکھ کہتا بولا ساتھ لڑکوں نے اسٹیپ لیا تھا جب کے اُس کے بول پر منال نے چشمہ نیچے کرتے داد دینے انکھوں سے اسے دیکھا

!!غصّہ یہ سارا کا سارا رہ جاتا

میرب آگے ائی تھی اور عمر نے منہ بنایا تھا

غصہ یہ سارا کا سارا رہ جاتا مانو ہمارا احسان کہ لڑکی نے ہاں کر دی!!اس کے ساتھ لڑکیوں نے پیچھے قدم لیتے ہاتھ سے خوبصورت اسٹیپ لیا تھا

پورے ہال میں ہوٹنگ ہو رہی تھی ! ! میرا برش مسکرا رہے تھے باقی سب کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تھی

ہو ہو ہو ! ! میوزک بجاتا تھا

ہم کب ماننے والے تھے۔۔۔۔۔۔

ہم کب ماننے والے تھے جانے کیسے مان گئے لڑکی جادو گرنی ہے جان گیے ! ! پہچان گئے

! ! ہم جان گیے پہچان گیے

لڑکوں نے ڈانس اسٹیپ اک ساتھ کیا تھا وہ سب ایک ساتھ ہر سٹیپ لیتے ہوئے نہایت خوبصورت لگ رہے تھے ! !

ان کا سٹیپ لیتے ہی ماحول میں زبردست ہو ہوٹنگ ہو رہی تھی ! ! ایک جیسے لباس میں ملبوس وہ ایک جیسے کرد کرتے ہوئے سب کو متوجہ کرنے کا سبب بن رہے تھے ! !

لڑکے نے سو خط لکھے تب ہم نے اقرار کیا لڑکی کو اس شادی پہ مشکل سے

!! تیار کیا

اپنی آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے لڑکوں کی طرح لڑکیوں نے بھی اک جیسے

سٹیپ لیا تھا!! ماحول نے مزید تیز ہو ٹنگ ہوئی تھی

!! ساری کی ساری تیاری رہ جاتی

ساری کی ساری تیاری رہ جاتی مانو ہمارا احسان کہ لڑکے نے ہاں کر دی!!

لڑکوں نے جاتے میر کو اپنے پاس لیتے ادا سے کہا

مانو ہمارا احسان کے لڑکی ہاں کر دی!! لڑکیوں نے ابرش اٹھایا تھا

مانو ہمارا احسان کے لڑکے نے ہاں کر دی!! سارے لڑکے میر کی جانب

اشارہ کرتے ایٹیٹیوڈ سے بولے

کے لڑکی نے ہاں کر دی!! لڑکیاں بھی ابرش کو گول گھوماتی ادا سے بولی

!! تھی

!! اسی کے ساتھ اس گانے کا اختتام ہوا تھا

گانا ختم ہوتے ہی پورے حال میں چیخوں کی اواز گونجی تھی سب ہوٹنگ کر رہے تھے سب نے اس پرفارمنس میں بہت زیادہ انجوائے کیا تھا!!

چلے چلے دوسرا!!اس میں ہمارا لڑکا ہمارے پاس ہی رہے گا!!کچھ دیر بعد زہرام نے سب کو دوبارہ متوجہ کیا

اور ہماری لڑکی ہمارے پاس ہی رہے گی!!منہا بھی آگے اتی بولی

!! جب گانے کی آواز سب کو کانوں میں گونجی

ہمم ہمم!!لڑکے اور لڑکی والے دونوں آگے آئے تھے

سب ہیں جدھر وہ ہیں ادھر دیکھ رہے ہیں ہم تو پبلک کی نظر دیکھ رہے ہیں!!

میں سمجھ ہی گیا تھا کے بات کچھ بڑی ہے اور بات کچھ بڑی نہیں تو کچھ تو گڑبڑی ہے!!

میر کو چھوڑ کر سارے لڑکوں میں اس گانے پر فاسٹ اسٹیپ لیا تھا لڑکیاں خود حیران ہو چکی تھی کیونکہ وہ لوگ کافی اچھا ڈانس کر رہے تھے اب

لڑکیوں کو کیا پتہ کہ پچھلے 15 دن کی دن رات محنت کے بعد ان لوگوں
نے یہ ڈانس سیکھا تھا!!

ہٹ جا سامنے سے!! میر گانے کے بال لیتا بیچ سے آگے ایا تھا میر کے انے
پر سب نے
چیخو کی برسات کی تھی کیونکہ کسی نے ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا!!
سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑی تھی!! پورے ہول میں شور مچا تھا
ابرش بھی حیران ہوئی تھی!!

ہٹ جا سامنے سے تیری بھابھی کھڑی ہے!! میر نے اُنہیں سامنے سے
ہٹاتے ابرش کی دیکھ مسکرا کر کہا تھا سب خوشی سے چہک رہے تھے
ارے ہٹ جا سامنے سے تیری بھابھی کھڑی ہے!! اسٹیپ لیتے بول ادا
کیے تھے جب مزید شور مچا!!

ہٹ جا سامنے سے میری اکھیاں لڑی ہیں!! سارے لڑکوں نے ہاتھوں
سے اکھیوں کا اسٹیپ لگے قدم دائے جانب لیے تھا

ارے ہٹ جا سامنے سے تیری بھابھی کھڑی ہے!! لڑکیاں حیرانی سے سارے لڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو بالکل پروفیشنل والا ڈانس کر رہے تھے !! حالانکہ وہ سب لوگ جانتی تھی کہ لڑکوں کو ڈانس بالکل بھی نہیں اتا !! ابرش تو ہانک بنے اپنے میر کو دیکھ رہی تھی جو اُسے آنکھ ونگ کر چکا تھا سب جانتے تھے میر سرد طبیعت کا مالک ہے اسے یہ سب چیزیں بالکل نہیں پسند !! لیکن ابرش کیلئے وہ نہ کبھی سرد تھا اور نہ کبھی ہونا تھا

وہ صرف ابرش کے لیے بدل چکا تھا سب کے ساتھ نہیں صرف اپنی کے ساتھ!!

اب میوزک بجا تھا جب میر اگے بڑھتا ابرش کے سامنے اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا !! ابرش نے کچھ لمحے میر کا ہاتھ دیکھا پھر اپنا ہاتھ فوراً میر کے ہاتھوں پر رکھا میر اُسے لیے بلکل بیچ میں ایا تھا!! سارے لڑکے میر کے پیچھے اور لڑکیاں ابرش کے پیچھے۔!!

جیسے ہی میر نے ابرش کا ہاتھ تھاما ماحول مزید ہوٹنگ سے خوشگوار ہوا تھا

!! سب نے حسرت سے یہ منظر دیکھا تھا

میر کس کی پسند نہیں تھا؟؟

وہ تو سب کی پسند تھا اور اج اس کی مایو والے دن کتنی لڑکیوں کے دل ٹوٹ رہے تھے یہ کوئی لڑکیوں سے پوچھتا

ساری لڑکیوں کے انکھوں میں حسرت تھی کیونکہ انہیں صرف میر کی چاہ تھی لیکن انہوں نے کبھی سوچا تھا کہ کیا وہ لوگ ابرش سکندر تھی؟؟

!!!ابرش سکندر بننا اسان نہیں تھا

Feeling!!

گانے کا لفظ ادا ہوا تھا

اپنی باہوں میں تجھ کو میں لے لونگا!! میر نے اُس کی انگلی تھامے اُسے

!! گھماتے خود کے نزدیک کیا تھا

!! تیری زلفوں سے ڈے نایٹ کھیلوں گا

!!تُو جو روٹھے گی تجھ کو مناؤں گا

میر نے ابرش کے چہرے پر ہاتھ رکھ دلفریپ انداز میں کہا تھا ابرش نم آنکھوں سے میں کو دیکھ رہی تھی

جبکہ باقی سب بہت زیادہ خوشی اور تھوڑی حیرت سے بھی دیکھ رہے تھے

اُنہیں پتہ تھا کہ باہر ہمیشہ سنجیدہ رہنے والا میر اپنی ابرش کے لیے اتنا رومینٹک تھا!!

تیری ڈے ڈی کے نکھرے اٹھاونگا!!!میر نے ابرش کی آنکھوں میں دیکھتے کہا

کچھ لمحے میوزک بجا ابرش اور میر بھی سیدھا کھڑا ہوئے تھے جبکہ لڑکے اور لڑکی والے بھی پیچھے سیدھا کھڑا ہوئے تھے!!

جب بھی تُو دیکھتی ہے

میری جان مجھ کو ہنس کے

ایسا لگے ہے مجھ کو ناگن گئی ہے ڈسکے ! ! میرا برش سمیت سارے لڑکیوں اور لڑکیوں نے فاسٹ سٹیپ اٹھایا تھا اک ساتھ اسٹیپ لیتے ہوئے وہ نہایت خوبصورت لگنے کے ساتھ ساتھ مکمل بھی لگ رہے تھے

ہٹ جا سامنے سے ! ! ۔۔۔۔۔ میر نے اشارے سے سائڈ کرتے کہا تھا

اوبھا بھی اوبھابی بھا بھی بھا بھی بھابی ! ! جب پیچھے لڑکوں نے گانے کے بال ادا کیے

ابرش نے مسکرا کر پیچھے دیکھا تھا

! ! پھر اگلے لمحہ وہ سیدھا ہوئی

ہٹ جا سامنے سے تیرے بھیا کھڑے ہے ! ! اپنے سامنے ائی منہا اور امنہ کو اشارے سے ہٹاتی ابرش اور ساری لڑکیوں نے سٹیپ لیا تھا

ارے ہٹ جا سامنے سے میرے نینا لڑے ہیں ! ! ہاتھوں سے آنکھوں پر اشارا کرتے دوسرا اسٹیپ لیا تھا

سب ہے جدھر میں ہوں ادھر دیکھ رہے ہیں ہم تو پبلک کی نظر دیکھ رہے ہیں میں سمجھ ہی گئی تھی کہ بات کچھ بڑی ہے اور بات کچھ بڑی نہیں تو کچھ تو گڑ بڑی ہے!!

لڑکیوں اور لڑکوں دونوں نے ساتھ اسٹیپ لیے تھے

ہٹ جا سامنے سے!!

او میری بھابی کھڑی ہے!! میر کے علاوہ سارے لڑکے اگے اتے ابرش کو دیکھ ڈانس سٹیپ لیتے دلکش انداز میں بولے تھے

ارے ہٹ جا سامنے سے ان کی اکھیاں لڑی ہیں!! تیز تیز اسٹیپ لیتے وہ پیچھے ہوئے تھے

تیری بھابھی کھڑی ہیں!! میر نے ابرش کی جانب اشارہ کرتے کہا

تیری بھیا کھڑے ہے!! ابرش نے میر کی جانب اشارہ کیا تھا

تیری بھابھی ی ی ی۔۔۔

تیری بھیاااا۔۔

!!اسی کے ساتھ گانے کا اختتام ہوا تھا

گانے کے اختتام پر سارے لڑکے میر کے اوپر لپکے تھے وہ سب میر کو اک ساتھ اپنے گلے لگا چکے تھے!!

ہوٹنگ ہوتی ماحول کو مسلسل خوشگوار بنا رہی تھی!! ساتھ ملتی تالیوں کی آوازیں مزید خوبصورت ماحول پیدا کر رہی تھی!!

کیسا لگا پھر ڈانس؟؟ زہرام مسکرا کر مائک میں بلند آواز میں بولا

!! بہت اچھا!! سب نے چیخ کر کہا تھا

اب سب واپس اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ چکے تھے وقت کافی ہو رہا تھا اس لیے کھانا وغیرہ کھل چکا تھا!!

ساری ینگ پارٹی اسٹیج پر بیٹھی تھی!!

ولیمے تک لڑکے والے الگ اور لڑکیوں والے الگ ہوں گے سب اپنا کام خود کریں گے اور سارے لڑکے والے کمرے میں سوئیں گے اور ساری لڑکیاں اک کمرے میں سوئیں گی!؟ منہا نے فیصلہ سنایا

اوکے ! ! سب نے اطفا کیا

تھینک یو ! ! ابرش نے میر کو دیکھ کہا تھا

کس لیے ؟؟ میر نے سوالیہ نظریں لیے پوچھا

مجھے اتنا سپیشل فیل کروانے کے لیے ! ! ابرش دھیمی آواز میں بولی

اوہو گائز مجھے لگتا ہے اب ہمارا یہاں کام نہیں ہے ! ! ابش کی اواز سب نے سنی تھی جب بہرام شرارت سے بولا

کوئی کہیں نہیں جارہا بیٹھو واپس ! ! سب کو معائنے خیزی سے خود کی جانب دیکھتا پا کر پھر کھڑا ہوتا دیکھ میر نے واپس سب کو بٹھایا

جہنم میں نا الگ سزا ملتی ہے کباب میں ہڈی بننے کی ! ! زہرام نے آگاہ کیا

پھر کیا خیال ہے تیرا اپنے بارے میں کیونکہ تُو ہمیشہ کباب میں ہڈی بنتا ہے ! ! عمر نے اسے دیکھ سوالیہ نظروں سے کہا

چل اوے نکل ! ! زھرام منہ بناتا بولا جب ویٹر نے اتے کھانا لگایا

! ! چلو پیٹ پوجا کر لیتے ہیں ! ! زھرام بولتا کھانے کی جانب متوجہ ہوا

!! سب نے مل کر کھانا کھایا تھا

بیلا اج بھی میر کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ابرش یہ اُسے کھلا رہی تھی

!!

اسی طرح اج مائیو کے فنکشن کا اختتام ہوا تھا اپنی سوچ سے زداسب نے

!! انجوائے کیا تھا

بچوں ابرش کو کمرے میں لے جاؤ!! امنہ بیگم منہا کو دیکھ بولی جب وہ فوراً

!! اسباب میں سر ہلاتے ابرش کے پاس آئی

جو میر سے کچھ بات کر رہی تھی

چلے بس بس بہت باتیں ہو گئی اب برات تک کوئی باتیں نہیں!! اب

برات تک اپ دونوں ایک دوسرے کو دیکھیں گے بھی نہیں!! منہا

ابرش کو اٹھاتی فیصلہ کن لہجے میں بولی

عیوی؟؟ کیوں نہیں دیکھے گا میر نکاح میں ہیں بھابھی اس کے!! زھرام اتا

منہا کو دیکھ بولا

یہ رول ہے مایو سے لے کر برات تک دولہا اور دلہن نہیں ملتے ! ! روحا بھی آگے اتی بولی

ایسا کچھ نہیں ہو گا ! ؟ میری باری میں زیادتی ہو گئی تھی لیکن اب بھائی کی دفا نہیں ہو گی بھائی دیکھیں گے گڑیا کو ! ! مائم بھی اگے ایا

ایسا بلکل نہیں ہو گا ! ! منال خفگی سے بولی

ایسا ہو گا ! ! اور ہم کروائیں گے روک سکو تو روک لو ! ! سعد اتا اُسے پختہ یقین انکھوں سے چیلنج کرتا بولا

! ! اب دونوں سائڈ بحث ہو چکی تھی

بچوں بس کرو ! ! بعد میں لڑ لینا ابھی ابرش کو اندر لے کر جاؤ بہت رات ہو رہی ہے ! ! امنہ بیگم اتی اج سب کو وقت کا احساس دلانے لگی

جب لڑکیوں نے فوراً ابرش کو تھاما ! ! پھر وہ لوگ آگے بڑھے

ابرش نے پیچھے مڑ کر میر کو دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا ! ! اُن کے دیکھنے پر ! ! سارے لڑکوں نے شور ہوٹنگ کی

جب لڑکیوں نے ہڑبڑا کر ابرش کو گھورا جس سے ابرش اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا گئی !!

پھر وہ لوگ اندر کی جانب بڑھی !! جب کے میر بھی کھڑا ہوتا اب آئے مہمانوں سے ملنے لگا کیونکہ تقریبا اب سب ہی جا رہے تھے !!

اسی طرح اختتام پر مہمانوں کے جانے کے بعد لڑکے کافی دیر بعد اندر داخل ہوئے !!

اس وقت سب سو چکے تھے سوائے ینگ پارٹی کے سارے مہمان اپنے اپنے کمروں میں تھے سارے بڑے جا کر سو چکے تھے لیکن لڑکیاں گیا کچن میں کافی بنا رہی تھی جب لڑکوں کی نظر ان پر پڑی !!

رات کے تین بجے یہ لوگ کافی بنا رہے ہیں !! زھرام اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی کو دیکھ بولا

ہماری مرضی !! جب منہا نے کچن سے آواز لگائی

میری والی کے کان بہت تیز ہے ! ! زھرام منہ بناتا بولا جب سب اپنی مسکراہٹ دبای

! ! ساری لڑکیاں گھر کے کپڑوں میں ملبوس تھی

آپ لوگ اتنی دیر سے کیوں آئے ہیں ! ! وہ لوگ ہاتھ میں اب مگ تھامیں باہر ائی تھی

ہماری مرضی بیگم ! ! امنہ کے پوچھنے پر بہرام ادا سے بولا جب امنہ نے ایبرو اٹھائی

! میر نے دیکھا تھا وہاں ابرش نہیں تھی

بھائی بھابھی اندر ہے ! ! ہم آپکو نہیں دیکھنے دینگے ! ! میر کی نظروں کا تعاقب سمجھتی منہا شرارت سے بولی

ہم بھی دیکھ کر جائینگے بھابھی کو ! ! عمر آگے اتا چیلنج کرتا بولا

اٹس ناٹ پاسیبل ! ! میرب اپنا منہ پھلائے بولی

ٹھیک ہے دیکھتے ہے کچن سے جانے کا ایک ہی راستا ہے ہم لوگ بھی یہاں صوفے پر بیٹھے ہیں بنا بھا بھی کو میر کو دکھائے ہم لوگ یہاں سے نہیں ہلیں گے !! زھرام کہتا صوفے پر بیٹھا !! سارے لڑکے صوفے پر بیٹھے تھے لڑکیوں نے کنفیوز ہوئے اک دوسرے کو دیکھا !! ان کے چہرے پر کنفیوژن دیکھ میر کو چھوڑ کر سب مسکرائے تھے کیونکہ میر کی نظر اب موبائل پر تھی جہاں وہ ولف کے میسیج پڑھ رہا تھا

وولف اور ایلف نے اج کی مایو میں شرکت نہیں کی تھی کیونکہ وہ دونوں باہر ملک ایک کیس کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے لیکن ان لوگوں نے کل واپس اجانا تھا !!

لڑکیاں کچھ دیر تو کنفیوز ہوئے دیکھتی رہی جب منال کے دماغ میں ائیڈیا جگ مگایا تھا اس نے فوراً سب کو قریب کرتے ہلکی اواز میں لڑکیوں کو اپنا آئیڈیا بتایا !!

جس کو سن کر لڑکیوں کے چہرے سے کنفیوژن ہٹتی ایک فاتحانہ مسکراہٹ
ائی تھی!!ان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ دیکھ لڑکوں کی تنزیہ
!!مسکراہٹ سمٹی تھی
لڑکیاں واپس کچن کے اندر گئی تھی
اب کیا کرنے والے ہیں یہ لوگ؟؟عمر گہرا سانس بھرے بولا
مسکراہٹ سے تو لگ رہا ہے جیسے کچھ تیر مارنے والی ہیں!!زھرام کندھے
اچکاتا بولا
میر میرے بھائی فون رکھ اور حالات دیکھ!!میر کو فون پر متوجہ دیکھ
!! زھرام نے اُس کے ہاتھ سے فون لیتے اُسے سامنے متوجہ کیا
جب میر بھی سامنے کی جانب متوجہ ہوا!!تب ہی ساری لڑکیاں واپس باہر
!!آئی!!اُن کے چہروں پر اب بھی فاتحانہ مسکراہٹ تھی
جیتے گے بھائی جیتے گے لڑکی والے جیتے گے!!وہ لوگ بلند اواز میں کہتی
!! اپنے پیچھے سے ابرش کو نکالتی سامنے لائی

!!لڑکوں نے حیرت سے اسے دیکھا

!! ابرش کے چہرے پر نیچے تک لڑکیوں نے گھونگھٹ ڈالا تھا

Don't underestimate the power of Pakistan girls!!

وہ لوگ اک آواز میں کہتی ابرش کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی وہ لوگ ہانک بنے دیکھتے رہے اور لڑکیاں فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ بن ابرش کا چہرہ

!!انہیں دکھائے کمرے کی اور بڑھ گئی

!!جاتے جاتے وہ لوگ اک لمحے کیلئے رکی

ہم کچھ بھی کر سکتے ہیں!! وہ لوگ اک ساتھ کہتی اب کمرے کی اور بھاگی

!! تھی

بے زتی پر بے زتی!! لڑکیوں سے ہار کر ڈوب مرنے کا مقام ہے ہمارے

لیے!! زھرام غصے سے بولا

زیادتی ہے ویسے!! عمر بھی خفگی سے بولا

کچھ لمحے خاموشی رہی تھی

آئیڈیا!! جب سعد بولا سب نے سعد کو دیکھا تھا

گائزانہوں نے ہمیں ہرایا ہے ناہم لوگ بھی دماغ کا استعمال کر کے ان لوگوں کو ڈرائیں گے!! ویسے ہی لڑکیاں ڈرپوک ہوتی ہیں یوں ہی ڈر جائیں گی اس طرح ہمارا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا!! سعد اُنہیں دیکھ بولا یہ مست ائیڈیا ہے!! بدلہ لینے کا یہی طریقہ ہے!! زھرام نے فوراً اطفا کیا روحا کو بہت ڈر لگتا ہے! مجھے نہیں لگتا ہمیں یہ کرنا چاہیے!! مائم روحا کا سوچتے بولا

بیوی کے عاشق ہار ہے ہیں ہم لوگ کبھی کبھی چلتا ہے ابھی وہ ایک مخالف ٹیم کی ممبر ہیں!!

عمر اُسے دیکھ ہنستا ہوا بولا

چلو پہلے کمرے میں چلتے ہیں شاور وغیرہ لے لیتے ہیں اتنے لڑکیاں بھی چلو بیٹھیں گی پھر ایک ایسا پلین بناتے ہیں اور ان لوگوں کو ڈراتے ہیں!!

زھرام کہتا کھڑا ہوا میر اُن لوگوں کی باتیں نہیں سن پایا تھا کیونکہ کول سننے اٹھ اٹھ کر جا چکا تھا !

سارے لڑکے میر کے کمرے کی اور بڑھے تھے میر کا کمرہ مکمل دوبارہ ملازمہ نے صاف کر دیا تھا لڑکوں نے کچھ اور ہی بنایا ہوا تھا ! ! سب نے باری باری شاور لیتے کپڑے چینج کیے ! !

اتنے میر بھی کمرے میں داخل ہوا ! ! جب میر ایا تو وہ سب ہی تقریبا شاور لے چکے تھے ! ! جس پر میر بھی چینینگ روم سے اپنے کپڑے لیتا باتھ روم میں بند ہوا تھا؛؛

گائزا جاؤ پلین بناتے ہیں ! ! میر کے جانے پر زھرام بیڈ پر بیٹھتا سب کو متوجہ کرتا بولا

جب سب بیڈ پر گول دائرہ بنائے بیٹھے ! !

گائز ہماری والیاں کوئی عام لڑکیاں نہیں ہے اپ سب لوگوں کو پتہ ہے
انہیں ڈرانا تھوڑا سا مشکل ہے تو کوئی تگڑا پلین بنا یہ جائے ! ! زھرام اُنہیں
! ! دیکھ بولا جب سب نے اتفاح کیا کیونکہ یہ بات بالکل سچی ہی تو تھی
وہ سارے بیٹھے پلین بنا رہے تھے جس میں وہ لوگ بہت جلدی سفل بھی ہو
! ! چکے تھے

جب میر شاور لیتے باہر ایا میر اپنے گیلے والوں کو ٹاول سے صاف کرتا باہر ایا
! ! تھا جب نظر بیڈ پر بنے گول دائرے پر پڑی جو لڑکے بنا اور بیٹھے تھے

کیا کر رہے ہو تم لوگ پاگل ہو گئے ہو ؟؟ وہ لوگ اس طرح بیٹھے واقعی
پاگل ہی لگ رہے تھے

نہیں جانے من چرس پی ہے ہم سب نے ! ! ذہرام پر جوش سے بولا
تبھی نمونوں والی حرکتیں کر رہے ہو ! ! میر کہتا اپنے بال سکھانے لگا
یار ہم پلین بنا رہے تھے جو بن گیا ہے ! ! زھرام پوائنٹ پر ایا تھا

اوکے ! ! چلو ہٹو بیڈ سے مجھے سونے میں بہت تھک گیا ہوں ! ! میر اتنا اُنہیں دیکھ بولا جب سب نے حیرت سے میر کو دیکھا

تُو پوچھے گا بھی نہیں کہ کیا پلین ؟ ؟ زھرام حیرت سے بولا

نہیں ! ! مجھے پتہ ہے تم سب نے بنایا ہے تو یقینا کام کا نہیں ہو گا ! ! میر نے کندھے اچکاتے جواب دیا

اب ایسا بھی نہیں ہے ہم لوگ ہمیشہ کام کے پلین بناتے ہیں ! ! اور اج والا تو اک دن مست ہے ! ! زھرام خفگی سے بولا

اچھا جو کرنا ہے کرو لیکن مجھے سونے دو ! ! میر بیڈ پر اوندھے منہ گرتا بولا

! !

! ! سب لڑکوں نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا تھا

ٹھک ہے ہم لوگ ہی انجام دے دیتے ہیں اپنا پلین ! ! سب اطفا کرتے کھڑے ہوئے تھے

کمرے کی لائیٹ بھی بند کر دینا!! میر نے نیند سے بھاری آواز میں کہتے
!! آنکھیں مندی
!! جب سب نے خفگی سے میر کو دیکھا
گائز ہمیں وائٹ چادر چاہیئے ہو گی!! زھرام کچھ لمحے بعد بولا
بھوت بنیں گے کیسے؟؟ عمر نے سوالیہ نظریں لیے پوچھا
یوٹیوب بابا زندہ باد!! ابھی سرچ کرتا ہوں!! زھرام نے فون نکالتے
!! یوٹیوب پر سرچ کیا جب ہزاروں طریقے ان لوگوں کے سامنے ہے
یہ لے اتنے طریقے اگئے!! زھرام نے موبائل عمر کی جانب بڑھاتے کہا
ویسے ذہرام مجھے نہیں لگتا کہ تجھے بننے کی ضرورت ہے تُو پہلے ہے بھوت
ہے!! عمر نے اپنا خدشہ پیش کیا
ہاں حسین بھوت جس پر سب مرمٹتے ہیں!! زہرام نے دل سے یہ عہدہ
قبول کیا

اچھا گائیز سنو میں اور عمر وائٹ چادر اپنے اوپر لیں گے اور مائم بہرام اور سعد تُم لوگ ڈراونی آوازیں چلانا دونوں سائڈ سے موبائل میں تیز آواز میں لیکن ٹھک ہے؟؟ زھرام نے سب کو کام بتایا

کوئی بھی لڑکیوں کی نظروں میں نہیں انا چاہیے!! اوکے؟؟

زہرام کی بات پر سب پہ حامی بھری!! جب زھرام اور عمر نے وائٹ چادر اٹھائی؛! ہم لوگ اندر نہیں جائیں گے بس باہر سے ہی پرچھائی میں دکھیں گے ٹھیک ہے جس سے وہ لوگ دیکھتی 100 پرسنٹ ڈریں گی!! زھرام نے پلین بتایا وہ لوگ اندر نہیں جانے والے تھے بس باہر سے ہی ڈرانے والے تھے!!

عمر تو میرب کو ڈرانے کے لیے سب کر رہا تھا!!

بہت دماغ خراب کیا ہے نہ تُم کے اج بتاتا ہوں!! عمر میرب کو سوچتا وائٹ چادر اچھی طرح اپنے اوپر لینے لگا!!

گائز لگ رہے ہیں ہم لوگ بھوت؟؟ اپنے اپنی وائٹ چادر لینے کے بعد زھرام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ویسے لگ تو نہیں رہے لیکن رات کے حساب سے ٹھیک ہے!! مائم اُنہیں دیکھ بولا

بس یار کیا کریں کافی ہینڈسم ہے نا!! زھرام کہتا آگے بڑھا باکی سب بھی کمرے سے باہر دھیرے سے نکلے تھے!!

جب کے منہا جو اُن لوگوں کا سوچتی کافی بنائے اُنہیں دینے ائی تھی کمرے کے کھلے دروازے سے اتی اوازیں سن اس کے آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی ان لوگوں کے باہر انے سے پہلے وہ تیزی سے ابرش کے کمرے کی اور بھاگی تھی جہاں ساری لڑکیاں بیٹھی باتیں کر رہی تھی!!

گائز!! منہا ہانپتی کانپتی بھاگ کر اندر اتی بولی

جب بیڈ پر بیٹھی ساری لڑکیوں نے جو اپس میں باتیں کر رہی تھی منہا کو دیکھا تھا!!

کیاہوامنہا؟؟اس کی سانس پھولتے دیکھ ابرش نے پریشانی سے پوچھا

کچھ ٹھک نہیں ہے!! بارڈر پر حملہ کرنے کے پلیننگ ہورہی ہے!! منہا آگے اتی بولی جب سب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

کیامطلب؟؟ابرش سوالیہ نظروں سے بولی

مطلب لڑکے والے ہم لوگوں کوڈرانے کی پلیننگ بنارہے ہیں یار!!

زہرام اور عمر بھائی بھوت بنے ہیں وائٹ چادر پہن کر!! مائم بھائی اور بہرام سعد بھائی بھوتیااوازوں کے لیے اپنے موبائل میں ریکارڈنگ چلائیں گے!!تاکہ ہم لوگ ڈر سکیں

وہ لوگ ہم سے بدلہ لے رہے ہیں!! منہا نے سب کو آگاہ کیا جب لڑکیوں کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلی

کیا؟؟امنہ کھڑی ہوئی

ہاں وہ لوگ اپنے پلین کو انجام دینے کے لیے ریڈی ہورہے ہیں!! منہا نے اسباب میں سر ہلاتے کہا

بہت اچھا ہوا جو ہمیں پہلے ہی پتہ چل گیا اب ان کا پلین ان پر ہی الٹا کرتے ہیں ہم لوگوں کو ڈرائیں گے ! ! روحا کھڑی ہوتی پر جوش انداز میں بولی

وہی نا بہت اچھا ہوا جو پہلے پتہ لگ گیا ورنہ تو ہم لوگوں نے سچ میں ڈر جانا تھا ! ! منال بھی کھڑی ہوئی تھی

بہت کم وقت ہے ہمارے پاس ہمیں جلدی سے پلین بنانا ہو گا تا کہ ان لوگوں کا پلان انہی پر ہم لوگ الٹا کر سکیں بہت ہلکے میں لے رہے ہیں ہم لڑکیوں کو ہمیں بھی بتانا پڑے گا کہ لڑکیوں کے جتنا مقابلہ کرنے کے لیے

وہ لوگ ابھی بہت چھوٹے ہیں ! ! منہا ادا سے بولی

میرے دماغ میں اک پلین ہے جلدی سے سب آئے ! ! میرب نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا جب سب لڑکیاں اس کے قریب ہوئیں

میرب نے سب کو پلین بتایا جس کو سنتے سب لڑکیوں کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل رہی تھی

ٹھک ہے اس کیلئے ہمیں اک جیسے کپڑے پہننے ہو گے تا کہ انہیں ڈرا کر کنفیوز کر سکے اور انہیں سچ میں لگے کہ کوئی چوڑیل اگئی ہے ! ! منہا خوشی سے بولی

ٹھیک ہے جو ہم لوگوں نے ایک جیسا سوٹ لیا تھا وہ سب لوگ اپنے اپنے کمروں سے لے اؤ ویسے بھی کمرے خالی ہیں سارے لڑکے میر بھائی کے کمرے میں ہیں ! ! امنہ نے بلند اواز میں کہا جب ساری لڑکیاں اپنے اپنے کمروں میں ڈریس لینے کیلئے بڑھی جب کے مریم ہنستی ہوئی اُن کی پلیننگ ! ! سن رہی تھی

! ! اُن کے جانے پر وہ مزید شدت سے ہنسنے لگی اُسے بہت ہنسی آرہی تھی کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ایک جیسا دکھتا ڈریس لے کر کمرے میں ائی تھی جب ان کی نظر ہنستی ہوئی ابرش پر پڑی

بھابھی بہت غلط بات ہے ! ! آپ ہنس رہی ہے ہمارے پلین پر ؟ ؟ منہا خفگی سے بولی

میں اپ لوگوں کے پلین پر نہیں ہنس رہی میں اس سچویشن پر ہنس رہی ہوں!!ابرش بمشکل اپنی ہنسی دباتی بولی

بھابھی پلیز ہیلپ کریں یہاں پر ائیں!!امنہ نے سفید دوپٹہ منہا پر سیٹ کرتے کہا جب ابرش اٹھ کر اُن کے پاس ائی!!

یار ایسے تو ڈراونے نہیں لگ رہے کیونکہ ہمارے شوہر کافی بہادر ہے تھوڑا سا میک اپ کر لیتے ہیں تاکہ ڈرانے کے لائک تو لگیں ورنہ اگر ہم لوگ ہار گئے تو!!منہا نے اُنہیں دیکھ کہا

میں بھی یہی کہنے والی تھی اؤ تھوڑا سا میک اپ کر دیتے ہیں!!ابرش کہتی سامنے آئی اُس نے میکپ اٹھایا

کس طرح کا میکپ کرنا ہے؟؟ابرش نے سوالیاں نظروں سے پوچھا

میری پیاری بھابھی اپ رہنے دیں اپ تو اپنی طرح بہت سویٹ سا میک اپ کریں گے لیکن ہمیں ہارر میک اپ چاہیے میں کرتی ہوں!!امنہ سامنے اتی بولی اُس کی بات پر سب بے ساختہ ہنسے تھے

امنہ نے میکپ منہا کے چہرے پر لگایا تھا

اُس نے چند لمحوں میں ہار رمیکپ کیا تھا

ارے واہ امنہ سچ سچ بتاؤ تم ہورر میک اپ ارٹسٹ تھی نا!!؟؟ منال منہا کا چہرہ دیکھ ہنستی ہوئی بولی باقی سب بھی ہنس رہے تھے منہا کا چہرہ دیکھ کیونکہ منہا واقعی بہت ڈراؤنی لگ رہی تھی

یہی سمجھ لیں!! کہتے ہی امنہ خود بھی قہقہ لگا کر ہنستی تھی جبکہ خود کو شیشے میں دیکھ کر منہا کا قہقہ بھی فضا میں گونجا تھا

بالکل منہا کی طرح امنہ بھی تیار ہوئی تھی!! اب وہ لوگ سب قہقے لگا کر ہنس رہی تھی!! جس سے کمرے کا ماحول خوشگوار طریقے سے روشناس !! ہوتا اک حسین منظر پیش کر رہا تھا

ڈن ریڈی!! اب اک کام کرتے ہے بیڈ پر تکیے رکھ کر کمبل ڈال دیتے ہے تاکے اُن کو لگے کو لگے ہم لوگ سو رہے ہیں!! منہا نے سارے پلان کے بعد سب کو ایک تنقید کی

اوکے ! ! یہ سنتی میرب اور روحا نے جلدی جلدی بیڈ پر تکیے رکھ کر کمبل ڈالا
! ! ابرش خاموشی سے مسکراتی اُنہیں دیکھ رہی تھی ؛؛
ویری گڈ ! منہا مسکرا کر بولی
چلو جلدی کمرے سے باہر نکلتے ہے ! ! منہا سب کو دیکھ کہتی کمرے سے باہر
نکلی جب پیچھے بھی ساری لڑکیاں کمرے سے باہر نکلی ! ! اور جاتی ٹھیک
! ! سامنے والے کمرے میں بند ہوئی
منہا نے تھوڑا سا دروازہ اس کمرے کا کھولا تھا جس سے وہ سب تھوڑی
تھوڑی آنکھیں نکالیں سامنے کمرے کے باہر ہونے والے تمام مناظر
! ! اسانی سے دیکھ سکتے تھے
ہاں جی بھائیوں لگ رہا ہوں نے پکا بھوت ! ! شیشے میں خود کو بالکل بھوت
! ! دکھتا ہے دیکھ زہرام پر جوش سا بولا
لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ! ! بہرام دھیما سا بڑبڑایا

اس کی بڑبڑاہٹ سن جہاں سب نے اپنا قہقہ روکا تھا وہی زھرام نے اُسے زبردست گھوری سے نوازا تھا

شکر کرو تمہارا نام اور میرا نام ملتا جلتا ہے صرف اسی لیے تو میں چھوڑ رہا ہوں ! ! زھرام اُسے دھمکی امیز لہجے میں دیکھ بولا

ٹھک ہے میں اپنا نام بہرام سے بہرا کر لیتا ہوں مجھے مت چھوڑو ! ! بہرام شرارت سے بولا جب کے اُس کی بات پر سب قہقہ لگا کے ہنسے تھے

اوے ہلکے میر سو رہا ہے ! ! اچانک عمر کو بیڈ پر سوئے میر کا خیال آیا تھا جو ! ! اب کان پر تکیے رکھ کر وٹ سویا تھا

چلو چلتے ہے مشن لڑکیوں کو ڈرانا ! ! مکمل ریڈی ہونے کے بعد زھرام خوشی سے بولا پتہ نہیں کیوں اُس کے چہرے پر ابھی سے جیت سے خوشی ! تھی گویا اُسے یقین ہو وہ جیتے گا

ہاں چلو ! ! سارے لڑکے بھی باہر نکلے تھے پھر دھیرے دھیرے سب مخصوص کمرے کی جانب بڑھے تھے

یار یہ لوگ کب ائیں گے ان سے پہلے ہم لوگ تیار ہو گئے اور ان لوگوں کا اب تک انے کا کوئی نام و نشان نہیں ہے ! ! تھوڑے انتظار کے بعد منال خفگی سے بولی

لگتا ہے آرہے ہونگے یار ! ! امنہ منال کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولی وہ سب اک کے اوپر ایک تھوڑا سا چہرہ دروازے سے نکالیں سامنے دیکھ رہی تھی ! !

ارہے ہوں گے نہیں اگئے ! ! روحا سامنے سے اتی گینگ کو دیکھ بولی

جب سب لڑکیوں نے جھٹ سے سامنے دیکھا وہ لوگ بھوت بنے کچھ ! ! اپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے شاید اپنے پلین کے بارے میں

اومائی گاڈ یہ زہرام ہیں نا یہ کتنے فنی لگ رہے ہیں اُف اللہ ! ! زہرام کو دیکھ منہا کہتی اپنی قہقہ لگانے لگی تھی جن میرب نے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھا سب جہاں منہا کے قہقہ لگانے پر ڈر رہے تھے وہی میرب کے ہاتھ رکھنے پر

سب نے سکھ کا سانس لیا تھا!! کیونکہ قہقہ مطلب لڑکوں کو اپنی جگہ

!! بتانہ

کیا کر رہی ہیں اپ؟؟ اگر آپ ہنسے گی تو سب کو پتہ لگ جائے گا کہ ہم

یہاں ہیں!! میرب نے اُسے ڈپٹا

! باقی سب بھی اسے گھور رہے تھے؛

س۔ سوری!! منہا اپنا قہقہ دباتی پچھلے گردن پر ہاتھ پھیرتے بولی

اچھا گائز اب سامنے دیکھو کیا ہو رہا ہے!! ابرش نے سب کو سامنے متوجہ

کیا

گائز ہم لوگ دروازے کے باہر سے شروع کر رہے ہیں تُم لوگ بیک سائڈ

!! جا کر تیز آواز میں ہارر میوزک چلا دو ٹھیک ہے

چل عمر لوگ ہم لوگ ادھر کھڑے ہو کر ڈرائیں گے کیونکہ ہماری پرچائی

!! سیدھا اندر جائے گی!! زھرام عمر کا ہاتھ تھامے آگے ایا

یہ عمر بھائی ہے دوسرے والے ؟؟ منہا نے کہتے پھر قہقہ لگانا چاہا جب اس
!! بار روحانے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھا
منہاج پورا پورا ارادہ بنا کرائی ہے کہ ہمارا پلان خراب کر کے رہے گی !!
منال ہنوز خفگی سے بولی
سوری یار میں بھول جاتی ہوں !! وہ پھر اپنی پچھلی گردن پر ہاتھ پھیرتی بولی
!! پھر وہ لوگ سامنے کی جانب متوجہ ہوئے
ساری لائٹس بند کرو یہاں کی صرف ایک چھوٹی والی رہنے دو لون اور
کھڑکی سے تو ویسے بھی روشنی ارہی ہے !! مائم نے کہا تھا جب بہرام نے
! جاتے فوراً لائیٹ بند کی؛
اب ادھر مکمل اندھیرا ہو چکا تھا بس تھوڑی سی روشنی اتی ماحول کو مزید
!! سنگین بنا رہی تھی
یہ چیز !! چلو اپنے اپنے کاموں پر لگتے ہیں !! کہتے وہ تینوں بھی اِدھر اُدھر
!! بٹے تھے ساتھ موبائل میں تیز آواز میں ہورر میوزک بھی چلا چکے تھے

یااللہ ان لوگوں نے اتنا خطرناک پلین بنایا ہوا تھا ہمیں ڈرانے کے لیے اگر ہمیں پتہ نہیں ہوتا تو ہم لوگ تو سچ میں ڈر جاتے ہیں میوزک کی اواز تو سنیں کتنی ڈراونی ہے!!! روحا صدمے میں بولی

میں بھی یہی سوچ رہی ہوں یار!!! منال بھی حیران کن لہجے میں بولی

ویسے مجھے امید نہیں تھی یہ لوگ اتنا ڈراونا بھی پریپیر کر سکتے ہیں!! میرب اب بھی ڈرے لہجے میں بولی

کوئی بات نہیں ان کا پلین انہی پر الٹا ہونے والا ہے!! منہا اُنہیں دلاسہ دیتی بولی جب کے ابرش خاموشی سے اب بھی بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکے کھڑی تھی!!

زھرام نے عمر کو دیکھ کہا پھر وہ تینوں پردے کے پیچھے سے 1 2 3!! تیزی سے گزرنے لگے ساتھ میوزک مسلسل چل رہا تھا جو ماحول کو سچ میں سنگین بنانے کا سبب بن رہا تھا!!

دوسرے پردے کے سامنے سے عمر تیزی سے گزرا تھا!!

وہ لوگ پردے کے سامنے آتے تیزی سے کبھی گزرتے تو کبھی ہاتھوں کو حرکت دیتے اگر لڑکیاں سچ میں اندر ہوتی تو انہوں نے ڈر جانا تھا!!

اُف اللہ مجھے تو لگ رہا ہے ان لوگوں نے ڈرانے کا phd کر رکھا ہے دیکھے تو کیسے پروفیشنل انداز میں موومنٹ کر رہے ہیں!! روحاب بھی صدمے میں تھی یہ سوچ کر اگر انہیں پہلے نہیں پتہ ہوتا تو اس کا کیا حال ہوتا اسے تو ویسے ہی بھوتوں سے بہت ڈر لگتا ہے!!

یہ لوگ ڈر کے باہر کیوں نہیں ارہی نہ کوئی ڈرنے کی اوازائی کیا سین ہے یہ ابھی تو یہ لوگ جاگ رہے تھے کوئی دیر پہلے اور اگر سو بھی رہے ہو تو اتنا تیز میوزک چل رہا ہے اس سے تو اٹھ ہی جانا تھا!! کافی دیر تک بھی اندر سے کوئی ہلچل نہ ہوتے دیکھ عمر ابرو اٹھائے بولا

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں!! کان میں لگے بلوٹوتھ سے مائم کی اوازائی تھی اب کیا کریں؟؟ زھرام نے سوچتے ہوئے کہا

اور ڈراتے ہے شاید وہ لڑاکوں ڈر جائے ! ! عمر بس میرب کو ڈرانا چاہتا تھا اور مزید اُس کا کوئی مقصد نہیں تھا ! ! جبکہ باقی سب کا بھی صرف اپنی اپنی بیویوں کو ہی ڈرانے کا مقصد تھا ! !

لیکن اندر بلکل خاموشی دیکھ وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے دکھائی نہیں دے رہے تھے ! !

اُن لوگوں نے مزید کچھ دیر وہی چیزیں کی لیکن اندر سے ہنوز خاموشی گویا کوئی کمرے میں ہی نہ ہو ! !

دیکھو بیچارے کیسے پریشان ہیں ! ! اب ائے گا مزہ ہم بتائیں گے کہ لڑکیوں سے پنگا لینا اسان نہیں ! !

ان سب کے چہروں پر پریشانی دیکھ منہا جوش سے بولی

مجھے لگتا ہے ہم اپنے مقصد میں بری طرح فیل ہو چکے ہیں ! ! وہ سب جمع ہوئے تھے جب سعد افسردگی سے بولا

صرف فیل نہیں بہت گندا والا فیل ! ! بہرام بھی خفگی سے بولا

یار ویسے ایسا پاسیبل نہیں ہے یہ لوگ نہ ڈریں پلین تو ہمارا بہت تگڑا تھا یہ کام کیسے نہیں کیا!! زہرام سوچوں میں گم بولا

چپ کر زیادہ دماغ مت چلا چل کمرے میں اور سو جاتے ہیں بری طرح فیل ہوئے ہیں!! عمر اُس کی پیٹھ پر اک تھپڑ رسید کرتا غصے سے بولا

جب سب زہرام کو گھوری سے نوازتے اگے بڑھے گو یا زہرام نے یہ سب کیا ہو

اے تُم لوگ مجھے کیوں گھور رہے ہو؟؟ جیسے میری وجہ سے پلین فیل ہوا میں نے تو پوری کوشش کی تھی بھوت بننے کی اور ڈراؤنا بھی بنا ہوا تھا وہ لوگ نہیں ڈری تو اس میں میری کیا غلطی ہے؟؟ اُن سب کو ایک ساتھ آگے بڑھتا دیکھ زھرام بھاگ کر اُن کے ہم قدم اتا چلتا ہوا بولا

عمر نے اپنے عمر سے چادر ہٹاتے بے ساختہ سامنے دیکھا جب اس کے قدم رکے!! جب کے باکی وہ چاروں اک دوسرے سے بحث کرتے اگے بڑھ رہے تھے

گائز!!عمر نے لفظ ادا کیا جب اُن سب کے قدم رکے وہ چاروں اک ساتھ پیچھے مڑے تھے

!!چاروں نے بنا بولے سوالیاں نظروں سے عمر کو دیکھا تھا

بول بھی؟؟اُسے خاموش دیکھ زہرام نے بولنے کا کہا

مجھے لگتا ہے سامنے کوئی ہے!!عمر اُن کے ہم قدم اتا سامنے کی جانب دیکھتا بولا جب اُن سب نے بھی سامنے دیکھا

ہاں کوئی تو ہے!!آؤ آگے دیکھتے ہیں!!مائم نے بھی سامنے کسی کو محسوس !!کرتے کہا وہ لوگ مزید ایک دو قدم بڑھے رہے تھے

یہ تو کوئی لڑکی ہے!!لیکن اتنی رات میں سونے کے بجائے کیا کر رہی ہے ؟؟سامنے کھڑی منہا کا رخ دوسری جانب تھا اس لیے پیچھے سے کوئی نہیں !! پہچان پایا کے یہ منہا ہے

ہم لوگ اپنے کمرے میں چلتے ہیں ! ! اس سے پہلے وہ ہمیں اس حالت میں دیکھیں ان لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ ہم انہیں ڈرانے ائے تھے پھر ہمارا موئے موئے ہو گیا ! !

زھرام سب کو دیکھ بولا پھر وہ لوگ تیزی سے مڑتے کمرے کی جانب بڑھے جب ان سب کی قدم ایک بار پھر جھٹکے سے رکے تھے

سامنے ہی اسی لباس میں ایک اور لڑکی کھڑی تھی جس کا رخ بھی دوسری جانب تھا وہ لوگ چہرہ دیکھنے سے اب بھی قاصر تھے لیکن وہ بالکل پہلی والی کی طرح لگ رہی تھی ایک ہی طرح کے کپڑے پہننے کی وجہ سے وہ پانچوں اک جیسی لگ رہی تھی ! !

سامنے ! ! مائم نے لفظ ادا کیا جب اُن سب نے دوبارہ سامنے دیکھا سامنے کا منظر دیکھ ان کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی ! !

یہ تو ابھی پیچھے تھی نا؟؟ اتنی جلدی یہاں کیسے ائی ! ! سعد نے سامنے نظریں جمائے کہا

پیچھے دیکھتے ہیں!! بہرام کے کہنے پر وہ لوگ پیچھے مڑے سامنے کا منظر دیکھ وہ لوگ پھر سے سٹل ہوئے تھے کیونکہ سامنے کوئی بھی نہیں تھا ابھی کچھ دیر پہلے کھڑی وہ لڑکی بھی موجود نہیں تھی!!

لگتا ہے وہ وہاں سے آگے ائی ہیں!! کہتے سعد نے دوبارہ اگے دیکھا تھا لیکن اگے سے بھی اب وہ لڑکی غائب تھی!!

گائز!! سعد نے حیرت سے آنکھیں کھولیں اُنہیں پکارا جب سب دوبارہ سامنے کی جانب متوجہ ہوئے سامنے کا لڈر کو پھر کھالی دیکھ اُن سب کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا تھا

یہ کہا گئی؟؟ عمر نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا

وہی ہم بھی سوچ رہے ہیں!! مائم تھوڑا آگے بڑھا تھا ساتھ ہی سب بھی تھے

گائز مجھے لگتا ہے ہم لوگ پاگل ہو گئے ہیں بار بار لڑکیوں سے ہارنے کی وجہ سے!!

یہ ہمارا وہم ہو گا کیونکہ اتنی جلدی کوئی بھی یہاں سے غائب نہیں ہو سکتا وہاں سے انے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور اس راستے سے ہم کھڑے ہیں کوئی اتنی جلدی وہاں سے نہیں اسکتا ! ! زھرام اُن سب کو دیکھ بولا فی الحال اسے وہم سمجھنے کے علاوہ کوئی راستہ بھی نہیں ہمیں صحیح سلامت کمرے تک پہنچنا ہے ! ! بہرام دھمی آواز میں کہا

ٹھک کہے رہا ہے بہرام ! ! مائم نے بھی اطفا کیا وہ سب تیزی سے آگے بڑھے ! !

اس راستے سے چلتے ہے چھوٹا پڑے گا ! ! سعد نے دائے جانب اشارا کرتے کہا میر کا کمرہ اس سے فاصلے پر تھا وہ سب لوگ ہنسی بھرتے تیزی سے دائے جانب مڑے

اک اور لڑکی ! ! جب سامنے اک اور لڑکی کو دیکھ اُن کے قدم رکے وہ اتنی جلدی یہاں کیسے اگئ ! ! بہرام صدمے میں بولا

مانو نامانو یہ بھوتوں کا چکر ہے ! ! زھرام سامنے کھڑی اُس لڑکی کی پشت دیکھ بولا

چپ کرو بھوت وُت کچھ نہیں ہوتا ! ! عمر نے نفی میں سر ہلایا وہ لوگ اک دوسرے کو دیکھتے اگلے لمحے سامنے متوجہ ہوئے جب وہ لڑکی بھی سامنے سے غائب دکھائی ! !

یااللہ یہ بھی غائب ! ! بہرام نے ہوتر کرتے کہا ! !

چلو آگے ! ! عمر نے کہتے آگے قدم بڑھائے باکی سب بھی عمر کے ہم قدم آگے بڑھے تھے ! !

ہاں یہاں کو لڑکی نہیں ہے ! ! سامنے کوئی لڑکی نا دیکھ سعد سکھ کا سانس لیتا بولا

ہاں یہ تو ہے ! ! وہ سب بھی ریلیکس ہوتے آگے بڑھے جب تیزی سے کسی کو پیچھے سے کوئی بھاگتا محسوس ہوا ! !

اُن سب نے اک ساتھ پیچھے دیکھا تھا

کوئی تھا یہاں ! ! مائم سامنے دیکھ بولا

ہاں مائم ! ! یہاں کوئی تو تھا ! ! سب نے محسوس کیا تھا

چلو دیکھتے ھیں ! ! وہ سب لوگ پیچھے دیکھنے آگے بڑھے ! ! جب اُنہیں اپنے پیچھے سے کوئی تیزی سے بھاگتا محسوس ہوا اُن لوگوں نے پلٹ کر دیکھا تھا

کیا ہو رہا ہے یہ ! ! بہرام نے حلق تر کرتے کہا

دیکھتے ہے ! ! مائم اگے بڑھا

مائم تجھے ڈر نہیں لگ رہا؟؟ اُسے ڈرتے نا دیکھ زھرام نے سوالیہ نظریں لیے دیکھا

نہیں ! ! مائم نے نفی میں سر ہلایا وہ سب لوگ آگے بڑھ رہے تھے

میں اور سعد اِدھر دیکھتے ہیں آپ لوگ ادھے دیکھے ! ! دور اسے نکلتے دیکھ مائم اُن لوگوں کو اشارا کرتا بولا

جب وہ لوگ فوراً اسباب میں سر ہلاتی بائے جانب بڑھے جب کے مائم اور سعد دائے جانب ! !

موبائل کی ٹارچ جلائے وہ لوگ آگے بڑھتے تلاش کر رہے تھے اُس تیزی
سے نکلنے والے شخص کو !!

عمر مجھے بھوتوں والی فیلنگ آ رہی ہے !! مجھے لگ رہا ہے یہاں کوئی بھوت
ہے !! دھیرے دھیرے اگے بڑھتے زھرام نے اپنا خدشہ پیش کیا !!

کیوں تُو بابا ہے ؟ عمر نے الٹا سوال کیا وہ لوگ مسلسل اگے بڑھ رہے تھے

ہاں بابا ہُوں زہرا کا !! زہرام نے عقلمندی سے اسباب میں سر ہلایا

اوپاگل بابا مطلب بھوتوں کو محسوس کرنے والا بابا !! عمر دانت پیستا بولا

اا !! جب بہرام کی چیخ سنائی دی اُن دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں بہرام
کھڑا رہا

کیا ہوا بہرام !! وہ دونوں تیزی سے اُس کے پاس آئے

ک۔ کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا !! بہرام بنا پیچھے دیکھ بولا

کوئی نہیں ہے !! عمر نے اُس کے پیچھے دیکھا تھا جہاں کوئی نہیں تھا
تھا کوئی !! بہرام نے تیزی سے اسباب میں سر ہلایا

یار نہیں ہے کوئی!! زھرام نے بھی اچھی طرح پیچھے دیکھا تھا

وہم ہوگا تمہارا چلو آگے بڑھے ؛! وہ لوگ پھر کہتے آگے بڑھے

مجھے لگ رہا ہے کوئی چور ہے!! عمر نے اپنا خدشہ پیش کیا وہ لوگ اگے بڑھ

!! رہے تھے

پھر وہ لوگ رکے اور ٹارچ سے اِدھر ادھر دیکھنے لگے اس وقت ان کی عقل

!! اتنی بھی کام نہیں کر رہی تھی وہ لوگ لائٹ جلا لیتے

!! اِدھر اُدھر دیکھتے وہ لوگ سامنے دیکھنے لگے

جب اک عورت بالوں کو آگے کیے عجیب طریقے سے چلتی اُنہیں دکھائی

دی

ع۔ عمر!! زھرام نے اُسے پکارا جب کے عمر بھی سامنے دیکھ رہا تھا

میں نہیں چھوڑوں گی کسی کو!! آپ لوگ میرا ڈپلیکیٹ مارکیٹ میں لانا

چاہتے تھے!! بھوت صرف ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہوں میں!! نا اج تک

مارکیٹ میں میری کوئی کاپی ائی ہے اور نہ ائے گی ! ! منہا کی آواز اسپیکر کے
! ! تحت بلکل مختلف لگ رہی تھی پھر پیچھے چلتا ہورر میوزک
اُس کی بات سن اور آواز حد سے زدا سنجگین محسوس کرتے وہ تینوں اپنی
جگہ پر سٹل ہوئے تھے وہ دھیرے دھیرے ان کی جانب قدم بڑھا تھا
ہ۔ ہمیں معاف کردو بھوت بہن ! ! ہ۔ ہم تو بس اپنی بیویوں کو ڈرا رہے
! ! تھے

زھرام نے اُسے دیکھ کہا اواز بے ساختہ لڑکھڑای تھی
مجھے بھی میرے شوہر نے اک بار ڈرایا تھا پھر اُس کے بعد میں نے ہی اپنا
چہرہ دکھا کر اُسے ہمیشہ کیلئے ڈرا دیا ! ! ہاہاہا ! ! وہ بری طرح ہنستی اُن کی طرف
بڑھ رہی تھی

! ! دوسری جانب مائم اور سعد آگے بڑھے تھے
سعد تُم اُدھر دیکھو ! ! مائم نے اُدھر اشارا کرتے کہا جب سعد اُدھر دیکھنے لگا
! !

کوئی نہیں ہے اِدھر ! ! مائم بیچ میں اتا بولا

سعد کدھر ہو تم ؟؟ سعد کو یہاں موجود نہ دیکھ مائم ٹارچ سے اُدھر اُدھر دیکھتا بولا

اہ سر ! ! سعد بھاگتا ہوا آگے ایا تھا چند لمھوں کے اُس کے بال بگڑے ہوئے تھے اُس کے چیخنے پر مائم تیزی سے اُس کے پاس ایا

کیا ہوا ؟؟ مائم نے اُس کے چہرے پر ٹارچ کی

س۔ سر کسی نے میرے بال کھینچے ہے بہت بڑی طرح ! ! اور ! ! اور مارا بھی ہی گھسا یہاں ! ! سعد نے اپنے پیٹ پر اشارا کیا جہاں منال نے طاقت سے اک مکہ مارا تھا

چہرہ دیکھا تُم نے ؟؟ مائم اُسے دیکھ بولا

! ! نہیں ! ! نہیں دیکھ پایا لیکن یہ وہی ہے جو ہم سب کو نظر آ رہی ہے اس کے وہی کپڑے تھے ! سعد اپنے بال درست کرتا گہرے گہرے سانس لیتا بولا

اؤد یکھتے ہیں ! ! مائم اگے بڑھا سعد بھی اپنا پیٹ سہلاتا اس کے پیچھے بڑھا تھا

ہاہاہا ! ! جب انہیں اپنے پیچھے سے کسی کے ہنسنے کی اواز ائی ! ! وہ دونوں جھٹکے

سے پیچھے مڑے تھے جہاں بال آگے کیے اک لڑکی کھڑی ہنس رہی تھی

! ! اس کا قد چھوٹا تھا بالکل روحا کی طرح کیونکہ وہ روحا ہی تھی

! اُسے دیکھ مائم اور سعد ساخت ہوئے تھے ؛

کون ہو تُم ؟ ؟ مائم نے بلند اواز میں کہا

ابھی تک نہیں پتہ چلا اپ کو میں بھوت ہُوں ہاہاہا ! ! روحا بھی بری طرح

! ! ہنس رہی تھی

ی ۔ یہاں کیوں ائی ہو تم ؟ ؟ سعد نے اُسے دیکھ پوچھا

کیونکہ مارکیٹ میں ہماری کاپیاں بن رہی ہیں جن کو ختم کرنے کے لیے

ہمیں خود زمین پر انا پڑا ! ! روحا بھاری اواز میں بولی

و ۔ وہ ہم لوگ تو مذاق کر رہے تھے ! ! سعد نے بتانا چاہا

مذاق میں بھی ہماری کاپیاں بنے ہمیں برداشت نہیں ! ! پیچھے سے منال ائی تھی

! ! اسے دیکھ مائم اور سعد کی انکھیں مزید حیرت سے پھیلی تھی

ایک اور بھوت ؟ ؟ ! سعد حیرت سے بولا

ہاں ہمارا اکمان ہوا ہے مارکیٹ میں سستیاں کاپیاں بنی ہیں ہماری وہ اکمان ہم سے برداشت نہیں ہوا اس لیے ہمیں بدلہ لینے خود بھوت لوگ سے یہاں انا پڑا اپ سب نے مل کر ہمارا اکمان کیا ہے اس کا بدلہ اپ سب کو چکانا ہو گا ہاہاہا ! ! منال کہتی ہنسی تھی

م۔ معافی کی کوئی گنجائش ؟ ؟ اندھیرے میں دکھتے وہ ڈراونے چہرے کو دیکھ سعد نے پوچھنا چاہا

نہیں ہمارا اکمان ہوا ہے اور اکمان کی کوئی معافی نہیں ! ! منال اور روحانے اک ساتھ کہا

! ! دوسری جانب منہا اُن تینوں کو ڈرا رہی تھی

معاف کردونا بھوت بہن!!زھرام نے سامنے دیکھ کہا

یہ زھرام ہمارارشتا کیوں خراب کررہے ہیں بھوت بہن کہے کر!!منہادل میں سوچتی سلگی

بھوت.جی بولیں!!پھر غصے سے چیخی اتنی کے وہ تینوں پیچھے قدم لینے پر مجبور ہوچکے تھے!!

ہ۔ہاں بھوت.جی معاف کردو!!زھرام نے فوراًلفظ درست کرتے کہا

نہیں!!آپ سب نے ہم خوبصورت بھتنیوں کی بے زتی کی ہے!!منہا اُنہیں دیکھ بولی

بے ذتی؟؟؟ہم نے کب کی؟عمر حیرت سے بولا

آپ لوگ اتنے گندے بھوت بنے ہیں اور ہم لوگ اتنے خوبصورت ہے یہ بے ذتی نہیں تواور کیاہے!!وہ غصے سے بولی

ہ۔ ہم تو ایسے ہی کر رہے تھے ہمیں معاف کر دیں ہم کون سا بہت آرٹسٹ ہے ہم نے تو یوٹیوب سے دیکھا تھا آپ اُن سے بدلہ لیں ! ! بہرام اُسے دیکھ بولا

نہیں ! ! میں بدلہ آپ سب سے لونگی ! ! م ہے نفی میں سر ہلاتی اُن لوگوں کی جانب بڑھی

بھائیوں ! ! زھرام نے پکارا

ہ۔ ہاں ! ! وہ دونوں ہم اواز بولے

بھاگو ! ! ! زہر عام چیختا پیچھے کو بھاگا جب کے وہ دونوں بھی تیزی سے دوڑ لگا چکے تھے ! !

دوسری جانب سعد اور مائم سامنے کھڑی اُن دو بھتنیوں کو دیکھ رہے تھے جو اب اُن کی جانب آ رہے تھے ! !

سر ! ! ہم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہیں ؟ ؟ ان دونوں کو تیزی سے اپنی جانب بڑھتے دیکھ سعد مائم سے مخاطب ہوا

پتہ نہیں!! مائم نے سامنے نظر جمائے جواب دیا

پھر بھاگے!! سعد نے سامنے دیکھ کہا

ہاں چلو!! 321

گنتی گنتے اُن دونوں نے بھی تیزی سے پیچھے دوڑ لگائی وہ لوگ تیزی سے آگے بھاگے تھے ساتھ پیچھے مڑ مڑ کر بھی دیکھ رہے تھے!!

دونوں طرف سے دونوں طرف کے لڑکے بھاگتے ہوئے آرہے تھے جب بری طرح اک دوسرے سے ٹکرا کر پیچھے گرے

اہ!!

اُن سب کی چیخ گونجی تھی!! وہ سب آس پاس بری طرح گرے تھے

گئی بھینس پانی میں!! زھرام نے اپنی کمر سہلاتے کہا

باقی سب بھی درد سے کرہ رہے تھے کوئی اپنا ہاتھ سہلا رہا تھا تو کوئی اپنا پاؤں سہلا رہا تھا

بھائیو جلدی اٹھو بھوتنی یہیں ارہی ہیں!! زہرام کھڑا ہوا تھا

!! زہرام کی بات سنتے وہ لوگ جلدی سے کھڑے ہوئے

دونوں جانب سے بھوت آرہے ہیں کہا

معاف کردو بھوت جی اب آپ کی کاپی نہیں بنینگے !! زھرام اُن لوگوں کو

!! دیکھ بولا جو مسلسل اُن لوگوں کے قریب آرہی تھی

ہم کسی کو معاف نہیں کرتے !! وہ لوگ اک ساتھ بولی

کہا جائے !! دونوں طرف سے ارہی ہیں !! دونوں جانب سے ان لوگوں

کو اتا دیکھ بہرام گہرا سانس لیے بولا

سامنے !! جب سب کی نظر سامنے پڑی

چلو سامنے بھاگتے ہیں !! عمر کے کہنے کی دیر تھی جب ان سب نے سیدھا

!! سامنے دوڑ لگائی تھی

جلدی بھاگ ؛! زہرام تیزی سے بھاگتا چیخا !! وہ سارے تیزی سے آگے کو

بھاگ رہے تھے

جلدی میر کے کمرے میں ! ! وہ لوگ کہتے تیزی سے میر کے کمرے کی اور بھاگے تھے ایسی دوڑ شاید ہی پوری زندگی میں انہوں میں کہیں لگائی ہو گی ! ! دروازہ کھولتے وہ لوگ جھٹکے سے کمرے میں داخل ہوئے

دروازہ بند کر جلدی ! ! زھرام تیز آواز میں بولا جب بہرام نے فوراً دروازہ ! ! بند کیا عمر نے ہاتھ بڑھا کر پورے کمرے کی لائیٹ کھولی

دیکھ اس کو کیسے سکون سے سو رہا ہے ! ! میر کو بیڈ پر سکون سے سوتا دیکھ عمر سلگ کر بولا

جلدی میر کو اٹھاؤ ! ! زھرام تیزی سے آگے بھاگا

میر اٹھ ! ! جلدی اٹھ تیرے ہینڈسم دوست اور باکی عام دوستوں کی جان خطرے میں ہے ! ! اٹھ اگر بڑھاپے تک جینا چاہتا ہے تو جلدی آٹھ ! !

زھرام نے میر کو ہلاتے اٹھایا تھا میر نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھی

اٹھ میرے بھائی ! ! زھرام نے اُسے اٹھایا جب میر اٹھ کر بیٹھا

کیا ہوا ؟ ؟ کیوں پاگل بنا ہوا ہے ؟ ! ! میر اٹھ کر بیٹھتا اُسے دیکھ بولا

جلدی اٹھ میر ! ! گھر میں بھوت آ گیے ! ! زھرام نے میر کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بیڈ سے اٹھانا چاہا

کیا بکواس کر رہا ہے ! ! اُس کی بے تکی بات پر میر گہرا سانس بھرے بولا

دفا ہو جا ! ! سونے دے مجھے ! ! میر نے اُسے پیچھے کیا اور واپس سونے کیلئے لیٹا

ابے اٹھ جا یار ! ! اب کی بار عمر نے اتے اُسے اٹھایا تھا میر نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا

بھوت آئے ہیں سر سچ میں باہر ہم جھوٹ نہیں بول رہے ! ! سعد نے بھی گواہی دی

بھوت وُت کچھ نہیں ہوتے سو جاؤ اور سونے دو ! ! میر کہتا واپس آنکھیں بند کرنے لگا تھا

میں بھی یہی مانتا تھا ابھی دس منت پہلے تک جلدی اٹھ یار سچ میں بھوت ہے باہر ! ! عمر نے اُس کا ہاتھ تھامے اُسے اٹھایا تھا

بھائی سچ میں ہیں باہر بھوت ہم سب نے دیکھے ہیں ! ! مائم نے بھی گواہی دی

سر اپ ایک بار چلیں ہمارے ساتھ ! ! بہرام التامیر کو دیکھ بولا

ہاں چل ہمارے ساتھ ! ! عمر نے بھی اتفا کیا

ٹھیک ہے چلو اور اگر باہر مجھے کوئی بھوت نہ دکھا تو تم سب کا بھوت بنا دوں

گا ! ! میر غصے سے کہتا کھڑا ہوا ایک تو وہ اتنا تھک چکا تھا اسے بری طرح نیند

! ! ار ہی تھی

ہاں ٹھیک ہے ! ! اُن سب نے حامی دی

میر کھڑا ہوا تھا اُس نے اپنی شرٹ درست کی کے آگے کی جانب قدم

! ! بڑھائے

ہم تیرے پیچھے پیچھے رہینگے ! ! وہ سب میر کے پیچھے پیچھے تھے اور آگے میر

! !

! ! میر بنا کچھ بولا کمرے کا دروازہ کھولتا باہر نکلا

جب زھرام اور عمر نے موبائل کی لائٹ جلا کر میر جو آگے کا دکھایا

واقعی تم لوگوں کی عقل گھاس چرنے گئی ہے یہ رہا بٹن لائن نہیں کھول سکتے میر نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ کھولی تھی جس سے پورے لاؤنج میں روشنی پھیلی تھی!!

ارے ہاں یہ تو ہم لوگ بھول ہی چکے تھے!! اُن سب نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا تھا

نہیں بھولتے اگر عقل تم لوگوں کے پاس ہوتی لیکن وہی بات ہے عقل تم لوگوں کی گھاس چرتے گئی ہوئی ہے!! میر اگے بڑھتا بولا

میر اس طرف!!! اس طرف دیکھے تھے ہم نے بھوت!! عمر نے اُس سمت میں اشارہ کیا جب میر نے وہی کا رخ لیا

میر نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر وقت دیکھا تھا رات کے دو بجے تھے

کہاں ہے؟؟ کولیڈور بالکل خالی دیکھ میر نے پیچھے مرتے سوالیا نظروں سے دیکھا

ابھی یہی تھی اتنی ساری بھوتنیا اُنہیں اگے بھی ہم نے دیکھا تھا چلو اگے !!

زھرام نے مزید آگے جانے کا کہا

!! میر آگے بڑھا تھا باقی وہ سب میر کے پیچھے تھے

کہیں پر بھی کوئی بھی بھوتنی نظر نہیں ارہی تھی !! میر نے پیچھے مڑتے اک گھوری سے نوازا تھا

آگے چل یار !! پلز !! عمر نے درخواست کی جب میر خود پر ضبط کرتا اگے بڑھا ورنہ میر کا دل کر رہا تھا وہ ان سب کو اگ لگا دے !!

وہ لوگ چلتے چلتے بیچ لاونج میں اچکے تھے لیکن ابھی تک میر کو کوئی بھوت نہیں نظر نہیں آیا تھا !!

کہاں ہے تمہاری بھوتنی !؟ میر نے پیچھے مڑتے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے کہا

ابے اوئے ہماری بھوتنیا نہیں ! ! اللہ نہ کرے بھوتنی ہماری ہو ! ! زھرام کانو کو ہاتھ لگا کر بولا وہ سب بہت ڈرے ہوئے تھے اور میر یہ چیز دیکھ پا رہا تھا ! !

مرد بنو مرد ! ! میر اُن کے چہرے پر تھوڑے تھوڑے ڈر کے تاثرات دیکھ بولا

مرد ہی ہے یار بس اصلی بھوتنیو کو دیکھ ڈر نکل جاتا ہے اخر ہیں تو انسان ہے ! ! زھرام میر کے برابر میں کھڑا ہوتا بولا

جب اُن سے ہنسنے کی آوازے انا شروع ہوئی ! ! ان سب نے ایک ساتھ گردن گھمائے اب رش کے کمرے کی طرف دیکھا تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے لڑکیوں کی تیزی سے ہنسنے کی اوازا رہی تھی ! !

خیریت ہے یہ لوگ اتنا تیز تیز کیوں ہنس رہے ہیں ؟ ؟ عمر نے حیرت سے پوچھا کیونکہ وہ لوگ کافی تیز ہنس رہے تھے

کہیں بھوتنیا ان پر تو سوار نہیں ہو گئی چلو دیکھتے ہیں ہائے میری منہا ! ! زہرام صدمے میں بولا

میں پھر اُن سب نے آگے کی جانب قدم بڑھاے لڑکیاں جو سمجھ رہی تھی وہ لوگ اپنے کمرے میں جا چکے ہیں اسلئے وہ کھل کر ان کی حالت پر قہقہ لگا رہی تھی اس بات سے انجان کے وہ لوگ باہر ہے ! !

ان لوگوں کے قحقو کی اواز بڑھتی جا رہی تھی ! ! وہ سب لوگ آگے بڑھے ! !

تُو دروازہ کھول ! ! عمر نے زہرام کو کہا

چل نکل یہاں سے تُو کھول ! ! زہرام نے نفی میں سر ہلایا

بہرام تم کھولو ! ! عمر نے اُسے دیکھا

نہیں میں تو نہیں کھولوں گا ! ! بہرام نے نفی میں سر ہلایا

چپ کر جاؤ تم سب ! ! میر نے سنجیدگی سے کہا جب ان سب کی زبان کو بریک لگی ! !

!!میر نے پہلے ہلکے سے دروازہ بجایا

جس سے اندر بیٹھی لڑکیوں نے اک ساتھ دروازے کو دیکھا تھا پھر

دھیرے سے دروازہ کھولتے وہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے

سامنے کا منظر دیکھ سب ساخت ہوئے تھے جب کہ ساری لڑکیاں جو پہلے ہی کھڑے قہقہ لگا رہی تھی سامنے ان سب کو دیکھ ان کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھی!!

بھوت!!منہا اور امنہ اب تک اسی حالت میں تھی جسے دیکھ بہرام چیخا تھا!!

زہرام نے بھی نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ تیزی سے بیڈ پر دوڑ لگائی!!جب کے بہرام بھی ساتھ تھا!!

وہ دونوں بیڈ پر چڑھ چکے تھے

دیکھ میر یہ رہی بھوتنیاں!!زھرام نے بیڈ پر چڑھے کہا

!!عمر اور سعد کو کچھ کچھ سمجھ ارہا تھا جبکہ میر کو سب کو سمجھ اچکا تھا

میر کو دیکھ وہ ساری لڑکیاں ساخت ہوتی نیچے نظریں جھکا گئی تھی اور ساتھ ادھر ادھر بھی دیکھ رہی تھی جب کہ ابرش بھی شدت سے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا چکی تھی

!!شرمندگی سے وہ سب لوگ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

میر نے نظریں گھمائیں بیڈ پر دیکھا جہاں بہرام اور زہرام کھڑے تھے ان سب نے ایک طرح کا لباس تو پہنا ہوا تھا لیکن چہرے پر خوفناک میک

!!اپ صرف امنہ اور منہا کا ہوا تھا

اب زہرام اور بہرام کی نظر ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی وہ سب ایک طرح کا لباس پہنے ہوئے تھے انہیں بھی اب دھیرے دھیرے ہر ایک بات سمجھ !!ارہی تھی

اور جیسے جیسے ارہی تھی ان لوگوں کی آنکھوں میں حیرت پھیل رہی تھی وہ لوگ دھیرے سے بیڈ سے اترتے ساخت کیفیت میں چلتے میر کے برابر میں اکھڑے ہوئے

تو وہ اپ لوگ تھے ؟؟ سعد نے خاموشی کو توڑا تھا

ان لوگوں کے کھلے بال دیکھ ساری چیزیں وضاحت ہو رہی تھی ! ! اُن سب نے بری طرح اپنے ہاتھوں کو اپس میں رگڑنا شروع کیا تھا ! !

آپ لوگ ہمیں ڈرا رہی تھی ؟؟ لیکن کیوں ؟ ہم لوگ اتنا ڈر گئے تھے پتہ ہے ! ! زہرام ہنوز حیرت امیز لہجے میں بولا

ا۔ آپ لوگ ہمیں ڈرا رہے تھے اسلئے ہم نے بھی بدلہ لیا ہے ! ! منہا کی آواز ائی

یا اللہ یہ میری منہا کی اواز کہاں سے ارہی ہے ؟؟ زہرام نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا

یہ رہی میں زہرام ! ! منہا نے ہاتھ اٹھا کر ہے اپنی نشاندہی کروائی جب زہرام نے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ کہیں سے بھی اس کی خوبصورت منہا نہیں لگ رہی تھی وہ واقعی چڑیل لگ رہی تھی ! !

ن۔ نہیں!! تم میری منہا نہیں ہو سکتی!! زہرام نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

میں ہی ہوں اپ کی منہا!! منہا نے اُس کے پاس انا چاہا

نہیں دور رہو!! میری منہا ایسی نہیں ہے!! زہرام میر کے پیچھے چھپتا بولا

میک اپ کیا ہوا ہے منہا نے بھائی!! یہ اپ کی منہا ہی ہے!! ابرش اُسے دیکھ بولی

اتنا ڈاؤنا میک اپ!! زہرام نے اُسے دیکھ کہا جب منہا نے فوراً ڈریسنگ سے وائپس اٹھاتے اپنا چہرہ صاف کیا!!

دیکھے میں ہی ہوں؛! منہا نے اچھی طرح اپنا چہرہ صاف کرتے کہا جب کہ امنہ بھی اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی اور بہرام بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا!!

اس لیے تم نے وہ 10 لاکھ کا میک اپ لیا تھا بھوتنی بننے کے لیے!! زہرام اُسے دیکھ بولا

ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے وہ بس اپ لوگوں کو ڈرانا تھا تو اس لیے بنے ہیں

ہم!! منہا خفگی سے بولی

جبکہ نظر اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی یقینا میر سامنے تھا!! انہیں

!! شرمندگی ہو رہی تھی اپنی اس قدر خوفناک حالت پر

جبکہ کون بتاتا کہ میر کی نظریں تو صرف ابرش پر تھی!! جس پر مائیوں کو

دلہن کا خوب روپ تھا وہ اب بھی پیلیں رنگ کے سادے سے غرارے

!! میں ملبوس چاند کی گڑیا لگ رہی تھی

میر!! عمر نے اُسے ہلایا جب میر نے ابرش سے نظریں ہٹاتے عمر کو دیکھا

یار کچھ تو بول!! عمر خفگی سے بولا

یہ سب کیا ہے بچو؟؟ اُن لوگوں کے چہرے کی حالت دیکھ میر نے سوالیہ

نظروں سے پوچھا تھا

میر ان لوگوں نے ہمیں ڈرانے کی کوشش کی ہے!! عمر میرب کو گھورتا ہوا

بولا

نہیں بھائی اپ ہماری بھی بات سنیں دراصل ان لوگوں نے ہمیں ڈرانے کا پلین بنایا تھا میں اپ کے کمرے میں کافی دینے ائی تھی جب میں نے ان سب کی باتیں سنی!! پھر میں نے کمرے میں اکر اپنی پارٹی کو یہ بات بتائی !! جس پر ہم نے بدلہ لینے کا پلین بنایا

ہم نے ان کا پلین انہی پر الٹا کر دیا!! منہا نے دھیرے سے ساری بات بتائی جب کے میر کو چھوڑ کر باقی لڑکوں کی حالت حیرت سے پھیلی تھی تو کیا وہ لوگ ان کا پلان سن چکی تھی؟؟

اتنی بے ذتی!! بھائیوں ہم لوگ تو کتنا چیخے اور بھاگے ہیں!! بچی کچی عزت !! بھی لڑکیوں کی نظر میں ختم ہو گئی

ہمیں تو بیڈ سے کود کر خود کشی کر لینی چاہیے!! اتنی بار لڑکیوں کے سامنے بذتی کروانے کی وجہ سے!! زھرام صدمے میں بولا

میں بھی وہی سوچ رہا ہوں اور ہم لوگ تو ان لوگوں کے سامنے گرے بھی تھے!! جو دو ٹکے کی عزت بچی تھی وہ بھی ختم ہو گئی!! عمر بھی صدمے میں بولا

ہمیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے!! ہم لڑکے ہو کر لڑکیوں سے ہار گئے چھ شرم انی چاہیے ہمیں!! بہرام بھی نفی میں سر ہلاتا بولا

چلو بھائیو بیڈ سے کود کر خود کشی کر لیتے ہیں!! زھرام اُن سب کو دیکھ بولا

بیڈ سے خود کشی نہیں ہو گی میری مانو چھت پر جاؤ وہاں سے کود و تب مقصد کامیاب ہو گا!! میر نے اُنہیں معلومات دی

یعنی تُو چاہتا ہے تیری شادی پر تیرے ہینڈسم دوست نہ ہو!؟ زھرام خفگی سے بولا جب کے ساری لڑکیاں اپنی مسکراہٹ دبا رہی تھی

مرد کبھی ڈرتے نہیں ہے!! کروالی نا بے زتی مردوں کی!! میر اُن لوگوں کو دیکھ دھمی آواز میں بولا

!! واقعی یہ بے زتی کا سما تھا

ہم نے سوچا تھا ان لوگوں کو ڈرا کر اپنا بدلہ پورا کریں گے انہوں نے تو الٹا ہی ہمیں ڈرا دیا اور وہ بھی اتنے گندے طریقے سے ! ! مائم روحا کو دیکھ بولا اب ہماری بھلائی اسی میں ہے کہ ہم چپ چاپ یہاں سے نکل جائیں اس سے پہلے لڑکیاں ہمارے اوپر اور ہنسے ! ! ویسے ہی ہم لوگ اپنی عزت کا فالودہ اپنے ہاتھوں سے نکلوا چکے ہیں ! ! زھرام سرگوشی میں بولا

! ! اج ایک بات تو ثابت ہو گئی

عمر نے کہا تھا

کیا؟؟ سب نے سوالیہ نظریں سے اُسے دیکھا تھا

Don't underestimate the power of Pakistani girls!!

عمر صدمے کی حالت میں سرگوشی میں بولا جبکہ اس کے سرگوشی سب سن چکے تھے اس کے سرگوشی پر لڑکیاں قہقہ لگا کر ہنسی تھی

اور جو مری ہوئی عزت ہے اسے مزید تُو کچل دے ! ! زھرام نے اُس کی

! ! پیٹھ پر تھپڑ مارا تھا

جب عمر نے اسے گھور کر دیکھا

! اپ ان سب کی نظر باری باری میر اور ابرش پر جا رہی تھی

! جسے دیکھ وہ سب حیرت سے آنکھیں پھیلائے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

ہے ! ! بھابھی پیچھے ہوئے ! ! منہانے جھٹکے سے ابرش کا ہاتھ کھینچا تھا

منہانے ایک جھٹکے سے اس کے چہرے پر گھونگھٹ ڈالا تھا

اس اچانک افت پر میر ابرش کی نظریں جھٹ سے جدا ہوئی تھی

یہ ! یاہوں ! ! جب زھرام کہ چیخنے کی اواز پر ان سب نے زھرام کو دیکھا

جہاں زہرام بھنگڑا ڈال رہا تھا

جیت گئے ہار کر بھی ہم جیت گئے ! ! میر نے بھابھی کو دیکھ لیا ! ! زہرا بھگڑا

ڈالتا ہوا خوشی سے چہک کر بولا

جب سب لڑکوں کا غور اس طرف گیا جسے وہ لوگ بھول کر بیٹھے تھے

وہ لوگ جیسے جیسے دیکھ رہے تھے ان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل رہی تھی!!

یعنی وہ لوگ ہار کر بھی جیت چکے تھے!!!

یہ ہوتی ہے بوائز پاور بنا کچھ کیے جیت جاؤ!! عمر اٹیٹیوٹ سے آگے ایا تھا اسے بولتے ہیں ہمارا سویگ!! سعد بھی اگے اتا اتا ہوا بولا جب اسے اپنے پیٹ میں درد کا احساس ہوا اس نے غصے بھری آنکھوں سے منال کو دیکھا تھا جو اس کی بات کا مطلب سمجھتی اب ادھر ادھر دیکھ رہی تھی گویا کچھ ہوا ہی نہ ہو!!

سعد نے چیلنج کرتی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا!!

جسے منال ہمیشہ کی طرح ہوا میں اڑا گئی!! سعد نے دانت پیستے اسے دیکھا تھا پھر بھی زیادہ میچ ہم جیتے ہیں!! ان کی جیت پر لڑکیوں نے جلدی سے اپنی اڑ لگائی

کچھ بھی ہو یہ سب سے بڑا میچ تھا میر نے اور بھابھی کو دیکھ لیا بنا کسی محنت کیے!! زہرام خوشی سے بولا

جب کہ لڑکیاں جل بھن چکی تھی

اچھا بس بہت رات ہو گئی ہے سونے کا وقت ہے بحث کا نہیں!! عمر کو پھر کچھ بولتا دیکھ میر نے اسے ڈپٹا رات کے تین بجنے کو تھے اور یہ لوگ یہاں پر کھڑے باتیں کر رہے تھے !!

!! میر کی بات پر عمر خاموش ہوا تھا جب میر مڑتا کمرے سے نکلتا چلا گیا

جیتے گے بھائی جیتیں گے دولہا والے جیتیں گے!! وہ سب جاتے ہوئے نعرہ لگا رہے تھے

جیتیں گے بھائی جیتیں گے لڑکیاں والی جیتیں گی!! لڑکیاں بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی

کل ہم لوگ بارات لے کر آئیں گے دیکھنا تم سب لوگ دیکھتے رہ جاؤ گے!!

!! زہرام نے جاتے جاتے منہا کو چڑایا تھا پھر فورا کمرے سے نکلتا چلا گیا

باقی سب بھی کمرے سے نکل چکے تھے جبکہ مسلسل نعرہ جاری تھا کہ
!!جیتیں گے بھائی جیتیں گے لڑکے والے جیتیں گے
بھابھی یار کیا ضرورت تھی اپ کو سامنے انے کی دیکھ لیا نا میرے بھائی نے
اتنی اسانی سے اپ کو!!امنہ خفگی سے بولی
جب کے ابرش اب خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ چکی تھی!!جب کے مسلسل وہ
اپنے نچلا لب دانتوں میں کچھ رہی تھی
سب نے ابرش کو خفگی سے دیکھا جب ابرش سب کی نظر خود پر محسوس
کرتی جلدی سے کمبل منہ تک خود پر اوڑتی انکھیں بند کر گئی
دوسری جانب لڑکے کمرے میں داخل ہوئے تھے!!میر نے خطرناک
گھوری سے ان سب کو نوازا لیکن غصہ نہیں کیا کیونکہ اس بہانے وہ ابرش کو
!!دیکھ چکا تھا
میر اب بیڈ پر جاتا واپس بیڈ پر گرا!!جب وہ سب اتے اک ہی چھلانگ میں
بیڈ پر قابض ہوئے تھے

میں سونگا بیڈ پر میر کے ساتھ ! ! زھرام نے سب کو دھکا دیتے بولا جب کہ ! ! میر اب خاموشی سے آنکھیں موند چکا تھا

نکل یہاں سے میں یہاں سوؤں گا ! ! عمر نے اس کی بات ہوا سے اڑاتے کہا

سنے سنے گائز میں یہاں پر سوؤں گا ! ! اپ لوگ ادھر ادھر شفٹ ہو جاؤ ! ! مائم اگے ایا تھا

ہم لوگوں کا کیا ہم لوگ کیا بازار سے اٹھائے کپڑے ہیں ! ! بہرام اور سعد خفگی سے بولے

جب سب سوچ میں پڑے یار بیڈ بڑا ہے لیکن ہم سب نہیں اسکتے اس پر ! ! عمر جہاز سائز بیڈ کو دیکھ بولا

ہو جائیں گے ایڈجسٹ سو جاتے ہیں بھائی لوگ ویسے ایک بات ہے یہ مائیو اور برات کے بیچ میں ایک دن کا گیپ کیوں نہیں رکھا؟؟ نیند پورا کرنے کے لیے ہوتا ہے وہ دن ! ! زہرام خفگی سے بولا

میں نے ہٹوایا ہے وہ دن ! ! عمر ایک ادا سے بولا واقعی میں اسی نے اس دن کو ختم کروایا تھا

کون سے کرم جنم کا بدلہ لیا ہے تُونے مجھ سے ؟؟ زہرام سلگ کر بولا

تیسری جنم کا بدلہ لیا ہے ! ! عمر نے اُسے آگاہ کیا

چلو یار سوتے ہیں صبح اٹھنا بھی ہے کل بہت سارے کام ہیں ! ! سعد نے سب کو وقت کا احساس دلایا

ہاں ہاں چلو جلدی سوتے ہیں ! ! سب نے اتفاکیا

یہاں میر کے برابر میں میں سوؤں گا تم لوگ میرے برابر میں لیٹ جاؤ !

زہرام نے اس بات پر بھی جنگ چھیڑی تھی

کیوں تم نے خریدا ہوا ہے سر کو ؟؟ بہرام جو کب سے خاموش تھا اب سوالیہ نظروں سے بولا

میرا دوست ہے ! ! زہرام منہ بنا تھا بولا

ہمارا اب۔۔ابھی عمر کچھ بولتا جب میر بول اٹھا

ایک کام کرو تم سب بیڈ پر سو جاؤ میں صوفے پر سو جاتا ہوں ! ! ان سب کی بحث سے تنگ اکر میر اٹھ کر بیٹھا

نہیں نہیں دولہے صاحب دولہے کو صوفے پر سولانا اب شگون ہوتا ہے ! !

زہرام میر کو دیکھ بولا

تم لوگوں سے بڑا اور کیا اب شگون ہو گا ؟ ؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

اچھا نا اجا سو جاتے ہیں ! ! سوری اب پریشانی کریں گے خاموشی سے سو جائیں گے ! ! عمر نے اُسے انے کا کہا

اب تم لوگوں کی کوئی اواز نہیں ائے چپ چاپ سو جانا ! ! میر نے وارننگ دی پھر واپس لیٹا !

وہ سب لوگ بھی اب ایک دوسرے کو خاموشی کا اظہار کرتے ایڈجسٹ ہوئے لیکن بیڈ پر صرف پانچ لوگ ارہے تھے اور وہ لوگ چھ تھے ! !

لیکن پھر بھی زہرام نے تھوڑی سی جگہ میں ایڈجسٹ کر کے اپنے پیر عمر کے اوپر رکھے جب کہ اک ہاتھ مائم کے اوپر دوسری ٹانگ بہرام پر جبکہ دوسرا ہاتھ سعد پر !!

خیر سکون کی نیند کچھ ہی دیر میں انہیں اپنی اغوش میں لے چکی تھی وہ سب لوگ بھی گہری نیند ہو چکے تھے !!

ایک نئی خوبصورت صبح کا اغاز ہوا اج میر اور ابرش کی برات تھی اس وقت صبح کے نو بجے تھے جب الارم کی اواز پر میر کی انکھ کھلی !!

بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا الارم بری طرح بچا تھا!!! جب میر نے ہاتھ بڑھاتے الارم بند کیا پھر اپنا موبائل اٹھاتے اپنے سامنے کیا فکس نو بج چکے تھے

میر نے اپنا فون واپس رکھا اور نظر گھمائے اپنے برابر میں دیکھا کمرے میں اندھیرا تھا لیکن ایک چھوٹی سی لائٹ جل رہی تھی جس سے کمرے کی حالت تھوڑی تھوڑی نظر انے لگی تھی !!

یقیناً ینگ پارٹی میں کسی کی بھی نیند پوری نہیں ہوئی تھی رات میں سب دیر سے سوئے تھے!! اور سات بجے ہی اٹھنا تھا!!

میر اٹھ کر بیٹھنے لگا جب اپنے اوپر کچھ وزن محسوس کیا!! میر نے نظریں گھمائے سائڈ پر دیکھا جہاں سب کے ہاتھ اُس کے اوپر تھے گویا میر نیند میں بھاگ نا جائے

میر نے سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھا کر میر نے لائٹ ان کی!! کمرے میں ایسی زور و شور سے چلتے پورے کمرے کو ٹھنڈک میں روندے ایک خوبصورت ماحول پیش کرا رہے تھے!!

میر نے اب دوبارہ نظر گھمائے اپنے برابر میں دیکھا جو پہلے صاف نظر نہیں آرہا تھا!!

میر کی آنکھیں جن میں لمحہ بھر پہلے نیند تھی اب وہ لمحے میں اڑ چکی تھی وہ سب بے ترتیبی سے سو رہے تھے جبکہ زہرام مائم اور عمر کے اوپر تھا وہ بیڈ پر ذرا سا بھی نہیں تھا ادھا شریر اس کا مائم جب کہ ادھا عمر پر تھا وہیں سعد اور

بہرام ایک دوسرے پہ ٹانگ رکھ کے سو رہے تھے!! وہ لوگ اس قدر پھنس کے سو رہے تھے کہ میر کو بے ساختہ ہنسی ائی تھی وہ ہولے سے ان لوگوں کو دیکھتا ہنسا تھا!! سکندر ہاؤس میں 32 سے زیادہ تیار شدہ کمرے تھے جن میں پورا فرنیچر ائزالا قسم کے ساتھ تھے لیکن ان سارے کمروں کو چھوڑ کر وہ لوگ ایک ہی بیڈ پر پھنس کر سو رہے تھے یہ سوچتے میر مزید دلکشی سے ہنسا تھا!!

وہ لوگ ایسے سوتے ہوئے بہت ہی زیادہ کیوٹ لگ رہے تھے میر کو ان سب پر ٹوٹ کر پیار ایا تھا!!

میر نے آگے جھک کر ان پانچوں کی پیشانی باری باری چومی!!

میر مسکرا کر مائم کے ماتھے پر پھیلے بال ہاتھوں سے پیچھے کیے!!

کچھ دیر تک انہیں دیکھنے کے بعد میر کو پھر وقت کا احساس ہوا!!

جب میر نرمی سے ان لوگوں کے ہاتھ ان پر رکھتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا!!

میر نے سوچا تھا اتنے وہ شاور لے گا ان لوگوں کی نہیں اور پوری ہو جائے
!! گی !! میرے اپنے کپڑے لیتا شاور لینے کے گرز سے بند ہوا تھا
قریب پندرہ منٹ بعد وہ نہا کر باہر ایا تھا !! میر کی نظر ابھی بھی سیدھے بیڈ
پر گئی تھی !! جہاں وہ سب اس طرح پر سکونی سے سو رہے تھے جیسے ان
کے لیے اس سے زدا ارام دہ کو جگہ ہی نہ ہو !! میر کا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ
انہیں اٹھائے وہ جانتا تھا ان لوگوں کی نیند پوری نہیں ہوئی ہو گی وہ لوگ جو
!! رات بھر کرتے رہیں میر جانتا تھا
خیر میر اپنے بال سکھا کر بناتا کمرے سے باہر نکلا !! کمرہ وائس پروف ہونے
کی وجہ سے باہر کا کوئی شور اندر نہیں اتا تھا جبکہ باہر نکلتے ہی بچوں کے کھیلنے
!! کے آوازیں میر کے کانوں سے ٹکرائی تھی
کوئی بچہ ادھر بھاگ رہا تھا تو کوئی ادھر اتنا بڑا اسکندر ہاؤس ہونے کی وجہ سے
!! وہ سب بہت مزہ کر رہے تھے
!! میر آگے بڑھا تھا

میر اٹھ گیا میرا بچا!! جب پھپھو فورا میر کے پاس ائی

پھپھو والے سب صوفے پر بیٹھے تھے!! میر نے دھیرے سے اسباب میں

!! سر ہلایا تھا

ہمارے ساتھ بھی کبھی بیٹھ جایا کریں ہیرو!! فائزہ (پھوپو کی بیٹی) میر کو

دیکھ بولی

میر نے بہت مشکل سے انے والے لفظوں کی آڑ ہو گئی تھی ورنہ وہ اسے ایسا

!! جواب دیتا کہ وہ دوبارہ میر کو پکارتی نہیں

ہاں نا بیٹا کبھی ہمارے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرو!! ہمیشہ کی طرح پھپو کا ایک ہی

شکوہ تھا

! جس پر میر گہرا سانس لیتا ان کے برابر میں صوفے پر بیٹھا

کبھی پھوپو کو یاد بھی کر لیا کرو بیٹا کبھی چکر ہی لگا لیا کرو ہمارے گھر بھی ہم تو

ترس گئے ہیں تمہیں دیکھنے کے لیے اپنے گھر پر!! جب تُو چھوٹا تھا تب ایا تھا

جب سے بڑا ہوا ہے تب سے تو کبھی چکر ہی نہیں لگایا تُو نے پھپو کے گھر ! !

پھپھو لاڈ سے بولی

بس مصروفیات بہت بڑھ گئی ہے وقت ہی نہیں ملتا کہیں انے جانے کا ! !

! ! میران کی خفگی محسوس کیے انہیں اپنے سینے سے لگا تھا نرمی سے بولا

اب تو شادی کے بعد اپ نے اور مصروف ہو جانا ہے اب تو اپ پھر بھی

نہیں ائیں گے ! ! فائزہ بھی خفگی سے اسی لاڈ میں بولی گویا میر اسے بھی سینے

سے لگائے گا ! ! ویسے ہی وہ جل بھن چکی تھی میر کی شادی کا جب سے پتہ

! ! لگا تھا

میر اور ابرش ساتھ آئینگے انشاءاللہ شادی کے بعد اپ لوگوں کے گھر ! !

فائزہ ناراض مت ہو اپ میری چھوٹی بہن ہو جیسی ہو ! ! بہن کے گھر تو جا

سکتے ہیں ! ! میر نے ایک سرور مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجاتے فائزہ کو کہا

! ! تھا جبکہ اس کے بہن کہنے پر فائزہ کے چہرے کے رنگ اڑے تھے

! وہ لاجواب ہو چکی تھی کیونکہ میر اُسے اپنی بہن بنا چکا تھا

میر بیٹا ساری تیاری ہو گئی ہے ساری بچیاں اور ابرش وینیو پر جا رہی ہیں ! !

صائمہ بیگم اتی میر کو دیکھ بولی

بہتر ماما ! ! میر نے اُنہیں دیکھ کہا ساتھ وہ کھڑا ہوتا ان سے ملا ساتھ ان کی

! ! پیشانی چمی جس سے وہاں موجود سب حسرت سے میر کو دیکھنے لگے

صائمہ بیگم نے بھی مسکرا کر میر کی پیشانی چمی ! ! وہ خود کو بہت خوش قسمت

! ! سمجھتی تھی جو انہیں میر اور مائم جیسے دو بیٹے اللہ نے نوازے تھے

کون جا رہا ہے اُن لوگوں کو چھوڑنے ؟ ؟ میر اُنہیں دیکھ بولا

ظفر (ڈرائیور) جا رہا ہے ! ! ساتھ اور بھی گارڈز ! ! سائمہ بیگم نے میر کو آگاہ

کیا

او کے گڈ ! ! میر کہتا اب گھر سے باہر نکلا

ہائے سائمہ تم تو بہت خوش نصیب ہو جو تمہیں میر اور مائم جیسے بیٹے ملے

ہے ! ! کتنا پیار کرتے ہیں وہ تم سے ! ! پھوپو حسرت سے بولی

ہاں یہ تو ہے!! سائمہ بیگم مسکرا کر کہتی اب اپنے کاموں میں مصروف ہوئی تھی

!! جبکہ میر باہر ایا تھا

!! ظفر!! میر نے اُسے بلایا جب ظفر تیزی سے بھاگتا ہوا میر کی جانب ایا

جی سر!! وہ میر کے پاس پہنچتا بولا

دھیان سے گاڑی چلانا انکھیں کھلی رکھنا میں سعد کو سات بھیج دیتا لیکن

!! ابھی وہ سو رہا ہے

دو دن گارڈز کی گاڑیاں لے کر جانا وینیو تک راستہ بہت لمبا ہے سکیورٹی کا

خاص خیال رکھنا!! میر اُسے تنقید کر رہا تھا کیونکہ اک بار پہلے ظفر اکیلے

گاڑی لے کر کہیں نکلا تھا تو اُس کا ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا اس لیے میر

نے تنقید کی تھی حالانکہ یہ بات کافی پرانی تھی لیکن میر کوئی رسک نہیں

!! لے سکتا تھا

بہتر سر! ظفر نے فوراً حامی دی

جب میر نرمی سے اس کا کندھا تھپتھپاتا اندر بڑھا تھا!! بارات اک مینیو پر
ہو رہی تھی وینیو حد سے زیادہ بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا اپنا ہوٹل بھی
موجود تھا!! جس کے اگے وینو تھا! میر اس وینیو کے ساتھ ہوٹل کو بھی پورا
بک کر چکا تھ!! لڑکیوں والوں نے وہاں پر جانا تھا اور بارات سکندر ہاؤس
سے جانی تھی وہاں پہ لڑکیوں نے اپنے شوٹس وغیرہ بھی کروانے تھے اس
کے علاوہ ینگ پارٹی میں لڑکا اور لڑکی والوں کا فیصلہ تھا کہ ہم لوگ برات
یہاں سے لے کر جائیں گے اس حساب سے بارات سکندر ہاؤس سے جانی
تھی وینیو یہاں سے دور تھا!! ہوٹل پورا بک کرنے کی یہی وجہ تھی میر
نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اور وہاں پر ہو!! جب کے بیلا بھی ابرش کے ساتھ ہی
!! وینیو پر جا رہی تھی

!! میر اب واپس اندر داخل ہوا تھا

ہر جگہ بھاگ دوڑ لگی ہوئی تھی!! ابرش کی تمام کزنز بھی ساتھ وینیو پر گئے
!! تھے جنہوں نے برات کا رات ویلکم کرنا تھا

بچے نہیں اٹھے ابھی!! سائمہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

نہیں مما ابھی سو رہے ہیں سونے دیں ان کو نیند پوری نہیں ہوئی رات بھر

جاگتے رہے!! میر اُنہیں دیکھ بولا

رات بھر جاگے ہیں؟؟ کیوں بیٹا خیریت؟؟ وہ پریشانی سے استفسار کرنے

!! لگی اب میر اُنہیں کیا ہی بتاتا

باتیں کر رہے تھے یہ لوگ مما بس اس لیے!! میر نے اُنہیں دیکھ کہا

چلو ٹھیک ہے تھوڑی دیر بعد خود اٹھ جائیں گے بچے!! اور میر آٹھ بجے

تک ہمیں مینیو پر پہنچنا ہے وینیو کا راستہ کافی لمبا ہے تو ہمیں ساتھ بجے تک

نکلنا ہو گا!! سائمہ بیگم میر کو دیکھ بولی

انشاءاللہ سب ٹائم سے ہو جائے گا!! میر کے کہنے پر وہ مسکرا کر اسباب میں

!!! سرہلاتی کچن میں بڑھی تھی تاکہ ملازمہ کو میر کی کافی کا کہہ سکیں

اسی طرح وقت گزر رہا تھا اک بج چکا تھا اور لڑکے اب تک نہیں اٹھے

!! تھے!! میر اب اُنہیں اٹھانے کے گرز سے اپنے کمرے کی اور بڑھا

میر نے دروازہ کھولے قدم اندر کی جانب بڑھائے!! جب سب کچھ بے یقینی کا حامل بنا!!

میر حیرت سے اُنہیں دیکھنے لگا

جو سب کے سب ریڈی ہوئے اپنی اپنی شیروانی دیکھ رہے تھے!!

ویسے عمر تجھے نہیں لگتا میری شیروانی زیادہ پیاری؟؟ اپنی شیروانی کو دیکھ

زہرام عمر سے مخاطب ہوا

نہیں مجھے نہیں لگتا مجھے لگ رہا ہے میری زیادا پیاری ہے!! عمر بھی اپنی شیروانی کو دیکھ رہا تھا ان سب کی شیروانیاں ایک جیسی تھی بس تھوڑی تھوڑی الگ تھی جبکہ میر کی شیروانی کا رنگ بھی ہم رنگ تھا بس کام الگ تھا سب کی شیروانی ایک بہت ہی اعلی اور فیمس ڈیزائنر سے سٹچ کروائے گئے تھے کروائے گئے تھے!! جن کی خوبصورتی دیکھنے سے ہی معلوم ہو رہی تھی!!

مجھے لگتا ہے یہ سال کی سب سے موسٹ یونیک شادی ہونے والی ہے کیا کہتے ہو بھائی لوگ ؟؟ بہرام نے اپنی شیر وانی عزت سے رکھتے ان لوگوں سے سوال کیا

یہ تو ہے بھائی یہ تو وینیو پر سب کو پتہ چلے گا کہ کیسی شادی ہو رہی ہے ! ! سب نے اطفا کیا

ارے میر میرا بھائی میرا دلہا کیسا ہے یار ! ! زہرام کی نظر میر پر گئی جب زہرام فورا میر کے پاس ایا

تم لوگ کب اٹھے ؟؟ میر اُنہیں دیکھ بولا

بس اک گھنٹے پہلے ہم سب نے باری باری جلدی سے شاور لیا پھر اپنی اپنی شیر وانی دیکھ رہے ہیں ! ! زھرام مسکرا کر بولا

چلو اٹھ گئے ہو تو ناشتہ کر لو جا کر ! ! میر کہتا صوفے پر بیٹھا

یار ہم کمرے سے باہر نہیں جا رہے بہت شور ہے میں نے ابھی دروازے سے جھاک کر دیکھا تھا مچھلی گھر بنا ہوا ہے سب لوگ لاونج میں جمع ہیں

کمرے میں ناشتہ مانگتا ہوں میں ! ! چھوٹے چھوٹے بچے بھاگتے ایسے لگ رہے ہیں جیسے اٹے پر چیٹیاں نہیں رہتی ! ! زہرام کہتا میر کا موبائل تھامے ! ! باہر موجود ملازم کو میسج کرنے لگا

! ! جس سے اگلے پانچ منٹ کے اندر اندر ان سب کا ناشتہ اچکا تھا

یہاں لگادیں ! ! زہرام نے صوفے کے آگے رکھی ٹیبل پر اشارہ کرتے کہا

! جب ملازم نے ترتیب سے ناشتہ سجایا؛

! ! جسے کچھ ہی دیر میں سجاتا وہ اب جا چکا تھا

بہت اچھی خوشبو آرہی ہے بھوک کے مارے ویسے حالت خراب ہو رہی ہے چلو اؤ کھاتے ہیں ! ! زہرام اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ بولا

اجامیر ! ! عمر نے میر کو دیکھا

نہیں تم لوگ کھاؤ مجھے بھوک نہیں ہے ! ! میر اُنہیں دیکھ کہتا موبائل کھول اُس میں مصروف ہوا تھا ایلف اور ولف نے بھی رات ڈائریکٹ وینیو پر پہنچنا تھا ! ! کیونکہ اُن لوگوں کو چار بجے کے واپس پاکستان کی فلائٹ تھی

اسی طرح دن گزرتا گیا شام کے چھ بج رہے تھے! سب تیاریوں میں لگے تھے کیونکہ سات بجے گھر سے نکلنا تھا!!

میر نے شیروانی پہنی تھی!!

دیکھ ٹھک لگ رہی ہے!! چینجنگ روم سے باہر آتے میر ان سب سے مخاطب ہوا جو اپنے اپنے تیاریوں میں مصروف تھے میر کی آواز پر ان سب نے پیچھے مڑ کر میر کو دیکھا تھا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میری نظر نہ لگ جائے تیرے کو!! زہرام میر کے پاس آیا تھا

خوب روپ آیا ہے ہمارے دلہا پر!! عمر مسکرا کر میر کے سینے سے لگا

یہ تو ہے ماشاءاللہ مائم بھی اتا میر کے سینے سے لگا

چلو جلدی تیار ہوتے ہیں!! میر سے ملتے بہرام نے سب کو متوجا کیا

ہیئر سٹائلش اب تک نہیں آیا؟؟ عمر میں سوالیہ نظریں لیے پوچھا جب بہرام نے نفی میں سے ہلایا

کال کرا تنی مہنگی سروز اس لیے نہیں کی اسے کہ وقت پر نہ ائے ! ! زہرام خفگی سے بولا

! ! ابھی عمر سٹائلش کو کال کرتا جب دروازہ کھولتے سٹالش داخل ہوا شکر ہے بھائی تم اگئے ورنہ ابھی کال لگانے لگا تھا یہ تمہارے مالک کو اتنا عجیب ہے یہ اس میں انتظار نام کی کوئی چیز نہیں ہے ! ! اسٹائلش کو دیکھتے ہیں زہرام سارا ملبہ عمر پر ڈال چکا تھا جبکہ عمر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

! ! ابھی عمر کچھ بولتا جب اسٹائلش بول اٹھا

میں کب سے ایا ہوں باہر اپ کی پھوپوں نے روک لیا تھا مجھے کہتی ہیں کہ ہمارے بھی بال اچھے سے سٹائل کرو صرف ہم لوگ شادی میں دیکھیں ! ! حالانکہ میں نے انہیں بتایا کہ میں میل اسٹائلش ہوں ! ! لیکن وہ سننے کو تیار ہی نہیں تھی بہت مشکل سے بچ کے ایا ہوں ! ! ہیئر سٹائلش گہرے گہرے سانس لیے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا

میری پھپھو نے صبح سے دماغ کھایا ہوا ہے قسم سے جیسے کمرے سے باہر نکل رہے ہیں پکڑ رہی ہیں کو لوگوں کو اسی ڈر سے ہم لوگ کمرے سے باہر بھی نہیں نکلے اور ان کی وہ بیٹی کیسی گندی نظروں سے دیکھ رہی ہے ہم لوگوں کو استغفر اللہ ! ! زہرام میر کو دیکھ بولا

! ! میر خود پریشان اچکا تھا میر جب باہر جا رہا تھا پھوپو وہاں اجاتی

قسمیں اور وہ پھوپو کے شکوے ! ! کہتی ہیں سارے خوبصورت بچے پہلے سے ہی شادی شدہ ہیں کوئی تو کنوارا مل جائے میری فائزہ کے لیے ! ! زہرام ان کی نقل اتارتا بولا جب سب نے اپنے مسکراہٹ دبائی

چلیں ٹائم بہت کم ہے میں اپ لوگوں کے بال اسٹائل کر دیتا ہوں ! ! اسٹائلش وقت کا خیال کرتا بولا

! ! ! اس نے سب سے پہلے میر کے بال بنائے تھے

میں نے سنا تھا دولہے اپنی شادی پر فیشل وغیرہ کرواتے ہیں تُو نے کیوں نہیں کروایا میر ؟ ؟ زہرام کچھ دیر بعد بولا

میرے بھائی کو کسی فیشل کی ضرورت نہیں وہ ویسے ہی بہت خوبصورت ہے!! مائم میر کے برابر میں اتا میر کو دیکھ مسکرا کر بولا

یہ تو ہے!! سب نے اک ساتھ کہا تھا

اسٹائلش میر کے بال بنانے لگا!! جبکہ باقی لڑکے بھی اپنی تیاریوں میں مگن تھے!!

!! اگلے تیس منٹ میں وہ سب بالکل تیار تھے

عمر نے بلیک شیروانی کے ساتھ کی شول اٹھائی پھر اُسے میر کے کندھے پر رکھ دیا وہی ہاتھ سے گزرا!!

چلو صحرا اور کلا باہر بڑے پہنّانگے!! عمر شول درست کرتے بولے

!! وہ سب لوگ باہر نکلے تھے

ماشاءاللہ ماشاءاللہ صدقے!! سب کے نظریں ان سب پر اٹھی تھی!! اور جب میر پر ٹھہری تو گویا کہی اور بہکنا بھول چکی تھی!!

بلیک شیر وانی میں ملبوس بلیک شیر وانی شول ہاتھ سے کندھے تک ائی تھی
!!خوبصورت چہرے پر ہلکی ہلکی بیرڈ!!ہاتھ میں بلیک گھڑی!!اس کے
سفید رنگ پر بلیک شیر وانی خوب جچ رہی تھی!!سب کی نظروں سے
انجان وہ مائم سے کچھ بات کرتا ہوا باہر ایا تھا
!!صائمہ بیگم نے فوراً اتے اپنے سب بیٹوں کی نظر اتاری
ماشاءاللہ ماشاءاللہ مجھے لگ رہا ہے اج نظر لگ جائے گی میرے بچوں کو!!
صائمہ بیگم نم آواز میں بولی
!!وہ سب واقعی بے حد حسین لگ رہے تھے
چلو سائمہ جلدی سے رسمیں کر لو نکلنا ہے!!پھر سے وقت کا احساس دلایا
!! گیا جب صائمہ بیگم نے فورا رسمیں شروع کروائی
رسموں میں سب نے بہت انجوائے کیا ساتھ ساتھ کافی پیسے بھی سائمہ بیگم
!! کی بھانجیوں نے جمع کیے

بالاخر اخری رسم صحرا پہنانے کی تھی ! ! جو بھابھی نے کرنی تھی ! ! بڑی تو کوئی بھابی تھی نہیں اس لیے روحانے وہ رسم کرنی تھی وہ وینیو سے کچھ دیر پہلے ہی رسم کرنے کے لیے اچکی تھی ! !

اس نے تو اس رسم کا کافی عرصے سے انتظار کیا تھا ! ! وہ دونوں طرف سے تھی ! ! روحانے خوشی سے چہک کر صحرابندی کی ! ! میر کا چہرہ اب پھولوں کے اندر سہرے میں چھپا تھا ! !

سہرے کے ساتھ ہی بلیک کلا (شیروانی پگڑی) پہنی گئی تھی ! ! چلو نکلتے ہیں ! ! نکلنے کا شور مچا تھا فون کر کے لڑکیوں والوں کو بھی بتا دیا تھا کہ بارات انے والی ہے وہ سب لوگ بھی اپنی تیاریاں کر رہے تھے ! !

سب سکندر ہاؤس سے باہر نکلے جہاں لائن سے ساری گاڑیاں کھڑی تھی ادھر بہت دیر ہو گئی وقت سے وینیو پہنچنا ہے ہم لوگ وہاں جا کر اپنی برات کا ہلا گلا کریں گے ! ! عمر نے سب کو دیکھا کیونکہ پہلے ان لوگوں کا پلان تھا کہ یہاں پر بھی وہ لوگ اتش بازی کریں گے اور پھر وہاں جا کر بھی ! !

لیکن کیونکہ یہیں پر کافی دیر ہو چکی تھی اس لیے اب وہیں جا کر کرنے کا
فیصلہ ہوا !!

سب گاڑی میں بیٹھے تھے سارے لڑکے ایک گاڑی میں تھے !! جو کہ
نہایت بڑی تھی وہ چھ اس میں ارام سے اگئے تھے بلکہ مزید اوروں کی جگہ
تھی !!

عمر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی جبکہ عمر نے پیسنجر سیٹ !!

بسم اللہ الرحمن الرحیم !!

بلند اواز میں پڑھتے ہیں ساری گاڑیوں کی لائٹ جلی تھی سب سے اگے دلہا
کی گاڑی تھی پھر سارے مہمانوں کی اور اس کے بعد گارڈز کی !!

عمر نے گاڑی سٹارٹ کرتے منزل کو روانہ کی تھی !!

جب میر نے دھیرے سے صحرا اٹھا کر ڈیش بورڈ پر رکھا

وینو پر جا کے پہن سکتے ہیں نا اسے !! میر نے اسے اتارتے ہوئے کہا

ہاں پہن سکتے ہیں ویسے کیسا لگ رہا ہے سہرے میں

اتنے بھاری بھاری پھول اور اوپر سے پھولوں کی وہ تیز خوشبو سیدھا میرے منہ میں جا رہی ہے ! ! میر گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے گہرا سانس۔ لیے بولا

سیم سچویشن ہم لوگوں کے ساتھ بھی تھی جب ہم نے اپنی شادی پر صحرا پہنا تھا واقعی دولہا بننا اسان نہیں ہے ! ! زہرام بھی ڈہنے والے انداز میں پشت سے ٹیک لگاتا بولا

ویسے مجھے اس دنیا کا سب سے آسان کام دولہا بننا لگتا تھا ! ! اب نہیں لگتا لیکن ! ! ؟میر دھیما سا ہنسا تھا

خیر راستے میں سب کی باتیں جا رہی تھی اگلے پون گھنٹے کی مسافت کے بعد ساری گاڑیاں وینیو کے اگے رکی تھی وینیو میں پوری طرح اجالا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی بنے وہ پورا ہوٹل بھی روشنی اسے جگمگا رہا تھا ! ! مینو حد سے زیادہ بڑا اور نہایت خوبصورتی تھا دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے پتہ لگ رہا تھا کہ ! ! کتنا قیمتی اور مہنگا ہو گا

!!سب گاڑی سے باہر نکلے عمر نے میر کو واپس صحرا پہنایا تھا

!! پھر سب لڑکے بھاگ کر آگے آئے

بجاؤ ڈھول!!زہرام نے چیخ کر کہا جب ڈھول والوں نے ڈھول بجانا شروع

!! کیا

احمد صاحب نے پانچ ہزار کے نوٹوں کی موٹی گڈی میر کے سر پر رکھ ہوا

!! میں دی تھی

لڑکوں نے ڈانس کرنا شروع کیا!!جب سب اُن پر پیسے رکھتے ساتھ ساتھ

!!ان کا صدقہ دے رہے تھے

سب لڑکوں نے اتے میر کے سر پر پیسے رکھے تھے جسے ڈھول والا تھام رہا

تھا!!میر کو سہرے سے ار پار نظر ارہا تھا!!میر نے مسکرا کر پانچ ہزار کے

!نوٹوں کی گڈی تھام کر اپنے لڑکوں کے سروں سے واری تھی

بھابھی اوے گی ہمارے بھابھی اوے گی!!زہرام خود سے گنگنا تھا ڈانس کر

!!رہا تھا ڈھول تیزی سے بجتا خوبصورت ماحول پیدا کر رہے تھے

سب لڑکے ڈانس کر رہے تھے ! ! کافی دیر تک وینیو کے باہر جشن ہوا اس پاس گزرتے لوگ رک کر یہ خوبصورت منظر دیکھ رہے تھے دیکھنے والا بتا ! ! سکتا تھا کہ شادی کسی عام انسان کی نہیں ہے

سب کے چہروں پر خوشی ہر کوئی دیکھ سکتا تھا ! ! کچھ نظریں حسرت کی بھی ! ! تھی تو کچھ دعائیں دیتی بھی تھیں

چلو بچوں اندر چلتے ہیں ! ! احمد صاحب نے سب کو دیکھ کہا

! ! جب برات اندر جانے کیلئے بڑھی

میر کے برابر میں ایک سائیڈ سائمہ بیگم جبکہ دوسری سائیڈ احمد صاحب تھے اور باقی لائن سے سارے لڑکے تھے ! ! جن کے چہروں پر مسکراہٹ i نہ ختم ہونے والی تھی

جوں جوں برات اندر جا رہی تھی ! ! شور شرابہ بڑھتا جا رہا تھا

سارے لڑکے خوب ڈانس کر رہے تھے ! ! شاید اس گھڑی کا سب نے بڑی ! بے صبری سے انتظار کیا تھا

خوب ڈھول باجے بجائے جارہے تھے اندر تک ! ! جو جب تک بند نا ہوئے
جب تک سب سٹیج تک نہ پہنچے ! ! اسٹیج پر پہنچتے سب لڑکے اسٹیج پر آئے
! ! تھے جب کے میر بیچ میں
ابھی ہول میں ہی داخل ہوتی ایلف اور ولف کی نظر گویا سامنے ٹھہر سی گئ
تھی ! ! تو کیا وہ سحرے کے اندر چھپا حسین چہرہ اس کے سر کا ہونے والا تھا
وہ کتنا خوبصورت لگ رہا تھا؟
! ! جبکہ ولف کے لبوں پر بھی گہری مسکراہٹ پہلی تھی
! ! کچھ دیر بعد صحرا اتارنے کے لیے سائمہ بیگم اسٹیج پر ائی تھی
! ! سب لوگوں کا نظروں کا مرکز سٹیج پر موجود تھا
صائمہ بیگم نے پھولوں والا سحرہ ہٹایا تھا ! ! جب میر کا حسین چہرہ سب کے
سامنے ایا جب خوب ماحول میں ہوٹنگ ہوئی تھی ایک بار پھر شور شرابہ
پھیلا تھا ! ! جبکہ ایلف سٹل ہوئی تھی
! ! تکلیف ہوتی ہے جس سے اپ محبت کرتے ہیں اسے کسی اور کا ہوتا دیکھنا

ماحول میں بھی سب لڑکیوں کی نظریں گویا اس پر جم گئی تھی وہ بہت پیارا لگ رہا تھا!!

ماشاءاللہ صدقے جاؤں میں!! دوسری والی پھپھو سٹیج پر اتی بولی

انہوں نے پیسے میر کے سر سے وارے تھے!! کافی دیر وہیں کھڑے شور شرابہ ہوتا رہا!!

پھر اسٹیج پر بیٹھے!!

اف بس کرو تم لوگ!! ان لوگوں کو اب تک ڈانس کی تیاری کرتے دیکھ میر نفی میں سر ہلاتا بولا کیونکہ وہ لوگ پہلے ہی بہت سارا ڈانس کر چکے تھے!!

ہمارے یار کی شادی ہے بھائی پتہ لگنا چاہیے ساتھو ملکوں کو شاہ میر سکندر کی شادی ہے!!! زہرام اور عمر ایک ساتھ چیخ کر بولے

میر نے شادی میں ایکسٹرا فنکشن نہیں ایڈ کروائے تھے جیسے مہندی ڈھولکی گرینڈ ڈھولکی کوالی نائیٹ سب جو اج کل ہوتی تھی میر یہ سب چیزیں پسند

نہیں کرتا تھا وہ تو سادگی سے شادی کا بھی کہہ رہا تھا لیکن ابرش اور باقی سب کی خوشی اور حد سے زیادہ ایکسائٹمنٹ دیکھ میر نے سب کی خوشی کو ترجیح دی اور خاص کر ابرش کی!! اس لیے کوئی ایکسٹرا فنکشن نہیں کیے گئے بس مایو !!! برات اور ولیمہ ہو رہا تھا

!!! جس پر سب خوشی سے راضی تھے

السلام علیکم سر!!! ایلیف اور ولف ایک ساتھ سٹیج پر آئے تھے

!! جب اسٹیج پر بیٹھے لڑکوں نے انہیں دیکھا جو اپس میں باتوں میں مگن تھے

وعلیکم السلام!! میر کھڑا ہوا تھا اُس نے وولف کو سینے سے لگایا اور ایلف کے سر پر زندگی میں پہلی بار ہاتھ رکھا تھا!! الف کی انکھیں بے !! ساختہ بند ہوئی تھی اسے لگا تھا پوری دنیا اس کے پاس ہے

ویسے تم دونوں بھی ساتھ میں بہت پیارے لگ رہے ہو!! عمر نے موقع پر چوکا مارا

جب کہ اس کی بات پر جہاں ولف کے چہرے پر اداس بھری مسکراہٹ آئی تھی وہیں الف خاموشی سے نظریں جھکا گئی تھی!! وولف نے حیرت سے اسے دیکھا وہ اس سے کوئی بے درد جواب ایکسپیکٹ کر رہا تھا خاموشی نہیں!!

وہ لوگ اس مشن میں ایک ساتھ رہے تھے قریب پندرہ دن!! تو شاید کچھ بدلاؤ آیا ہو گا ان کے بیچ!!

چلو اجاؤ یار بیٹھو!! مائم نے اُنہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا!!

وہ سب اپنے اوپر مسلسل بہت ساری نظریں محسوس کر رہے تھے کیونکہ سب کی نظر سٹیج پر تھی!!

لیکن ان کے بیچ کچھ عجیب سی نظر تھی جو عمر پر مرکوز تھی عمر وہ محسوس کر سکتا تھا وہ انٹری سے لے کر اب تک اس نظر کو نظر انداز کر رہا تھا اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ کس کی نظر ہے؟ لیکن وہ خود پر بہت چبھن سا محسوس کر رہا تھا!!

عمر نے بے ساختہ ادھر ادھر دیکھا لیکن اتنے سارے لوگوں میں وہ چبھن
!!بھری نظر کہاں دیکھ سکتا تھا
!!عمر نے ایک بار پھر نظر انداز کیا تھا!!وہ پھر سے میر کی جانب متوجہ ہوا
!!زہرام نے میر کا کلا(دولہا پگڑی)مزید درست کی تھی
ہیر ولگ رہا ہے میر ابھائی!!وہ سب لوگ خود میر پر وارے جا رہے تھے
تم سب بھی ہیر وسے کم نہیں لگ رہے!!میر اُن سب کہ حسین چہرے
دیکھ بولا جب وہ سب مسکرائے
ماما بیلا کہاں ہے؟؟میر صائمہ بیگم کو دیکھ بولا
بیٹا وہ تو ابرش کے پاس ہے!!انہوں نے اگاہ کیا
ماما بیلا کو بلوا دیں!!میر انہیں دیکھ بولا جب وہ فورا اسباب میں سر ہلاتی پاس
سے گزرتی لڑکی کو بیلا کو لانے کا کہہ چکی تھی!!میر بیلا کو یاد کر رہا تھا کیونکہ
!!صبح کے بعد سے میر نے بیلا کو نہیں دیکھا تھا
کچھ دیر ہی گزری تھی جب ایک اواز نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا

بابا!! بیلا کی اواز پر میر نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا بیلا کی وہ چہکتی پکار میر کو
سکون دیتی تھی آخری وہ باپ تھا اُس کا
!! میرا بچا!! میر نے مسکرا کر اُسے اپنی گود میں بٹھایا
ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنا پیارا لگ رہا ہے میرا بیبی ؟؟ اسے بلیک خوبصورت
!! فراک میں ملبوس دیکھ میر نے مسکرا کر اس کی پیشانی چومی
! وہ واقعی چھوٹی سی پری لگ رہی تھی
اپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہو بابا!! بیلا غور سے میر کو دیکھتی بولی
اخر بیلا کا بابا ہُوں بھئی پیارا تو لگنا تھا نہ ؟ میرے مسکرا کر بولا جب بیلا بھی
چہک کر ہنسی!! اس کی چہتی اواز میر اور عمر دونوں کو سکون دے رہی تھی
!! ابھی مزید بات ہوتی جب دلہن کے انے کا شور مچا
سب نے بے ساختہ نظریں اٹھائے سامنے دیکھا تھا!! جہاں سے شور مچ رہا
!! تھا دلہن کے انے کا
!! جیسے جیسے ابرش ارہی تھی سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھی

سوائے گھر والوں کے !! جب کے یہ سب بے یقینی کا حامل میر کے لیے
بھی تھا کیونکہ میر کو اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا !! یہ کہنا غلط نہیں
!! ہو گا کہ سب گھر والوں کو پتہ تھا سوائے میر کو چھوڑ کر

ابرش بلیک رنگ کی ساڑی میں ملبوس بالوں کو کھلا چھوڑے لائیٹ سا
میکپ کیے ہاتھ میں بلیک واچ پہنے سب کے بیچ ارہی تھی اُس کی ساڑی کی
!! دائیں جانب لگے بیج پر

Spy(سیکریٹ ایجنٹ) Officer Abrish Sikander
!!

!! لکھا تھا

وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی مہندی سے سجے ہاتھوں پر بس واچ پہنے
جبکہ دوسرے ہاتھوں میں ایک سادہ سا بریسلیٹ پہنے وہ سب کو اپنی طرف
!!! متوجہ کرنے کا مقصد بن رہی تھی

!! اس کے پیچھے کھلے ہوئے کرل بال اس کے اوپر خوب نچ رہے تھے

میر تو بس اُسے سٹل ہوا دیکھ رہا تھا اج اس میں کچھ تبدیل تھا اُس کی نام میں پہنی گئی نوز پن ! ! ہاں اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار نوز پن پہنی تھی ! !

میر کو اب بھی اپنی انکھوں اوے بھروسہ نہیں ارہا تھا کہ وہ ابرش کو اج کے دن اس طرح دیکھ رہا ہے جو بھی تھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور میر کی نظروں کا حسار بنی ہوئی تھی ! !

باقی سب بھی مسکرا کر ابرش کو دیکھ رہے تھے جب کہ مہمانوں کی انکھوں میں حیرت تھی وہ لوگ پہلی بار کسی دلہن کو اس لباس پہ دیکھ رہے تھے ! !

سب کی الجھن تب ختم ہوئی جب سائیڈ پر لگے بڑے سے بورڈ پر ویڈیو چلی تھی ! !

السلام علیکم ! ! !

ابرش کا چہکتا ہوا چہرا سب کے سامنے ایا تھا ! !

مجھے پتہ ہے اپ سب مجھے اس طرح دیکھ کر کافی حیرت زدہ ہوں گے اور خاص کر میرا اپ ! ! !

!!آپ کو اس بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ تھا

شادی تو ہر کوئی کرتا ہے اب اپ یہ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ میں شادی کا لہنگا بھی اپ کے ساتھ ہی لے کر ائی تھی تو وہ کیوں نہیں پہنا تب تک نہیں پتا تھا لیکن مجھے ہمارے برات سے ایک دن پہلے یعنی مایو کی رات کو پتہ چلا!!

!!مجھے ایک میل ریسیو ہوئی تھی

جسے میں نے بنا سوچے سمجھے کھولا!! لیکن اس میں جو لکھا تھا وہ بہت زیادہ بے یقینی خوشی اور حیرت کا حامل تھا اس میں وہ تھا جو میں نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا !!!

میں نے سیکرٹ ایجنٹ کا ٹیسٹ دیا تھا کیونکہ اپ چاہتے تھے کہ میں اسٹرانگ بنوں اس کے بعد مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ ٹیسٹ اتنا اچھا تھا کہ مجھے ایس پی ائی کے سلیکشن میں سب سے پہلے پاس کیا جائیگا !!

ویڈیو میں ابرش کیمرے کو دیکھ کہے رہی تھی اس کی انکھوں میں انسو
تھے ! ! جبکہ سب کی نظر ایل ای ڈی پر ہی تھی سامنے کھڑی اب رش اپنے
سامنے کھڑے میر کو دیکھ رہی تھی جو خود بھی ایل ای ڈی کی طرف دکھ رہا
! تھا میں بلکل خاموش تھا وہ خاموشی سے ابرش کی باتیں سن رہا تھا

جواپ سوچ رہے ہیں وہی ہے میر جواپ چاہتے تھے میر ا ایس پی اے
افیسر زمیں سلیکشن ہو گیا ہے ! ! یہ کہتے ہوئے ابرش کی انکھ سے اک انسو
ٹوٹا تھا جبکہ میر کے چہرے پر تاثرات ڈھیلے پڑے تھے میر نے گہرا سانس
! ! کھینچا تھا

اہستہ اہستہ میر کے چہرے پر ایک مسکراہٹ جگہ لے رہی تھی جس میں وہ
فخر بیان ہو رہا تھا جو وہ ابرش پر کر رہا تھا اس وقت ! ! میر نے بے ساختہ اپنے
! ! سامنے کھڑی ابرش کو دیکھا جو بنا پلک جھپکائے بس میر کو دیکھ رہی تھی

اپ کی بدولت اج یہ سب ممکن ہوا ہے صرف اپ کے لیے اس طرف ائی تھی پتہ نہیں تھا کہ میرا سلیکشن ہو گا!! جب ایل ای ڈی سے ابرش کی اواز ائی

سب مہمانوں کے چہرے پر بھی خوشی تھی جبکہ کچھ حاسد بھری نظریں بھی موجود تھی جہاں یہ دو نظریں تھی وہیں کچھ حسرت کردہ نظریں بھی تھی!!

ایک اور سرپرائز ہے اپ کے لیے!! ابرش کو جیسے یاد ایا وہ چہک کر بولی

!! سب نے دوبارہ ایل ای ڈی کو دیکھا تھا اس کی چہکتی اواز سن کر

جیسا کہ سب جانتے ہیں شاہ میر سکندر پاکستان کے سینیئر افیسر ہے اف ال !! پاکستانی افیسرز

میرا اپ کو جان کر تھوڑی سی حیرت ہو گی کہ افٹر ٹریننگ سینیئر سلیکشن میں بھی میں اپ کے انڈر ائی ہُوں!! یہ بتاتے ہوئے ابرش اپنا چہرہ ہاتھوں !! میں گرائے شدت سے روئی تھی

جب کے سب کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی جبکہ میر نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھی !!

میرے ساختہ چہرہ جھکائے دلکشی سے مسکرایا تھا !!

ابرش کی بات کا مطلب تھا کہ افٹر ٹریننگ وہ میر کی افیسر بنے گی !! جس طرح باقی تھے یہ کوئی شاید اتفاق تھا جو ابرش میر کے انڈر ائی تھی

یہ سب اسی لیے یہ اپ کو ایک پرائس دینے کا چھوٹی سی کوشش تھی امید ہے اپ کو بہت پسند ائے گی میں نے دیکھی تھی اپ کے چہرے پر وہ مسکراہٹ جب میں رزلٹ میں پاس ہوئی تھی !!

ایسا لگ رہا تھا جیسے اپ کے چہرے پر خود کے لیے فخر دیکھ میں نے پوری دنیا جیت لی ہو !!

یہ نیچ !! ابرش نے اپنے ہاتھ میں پکڑا نیچ اگے کیا تھا یہ میں اج رات بارات پہ پہننے والی ہوں یہ مجھے کل رات ہی ریسیو ہوا ہے اس پہ لکھا ہے ایس پی ائی افیسر ابرش سکندر !!

یقین کرنا مشکل ہے کہ سینئر ٹریننگ کے بعد میں آپ کی آفیسر کہلائی
!!جاؤں گی یہی میرے لیے ایک جیت کا مقام ہے
!!ابرش کی آنکھوں سے مسلسل انسوں بہے رہے تھے
کپل ہیں تو ہماری spy ہم لوگ کوئی نارمل کپل نہیں ہے ہم لوگ
شادی کیسے نارمل طریقے سے ہو سکتی تھی؟؟وہ شادیاں تو سب کی ہوتی ہے
!!لیکن ہماری مختلف تھی

Beacuse we are Pakistani no 1 spy couple of whole journey !!

ابرش اپنے انسوں صاف کرتی بولی!!جبکہ اس کے الفاظوں پر ہول میں
!!موجود لوگوں کی انکھوں میں مزید خوشی پھیلی تھی
!!خوشی سب کی رگ میں سرایت کر رہی تھی

It's going to be emotional so that's it!!😭❤

!!ابرش نے پنے انسو صاف کرتے کہتے پھر مسکرا کر کیمرہ بند کیا تھا

کیمرہ بند ہونے پر سب نے ابرش کو دیکھا تھا جس کی انکھوں میں اب بھی

!!نمی تھی

!میر مسکرایہ تھا!!میر نے اُسے دیکھا پھر اپنا ہاتھ اس کے اگے کیا

ابرش جو میر کو دیکھنے میں مصروف تھی میر کا ہاتھ دیکھ اس نے فورا اپنا ہاتھ

!میر کے ہاتھوں پر رکھا

!!میر اسے نرمی سے لیے اسٹیج پر لایا

سارے ہول کی لائٹ بند ہوئی تھی بس فوکس میر اور ابرش پر ایا تھا!!جو

!!امنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

میر نے آگے بڑھتے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ اس کی پیشانی چومی تھی

جب پورے ہال میں زبردست ہاؤٹنگ ہوئی!!سب کی چیخو پکار شروع

!!ہوئی تھی خاص کر لڑکوں کی

!!کچھ دیر بعد وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے تھے

آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں!! ابرش میر کو دیکھ بولی

یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ تم سے کم!! تم بہت حسین لگ رہی ہو!! اور یہ

!! بیچ!! اتنی خوشی مجھے تب بھی نہیں ہوئی تھی جب یہ بیچ مجھے ملا تھا

پتہ نہیں کیوں لیکن بہت خوشی ہو رہی ہے!! میری پوری زندگی کا سب

سے بیسٹ سرپرائز پہلے تم تھی اور اب تمہارا دیا گیا تحفہ!! میر اُسے دیکھ

دلکش انداز میں بولا

ابرش نم آنکھوں سے مسکرائی تھی وہ دونوں ہی برابری کی خوبصورتی کی

!! ٹکر پر تھے

I am proud of you Abrish!!

میر نے دلفریب انداز میں کہا جب ابرش کی انکھوں میں مزید نمی شروع

ہوئی!!! یہ احساس کتنا خوبصورت تھا نا؟؟

وہ دونوں بے ساختہ سامنے دیکھ رہے تھے جہاں بیلا حاشر (میر کے کزن کا

!! بیٹا) کے ساتھ کھیل رہی تھی وہ دونوں تقریباسات کے ہی تھے

اج چاند کہاں سے نکلا ہے ! ! کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے ؟؟ مائم ! ! روحا کے پاس اتا مصنوعی سوالیاں نظروں سے بولا

جب روحا کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیلی

مان کی روحا ہو سکتی ہے ! ! روحا ایک ادا سے بولی جب مائم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی

روحا پیروں کو چھوتی خوبصورت میکسی میں ملبوس تھی ! ! دلہن کو چھوڑ کر اج بھی سب لڑکیوں نے سیم ڈریسنگ کی تھی ! ! ان کے شوہر سب پریشان تھے کیونکہ جو وہ انہیں شاپنگ کروا کے لائے تھے ان میں سے کوئی بھی سوٹ ان لوگوں نے اب تک نہیں پہنا تھا ! ! کیونکہ ان لوگوں کا سیم ڈریسنگ کا پلان ہی بعد میں بنا تھا ان سب لوگوں نے ان لائن کپڑے ارڈر کیے تھے ! !

ابرش کی طرح بالوں کو کرل کیے ایک جیسے میک اپ میں ملبوس وہ سب بہت خوبصورت لگ رہی تھی ! !

مجھے لگ رہا ہے زندگی میں پہلی بار اج میری نظر تمہیں لگ جائیگی منہا بے بی!!

زہرام منہا کے سامنے اتا بولا

وہ رہا پانی اپ نظر بھی اُتار دیئے گا!! منہا کے پاس ہمیشہ کی طرح جواب تھا!!

یار تھوڑا سا تو شرما لیا کرو!! زہرام سخت بدمزہ ہوا تھا!!

منہا کے ہاتھ میں زہر انہیں تھی وہ امنہ بیگم کے ہاتھ میں تھی!! زہرام زہر اسے پہلے ہی مل چکا تھا بس اب اس کی مما سے ملنا باقی تھا جو پورا ہو رہا تھا!!

زہرام ہماری شادی کو دو سال ہونے والے ہے!! ایک دو دنوں میں اب بھی شرماو؟ منہا سوالیہ نظروں سے دیکھ بولی

ہماری تو صرف دو سال ہوئے ہے دو سو سال بھی اگر شادی کو جاتے ہیں نا تب بھی لڑکی شرماتی ہیں!! زہرام نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا

تم نے سارا موڈ خراب کر دیا میں تمہاری تعریف کرنے ایا تھا اور تم نے یہ سب شروع کر دیا!! زہرام خفگی سے بولا

اچھا کریں نا تعریف؟؟ منہا زہرام کے بازو سے شیر وانی پکڑ کے شرمانے کی ایکٹنگ کرتی بولی

چھوڑ دو!! اللہ کی قسم منہا یوں شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے تُم علی بابا 40 چور کی ممبر لگ رہی ہو!! اُسے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے دیکھ زہرام نے اسے اگاہ کیا

!! جبکہ اس کی بات پر منہا نے منہ بناتے زہرام کو گھورا تھا

اچھے خاصے شرما کر رومینٹک ماحول بنا رہی تھی لیکن نہیں اب کو کہاں برداشت ہے میرا شرماتا ہوا اسٹائل!! منہا خفگی سے بولی

تم ایسے رہو تم مجھے ایسی پسند ہو!! بالاخر زہرام گہرا سانس لیتا بولا وہ سمجھ چکا تھا اس کی بیوی کا بھی شرم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے!!

یہ ہوئی نا ہیر ووالی بات ویسے ایک بات ہے اپ بہت خوبصورت لگ رہے ہیں ! ! منہا زہرام کو دیکھ بولی

روز نہیں لگتا کیا؟؟ زہرام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

لگتے ہیں لیکن اج زیادہ لگ رہے ہیں نا ! ! منہا اُسے دیکھ منہ بناتی بولی

ویسے روز بھی میں اتنا ہی لگتا ہوں میری خوبصورتی پر سوال مت اٹھانا منہا بے بی ! ! زہرام اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا جب منہا نے نفی میں سر ہلایا

منال اِدھر آؤ بچے ہوٹل کے روم میں گجروں کی تھالی رکھی ہے اسے لے کر انا ! ! صائمہ بیگم منال کو دیکھ بولی

کی خالا ! ! وہ فورا اسباب میں سر ہلاتی اگے بڑھی تھی وینیو میں ہی ہوٹل کا دروازہ اٹیچ تھا !

منال گنگناتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھ رہی تھی ! ! وہ بھی ایک کمرے کے اگے سے گزری تھی جب اچانک اس کمرے کا دروازہ کھل کر ایک ہاتھ باہر ایا اس ہاتھ نے منال کو کھینچ کر اندر لیا تھا ! !

اہ ! ! منال چیخی ابھی وہ مزید بری طرح چیختی جب مقابل نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا ! !

شش ! ! کیوں پاگلوں کی طرح چلا رہی ہو میں ہوں ! ! اسے بری طرح چلانے کی کوشش کرتا دیکھ سعد دانت پیستا بولا

جب کے سعد کی اواز سن منال کو سکون ایا تھا

تم اتنے کالے ہو گئے ہو تم مجھے نظر ہی نہیں ارہے ہو ! ! منال کی آواز گونجی جب کے اُس کی بات پر سعد نے اندھیرے میں اسے گھورا پب ہاتھ بڑھا کر لائٹ کھولی تھی ! !

اوا چھا اچھا لائٹ بند تھی مجھے لگا تم اتنے کالے ہو گئے ہو مجھے لگا اب میں تمہیں دیکھ ہی نہیں پاؤں گی ! ! منال لائٹ کھلنے پر اسے دیکھ بولی

!جب اُس کی ذہن میں ابھی ہوا واقعہ ایا

تم کیا پاگل ہو چرس پی کر ائے ہو؟ جو یوں بھوتوں کی طرح مجھے اندر کھینچ رہے ہو پتہ ہے کتنا ڈر گئی تھی میں مجھے لگا اس ہوٹل میں بھوت ہیں اور اب میں گئی کام سے !! منال غصے سے اُس پر گرجی

پہلی بار دیکھا ہے اک بھوتنی کو بھوت سے ڈرتے نہیں !! سعد مصنوعی حیرانگی سے بولا

سعد ملک تم کبھی نہیں سدھر سکتے !! منال اُسے دیکھ بولی

تم بھی نہیں سدھر سکتی میری حسین چڑیل !! سعد بے ساختہ مسکرایا تھا پھر بغور اُس کا جائزہ لینے لگا

وہ بہت گہری نظروں سے منال کو دیکھ رہا تھا جبکہ اس کی نظروں سے کنفیوز !! منال ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر ائیبرو اٹھائے سعد کو دیکھنے لگی

کیا تم ایکسرے کر رہے ہو میرا؟؟ منال ائبرو اٹھائے سوالیہ نظروں سے بولی

جبکہ اس کی بعد سعد نے سرے سے اگنور کی تھی وہ اب بھی اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی !!

چھچھورے بے غیرت بے شرم انسان !! شرم نہیں اتی ایک لڑکی کو اس طرح چھچھوری نظروں سے دیکھتے ہوئے !! منال اپنے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتی دیکھ غصے سے بولی

جب کے جہاں سعد اسے دیکھنے میں مصروف تھا وہی اس کی بات پر حیرت سے اسے دیکھنے لگا !!؟

تم لڑکی ہونے کے ساتھ ساتھ میری بیوی بھی ہو !! نکاح ہوا ہے ہمارا بھول گئی ہو یا فلیش بیک دکھاؤں ؟؟ سعد اُسے دیکھ بولا

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہارے فلیش بیک کی جاؤ اور جا کر منہ دھو کر اؤ کیونکہ وہ تمہارا فلیش بیک کم اور زبردستی بیک زیادہ لگتا ہے !! منال خفگی سے بولی اس کی بات پر بے ساختہ سعد نے اپنی ابھرتی مسکراہٹ روکی تھی

!! وہ بمشکل اپنا چہرہ سنجیدہ بنائیں کھڑا تھا

تمہیں نہ تمیز سیکھنے کی ضرورت ہے تمہارے اندر تمیز نہیں ہے بالکل مجھے لگ رہا ہے تمہیں تمیز سکھانی پڑے گی !! سعد سنجیدگی سے بولا

!! وہ اپنی مسکراہٹ اندر دباتا اب خود کو سنجیدہ دکھا رہا تھا

مجھے تمیز سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں تمیز سیکھنے کی ضرورت ہے اور تمہیں اپنی انکھوں کو بھی تمیز سکھانے کی ضرورت ہے !! منال دوبدو بولی

اج میں تمہیں تمیز سکھا کر ہی رہوں گا !! سعد سرد لہجے میں بولا اس کے لہجے میں پہلی بار سرد پن محسوس کرتے منال نے بے ساختہ اس کا چہرہ بغور

!! دیکھا تھا !! جو اسے سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا

ت۔ تم ایسی نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہو مجھے ؟؟ منال کی اواز نہ چاہتے ہوئے بھی لڑکھڑائی تھی

کیونکہ اب حد ہو گئی ہے تمہاری بد تمیزی کی !! تم دن بدن بہت زیادہ بد تمیز ہوتی جا رہی ہو میں تمہارا شوہر ہوں اور تم میری بالکل بھی عزت

نہیں کرتی ! ! لیکن اج میں تمہیں بتاؤں گا کہ شوہر کی عزت کیسے کی جاتی ہے ! !

سعد سرد لہجے میں کہتا اُس کی کلائی تھامتے اُسے بند دروازے سے لگا چکا تھا ! !

سعد نے اُس کے گرد ہاتھ رکھتے راہ فرار بند کی تھی

ہٹلر کیا کر رہے ہو ! ! منال نے اُسے گھورنا چاہا لیکن اس کی سرد نظروں میں وہ دیکھ نہیں پا رہی تھی ! !

سعد نے اپنا چہرہ اُس کے نزدیک کیا تھا سعد کی سانسیں اُس کی گردن پر پڑھ رہی تھی ! ! جو منال کی دھڑکنیں تیز کرنے کا سبب بن رہی تھی ! !

ہ۔ ہٹو ! ! منال نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ اُسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن یقیناً سعد اپنی جگہ سے ٹس سے مس نا ہوا ! ! سعد نے اُس کی کمر کے گرد ایک بازو کا حصار باندھا تھا

سعد نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ جھٹکے سے اسے اپنے مزید قریب کیا تھا!!

!!جس سے منال کی جان لبوں پر آئی تھی

اُس کی دھڑکنے زور وسے دھڑک رہی تھی!!وہ مسلسل سعد کے سینے پر ہاتھ رکھ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی

تم اپنی یہ مزاحمتیں روکتی ہو یا میں روکوں؟؟اسے مسلسل خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے تھے سعد اُسے گھورتا ہوا بولا لہجہ اب بھی اس نے

!!سرد بنائے رکھا تھا

منال کہاں سننے والی تھی منال نے ذرا سی بھی مزہمت کم نہیں کی تھی وہ

!!مسلسل اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی

جب سعد نے اُس کے دونوں ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیتے اس کی پشت پر باندھے اور اپنے ایک ہاتھ میں قید کیے!!جب کے دوسرے ہاتھ سے اُس کے منال کے چہرے پر آتی کچھ اوار الٹو کو پیچھے کیا تھا منال کا دل زوروں

!!سے دھڑک رہا تھا سعد اس کے بہت قریب تھا

س۔ سعد ملک ! ! منال کے الفاظ ٹوٹ رہے تھے

ہٹلر ! ! ہٹلر بولونا ! ! سعد کا دل قہقہ لگانے کا کر رہا تھا کیونکہ منال کے چہرے کی اڑتی ہوائیاں اسے قہقہ لگانے پر مجبور کر رہی تھی لیکن وہ بہت مشکل سے اپنا چہرہ سنجیدہ بنائے کھڑا تھا اس نے یہ بات بھی بہت سنجیدہ لہجے میں کہی تھی ! !

ن۔ نہیں سعد ملک ٹھک ہے ! ! منال نفی میں سر ہلاتی بولی

بغیرت بے شرم ! ! ہٹلر ! ! چھچھورا ! ! گدھا ! ! سعد سب لفظوں پر زور دینے لگا جن سے منال اسے بلاتی تھی ! !

جبکہ منال نے اپنا نچلا لب دانتوں میں دبایا تھا ! !

بولونا ان الفاظوں سے ! ! اسے خاموش دیکھ سعد ابرو اٹھائے سرد لہجے میں بولا

یاد ہے ہماری پہلی ملاقات میں کیسے گندے گندے ناموں سے تم نے مجھے پکارا تھا. اب بولو نا تب تو میں تمہارا کچھ نہیں لگتا تھا لیکن ان تمہارا شوہر

نامدار ہوں سارا حق رکھتا ہوں تم پر کچھ بھی کر سکتا ہوں ! ! سعد اُسے دیکھ
! ! سنجیدگی سے بولا
! ! سعد کی گرفت اُس کی کمر پر سخت ہو رہی تھی
م۔ میں تو مذاق کر رہی تھی ! ! منال کو جو سمجھ ایا اس نے بولا وہ دونوں ایک
دوسرے کے بہت قریب تھے بمشکل ایک قدم کا فاصلہ دونوں کے بیچ میں
! تھا جو سعد ختم کر رہا تھا
! ! جبکہ اس کی بات پر سعد نے آنکھیں بند کر کے اپنی ہنسی روکی تھی
مزاق میں ؟؟ یعنی اج تک تم مجھے جتنے بھی ناموں سے پکارتی ائی ہو وہ سب
مذاق میں بولے تھے تم نے ؟؟ سعد ایبرو اٹھائے بولا لہجہ سرد تھا
ہ۔ ہاں نا ! ! دیکھو نا گدھا کیسا ہوتا ہے ؟ اور تُم اتنے پیارے بلکل بندر کی
ت۔۔۔ میرا مطلب شیر کی طرح ! ! اور بے غیرت اور بے شرم تو تم بہت
ہ۔۔۔ میرا مطلب بلکل نہیں ہو ! ! منال چہرہ جھکائے صفائی دے رہی تھی

اس میں بھی اس کی اواز بار بار لڑکھڑا رہی تھی ! وہ یہ سب اپنی کمر پر بڑھتی
سعد کی مسلسل سخت گرفت کو دیکھ بول رہی تھی !!

اس کے دونوں ہاتھ سعد کے قبضے میں تھے اس لیے وہ کچھ نہیں کر سکتی
تھی !!

میں چاہتا ہوں تم مجھے اپ بولو !! چلو شروع کرتے ہیں بولو اج تک میں نے
جو بھی اپ کو کہا وہ سب مذاق میں بولا تھا میں اپ کو کچھ غلط بول سکتی ہوں
اخر کو اپ میرے مزاجی خدا ہیں اپ عزت کے قابل ہیں اور آپ تو ویسے
بھی اتنے اچھے ہیں کہ میں اپ کو بتا نہیں سکتی اپ کی تعریف میں کیا ہی
کہوں میں اپ کی شان میں گستاخی ہو جائے گی اپ بہت اچھے ہیں سعد اتنے
اچھے ہیں کہ دل کرتا ہے اپ کو چوم لوں !!

چلو بولو یہ !! سعد نے اسے ساری بات بتائی جب کے سعد جیسے جیسے بول رہا
تھا منال کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھی !!

تم پاگل ہو گئے ہو سعد ملک میں تمہیں یہ ساری باتیں بولوں کیوں تم مجھے جھوٹا بلوا کر مزید گنہگار بنوا رہے ہو؟؟ منال یک دم غصے سے بولی

یعنی تم نے مان لیا کہ تم پہلے ہی بہت گنہگار ہو؟ ظاہر سی باتیں ہو جب شوہر کو اتنا بے زت کرو گی تو اللہ کی نظر میں گنہگار ہو گی نا اللہ تعالی نے شوہر کی عزت کا حکم دیا ہے اور تم!! سعد اُسے دیکھ دانت پیستا بولا

!! چھوڑو مجھے!! منال نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی

جب سعد نے مزید اپنا چہرہ اس کے قریب کیا اور اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب جھکایا!!

سعد کی سانسیں اب اس کی پچھلی گردن پر پڑ رہی تھی!! منال کی سانسیں مزید گہری ہو رہی تھی!! جبکہ دل مزید زوروں سے دھڑک رہا تھا

جو میں نے بولا ہے وہ تم مجھے بولو گی اس سے پہلے تم اس کمرے سے اک قدم باہر نہیں نکال سکوں گی میں منال ملک!! ہم دونوں اج کا ایونٹ یہیں گزاریں گے!! سعد کا لہجا دھمکی امیز تھا!!

س۔ سعد ! ! منال نے اُسے پکارا

حکم ! ! سعد نے دلفریب انداز میں کہا

اس کے اتنے خوبصورت اواز میں لفظ ادا کرنے پر منال کا دل گویا اچھل کر باہر انے کو تھا ! !

م۔ میں نہیں بول سکتی تمہیں آپ ! ! منال اب بھی اپنی بات پر قائم تھی کیونکہ وہ بھی کوئی عام شخص نہیں تھی بلکہ وہ بھی منال ملک تھی ! ! !

ٹھک ہے ! ! سعد نے کہتے اُس کی گردن کے قریب اپنا چہرا جھکایا تھا ! !

سعد نے اُس کے گال پر لب رکھے ! ! نظریں اُس کی شفاف گردن پر تھی

وہ ایک بار پھر اس کی گردن کی طرف جھکا تھا ! ! منال کا کلیجہ منہ کو ایا تھا ! !

ابھی وہ کچھ کرتا جب منال بولی

پ۔ پیچھے ہٹو تھوڑا پ۔ پلز ! ! منال کو لگ رہا تھا اگر سعد اس سے دور نہ ہوا تو وہ یہیں اپنا دم توڑ دے گی ! !

ہو جاؤں گا پہلے وہ سب باتیں بولو ! ! سعد بھی اپنی بات پر قائم تھا

منال کو اس کے علاوہ کوئی اور راستہ سمجھ نہیں ارہا تھا اس لیے اس نے بولنے کا فیصلہ کیا !!

م۔میں نے ا۔آ۔۔۔ا۔۔ منال سے اپ بولا نہیں جا رہا تھا !!

اتنا مشکل لفظ نہیں ہے اپ !! سعد نے اسے گھورا لیکن منال سے واقعی نہیں بولا جا رہا تھا سعد کیلئے لفظ !!

جلدی بولو منال ملک !! سعد سنجیدگی سے بولا

تھوڑا سا تو پیچھے ہو مجھ سے بولا نہیں جائے گا اس طرح !! منال نے منت بھرے لہجے میں بولا

کیسے بولا نہیں جائے گا؟؟ سعد دلچسپی سے بولا

ج۔جب تُم قریب ہو !! منال میں اِدھر ادھر دیکھتے کہا جب سعد نے اپنی مسکراہٹ دبائی پھر تھوڑا سا پیچھے ہوا وہ جانتا تھا اُس سے بولا نہیں جائیگا !!

م۔ میں نے آج تک ا۔ا۔ آپ ! ! منال نے گہرا سانس لیے یہ لفظ ادا کیا تھا اور سعد کی رگ رگ میں گویا سکون دوڑات ایک بار پہلے بھی منال نے ! !اُسے آپ بولا تھا لیکن تب وہ فیل نہیں ائی تھی جواب ارہی تھی

آگے ! ! سعد نے اُسے آگے بولنے کا کہا

ا۔ آپ کو اج تک جتنے ناموں سے پکارا وہ سب مذاق تھا ! ! منال نے اپنی پشت پر بندھے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے کہا ورنہ دل کر رہا تھا اور ساتھ کا سر پھاڑ دے

ہمم اور ! ! سعد نے اپنا کام اس کے نزدیک کیا کیونکہ منال بہت دھیرے ! !بول رہی تھی

م۔ میں آپ کو کچھ غلط بول سکتی ہوں کیا۔۔اپ میرے مزاجی خدا ہیں ! ! منال کی آواز مزید دھیمی ہوئی تھی !

جب مجھ پر الزام لگانے ہوتے ہیں یا مجھے نئے لقب سے پکارنا ہوتا ہے تب تو تمہاری اواز ہی کم نہیں ہوتی اور اج جب تعریف کر رہی ہو تو اوازا تنی کم

ہے مجھے ہی کان پاس لا کر سننا پڑھ رہا ہے تیز بولو بی بی ! ! یہ نہ ہو سب کچھ تم سے بلند اواز میں پھر سے بلواؤں ! ! ! سعد نے دھمکی لگائی جبکہ منال ! ! اسے گھورنے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکی

میں اپ کو بتا نہیں سکتی اپ کتنے اچھے ہیں ! ! اپ کی شان میں گستاخی ہو گی ! ! یہ کہتے ہوئے منال کا دل کیا تھا کہ وہ سعد کو بری طرح دھو ! ! دے

اور آگے ؟ ؟ لاسٹ لائن اور سب سے میری فیورٹ لائن ! ! سعد نے اپنا چہرہ اُس کے نزدیک کیا منال نے داد پیستے اپنا غصہ کنڑول کیا تھا

ا۔ آپ اتنے اچھے ہیں اتنے اچھے ہیں کہ میرا دل کرتا ہے ! ! ! اس سے اگے کا لفظ منال سے بولا نہ گیا

بولو منال ملک بس اخری لفظ رہ گیا ! ! اُس کے رکنے پر سعد نے بولنے پر اُکسایا

تم جیسا چھچھورا بد تمیز سڑیل گدھا انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا
تم کیا بغیرتوں کی طرح مجھ سے یہ لفظ بلوا رہے ہو میں نہیں بولوں گی ! !
منال یک دم غصے سے بھڑکی تھی وہ اتنا خود کے غصے پر ضبط نہیں رکھ سکتی
تھی ! ! وہ منال ملک تھی

جب کے اُس کے الفاظوں پر سعد بد مزہ ہوا تھا وہ پورا تیار تھا وہ لفظ اس کے
لبوں سے سننے کے لیے ! !
لگتا ہے پھر سے تمہیں ڈوز دینی پڑے گی ! ! سعد کہتا مزید اس کے نزدیک
ہوا تھا !

ن۔ نہیں ! ! بول رہی ہوں دور رہو ! ! منال نے خود پر ضبط کرتے اُسے
پیچھے ہونے کا کہا

او کے ! ! سعد فرمانبرداری سے تھوڑا سا پیچھے ہوا ! !

اپ اتنے اچھے ہیں اتنے اچھے ہیں کہ میرا دل کرتا ہے میں ا۔ آپ کو
۔۔۔ منال پھر رکی تھی

ہاں میں آپ کو؟؟ سعد نے دلچسپی سے کہا

میں آپ کو۔۔۔ منال نے پھر لفظ ادا کیا

ہاں تُم مجھے ؟؟؟ سعد نے پھر کہا

میں آپ کو کاٹ کر کتوں کے آگے ڈال دوں ! ! منال غصے سے کہتی سعد کی نرم گرفت محسوس کیے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑواتی کمرے سے باہر بھاگی تھی ! !

جب کے سعد جو سب سے انجان بے ساختہ اس کے ہاتھ پر نرم گرفت کر چکا تھا اس کا اچانک بھاگنے پر وہ ہوش کے دنیا میں ایا تھا ! !

منال تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولتی بھاگ چکی تھی ! ! سعد بھی فوراً کمرے سے باہر نکلا

ہے رکو منال ! سعد نے چیخ کر کہا

اپ کہتی ہے میری جوتی تمہیں ! ! منال چیختی لمحے میں اس کی نظروں سے غائب ہو چکی تھی ! !

جب کے سعد نے اپنا کب سے ضبط کیا قہقہ ازاد کیا تھا اس کا دل فریب خوبصورت قہقہ ادھر گونجا تھا!! اسے منال کو تنگ کرنے میں بہت مزہ اتا تھا!! پھر منال کے چہرے کی وہ اڑی ہوئی ہوائیاں پھر اس کے دل کی تیز ہوتی دھڑکنیں یاد کرتے سعد ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا!!

----------پتہ نہیں مجھے کیوں لیکن فیلنگ ارہی ہے کہ کوئی مجھے بہت گھور گھور کر دیکھ رہا ہے یار!! عمر اس انجان شخص کی نظروں سے پریشان ہو کر میر کے برابر میں بیٹھتا بولا

بھائی اپ ماشاءاللہ لگ ہی اتنے پیارے رہیں ہیں اس لیے سب اپ کو دیکھ رہے ہوں گے!! ابرش مسکرا کر بولی

بھابھی یہ نظریں کچھ الگ ہیں پتہ نہیں کیوں لیکن بہت چب رہی ہے مجھے یہ نظر!! عمر مسلسل ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اسے دیکھنے والے شخص کا معلوم ہو سکے لیکن ناکام ٹھہر رہا تھا کیونکہ ہول میں بہت سارے لوگ تھے کسی ایک کو ڈھونڈنا ممکن تھا!!

تیرا وہم ہو گا عمر!! میرا سے سمجھاتے ہوئے بولا

کب سے وہم سمجھ کے ٹل رہا ہوں یار اب نہیں لگتا وہم ہے!! عمر سنجیدہ تھا جب سب سے بڑے سٹیج پر رسم کرنے کے لیے ائے عمر بات کو اگنور کرتا اب اپنا دماغ کہیں اور لگانے کی کوشش کرنے لگا اس لیے وہ سٹیج سے اترتا نیچے ایا!!

جب اس کی نظر میرب پر پڑی جو بیلا کے ساتھ کھیل رہی تھی عمر کچھ لمحے اسے دیکھتے رہا وہ بیلا کے ساتھ کھیلتی بالکل بچی ہی معلوم ہو رہی تھی!! وہ کھل کر مسکرائی تھی جب بے ساختہ عمر کے لبوں پر مسکراہٹ ائی چھ سال بعد کسی لڑکی کو دیکھنے کا دل مل ملا رہا تھا!! ورنہ عمر کو کسی چیز کی کمی نہیں تھی پھر بھی اس نے کبھی کسی کو انکھ اٹھا کر نہیں دیکھا لیکن پتہ نہیں کیوں اج نظر میرا پر ٹھہرنے کا سبب بن رہی تھی!!

عمر چلتا ہوا ان دونوں کے نزدیک گیا!!

دوست!! بیلا نے عمر کو دیکھتے چہک کر کہا

جب عمر نے مسکرا کر اسے گود میں اٹھایا جبکہ میرب بھی اب عمر کی جانب متوجہ تھی

!! عمر بھی ہمیشہ کی طرح بہت پیار الگ رہا تھا

اپ کو دکھ نہیں رہا میں بیلا کے ساتھ کھیل رہی ہوں !! بیلا کو عمر کی گود میں دیکھ میرب منہ بناتے بولے

تم بچی تو نہیں ہو !! اپنے جتنے بچوں کے ساتھ کھیلو نا !! عمر ایبرو اٹھائے بولا

اپ کو دکھتا نہیں ہیں میں کتنی چھوٹی ہوں بس بیلا سے ایک دو سال ہی بڑی ہونگی !! میرب ادا سے بولی جب عمر کی آنکھیں حیرت سے پھیلی یعنی وہ 18 سال کی لڑکی خود کو پانچ سال کا بتا رہی تھی !!

اتنا لمبا لمبا مت چھوڑو کے میں کیچ نا کر سکوں !! عمر اُسے دیکھ بولا

جب میرب نے منہ بنایا؛!

چلیں تین چار سال کر لیں ! ! میرب نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تھا

ابھی مزید بات ہوتی جب زہرام اُن کے پاس ایا

چل یار جوتا چھپائی ہو رہی ہے جلدی ! ! زہرام نے عمر کا ہاتھ تھاما کے اُسے کھینچتا ہوا اسٹیج پر ایا

! ! جبکہ میرب بھی فوراً اسٹیج پر بھاگی تھی

سب رکے ہم لڑکے والے ہیں ہم بتائیں گے کتنا نیک دینا ہے ! ! زہرا میر کے پیچھے کھڑا ہوتا حکمیہ لہجے میں بولا

! ! ساری لڑکیاں نیچے بیٹھی تھی جب کہ سارے لڑکے کھڑے تھے

لیکن بھائی ہمیں تو منہ مانگی رقم چاہیے ! ! روحانے اُسے دیکھ کہا

ہم اپنی مرضی سے رقم ڈیسائڈ کریں گے ! ! منہاز ہرام کو دیکھ بولی

اور ساتھ اُنہیں نے جوتا اتارنا چاہا

نہیں نہیں جوتا نہیں اتارو ایسے ہی نیک پر ڈیل کر لیتے ہیں ! ! عمر نے روکتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے ہمیں اس پہ بھی کوئی ایشو نہیں ہے پھر بتائیں ! ! روحا نے کندھے اچکائے ! ! سب اک ساتھ سٹیج پر جما تھے

کیا ڈیمانڈ ہے اپ لوگوں کی ؟؟ مائم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہماری ڈیمانڈ زیادہ نہیں بس 25 لاکھ ہے ! ! امنہ ریلیکس انداز میں بولی

کیا 25 لاکھ ؟ یہ جوتے کے پیسے مانگ رہی ہو یا پھر پورے جوتے کے شوروم کے ! ! بہرام اُسے دیکھ بولا

بھئی ہم نے تو 25 لاکھ ہی لینے ہیں ! منال نے بھی فیصلہ پیش کیا تھا

صحیح ہے منال تم بھی لڑکیوں والوں کی طرف ہو گئی کل تک تو تم لڑکے والوں کی سائیڈ تھی بھائی بھائی ! ! زھرام خفگی سے بولا

اب لڑکے اور لڑکی والے بٹ گئے ہیں تو میں لڑکی والوں کی طرف ہوئی نا ! منال نے کندھے اُچکائے

اچھاناآپ کی اور نہ ہماری 10 لاکھ میں ڈیل ڈن کریں!! عمر آگے اتا بولا

میر ابرش مسکرا کر ان لوگوں کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے

کیا بھائی ۱۰ لاکھ؟ آپ لوگوں کو لگتا ہے ہم لوگ 10 لاکھ میں نپٹنے والی لڑکیاں ہیں برینڈ ہے ہم لوگ برینڈ 25 لاکھ سے ایک روپیہ کم نہیں ہوگا! منہا تیزی سے نفی میں سر ہلاتی بولی

ہم بھی 25 لاکھ نہیں دیں گے کم کریں!! سعد نفی میں سر ہلاتا بولا

کیوں نہیں دوگے؟ جوتا چھپائی ہے ہمیں تو چاہیے!! منال سعد کو گھورتی ہوئی بولی

سر 10 لاکھ دے کر معاملہ فارغ کریں اس سے ایک روپیہ زیادہ نہیں دینا آپ نے!! سعد منال کو گھورتا پھر میر سے مخاطب ہوا

ہم نے 10 لاکھ کو ہاتھ بھی نہیں لگانا پورے 25 لاکھ دیں گے تو ہم لوگ لیں گے ورنہ ہم نے یہاں سے نہیں اٹھنا اور جوتا بھی ہمارے پاس ہی ہونا ہے!! وہ لوگ بھی کوئی عام لڑکیاں نہیں تھی

چلو بچو دے دو بچیوں کو! صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

نہیں ماما!! 10 لاکھ سے ایک روپیہ ہم لوگ زیادہ نہیں دیں گے!! عمر نے نفل میں سر ہلاتے کہا

تو اپ لوگ چاہتے ہیں اج رات ہم لوگ یہیں بیٹھے رہیں؟؟ اور رخصتی نہ کرنے دیں؟؟ منہا نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

یہ کوئی ڈیل میں نہیں تھا کہ رخصتی نہیں ہو گی رخصتی تو ہر حال میں ہوں گی لڑکے والے ائے ہیں برات تو لے کر جائیں گے!! زہرام اُسے دیکھ بولا

اگر لڑکے والے اپنی جیب ہلکی نہیں کر سکتے تو ہم بھی اپنی لڑکی انہیں نہیں لے جانے دیں گے یہ رخصتی نہیں ہوں گی اگر 25 لاکھ سے ایک روپیہ بھی کم ملا تو!! وہ سب لوگ ایک ہی بات پر اڑی تھی

جب کے منہا کی بات پر میر ابرش نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

رخصتی تو ہو گی!! لڑکے اک ساتھ بولے

ہم بھی دیکھتے ہیں رخصتی کیسے ہوتی ہے!! لڑکیاں بھی پور آواز بولی

لاکھ کی تو مانگ رہے ہیں دے دو نا بچوں !؛ سائمہ بیگم نے بات 25

سنبھالنا چاہی

نہیں مما ہم لوگ ان لوگوں کو نہیں دیں گے !! لڑکے والے اب بھی ضد

پر لڑے تھے

ٹھیک ہے تو پھر رخصتی بھی نہیں ہو گی چلیں بھابھی کو کمرے میں لے کر

چلتے ہیں !! لڑکیاں بھی فیصلہ سناتی کھڑے ہونے لگی

!! جب میر نے اُن کے ہاتھ پر پانچ ہزار کی نوٹوں کی بڑی دو گڈیاں رکھی

جب ماحول میں خوب ہوٹنگ ہوئی

لاکھ ہیں !! میر نے اُنہیں دیکھ کہا 30

جب لڑکیوں میں شیر مچایا

میر یار 10 لاکھ سے ایک روپیہ نہیں دینا تھا اوپر !! زہرام خفگی سے بولا

معاملہ رخصتی پر ارہا تھا !! میر اُسے دیکھ بولا جب ماحول میں سب کا قہقہ فضا

میں بلند ہوا

جبکہ ابرش کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ ائی تھی

!!خیر سب نے باری باری اکر اپنی اپنی تصویریں بنوائی

!!جب رخصتی کا شور مچا

!!سب کھڑے ہوئے تھے

میر نے اپنا ہاتھ ابرش کے اگے کیا جب ابرش نے مسکرا کر اپنا ہاتھ میر کی ہتھیلی پر رکھا

جب سب اسٹیج سے نیچے اترے!!اج کئی لڑکیوں کے دل ٹوٹے تھے

کیونکہ اج شاہ میر سکندر مکمل طور پہ ہمیشہ کے لیے ابرش سکندر کا ہو چکا تھا

جب کے الف ایک کونے پر کھڑی اسٹیج کے تمام کاروائی دیکھ رہی تھی اس کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی جسے وہ بہت مشکل سے واپس اندر پی رہی تھی دل میں عجیب تکلیف ہو رہی تھی وہ اپنے دل کو بہت سمجھا کر ائی تھی

!!لیکن اب اس کا دل اس سے دگا کر رہا تھا

جبکہ اسے فاصلے پر کھڑا ولف اس کی انکھوں میں نمی دیکھ خود بھی تکلیف سے دوچار تھا اپنی محبت کی انکھوں میں کسی اور کے لیے انسو دیکھنا کس کے لیے اسان ہوتا ہے ؟؟

بے شک محبت اگر سچی کی جائے تو مرتے دم تک رہتی ہے ! ! اور الف کی محبت تو پھر کہیں سال پرانی اور پختہ یقینی تھی ! !

جب الف سے برداشت نہ ہوا تو وہ تیزی سے ہوٹل میں بھاگی ! !

جب وولف بھی فورا اس کے پیچھے گیا تھا ! ! ایلف ہوٹل کی بیک سائیڈ پر جہاں سویمنگ پول موجود تھے وہاں جاتے بیٹھی تھی اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنا رونا کنٹرول کرنا چاہا ! !

اس کی انکھوں سے ایک کے بعد ایک انسو گر رہے تھے ! ! جب ولف اکر اس کے برابر میں بیٹھا اپنے برابر میں کسی کی اہٹ محسوس کر دے ایلف نے گردن گھمائے ولف کو دیکھا جو نظر جھکا چکا تھا ! !

الف نے فورا اپنے انسو صاف کیے ! !

تم رو رہی ہو. ؟ جانتے بوجھتے پتہ نہیں کیوں لیکن ولف نے یہ سوال کیا تھا

ن۔ نہیں ! ! الف نے بھرائی اواز میں کہا

میں نے تمہیں کبھی روتا ہوا نہیں دیکھا ! ! وولف کی نظر مسلسل نیچے تھی

کچھ چیزیں ہوتی ہیں زندگی میں جن کے اگے ہار مان کر رونا پڑتا ہے ! ! ایلف

اذیت سے مسکرائی تھی

زندگی کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے ! ! وولف اُسے دیکھ بولا

وہ کیوں نہیں ہوتا جو ہم چاہتے ہیں ؟ ؟ ایلف نے سوالیہ نظروں سے اسے

دیکھا تھا

کیونکہ زندگی کو چلانے والا اللہ تعالی ہے اللہ تعالی وہ نہیں کرتا جو ہم چاہتے

ہیں اللہ تعالی وہ کرتا ہے جو سب کے لیے بہتر ہوتا ہے میر سر ابرش میم کے

ہیں اب سے نہیں بچپن سے ان کا نکاح ہوا ہے ابرش میم سر سے بہت

محبت کرتی ہیں تو وہ انہیں میسر ہوئے ہیں مانا تمہاری محبت جھوٹی نہیں ہے

الف لیکن ابرش میم سے زیادہ قیمتی بھی نہیں ہے وہ ان کی منکوحہ تھی اور

میر سر اور ابرش میم ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے تم ان کی زندگی میں کسی بیچ کی کاٹے کی طرح نہیں اسکتی تھی الف جو اللہ تعالی نے چاہا وہی ہو گا اور وہی ہوتا رہا ہے ! ! وولف نے نرمی سے کہا جب کہ الف غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی

یعنی میری محبت قیمتی نہیں تھی ؟ ؟ ایلف کو دکھ ہوا تھا

محبت قیمتی تب ہوتی ہے جب دونوں طرف سے محبت کی جائے تم نے یک طرفہ محبت کی تھے ایلف کیونکہ میر سر تو ہمیشہ سے ابرش میم تھے ! !

میں خوش ہوں بہت خوش ہوں ! ! ! میں اپنے دل کو سمجھا کر آئی تھی کہ میر سر میرے کبھی نہیں ہو سکتے ! ! بہت سمجھا کر لائی تھی دل کو لیکن میر سر کو دیکھتے ہی وہ مجھ سے دگا کر گیا ! !

ایلف کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا

اور ولف کو اس کی باتیں اور اس کے انسو تکلیف دے رہے تھے وہ چاہتا تھا الف اس سے بھی محبت کرے جس قدر وہ اُس سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے

ولف خاموش محبت کرنے کا ادھی تھا اس نے کبھی بھی اسے احساس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے جبکہ اگر اس کے دل کا حال کوئی سنتا تو پہلی بار میں دل ہار جاتا !!

الف تم ہمیشہ سے جانتی تھی کہ سر کو یہ ساری چیزیں نہیں پسند پھر بھی تم نے ان سے محبت کی چلو محبت ہو بھی گئی تھی تو اسی وقت اس پہ بیڑیاں لگا لیتی تم نے اسے بڑھنے دیا اور اج وہ اتنی بڑھ گئی ہے کہ تمہیں تکلیف دے رہی ہے ! ولف بکھرے لہجے میں بولا

وہ محبت کے لائق ہیں تو محبت ہی کروں گی نہ وولف تم کیسی باتیں کر رہے ہو..؟؟ میں بھی لڑکی ہوں میرے پاس بھی دل ہے جو دھڑکتا ہے صرف ایک شخص کے لیے انہی کے لیے جن کی شادی کسی اور سے ہو رہی ہے میں نے اس جگہ ہمیشہ خود کو تصور کیا تھا حالانکہ میں یہ جانتی تھی کہ ممکن نہیں لیکن پھر بھی میں نے اس جگہ کو ہمیشہ خود کو تصور کیا تھا یہ سوچ کر کیا پتہ !! کوئی کرشمہ ہو جائے اور مجھے وہ جگہ مل جائے

ایلف روتے ہوئے بولی

!!ولف نے انکھیں میچیں تھیں

زندگی میں سب کچھ نہیں ملتا الف کچھ چیزوں کے اگے ہر مان کر گھٹنے ٹیکنے پڑتے ہیں!!ولف سامنے نظر جمائے بولا

کاش!!کاش ہم جو کہتے ہیں وہ پورا ہو جاتا!ایلف اپنے انسو صاف کرتی بولی

وولف نے اذیت سے آنکھیں میچی

تم بھول کیوں نہیں جاتی اور سر کی خوشی میں خوش ہو کر شریک کیوں نہیں ہو جاتی اج ان کے لیے بہت بڑا دن ہے؟؟ولف اسے ایک سوالیہ نظروں سے بولا

تم یہ سب اتنی اسانی سے اس لیے کہہ رہے ہو کیونکہ تمہیں کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئی جب تمہیں کسی سے محبت ہو گی اور اس کی شادی تمہاری

انکھوں کے سامنے کسی اور سے ہو رہی ہو گی تب پوچھوں گی تم سے !الف

!!اسے دیکھ انسو صاف کرتی بولی

جبکہ اس کی بات پر ولف کے دل میں ایک درد کی لہر دوڑی تھی اس نے دو منٹ کے لیے تصور کیا کہ ایلف کی کسی اور سے شادی ہو رہی تھی اس کا دل اچانک دھڑکنا بند ہوا تھا اس نے گہرے گہرے سانس بھر کر تڑپ کر الف کو دیکھا وہ واقعی سچ کہہ رہی تھی اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ تصور کرنا بھی اسان نہیں تھا ولف نے بے ساختہ اپنے دل والے مقام پہ ہاتھ رکھ گہرا

!!سانس لے کر خود کو نارمل کرنا چاہا

تمہیں نہیں لگتا میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی؟ ولف نے بے ساختہ پوچھا جب کہ اس کی بات پر الیف نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا

تمہیں بھی کسی سے محبت ہوئی تھی؟؟ الف نے اپنے انسو صاف کرتے پوچھا

ہوئی تھی نہیں ابھی بھی بے تحاشہ ہے میں اسے ٹوٹ کر چاہتا ہوں ! !

ولف اس کی انکھوں میں دیکھ بولا

کون ہے وہ پھر وہ تمہیں ملی کیا وہ تم سے محبت کرتی ہے یا تمہارا پیار بھی میری طرح ایک طرفہ تھا؟؟ ایلف نے اک ساتھ کئی سوال کیے تھے

میرا پیار بھی ایک طرفہ تھا وہ کسی اور سے محبت کرتی ہیں ! ! ولف نے اذیت سے بتایا

سن کر بہت برا لگا ! ! الف کو بھی برا لگا تھا

کیا کرنا چاہیے مجھے اس سچویشن میں کیا اسے بھول جانا چاہیے یا اسے پانے کے لیے ہر مراحل سے لڑ جانا چاہیے ؟؟ وولف نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

اگر تم اسے جنون کی حد تک محبت کرتے ہو تو تمہیں سب کچھ کرنے پر محبت مجبور کرے گی کیوں چھوڑنا ہے اپنی محبت کو کسی اور کے لیے لڑ جاؤ

حالاتوں سے اور پالوا سے میں نہیں چاہتی مزید ایک طرفہ محبت ناکام ہو!!

الف دھیما سا مسکرا کر بولی

کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟؟وولف نے تنقید کی

ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں!! محبت کی ہے تو اسے پاؤ کیونکہ تم مرد ہو تم کچھ بھی کر سکتے ہو وولف تم کمزور نہیں ہو تم اپنی محبت کو پا سکتے ہو یہ تو لڑکیاں ہوتی ہیں جو اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھ منہ پر کفل لگا کر خاموشی سے تکلیف برداشت کرتی ہیں کیونکہ کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا ان کے پاس

معاشرے میں طاقت ہی مردوں کو دی گئی ہے وہ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں تم بھی تو مرد ہو نا!! تو جاؤ اور اپنی محبت کو پوری کرو!! ایلف اُسے دیکھ بولی وہ نہیں چاہتی تھی مزید یکطرفہ محبت اگے بڑھے!! اس بات سے انجان کہ !! ولف جس سے محبت کرتا ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ وہ خود تھی

ٹھیک ہے فلحال چلور خصتی ہونے والی ہے!! وولف مسکرا کر کھڑا ہوا تھا

جب ایلف بھی اپنے انسو صاف کرتی کھڑی ہوئی وہ دونوں ہوٹل سے نکلتے
!! واپس وینیو پر ائے تھے

رخصتی کی تیاریاں ہو رہی تھیں ابرش کے سر پر قران شریف عمر نے رکھا
تھا!! وہ بھی تو اس کے بھائیوں کی طرح تھا

ابرش کو پھولوں سے سجا صحرا پہنایا گیا!! لال دوپٹے جیسے شال اس کے گرد
!! پھیلائی گئ

!! تھوڑا سا آگے بڑھتے اب سب ابرش سے اکر مل رہے تھے

امنہ بیگم کی انکھوں میں تیزی سے نمی جمع ہو رہی تھی!! وہ فورا اگے اتی ہے
برش کے گلے لیکن تھی حالانکہ وہ بس ایک کمرے سے دوسرے کمرے
میں جا رہی تھی لیکن اب وہ مکمل طور پر شاہ میر سکندر کی ملکیت ہو چکی
!! تھی

!! یہ جذبات یقینی تھے ابرش کی انکھوں سے بھی انسو گر رہے تھے

احسن صاحب نے ابرش کو اپنے گلے سے لگایا تھا!! احسن صاحب کے گلے
!! سے لگتے ہی ابرش کے انسو میں روانگی ہوئی تھی
احسن صاحب نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اس کی پیشانی کے اوپر پھولوں پر
!! لب رکھے
روحا کی آنکھوں میں بھی موٹے موٹے انسوں تھے وہ اکر ابرش سے ملی پتہ
!! نہیں کیوں لیکن سب کو رونا ارہا تھا
!! جب کہ سارے لڑکے ایک طرف کھڑے تھے
گھر والوں کے بعد منہا اتی ابرش کے کلے لگی ماحول کو کافی ایمو شنل ہوتے
دیکھ اُسے شرارت سجی
!! اس نے اپنا چہرہ ابرش کے کان کے قریب جھکایا
بیسٹ آف لک فور یور ویڈ نگ نائیٹ "منہا شرارت سے بے باکی سے "
بولی جب ابرش کے کانوں سے دھوئیں نکلنا شروع ہوئے انسوں لمحے میں
!! بھولے گئے تھے جبکہ چہرہ سرخ پڑا تھا

!!منہا معائنے خیزی سے ابرش کو دیکھتی پیچھے ہوئی

!!سب اکر ابرش سے ملے!!جب عمر نے اُس کے سر پر قران شریف رکھا

!!اور ساتھ ساتھ سب آگے چلنے لگا ابرش کا ہاتھ میر کے ہاتھ میں تھا

وینو سے باہر نکلتے زہرام نے فورا اگے اتے گاڑی کا فرنٹ سیٹ دروازہ کھولا

میر۔نے نرمی سے اُسے بٹھایا

گھر جا کر تو کمرے میں نہیں جائے گا پہلے ہم لوگوں کو ٹیرس پہ ملے گا!!

زہرام اور عمر نے اکر میر کے کان میں سرگوشی کی

!!اچھا!!میر نے اتنا کہتے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

دوسرے سائیڈ سے اکر صائمہ بیگم نے نرمی سے ابرش کا صحرا کھولا تھا!!

!!جو اس سے کہیں زیادہ وزن کا بھاری لگ رہا تھا

!!جب کے دوپٹہ نما شال اس کے سر پر اور گرد لپٹی ہوئی تھی

میر نے گاڑی سٹارٹ کی تھی!!پیچھے سب بھی اپنی اپنی گاڑیوں میں

!!پرجمان ہو رہے تھے

میر!!ابرش نے میر کو پکارا تھا جو سامنے دیکھ رہا تھا

ہاں!!میر نے اُسے دیکھا تھا

ویسے تو میں جانتی ہوں کہ اپ کا پیار میرے لیے کبھی کم نہیں ہو گا لیکن سب لوگ کہتے ہیں کہ شادی کے بعد پیار کم ہو جاتا ہے تو کیا اپ بھی مجھے پیار کرنا کم کریں گے!!ابرش نے اپنے دل میں موجود ڈر کو بالا خر میر کے سامنے رکھا

ابرش پیار کے لیے ایفرڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر ایفرڈ دونوں طرف سے ہو تو پیار کبھی کم نہیں ہوتا تم مجھ سے جتنی محبت کرتی ہو اس سے کہیں زیادہ میں تم سے کرتا ہوں!!ایفرڈ کا مطلب محض ایک ہے محبت کرنا اور بہت محبت کرنا!!میر اُسے دیکھ دھیما سا مسکرا کر بولا جب ابرش کے لبوں پر بھی گہری مسکراہٹ نے جگہ لی

اتنی پیاری باتیں کیسے اتی ہیں اپ کو؟؟ابرش نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

اب اتنی پیاری بیوی مل گئی ہے تو پیاری باتیں ہی آئیگی نا یار ! ! میر ہولے سے ہنستا ہوا بولا

اگر کبھی لائف میں اپ کا پیار تھوڑا سا بھی کم ہوا تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گی میر ! ! ابرش اُداسی سے بولی

میر نے اُس کے چہرے کو بغور دیکھا میر سمجھ رہا تھا وہ ڈر رہی ہے وہ افواؤں سے جو شادی کے بارے میں پھیلی ہوئی ہیں فلاں فلاں شادی کے بعد پیار ختم ہو جاتا ہے شادی سے پہلے ہی بس پیار ہوتا ہے وہ سب اس کے دماغ میں گھوم رہا تھا ! !

جس دن میرا پیار کم پاؤ گی اپنے ہاتھوں سے گولی مار دینا ! میر اُسے دیکھ پر سکون انداز میں بولا

اللہ نہ کرے ! ! میں کیسے رہوں گی اپ کے بغیر اور اپ کہہ رہے ہیں کہ میں خود اپ کو گولی مار دوں ! ! ابرش میر کو دیکھ خفگی سے بولی

جانتا ہوں تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے!! بہت سے رشتوں میں ایسا ہوتا ہے پیار کم ہو جاتا ہے پتہ ہے کیوں کیونکہ کسی ایک طرف سے ایفرٹس کم ہو جاتی ہیں یعنی پیار کم ہو جاتا ہے تو دوسرا بھی پھر کب تک ایفرٹ کرے گا؟؟اسی طرح اہستہ اہستہ ان کے بیچ کا پیار ختم ہونے لگتا ہے لیکن ہم لوگ کوئی نارمل کپل نہیں ہے ایرش جتنی مشکلات ہم نے اس رشتے کو مکمل ہوتے دیکھی ہیں اس کے بعد ہمارا پیار کم ہو اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا!!! میر اُسے دیکھ نرمی سے بولا وہ برش کے دل کا حال سمجھ سکتا تھا وہ جانتا تھا ابرش اس سے حد سے زیادہ محبت کرنے لگی ہے وہ اس کی تھوڑی سی بھی بے رخی اور پیار کا کم ہونا برداشت نہیں کر پائی گی!! لیکن یہ بات صرف میر جانتا تھا وہ کس قدر ٹوٹ کر ابرش کو چاہنے لگا ہے وہ اسے ایک لمحے خود سے دور نہ ہونے دیتا پیار کم ہونے والی بات تو پھر بہت دور تھی!!!

اچھا تمہیں اب بھی شک ہے تو کوئی بات نہیں!! اج رات میں تمہیں یقین دلاونگا کے میں تُم سے کتنی محبت کرتا ہوں!! میر اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں بولا جب کے اُس کی بات کا مطلب سمجھتے ابرش کو لگا وہ بے ہوش ہو جائیگی

ابرش نے بے ساختہ اپنا رخ کھڑکی کی جانب موڑتے اپنا سرخ چہرا چھپانا چاہا

اچھا ہوا؟؟ اسے رخ بدلتا دیکھ میر اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

ک۔ کچھ نہیں!! ابرش بنا اپنا رخ میر کی جانب موڑے بمشکل بولی وہ اپنا سرخ چہرہ میرے کو نہیں دکھانا چاہتی تھی

اچھا ادھر تو دیکھو پھر!! میر اسے دیکھ بولا راستہ کافی لمبا تھا اس لیے ابھی ادھار استہ ہی طے ہوا تھا

ن۔ نہیں!! ابرش نے نفی میں سر ہلایا

تم شرما رہی ہو؟؟ صرف ایک بات سے؟ میر مصنوعی حیرانگی سے بولا

ن۔ نہیں!! میں کیوں شرماؤں گی میر!! ابرش نے خود پر قابو پاتے اب میر کو دیکھا تھا

ہاں نا میں یہی کہوں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر شرماؤں گی پھر رات میں کیا حال ہوگا!!میر بے باکی سے بولا جب ابرش کو لگا وہ اپنے ہوش ابھی خود یگی!اس کے تاثرات دیکھتے میر نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دوبارہ دبائی تھی!!

اسے ابرش کے تصورات دیکھ کر بہت مزا ارہا تھا!!

ا۔آپ!!گاڑی چلائیں دیکھیں روڈ کتنا سنسان ہے!!ابرش نے اپنی بگڑتی حالت دیکھ میر کو ڈرائیونگ کی جانب متوجہ کیا

یار کر تو رہا ہوں ڈرائیو!!میر ہنوز مسکراہٹ دبائے بولا

ہاں ڈرائیو کر رہے ہیں لیکن فوکس سے کریں نا سامنے دیکھ کر کریں مجھے کیوں دیکھ رہا ہے آپ!!ابرش کسی طرح میر کی نظریں خود پر سے ہٹانا چاہتی تھی کیونکہ اسے ابھی شرم بہت ارہی تھی

اب دیکھنے پہ بھی پابندی؟؟میر نے ایبرو اٹھائے بولا

نہیں پابندی نہیں لیکن ابھی ڈرائیونگ پر فوکس کریں نا!!ابرش
معصومیت سے بولی
بھائی دیکھو بیوی میری گاڑی میری اور کہو تو سڑک بھی اپنی کر لیتا ہوں!!
میرا سے دیکھ بولا
ابھی ابرش کچھ کہتی جب کچھ اوازوں نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا تھا
ہائے گایز!!اُن کے برابر میں اتی گاڑی سے زھرام اپنا چہرہ باہر نکالتا چیخ کر
بولا میرا برش نے ایک سات گردن گھمائے دائے جانب دیکھا تھا جہاں
!!اس بڑی گاڑی میں ینگ پارٹی بیٹھی تھی جبکہ عمر ڈرائیو کر رہا تھا
اندر بیٹھ جاٹک کر!!اسے شیشے سے باہر نکلتے دیکھ میر نے اسے ڈپٹا کیونکہ وہ
چلتی گاڑی میں یہ حرکتیں کر رہا تھا
چل ٹھیک ہے پھر ٹیرس پر ملتے ہیں!!پیچھے سے عمر نے ہونک لگائی اور پھر
گاڑی کی اسپیڈ ہلکی کی جس سے میر کی گاڑی اگے نکلی اور ان کی گاڑی پیچھے
!!ائی

ابرش بے ساختہ ہنسی تھی

جب میرے نے چہرہ گھمایا اسے دیکھا وہ ہنستے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی اسے مسکراتا دیکھ میر کے لبوں پر بھی ایک مسکراہٹ ائی تھی

ایسے ہی ہنستی رہا کرو پیاری لگتی ہو!! میر نے بے اختیار کہا تھا جب ابرش کے چہرے پر گلال بکھرے اُس نے شرملی سی مسکراہٹ کے ساتھ میر کو دیکھا

اپ بہت لکی ہیں میر جو اپ کو زہرام اور عمر بھائی جیسے دوست ملے!! ورنہ اج کل ایسے دوست کہاں ہوتا ہے!! ہر سچویشن میں ہسانا جانتے ہیں!! ہر سچویشن میں ساتھ کھڑا رہنا جانتے ہیں!! ایسے دوست صرف خوابوں میں ہی سوچے جا سکتے ہیں!! ابرش مسکرا کر بولی اسے واقع ہی بہت فخر ہوتا تھا ان لوگوں کی دوستی پر

ابرش کی بات پر میر بھی مسکرایا تھا!! ان لوگوں کی دوستی کی طرح نا اج !!!تک دنیا میں کوئی دوستی ہوئی تھی اور نہ ہونی تھی

خیر مزید 20 منٹ کے بعد گاڑیاں سکندر ہاؤس کے اگے رکی تھی جاتے وقت صائمہ بیگم روم ڈیکوریٹر کو میر کا کمرہ پوری طرح سجانے کے لیے کہہ کر گئی تھی جو کپ کا ڈن ہو چکا تھا وہ صائمہ کو کال کر کے بتا چکا تھا!!

گارڈ نے اتے فوراً میر کی طرف کا دروازہ کھولا میر باہر نکلا تھا!!

پھر ابرش کی جانب کا دروازا کھولتے اپنا ہاتھ اُس کے آگے کیا جب ابرش نے ہمیشہ کی طرح مسکرا کر اپنی نازک ہتھیلی میر کے ہاتھ پر رکھی!!

پھر نرمی سے باہر ائی!! اسی طرح لائن سے پیچھے ساری گاڑیاں رک رہی تھی!!

سب اندر داخل ہوئے تھے!! گھر پوری طرح دوبارہ ملازموں نے صاف کر دیا تھا!! جو مہمانوں کی وجہ سے ادھر ادھر سارا سامان پھیلا ہوا تھا!!

سب صوفے پر بیٹھے کیونکہ دو تین اور رسمیں تھی جو یہاں پر ہونی تھی کچھ ہی دیر میں رسموں سے فارغ ہو کر منہا اور امنہ نے ابرش کو کھڑا کیا تھا!!

پھر اسے لیے کمرے کی اور بڑھی تھی ! ! جب کے میر پہلے ہی اپنی شیر وانی
! ! کی شال اور سر پر پہنا کلا اتار چکا تھا
ابھی میر کچھ کہتا جب فون پر میسج کے رنگ ائی میر نے فون نکالتے اپنے
! ! سامنے کیا
جلدی اجا ٹیرس پر ہم انتظار کر رہے ہیں ! ! زھرام کا میسیج تھا
میں نہیں ارہا دفاہو ! ! میر نے لکھ کر بھیجا
بدل گیا دیکھ بدل گیا سالا ! ! جلدی آاوپر ! ! ورنہ اگر ہم خود لینے ائے نا تو
پوری رات تجھے نیچے نہیں جانے دیں گے ! ! زہرام نے دھمکی لگائی اس
بات سے انجان کے میر کے اوپر کوئی دھمکی کام نہیں کرنے والے
جو کرنا ہے کر لے میں نہیں ارہا ! ! میر نے میسیج لکھ کر بھیجا
! ! دھمکی سے کام نہ چلا تو انہوں نے ایموشنل بلیک میلنگ شروع کی
بھائیو میں وائس میسج چلا رہا ہوں سارے زندگی کے جتنے بھی دکھڑے تھے
اج سنا دو سمجھو ایموشنل فلم کا سین چل رہا ہے اور اگر تم اس میں پاس نہ

ہوئے تو تم لوگ کی شادی نہیں ہو گی ! ! اپنی اواز میں وہ درد لاؤ جیسے نئے نئے محبت میں ہارے ہو ! ! زہرام پیچھے دیکھ لڑکوں کو بولا

! ! پھر وائس میسیج کھولتے بیچ میں کیا

پہلے میں شروع کروں گا ! ! زہرام نے کہتے شروع کیا

ہمیں پتہ تھا یار تُو بدل جائے گا شادی کے بعد تو ویسے بھی اچھے اچھے بدل جاتے ہیں ویسے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ہمارا میر یعنی ہماری جان کبھی بدل سکتا ہے لیکن ظاہر ہے شادی ہو گئی دوست بھلے بھاڑ میں جائے اب دوستوں سے کیا رشتہ ؟ ؟ کوئی بات نہیں یار تُو خوش رہے اپنی زندگی میں ! ! زہرام اپنی اواز میں درد لاتا بولا پھر فورا موبائل عمر کے سامنے کیا

زہرام بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میر ! ! میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تُو بھی بدل سکتا ہے لیکن وقت وقت کی بات ہوتی ہے یار کوئی بات نہیں اپنی زندگی جی لے یار ہمارا کیا ہے اج ہے اور کل نہیں ! ! عمر نے بھی اپنا پورا ہنڈریڈ پرسنٹ دیا تھا پھر موبائل بہرام کے جانب بڑھایا

ٹیرس پر صرف وہ تینوں ہی موجود تھے مائم اور سعد ادھر موجود نہیں تھے

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں یہ دونوں سر سب بدل جاتے ہیں میں سمجھتا تھا یہ

کہنے کی باتیں ہوتی ہیں لیکن نہیں سر یہ سچ باتیں تھیں ! ! اج بہت دکھ ہو

رہا ہے ! ! میں سمجھتا تھا کہ کوئی نہیں بدلتا لیکن میں غلط تھا سر ! ! بہرام نے

لہجے میں درد لانے کی کوشش کرتے اوور ایکٹنگ شروع کی تھی جب

! ! زہرام نے وائس اوور پاؤز کی

اوور ایکٹنگ سے پکا نقلی ایکٹر لگ رہے ہو ذرا صحیح سے درد لاؤ اواز میں ! !

زہرام نے اسے ڈپٹا اور پھر سے موبائل اس کے اگے کیا

سر خوش رہیں اپ ہمیشہ اپ ہمیں بھول گئے لیکن یاد رکھیے گا ہم اپ کو

کبھی نہیں بھولیں گے اپ ہمیشہ ہمارے دل میں رہیں گے سر لیکن بہت

دکھ ہو رہا ہے رونا کا دل کر رہا ہے ! ! بلکہ دل چاہ رہا ہے ڈوب کر مر جاؤں

بس سر مجھ سے نہیں بولا جا رہا ہے ! ! ! بہرام نے آواز میں دکھ لاتے کہا

یہ کیسا تھا؟؟ بولنے کے بعد بہرام زہرام کو دیکھ اک ادا سے بولا

بالکل پرفیکٹ اب اللہ کرے میر پر کام کر جائے!! زہرام نے وائس میسیج بھیجتے اُسے دیکھ کہا

دوسری جانب جہاں میر اپنی شیرنی کی استینے فولڈ کرتا احمد صاحب سے کچھ بات کر رہا تھا!! موبائل پر زھرام کی طرف سے اتا وائس میسیج دیکھ گہرا سانس بھرنے لگا۔

!! وہ جانتا تھا ان لوگوں نے کوئی چس مار ہی ہو گی

جلدی سن!! آگے سے میسیج ایا تھا ساتھ غصے والا ایموجی بھی

میر نے ملازم کو دیکھ ہاتھ اگے بڑھایا جب اُس نے فوراً لاتے بلوٹوتھ میر کے ہاتھ پر رکھا

میر نے ایک بلوٹوتھ کان میں لگایا تھا!! وہ اپنے جان سے عزیز دوستوں کی وائس ایسے سب کے بیچ نہیں سن سکتا تھا وہ جانتا تھا ان لوگوں نے کوئی نہ !! کوئی چول ماری ہو گی

میر نے وائس میسیج کھولا تھا

جبکہ میر جیسے جیسے ان لوگوں کے وائس سن رہا تھا میر ساتھ ساتھ نفی میں بھی سر ہلا رہا تھا ان لوگوں کی اواز میں الگ ہی ایکٹنگ دکھائی دے رہی تھی ؛!

دوست نہیں نمونے ہے میرے ! ! میر سلگ کر سوچتا احمد صاحب کی جانب متوجہ ہوا

بابا میں اتا ہُوں ! ! میر احمد صاحب کو دیکھ بولا جب انہوں نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا جبکہ میر اب ٹیرس کی جانب اپنا رخ لے چکا تھا

اور اوپر بیٹھے وہ تینوں شیطان جو موبائل میں ٹریس کی سیڑیوں کی فوٹیج کھولے بیٹھے تھے میر کو کیمرے میں اتا دیکھ تینوں نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا تھا ! ! اپنے مقصد میں جو وہ لوگ کامیاب ہو چکے تھے ! !

یہ کیا سستے ایکٹر بنے ہوئے ہو تم تینوں ! ! ٹریس پر پہنچتے میر ان تینوں کو دیکھ بولا

سستے نہیں جانے من ریل فیلنگ تھی اندر کا اصلی درد تھا!!زہرام میر کے پاس اتا شدت سے بولا

جب میر صوفے پر بیٹھا تھا

جلدی بولو کیا بات کرنی تھی تم لوگوں کو؟؟میر اُن تینوں کی جانب متوجہ ہوا

ایک بات بتا تُجھے کیوں جلدی ہے اتنی؟عمر نے ابرو اٹھائے استفسار کیا

کیونکہ میر ا اس وقت تُم لوگوں کی فضول بکواس سننے کا بلکل موڈ نہیں ہے!!میر نے نہایت ادب سے اُنہیں آگاہ کیا

ہاں بھائی اب ہماری باتیں تو بکواس لیگنگی!!بہرام خفگی سے بولا

میر کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ لوگ اس سے چاہتے کیا ہیں؟

بلایا کیوں ہے بتاؤ گے؟؟میر صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتا بولا

ضروری ہے کسی وجہ کے لیے بلائیں؟؟زہرام نے الٹا سوال کیا

یعنی ٹیٹو پاٹیاں لگانے کے لیے بلایا ہے ؟ ٹھیک ہے پھر میں جا رہا ہوں ! ! میر
، کہتا کھڑا ہوا جب زہرام نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے واپس بٹھایا
کیا ہو گیا کیوں اتنی جلد بازی کر رہا ہے نیچے جانے کی ! ! کچھ دوستوں کے
ساتھ بھی وقت گزار لے
عمر اُسے دیکھ بولا
تم لوگ چاہتے کیا ہو مجھ سے ؟ ؟ میر گہرا سانس بھرے واپس بیٹھتا بولا
زیادہ کچھ نہیں بس ہمارے ساتھ بیٹھ کر کولڈ رنک پی لے ! ! زہرام میر
کے برابر میں بیٹھتا بولا جب میر نے ان سب کو مشکوک نظروں سے دیکھا
میر جانتا تھا یہ لوگ اتنے شریف نہیں ہیں جو خاموشی سے ایسی معصومانہ
بات کریں گے
سچ سچ بکو کیا چکر ہے ؟ ؟ میر ابرو اٹھائے استفسار کرنے لگا

جان من تجھے تو ہماری ہر چیز ہی مشکوک لگتی ہے بالکل سیدھی بتا رہے ہیں ہمارے ساتھ کولڈ ڈرنک پیلے پھر چاجی لے اپنی زندگی؛! اُس کی مشکوک نظریں محسوس کرتے زھرام کندھے اُچکاتا بولا

میں تم لوگوں کو بچپن سے جانتا ہوں تو فضول معصوم بننے کی کوشش مت کرنا کیونکہ سستی ایکٹنگ صاف ٹپک رہی ہے اس لیے شاباش بتاؤ کیا چکر ہے؟؟ میر ٹانگ پر ٹنگ جمائے ان لوگوں کو دیکھ بولا

اگر ہم لوگ کوئی شرارت کریں تب پرابلم کوئی معصومانہ حرکت کریں تب پرابلم کہہ رہے ہیں نا بس کولڈ ڈرنک پی لے پھر چلا جائیو عمر خفگی سے بولا پھر ساتھ کا لڈرنک کا گلاس میر کی جانب بڑھایا جسے میر گہرا سانس لے کر تھام چکا تھا

!! ان تینوں نے بھی اب کولڈ رنگ کا گلاس تھاما تھا

چیس ! ! ان تینوں نے اپنا گلاس اگے کیا اور میر کو دیکھنے لگے تا کہ میر بھی اپنا گلاس اگے کرے جب کے میر ان لوگوں کو سرے سے اگنور کرتا گلاس اپنے لبوں سے لگا گیا ! !

ان تینوں نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ میر کو دیکھا تھا ! !

میر تُو ہمیں بھول تو نہیں جائے گا نا ! ! عمر نے ایکٹر بننے کی اخری کوشش کرتے ہوئے کہا

عمر قسم سے زہر لگ رہا ہے اس طرح کی ایکٹنگ کرتے ہوئے منہ بند کر لے ! ! میر ان کی رگ رگ سے واقف تھا جبکہ اپنی ایکٹنگ کو فیل ہوتے دیکھ وہ تینوں منہ پھلا گئے تھے ! !

خیر باتیں کرتے کرتے اُن لوگوں نے کوارڈڈرنک وغیرہ پی جب میر فورن کھڑا ہوا ! !

دیکھ دیکھ اس کو دوستوں سے دور جانے کا تو جیسے اس نے قسم کھا رکھی ہے ! ! عمر نفی میں سر ہلایا افسوس سے بولا

پورے پچیس منٹ چار سیکنڈ بیٹھ کر تم لوگوں کے ساتھ باتیں کی ہیں اب کیا پوری رات یہیں گزار دوں؟؟میر دانت پیستہ بولا

ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ تو بہت اچھا ائیڈیا ہے اجا باتیں کرتے ہوئے گزارتے ہیں پوری رات!!! وہ تینوں فورا کھڑے ہوتے بولے

تم جیسے کمینے ذلیل اور کتے میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھے!! میرا نہیں دیکھ افسوس سے بولا

اور ہم نے اج تک اتنا ہینڈسم پیارا اور عقلمند شخص اپنی زندگی میں نہیں دیکھا!! زھرام میر کو دیکھ شرارت سے بولا

اپنی گندی نظریں اپنے پاس رکھ بغیرت انسان!! اُس کی عجیب نظروں سی !!خود کی جانب دیکھ میر سلگ کر کہتا واپس مڑتا نیچے کی جانب بڑھ چکا تھا

جان من رک جاؤنا!! زھرام نے پیچھے سے ہانک لگائی

جب کے میر نیچے اترتا چلا گیا!! وہ آستینیں فولڈ کرتے نیچے ایا جب نظر ولف اور ایلف پر پڑی

اسلام علیکم سر ! !اُن دونوں نے اتے سلام کیا

وعلیکم السلام ! ! میر اُن دونوں کو دیکھ بولا وہ دونوں شادی کے دوران میر سے بس تھوڑی دیر کے لیے ہی مل پائے تھے کیونکہ مہمانوں کا انا جانا لگا ہوا تھا ہول میں ! !

سر بہت بہت مبارک ہو اپ کو شادی کی ! ! وولف میر کے گلے لگا تھا

شکریہ ! ! میر نے بھی مسکرا کر اسے سینے سے لگایا

Many many congratulations sir may Allah bless your married life !!

ایلف اپنے اندر کے چھپے درد کو چھپاتی میر کے آگے گفٹ بڑھاتی بولی

اس کی ضرورت نہیں تھی ویسے ! ! میر نے گرفت ملازم کو تھماتے کہا

اتنا سپیشل مومنٹ ہے سر ضرورت تھی ! ! ایلف مسکرا کر بولی

وولف نے ایلف کی آنکھوں میں دیکھا جو پھر سے میر کو دیکھتے رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی اس لیے وہ جلدی سے بات سنبھالتے ہوئے اگے بڑھا

پھر اپنا گفٹ میر کو تھمایا!! وہ نہیں چاہتا تھا میر کے اج اتنے سپیشل دن پر میر کا موڈ خراب ہو!!

اُن سے خوش دلی سے ملتے میر نے گفٹ ملازم کو تھمائے ولف اور ایلف گفٹ ہال میں نہیں دے پائے تھے موقع نہیں ملا تھا اس لیے وہ یہاں دے رہے تھے!!

رات کافی ہو گئی ہے اج رات یہیں رک جاؤ تم لوگ!! گھڑی میں وقت زدا ہوتا دیکھ میر انہیں دیکھ بولا ملک کے حالات ویسے ہی ان دونوں کافی خراب چل رہے تھے اس دوران اتنی رات میں جانا صحیح نہیں تھا!!

نہیں سر بس ہم لوگ جائیں گے!! وولف مسکرا کر بولا

بچوں کوئی ضرورت نہیں ہے اتنی رات میں جانے کی ویسے ہی اپ لوگوں کے گھر یہاں سے کافی دور ہیں تو اپ لوگ یہیں رک جاؤ ولیمے کے بعد چلے جانا پرسوں ولیمہ ہے!! صائمہ بیگم جو میر کے پاس ارہی تھی ان لوگوں کی باتیں سنتی پیار سے بولی!!

!!جب کہ ان کے اتنے پیار سے کہنے پر ولف اور ایلف کو یقیناماننا پڑا تھا

میر بچے اجاؤ!! صائمہ بیگم میر کو دیکھ بولی جب میر اسباب میں سر ہلاتا لاونج

!!کی جانب بڑھا تھا

مزید تھوڑے مہمانوں سے ملتے جن سے ٹھیک طریقے سے ملاقات ہال

!!میں نہیں ہوئی تھی میر اُن سے مل رہا تھا

میر بچے کمرے میں چلے جاؤ!! صائمہ بیگم نے اتے میر کو کہا جو سعد سے کچھ

بات کر رہا تھا

جی ماما!! میر اسباب میں سر ہلاتا بولا کچھ لمحے بعد سعد سے بات مکمل کرتے

!! میر اپنے کمرے کا رخ لے چکا تھا

!!ساتھ ساتھ پتہ نہیں کیوں اُسے بہت بھاری بھاری فیل ہو رہا تھا

جسے وہ مسلسل اگنور کر رہا تھا!! میر ہاتھ میں پہنی گھڑی اُتارتے اپنے کمرے

!! کی اور بڑھا تھا

دوسری جانب ساری لڑکیاں کمرے میں داخل ہوئی تھی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ واہ بھائی کمرہ تو بہت خوبصورت لگ رہا ہے ! ! منہا کمرے کو دیکھ مسکرا کر بولی

کمرے کو دیکھ ابرش کے چہرے پر بھی اک۔پیاری سی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی ! !

مبارک ہو دلہن صاحب اج سے یہ اپ کا کمرہ ہوا ! ! منہا ابرش کے پاس اتی شرارت سے بولے

شکریہ بہن صاحب ! ! ابرش ہولے سے ہنسی تھی

کیسی فیلنگ ارہی ہے ویسے ؟ ؟ ایبر واٹھائے امنہ استفسار کرنے لگی

تم لوگ بھی تو شادی شدہ ہو نا تم لوگوں نہیں پتہ کیسی فیلنگ اتی ہے ؟

ابرش الٹا سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ بولی

چلو ابرش یہ سب شادی شدہ ہیں میں تو شادی شدہ نہیں ہوں مجھے بتادو کیسے فیلنگ ارہی ہے ؟ منال اتی شرارت سے بولی

جب کہ باقی سب نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی

یاراب میں کیسے بتاؤں کہ مجھے کیسی فیلنگ آرہی ہے ؟؟اکوٹ کررہے ہو!!ابرش تھوڑی تھوڑی خفگی سے بولی

ارے ہماری پیاری بھابھی اب ہم کیا بولیں اگر بے باکی پر اتریں گے تو پھر اپ شرم سے دھورہی ہو جائیں گی اس سے اچھا ہے بہنوں ہم لوگ چلتے ہیں گیٹ پر کھڑے ہونے لڑکوں والوں سے مزید جیپ ہلکی کروا کر پھر دولہا کو اندرانے دیں گے !! منہانے یادانے پر کہا جب ان سب نے فورا باہر کی جانب دوڑ لگائی

اس دوران میر یہاں نہیں ایا تھا!! وہ شاید راستے میں تھا!! جب کے سعد جو وہی سے گزرتا کسی کام کیلئے جارہا تھا اُن لوگوں کو گیٹ پر کھڑے دیکھ اُس نے پیچھے دیکھا جہاں فاصلے پر میر اپنے موبائل پر نظر جمائے اپنے کمرے کی جانب ارہا تھا

سعد سمجھ گیا تھا اب کیا سین ہونے والا ہے ساتھ نے ایک جھٹکے سے اپنا موبائل نکال کر بوائز گروپ میں میسج کیا!!

جلدی نیچے آؤ! لڑکیاں گیٹ پر کھڑی ہے اور سامنے سے میر سر آرہے ہیں!! ہمیں گینگ کی ضرورت ہے!! سعد نے جلدی سے میسیج کیا

جب اوپر بیٹھے ان تینوں کے موبائل پر ایک ساتھ رنگ ہوئی ان تینوں نے اپنا موبائل سامنے کیا تھا!!

سعد کا میسیج!! کہتے ہوئے بہرام نے بلند اواز میں پڑھا

اونو مطلب مزید پیسہ چاہیے انہیں!! ٹیم لڑکوں والوں کو جلدی نیچے پہنچنا ہوگا چلو بھائیو!! زہرام کہتا کھڑا ہوا جب اُن تینوں نے اک ساتھ نیچے دوڑ لگائی

میر ابھی دروازے کی جانب پہنچتا جب وہ لوگ ٹیرس کی دوسری جانب سے شارٹ کٹ لیتے بھاگتے ہوئے میر کے سامنے ائے تھے!!

میر!! وہ چیخے جب میر نے جھٹکے سے اوپر دیکھا

اب کیا ہوا؟؟ میر نے ابرو اٹھائے کہا

لڑکی والے دروازے پر کھڑے ہیں!! عمر نے آگاہ کیا جب میر نے تھوڑا چہرہ نکالے اپنے کمرے کی دروازے کی اور دیکھا جہاں ساری لڑکیاں کھڑی تھی

کیوں کھڑی ہیں؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

میرے پیارے ہینڈسم بھائی پیسے ہڑپنے کے لیے!! لیکن ہمیں انہیں پھوٹی کوڑی نہیں دینی کیونکہ ہم لوگ جوتا چھپائے میں ایک بہت بڑی اماؤنٹ دے چکے ہیں!! زہرام نے میر کو سمجھایا

پھر وہ سب آگے بڑھے

دروازہ خالی کرو چلو شاباش!! زھرام نے آگے اتے کہا

پہلے دولہا والے اپنی جیب خالی کریں پھر!! منہا ادا سے بولی

ایک روپیہ نہیں دیں گے ہم آپ وگوں کو وہ جو 30 لاکھ دیئے تھے وہ کہا گیے؟؟ عمر اُنہیں دیکھ بولا

وہ یہ رہے ! ! میرب نے ہاتھ میں پکڑی نوٹوں کی گڈی سامنے کرتے مسکرا کر کہا

تو اسی سے کام چلائیں ناہٹے سامنے سے ! ! بہرام اُنہیں دیکھ بولا

وہ جو تا چھپائی کے تھے اب یہاں پر گیٹ رکائے کے ہیں ! ! امنہ بہرام کو دیکھ بولی ابھی وہ لوگ مزید کچھ بحث کرتے جب صائمہ بیگم اُدھر پہنچی صائمہ بیگم ایک ملازمہ کے ساتھ چلتی ہوں ائی تھی ان کے پیچھے ایک ملازمہ تھی جس کے ہاتھ میں کئی شینل کے باکس کے ڈبے تھے ! !

جب کے اُنہیں دیکھ سب خاموش ہوئے تھے

گیٹ رکائی پر بہنوں کو دینا ضروری ہوتا ہے میں نے سب بچیوں کے لیے سونے کی چین بنوائی ہے جوان کی گیٹ رکائی کا نیک ہو گا ! ! صائمہ بیگم مسکرا کر ملازمہ کے ہاتھ سے ایک ایک چین کا باکس تھامتی ساری لڑکیوں کو تھما رہی تھی ! !

اس کی ضرورت نہیں ہے ہم تو بس مذاق کر رہے تھے ! ! وہ لوگ دھیمی
آواز میں بولی
بچو ایسے نہیں کرتے چلو شاباش جلدی جلدی لو اپ لوگوں کا حق ہے یہ ! !
صائمہ بیگم نے مسکرا کر اُنہیں تھمائی
جبکہ لڑکے والے میر کو چھوڑ کر باقی سب لڑکیوں کو گھور رہے تھے ! !
! ! کیونکہ اس بار بھی جیت لڑکیوں کی ہی ہوئی تھی
شکریہ ! ! نیک ملنے کے بعد وہ لوگ دروازے سے ہٹے تھے
اب جاؤں میں ؟ ؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا
جی بھائی جائے ! ! وہ سب مسکرا کر بولی
چلیں گڈ نائٹ ! ! لڑکیاں کہتی اب اپنے اپنے کمروں کا رخ لے چکی تھی
گڈ نائٹ جانے من ! ! زہرام میر کے کان میں سرگوشی کرتا بولا پھر باکی
سب بھی اب اپنے کمرے کی اور بڑھے تھے

جب کے میر کو مزید بھاری بھاری محسوس ہو رہا تھا!! وہ دوبارہ نظر انداز
! کرتا کمرے کا دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوا
جہاں بیڈ کے بیچوں بیچ اُن کی نازک حسینہ بیٹھی تھی ابرش کا دل زور وسے
!! دھڑک رہا تھا
لال دوپٹے کا گھونگھٹ اُس کے سر پر موجود تھا!! جس کے اندر موجود اُس
کا حسین چہرہ لال انگارہ بنا ہوا تھا!! پتہ نہیں کیوں لیکن ابھی سے ہی
ہتھیلیوں کے پسینے چھوٹ رہے تھے
اُسے دیکھ میر کے لبوں پر مسکراہٹ نے جگہ لی تھی!! وہ دلکشی سے مسکراتا
!! کمرے کا دروازہ بند کرتے بیڈ کی جانب قدم بڑھانے لگا
!! اُس کا ہر بڑھتا قدم ابرش کی سانسیں اوتھل پوتھل کر رہا تھا
!! میر قدم باقدم چلتا بیڈ کے نزدیک پہنچا

بیڈ پر بیٹھتے میر نے بغور اُس کے ہاتھ دیکھے جنھیں وہ اپس میں رگڑتے پتہ نہیں کیا کر رہی تھی اُس کی ہتھیلیوں پر پسینے دیکھ میر کے لبوں پر گہری مسکراہٹ ائی تھی !!

میر نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھام کر اُس کی ہتھیلی اپنے سامنے کی !!

یہ اتنے پسینے کیوں آرہے ہیں تمہیں ؟؟ دونوں اے سی چل رہے ہیں !! بولو تو اور سپیڈ بڑھا دوں ؟؟ میر نچلا لب دانتوں تلے دبائے شرارت سے بولا

ن۔ نہیں ٹھک ہے !! ابرش نے نفی میں سر ہلایا

میر نے آگے بڑھے اُس کا گھونگھٹ نرمی سے اٹھایا !! اُس کا چاند کی طرح حسین چہرہ جس پر گلال بکھرے تھے وہ میر کے دل پر چھریاں چلانے کے لیے سامنے تھا !!

میر نے عقیدت سے اُس کی پیشانی چومی ! ! ابرش نے آنکھیں مندتے اُس کے لمس کو اپنی روح تک میں اُتارا تھا ! !

بہت خوبصورت لگ رہی ہو ! ! میر نے اُس کے کان کے قریب جھٹکے سرگوشی نما آواز میں کہا ابرش نے اپنا دوپٹہ طاقت سے مٹھیوں میں بھرا تھا ! ! میر نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اس کی مٹھیوں سے دوپٹہ ازاد کروایا ! !

میر نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا اُس کے گرد حصار باندھتے میر آنکھیں مند چکا تھا جب کے ابرش کا حال بھی اس سے کم نہ تھا سکون اُس کی رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا اُس نے فوراً میر کے گردن اپنے حصار باندھا تھا ! !

اُس کی چوڑیوں کی آواز کمرے میں اک خوبصورت ماحول پیدا کر رہی تھی ! !

میر ! ! کچھ دیر بعد میر کے سینے سے لگے ہی ابرش نے میر کو پکارا

جی جان میر ! ! میر نے دلفریب انداز میں کہا ابرش کا دل زور وسے دھڑ کا
تھا

اس اور آپ کا نام سیکریٹ لکھا ہوا ہے ! ! بتائیں کہاہیں ! ! ابرش مسکرا کر
اپنی دونوں ہتھیلیاں میر کے سامنے کرتی بولی
مجھے پتہ ہے اپ کو نہیں ملیں گی ! ! ابرش یقین سے بولی
اور اگر مل گیا تو؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا
تو دیکھے گے پھر ! ! اپ ابھی ڈھونڈھے بہت چھپا کر لکھا ہے آپکا نام
! ! ابرش نے میر کو اپنی ہتھیلیوں کی جانب متوجہ کرتے ہوئے کہا جب میر
! ! نے اس کی ہتھیلیاں تھامتے اپنے سامنے کی
میر بہت گہری نظروں سے اُس کی ہتھیلی پر دیکھ رہا تھا
اگلے دو تین منٹ میں ہی اسے اپنا نام مل چکا تھا ! ! میر نے اپنے نام والی جگہ
! ! پر جھک کر لب رکھے تھے

ابرش کے وجود میں سنسناہٹ دوڑی تھی!! چہرے پر مزید گلال بکھرے تھے!!

یہ رہا!! میر مسکرا کر اُسے دیکھ بولا

یہ ناممکن تھا!! ابرش میر کی دیکھ بولی

مجھے نہیں لگتا!! تم بھول رہی ہو بیگم تمہارا شوہر سیکرٹ ایجنٹ ہے انکھیں بہت تیز ہے میری!! میر اُسے دیکھ بولا جب کے میر کی بات پر بے ساختہ ابرش بھی گہرا مسکرائی

!! میر نے یاد انے پر سائڈ ڈرار کا دروازہ کھولتے اک باکس نکالا تھا اُسے کھولتے میر نے ابرش کے سامنے کیا اُسے دیکھ ابرش کے چہرے پر خوشی کے اثار پھیلے تھے

!! تمہاری منہ دکھائی!! میر نے مسکرا کر اُس میں سے چین نکالی تھی!! وہ پوری چین سونے کی تھی جب کہ بیچ میں ہیرے سے اے لکھا تھا

یہ بہت خوبصورت ہے!! ابرش بھرائی اواز میں بولی

تم سے زیادہ نہیں ! ! میر مسکرا کر کھڑا ہوا اُس نے ابرش کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تھا جب ابرش نے اپنا ہاتھ میر کے ہاتھ میں رکھا پھر دھیرے سے کھڑی ہوئی

میر نے قدم ڈریسنگ کی جانب بڑھائے ! ! ابرش کو شیشے کے سامنے کھڑا کرتے میر اس کے پیچھے ایا؛؛

! ! ان دونوں کا عکس سامنے شیشے میں دکھ رہا تھا

میر نے اُس کی پشت پر پھیلے بال نرمی سے دائے کندھے پر ڈالے جس سے ! ! ابرش کی شفاف گردن میر کے سامنے تھی

میر نے چین اُس کے گلے میں ڈالی تھی میر کا ہاتھ اُس کی پچھلی گردن سے ! ! ٹچ ہو رہا تھا جس پر ابرش کی سانسیں حد سے زیادہ بھاری ہو چکی تھی

میر نے چین پہناتے شیشے میں اُسے دیکھا جس کی نظریں نیچے تھی میر نے اُس کی پچھلی گردن پر اپنے لب رکھے تھے ! ! اور ابرش کو لگا وہ اپنا توازن ! ! کسی بھی لمحے کھو دے گی

میر نے محبت بھرا لمس اُس کی پچھلی گردن پر چھوڑا تھا!! شدت سے اُس کی گردن چومتے میر نے چہرہ اٹھائے دوبارہ شیشے میں دیکھا !!

جہاں ابرش کا چہرہ لال انار بنا ہوا تھا!! میر اُس کے کان کے قریب جھکا تھا !؛

یہ تم ابھی سے اتنی سرخ کیوں پڑھ رہی ہو!! میر نے اُس کے کان میں بے باکی سے کہا جب کے ابرش نے اپنی آنکھیں سختی سے میچی تھی؛ !

اُسے نہیں پتہ تھا میر بھی اتنا رومنٹک ہو سکتا تھا !!

میر نے اک جھٹکے سے اُس کا رخ اپنی جانب کیا؛! ابرش میر سے نظریں بھی نہیں ملا رہی تھی !!

میر نے جھک کر اُس کی ناک پر لب رکھے!! ابرش یقیناً سختی سے دوبارہ آنکھیں میچ چکی تھی

میر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما!! پھر نرمی سے اُس کے دونوں گال چومے!! اُس کے پورے چہرے پر محبت بھرے لمس میر بہت عقیدت سے چھوڑ رہا تھا!!

اُسے اپنے لبوں پر جھکتے دیکھ ابرش نے طاقت سے میر کی شیر وانی اپنے ہاتھ کی مٹھیوں میں جکڑی!

میر نے رکتے اپنی شیر وانی پر اُس کی بڑھتی گرفت دیکھی!! پھر دھیرے سے مسکرا کر اُسے دیکھا

آنکھیں کھولو!! میر نے اپنی سانسیں اُس کے چہرے پر چھوڑتے خمارِ سے بھرپور آواز میں کہا

ابرش نے نفی میں سر ہلایا!!

جب میر نے اُس کا چہرہ دوبارہ ہاتھ میں تھامتے اوپر اٹھایا جب ابرش نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول کر میر کو دیکھا!!

اُس کے آنکھیں کھولنے پر میر اُس شدت سے اُس کے لبوں پر جھکا تھا!!

ابرش نے جھٹکے سے دوبارہ آنکھیں مچتے اُس کے کندھے پر اپنے ہاتھ رخ میر کی شیروانی سختی سے اپنی مٹھیوں میں جکڑی تھی

!!ابرش کا دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائیگا

ابرش اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی!!جو سنبھلنے

!!میں ہی نہیں ارہا تھا

اُسے لگ رہا تھا اج اس کا دل باہر اجائے گا!!کچھ دیر بعد اُس کی رکتی

سانسیں محسوس کرتے میر نے نرمی سے اُس کے لب آزاد کیے!!جب

ابرش نے گہرا سانس لیتے اپنا چہرا میر کے سینے میں چھپایا ابرش گہرے

گہرے سانس لے کر اپنا چہرہ مزید میر کے سینے میں چھپا رہی تھی وہ شرم

کے مارے پاگل ہو رہی تھی!!میر نے اُسے خود میں بھینچے اُس کے بالوں پر

!! لب رکھے

اُس کی سانسیں کچھ دیر تک ہموار ہوتے تھے ایک منٹ اس کا چہرہ اپنے سینے
سے نکالتے سامنے کیا!!
ابرش میر سے آنکھیں نہیں ملا پا رہی تھی جبکہ میر کی نظریں مسلسل اس
کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جو سرخ پر سرخ پڑ رہا تھا!!
بہت اچھے لگ رہے ہیں میری قربت کے رنگ تمہارے چہرے پر!!! میر
مسکرا کر بولا اس کے چہرے پر بکھرا گلال میر کو اس وقت دنیا کا سب سے
حسین نظارہ لگ رہا تھا!!
اس کی قربت کے رنگ اور ابرش کے چہرے پر واقعی بہت اچھے لگ رہے
تھے!! ابرش کی نظریں نہیں اٹھ رہی تھی!!
میر میں مسکرا کر اُسے باہوں میں بھرتے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے
اُسے بیڈ پر لٹاتے میر اُس پر سایہ فگن ہوا تھا!! اُس کے کانوں میں پہنے بلیک
خوبصورت جھمکے میر نے اپنے ہاتھوں سے اتارے تھے!!

اس کے کان سے جھمکا الگ کر کے میر نے اس کے کان پر لب رکھے تھے
دوسرے کان پر بھی یہی عمل دہراتے میر نے اس کی انکھوں میں دیکھا
تھا!!

جواب بھی اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی!!
میر نے جھک کر اُس کی گردن پر لب رکھے تھے!! ابرش کی دھڑکنیں اتنی
تیز تھی کہ میر اواز اپنے کانوں میں سن پا رہا تھا!!!
میر کی نظر اُس کے ہاتھ پر پڑی جس سے وہ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑ چکی
تھی میر نے اُس کے ہاتھ سے بیڈ شیٹ چھڑواتے اُس کے ہاتھ کی انگلیوں
میں اپنی انگلیاں الجھاتے بیڈ پر رکھی تھی!!

اُس کی گردن پر محبت بھرا لمس چھوڑتے وہ نرمی سے ہوتا اپنے عمل میں
شدت اختیار کر رہا تھا!!
اس کی گردن پر وہ شدت سے لب رکھ رہا تھا جس سے اس کی گردن پر
نشان چھوٹ رہے تھے!!

وہ اپنے عمل سے اُسے سسکنے پر مجبور کر چکا تھا! !اُس کی گردن سے چہرہ
!! اٹھائے میر نے اک بار پھر اُس کا چہرہ دیکھا تھا
!! جس کی آنکھیں کھلنے سے انکاری کر چکی تھی
ویسے تو اب تم پر تمہاری روح پر تمہارے اپ پر میر احق ہے لیکن پھر بھی
میں تم سے اجازت کا طلب گار ہوں ! !کیا تم مجھے اجازت دو گی ؟اس رات
کو مزید حسین بنا کر اک دوسرے میں کھو جانے کی ؟؟میر اُسے دیکھ محبت
سے چور لہجے میں بولا ابرش نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی تھی میر کی
انکھوں میں محبت کا ٹھاٹے مارتا سمندر دیکھ ابرش کو اپنا اپ ختم ہوتا محسوس
ہوا تھا اُسے نہیں پتہ تھا میر اس سے اس قدر محبت کرتا ہے اج میر کی محبت
!! کچھ الگ اضافے میں بڑھ رہی تھی
ابرش نے تو خود کو تبھی میر کو سونپ دیا تھا جب اسے پتہ چلا تھا کہ وہ میر
کے نکاح میں ہے ! !وہ اس سے محبت کرتی تھی سب سے بڑی بات وہ اس

کا شوہر تھا اس پر سارے حقوق رکھنے کے بعد بھی وہ اجازت مانگ رہا تھا تو وہ اسے کیسے منع کر سکتی تھی!!؟

سامنے موجود شخص اس کی پہلی محبت تھا جسے پانے کے لیے کتنا وہ تڑپی تھی وہ نہیں بھولی تھی!!

ابرش کی شرم اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولے؟؟

میں انتظار میں ہُوں!! اُسے خاموش دیکھ میر نے اُس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے کہا

جب ابرش نے تھوڑا سا اوپر اٹھتے میر کے سینے سے لگے خوبصورت انداز میں رضامندی دینی چاہی!

کیا اپ نہیں جانتے کہ میں اپ سے کتنی محبت کرتی ہوں؟ یہ اجازت کے لیے کافی نہیں ہے!! ابرش میر کے سینے سے لگتی دھیمے لہجے میں بولی جب میر سرشاری سے گہرا مسکرایا

میر نے اُس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے واپس نیچے رکھا پھر اُس کی پیشانی چومتے اُس کے کان کے قریب جھکا !!

زندگی میں کچھ چیزیں بہت اچانک ہوتی ہیں جس طرح تمہیں مجھ سے پیار بہت اچانک ہوا تھا اور پھر مجھے تم سے پیار اتنا اچانک ہوا تھا کہ پتہ ہی نہیں چلا کہ محبت ہو گئی ہے !!!! اس بات سے یہ تو پتہ لگ گیا کے اچانک ہوئی چیزیں کافی خوبصورت ہوتی ہیں !! میر اُس کے کان کی لوں چنتا دلفریب انداز میں بولا

میری پہلی محبت کا انتخاب بہت خوبصورت تھا یہ اندازہ مجھے بھی ہے !!

ابرش دھیمی آواز میں بولی

میری محبت خوبصورت نہیں بہت خوبصورت تھی !! محبت ہوئی بھی تو اپنی منکوحہ سے ہمیشہ پاک محبت کی جب جب تمہیں دیکھا ہمیشہ پاک نظر سے دیکھا کیونکہ تم تو ہمیشہ سے ہی میری تھی نا !!

کبھی کبھی کچھ رشتے جب بنتے ہیں تو ان کی سمجھ نہیں ہوتی لیکن اگے چل کر وہ رشتے اتنے خوبصورت بن جاتے ہیں یہ سوچا نہیں جا سکتا ہمارا رشتہ بھی جب بندہ تھا ہمیں تو اس بارے میں پتہ ہی نہیں تھا چھوٹے چھوٹے تھے ہم لوگ وہ رشتہ اتنا خوبصورت مقام پر اکر رکے گا کبھی سوچا نہیں تھا!! میر مسکرا کر بولا

میں نے اپ جیسا شخص اپنی زندگی میں نہیں دیکھا میر میرے اوپر حق رکھنے کے باوجود بھی اپ نے کبھی زبردستی تو دور قریب انے کی کوشش نہیں کی!! اپ جیسے لوگ اس دنیا میں اب نہیں ہوتے!! ابرش کی آنکھیں نم ہو رہی تھی

بھلے تم میرے نکاح میں تھی!! لیکن رخصتی بھی اس نکاح پر مکمل طور کا نام ہے میں نے تمہیں کبھی اس طرح نہیں چھوا کیونکہ تم پہ حق ضرور رکھتا تھا لیکن یہ رخصتی بھی بہت معانے رکھتی تھی!! میں تمہیں پورے حق اور استہاد کے ساتھ چھونا چاہتا تھا جو اج میرے پاس مکمل طور پر ہے!! کہتے

ہیں کہ اپنی محبت کو پوری طرح اپنا بنا کر چھونا دل کی کراری اور سکون ہے

یہ بات سچ ہے!! اج تمہیں پورے حق سے چھونے میں جو سرشاری

!! میرے پاس ہے وہ شاید کبھی نہیں ہوتی تم میری تھی اور ہمیشہ رہو گی

اج رات کے بعد زندگی میں کبھی بھی میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے

دوں گا ابرش!! اگے زندگی میں بہت سے موڑ ائیں گے لیکن یاد رکھنا بھلے

تم بھی میرے سامنے کیوں نہ کھڑی ہو جاؤ کہ تمہیں مجھ سے دور جانا ہے

میں تمہیں کسی قیمت پر خود سے دور نہیں جانے دوں گا تم میری محبت کے

ساتھ میری ضد بھی بنو گی کبھی زندگی میں ایسا موڑ آئے کہ تمہیں میرے

سامنے کھڑا ہونا پڑے تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو تو تم مجھے یہ والا میر نہیں

پاؤ گی تمہیں تم سے چھیننے کا بھی ہنر رکھتا ہوں میں اج سے تم صرف میری

ہو تمہارے اپ پر اب سے تمہارا حق بہت کم ہے اب تم پر صرف میرا حق

ہے یہ بات یاد رکھنا ابرش!! میر اُس کے کان کے قریب جھکتا شدت

پسندی سے بولا اس کے ایک ایک لفظ میں شدت تھی جو صاف ظاہر کر رہی
!! تھی کہ وہ ابرش کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دے گا
میں کبھی اپ سے دور نہیں جاؤں گی اور کبھی زندگی میں ایسا موڑ ایا بھی تو
اپ مجھے خود سے دور مت جانے دیئے گا بھلے میں جتنی بھی ضد کروں !!
کبھی کبھی حالات ہو جاتے ہیں کھڑے لیکن میں جانتی ہوں کہ جب مجھے
عقل اجائے گی تو میں اپ کے پاس ہی موجود ہوں گی !! اگر اپ سے دور
چلی گئی تو زندہ نہیں رہ سکوں گی !! ابرش بھی مسکرا کر بولی وہ میر کا یہی
!! جنون اور یہی ضد بننا چاہتی تھی اج اس میں بھی وہ کامیاب ہو چکی تھی
!! ابرش میر کی محبت کے لائق تھی جو اُسے اج میر کا سارا پیار مل رہا تھا
ابھی میر کچھ کہتا جب میر کو اچانک بھاری بھاری سے مزید محسوس ہونے لگا
!!
مجھے عجیب سا فیل ہو رہا ہے !! میر اٹھ کر بیٹھا تھا جب ابرش بھی پریشانی
!! سے بیٹھی

میر کیا ہوا آپ کو؟؟ابرش پریشانی سے بولی

پتہ نہیں!! میر کو لگ رہا تھا اُسے وومٹ ارہی ہے!! میر گہرے گہرے سانس بھر رہا تھا !!

جب اچانک اُسے کھانسی اٹھی!! ابرش نے تیزی سے سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھاتے میر کے لبوں کے نزدیک کیا جب میر نے اک دو گھونٹ بھرے !!

میر کچھ لمحے بعد تیزی سے باتھ روم کی جانب بھاگا تھا!! ابرش بھی پریشانی سے اٹھتی باتھ روم کی جانب بڑھی تھی میر نے چہرہ بیسن پر جھکایا تھا !! اُسے شاید وامٹ ارہی تھی !!

میر!! ابرش نے پریشانی سے میر کی پشت سہلاتے کہا اس کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا

میر نے اپنے چہرے پر پانی کے چھپکے مارے ! !اُسے وومٹ ہوئی تھی دل عجیب سا ابھی بھی ہو رہا تھا ! ! میر نے چہرے پر ٹھنڈا پانی مارا تا کہ کچھ نارمل ہو سکے ! ! میر نے ٹاول سے چہرہ صاف کیا ! !

میں ٹھک ہُوں ! ! ابرش کے چہرے پر پریشانی کے رنگ دیکھتے میر اُسے دیکھ بولا حالانکہ وہ ٹھیک نہیں تھا دل عجیب اس میں گھبرا رہا تھا ! !

جب میر کے ذہن پر کولڈ ڈرنک والا واقعہ یاد آیا میر کو سمجھنے میں ایک لمحہ نہ لگا کہ یہ سب جو ہو رہا ہے یہ کس کا اثر ہے ؟؟اس کولڈ ڈرنک میں ہی کچھ ملایا گیا تھا ! ! !

میر نے جیب سے موبائل نکالا تھا ! ! ابھی وہ کوئی میسیج لکھتا جب پھر سے دل خراب ہوا ! ! میر پھر سے بیسن پر جھکا تھا ! ! لیکن اب ومٹ نہیں آ رہی تھی بس دل خراب ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ وومٹ آ رہی ہے لیکن نہیں آ رہی تھی ! !

میر آپ ٹھک ہے!! ابرش کی آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی وہ میر کی پشت
!! سہلا رہی تھی

!! میں ٹھک ہُوں!! اُسے پریشان دیکھ میر نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا

!! میر کو بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا

سالوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی رات برباد کرنے کی!! میر نے سلگ کر

!! سوچا جب اک بار پھر دل خراب ہونے لگا

میر کا سر بری طرح چکرا رہا تھا!! اگر وومٹ ہو جاتی تو وہ کولڈ رنگ باہر
نکل جاتی لیکن وومٹ ہو ہی نہیں رہی تھی بار بار ایسا فیل ہو رہا تھا!! لیکن
!! وومٹ نہیں ہو رہی تھی

!! پتہ نہیں ایسا کیا ملا ہوا تھا کولڈ ڈرنک میں میر سمجھنے سے قاصر تھا

میر آپ نے کیا کھایا تھا؟؟ ابرش میر کا ہاتھ تھامے پریشانی سے بولی

!! کھایا نہیں تھا پیا تھا!! میر نے چہرہ ٹاول سے صاف کرتے کہا

کیا؟؟ ابرش نے اُس کی پشت سہلاتے پریشانی سے کہا

کولڈ رنگ ! ! ! میر نے اُسے دیکھ کہا

کولڈ ڈرنک سے اپ کی طبیعت خراب ہو گئی ! ! ابرش کو سمجھ نہ ایا اس لیے
وہ پریشانی سے بولے

بہت لمبی کہانی ہے ابرش کل بتاؤں گا ! ! میر اُسے دیکھ بولا اُس کا سر بری
! طرح چکرا رہا تھا؛

! ! جب کے بہت بھاری بھاری سا محسوس ہو رہا تھا

اپ اک کام کریں شاور لے لیں ! ! میں آپ کی ٹی شرٹ دیتی ہوں ہلکے
کپڑے پہنے ! ! ابرش میر کو دیکھ کہتی تیزی سے باہر نکلتی باتھ روم کے
! ! برابر میں بنے چینجنگ روم میں داخل ہوئی

وارڈراپ سے میر کی بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ٹراوزر نکالتے وہ واپس میر
! ! کے پاس ائی ! ! میر اپنا چہرا شیشے میں دیکھ رہا تھا جو سرخ ہو رہا تھا

میر یہ لیں شاور لیں پر باہر آجائے ہلکا محسوس ہو گا ! ! ابرش کپڑے ہینگ پر
! ! ٹاکتی بولی پھر میر کو دیکھ پریشانی سے بولتی باتھ روم سے باہر نکلی

!!میر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

!!سالے!!کل زندہ نہیں بچیں گے!!میر نے گہرا سانس لیتے کہا تھا

باہر ابرش بیڈ پر پریشانی سے بیٹھی میر کا انتظار کرنے لگی چند لمحوں میں ہوئی میر کی حالت دیکھ وہ پریشان ہو چکی تھی!!اس نے اج تک میر کو اس طرح نہیں دیکھا تھا!!اب اسے کون بتائے کہ اس کے دوستوں نے کیا گل کلایا تھا!!!

قریب 15 منٹ بعد میر شاور لے کر باہر نکلا چہرہ اب بھی بہت سرخ ہو رہا تھا؛!

بلیک شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں ماتھے پر بکھرے وہ گیلے بالوں کے ساتھ نہایت حسین لگ رہا تھا جبکہ چہرے پر پھیلی وہ سرخی اسے مزید حسین بنا رہی تھی!!!

!! ابرش فوراً میر کے نزدیک ائی

آئے بیٹھے ! ! ابرش نے میر کو ڈریسنگ اگے رکھی کرسی پر بٹھایا ! ! میر کی
! ! آنکھیں حد سے زدا سرخ ہو رہی تھی
! ! جب کے سر حد سے زیادہ بھاری محسوس ہو رہا تھا
ابرش نے ڈرائر اٹھاتے میر کے بال ڈرائی کیے اس دوران میر خاموشی سے
بیٹھا تھا اس کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا وہ درد میر کو انکھیں بند کرنے پر
مجبور کر چکا تھا ! ! جبکہ میر کا سرخ چہرہ دیکھ ابرش کی آنکھیں نم ہو رہی تھی
! !
! ! اس حد سے زیادہ پریشانی ہو رہی تھی وہ میر کو ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی ؛؛
ابرش نے میر کے بال ڈرائی کرنے کے بعد اس کے بال درست کرتے
! ! نفاست سے بنائے
اجاے میر آپ بیٹھے میں آپ کیلئے لیمن جوس بنا کر لاتی ہوں اس سے اپ
کو ہلکا فیل ہو گا ! ! ابرش میر کو دیکھ بولی

نہیں ابرش ! ! میں ٹھک ہُوں ! ! میر نے اُس کا ہاتھ تھامتے اُسے دیکھ نرمی
! ! سے محبت بھرے لہجے میں کہا میر نہیں چاہتا تھا وہ پریشان ہو
! ! کیونکہ ابرش کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا
نہیں میر اپ کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی میں لیمن جوس لے
کراتی ہوں ! ! ابرش نفی میں سر ہلاتی جانے لگی جب میر نے اُسے روکا
میں ٹھیک ہوں ! ! تم مت جاؤ ! ! میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش واپس میر
کے پاس آئی ! ! اُسے پتہ تھا میر کی طبیعت ٹھک نہیں ہے لیکن وہ باہر جاتی
! ! بھی تو کیسے
کیسا فیل ہو رہا ہے آپ کو ؟ ؟ ابرش میر پر جھکتی سوالیہ نظروں سے بولی
جب میر نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا جو سوالیہ نظروں میں پریشانی لیے
اُسے ہی دیکھ رہی تھی

فلحال تو خمارِ بڑھتی محسوس ہو رہی تھی ! ! اُس کے قریب انے پر میر اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں بولا جب کے میر کی بات کا مطلب سمجھتے ابرش جھٹکے سے سیدھی ہوئی ! !

م۔ میر امطلب آپ کی طبیت کے بارے میں ! ! ابرش نے میر کو دیکھتے کہا

ٹھک ہُوں میں ! ! میر نے دھیرے سے سر کو خم دیتے کہا پھر واپس کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے آنکھیں موند گیا وہ ٹھک نہیں لگ رہا تھا؛؛

کچھ لمحے ایسی گزرے تھے جب میر کو پھر سے گھبراہٹ ہونا شروع ہوئی ! ! میر کھڑا ہوا تھا؛؛ اُس نے سائڈ ٹیبل سے جگ اٹھاتے گلاس بھر کر پانی پیا

کیا ہوا میر ! ! ابرش میر کا ہاتھ تھامے بولی

کچھ نہیں تُم پریشان مت ہو ! ! میر نہیں چاہتا تھا وہ پریشان ہو حالانکہ ابرش جانتی تھی کہ میر طبیعت ٹھیک نہیں ہے ! !

اپ مجھے بلکل ٹھک نہیں لگ رہے !؛ میں ماما کو بلا کر لاؤ ؟؟ ابرش پریشانی سے بولی اُسے رونا ارہا تھا

نہیں میری جان میں بلکل ٹھک ہُوں دیکھو تمہارے سامنے ہُوں نا ! ! میر اُسے نزدق کرتا بولا

پکا ؟؟ ابرش نے تنقید کی جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

میں چنیج کر کے اتی ہُوں ! ! ابرش میر کو دیکھ بولی جب میر نے اسباب میں سر ہلایا اُس کے جانے پر میر ڈھینے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھا تھا

کمینے کتے ! ! کل زندہ بچ کر دکھائے ! ! میر غصے سے سوچ رہا تھا اُس کا بس ! ! نہیں چل رہا تھا وہ ان تینوں کو کمروں سے نکال کر مارے

میر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا ! ! اُس کی آنکھیں ان گولیوں کی وجہ سے نیند سے بند ہو رہی تھی ! ! اس کے دوستوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اج ! ! کا دن برباد کرنے کی

میر بیڈ کراؤن کی پشت سے اپنا سر ٹکاتا آنکھیں موند گیا!! جب کچھ دیر بعد ابرش شاور لے کر باہر آئی !!

وہ بلیک نائیٹ سوٹ میں ملبوس تھی!! اُس کی نظر سیدھا بیڈ پر گئی تھی میر کو انکھیں بند کیے دیکھ اسے مزید پریشانی ہوئی تھی !!

وہ جلدی جلدی اپنے بال سکھانے لگی!! پھر ڈرائر بند کرتی میر کی جانب ائی ابرش کے بال پوری طرح سوکھے نہیں تھے اس کے بال نم تھے !!!!

ابرش اتی میر کے برابر میں بیٹھی !!

ابرش نے میر کے برابر میں بیٹھتے اُسے پکارا!! جب میر نے دھیرے سے آنکھیں کھولی

میر نے گردن گھمائے دائے جانب دیکھا جہاں ابرش بیٹھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی آنکھوں میں فکر اور نمی تھی !!

میر نے اُس کی آنکھوں میں نمی دیکھ آنکھیں بند کر کے کھولی پھر اُسے اپنے سینے لگایا !!

وہ خود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جب کے ابرش کا سر اُس کے سینے پر تھا اور میر نے اُس کے گرد حصار باندھا ہوا تھا !!

کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے !! یہ جو مجھے ہو رہا ہے یہ سوچی سمجھی سازش ہیں !! پریشان میں ہو !! میر واپس بیڈ کراؤن کی پشت سے اپنا سر ٹکاتا بولا

جب ابرش نے چونک کر اُسے دیکھا

کیا مطلب !! ابرش میر کے سینے پر سر رکھے ہی اُسے دیکھ بولی

مطلب بس یہ سمجھو جس نے کیا ہے وہ کل زندہ نہیں بچے گا !! میر نے آنکھیں کھولتے اُسے دیکھا تھا

پھر اُس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے لب اُس کی پیشانی پر رکھے !!

میر نے نرمی سے اُسے تکیے پر لٹایا پھر اُس کی گردن میں چہرہ چھپا کر اُس کے نم بالوں میں گہرا سانس لیا !!

تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں تمہیں پتہ ہے مجھے سب سے پہلے محبت تمہارے بالوں سے ہوئی تھی!! میر گمبھیر اواز میں بولا چہرہ اب تک اس کی گردن میں چھپا تھا!!

جانتی ہُوں!! تبھی تو اپنے بالوں کو ہمیشہ سنبھال کر رکھتی ہوں!! ابرش مسکرا کر بولی اس کی سانسیں تیز ہو رہی تھی

خود کو بھی ہمیشہ سنبھال کر رکھنا کیونکہ تم صرف میری ہو!! میر نے آنکھیں موندی تھی

جبکہ میر کی بات پر ابرش کے چہرے پر گلال بکھرے تھے میر نارمل رہنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی طبیعت, ٹھیک نہیں تھی اسے ابھی بھی بھاری بھاری محسوس ہو رہا تھا اس کے دوستوں نے کافی ہائیڈوز دے دی تھی شاید!!

میر اُس کے گرد حصار باندھے اُس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے سکون سے آنکھیں موند چکا تھا کچھ ہی دیر میں سکون کی نیند اسے اپنی اغوش میں لے

چکی تھی کیونکہ ابرش میر کے بالوں میں اپنی اُنگلیاں چلاتی تھی دھیرے
دھیرے سہلا رہی تھی جس سے میر کو بہت سکون مل رہا تھا!!
کچھ ہی دیر میں اس کی گہری سانسیں ابرش کی گردن پر پڑ رہی تھی!!
ابرش کا دل اس کے کانوں میں بج رہا تھا میر کی اتنی نزدیکی اس کی سانسوں
کی تیزی کا سبب بن رہی تھی لیکن اسے بہت زیادہ سکون مل رہا تھا وہ خود
بھی میر کے گرد اپنا حصار باندھتی آنکھیں موند چکی تھی چہرے پر ایک
خوبصورت مسکراہٹ تھی کبھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ یہ رات ان
دونوں کے لیے بے حد خوبصورت تھی!!
ابرش بھی مسکراتی کچھ ہی دیر میں نیند کیا اغوش میں اُتر چکی تھی!!

اب تک تو کام ہو گیا ہو گا اپنا!! زھرام نے عمر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارتے کہا
ان تینوں کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی
کب کا ہو گیا ہو گا اپنا کام!! عمر بھی شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

تجھے پتہ ہے میں نے بہت زیادہ ہائیڈ وز ملادی تھی ! ! وہ دوست ہی کیا جو اُس رات کو کالا نا بنائے ! ! زہرام کہتا قہقہ لگا کر ہنسا تھا

! ! جب کے بہرام اور عمر نے اپنی ہنسی دبائی تھی

میں اپنی باری اب تک نہیں بھولا کمینوں تُم لوگوں نے ہاضمہ کی دوائیاں ڈال دی تھی باتھ روم ہی جاتے جاتے رات گزر گئی تھی ! ! زھرام اپنی باری یاد کرتا سلگ کر بولا

تبھی تو میر کی باری میں الگ کیا ہے۔ کر رہا ہو گا الٹیاں ! ! عمر کولر جھاڑتا صوفے پر بیٹھا

تُو اپنی باری بھول گیا؟؟ زھرام اُسے دیکھ بولا جب عمر کے ذہن میں واقعی ایا جب اُن دونوں نے عمر کی چائے کی نیند کی گولیاں ملائی تھی وہ جاتے ہی فوراسو چکا تھا ! !

ہاں کیسے بھول سکتا ہوں ظلم ! ! عمر منہ بناتا بولا

یار ماضی گزر گیا تو گزر گیا اسے چھوڑیں ابھی کا سوچیں ! ! بہرام اُنہیں پرانی باتوں پر تبصرہ کرتے دیکھ بولا

ابھی کا کچھ نہیں سوچنا بیٹا اب کل کا سوچے گا میر ! ! ! شامت کے لیے تیار ہو جاؤ بھائیو میری بات سنو 1210 ٹی شرٹ 1210 پینٹ اور اپنی تشریف میں تین چار کشن لگا کرانا کیونکہ میر نے ہمیں زندہ نہیں چھوڑنا بلٹ پروف جیکٹ بھی پہن کرانا یہ نہ ہو ہمیں بندوق سے اڑا دے ! ! !

زہرام اُن دونوں کو دیکھ بولا

اس سے اچھا ائیڈیا ہے کہ کل ہم تینوں اپنے کمرے سے ہی نہ نکلیں کل کے دن میں ویسی گیپ ہے پرسوں ولیما ہے اس سے اچھا ہے طبیعت خرابی کا بہانہ کرو اور کمرے میں بیٹھو ! ! عمر نے اپنا خدشہ پیش کیا

! ! یہ بیسٹ ائیڈیا ہے ! ! بہرام اور زہرام نے بھی اس پہ اتفا کیا تھا

اب جا کر سو اور بیمار وو والی شکل بنا کر سونا تا کہ صبح بیمار لگو ! ! زہرام ان دونوں کو کہتا کھڑا ہوا جب وہ دونوں بھی اسباب میں سر ہلاتے کھڑے

ہوئے وہ تینوں ٹریس سے اترتے اپنے اپنے کمرے کے اور بڑھے تھے ان تینوں کے چہرے پر اب بھی شیطانی مسکراہٹ تھی کیونکہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے!!

ایک نئی خوبصورت صبح کا آغاز ہوا تھا!!

میر کی آنکھ کھلی!! میر نے دھیرے دھیرے اپنے انکھیں کھولی اس کا چہرہ اب بھی ابرش کی گردن میں ہی تھا اس نے ایک سانس لیا تھا جب ابرش کے بالوں کی خوشبو اس کے اندر اتری جس سے میر کے چہرے پر بے ساختہ اک گہری مسکراہٹ نے جگہ لی!! یہ صبح اس کے لیے سب سے خوبصورت صبح تھی میر نے کچھ دیر ایسے ہی اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپا کر رکھا پھر دھیرے سے اس کی گردن سے چہرہ اٹھا کر ابرش کو دیکھا جس کا ایک ہاتھ اس کے بالوں میں تھا جبکہ دوسرا ہاتھ میر کے گرد بندھا تھا وہی وہ خود انکھیں بند کیے گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی!!

!!وہ سوتے ہوئے حد سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی

میر نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر عقیدت بھرا بوسہ دیا!!پھر نرمی سے اس کے کان کے قریب جھکا

نئ زندگی کی نئ صبح مبارک میری جان!!میر اس کے کان کے قریب جھکتا بولا پھر اس کی کان کی لوں پر نرمی سے لب رکھے !!

میر کچھ لمحے اس کا چہرہ دیکھتا رہا پھر نرمی سے اٹھا!!میر نے گھڑی پر وقت دیکھا صبح کے دس بجنے کو تھے!!

میر کے اٹھنے پر ابرش بھی نیند میں کسمکای اور کچھ لمحے میں وہ بھی اپنی انکھیں کھول چکی تھی!!

میر کی نظریں اس کے چہرے پر ہی تھی!!

میر اپ کی طبیعت کیسی ہیں!ابرش نے آنکھیں کھولتے میر کو دیکھا تھا جب وہ فورا بیٹھتی پریشانی سے پوچھنے لگی

میں بلکل ٹھک ہوں ! ! پریشان مت ہوا کرو ! ! میر دھما سا مسکرا کر کہتا اس
! ! کے برابر میں بیٹھا
کیسی رہی پھر رات نئے کمرے میں ! ! میرابرش کو دیکھ بولا
بہت اچھی ! ! ابرش مسکرا کر بولی وہ دیکھ سکتی تھی میر کا فریش فریش چہرہ وہ
! ! ٹھیک تھا وہ کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا
! ! ابھی مزید بات ہوتی جب دروازہ بجا
کون ! ! ابرش نے بیٹھے بیٹھے ہی کہا تھا
میں ہوں چھوٹی بی بی اپ دونوں کو بڑی بی بی ناشتے پر بلا رہی ہیں ! ! ملازمہ
نے بہار سے ہی کہا تھا
آپ چلے اتے ہیں ہم ! ! ابرش نے بھی اندر سے کہا جب وہ واپس لاؤنج کی
! ! جانب مڑتی صائمہ بیگم کو بتانے گئی تھی
میں اتی ہوں شاور لے کر ! ! ابرش کہتی کھڑی ہوئی

مورننگ کس؟میر نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے دیکھ کہا چہرہ سنجیدہ تھا جبکہ انکھوں میں شرارت بھری تھی!!

جوابرش نہیں دیکھ پائی

یہ کس نے کہا اپ سے؟کہ مارننگ کس بھی ہوتی ہے؟؟ابرش نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے سوالیاں نظروں سے پوچھا

بڑے مہان بزرگ کہا کرتے تھے کہ اگر صبح کی شروعات میٹھے سے کی جائے تو دن اچھا گزرتا ہے!!میر شرارت سے بولا

میٹھے کا مطلب مٹھائی ہوتی ہے اس میں مارننگ کس کہیں سے نہیں اتی ہے!!ابرش میر کی دیکھ بولی

ویسے میں نے سنا تھا!!میر نے شانے اُچکائے

لیکن ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا!!ابرش نے بھی شانے اچکاے

لیکن میرے یہاں ایسا ہی ہوتا ہے اور اب بھی ایسا ہی ہو گا چلو شاباش جلدی کرو!!میر اپنا چہرہ اس کے چہرے کے نزدک کرتا بولا

جب ابرش نے نفی میں سر ہلایا

تم کر رہی ہو یا پھر میں.. ابھی میر اپنی بات مکمل کرتا جب ابرش بولی

ٹھک ہے ٹھک ہے کرتی ہوں میں پہلے اپ اپنی آنکھیں بند کریں ! ! ابرش میر کو دیکھ بولی

بالکل نہیں تم ایسے ہی کرو گی ! ! میر نے نفی میں سر ہلاتے کہا

ایسے مجھے شرم ائے گی نا ! ! ابرش دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں آپس میں ملاتی ! ! بیچارگی سے بولی اس کی اس ادا پر میر دل و جان سے فدا ہوا تھا

مجھے تو نہیں ائی تھی ! ! میر ایبرو اٹھائے بولا

آپ لڑکے ہیں نہ ! ! اور لڑکے ہوتے ہی اس معاملے میں بے شرم ہے میں تو لڑکی ہوں نا اور لڑکیوں کو تو کتنی شرم اتی ہے اپ کو پتہ ہے ! ! ابرش نے ! ! میر کو اس طرح اگاہ کیا تھا جیسے میر کو پتہ ہی نہ ہو

چلو جی بے شرم ہو گئے ؟ حق حلال کی بیوی ہے ! ! سب کی رضامندی سے شادی کر کے لایا ہیں ایسے تھوڑی چھپ چھپا کر شادی کی ہے ! ! میر اسے دیکھ بولا

اچھا اپ انکھیں بند کریں ! ! ایسے مجھ سے نہیں ہو گا ! ! ابرش نفی میں سر ہلاتے شرماتی ہوئی بولی

اچھا ٹھیک ہے ! میر نے کہتے انکھیں بند کی تھی

جب ابرش شرماتی ہوئی میر کے نزدک ائی

انکھیں بند ہیں نا اپ کی ؟ ؟ ابرش نے تنقید کی

چیک کر لو ! ! میر نے جواباً کہا تھا

کچھ نظر تو نہیں ارہا نا اپ کو ؟ ؟ ابرش نے پھر کہا

کچھ نہیں ارہا تم کرو جلدی ! ! میر آنکھیں مندے بولا

! ! پکا ؟ ؟ ابرش نے استفسار کیا

ہاں ! ! جب میر نے گہرا سانس لیتے اسباب میں سر ہلایا

!! ابرش میر کے نزدک ہوئی تھی

میں کرنے لگی ہوں ہاں ؟؟ابرش نے نزدیک اتے پوچھا

اگراب تم نے ناکی تو میں خود کرونگا ! !اور غضب خداکاایسا کرونگا کے تم

ہمیشہ یادرکھوگی ! !اسے مسلسل اپنے صبر کاپیمانہ آزماتے دیکھ میر نے

آنکھیں مندے ہی دھمکی لگائی تھی

جب کے اس کی دھمکی پر ابرش کا چہرہ کل انار بنا تھا

ابرش شرارت چہرے پر سجاتی ایک جھٹکے سے ہلکے سے لب میر کے گال پر

!! رکھتی اگلے لمحے اٹھتی باتھ روم میں دوڑ لگا چکی تھی

اسے یہ کرنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگا تھا اچانک آفت پر جب میر نے

!! آنکھیں کھول کر دیکھا تو ابرش سامنے نہیں تھی

میر نے حیرت سے گردن گھمائے پیچھے باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھا

اُدھار ہے یہ ! !سود سمید لونگا ! !میر خفگی سے بولتا تکیے پر سر رکھتا گرا تھا

ہائے!! میری جان بہت مزا ارہا ہے تمہیں میرے جز باتوں کے ساتھ کھیل کر!! میر ہاتھ روم کے بند دروازے کو دیکھ گہرا سانس بھرے بولا پھر خود ہی بے ساختہ اپنی بات پر ہنس گیا ایک وقت تھا جب میر محبت کے نام سے بھی دور بھاگتا تھا اور اج ایک وقت تھا وہ ابرش سے بے پناہ محبت کرتا تھا واقعی وقت سب بدل دیتا ہے وقت بڑا ظالم بھی ہوتا ہے اور بہت خوبصورت بھی!!!

!! کسی کسی کے اگے خوبصورت بن کے اتا ہے تو کسی کے اگے بھیانک ؛؛ میر اپنی بات پر ابھی مسکرا رہا تھا جب اسے رات میں ہوا قصہ یاد ایا اپنے ساتھ کیا اپنے دوستوں کا ظلم یاد کرتے میر کے چہرے پر غصے کے تاثرات بکھرے تھے وہ غصے سے کھڑا ہوا!!

زندہ نہیں چھوڑوں گا اج سالوں کو!! میر کہتا چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا

!! اسے چینج کرنا تھا

کچھ ہی دیر میں میر بھی شاور لے کر ریڈی ہو چکا تھا ابرش اور میر اب
!!دونوں ریڈی تیار کھڑے تھے
چلے!!ابرش دوپٹہ اپنے کندھے پر ڈالتی میر کے پاس ائی جو اپنے ہاتھ میں
!گھڑی پہن رہا تھا؛
ملازمہ دو سے تین بار بلانے آچکی تھی اور ابرش کو بہت شرمندگی ہو رہی
!!تھی
میر نے نظریں اٹھائے ابرش کو دیکھا جو جوڑے میں بالوں کو کھلا چھوڑے
!!لائٹ سے میک اپ میں نہایت خوبصورت لگ رہی تھی
!!ابھی میر اس کی تعریف کرتا جب پھر سے دروازہ بجا
صاحب جی جلدی آجائے سب آچکے ہیں!!میر کے الفاظ اس کے منہ میں
ہی رہ چکے تھے
چلے میر جلدی!!ابرش میر کو دیکھ بولی جب وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے
!!

!!وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل پی پہنچے تھے

السلام علیکم!!دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا جب سب نے مشترکہ جواب دیا

کیا بات ہے بھئی اتنی دیر!!زھرام فوک ٹیبل پر دھیمے مارتا مصروف انداز میں بولا

وہ تینوں اج ناشتے کیلئے بھی نہیں آرہے تھے ان لوگوں نے قسم کھار کھی تھی کہ وہ لوگ اج کمرے سے نہیں نکلیں گے لیکن سب کے بلانے پر انہیں مجبورا اناپڑا عمر بہرام اور زہرام کی نظریں نیچی تھی وہ لوگ میر سے نظریں نہیں ملارہے تھے!!

بلکہ انے والے انجام کا سوچ رہے تھے جبکہ میر کی نظر جیسے ہی ان تینوں پر پڑی میر کے تاثرات بگڑے تھے؛!

سب کے سامنے میر بڑی مشکل سے ضبط کرتا کرسی پر بیٹھا!!

کل فنکشن میں تھک گئے تھے اس لیے دیر سے اٹھیں ہیں!! میرا اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا

اچھاااا۔۔۔زہرام نے اچھا کو لمبا کھینچا تھا جبکہ میر نے انکھیں بند کر کے کھولی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا زہرام کو اگ لگا دے!!

صائمہ اور امنا بیگم نے ابرش کو دیکھا تھا اس کا خوشی سے کھل کھلاتا چہرہ دیکھ وہ

دونوں مسکرائی تھی!!

جب کے عمر بہرام اور زھرام میر کو زومعائنے نظروں سے دیکھ رہے تھے جب کے میر اپنے غصے پر کس طرح قابو کیے بیٹھا تھا یہ صرف میر ہی جانتا تھا

تم تینوں ذرا باہر انا مجھے تم لوگوں سے کچھ بات کرنی ہے!! میر اپنا ضبط کھوتا کچھ دیر بعد ان تینوں کو دیکھ بولا میر اپنا لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا

بچے ناشتہ تو کر لو!! صائمہ بیگم میر کو دیکھ بولی

نہیں مما میں بعد میں کرتا ہوں باقی ان تینوں کو میں باہر سے ایسا ناشتہ کروا کے لاؤں گا کہ ان لوگوں کو پھر کبھی بھوک نہیں لگے گی ! ! میرا نہیں دیکھ مسکرا کر بولا

گھر میں اتنا سب اپ لوگوں کے لیے ہی بنوایا ہے اب اپ لوگ باہر جا کے ناشتہ کریں گے ! ! صائمہ بیگم خفگی سے بولی

ماما میں کسی اور طریقے کی ناشتے کی بات کر رہا ہوں ! ! میر مسکرا کر کھڑا ہوا چلو آؤ ! ! میر اُن تینوں کو دیکھ بولا

ن۔ نہیں ہمیں بھوک لگی ہیں ہمیں ناشتہ یہی کرنا ہیں ! ! عمر نے نفی میں سر ہلاتے کہا

بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے عمر اتنے مزے مزے کے پکوان بنے ہیں اور ہم لوگ باہر جا کے کھانا کھائیں یہ تو پھر زیادتی ہو گی نا ناشتے کے ساتھ ! ! پھر ویسے بھی ہم لوگ تو ہیں ہی مدنی منے ہم لوگ ایسے رزق کو چھوڑ کر باہر کا

کھانا نہیں کھاتے ! ! زہرام نہایت ادب سے بولا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو جبکہ اس کی بات پر میر نے دانت پیسے تھے

تم تینوں آرہے ہو یا اٹھا کر لے کر جاؤں ! ! اب کی بار میر کی انکھوں میں دھمکی تھی جسے سمجھتے ان تینوں نے اپنے بال کھجائے تھے

! ! پھر وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

اگر ایک دوسرے کے چہرے نہار لیے ہوں تو ذرا باہر انا ! ! میر کہتا باہر نکلا تھا جب کے باقی سب بھی ان لوگوں کو ہی دیکھ رہے تھے

کیا ہوا ہے بچے سب ٹھیک ہے ؟؟ میر کی پشت دیکھتے سائمہ بیگم ان تینوں کو دیکھ بولی

! ! جو اپس میں خصور پصور کر رہے تھے

ج۔جی سب ٹھک ہے ! ! بس شیف نے کھانا بنا دیا ہے اب چکنا باقی ہے ! ! زھرام کہتا کھڑا ہوا جب کے اس کی بات پر سب نے نہ سمجھی سے اسے

! ! دیکھا تھا جبکہ عمر اور بہرام سمجھ چکے تھے

!!وہ تینوں چھوٹے چھوٹے قدم لیتے باہر لون میں آئے تھے

پہلے تُو آگے چل!!زھرام نے عمر کو دھکا دیتے کہا

!! کمینے!!پلین تیرا تھا نا تُو آگے چل!!عمر نے زھرام کو آگے کیا تھا

وہ دونوں ایک دوسرے کو آگے کر رہے تھے جب ان دونوں کی نظریں

ایک ساتھ پیچھے اتے بہرام پر پڑی عمر اور زہرام نے بے ساختہ ایک

دوسرے کو دیکھا تھا پھر انکھوں سے ہاں کا اشارہ کرتے وہ دونوں ایک

!!ساتھ بہرام پر لپکے انہوں نے بہرام کو اٹھایا اور اگے کی جانب دھکا دیا

!!اہ!!اچانک ہونے والے حادثے کیلئے وہ تیار نہیں تھا

!! وہ سیدھا جا کر سامنے کھڑے میر سے لگا تھا

شکریہ!!بہرام کو نہیں پتہ تھا وہ کس سے ٹکرایا ہے اس لیے وہ نیچے چہرہ

کیے خوشی سے شکریہ بول کر جیسے ہی سیدھا ہوا نظر سیدھا میر کے سرخ

چہرے پر پڑی جو غصے سے دہرا ہو رہا تھا میر کو غصے میں دیکھ بہرام نے اپنا

!! سانس روکا تھا جبکہ پیچھے کھڑے زہرام اور عمر اپنے بال کھجا رہے تھے

ہ۔ہاہاسراپ!!ہاہا!!بہرام کھسیانہ سا مسکراتا پیچھے کو ہوتا زہرام اور عمر سے چپکا

!میر اُن تینوں کو سرخ آنکھوں سے گھور رہا تھا؛

میر نے ہلکا سا سعد کو اشارہ کیا تھا جب وہ فوراان تینوں کے نزدیک بڑھا جب کے پیچھے ہی دو تین اور گارڈ بھی تھے

ہم پر حملہ ہو رہا ہے کیا؟؟زھرام عمر کے کان میں بولا

کچھ نہیں پتا!!عمر بیچارہ نفی میں سر ہلاتا بولا

!!رکو!!میر کی آواز پر سعد سمید اُن لوگوں کے بھی قدم رکے تھے

میر بھاری قدم لیتا اُن تینوں کے روبرو آ کھڑا ہوا

اب تُم لوگوں کے ساتھ جو ہونے جا رہا ہیں وہ تم لوگ کبھی نہیں بھولو گے!!اور خبردار جو کسی نے کوئی بھی مزاہمت کی تو!!میر اُن تینوں کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑے بولا جب اُن تینوں نے حلق تر کیا

میر تُو سمجھ ہم پیدا ہی گنگے ہوئے تھے !! ہم کچھ نہیں بولیں گے مزاہمت میں !! زھرام میر کی آنکھوں میں چھائی غصے کی سرخی دیکھ بولا

اپنے ہاتھ اور پیروں کو بھی قابو میں رکھنا !! میر اُنہیں دیکھ کہتا سعد کو واپس اشارا کر چکا تھا جب سعد سمیت تین چار ہٹے کٹے گارڈز بھی ان تینوں کے نزدیک ائے تھے !!

ایک گارڈ نے زھرام کو اٹھایا دوسرے نے بہرام کو جب کے تیسرے نے عمر کو !!

اہ !! وہ تینوں چیخے تھے جب کے گارڈ اُنہیں اٹھا چکے تھے اور میر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے کھڑا تھا !!

اے موٹے آدمی !! چھوڑ مجھے !! زھرام اُس کی پشت پر مکے مارنے لگا جب نظر میر کے چہرے پر پڑی جس سے وہ بری طرح اسے گھور رہا تھا میر کو دیکھ زھرام مصنوعی ہنسا تھا

میں شرٹ ٹھک کر رہا تھا بھائی کی ! ! مٹی لگ گئی تھی اس طرح صاف کر رہا ! ! تھا ! ! زہرام مصنوعی مسکراتا اس کی پیٹھ پر نرمی سے مٹی صاف کرتا بولا ! ! سعد نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

! ! وہ تینوں پہلوان جیسے گارڈ لمحے میں اُن تینوں کو الٹا کر چکے تھے

اب انکا سر نیچے تھا اور پیر اوپر ! ! اگے بڑھتے اک پلیئر کے اوپر وہ رسی لپیٹتے اُن نے پیروں پر باندھ چکے تھے

یہ سب الٹا کیوں دکھ رہا ہے ! ! زھرام ناسمجھی سے بولا

کیونکہ دنیا گول ہے کبھی الٹا تو کبھی سیدھا دکھتا ہے ! عمر کی جانب سے جواب ایا تھا

یہاں چکر ہی گول ہے ! ! ہم لوگ الٹے ہیں ! ! بہرام نے اُن دونوں کی سوچ پی ماتم کرتے کہا

جب وہ دونوں اِدھر اِدھر دیکھنے لگا سامنے کھڑا میر ہنوز اُنہیں ایسے ہی سنجیدگی سے دیکھ رہا

میر سب الٹا نظر ارہا ہے تُو بھی ! سیدھا کر وانا یار ! ! زھرام میر کو دیکھ بولا

! ! جب میر قدم باقدم چلتا ان تینوں کے سامنے اکھڑا ہوا

دیکھا میر ابھائی ہمیں کھولنے ایا ہے ! ! زھرام اک ادا سے بولا

تجھے لگتا ہے تم لوگوں نے رات میں جو گل کھلایا ہے اس کے بعد تم لوگ

اِدھر سے سے کھلنے والے ہو ؟ تم لوگ ادھر ہی بندھے رہو گے کل ولیمے

تک ! ! کمینے ! میر غصے سے بولا جب زہرام عمر اور بہرام نے اس حالت میں

بھی اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

تم لوگوں کو ابھی بھی ہنسی آرہی ہے اتنا بڑا فن مار کر بھی ؟ ؟ انہیں ہنسی

دباتے دیکھ میر داد پستہ بولا

جب ان تینوں نے بمشکل اپنی ہنسی روکی

اچھا یہ تو پتہ پھر کیسی رہی نائیٹ ! ! زہرام میر کو دیکھ بولا

بتاتا ہوں کیسی رہی نائیٹ ! ! نہیں بلکہ خود پتہ چل جائیگا ! ! جب اج پورا دن یہاں پر لٹکے سمجھ ائے گا نا کیا دکھ ہوتا ہے جو تم کمینوں نے رات میں کیا تب پتہ لگے ! ! میر اُنہیں دیکھ بولا

لے ہم نے کیا کیا؟؟ ہم نے تو کچھ نہیں کیا ! ! وہ تینوں ایک ساتھ مکرے تھے جبکہ میر نے انہیں حیرت سے دیکھا تھا وہ تینوں اس کی رات بگاڑ کر ! ! ایسے بن رہے تھے جیسے انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں

جھوٹوں پر خدا لعنت ! ! میر نفی میں سر ہلاتا افسوس سے بولا

ہاں مطلب ملایا تھا زیادہ نہیں بس تھوڑا سا ملایا تھا ! ! میرے بھائی وہ انرجی ڈرنک تھی انرجی ائی نا تیرے میں رات ! ! زہرام کو جو سمجھ ایا ہے اس نے بولا

اتنی انرجی ائی اتنی انرجی ائی کے ادھی رات سے پہلے سو گیا ! ! میر دانت پیستا بولا جب کے اُس کی بات پر وہ تینوں بے ساختہ قہقہ لگا کر ہنسے تھے

جب کے میر اُنہیں گھور رہا تھا؛؛

یار ہم نے تو تیری بھلائی سوچی تھی ! ! ہم نے سوچا پہلی شادی ہے بچے کی اچھی نایٹ گزر جائے ! ؛ عمر نے کندھے اچکائے

بہت مہربانی اگر یہ اچھی نائٹ ہوتی ہے تو مجھے بری ہی پسند ہے ! ! میر اُسے دیکھ بولا

کافی سلگا ہوا لگ رہا ہے ! ! یعنی رات اچھی نہیں گئی ! ! زہرام افسوس سے بولا

بتاتا ہُوں ناصبر کر ! ! میر دانت پیستا پیچھے ایا اور ان تینوں کی پیٹھ پر اک ایک ! ! مکہ رسید کیا

وہ اتنا تیز نہیں تھا میر نے ہاتھ ہلکا رکھا تھا ! ! لیکن پھر بھی وہ تینوں مصنوئی ! ! درد سے کراہ اٹھے

مجھے پتہ تھا تم تینوں سستے ایکٹر یہی کرو گے ! ان کے مصنوعی کرھانے پر میر نفی میں سر ہلاتا بولا

ویسے میر رات میں ہماری ایکٹنگ کیسی تھی؟؟زھرام نے سوالیہ نظریں لیے شرارت سے پوچھا

بکواس!! بالکل کتوں والی!! میر سلگ کر بولا وہ کافی سلگا ہوا لگ رہا تھا اور ان تینوں کو بہت مزہ ارہا تھا دوستی کی بنیادی یہی ہوتی ہے وہ تینوں الٹے لٹکے ہوئے بھی باز نہیں آرہے تھے!!

ہنس ہنس کے میرا پیٹ درد کرنے لگا!! زہرام اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا

اج نیا فن ملا ہے الٹے لٹک کر ہنسنا!! عمر شرارت سے بولا

اور یہ فن کل تک تمہارے پاس ہے جیلو اپنی زندگی!! میر اُنہیں دیکھ کہتا اب اندر جانے لگا

اے میر رک یار!! ہمیں تو کھلوا کر جا کل تک اگر ایسے ہی رہے تو ہمارے پاؤں کا مال سر میں اجائے گا اور سر کا پاؤں میں چلا جائے گا!! ایسا مت کر بہت مشکل سے دماغ بنایا ہے بادام کھا کھا کر!! زھرام بیچارگی سے بولا

میں منگوادوں گا بادام جتنا بولے گا اتنا مل جائے گا!! دوبارہ بنالیو!! میر بنا پیچھے مڑے دیکھ کہتا آُگے بڑھا

میر یار کھول دے!! تُجھے کل والی تیری رات کی قسم!! عمر نے ہانک لگائی کل جو رات تم لوگوں نے میری بنائی ہے اس کے لیے یہیں لٹکنا بہتر ہے!! میر پیچھے مڑتا عمر کو دیکھ بولا

سر پلیز کھول دیں!! پوری دنیا ہی الٹی نظر ارہی ہے!! بہرام بیچارگی سے بولا جب میر نے ایبر واٹھائی

ویسے مجھے امید نہیں تھی اس کام میں بہرام تم بھی ہوگے لیکن سی سی ٹی وی سے سب کچھ پتہ لگ گیا ہے مجھے!! اور تو اور میری رات بگاڑ کر کیسے خوش ہو رہے تھے تُم تینوں؛! میر دانت پیستا بولا

میر یہ سب بہرام کا آئیڈیا تھا!! زہرام دانت دکھاتا بولا جب عمر اور بہرام نے حیرت سے کو دیکھا کیونکہ یہ ائیڈیا تو زہرام کا ہی تھا !!

نہیں مجھے پتہ ہے ایسا کمینوں والا ائیڈیا صرف تیرے پاس ہو سکتا ہے !!

میر اُسے دیکھ بولا

جب زہرام نے چور نظر سے اپنے برابر میں عمر اور بہرام کو دیکھا جو لٹکے !!! ہوئے اپنا چہرہ زہرام کی جانب کیے اسے بری طرح گھور رہے تھے

ہ۔ہاں مذاق کر رہا تھا یار میرا ہی پلین تھا !! ان تینوں کی کی گھوریاں خود پر !! محسوس کرتے زہرام نے صفائی پیش کی

یار پلیز کھول دینا !! تجھے بھابھی کو قسم !! میر کو نہ مانتے دیکھ زھرام نے اپنا اخری وار پھینکا جو ہمیشہ کام کرتا تھا اکثر زہرام ایسے ہی کرتا تھا کوئی بات میر !! سے منوانی ہوتی تھی زہرام میر کو ابرش کی ہی قسم دیتا تھا

جب کے میر جو جانے کیلئے مڑ چکا تھا اس کی قسم پر میر نے مٹھیاں بھینچے زھرام کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

کیسے دوست ہو نہ تُم سالوں ؟؟اپنے ہی دوست کی کمزوری ہمیشہ استعمال کرتے ہو ! ! صحیح کہتے ہیں کسی کو اپنی کمزوری نہیں بتانا چاہیے پھر بھلے وہ کمینے دوست ہی کیوں نہ ہو ! ! میر نفی میں سر ہلاتا بولا

اے پہنلوان کھول ہمیں ! ! میر مان گیا ! ! میر کی بات پر قہقہ لگاتا زھرام برابر میں کھڑے پہلوان گارڈ کو دیکھ بولا جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا پہلوان نے زھرام کی بات پر نظریں گھمائے میر کی جانب دیکھ اجازت طلب کی ! ! ابھی میر جواب دیتا جب زہرام بولا

ابے جب میں بول رہا ہوں کھولو تو کیوں نہیں کھولتے میر بولے میں بولوں ایک ہی بات ہے ہم تینوں ایک ہی ہیں ! ! زھرام اُسے دیکھ بولا جب کے پہلوان ایک بار پھر اس کی بات نظر انداز کرتے میر کو دیکھنے لگا جس پر عمر ! ! اور بہرام کا قہقہ گنجا تھا

بے ذتی پرو میکس ! ! عمر اور بہرام قہقہ لگاتے ہوئے بولا

جب زھرام نے اُنہیں گھورا جو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

ہنسنے پہ کنڑول کرو الٹے لٹکے ہوئے ہو کڈنی نہ باہر نکل جائے ! ! زھرام
! ! خفگی سے بولا جب کے وہ لوگ بری طرح ہنس رہے تھے
! ! میر کے ہاں پر پہلوان میں آگے بڑھتے ان تینوں کو کھولا
ہائے میرا سر ! ! بس ادھے گھنٹے میں سر گھوم رہا ہے لگ رہا ہے جیسے دوسری
دنیا سے اپنی دنیا میں واپس ایا ہوں ! ! زھرام اپنا سر تھامتے بولا
پہلوان اپ کو ایک بات بتاؤں ؟؟ جب میں الٹا لٹکا ہوا تھا تو آپ اک نمونہ
لگ رہے تھے ! ! اتنا موٹا پیٹ کیوں رکھا ہوا ہے آپ نے ؟؟ اس میں سال
بھر کا راشن سٹور کرتے ہو ؟؟ اپنی بے ذتی یاد کرتے زھرام اُسے دیکھ بولا
میں لوگوں کا کچا گوشت سٹور کرتا ہوں ! ! مجھے انسانوں کا گوشت بہت پسند
ہے ! وہ زہرام کو دیکھ نہایت ادب سے بولا جب زھرام کی سٹی بٹی گم ہوئی
م۔ میں تو مذاق کر رہا تھا جب ہم الٹے لٹکے ہوئے تھے اپ ایک دم ہیرو لگ
رہے تھے ساری خوبصورتی اپ کے پاس ہے کتنے ہینڈسم ہیں یار اپ کیا یوز
کرتے ہیں اپنی تچا پر جو اتنا شائن کرتی ہے ! ! زھرام کھڑا ہوتا اپنے کپڑے

صاف کرتا مصنوعی مسکرا کر بولا جب سب نے اپنی مسکراہٹ دبای میں اپنا چہرہ جھکائے اپنی ہنسی دبا گیا تھا جب کے باکی سب کا بھی یہی حال تھا

بس بس زھرام بہت مکھن لگ گیا ! ! اسے پہلوان کی تعریف کرتے دیکھ عمر اپنی ہنسی دباتا بولا

جب زھرام نامحسوس انداز میں پہلوان کی نظروں سے اوجھل ہوتا عمر اور ! ! میر کی جانب ایا تھا

بھوک لگی ہے ناشتا کرنا ہے مجھے ! ! زھرام اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ بولا کیونکہ وہ چاروں اُسے ہنسی دبائے دیکھ رہے تھے

ہاں ہاں چل ناشتہ کرتے ہیں ویسے پہلوان کی تعریف کرتے کرتے تیری بھول بڑھ گئی ہو گی ! ! عمر مسکراہٹ دبائے کہتا بولا کہ زھرام نے اُسے ! ! گھوری سے نوازا وہ سب اب اندر کی جانب بڑھے تھے تا کے ناشتا کر سکے ! ! انہیں اتے دیکھ ڈائننگ ٹیبل پہ موجود سبھی سی مسکرائے تھے

جب وہ سب اتے ٹیبل پر بیٹھے ! ! ناشتے کے دوران سب کی باتیں جاری
! ! تھی ماحول کافی خوشگوار بنا ہوا تھا

اسی طرح اج کا دن گزر رہا تھا رات کے اک بجنے کو تھے اور عمر اب تک گھر
! ! نہیں ایا تھا

یہ عمر کدھر ہے اب تک نہیں ایا بار انج رہے ہے ؟ ؟ میر اپنے کمرے سی اتا
زہرام کو دیکھ بولا جو خود بھی عمر کو ہی کالز کر رہا تھا

پتہ نہیں یار کال بھی نہیں اٹھا رہا شام سے گیا ہوا ہے باہر ! کہہ رہا تھا کہ
بزنس کے کسی کام سے جا رہا ہے ابھی اجاے گا ادھے گھنٹے میں پھر پتہ نہیں
! ! کیا ہوا ! ! زھرام پریشانی سے استفسار کرنے لگا

میر نے بھی فون ملانے کی اُسے کوشش کی تھی لیکن مقابل کا فون بند ارہا
! ! تھا

تھوڑی دیر اور انتظار کر لیتے ہیں پھر کچھ کرتے ہیں ! ! میر کہتا صوفے پر بیٹھ
جب کے زھرام بھی سر کو خم دیتا پر بیٹھ چکا تھا مزید ادھا گھنٹہ گزرا تھا نہ عمر

کی کوئی کال ائی تھی نہ اس کا موبائل ان ہوا تھا اور نہ ہی وہ سکندر ہاؤس
واپس ایا تھا !!

زھرام نے تنگ آکر سامنے لگی ایل ای ڈی بے ساختہ کھولی تھی !!

جب ایل ای ڈی کھولتے ہی نیوز چینل ان کی آنکھوں کے سامنے ایا تھا !

السلام علیکم ناظرین میں ہوں اپ کی میزبان قرۃ العین حبیب اپ کو ایک اہم خبر سے اگاہ کرتے چلے ہمارے ملک کی ٹاپ مشہور ہستی یعنی ٹاپ تو میں انے والے بزنس مین عمر لاشاری نشے کی حالت میں ہوٹل میں پائے گئے !! ہوٹل کے روم نمبر ۵۶ میں ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی پائی گئی تھی جو اپنا صاف یہ بیان دیتی ہے کے عمر لاشاری نے اُن کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے !! عمر لاشاری اب بھی نہایت نشے کی حالت میں ہے اُن سے بات کرنا فل وقت ممکن نہیں لیکن لڑکی اپنا بیان دے چکی ہے جسے ہم ابھی اپ لوگوں کے سامنے چلائیں گے !!!!

نیوز اینکر بول رہی تھی اور سامنے بیٹھے میر اور زھرام بے یقینی سے دیکھ رہے تھے ان لوگوں کو اپنے کانوں اور انکھوں پر بھروسہ نہیں ارہا تھا !! کیا بکواس ہے !! میر نے ضبط سے کہا

جب سامنے ایل ای ڈی پر وہ لڑکی دکھائی گئ جس کی حالت کافی خراب تھی اس نے خود پر شول اچھی طرح لی ہوئی تھی جبکہ انکھوں میں انسو تھے چہرے پہ کچھ مٹے مٹے نشان تھے

م۔میرا نام ائرا ہے مسٹر ع۔ع مرنے مجھے یہاں پر ملنے بلایا تھا و۔وہ چاہتے تھے کہ میں اُن سے ملوں مجھے لگا میرے بابا بزنس مین ہ۔ہے اسلئے شاید بزنس کی کچھ بات کرنا چاہتے ہوں میں نے انہیں کہا کہ اپ میرے بابا سے بات کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ انہیں مجھ سے ہی بات کرنی ہے میں ہوٹل گئ تو مسٹر عمر نے میرے ساتھ زبردستی کی ہے میں ان کے خلاف کیس کروں گی !! انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے میرا میں انہیں سمجھتی تھی کہ ایک عظیم ہستی ہیں کبھی ایسا نہیں کریں گے لیکن میں بھول گئ تھی

کہ وہ ایک مرد ہے ! ! میں عمر لشاری کو چھوڑوں گی نہیں انہیں ان کے کیے
کی پوری سزا میں دلوا کر رہوں گی ! ! اس کے لیے مجھے اپ سب لوگوں
کے ساتھ کی ضرورت ہے پلیز میری مدد کریں میں مظلوم ہوں میرے
ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو سبھی کے دلوں پر راج کرنے والے عمر لاشاری
انصاف چاہیے نے کی ہے ! ! اب ایک لڑکی کی عزت کا معاملہ ہے مجھے
! ! میری عزت یوں اچھال کر عمر لاشاری خوش نہیں رہ پائے گا
وہ لڑکی روتے ہوئے بول رہی تھی اس کا رونا سب کو یقین میں مبتلا کر رہا تھا
! ! سوائے سامنے بیٹھے دو صارفین تھے
میر زہرام اب بھی مسلسل بے یقینی سے سامنے دیکھ رہے تھے
بی بی گارڈن ہوٹل ! ! کیمرے میں نظر اتے پیچھے ہوٹل کا نام پڑتے میر کہتا
اٹھا پھر تیزی سے باہر کو بھاگا جب کہ زہرام بھی ساتھ ہی باہر کو بھاگا تھا
میر نے جلدی سے بیٹھتے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی جب کے زھرام فرنٹ
! ! سمبھال چکا تھا

!!میر نے گاڑی تیزی سے پارچ سے نکالتے روڈ پر دوڑائی تھی

اس دوران مسلسل زھرام عمر کے نمبر پر کالز پر کال کر رہا تھا

میر عمر کا نمبر آن ہوا ہے!! جب اچانک بیل جانے لگی

لیکن مقابل سے کوئی بھی کال نہیں اٹھا رہا تھا میر اور زہرام کا دماغ بری طرح الجھا ہوا تھا کیونکہ عمر پر لگائی جانے والی خبر تیزی سے ٹرینڈنگ کر رہی تھی پورے ملک میں وہ بات پھیل رہی تھی پورے ملک میں یہ خبر کسی تیز ہوا کی طرح پھیل رہی تھی سارے میڈیا کی چینل پر یہی خبر چل رہی تھی جبکہ سب کا اعتماد سب کی محبت جو لوگ اپنے گھر بیٹھے عمر سے کر رہے تھے وہ اہستہ اہستہ ٹوٹ رہا تھا کسی کو امید نہیں تھی کہ عمر بھی کبھی ایسا کر سکتا ہے لیکن اس لڑکی کا رونا سسکنا اس کی حالت سب کو یقین کرنے پر مجبور کر رہی تھی!!

میر ہارش ڈرائیونگ کرتا جلد سے جلد ہوٹل پہنچنا چاہتا تھا پندرہ منٹ کا راستہ میر نے پانچ منٹ میں تے کیا تھا ایک جھٹکے سے گاڑی ہوٹل کے اکے

رکی تھی ہوٹل کے اگے پوری طرح رش تھا ہر جگہ میڈیا والے اور عام لوگ بھی جمع تھے جو شاید تماشہ دیکھنے ائے تھے یہی تو ہوتے ہیں اج کل ہمارے ملک کے حالات ایسی خبروں کو کافی جلدی اوپر پہنچایا جاتا ہے !!

میر کی گاڑی عین ہوٹل کر اگر رکی وہ دونوں تیزی سے گاڑی نکل کر آگے کو بھاگے بے تحاشا رش کو سائڈ کرتے وہ دونوں اندر بھاگے اُنہیں یقین تھا عمر کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا !! انہیں مان تھا کیونکہ وہ بچپن سے عمر کو جانتے تھے !! پھر تھا اُن تینوں میں !! اُن کی دوستی مثال تھی !!

کون میر کی نہیں جانتا تھا؟؟ میر کو دیکھتے ہی سب وہاں بھی مائیک لے کر آئے تھے !! جسے میر نظر انداز کرتا اندر کو بھاگا تھا

وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے !! میڈیا میں بتائے جانے والے روم کی جانب وہ لوگ تیزی سے بھڑے جب کے اک جھٹکے سے اُن کے قدم رکے !!

سامنے عمر کو تھامے پولیس باہر آرہی تھی ! ! ایک ہاتھ اک پولیس والے
نے پکڑا تھا جبکہ دوسرا دوسرے والے نے ! !
میر اور زہرام نے بے ساختہ عمر کو دیکھا تھا جس کا چہرہ نشے کی حالت میں بار
بار نیچے گر رہا تھا ! !
عمر کی آنکھیں بند ہو رہی تھی ! ! اُس کے بدن میں وہ کپڑے نہیں تھے جو
وہ پہن کر گیا تھا بلکہ کوئی دوسری ٹی شرٹ اور ٹراؤزر تھا ! !
اپ کو ایک اور اہم خبر سے اگاہ کرتے چلیں ہوٹل کے سی سی ٹی وی ریکارڈ
میں یہ بات صاف ظاہر ہے کہ عمر لشاری سیاہ لباس میں اس ہوٹل میں
داخل ہوئے تھے ! ! لیکن ابھی ان کا لباس بالکل مختلف ہے نشے کی حالت
میں وہ کچھ بولنے یا بیان دینے کی حالت میں نہیں ہے انہیں پولیس سٹیشن
لے جایا جا رہا ہے جیسے ہی انہیں مکمل طور پر ہوش آئیگا ان کا بیان لیا جائے گا
جسے جانے کے لیے اپ کو ہمارے ساتھ بندے رہنا ہو گا ! !

اور اپنی رائے کا اظہار ضرور کیجئے گا کیا اپ لوگوں کو یقین ارہا ہے کہ عمر لشاری بھی ایسا کر سکتے ہیں؟؟ جو بھی ہوا وہ بہت چوکا دینے والا تھا لیکن یقینا سچ تھا عمر لشاری اتنے پہنچے ہوئے بزنس مین اتنی گری ہوئی حرکت کریں گے کبھی نہیں سوچا تھا!!

افسوس ہے ایسے بزنس مین پر افسوس ہے عمر لشاری پر جو خود بھی اپنا پیار اور عزت لوگوں کے دل سے بری طرح ختم کر چکے ہیں!!

مزید جانکاری کیلئے بندھے رہے ہمارے ساتھ شکریہ!! میڈیا رپورٹر اک کے بعد ایک بات کو مزید مرچ لگا کر بتا رہی تھی اور یوٹیوب تو یوٹیوب ہر جگہ یہی نیوز گردش کر رہی تھی!!

عمر!! میر اور زھرام تیزی سے عمر کے پاس آئے

عمر ادھر دیکھ!! میر نے عمر کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھامتے اٹھانا چاہا جب کہ میر کو دیکھتے ہی افیسرز نے سلیوٹ کیا تھا!! جب کے میر صرف عمر کی جانب متوجہ تھا

عمر!!زھرام نے بھی اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھاما

اِ۔آ گیے تُم لوگ!!وہ نشے کی حالت میں مسکرایا تھا

تُجھے لگتا ہے نہیں آئینگے؟؟میر نے اُس کے بال پیچھے کرتے کہا

!!ابھی عمر کچھ کہنے لگا تھا جب میڈیا رپورٹرز ان کی طرف لپکے

شاہ میر سکندر سینئر افسر!!کون نہیں جانتا انہیں بچے بچے کو معلوم ہے ان کا

نام جن کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے!!عمر لشاری کے دوست جن کی

دوستی کی مثالیں سارے ملک میں گردش کرتی ہیں ایئے اور جانتے ہیں شاہ

!! میر سکندر سے کہ انہیں عمر لشاری کے اس ایکٹ سے کیسا فیل ہو رہا ہے

السلام علیکم سر!!سر پلز عوام کو بتایئے یہ جو عمر لشاری نے اتنی گری ہوئی

حرکت کی ہے اس کی کیا توقع تھی اپ لوگوں کو؟؟اینکر مائیک میر کے

سامنے کرتی بولی جب کے میر نے ضبط سے مٹھیاں بھنچی دل تو کر رہا تھا ان

سارے مائک اور کیمرو کو توڑ دے جو اس کے دوست کی عزت لوگوں کے

!!دل سے ختم کرنے کی کوئی قصر نہیں چھوڑ رہے تھے

وعلیکم السلام ! ! بنا پورا سچ جانے کسی کو کسی بھی بات پر یقین نہیں ہونا چاہیے ! ! اور خاص کر کسی ایک طرف کی بات سنیں تو بالکل نہیں ہر کتاب کے دو رخ ہوتے ہیں ایک رخ جان کر ہم اس کے اختتام کا پتہ نہیں لگا سکتے ! !

! جب تک پورا سچ باہر نہیں آجاتا جب تک کوئی کچھ نہیں بولے گا

میر سرد لہجے میں کہتا سب کا منہ بند کروا چکا تھا میر واپس عمر کی جانب متوجہ تھا

لیکن پیچھے سے مزید میڈیا کے سوالوں نے اسے واپس میڈیا کی جانب متوجہ کیا تھا ! ! جب کے زھرام کے آگے بھی کئی مائیک تھے وہ لوگ ایسے سوال کر رہے تھے جیسے ان لوگوں کو سب معلوم ہو ! !

وہ دونوں مائک میں گھرے پڑے تھے آس پاس میڈیا جمع ہو چکی تھی

پولیس افیسر زنے ایک بار میر کو بتانا چاہا کے وہ عمر کو لے کر جا رہے ہیں میر ان سب سے سینیئر تھا اس لیے وہ لوگ بتا کر جانے کا ارادہ رکھتے تھے ! !

لیکن میڈیا کے رش میں میں میر انہیں نہیں دکھ رہا تھا نہ میر اُنہیں دیکھ پا رہا

تھااس لیے مجبورا افیسر زمیر کو بغیر بتائے کے وہ جارہے ہیں عمر کو لیے پولیس اسٹیشن کے لیے نکلے !!اس بات سے زہرام اور عمر دونوں انجان تھے باہر والی میڈیا اب عمر کو اتاریکارڈ کر رہی تھی !!

عمر پوری طرح نشے کی حالت میں تھا اسے کچھ نہیں پتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اگر میر اُس کے پاس ہوتا تو وہ کبھی اُسے تھانے نہیں جانے دیتا لیکن میڈیا نے ان لوگوں کو گھیر رکھا تھا میڈیا کے سوال ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے !!

میں آپ سب لوگوں کو بتا چکا ہوں !!سچ جب تک سامنے نہیں آئیگا کوئی عمر پر فضول الزام نہیں لگائیگا !عمر میر ا دوست ہے اس سے بڑھ کر میرا بھائی ہے بچپن سے ساتھ پلے بڑے ہے !!میں اچھی طرح اُس کی رگ رگ سے واقف ہوں عمر ایسا مر کر بھی نہیں کر سکتا وہ کسی لڑکی کی طرف نہیں دیکھتا پھر یہ بات بہت دور کی ہو چکی ہے !!

سچ بہت جلد ثابت ہو گا اور ڈنکے کی چھوٹ پر ہو گا جس نے بھی یہ کیا ہے

!! اگر وہ مجھے سن رہا ہے تو میری بات کان کھول کے سننا

بازی غلط انسان پر چلی ہے اُس کے پیچھے میں کھڑا ہُوں !! ایک اک اور

!! نکال کر حساب برابر نہ ہوئے تو میرا نام بھی شامیر سکندر نہیں

!! میر سرخ آنکھوں سے کہتا اپنے غصے پر قابو رکھنے کی کوشش کر رہا تھا

گارڈز نے اتے میڈیا کو میر اور زھرام سے دور کیا !! گارڈز پہلے ہی کر دیتے

لیکن میر نے بولا نہیں تھا کہ وہ انہیں ہٹائے کیونکہ میر ان کے سوالوں کے

جواب دینا چاہتا تھا یہ نیوز بہت مرچ لگا کر پھیلائی جا رہی تھی اور میر اس

بات کو کلیئر کرنا چاہتا تھا جو کافی حد تک ہو چکی تھی !! لیکن پھر بھی اس

لڑکی کا رونا اس لڑکی کی حالت اور پھر عمر کا نشے میں ہونا سب کو یقین کرنے

!! پر مجبور کر رہا تھا

!! میر زھرام نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں عمر نہیں تھا نہ وہ پولیس والے تھے

عمر کہاں ہیں !! میر نے سامنے کھڑے گارڈ کو دیکھ پوچھا

سر تھوڑی دیر پہلے ہی اُنہیں تھانے لے جایا جا چکا ہے ! ! وہ تھانہ پاس میں ہے دو منٹ کی دوری پر ! ! گارڈ نے میر کو اگاہ کیا جب کہ تھانے کا نام سن کر میر کا دماغ پوری طرح اؤٹ ہوا تھا میر برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ عمر تھانے جائے ! !

عمر اور زہرام تیزی سے ہوٹل سے نکلتے باہر کو بڑھے گاڑی میں بیٹھتے پاس ہی موجود پولیس اسٹیشن کی جانب ان کا رخ تھا ٹھیک گارڈ کے کہے کے مطابق دو منٹ بعد گاڑی رکی تھی ! !

وہ دونوں گاڑی سے نکلتے تیزی سے پولیس اسٹیشن کے اندر داخل ہوئے تھے غصے سے میر کی رگے تک نمایا ہو رہی تھی ! !

وہ لوگ اندر داخل ہوئے جب پولیس والے فورا ان کے پاس ائے تھے ! ! السلام علیکم سر ! ! وہاں کے ہیڈ نے میں کو دیکھ سلام کیا اُنہیں نہیں پتہ تھا عمر میر کا دوست ہے وہ ہوٹل میں موجود نہیں تھے

ہمارے لیے بہت غنیمت کی بات ہے کہ اپ ہمارے پولیس اسٹیشن میں آئے سر بتائیں ہم اپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں پلیز بیٹھے کیا لیں گے اپ چائے یا کافی؟؟ ہیڈ خوشی سے کھلتا بولتا چلا گیا جب کے میر کا چہرہ غصے سے تپا ہوا !! شاید وہ دیکھ نہیں سکا تھا

جب کہ سکندر ہاؤس میں باری باری یہ خبر سب کو پتہ چل رہی تھی سب اے لی ڈی کے سامنے کھڑے تھے اور جیسے جیسے سب سن رہے تھے ان کو !! اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی

!! صائمہ بیگم نے بے ساختہ اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا تھا

یا اللہ میرا بچا ایسا نہیں کر سکتا!! وہ بھرائی آواز میں صدمے کی حالت میں بولی باقی سب کا بھی یہی حال تھا سب کی انکھوں میں بے یقینی تھی یہ واقعہ واقعی یقین کرنے کے لیے بہت مشکل تھا سکندر ہاؤس میں سے کسی کو بھی یقین نہیں ارہا تھا وہ لوگ سب عمر کو بہت وقت سے جانتے تھے عمر کے اخلاق اس کے رویے اور سب سے بڑی اس کی عادت سے سب بہت اچھی

طرح واقف تھے وہ تو کسی لڑکی کو دیکھنے سے بھی گریز کرتا تھا تو وہ اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتا تھا سب کے ذہن میں یہی سوال تھے ؟

عمر کہاں ہے ! ! میر ہیڈ کو دیکھتا سرد لہجے میں بولا

سر اُنہیں جیل میں ڈال دیا ہے ! ! لڑکی نے ان پر کیس کر دیا ہے بات عدالت تک جا پہنچی ہے وہ لڑکی بہت پہنچی ہوئی ہے شاید کیونکہ اس کا کیس ! ! اتنی جلدی وقالت میں گیا ہے جتنا جلدی کسی کا نہیں جاتا

! ! ہیڈ نے میر کو دیکھتے نرمی سے ساری بات بتائی

! ! واٹ ! ! زھرام کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوا تھا

عمر کو لے کر آؤ یہاں ! ! میر سرد لہجے میں بولا کن ہیڈ نے فوراً پولیس افیسر کو اشارہ کیا جب وہ اشارہ سمجھتے فورا اگے کو بڑھے تھے جبکہ میر اور زہرام ! ! بھی اسی جانب بڑھ چکے تھے

ان دونوں کے قدم رکے تھے جب سامنے جیل میں عمر کو دیکھا ! عمر نیچے زمین پر بیٹھا تھا نشے کی حالت میں ہونے کی وجہ سے اس کا سر نہیں اٹھ رہا

تھا جب کے اُسے حوالات میں بیٹھے اس طرح دیکھ میر اور زھرام کو اپنا آپ
ختم ہوتا محسوس ہوا !!

ان دونوں کے گلے میں گلٹی اُبھر کر مدم ہوئی تھی !! میر نے ضبط سے
مٹھیاں بنائی تھی !!

وہ دونوں آگے آئے !! آفیسر جیل میں داخل ہوا اور عمر کا ہاتھ تھامے اُسے
بے دردی سے آگے لانے لگا کیونکہ وہ بھی انجان تھا کے عمر میر کا دوست
ہے !! اُسے بے دردی سے عمر کو باہر لاتے دیکھ میں کا ضبط ٹوٹا تھا !! عمر بھی
لہراتا ہوا اس افیسر کے ساتھ چلا جا رہا تھا !!

میر تیزی سے اندر آیا اُس نے آفیسر کے ہاتھ سے عمر کا ہاتھ چھڑوایا !!

عمر میر ابھائی ہے !! اور میں اس کے ساتھ تمہارا یہ جاہلوں والا رویہ بالکل
برداشت نہیں کروں گا پورے ملک کا سرٹیفیکیٹ میرے پاس ہے کبھی
بھی کسی بھی افیسر کو نکال سکتا ہوں اج سے تم اس نوکری سے فارغ ہوتے
ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے !! میر دھاڑا تھا کیونکہ وہ عمر کو گھسیٹتے ہوئے بے

دردی سے لا رہا تھا جس سے میر کا جسم انگاروں پر دہک رہا تھا جبکہ زہرام کا حال بھی کچھ الگ نہ تھا !!

جب کے میر کی بات پر اُسے سانپ سنگے گے وہ حیرت سے دیکھنے لگا یعنی عمر شاہ میر سکندر کا بھائی ہے !! اور وہ خود کیسا رویہ عمر کے ساتھ رکھ چکا تھا یہ سوچ کر ہی شرمندگی اس کی رگ رگ میں سرائیت کر رہی تھی !!

م۔ معافی چاہتا ہوں سرم۔ مجھے پتہ نہیں تھا یہ آپ کے بھائی ہے !! اچانک ہی وہ میر کو دیکھ منت بھرے لہجے میں بولا جب کے میر نظر انداز کرتا عمر کو نرمی سے تھامے جیل سے باہر نکلا !!

عمر تُو ٹھک ہے !! میر نے عمر کو باہر اتے بینچ پر بٹھایا تھا !! عمر کا چہرہ جھل رہا تھا شاید اس نے نشہ کافی مقدار میں کیا تھا !!

پانی لاؤ جلدی !! میر کے حکم پر اگلے لمحے پانی کا گلاس وہاں موجود تھا میر نے اک جھٹکے سے گلاس تھامتے اپنے ہاتھ میں پانی تھوڑا سا گرایا پھر اُسے میر

کے چہرے پر مارا اپنے ہاتھ سے عمر کے چہرے پر پانی مارتے میر مسلسل
! اُسے دیکھ دیکھ رہا تھا جب کے پانی سے کچھ حد تک وہ سنبھلنے میں ایا تھا
م۔ میر ! ! اُس نے لفظ ادا کیا
ہاں بول میری جان ! ! میر اُس کی پیشانی چومتا بولا
ک۔ کیا ہو رہا ہے یہ ! وہ بوجھل آواز میں بولا
ابھی فلحال تجھے کچھ سمجھ نہیں ائے گا کیونکہ تُو ابھی ہوش میں نہیں ہے ! !
میر اُس کے بال پیشانی سے پیچھے کرتا بولا جب عمر کو تیز نیند انے لگی وہ میر
! ! کے کندھے پر سر گراتا اب سونے کی تیاری کر رہا تھا
زہرام کی نظر بس عمر کے لبوں کے کنارے پر ٹھہری ہوئی تھی ! ! جہاں
! ! لپسٹک کا نشان موجود تھا جسے دیکھ زھرام نے اپنی سانسیں روکی تھی
یہ سچ نہیں ہو سکتا تھا عمر کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا ! ! زھرام کے دل نے
بھی گواہی دی تھی مزید اس بات کا بتنگڑ نا بنے اسلئے زھرام نے ٹشو نکالتے
! ! ہیں اس کے لبوں کے کنارے سے لپسٹک صاف کی

سر یہ آپ کے بھائی ہیں ! ! ہیڈ جو حیرت میں ڈوبا تھا اب میر کے پاس آکر ! ! استفسار کرنے لگا

ہاں ! ! میر نے جواب دیا

سر پھر یہ کیسے ایسی حرکت ! ! ابھی ہیڈ آفیسر کہہ رہا تھا جب میر نے بات کاٹی

کونسی حرکت ؟ کچھ نہیں کیا عمر نے اور یہ بات میں بہت جلد ثابت کرونگا ! ! میر دھاڑا تھا اب اُس کی برداشت سے یہ سب باہر ہو رہا تھا

ا۔ائی ایم سوری سر میر اوہ مطلب نہیں تھا ! ! میر کی دھاڑ پر خود کو سنبھالتے ہیڈ صفائی دینے لگا

تمہارا جو بھی مطلب تھا مجھے نہیں سننا بس اتنی بات یاد رکھو عمر بے قصور ہے اس کی بے گناہی بہت جلدی سامنے ائے گی ! ! میر اُسے دیکھ سرخ آنکھوں سے بولا جب ہیڈ فوراً سباب میں سر ہلا گیا

سرکل کوٹ میں کچہری ہیں!! دوپہر تین بجے دونوں کے بیان لیے جائینگے پھر فیصلہ سنایا جائیگا!! ہیڈ نے نرمی سے اُسے آگاہ کیا

جانتا ہُوں!! میر کہتا عمر کو لیے کھڑا ہوا زھرام بھی عمر کو تھامے ہوئے تھا!!

عمر میرے ساتھ جا رہا ہے!! کل تین بجے کاٹ میں ہو گا!! اور اگر کوئی بھی ابھی کی ضمانت کا پوچھے تو میرا نام لے دینا!! میر اُسے دیکھ کہتا عمر کو سہارا دیتے اب پولیس سٹنشن سے باہر کا رخ لے چکا تھا!!

عمر کو گاڑی میں بٹھاتے اُن دونوں نے بھی اپنی اپنی سیٹ سنبھالی! پورے راستے خاموش رہی تھی میر اور زہرام کی گہری سوچوں میں گم تھے!! جب کہ عمر سویا ہوا تھا وجہ وہ بے ہوشی کی حالت میں تھا

میڈیا میں تباہی پھیلی ہوئی ہے میر!! اپنے فون پر کالز پر کالز آتے دیکھ زہرام نے اس خاموشی کو توڑا تھا

ہمم!! میر نے ھنکارا بھرا وہ کچھ سوچ رہا تھا

جس لڑکی نے بیان دیا ہے وہ کون ہے ! ! پتہ لگوایا؟ میر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ کہا

میں نے سعد کو کول کر دی ہے وہ پتہ لگ وہ رہا ہے ! ! زہرام نے جوابا کہا

جب میر سر کو خم دے گیا

اگلے کچھ ہی وقت میں میر کی گاڑی سکندر ہاؤس کے اگے رکی تھی ! ! گاڑی پارچ پر روکتے میر اور زھرام گاڑی سے اترے پھر دونوں نے سہارا دے کر احتیاط سے عمر کو گاڑی سے اتارا عمر غنودگی میں تھا اس کی آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھل رہی تھی ! !

وہ دونوں اُس کا ہاتھ اپنے کندھے سے گزارتے اُسے لیے اندر کی جانب بڑھے جب سب کو لاؤنج میں پریشان بیٹھا پایا رات کے چار بجنے کو تھے اور جب میر اور زھرام گئے تھے تو سب سو رہے تھے لیکن اب سب اٹھے ہوئے تھے میر اور زہرام کو اس سارے واقعے میں چار ساڑھے چار گھنٹے لگ چکے تھے ! !

عمر!!سب ان لوگوں کو دیکھتے فوراً گے آئے تھے!!جب کے سب کو
کھڑے دیکھ میر اور زھرام نے گہرا سانس بھرا
میر بچے کیا بول رہے ہیں یہ سب نیوز میں!!اور عمر کو کیا ہوا ہے!!صائمہ
! بیگم پریشانی سے استفسار کرنے لگی جب کے باکی سب کا بھی یہی سوال تھا
!! کچھ نہیں ہوا ماما سب ٹھک ہے!!میر کہتا عمر کو صوفے پر بیٹھا چکا تھا
کچھ چیز جس سے نشا اُترے؟سوالیہ نظروں سے پوچھا
ہاں نمبوں!!ابرش کہتی کچن کی جانب بڑھی تھی اس نے ایک ناول میں
!!پڑھا تھا کہ نشہ نیمبو سے اترتا ہے جو اج کام اگیا تھا
!!اگلے لمحے ابرش نیمبو پانی میں گھول کر نیبو پانی بنا کر لائی تھی
یہ لیں!!ابرش نے گلاس میر کی جانب بڑھایا جب میر نے فوراً گلاس
! تھامتے عمر کے نزدک کیا

پہلے ہی گھر والے کال کر کے ذہرام سے پوچھ چکے تھے سارا معاملہ ذہرام نے بس اتنا بتایا تھا کہ وہ لوگ گھرا رہے ہیں اور وہاں اکر بتادیں گے کسی کو بھی پریشانی سے نیند نہیں ارہی تھی !!

میر نے گلاس عمر کے لبوں کے نزدیک کیا !!

عمر پی اسے !! اُسے غنودگی میں دیوار کو گھورتا پا کر میر نے اُسے متوجہ کرتے کہا پھر اپنے ہاتھوں سے اُسے نیمبو پانی پلانے لگا !! جسے عمر چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر کر پی رہا تھا

میر نے اپنے ہاتھ سے اُسے وہ پورا پانی پلایا !!

یہ نیوز کیا چل رہی ہیں بچوں !! احمد صاحب اُن سب کو دیکھ بولیں

بابا جس لڑکی نے بیان دیا ہیں اُس کے بارے میں پتہ چل جائے کافی حد تک معاملہ سمجھ میں آجائیگا !! کل کچیری ہے کوٹ میں معاملہ صرف چند گھنٹوں, میں کاٹ تک جا پہنچا ہے !! جس سے صاف ظاہر ہے لڑکی کو عام نہیں ہیں !!

میر نے اُنہیں آگاہ کیا جب کے کوٹ کی بات پر سب نے بے یقینی سے دیکھا تھا کوٹ کی بات کوئی چھوٹی نہیں تھی اُن کے گھر کا بچا کاٹ میں جاتا یہ سب کے لیے نا قابل قبول تھا!

معاملہ عدالت تک چلا گیا؟ احسن صاحب بے یقینی سے بولے

جی چھوٹے بابا معاملہ بہت بگڑ رہا ہے!! میڈیا میں افراتفری مچی ہے!! کچھ گھنٹوں میں نیوز ہر چینل پر ٹرینڈ کر رہی ہے!! ہمارے ملک کو تو ویسے ہی ہر بات کو پتنگڑ بنانے کے لیے چاہیے اور خاص کر جھوٹی خبریں تو ایسے پھیلائی جاتی ہیں جیسے اگلے کی عزتے نفس ہی مار دی گئی ہو!! میر ضبط سے بولا

بلکل ایسا ہی ہے میر!! ابھی فلحال عمر کو ارام کی ضرورت ہے!! عمر کو ارام کرنے دیتے ہیں سکون سے سوئے گا تو صبح ہوش میں اٹھے گا!! احمد صاحب سر کو خم دیتے پھر عمر کی حالت دیکھ بولے

!! جب میر اسباب میں سر ہلاتا عمر کو تھامتے کھڑا کر چکا تھا

جب کے میرب پیچھے کھڑی بے یقینی سے عمر کو دیکھ رہی تھی وہ اچھے سے جانتی تھی عمر کا اخلاق عمر ایسا نہیں کر سکتا میرب بہت دیر سے کمرے سے باہر ائی تھی وہ نیوز میں چلتی کوئی خبر نہیں دیکھ سکی تھی بس اس نے ادھر ادھر سے باتیں ہی سنی تھی!!

جس کو سن کر وہ دنگ رہ گئی تھی!! اور پتہ نہیں کیوں لیکن اس کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی!!

جسے وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی!! عمر کو لیے میر اور زھرام اُس کے کمرے کی اور بڑھے!!!

عمر کو بیڈ پر لٹاتے زہرام نے اس کے اوپر کمفرٹر ڈالا!! اُس کی پیشانی چومتے اب وہ لوگ باہر کا رخ لے چکے تھے جاتے جاتے کمرے کی لائٹ بند کرنا نہیں بھولے تھے وہ دونوں ہی جانتے تھے عمر کو اندھیرے کے بغیر نیند نہیں اتی!!

جب کے اک تو نشا اوپر سے غنودگی کی حالت میں وہ جلد ہی گہری نیند میں
!! سو چکا تھا

میر اور زھرام باہر نکلے تھے باکی سب بھی پریشانی سے اب احمد صاحب کے
!! کہنے پر اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے

میر اور زھرام لاؤنج میں آئے زھرام نے واپس کھلے ہوئے اے لی ڈی پر
!! نظریں جمائی

وہ نیوز دوبارہ دوبارہ چل رہی تھی میرب جو پانی پینے کے گرز سے کچن میں
!! جا رہی تھی سامنے اے لی ڈی پر لڑکی کو دیکھتے اُس کے قدم رکے تھے

میر اور زھرام اے لی ڈی سے فاصلے پر کھڑے ایل ای ڈی پر چلتی نیوز ہی
!! دیکھ رہے تھے

!! جب کے میرب پیچھے سٹل کھڑی اُس لڑکی کو دیکھ رہی تھی

ب۔بھائی!! جب لڑکی کا چہرہ اسکرین سے ہٹا تب میرب ہوش کی دنیا میں
واپس اتی میر کو پکار گئی جب کے اُس کی پکار پر میر پر زھرام نے اک ساتھ

ہی پیچھے مڑ کر میرب کو دیکھا تھا جس کا چہرہ زرد پڑھ رہا تھا شاید اُس لڑکی کی باتوں سے اُس الزام سے جو وہ عمر پر لگا رہی تھی !!

بھائی اس لڑکی کو میں جانتی ہوں !! میرب فوراً میر کے پاس اتی بولی جب کے اُن دونوں نے فوراً میرب کو دیکھا !!

کون ہے یہ بچے ؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

جس دن ہم سب شاپنگ پر گیے تھے یہ وہی تھی !! سب الگ ہو گئے تھے میں اور عمر ساتھ تھے جب یہ لڑکی اُن کے پاس آئی !! وہ انہیں کہہ رہی تھی کہ وہ ان کی بہت بڑی فین ہیں !! وہ کافی دیر تک عمر سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی !! مال میں اس لڑکی کے ساتھ اور بھی دو تین لڑکیاں تھی یہ عمر سے مزید بات کرنا چاہتی تھی لیکن عمر نہیں کرنا چاہتے تھے وہ اگے بڑھ گئے تھے اور وہ لڑکی پیچھے کھڑے ہو کر کافی دیر تک انہیں دیکھ رہی تھی !!

اور ہاں وہ عمر کی بہت تعریفیں کر رہی تھی ! ! میرب نے دھیمے لہجے میں ساری باتوں سے اُن دونوں کو آگاہ کیا ابھی وہ کچھ بولتا جب پیچھے سے سعد تیزی سے ایا ! !

سر ! ! سعد کی آواز پر میر نے اُسے دیکھا تھا

سر اُس لڑکی کے بارے میں پتہ چل چکا ہے ! ! سعد میر کو دیکھ بولا جب میر نے اُسے دیکھ بولنے کا اشارہ کیا

سر اس کا نام ائرہ ہے یہ بزنس مین فاروق ہمدانی کی بیٹی ہے ! ! عمر اور زھرام سر سے پہلے مائم سر کے بعد اُن کی کمپنی ٹاپ ٹو پر آ رہی تھی ! !

لیکن سے عمر اور زہرام سر کی کمپنی کے بعد ساری ریچ اُن کی کمپنی پر ائی تھی اور فاروق ہمدانی کی کمپنی ایک دم سے ٹھپ ہو گئی تھی ! ! اب ان کی کمپنی ٹاپ 10 میں تو اتی ہے لیکن ٹاپ فائو سے باہر نکل چکی ہے ! ! اور سر یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ان کی بیٹی یعنی ایرا ہمدانی پچھلے دنوں اپنے باپ کا بزنس ٹھپ

ہوتا دیکھ بہت زیادہ پریشان تھی!! حد تک کمپنی ائرا کے نام پر ہی ہے!!

سعد نے میر کو اک اک خبر سے آگاہ کیا

ہاں بھائی وہ یہی کہے رہی تھی کے اُس کے پاپا بھی بزنس مین ہے!! میر ب کو اُس لڑکی کی باتیں یاد ائی تھی جب وہ فوراً بولی میر گہری سوچ میں گم ہوا تھا سمجھنے میں لمحہ نا لگا یہ سب کیوں کیا گیا!! میر اگلے لمحے سارا معاملہ سمجھ چکا تھا جب کے زہرام کا حال بھی الگ نہ تھا اسے بھی اہستہ اہستہ ساری چیزیں سمجھ ا رہی تھی!!

ابھی کہا ہیں آئرا؟؟ میر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ پوچھا

وہ اپنے فارم ہاؤس پر ہے اور کل کورٹ کے لیے وہ پوری طرح تیار ہو رہی ہے ہائی سے ہائی وکیل ہائر کیے گئے ہیں وہ کل کیس کے لیے بالکل تیار ہے!! وہ کسی بھی حال میں اس کیس کو جیتنا چاہتی ہے!! اور اس کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہے!! سعد نے میر کو دیکھ کہا جب میر نے

دھیرے سے سر کو خم دیا وہ کسی گہری سوچوں۔ گم ہو چکا تھا!! جب کے
!! میرب خاموشی سے بس عمر کے بارے میں سوچ رہی تھی
!!ایک نئ صبح کا اغاز ہوا جو یقینا کسی کے لیے بھی خوبصورت نہیں تھی
!!میر صوفے پر بیٹھا تھا گود میں لیپ ٹاپ تھا جس پر یقیناً وہ کچھ کر رہا تھا
ابرش کی آنکھ کھلی تھی اُس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولتے اپنے
برابر میں دیکھا وہاں میر موجود نہیں تھا صبح کے بعد سے میر زہرام اور
بہرام میں سے کوئی نہیں سویا تھا وہ لوگ رات بھر اس معاملے کی تحقیق کر
!!رہے تھے
کافی کچھ مزید سامنے ارہا تھا ابرش اٹھ کر بیٹھی نیند میں اپنی آنکھیں رگڑتے
اس نے کچھ دیر غائب دماغی سے اِدھر اُدھر دیکھا جب نظر سامنے بیٹھے میر
پر پڑی جس کی نظریں لیپ ٹاپ پر تھی
میر!!ابرش نے اُسے پکارا جب میر نے سکرین سے نظریں ہٹا کر ابرش کو
دیکھا

گڈ مارننگ ! ! میر اُسے دیکھ دھما سا مسکرا کر بولا وہ نہیں چاہتا تھا ابرش پریشان ہو

! ! گڈ مارننگ ! ! ابرش کہتی بیڈ سے اُترتے میر کے پاس آکر بیٹھی

اپ سوئے نہیں رات بھر ؟ ابرش میر کو دیکھ بولی

نہیں ! ! لیکن مجھے نیند نہیں ارہی ! ! میر اُسے دیکھ نرمی سے بولا

کیونکہ اپ پریشان ہیں عمر بھائی کو لے کر ! ! ابرش بھی دھیمے لہجے میں بول رہی تھی

زندگی بھی نہ بڑی خراب ہوتی ہے کبھی کبھی ایسے کھیل کھیل جاتی ہے جس کی توقع ہی نہیں ہوتی اب دیکھو میڈیا میں ہر طرف یہ نیوز چل رہی ہے حالانکہ میں جانتا ہوں یہ سچ نہیں ہے لیکن پھر بھی کیونکہ جب بات عزت پر اتی ہے تو وہاں اکر سب ختم ہو جاتا ہے اور یہاں بات عمر کی عزت پر آرہی ہے عمر کی پاک دامنی کا کوئی بھی چیخ چیخ کر ثبوت دے سکتا ہے لیکن پھر بھی ! ! خبر ملتے ہی خبر کس طرح پھیلا جارہی ہے

لوگ پیسے کے لیے کیا کیا کر سکتے ہیں بلکہ کس حد تک گر سکتے ہیں اس کی عمر کو گرا کر اپنی کمپنی کو اوپر لانے کے لیے یہ سارا معاملہ کیا گیا صرف اس لیے تاکہ عمر کی عزت ختم ہو!! اُس سے کمپنی کے شیئر تو ویسے ہی گر جائیں گے !! لیکن ایسا میں ہونے نہیں دونگا

میر سامنے دیوار پر نظر جمائے بولا

سچ میں سب پیسوں کے لیے کیا گیا ہے میر؟؟ ابرش حیرت سے بولی جب

میر نے دھیرے سے سر کو خم دیا

اپ فکر نہ کریں سچائی کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے اس بار بھی ہو گی!! کیونکہ اپ ہے نا!! ابرش میر کو دیکھ فخر سے بولی

انشاءاللہ!! میر نے بھی مسکرا کر کہا

چلو فریش ہو جاؤ تُم میں عمر کو دیکھتا ہوں!! میر گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

!! جبکہ میر کی بات پر وہ اسباب میں سر ہلا گئی

ابھی میر کمرے کے دروازے تک پہنچا تھا جب ابرش کی آواز پر قدم رکے

!!

میر!!اُس کی آواز پر میر نے مڑ کر اُسے دیکھا

اج ولیمہ ہے ہمارا!! میر اخیال ہے فلحال اسے اگے بڑھا دینا چاہیے کیونکہ

جس حساب سے گھر کے حالات چل رہے ہیں اس میں ولیمہ مشکل ہو گا!!

ابرش میر کو دیکھ پریشانی سے بولی

ولیمے سے یاد ایا ہم نے تو اپنی برات کی رات ہی مکمل نہیں منائیں وہ بھی تو

پینڈنگ ہے!!اسے پریشان ہوتا دیکھ میر معائنے خیزی سے گھمبیر آواز میں

بولا

جب کے اُس کی بات پر ابرش کا چہرہ سرخ پڑا تھا اُسے میر کے سامنے بہت

!! شرم اتی تھی

اُس کا یک دم سرخ ہوتا چہرہ دیکھ میر ہولے سے ہنسا اسے معائنے خیزی سے
ہنستے دیکھ ابرش تیزی سے بھاگتی باتھ روم میں بند ہوئی جبکہ اس کی سپیڈ پر
میر بمشکل اپنی مسکراہٹ روکتا کمرے سے نکلتا چلا گیا
اسے عمر کو دیکھنا تھا میر کا رخ عمر کے کمرے کی اور ہی تھا! جب کے
دروازے کے باہر پہنچتے سامنے سے زہرام اتا دکھائی دیا جو خود بھی شاید عمر
کے کمرے کی اور ہی ارہا تھا
گڈ مارننگ بڈی؛! !زہرام میر کے پاس اتا بوجھل لہجے میں بولا وہ بھی رات
!! بھر نہیں سویا تھا اس کی اواز بتا رہی تھی
وہ دونوں اک ساتھ عمر کے کمرے کا دروازہ کھولتے داخل ہوئے تھے
سامنے کا منظر دیکھ وہ دونوں ہی یک دم رکے تھے
عمر سامنے ریڈی ہو رہا تھا افس کے لیے وہ مکمل ریڈی تھا بس اپنے اوپر
پرفیوم چھڑک رہا تھا دروازہ کھلنے کی اواز پر اس نے نظر گھمائے اپنے
!! دروازے کی اور دیکھا تھا

گڈ مارننگ بھائیوں تم لوگ اتنی صبح صبح کیسے اٹھ گئے اور زھرام تُواب تک ریڈی نہیں ہوا جانا ہے افس اور میر تجھے بھی اپنے افس جانا ہے تو ابھی ریڈی نہیں ہوا؟؟ان دونوں کو ایسے کھڑے تھے عمر مصروف انداز میں بولا

یار پتہ نہیں کیوں سر درد سے پھٹ رہا ہے میر اایسا لگتا ہے جیسے کوئی بھاری نشہ کر لیا ہے میں نے تو بس استغفار میں اور نشہ کبھی نہیں!! کچھ یاد ہی نہیں ارہارات کا میں کب اکر سویا تھا؟

عمر خود سے کہتا خود جواب دے رہا تھا ساتھ اب بیڈ پر بیٹھ کر سر درد کی میڈیسن کھا رہا تھا!!

تم لوگ کیا مہمان ہو جو تم لوگوں کو کمرے میں انے کے لیے انویٹیشن دوں؟؟ان دونوں کو اسٹل دروازے میں کھڑا دیکھ عمر ائبرو اچکائے استفسار کرنے لگا جبکہ میر اور زہرام نے اپنے لب بھینچے تھے

عمر کو کچھ بھی یاد نہیں تھا وہ سب کچھ نارمل سمجھ رہا تھا

چلواجاؤابھی میں نے ناشتہ بنوانے کا بولا ہے اتنے ناشتہ بن رہا ہے ہم لوگ
نیوز دیکھتے ھیں ! ! عمر اے لی ڈی کا ریموٹ تھامے اُن دونوں کو دیکھ بولا
جب کے اُس کے ہاتھ میں ریموٹ دیکھ زھرام اُس پر لپکا تھا
ن۔ نہیں ! ! کیوں دیکھنا ہے اے لی ڈی ؛! زہرام نے اسے ریموٹ چھینا تھا
وہ نہیں چاہتا تھا وہ ایل ڈی دیکھے اور وہ نیوز سنے جس میں زہر تو اگلا جا رہا تھا
کیا مطلب کیوں دیکھنا ؟؟ اف کورس نیوز دیکھنے کے لیے کیا چل رہا ہے
ملک کے حالات تو پتہ چلے ! ! اور میں روز صبح دیکھتا ہوں یہ کوئی نئ بات
! ! نہیں ہے تُو اچھے سے جانتا ہے
! ! عمر نے واپس زہرام کے ہاتھوں سے ریموٹ تھامتے کہا
اج مت دیکھ کوئی قیامت اجائیگی ؟ میر سنجیدگی سے بولا
ہو کیا گیا ہے تم دونوں کو ؟؟ ایل ای ڈی دیکھنے سے کیوں منع کر رہے
ہو ؟؟ رات بھر سوئے نہیں ہو کیا ؟؟ عمر بیزاریت سے کہتا ایل ای ڈی
کھول چکا تھا

جبکہ وہ دونوں گہرا سانس بھر کر رہ چکے تھے وہ لوگ معاملہ اپنے حساب سے عمر کو بتانے کا ارادہ رکھتے تھے کیونکہ جو ایل ای ڈی میں بتایا جا رہا تھا اس کو سن کر عمر کا دماغ خراب ہو جانا تھا وجہ جس طریقے سے بتایا جا رہا تھا وہ ناقابل قبول تھا!! سیدھی سیدھی عزت پہ بات اٹھ رہی تھی اور عمر بھی اپنی عزت کو لے کر بہت زیادہ پوسسیو تھا!!

عمر نے ایل ای ڈی کھولی اور بیڈ پر ڈھنے والے انداز میں لیٹا!!

ایل ای ڈی کھلتے ہی کارٹون کا چینل کھلا تھا جو کل بیلا دیکھ رہی تھی!!

بیلا دیکھ رہی تھی کارٹون!! عمر نے مسکرا کر کہتے چینل چینج کیا تھا جب نیوز کا چینل لگا!!

سامنے سکرین پی اپنی تصویر دیکھ عمر پہلے بے دہانی میں نظریں پھیر گیا لیکن پھر کچھ محسوس کرتے اس نے پھر سے ایل ائی ڈی پر دیکھا تھا ہاں وہ اسی کی تصویر تھی!!

عمر کی انکھوں میں بے یقینی اتری تھی جبکہ میر اور زہرام اُسے ہی دیکھ رہے تھے!!

عمر لشاری پر لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کہا مقدمہ اج عدالت میں بیٹھا جائیگا!!اج عمر لشاری کواُن کے لیے کی سزادی جائیگی!!میری عدالت سے بنتی ہیں کے انہیں کڑی سے کڑی سے سزادی جائے تاکہ ہمارے ملک میں لڑکیاں فخر کے ساتھ چلیں نہ کے ڈر کر!!اگراج عمر لشاری کو سزا ملے گی تب ہی اگر جا کر اس طرح کے کام کرنے والے لڑکوں کو روکا جا سکتا ہے!!

اینکر کی آواز ایل ای ڈی سے سنائی دے رہی تھی جبکہ عمر کو لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے!!

عمر نے نفی کی تھی یہ سچ نہیں ہو سکتا تھا!!جب اُس لڑکی کا بیان اک بار پھر سکرین پر ایا تھا

اس لڑکی کو دیکھ عمر سٹل ہوا تھا جب کہ اس سے کہیں زیادہ اس کے الفاظوں پر!!

یہ تو مجھے مول میں ملی تھی!! عمر کے لبوں نے حرکت لی تھی جب میر اور زھرام نے اُسے دِیکھا

ہاں اس سے وہی تُجھے دیکھا تھا!! زہرام نے جوابا کہا

ی۔ یہ کیا بول رہی ہے؟؟ لڑکی کے الفاظ سن عمر بے یقینی سے بولا اس کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے!

وہ جیسے جیسے باتیں سن رہا تھا اس کی حالت غیر ہو رہی تھی اس نے دوسرا چینل بدلا اس پر بھی یہی نیوز دکھائی جا رہی تھی پھر تیسرا پھر چوتھا ہر نیوز چینل پر یہی نیوز چل رہی تھی!!

جو سر پہلے ہی درد کر رہا تھا اب وہ درد سے پھٹنے کو ہو رہا تھا!! اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ میر نے اگے بڑھتے بٹن بند کیا تھا جس سے ایل ای ڈی فورا بند ہوا تھا!

م۔میر کیا ہے یہ سب ؟؟عمر کھڑا ہوتا میر کو دیکھ بولا

جھوٹے الزام ! ! اس لڑکی کا نام ائرہ حمدانی ہے فاروق ہمدانی کی بیٹی ! ! میر کی گھمبیر آواز سنائی دی گئی جبکہ اُس کی نظریں سامنے تھی

! ! فاروق ہمدانی بزنس مین ؟عمر نے الجھ کر پوچھا جب میر نے سر کو خم دیا

عمر کو تو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کیا ہو رہا ہے ! ! اُس کا دماغ بری طرح الجھ چکا تھا

! ! میر اور زھرام کی نظریں اُس کے چہرے پر ہی تھی

عمر یاد کر اور بتارات کیا ہوا تھا ! ! جب تُو یہاں سے گیا تو تُو کسی کام سے جا رہا تھا پھر آگے کیا ہوا ؟؟میر اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے بولا

میر مجھے کچھ یاد نہیں ارہا ! ! عمر اپنے ذہن پر زور مسلسل ڈال رہا تھا لیکن اُسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا

عمر نے مزید اپنے ذہن پر زور ڈالا جب اُس کے سر میں انتہا کی حد تک درد اٹھا ! !

اہ!!اُس نے اپنا سر ہاتھ میں تھاما تھا جب کے میر اور زھرام فوراً اُس کے پاس بیٹھے تھے!!

عمر!!ریلیکس!!زھرام نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کہا

یہ سب ہو کیا رہا ہے!!اپنے موبائل پر بجتی رنگز دیکھ عمر نے اپنا موبائل اٹھا کر سامنے کیا تھا

سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر ہزاروں کی تعداد میں عمر کو ٹیگ کیا گیا تھا!!جب کے نیوز پر لاکھوں کی تعداد میں ٹویٹس بنائے گئے تھے!!

ہزاروں کی تعداد میں میسجز عمر کو ریسیو ہو رہے تھے!!

ہمیں آپ سے یہ امید نہیں تھی مسٹر عمر آپ تو ہمارے فیورٹ تھے لیکن اب!!!اس طرح کے ڈسپوائنٹ سے بھرے میسجز عمر کی انکھوں کے سامنے ارہے تھے

عمر کی سانسیں گہری ہو رہی تھی!!موبائل مسلسل بجے جا رہا تھا جب عمر نے ایک جھٹکے سے موبائل زمین پر طاقت سے مارا تھا موبائل کے دو

ٹکڑے ہوئے تھے!! میر اور زھرام جو اپس میں کچھ بات کر رہے تھے ایک جھٹکے سے زمین کو دیکھنے لگے جہاں عمر کے موبائل کے دو ٹکڑے ہوئے پڑے تھے!!

عمر کھڑا ہوا تھا اسے بے ساختہ اکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی! اُس نے اپنی شرٹ کے دو بٹن کھولے!! اُس کا حسین چہرہ سرخ پڑھ رہا تھا!!

عمر ریلیکس!! سب ٹھیک ہو جائے گا!! اُس کی بگڑتی حالت دیکھ زھرام اُسے سمجھانے لگا جب کے عمر اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا گویا اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا ہو!!

میر نے بغور اس کا چہرہ دیکھا پھر خاموشی سے اگے بڑھتے اسے اپنے سینے میں بھینچا میر کے سینے لگتے ہی عمر نے اُس کے گرد حصار باندھا تھا!!

میر نے نرمی سے اُس کے بال سہلاتے اُسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی جو وہ ہو بھی رہا تھا لیکن اس وقت جو عمر محسوس کر رہا تھا وہ شاید کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا!!

جس طرح کے الزام لگ رہے تھے وہ اک عزت دار پاک دامن شخص کے لیے موت کے برابر تھے!!

عزت بنانے میں سالوں لگ جاتے ہیں اور عزت کا جنازہ نکلنے میں ایک لمحہ نہیں لگتا یہ صرف کہاوت سنی تھی میں نے لیکن اج دیکھ بھی لی!! عمر میر کے سینے سے لگا بکھرے لہجے میں بولا

اس عزت کو واپس جوڑا بھی جا سکتا ہے اگر عزت ٹوٹنے والا شخص خود اپنی عزت توڑنے کا حامل نہ ہو!! میر نے گھمبیر آواز میں کہا

ہماری کمپنی کے شیئرز اب پانی کی طرح گر جائینگے!! ٹاپ ٹو سے بلیک لسٹ میں اجائے گا ہمارا بزنس اور میری عزت جس کو بہت محنت سے بنایا تھا میں نے!! عمر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کہیں سے سکون تلاش کر لیتا عمر سب ٹھیک ہو جائے گا تُو اپنی حالت خراب مت کر!! میر نے ضبط سے کہا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ائرہ اور فاروق ہمدانی کو ابھی موت کے گھاٹ
!!اتار دے جس نے اس کے دوست کی حالت کر دی تھی
تُو شیر ہے!!اور شیر کبھی بھی کمزور نہیں پڑتا!!بھلے ہی پھر جنگل میں کتنے ہ
جنگلی کتے کیوں نہ اجائے!!میر نے اس کی پشت تھپتھپاتے کہا
!!عمر ایسے ہی کھڑا رہا پھر نرمی سے پیچھے ہوا
اتنا تو ان کم ظرف لوگوں نے عزت کا جنازہ نکال دیا ہے اتنے تو الزام لگا
دیے ہیں اب انہیں ان کی اصلی جگہ پر پہنچا کر ایک اور الزام حاصل کر لیتا
ہوں!!عمر سرخ آنکھوں سے کہتا بڑے بڑے ڈھنگ بھرتے کمرے سے
!!جانے لگا جب میر اور زہرام نے اسے تھاما
عمر پاگل ہو گیا کیا؟ ویسے معاملہ بہت خراب ہوا پڑا ہے!!اس میں ہوش
سے لینا ہے کام!!زھرام نے ہے تھامتے ہوئے کہا

چھوڑ دو مجھے ! ! میں اپنی عزت کے ساتھ یوں کھیلنے والے لوگوں کو
چھورونگا نہیں ! ! عمر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنے ساتھ اپنے دشمنوں کو
! ! بھی آگ لگا دے
عمر ! ! میر نے اُسے سختی سے ڈپٹا کیونکہ حالات بہت نازک بنے ہوئے تھی
! ! اُس لڑکی کے مگرمچھ کے آنسوں عوام پر ایسر ہو رہے تھے
میں ایسا نہیں کر سکتا میر جو بتایا جا رہا ہے ! ! میں تو کبھی کسی لڑکی کی طرف
دیکھتا بھی نہیں ہوں جب بھی کسی کو دیکھا ہمیشہ عزت بھری نگاہ سے دیکھا
جانتا ہے کیوں ؟ ؟ کیونکہ میں بھی ایک بیٹی کا باپ ہوں میری بھی ایک بیٹی
ہے ! ! ماں باپ کا کیا ہمیشہ اولاد کے سامنے اتا ہے جو آج میں کروں گا کل وہ
میری بیٹی کے سامنے ائے گا ! ! اگر آج میں کسی عورت ذات کو غلیظ نظروں
سے دیکھوں گا تو کل کو میری بیٹی کو بھی کوئی غلیظ نظروں سے دیکھے گا ! !
جس طرح اک باپ ہو کر میں برداشت نہیں کر سکتا اسی طرح وہ بھی تو
کسی کی بیٹی ہو گی نا پھر کیسے میں کسی کو غلط نظروں سے دیکھ سکتا ہوں ! ! عمر

تھکے لہجے میں کہتا صوفے پر بیٹھا تھا اُسے لگ رہا تھا ہ کے جسم میں ساخت نہیں ہیں ! !

مجھے کچھ یاد نہیں ارہا اور یہی میری سب سے بڑی کمزوری بنے گی کیونکہ ہر کوئی اُس لڑکی کی بات کو سچ مان رہا ہے ! ! بتایا جارہا ہیں کے میں نشے میں تھا ! ! میں نے کبھی نشے کو ہاتھ نہیں لگایا اور اگر زبردستی پلایا گیا تھا تو میں نشے میں بھی اتنی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتا یہ مجھے میری پرورش اور ذات پر بھروسہ ہیں ! ! میرا مالک کبھی مجھے حرام چیز کرنے نہیں دے سکتا ! ! عمر سامنے دیوار پر نظریں جمائے بولا

ہم جانتے ہیں عمر یہ سب جھوٹ ہے تُو کبھی ایسا کچھ نہیں کر سکتا ! ! بھلے پھر تُو نشے میں کیوں نہ ہو ! ! پیسہ شہرت اس زمانے میں بہت معنی رکھتی ہے اور پیسے کے لیے کچھ لوگ ایسے بھی گر سکتے ہیں ! ! زندگی میں ہر طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اج ان لوگوں سے بھی پڑ گیا اس معاملے میں بہت سوچ سمجھ کر اگلا قدم اٹھانا ہے ! ! اج کورٹ میں مقدمہ ہے ! ! اج

اخری فیصلہ کیا جائے گا!! میر اُسے دیکھ بولا جب عمر نے میر کی اخری بات پر اسے چوں ک کر دیکھا

اتنی جلدی مقدمہ کیسے ہو سکتا ہے میر مقدمے کے لیے تو تقریبا اک ہفتے کا وقت ہوتا ہے!! عمر اُسے دیکھ بولا

تُو ٹھیک کہہ رہا ہے عمر لیکن وہ لڑکی بہت عقلمند اس نے مقدمہ جلد سے جلد کا کروایا ہے وہ کہتی ہے اُسے انصاف چاہیئے صرف اس کارونا عوام کو یقین دلا گیا!! زھرام عمر کو دیکھ بولا

کس چیز کا انصاف جب اس کے ساتھ کچھ نا انصافی ہوئی نہیں ہے!! یہ عوام ایسا کیسے کر سکتی ہے ایک جگہ پر وہ ہم سے بہت پیار جتانے کے حامل ہوتے ہیں اور جب ہمیں انہی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ مخالف سمت میں چلے جاتے ہے صرف اس کارونا مجھے غلط ثابت کر سکتا ہے کیا اتنا کمزور دل ہے لوگوں کا!! جو مجھے بہت عرصے سے فالو کرتے ہیں جو مجھے بہت

عرصے سے جانتے ہیں وہ بھی ایک لڑکی کے جھوٹے بیان سے مجھے غلط سمجھ سکتے ہیں!! عمر بے یقینی سے بولا

عوام کو جو دکھایا جائے گا وہی مانا جائے گا!! وہ لڑکی ہر طرح سے بہت دیکھ کر قدم رکھ رہی ہے اس نے لوگوں کی سمپتی حاصل کرلی ہے وہ سمپتی اسے مزید اگے بڑھنے پر مجبور کر رہی ہے!! میر اُسے دیکھ بولا

اب بھی یہ سب اک خواب جیسا لگ رہا ہے کاش یہ سب خواب ہو اک درد ناک خواب اور ابھی میری آنکھ کھل جائے!! عمر تھکے لہجے میں بول

یہ اک حقیقت ہیں عمر!! ہماری دنیا کی حقیقت!! جس کو درست ہونا پڑے گا میرا وعدہ ہے تُجھ سے تجھے تیری عزت تیرا رتبہ سب کچھ واپس تیرا بناؤنگا!! میر اُسے دیکھ بولا اُسے تھکا ہوا دیکھنا میر اور زھرام کے لیے بہت مشکل تھا!!

تمہیں پتہ ہے اگر ان حالات میں کوئی عام شخص ہوتا تو اپنی جان دے دیتا پتہ ہے میں کیوں اب تک تم لوگوں کے سامنے ہوں؟ کیونکہ میرے پاس

تم لوگ ہو تم جیسا دوست ہونا کسی نعمت سے کم نہیں یار ! ! حالانکہ پوری دنیا اس لڑکی کی باتوں پر یقین کر رہی ہے لیکن تم لوگ نہیں کر رہے

حالانکہ سارے ثبوت میرے خلاف ہیں ! ! مجھے نہیں لگتا کے زندگی میں اور کچھ چاہیئے ! ! بس اتنا کے جب میری موت میرے سامنے ہو جب تُم دونوں میری سانسوں سے زدا میرے قریب ہو ! ! خوشی خوشی روح بھی نکلے گی اور سکون سے انکھیں بھی بند ہو جائیں گی ! ! عمر اُن دونوں کو دیکھ بولا اُس کی آنکھوں میں نمی ارہی تھی جسے وہ اندر دھکیل رہا تھا جب کے وہ ! ! جھٹکے سے کھڑا ہوتا ہوں دونوں کے سینے سے لگا تھا

مرنے مرانے کی باتیں سو سال سے پہلے نہیں کرنی تُو نے ! ! ابھی اپنے بچوں کی شادیاں کرنی ہے ہم نے پھر دادا دادی بننا ہے پھر مریں گے تینوں ساتھ ! ! زھرام اپنی آنکھوں کو نمی چھپاتا بولا جب کے اُس کی بات پر وہ تینوں مسکرائے تھے

موت ائے گی وہ بھی ساتھ اور جیے گے تو بھی ساتھ ! ! وہ تینوں مسکرائے
! ! تھے ایسے حالات میں بھی مسکرانا صرف ان لوگوں نے سیکھا تھا
عمر اندر سے ٹوٹ رہا تھا لیکن وہ اپنے دوستوں کو مزید اپنی طرف سے
! ! تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا
معاف کرنا یار میری وجہ سے تم لوگوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے ! !
عمر اُن دونوں کو دیکھ بولا
عمر فضول کی مار کھائے گا تُو ! ! میر اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا
پہلے لگ رہا تھا کہ پتہ نہیں سب ٹھیک ہو بھی پائے گا یا نہیں لیکن اب تم
دونوں میرے پاس ہو سب ٹھک ہو جائیگا ! ! عمر اُن دونوں کو دیکھ بولا
انشاءاللہ ! ! اب ایک کام کرا گر سر میں درد ٹھک ہوتا ہے تو ٹھیک ورنہ ڈاکٹر
کو کال کر لیتا ہوں میں ! ! تین یا چار بجے مقدمہ ہے اس کے لیے تیرا پورا
انرجیٹک ہونا بہت ضروری ہے اور سب سے بڑی بات تجھے ہر چیز یاد انا
ضروری ہیں ! ! مقدمے سے پہلے عمر کوشش کر ہر چیز یاد کرنے کی ہم سب

بھی ثبوت اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو سمجھ ہے نا؟؟ میر اُسے دیکھ

بولا جب عمر اسباب میں سر ہلا گیا

!!ارام کر!! وہ دونوں اُسے کہتے اب کمرے سے نکلے تھے

عمر بہت ٹوٹ چکا ہے میر!! کمرے سے باہر نکلتے زہرام میر سے مخاطب

ہوا

جانتا ہُوں زہرام یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے اور خاص کر عمر جیسے شخص

کے لیے تو بالکل نہیں!! جب کسی بے گناہ پر اتنا بڑا الزام لگ رہا ہو اس

وقت ہمارے اندر اٹھتا وہ طوفان ہمیں اندر سے کھا رہا ہوتا ہے!! میر اُسے

دیکھ بولا

ابھی مزید بات ہوتی جب میر کا فون بجا سعد کی کول تھی جو مزید معلومات

کیلئے نکلا ہوا تھا

سعد کی کول ہیں میں سنتا ہُوں ! ! تُو سی سی ٹی وی سے چھوٹی سے چھوٹی چیز دیکھنے کی کوشش کر ! ! میر اُسے کہتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا جب کے ! ! زھرام بھی اسباب میں سر ہلاتا اب اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا

سعد میر کو معلومات دے رہا تھا بہت سے بندے میر نے معلومات کے لیے لگائے ہوئے تھے ہر طرف سے کچھ نہ کچھ معلومات موصول ہو رہی ! ! تھی

سر آیرا ہمدانی پچھلے دو گھنٹے سے کہیں گئی ہوئی تھی اب وہ واپس فارم ہاؤس ائی ہیں ! ! اُس کے ہاتھ میں کچھ پیپرز ہیں ! ! ۔۔۔ سعد میر کو مزید معلومات سے آگاہ کرنے لگا جسے میر غور سے سنتا ہر ایک بات پر غور و فکر کر رہا تھا کیونکہ ہر ایک بات بہت ضروری تھی کسی بھی بعد میں کسی بھی طرح کا ! ! راستہ مل سکتا تھا

میر نے دماغ میں سب سوچ رکھا تھا ! ! وہ ہر چیز کو اپنے دماغ میں اس طرح بٹھا رہا تھا جیسے ہر چیز بہت اہم ہیں ! ! اور یہی اگے کام انے والا تھا ! ! بے

شک جیت ہمیشہ سچائی کی ہوتی ہیں اور اگر سچائی والا شخص میر ہو تو معاملہ مضبوط ہوتا ہے !!

میر !! زھرام لیپٹاپ تھامے میر کے پاس ایا تھا میر نے فوراً نظریں اٹھائے اُسے دیکھا

میں نے بہت کلوزلی ہر ایک ایکٹیوٹی پر غور کیا ہے دیکھ رات کے 12 بج کے دو منٹ پر عمر ہوٹل میں داخل ہوا تھا ہوٹل میں داخل ہوتے وقت عمر کے ہاتھ میں بس اس کا فون تھا جس پر مسلسل کسی کی کال ارہی ہیں دیکھ عمر کی نظر بار بار فون پر جارہی ہیں اس کا مطلب ایرا اُسے کول کر رہی تھی !! عمر کے چہرے پر بے ظاریت سے مطلب صاف ہیں وہ اُس سے ملنا نہیں چاہتا تھا !! زھرام عمر کے چہرے پر فوکس کیے میر کو بتا رہا تھا

عمر کا فون !! شٹ ڈیم اٹ !! میر نے ہاتھ ٹیبل پر مارا تھا اُس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا

عمر کے فون سے ہمیں کافی کچھ معلوم ہو سکتا تھا لیکن عمر کا فون ہی ختم ہیں!! میر نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی

!! ایگزیکٹکلی نمبر سے ہمیں کول کرنے والے کا پتہ لگ سکتا تھا

زہرام نے اسباب میں سر ہلایا

میر نے فون نکالتے کان سے لگایا

اسلام علیکم سر!! اگے سے وولف کی آواز سنائی دی

وعلیکم السلام وولف تمہارے پاس عمر کا نمبر ہے نا اس کے موبائل پر ائے تمام کال ریکارڈز نکالو اور جلدی مجھے بھیجو!! میر نے اُسے کہتے فون رکھا جب کے مقابل اوکے سر کہتا فوراً دیئے گیے کام پر لگا تھا جب کے میر کی عقلمندی پر زھرام مسکرائے بنا رہ نا سکا!! وہ واقعی بہت عقلمند تھا !! ایرا کب اس ہوٹل میں داخل ہوئی تھی؟؟ میر نے سامنے نظریں جمائے کہا

پچھلے دو دن کے ریکارڈ سے وہ کاتی دکھائی دی ناجاتے ہوئے مینیجر سے معلوم ہوا ہے کے پچھلے چار دنوں سے وہ اسی ہوٹل میں تھی!!زھرام اُسے دیکھ بولا

یعنی وہ بہت دنوں سے سازش کر رہی تھی یہ بہت سوچا سمجھا کھیل ہے!! اس نے پوری تیاری کے ساتھ اس کو شروع کیا ہے!!میر اُسے دیکھ بولا

جب زھرام نے فوراً اطفا کیا ابھی وہ لوگ مزید بات کرتے جب گارڈ ہانپتا کانپتا کمرے میں داخل ہوا!!

سر۔۔۔سر!!گارڈ تیزی سے ایا جب اُن دونوں نے اک ساتھ نظریں اٹھائے گارڈ کو دیکھا

کیا ہوا رضا؟؟میر اُسے دیکھ بولا

س۔سر وہ عمر سر چلے گئے بہت غصے میں وہ گن بھی لے کر گیے ہیں!!گارڈ نے سہمیں لہجے میں بتایا جب وہ دونوں فوراً کھڑے ہوئے

میں نے تمہیں بولا تھا نا کسی بھی حال میں عمر باہر نا جائے ! ! میر اُسے دیکھ غصے سے بولا عمر اس وقت مکمل سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے قاصر تھا کیونکہ وہ اس وقت غصے کے جنون میں سوار ! ! وہ اس وقت کچھ بھی کر سکتا تھا جو اس کے لیے یقیناً مزید مشکل کھڑا کرنے کیلئے استعمال ہونا تھا ! ! یہی ! ! وجہ تھی جو میر نے اُس کے باہر نکلنے پر کچھ دیر کیلئے پابندی لگائی تھی سر ہم نے بہت روکنے کی کوشش کی ! ! لیکن نہیں رکے وہ ! ! گارڈ نے ! ! نظریں جھکائے کہا

میر اور زھرام تیزی سے کمرے سے نکلے تھے ! ! یقیناً عمر فارم ہاؤس کے لیے نکلا تھا میر جلدی سے گاڑی میں بیٹھا جب کہ زہرام نے بھی فرنٹ سیٹ سمبھالی

اگر اس وقت عمر اُس کے فارم ہاؤس پہنچا تو میڈیا کو مزید باتیں بنانے کہا موقع ملے گا ! ! میر نے کان میں بلٹھوٹھ لگایا تھا میر نے ہر ایک چیز سوچی

ہوئی تھی کہ کس طرح ڈیل کرنا ہے لیکن عمر جو کرنے جارہا تھا وہ سب کچھ
!!خراب کرنے کا حامل تھا
سعد لسن!!میر کان میں لگے بلوٹوتھ سے اس کی جانب متوجہ ہوا
یس سر!!سعد نے اگلے لمحے
عمر شاید فارم ہاؤس ارہا ہیں کسی بھی حال میں وہ اندر نہیں جانہ چاہیئے اور
میڈیا کی نظروں میں تو بلکل نہیں!!میر نے آگاہ کیا ساتھ وہ ہارش
!!ڈرائیونگ کر رہا تھا
ہم لے کر نکلا ہے یعنی ایرا کو اُس کے کیے کی سزا سزائے موت دینے کیلئے
!!زھرام سامنے نظریں جمائے بولا
وہ یہ کر بھی گزرے گا!!لیکن اسے روکنا ہو گا جو وہ چاہ رہا ہے وہ ہو گا لیکن
اُس کے ہاتھوں نہیں قانون کے ہاتھوں ائرہ کے کیے کی سزا اُسے قانون
دیگا!!میر نے جواباً کہا تھا

میرا اگر عمر نے غلطی سے بھی اس پر فائر کر دی تو معاملہ ہاتھوں سے نکل جائے گا پھر اسے کسی کی جان لینے کی سزا ملے گی وہ بھی عمر قید!! تُو ایک انصاف پسند افیسر ہے تیری انصاف پسندی کے چرچے ہر جگہ ہیں اس کیس میں تُو عمر کو نکال دو دیکھا لیکن پھر بات بہت بگڑ جائے گی!!

زھرام پریشانی سے بولا معاملہ واقعی کافی خراب ہو رہا تھا!!

بس عمر کوئی غلط قدم نہ اٹھائے!! میر نے گہرا سانس لیا تھا

فارم ہاؤس کے آگے یقیناً اب بھی میڈیا ہو گی!! زھرام نے فون کان سے لگاتے اس بارے میں۔ معلومات کی جس سے سوچ کے عین مطابق معلوم ہوا فارم ہاؤس کے آگے تھوڑی تھی لیکن میڈیا ضرور موجود تھی!! وہ لوگ انتظار میں تھے!!

دوسری جانب عمر غصے سے ہارٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا اینکر کے وہ خنجر جیسے الفاظ پھر اس لڑکی کی جھوٹی کہانیاں جس پہ وہ عمر پہ الزام لگا رہی تھی عمر کے کانوں میں گونج رہے تھے!!

عمر جانتا تھا فارم ہاؤس پر میڈیا ہو گی میر اور زہرام کے اپنے کمرے سے جانے کے بعد وہ ایل ای ڈی کھول چکا تھا اسے سارا معاملہ پتہ تھا جس کو سن کر اس کا دماغ مزید اؤٹ ہوا تھا جو وہ یہ قدم اٹھانے جا رہا تھا!!

اُسے بہت کچھ یاد بھی آ چکا تھا جس کو وجہ سے اُس کا صبر ختم ہوا تھا!!

عمر جانتا تھا اگے کی سائیڈ میڈیا ہو گی اس لیے عمر نے گاڑی فارم ہاؤس کے پیچھے روکی تھی فارم ہاؤس کے پیچھے گاڑی روکنے پر سعد بھی اسے نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ سعد کی نظریں بھی سامنے ہی تھی!!

عمر گاڑی سے اترتا تیش کے عالم میں اندر داخل ہوا تھا بیک سائڈ کا دروازہ شاید اتفاقاً کھلا تھا!!

یہ فارم ہاؤس جانا پہچانا تھا شاید یہ فارم ہاؤس ان لوگوں کے خریدنے سے پہلے عمر پہلے بھی یہاں اچکا تھا!! اسی اُسے راستے کافی پتہ تھے!!

عمر سرخ چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا اُس کے گردن کی رگے نمایاں تھی اُس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا! ! اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کچھ کر گزرے ! !

عمر جیسے ہی داخل ہوا پیچھے کھڑے گارڈ نے اُسے روکا

ہے کون ہو تم؟؟ گارڈ عمر کو نہیں جانتا تھا وہ عمر کے سینے پر ہاتھ مارتا بولا جب کے اُس ہاتھ مارتا بھوکے شیر کو جگا چکا تھا عمر نے پہلے اپنے سینے کی جانب دیکھا کوشرٹ کے اندر چھپا تھا پھر سرخ آنکھیں اٹھا کر سامنے ! ! کھڑے کارڈ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

عمر نے اک زوردار طاقت سے بھرپور پنچ اُس کے چہرے پر مارا تھا اک پنچ سے ہی وہ جا کر دیوار میں لگا تھا اس کا سر بری طرح دیوار سے ٹکرانے پر ! ! اگلے لمحے اس زمین بوس ہو چکا تھا

! ! عمر آگے بیٹھا بیک سائڈ اندھیرا تھا

سر اب تک نہیں آئے عمر سر سکندر ہاؤس سے یہاں تک کا راستہ 20 منٹ کا ہے اب 25 منٹ ہو چکے ہیں لیکن وہ اب تک نہیں ہے ! ! سعد نے بلوٹوتھ سے اُسے آگاہ کیا

میر کیا پتہ عمر فارم ہاؤس نا گیا ہو ! ! زھرام میر کو دیکھ بولا

وہ فارم ہاؤس ہی گیا ہے زھرام ! ! سعد اک کام کرو فارم ہاؤس کے بیک سائڈ جا کر دیکھو ہم بھی بس پانچ منٹ میں وہاں پوہوچہ رہے ہیں عمر کوئی غلط قدم نہیں اٹھانا چاہیئے ! میر نے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھائی تھی

جب کے سعد فوراً او کے سر کہتا اب بیک سائیڈ بھاگا تھا ! ! میڈیا کی نظروں سے بچتے ہوئے بیک سائیڈ پہنچا

بیک سائڈ پہنوچتے اُس کے قدم اک دم سے رکے تھے جب سامنے عمر کی گاڑی کھڑی اُس نے دیکھی

سر ! ! عمر سر کی گاڑی ! ! سعد نے کہا تھا

جلدی اندر جاؤ سعد!! میر نے اگلا حکم دیا جب سعد فوراً اندر بھاگا اگلے کچھ
!!ہی منٹوں میں میر کی گاڑی بھی فارم ہاؤس کے بیک سائڈ پر رکی تھی
!!وہ دونوں بھی تیزی سے گاڑی سے اترتے اندر بھاگے تھے
ان سب کا غصہ بہت تیز تھا وہ لوگ غصے میں کچھ بھی کر سکتے تھے اور یہی
!!غصہ کچھ غلط نہ کر دیتا
عمر کا غصّہ میر اس وقت جانتا تھا عمر کا غصّہ اُسے ہر چیز کرنے کی اجازت
دے رہا تھا کیونکہ فلحال دل تو کہیں مر گیا تھا ابھی بس دماغ کام کر رہا تھا جو
!غصے کا سب سے بڑا دشمن تھا؛
میر اور زہرام تیزی سے اندر داخل ہوئے تھے فارم ہاؤس بہت بڑا تھا اور
اس سے دور استے نکلتے تھے میر زہرام کے داخل ہوتے ہی ان کی نظر سعد پر
!پڑی تھی
جب کے سعد بھی ان لوگوں کو دیکھتا تیزی سے ان لوگوں کے پاس ایا
!!تھا

سر جلدی چلے عمر سر اوپر گیے ہیں جہاں ایر اہیں وہ اُسے فائر کر دینگے سر وہ بہت غصے میں ہیں ! ! سعد نے میر کو آگاہ کیا میر نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا

وہ لوگ تیزی سے اوپر کی جانب بڑھے سامنے کا منظر دیکھ وہ لوگ جھٹکے سے رکے تھے ؛؛

ک۔ کیا کر رہے ہو عمر لشاری گن نیچے کرو ! ! ایر اُس پر شیرنی کی طرح غرائی تھی

اتنے بڑے بڑے الزام تو تم لگوا چکی ہو حالانکہ میں تو تمہیں جانتا تک نہیں اس سے مال میں ملنا میری سب سے بڑی غلطی تھی اور اس غلطی کا ازالہ اج ہو گا ایک اور موت کا الزام بھی سہی مجھ پر ! ! عمر بھی شیر کی طرح غرایا تھا الزام نہیں ہے سچ ہے ایک لڑکی کی عزت کے ساتھ کھیلنے کے بعد بھی تم اس طرح اکر مجھ پہ گن تانو گے اور تمہیں لگتا ہے کوئی کچھ نہیں کرے گا

میڈیا باہر کھڑی ہے کسی بھی طریقے سے ان کی نظر پڑ گئی تو تم مزید برباد ہو جاؤ گے !! آئرا دوبدو بولی

تمہارے مرنے کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا تمہاری موت میرے ہاتھوں سے ہی لکھی ہے !! عمر نے کہتے گن لوڈ کی تھی

ائر کی انکھوں میں خوف اترا تھا موت کا خوف کس کے پاس نہیں ہوتا عمر کی انگلی ٹریگر پر تھی اور ائرہ کچھ بولنے ہی والی تھی جب میر نے تیزی سے اگے !! اتے عمر کے ہاتھ سے گن تھامی

عمر اور ایرا دونوں نے ایک ساتھ میر کو دیکھا تھا کیونکہ وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ وہ لوگ بھی یہاں اچکے ہیں

میر مجھے یہ گن دے دے ہر الزام کا بدلہ پورا ہو گا قانون کے بھروسے بیٹھے رہے تو سدیہ گزر جائیں گی میری مجرم ہے یہ اور اس کو سزا میں خود دوں گا ! تم جانتی ہو کتنا عرصہ لگا کر میں نے اپنی عزت بنائی تھی ؟؟ عزت بنانے

میں پوری زندگی لگ جاتی ہے اور بگاڑنے میں ایک لمحہ نہیں لگتا اور تم نے کچھ یہی کیا ہے!! عمر سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ دھاڑا تھا

ساتھ ساتھ وہ میر سے گن لینے کی کوشش بھی کر رہا تھا جو میر اسے دے نہیں رہا تھا!!

عمر پاگل ہو گیا ہے کیا!! میر نے اُسے ڈپٹا

پاگل ہی تو ہو رہا ہوں یار؛ کیا کچھ نہیں چل رہا نیوز میں اس لڑکی کے مگر مچھ کے انسو سب کو یقین دلا رہے ہے؛؛!! عمر بوجھل آواز میں بولا

میں تمہیں برباد کر دوں گی عمر لشاری تمہارے بزنس نے اکر جو میرے پاپا کا بزنس خراب کیا ہے اس سب کا بدلہ لوں گی دوبارہ اپنے پاپا کا بزنس اُسی مقام پر لا کے کھڑا کروں گی جس کی جگہ اب تم بنے ہوئے ہو!! وہ غصے چیخی

جبکہ اس کے بعد پر ان چاروں نے ایک ساتھ اسے دیکھا تھا یعنی وہ اپنا مجھے گناہ قبول کر رہی؟؟

چور کی داڑھی میں تنکا اخر نکل ہی گیا ہے نا تمہارے منہ سے سچ ! ! زہرام اسے دیکھ دانت پستہ بولا

سچ صرف یہاں نکلا ہے سچ باہر کبھی نہیں نکلے گا یہاں اور کوئی بھی نہیں ہے جو گواہی دے گا ! ! اپ لوگوں کی باتوں کا یقین نہیں کرے گا کیونکہ سارے ثبوت عمر لشاری کے خلاف ہے پتہ ہے کتنی محنت سے یہ سارا کام کیا ہے میں نے ہر ایک پلان کا مطابق کیا ہے عمر لشاری کو پھسانا کوئی چھوٹی بات تھوڑی تھی اتنی مشکل سے ہوٹل میں بلایا پھر جوس کے گلاس میں نشے کی گولیاں دی ! !

اُف کافی تھکا دینے والا کام تھا ! !

اج مقدمہ ہے تین بجنے میں چند گھنٹے باقی ہیں تمہیں میں نے عمر قید نا دلوائی تو میرا نام بھی ائرہ ہمدانی نہیں تمہارے بزنس کے شیئر تو ویسے ہی گر جائیں گے ظاہر ہے جہاں کا اؤنر لڑکیوں کی عزت کے ساتھ کھیلتا ہو اس کے بزنس

سے کوئی کیسے شیئر جوڑے گا تمہارا بزنس کسی گرتے ہوئے پنچھی کی طرح
!!ہو گا اور پھر میرے پاپا کو ان کی جگہ واپس مل جائے گی

ایرا گھمنڈ سے بولی

تم جیسی گھٹیا لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی؛! عمر افسوس سے
بولا

دیکھو گے بھی نہیں میں ایک ہی پیس ہوں میں تمہیں پتہ ہے تمہیں جب
مول میں دیکھا تھا اسی وقت ان سب کا پلین بنا لیا تھا تم سے ملنا وہ سب
!! سازش تھی میری

ائرہ تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی اسے اپنے کام پر بہت فخر تھا

یہ تو سنا ہو گا نا کہ ہمیشہ سچ کی جیت ہوتی ہے اب بھی ہو گی!! اپنا یہ گھمنڈ
جیتنے کے بعد کرنا میدان میں یہ گھمنڈ شعبہ نہیں دیتا آئرا ہمدانی!! میر کی
سرد آواز وہاں گونجی تھی

مجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہی کیا ہے سر!! آئرا گہرا سانس لیے بولی

سر؟؟ضرورت نہیں ہے اس لفظ سے پکارنے کی تمہیں نا کسی کو عزت دینی
اتی ہے اور نہ لینی اتی ہے اسلئے اپنی تمیز اپنے پاس رکھو اور انتظار کرو اس
وقت کا جب فیصلہ مقدمے میں ہو گا!!میر اُسے دیکھ تنزیہ لہجے میں بولا
ایک منٹ تم نے عمر کو ہی کیوں چنا میں بھی تو تھا پھر عمر کیلئے ہی کیوں
مشکلیں کھڑی کی!!زہرام اسے دیکھ بولا
کیونکہ تُم شادی شدہ ہو اور سب سے بڑی بات ایک بچی کے باپ ہو!!!!
ایرا نے جواباً کہا جب زھرام نے حیرت سے بات سمجھنے کی کوشش کی جب
کے عمر اور میر کو بات سمجھ آچکی تھی
کیا مطلب شادی شدہ؟؟زھرام الجھ کر بولا
یہ اپ کسی اور سے پوچھ لینا ہے!!آئرا نے کندھے اچکائے سب کو اس
وقت ایرا سے نفرت ہو رہی تھی جب کے میر یہاں لمحہ بھر مزید نہیں
رک سکتا تھا
!چل عمر!!میر نے اُسے آگے بڑھنے کا اشارا کیا؛

میر کے قدم رک گئے تھے میر ایک بار پھر پیچھے مڑا؛؛
تمہیں لگتا ہے تم نے یہ ٹھک کیا ہے؟ کبھی کبھی جو چیزیں ہمیں ٹھیک لگتی
ہیں وہ دوسروں کے لیے کتنی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں اس کا اندازہ بھی
نہیں لگا سکتے ہم تم پیسوں کے لیے اتنا گر گئی ہو کہ دوبارہ اٹھ نہیں سکتی
گرے ہوئے لوگ سوائے مزید گرنے اور کچھ نہیں کر سکتے یہ بات میری
تم اپنے دماغ میں بٹھالو میر ابھائی نہ کبھی غلط تھا اور نہ کبھی ہو گا!! جیت
ہماری ہو گی یہ میری زبان ہے!! میر اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا پھر آگے
بڑھتا نکلتا چلا گیا
پیچھے آئرا خاموش تھی نظریں دیوار پر جمی تھی؛! لیکن مجال ہے جو اس لڑکی
!! کے چہرے پر اب بھی کوئی شرمندگی کا اظہار ہو
عمر بولا تھا نا عقل سے کام لینا ہیں؟؟ اس لڑکی کی سچائی پوری دنیا کے سامنے
لائیں گے پھر اس کو سزا دلوائیں گے اس کی اتنی بڑی غلطی اور تُو بس اتنی

چھوٹی سی سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا اتنی اسان موت کی وہ حقدار نہیں ہے !!

میر سنجیدگی سے کہتا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

مجھے یقین نہیں آرہا کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے !! عمر سٹل تھا

یہ دنیا ہے عمر ادھر ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں کچھ ایسے بھی !! میر نے جواباً کہا تھا

ہمارے پاس تو کوئی ثبوت نہیں ہیں میر پھر ہم کیسے !! عمر بولتے بولتے رکا

زیادہ مت سوچ !! ریلیکس کر !! میر نے مہزا تنا کہا پھر گاڑی ڈرائیو کرنے لگا !!

یار وہ مطلب کیا تھا اُس کا؟؟ شادی شدہ اور بچی کے باپ کا؟؟ اس کا اس بات سے کیا لینا دینا ہے

لینا دینا ہیں !! جو شادی شدہ ہوتے ہیں اور خاص کر کسی بچے یا بچی کے باپ ہوتے ہیں اُنہیں کورٹ سپورٹ کرتا ہے بیوی بیان دیتی ہے بیوی کا بیان بھی بہت میٹر کرتا ہے وہ اپنے شوہر پر اپنا بھروسہ ظاہر کرتی ہے !! جس کو

کافی مد نظر رکھا جاتا ہے کورٹ کی نظر میں ! ! اور بچے کو دیکھ کافی کام اسان ہو جاتا ہے ! ! میر نے سمجھ نظریں جمائے اُسے آگاہ کیا

زھرام گہری سوچ میں پڑا تھا

! ! باقی کا پورا راستہ خاموشی سے گزرا تھا

سکندر ہاؤس پہنچتے ہی وہ تینوں لاؤنج میں ائے تھے جہاں پہلے ہی سب بیٹھے شاید انہی لوگوں کا انتظار کر رہے تھے

بچوں آ گیے تُم لوگ ؟ ؟ کہا گیے تھے ایسے حالتوں میں ؟ باہر میڈیا جمع ہو رہی ہیں ! ! احمد صاحب پریشانی سے استفسار کرنے لگے جب کے بہرام بھی تیزی سے اُن لوگوں کی جانب ایا تھا

کچھ نہیں بابا بس ایسے ہی عمر کو گھبراہٹ ہو رہی تھی تو باہر گیے تھے ! !

زھرام احمد صاحب کو دیکھ بولا میر کی سرد نظریں دیوار پر ٹکی تھی وہ خاموش تھا

آؤ بیٹھو بچو ! ! صائمہ بیگم نے اُنہیں بیٹھنے کا کہا جب وہ لوگ صوفے پر

! بیٹھے ؛

کیا سوچا ہے اپ لوگوں نے تین بجے مقدمہ ہے ! ! احسن صاحب اُن

لوگوں کو دیکھ بولے

میں اک بات سوچ رہا ہوں ! ! ابھی ان کی بات کا کوئی جواب دیتا جب

زھرام کی اواز پر سب نے اس کی جانب دیکھا وہ بہت گہری سوچوں میں گم

تھا سب کی نظروں میں سوال تھا

ہم عمر کا نکاح کیوں نہیں کروا دیتے ؟ زھرام سب کو دیکھ بولا میر کو چھوڑ کر

سب کے ریکشن ہانک تھے

! ! یعنی اس سچویشن میں اُسے نکاح کا سجھ رہا تھا

زہرام بچے ان حالات میں اپ کو نکاح کی پڑی ہے ؛ ! صائمہ بیگم خفگی سے

بولی

زہرام بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے ماما!! عمر نکاح کر دیہ جانا بہتر ہیں!! میر کی سنجیدہ آواز گونجی نظریں اُس کی اب بھی سامنے دیوار پر تھی

لیکن میر!! احمد صاحب الجھ کر کچھ بولنے لگے

بابا!! جب مائم کی اواز پر سب نے اُسے دیکھا جو کب سے خاموش تھا

اس لو میں شادی بھی بہت میٹر کرتی ہیں!! اور عمر تو ویسے ہی اک بچی کا باپ ہیں!! بھائی اور زہرام بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں!! مائم اُنہیں دیکھ بولا

سچا ہونے کے بعد بھی جدوجہد میں کروں؟ میں کیوں کروں نکاح جب !! میں نے کچھ غلط کیا ہی نہیں ہیں

عمر دھمی آواز میں بولا

نکاح کچھ غلط چیز ہیں کیا؟؟ میر نے اُسے دیکھ سرد نظروں سے پوچھا

نہیں میر لیکن!!! وہ کچھ بولنا چاہتا تھا

لیکن ویکن کچھ نہیں تیرا نکاح ہو گا اور یہ اخری فیصلہ ہے!! بیلا بھی ساتھ جائیگی اگر ڈی این اے ٹیسٹ ہوا تو اس کو کرانے میں بھی ہم پیچھے نہیں رہیں گے!! میر کا لہجہ حد تک سنجیدہ تھا!

باکی سب خاموش تھے

لیکن میر مجھے نکاح نہیں ک۔۔۔۔۔ابھی وہ دوبارہ کچھ کہتا جب میر نے بات کاٹی

عمر ہر فیصلے میں زد ضروری نہیں ہوتی کچھ چیزیں اگر خود ہی ہو جائیں تو بہتر رہتا ہے!! جو ہو رہا ہے ہونے دیں!! میر نے اُسے دیکھ کہا جب عمر خاموش ہوا

لیکن سر کس سے کرنا ہے عمر کا نکاح تین بجنے میں صرف دو گھنٹے باقی ہیں!! بہرام ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتا بولا!!

جب میر کی نظریں میر ب پر اٹھی جو بیلا کو گود میں لیے اُس سے باتیں کر رہی تھی لیکن ایسا نہیں تھا کہ وہ اِدھر کی باتوں سے انجان ہے!!

میر کی نظروں کے تعاقب میں سب نے اک ساتھ میرب کو دیکھا تھا
میرب کو دیکھ سب سمجھ چکے تھے!! سب کے چہروں پر اک ہلکی سی
مسکراہٹ ائی تھی جبکہ روہا کی مسکراہٹ نہایت گہری تھی
میرب سے!! احمد صاحب کی آواز پر میرب نے جھٹکے سے سر اٹھا کر سامنے
!! دیکھا اس نے یہ جواب ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا
وہ حیرت سے دیکھنے لگی
میرب بچے آپ کو کوئی مسئلہ ہیں عمر سے نکاح کرنے میں ؟؟ اگر ہے تو
بتا دینا ہم اپنا کوئی بھی فیصلہ اپ پر نہیں ڈالیں گے اپ کی اپنی زندگی ہیں جو
ٹھک لگے وہی فیصلہ لینا!! میر اُسے دیکھ بولا عمر کو شدت سے اس فیصلے پر
بات کرنے کیلئے اپنے ماں باپ کی کمی محسوس ہوئی تھی
میرب سٹل دیکھ رہی تھی جب روحا نے میرب کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ
میرب کے کانوں کے قریب جھکی تھی

میرا تم چاہتی تھی نا عمر بھائی کی کچھ ان حالاتوں میں مدد کرنا تم اس طرح ان کی مدد کر سکتی ہو اس سے بہت کچھ ہو سکتا ہے ! ! روحا نے نرمی سے اُس کے کان میں کہا

سچ میں میرے نکاح کرنے سے ان کی مدد ہو سکتی ہے ؟ ؟ اُس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب روحا نے اسباب میں سر ہلایا

عمر خاموش بیٹھا تھا اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ہو رہا ہے

ٹھیک ہے بھائی ! ! اگر اس نکاح سے ان حالتوں کو سلجھانے میں مدد مل سکتی ہے تو میں راضی ہوں ! ! میرب عمر کا چہرہ دیکھ بولی وہ عمر کے لیے بہت برا فیل کر رہی تھی وہ کسی بھی حال میں عمر کی مدد کرنا چاہتی تھی جبکہ عمر جو اس سے نا میں جواب سوچ بیٹھا تھا

اُس کے جواب پر جھٹکے سے اُسے دیکھنے لگا ! ! میرب بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی ! !

میرب انیس کی مکمل ہو کر بیس میں لگی ہوئی تھی اور یہ کوئی اتنی چھوٹی عمر نہیں تھی لیکن پھر بھی اپنے آگے عمر کو میرب بہت چھوٹی لگ رہی تھی !!

میر وہ بہت چھوٹی ہیں مجھ سے !! عمر میر کو دیکھ بولا

میرے اور ابرش میں دس سال کا فرق ہیں شادی ہو گئی پیار کرتے ہیں اک دوسرے سے اور ہمیشہ ساتھ رہینگے !! میر نے لمحے بھر کے تیری کیے بنا کہا تھا جب کہ نظر سامنے تھی

میرے اور روحا میں بھی دس سال کا فرق ہے !! اور ہر لمحہ میں اس رشتے پر بہت شکر ادا کرتا ہوں ہم دونوں ایک بہترین زندگی میں موجود ہیں اور اک دوسرے کو چاہتے ہیں !! مائم نے بھی اُسے دیکھ کہا

میرے اور منہا میں بھی آٹھ سال کا فرق ہیں اور پیار کا ثبوت میری بیٹی ہیں !! زھرام اک ادا سے بولا سب نے اتنے سیریس ماحول میں بھی اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

مجھ میں اور امنہ میں بھی ساتھ سال کا فرق ہیں !! بہرام نے بھی حصہ ڈالا

ہٹلر ہمارا ابھی بتاؤ ناڈفرنس ! ! اُسے خاموش دیکھ منال نے کوہنی ماری جب کے سعد جو فون میں کچھ انفارمیشن دیکھ رہا تھا اُس کی بات پر اُسے گھورنے لگا

میں بتا دیتی ہوں ! ! منال اور سعد بھائی میں نو سال کا ڈفرنس ہے ! ! اس کی سرگوشی سنتی نیچے بیٹھی ابرش نے اپنی مسکراہٹ دباتے کہا ! !

دیکھا یہاں سب میں ڈفرنس ہے اور تیری عمر کیا ہے تیس سال ؟ ؟ میرب آپ کی عمر کیا ہیں ؟ ؟ زہرام عمر کو دیکھ میرب کی جانب متوجہ ہوا تھا

ساڑے انیس ! ! وہ معصومیت سے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی

ساڑھے دس سال کا ڈفرنس ہے بس ! ! زہرام نے کندھے اچکائے

عمر بے بسی سے میر کو دیکھ رہا تھا

عمر ! ! میں مزید کوئی بحث نہیں چاہتا ! ! اگر تجھے پھر بھی اس نکاح پر اعتراض ہے تو اپنی مرضی کر بھول جا کے کوئی میر بھی تھا تیری زندگی

میں ! ! اسے مسلسل انکار کرتے دیکھ میر ضبط سے کہتا کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی اور بڑھ گیا

جب کے عمر نے اس کی بات پر تڑپ کر میر کو دیکھا تھا اس کی زندگی میں میر ! ! ہی تو تھا جو اس کے دل کی جگہ دھڑکتا تھا

عمر نے آنکھیں بند کر کے کھولی

میر نے آخری فیصلہ کیا ہے تو درست ہو گا تُو جانتا ہے نا؟ تو پھر کیوں خاموشی سے نکاح نہیں کر لیتا؟ کیوں اسے ناراض کر رہا ہے؟ زھرام اُسے ! ! دیکھ بولا جب عمر سر کو خم دیتا کھڑا ہوا اور پھر میر کے کمرے کی اور بڑھا آئرا کے فارم ہاؤس جانے سی پہلے عمر کے کمرے میں میر ب ائی تھی اس بات کو عمر تو شاید بھول چکا تھا لیکن میر ب نہیں بھولی تھی

! ! کچھ گھنٹے پہلے ! !

میر اور زہرام کے کمرے سے جانے کے بعد جب عمر نیوز دیکھتا اپنی حالت
!! بگاڑ رہا تھا تب اُس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا تھا
وہ نظر انداز کرتا تیش میں اکر گن نکال رہا تھا تاکہ ائرہ کو اس کے انجام تک
پہنچا سکے !! جب اس کا دروازہ پھر بجا گہرا سانس لے کر عمر دروازے کی
جانب ایا اس نے دروازہ کھولا سامنے میرب کو دیکھ اسے تھوڑی حیرت
!! ہوئی تھی وہ پہلی بار اس کے کمرے کے پاس ائی تھی
تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟ عمر نے سوالیہ نظروں سے کہا جب میرب نے
جھانک کر کمرے میں دیکھا کمرے کی بکھری حالت دیکھ وہ سمجھ چکی تھی
!! عمر نے اپنا غصہ بے جان چیزوں پر نکالا ہے
!! میرب کمرے میں داخل ہوئی تھی
!! جبکہ عمر گن واپس ڈریسنگ پر رکھ چکا تھا
میں نے پوچھا یہاں کیا کر رہی ہو تم ؟؟ عمر نے دوبارہ سوال کیا تھا اس کا
دماغ پہلے ہی بہت خراب ہوا تھا

مجھے بہت برا لگ رہا ہے یہ سب ! ! وہ لڑکی جو اپ سے مال میں ملی تھی مجھے وہ تب بھی بہت عجیب لگ رہی تھی لیکن اپنا وہم سمجھ کر ڈال چکی تھی وہ اپ کو بہت دیر تک دیکھ رہی تھی یہ بات مجھے چب رہی تھی ! ! اپ پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا ! ! میرب عمر کے پاس اتی بولی جب کے عمر خاموش ہوا تھا

تمہیں مجھ پر بھروسہ ہیں ؟ ؟ عمر نے بے ساختہ پوچھا تھا

ہاں بلکل ہیں ! ! ان دنوں میں جتنا میں نے اپ کو جانا ہے میں بتا سکتی ہوں اپ ایسی حرکت کبھی نہیں کر سکتے ! ! مانا ہم دونوں ہمیشہ لڑتے ہیں لیکن میں نے بہت غور سے اپ کی ہر عادت بھانپی ہیں اپ کو پتہ ہے میرے اندر اس کو خاصیت کہہ لیں میں اگلے شخص کی نظروں میں چھپی وہ حیا کے پردے کی روشنی دیکھ سکتی ہوں ! ! اپ اپنی جگہ بالکل درست ہیں کیونکہ اپ تو کبھی غلط تھے ہی نہیں ! ! میرب دھماسا مسکرا کر بولی

جب اُس کی نظر گن پر پڑی

گ۔گن؟؟کہا جارہے ہیں آپ؟؟اُسے دیکھ میرب استفسار کرنے لگی

اسی آئرا ہمدانی کواُس کی اصل جگہ پہنچانے!!عمر جواس کی بات پر سیٹل تھا

اب حیرت کی دنیا سے باہر رہا تھا اسے جواب دینے لگا

اپ اچھے سے جانتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے!!میرب اُسے دیکھ بولی

اس وقت مجھے جو ٹھیک لگ رہا ہے میں وہی کروں گا میرب تم جاؤ!!عمر

نے رخ موڑا تھا

جب میرب نے اُس کے بازو پر اپنا ہاتھ طاقت سے رکھا عمر نے پیچھے رخ

موڑ کر اسے دیکھا تھا

ہم سب کو آپ پر بھروسہ ہے کیونکہ اپ بھروسے کے لائق ہیں اپ

بالکل درست ہیں ایسا کوئی قدم مت اٹھایئے گا جس سے اپ کے لیے

مشکل کھڑی ہو کیونکہ اس سے زیادہ ہم اپ کے لیے مشکل برداشت نہیں

کر سکتے!!میرب شدت سے اُس کا ہاتھ اُس کے شرٹ پر سے تھامے بولی

دونوں کی انکھیں کچھ لمحوں کے لیے ایک دوسرے سے ملی تھی پھر میرب نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑتی کمرے سے نکلتی چلی گئی !!

پیچھے عمر گن اٹھاتا اب باہر کا رخ کے چکا تھا اُس کے دماغ پر مہز جنون سوار تھا جو اُسے کچھ بھی کرنے پر مجبور کر رہا تھا !!!!

(حال)

عمر میر کے کمرے کے باہر آکر رکا !! اُس نے ہمیشہ کی طرح بنا دروازہ بجائے دروازہ کھولا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ابرش اس وقت کمرے میں موجود نہیں ہے وہ باہر تھی یقینا اگر ابرش کمرے میں موجود ہوتی تو وہ نوک کرتا !!

دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا میر سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا فون میں مصروف تھا

عمر کو سرے سے نظر انداز کرتا وہ فون میں مصروف رہا !!

عمر خاموشی سے اتا میر کے برابر میں بیٹھا کچھ لمحے وہ میر کا چہرہ دیکھتا رہا تو جس کی نظر مسلسل فون پر تھی!!! عمر دھما سا مسکرایا پھر خاموشی سے اُس کے کندھے پر اپنا سر رکھ گیا!! میر اب بھی فون میں مصروف رہا اُس نے نا اُسے ہٹایا تھا اور نہ کچھ کہا تھا جب کے دروازے سے داخل ہوتے ذھرام کو یہ منظر دیکھ شرارت ہوتی تھی

اوہو کپل گولز!! وہ شرارت سے بولا جب کے اُس کی بات اُن دونوں نے نظر انداز کی تھی ان دونوں کو اپنی اواز پر کوئی رد عمل نہ دیتے تھے زہرام نے منہ بنایا!!

میر!!! عمر نے میر کو پکارا جو فون میں اسی کیس کے حوالے سے کچھ پروف دیکھ رہا تھا!!

میر یار!! عمر نے اُسے دوبارہ متوجہ کرنا چاہا

ہمم؛! ہنوز اسی طرح بیٹھے اُس نے ھنکارا بھرا

اچھانا بس ناراضگی ختم کر دے مان تو گیا ہوں نکاح کے لیے!! عمر اُسے دیکھ
بولا سر اب بھی میر کے کندھے پر ہی تھا
ایک بار بولنے پر ماننے میں کوئی موت پڑھ رہی تھی؟ میر موبائل میں
مصروف بولا اُس نے اب تک عمر کو نہیں دیکھا تھا
یار وہ مجھ سے بوہ چھوٹی ہیں اسلئے بول رہا تھا!! عمر نے وضاحت دی
عمر!! اتج میٹر نہیں کرتی پیار کرتا ہے!! اب تُو بولے گا کے تُو تو اس سے
پیاری ہی نہیں کرتا مجھے پتہ ہے تُو اس سے پیار نہیں کرتا لیکن تیری اس کے
ساتھ اٹیچمنٹ ہے پیار کی پہلی نشانی ہی اٹیچمنٹ ہے؛!! اٹیچمنٹ ہو گی تو پیار
ہو گا!! میرب تیرے لئ اک بہترین ہمسفر ہیں گھر کی بچی ہیں آنکھوں کو
سامنے بڑی ہوئی تھی زیادہ تر میرب بچپن سے یہیں رہی ہے؛؛
اس کے ماں باپ نہیں ہیں اس کا فرض بھی تو ہم نے ادا کرنا تھا نا؟؟ باہر کسی
اور کو اپنے گھر کی بچی دیتے تو اس کے نصیبوں کا ڈر لگتا پتہ نہیں وہ کیسا ہو گا

کیسے رکھے گا میرب کو؟؟ لیکن تجھ سے اس کا نکاح ہو گا تو ہمارا بھی فرض ادا ہو جائے گا کیونکہ ہم جانتے ہیں کے تُو اُسے کیسے رکھے گا!!!

تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہو اور ہر جوڑے کو ایک ہونے کے لیے ایک وجہ ملتی ہے فرق صرف اتنا ہے تم دونوں کے ملنے کے لیے وجہ کافی بڑی تھی اور کافی سنگین بھی خیر آگے جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا!! میر اُسے دیکھ بولا جب عمر سر کو اسباب میں سر ہلا گیا

میں نے مولوی صاحب کو بلوا لیا ہے!! زہرام دانت دکھاتا بولا

ویری گڈ زندگی میں پہلی بار کچھ اچھا کام کیا ہے!! میر نے اُسے شاباشی دی کم سے کم شاباشی تو عزت کے ساتھ دے دیا کرو تُم لوگ!! زھرام بدمزہ ہوتا بولا

اور تُو کیا کہے رہا تھا بھول جا تیری زندگی میں کوئی میر بھی تھا؟ یعنی تیرا مطلب ہے میں اپنی پوری زندگی بھول جاؤں؟؟ عمر نے سوالیہ نظروں سے کہا

کون سی فلم سے ڈائلاگ سکھا ہے؟؟میر نے ابرو اٹھائے استفسار کیا

جب عمر نے خفگی سے اُسے دیکھا میر مسکرایا تھا

بچو آجاؤ باہر مولوی صاحب آگیے وقت کم ہیں!! باہر سے آوازائی تھی

جب وہ تینوں کھڑے ہوئے اور کمرے سے باہر نکلے!! ان تینوں کا رخ

!! لاونج کی طرف تھا

اس وقت میرب یہاں موجود نہیں تھی!! عمر صوفے پر بیٹھا!! جب کے

!! کچھ لمحے بعد ہی میرب کو عمر کے برابر میں بٹھایا گیا تھا

!! میرب کے سر پر لال دوپٹہ موجود تھا

شروع کریں!! احمد صاحب کی آواز پر نکاح شروع کیا گیا!؛

!! بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرب فاطمہ ولد گلزار شاہ آپ کا نکاح عمر لشاری ولد عبدلا شاری سے سکّہ

رائج الوقت 20 لاکھ حق مہر کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح

قبول ہے؟؟

مولوی صاحب میرب کو دیکھ پوچھ رہے تھے

قبول ہیں!! میرب نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں طاقت سے آپس میں باندھے کہا اسے کسی بھی حال میں بس عمر کی مدد کرنی تھی پھر بھلے ہی وہ یہی طریقہ کیوں نہ ہو!!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ پھر سے پوچھا گیا

قبول ہیں!!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہیں؟

قبول ہیں!! میرب نے جواب دیا تیسری بار قبول ہیں کہنے پر اس کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا

مولوی صاحب نے پیپرز اس کی جانب بڑھائے اس کے ہاتھ باقاعدہ کپکپا رہے تھے!! عمر کی نظر بے ساختہ اُس کے ہاتھ پر اٹھی تھی اُس کے کپکپاتے ہاتھ دیکھ عمر نے گہرا سانس بھر کے کچھ لمحے کے لیے انکھیں بند کی تھی!!

میرب کی آنکھوں میں نمی جمع ہو رہی تھی جنہیں وہ پیچھے دھکیل رہی تھی

اس نے پیپرز پر سائن کیے اُس کے پیچھے ہی ابرش اور روحا اُس کے اک ایک کندھے پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی

سائن کے بعد مولوی صاحب عمر کی جانب متوجہ ہوئے

عمر لشاری ولد عبدلاشاری آپ کا نکاح میرب فاطمہ ولد گلزار شاہ سے سکہ راج الوقت 20 لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ مولوی صاحب عمر کو دیکھ ہے

عمر نے نظریں اٹھائے سامنے کھڑے میر کو دیکھا جب میر نے آنکھوں سے ہاں کا اشارہ کیا!!

عمر کی دوسری نظر بیلا پر اٹھی تھی کو ابرش کی گود میں بیٹھی کارٹون دیکھ رہی تھی!!

عمر نے آنکھیں بند کی جب اُسے اپنی بیوی یاد ائی تھی جو بہت عرصے پہلے اس دنیا سے جا چکی تھی اُسے یاد کرتے عمر کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی

عمر نے خود کو ریلیکس کیا میر جو اُس کے تصورات دیکھ رہا تھا اگلے لمحے سمجھ چکا تھا وہ کس کو یاد کر رہا ہے ! ! میر اُس کے پاس ایا تھا میر نے اُس کی پشت نرمی سے تھپتھپائی جب عمر کو ہمت ملی

قبول ہیں ! ! عمر نے جواب دیا

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہیں ! ! ؟ ؟ انہوں نے پھر پوچھا

قبول ہیں ! ! عمر نے تیسری بار قبول ہیں کہا تھا اُس کی آنکھ سے اج انسوں ٹوٹ کر گرا تھا اُسے بہت کچھ یاد ارہا تھا اُس نکاح سے میر نے جھک کر اُس کا

! ! انسوں تھاما تھا

ماضی ہمیشہ سوائے درد کے اور کچھ نہیں دیتا ! ! تیرا پیار بھا بھی کیلئے سچ تھا وہ ہمیشہ تیرے دل میں رہیگا لیکن میرب کی جگہ تیری زندگی میں قائل ہو گئی ہیں عمر ! ! میر اُس کے کان کے قریب جھکتا بولا جب دوسرے جان کے قریب زھرام جھکا

بھابھی بھی تو یہی چاہتی تھی کہ تُو دوسرا نکاح کر لے بیلا کا خیال رکھنے کے لیے لیکن تُو نے نہیں کیا کیونکہ تُو اُن سے سچی محبت کرتا تھا تُو ابھی بھی نہیں کرتا یہ نکاح لیکن یہ مجبوری اس طرح بن گئی تھی کے یہ چیز بھی ممکن ہونی پڑی!! مجھے یقین ہے بھابھی بہت خوش ہوں گی!! اپنی نئی زندگی کا استقبال خوشی خوشی کر!! زہرام اُس کے کان کے قریب جھکتا بولا

جاتا ہوں عمر ماضی کو بھولنا اسان نہیں لیکن ماضی کو دل کے اک کونے میں رکھ کر نئی زندگی میں اگے بڑھنا اسان ہے اور تُو یہی کرے گا عمر میرب کے کسی بھی حق میں کبھی بھی خلاصی نہیں ہونی چاہیے اسے وہ ہر حق ملنا چاہیے جو تیری بیوی ہونے کا وہ ڈیزرو کرتی ہے تُو اسے وہ ہر خوشی دے گا جس کی وہ حقدار ہے عمر!! اپنے ماضی کو اپنے مستقبل کا محتاج مت بنانا!! میر اُس کے تصورات دیکھ اُسے نرمی سے سمجھا رہا تھا جسے یقیناً عمر بہت اچھی طرح سمجھ رہا تھا!!

چھے سال ہونے والے تھے بیلا کی ماما کا انتقال ہوئے کوئی لمحہ نا تھا جس میں عمر اُسے بھولا تھا اخر سچ پیار کیا تھا اُس نے !!

لیکن میر میں اُسے کبھی اپنے دل سے نہیں نکال سکو نگا!! عمر اُسے دیکھ بولا کون بول رہا ہے کہ تُو اُنہیں اپنے دل سے نکال؟؟ تیری بیوی تھی وہ سب سے بڑا تیرا پیار تھی تُو انہیں اپنے دل سے مت نکال بلکہ ان کا عکس میرب میں دیکھ جس دن تُو ان کا عکس میرب میں دیکھے گا تجھے میرب سے عشق ہو جائے گا!! میر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بولا جب کے عمر کو یہ بات اپنے وجود میں اُترتی محسوس ہوئی تھی اُس نے بے ساختہ چیز دائے جانب کیے نیٹ کے لالا دوپٹے کے نیچے چھپے میرب کے چہرے کو دیکھا اُسے بے ساختہ وہی عکس نظر ایا تھا!! عمر کے لب مسکرائے تھے

شکریہ میر!! ہر قدم پر ساتھ دینے کیلئے!! اصولاً تو ہم دونوں کی عمر ساتھ کی ہیں لیکن تُو میرا بڑا بھائی ہیں!! عمر میر کو دیکھ بولا

یہاں سائن کریں ! ! ابھی کوئی کچھ بولتا ہے جب مولوی صاحب نے پیپرز اس کی جانب بڑھائے

عمر نے پیپرز تھام کر اب بنا جھجھک کر سائن کیا تھا اب وہ ٹھک میر کے کہے ! ! کے مطابق ہر چیز سمجھ چکا تھا

ماضی کو حال کا محتاج کیوں بنانا ہیں ؟ ؟ جب حال کو ہم خوبصورت بنا سکتے ہیں ماضی میں اپنے دل کے قریب لوگوں کا عکس دیکھ کر ! ! عمر کو یہ بات سمجھ آ چکی تھی اُس نے پیپرز پر سائن کیا

مبارک ہو آپ سب کو ! ! اللہ ہمیشہ جوڑی سلامت رکھے ! ! مولوی صاحب نے بلند اواز میں کہا تھا سب نے لب مسکرائے تھے جب کے میر کی نظریں گھڑی پر اٹھی تھی دو بج چکے تھے ڈھائی بجے تک یہاں سے نکلنا ! ! تھا

عمر کھڑا ہوا جب میر نے اُسے اپنے سینے سے لگایا

مبارک ہو میری جان ! ! میر مسکرا کر بولا

جب عمر مسکرایا

مبارک ہو دولہا صاحب ! ! مائم اُسے اپنے سینے سے لگاتا بولا

شکریہ مائم ! ! عمر مسکرا کر بولا

اور بھائی کیسا لگ رہا ہے دولہا بنتے ہوئی ؟ ؟ زھرام نے ایبر واٹھائے کہا

بلکل دلہن جیسا لگ رہا ہے ! ! اس کے بے تکے سوال پر اس نے بے تکا

! ! جواب دیا

جب کے اُس کے جواب پر لڑکوں نے اپنی ہنسی دبای تھی کیونکہ باکی سب

! ! نہیں سن پاے تھے

اگے بڑھ کر عمر بڑوں سے ملا جب کی ڈھیروں دعائے اُسے ملی تھی

میرب کو بھی سب مبارک باد دے رہے تھے جبکہ روہا کی تو خوشی کا ٹھکانہ

! ! نہیں تھا

میرب مبارک ہو ! ! میرب میں تجھے بھابھی بولوں ؟ ؟ روحا چہک کر بولی

! ! جب کے میرب خاموش تھی حالات ہی ایسے تھے اخر

میرب کھڑی ہو کر صائمہ اور امنہ بیگم سے ملی جنہوں میں اُسے ڈھیروں دعائیں دی!! ساتھ اپنا سر آگے کیا جب احمد اور احسن صاحب نے ہاتھ رکھتے صدا خوش رہنے کی دعائے دی!

وہ دونوں نہیں جانتے تھے وہ دونوں اک دوسرے کے لیے ٹھیک بھی تھے یا نہیں لیکن بے شک یہ سب انسان کے بس میں نہیں تھا!! ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا چاہتا ہے وہ ہمیشہ بہترین ہوتا ہے ہر جوڑے کا ملنا ایک حادثہ ہوتا ہے اس جوڑے کا ملنا کچھ یہ حادثہ تھا!! جو بھی تھا لیکن یہ جوڑ بہت خوبصورت تھا وہ دونوں ساتھ میں مکمل لگ رہے تھے!! ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں عمر کسی اور کا ہو کر بھی میرب کا ہو چکا تھا!! اور میرب کسی کی نہ ہو کر بھی عمر کی ہو چکی تھی!! زندگی کے کھیل بڑے نرالے تھے لیکن خوبصورت بھی تھے یار!! خیر اُن کی زندگی کی شروعات شاید اج مقدمے سے ہونی تھی وقت نے دیکھنا تھا آگے کا سب!! فلحال سب حالات کو بھولے مسکرا رہے تھے!!

چلو بھائی ایک اور کام سر سے اترا ! ! نکاح ہو جانے کے بعد زھرام نے ماتھے سے مصنوعی پسینے صاف کرتے کہا جیسے اس نے بہت بڑا میدان فتح کیا ہو ! !

جب کے اُس کی بات پر سب نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھا تھا پھر بے ساختہ سب مسکرائے ! !

چلو بچوں جا کر ریڈیو ہو جاؤ تین بجنے والے ہیں ! ! احمد صاحب نے اُنہیں دیکھ کہا جب سب اسباب میں سر ہلاتے اپنے اپنے کمرے کی اور بڑھے تھے ! !

عمر اپنے کمرے میں جانے کے بجائے ٹریس پر جا چکا تھا اُس کا دل نہیں مان رہا تھا ! ! نکاح تو چکا تھا اب آگے کے تقاضوں کیلئے وہ خود کو انکار کر رہا تھا مان ! ! روحانے مائم کو پکارا جو ہاتھ پر اپنی گھڑی پہن رہا تھا

جی میری جان ! مائم نے اُسے شیشے میں دیکھ پیار سے جواب دیا

!! کتنا اچھا ہو گیا نا میرب کی شادی ہو گئی وہ بھی عمر بھائی سے
اب وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہی رہے گی ورنہ مجھے تو ڈر لگ رہا تھا کہ وہ اپنی
شادی کے بعد یہاں سے چلی جائے گی !! روحا خوشی سے چہک کر بولی
ہاں اسی بہانے میرب کا اپ سے دھیان بھی تھوڑا ہٹے گا ورنہ جب دیکھو وہ
میری جگہ لینے کی کوشش کرتی ہے !! مائم خفگی سے بولا جب روحا نے اپنی
مسکراہٹ دبای
لیکن مان اپ اس کی کوششیں نہ کام بھی تو بناتے ہیں نا !! وہ مجھ سے پوچھتی
ہے آپ لوگ کرتے کیا رہتے ہو کمرے میں !! روحا نے ہنستے ہوئے بتایا
تو اپ بتا دیتے ہیں کیا کرتے ہیں ! مائم نے جواباً کہا
ہاں میں نے بتا دیا کہ ہم لوگ باتیں ہی کرتے ہیں لیکن ہم لوگ باتیں
نہیں کرتے صرف میں باتیں کرتی ہوں اور اپ خاموشی سے مجھے سنتے ہیں
مان مجھے ایک بات بتائیں میں اتنی دیر بولتی رہتی ہوں اپ خاموشی سے

سنتے ہیں اپ بور نہیں ہوتے میری باتیں سنتے ؟؟ روحا نے اپنے دل میں مچلتا سوال پوچھا جب کہ مائم کے حسین چہرے پر ایک مسکراہٹ ائی تھی جب کسی سے عشق ہو جائے تو اُس کی باتیں سننا سب سے پسندیدہ کام لگتا ہے ! ! مائم دلفریب انداز میں بولا جب روحا کے چہرے پر گلال بکھرے ابھی روہا کوئی جواب دیتی جب ان کا دروازہ بجا ! ! ان دونوں نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا تھا ! !

روحا نے آگے بڑھتے دروازہ کھولا میرب کو دیکھ وہ دونوں ہی حیران ہوئے تھے کیونکہ اسکا یہاں اس وقت ہونا اُن دونوں کی سوچوں سے برعکس تھا ! !

میرب تم ؟؟ اُسے اپنی جانب دیکھتا پا کر روحا نے استفسار کیا

ہاں میں اس میں اتنی حیرت ہونے والی کیا بات ہے ؟؟ میرا اپنے سوالیہ نظروں سے دیکھا جب روحا نے اپنے لب بھینچے اب وہ اُسے کیا ہی بتاتی ؟؟

عمر بھائی کہاں ہیں ؟؟ روحا نے عقلمندی سے سوال کیا

پتہ نہیں کہاں ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو!!؟؟وہ بالکل نارمل بیہیو کر رہی تھی جیسے اس کا نکاح ہوا ہی نہ ہو

میرب تمہارا نکاح ہو چکا ہے اب عمر بھائی کہا ہیں اور کہا نہیں یہ تمہیں پتہ ہونا چاہیے اور خاص کر ابھی کہا گیے وہ؟روحا اُسے دیکھ بولی

پتہ نہیں فکھال ہٹو سامنے سے!!میرب اُسے ہٹاتی اندر داخل ہوئی!پھر چینجنگ روم میں جا کے روہا کے واڈڈراپ میں سے کپڑے چھانٹنے لگی

کیا کر رہی ہو میرب!!روحانا سمجھی سے بولی

ابایا چاہیئے مجھے!!وہ روحا کی ورڈڈرپ میں ابایا ڈھونڈھتی بولی جب روحا نے حیرت سے اُسے دیکھا کیونکہ وہ کبھی ابایا نہیں پہنتی تھی

کیوں چاہیے؟؟روحا نے سوالیہ نظریں لیے کہا

یار میں نے سب کو دیکھا ہے اس گھر میں شادی ہو جانے کے بعد اب ابایا پہننا تُو بھی تو پہنتی ہے میری بھی شادی ہو گئی تو میں بھی پہنوں گی نا اور

میرے پاس کوئی بھی ابایا نہیں ہے ! ! میرب نے مصروف انداز میں جواب دیا جب کہ روہا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

اچھا ہٹ میں دیتی ہوں ! ! روحا مسکرا کر کہتی دوسرے کبرڈ سے اسے ابایا دینے لگی

تھینکس ! ! وہ مسکرا کر روحا کا گال چومتی مائم کو اندر تک جلا چکی تھی مائم نے ضبط سے مٹھیاں بنائی

لیکن اب وہ ابھی اسے کچھ بولنا نہیں چاہ رہا تھا اس لیے خاموش رہا ! ! جبکہ ! ! روہا مائم کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ اپنا نچلا لب دانتوں تلے تبا گئی تھی

خیر میرب اب کمرے سے نکل چکی تھی ! ! ! کیونکہ تین بجنے ہی والے ! ! تھے اور ڈھائی بجے ہی گھر سے نکلنا تھا

عمر کہاہیں ؟ ؟ میر نے سیڑھیاں اترتے زہرام کو دیکھ کہا

پتہ نہیں میں بھی اسے دیکھ رہا ہوں پھر سے تو نہیں بھاگ گیا اسے گولی مارنے ؟ زہرام نے اپنا خدشہ پیش کیا

!! میر نے نظریں گھمائے سامنے کھڑے ملازم کو دیکھا

سر عمر سر ٹریس پر ہیں !! میر کے سوال پر اس نے نرمی سے کہا جب زہرام

اور میر نے وہی کا رخ لیا

!! عمر ٹریس پر کھڑا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سامنے دیکھ رہا تھا

چل بھائی بہت ٹائم ہو گیا ہے !! زھرام اتے ہی بلند اواز میں بولا

عمر !! میر کی پکار پر وہ پیچھے مڑا تھا

تُو اچھی طرح جانتا ہے کہ تُو درست ہے پھر کیوں پریشان ہے ؟؟ میر نے

سوالیا نظروں سے اُسے دیکھ پوچھا

حسرت رہ جائے گی اس لڑکی کو اس کا انجام تک پہنچانے کی اپنے ہاتھوں

سے !! عمر نے جواباً کہا

قانون اسے سخت سزا دے گا میر اوعدہ ہے تجھ سے !! میر نے اُس کے

کندھے پر ہاتھ رکھ کہا

!! جب میر کا فون بجا

چل بابا کول کر رہے ہیں! موبائل پر احمد صاحب کی کال اتے دیکھ میرا سے
!!دیکھ بولا جب وہ اسباب میں سر ہلا گیا وہ تینوں نیچے اترے تھے
پھر سیدھا باہر کار خ لے چکے تھے!! ساتھ احمد صاحب اور احسن صاحب
!! جا رہے تھے
میر نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی عمر فرنٹ شیٹ پر بیٹھنے لگا تھا جب زھرام
نے اکر اُس کا ہاتھ روکا
!!میں بیٹھوں گا فرنٹ سیٹ پر تُو پیچھے بیٹھ
کیوں تیرا نام لکھا ہے؟ عمر غصے سے بولا
پاگل مت بن پیچھے میرب بیٹھی ہے ساتھ بیلا بھی میرب کے ساتھ بیٹھتا
ہوا میں اچھا لگوں گا جا اور پیچھے بیٹھ!! زہرام دانت پیستا بولا
تو میں کون سا اچھا لگوں گا اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے!! عمر بے ساختہ بولا
تُو اچھا لگے گا کیونکہ تُو اس کا شوہر ہے!! زہرا نے عمر کو بتایا کہ وہ اب اس
!!کے نکاح میں جب کہ گہرا سانس بھر چکا تھا

عمر بیٹھ پیچھے ! ! باہر کھڑے ان دونوں کو بحث کرتے دیکھ میر نے انہیں کہا تھا جب عمر زھرام کو گھورنے لگا

مر فرنٹ سیٹ پر کمینہ آدمی ! ! وہ اُسے غصے سے دیکھ کہتا پیچھے کا دروازہ کھول کر پیچھے بیٹھا ! !

اُس نے میرب کو اب تک نہیں دیکھا تھا جبکہ اس کے بیٹھنے پر زھرام بھی مسکراتا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا ! !

پیچھے گاڑی میں احمد اور احسن صاحب تھے ! ! مائم اور بہرام پہلے کوٹ کیلئے نکل چکے تھے کیونکہ کچھ ضروری کاغذات فائل کرنے تھے ! !

گاڑی اپنی منزل کو روانہ ہو چکی تھی راستہ قریب 20 سے 25 منٹ کا تھا جو جلدتے ہو چکا تھا ! !

راستے میں میرب عمر کو دیکھ رہی تھی جب کے عمر بیلا کو اٹھائے اپنی گوڈ میں بٹھاتا پورے راستے اُس سے باتوں میں مصروف رہا تھا

گاڑی کورٹ کر سامنے رکی تھی!! کورٹ کی شکل دیکھ عمر نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھی خوف اس کی انکھوں میں کہیں پر بھی نہیں تھا حد تک دور دور سے دیکھنے پر بھی خوف اس کی انکھوں میں کسی کو نہیں دکھتا تھا!!! لیکن اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ اس جگہ ایسے خود کے لیے بھی کبھی ائے گا!! خیر وہ سب گاڑی سے نکلے

سامنے ہی مائم کی گاڑی کھڑی تھی وہ دونوں شاید اندر تھے جبکہ پیچھے احمد صاحب اور احسن صاحب کی گاڑی رکی تھی وہ لوگ بھی گاڑی سے نکلتے میر !! کی گاڑی کی جانب ائے

جب وہ سب ساتھ اندر بڑھے ابایا تھوڑا سا بڑا ہونے کی وجہ سے میرب کو کافی مشکل پیش آرہی تھی اوپر سے اس نے پہنا بھی پہلی بار تھا

اچانک اُس کی سینڈل میں اُس کا پیر ایا تھا اس دوران پیچھے عمر میرب اور بیلا ہی تھے کیونکہ عمر بیلا سے باتیں کر رہا تھا باکی لوگ آگے جا چکے تھے

اہ ! ! اُس کی چیخ پر عمر نے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا ابھی وہ گرتی جب عمر نے اُس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اُسے اپنی طرف کھینچا میرب کسی کٹی پتنگ کی طرح اس کے سینے میں سمائی تھی ! !

اچانک ہونے والے حملے کے لیے وہ دونوں ہی تیار نہیں تھے ! ! خوف سے میرب کی انکھیں طاقت سے بند تھی کچھ دیر تک اس نے خود کو محفوظ محسوس کرتے

جھٹکے سے اُس کے سینے سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا ! !

میرب کے عمر دیکھنے پر اسکا چھوٹا سا حسین چہرہ عمر کے چہرے کے بے ہے نزیک ایا تھا ! !

میرب کا چہرہ چھوٹا سا لیکن نہایت حسین تھا ! ! عمر اُسے دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکائیں جب کے میرب کے دونوں ہاتھ اُس کے سینے پر تھے جس سے وہ اپنی پوری طاقت سے عمر کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑی ہوئی تھی ! !

عمر کا دل یک دم ہی اس کے کانوں میں بجنے لگا تھا اس کا دل اتنی زور سے دھڑ کا تھا کہ وہ خود بھی سنبھال نہ پایا!! اپنی دل کی کیفیت سے انجان وہ بس اُسے دیکھ رہا تھا جب کے عمر کا حال بھی کچھ الگ نا تھا

دوست!! جب بیلا نے ان دونوں کو پکارا بیلا کی اواز پر ہوش کی دنیا میں !!اتے ہوئے دونوں جھٹ سے ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے

عمر نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولی

دوست؟؟ بیلا نے پھر پکارا

جی!! عمر اُسے گود میں اٹھاتا بولا

اپ نے میرب کو گرنے سے بچایا ہیں ہیرو کی طرح!! بیلا چہک کر بولی

میرب نہیں بولتے بڑی ہیں اپ سے!! عمر اُسے دیکھ بولا

عمر اجا یار!! زھرام نے اُسے پکارا جب وہ دونوں آگے بڑھے تھے عمر کا دل کر رہا تھا دوبارہ میرب کو دیکھنے کا وہ محسوس کر سکتا تھا وہ ابائے میں ملبوس !!ہے صرف اس کا چہرہ دیکھتے ہی وہ سمجھ چکا تھا

میر اور زہرام وکیل کے کمرے میں داخل ہوئے تھے جہاں مائم سٹل کھڑا سامنے اُس وکیل کو دیکھ رہا تھا جس نے ان کا کیس لڑنا تھا

مائم کو کیا ہوا ہے ؟؟اُسے سٹل دیکھ میر نے بہرام کو دیکھ کہا

پتہ نہیں سر جب سے ایا ہے وکیل کو ایسے ہی دیکھے جا رہا ہے ! ! بہرام نے کندھے اچکا کر کہا

جب کے وکیل کا حال یہ تھا وہ کچھ لمحے مائم کو مسکرا کر دیکھتا تو کچھ لمحے اپنے نیچے موجود فائلوں کو دیکھتا ! !

مائم ؟؟میر نے اُسے پکارا

ج۔جی بھائی ! ! اُس نے بمشکل کہا نظریں اب بھی وکیل پر تھی

مائم کیا ہوا ہے ! ! تُو ایسے کیوں دیکھ رہے ہے اُنہیں ؟؟اب کی بار زھرام نے اتے کہا

کہیں یہ تیری پچھلی زندگی کی معشوقہ تو نہیں ہوتی کیونکہ جس حساب سے تُو اسے نہار رہا ہے مجھے بہت گندی فیلنگ ارہی ہے ! ! زھرام مائم کے کان میں سرگوشی کرتا بولا

اے چھی کیسی باتیں کر رہے ہو زھرام ! ! مائم اُسے دیکھ بولا

اتنا کیوں محبت سے نہار رہا ہے ! ! زھرام نے ایبرو اٹھائے کہا

محبت سے ؟ ؟ میں محبت سے دیکھ رہا ہوں ؟ ؟ مائم حیرت سے بولا یعنی زہرام ! ! کو حیرت اور محبت میں کوئی فرق ہی نہیں پتا تھا

اب بولو گے کچھ کیا ہوا ہیں ؟ ؟ میر سنجیدگی سے بولا جب مائم نے پھر وکیل کو دیکھا

بھائی انہیں میں جانتا ہوں ! ! مائم وکیل کو دیکھ بولا

ہاں اس میں کون سی بڑی بات ہے یہ نیو نیو اس جنریشن میں ائے ہیں قریب آٹھ نو ماہ پہلے اور اتے ہی انہوں نے کافی بڑے بڑے تیر مارے ہیں ! ! کافی چرچے ہیں ان کے ! ! میر مسکرا کر بولا

بس کردے میر آپ آپ کرنا مجھے ہرٹ اٹیک آجائیگا!! وکیل ہنستا ہوا اتا
میر کے سینے لگا تھا میر نے بھی دھما سا ہنستے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا
!! جب کے مائم کی حیرت تو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی
بھائی آپ جانتے ہیں انہیں؟؟ مائم حیرت سے بولا
ہاں!! یہ انس ہیں کچھ سال پہلے ایک مشن پر اس سے ملاقات ہوئی تھی
۔۔میر مسکرا کر بولا
لیکِن یہ مجھے۔۔۔مائم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے
یہ تجھے اُس دن ریسٹورنٹ کے باہر ملا تھا جس نے تجھے سمجھایا تھا کہانی سنائی
تھی!! جس سے تُو نے باتیں کر کے دل ہلکا کیا تھا؟؟ میر اُسے دیکھ بولا جب
مائم حیرت سے میر کو دیکھنے لگا اُسے اک کے بعد ایک حیرت کے جھٹکے لگ
رہے تھے
میں نے ہی بھیجا تھا انس کو تیرے پاس! اسے حد سے زیادہ حیرت کا شکار
!! ہوتا دیکھ میر نے اُس کی پریشانی ہل کی

ی۔یہ پہلے بھی وکیل تھے؟؟اگلا سوال پوچھا

نہیں تب میں وکیل نہیں تھا لو پڑھ رہا تھا وکیل تو میں اب بنا ہُوں!!انس نے مسکرا کر کہا

اس وقت تو اپ کی داڑھی بھی اتنی بڑھی ہوئی تھی کچھ عجیب سے لگ رہے تھے اپ اور اب کافی ڈیشنگ لگ رہے ہیں!!اُسے دیکھ مائم بے ساختہ بولا

جب میر نے اپنی مسکراہٹ دبای

یار بدلتی تو نہ کرو بس تب اپنا خیال نہیں رکھتا تھا پیار میں ہارا ہوا تھا نا لیکن اب بالکل سیٹ ہُوں!!اُس نے نرمی سے کہا جب مائم بھی مسکرایا

اتنے مائک سے اواز ائی تھی کہ سب کورٹ میں داخل ہو!!جس پر سب آگے کو بڑھے تھے!!اگے بڑھنے پر نظر ایرا پر پڑی تھی جو اپنے بہت سے باڈی گارڈز کے پہر میں آرہی تھی

مجرم چاہے جیسا بھی ہو اپنی حفاظت کے لیے اسے بہت لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے!!! عمر نے تنزیہ کہا تھا زھرام نے بھی تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ائرہ کو دیکھا تھا

کورٹ میں داخل ہونے پر سب نے اپنی سیٹ سنبھالی میرب کا دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا!!

آئرا اور عمر امنے سامنے فاصلے پر کچیری میں کھڑے ہوئے تھے!! فرنٹ لائن میں میرز ھرام کے ساتھ سب بیٹھے تھے!!

عدالت بیانات کا سلسلہ شروع کرنے کا حکم دیتی ہے!! جج نے اپنے ہاتھ میں پکڑا وہ کچھ ہتھوڑی نما چیز ڈیسک پر مارتے کہا !!

یور اؤنر!! میرا نام عثمان اقبال ہیں میں آئرہ ہمدانی کا وکیل ہوں جج صاحب سارے ثبوت عمر لاشاری کے خلاف ہیں انہوں نے آئرا ہمدانی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے کوئی بھی لڑکی اس معاملے میں کسی پر

جھوٹا الزام نہیں لگا سکتی کیونکہ اس پر عزت کا سوال ہوتا ہیں ! ! سی سی ٹی وی
! ! میں صاف عمر لشاری ہوٹل میں داخل ہوتے دکھائی دے رہے ہیں
اور ان کے واپسی کے حال سے تو اپ سب واقف ہی ہیں ! ! یور آنر میں
چاہتا ہوں عمر لشاری کو سخت سے سخت سزا دی جائے سالوں کی جیل قید دی
جائے تاکہ اگے انے والے وقت میں کسی بھی لڑکی کے ساتھ اس طرح کی
زیادتی کرنے سے پہلے کوئی لاکھ بار سوچے اگر اس ہم نے عمر لشاری کو بخش
دیا تو انے والے کئی سالوں تک یا شاید پوری زندگی تک لڑکیوں کا ناجائز
فائدہ اٹھایا جائے گا اور جب ہم ان پہ ایکشن لیں گے تو سب یہی کہیں گے کہ
ہم نے عمر لاشاری کو بھی تو بخشا تھا یہ کوئی چھوٹی غلطی نہیں ہے یور اونر ان
کے لیے ان کوئی بڑی سزا منتخب ہونی چاہیے ! ! عثمان اقبال ٹہلتے سنجیدگی
چہرہ میں جج کو ہر بات سے آگاہ کر رہے تھے جب کے عمر خاموشی سے دیوار
! کو گھور رہا تھا؛

اپ لوگ کیا کہنا چاہے گے ؟؟ جج اُن لوگوں کی جانب متوجہ ہوا تھا

!یور اونر میرا نام انس ملک ہیں میں عمر لاشاری کا وکیل ہُوں

جج صاحب ہم سب جانتے ہیں ایراٹریڈز عمر لشاری کے بزنس کی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد کس طرح ٹھپ ہوئی ہے ہم سب جانتے ہیں بزنس کے لیے کوئی کسی بھی حد سے گزر سکتا ہے یہاں تو کسی کی جان لینا بھی عام کر دی گئی ہے صرف بزنس کے اُتار چڑھاؤ کے لیے جیسے کہ میرا پچھلا کیس تھا!!جو میرا کلائنٹ جیتا ہے!!ہم سب اچھے سے جانتے ہیں ائرا ہمدانی اپنے بزنس کو لے کر کتنی حد تک سنجیدہ ہیں!!ان سے برداشت نہیں ہوا اپنے اوپر کسی کو دیکھنا!!اس وجہ سے انہوں نے عمر لاشاری پر الزام لگائے تاکہ عمر لاشاری اس کام سے پیچھے ہٹ جائیں!!عمر لاشاری بالکل بے قصور ہے!!

انس سے نہایت پروفیشنل انداز میں ہر چیز آگاہ کیا

ایکشن یور اونر!!کوئی بھی لڑکی اپنی عزت کو اس طرح نہیں اچھال سکتی صرف اور صرف ایک بزنس کو لے کر!!عثمان اقبال نے بات کو ٹوکتے کہا

ایکشن دس پوائنٹ مسٹر اقبال ! ! اگر لڑکی آئرا ہمدانی جیسی ہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے ! ! انس نے سرد لہجے میں کہا یہ عام طرح کا تمچا تھا آئرا کے چہرے پر ! !

مائنڈ یور لینگویج مسٹر ملک ! ! آئرا قوت سے چیخی تھی

ایکشن یور اونر کس نے اجازت دی ہیں ابھی وکٹم کو بیچ میں بولنے کی ؟ ؟

میرے کلائنٹ بھی بالکل خاموش ہے ! ! اپ دیکھ سکتے ہیں جج صاحب ان کا یہی غصہ ان سے ہر چیز کروا سکتا ہے ان کے ایسی غصے نے اج ان کو اتنا بڑا قدم اٹھانے پر بھی مجبور کر دیا ! ! انس دوبدو روبدار آواز میں بولا

عثمان اقبال نے ائرہ کو گھورا ائرہ سارا کام خراب کر رہی تھی اس طرح چیخ کر ان کا کیس کمزور پڑ جاتا ! ! آئرا اُس کا اشارا سمجھتی خاموش ہوئی تھی

جج صاحب میری کلائنٹ بالکل بے قصور ہے اپ انصاف کا ساتھ دے کر عمر لاشاری کو قید کا حوالہ دیں ! ! عثمان اقبال اُنہیں دیکھ بولے

آرڈر آرڈر آرڈر ! ! جج صاحب نے ڈیسک پر مشتمل دھیرے سے مارتے کہا

کوئی اور بیان ہیں کسی کے پاس دینے کیلئے یا عدالت اپنا فیصلہ سنائے ؟؟ جج صاحب دونوں طرف کے لوگوں کو دیکھ بولے

جج صاحب ہمارا ثبوت خود ائرہ میم ہے اپ دیکھ سکتے ہیں ان کو ! ! ! ان کی عزت کے ساتھ کھلواڑ ہوئی ہے اور ان کو انصاف ملنا چاہیے ! ! عثمان اقبال پھر بولا

اپ نے کچھ کہنا ہیں ؟؟ جج صاحب انس شاہ کی جانب متوجہ ہوئے

جج صاحب ی۔۔۔ابھی وہ بول رہا تھا جب عثمان نے بات کاٹی

یور اونر مجھے نہیں لگتا ہمیں ان کے بیان کی ضرورت ہے سارے ثبوت عمر لاشاری کے خلاف ہیں آپ انہیں سزا کیوں نہیں سنا دیتے ! ! عثمان پھر بولا

آرڈر ! ! اپ خاموش رہے مسٹر عثمان میں نے جسے بولنے کا کہا ہیں وہ بولے ! ! اُسے بار بار دخل اندازی کرتے جج صاحب کب سے دیکھ رہے تھے اس لیے سنجیدگی سے بولے

! ! جب عثمان اسباب میں سر ہلاتا خاموش ہوا

عمر لشاری کی اک بیٹی اور بیوی ہیں جج صاحب اور نے چاہتا ہوں وہ اکر اپنا بیان دیں ! ! انس نے اُنہیں دیکھ کہا جب کے ائرا اور عثمان کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

یور نر میں ان کی بات پر ایکشن لیناچاہوں گا عمر لا شاری کی شادی نہیں ہوئی ہیں تو بیٹی کہاسے اگئی ! ! عثمان آگے اتا بولا

عمر لشاری کی بیوی اور بیٹی دونوں ساتھ ائی ہیں جج صاحب اپ کا حکم ہو تو میں انہیں بلاؤں ! ! انس جج صاحب کو دیکھ بولا جب جج صاحب نے اسباب ! ! میں سر ہلاتے اسے اجازت دی

میرب بیلا کو تھامے کھڑی ہوئی تھی عمر کے برابر میں موجود کچری میں ! ! جاتی وہ کھڑی ہوئی

آئرا اور عثمان کو حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے ان کی معلومات کے مطابق ! ! عمر لشاری کنوارا تھا بیٹی تو پھر بہت ہی دور کی بات تھی

اسلام علیکم ! ! میر ب نے کچری میں کھڑے ہوتے سلام کیا جب جج

! ! صاحب نے جواب دیا

یور اونر میں اچھے سے جانتا ہوں ان کی کوئی بیٹی اور بیوی نہیں ہے اپ پلیز

اس بچی کا ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں ! ! عثمان پھر بولا

یہ رہا ڈی این اے ! ! میر کو فرنٹ پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا بہت غور

سے ساری کاروائی خاموشی سے دیکھ رہا تھا اب اگے رکھی فائل ٹیبل پر رکھتا

بولا پھر واپس سیدھا ہو کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے بولا

جب کے میر کی آواز پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا عثمان نے فائل اٹھائی

اور دیکھنے لگا اُس کے ہوش اڑ رہے تھے اُس نے نا محسوس انداز میں ائرہ کو

! ! دیکھا

! ! آئرا کا حال بھی مختلف نا تھا

یوراونر جھوٹی ڈی این اے رپورٹ کوئی بھی بنوا سکتا ہے اج کل یہ دو نمبر کام مارکیٹ میں بہت چل رہے ہیں ! عمر لا شاری شادی شدہ نہیں ہے اور جس کو وہ اپنی بیٹی کہے رہیں وہ پانچ سے چھ سال کی ہے یہ ناممکن ہے !!

ہمیں لائیو ڈی این اے ٹیسٹ چاہیے !! عثمان جج کو دیکھ بولا

اوکے !! میر نے لفظی جواب دیا پھر پیچھے اشارا کیا تھا جب سعد کے ساتھ کے ڈاکٹر اٹھ کر اگے ایا عثمان اور آئرا کی آنکھیں مانو حیرت سے باہر انے کو تھی !!

یہ رہے ڈاکٹر لائو ڈی این اے ٹیسٹ ہو گا !! میر اُسے دیکھ بولا اُن دونوں کی ہوائیاں اڑ رہی تھی

جج صاحب ایسا کیس پہلی بار دیکھ رہے تھے !!

جج صاحب اپ سے اجازت چاہتے ہیں !! انس نے اُنہیں دیکھ کہا

ہمیں یقین اچکا ہے جس یقینی سے مسٹر سکندر نے کہا ہیں ہمیں پتہ لگ چکا ہے یہ انہی کی بیٹی ہیں ڈی این اے کی ضرورت نہیں ہے ! ! جج صاحب بلند اواز میں بولے

لیکن جج صاحب ! ! عثمان نے کچھ بولنا چاہا

بس ! ! انہوں نے بات کاٹی اب سب میرب کی جانب متوجہ تھے

جج صاحب میں اپ کو لکھ کر دے سکتا ہوں یہ ان کی بیوی نہیں ہے ! !

عثمان نے اُنہیں دیکھ کہا

نکاح نامہ ! ! مائم نے ٹیبل پر نکاح رکھتے اکڑ سے کہا جب عثمان اور ائرا کو لگا وہ لوگ ابھی بے ہوش ہو جائیں گے وہ لوگ ساری تیاری کے ساتھ ائے تھے ! ! انہیں اندازہ نہیں تھا

جج صاحب جس طرح ڈی این اے رپورٹ جھوٹی بن سکتی ہے اسی طرح نکاح نامہ بھی جھوٹا بن سکتا ہے ! ! اج کل یہ جھوٹے کاغذات بنانا کون سی بڑی بات ہیں ؟ ؟ وہ تنزیہ بولا

مولوی صاحب!! زھرام نے بلند اواز میں کہاان سب نے ایک ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھا تھاجہاں سے مولوی صاحب اٹھ کر اگے آئے تھے یہ وہی !!مولوی صاحب تھے جنہوں نے میرب اور عمر کا نکاح پڑھایا تھا

یہی مولوی صاحب ہے جنہوں نے ان کا نکاح پڑھایا تھااور اگران کے بیان کے بعد بھی مسٹر عثمان کو یہ لگ رہاہے کہ انہیں ہم نے یہ بولنے پر مجبور کیا ہے تو پورے اشتہاد کے ساتھ ہم ان دونوں کا دوبارہ نکاح پڑوانے پر راضی ہیں ادھر ہی ان لوگوں کا نکاح دوبارہ ہوگا!! اسلام میں نکاح پر نکاح پڑھانا جائز نہیں اور اگر یہ مجبورا مسٹر عثمان کی وجہ سے کرنا پڑا تو خدا کو منہ یہی دکھائیں گے!! انس اکڑ سے بولتا اُن دونوں مخالف کو حلق تر کرنے پر مجبور کر گیا

میرب کنفیوز ہوتی میر کو دیکھ رہی تھی جب میر نے آنکھوں سے اُسے ہمت دی

جج صاحب میں ان کی بیوی ہُوں ! ! اور میں انہیں اچھے سے جانتی ہوں یہ کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتے جو آئرا ہمدانی نے ان پر الزام لگائے ہیں ! ! زندگی ادھر کی ادھر ہو جائے گی بھلے جتنی مجبوری کیوں نہ ہو یہ کسی بھی لڑکی کو کبھی غلط نظر سے نہیں دیکھے گے ! ! ان کا بیان اب بھی یہی ہیں کے اگر اج وہ اس طرح کی لڑکی کو غلط نظر سے دیکھے گے تو کل تو ان کی بیٹی کو بھی کوئی غلط نظر سے دیکھے گا ! ! جس طرح وہ ایک بیٹی کے باپ ہیں اس طرح اُس لڑکی کا بھی تو کوئی باپ ہو گا ! ! جو ہمیشہ سر اٹھا کر چلتا ہو گا ! ! اتنی گری ہوئی حرکت کے بعد جس کا سر ہمیشہ کیلئے نیچے ہو جانے کا مقام رکھتا ہو ؟

خود پر رکھ کر سوچتے ہیں یہ جس طرح اج وہ کسی کا سر جھکانے کا سبب بنیں گے تو کل کو ان کا بھی جھکے گا اج کی جنریشن میں ایسی سوچ رکھنے والے لوگ بہت کم ہیں یہ دنیا مکہ فاتے عمل ہے جو ہم بوئیں گے وہیں ہم کاٹیں گے

اب تو مکافات کے لیے مرنے کا بھی انتظار نہیں ہوتا دنیا میں ہی خدا مکافات عمل دکھاتا ہے اپنے کیے کی سزا اب بندہ دنیا میں ہی کاٹتا ہے ! !

ایسے میں یہ کیسے کسی لڑکی کو غلط نظر سے دیکھ سکتے ہیں؟؟میر ب جج صاحب کو دیکھتی شدت سے بولی اُس کے لفظ اُس کا ساتھ دے رہے تھے اُسے خود بھی نہیں پتہ تھا وہ اتنی گہری باتیں کیسے کر رہی ہیں جب کہ سب خاموشی سے اس کی باتیں سن رہے تھے جبکہ عمر کی نظریں نیچے تھی دل !! اُس کی باتوں کی طرف رجحان کر رہا تھا

میر کے لب دھیمی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ نیچے چہرہ کیے دھما سا مسکرایا تھا

جب کے جج صاحب بھی بہت غور سے اس کی باتیں سن رہے تھے جج صاحب کو اس کے بعد اتنی غور سے سنتے تھے کہ عثمان جلدی سے بولا جج صاحب یہاں پہ ایموشنل بلیک میلنگ چل رہی ہے کیا؟؟کوئی بھی لڑکی !!!ائے گی اور اس طرح بیان دے گی تو مقابل کا گناہ صاف نہیں ہو گا

ہمارے پاس ثبوت ہیں ان کے پاس کیا ہے ؟؟ان کے پاس ایسا کوئی بختا ثبوت نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ غلط ہیں اگر یہ لوگ ٹھیک ہوتے تو ان لوگوں کے پاس کوئی تو ثبوت ہوتا !!

عثمان جج صاحب کو دیکھ بولا عمر نے آنکھیں بند کی تھے چہرہ نیچے تھا

ثبوت ہیں !!میر کے اشارے پر میرب نے بلند اواز میں کہا جب کہ اس کی بات پر عمر کے بند آنکھیں بے ساختہ کھلی تھی !!

کیا ثبوت ہیں ؟؟آئرا بے ساختہ بولی اُس کے لہجے میں خوف کا عنصر صاف محسوس ہو رہا تھا کیونکہ بازی اس پر الٹی پڑ رہی تھی !!

بتاتی ہُوں مس ہمدانی !!میرب اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہتی نیچے اُترتی عمر تک پہنچی عمر جو چہرہ جھکائے کھڑا تھا اب اُسے دیکھنے لگا میرب نے سنجیدگی سے عمر کا ہاتھ آگے کر کے اُس کے بازو پر لگی وہ چٹ اتاری جسے اُس نے شدت سے اُس کا ہاتھ تھامتے اُسے عمر کی شرٹ میں پیوست کیا تھا !!

اُسے اپنے بازوں سے چٹ نکالتے دیکھ عمر کی آنکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی کیونکہ وہ اس بات سے انجان تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کی شرٹ پر کوئی چٹ لگی ہے اسے تو یہ بھی اتی نہیں تھا یہ چٹ اُس نے لگائی کب تھی !!

میرب سنجیدگی سے واپس اپنی جگہ پر اکر کھڑی ہوئی

یہ رہا ثبوت اس چٹ میں تمام ثبوت قید ہیں جب عمر کچھ گھنٹے پہلے آئرہ ہمدانی کے فارم ہاؤس گیے تھے !! آئرا نے اپنے منہ سے تمام سچ بتایا تھا جو اس چٹ میں آپ کو مل جائے گا !! میرب نے چٹ ٹیبل پر رکھی عمر حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا اور آئرا کی پیشانی پر پسینے کی بندے جمع ہو رہی تھی !!

خوف اُس کی رگ رگ میں سرائیت کر رہا تھا خاموش رہنا اُس کے بس سے باہر ہو رہا تھا !!

انس نے جج صاحب کی اجازت لیتے وہ چٹ اٹھا کر اپنے لیپ ٹاپ میں لگای
!!!اُس چپ میں ساری وائس ریکارڈ تھی؛
!! اگلے لمحے پوری خاموشی میں لیپٹاپ سے اتی آواز گونجنے لگی
(اج مقدمہ ہے تین بجنے میں چند گھنٹے باقی ہیں تمہیں میں نے عمر قید نا"
دلوائی تو میر انام بھی ائرہ ہمدانی نہیں تمہارے بزنس کے شیئر تو ویسے ہی گر
جائیں گے ظاہر ہے جہاں کا اؤنر لڑکیوں کی عزت کے ساتھ کھیلتا ہو اس کے
بزنس سے کوئی کیسے شیئر جوڑے گا تمہارا بزنس کسی گرتے ہوئے پنچھی کی
طرح ہو گا اور پھر میرے پاپا کو ان کی جگہ واپس مل جائے گی)!!ائرہ اور
عمر کی تمام باتیں اس میں گونج رہی تھی جبکہ ائرہ کی حالت خراب ہو رہی
تھی عثمان کا حال بھی الگ نا تھا میر کے چہرے پر پر سکون تھی کیونکہ اُس
کیلئے کچھ حیرت کا باعث نہیں تھا اُسے سب پتہ تھا یہ چٹ بھی میر ب کو میر
نے ہی دی تھی عمر کی شرٹ پر لگانے کیلئے اور تمام طریقہ بھی میر نے اسے
بتایا تھا!!میر ہر چیز سے انجان تھا!!اسلئے اُس کے چہرے۔پر پر سکون تھی

ی۔یہ میری آواز نہیں ہیں!!ی۔یہ میں نہیں ہوں جج صاحب اوازاج کل کسی اور کی بھی ایڈٹ ہو جاتی ہیں!!میں ایسا کیوں بولو نگی عمر لاشاری نے میری زندگی برباد کردی اور میں ابھی بزنس کا سوچوں گی؟؟یہ سب جھوٹ ہیں!!آئرا چیختی ہوئی بولی

یہ رہا ویڈیو پروف!!میر نے اپنی جیب سے موبائل نکالتے سامنے ٹیبل پر رکھا!ن ائرہ کو لگا وہ اب اپنا ہوش کھو بیٹھے گی میر کی بات پر سب نے میر کو دیکھا تھا جو پر سکون سا بیٹھا تھا!!

انس نے ویڈیو لیپٹاپ میں چلائی تھی جب تمام کاروائی سب کے سامنے تھی!!جج صاحب نے کچھ لمحے اپنے برابر میں بیٹھے لوگوں سے ڈسکس کیا انہیں زیادہ لمبا وقت نہیں لگا کیونکہ کیس ان کے سامنے ہی سلجھ چکا تھا کچھ ڈسکس کرنے کے لیے بچا ہی نہیں تھا!!

جج س۔۔۔عثمان کچھ بولنے لگا تھا

آرڈر آرڈر آرڈر بیان کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے!!

جج صاحب نے کہتے اُس کی زبان کو بریک لگائی تھی

سارے ثبوتوں اور بیانوں کو مدے نظر رکھتے ہوئے عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہیں کے ائرا ہمدانی کو جھوٹے الزام لگانے اور عمر لشاری پر جھوٹا مقدمہ درج کرنے کی مداخلت میں چھے سال کی سزا سناتی ہیں اور ساتھ دل سے عمر لاشاری سے معزرت خواہ ہیں جو اُنہیں اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی!! جج صاحب نے بلند اواز میں فیصلہ پیش کیا جب کے ائرا کی حالات خراب ہوئی تھی !!

اُن کے فیصلے پر سب کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی سوائے عمر کے جواب بھی عمر کے جو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

یور اونر!! میر کی آواز پر انہوں نے میر کو دیکھا

یس مسٹر سکندر!! جج صاحب اُسے دیکھ بولے

جس طرح آئرہ ہمدانی نے عمر پر الزام سرے عام لگایا تھا اسی طرح اُس کی بے گناہی بھی وہ پوری میڈیا کے سامنے دے گی!! جس عزت کو گرانے

کی اُس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اُس عزت کا ازالہ آئرا ہمدانی خود دیگی ! !

میر سنجیدگی سے بولا

ٹھک ہیں مسٹر سکندر ! ! تو عدالت یہ بھی حکم سناتی ہیں کے آئرا ہمدانی پوری میڈیا میں عمر لشاری کی بے گناہی ثابت کر کے اپنا گناہ پوری دنیا کے ساتھ قبول کرینگی ! ! جج صاحب نے بلند اواز میں کہا جب سب نے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ائرا کو دیکھا تھا جو ہکا بکا بنی تھی

اب کچھ دیر بعد وہ لوگ کھڑے ہوئے تھے ! ! یقیناً باہر جانے کے لیے ! !

میرب دھیرے دھیرے چل رہی تھی کیونکہ وہ سب سے پیچھے تھی کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے قدم روک کر ائرہ کی جانب بڑھائے باقی سب باہر نکل چکے تھے جب کہ ایرا نظریں نیچے کیے سوچو میں گم تھی شاید وہ اپنی ہار قبول نہیں کر پا رہی تھی میرب تنزیہ مسکراتی اس کے قریب جا پہنچی کسی کی موجودگی محسوس کرتے ایرا نے اوپر دیکھا تھا جب کے یقیناً میرب کو

دیکھ اس کا دماغ خراب ہوا تھا وہ میرب کو جلسہ دی نظروں سے دیکھنے لگی
جبکہ اس کی نظروں کا تعاقب سمجھتے میرب نے اپنی ہنسی دبای تھی
سنواے سستی فین ائندہ اگر میرے شوہر کے آس پاس بھی نظر ائی نا تو
اس بار بس چھ سال کی سزا ہوئی ہے اگلی بار عمر قید نا ہوئی تو میرا نام بھی
میرب عمر لاشاری نہیں ہم سے پنگا اٹس نوٹ چنگا ائندہ اگر ایسا کچھ بھی
کرنے کی کوشش کی تو اپنی چپل سے اتنا ماروں گی نا کے شیشے میں اپنا تھوبڑا
ہی نہیں پہچان پاؤ گی ! ! میرب اُسے سے دیکھ دھمکی امیز لہجے میں کہتی
ایٹیٹیوڈ سے جانے کے لیے مڑی جب کہ وکیل منہ کھولے یوں رب کی
بات سن رہا تھا اور ائرہ کو تو سمجھ ہی نہیں ارہا تھا کہ اس کی کتنی بیزتی ہو چکی
ہے ! !
ابھی میرو تھوڑا سا آگے بڑھی تھی جب اسے مزید کچھ یاد ایا وہ پھر سے پیچھے
مڑی ! !

اور ہاں ! ! یہ جو تم نے اپنی وجہ سے اپنے پاپا کی کمپنی کو مزید گرایا ہے نا یہ
! ! ! تمہارے لیے سبق ہے زندگی کا
کسی اور کے لیے جال بچھاؤ گے تو خود اس میں پھنسو گے ! ! تم نے عمر کے
لیے اتنا بڑا جال بچھایا ان کی عزت پر سوال اٹھایا دیکھو آج تمہارے ساتھ کیا
ہو رہا ہے تمہارے بابا کی عزت کیا رہ گئی ہو گی ان کی بیٹی جیل میں جا رہی
! ! ہے
میرب اُسے دیکھ افسوس سے بولی
تمہاری سوچ سے زیادہ امیر ہوں میں رشوت دے کر رہیا ہو جاؤں گی میں
بہت جلد دیکھنا تم ! ! ائرہ ضبط سے بولی جب میرب کی ہنسی چھوٹی
یقیناً آئرا تم ہو جاتی رہیا لیکن اگر یہ الزام عمر پر نہ لگا ہوتا اگر تم نے سکندر
ہاؤس سے پنگا نہیں لیا ہوتا تو تم رہیا ہو جاتی لیکن یہاں تم اپنا دل کاٹ کر
بھی بیچ میں رکھ دو گی تب بھی چھ سال سے پہلے تمہاری بیل نہیں ہو گی یہ

میرا وعدہ ہے تم سے ! ! میرب اُسے دیکھ بولی آئرا کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑھ رہا تھا

ایسا غصّہ شعبہ نہیں دے رہا ہے تمہیں ! ! تھوڑی بیچارگی چہرے پر سجاؤ ورنہ میں نے ڈرامہ اور ناولز میں پڑھا ہے کہ جیل میں انے والے شخص کی زندگی بڑی رکی سوکھی ہوتی ہے کھانے میں دال ملتی ہے سوکھی ہوئی روٹی بے شک کھانا جو بھی ہو صبر شکر سے کھانا چاہیے لیکن تُم جیسی لڑکی کو صبر نہیں آتا یہ بعد میں جان چکی ہوں اگر صبر ہوتا تو اپنے ہی بزنس پر محنت کر کے اسے عمر کے برابر لا کھڑا کرتی لیکن تم نے شورٹ کٹ چنا تھا اور شارٹ کٹ اکثر بند ہوتے ہیں ! ! تو اس لیے تھوڑی بیچارگی والی شکل بنالو تاکہ ان لوگوں کو تم پر تھوڑا سا رحم اجائے اور وہ لوگ اچھا رویہ رکھیں تمہارے ساتھ ! ! میرب اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہتی اب آخری نظر اس پر ڈالتی باہر نکلی تھی

What the f....

ائرا نے طاقت سے ہاتھ رلنگ پر مارا تھا

یہ ہوتی کون ہے مجھے یہ سب سکھانے والی ! ! وہ غصے سے بولی

جب فی میل پولیس افیسر زاس کے پاس ائی خاموشی سے اس کے ہاتھ میں ہتکڑیاں ڈال کر وہ اسے باہر لے کر جانے لگی کیونکہ باہر اس نے میڈیا کے سامنے بیان دینا تھا ! !

یہ کیا کر رہی ہو تم ؟ میرے ہاتھ سے یہ کھولو میں چل رہی ہوں نہ خود ! !

اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اسے اس کی نظروں میں گرا رہی تھیں اس لیے وہ جھٹ سے بولی

مجرم ہے میڈم اپ مجرم کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہی اچھی لگتی ہیں اپنا فون دیں ادھر ! ! اس کے ہاتھ سے اس کا فون چھین کر ایک افیسر نے دوسرے کو دیا تھا

آفیسر سنجیدگی سے اُس کا ہاتھ تھامے باہر کو نکلی تھی ! ! جہاں یقینا پہلے ہی میڈیا جمع تھی

ایرا کو لا کر بیچوں بیچ کھڑا کیا گیا اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں دیکھ سب کو حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے کیمرے کے فوکس اس کے ہاتھوں کی ہتھکڑیاں ہی تھیں!!

ینگ پارٹی بھی سامنے بیٹھی تھی!!

شروع کرو!! افسر نے ائرہ کو دیکھ کہا ائرہ نے اِدھر اُدھر اپنے بچاؤ کیلئے کچھ دیکھنا چاہا جب اس کی نظر اس کے وکیل پڑ پڑی اس نے اپنے وکیل کو انکھوں سے کچھ مدد کا اشارہ کیا تھا لیکن وہ فورا نظریں پھر گیا اس کی منافقت پر ائرہ نے حیرت سے دیکھا تھا!!

اب کوئی راستہ نہیں ہے تمہارے پاس میڈم ادھر ادھر دیکھنے کے بجائے بیان دو جلدی ہمیں اور بھی کام ہے!! پولیو فیمیل آفیسر اُس کا بازو تھامتے ہوئے بولی اس کے جاہلانہ گرفت پر ائرا کو احساس ہوا تھا کہ جو میر ب نے کہا تھا وہ بالکل درست تھا!!

م۔ میں آئرا ہمدانی اس بات پر سچ کا مظاہرہ کرتی ہُوں ! ! اس سارے کیس میں عمر لشاری کی کوئی غلطی نہیں تھی یہ سب میں نے کیا تھا ! ! ائرا کہے کر خاموش ہوئی اس نے کتنی مشکل سے کہا تھا صرف وہی جانتی تھی

اگے وجہ بھی بتائیں ! ! میڈیا میں شور مچا تھا پیچھے سے آفیسر نے بھی اُسے پوری بات بتانے کا کہا تھا کیونکہ میر کا حکم تھا کہ وہ ہر ایک بات میڈیا میں کھل کر بتائے ؛ !

ک۔ کیونکہ مجھے میرے بابا کا بزنس اچائی پر چاہیے تھا ! ! بالکل عمر لاشاری کے بزنس کی طرح ! ! بس اسلئے ! ! ائرہ شرمندگی سے چہرہ جھکائے بولی ! ! اسے اپنی زندگی میں پہلی بار شرمندگی محسوس ہو رہی تھی

عمر سنجیدگی سے اُسے دیکھ رہا تھا ! ! کوئی لڑکی بھی بھلا ایسا کر سکتی تھی ؟ ؟ ! اگر ! ! وہ ائرا ہمدانی ہو تو یقیناً کر سکتی تھی

چلو گھر چلتے ہیں ! ! میر نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا تھا چھے بجنے والے ! ! تھے ! ! میر کی بات پر سب کھڑے ہوئے تھے

سب نے باہر کی جانب قدم بڑھائے سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ عمر سنجیدہ تھا!! عمر نے نظریں اٹھائے میرب کو بے ساختہ دیکھا جو میر سے کچھ بات کر رہی تھی !!

عمر کچھ پل اُس کا چہرہ دیکھتا رہا جب بے ساختہ میرب کی نظر بھی اس کی نظروں سے جا ملی جیسے ہی میرب نے اسے دیکھا عمر نے جھٹکے سے اپنی نظروں کا زاویہ بدل بدلا تھا اسے نظریں چراتے دیکھ میرب کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی !!

وہ واپس رخ سامنے موڑ گئی!! سب گاڑی میں بیٹھے تھے!! جب گاڑی منزل کو روانہ ہوئی !!

اور بھائی کیسی فیلنگ ارہی ہیں کیس جیت کر؟؟ زھرام فرنٹ شیشے سے پیچھے بیٹھے عمر کو دیکھ بولا

جب کے عمر اُس کی بات پر خاموش رہا تھا!! ابھی عمر کچھ بولتا کہ میر کی گاڑی رکی ان سب نے ایک ساتھ ہی میر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا !!

گاڑی رکنے کی وجہ ٹریفک تھی اس پاس دیکھنے پر وہ سب بھی سمجھ چکے تھے !!

میر فون کھولتا انے والی کال دیکھنے لگا جب میر نے بے ساختہ نظر اٹھائے اپنی دائے ذبیح دیکھا

اُک بچے کے ہاتھ میں گجرے موجود تھے !! جو ہر گاڑی کے پاس جاتا ان سے گجرے لینے کا پوچھ رہا تھا !! گجرے دیکھتے ہی میر کو ابرش کی یاد ائی تھی !!

میر نے اپنے سائڈ کا شیشہ نیچے کیا !! اور اشارے سے اس بچے کو اپنے پاس بلایا میر کی آنکھوں پر چشمہ تھا جو اُسے مزید حد سے زداڈیشنگ بنا رہا تھا !!

السلام علیکم صاحب آپ یہ لینگے ؟؟ بچا میر کو دیکھ بولا

وعلیکم السلام !! ہاں دے دو بیٹا !! میر مسکرا کر بولا ساتھ پانچ ہزار کا نوٹ اُسے تھمایا

اُس نے اک جوڑی میر کو تھمائی تھی جب کے پانچ ہزار کا نوٹ دیکھ مقابل
کے چہرے پر اُداسی پھیلی

اتنا بڑا چینج نہیں ہو گا صاحب؛!!! وہ میر کو دیکھ بولا

کوئی بات نہیں یہ رکھ لو آپ!! میر اُسے دیکھ مسکرا کر بولا جب اُس بچے کی
آنکھوں میں نمی اُتری

شکریہ!! بہت بہت شکریہ!! یہ گجرے آپ نے اپنی بیوی کیلئے لیے ہیں!

وہ بھرائی آواز میں بولا جب میر نے اسباب میں سر ہلایا

زھرام میر کو شوخ نظروں سے دیکھ رہا تھا جب کے میر ب پیار بھری
نظروں سے وہ پیار جو ایک بہن اپنے بھائی سے کرتی ہے!! اُسے بہت اچھا
لگا تھا ابرش کیلئے میر کو گجرے لیتے دیکھ؛! اسے بھی یہ چیزیں بہت زیادہ
پسند تھی وہ گجروں کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی عمر نے اس کی
!! نظروں کا تعاقب بغور محسوس کیا تھا

یہ چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہے جو لڑکیوں کے لیے بہت معانئے رکھتی ہیں اور خاص کر اگر وہ دی گئی چیزیں ان کے پسندیدہ مرد کی جانب سے ہوں تو وہ چیزیں دنیا کی سب سے قیمتی چیز لگتی ہے!!

خدا آپ دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے!! امین!! وہ دعائے دے رہا تھا اور میر کے لبوں سے امین کا لفظ ادا ہوا تھا کار میں موجود باقی سب نے بھی امین کہا تھا!!

میر نے اک پھول بھی ساتھ لیا تھا جو پیچھے انے والے بچے کے پاس موجود تھے پھول اور گجروں کو دیکھ وہ مسکرایا اور اُنہیں ڈیش بورڈ پر رکھے!!

اتنے ٹریفک کھلا تھا میر نے گاڑی منزل کو روانا کرتے گاڑی کا شیشہ واپس اوپر کیا تھا اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس کرتے میر نے دائے جانب دیکھا جہاں زھرم اُسے شوخ نظروں سے دیکھ رہا تھا!!

کیا ہے اب؟؟ اُسے عجیب نظروں سے خود کی جانب دیکھتا پا کر میر اسے دیکھ ابرو اٹھائے بولا

واہ جی واہ!! گجرے اور پھول لیے جا رہے ہیں!! نئے نئے کپل!! زہرام شرارت سے بولا

ہو گیا تیرا؟؟ میر نے سوالیہ نظریں لیے کہا جب زہرام نے منہ بنایا

تیری شادی کو کتنا وقت ہو گیا؟؟ عمر زہرام کو دیکھ بولا اتنے ٹائم میں اس نے پہلی بار کچھ کہا تھا

ساڑھے تین سال کی کیوں؟؟ زہرام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

تو پھر یہ کیا ہیں!! عمر نے آگے جھٹکے زہرام ڈیش بورڈ کھولا جس میں گجرے موجود تھے!! اپنی چوری پکڑی جانے پر زہرام نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا !!

میرے تجھے پتہ ہے اس نے کورٹ سے باہر نکلتے ہی جو گجرے والا کھڑا تھا اس سے گجرے لیے تھے!! عمر زہرام کو دیکھ سنجیدگی سے بولا آنکھوں میں شوخی صاف ظاہر تھی

اوہ!! میر نے اُسے دیکھ شوخ لہجے میں کہا

ہ۔ہاں تو کیا بیوی ہیں میری حق حلال کی دے سکتے ہیں!! زھرام سب کی نظریں خود پر محسوس کرتا بولا

اسی طرح ابرش بھابھی میر بھائی کی بیوی ہیں بھائی!! میرب اُسے دیکھ مسکرا کر بولی اسے مسکراتا دیکھ پاس بیٹھا عمر اس کی مسکراہٹ میں کھو چکا تھا جو کورٹ میں ہوا تھا اس کے بعد پتہ نہیں کیوں اس کا دل اسے میرب کی جانب مائل کر رہا تھا!!

خیر باکی کا راستہ بھی باتیں کرتے کرتے گزرا تھا!!

میر ولیمہ تھا اج اب کیا کرنا ہیں؟؟ عمر نے یاد انے پر پوچھا!!

کل!! بابا نے کل کیلئے ارینجمنٹس ڈیلے کر دی ہیں!! میر نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا

سوری یار میری وجہ سے تیرا فنکشن لیٹ ہو رہا ہے!! عمر شرمندگی سے بولا جب میر نے چہرہ گھمائے اُسے دیکھا

پھر جھٹکے سے گاڑی روکی

!!نکل گاڑی سے!!میر کان سے اپنا بلوٹوتھ نکالتے ڈیش بورڈ پر رکھتا بولا

!!جبکہ عمر نے میر کی بات پر اسے حیرت سے دیکھا تھا

کیوں نکلنا ہیں گاڑی سے!!عمر نے بے ساختہ پوچھا

باہر بندر کا ڈانس ہو رہا ہے وہ دیکھنے!!اُس کے سوال پر میر کی جگہ زہرام

دانت دکھاتا بولا میر اور عمر نے اُسے گھورا تھا

نکل عمر گاڑی سے!!میر نے بنا اُسے دیکھ کہا

نکلنا کیوں ہیں یار!!عمر کا سوال اب بھی وہی تھا

یہ گاڑی صرف اپنوں کے لیے ہے ایرو غیروں کو میں اس میں نہیں بٹھاتا

چل دفع ہو یہاں سے شاباش!!میر اُسے دیکھ بولا جب عمر کو بات سمجھ ائی

چل عمر اتر پیچھے رکشہ ارہا ہے اس میں اجایا اگر رکشے والا نہ بیٹھاے تو پیچھے

ایک بچہ سائیکل پہ ارہا ہے پیچھے لٹک کر اجا!!زہرام نے حل پیش کیا

تُو منہ بند رکھے گا؟؟عمر نے اُسے دیکھ غصے سے کہا

وہ میں نے رکھنا نہیں سیکھا ماں کے پیٹ سے ہی بولتا ہوا آیا تھا پھر اب چپ ہو جاؤں گا تو بدتی کی بات نہیں؟؟ زھرام نے سوالیہ نظروں سے کہا

!! میر خاموشی سے بیٹھا عمر کے اترنے کا انتظار کر رہا تھا

!! یار میں تو ایسی بول رہا تھا!! عمر نے وضاحت دی

میں نے کہا یہ گاڑی میرے دوستوں کے لیے ہے کوئی بھی ایرا گیرا اس میں نہیں بیٹھے گا!! میر نے اپنے لفظوں پر زور دیا عمر نے میر کو التجائیں نظروں سے دیکھا تھا جب کے میر اپنی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتا موبائل میں

!! مصروف ہونے لگا تھا

تجھے پتہ ہے نا میر کو یہ سوری وری نہیں پسند ہم لوگوں کے بیچ پھر کیوں فضول میں اپنا منہ چلایا!؟! زھرام اُس کے قریب جھکتا بولا

یار میں تو ایسا بول رہا تھا!! عمر بیچارہ پھنس چکا تھا

تُو اتر رہا ہے یا نہیں!! میر نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

یار معاف کر دے!! غلطی ہو گئی اب کبھی نہیں بولوں گا!! عمر معصومیت سے استفسار کرنے لگا

عمر کے چہرے پر بیچارگی دیکھ میر نے گہرا سانس لیتے گاڑی پھر سے سٹارٹ کی تھی جب عمر کے لب مسکرائے اُس نے پیار برساتی نظروں سے میر کو دیکھا جو ڈرائیونگ کی جانب متوجہ تھا

میری جان!! عمر اُس پر واری ہوتے پیچھے سیٹ سے آگے اتا میر کے گال پر لب رکھ واپس اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا !!

جب کے اُس کے اس عمل سے میر ب نے اُسے حیرت سے دیکھا تھا میر ب جو مسلسل بیلا سے باتوں میں مصروف تھی وہ عمر کا یہ عمل دیکھ چکی تھی؛؛ بیلا آج کسی کو منہ نہیں لگا رہی تھی سوائے میر ب کے !!

جب کے عمر کو کس کرتے دیکھ بیلا بھی دیکھ چکی تھی!! بیلا فوراً میر ب کی گود سے کھڑی ہوئی پھر آگے کو ائی جب میر نے چہرہ گھمائے اُسے دیکھا وہ دونوں ہاتھ آگے کو پھیلاتی میر کی گود میں انے کا بول رہی تھی !

بچے میر ڈرائیو کر رہا ہے ! ! زھرام اُسے دیکھ بولا

میر نہیں بابا ! ! بیلا منہ پھلائے بولی میر نے مسکرا کر اُسے اپنی گود میں بٹھایا

! ! ساتھ ساتھ ڈائیونگ بھی وہ کر رہا تھا

کیا ہوا میری بیلا کیوں ناراض ہیں ! ! اُسے خفگی سے عمر کی جانب دیکھتا پا کر

میر اُس کے گال پر رکھ پیار سے بولا

! ! بیلا جلدی سے اٹھتی میر کے گال پر شدت سے لب رکھ گئی

اپ میرے بابا ہو نہ ؟ بیلا اپنے ننّھے ہاتھوں سے میر کے چہرے تھامے بولی

وہ اس وقت بے حد کیوٹ لگ رہی تھی

بلکل میری جان ! میر نے اُسے دیکھ پیار سے کہا

پھر کیوں دوست نے اپ کو کسی کی ! ! وہ منہ پھلائے بولی سب مسکرا کر بیلا

! ! کو دیکھ رہے تھے جس کے چہرے پر غصے کیا تاثرات تھے

بیٹا آپ کا بابا میرا دوست ہیں میں کر سکتا ہوں کسی ! عمر اسے دیکھ بولا

نہیں صرف میں کر سکتی ہوں بابا کے کسی ! !اُس نے نفی میں سر ہلاتے
مزید غصے سے کہا اُس کا غصے سے سرخ ہوتا چھوٹا سا چہرہ سب کو ہنسے پر مجبور
! !کر رہا تھا
میر جب تُو اور بھابھی ساتھ ہو تو بیلا کو دور رکھیو ورنہ یہ نہ ہو بھابھی کو بھی
منہ کر دے ! !اور پھر موئے موئے ہو جائے ! !زہرام کو ہمیشہ کی طرح
شرارت سوجی تھی جب وہ شرارت سے بولا اُس کی بات پر کسی نے کوئی
ری ایکشن نہیں دیا تھا کیونکہ سب بیلا کی جانب متوجہ تھے جبکہ اپنی بات پی
! !کسی کو نہ ہنستا دیکھ وہ منہ بنا گیا تھا
بیلا دوبارہ میر کا گال چومتی اب میر کی گود میں بیٹھی تھی اُس کے ننّھے ہاتھ
میر کے ہاتھ پر تھے بیلا چھ سال کی ہونے والی تھی وہ حد سے زیادہ کیوٹ
تھی جو بھی اسے دیکھے اس پر سے نظریں نہ ہٹا سکے ابھی بھی وہ دو پونیاں
بنائے ! !رومپر میں ملبوس اپنا گول سا پھولا ہوا چہرہ لیے اس وقت کتنی
! ! خوبصورت لگ رہی تھی یقیناً پڑھنے والے سوچ نہیں سکتے

میر مسکرا کر بیلا کو دیکھ رہا تھا اب میر اور بیلا کی باتیں جاری ہو چکی تھی بیلا چہک کر میر سے باتیں کر رہی تھی!! جب عمر کی آنکھیں بے ساختہ نم ہو رہی تھی!! اس نے اج تک اس طرح بیلا سے باتیں نہیں کی تھی!! وہ مسلسل اُن باپ بیٹی کو دیکھ رہا تھا جو اک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے

بیلا کی کھل کھلاہٹیں پوری گاڑی میں گنج رہی تھی!! عمر نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اپنی آنکھوں کی نمی اندر دھکیلی تھی جب کے میرب جو بغور عمر کو دیکھ رہی تھی اس کی انکھوں میں نمی دیکھ اُسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا !! تھا

وہ دیکھ رہی تھی کہ عمر کافی دیر سے نم آنکھوں سے مسکرا کر میر اور بیلا کو !! دیکھ رہا ہے اسلئے میرب کو بات سمجھ آ رہی تھی

خیر کچھ دیر میں گاڑی سکندر ہاؤس کے اگے رکی تھی؛! سب گاڑی سے !! اترے بیلا اب بھی میر کی گود میں تھی جب وہ لوگ اندر داخل ہوئے

سب لاؤنج میں بیٹھے ایل ای ڈی کے سامنے بیٹھے تھے ایل ای ڈی میں لائیو ائرہ کا بیان سن کر سب کے چہروں سے مسکراہٹ جانے کا نام نہیں لے رہی تھی جو بے چینی کب سے تھی وہ لمحے میں سکون کی بھیت چڑھ چکی تھی !!

صائمہ اور امنہ بیگم نے کھڑے ہو کر عمر کو اپنے سینے سے لگایا !! ساتھ ڈھیر ساری دعائیں دی !!

بہت بہت مبارک ہو بچوں !! صائمہ بیگم مسکرا کر بولی !! سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی !!

صائمہ بیگم نے سب کے لیے کافی منگوائی تھی جو کچھ ہی دیر میں ملازمہ ٹیبل پر لگا چکی تھی ؛؛ پورے سکندر ہاؤس نے باتیں کرتے کرتے کافی لی تھی !! لاؤنج میں سب کی باتوں کی آواز گونج رہی تھی !! ابرش میر کو دیکھ رہی تھی جو عمر کی کوئی بات سن رہا تھا !!

عمر کی بات کا جواب دیتے میر نے نظریں اٹھائی سامنے ابرش کو دیکھ اُس
!!کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

جب کے ابرش جھٹکے سے نظرے دوسری جانب مرکوز کر چکی تھی!! میر
مسکرایا تھا مزید کچھ دیر بیٹھنے کے بعد میر کھڑا ہوا!! پھر اپنے کمرے کی اور
بڑھا!! ابرش نے اُسے جاتا دیکھا تھا میر کو گیے کچھ منٹ ہوئے تھے جب
!ابرش کے فون پر میسیج ایا؛

کمرے میں آؤ!! میر کی جانب سے میسیج دیکھ اُس کا دل زور وسے دھڑکا
تھا؛؛

ابھی سب بیٹھے ہیں میر ایسے کیسے آؤں!! ابرش نے لکھ کر بھیجا

جلدی آؤ مجھ دو منٹ میں تُم کمرے میں چاہیئے ہو!! میر کی جانب سے میسیج
موصول ہوا ابرش نے اِدھر ادھر دیکھا تھا سب باتوں میں مصروف تھے
!! ابھی میر گیا تھا پھر اُسے فوراً اپنا جانا درست نہیں لگ رہا تھا

امنہ بیگم جواُس کے برابر میں بیٹھی تھی اسے بار بار فون پر اور ادھر ادھر
!دیکھتا دیکھ وہ سمجھ چکی تھی

ابرش جاؤ بچے میر کو کوئی کام ہو گا!! وہ ابرش کو دیکھ بولی

جب ابرش فوراً اسباب میں سر ہلاتے کھڑی ہوئی پھر اپنے کمرے کی اور
!! بڑھی امنہ بیگم کے لب اُس کی پھرتی پر مسکرائے تھے

!! ابرش دروازے کے پاس پہچی پھر دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی

اُس کے داخل ہوتے ہی میر نے اُس کا ہاتھ کھینچ کر اُسے دروازے سے لگایا
اور خود سامنے آ کھڑا ہوا اُس کے اطراف میں ہاتھ رکھتے وہ اُس کے چہرے
!! کے قریب جھکا

اچانک ہونے والے حملے کے لیے ابرش تیار نہیں تھی اس لیے وہ بے
!! ساختہ بند دروازے سے لگی تھی

اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا میر کا چہرہ اپنے نزدک محسوس کرتے اُس
نے اپنی سانسیں روکی تھی

میر کی سانسیں اُس کے چہرے پر پڑھ رہی تھی ! ! میر کو خاموش دیکھ ابرش نے کچھ بولنا چاہا

م۔میر ! ! ابرش نے رکی ہوئی سانسوں کے درمیان اس کا نام ادا کیا

یس مائے لو ! ! میر نے خمارِ سے بھاری ہوتی آواز میں کہا تھا اُس کی آواز میں خمارِ محسوس کرتے ابرش کو لگا وہ ابھی بے ہوش ہو جائیگی ! !

بولو ! ! اُسے خاموش دیکھ میر نے پھر سے کہا

ا۔آپ کو کیا ہوا ہے ؟ ؟ ابرش بے ساختہ بولی

پیار ! ! وہ بھی تُم سے ! ! کیا کروں ؟ ؟ میر نے اُسے دیکھ کہا جب کے اُس کی بات پر ابرش کا دل زور وسے دھڑکا تھا

شرم سے اس کی لذرتی پلکیں کد یکھ میرے نے مسکرا کر اس کا ہاتھ اپنے اگے کیا ! ! اور گجرا ابرش کے ہاتھ میں پہنایا میر کی نظر اس کے چہرے پر تھی جبکہ ہاتھ اسے گجرا پہنا رہا تھا ! !

ابرش جو اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی اچانک اپنے ہاتھ کی طرف دیکھنے لگی اپنے ہاتھوں میں میر کو گجرے پہناتے دیکھ اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھری تھی اسے گجرے بے حد پسند تھے اور یہ بات میر جانتا تھا!!

ابرش کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی!! اُس نے میر کو دیکھا تھا جو پہلے ہی محبت برساتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

یہ بہت خوبصورت ہے!! ابرش بھرائی آواز میں مسکرا کر بولی

!! میر نے اُس کے ایک ہاتھ میں گجرا پہنا کر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا پھر نرمی سے اُسے اپنے لبوں کے قریب کرتے چُوما نظریں اب بھی ابرش کے چہرے پر مرکوز تھی وہ اس کا ایک ایک ری ایکشن دیکھ رہا تھا جو سیدھا شاہ میر سکندر کے دل میں اتر رہا تھا!!

ابرش نے شرم سے لال ہوتے گالوں کے ساتھ میر کو دیکھا میر نے اُس کے دوسرے ہاتھ میں بھی گجرے پہنایا تھا اُس پر بھی لب رکھ یہ عمل دہرایا !!

ابرش کا دل اس کے کانوں میں بج رہا تھا !!

تھینک یو سو مچ میر !! اپنے ہاتھ میں گجرے دیکھ وہ میر کو دیکھ بولی جب میر نے مسکرا کر اُس کی پیشانی پر لب رکھے !! ابرش کے مہندی سے سجے ہاتھوں پر گجرے نہایت خوبصورت لگ رہے تھے ابرش تو اپنے ہاتھوں سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی ایک تو اسے گجرے پہلے ہی پسند تھے اوپر سے یہ گجرے اسے 10 گنا زیادہ اچھے لگ رہے تھے یقینا کیونکہ اسے یہ میر نے دیے تھے !!

ابرش نے آنکھیں بند کرتے اپنی پیشانی پر میر کا عقیقت بھرا لمس اپنی روح میں اتارا تھا !!

میر اُس کے کان کے قریب جھکا تھا !!

بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری جان ! ! میر نے اُس کے کان کی لوں پر لب رکھتے سرگوشی نما آواز میں کہا ابرش کا دل مانو باہر انے کو تیار تھا اس کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی آواز میر اپنے کانوں میں بھی آسانی سے سن سکتا تھا ! !

میر ابرش سے تھوڑا دور ہوا ابرش نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا تھا جب میر نے پیچھے جیب سے گلاب کا پھول نکال کر ابرش کی جانب بڑھایا ! !

گلاب دیکھ ابرش کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی آنکھ سے خوشی کا اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا ! !

اُس نے میر کو پیار بھری نظروں سے دیکھا ! ! میر کا ہر عمل اسے مزید عشق کرواتا تھا ! !

وہ مکمل طور پر شاہ میر سکندر کے سحر میں جو کر چکی تھی جہاں کی واپسی ممکن نہیں تھی ! ! ابرش نے دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر گلاب تھاما اُس کے ریکشن اس قدر خوبصورت تھے کے میر اس کے چہرے سے نظر نہیں ہٹا

پارہا تھا اس وقت ابرش خود کو اس دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی
!! محسوس کر رہی تھی

ابرش نے میر کے ہاتھ سے گلاس تھاما اور اُسے اپنے لبوں کے قریب کرتے
چُوما!! گلاب کی خوشبو میں گہرے سانس بھرتے ابرش نے دوبارہ میر کو
!! دیکھا پھر مسکرا کر میر کے قریب ہوئی

اچانک کا ابرش کا عمل میر کو حیران کرنے کے لیے کافی تھا!! وہ گھٹنوں کے
بل نیچے بیٹھی تھی

آئی لو یو میر!! وہی گلاب میر کی حبیب بڑھاتے اُس نے نمی سے بھرپور
!! آنکھوں کے ساتھ کہا میر نے فوراً اُسے اٹھایا تھا

پھر مسکرا کر اُس کے ہاتھ سے گلاس تھام کر اُسے نزدک کیا

تمہاری جگہ نیچے نہیں بلکہ یہاں ہیں!! تم میرے دل میں رہتی ہو!! اپنی
جگہ کی پہچان کر لو مس ابرش تُم ہمیشہ میرے دل میں رہو گی!! تمہاری
حکومت میرے دل پر ہے اور کسی حکومت کی ملکہ نیچے جھکتی نہیں!! میر

اُسے دیکھ بولا میر کے لفظوں نے ابرش کو مزید انسوں بہانے پر مجبور کیا تھا

!! میر نے فوراً اُس کے انسوں صاف کرتے اُسے اپنے سینے سے لگایا

پیار اور عشق کا لفظ بہت چھوٹا ہیں !! اگر اس سے بڑا بھی کوئی لفظ ہے تو مجھے

تُم سے وہی ہیں ابرش !! میر نے مسکرا کر اُس کے بالوں پر لب رکھے تھے

!! !! ابرش کی آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر میر کی شرٹ پر گرا تھا

کچھ دیر بعد ابرش نے اپنا سر میر کے سینے سے اٹھا کر اسے دیکھا میر نے بھی

!! اس کے دیکھنے پر اسے دیکھا تھا

!! میر تصویر لیتے ہیں !! ابرش کہتی اپنا موبائل کھول کر سامنے کر گئی

میر نے مسکرا کر کیمرے میں دیکھا تھا وہ دونوں ساتھ بے حد مکمل لگ

!! رہے تھے

میر مجھے تھوڑی رـ رومینٹک پکچر لینی ہیں ! میر تو ایسے ہی کیمرے میں

دیکھتا پا کر ابرش نے ہمت کرتے کہا جب کے اُس کی بات پر میر نے شوخ

نظروں سے اُسے دیکھا

کیا بات ہے اج کل تمہیں رومینس بڑا سوج رہا ہے!! میر اُسے دیکھ شوخ نظروں سے بولا جب ابرش نے فوراً نظریں جھکائی!! میر دلکشی سے مسکرایا تھا !!

کیونکہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے اسلئے!! اگلے لمحے ابرش کا جواب اُسے قہقہ لگانے پر مجبور کر گیا تھا وہ دونوں اک ساتھ خوبصورتی سے ہنسے تھے!!

ابرش اپنی بات پر جب کہ میر ابرش کی بات پر!؛

وہ تو سنا ہو گا نا صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے؟؟ میر اپنا قہقہ ضبط کرتا اُسے دیکھ شوخ نظروں سے بولا جب ابرش سرخ پارٹی کیمرے کی جانب متوجہ ہوئی چ۔چلے تصویر لیتے ہیں!! ابرش نے میر کو تصویر کی جانب متوجہ کیا جب میر نے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے نزدیک کیا !!

رومینٹک پکچر اتنی دور سے نہیں آئیگی!! میر اُسے دیکھ بولا پھر اُس کے چہرے کے ساتھ اپنا چہرا ٹکا کر کیمرے میں دیکھا ابرش شرم سے دوہری

ہوئے کیمرے میں تصویر لینے لگی لیکن میر کی اتنی نزدیکی کی وجہ سے اس
!کے ہاتھ بے ساختہ کپکپا رہے تھے؛
میر نے اُس کے کپکپاتے ہاتھ محسوس کرتے موبائل خود اپنے ہاتھ میں تھاما
رومینٹک پکچر لینی ہیں لیکن رومنٹک بنانے والا عمل تُم سے برداشت نہیں
ہوتا!! میر اُسے دیکھ شرارت سے کہتا کیمرا ہاتھ میں تھامے سامنے کر چکا تھا
ابرش کی پلکیں نہیں اٹھ رہی تھی میر کا ہاتھ اُس کی کمر کے گرد تھا اور وہ میر
!!! کے بے حد نزیک تھی
!! ابرش کی نظریں اوپر نہیں اٹھ رہی تھی اُس کی نظریں نیچے تھی
!! میر نے کیمرے میں بغور اس کے چہرے پر بکھرتے وہ گلال دیکھے
جانا کیمرے میں دیکھو!! میر نے اُسے دیکھ کہا جب ابرش نے بمشکل
!! نظریں اٹھائے کیمرے میں دیکھا
ابرش دھیما سا مسکرائی جب کے میر نے بھی اک خوبصورت مسکراہٹ
!! چہرے پر سجائے تصویر لی تھی

اور لینی ہیں ؟؟میر اُسے دیکھ شوخ لہجے میں بولا

ن۔ نہیں بس کافی ہیں ! ! ابرش نے فوراً منع کیا

ارے ! ! لیتے ہیں ناٹرسٹ میں اس بار والی مزید رومینٹک ہو گی ! ! میر اُس کے چہرے کے تصورات دیکھ اپنی ہنسی دباتا بولا

ن۔ نہیں یہ کافی ہیں ! ! ابرش نے فوراً نفی میں سر ہلاتے کہا پھر جلدی سے صوفے پر جا کر بیٹھی شرم سے اُس کا برا حال تھا ! ! میر مسکراتا خود بھی صوفے پی بیٹھا ! !

پھر اُس کی گود میں رکھ سر میر صوفے پر لیٹا تھا اُس کے گود میں سر رکھنے سے ابرش کے چہرے پر پر سکون سی مسکراہٹ پھیلی تھی میر خاموشی سے آنکھیں موند چکا تھا جب کے ابرش مسکرا کر میر کو دیکھ رہی تھی میر نے بے ساختہ آنکھیں کھولی ابرش جو اسے دیکھ پیار بھری نظروں سے مسکرا رہی تھی اچانک اِدھر ادھر دیکھنے لگی ! !

میر مسکرا کر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے آنکھیں موند گیا جب کے اُس کے آنکھیں بند کرنے پر ابرش دوبارہ پیار بھری نظروں سے میر کو دیکھنے لگی !!

میر ہم کی گھومنے جائینگے کیا؟؟ کچھ دیر بعد ابرش کو یاد ایا تھا جب وہ بے ساختہ پوچھنے لگی

کہا جانا ہیں ؟؟ میر نے آنکھیں مندے کہا

م۔ مجھے تو کہیں نہیں جانا میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی ! ابرش گڑ بڑا کر بولی تم ہنی مون کی بات تو نہیں کر رہی ؟؟ اُس کی بات سمجھ کر بھی میر مصنوعی سوالیہ نظروں سے بولا اُسے ابرش کو ٹنگ کرنے میں بہت مزا اتا تھا خاص کر اس کے وہ ری ایکشن میں اس کو اپنے دل میں اترتے محسوس ہوتے تھے !!

ن۔ نہیں م۔ میں کیوں کرونگی کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ !! ابرش فوراً نفی میں سر ہلاتے بولی !! میر ہولے سے ہنسا تھا

!! پھر واپس آنکھیں مند چکا تھا

ماما اپ لوگ یقین نہیں کریں گے میرب نے وہاں پر اتنا ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ جج صاحب تو میرب کو دیکھتے رہ گئے !! زھرام میرب کی تعریف کرتا بولا

ایک بیوی اپنے شوہر کی محافظ ہوتی ہیں یہ بات اج میرب نے ثابت کی ہیں !! بلکل اسی طرح جیسے اک شوہر اپنی بیوی کا ہوتا ہے !! صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

میرب شرمایا سا مسکرائی تھی جب کے عمر کن اکھیوں سے اُسے دیکھ رہا تھے اُس کے کوٹ میں بولے گیے الفاظ اب تک عمر کے کان میں گونجتے !اُسے میرب کی جانب مائل کر رہے تھے؛

بے شک زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ بہتری کے لیے ہوتا ہے جس !! طرح اج میرب کا بیان عمر کو اس کی جانب مائل کرنے کا سبب بنا تھا

عمر اُسے دیکھ رہا تھا اور میرب اس جو نظر خود پر محسوس کر سکتی تھی!! لیکن جیسے ہی میرب عمر کو دیکھتی عمر اپنی نظروں کا زاویہ بدل جاتا جب کے اُس کا یہ عمل میرب کو مسکرانے کا سبب بن رہا تھا

جبکہ زہرام بھی منہا کو اندر انے کا اشارے کر رہا تا کہ وہ منہا کو گجرے دے سکے لیکن منہا اپنے دوستوں سے باتوں میں مگن تھی!! اور زھرام اُسے گھور رہا تھا!!

مزید بیٹھنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے!!

عمر اپنے کمرے میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا یقینا تو کورٹ میں ہوئے واقعے کی!!

میرب کا ایک ایک الفاظ اس کے ذہن میں گونج رہا تھا!! شاید وہ میرب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا!!

کافی دیر سوچنے کے بعد بالا خر عمر نے اس سے بات کرنے کا فیصلہ لیا وہ کھڑا ہوتا اپنے کمرے سے باہر نکلا وہ جانتا تھا وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود ہو گی!!

وہ چھپ کر اپنے کمرے میں گئی تھی وہ جانتی تھی سب اسے کہیں گے کہ وہ عمر کے کمرے میں رہے لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ عمر ابھی اس سب کے لیے ریڈی نہیں ہے اس لیے اس نے اپنے کمرے میں جانے کا فیصلہ لیا!! عمر کا رخ اُس کے کمرے کی جانب ہی تھا وہ سوچو میں گم اُس کے کمرے کی اور بڑھا تھا!!

اس کے دروازے کے باہر پہنچتے عمر نے گہرا سانس لیا وہ دروازہ ناک کرنا چاہتا تھا لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی پتہ نہیں کیوں لیکن عجیب سی کچھ فیلنگ ا رہی تھی!!

بالاخر عمر نے ہاتھ آگے بڑھا کر کمرے کے دروازے کو نوک کیا!! اگلے لمحے میرب دروازہ کھول چکی تھی اُس کی نظریں اپنے فون پر تھی جس پر وہ ڈوریمون دیکھ رہی تھی !!

وہ سمجھی کے ملازمہ ہیں کیونکہ اس نے ملازما سے کچھ کھانے کے لیے منگوایا تھا !!

اندر رکھ دیں!! وہ موبائل پر نظر سائیڈ ہوئی تھی اس نے اب تک اوپر نہیں دیکھا تھا اسے بالکل امید نہیں تھی کہ عمر ہو گا !!

اجاے!! میرب نے پھر کہا اسے وہیں کھڑا دیکھ میرب نے جیسے ہی نظریں اٹھائیں اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی !!

ا۔آپ؟؟ اواز بھی بے ساختہ لڑکھڑائی تھی

ہاں میں کیوں کچھ غلط کر دیا میں نے؟ اُس کے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ عمر اسے دیکھ نا سمجھی سے بولا

ن۔ نہیں!! اپ نے تو کچھ غلط نہیں کیا بتائیں کیسے انا ہوا؟ میرب واپس سیدھی ہوتی اُسے دیکھ بولی

پہلے تم یہ بند کرو!! موبائل میں کارٹون کی بجتی آواز کی جانب عمر کا اشارہ تھا میرب نے جلدی سے ویڈیو روکی!!

اندرانے کا نہیں کہو گی؟ اسے اپنی جانب سوالیہ نظروسے دیکھتا پا کر عمر نے استفسار کیا

اجاے!! ضروری نہیں ہے میں بولوں اپ خود بھی اسکتے ہیں!! میرب اُسے دیکھ بولی

کسی کے کمرے میں بنا اجازت انا صحیح ہیں کیا؟ عمر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ پوچھا تھا

سب کے کمرے میں نہیں اپنی بیوی کے کمرے میں تو اہی سکتے ہیں!

میرب اُسے دیکھ بولی وہ لوگ اب بھی دروازے پر ہی کھڑے تھے جبکہ

میرب کی بات پر وہ بنا پلک جھپکائے کچھ پل اُسے دیکھتا رہا پھر بے اختیار چہرہ جھکائے دلکشی سے مسکرایا

اس کی مسکراہٹ بہت دھیمی تھی اور چہرہ نیچے ہونے کی وجہ سے میرب نہیں دیکھ پائی

اجائیں اندر ! ! اُسے چہرہ جھکائے دیکھ میرب نے پھر کہا تھا

عمر اسباب میں سر ہلاتا اندر داخل ہوا ! ! بے اختیار نظریں اُس کے کمرے کی جانب اٹھی تھی ! !

میرب کا کمرہ وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا ! ! کمرے میں ہر جگہ پھول موجود تھے وہ گلاب کے پھول نہیں تھے وہ سن فلاورز تھے ! ! بیچ میں لگی میرب کی تصویر جس میں وہ اپنا بڑا سا ٹیڈی بیر اپنی گود میں رکھے بیٹھی تھی ! !

عمر نے مسکرانا چاہا اُس تصویر کو دیکھ لیکن سامنے میرب کھڑی تھی اس لیے وہ اپنی مسکراہٹ دبا گیا ! !

لگتا ہے تمہیں سن فلور بہت پسند ہیں ! ! عمر اسے دیکھ بولا

بالکل ایسا ہی ہے مجھے سن فلاور بہت پسند ہے ! ! میرب مسکرائی

وجہ جان سکتا ہوں ؟ عمر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

کیونکہ مجھے دن پسند ہیں ! ! اور سن فلاور بھی دن کا ہی فلاور ہے ! ! میرب نے جواباً کہا تھا

اور تمہیں دن کیوں پسند ہیں ؟ اُس نے الجھ کر پوچھا

جیسے جیسے رات ڈھلتی ہے مجھے بہت ڈر لگتا ہے پتہ نہیں کیوں لیکن ہمیشہ سے لگتا ہے ! ! میرب اُداسی سے بولی

ڈر کس چیز کا ڈر ؟ ؟ عمر کو اب بھی اس کی باتیں سمجھ نہیں ارہی تھی

رات کے وقت ہی مجھے میرے اپنے چھوڑ کر گئے تھے بس اسلئے ! ! میرب اُداسی سے مسکرائی جب عمر کو بات سمجھ ائی تھی

اپ بتائیں کیسے انا ہوا اپ کا کمرے میں ؟ میرب نے اُسے دیکھ پوچھا

مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا اج جو بھی تم نے کورٹ میں کہا حالانکہ تم مجھے اتنا نہیں جانتی جس حساب سے تم نے بیان دیا نہ ہم کبھی اتنا کلوز ہوئے کہ

تمہیں مجھ پر اتنا یقین ہو تمہارا وہ یقین اور تمہارے وہ الفاظ تمہارا شکریہ ادا کرنے پہ مجھے مجبور کر رہے ہیں اور پھر تم نے جو میرے ہاتھ پر چیٹ لگائی تھی مجھے پتہ بھی نہیں لگا!! عمر اُسے دیکھ بولا

شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے یہ تو میرا فرض تھا!! میرب اُسے دیکھ بولی پتہ نہیں کیوں لیکن عمر کو میرب اج پہلے سے زیادہ بڑی بڑی لگ رہی تھی پہلے میرب ہمیشہ بچکانہ باتیں کرتی تھی لیکن اج اس کی باتیں اس کا لہجہ تھوڑا سنجیدہ تھا!! اس کا لہجہ بالکل بھی پہلے کی طرح نہیں لگ رہا تھا

تمہیں سیکریٹ ایجنٹ ہونا چاہیئے تھا!! عمر اُسے دیکھ بولا جب میرب دھیما سا ہنسی اُس کے ہنسنے پر اُس کے گال پر پڑتا ڈمپل عمر نے پہلی بار دیکھا تھا!! تمہارے گالوں پہ پڑتا ہے ڈمپل بہت خوبصورت ہے!! بے اختیار اُس کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوئے تھے جب کے اُس کی بات پر بے ساختہ میرب کی مسکراہٹ سمٹی وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی

تم شرما رہی ہو؟؟ عمر اسے دیکھ بولا

تھوڑا تھوڑا!! میرب نے معصومیت سے جواب دیا

کچھ پل وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہے!! عمر کا دل دھڑک رہا تھا اُسے دیکھ وہ جیسے جیسے اُسے دیکھ رہا تھا اس کے سحر میں جکڑ رہا تھا!!

اج پورے چھے سال بعد عمر لشاری کا ڈن پھر دھڑکا تھا!!

پورے چھ سال بعد عمر کو پھر سے محبت ہو رہی تھی!! اور بھی جان لیوا محبت!!

بولیں کچھ؟؟ عمر کو خاموشی سے خود کی جانب دیکھتا پا کر میرب اُسے دیکھ بولی

کیا بولنا ہیں؟؟ وہ بوجھل لہجے میں بولا نظریں اُس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی میرب کنفیوز ہوتی اِدھر ادھر دیکھنے لگی

تم نے جو اج میرے لیے کیا میں اس کا احسان۔۔۔۔ابھی وہ بات مکمل کرتا جب میرب بولی

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ ؟احسان کس چیز کا تھا میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے ! ! میرب خفگی سے بولی

خفگی سے اُس کا پھلا ہوا چہرہ دیکھ عمر کا دل مزید زور وسے دھڑکا

م۔میں چلتا ہُوں ! ! اپنے دل کی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو دیکھ عمر نے

! ! جانے کا رخ لیا میرب کا چہرہ مزید خفگی سے پہلا تھا

یعنی اس نے ایک بار بھی میرب کو اپنے کمرے میں انے کی افر نہیں کی تھی ؟میرب سوچ کر جل بھن چکی تھی

وہ انتظار میں تھی عمر اب بولے اب بولے ! ! عمر جاتے جاتے رکا پھر دوبارہ پیچھے مڑا

ہائے میں ان کو فضول میں بول رہی تھی مڑ گئے نا بولنے ! ! اسے مڑتا دیکھ

! ! میرب دل میں سوچتی شرمانے لگی

سنو ! ! عمر نے اُسے دیکھ پکارا تھا

جی ؟؟میرب چہرے پر کیوٹ سی مسکراہٹ سجائے بولی

شکریہ؛! وہ اتنا کہتا اب اُس کے کمرے سے نکلتا چلا گیا جبکہ میرب جو کچھ اور اس ایکسپیکٹ کر رہی تھی اس کی بات پر اس کا دل کیا اپنا سر دیوار میں مار لیں!!

ہائے کون ہوتے ہیں وہ رومنٹک ہیروجو نولز میں پڑھتی ہُوں میں اصل زندگی میں تو یہ ہوتا ہے!! وہ منہ پھلا کر سوچ رہی تھی !!

ہٹلر میری بات سنو!! سعد اس وقت لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ ٹانگ پر ٹانگ جمائے موبائل میں مصروف تھا جب منال اپنے کمرے سی آئی اُس کے پاس ائی

ہمم؟ سعد نے موبائل پر نظر جمائے۔ کہا شاید وہ بہت ضروری کام کر رہا تھا

تم مجھے نظر انداز کر رہے ہو؟؟ میرب ابرو اٹھائے بولی

نہیں!! میں تمہیں کیوں نظر انداز کروں گا میں بس کچھ ضروری کام کر رہا ہوں!! سعد نے جواباً کہا

سعد ملک جب میں تمہارے سامنے ہوں تو اپنے سارے کام بھول جایا کرو ارہی ہیں سمجھ؟ منال اسے دیکھ سختی سے بولی جب سعد نے موبائل سے نظریں ہٹائے اُسے دیکھا جو اپنے خوبصورت چہرے پر غصّہ لیے اُسے دیکھ رہی تھی

غصے سے اس کی سرخ ہوتی ناک دیکھ سعد نے اپنی ہنسی دبای!! وہ اس کے لیے یہی ری ایکشن دیکھنے کے لیے خود کو موبائل میں مصروف دکھایا تھا !! جبکہ اس کا سارا دھیان ہی منال کی طرف تھا

بولو!! سعد اسے دیکھ نرمی سے بولا

مجھے یہ بتاؤ جب تُم کچھ مہینوں کیلئے باہر گیے تھے تو تم نے کوئی لڑکی تو نہیں پھنسالی؟ وہ اس کے سامنے بیٹھتی اُسے گھورتی ہوئی بولی

کیوں؟ تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے؟ سعد مصنوعی نا سمجھی سے بولا دراصل بات یہ تھی سعد کچھ دنوں سے منال کو ایسا دکھا رہا تھا کہ وہ اسے نظر انداز کر رہا ہے وہ منال کی حد دیکھنا چاہتا تھا وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ منال اس سے

محبت کرتی ہے یا نہیں ؟اور اگر ہاں تو وہ اسے محبت کا اقرار کیوں نہیں کرتی ؟وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے محبت کے قرار کرے اسی لیے وہ پچھلے کچھ دنوں سے اسے نظر انداز کر رہا تھا وہ یہ بات جانتا تھا کہ منال اسی کے بارے میں بات کر رہی ہے!!

تمہیں اچھے سے پتہ ہے ہٹلر میں کس کے بارے میں بات کر رہی ہوں!!

منال دانت پیستی بولی

مجھے سچ میں نہیں پتہ منال!! وہ سنجیدگی سے بولا

بولو گی؟میرے پاس وقت نہیں ہے!! اپنے لہجے کو سنجیدہ بناتے وہ مصنوعی روب سے بولا اسے بس منال کے ری ایکشن دیکھنے تھے!!

ت۔تم مجھ سے ایسے کیوں بات کر رہے ہو؟اُس کا سنجیدہ لہجہ دیکھ منال بولی

کیسے بات کر رہا ہوں؟ کیا کیا ہے میں نے؟بس یہی تو کہا ہے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے بولو تمہیں کیا بات کرنی ہے؟ تمہیں میرا بولنا بھی برا

لگتا ہے تمہیں میرا خاموش رہنا بھی نظر انداز لگتا ہے ! ! تمہیں میرے ہر رویے سے مسئلہ ہے تو مجھے بتا کیوں نہیں دیتی ؟ سعد اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا انکھوں میں شرارت صاف واضح تھی جسے منال تو نہیں دیکھ پائی منال بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ سعد نے اج تک اُس سے اس طرح بات نہیں کی تھی

تمہیں یوہی خاموش رہ کر میرا وقت برباد کرنا ہے ؟ اُسے خاموش دیکھ سعد اُسے دیکھ بولا

ہ۔ ہٹلرت۔ منال کی آواز لڑکھڑا رہی تھی

سعد ! ! سعد نام ہے میرا مجھے میرے نام سے پکارو ورنہ بہت مہربانی تمہاری ! ! سعد اُسے دیکھ بولا حالانکہ اُسے منال کے منہ سے اپنے لیے ایسے نام بہت اچھے لگتے تھے لیکن وہ کسی بھی حال میں اج اُس سے محبت کا اقرار کروانا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا اج میں منال اپنے منہ سے اقرار کرے کہ ! ! اسے سعد کے ہر رویے سے فرق پڑتا ہے

اُس کی بات پر منال اُسے دیکھنے لگی اس کی انکھوں میں نمی ارہی تھی جسے وہ پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہو چکی تھی !!

م۔میرا وہ مطلب نہیں تھا!! میں بس یہ کہے رہی تھی کے تُم مجھے پچھلے کچھ دنوں سے نظرانداز کر رہے ہو!! بس اسلئے میں نے پوچھا تھا!! وہ نظریں جھکائے دھمی آواز میں بولی

اُس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑھ رہا تھا!! شاید اسے رونا ارہا تھا لیکن وہ رونا نہیں چاہتی تھی !

مجھے نہیں لگتا تمہیں کوئی فرق پڑنا چاہیے میرے نظرانداز کرنے اور نہ کرنے سے !! رہی بات یہ کہ تمہیں لگ رہا ہے میں تمہیں نظرانداز کر رہا ہوں تو ایسا بالکل نہیں ہے ! سعد اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا منال کو اس کا یہ رویہ تکلیف دے رہا تھا اُن کے نکاح کے بعد سعد نے اج تک اس سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی وہ ہمیشہ بہت نرمی سے اس سے بات کرتا تھا !!

م۔مجھے فرق پڑتا ہے!! منال کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا جب کے اُس کی بات پر سعد نے جھٹکے سے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا

کس چیز سے؟؟ سعد شاید پوری بتا سننا چاہتا تھا

ت۔تمہارے نظر انداز کرنے سے!! منال نے جواباً کہا تھا سعد کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی جسے وہ اگلے لمحے چھپا چکا تھا!!

اور کیوں پڑتا ہیں تمہیں فرق؟ اُس نے سوالیہ نظروں سے کہا

کیونکہ میں تُم سے پ۔۔۔ابھی وہ بات مکمل کرتی جب اُس کی زبان کو بریک لگی جب کے سعد کی دھڑکنیں جہاں تیز ہو رہی تھی اس کے رکنے پر وہ سخت بدمزہ ہوا تھا!!

بولو تُم مجھ سے؟؟ اُس نے اُسے دیکھ کہا

کچھ نہیں!! سب بدل جاتے ہیں تُم بھی بدل گیے!! زندگی نام ہی اس کا ہیں!! مجھے لگتا تھا کہ شاید تم مجھ سے پیار کرتے ہو تمہارا وہ دھیما لہجہ میرا خیال رکھنا ہر بات میرے بولنے سے پہلے سمجھ جانا!! یہ سب مجھے اسی کی

نشاندہی کر رہا تھا لیکن میں غلط تھی کوئی پیار نہیں ہے تمہیں مجھ سے ! !
جیسے سب بدلتے ہیں ویسے تُم بھی بدلے گئے سعد ملک ! ! اور تمہارا بدلنا
مجھے سب سے زیادہ تکلیف دے رہا ہیں ! ! کسی انسان کو اپنی عادت نہیں
بنانا چاہیئے ! ! وہ بھرائی آواز میں کہتی کھڑی ہوئی پھر جانے لگی جب سعد
! نے اُس کی کلائی پکڑ کر کھینچی وہ سیدھا سعد کی گود میں بیٹھی تھی ؛
کورٹ سے انے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں تھے اسلئے لاؤنج میں
! ! کوئی نہیں تھا
اچانک ہونے والے حملے پر منال نے حیرت سے اُسے دیکھا ! ! اُسے شرم
ائی تھی لیکن اُس نے شرمانا نہیں سیکھا تھا
چھوڑو مجھے ! ! اُس نے اٹھنا چاہا جب سعد نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ اُسے
! ! اپنے حصار میں لیا منال کا دل زور وسے دھڑک رہا تھا
اتنی عموشنل باتیں تم پر سوٹ نہیں کرتی میری حسین چوڑیل ! ! سعد نے
اُسے دیکھ کہا تھا

منال نے خفگی سے اُسے دیکھا تھا!؛

اپنی بات تو پوری مکمل کر دو!! تمہیں مجھ سے کیا؟؟ سعد نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروسے کہا اس کی انکھوں میں بھی تابی تھی وہ اس سے محبت کا اقرار سننا چاہتا تھا

کچھ نہیں!! منال نے انکار کیا تھا سعد نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا وہ واقعی اُس کا اقرار سننے کیلئے تڑپ رہا تھا خاص کر اس اسٹیج پر آکر جب وہ بولنے والی تھی!!

منال نے اُس کی آنکھوں میں تڑپ دیکھی !!

تمہیں پتہ ہے میں نے اج تک کسی بات کا اقرار سے کیوں نہیں کیا کیونکہ میں جانتی ہوں اگر ایک بار مرد سے اپنے کسی جذبات کا اظہار کر دیا جائے تو عورت کی قدر اُس کی نظروں میں ختم ہو جاتی ہیں!!

کیونکہ مقابل جانتا ہے وہ اس سے محبت کرتی ہے!! اور جو چیزیں اسانی سے میسر ہو جائے ان کی کوئی قدر نہیں ہوتی!! جس طرح تمہیں میری قدر ختم ہو گئی!! منال اُسے دیکھ بولی

تمہیں لگتا ہیں تُم مجھے آسانی سے میسر ہوئی ہو؟ تم غلط ہو منال سعد ملک !!! محبت کبھی اسانی سے میسر نہیں ہوتی اور اگر اسانی سے میسر ہو جائے تو !! وہ محبت نہیں ہوتی

تمہاری قدر میرے دل میں کتنی ہیں اس کا حساب تُم نہیں لگا سکتی!!! یہ کافی نہیں کے میری زندگی میں انے والی پہلی عورت تُم ہو!!؟؟ سعد اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں بولا منال نے حلق تر کیا تھا دل مانو دھڑک دھڑک کر باہر انے کو تھا

اب کچھ نہیں بولو گی؟ اسے خاموش دیکھ سعد نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جس طرح تم نے مجھ سے ابھی بات کی ہے مجھے نہیں لگتا کہ میں تمہارے لیے خاص ہوں!! منال اُسے دیکھ بھرائی آواز میں بولی

تمہیں میرے لہجے سے فرق پڑا ہے کیوں پڑا ہے؟ وجہ جاننا چاہتا ہوں!!

سعد اُسے دیکھ بولا سعد اس وقت ٹریک سوٹ میں ملبوس نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا ہڈی اُس کے اوپر خوب جچ رہی تھی!!

کیونکہ۔۔۔ منال نے بولنا چاہا

کیونکہ؟ سعد نے اُسے بولنے کا کہا تھا

کیونکہ مجھے لگتا ہے کے م۔ مجھے تُم سے م۔ محبت ہو گئی ہیں!! منال نے ہمت کرتے اُسے بتایا تھا اسے لگ رہا تھا اگر اس نے آج نہیں اپنی محبت کے اقرار کیا تو سعد کے دل میں بہت کچھ ٹوٹے گا!!

جب کے اُس کی بات پر سعد کو لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہیں وہ بے اختیار گہرا سانس بھر چکا تھا!!

دونوں کا دل اس وقت تیزی سے دھڑک رہا تھا!!

سعد کسی ٹرانس کیفیت میں جا چکا تھا

بولو کچھ؟؟ اسے خاموش دیکھ منال اسے دیکھ بولی

ایک منٹ کھڑی ہو!! سعد نے ٹرانس کیفیت میں کہا جب منال اُس کی گود سے اٹھی !!

ایک منٹ یہی کھڑی رہو میں ابھی آتا ہُوں!! سعد اُسے کہتا اپنے کمرے کی اور تیزی سے بڑھا تھا سعد نے کمرے کا دروازہ بند کیا پھر تیزی سے اکر اسپیکر میں گانا چلایا !!

پھر بیڈ کے اوپر گرا !!

اُف!! بیڈ پر گرتا اُس نے اہ بھرتے کہا پھر کھڑا ہوا بیڈ پر چڑھتے اُس نے فاتحانہ مسکراہٹ سجا کر آنکھیں مندی پھر تیزی سے بیڈ سے اُتر کر بھاگ کر سامنے آیا؛؛

دل کر رہا ہے اس کمرے کی تمام چیزیں چوم لوں!! ہو گئی منال کو مجھ سے محبت یس!! وہ اِدھر اُدھر دوڑتا خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا !!

سعد نے آنکھوں پر کالا چشمہ لگایا کمرے کی لائیٹ ڈم کی ڈسکو گانا لگا کر وہ ڈسکو ڈانس کرنے لگا

سعدیہ ! ! زھرام کسی کام سے کمرے میں داخل ہوا تھا سامنے اُسے ڈسکو ڈانس کرتے دیکھ وہ حیران ہوا تھا

جلدی وہ حیرت کی دنیا سے نکل کے خود بھی سعد کے قریب ایا اور خود بھی ڈسکو ڈانس کرنے لگا ! !

زھرام نے بھی آنکھوں پر چشم لگایا وہ دونوں ڈسکو ڈانس کر رہے تھے حالانکہ وجہ سے زھرام نہیں جانتا تھا لیکن وہ پھر بھی ڈانس کر رہا تھا

سعد وہ فائلز دینا می۔۔ ! ! مائم جو کیس کی فائل اُس سے لینے ایا تھا سامنے اُن دونوں کو ڈسکو ڈانس کرتے دیکھ وہ جھٹکے سے رکا کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا

کیونکہ زہرام ابھی ابھی کھول کر ایا تھا ! !

کیا ہوا ہیں ڈانس کیوں ہو رہا ہیں ! ! مائم اُنہیں دیکھ بولا جب زھرام اور سعد نے مائم کو اندر کھینچا ذھرام نے مائم کی آنکھوں پر چشمے لگایا ! !

ڈانس کر مائم ! ! زھرام نے ڈانس کرتے ہوئے کہا کمرے کا دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے اب باہر آوازے جا رہی تھی بہت جکڑ عمر اور بہرام بھی

دروازے پر کھڑے حیرت سے اُن تینوں کو ڈانس کرتا دیکھ رہے تھے!!

عمر جو میرب کے کمرے سے نکلتا اپنے کمرے میں جا رہا تھا سعد کے کمرے سے گانے کی آواز دیکھ یہاں کا رخ لے چکا تھا جب کے بہرام مائم کو ڈھونڈتا یہاں تک پہچا تھا

وہاں کیوں کھڑے ہو دونوں آؤ ڈانس کرو!! زہرام ڈانس کرتے ان دونوں کو دیکھ بولا ان لوگوں کو ڈانس زیادہ نہیں اتا تھا بس جو شادی پہ سیکھا تھا وہی اتا تھا جب کے یہاں ڈسکو ہو رہا تھا جس کا اُن میں سے کسی کو کچھ نہیں پتہ تھا اس لیے ان لوگوں کو جو جو ا رہا تھا وہ لوگ کر رہے تھے لیکن جو بھی تھا وائپ تو تھی ان لوگوں کے ڈانس میں!!

عمر اور بہرام نے اک دوسرے کو دیکھا پھر مسکرا کے اندر داخل ہوئے آنکھوں پر کالے چشمے لگاتے اب وہ دونوں بھی شروع ہو چکے تھے!! اس ڈانس کی وجہ ساد کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا لیکن پھر بھی وہ لوگ سب بڑی شدت سے ڈانس کر رہے تھے!!

میرب جو عمر کو کچھ کہنے اُس کے پیچھے ائی تھی یہ منظر دیکھ وہ بے یقینی سے دیکھتی میر کے کمرے کی اور بھاگی !!

بھائی !! بھائی دروازہ کھولے !! میرب میر کے کمرے کا دروازہ بجاتی بولی

میر جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی ابرش کی گود میں سر رکھے سویا تھا اُس کی آنکھ خلائی تھی جب کے ابرش بک پڑھ رہی تھی !!

یااللہ خیر !! ابرش نے کہا میر بھی اٹھ کر بیٹھا وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے

ابرش نے آگے بڑھتے دروازہ کھولا

بھائی جلدی چلے !! پتہ نہیں وہاں اُن سب کو کیا ہو گیا !! میرب میر کو دیکھ بولی

کیا ہوا میرب ؟؟ میر اُسے دیکھ بولا

وہی تو نہیں پتا بھائی کے کیا ہوا اپ جلدی سے چلیں !! وہ سب پاگل ہو گئے !! میرب میر کو دیکھ بولی جب میر اور ابرش نے اک دوسرے کو دیکھا

میر اُس کے ساتھ باہر نکلا تھا یقین رخ میرب کے بتائے گئے مطابق سعد کے کمرے میں تھا ابرش نہیں ائی تھی ! ! کیونکہ وہ اپنے بال بنا کر جانے کا ارادہ رکھتی تھی ! ! وہ جلدی جلدی اپنے بال بنا رہی تھی جو کھلے ہوئے تھے ! !

بھائی یہ دیکھے ! ! دروازے پر کھڑے میرب نے حیرت میں ڈوبی آواز میں کہا میر نے اندر دیکھا اُن سب کو مگن ڈسکو ڈانس کرتے دیکھ میر نے دوبارہ میرب کو دیکھا ! !

اپ جاؤ بچے میں انہیں انسان بنا دوں گا ٹینشن مت لو ہاں ؟ میر اُسے دیکھ بولا جب میرب فوراً اسباب میں سر ہلاتی وہاں سے بھاگی میر کمرے میں داخل ہوا ! !

میر نے دروازے کو لوک لگایا

وہ سب ڈانس کرنے میں مگن تھے وہ لوگ بہت فاسٹ فاسٹ ڈسکو ڈانس کر رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ لوگ بہت پروفیشنل ہو ڈانس میں ! !

کیاہو گیا تُم لوگوں کو کیوں پاگل بنے ہوئے ہو؟؟ وہ لوگ یہ سب کرتے ہوئے پاگل ہی تو لگ رہے تھے

میر وہ تو ہمیں بھی نہیں پتہ کہ کیا ہوا ہے لیکن جو بھی ہوا ہے بڑا مست ہوا ہے جو اتنا اچھا ڈانس کر رہے ہیں سب ! ! عمر ڈانس کے درمیان بولا

ازا تُو بھی کر ! ! زھرام نے اُسے آگے بلایا

مہربانی ! ! مجھے نہیں بننا پاگل ! ! تم لوگ کیسے عجیب لوگ ہو بنا وجہ کے ڈانس کر رہے ہو ! ! میر اُنہیں دیکھ نفی میں سر ہلاتا بولا

سر بہت بڑی وجہ ہیں ! ! سعد نے ڈانس کے درمیان کہا

تو وجہ بتانے کی توفیق کرینگے آپ لوگ؟ میر نے اُنہیں دیکھ کہا تھا

سر مجھے شرم آرہی ہیں ! ! وہ ڈانس کے درمیان بولا وہ لوگ ڈانس کر کر کے بے حال ہو چکے تھے ان سب کے بال پیشانی پر پھیلے تھے

مائم تُو بھی؟ میر حیرت سے مائم کو دیکھ بولا

بھائی بہت مزا ارہا ہیں اپ بھی ٹرائی کریں ! ! مائم ڈانس کرتا ہوا بولا میر نے اُن سب پاگلوں کو دیکھا پھر اگر بڑھتے ٹیپ بند کیا ٹیب بند ہونے سے گانا ! ! بھی رکا تھا

میر یہ کیوں بند کر دیا یار ! ! کھول جلدی ماحول بنا ہوا ہے ! ! زھرام میر کو دیکھ با

سر پلز کھول دیں بہت مزا ارہا ہیں ! ! بحرام گہرے گہرے سانس بھرتا اُن سب کی سانسیں پھولی ہوئی تھی وہ سب لوگ گہرے گہرے سانس بھر ! ! رہے تھے لیکن مجال ہے جو وہ لوگ ڈانس کرنے سے باز آجائیں

چپ ہو جاؤ بلکل سب ! ! میر نے کہا تھا جب اُن سب کی زبانوں کو بریک لگی

عمر وجہ بتا ! ! میر عمر کو دیکھ بولا

یار مجھے نہیں پتہ وجہ ! ! عمر نے کندھے اُچکائے

تُو بک ! ! میر نے زھرام کو دیکھا تھا

مجھے بھی نہیں پتہ ! ! زھرام دانت دکھاتا بولا

میر نے بہرام اور مائم کو دیکھا اُن دونوں نے بھی کندھے اچکا کر نفی میں سر ہلایا

اف خدایا کہاں جاؤں میں یعنی وجہ صرف سعد کو پتہ ہیں اور تم لوگ بنا وجہ کے ڈانس کر رہے ہو؟ میر کا دل کیا وہ اُن سب کو ایک اک لگائے

چلو سعد بتاؤ وجہ ! میر اُسے دیکھ بولا جب اُس کے چہرے پر گلال بکھرے بولو؟ ؟ اُسے خاموش دیکھ اب کی بار مائم بولا میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے دیکھ رہا تھا جب کے باکی سب کی نظروں میں بھی سوال تھا سب اُسے دیکھ رہے تھے

! ! اس کے چہرے پر بکھرتا وہ گلال سب کو حیرت کرنے پر مجبور کر چکا تھا جب کے میر نے ابرو اٹھائی تھی

خیر تو ہے کہیں فون میں رومنٹک موو ی تو نہیں دیکھ لی؟ ؟ اُس کا سرخ چہرہ دیکھ زھرام نے خدشہ پیش کیا

دفن کمینے ! عمر نے لعنت بھیجی

سعد بولو ! ! اب کی بر عمر اُسے دیکھ بولا

سعد نے میر کی جانب دیکھا جو اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا سعد کے دیکھنے پر میر نے اُسے بولنے کا کہا تھا

س۔ سر مجھے شرم آرہی ہیں ! ! سعد کہتا تیزی سے کمرے سے باہر دوڑ لگا چکا تھا جب کے پیچھے وہ سب حیرت سے اُسے دوڑ لگاتا دیکھ رہے تھے اگلے کچھ لمحوں میں سعد سب کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا

اسے کیا ہوا ہے ! ! عمر نے حیرت سے کہا

مان نا مان اس نے موبائل پر رومنٹک سین دیکھا ہیں ! ! زھرام اب بھی اپنی بات پر قائم تھا جب کے سب نے اُسے گھوری سے نوازا

شرما کر بھاگا ہے اس کا مطلب بات کچھ بڑی ہے ! ! مائم شوخ لہجے میں بولا

یہ بات کی نا مائم نے ! ! عمر اور مائم نے کا دوسرے کے ہاتھ پر تالی ماری تھی ! !

سعد باہر ایا منال اب بھی وہی بیٹھی اُس کا انتظار کر رہی تھی

بہت جلدی نہیں اگئے تم ؟؟اُس نے ایبرو اٹھائے کہا لاؤنج کمروں سے بالکل الگ تھا اس لیے دوسری جانب کمروں میں کیا ہو رہا تھا وہ لاؤنج میں بیٹھے کسی شخص کو نہیں پتہ ہوتا تھا

کیا کرنے گئے تھے ؟؟ منال اُس کا سرخ چہرہ اور بکھرے بال دیکھ سوالیہ نظروں سے بولی

کچھ نہیں وہ بس ایسے ہی میں ! ! سعد اُس کے برابر میں بیٹھتا بولا

یہ تو ہماری حالت کو کیا ہوا ہے ؟؟ منال نے ایبرو اٹھائے کہا تھا

کچھ نہیں ہوا بیگم ! ! سعد نے اپنے بال درست کرتے بے اختیار کا جب کہ اس کے اخری لفظ پر منال کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی

اب ٹھک ہے ! ! اپنے بال درست کرتے سعد نے پوچھا جب منال نے نفی میں سر ہلایا ابھی سعد دوبارہ اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتا جب منال فوراً اُس

کے بالوں نے ہاتھ الجھا کر خود اُس کے بال درست کرنے لگی سعد نے
حیرت سے اُسے دیکھا تھا
جو ایک شرمیلی سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے اس کے بال بنا رہی
تھی!!
اس وجہ سے اُس کا چہرہ سعد کے چہرے کے قریب آچکا تھا!! سعد بن پلز
جھپکائیں اُسے دیکھ رہا تھا
منال بہت خوبصورت تھا بس بیچ میں اُس کے کاموں نے اُس کی خوبصورتی
ختم کی تھی لیکن ابھی وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی خاص کر
چہرے پر بکھرا وہ گلال چار چاند لگا رہا تھا
اچانک منال کی نظریں اُس کے چہرے پر پڑی تھی اُسے خود کی جانب دیکھتا
پاکر منال جلدی جلدی اُس کے بال بنانے لگی!!
کچھ لمحے بعد وہ اس کے بال بنا کر پیچھے ہوئی!! جب سعد نظریں اِدھر اُدھر
مرکوز کی!!

ایک کام کرو گے ؟ منال اُسے دیکھ بولی

ہمم ؟؟ سعد نے اُسے دیکھا

کیا تم مجھے یہ پہنا سکتے ہو ؟ سامنے رکھا بریسلیٹ جسے پہننے ہی وہ سعد کے پاس ائی تھی اور پھر باتوں میں اتنی دیر ہو چکی تھی

ہاں ضرور ! ! سعد نے اسباب میں سر ہلا کر بریسلیٹ اٹھایا پھر اُس کی کلائی تھام کے اپنے نزدیک کی

منال مسلسل اُسے دیکھ رہی تھی سعد اُسے بریسلیٹ پہنانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن منال کی نظریں اُسے ڈسٹرک کر رہی تھی بار ہر بریسلیٹ اُس کے ہاتھوں سے چھوٹ رہا تھا

تم مجھے ڈسٹریک کر رہی ہو منال ملک ! ! اُس کے ہاتھ پر نظریں جمائے سعد نے کہا تھا

میں نے تو کچھ نہیں کیا ! ! وہ جواباً بولی

خدا کیلئے اپنی نظریں مجھ سے ہٹالو تمہارا اس طرح مجھے دیکھنا دیئے گئے کام سے غافل کر رہا ہے ! ! سعد نظریں نیچے کیے بولا جب کے سعد کے خوبصورت انداز پر منال مسکرائی تھی

کیا ہو رہا ہیں تمہیں سعد ملک ! ! منال نے اُسے دیکھ پوچھا

کچھ کچھ ہو رہا ہیں ! ! وہ جواباً بولا جب منال نے آنکھیں بند کر کے اپنی انے ! ! وکی مسکراہٹ روکی

وہ پانچوں جو خود بھی اب لاؤنج میں بیٹھنے کا ارادہ بنا کر آ رہے تھے سامنے اُن دونوں کو دیکھ وہ لوگ رکے

اہا ! ! یہ وجہ تھی ہمارے سعد کے بلش کرنے کی ! ! زھرام شوخ لہجے میں بولا

میر تُجھے نہیں لگتا اب ان دونوں کی رخصتی کرا دینی چاہیئے ؟ ؟ عمر میر کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا

یقیناً!! کل ولیمے کے ساتھ میرب اور منال دونوں کی رخصتی پوری دھوم دھام سے ہو گی!! میر نے سامنے نظریں جمائے کہا جب اُن سب نے حیرت سے اُسے دیکھا

میر یعنی تُو نے پہلے ہی یہ فیصلہ کیا ہوا تھا؟؟ زھرام حیرت سے بولا جب میر نے سر کو خم دیا

!! عمر خاموش ہو چکا تھا!! وہ بس باتیں سن رہا تھا

ہائے کتنا مزا آئیگا!! زھرام خوشی سے چہک کر بولا

گائز سعد کو کوئی بھی مت بتانا سرپرائز دینگے کل اُسے!! بہرام نے سب کو تنقید کی

ڈن!! سب نے حامی بھری جبکہ میر مسکرا کر ان لوگوں کی بچوں والی معصومے سے بھرپور حرکتیں دیکھ رہا تھا!!

اپنے یاروں کی ایسی حرکتیں اُسے بہت بھاتی تھی وہ مسکرا کر اُن سب کی پیشانی چومتا اب اپنے کمرے کی اور بڑھ چکا تھا جب کے وہ سب مسکرا کر پیار لوٹاتی نظروں سے میر کو دیکھ رہے تھے

چلو گائز کل رخصتی اور ولیمہ دونوں ہے تیاری کر لیتے ہیں!! زھرام نے سب کو متوجہ کیا

کیسی تیاری؟؟ تیاری تو پہلے ہی سب کی ہوئی ہے!! بہرام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہائے معصوم لوگ یار چٹا ہونے کی!! چلو چٹا ہونے چلتے ہیں!! کل ہمارے بھائی کی رخصتی ہے اور میری جان کا ولیمہ!! اتنا چٹا ہو کر آؤنگا کہ ماحول دولہو کو دیکھنے کے بجائے مجھے دیکھے گا!! زھرام اک ادا سے بولا

جبکہ وہ سب زہرام کی بات پر قہقہ لگائے بنا رہ نا سکے تھے کتنی خوبصورت ہو گئی تھی نا زندگی؟؟ اور کل کے بعد تو سب کی زندگی مزید خوبصورت ہو

جانی تھی خیر سب کی دلو میں پر سکونی کا جہاں آباد تھا ہر کوئی خوش اور پر سکون تھا

جب کہ عمر خاموشی سے سوچوں میں گم تھا!! اُس کا دھیان میر ب کی جانب بار بار بھٹک کر جا رہا تھا اس کا مطلب سمجھے اپ لوگ؟؟

!! ہمارا عمر پیار میں پڑھ گیا

بے شک محبت بے حد خوبصورت ہے اور اگر درست شخص سے ہو جائے تو

!! پھر کیا ہی بات ہے

کیا ہوا تھا وہاں میر!! میر کے کمرے میں داخل ہونے پر ابرش پریشانی سے اُس کے پاس اتی بولی

کچھ نہیں بس ایسے ہی بچوں کا ڈانس کرنے کا دل کر رہا تھا!! میر اُسے دیکھ کہتا بیڈ کروان سے ٹیک لگا کر بیٹھا

ڈانس کرنے کا؟ ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا جب میر نے نرمی سے سر کو خم دیا

چلو آجاؤ سو جاتے ہیں کل ولیمہ ہیں رات بھر جاگنا پڑے گا!! میر اُسے الجھا ہوا دیکھ بولا

لیکن مجھے نیند نہیں ارہی!! ابرش اُداسی سے بولی

سونے کے لیے لیٹوں گی تو آجائگی!! میر نے جواباً کہا جب ابرش اسباب میں سر ہلاتی بیڈ پر ائی تھی؛!

میر اُسے حصار میں لیتا آنکھیں موند چکا تھا جب کہ ابرش بھی میر کے سینے پر سر رکھے سکون سے آنکھیں مند چکی تھی جس سے کچھ ہی دیر میں نیند !! اُسے بھی اپنی آغوش میں لے چکی تھی

ایک نئی خوبصورت صبح کا اغاز ہوا!! اج میر ابرش کا ولیمہ جب کے میر ب !! اور منال کی رخصتی تھی جس کا عمر کے علاوہ کسی کو پتہ ہی نہیں تھا سارے بڑوں کو یہ بات پہلے ہی پتہ تھی لیکن دولہا دلہن میں سے کسی کو !! بھی یہ بات نہیں پتہ تھی

میر کی رخستی والی بات بتانے پر سب بے حد خوش تھے ! ! اور سب نے فورا
حامی بھر لی تھی ! !

سعد اِدھر آؤ تُم ! ! جلدی چلو ! ! زہرام اور بہرام سعد کو پکڑتے باہر لے
جانے لگے

ارے میں کام کر رہا ہوں ! ! مجھے بہت کام نپٹانے ہیں ! ! سعد مزاہمتیں کر
رہا تھا ! ! وہ اس وقت اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ میں مصروف تھا جب یہ
دونوں اکر اسے اٹھا کر باہر لے جانے لگے ! !

کام وام ہوتا رہے گا ابھی چھوڑو ! ! بہرام ناک سے مکھی اڑانے والے انداز
میں کہتا اسے پکڑ کر لے جانے لگا ایک سائیڈ سے اسے زہرام نے گرفت
میں لیے رکھا تھا جبکہ دوسری سائیڈ سے بہرام نے ! !

لیکن جانا کہاں ہے ؟ ؟ سعد نے پوچھنا چاہا

پہلے چلتے ہیں پھر خود ہی پتہ لگ جائے گا ! ! اُن دونوں نے جواباً کہا ! !

سعد کو زبردستی گاڑی میں دھکیل کر ان لوگوں نے گاڑی لاک کی سعد نے اندر سے دروازہ بجایا جب کہ وہ دونوں لاک کر کے اندر بھاگے تھے!!

اے دروازہ کھولو!!!! سعد بیچارہ باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا

جب کہ وہ دونوں اندر کی جانب بھاگتے عمر کے کمرے میں داخل ہوئے تھے!! عمر اس وقت سکون سے سو رہا تھا یا یوں یو کہا جائے کہ ہر کوئی سو رہا تھا لیکن یہ دونوں شیر اٹھ چکے تھے!! جواب کسی کی نہیں سلامت نہیں رہنے دے سکتے تھے!!

عمر اوندے منہ تکیا خود میں بیچے سکون سے سو رہا تھا!!

یہ چیک کر اج رخصتی ہے پھر بھی اتنی سکون سے سو رہا ہے!! زہرام نے افسوس سے نفی میں سر ہلاتے کہا

پھر وہ دونوں تیزی سے عمر کی جانب بڑے!!

عمر۔۔ عمر اٹھ جلدی!! ابے اٹھ سالے!! وہ دونوں پاس جا کر گھبراہٹ چہرے پر سجائے چلانے لگے

!!عمر کی جھٹ سے آنکھ کھلی تھی وہ جھٹ سے اٹھ کر بیٹھا

ک۔کیاہوا؟؟چور گھس گئے گھر میں؟؟عمر اُنہیں دیکھ بولا

چور نہیں ڈاکو گھس گئے!!جلدی چل!!وہ دونوں ہنوز گھبرائے ہوئے تھے

ڈاکو؟اوہ نو!!جلدی چلو!!عمر تیزی سے اٹھا وہ تینوں باہر بھاگے تھے

!!کہاں ہے ڈاکو!!عمر نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا

میں نے انہیں گاڑی میں بند کر دیا ہیں جلدی چل!!زہرام بھاگ کر پورچ

!!میں ایا تھا

!!جب کے عمر بھی تیزی سے باہر ایا تھا

اس گاڑی میں عمر جلدی جا!!زھرام نے بلیک گاڑی کا دروازہ کھولا پھر

بہرام اور زہرام نے ایک جھٹکے سے عمر کو اس میں دھکا دیا پھر جلدی سے

!!دروازہ بند کیا

کہاہیں ڈاکو ! ! اوہ نو سعد تم ؟؟ تُم ڈاکو ہو ؟ گاڑی میں سعد کو دیکھ عمر بے یقینی سے بولا

جبکہ سعد کا دل کیا وہ بیٹھ کر ماتم کریں ! ! بیچارہ سعد گاڑی کی کھڑکی پر بازو ٹکاتا عمر کو دیکھ رہا تھا ! !

چال ہے اُن لوگوں کی ! ! ہمیں گاڑی میں بٹھانے کی ! ! سعد اُسے دیکھ کہتا نفی میں سر ہلا گیا جب کے عمر نے جھٹکے سے دروازہ کھولنا چاہا جواب لوک تھا ! !

یہ تو لوک ہیں ! ! عمر اُسے دیکھ بولا

کیا بات کر رہے ہو ؟ سچ میں ؟ نا کرو ! ! سعد مصنوعی حیرت سے بولا

تو اگے سے کھولو نا لوک کا سسٹم تو اگے ہے عمر نے تھوڑا اٹھ کر ہاتھ اگے بڑھا کر اگے کی سیٹ پر کلک کرنا چاہا ! !

میں اپ کو اتنا بے وقوف دکھتا ہوں ؟ اپ کو لگ رہا ہے میں نے چیک نہیں کیا ؟ اسمارٹ لاک لگا کر گئے ہیں ان کے ہاتھ میں جو چابی ہیں اسی سے کھل

سکتا ہے بس ! ! سعد کہتا اپنا موبائل کھول چکا تھا جب کے عمر نے ان دونوں
! ! پر شدید غصے کی عالم میں ضبط کیا تھا
اب ان دونوں کا رخ میر کے کمرے کی جانب تھا ! ! وہ دونوں تیزی سے
! ! میر کے کمرے کی جانب بڑھے
پہلے اُن لوگوں نے دروازہ نرمی سے بجایا کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے کہ
! ! ابرش بھی کمرے میں ہیں
ابرش جو پہلے ہی اٹھ کر اپنی جولری دیکھ رہی تھی دروازہ بجنے پر وہ
! ! دروازے کی جانب ائی
اُس نے نرمی سے دروازہ کھولا جبکہ دوپٹہ وہ سر پر لے چکی تھی
السلام علیکم بھابھی ! ! گڈ مارننگ ! ! ان دونوں نے ابرش کو دیکھ مسکرا کر کہا
وعلیکم السلام بھائی ! خیریت اپ لوگ اتنی صبح صبح ! ! ابرش مسکرا کر بولی
ہاں جی بس میر سے کچھ ضروری کام تھا ! ! وہ ایسے ادب سے بول رہے تھے
! ! جیسے ان سے بڑا ادب کرنے والا شخص اس دنیا میں کوئی اور ہو ہی نہ

وہ سو رہے ہیں ! ! ابرش نے بیڈ کی جانب اشارہ کرتے کہا جہاں میر سکون
! ! سے سو رہا تھا

کوئی بات نہیں بھابھی ہم اٹھا لیں گے ! ! بہرام نے بیڈ کی جانب دیکھتے کہا

ٹھیک ہے اپ لوگ اٹھا لیں ! ! ابرش نے جگہ دی پھر وہ باہر نکل گئی ! !
! ! کیونکہ اسے کافی پینی تھی جو کچن میں ہی مل سکتی تھی

اُن دونوں نے ابرش کو جاتا دیکھا پھر جلدی سے دروازہ بند کرتے میر کر
یاس آئے

میر ! ! میر اٹھ جلدی ! ! لڑائی ہو گئی میر ! ! جلدی کر ورنہ اج ادھر سے
! ! لاشیں اٹھیں گی ! ! زھرام میر کے قریب اتا گھبراہٹ سے چور بولا

میر کی جھٹ سے آنکھ کھلی تھی وہ فوراً اٹھ کر بیٹھا

کیا ہو گیا ؟ ؟ کس کی لڑائی ہو گئی ؟ ؟ ان دونوں کو چیختا دیکھ اپنی نیند کی خمارِ
سے بھرپور آنکھیں کھولتا میر بولا نیند کی وجہ سے اس کی انکھوں میں لال
! ! ڈورے پڑ رہے تھے جو اس کی انکھوں کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے

میر تُو زیادہ سوال مت پوچھ جلدی چل عمر اور سعد کی بہت گندی والی لڑائی ہو چکی ہے وہ دونوں ایک دوسرے کو مارنے پر تلے ہیں ! ! دونوں کے ہاتھوں میں گن ہیں اج دو دو لاشیں اٹھیں گی اس گھر سے ! ! ! وہ دونوں گھبراتے ہوئے بولے

کیا؟ میر حیرت سے بولا ساتھ بیڈ سے فورا کھڑا بھی ہوا تھا

ہاں یار جلدی چل ! ! اُن دونوں نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

! ! ہاں چل ! ! وہ لوگ باہر بھاگے

کدھر ؟ میر نے رک کر پوچھا

پورچ میں گاڑی کے اندر بیٹھ کر لڑ رہے ہیں ! ! زھرام نے جواباً کہا

گاڑی میں بیٹھ کر کون لڑتا ہے ! ! میر نے حیرت سے کہا

وہ دونوں نمو نے لڑتے ہیں ! ! جلدی چل ورنہ ان دونوں کا کام تمام ہو

! جائے گا ! ! زھرام نے کہتے گاڑی کا دروازہ کھولا اور میر کو اندر بیٹھنے کا کہا

میر کو کافی بات سمجھ ارہی تھی یا یوں کہو تب ہی انا شروع ہو چکی تھی جب
!!زھرام نے کہا تھا کہ وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر لڑ رہے ہیں
گاڑی میں بیٹھ کر میر نے فوراً دائیں جانب چہرہ گھمائے دونوں کو دیکھا جہاں
!!سعد عمر کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا!!اور وہ دونوں میر کو دیکھ رہے تھے
کہاں لڑ رہے ہو تم دونوں؟؟میرا نہیں دیکھ بولا جب ان دونوں نے حیرت
سے میر کو دیکھا
ہم دونوں لڑ رہے ہیں؟؟عمر حیرت سے بولا
ہاں تم دونوں ایک دوسرے پر جان لیوا حملا کرنے پر تلے ہوئے تھے سنا ہیں
میں نے!!میر اُنہیں دیکھ بولا
یقیناً زہرام اور بہرام سے سنا ہو گا نا؟؟وہ دونوں اک ساتھ بولے جب میر
نے اسباب میں سر ہلایا
گھر میں ڈاکو آ گئے!!کسی ضروری کام کے لیے جانا ہے!!یہ بہانے دے کر
!! تو ہمیں یہاں پر بند کیا ہے!!وہ دونوں بیچارگی سے بولے

!! میر نے دروازہ کھولنا چاہا جب کے دروازہ لوک تھا

نہیں کھلے گا سر ہم بہت محنت کر چکے اس پر !! اسمارٹ لاک لگایا ہے !!

سعد بوجھل آواز میں بولا

کمینے سالے !! مجھے لگا ہی تھا کوئی چول ماریں گے !! میر غصے سے بولا پھر

!! اپنی حالت پر غور کیا وہ تینوں نائیٹ سوٹ میں ملبوس تھے

میر نے حیرت سے اُن دونوں کو دیکھا اب ان دونوں کی بچارگی کا مطلب

!! بھی سمجھ ایا تھا

میں کہیں نہیں جاؤں گا اس ڈریس میں !! میر نے نفی کی

ہم بھی نہیں جائیں گے !! اُن دونوں نے بھی اک ساتھ کہا جب آگے

فرنٹ کا دروازہ۔ کھولتے زہرام نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جب کہ بہرام

نے پیسنجر سیٹ یہ گاڑی بہت بڑی تھی پیچھے پانچ بندوں کے بیٹھنے کی جگہ

!! تھی !! اسی لیے وہ تینوں ارام سے بیٹھے تھے جب کہ سعد تو لیٹا ہوا بھی تھا

زھرام عزت سے دروازہ کھول دے ورنہ بہت مار کھائے گا!!میر اُسے دیکھ بولا

یہ گاڑی اب ٹوٹے پل پر رکے گی!!زہرام اپنی اواز کو بھاری بناتا مصنوعی سیار لہجے میں بولا جب بہرام نے اپنی ہنسی دبای

خیر سے روکیو یہ نہ ہو اسی ٹوٹے پل پر ہم تجھے دھکہ دے دیں!!عمر دانت پیستا بولا

نہیں جانے من!!ایسا کچھ نہیں ہو گا!!زھرام نے کہتے گاڑی اسٹارٹ کی !!

ابے اوے روک گاڑی!!میں کہیں نہیں جاؤں گا!!میر نے غصے سے کہا

میں بھی کہیں نہیں جاؤں گا زہرام روک دے گاڑی ورنہ بہت پٹے گا!!

عمر نے بھی غصے سے کہا

!! کیوں نہیں جاؤ گے؟؟زھرام نے گاڑی پارچ سے نکالی تھی

نایت سوٹ پہنے ہوئے ہیں باہر غلطی سے بھی کسی نے تصویر کھینچ لی تو میڈیا پر پھیلنے میں لمحہ نہیں لگے گا عزت کا جنازہ نکلوانا چاہتا ہے!! عمر نے اُسے گھورتے ہوئے کہا

کچھ نہیں ہوتا یاروں!! تم تینوں یقین کرو نہ کرو تم تینوں نائٹ سوٹ میں بھی نہایت ہینڈسم لگ رہے ہو!!! زہرام نے آگے شیشے سے ان تینوں کو !! دیکھا تھا وہ تینوں واقعی نائٹ سوٹ میں بھی قیامت ڈھا رہے تھے

زہرام گاڑی روک میں کہیں نہیں جاؤں گا!! میر نے اُسے وارننگ دیتی !! نظروں سے دیکھا تھا جب کے گاڑی اب مین روڈ پر وہ نکال چکا تھا ابھی یہی بحث جاری تھی جب جھٹکے سے گاڑی رکی کیونکہ سامنے ٹریفک !! جام تھا

اتنی صبح صبح بھی ٹریفک اف خدایا یہ پاکستان اور اس کے حالات!! بہرام نے منہ بناتے کہا

جب کہ زہرام کو مزید شرارت سوجی اس نے اگے بٹن پر کلک کیا جس سے
!! پیچھے کے دونوں طرف کے شیشے کھلے
شیشے کھلتے ہی اس پاس ٹریفک میں کھڑی گاڑیوں میں موجود لوگوں کی
!! نظریں ان کی طرف اٹھی تھی
اُن تینوں نے حیرت سے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کی سب اپنے موبائل
!! نکال کر تصویر کھینچنے کی کوشش کرنے لگے
ابے !! بند کرا سے !! عمر چیخا !! جب کے زہرام کان میں بلوٹوتھ لگاے
!! فراموش کرنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا
کتے کر دے بند !! میر پیچھے کو ہوتا بولا
!! وہ تینوں ہی پیچھے ہو رہے تھے تاکہ تصویر میں نہ آسکے
یار اجاؤنا تصویر میں قسم سے نائٹ سوٹ میں بھی بہت پیارے لگ رہے
ہو !! زھرام نے اُنہیں دیکھ کہا

شیشوں کو اوپر کر دے ورنہ تجھے اتنا پیار ابناؤں گا نا کہ وہ خوبصورتی ہمیشہ تیرے چہرے پر رہ جائے گی داغ کی طرح!! میر نے دانت پیستے کہا وہ تینوں سے زہرام کو بری طرح گھور رہے تھے ایسا کہ بس نہ چلتا اور وہ اسے دھونا شروع کر دیتے ہیں

میر نے جلدی سے بیک سیٹ کے آگے کی ڈز کھول کر ماسک نکال کر پہنا!! !! عمر اور سعد نے بھی ماسک پہنا تھا

اُن تینوں نے سکھ کر سانس کیا تھا!! وہ تینوں زہرام کو بری طرح گھور رہے !! تھے

اتنے ٹریفک کھلا اور زہرام نے گاڑی اگے بڑھائی لیکن یہاں بھی وہ کہاں باز !! انے والا تھا؟؟ وہ گاڑی بہت ہلکے ہلکے چلا رہا تھا

!! جس سے لوگ گاڑی میں دیکھ سکے

مسٹر شاہ میر سکندر؟؟ اوہ مائے گوڈ مجھے یقین نہیں ارہا میں انہیں سچ میں !! دیکھ رہی ہوں!! گاڑی میں بیٹھی لڑکی چیخی

عمر لاشاری سعد ملک ! ! وہ مائے گوڈ ! ! ماسک لگانے سے پہلے جو لوگ دیکھ
! ! چکے تھے اب وہ لوگ چیخ رہے تھے
سر پلز اک پکچر ! ! وہ اپنی گاڑی اُن کے برابر لاتی میر کو دیکھ منت بھرے
! ! لہجے میں بولی
! ! جب کے دوسری سائڈ سے دوسری گاڑی عمر کے پاس ائی
اف ! ! پلز سر اک سیلفی ! ! وہاں سے بھی آوازے ارہی تھی ! ! جب
زھرام نے جھٹکے سے گاڑی روکی
اب کیا ہو گیا کمینے ! ! اُس کے گاڑی روکنے پر وہ دونوں اک ساتھ چیخے
لگتا ہے گاڑی خراب ہو گئی ! ! زہرام مصنوعی بیچارگی سے بولا
گاڑی نہیں تیرا دماغ خراب ہوا ہیں ! ! جس کو درست بہت اچھے سے کیا
جائے گا ! ! عمر نے اک پنچ اس کی پشت پر رسید کیا تھا وہ دونوں سمجھ چکے تھے
! ! کہ زہرام نے گاڑی کیوں روکی ہے

پلز سر اک تصویر ! ! باہر سے وہ دوبارہ کہنے لگے ! ! گاڑی رکنے پر وہ سب
! ! بھی اپنی گاڑی سے اتر کر آئے تھے
! سعد بیچارے کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سیٹ کے اندر گھس جائے ؛
سعد سر ! ! اپ کہاں سے چھپنے کی کوشش کر رہے ہیں پلیز ائیں ہمیں اپ
کے ساتھ بھی تصویر لینی ہیں ! ! اُس دن روڈ پر جو آپ کی وائف نے آپ کو
مارا تھا اس کے بعد بھی اپ کو ان کی فکر تھی اپ کے اس عمل نے کتنے
لوگوں کو اپ کا فین بنایا ہے اپ کو پتہ ہے میں وہیں تھی پلیز باہر ائیں ! !
لڑکی باہر سے چیخیں جب کے اُس کی بات پر جہاں سعد نے نچلا لب دانتوں
تلے دبایا تھا وہی اُن چاروں نے جھٹ سے اُسے دیکھا تھا بہرام اور زہرام
چہرہ گھمائے اسے دیکھنے لگے جبکہ عمر اور میر دائیں بائے جانب چہرہ کیے اسے
! ! دیکھنے لگے
! ان سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر سعد نے مزید چہرہ سیٹ نے چھپایا ؛

اوہ سو کیوٹ ! ! دیکھا تم نے کیسے سعد سر اُن کی گود میں سر رکھے لیٹے ہیں ؟
لڑکی مسکرا کر بولی

شاہ میر سر ! ! پلز مجھے آپ کے ساتھ تصویر چاہیے ! ! میر کے سائڈ کا شیشہ
بھرا ہوا تھا ایک تو میر کو یہ چیزیں پہلے ہی نہیں پسند تھی پھر اوپر سے وہ لوگ
! ! نائٹ سوٹ میں ملبوس تھے

زہرام گاڑی چلا ورنہ تُو مرے گا میرے ہاتھوں ! ! عمر نے اُس کی سیٹ پر
لاتھ مارتے کہا جب کے زہرام نے شیشے میں سے میر کی جانب دیکھا جو
! ! اسے ہی سرخ انکھوں سے گھور رہا تھا

باقی ادھے چہرے پر ماسک تھا ! میر کی انکھوں میں سرخی دیکھ زہرام نے
گاڑی اسٹارٹ کرنا ہی مناسب سمجھا کیونکہ اگر وہ مزید نہ کرتا تو یقینا اس کی
! ! موت تھی

! ! زھرام نے گاڑی تیزی سے بھگائی تھی اور ساتھ شیشہ بھی بند کیا تھا

! ! ! وہ لوگ تصویر کھنچوا لیتے ہیں اگر ٹھیک ہو لیے میں ہوتے تو

شیشہ اوپر ہونے کے بعد اُن تینوں نے زہرام کو کھا جانے والی نظروں سے
!!گھورا

تُو روک سائیڈ پر گاڑی پھر دیکھ میں تیرا کیا حال کرتا ہوں!!میر اُسے دیکھ
غصے سے بولا

جان من میں بیوقوف نہیں ہوں!!جو گاڑی روک کر اپنی شامت تیرے
ہاتھو سے لاؤں گا اب یہ گاڑی ٹوٹے پل پر ہی رکے گی!!زھرام کمینی سی
!!مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا

جا کا رہے ہیں بتاؤ گے؟ساتھ اسے دیکھ بولا جب کہ میر اور زہرام باہر کی
!!جانب دیکھ رہے تھے

!!یقیناً وہ دونوں غصے میں تھے

بس پہنچنے والے ہیں دو تین منٹ اور رک جاؤ!!اس بار بہرام نے کہا تھا
!!جب اس کے کہے کے مطابق گاڑی کچھ ہی منٹو بعد رکی تھی

یہ کون سی جگہ لے ایا؟عمر نے جگہ کو دیکھتے کہا

!!! بتاتا ہوں اتنی بھی جلدی کیا ہے!! زھرام کہتا گاڑی سے اترا تھا
میر کے سائٹ کا دروازہ تُو کھول وہ بہت غصے میں ہیں!! زھرام گردن پر
ہاتھ پھیرتا اِدھر ادھر دیکھ بولا
تمہاری وجہ سے غصے میں تم ہی کھولو گے سر کی طرف کا دروازہ!! بہرام
نے اُسے گھورتے ہوئے کہا
جب زھرام نے حلق تر کر کے میر کی جانب قدم بڑھائے!! جبکہ بہرام
!! نے عمر کی جانب
م۔ میں دروازہ کھول رہا ہوں مارو گے تو نہیں تم لوگ؟ زھرام نے تنقید کی
نہیں ہم کیوں ماریں گے تُو ایک بار کھول دروازہ؛! میر اُسے دیکھ بولا
پکا نہیں مارو گے!!؟؟ اُس نے تنقید کی
ارے پاگل ہم کیوں ماریں گے!! ہم تو وہ جگہ دیکھیں گے کون سی جگہ
ہے!! اس بار عمر لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتا بولا

تم لوگوں کے انداز مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے ! ! زہرام نے اپنا خدشہ پیش کیا

تم کھولو تو دروازہ ! ! کچھ نہیں ہو گا کوئی تمہیں کیوں مارے گا؟ سعد نے اُنہیں دیکھ کہا

ہاں یہ بھی بات ٹھیک ہے ! ! زھرام نے کہتے دروازہ کھولا دروازہ کھولتے ہی وہ دونوں اپنی اپنی جانب سے باہر نکلے ! !

باہر نکل کر میر نے زھرام کی گردن میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اُسے اپنی جانب کھینچا ! ! جب کے عمر نے بہرام کو کھینچا تھا

پھر عمر سوچتا کہ معاملہ تو سارا زہرام نے بنایا ہے تو عمر بہرام کو چھوڑتا جھٹکے سے دوسری جانب بھاگا تھا ! !

سعد بھی اُتر کر زھرام کی طرف لپکا تھا وہ لوگ راڈ پر تھے گاڑیاں زیادہ نہیں ارہی تھی یہاں پر ! !

ابے چھوڑو یار معاف کر دو ! ! زھرام نیچے جھکے بولا

جب ہم بول رہے تھے کہ بند کر شیشا تب کیا ہوا تھا!! میر اور عمر نے
!!زھرام کی پشت پر حملا کیا جب کے سعد نے اُس کے بال کھینچے تھے
اہ! وہ چیخا!! ابھی وہ اپنے اپ کو چھڑواتے ہوئے بھاگتا جب میر نے اُس کے
پیر کے آگے اپنا پیر لاتے راستہ روکا جس سے زہرام ابھی منہ کے بل گرتا
!!جب عمر اور میر نے اک ایک ہاتھ تھامے اُسے گرنے سے روکا
وہ کبھی بھی اُسے گرنے نہیں دے سکتے تھے!! ذہرام جسے اچھے سے
معلوم تھا کہ وہ لوگ اسے گرنے نہیں دیں گے ان کے بچانے پر اس کے
!!لبوں مسکراہٹ پھیلی تھی
یہ دوستی ہم نہیں بھولے گے!! اچانک زھرام نے گنگنانا شروع کیا
دوستی کا تو پتہ نہیں لیکن جو میک اپ تیرا ہم کرنے والے ہیں وہ تو کبھی
!! نہیں بھولے گا!! عمر نے کہتے اُسے سیدھا کیا
!!وہ تینوں پھر سے شروع ہو چکے تھے

اے بہرام روک انہیں!! مجھے اج کا ولیما اٹینڈ کرنا ہے!! زھرام چیخا جب بہرام فوراً آگے ایا

میر عمر اور سعد خود رکے تھے جب کے سعد کے ہاتھ میں اب بھی زھرام کے بال تھے جب کہ میر نے سیدھا ہو کر بہرام کو گھورا!!

میر کی نظروں کا مطلب سمجھتے بہرام ادھر ادھر دیکھنے لگا اُن سب کے بال پیشانی پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے!! وہ پانچوں بے حد خوبصورت لگ رہے تھے!!

ہائے مسٹر زھرام آپ نے بکنگ کروائی تھی؟ جب مینیجر باہر اتا زھرام کو دیکھ مخاطب ہوا

جی ہاں میں نے ہی کروائی تھی!! زھرام سیدھا ہو کر اپنے بال ہاتھوں سے درست کرنے کی کوشش کرتے بولا

زہرام ہیرو بن کر ایا تھا لیکن ابھی اس کی حالت خراب ہو چکی تھی جو پہلے سے کہیں زیادہ اچھی لگ رہی تھی!! شرٹ بے ترتیب ہو چکی تھی جسے وہ

درست کر چکا تھا جب کہ بال پیشانی پر پھیلے تھے جو اسے مزید پیارا بنا رہے
!! تھے !! میر نے اپنے چہرے کا ماسک نہیں ہٹایا تھا
ایسے میں اُس کے پیشانی پر پھیلے بال مزید ڈیشنگ لگ رہے تھے !! وہ بالکل
کورین بوائے لگ رہا تھا !! وہ واقعی بے حد خوبصورت تھا اور خاص طور پہ
!! ایسے رف ہولیے میں وہ مزید خوبصورت لگتا تھا
ٹھیک ہے اپ لوگ اجائیں !! مینجر کہتا آگے بڑھا
!! چلو !! زھرام کہتا اس کے پیچھے بھاگا اس سے پہلے اس کی پھر شامت اتی
کہالایا ہیں یہ کمینہ !! عمر پیر زمین پر مارتا بولا صبح صبح فوراً اٹھ کر یہ سب دیکھنے
!! کو ملا تھا پتہ نہیں دن کیسا گزرنا تھا
میر گہرا سانس بھرے آگے بڑھا تھا جب کے میر کے پیچھے ہی وہ تینوں بھی
!! آئے تھے !! وہ ایک سیلون تھا بہت بڑا اور نہایت علیشان
!! یہ آگیے میرے دوست !! زھرام نے اُن کی جانب اشارہ کیا
کیا بکواس جھاڑنے والا ہیں تُو !! میر اُسے دیکھ دبی دبی آواز میں غرایا

میری جان یہ سیلون ہیں سب سے بڑااِدھر کا یہ لوگ فیشل کریں گے جس سے تم سب لوگ مزید چٹے ہو جاؤ گے ! ! زھرام دانت دکھاتا بولا غصے سے میر کا برا حال تھا میر نے ہے ساختہ گہرا سانس بھرتے چہرے سے ماسک ہٹایا ! ! جب وہاں موجود لڑکیوں کے دل پر چھوریاں چلی ! ! وہ لوگ ماسک میں اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی اتنا تو سمجھ اگیا تھا جو بھی ہے ماسک ! میں چھپا چہرہ بڑا پیارا ہیں

ماسک اُتارتے ہی وہ لوگ اُسے بنا پلک جھپکائیں دیکھنے لگی

مسٹر زہرام مجھے نہیں لگتا مسٹر شاہ میر کو اس کی ضرورت ہے وہ ویسے ہی ماشاءاللہ بہت پیارے ہیں ! ! مینجر میر کو دیکھ بولا میر کو واقعی کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی

اگر ضرورت ہوتی بھی تو بھی میں نے یہ نہیں کروانا تھا ! ! میر نے جواباً سنجیدگی سے کہا وہ جانتا تھا اسے ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں ہے لیکن ! ! اس کا کہنا تھا کہ اگر ضرورت ہوتی بھی وہ تب بھی نہیں کرواتا

واؤ ویری ہینڈ سم ! ! لڑکیاں اپس میں باتیں کر رہی تھی جب کہ ان کی باتوں کی اواز ان لوگوں کے کانوں تک ا رہی تھی ! !

میر نے اُن لڑکیوں کی بات سنتے واپس ماسک پہنا تھا ! ! اور ساتھ زھرام کو گھورا تھا ! !

اس کے ماسک لگانے پر لڑکیوں نے بیچارگی سے اُسے دیکھا تھا ! !

میں جانتا ہوں میر کو ضرورت نہیں ہے آپ اک کام کریں سعد اور عمر کا کر دیں ! ! اور بہرام کا بھی ! ! وہ اُنہیں دیکھ بولا

میں کچھ نہیں کرواؤں گا ! ! عمر نے صاف کہا تھا ! !

میری طرح تو دیکھنے کی بھی کوشش مت کرنا ! ! سعد نے اُسے اپنی جانب دیکھتا پا کر ہاتھ اٹھایا ! !

زہرام نے بہرام کو دیکھا تھا جو خود بھی نفی میں سر ہلا چکا تھا ! !

اتنی دور اتنی محنت کرنے کے بعد تم لوگوں کو اس لیے لایا ہوں کہ تم لوگ کچھ بھی نا کرواو؟ وہ اُن سب کو گھورتا ہوا بولا

تیرا بکواس آئیڈیا تھا!! کون سا میں نے بکواس کی تھی! اُسے اپنی جانب دیکھتا پا کر میر سنجیدگی سے کہتا سوفے پر بیٹھا جب کے عمر سعد بہرام بھی بیٹھ چکے تھے

ٹھیک ہے تم لوگ مت کرو آو میں کروالیتا ہوں!! زہرام کندھے اچکا کر کہتا سیٹ پر بیٹھا!!

جب اُس کا فیشل شروع ہوا!! وہ چاروں بیٹھے نفی میں سر ہلاتے اُسے دیکھ رہے تھے!! فیشل کر تو لڑکا رہا تھا لیکن ایک اسٹیپ کے لیے لڑکی ائی تھی!!

عمر نے اک جھٹکے سے اپنا موبائل نکال کر ویڈیو بنائی!! زہرام کی آنکھیں بند تھی اُسے بھی نہیں پتہ تھا کے اب لڑکی ائی ہے!! عمر نے ویڈیو بنائی اور منہا کو سینڈ کی!!

بھابھی آپ کے مزاجی خدا کا کام دیکھے!! سعد یہ میسیج بھی لکھ کر بھیجا تھا!!

جب کے میر اب اپنا موبائل کھولے اُس میں مصروف ہو چکا تھا!!

گائز میں کیسے لگ رہا ہوں ! ! اس کے چہرے پر وائٹ فیشل کی لیئر لگی تھی

! ! جب وہ چہرہ گھمائے ان چاروں کو دیکھ بولا

اُن سب نے اک ساتھ اوپر چہرہ کیے زھرام کو دیکھا

چھپری لگ رہا ہیں ! ! میر نے اُسے بتایا

چھپری کے ساتھ ساتھ کتا بھی لگ رہا ہے ! ! عمر نے بھی اُسے آگاہ کیا

چھپری اور کتے کے ساتھ ساتھ سستے ایکٹر بھی لگ رہے ہو ! ! سعد نے

اُسے دیکھ کہا

چھپری کتے اور سستے ایکٹر کے ساتھ ۔۔۔ابھی بہرام بولتا جب زہرام نے

! ! بات کاٹی

تُو بھی ؟ ؟ کیسا دوگلا انسان ہے بہت تعریف ہو گئی میری اب مزید اپنی

تعریفیں مجھے نہیں سننی ! ! وہ منہ بناتا واپس سامنے کی جانب متوجہ ہوا تھا

! ! اس دوران واپس لڑکا اچکا تھا

خیر ایک گھنٹے مسلسل وقت کے ساتھ زہرام اُن کے سامنے کھڑا تھا

یہ بات سچ تھی کے زھرام کو بھی ان سب کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن
جو وہ کروا رہا تھا وہ بیسکلی فیشل تھا وہ گورا کرنے کا نہیں تھا بس سکین
!! ریلیکس کا تھا!! لیکن وہ سب کو کہہ رہا تھا کہ وہ چٹا کرنے کا ہیں
چلو گائز!! وہ ایک ادا سے کہتا آگے بڑھا میر نفی میں سر ہلاتا کھڑا ہوا وہ سب
گاڑی میں جا کر بیٹھے تھے جب زھرام نے گاڑی گھر کو روانہ کی
!! ہاں جی؟؟ تو کیسا لگ رہا ہوں؟ زہرام نے خود کو شیشے میں دیکھتے کہا
اگر مزید اپنے اپ کی تعریف نہیں کروانا چاہتے تو چپ چاپ گاڑی چلاؤ!!
بہرام نے اُس کے کان میں سرگوشی کی جس پر وہ فورا اسباب میں سر ہلاتا
!! عزت سے گاڑی چلانے لگا
تھوڑے مصافت کے بعد گاڑی سکندر ہاؤس کے اگے رکی تھی!! وہ لوگ
بناز ھرام کو دیکھے اب اندر اپنے اپنے کمروں کی اور بڑھ چکے تھے

زھرام ایک ادا سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ! ! گاڑی سے اترا ! ! گھر میں داخل ہونے پر میر عمر بہرام اور سعد منہا کو غصے میں کھڑا دیکھ چکے تھے اس لیے میر اور عمر اپنی ہنسی دباتے وہی صوفے پر بیٹھ چکے تھے ! !

اُن دونوں کے بیٹھنے پر سعد اور بہرام بھی بیٹھ چکے تھے ! !

ہائے گڈ مورننگ منہا بے بی ! ! کیا حال ہیں ! تو کیسا لگ رہا ہوں میں ؟ ؟

زھرام منہا کو دیکھ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا جبکہ منہا خاموشی سے بلکل سرخ آنکھوں سے اُسے گھور رہی تھی

ویسے زہرہ کتنی لکی ہے نا کتنا ہینڈسم بابا ملا ہے اسے تمہیں پتہ ہے کوئی یقین بھی نہیں کرتا کہ میں شادی شدہ ایک بچے کا باپ ہوں ! ! سب کو لگتا ہے کنوارا ہُوں ! ! زھرام خوشی سے منہا کو بتا رہا تھا

تبھی لڑکیوں سے فیشل کرائے جا رہے تھے ! ! منہا نے خاموشی توڑی تھی جب کے اُس کی بات پی زھرام نے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا

وہ چاروں تھوڑے فاصلے پر صوفے پر بیٹھے تھے اس لیے انہیں اواز
! دھیرے ارہی تھی
لڑکیوں سے تو نہیں کروایا! ! کیا تمہیں خواب میں فیشل کرواتا ہوا دکھائی
دیا تھا؟؟؟ زہرام اُسے دیکھ بولا
بتاتی ہُوں آئے کمرے میں ! ! منہا اُسے دیکھ مصنوعی مسکرانے کی کوشش
کر رہی تھی ورنہ اس کا غصّہ اس کی حد سے باہر ہو رہا تھا
تمہارا یہ مصنوعی مسکرانا مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا میں نہیں جا رہا کمرے
! میں ! ! زہرام سمجھ چکا تھا وہ مصنوعی مسکرا رہی ہے؛
منہا اپنا ضبط کھوتی زہرام کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ گئی
اہ! تم سب کو حملہ کرنے کے لیے میرے بالی دکھتے ہیں جلتے ہیں سب
میرے بالوں سے ! ! اس کے ہاتھوں سے اپنا بال چھڑواتے زہرام سلگ کر
! ! بولا پہلے سعد اور پھر منہا کا بال پکڑنا اسے سلگا گیا تھا
! ! جب کے ان سب نے اپنی ہنسی دبای تھی ! ! سامنے کی فلم بہت فنی تھی

زہرام نے چہرہ دائے جانب کیے اُن سب کو دیکھا جو ہنسی دبائے اُسے ہی دیکھ رہے تھے !! جب کے میر سنجیدگی سے بسم کر دینے والی دھیمی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھ رہا تھاء !! جس کا مطلب زھرام سمجھ !! چکا تھا !! اپنے دوستوں کے سامنے اپنی بذتی ہوتے دیکھ وہ گڑ بڑایا

چلو کمرے میں چلتے ہیں !! وہ اُسے دیکھ بولا

اب نہیں جائیں گے کمرے میں اب یہی میں اپ کو بتاؤں گی !! پہلے بول رہی تھی نا جانے کا !! ؟ منہا غصے سے بولی

زھرام نے ہو تر کیا !! ایسا نہیں تھا کہ وہ کسی سے ڈرتا تھا بلکہ مرد ہمیشہ اپنی پسندیدہ عورت سے ہی ڈرتا ہیں !! اور سونے پر سہاگہ اس کی بذتی اس کے !! یاروں کے سامنے ہو رہی تھی

!! منہا نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اُسے دے مارا

اہ !! وہ زھرام کر بازو پر لگا تھا !! اسے تکلیف نہیں ہوئی تھی لیکن پھر بھی !! وہ دھماسا چیخا تھا

! جب کے اُن چاروں نے بمشکل اپنا قہقہ روکا تھا

اب مزید یہاں بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے !! وہ لوگ کھڑے ہوئے تھے پھر

اپنے اپنے کمرے کی اور بڑھ چکے تھے جاتے جاتے میر اور عمر زھرام کو

!! شیطانی مسکراہٹ پاس کرنا نہیں بھولے تھے

!! منہا نے غصے میں اکر مزید کشن اسے دے مارا تھا

ارے بتاؤ تو ہوا کیا ہیں ؟؟ زھرام اُسے کیچ کرتا بولا

کیا ہوا ہیں ؟ بتاتی ہُوں !! زہرام کی بات پر اسے مزید غصہ ایا تھا جب وہ پاس

پڑا گلدان اٹھاتی اُس کی جانب لپکی

اے منہا کیا کر رہی ہو !! اپنے مزاجی خدا کو اوپر پہنچانے کی کوششیں کر

رہی ہو ؟؟ وہ آگے کو بھاگا تھا

میر امزاجی خدا نہایت چھچھورا ہے !! اس لیے اب یہ تو پھر یہی صحیح !! وہ

برداشت نہیں کر پا رہی تھی کہ کوئی لڑکی اسے چھوے اس لیے اس لیے وہ

آپے سے باہر ہو رہی تھی اس کا دل رونے کا بھی کر رہا تھا!! لیکن وہ فلحال
!!زہرام پر اپنا غصہ اتارنے کا ارادہ رکھتی تھی
تصویر میں وہ لڑکی اسے فیشل کرتی دکھائی دے رہی تھی!! ساتھ وہ لڑکی
!!گہری نظروں سے شیشے میں زھرام کو دیکھ رہی تھی
ایک لڑکی ہونے کی وجہ سے منہا کو اس کی نظریں سمجھ اچکی تھی وہ زھرام
!!!سے نظر نہیں ہٹا پا رہی تھی
منہا یار مجھے بتاؤ تو ہوا کیا ہیں؟؟ زھرام اپنے کمرے کی اور بھاگتا بولا وہ
کمرے میں داخل ہوا تھا جب کے منہا بھی داخل ہوئی تھی ہاتھ میں گلدان
!!اب تک تھا جبکہ آنکھوں میں نمی تھی
!!زہرام کی نظر بیڈ پر پڑی جہاں زہرا سکون سے سو رہی تھی
منہا دوبارہ اُس کی جانب ائی تھی جب کے زھرام اِدھر ادھر چھپنے کے لیے
کوئی جگہ ڈھونڈ رہا تھا لیکن کمرے میں ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں وہ
چھپ سکے حد تک اسے وجہ بھی نہیں پتہ تھی کہ منہا غصے کس وجہ سے

ہیں!! منہا بہت کم غصہ کرتی تھی لیکن اگر بات بڑی ہو وہ تب بھی غصہ
!! کرتی تھی!! اور یہ بات منہا کیلئے بہت بڑی تھی
ایک خوبصورت رشتے کی بنیاد ہی یہی ہوتی ہے کسی ایک کو کوئی دوسرا
!! چھوئے تو تکلیف ہوتی ہے اور یہاں بھی یہی ہو رہا تھا
منہا مجھے بتادو کہ ہوا کیا ہے؟ زھرام اُسے دیکھ بولا وہ کمرے میں ادھر ادھر
!! دوڑ رہا تھا جبکہ منہا اُس کے پیچھے تھی
اپ لڑکی سے فیشل کروا رہے تھے!! اور پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا ہے؟ وہ
غصے سے بولی انکھوں میں نمی زہرام دیکھ چکا تھا
میں نے؟ یار میں نے کب لڑکیوں سے فیشل کروایا؟ زہرام حیرت سے بولا
!! کیونکہ یہ بات تو اسے بھی نہیں پتہ تھا
اب زیادہ معصوم نہ بنے یہ دیکھیں کیا ہے اس میں!! اُس نے اپنا موبائل
ذھرام کے اگے کیا تھا جب زہرام کی آنکھیں حیرت سے پھیلی
ی۔ یہ میں نے نہیں۔۔ مطلب!! زہرام حیرت سے کچھ بولنا چاہ رہا تھا

زہرام بس کریں اب اپ مجھ سے بات مت کیجئے گا!! منہا خفگی سے کہتی بیڈ پر بیٹھی !!

عمر کمینہ!! زہرام نے دل میں کلس کر سوچا!! کیونکہ وہ اوپر نام پڑھنا پڑھ چکا تھا کہ یہ تصویر کس نام سے ائی ہیں !!

خیر جو بھی تھا اب زہرام کو منہا کو منانا تھا جو کہ یقینا کافی لمبا کام تھا !!

اسی طرح اج کا دن بھی گزرا تھا شام پانچ بجنے والے تھے سعد منال اور میرب کو اب تک نہیں پتا تھا کہ اج ان لوگوں کی رخصتی ہے!! ابرش منہا امنہ نے ان دونوں کو پکڑ کر دوبارہ بھری ہوئی مہندی لگوائی تھی !!

وہ دونوں خود پریشان تھی کہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟

ہٹلر!! کہا ہو تُم! اپنے ہاتھوں میں اتنی بھری ہوئی مہندی دیکھ منال اپنے چہرے پر ائے بال پیچھے نہیں کر پا رہی تھی اور وہ اس وقت ساری لڑکیوں سے کافی دور تھی وہ کچن میں کچھ لینے ائی تھی اور اب اس کے بال اس کے

چہرے پر اچکے تھے اس لیے وہ سعد کو ڈھونڈ رہی تھی تاکہ وہ اس کے بال پیچھے کر سکے اور بات یہ بھی تھی کہ اسے سعد سے پوچھنا تھا کہ کیا اسے ان سب کی وجہ پتہ ہے؟

ہٹلر!! منال نے پھر آواز لگای

ہمم!! بولو!! سعد جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اب وہاں اتا اُسے دیکھ بولا

یہ بال پیچھے کر دو پلز!! منال اُس کے پاس اتی بولی جب سعد نے فون کان سے لگائے اپنے دوسرے ہاتھ سے اُس کے بال پیچھے کیے !!

ہٹلر سنونا!! اُسے فون پر مصروف دیکھ اُس نے ہلایا

میں بات میں آپ سے بات کرتا ہوں!! سعد نے فون پر کہتے فون رکھا!! تمہیں پتہ ہے یہاں کیا ہو رہا ہے؟؟ مہندی لگی ہوئی تھی لیکن اس کے اوپر اتنی بھری ہوئی مہندی مجھے الجھن ہو رہی ہے!! منال بیچارگی سے بولی

سچ بتاؤں تو مجھے بھی نہیں پتا صبح سے اتنا عجیب سا ٹریٹمنٹ مل رہا ہے جو مجھے بالکل ہضم نہیں ہو رہا!! سعد اُسے دیکھ بولا جب نظر اُس کی مہندی پر گئی تمہارے ہاتھ پہ مہندی بہت خوبصورت لگ رہی ہے!! اُس کے بھرے ہوئے مہندی سے سجا ہے ہاتھ دیکھ وہ بے ساختہ بولا اس نے منال کو کبھی بھی ایسی سجاوٹ میں نہیں دیکھا تھا وہ مہندی بہت کم لگاتی تھی یا شاید یوں !! کہو کہ میرا برش کی شادی کے علاوہ اس نے کبھی نہیں لگائی تھی

!! اس لیے اس کے ہاتھ سعد کو بے حد خوبصورت لگ رہے تھے

تمہیں پسند آئی؟ منال اسے دیکھ بولی جب سعد نے سر کو خم دیا

اچھی بات ہے کیونکہ اگر تمہیں پسند نہ اتی تب بھی مجھے فرق نہیں پڑتا!!

اُسے اپنی جانب گہری نظروں سے دیکھتا پا کر منال کندھے اچکاتی بولی

سارے ماحول کو خراب کرنا کوئی تم سے سیکھے!! سعد سخت بدمزہ ہوا تھا

تمہیں سیکھنا ہیں؟ اجانا کلاس لینے!! منال نے جواباً کہا سعد نے اُسے گھورا

تھا

ارے! منال تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ جلدی چلو کمرے میں!! امنہ جو منال کو دیکھنے کچن کی جانب ائی تھی اسے سعد کے ساتھ دیکھ وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس ائی!!

جبکہ اس کی بات پر ان دونوں نے نا سمجھی سے امنہ کو دیکھا تھا!!

کیا مطلب؟ منال الجھ کر بولی

م۔ مطلب چلو وہاں اتنی ساری تیاریاں ہیں اور تم یہاں کھڑی ہو!! ان دونوں کو اپنی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتا پا کر امنہ نے جلدی سے بات کر رخ دوسری جانب کیا!!

اوہ اچھا میں اتی ہوں بس دو منٹ!! منال مسکرا کر کہتی واپس سعد کی جانب متوجہ ہونے لگی!!

ارے ابھی چلو نا بعد میں نہیں سب تمہیں بلا رہے ہیں!! امنہ اُس کا بازو تھامے احتیاط سے تاکہ اس کی مہندی نہ پھیلیں اسے اندر لے جانے لگی!!

منال اور سعد اک دوسرے کو حیرت سے دیکھ رہے تھے ! ! انہیں کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ سب کیا ہو رہا ہے ! !

خیر سعد بھی سر جھٹکتا اب واپس اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا ! !

امنہ منال کو لے کر میرب کے کمرے میں داخل ہوئی کیونکہ ساری لڑکیاں وہیں جمع تھی ! !

یہ سعد بھائی سے باتیں کر رہی تھی باہر ! ! امنہ نے داخل ہوتے کہا جب سب لڑکیوں نے اپنا منہ بنایا

کیا ہوا ہیں ؟ میں نے پہلی بار تو بات نہیں کی ہٹلر سے ! ! ایسا ری ایکٹ کیوں کر رہے ہو آپ لوگ ! ! انہیں اپنی جانب دیکھتا پا کر منال ابرو اٹھائے بولی

منال یہاں پر اؤ ! ! پانچ بج گئے ہیں سات بجے فنکشن شروع ہونا ہے ! ! منہا نے منال کو اپنے پاس بلایا تھا ! !

شہر کے سب سے مہنگے پولر کی پوری ٹیم بنائی گئی تھی جس میں سے دو لڑکیاں ابرش کا میک اپ کر رہی تھیں ! ! یہ ساری تیاریاں میرب کے کمرے میں لگی تھی ! !

ابرش بھی شیشے سے لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی ! ! جب کے پولر کا اسٹاف اک ابرش کے بال بنا رہی تھی اور دوسری میکپ کرنے میر لگی تھی ! !

اور بھی بہت ساری لڑکیاں وہیں بیٹھی تھی جنہوں نے لڑکیوں کا میک اپ کرنا تھا ! !

ہاں پہلے دلہن تیار ہو جائے ہم لوگ بھی ہو جائیں گے پھر ! ! منال اُس کے پاس اتی بولی

اُف خدایا میں کیا کروں ؟ جلدی بیٹھو ادھر منال اور میرب تُم بھی جلدی سے ریڈی ہو جاؤ ! ! منہا نے اُن دونوں کو چیئر پر بٹھایا

جب کے روحا بیڈ پر بیٹھی لیس کھاتی موبائل میں کارٹون دیکھ رہی تھی ! !

اس پاس چیزوں سے انجان وہ اپنی دنیا میں مگن تھی ! !

میرب اور منال بچاری دونوں بہت کنفیوز تھی؛! اُنہیں منہا نے بیٹھا کر
!! میکپ شروع کروایا تھا
ڈریس میک اپ کے بعد پہنانے کا ارادہ وہ لوگ رکھتی تھی!! کیونکہ
ڈریس ایسا تھا کہ اس سے بال یا میک میک اپ خراب ہونے کا کوئی خدشہ
!! نہیں تھا
انکا میکپ بھی شروع ہو چکا تھا!! ابرش نے اپنے ولیمے پر فیمس ڈیزائنر سے
میکسی بنوائی تھی!! اُس کے بالوں میں رول لگے ہوئے تھے جن کو دیکھ
!!!! ابرش کو خود ہنسی آ ہی تھی کیونکہ وہ اس میں بہت فنی لگ رہی تھی

!! روحا کچھ دیر بعد اٹھتی کمرے سے جانے لگی
روحا کہاں جا رہی ہو بچے؟؟ منہا اُسے جاتا دیکھ بولی
!! مان کے پاس اپی!! وہ بوجھل سا کہتی جانے لگی

روحا طبیعت ٹھیک ہے اپ کی ؟؟اُس کی بوجھل آواز اور اُداس چہرہ دیکھ امنہ اُس کے پاس ائی تھی ! ! وہ لوگ نوٹ کر رہے تھے اج صبح سے روہا بہت خاموش خاموش تھی

جی اپی بلکل ٹھک ہُوں ! ! وہ مصنوعی مسکرائی ! ! تاکہ وہ دونوں اس کے لیے پریشان نہ ہوں ! !

میں مان کے پاس جارہی ! ! وہ مسکرا کر کہتی کمرے سے نکلتی چلی گئی ! ! جب کے وہ دونوں بھی اسباب میں سر ہلا گئی تھی ! !

روحا کی طرف ٹھیک نہیں لگ رہی نا؟ اسے جاتا دیکھ منہا ابرش کو دیکھ بولی جو خود بھی اسے جاتا دیکھ رہی تھی

وہی کہنے والی تھی میں ! ! صبح سے بہت بوجھل سی لگ رہی ہیں ! ! ابرش جواباً بولی

روحا اُس کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی ! ! اپنے کمرے میں پہنچتے اس نے دیکھا مائم کمرے میں موجود نہیں تھا ! !

یقیناً وہ میر کے ساتھ تھا!! روحا کا سر چکرا رہا تھا!! اُس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا وہ بہت نازک تھی اس لیے اسے چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی بہت بڑی لگتی تھی!!

روحا بے ساختہ بیڈ پر بیٹھی تھی!!

مان!! اُس کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی جب اُس نے مائم کو دھیما سا پکارا پھر جلدی سے اپنا فون نکالا!! اور مائم کو میسیج کیا

مان!! اُس نے یہ لکھ کے بھیجا تھا!! اگلے کچھ منٹو میں اگے سے ریپلائی اچکا تھا

جی میرا بچا!! مائم کا جواب اُسے موصول ہوا تھا

اپ کمرے میں آئے پلز!! مجھے میری طبیعت ٹھک نہیں لگ رہی!! روحا نے لکھ کر بھیجا جب کے مقابل میں مائم جو عمر کے کمرے میں سعد اور عمر کا کوٹ پینٹ فائنل بتا رہا تھا!! میسیج پر اچانک اس کے چہرے پر پریشانی پھیلی تھی

کیاہوامائم ! !اس کے چہرے پر پریشانی کے بدلتے تاثرات دیکھ عمر اسے دیکھ

! !بولا عمر کے سوال پر سب نے ایک ساتھ مائم کو دیکھا تھا

کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہیں ! !روحا بلا رہی ہیں میں اتا ہُوں ! !مائم کہتا

جانے لگا وہ بہت جلدی میں جا رہا تھا اس لیے ان سب نے فورا اسباب میں

! !سر ہلایا

زہرام نے بھی کوئی شرارت نہیں کی تھی کیونکہ وہ لوگ مائم کے چہرے پر

! !پریشانی دیکھ چکے تھے

مائم عمر کے کمرے سے نکلتا اپنے کمرے کی اور بڑھا ! !کمرے کا دروازہ

کھول کر وہ اندر داخل ہوا جہاں روحا بیڈ پر بیٹھی تھی ! !اُس کا چہرہ نیچے جھکا

! ! تھا

روحا کیا ہوا میری جان ! !مائم اُس کے پاس اتا بے حد محبت سے بولا

مان ! !مائم کو دیکھتے ہی وہ فورا اُس کے سینے سے لگی تھی ! !مائم نے اُس کے

گرد حصار باندھا

کیاہوامیرے بچے کو!! طبیعت ٹھک نہیں لگ رہی؟؟مائم نے اُس کی پیشانی گھنٹے نرمی سے کہاجب روحانے اسباب میں سر ہلایااس کے انکھوں میں بھی نمی تھی !!

کیسا محسوس ہورہاہیں؟؟مائم نے اُس کا چہرہ مقابل کرتے پوچھا

پتہ نہیں عجیب سا گھبراہٹ سی!! روحانے واپس اپنا چہرہ مائم کے سینے میں چھپایا تھا

میں ڈاکٹر کو کول کرتاہوں!! مائم نے کہا تھاجب روحانے فوراً نفی میں سر ہلایا

نہیں بس اپ یہی رہے!! اس نے مزید مہم کے سینے میں اپنا چہرہ گھسایا تھا

!! مائم بھی نرمی سے اُس کی پشت سہلارہا تھا

کچھ دیر تک توسب بالکل ٹھیک رہا!! لیکن اچانک روحانے ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ مائم کے سینے سے اٹھایا

اوراٹھ کر باتھ روم کی جانب بھاگی ! !اُسے اچانک ہی وومیٹ محسوس
! ! ہورہی تھی

جب کے اچانک ہونے والے حادثے پر مائم بھی پریشانی سے اُس کے پیچھے
! ! گیا تھا

! ! اُسے وّومٹ کرتے دیکھ وہ مزید پریشان ہوا تھا

روحا؟؟مائم نے اُس کی پشت سہلاتے نرمی سے اُسے پکارا ! !روحا کی
! !آنکھوں میں تیزی سے انسوں اُتر رہے تھے

کچھ دیر بعد وہ اپنے چہرے پر پانی مارتی سیدھی ہوئی ! !جب مائم نے اُسے
! ! اپنے سینے سے لگایا

اور تو نہیں ارہی ؟مائم نے اُس کے بال سہلاتے کہا جب کے روحا خاموشی
! !سے اُس کے سینے میں چہرہ چھپائے انسو بہارہی تھی

مائم اُسے لیے واپس کمرے میں ایا ! !اُسے بیڈ پر بٹھاتے مائم نے جلدی سے
! ! پانی کا گلاس اُس کے لبوں کے نزدیک کیا

مائم نے اپنا فون کھولا یقیناً ڈاکٹر کو فون کرنے کے لیے ! ! ابھی وہ فون ملاتا
! ! جب روحا کو پھر عجیب سا محسوس ہوا
م۔مان پھر ارہی ہیں ! ! وہ بھرائی آواز میں کہتی پھر باتھ روم میں گئی تھی ؛ !
! ! جب کے مائم اپنا فون بیڈ پر پھینکتا خود بھائی اُس کے ساتھ گیا تھا
مائم نے اُس کی پشت سہلاتے نرمی سے اُس کے بال پیچھے کیے ! ! مائم کے
! ! چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا
اپنا چہرہ دھو کر وہ واپس مائم کی جانب مڑی مائم نے پانی سے تر اُس کا چہرہ
! ! ٹاول سے نرمی سے صاف کیا
! ! پھر اُس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا
روتے نہیں ہیں ! ! میرا مضبوط بچا ہیں روحا تو ! ! مائم نے پیار سے کہتے اس
! ! کے انسو صاف کیے
م۔مان مجھے ڈر لگ رہا ہے ! ! وہ مائم کا ہاتھ تھامے روتے ہوئے بولی

میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں نا ابھی ڈاکٹر ائیں گے وہ میڈیسن دیں گی میرا بچا بلکل ٹھک ہو جائیگا ! ! مائم اُسے بیڈ پر بٹھاتا بولا

! ! میں دو منٹ میں ارہا ہُوں ! ! مائم روحا کو پیار سے دیکھ کہتا باہر نکلا

! ! سامنے ہی اُسے ملازمہ نظر اچکی تھی

عالیہ بی جوس کا اک گلاس میرے کمرے میں بھجوا دیں جلدی ! ! مائم اُنہیں دیکھ بولا

ٹھک ہیں بیٹا ! ! انہوں نے فوراً اسباب میں سر ہلایا ابھی مائم جانے کیلئے مڑتا

! ! جب منہا اور امنہ اُس کے پاس ائی

بھائی آپ پریشان لگ رہے ہیں ؟ اور روحا کہاں ہے ! ! اس کی طبیعت ہمیں ٹھیک نہیں لگ رہی ! ! منہا اُسے دیکھ بولی

اُس کی طبیعت ٹھک نہیں ہیں ! ! وومٹ ہو رہی ہے اسے ! ! مائم نے اُنہیں ! ! دیکھ کہا پریشانی لہجے میں بھی صاف ظاہر تھی

وہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے سامنے روحا بیٹھی دکھائی دی جس کی انکھوں
سے مسلسل انسو بہہ رہے تھے !!

روحا کیا ہوا بچے !! منہا اور امنہ اُس کے پاس اتی بولی جب روحا نے انسوں
سے بھرپور آنکھیں اٹھا کر اُنہیں دیکھا !!

م۔یرا جی گھبرا رہا ہے !! وومٹ ہو رہی ہیں بار بار !! روحا نے بھرائی آواز
میں بتایا کیونکہ اُسے وامٹ سے بہت ڈر لگتا تھا !!

مائم ڈاکٹر کو کول کر چکا تھا !!

کیا کھایا تھا آپ نے ؟امنہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا
لیس کھائی تھی !! اور !! اور املی میں کھائی تھی !! کیونکہ کچھ کھٹا کھانے کہ
دل کر رہا تھا میرا !! اُس نے نرمی سے بتایا جب کے اُن دونوں کے لب
مسکرائے تھے جب کے مائم فون پر ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا !! وہ یہ ساری
باتیں نہیں سن رہا تھا !!

جب سے ہو رہا ہیں ؟ کھٹا کھانے کا دل ؟؟امنہ اُسے دیکھ بولی

چار پانچ دنوں سے لیکن وامٹ اج ہو رہی ہے ! ! روحا نے بتایا ساتھ اپنے
بالوں کو پیچھے کیا ! !
ہمم ! ! وہ دونوں اک دوسرے کو دیکھ مسکرائی تھی ! !
ا۔ آپ دونوں مسکرا رہی ہیں ؟ ؟ اتنی سیریس سچویشن میں ان دونوں کو
مسکراتا دیکھ روحا کو افسوس ہوا
وجہ مسکرانے لائق ہے ! ! اس لیے مسکرا رہے ہیں بچے ! ! امنہ مسکرا کر
بولی
مجھے الٹیاں ہو رہی ہیں یہ وجہ مسکرانے لائق ہے ! ! روحا کو لگ رہا تھا ان
دونوں کا دماغ اوٹ ہوا پڑا ہے
کچھ دیر تک پتہ لگ جائیگا ! ! منہا نے اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا ! !
کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر آچکی تھی ! ! منہا اور امنہ مسلسل مسکرا رہی تھی ان
تینوں کے علاوہ ابھی تک روہا کی طبیعت کا کسی کو نہیں بتایا گیا تھا ! !

مائم پریشانی سے روحا سے اُس کی طبیعت کا بار بار پوچھ رہا تھا!! منہا اور امنہ
!! یہ دیکھ مزید مسکرا رہی تھی

!! ڈاکٹر کے انے پر مائم کھڑا ہو کر سائڈ پر ایا

اپ لوگ پلیز کچھ دیر کے لیے باہر جائیں گے ؟ڈاکٹر اُنہیں دیکھ بولی جب وہ
!! تینوں اسباب میں سر ہلاتے باہر نکلے تھے

مائم پریشانی سے بار بار بند دروازے کو دیکھ رہا تھا!! جب کے منہا اور امنہ
! بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھی

اور وہ دونوں اپس میں خوشی سے خسر پصور بھی کر رہی تھی!! جن کا مائم
!! نے غور نہیں کیا کیونکہ وہ پوری طرح روحا کی پریشانی میں گم تھا

!! کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے ان سب کو اندر بلایا تھا

کیسی ہیں روحا کیا ہوا اُسے ؟مائم فوراً روحا کے پاس اتا اُس کا ہاتھ تھامے
پریشانی سے بولا جب کے روحا خاموشی سے بیٹھی تھی یقیناً وجہ اُسے بھی
!! نہیں معلوم تھی

!!گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے

!!بلکہ خوشی کی خبر ہے

She is pregnant!!

ڈاکٹر مسکرا کر بولی جب کے مائم جو روحا سے سوال جواب کر رہا تھا اچانک

!!اس کی ہلچل رکی تھی

!! اُس نے بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھا

ک۔کیا کہا آپ نے؟؟مائم کو یقین نہیں ایا تھا

اپ کی وائف ایکسپیکٹ کر رہی ہیں!انہوں نے دوبارہ بتایا جب کے منہا اور

امنہ خوشی سے پاگل ہوئے روحا کو دیکھ رہی تھی!!کیونکہ اب انہیں اپنی

!!بات پر یقین ہو چکا تھا

جب کے ڈاکٹر کی بات پر روحا نے بھی جھٹکے سے انہیں دیکھا تھا اُسے بھی

اُن کی بات پر یقین نہیں ایا تھا

س۔سچ میں ؟؟مائم نے اُنہیں دیکھ کہاوہ حیرت کی دنیا سے نکلنے کو تیار ہی نہیں تھا!!

اس کی بات پر ڈاکٹر نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا جب کہ جیسے جیسے مائم کو یقین ارہا تھا تھا اس کے چہرے کے تاثرات بے انتہا خوشی میں ڈھل رہے تھے مائم نے جھٹکے سے روہا کو دیکھا جو اُسے ہی معصومیت سے ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی!!

اچانک مائم کے چہرے پر دنیا سے بھرپور مسکراہٹ نے جگہ لی تھی اس کے چہرے پر وہ خوشی کے تاثرات دیکھ کوئی بھی فدا ہو سکتا تھا جبکہ روحا اس کے تاثرات دیکھ اس کے چہرے سے نظر ہی نہیں ہٹا پا رہی تھی!!

مائم نے فوراً روحا کو اپنے گلے لگایا تھا!!خوشی سے اُس نے سختی سے آنکھیں بند کی تھے!!دل میں غبارے سے بن رہے تھے!!

دل عجیب کیفیت میں دھڑک رہا تھا خوشی ہی ایسی تھی کہ سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی!!

مائم کی آنکھوں میں یک دن نمی ائی تھی یہ احساس کتنا خوبصورت تھا نا
!! ؟؟ صرف باپ بننے کا سننے میں یہ خوشی بہت بڑی لگ تھی تھی
ایک نیا احساس دل میں ہو رہا تھا مائم نے اپنی انکھوں کی نمی اندر دھکیلی
کیونکہ یہاں پر وہ لوگ اکیلے نہیں تھے مائم نرمی سے اسے اپنے سینے سے
الگ کرتا دیکھنے لگا کیونکہ اسے احساس ہوا تھا کہ یہاں پر منہا امنہ اور ڈاکٹر
!! بھی موجود ہیں
مائم فوراً کھڑا ہوا!! وہ اپنی خوشی کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا!! اور یہاں لوگ
موجود تھے اسلئے وہ کمرے سے باہر نکلا وہ جانتا تھا منہا اور امنہ کو بھی روحا
سے ملنا ہیں!! اسلئے وہ کچھ دیر کے لیے باہر نکلا وہ روحا سے اکیلے میں بات
!! کرنا چاہتا تھا جو تھوڑی دیر بعد ہی ہو سکتی تھی
مبارک ہو!! مائم کے جاتے ہی منہا اور امنہ خوشی سے چیخ کر اس کی طرف
لپکی تھی
!! روحا کی ہنسی چھوٹی تھی

ارے واہ واہ واہ کیا بات ہے ماشاءاللہ ماشاءاللہ نظر نہ لگے تمہاری ہنسی کو!!

بھائی بہت مبارک ہو موم ٹوبی!! منہا نے خوشی سے اُسے اپنے گلے سے لگایا روحا مسکرا کر اُس کے سینے سے لگی

شکریہ اپی!! روحا نے مسکرا کر کہا

میں بھی ہُوں!! بھائی آجاؤ ملو!! آنی بننے والی ہُوں میں!! امنہ خوشی سے بولی روحا مسکرا کر اُس کے گلے لگی تھی!! روحا کو ان چیزوں کے بارے میں زیادہ معلومات تو نہیں تھی لیکن سب کے چہروں پر خوشی دیکھ وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ بہت زیادہ خوشی کی بات ہے اس لیے وہ بھی خوش ہو رہی تھی!!!

شکریہ!! اُس کے گلے لگے روحا مسکرا کر بولی

مجھ سے تو انتظار نہیں ہو رہا کب ہم یہ خبر سب کو دیں گے؟؟ منہا بے صبری سے بولی

یار سب کو سرپرائز دیں گے ابھی نہیں کل دیں گے ابھی تو سب ریڈی ہو رہے ہیں ! ! اور ہم یہ موومنٹ خراب نہیں کرنا چاہتے تو کل سب کو بتائیں گے ! ! وہ دونوں خوشی سے خود ہی پلاننگ کر رہی تھی جبکہ روحا ! ! اُنہیں دیکھ مسکرا رہی تھی

ڈاکٹر باہر جا چکی تھی ! ! باہر وہ مائم کو انسٹرکشن بتا رہی تھی ! ! پھر اُس کے ! ! بعد انہوں نے اجازت مانگی تھی جانے کی

چلو یار اب کمرے سے نکلتے ہیں مائم بھائی کو بات کرنی ہو گی روحا سے ! ! خوشی سے دوچار منہ نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے کہا جب امنہ نے بھی فورا ! ! حامی بھری

میں گرلز پارٹی کو یہ نیوز دیتی ہوں ! ! وہ چہک کر کہتی باہر نکلی ! ! اُن کے نکلنے پر کچھ دیر بعد مائم اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا ! ! اُس کے چہرے پر نا ! ! ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی

!!مائم نے فوراً جاتے روحا کو شدت سے اپنے سینے میں بھیجا

شکریہ بہت بہت شکریہ میری جان!!مائم کی آواز میں وہ خوشی روحا نے اج
!!سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی

!!روحا نے بھی مائم کے گرد حسار باندھا تھا

میں کتنا خوش ہوں میں بتا نہیں سکتا!!کتنا خوبصورت ہے یہ احساس!!مائم

اُسے سینے سے لگاے دلفریب انداز میں بولا

ہمارا بھی اک بے بی ہو گا بیلا اور زہرا کی طرح!!روحا ایکسائٹڈ ہوئی تھی

!! انشاءاللہ!!!مائم نے اُس کی پیشانی چومی تھی

اپ کیسا فیل ہو رہا ہیں آپ کو؟؟مائم اُسے دیکھ بولا

اب اچھا محسوس ہو رہا ہے!!روحا مسکرائی ڈاکٹر کے انجیکشن دینے کی وجہ
!!سے اسے کافی اچھا فیل ہو رہا تھا اور وامٹ تو بالکل نہیں ہو رہی تھی

روحا بہت کمزور تھی اس لیے اسے بہت کمزوری محسوس ہوتی تھی!!اس
!!لیے طاقت کا انجیکشن ڈاکٹر نے لگایا تھا

جوس بیٹا!! عالیہ بی جوس کا گلاس تھامیں کمرے میں داخل ہوئی جب روحا فوراً دور ہوئی وہ دونوں اچانک ہی ازادھر ادھر دیکھنے لگے

کوئی بات نہیں بیٹا!! مجھ سے کیا شرمانا؟ میاں بیوی ہو تم دونوں!! اُن دونوں کو ادھر ادھر دیکھتا پا کر عالیہ بھی مسکرا کر بولی جب وہ دونوں بھی مسکرائے !!

جوس!! انہوں نے جوس کا گلاس مائم کی جانب بڑھایا جب مائم اسے تھام گیا!! جب عالیہ بی کمرے سے باہر نکلی !!

روحا بیٹھے اِدھر!! مائم نے اسے بیڈ پر بٹھایا !!

پیے اسے!! مائم نے گلاس اُس کے لبوں کے قریب کیا جب روحا نے نفی میں سر ہلایا اس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا جوس پینے کا !!

کمزوری محسوس نہیں ہو گی میری جان شاباش پیے!! مائم نے محبت سے چور لہجے میں کہا جب روحا نے مسکرا کر گلاس اپنے لبوں سے لگایا !!

سہاگت نہیں کرو گے ہمارا؟؟ بھائی سواگت کروانی بننے والے ہیں!! وہ
دونوں کمرے میں اک ادا سے داخل ہوتی بولی جب ان تینوں نے جھٹکے
سے ان دونوں کو دیکھا یقیناان لوگوں کو منہا اور امنہ کی بات سمجھ نہیں ائی
!! تھی وہ تینوں نہ سمجھی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے
سواگت کرو نا یار؟ وہ دونوں منہ بناتی بولی
تم بول کیا رہی ہو منہا مجھے سمجھ ہی نہیں ارہا!! ابر ش اُسے دیکھ بولی
ہمیں بھی نہیں ارہا!! منال اور میرب نے بھی کہا تھا اُن تینوں کو لڑکیاں
!! تیار کر رہی تھی
یار ہم انی بننے ہیں!! اُن دونوں نے چہک کر کہا پھر وہ دونوں ایک دوسرے
!! کے گلے لگی
جب کے اُن سب نے جھٹکے سے دوبارہ اُن دونوں کو دیکھا تھا تھوڑا تھوڑا
!! انہیں یقین ارہا تھا

روحا؟؟ابرش نے منہااور امنہ کو دیکھ اُمید سے پوچھا جب اُن دونوں نے ایک ساتھ زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا

اوہ مائی گوڈ!!میرب جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی ہیر سٹائلش جو اس کے بال !! باندھ رہی تھی وہ جھٹکے سے خراب ہوئے تھے بات کرتا ہوں

سچ میں اپی؟؟مجھے روحا سے ملنا ہیں!!میرب جلد بازی میں بولی جب امنہ نے اُسے فوراً بٹھایا

پہلے تیار ہو جاؤ میری جان!!اور ویسے بھی ابھی روحا کے پاس مائم بھائی ہیں اُنہیں خوشی ساتھ نے سلبریٹ تو کرنے دو!!امنہ نے اُسے نرمی سے سمجھایا

لیکن میرب کو روہا سے ملنا تھا وہ بے صبری سے اپنے تیار ہونے کا انتظار کر !!رہی تھی

! جب کے ابرش کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی چہرے پر مسکراہٹ تھی

ماشاءاللہ!! وہ خوشی سے بولی ابرش نرمی سے کھڑی ہوتی منہا اور امنہ کے گلے لگی یقینا اسے بھی روحا سے ملنا تھا لیکن ابھی مل نہیں سکتے تھے!! منال بھی مسلسل مسکرا رہی تھی!! ان سب کے چہروں پر خوشی تھی!! یہ خوشی ہی ایسی تھی کہ ہر کوئی اس میں خوش ہو رہا تھا!!

مان میں تیار ہونے جاؤں؟؟ مائم کے سینے پر سر رکھے روحا نے سوالیہ نظروں سے پوچھا!!

ٹھک ہیں لیکن بہت دھیان سے ٹھک ہیں؟؟ مائم نے اُسے نرمی سے تنقید کی جب روحا نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

چلے ائے میں اپ کو چھوڑ دیتا ہوں!! مائم بھی اس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا جب روحا نے رک کر اسے دیکھا پھر بے ساختہ ہنسی

مان میں اک کمرے سے دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں!! میرب کا کمرہ پاس میں ہی ہے!! روحا نے ہنستے ہوئے کہا

ہاں لیکن پھر بھی میں اپنی انکھوں کے سامنے اپ کو چھوڑاتا ہوں نا!! مائم
!!اُس کی ہنسی پر دل میں ماشاءاللہ کہتا اسے جواب دینے لگا
مان میں بلکل ٹھک ہُوں احتیاط سے جاؤں گی اپ کو بھی تو تیار ہونا ہے
دیکھیں چھ بج گئے ہیں ساڑھے سات تک فنکشن کے لیے جانا ہے!! اپ
بھی ریڈی ہو جائیں!! روحانے اُسے نرمی سے کہا
میں ہو جاؤں گا تیار!! میں آپ کو چھوڑ دنگا پہلے!! مائم بھی اپنی بات پر اب
!! بھی قائم تھا
ٹھک ہیں!! بالا خر روحانے مسکرا کر کہا وہ دونوں مسکرا کر باتیں کرتے
ہوئے کمرے سے باہر نکلے راستے میں بھی ان کی باتیں جارہی تھیں میرب
کے کمرے کے باہر اسے چھوڑ کر مائم پھر گیا تھا واپس عمر کے کمرے میں
!!
وہ یہ سارا خوبصورت وقت روہا کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا لیکن اج فنکشن تھا
!!اس لیے ممکن نہیں تھا

روحادروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی!!ابرش کا فائنل ٹچ ہو رہا تھا جب کے میرب اور منال کا میک اپ ہو رہا تھا کیونکہ بال پہلے ہی بن چکے تھے!!وہ دونوں حیرت سے خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی!!وہ لوگ دلہن لگ رہی تھی!!وہ لوگ اتنی بار بول چکی تھی کہ انہیں اتنا ہیوی میک اپ نہیں کروانا!!لیکن پھر بھی منہا اور امنہ اُن دونوں کو چپ کروائے جا رہی تھی!!ابرش ان دونوں کو بول رہی تھی کہ اب ان دونوں کو ان کی رخصتی کے بارے میں بتا دیا جائے لیکن منہا اور امنہ مسلسل منع کر رہی تھی!!

روحا کے داخل ہوتے ہی سب نے جھٹکے سے دروازے کی جانب دیکھا!!میرب نے نانہ آؤ دیکھا نہ تاؤ!!وہ تیزی سے جاتی تھا کے گلے لگی تھی!!

بہت بہت مبارک ہو!!میں بہت ایکسائٹڈ ہُوں او مائی گاڈ میں خالہ بننے والی ہوں!!میرب چہک کر بولی روحا نے بھی اس کے گرد حسار باندھے تھے!!

شکریہ!!روحا نے مسکرا کر کہا منال بھی کھڑی ہو کر اُس کے پاس ائی تھی

بہت بہت مبارک ہو تمہیں چھوٹی سی ماما!! منال نے مسکرا کر اُسے گلے لگایا جب روحا مسکرا کر اُس کے گلے لگی

ابرش مسکرا کر کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی!! سب کے ملنے کے بعد ابرش آگے ائی تھی !!

روحا نے ابرش کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر دنیا جہاں کی خوشی تھی !! بہت مبارک ہو میری جان!! پتہ ہی نہیں چلا تم اتنی بڑی ہو گئی!! ابرش نے بھرائی آواز میں کہتے اُسے اپنے گلے لگایا !!

ابرش کی خوشی بہت الگ طرح کی تھی!! اس کی چھوٹی سی بہن!! اب ماں بننے جا رہی تھی !!

اپنا بہت خیال رکھنا ہے روحا بالکل لاپرواہی نہیں کرنی ویسے تو ہم سب ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گے لیکن پھر بھی جب تم اکیلی بھی ہو تب بھی اپنا بہت خیال رکھنا ہے!! میرے بھانجے یا بھانجی کا بہت خیال رکھنا ہے تم نے!! ابرش مسکرا کر بولی جبکہ اس کی بات پر سب مسکرائے تھے !!

میں بہت خوش ہوں میری جان ! ! ابرش نے اُس کی پیشانی چومی تھی روحا
! ! کی آنکھوں میں بھی نمی ائی تھی

ابرش کی خوشی اوراس کی انکھوں میں نمی دیکھ ! ! روحادوبارہ ابرش کے
گلے لگی تھی ! ؛

بس بس رونا نہیں ہے دلہن بنی ہیں بھابھی ! ! منہانے ایموشنل سین پر
! ! بریک لگائی

! ! وہ دونوں مسکرائی تھی

خوشی کی بات ہے اس میں رونا دھونا نہیں ہوتا بھائی ! ! امنہ خفگی سے بولی
کبھی کبھی خوشی اتنی بڑی ہو جاتی ہے کہ خوشی کے مارے رونا بھی اجاتا
ہے ! ! ابرش اُسے دیکھ خوشی سے چور لہجے میں بولی

! ! سمجھ سکتی ہوں ! ! آنی بننے کی فیلنگ ! ! وہ مسکرائی تھی

چلو گائز جلدی جلدی ریڈی ہو جاؤ ٹائم بہت کم ہے ! ! منہا نے سب کو ٹائم کی جانب متوجہ کیا جب سب اسباب میں سر ہلاتے فوراً تیار ہونے بیٹھے ؛ ! ! ساری میک اپ پارٹیز حصوں میں بٹ کر سب کو تیار کرنے لگی تھی مائم مسکرا کر عمر کے کمرے میں داخل ہوا تھا اس کے چہرے پر یہ مسکرا ہٹ چاہ کر بھی نہیں جا رہی تھی ! !

اس کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا شاید وہ بلش کر رہا تھا ! ! دروازہ کھلنے کی اواز پر سب لڑکوں نے نظر اٹھائے دروازے کی جانب دیکھا ! !

مائم کے چہرے پر مسکراہٹ اور اس کا سرخ چہرہ دیکھ زھرام نے ایبرو اٹھائی

ہاں بھائی ؟ سرخ کیوں ہو رہا ہے چہرہ کیا کر کے ایہ ہیں ؟ ؟ زھرام سوالیہ نظریں لیے بولا

میرا چہرہ سرخ ہو رہا ہیں ؟ ؟ مائم حیرت سے بولا کیونکہ اسے خود نہیں پتہ تھا

بہت زیادہ ! ! سعد نے جواباً کہا جب مائم فوراً شیشے کے سامنے آیا ! !

اس نے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا جب اس کی انکھیں مزید حیرت سے پھیلی کیونکہ واقع اس کا چہرہ بہت سرخ ہو رہا تھا جس کے بارے میں اُسے نہیں پتہ تھا !!

ا۔ارے ہاں واقعی یہ تو سرخ ہو رہا ہے !! اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھ مائم بولا

تجھے لگ رہا تھا میں جھوٹ بول رہا ہوں ؟؟ زھرام منہ کے زاویہ بگاڑتا بولا

چلو بتا بھی دو اپنے اتنا بلش کرنے کا راز !! بہرام اُس کے پیچھے اکر کھڑا ہوئے بولا

بلش ؟ مائم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

جی ہاں یہ جو اپ کا چہرہ سرخ پڑا ہے اسے بلش کہتے ہیں !! بہرام نے اُسے آگاہ کیا جیسے مائم کو تو پتہ ہی نہیں ہو !!

صرف بلش نہیں !! ہیوی بلش !! زہرام بھی اٹھ کر اُس کے پاس اتا بولا

ہیوی بلش کی وجہ ؟؟عمر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب کے عمر خاموشی
!! سے بیٹھا یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا
زـ ضروری ہیں کوئی وجہ ہو گی ؟؟مائم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا
بالکل !! بلش بنہ وجہ کے نہیں ہوتا !! سعد نے جواباً بتایا
تمہیں کیسے پتہ ؟؟عمر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ کہا
کل دیکھا تھا نا میں کیسے بلش کر رہا تھا؟؟اس کے پیچھے وجہ تھی !! اس لیے
!! مجھے پتا ہے !!! سعد نے کندھے اُچکاتے کہا

وہ سب مائم کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے سوائے میر کے کیونکہ اب
میر ایک کیس کے سلسلے میں ایاوولف کا میسیج دیکھ رہا تھا اس کا دھیان فون
کی طرف تھا !! لیکن باکی لڑکوں کو کہا چین انا تھا؟ان سب کے بیچ راز نہیں
!! پائے جاتے تھے شاید اس لیے ان لوگوں سے صبر نہیں ہو رہا تھا
جب کے ہمیشہ کی طرح زہرام کے چہرے پر شرارت تھی اس کا مطلب
!! صاف تھا وہ کوئی چول مارنے والا تھا

مائم تیرے اس انداز سے مجھے بہت گندے گندے خیال ارہے ہیں ! !

زھرام نے اپنی چول پھینکی تھی

کیا مطلب کون سے گندے گندے ؟جواباً سعد نے ایبرو اٹھائے پوچھا

غلط بات ! ! بنا شادی شدہ لوگوں کو باتیں نہیں بتاتے ایسی ! ! زہرام نے

! ! ایسی تنقید کی تھی جیسے وہ بہت بڑا ضعیف ہو اور بچوں کو تنقید کر رہا ہوں

نکاح شدہ ہوں میں ! ! سعد خفگی سے بولا

بولو بھی یار ؟؟ مائم کو خاموش دیکھ بہرام اُسے دیکھ بولا

و۔وہ ! ! مائم کو سمجھ نہ ایا وہ کیسے بتائے ! ! وہ زندگی میں پہلی بار کنفیوز ہو رہا

! ! تھا

چلو جی اب ہمارا مائم شرمائے گا بھی ! ! عمر نے مسکرا کر کہا

! ! ہاں ٹھک ہیں ! ! میر نے کہتے فون رکھا تھا

میر ! ! جب عمر کی پکار پر اس نے اوپر دیکھا

یار دیکھنا مائم شرما رہا ہیں وجہ نہیں بتا رہا!! ابھی عمر کچھ بولتا جب زہرام اس کی بات کاٹتا بولا

جبکہ زہرام کی بات پر میر نے مایم کو دیکھا تھا جس کا چہرہ گلال بکھیر رہا تھا

ہمم!! میر نے اُس کا چہرہ بغور دیکھ ہنکارا بھرا

و۔ وہ دراصل بھائی آپ سب بڑے بابا بننے والیں ہیں!! مائم اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا جب کے اُس کی بات پر اُن سب کی حل چل رکی تھی وہ سب ہانک بنے مائم کو دیکھ رہے تھے

س۔ سچ میں؟؟ سعد نے ساخت کیفیت سے نکلتے سوال کیا جب کے باقی سب اب بھی بنا پلک جھپکائے مائم کو دیکھ رہے تھے

سعد کی بات پر مائم نے اسباب میں سر ہلایا تھا!! مایم نے سب کو دیکھا سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر مائم نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا

!! میر کھڑا ہوا تھا!! میر کے چہرے پر اچانک گہری مسکراہٹ ائی تھی وہ آگے بڑھتا جھٹکے سے مائم کو اپنے سینے سے لگا گیا

بہت مبارک ہو میری جان ! ! میر نے اُسے اپنے سینے سے لگائے کہا لبوں پر
نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی جب کے اواز میں بے حد خوشی واضح تھی
! ! مائم نے بھی مسکرا کر میر کے گرد حصار باندھا
شکریہ بھائی ! ! مائم نے آنکھیں مندی تھی ! ! میر نے مائم کی پیشانی چومتے
! ! اُس کے بالوں پر لب رکھے
! ! جب کے باکی سب بھی ٹرانس کیفیت سے باہر نکل چکے تھے
ارے واہ بھائی ؛ ! یک دم زہرام کی چیخنے کی اواز پر سب نے پیچھے دیکھا
ارے واہ بابا تو بن گیا تھا بڑے بابا بننا رہ گیا تھا وہ بھی بن گیا ! ! زھرام خوشی
سے چہک کر مائم کے سینے سے لگا تھا
جب سب بے اختیار ہنس پڑے
بہت بہت زیادہ مبارک ہو ! ! عمر نے آگے اتے مائم کو گلے لگایا
ہائے مبارک ہو مائم سر ! ! سعد بھی اُس کے گلے لگا تھا
گائز سعد کا بھی دل کر رہا ہے بابا بننے کا ! ! زہرام شرارت سے بولا

بہرام بھی اکر میں ان سے ملا تھا سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی کبھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ !!

یہ خوشی ہی ایسی تھی !! کے اک الگ خوبصورت احساس دل میں محسوس ہو رہا تھا !

سر میری مدد کریں یہ لوگ مجھے یہ بنا رہے ہیں یہ دولہا کا سوٹ ہوتا ہے یار !! سعد سلگ کر بولا نظریں میر پر مرکوز تھی جو بالکنی سے ارہا تھا

دولہے ہو تو دولہا والا ڈریس پہنو گے نا؟ زہرام خفگی سے بولا

جب سعد نے ناگواری سے اسے دیکھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ زہرام کبھی بھی !! کوئی بات سیدھی نہیں کہتا

لے میری بات کو مذاق سمجھ رہا ہے ابے سچ میں تم دولہا ہو تمہاری رخصتی اج !! اوہ سوری میرا مطلب منال بھابی کی رخصتی اج تمہارے ساتھ اور میرب کی عمر کے ساتھ !! زھرام نے خوشی سے اسے بتایا

زہرام کی بات پر اب بھی ساتھ میں کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا اسے اب بھی لگ رہا تھا کہ وہ ایسے ہی کہہ رہا ہے

سعد کے چہرے کے تاثرات دیکھ میر بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے!!

سعد زہرام سچ کہہ رہا ہے اج رخصتی ہے تم دونوں کی!! میر نے اُسے دیکھ کہا جب کے میر کی بات سعد نے جھٹ سے اُسے دیکھا تھا وہ جانتا تھا میر کبھی فالتو باتوں کو مذاق نہیں کرتا!!

س۔سچ میں؟ سعد نے یقین کرنا چاہا

میر کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے کبھی؟ جواباً عمر نے مسکرا کر کہا وہ سعد کے تصورات سے محفوظ ہو رہا تھا

ن۔نہیں!! تو اس کا مطلب صبح سے اس لیے اتنا اچھا ٹریٹمنٹ مل رہا ہے؟ سعد نے اُنہیں دیکھ کہا

افکار زیبی!! بہرام اُس کے پاس اتا شرارت سے بولا

م۔منال کو پتہ ہے؟؟سعد نے تسلی کرنا چاہیے

نہیں!!اُس نے نفی میں سر ہلایا

کیا لیکن کیوں؟اسے کیوں نہیں بتایا؟سعد جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا

کیا ہو گیا؟اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو؟پتہ لگ جائے گا منال کو بھی اس میں

بڑی بات کیا ہے؟مائم نے سوالیہ نظریں سے دیکھ کہا

بہت بڑی بات ہے اگر ہول میں سب کے سامنے بیچ میں رخصتی سے منع کر

دیا تو بے ذتی تو میری ہو گی نا؟اپ جائیں اس سے پوچھ کر ائیں کہ وہ رخصتی

کرنا بھی چاہتی ہے مجھ سے؟یا نہیں اگر اس نے اینڈ ٹائم پہ منع کر دیا تو

!موئے موئے ہو جائیگا؛

سعد کے چہرے پر پریشانی صاف دکھ رہی تھی

جبکہ اس کی بات پر ان سب نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

یعنی تمہیں بھروسہ نہیں ہے کے وہ تم سے شادی کے لیے ہاں کرے

گی؟؟زھرام نے اپنا قہقہ روم اور کہا

نہیں بالکل بھی نہیں ہے!! پلیز اس سے جا کر کنفرم کریں ورنہ ہال میں سب بولیں گے اتنے ہینڈسم دلہے کو کو کیسے منع کر سکتا ہے کوئی!! پھر کوئی لڑکی وہی سے اکر مجھ سے رخصتی کر لے گی اور مجھے تو لگتا ہے منال کو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا!! سعد صدمے میں بولا

جلدی سے ریڈی ہو جاؤ تو دولہ صاحب ٹائم بہت کم ہے!! جو ہو گا دیکھا جائے گا دعا کرو!! مائم گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

نہیں پہلے منال کنفرم کریں کہ اسے مجھ سے رخصتی کرنی ہیں پھر میں ہو گا ریڈی!! سعد ہنوز کھڑے بولا

سعد جا کے تیار ہو جاؤ میں بہت کم ہے منال کو بھی بتا دیا جائے گا تھوڑی دیر تک!! اور اچھے کی امید رکھو!! میر اُسے دیکھ کہتا چینجینگ روم کی اور بڑھا تھا

بھائی کا ارڈر ہے اب تو ریڈی ہونا پڑے گا!! مائن کندھے اُچکاتہ اب خود بھی ریڈی ہونے کی تیاری کر رہا تھا چہرے سے مسکراہٹ اب بھی نہیں

جارہی تھے روحا کے بارے میں سوچ سوچ کر دل زور وسے دھڑک رہا تھا
!!

کوئی مجھے بتائے گا کہ کیا چل رہا ہے یہاں !؟ منال کو اب صحیح معنوں میں
غصہ ارہا تھا اُنہیں پورا خوبصورت سا سجایا گیا تھا وہ لوگ نکاح کی دلہنے لگ
!! رہی تھی
لیکن جیسے ہی اسٹاف میں سے لڑکی اُسے اک چھوٹی سی نتھ پہنانے لگی جس کا
!! سہارا کان کی طرف جارہا تھا تب منال صحیح والا بھر کی تھی
میرب تو بیٹھے بیٹھی سو چکی تھی !! اُس کا میکپ سوتے ہوئے ہو رہا تھا اس کی
آنکھ ابھی ہی لگی تھی جب منال کی تیز اواز پر اس کی انکھ کھلی
غصے کیوں کر رہی ہو یار؛ ! منہا اپنی مسکراہٹ دباتی بولی
!! مجھے بتائیں یہاں کیا چل رہا ہے !؟ منال کھڑی ہوئی تھی

تمہیں اور میرب کو دلہن بنایا جارہا ہے!! امنہ نے کندھے اچکائے تھے!!
جب کے اس کی بات تھی یا حیرت کے تماچے جو منال کو لگے تھے منال اور
!! میرا ہانگ بنے امنہ کو دیکھنے لگی
لیکن کیوں ابرش کو دلہن بناؤنا؟؟ منال کچھ دیر بعد حیرت کی دنیا سے نکلتی
بولی
ابرش تو بن گئی ہے لیکن وہ ولیمے کی دلہن ہے نا تم لوگ رخصتی کی دلہن
ہو!! منہا مسکرا کر بولی یہ بم ہی تھے جو ان دونوں کے سر پر پھٹ رہے
تھے شاید وہ اس دنیا کی پہلی دلہنیں تھیں جنہیں اپنی رخصتی کے بارے میں
!! عین رخصتی سے کچھ گھنٹے پہلے پتہ لگ رہا تھا
ک- کیا مطلب؟ میرب ٹرانس کیفیت سے نکلتی بولی
مطلب یہ کہ چھوٹی میرب اپ کی رخصتی ہو رہی ہے اور منال کی بھی!!
!! ابرش اُسے دیکھ مسکرا کر بولی

پ۔پہلے کیوں نہیں بتایا!! منال نے حیرت سے پوچھا اتنی بڑی بات ان لوگوں کو اب بتائی جا رہی تھی

پھر تم لوگوں کے یہ ایکسپریشن دیکھ مس کر دیتے ہم لوگ جو ابھی اس وقت تم لوگوں کے چہرے پر ہیں!! منہا شرارت سے بولی لیکن وہ دونوں حیرت کی دنیا سے باہر انے کو بالکل تیار نہیں تھے!!

بچو تیار ہو گئے؟؟ صائمہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ خود بھی بے حد پیاری پیاری لگ رہی تھی!!

جی بڑی ماما ہو گئے ہیں سب بس دوپٹہ سیٹ رہ گیا!! منہا اُنہیں دیکھ بولی ابرش کا دوپٹہ سیٹ ہو رہا تھا جبکہ منال اور میرب کا رہ چکا تھا!!

ٹھیک ہے بچوں جلدی کرو پھر نکلنا ہے!! صائمہ بیگم جلدی کہ کہتی باہر جانے لگی جب نظر دلہنوں پر پڑی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میں صدقے جاؤں اپنے بچوں پر!! وہ محبت سے بولتی اگے ائی تھی وہ سب بے حد خوبصورت لگ رہے تھے

اُنہونے باری باری سب کو اپنے سینے سے لگاتے پیشانی چومی تھی ان کی
انکھیں نم ہو چکی تھی !!

انہیں یہاں آئے تھوڑی دیر ہوئی تھی جب ان کے فون پر احمد صاحب کی
کال ائی !!

بچو دیکھو بڑے بابا کی کول ارہی ہیں جلدی آجاؤ !! صائمہ بیگم کہتی تیزی
سے باہر نکلی تھی

اس دوران ابرش کا دوپٹہ فائنل ہو چکا تھا جب کے میرب اور منال کا کیا جا
رہا تھا وہ دونوں کرسی پر بیٹھے سامنے شیشے میں خود کو ہانگ بنے دیکھ رہی
تھی !!

انہیں یقین نہیں ارہا تھا ان کی رخصتی ہے اج !!

چلے ڈن !! کچھ ہی دیر میں اُن دونوں کا دوپٹہ بھی فائنل ہو چکا تھا !!

ماما میر کہا ہیں ؟ ابرش نے امنہ بیگم سے پوچھا جو سب مہمانوں کو گاڑیوں
میں جانے کہا بول رہی تھی

میر ابھی اپنے کمرے میں گیا ہے بچے جلدی سے آجاؤ آپ لوگ ہم نکل رہے ہیں ! ! امنہ بیگم انہیں دیکھ بولی جب وہ سب اسباب میں سر ہلا گئی سارے بڑے مہمانوں کے ساتھ جا رہے تھے جبکہ ینگ پارٹی بس نکل رہی تھی ! !

ابرش اپنے کمرے کی بڑھی ! ! جب کے وہ سب بھی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی سوائے میرب اور منال کے یہ کمرہ میرب کا تھا جب کے منال کے نہ جانے کی وجہ لڑکیوں کا کہنا تھا ! ! کے وہ لوگ ابھی باہر نہیں جائینگے ! !

میر ! ! ابرش کمرے کا دروازہ کھولتی داخل ہوئی سامنے ہی میر کھڑا خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا ! !

میر نے شیشے سے اسے دیکھا تھا جب کے اسے دیکھ وہ پھر دوبارہ نظریں ہٹانا بھول چکا تھا ! ! اسے دلہن بنے دیکھنے کی خواہش تھی جو بارات پہ تو پوری نہیں ہوئی تھی لیکن ولیمے پر ہو گئی تھی وہ لمبی خوبصورت کام والی میکسی میں

ملبوس دوپٹہ جو سر سے سیٹ کیا گیا تھا خوبصورت جیولری پہنے برائیڈل میک اپ میں ملبوس ناک میں چھوٹی سی نتھ جو اس کے بھی کان کے پیچھے جا رہی تھی اُس سب میں وہ کوئی اسمان سے اتری پری معلوم ہو رہی تھی وہ اج سے پہلے اتنا تیار کبھی نہیں ہوئی تھی وہ دلہن بنے حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی

اف!!!اس وقت کوئی میر کے دل کا حال پوچھتا میر پلکے تک نہیں جھپکا پا رہا تھا اس کا دل اس سے بغاوت کر رہا تھا ہیل پہننے کی وجہ سے اب ابرش میر کے کندھے تک ارہی تھی مہندی سے سجا ہاتھ جن میں چوڑیاں پہنے وہ !!اس وقت افت لگ رہی تھی

چہرے پر خوشی!!اور میر کی بے حد محبت کا اثر اُس کی خوبصورتی کو چار چاند !!لگا رہا تھا

جب کے ابرش کا حال بھی کچھ الگ نہ تھا وہ میر کا جائزہ لے رہی تھی میر فور پیس سوٹ میں ملبوس تھا وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ واسکٹ جس کے

اوپر بلیک کورٹ ڈالا گیا تھا بلیک ہی پینٹ میں ملبوس ہاتھوں میں گھڑی پہنے
!! بالوں کو نفاست سے بنائے وہ ہمیشہ کی طرح قیامت ڈھا رہا تھا
اوپر سے اُس کی آنکھوں میں چھاتی وہ خماری کی سرخی !! وللہ کوئی دیکھتا تو
!! لمحہ نہ لگتا اس کا دل پگھل جاتا
میر کو دیکھ ابرش کا دل بھی زور وسے دھڑکا تھا !! ابرش نے فوراً نظریں
جھکائی
م۔ میر چلے !! ابرش میر کو دیکھ بمشکل بولی دل عجیب رفتار میں دھڑک رہا
!! تھا
کینسل کرتے ہیں ! وہ گمبیر اواز میں کہتے ابرش کی جانب قدم بڑھا رہا تھا
!! جبکہ اس کی بات پر ابرش نے حیرت سے میر کو دیکھا تھا
ک۔ کیا مطلب ؟؟ میر کو اپنے پاس اتا دیکھ اس کی اواز لڑکرائی تھی
مطلب یہ کہ اج ہم ولیمیں پر نہیں جائینگے !! خمارِ سے بھرپور میر کی اواز
بھاری ہوتی مزید پرکشش لگ رہی تھی

ک۔ کیوں ؟ابرش نے حلق تر کرتے پوچھا

!! کیونکہ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو !! میر اُس کے قریب آچکا تھا

ابرش کا دل مزید زور وسے دھڑکا تھا اس کی نظریں اٹھنے کا نام نہیں لے

!! رہی تھی

میر نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ اُسے اپنے نزدیک کیا تھا؛! جب ابرش نے

!! دونوں ہاتھ میر کے سینے پر رکھے

م۔ میر !! ابرش نے کچھ بولنا چاہا

ہمم !! میر نے ہنکارا بھرا نظریں اس کے چہرے سے ہٹنے کا نام نہیں لے

!! رہی تھی

پ۔ پلز چلے نا باہر سب انتظار کر رہے ہیں۔ !! ابرش نے دہائی کروائی

!! کیونکہ باہر ساری ینگ پارٹی الموسٹ اچکی ہو گی اسے یقین تھا

نہیں جانا ہمیں !! میر نے کہتے ابرش کو مزید اپنے نزدیک کیا

!! ہ۔ ہمارا ولیمہ ہیں میر !! ابرش نے اُسے بتانا چاہا

!!ابھی میر کچھ بولتا جب دروازہ بجا

کون؟میر نے وہی کھڑے پوچھا نظریں ابرش پر ہنوز ملبوس تھی

میں ہوں!!اجا یار سب جا چکے ہیں بس ہم لوگ رہ گئے چھوٹے بابا کی بار بار کال ارہی ہے!اور ہم لوگ اب تک گھر سے نہیں نکلے!!زھرام کی آواز پر میر کی ساخت کیفیت ٹوٹی تھی

ابھی میر اسے بھی منع کرتا جب ابرش نے میر کے لبوں پر ہاتھ رکھا!!وہ اس کے لبوں پر ہاتھ تو رکھ چکی تھی لیکن اگلے لمحے اپنی حرکت پر شرم سے !!پاگل ہوتی وہ زمین میں دھنسنے کا سوچ رہی تھی

جب کے میر نے مسکراتی انکھوں سے اسے دیکھا تھا میر نے نرمی سے اس کا !!ہاتھ اپنے لبوں سے چھوا

چلے نا!!سب انتظار کر رہے ہیں!!ابرش معصومیت سے بھرپور لہجے میں !! بولی میر تو ایک کے بعد ایک اس کی ادا پر واری جا رہا تھا

ٹھیک ہے!! لیکن جس حساب سے تمہاری تیاری ہے مجھے نہیں لگتا کے اج
!! ہم ہمارا ولیمہ اٹینڈ کر پائیں گے
میرے اندر ابھی جذباتوں کا کیا طوفان چل رہا ہیں تُم اندازہ لگا بھی نہیں
سکتی!! میر اُس کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی نما اواز میں بولا
جبکہ ابرش نے میر کے کوٹ پر اپنی گرفت سخت کی تھی اس کا دل پاگلوں
!! کی طرح دھڑک رہا تھا
اجایار!! ابھی میر بہک کر اُس کی گردن پر لب رکھتا جب زھرام پھر چیخا
!! میر نے آنکھیں کھولتے گہرا سانس بھرا
چلو!! کچھ گھنٹو کیلئے تو بچ گئی تُم!! میر اُسے دیکھ کہتا اب اُس کا ہاتھ تھامے
کمرے سے باہر نکلا تھا جب کے ابرش اپنی شرم کم کرنے کی بے جان
!! کوششیں کر رہی تھی
چلے؟ ابرش ہول میں پہنچتی بولی سب ینگ پارٹی وہاں آچکی تھی!! سعد اور
!! عمر کی نظر کسی کو ڈھونڈ رہی تھی جو انہیں بالکل نظر نہیں ارہی تھی

اور سب لوگ ان دونوں کی نظروں کا تعاقب سمجھتے شرارت سے اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے !؛

بھائی اپ دونوں کوشش مت کریں وہ دونوں اپ سے ہال میں ہی ملیں گی ! ! منہا شرارت سے بولی جب وہ دونوں ہڑپڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے

ان سب نے اپنا قہقہ کرر کھا تھا

! ! اب گھر میں سناٹا تھا کیونکہ ہر کوئی جا چکا تھا

سب باہر گاڑیوں کی طرف بڑھے تھے جب کے منال اور میرب منہا اور زھرام کی گاڑی میں جانے والی تھی یہ منہا کا فیصلہ تھا کہ وہ لوگ اپنے دلہوں کے ساتھ نہیں جائیں گی ! !

اسلئے منہا نے پہلے اُنہیں گاڑی میں بیٹھا دیا تھا ! !

روحا آئے بیٹھے ! ! ارام سے ! ! مائم میں اُس کی طرف کا دروازہ کھول کر اُسے بٹھایا روحا کو بہت سردی لگ رہی تھی اس لیے اس نے شال لی ہوئی تھی مائم اُسے پوری طرح نہیں دیکھ پایا تھا ! !

!! روحا مسکرا کر مائم کو دیکھتی گاڑی میں بیٹھی

!! مائم نے بھی اکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی

ابرش بھی شول خود پر لے چکی تھی !! میر نے اس کے لیے دروازہ کھولا اپنا ہاتھ اس کے اگے بڑھایا جب ابرش نے مسکرا کر اپنا ہاتھ میر کے ہاتھ پر

!! رکھا جب میر نے اسے نرمی سے اندر بٹھایا تھا

میر اکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کرتے منزل کو روانہ کی

!! ینگ پارٹی کی ساری گاڑیاں لائن سے پیچھے ارہی تھی

میر نے ابرش کا ہاتھ تھامتے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائیں اُس کا

!! ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر چُوما شرم سے ابرش کی پلکیں لضری تھی

وہ اپنے اپ کو بہت سپیشل محسوس کرتی تھی !! میر نے اُس کا ہاتھ چومتے

!! اُسے دیکھا جہاں وہ شرما کر چہرہ جھکا گئی تھی

میر نے مسکرا کر اسے دیکھا

تم میرا ایمان ڈگمگا رہی ہو ! ! میر اُسے دیکھ سرد سانس ہوا کے سپرد کرتا بولا

جب ابرش جھٹکے سے سیدھی ہو کر بیٹھی اُس کے انداز پر میر نے اپنی

! ! مسکراہٹ دبائی تھی

تم اپنی ان اداوں سے بھی مجھے بہکا رہی ہو ! ! میر نے اُسے دیکھ کہا جب ابرش

نے بیچارگی سے میر کو دیکھا

اب میں نے کیا کیا ہیں ؟ ؟ وہ معصومیت سے بولی

غلطی تمہاری نہیں ہے غلطی عشق کی ہے جب جب تمہیں دیکھتا ہوں تب

تب تم سے عشق ہوتا ہے تمہاری ہر ایک ادا نے انداز میں خاص لگتی ہے ! !

میر نے دلفریب انداز میں کہا جب کے ابرش کچھ پل میر کو دیکھتی رہی پھر

مسکرا کر نظریں جھکا گئی

تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری جان ! ! میر نے اُسے دیکھ مسکرا کر کہا

اپ بھی بہت ہینڈسم لگ رہے تھے ! ! ابرش بے اختیار بولی جب کے میر

! ! نے مسکراتی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا

ابرش نے میر کی نظروں میں بے انتہا محبت کا سمندر دیکھ آگے ہوتے میر کے گال پر لب رکھے

دیکھ لو اب تم خود ولیمے پر نا جانے کی دعوت دے رہی ہو مجھے ! ! میر اُسے دیکھ بولا اُس کا دل بھی شدت سے دھڑکا تھا

میر آپ ایسی باتیں مت کریں نا مجھے شرم ارہی ہیں ! ! ابرش خفگی سے بولی اُسے بہت شرم ارہی تھی

اور تمہاری اس شرم پر میں اپنا دل پھر ہار رہا ہوں ! ! میر نے دلفریب انداز ! ! میں کہا اُن دونوں کی یہ پیاری سی نوک جھوک مسلسل جاری تھی میر کی باتوں پر ہمیشہ ابرش مسکرا کر نظریں جھکا جاتی تھی جب کے میر اُسے پیار لوٹاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

! ! ہول میں پہنچتے تینوں برائڈل کو برائڈل روم میں بھیج دیا تھا جب کے حال حد سے زدا بڑا تھا تین اٹیچ لگے تھے ! ! سب خوش دلی سے مہمانوں کا ویلکم کر رہے تھے ؛؛

سعد اور عمر کا دل بھی اج عجیب سی کیفیت میں دھڑک رہا رہا اُن کی دلہنوں کا حال بھی مختلف نہ تھا !!

وہ لوگ سوچ سوچ کر شرم سے دوہری ہو رہی تھی وہ دونوں یہ سوچ رہی تھی کہ وہ دونوں اپنے اپنے شوہروں کا سامنا کیسے کریں گی !!

کچھ ہی دیر میں دلہنوں کو لانے کا شور مچ چکا تھا !! پہلے دونوں رخصتی کی دلہنوں نے انا تھا !!

انٹری میں وہ دونوں بیچ میں تھی جبکہ میرب کی طرف امنہ بیگم اور منال کی طرف منال کی ماما تھی !!

اُن دونوں کو برائڈل روم سے بیچ میں لایا گیا دونوں دلہا بھی سٹیج پر تھے !! اُن دونوں کی نظریں ہی سامنے تھی !! جب اُنہیں اپنی اپنی دلہن نظر ائیں لیکن ان کے چہرے پر دوپٹے کا گھونگٹ تھا میرب کے دوپٹے پر عمر کی دلہن جب کے منال کے دوپٹے پر سعد کی دلہن لکھا تھا !!

اہستہ اہستہ چلتے ان دونوں کی انٹری ہو رہی تھی جبکہ سعد کی نظر منال پر جب کہ عمر کی میرب پر جن کا چہرہ دیکھنے کے لیے ان دونوں کا دل بری طرح انتظار کر رہا تھا!!

وہ دونوں چلتی ہوئی سٹیج تک ائی!! سعد اور عمر نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جب اُن دونوں نے اپنا اپنا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں پر رکھا!!

ان چاروں کا دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا خاص کر لڑکیوں کا!! ماحول میں ہوٹنگ ہوئی تھی!!

سعد نے منال کو جب کہ عمر نے میرب کو نرمی سے اسٹیج پر لیا!!

ان دونوں نے دھیرے سے اُن کا گھونگھٹ اٹھایا!!

اُف!! سعد منال کو دیکھ مہزاک لفظ ادا کر سکا تھا!! منال اج حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی

سعد ٹرانس کیفیت میں اُسے دیکھ رہا تھا جب کے منال کی پلکیں اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی اُسے پہلی بار شرم محسوس ہو رہی تھی!!

!! جب کے عمر کا حال کچھ الگ نا تھا

ماشاءاللہ ! ! اس کے لبوں سے ادا ہوا تھا جب کے میرب یہ لفظ سنتی بے اختیار۔ سانس روک گئی

ماحول میں ہوٹنگ ہوئی تو وہ دونوں ٹرانس کیفیت سے باہر ائے سعد نے نرمی سے لب منال کی پیشانی پر رکھے ! ! منال کو یہ لمس اپنی روح میں اترتا محسوس ہوا تھا اس نے یہ بات قبول کی تھی کہ اُس کے لمس میں بے حد سکون ہیں !!

عمر نے بھی میرب کی پیشانی پر لب رکھے تھے جب میرب نے فوراً آنکھیں زور وسے میچی تھی

ماحول میں مزید زور وسے ہوٹنگ ہوئی تھی ! ! سارا فوکس لائیٹس کا اُن خوبصورت جوڑوں پر تھا !!

! ! وہ دونوں اپنے اپنی دلہنوں کو لے کر اسٹیج پر بیٹھے تھے

اُف بے بی تم آفت لگ رہی ہو ! ! سعد بیٹھتا منال کے کان میں جھٹکے بے باکی سے بولا

بے بی ؟ میں تمہیں بے بی دکھتی ہُوں ؟ یہ چھچھوروں والی حرکتیں کیوں کر رہے ہو ؟ منال بدمزہ ہوئی تھی

تم کیا نائن ٹیز کی ہو ؟ تمہاری سوچنا بالکل نائن ٹیز کی طرح ہیں ! ! سعد خفگی سے بولا

جو سمجھنا ہے وہ سمجھو اور عزت سے میری تعریف کرو ! ! منال نے حکم دار لہجے میں کہا

میری بیوی میرا منہ میری مرضی میں جیسے بھی تمہاری تعریف کروں انہیں تمہاری تعریف ایسے ہی کروں گا کہ بے بی تم افت لگ رہی ہو ! ! سعد کندھے اچکاتا بولا جب منال میں ضبط سے مٹھیاں بھچی اصل بات تو یہ تھی کہ اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا ! !

تم اتنی خوبصورت کیسے لگ رہی ہو؟ میں نے اج سے پہلے تمہیں ایسی تیاریوں میں کبھی نہیں دیکھا اور تمہاری یہ تیاری مجھے میرے دل میں اترتی محسوس ہو رہی ہے منال ملک ! ! سعد اُسے دیکھ بولا

منال ملک نہیں ! ! منال سعد ملک ! منال نے جملہ درست کیا جبکہ اس کی ! ! بات پر سعد کچھ لمحوں کے لیے اسے دیکھتا رہا پھر بے اختیار مسکرایا

مجھے لگا تھا تم رخصتی کے لیے منع کر دو گی ! ! سعد اُسے دیکھ بولا جب منال نے حیرت سے اُسے دیکھا

کیوں تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں رخصتی کے لیے منع کر دوں گی ؟؟ منال حیرت سے بولی

ہر وقت تو تم مجھ سے لڑنے کے لیے تیار رہتی ہو ! ! تو مجھے لگا ابھی تُم منع کر دو گی ! ! سعد نے دھیمی اواز میں کہا

کیا مطلب لڑتی ہوں تو رخصتی سے انکار کر دوں گی ؟؟ بتایا تو تھا پیار ہو گیا ! ! ہیں مجھے تُم سے ! ! منال بنا شرمائے بولی وہ بہت کم شرماتی تھی

ایسی باتوں پر شرمانا چاہیئے ! ! سعد نے اُسے آگاہ کیا

مجھے نہیں آتا شرمانا ! ! اور تُم یہ بتاؤ تمہیں مجھ سے محبت بھی ہیں یا نہیں تم

نے اج تک مجھ سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا ! ! ہر وقت سنجیدہ بھی رہتے

ہو پہلے ہی بتا دو یہ نہ ہو رخصتی کے بعد پتہ لگے گا تمہیں تو مجھ سے محبت ہی

نہیں ہے ! میں نے سنا تھا لڑکیاں اپنا اظہار کرنے میں وقت لیتے ہیں لیکن

یہاں تو تم نے اتنا وقت لے لیا اور مجھے یہ بہت بڑا خدشہ لگ رہا ہے سعد

ملک ! ! جلدی بتاؤ محبت کرتے ہو یا نہیں ! ! منال اُسے دیکھ سنجیدگی سے

بولی جب کہ اس کی باتوں پر سعد نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

! اسے اچانک ہی شرارت سوجی تھی اب وہ منال کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا

اگر میں کہہ دوں کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے ؟ ؟ سعد نے اُسے دیکھ

سنجیدگی سے کہا انکھوں میں شرارت صاف واضح تھی

جبکہ اس کی بات پر منال نے صدمے سے اُسے دیکھا تھا

ک۔ کیا سچ میں ؟ وہ صدمے سے بولی

ہاں ! ! سعد نے فوراً اسباب نظر لایا جب اگلے لمحے منال کا چہرہ غصے سے پھولا انکھوں میں نمی تھی لیکن اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا سعد اس کے تاثرات بغور دیکھ رہا تھا

ٹھیک ہے ! ! اگر محبت نہیں ہے تو رخصتی کیوں کر رہے ہو ؟ ابھی رکواتی ہُوں ! ! منال کہتی کھڑی ہوئی اس نے سعد کو کچھ سمجھنے کا موقع نہیں دیا تھا

خالہ جان میرے بھائی مجھے رخص ! وہ اچانک ہی کھڑی ہوتی بلند اواز میں بولی سب اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے جب کے سعد نے ہڑ بڑا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جھٹکے سے نیچے بٹھایا

سعد نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا سعد کو منال سے اس چیز کی توقع نہیں ! ! تھی ! ! وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ ایسا بھی کر سکتی ہے

پاگل ہو گئی ہو کیا ! ! سعد اُسے دیکھ بولا جب کے سب اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے

ہاں بیٹا ؟ صائمہ بیگم اسٹیج پر اتی بولی

خالاج۔۔ابھی منال کچھ کہتی جب سعد نے بات کاٹی باقی سب بھی گھر
والے وہاں پہ جمع ہو چکے تھے!! کیونکہ منال بہت تیز چیخی تھی
کیاہوا بچے!! میر اُس جانب ایا تھا
بھائی م۔۔سعد نے پھر بات کاٹی
دراسل منال مجھ سے لڑ رہی ہے!! کہہ رہی ہے کہ میں تمہیں اپ نہیں
بولوں گی!! اور میں نے کہا کہ مشر کی لڑکیاں اپنے شوہروں کو اپ کہتی
ہیں!! تو اسی بات پر مجھ سے لڑ رہی ہے بس اس لیے چیخی سب ٹھیک ہے
اپ لوگ ریلیکس کریں!! سعد نے بات سنبھالتے کہا جب کہ اس کی بات
!! پر منال حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی
!! جبکہ باقی سب مسکرائے تھے
ایسا کچھ ن۔۔منال نے پھر کچھ بولنا چاہا
اٹس اوکے منال کوئی بات نہیں تم مجھے تم ہی کہہ لو کوئی مسئلہ نہیں ہے!!
لیکن اگر تم اپ کہتی ہیں تو زیادہ اچھا لگتا!! لیکن کوئی مسئلہ نہیں ہے تم تم

بھی کہہ سکتی ہو!! سعد مصنوعی بیچارگی سے بولا منال اُسے حیرت سے دیکھ رہی تھی

منال بیٹا ایسا نہیں کرتے شوہر ہے وہ اپ کے!! اپ کہہ کر بلاتے ہیں شوہر کو!! منال کی ماما نے اُسے تنقید کی

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ماما!! چلو شاباش بولدو آپ!! صائمہ بیگم مسکرا کر بولی

م۔میں!! منال کو سمجھ ایا وہ کیا بولے

ہاں منال تمہیں ہی کہہ رہے ہیں لیکن اٹس اوکے تم نہیں بولنا چاہتی تو!! سعد نے دوبارہ تیر پھینکا اپنا کھیل منال پر الٹا پڑ گیا تھا

نہیں بیٹا ایسا کچھ نہیں ہے منال بولے گی نا اپ منال بولو!! منال کی ماما نے سختی سے کہا منال جی ضبط سے مٹھیاں بنائی تھی بس چلتا تو سعد کا سر پھاڑ دیتی !!جو مصنوعی بیچارگی سے اسے دیکھ رہا تھا

بولو!!اسے اب بھی ڈھیٹوں کی طرح خاموش دیکھ منال کی ماما نے غصے سے کہا

ہ۔ہاں آپ!!منال نے آنکھیں سختی سے میچے کہا

یہ اپ کیا ہوتا ہے تم پورا کہو نا کہ اب میں اپ سے ہمیشہ اپ کہے کر ہی بات کروں گی!!سعد اُسے دیکھ بولا

جب منال نے اُسے سرخ آنکھوں سے گھورا

ہاں اٹس او کے مت بولو!!سعد منال کی ماما کو بیچارگی سے دیکھتا پھر منال کو دیکھ بولا

نہیں سعد بچے بولے گی یہ اس میں کون سی بڑی بات ہے؟؟منال کی ماما نے سعد کو دیکھ کہا

چلو منال بول دو جو سعد کہے رہا ہے!!صائمہ بیگم اُسے دیکھ بولی

خالہ جان؟؟اُس نے بیچارگی سے اُنہیں دیکھا

بول دو بچے شوہر ہے کوئی بات نہیں ! ! انہوں نے نرمی سے سمجھایا منال
! ! نے سعد کو دیکھا جو شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا
منال بول دو بیٹا ! ! میر اسے دیکھ بولا جب منال نے میر کو بیچارگی سے دیکھا
جب میر نے انکھوں سے بولنے کا اشارہ کیا ہے جب منال اسباب میں سر ہلا
! ! گئی اب تو اسے ہر حال میں کرنا تھا

ا۔اب میں آپ سے اپ کہہ کر ہی بات کروں گی (خوابوں میں ! اپ کہے
گی میری جوتی) منال نے کہتے اخری لائن دل میں سلگ کر سوچی تھی
! ! ٹھک ہیں منال ! ! سعد اُسے دیکھ مصنوعی دھیمی اواز میں بولا
اب سب اسٹیج سے اہستہ اہستہ اُتر رہے تھے ! ! منال سب کے جانے کا
ویٹ کر رہی تھی اور ایک گھڑی ایسی ائی جب سب اس سٹیج سے اتر چکے
! ! تھے

یہ کیا اتنی گری ہوئی حرکت کی ہے تم نے سعد ملک ! ! منال غصے سے بولی

Oppsss

غصہ ارہا ہے ہٹلر کی ہیلی کو؟ سعد اُس کے کان کے قریب جھٹکا سر گوشی نُما آواز میں بولا

سعد ملک میں تمہاری جان لے لونگی!! منال غصے سے بولی

اپنے روپ سے میری جان تو تُم پہلے لے چکی ہو!! وہ اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں بولا

تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے تو مجھے رخصتی نہیں کرنی!! منال کہے کر واپس کھڑی ہونے لگی جب سعد نے اُسے دوبارہ بٹھایا !!

وعدہ کرتا ہوں کل صبح تُم یہ لفظ نہیں بولو گی کے مجھے تُم سے محبت نہیں!!

اج سعد میں تمہیں اپنی محبت سے روشناس کروانگا!! سعد اُسے دیکھ سر گوشی نما آواز میں بولی جب کے اُس کی بات پر منال سٹل ہوئی تھی

!!اُسے سعد سے اس جواب کی امید نہیں تھی

اب تمہاری اواز نہیں ارہی!! سعد مصنوئی اپنا کام (Hely) کیا ہوا ہیلی !! اُس کے قریب کرتا بولا جبکہ منال اب سٹل بیٹھی تھی

اُس کے دماغ میں پتہ نہیں کیا کیا خیال ارہے تھے اس کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھ سعد مسلسل اپنی مسکراہٹ دبا رہا تھا!!

تم گھر چلو سعد ملک میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں!! منال غصے سے بولی

گھر جا کر ہم دونوں اک دوسرے کو نہیں چھوڑے گے!! سعد اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

تم اپنا منہ بند کر لو یہ نہ ہو میں تمہارا منہ توڑ دوں!! اُسے مسکراہٹ دباتے دیکھ وہ دانت پیستی ہوئی بولی

اف!! اگر تم نے میرا منہ توڑ دیا تو کیسا لگے گا؟ یعنی کہ نیوز بن جائے گی شادی کی پہلی رات بیوی نے شوہر کی منڈی توڑ دی! ہائے میرا گردن!!

!! سعد مصنوعی کراہتا ہوا بولا جب کے اس وقت منال کو وہ زہر لگ رہا تھا

عمر اور میرب میں بلکل خاموشی تھی سمجھ نہیں ارہا تھا کیا بات کی جائے!!
میرب عمر کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی جب کے عمر خاموش تھا!! اور
یہی چیز میرب کو غصہ دلا رہی تھی
میرب نے غصے میں سامنے نظریں جمائی اک لڑکی عمر کو گہری پیار وارتی
نظروں سے دیکھ رہی تھی کیونکہ عمر اج مزید ہینڈسم لگ رہا تھا!! میرب
نے اُس لڑکی کو دیکھ ابرو اٹھائی پھر عمر کو دیکھا جو بہرام سے کچھ بات کر رہا
تھا
میرب کچھ دیر تک تو اس کی لڑکی کی گہری نظریں عمر پر محسوس کرتی رہی
لیکن جب اس کی بس ہوئی تو اُس نے عمر کے بازو میں اپنے بازو ڈالتے
!! گرفت مضبوط کی ساتھ وہ کھسکتی اس کے قریب ہو کر بیٹھی
عمر جس کی نظریں دائے جانب تھی اب چونک کر اِدھر دیکھا تھا جہاں
!! میرب غصے سے سرخ چہرہ لیے اُسے جی گھور رہی تھی

عمر نے حیرت سے پہلے اپنا بازو دیکھا جس میں میرب کے بازو تھے پھر اس کا چہرہ دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا کیوں ہو رہا تھا؟ وہ وجہ وہ نہیں جانتا تھا

میرب نے غصے سے نظریں سامنے اُس لڑکی پر مرکوز کرتے اک ادا سے دیکھا لڑکی جو عمر کو دیکھ رہی تھی اب اپنے چہرے کے زاویے بگاڑتی میرب کو دیکھنے لگی جو بنا کچھ کہے بھی اسے باور کروا چکی تھی کہ وہ اس کا شوہر ہے !! لیکن وہ لڑکی بھی بہت شاتر تھی اس نے میرب کو جلانے کے لیے مزید عمر کو دیکھا تھا عمر نے اس کی نظروں کے تعاقب میں اُس لڑکی کو دیکھا اس لڑکی کو خود کی جانب پیار بھری نظروں سے دیکھتا پا کر عمر کو ایک لمحہ نا لگا معاملے کو سمجھنے میں پتہ نہیں کیوں لیکن یہ سارے معاملے میں بے اختیار عمر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی !! میرب کی گرفت اس کے بازو پر بڑھتی جا رہی تھی جبکہ چہرے کی رنگت مزید سرخ پڑ رہی تھی کیونکہ لڑکی ڈھیٹ بنے مسلسل عمر کو دیکھ رہی تھی !!

میرا ہاتھ ہیں میرب!! اسے اپنے بازو پر مزید سخت گرفت کرتے دیکھ عمر نے اسے یاد دہانی کروائی!! جب میرب نے جھٹکے سے اُس کے بازو پر گرفت نرم کی سخت گرفت سے عمر کو کوئی فرق نہیں پڑھ رہا تھا لیکن وہ میرب کے زاویے دیکھتا بول چکا تھا

کیا ہو رہا ہیں تمہیں؟ انجان بننے کی اداکاری شروع کرتے عمر اسے دیکھ مصنوعی سوالیہ نظروں سے بولا

مجھے غصّہ ارہا ہیں!! میرب نے ضبط سے کہا

اور وہ غصہ کیوں ارہا ہے؟ عمر نے سوالیہ نظریں لیے کہا؟

دیکھ رہے ہیں سامنے اس لڑکی کو کیسے دیکھ رہی ہیں اپ کو؟ حالانکہ پتہ ہے کہ شادی ہے اپ کی پھر بھی!! وہ اس لڑکی پر نظر جمائے پیستے ہوئے بولی

تم جیلس ہو رہی ہو؟؟ عمر نے شوخ لہجے میں پوچھا

نہیں میں کیوں ہونگی جیلس میں بس بول رہی تھی کے وہ لڑکی کیوں دیکھ رہی ہے اپ کو؟؟میرب نے فوراً نفی کی جب عمر نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا

لیکن مجھے جلنے کی بو آرہی ہے!! عمر مصنوعی اِدھر اُدھر دیکھتا بولا جب میرب نے اسے دیکھا

ایسا کچھ نہیں ہے میں جیلس نہیں ہو رہی!! اس کا جواب اب بھی وہی کا وہی تھا

ٹھیک ہے مرضی تمہاری!! میں اتا ہُوں اُس لڑکی سے بات کر کے شاید آٹو گراف چاہیے ہو اُسے میرا!! عمر اُس کے سُرخ چہرے کو دیکھ اپنی مسکراہٹ دباتا کھڑا ہونے لگا جب عمر نے اُس کا ہاتھ پکڑا

کہیں نہیں جائیں گے اپ اسے اٹو گراف لینا ہو گا تو خود یہاں اجائے گی!!

میرب نے ضبط سے کہا

کیوں دکھوانے ہیں اس کے پیر بیچاری کے !! اس سے اچھا ہیں میں جا کر خود دے اتا ہُوں !! عمر اک مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا جب کے میرب کا !! ضبط جواب دے رہا تھا

اپ چپ چاپ یہاں بیٹھے رہے !! پچھلی بار بھی اک لڑکی نے فوٹو گراف کے طور پر تصویر مانگی تھی اور دیکھا تھا آپ نے کورٹ تک پہنچا دیا تھا اُس لڑکی نے !! میرب تنزیہ لہجے میں بولی جب عمر نے خفگی سے اُسے دیکھا جو سچ ہے وہ سچ ہے اب سے اپ کسی لڑکی کو اٹو گراف نہیں دیں گے میں نہیں چاہتی ہمارے دوبارہ کوٹ میں چکر لگے !! میرب سامنے نظریں جمائے بولی وہ دونوں وفے وفے سے سامنے دیکھ مسکرا رہے تھے کیونکہ مہمان انہیں دیکھ رہے تھے اسلئے وہ لوگ کسی کو بھی کچھ فیل نہیں ہونے !! دے سکتے تھے

سیدھا سیدھا کیوں نہیں کہہ دیتی کے تُم جیلس ہو رہی ہو؟ عمر سنجیدگی سے بولا جب عمر نے دوبارہ عمر کے بازو پر گرفت مضبوط کی

میں اپ کو بتا رہی ہوں اگر ایک منٹ کے اندر اندر اس لڑکی نے اپ سے نظر نہ پھیری تو میں جا کر اسے چپل سے ماروں گی ! ! میرب نے سرگوشی نما اواز میں عمر کو وارننگ دی جب کے عمر نچلا لب دانتوں تلے دبا چکا تھا وہ جانتا تھا پھر میرب جو کہہ رہی ہے وہ کر لے گی ! ! لیکن اب وہ کیسے اُس لڑکی سے اپنی نظریں ہٹواتا کچھ لمحے بعد عمر نے فون نکال کر بائیز گروپ میں میسیج کیا ! !

یہ جو سامنے لڑکی کھڑی مجھے گھور رہی ہے اس کی نظروں کا زاویہ بدلوا دو یار کوئی ! ! عمر نے میسیج لکھ کر بھیجا تھا جب کے زھرام نے فون کھولا عمر کا میسج پڑھ کر اس نے اس لڑکی کو دیکھا جو عمر کو دیکھ رہی تھی ! !

پھر زھرام اُس کی جانب بڑھا ! !

ہائے ! ! زھرام اُس کے پاس اتا بولا جب اُس لڑکی نے عمر سے نظریں ہٹائے زہرام کو دیکھا عمر نے سکھ کا سانس لیا تھا ! !

ہائے؟مسٹر زھرام!!وہ لڑکی مسکرا کر بولی جب کے میرب بھی سکون
!! میں اتی اس کے ہاتھ سے گرفت نرم کر چکی تھی
لیکن یہاں عمر کو بچانے کے چکر میں زھرام اپنے لیے مشکلات کھڑی کر چکا
تھا منہا جو زہرا کو لیے زہرام کو ہی ڈھونڈ رہی تھی اب سامنے زھرام کو
لڑکی سے بات کرتے دیکھ وہ یک دم رکی تھی صبح بھی زہرام نے بہت
مشکل سے منہا کو منایا تھا لیکن ابھی جو منہا دیکھ رہی تھی اس کے بعد اس کا
!! پارا ہائی ہو رہا تھا یہاں پہ بھی کام خراب ہو چکا تھا

اج نظروں کا مرکز تو تقریباً سبکے میر ابرش بنے ہوئے تھے وہ دونوں ساتھ
میں بے حد خوبصورت لگ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دونوں ایک
!!دوسرے کے لیے ہمیشہ سے ساتھ بندھ کرائے تھے
جب کے بیلا میر کی گود میں بیٹھی تھی!!وہ زیادہ تر روحا کے ساتھ رہتی
تھی کیونکہ روہا اسے کسی کو نہیں دیتی تھی روہا حد سے زدا بیلا سے محبت

کرتی تھی جو کچھ ماہ انہوں نے ساتھ امریکہ میں بیتائے تھے اس سے روہا بیلا
!!سے کافی اٹیچ ہو چکی تھی

بابا!! بیلا نے چہرہ گھمائے میں کو دیکھا

جی بابا کی جان!! میر نے اُس کی پیشانی چومی تھی جب کے بیلا نے بنا جواب
دیے ابرش کو دیکھا جو اسے ہی پیار سے دیکھ رہی تھی

مما!! پھر ابرش کو پکارا

جی میرا بچا!! ابرش پیار سے بولی

اپ دلہن بنی ہو اور بابا دولہا؟ بیلا اُن دونو کو دیکھ چہک کر بولی

ہاں جی!! کیسے لگ رہے ہیں ہم؟ ابرش نے مسکرا کر پوچھا

اپ دونوں تو بہت پیارے لگ رہے ہو!! بیلا ہنوز چہک کر بولی

اور ہماری بیلا بھی بہت پیاری لگ رہی ہے بالکل پرنسز کی طرح!! ابرش
نے اُس کا گال چُوما تھا!! وہ تینو باتیں کرتے ہوئے ہر کسی کو اپنی جانب

متوجہ کرنے کا سبب بن رہے تھے وہ تینوں ساتھ مسکراتے ہوئے بے حد
!!خوبصورت لگ رہے تھے ان کی فیملی مکمل تھی

روحا!!اپ بیٹھ جائے زیادہ نہ چلیں پھیرے!!مائم روحا کو دیکھ بولا جو
اِدھر اُدھر چل رہی تھی پورے فنکشن میں ایک لمحے کے لیے بھی مائم کی
!!نظر روحا پر سے نہیں ہٹی تھی

روحا گھٹنوں سے اوپر اتی تک شارٹ قیمتی خوبصورت کام والی فراک کے
ساتھ کام والے کیپری میں ملبوس سوفٹ میکپ کیے ناک میں لانگ پہلے
!!بے حد پیاری لگ رہی تھی

!!مائم جب جب اسے دیکھ رہا تھا اس کے لبوں سے ماشاءاللہ لفظ ادا ہو رہا تھا
مان!!اپ نے میری تعریف نہیں کی میں ناراض ہوں اپ سے!!روہا جو
مائم سے اپنی تعریف ایکسپیکٹ کر رہی تھی اب خفگی سے بولی جب کہ اسے
! کیا پتہ کہ مائم تو اس پر واری جا رہا ہے

کبھی کبھی تعریف لبوں سے بیان نہیں ہوتی کبھی کبھی میں محبوب کو
آنکھوں میں دیکھ کر سمجھ جانا چاہیے ! ! مائم مسکرا کر بولا جبکہ روحا نے
حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ کبھی بھی ایسی باتیں نہیں کرتا تھا لیکن اج کرتا
ہوا بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اچانک ہی روحا کے چہرے پر گلال
! ! بکھرے تھے
روحا نے مائم کی انکھوں میں جھانکا جہاں اس کے لیے بے انتہا محبت تھی ! !
! ! روحا کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

اسی طرح اج کا فنکشن بھی ساتھ خیریت سے ہو چکا تھا سب نے یہ فنکشن
! ! حد سے زیادہ انجوائے کیا سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی
رخصتی کے وقت پر میر نے منال جب کے مائم نے میرب کے سر پر قران
شریف رکھا تھا ! ! قرآن شریف کے سائے تلے وہ لوگ اپنی نئی زندگی میں
! ! قدم رکھنے جا رہی تھی ! ! جس کا سفر بے حد خوبصورت تھا

!! دھیرے دھیرے اگے بڑھتے اُن دونوں کو اپنی اپنی کار میں بٹھایا گیا

!! جب تمام گاڑیاں سکندر ہاؤس کے لیے روانہ ہوئی

میر سب کچھ بہت اچھا تھا یہ بہت اچھا ڈیسیجن تھا اپ کا کہ منال اور میرب کی رخصتی ساتھ کرنی ہیں !! مزہ ڈبل ہو گیا !! اب ڈش خوشی سے بولے اج فنکشن میں سب نے ڈبل انجوائے کیا تھا جبکہ اس بار بھی بیلا روحا کے ساتھ گئی تھی !!

میرا برش نے اب بھی بہت کہا کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ اجائے لیکن روحا اور بیلا پورے راستے کھیلتے ہوئے ائے تھے اور کھیلتے ہوئے ہی جاتے کیونکہ بیلا کو کھیلنا تھا نیند تو اس کی انکھوں سے کوسوں دور تھی اس کی روٹین بہت خراب ہو چکی تھی رات جاگنے کی وجہ سے !!

ہمم میرب کی ذمہ داری تھی وہ بھی ساتھ خیریت سے پوری ہو گئی !! میر بھی مسکرایا تھا !!

کچھ ہی دیر کے سفر کے بعد ساری گاڑیاں سکندر ہاؤس کے اگے رکی تھی !!

سارے مہمان اپنے اپنے گھر جا چکے تھے کیونکہ اج شادی ختم تھی!! میر ابرش کی شادی میرابرش کی شادی کب سے دھوم مچا ہوا تھا!! اوراج شادی بھی پوری ہو چکی تھی!!

دلہنوں کو لاؤنج میں بٹھایا گیا تھا کیونکہ کچھ رسم تھی جو پوری کرنی تھی!! رسموں میں بھی سب نے بہت انجوائے کیا خوب شور شرابہ ہو رہا تھا سب کے چہروں پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی!!

منہا امنہ بچے ان دونوں کو ان کے کمروں میں چھوڑ آؤ!! صائمہ بیگم اُن دونوں کو دیکھ بولی جب وہ دونوں فوراً اسباب میں سر ہلاتی دلہن کی جانب ائی منہا نے منال کو جب کہ امنہ نے میرب کو تھاما!! جس کے بعد وہ لوگ انہیں لیے کمرے کی اور بڑھے!!

منہا نے سعد کے کمرے کا دروازہ کھولا! اوہو!! کمرہ سجا ہوا دیکھ منہا نے شرارت سے کہا

جبکہ منال نے اپنے چہرے سے گھونگھٹ اٹھایا تھا

ارے واہ اتنا اچھا کمرہ سجایا ہوا ہیں ! ! ظاہر ہے دلہن بھی تو اتنی خوبصورت ہے ! ! منال اک ادا سے بولی جبکہ منہا جو اُس سے شرمانے کی اُمید بنائے ہوئے تھی اب حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

ہاہا ! ! یوں حیرت سے مت دیکھو منہا یار مجھے شرم نہیں اتی ! ! اسے حیرت سے خود کی جانب دیکھتا پا کر وہ قہقہ لگاتی ہوئی بولی

کوئی بات نہیں شرمالو گی تم بھی تھوڑی دیر بعد جب سعد بھائی انٹری لینگے ! ! ! ! منہا بھی کہا باز انے والی تھی

میں نہیں شرماتی ہٹلر سے الٹا وہ شرماتا ہیں ! ! منال نے کمینی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جب کہ منہا لاجواب ہوئی تھی اب وہ کیا ہی بولتی ؟

تم واقعی بہت بہادر ہو ! منہا ہنستی ہوئی بولی

بہت بہت شکریہ ! ! اصل بات تو یہ ہے کہ مجھے شرمانا نہیں اتا ! ! منال نے ہنستے ہوئے یہ اعزاز قبول کیا تھا

عمر کے کمرے کا دروازہ کھول کر امنہ اور میرو دونوں داخل ہوئے!! عمر کا کمرہ بھی بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا یہ کمرہ لوگوں ان لوگوں کے وینیو پر جانے کے بعد سجایا گیا تھا!!

واؤ ماشاءاللہ ماشاءاللہ!! امنہ کمرے کو دیکھ بولی جب میرب نے تھوڑا سا گھونگھٹ ہٹا کر کمرے کو دیکھا

ہمم واؤ!! میرب مسکرائی تھی

چلو آجاؤ بیٹھو یہاں میں لہنگا سیٹ کر دیتی ہُوں!! امنہ نے اُسے بیڈ پر بٹھایا

میرب اور منال کا ڈریس اک جیسا تھا جبکہ میرب اور عمر کا!! وہ دونوں ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگہ پہنے ہوئی حسینہ لگ رہی تھی؛؛

میرب کے بیٹھنے پر امنہ اس کا لہنگا اچھی طرح بیڈ کے دائرے میں پھیلانے لگی!! پھر کچھ باتیں اسے سمجھاتی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی!!

اور بھائی؟ کیا حال ہے دونوں کا؟ سعد اور عمر کھڑے تھے جب میر زھرام اور بہرام آئے تھے

ہم تو ٹھیک ہے لیکن زہرام تیری ٹون مجھے خطرے کی گھنٹیا دے رہی ہیں!! عمر نے اپنا خدشہ پیش کیا!!

عمر ایک بات بتا میری بارات والے دن کیا کیا تھا تم تینوں نے یاد ہیں؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

پار وہ تو اس کا ائیڈیا تھا نا!! پلیز معاف کر دے دیکھ!! عمر بیچارگی سے بولا سمجھے لگتا ہے ہم اج رات کچھ نہیں کریں گے؟ زھرام نے ابرو اٹھائے کہا دفع ہو تُو!! ہمیشہ گل کھلانا ضروری ہوتا ہے؟ کچھ نہیں پیوں گا میں جو کرنا ہے کر لے!! عمر اُسے گھورتا دانت پیستا ہوا بولا

جب زہرام نے سعد کو دیکھا

میری طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کرنا میں نا پہلے ان سب معاملوں میں دخل انداز تھا اور نہ اب مجھ سے تو دور ہی رہو بھائی تم ! ! سعد نے ہاتھ اٹھائے اُسے دیکھ کہا جب سب نے اپنی ہنسی دبای ! !

چلو میں جا رہا ہُوں ! ! ! ان سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر سعد جانے کیلئے بڑھا

اتنی جلدی کیوں ہو رہی ہے سعد صاحب ! ! زھرام اُس کے سامنے آیا تھا سعد نے اُسے گھورا

سر ! ! سعد نے پیچھے بے بسی سے میر کو دیکھا جیسے التجا کر رہا ہو کہ سامنے سے اسے ہٹائے

ہٹ جا زہرام ! ! جاؤ دونوں ! ! میر نے مسکرا کر کہا جب عمر اور سعد نے سکھ کا سانس لیا

یار ایسے کیسے اتنی اسانی سے جانے دیں انہیں ؟ ؟ زھرام خفگی سے بولا

اجا یہاں ! ! میر نے اُسے اپنے پاس بلا یا جب زھرام اُن دونوں کی طرف جھکا

کوئی بات نہیں اج تو بچ گئے ہو لیکن اگے نہیں بچو گے ! ! وہ سر گوشی نما اواز ! ! میں کہتا میر کی جانب بڑھا تھا

جب کے عمر اور سعد اب اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھے تھے ؛ ! اج وہ لوگ زہرام کی چال سے بچ چکے تھے ! ! اس سے بڑی اور خوشی کیا ہو سکتی تھی ؟

سعد اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا دل اس کا عجیب طریقے سے ! ! دھڑک رہا تھا وہ بیڈ پر منال کو گھونگٹ لیے دیکھنے کو بے صبر ہو رہا تھا لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا منالو کو بیڈ پر نا پا کر اسے 440 ووٹ کا جھٹکا ! لگا تھا

کہا گئی یہ ؟ وہ حیرت سے اِدھر ادھر دیکھنے لگا جب اسے واش روم سے پانی کی ! ! اواز ائی تب اس نے سکھ کا سانس لیا

پھر مسکرا کر بیڈ پر بیٹھ کر اُس کا انتظار کرنے لگا!! وہ ہال میں تو اسے ٹھیک سے نہیں دیکھ پایا تھا لیکن اب وہ اسے غور سے دیکھنے کا ارادہ رکھتا تھا اس لیے بے صبری سے اس کا انتظار کر رہا تھا!! جب دروازہ کھلنے کی اواز پر اُس کی مسکراہٹ گہری ہوئی!!

قدموں کی اہٹ محسوس کرتے سعد نے پیچھے مڑ کر دیکھا جبکہ پیچھے دیکھتے ہی مانو اُسے بے یقینی کے اک کے بعد ایک جھٹکے لگے تھے اس کی آنکھیں حیرت سے باہر انے کو تھی!! وہ اپنی جگہ ساخت ہو چکا تھا کیونکہ!!

منال پیروں کو چھوتی فل کورنائیٹ میں ملبوس اپنے گیلے بال تولیے سے صاف کرتے ہوئے باہر نکلی تھی!! جس کی ڈوریاں اس کی بیلی پر بندھی تھی!! کیا وہ شاور لے کر ائی تھی؟ ہاں وہ شاور لے کر ائی تھی اسے نہیں پتہ تھا سعد کمرے میں اچکا ہے اُس نے بے اختیار سعد کو دیکھا!!

بہت جلدی نہیں آ گیے تُم؟؟ منال تنزیہ لہجے میں کہتی ڈریسنگ کی جانب بڑھی جب کے سعد اب تک اسے حیرت سے انکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا !! اسے اس چیز کی بالکل امید نہیں تھی

ی۔ یہ کیا کیا تُم نے؟ سعد کی اواز بے ساختا لڑکھڑائی تھی

کیا مطلب؟ کیا کیا میں نے؟ منال کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ بقول منال !! کے اس نے کچھ نہیں کیا تھا

شاور کیوں لیا تم نے؟ وہ حیرت سے کھڑا ہوا تھا

کیونکہ مجھے گرمی لگ رہی تھی اور اتنے ہیوی ڈریس کی مجھے عادت نہیں ہے !! منال نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا تھا !! جب کے !! اس کا اتنا ریلیکس انداز بھی سعد کو حیرت کے جھٹکے دے رہا تھا

تمہیں لگ رہا ہے تم نے بالکل ٹھیک کیا ہے؟؟ سعد نے اُسے دیکھ پوچھا

ہٹلر میں نے کیا غلط کیا ہے؟ تم اتنا دیر سے ائے ہو !! مجھے اتنی ہیوی ڈریس پہننے کی عادت نہیں ہے مانا کمرے میں دو دو ایسی چل رہے ہیں لیکن پھر بھی

مجھے گرمی لگ رہی تھی اور الجھن اتنی ہو رہی تھی کے مجھے شاور لینا پڑا!!

منال نے کندھے اچکاے

ارے ہاں میری منہ دکھائی تو دو!! اُسے اپنی منہ دکھائی یاد ائی تھی

کس بات کی منہ دکھائی؟ یہ چہرہ میں روز دیکھتا ہوں دلہن بنا ہوا پہلی بار

دیکھنا تھا اس پہ ملتی ہیں منہ دکھائی اب کوئی نہیں مل رہی تمہیں منہ دکھائی

چلو جاؤ یہاں سے!! سعد اُسے دیکھ غصے سے بولا جب کے اُس کی بات پر

منال کو بھی بے حد غصہ ایا تھا

کیا مسئلہ ہیں؟ میرا حق ہے منہ دکھائی مجھے میری منہ دکھائی چاہیے اب کیا

تمہارے لیے پوری رات دلہن بنی بیٹھی رہتی!! منال اُسے دیکھ غصے سے

بولی

پوری رات نہیں بولا جب تک میں نہیں اتا تب تک تو بیٹھ ہی سکتی تھی!!

مجھے تمہیں دیکھنا تھا لیکن نہیں تُم!! سعد کہتے کہتے خاموش ہوا

یار تم نے ہال میں دیکھا تو تھا مجھے!! منال اُسے دیکھ جواباً بولی

سعد نے خاموشی سے اُسے دیکھا منال سے بحث کرنا واقعی فالتو تھا!! سعد خاموشی سے چینجنگ روم کی جانب جانے لگا جب منال کی اواز پر رکا

اب تم بیچ میں ادھی بات چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ منال اُس کے سامنے آئی تھی

تم نے نہ کبھی میرے جذباتوں کی قدر کی ہے اور نہ تم کبھی کرو گی تھوڑا سا لیٹ ہوا تھا وہ بھی باہر سب تھے اس لیے نہیں اسکا!! لیکن میں بھول گیا تھا تُم صرف اپنے بارے میں سوچتی ہو!! میں کیا محسوس کرتا ہوں ایک مرد کیا محسوس کرتا ہے اپنے اس اسپیشل دن پر تم نے اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی!! مرد اور عورت کے جذبات میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے یہ بات میں تمہیں کیوں سمجھا رہا ہوں؟ تمہیں کون سا سمجھانی ہے!! سعد !! اُسے دیکھ کہتا جانے لگا پھر کچھ سوچ کر رکا

!! وہ ڈریسنگ کی اور بڑھا اس میں سے باکس نکالتے وہ منال کی جانب ایا

تمہاری منہ دکھائی ! ! اُس نے وہ باکس منال کی جانب بڑھایا جب کے منال سٹل ہوئی سعد کو دیکھ رہی تھی اُس کے الفاظ اُسے ہونے جھلنے سے انکاری کرنے پر مجبور کر رہے تھے ! ! اسے اس کے الفاظوں سے شاید اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا ! ! بہر حال جو بھی تھا وہ بس بنا پلک جھپکائیں سعد کو دیکھ رہی تھی

اسے باکس نہ تھامتا دیکھ سعد نے اُس کی ہتھیلی خود تھام کر اپنے سامنے کی اور ! ! اُس کے ہاتھ پر وہ باکس رکھا

پھر آخری نظر اُس پر ڈالتے وہ شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوا ! ! تھا جب کے پیچھے منال اب بھی ویسے کھڑی تھی

اوہ نو ! ! کچھ دیر بعد وہ بیڈ پر بیٹھتی اپنا سر ہاتھ میں تھام گئی اُس نے وہ باکس کھولا تک نہیں اس نے وہ باکس بیڈ پر رکھا اور خود باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگی

اف منال کر دیا نا اس کو ناراض ؟تُو بھی نہ ؟؟ منال نے خود کو کوسا کچھ دیر
!!تک سعد کے الفاظ سوچتی وہ بے چینی سے کھڑی ہوئی
!! پھر تیزی سے چینجنگ روم کی جانب بڑھی
تمہیں ناراض کیا ہے میں نے اج مناؤں گی بھی !!اور معافی بھی مانگوں
گی !! منال کہتی دوبارہ اپنا لہنگا نکالنے لگی جو ابھی اس نے رکھا تھا !! وہ اگلے
!! لمحے دوبارہ وہ لہنگا پہنتی چینجنگ روم میں موجود ڈریسنگ کے اگے بیٹھی
میکپ نکالتے اُس کے اپنا میک اپ شروع کیا اسے میک اپ بہت اچھا کرنا
اتا تھا !!اس نے سافٹ لیکن بے حد خوبصورت میک اپ کیا تھا کچھ ہی دیر
میں میک اپ ہو جانے کے بعد اس نے ہیئر سٹائل بنانا شروع کیا تھا
دوسری جانب سعد شاور لے کر باہر ایا منال کو کمرے میں نا پا کر اس نے
چینجنگ روم کا بند دروازہ دیکھا !!, پھر سر جھٹکتا وہ اپنے بال سکھاتا اب
!! سونے کی تیاری کرنے والا تھا

اسلئے بال نفاست سے بنائے بیڈ کراون سے ٹیک لگاے آخری نظر موبائل پر مار رہا تھا جب نظر بیڈ پر پڑے اسی باکس پر گئی تو کیا وہ باکس اس نے کھولا تک نہیں تھا شاید نہیں!!

سعد نظر انداز کرتا واپس اپنے فون کی جانب متوجہ ہو چکا تھا جب منال کو اس کے جذبات کی کوئی قدر نہیں تھی تو پھر وہ کیوں خود کو کسی اندھیرے میں رکھتا؟

منال نے جلدی سے اپنا دوپٹہ نکال کر اچھی طرح سے اپنے دوپٹہ سیٹ کیا جس طرح اج پولر والی نے سیٹ کیا تھا!! منال نے بلکل اسی طرح اپنا دوپٹہ سیٹ کیا!!

پھر اخری نظر وہ خود کو شیشے میں دیکھنے لگی وہ اب بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اسے کمی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اُس نے نتھ نہیں پہنی تھی!! مسکرا کر ڈریسنگ سے وہ نتھ نکال کر اُس نے پہنی پھر مسکرا کے خود کو دوبارہ ائینے میں دیکھا اب وہ دوبارہ مکمل دلہن لگ رہی تھی!!

"صرف دلہن نہیں" سعد ملک کی دلہن

سندر تو میں ہوں ہٹلر کتنا خوش نصیب ہے نا کتنی خوبصورت بیوی ملی ہے !!

خود کو اخری نظر شیشے میں دیکھ کر وہ داد دینے والے انداز میں بولی

اب باہر کیسے جاؤں ؟ پھے سوچوں میں گم ہوئی اُس کی ہمت نہیں ہو رہی

!! تھی باہر جانے کی لیکن یقیناً جانا تھا

!! وہ خود میں ہمت جمع کر رہی تھی باہر جانے کی جو بہت جلد ہو بھی چکی تھی

عمر اپنے کمرے کے آگے رکا !! اُس نے دروازے کے لوگ پر ہاتھ رکھ کر

!! گہرا سانس لیا پھر خود کو ریلیکس کرتے اس نے دروازہ کھولا

سامنے میرب ایل ای ڈی کھولیں گھونگھٹ سے جھانک جھانک کر سامنے

چلتے کارٹون دیکھ رہی تھی !! جب کے عمر سٹل اُسے دیکھ رہا تھا !! پھر اُس

!! کی کیوٹ سی حرکتوں پر مسکرائے بنا رہ نہ سکا

عمر مسکرا کر نفی میں سر ہلاتا آگے آیا کسی کے قدموں کے اہٹ محسوس کرتے میرب نے جھٹکے سے دائیں جانب دیکھا عمر کو آتا دیکھ اس نے جلدی سے اپنے چہرے پر پورا گھونگٹ ڈالا!!

عمر اُس کی اس ادا پر بھی بے اختیار مسکرایا تھا عمر چلتا ہوا اُس کے نزدیک آیا پھر ریموٹ اٹھا کر ایل ای ڈی بند کرنے لگا!!

نہیں کریں نا بند میں دیکھوں گی!! اسے ایل ای ڈی بند کرتے دیکھ میرب خفگی سے بولی

اوکے!! عمر میں آواز ہلکی کی تھی!! وہ نرمی سے بیڈ پر بیٹھا!!

اور خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا

چلیں جلدی سے گھونگھٹ ہٹا کر مجھے منہ دکھائی دیں!! اسے خاموشی سے خود کی جانب دیکھتا پا کر میرب نے اسے آگاہ کیا جب عمر نے مسکرا کر دھیرے سے اُس کا گھونگھٹ اٹھایا!!

اس کا گونگٹ اٹھانے پر ان دونوں کا دل زور وسے دھڑکا تھا!!

منہ دکھائی!! میرب نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ عمر کے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا

!! عمر نے مسکرا کر سائڈ ڈرور سے اک باکس نکال کر سامنے کیا

میرب تو اسے دیکھ کر ہی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی عمر نے نرمی

!! سے اس باکس کو کھولا

اس باکس کے کھلتے ہی اک خوبصورت ڈائمنڈ رنگ میرب کے سامنے آئی

!! وہ اتنی خوبصورت تھی کہ میرب اسے دیکھتی رہی

واؤ یہ رنگ تو بہت پیاری ہے!! میرب اس رنگ سے نظریں نہیں ہٹا

پا رہی تھی عمر نے رنگ اپنے ہاتھ میں تھام کر دوسرا ہاتھ میرب کے

!! نزدیک کیا جب میرب نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر رکھا

!! عمر نے نرمی سے وہ رنگ اُس کے ہاتھ میں پہنائی

یہ بہت قیمتی ہے! میرب رنگ کو دیکھ بے اختیار بولی

اب اور زیادہ ہو گئی ہے ! ! عمر نے بھی یہ جملہ بے اختیار ادا کیا تھا جب کے اُس کی بات پر میرب کچھ پل اُسے دیکھتی رہی پھر مسکرا کے شرم سے پلکیں جھکا گئی ! !

عمر نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں کے قریب کرتے اپنے لب رکھے ! ! میرب کا دل مانو دھڑک دھڑک کر باہر انے کو تھا

! ! دل میں طوفان اٹھ رہے تھے

س۔ سو جاتے ہیں ! ! عمر کو گہری نظروں سے خود کی جانب دیکھتا پا کر میرب اُسے دیکھ بولی

تمہیں نیند ارہی ہیں ؟ ؟ عمر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

نہیں نیند تو نہیں ارہی لیکن مجھے کارٹون دیکھنے ہے ! ! میرب نے جواباً کہا

جب عمر نے ریموٹ پر ہاتھ مارتے ایل ای ڈی بند کیا

ب۔ بند کیوں کر دیا؟ میرب اُسے دیکھ بولی

! ! کیونکہ یہ کارٹون دیکھنے کا وقت نہیں ہے ! ! عمر اُس کے نزدیک ہوا تھا

م۔مجھے نیند آرہی ہیں میں تھک گئی ہُوں چینج کر کے اتی ہُوں ! !اُسے اپنے قریب اتا دیکھ میرب فوراً بیڈ پر کھڑی ہوئی تھی لہنگے کے ساتھ ہی بیڈ سے چھلانگ لگانے لگی جب لہنگہ پیروں میں ایا !

اہ ! !ابھی وہ گرتی جب عمر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا عمر اپنا بھی بیلنس برقرار نہیں رکھ سکا تھا عمر بھی بیڈ پر گرا تھا جب کہ میرب اس کے اوپر !!

میرب کے بال عمر کے چہرے پر اچکے تھے جبکہ خوف سے میرب کی آنکھیں بند تھی عمر کچھ لمحے اُس کے بالوں میں گہرا سانس بھرنے لگا ! ! پھر ہاتھ آگے بڑھا کے اُس نے اپنے چہرے سے اُس کے بال ہٹاتے بغور میرب کا چہرہ دیکھا جو سختی سے آنکھیں میچے ہوئے تھی عمر کا ایک ہاتھ اُس کی کمر پر تھا جب کے دوسرے سے اُس نے میرب کے بال تھامے تھے جو اس کے چہرے پر بار بار ارہے تھے ! !خود کو محفوظ محسوس کرتے میرب

نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا اپنے بے حد قریب عمر کو دیکھ وہ ساخت ہوئی تھی

عمر کی سانسیں اُس کی گردن پر پڑھ رہی تھی!! جب کہ عمر خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا کچھ دیر بعد میرب اٹھ کر بیٹھنے لگی جب عمر نے اُس کی پشت پر اپنی گرفت مضبوط کی

میرب نے گھبرا کر اُسے دیکھا تھا!! جب عمر نے دھما سا مسکرا کر تھوڑا عمر اٹھتے اُس کے گال پر لب رکھے تھے!! میرب کو یہ لمس اپنی روح میں !! سرایت کرتا محسوس ہوا تھا یہ عمر کا پہلا لمس تھا

میرب اپنے دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی !! جو کہ یقیناً فل وقت ممکن نہیں تھا

دوسری جانب منال گیٹ کھول چکی تھی گیٹ کھلنے کی آواز پر سعد نے لمحے بھر کیلئے چینجنگ روم کے دروازے کی جانب دیکھا پھر اگلے لمحے وہ

نظریں پھیرنے لگا تھا جب اس نے اک جھٹکے سے پھر دیکھا تھا کیونکہ اب منال دھیرے سے پورا دروازہ کھولتی باہر آئی تھی!! اس کے چہرے پر گھونگٹ دلا ہوا تھا

سعد سٹل ہوا تھا یہ بھی اس کی امید کے آر ہوا تھا!! وہ ہانک بنا اُسے دیکھ رہا تھا جب کے منال مسکرا کر چینجگ روم سے باہر آئی تھی!!

منال اُسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی جب کے سعد سٹل ہانک بنے اُسے دیکھ رہا تھا!! اسے ملال سے بالکل اس چیز کی امید نہیں تھی!!

بنا اُمید کے ہوئی چیزیں اکثر خوبصورت ہوتی ہے جیسے کہ ابھی وہ منظر بے حد خوبصورت تھا!!

منال قدم بہ قدم چلتی اُس کے نزدیک ائی!! اُس کے چلنے پر اُس کی پیال سے اتی وہ چھن چھن سعد کے دل پر لگ رہی تھی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا!!!

جب کے منال بیڈ کے قریب اتی اپنے چہرے پر گھونگھٹ درست کرتی بیڈ پر بیٹھی تھی!!

اپنا لہنگا اچھے سے پھیلاتے اب وہ نتی نویلی دلہنو کی طرح دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھ کر بیٹھ چکی تھی!!

چلو ہٹلر 4 پلے کرو!! باہر جاؤ اور پھر سے اؤ!! منال نے اُسے کہنی مارتے ہوئے کہا جب کے سعد بنا کسی الفاظ کے بس اُس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا؛؛

حیرت کی دنیا اہستہ اہستہ ختم ہو رہی تھی!! کیونکہ اصل دنیا کا یہ منظر باہر حسین تھا!!

اسے ابھی بھی سیٹل بیٹھے دیکھ منال نے منہ بنایا؛؛

چلو حیرت کی دنیا سے باہر بھی اجاؤ میں تمہارے لیے دوبارہ سے تیار ہوئی ہوں تم کوئی ری ایکشن تو دو!! بلکہ جاؤ اور پھر سے اندر اؤ!! اور مجھے دیکھ کر ری ایکشن ویسے ہی دینا جیسے تم پہلی باری میں دینے والے تھے!! منال

اُسے سمجھا رہی تھی جب کے سعد سیدھا ہو کر بیٹھے اُسے سن کم دیکھ زدار ہا تھا

ت۔ تُم دوبارہ ریڈی ہوئی ہو؟ سعد نے بمشکل پوچھا

حد ہو گئی ویسے اک تو تمہارے لیے میں پورا تیار ہو کر ائی ہوں اوپر سے تم مجھ سے سوال جواب کر رہے ہو! منال سلگ کر بولی

مجھے بتا تو دو!! سعد نے اُسے دیکھ کہا

تمہارے سامنے میں شاور لے کر ائی تھی اس کے بعد میں ریڈی نہیں تھی پھر جا کر پھر ریڈی ہو کر ائی ہوں!! منال نے اپنا دوپٹہ درست کرتے بتایا

میرے لیے؟ ایک اور عجیب سوال سعد کی جانب سے ایا

نہیں!! پڑوسیوں کے لیے!! منال کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے

ہاہا!! اف کورس میرے لیے تم پڑوسوں کے لیے کیوں تیار ہو گی؟ سعد دھیما سا ہنسا تھا جب منال نے گھونگھٹ کے نیچے سے اس کی حسین مسکراہٹ اپنے دل میں اتاری تھی

جب تمہیں پتہ ہے پھر تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو؟ منال نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

یقین نہیں ارہا مجھے بالکل بھی!! سعد بن پلک جھپکائیں اُسے دیکھ رہا تھا اس کا چہرہ دیکھنے سے وہ قاصر تھا لیکن گھونگھٹ سے تھوڑا بہت تو اس کا چہرہ اسے نظر ارہا تھا!!

یار وقت ضائع مت کرو ہٹلر!! کیونکہ میں اتنا بھاری لہنگا زیادہ دیر نہیں پہن سکتی تم جلدی جاؤ اور دروازے سے انٹر ہو!! منال اُس کا ہاتھ تھامے اُسے اٹھنے کا کہہ رہی تھی

یار ضروری ہے واپس انا یہی بیٹھے بیٹھے بھی تو کام ہو سکتا ہے!! سعد نے اُس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی تھی

میں تمہارے لیے اتنا بھاری لہنگا پہن کے بیٹھی ہوں دس کلو کا میک اپ لگایا ہوا ہے اور تم میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتے؟ منال خفگی سے بولی

اچھا جاتا ہُوں ! ! پہلے میں تمہارا گھونگٹ اٹھاو ؟ سعد اٹھنے لگا تھا جب اٹھتے اٹھتے وہ واپس بیٹھا اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا اسے دیکھنے کے لیے

اُف خدایا سعد ملک تمہیں کچھ نہیں پتہ پہلے باہر جاؤ پھر اندر انا ! ! منال سلگ کر بولی

اچھا تو تُم اتنا سلگ کیوں رہی ہو میری پہلی شادی ہیں یہ ! سعد کہتا کھڑا ہوا ہاں میری تو تیسری ہے ؟ منال نے ابرو اٹھائے کہا تھا اُس کے تصورات سعد نہیں دیکھ پا رہا تھا

خبردار جو تم نے دوسرے تیسری شادی کا نام بھی لیا تو ! ! سعد وارننگ دینے والے انداز میں کہتا تھا کمرے سے باہر نکلا

جب میں بولوں تب انا ! ! منال نے آواز لگائی پھر جلدی جلدی اچھے سے ! ! گھونگھٹ ٹھک کیا لہنگا وغیرہ ٹھک کر کے وہ ارام سے بیٹھی

ہمم آجاؤ ! ! منال کے کہنے پر دروازہ کھول کر سعد اندر داخل ہوا تھا ! ! سعد اور منال دونوں کا دل عجیب طرح دھڑکا تھا

سعد نے بھی ہاتھوں سے اپنے بال جو پہلے ہی درست تھے انہیں مزید درست کیا!! پھر تیزی سے ڈریسنگ کی جانب بڑھا وہاں سے پرفیوم اٹھاتے !!اس نے اپنے اوپر لگایا تھا

اپنی شرٹ ٹھک کرتے اب اس نے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے تھے!! بیڈ !!پر بیٹھتے اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

سعد نے اہستہ سے اُس کا گھونگھٹ اٹھایا! جب منال کا خوبصورت چہرہ اس کے سامنے واضح ہوا منال کی نظریں نیچے تھی ساری بات تو یہ تھی کہ سعد !نے پہلی بار اس کی نظریں نیچے دیکھی تھی

ماشاءاللہ!! بہت خوبصورت لگ رہی ہو تُم!! اس کے لبوں نے بے اختیار حرکت لی تھی!! جب کے منال کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ ائی تھی

سعد نے عقیدت بھرا لمس اُس کی پیشانی پر چھوڑا تھا!! اور منال نے اب بھی وہ لمس خود میں اتارا تھا

ہٹلر ! ! منال نے اُسے پکارا شاید اسے کچھ یاد آیا تھا

ہمم ! ! اس نے گھمبیر آواز میں جواب دیا

تم نے کبھی مجھے بتایا نہیں کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو یا نہیں ؟ ہول میں بھی نہیں بتایا اب بتا دو ! منال نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا شاید وہ جاننا چاہتی تھی

سعد نے مسکرا کر بنا کوئی جواب دیے وہ باکس اٹھایا ! باکس کو کھولنے پر منال کی نظر اُس پر گئی تھی

سعد نے اک پینڈینٹ اُس باکس سے نکالا تھا جب کے منال جو اس کے جواب نہ دینے پر کچھ کہنے لگی تھی اب اچانک اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

لکھا تھا جو کے یقیناً ڈائمنڈ سے بنا تھا ! ! سعد M اُس پینڈینٹ پر چھوٹا سا ! ! نے مسکرا کر اُسے منال کی گردن کی زینت بنایا تھا

یہ بہت خوبصورت ہیں ! ! منال کے لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی

تم پر زیادہ خوبصورت لگ رہا ہیں ! ! سعد نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما تھا ! !

سعد نے نرمی سے اُس کے ہاتھ پر لب رکھے جب منال کے چہرے پر گلال بکھرے تھے ! !

تم شرما رہی ہو ؟ سعد نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے کہا

نہیں میں کیوں شرماؤں گی ! ! وہ ہمیشہ کی طرح اج بھی مکر گئی تھی

تم بلش کر رہی ہو میڈم ! ! سعد نے اُسے اپنے نزدیک کیا تھا

بلش کر نہیں رہی میں نے بلش لگایا ہے یہ جو تمہیں بلش لگ رہا ہے نا یہ میں نے بھر بھر کے اپنے گالوں پر لگایا ہے ! ! وہ اب بھی کسی حال میں ماننے کو تیار نہیں تھی ! !

سعد نے مسکرا کر اُس کا دوسرا ہاتھ بھی چما تھا

کیا میں تمہاری ہیلپ کروں ؟عمر کب سے صوفے پر بیٹھے سامنے ڈریسنگ
کے اگے اپنی جیولری اتارتی میرب کو دیکھ رہا تھا جو کب سے اپنی جولری میں
الجھی ہوئی تھی عمر خود کو ظاہر موبائل میں مصروف کر رہا تھا لیکن اس کی
نظریں ہر وقت میرب پر ہی تھی ! ! اس لیے وہ تھوڑی دیر بعد بولا
اوکے کر دیں ! ! یہ اتر ہی نہیں رہی اور یہ بال بھی اتنی پینوں سے سیٹ
ہوئے ہیں ! ! میرب نے اسباب میں سر ہلایا تھا جب عمر کھڑا ہوتا اُس کی
جانب ایا
دکھاؤ مجھے ! ! عمر نے اُس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ اُس کا رخ دوبارہ شیشے کی
! ! جانب کیا
اب ان دونوں کا عکس شیشے میں نظر ارہا تھا ! ! عمر نے اُس کے بال اک
! ! کندھے پر ڈالے تھے

اُس کی گردن پر پہناوہ نیکلیس بہت نرمی سے اتار رہا تھا لیکن اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ٹچ ہو رہے تھے جو میرب کی سانسیں اوتھل پوتھل کر رہے تھے !!

عمر نے بے اختیار شیشے میں دیکھا تھا جہاں میرب کی نظریں اٹھ نہیں رہی تھی چہرہ گلال بکھیر رہا تھا !!

عمر نے مسکرا کے نیکلیس اُتار کر ٹیبل پر رکھا !!

دکھاؤ مجھے !! اُس کا رخ اپنی جانب موڑتے عمر اب اُس کے بالوں سے وہ بہت ساری پینے ہٹا رہا تھا جن سے دوپٹہ قید تھا !!

میرب کے لبوں پر بھی دھیمی سی مسکراہٹ تھی !! اور عمر نے بغور اس کے لبوں پر وہ مسکراہٹ دیکھی تھی !!

میر کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا !! ابرش صوفے پر بیٹھی تھی وہ اب بھی ویسے ہی تیار ہوئی تھی !!

میر اک نظر اسے دیکھتا بیڈ پر جا کر بیٹھا ابرش جو یہ سوچ رہی تھی کے میر صوفے پر اکر بیٹھے گا اب حیرت سے اُسے دیکھنے لگی جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے بیٹھ رہا تھا

!!ابرش نے بغور میر کو دیکھا!! وہ شاید انتظار میں تھی

تم کسی چیز کا انتظار کر رہی ہو؟ میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب ابرش نے خفگی سے اُسے دیکھا

بولو؟ اُسے خاموش دیکھ میر نے پھر سے استفسار کیا

نہیں میں کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہی!! ابرش نفی میں سر ہلاتی بولی

تم نے اب تک کپڑے بھی چینج نہیں کیے!! اتنا ہیوی ڈریس تھکا رہا ہو گا تمہیں!! میر اُسے دیکھ بولا جب ابرش کو مزید حیرت کے جھٹکے لگے

ہاں میں بس چینج کرنے جا رہی تھی!! ابرش نے غصے اور خفگی کے ملے جلے تاثرات میں کہا

ہمم صحیح!! میر نے بغور اُس کے غصے میں ڈھلتے تصورات دیکھ کہا تھا

ایک کام کرو اندر جاؤ اور اُدھر اک ڈریس رکھا ہیں اُسے پہن کر آؤ!! میر نے کچھ دیر بعد کچھ سوچتے ہوئے کہا

کون سا؟ ابرش نے ہنوز خفگی سے پوچھا

اندر ہیں!! میر نے چینجنگ روم کی جانب اشارہ کیا تھا جب ابرش خفگی سے کھڑی ہوئی!!

اور چینجنگ روم میں داخل ہوئی!! اُسے غصّہ ارہا تھا جو کے ہے شک جائز تھا!!

اچھا سنو!! اِدھر اؤ!! میر نے کہا تھا جب اُس کے قدم رکے

وہ میر کی جانب مڑی تھی جبکہ اُس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ ائی تھی وہ یہی انتظار کر رہی تھی کہ میر اسے روکے!!

میر اٹھ کر اُس کی جانب ایا!!

پھر بغور اُس کا چہرہ دیکھنے لگا!! ابرش میر کے کچھ بولنے کا انتظار کر رہی تھی!!

جاؤ چینج کر کے آؤ!! میر کہتا واپس بیڈ پر بیٹھا!! جب کے ابرش نے غصے سے ناک پھلائی

ابرش پیر پٹھکتی چینجنگ روم میں بند ہوئی میر نے اُس کا تپا ہوا چہرا دیکھ اپنی ہنسی دبای تھی !!

اُس کے بدلتے تصورات میر کو قہقہ لگانے پر مجبور کر رہے تھے لیکن فلحال وہ قہقہ لگانے سے قاصر تھا

میر مسکراتا ہوا فون میں مصروف ہوا تھا!! اس کا یہ روپ وہ بہت گہری نظروں سے اپنے اندر اتار چکا تھا اور یہ بات سے شاید ابرش انجان تھی !!

میر کو ہو کیا گیا ہے؟ کچھ نہیں بولے؟ فنکشن پر جانے سے پہلے تو اتنے رومینٹک ہو رہے تھے اور اب کہہ رہے ہیں چینج کر لوں!! اوہ گوڈ!! ابرش پریشانی سے بولتی اپنا دوپٹہ اتار رہی تھی !!

میر نے گھڑی میں وقت دیکھا 12 بجنے میں 15 منٹ باقی تھے ! ! اج کا فنکشن جلدی شروع کرواکر جلدی ختم میر نے کروایا تھا ! ! ! کیوں ؟ وجہ کوئی نہیں جانتا تھا

اُف خدایا میرا دل بھی نہیں کر رہا اسے چینج کرنے کا اتنا خوبصورت لگ رہی ہوں میں ! ! ابرش شیشے میں خود کو دیکھ باتیں کر رہی تھی وہ میر کی تعریف کے انتظار میں تھی یہاں تو الٹا ہی ہو گیا تھا ! !

اوہ او کے ! ! ریلیکس ابرش جلدی چینج کر کے باہر نکل ! ! ابرش نے خود کو ریلیکس کیا پھر ادھر ادھر نظر دوڑائی اُسے سامنے ہی ایک ڈریس رکھا دکھائی دیا تھا اس نے اُس کی جانب قدم بڑھائے ؛؛

ہمم شاید یہی ہیں ! ! ابرش نے کہتے اُسے اٹھایا پھر اُسے کھولا ! !

واؤ ! ! بے اختیار ابرش کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوا تھا

وہ ایک ریڈ ساڑی تھی جو کہ حد سے زیادہ خوبصورت تھی اس کا کلر اس قدر خوبصورت ریڈ ڈیپ تھا کہ دیکھتے ہی کوئی بھی اس رنگ کا دیوانہ ہو سکتا تھا!!

یہ کتنا خوبصورت کلر ہے!! ابرش نے ساڑی پر ہاتھ پھیرا تھا!!
کب انا ہیں تُم نے؟ باہر سے میر کی سنجیدہ آواز سنائی دی
ا۔ارہی ہوں میر!! ابرش جو اُس رنگ میں کھوئی ہوئی تھی اب جلدی سے سیدھی ہوئی!!

وہ جلدی سے چینج کرتی اپنے بال وغیرہ کھول کر پشت پر کھول چکی تھی!! اسے میک اپ اتارنے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ میک اپ پہلے ہی اتنا ہیوی نہیں تھا!!

تو ساڑی کے ساتھ وہ میک اپ خوب اٹھ رہا تھا!! وہ ساڑی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس کی سفید رنگت پر وہ ڈارک ریڈ کلر خوب اٹھ رہا تھا ساڑی کا بلاؤز زرا چھوٹا نہیں تھا آستینیں بھی فل تھی!!

لیکن بیلی واضح ہو رہی تھی جو نیٹ کے پلو سے چھپ تھوڑی چھپ رہی
!! تھی

!! پلو مکمل نیٹ کا تھا جو مزید نکھار رہا تھا

ابرش نے بالوں کے کرل نہیں کھولے تھے جو اس کی پشت پر بے حد
!! خوبصورت لگ رہے تھے

ابرش آخری نظر خود کو دیکھتی اب کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلی !!

!! ابھی وہ کچھ دیکھ پاتی جب میر نے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھی

اہ ! ! اچانک ہونے والے حملے پر ابھی وہ چیختی جب میر نے اُسے اپنے سینے
!! سے لگایا

اُس نے اک لفظ نہیں کہا تھا لیکن میر کی خوشبو محسوس کرتے اُسے سکون ملا
!! تھا کیونکہ مقابل میر تھا

میر آپ نے پٹی کیوں باندی ہیں ؟ابرش نے میر کا ہاتھ تھامے کہا

بتاتا ہُوں ! ! میر نے پٹی اچھے سے باندھتے ہوئے کہا گھڑی میں وقت دیکھا

12 ! ! بجنے میں بس پانچ منٹ باقی تھے

میں چلوں گی کیسے مجھے کچھ نظر نہیں ارہا میر ! ! ابرش نے میر کے ہاتھ پر پکڑ مضبوط کی تھی

تمہیں چلنا نہیں ہے میری جان ! ! میر نے کہتے اُسے اپنی باہوں میں اٹھایا ! ! تھا

م۔میر ! ! ابرش نے میر کی گردن میں بازو ڈالے تھے

! ! اسے معلوم تھا کہ اس کے لیے سب سے محفوظ جگہ میر کی نزدیکی ہیں

! ! میر اب اُسے لیے اوپر ٹریس کی جانب بڑھ چکا تھا

میر ہم لوگ کہاں جارہے ہیں ؟ ابرش جاننے کے لیے بہت بے صبری ہو رہی تھی

تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا ! ! میر نے مسکرا کر کہا میر ٹریس پر پوچھتا

اب مسکرا کے بلکل دھیرے سے ابرش کو نیچے اتار چکا تھا

یہ پٹی کھولوں؟؟ابرش بے صبری سے بولی

ابھی نہیں میں خود کھولوں گا!!میر اس کی بے صبری دیکھ مسکرا رہا تھا میر

!نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا 12 بجنے میں ایک منٹ باقی تھا

۔۔میر نے اُس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں گنتے ساتھ 2 3

اس کی پٹی کھولنا شروع کی تھی

ایک کہنے پر میر نے اس کے پٹی کھولی تھی جب ابرش نے جھٹکے سے !! 1

اپنی انکھیں کھولی

!!سامنے کا منظر اس کے لیے بے یقینی اور حیرت کا حامل تھا

اُوپر دیکھو!!میر نے اُسے آسمان کی جانب متوجہ کیا ابرش نے جھٹکے سے

اوپر دیکھا تھا جب آسمان پر اچانک ایک تیز روشنی ہوئی تھی اُس روشنی کے

ہٹنے پر رنگ برنگا خوبصورت سا آسمان پر

Happy Birthday Jan e Meer!!

لکھا تھا ابرش بے یقینی سے سب دیکھ رہی تھی کچھ دیر بعد یہ لکھائی ہٹتی اک
!!آواز کے ساتھ گلاب کے پھول اُن پر برسا چکی تھی

بارش کی طرح گلاب کے پھول اوپر سے نیچے ارہے تھے!!ابرش نے فورا
اپنے ہاتھ ہوا میں اٹھائے تھے جب بہت سے پھول اُس کے ہاتھ میں جمع
!! ہوئے ابرش اب بھی بے یقینی سے سب دیکھ رہی تھی

یہ سب واقع بہت حیرت کا باعث تھا!!جو خوبصورت منظر اس نے ابھی
!!اسمان پر دیکھا تھا شاید وہ کبھی خوابوں میں بھی نہیں دیکھ سکتی تھی

ہیپی برتھ ڈے میرا بچا!!مریم نے اُس کا گال چم کر اُس کے کان میں
!!سرگوشی کی تھی جب ابرش دھیرے دھیرے حیرت کی دنیا سے باہر ائی
اُس کی انکھوں میں یکدم نمی جمع ہونا شروع ہوئی تھی!!وہ ایک جھٹکے سے
پیچھے مڑتی میر کے سینے سے لگی تھی!!اگلے لمحے کئی انسوں ٹوٹ کر میر کی
!! شرٹ پر گرے تھے

میر نے مسکرا کر اُس کے گرد حصار باندھا!! پھر کچھ دیر بعد اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اپنے سامنے کیا!!

میر نے اپنے لبوں سے اُس کے انسوں چُنے تھے!!!

مجھے تمہاری انکھوں میں خوشی کے انسو بھی برداشت نہیں ہے!! میر کی گھمبیر آواز اُس کے کانوں میں گونجی تھی!! ابرش نے مزید سخت گرفت میر کے گرد کی تھی!! اُسے اب بھی یہ سب ایک بے حد خوبصورت خواب لگ رہا تھا!! میر نے اُس کی پیشانی چومتے اُس کا رخ واپس سامنے کی جانب کیا ابرش ابھی کچھ بھی بولنے کی سچویشن میں نہیں تھی!! ابرش نے سامنے دیکھا

جہاں حد تک کی تعداد میں لال غبارے نیچے جمع تھے جب کے سامنے اک گول ساڈیکور بنایا گیا تھا جو لال اور سفید گلابو سے بھرا تھا وہ ڈیزائن حد سے زیادہ خوبصورت تھا!! مکمل گلابوں سے سجا وہ ڈیکور ابرش کو اپنے دل میں اترتا محسوس ہو رہا تھا!!

آس پاس

بڑے بڑے گلاب کے بکے موجود تھے کیونکہ ابرش کو گلاب بے حد پسند تھے!!اور یہ بات میرا چھے سے جانتا تھا!!

م۔میر یہ سب مجھے خواب لگ رہا ہیں! وہ بھرائی آواز میں بولی اسے یقین کرنا بے حد مشکل لگ رہا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی زندگی خواب کی طرح ہو گی!!

یہ سب حقیقت ہے میری جان!!میر نے مسکرا کر اُس کی کان کی لوں پر لب رکھے تھے!!

ہیپی برتھڈے ٹو یو!!ہیپی برتھ ڈے ڈیئر ابرش!!اچانک کچھ اوازیں اُسے انا شروع ہوئی تھی ابرش نے سامنے دیکھا یہ آواز ڈیگ سے ارہی تھی!!

سب نے تمہیں وش کیا ہے یہ میں نے ریکارڈ کروالیا تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا اس موومنٹ میں کوئی تیسرا بھی موجود ہو!!میر نے مسکرا کر کہا اُس

ڈیگ سے سب گھر والوں کی آوازارہی تھی ینگ پارٹی سے لیکر بڑوں کی بھی!!

میر یہ سب بہت خوبصورت ہے تھینک یو سو مچ!!ابرش بھرائی اواز میں کہتی میر کے سینے سے لگی تھی

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں بھی کسی کے لیے اتنی سپیشل ہو سکتی ہوں!!ابرش کی آنکھ سے ایک انسو ٹوٹ کر کے رہ تھا اتنی خوشی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی!!

تم میرے دل میں بستی ہو!!یہ بات تُم اچھے سے جانتی ہو!!میر نے اُس کے بالوں پر لب رکھے تھے

آؤ کیک کٹ کرتے ہیں!!میر اُس کا ہاتھ تھامے آگے کی جانب بڑھا تھا ابرش بھی مسکرا کر میر کے ساتھ بڑھی تھی نیچے چلنے کے راستے پر بھی پھول بھینچے تھے جن کی خوشبو ابرش کو اسیر کر رہی تھی!!

کیک تک پوھوچتے ابرش کے انکھیں مزید خوشی سے پھیلی تھی

کیونکہ کیک پر تصویر بنی تھی!! جس میں میر نے اُس کے گال پر لب رکھے تھے اور ابرش کیمرے میں دیکھنے کے بجائے شرم سے نظریں جھکا گئی تھی ہ۔ ہماری تصویر!! ابرش خوشی سے بولی جب میر نے اسباب میں سر ہلایا !!

آپ کٹ کرتے ہیں!! میر نے اُسے نائف پکڑائی تھی!! اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اُن دونوں نے کیک کٹ کرنا شروع کیا!

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو!! ہیپی برتھ ڈے مس ابرش!! میر نے اُس کے کان کے قریب جھٹکے گھمبیر آواز میں کہا تھا میر کا اک ہاتھ اُس کے پیٹ پر تھا !! جب کے دوسرے سے کیک کٹ ہو رہا تھا

ابرش نے کیک کا پیس اٹھا کر میر کے لبوں کے نزدیک کیا!! جسے میر نے !! تھوڑا سا کھاتے ہاتھوں میں تھاما

!! پھر ابرش کے لبوں کے نزدیک کیا جب ابرش نے تھوڑا سا کھایا

!! یہ بہت مزے کا ہے!! ابرش نے مسکرا کر کہا

!!تھینک یو میر!!ان سب کیلئے!!ابرش کی انکھیں اب بھی نم تھی
میں بالکل بھول گئی تھی کہ اج میری برتھ ڈے ہے شادی کے دوران پھر
اس کے بعد عمر بھائی کی جو سچویشن کیریٹ ہو گئی تھی مجھے یاد ہی نہیں تھا کہ
اج میری برتھ ڈے ہے اتنی مصروفیات میں بھی اپ میرے برتھ ڈے
نہیں بھولے!!ابرش محبت بھری نظروں سے میر کو دیکھ بولی
تم سے جڑی کوئی بھی چیز میں نہیں بھول سکتا!!میر نے مسکرا کر کہا
تمہارا برتھڈے گفٹ!!میر نے اپنی جیب سے ایک اینولب نکال کر اس
!!کے ہاتھوں میں تھمایا
ابرش نے مسکرا کر اس اینولپ کو تھاما تھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا اس میں
!!کیا ہے
کیا ہیں اس میں میر!!اُسے کھولتے ہوئے ابرش نے مسکرا کر پوچھا جب
میر نے اُسے پورا کھولنے کا اشارہ کیا ابرش نے مسکرا کر اُسے کھول کر اپنے
!! سامنے کیا

جیسے جیسے وہ پڑھ رہی تھی اس کی انکھوں میں دوبارہ سے بے یقینی اپنی جگہ لے رہی تھی میر بغور اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر بے یقینی کے ساتھ ساتھ بے حد خوشی بھی دکھائی دے رہی تھی لیکن فی الحال زیادہ بے یقینی کی مقدار تھی!!

تھائی لینڈہ۔ہانگ کونگ ڈسنی لینڈ و۔اوہ مائے گوڈ۔دبئ؟۔۔۔۔۔ابرش بے یقینی سے اس میں لکھی تمام چیزیں پڑھ رہی تھی

پڑھنے کے بعد اس نے جھٹکے سے میر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

ی۔یہ؟ابرش سے اگے بولا نہ گیا

سیون کنٹری پاسپورٹ ویزا ہم لوگ جا رہے ہیں اپنے ہنیمون پر تمہارا خواب تھا ان تمام کنٹریز میں گھومنے کا تو میں نے سوچا اک ساتھ تمہیں تمہارا خواب دیا جائے!!میر نے مسکرا کر کہا

اپ کو کیسے پتہ مجھے ساری کنٹریز میں جانے کا خواب تھا!!ابرش نے اُسے دیکھ بے یقینی سے پوچھا

تمہاری پرسنل ڈائری!! ایم سوری مجھے پتہ ہے کسی کی پرسنل ڈائری کھول کر نہیں پڑنی چاہیے لیکن پھر میں نے سوچا کہ تم بھی تو میری ہو نا ہم دونوں کے بیچ کیا پرسنل اس ڈائری میں تم نے اپنی یہ تمام چیزیں لکھی ہوئی ہیں اور تم نے اس میں گلاب کے پھولوں کو لے کر تمہارا پیار بھی بتایا تھا تو دیکھو آج تمہارے لیے ہزاروں کی تعداد میں گلاب کے پھول موجود ہیں جو جو تمہیں پسند ہے وہ ہر چیز تمہارے قدموں میں موجود ہو گی!! میر نے دلفریب انداز میں جواب دیا

م۔میر مجھ سے اتنی ساری خوشی ایک ساتھ ہینڈل نہیں ہو رہی!! ابرش نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا تھا میر نے مسکرا کر اسے تھاما ویل یہ تمہارا برتھ ڈے گفٹ نہیں تھا یہ تمہارا نیمون گفٹ تھا تمہارے برتھ ڈے کا گفٹ ابھی بھی باقی ہے!! میر نے کہتے اپنی جیب سے اک باکس نکالا تھا !!

!اُسے کھولنے کے بعد میر نے اُس میں موجود پائل باہر نکالی

پایل!!ابرش نے خوشی سے چہک کر کہا

ہاں تمہارے ڈائری میں تمہاری فیورٹ چیزوں میں پائل بھی شمار ہوتی ہے نا؟میر نے مسکرا کر کہا پھر ابرش کو پیچھے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ابرش مسکرا کر اس پر بیٹھی تھی!!

جب میر گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا!!ابرش کا نازک پیر اپنے پاس لیتے اُس نے پایل پہنانی چاہی

م۔میر مجھے اچھا نہیں لگ رہا اپ میرے پاؤں کو چھوئے!!ابرش میر کو دیکھ بولی

تم پوری کی پوری میری ہو میں تمہیں کہیں سے بھی چھو میری مرضی نا؟ میر نے معائنے خیزی سے کہتے پیال اُسے پہنائی تھی جب کے ابرش اپنا سرخ چہرہ لیے خاموش ہوئی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا وہ کچھ بولے گی تو میر کا کچھ ایسا جواب ہو گا جس سے وہ سرخ ہوئے بنا رہ نہیں سکے گی!!

میر نے اک پیر میں پیال پہناتے اپنے لب رکھے تھے دوسرے میں بھی پہناتے یہی عمل دہرایا تھا!! ابرش کی گرفت اُس کی ساڑی پر مضبوط ہو رہی تھی!؛

میر نے اُس کا چہرہ دیکھا جو سرخ پڑھ رہا تھا!! میر مسکرا کر کھڑا ہوا ابرش بھی مسکرا کر کھڑی ہوئی تھی!!

تمہاری ڈائری میں تمہاری فیورٹ چیز مجھ سے شادی کرنا بھی شمار ہوتی تھی جو کہ ہو چکی ہے!! اس کے علاوہ دلہن بننا تھی وہ بھی ہو گیا!!

ایک بیٹی کی خواہش تھی جس پر تم نے اگے لکھا ہے کہ بیلا کے انے سے ہو گئی ہے پوری!!

بس تمہاری اک خواہش رہ گئی!! وہ ہے اک بیٹا!! میر نے کہتے شرارت سے اُسے دیکھا دیکھا تھا!!

ا۔اچھی بات نہیں ہوتی کسی کی ڈائری پڑھنا!! ابرش نے اِدھر اِدھر دیکھا تھا

وہ کسی کی نہیں میری بیوی کی تھی ! ! میر نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

یہ خواہش رہ گئی جسے میں ان سب کی طرح بہت جلدی پورا کر دوں گا ! !

میر نے معائنے خیز لہجے میں کہا ابرش کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُس کی نظروں سے اوجھل ہو جائے ! !

اچھا ہاں تُم نے میرے بارے میں بھی ڈائری میں کافی کچھ لکھا ہے ! !

شروع سے لیکر اب تک ! ! میر نے مصنوعی سوچتے ہوئے کہا جب کے آنکھوں میں شرارت لیے وہ مسلسل ابرش کو دیکھ رہا تھا ! !

ا۔آپ نے آگے کا کیوں پڑھا ! ! م۔میر ! ! ابرش کا چہرہ ٹماٹر بن رہا تھا

اور تُم نے یہ بھی لکھا ہے کے تمہیں رومینٹک ناول پسند ہیں ! ! تو اُس م ۔۔۔ابھی میر آگے بولتا جب ابرش نے اُس کے لبوں پر ہاتھ رکھا

بس ! ! بس میر پلز ! ! ابرش میر کے سینے میں چھپتی ہوئی بولی جب میر کا پر کشش قہقہ وہاں گنجا تھا ! !

یار تم نے خود ہی تو لکھا ہے اب تم خود ہی شرما رہی ہو ! ! میر قہقہ لگاتا ہوا بولا

! ! ابرش مزید اُس کے سینے میں چھپی تھی

ھے ریڈ پینٹ کوٹ میں دیکھنا چاہتی ہو ! ! دیکھو ! ! j تم نے لکھا تھا کہ تم مج

! میر نے اُس کا چہرہ نزدیک کیا جب ابرش نے میر کو دیکھا

ابرش کی آنکھیں خوشی سے چہک اٹھی تھی ! ! وہ بلکل ابرش کی ساڑی کے

رنگ کا ڈیپ کوٹ پینٹ میں ملبوس ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا اس پر وہ

ڈارک رنگ خوب جچ رہا تھا

ماشاءاللہ ! آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں ! ! میری پسند اپ کے لیے ہمیشہ

خوبصورت رہی ہیں ! ! ابرش نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا تھا

! ! کیونکہ ابرش اب میر کو اچھے سے دیکھ رہی تھی

! ! وہ حد سے زدا پیار الگ رہا تھا

تم نے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ تم چاہتی ہو کے تُم میرے بالوں کو اپنے ہاتھو سے پھیلا کر میری پیشانی پر حائل کرو!! کیونکہ میں تمہیں میسی بالوں میں زیادہ پیارا لگتا ہوں!!

ہمم کرلو!! میر اُس کے نزدیک ایا تھا پھر تھوڑا جھک کر بولا کیونکہ ابرش نے ہیل نہیں پہنی تھی!!

ابرش کو اس وقت مزید میر سے عشق ہو رہا تھا وہ شخص واقعی کروڑوں میں ایک تھا اس کے جیسا اج تک کوئی پیدا نہیں ہوا تھا اور نا کبھی ہونا تھا!! وہ اُس کی تمام خواہشیں پوری کر رہا تھا!!

ابرش نے نم آنکھوں میں دنیا جہاں کا پیار لیے اُسے دیکھتے اپنے ہاتھ اُس کے بالوں میں الجھائے تھے یہ بھی ابرش کی خواہش میں اتا تھا!!

وہ جب جب اس کے ترتیب ہوئے بال دیکھتی تھی اس کا دل یہ کرنے کو کرتا تھا!!

ابرش نے کھل کھلاتے ہوئے اس کے بال اس کی پیشانی پر پھیلائے تھے ! !
! !اُس کی کھل کھلاہٹ میر کو سکون دے رہی تھی
! !کچھ دیر بعد ابرش نے اپنا ہاتھ ہٹایا اور پھر سے اپنے سینے پر رکھا
اُف ! !اپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں میسی ہیرز میں ! !ابرش نے پیار لوٹاتی
! ! نظروں سے اُسے دیکھا تھا کیونکہ وہ اب کئی گنا زیادہ پیارا لگ رہا تھا
بال اُس کی پیشانی پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے ! !وہ ہر لک میں بے حد
! !خوبصورت لگتا تھا

اس کے بعد والی تمہاری خواہش میں بولوں یا شرم سے تم نے۔۔۔میر کہے
رہا تھا جب ابرش نے بات کاٹی
ن۔ نہیں بولیں ! !بھول جائے اُسے ! !ابرش نے تیزی سے نفی میں سر
ہلایا جب میر نے اپنی مسکراہٹ دبای
اسے بھولوں گا نہیں یہ پینڈنگ پر ہے اگے بڑھتے ہیں ! !میر نے اُسے دیکھ
کہا

!!تو یہ تمہاری پسندیدہ چیزوں میں اخری چیز ہے جسے تم کرنا چاہتی ہو
تم نے لکھا ہے تم ایک رات اسمان کے نیچے میرے ساتھ جاگ کر صرف باتیں کرتے ہوئے گزارنا چاہتی ہو!!کیونکہ تمہیں مجھ سے بہت سی باتیں کرنی ہیں!!

آجاؤ تیار ہیں وہ بھی!!میر نے سامنے کی جانب اشارہ کیا جہاں میٹریس موجود تھا!!جس پر گلاب کی پتیاں موجود تھی !!

اپ اتنے اچھے کیوں ہیں؟ابرش نے بے اختیار پوچھا جب میر ہولے سے ہنسا وہ دونوں میٹریس کی جانب بڑھے تھے !!

وہ دونوں اب میٹریس پر لیٹ چکے تھے!!!اُوپر آسمان تھا اور نیچے میر ابرش!!

اج بس تُم بولو گی اور میں سنونگا!!میر نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا وہ دونوں سیدھا لیٹے تھے اور آسمان کے تاروں کو دیکھ رہے تھے !!

میر نے ابرش کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں اُلجھاتے ہاتھوں میں بھرا!! اُن دونوں کی نظر اوپر آسمان پر تھی!! ابرش نے چہرہ گھمائے میر کو دیکھا اس کے دیکھنے پر میر نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا تھا!!

اپ کو پتہ ہیں میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کے آپ میری زندگی میں شامل ہونگے!! اپ میری زندگی کا سب سے خوبصورت اثاثہ ہیں میر!! ابرش نے میر کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی تھی

اج میں اپ سے بہت ساری باتیں کروں گی وہ باتیں جو ہمیشہ کرنا چاہتی تھی!! ابرش نے مسکرا کر کہا تھا!؛

اپ کو پتہ ہیں جب میں چھوٹی تھی تب کی زیادہ باتیں تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھے اب بھی یاد ہے کے اپ نے مجھے کئی بار بچپن میں بھی گرنے سے بچایا ہے!! اپ ہمیشہ سے میرے محافظ رہیں ہیں!! ابرش کی آنکھیں پھر نم ہو رہی تھی

کیا تم جانتی ہو کہ تمہارا نام بھی میں نے ہی رکھا تھا!! ابرش!! میر نے
آسمان پر نظریں جمائے مسکرا کر کہا جب ابرش نے چونک کر جھٹکے سے
اُسے دیکھا یہ اس کے لیے واقعی حیرت کی وجہ تھا
ک۔ کیا؟ سچ میں میر!! ابرش کی آواز لڑکھڑائی تھی
ہاں تمہارا نام میں نے رکھا تھا!! میر نے دھیما سا مسکرا کر کہا
!! مجھے اج تک کسی نے بتایا کیوں نہیں نہ اپ نے مجھے بتایا
ہاں کبھی موقع ہی نہیں ملا بتانے کا!! میر نے اُسے دیکھا تھا
اپ نے میرا نام رکھا تھا اوہ گوڈ!! اور اپ نے میرا نام ابرش کیوں رکھا تھا؟
اس کے پیچھے کوئی وجہ! ابرش نے ہے اختیار پوچھا
کیونکہ مجھے تمہارے نام کے ساتھ اپنا نام پسند تھا بہت سے نام دیکھے تھے
میں نے لیکن ابرش شاہ میر زیادہ اچھا بن رہا تھا بتانے میں بہت عجیب لگ
رہا ہے لیکن بچپن میں میں نے یہی دیکھ کر تمہارا نام رکھا تھا!! میر خود بھی
بے اختیار ہنسا تھا جب کے ابرش بھی اُس کے ساتھ ہنسی تھی

یقین نہیں اتا بچپن والا میر میں تھا!! میر نے نفی میں سر ہلاتے کہا

یہ نام بہت خوبصورت ہے اپ کو پتہ ہے مجھے اپنا نام بہت پسند ہے!! ابھی !! سے نہیں بچپن سے!! ابرش میر کے قریب ہوئی تھی

ہمم!! واقعی؟ میر نے مسکرا کر پوچھا جب ابرش نے تیزی سے ہاں میں سر ہلایا

میر جب اپ باہر ملک گئے تھے تب آپ کو میری بالکل یاد نہیں اتی تھی؟ ابرش نے بے اختیار پوچھا

جب تم 10 سال کی تھی اور میں 20 سال کا تھا تم بہت چھوٹی بچی تھی تمہارے بارے میں میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا اور نکاح کے فورا بعد میں باہر ملک چلا گیا تھا!! مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ چھوٹی سی دس سال کی بچی 10 سال بعد اتنی خوبصورت اپسرا بن چکی ہو گی!! جس سے مجھے جنون کی حد تک عشق ہو گا!! میں نے ہمیشہ تُم سے پاک محبت کی ہے کیونکہ تم ہمیشہ سے میرے نکاح میں تھی!! میر نے مسکرا کر اُس کا ہاتھ چما تھا جب ابرش

کے چہرے پر بھی گہری مسکراہٹ نے اپنی جگہ لی تھی!! وہ شرما کر واپس اسمان کو دیکھنے لگی تھی اسے شرماتا دیکھ میر بھی سیدھا ہوتا اسمان کو دیکھ رہا تھا!!

یہ منظر واقعی خوبصورت تھا!! بلکل خوابوں میں سوچے جانا والا ایک بے حد خوبصورت منظر!!

ایک خوبصورت صبح کا اغاز ہوا تھا!!

سعد کی آنکھ کھلی تھی اُس نے ہاتھ بڑھا کر سائڈ لیمپ جلایا تھا!!

جب نظر برابر کے سوتی منال پر گئی جو دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے سکون سے سو رہی تھی اس کا ایک ہاتھ سعد کے سینے پر تھا جبکہ دوسرا اپنے چہرے کے نیچے!!

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ سوتے ہوئے حد سے زیادہ معصوم اور خوبصورت لگ رہی تھی!!

اسے دیکھ سعد کے چہرے پر بے تیار ایک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی سعد نے کروٹ لیتے اپنا چہرہ اپنے ایک ہاتھ میں ٹکایا!! اور سکون سے منال کو دیکھنے لگا

وہ بنا پلک جھپکائے منال کو دیکھ رہا تھا اس نے یہ بات قبول کی تھی کہ وہ پورا دن اسے اس طرح ارام سے دیکھ سکتا تھا بنا اکتائے بنا نظر پھیرے !!

سعد نے جھک کر اس کا گال چما تھا !!

سعد کی پیشانی پر اس کے بال بکھرے تھے جس میں وہ نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا !!

سعد نے اپنی اک انگلی سے اُس کی بٹن جیسی ناک چھوی تھی!! جبکہ اس کی ناک چھوتے ہوئے سعد کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

پیاری تو بہت ہے!! آخر ہے کس کی؟ سعد ملک کی بھائی!! سعد اک ادا سے سوچ رہا تھا جب اُس کا فون بجا !!

سعد نے جھٹکے سے منال کے کان پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا تھا تاکہ اس کی نیند خراب نہ ہو!!

سعد نے دھیرے سے دوسرا ہاتھ سائڈ کیے اپنا موبائل اٹھایا سامنے زہرام کی کول اتی دیکھ سعد موبائل اٹھاتا بیڈ سے اٹھا!!

اس وقت وہ بس منال کو دیکھنا چاہتا تھا لیکن جن کی زندگی میں زہرام ہو وہ کیسے سکون سے رہ سکتے تھے؟

ہاں زہرام؟ سعد نے دھیرے سے کہا وہ نہیں چاہتا تھا منال کی خراب ہو

اف اف اتنے دھیرے دھیرے کہاں جا رہا ہے کیا چکر ہے؟ زہرام کی بے باک آواز سنائی دی جب سعد نے لب بھینچے!!

زہرام تم بتاؤ گے کال کیوں کی ہے؟ سعد نے پوچھا تھا

نو بج گئے سب باہر ناشتہ پر انتظار کر رہے ہیں اگر ہیپی مارننگ ہو گئی ہو تو اجاؤ یہ بتاؤ رات میں سوئے تھے کہ نہیں نہیں مطلب اواز کافی تھکی تھکی لگ رہی ہے!! وہ بھی زہرام تھا کہاں بازانے والا تھا؟

میری اواز بالکل ٹھیک ہے اور میں رات بہت پر سکون سویا ہوں یار ! ! سعد نے اُسے آگاہ کیا

چل ٹھیک ہے پھر اسی بات پر تُم دونوں دونوں باہر اجاؤ سب انتظار کر رہے ہیں ورنہ پتہ نہیں اب کیا ہی سمجھے ! ! اب دیکھو میں تو کچھ نہیں سوچوں گا میں تو شریف بندہ ہوں لیکن دوسروں کے دماغوں کا نہیں پتہ کوئی کچھ بھی سوچ سکتا ہے اس لیے جلدی اجاؤ ! ! زہرام نے اپنی ہنسی دباتے اسے مزید سلگایا تھا جبکہ سعد نے نفی میں سر ہلایا تھا

! ! فون رکھتا سعد بیڈ کی جانب ایا

اٹھ گئی تو پھر سے شیرنی روپ میں اجائے گی ابھی کر لیں سعد بیٹا جو کرنا ہے ! ! سعد سوچتا اُس کی پیشانی پر لب رکھ چکا تھا

اُس کی آنکھیں پیار سے چومتے اُس نے اک محبت بھرا لمس چھوڑا تھا پھر مسکرا کر سیدھا ہوا ! !

منال اٹھو یار ! ! سعد نے پر گہری نیند لیے سوئی منال کو دیکھ نیند سے بھاری ! ! آواز میں کہا اس کی اواز میں بھی نیند صاف واضح تھی

منال اٹھو یار ! ! سعد نے اُس کے چہرے کے قریب جھکے کہا

ڈارلنگ ! ! سعد نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا کیونکہ منال کو یہ لفظ بے حد زہر لگتا تھا اور یہ بات سعد جانتا تھا

خبر دار جو تُم نے مجھے اس لفظ سے بلایا تو ! ! وہ نیند میں چیخی تھی اور سعد نے بمشکل اپنا قہقہ روکا تھا

! ! سعد کو ایک اور چیز معلوم ہو چکی تھی اسے ٹیس کرنے کے لیے

اچھا یار اٹھو نا صبح ہو گئی ! ! سعد نے اُسے اٹھانا چاہا

مجھے سونے دو مجھے بہت نیندائی ہیں ! ! ! رات میں بھی بہت دیر سے سوئے تھے ! ! منال نے کہتے تکیا خود میں بھیجا تھا

دوپہر میں سو جانا ابھی باہر سب انتظار کر رہے ہیں ! ! سعد نے کہتے کمرے کی تمام لائیٹس جلائی تھی

سعد ملک چپ چاپ تم یہ لائٹ بند کر دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا ! ! منال نے چہرے سے تکیہ ہٹائے اُسے دیکھ غصے سے کہا

وہ اگئی تھی اپنے جلاد روپ میں ! ! وہ سوتے ہوئے جتنی معصوم لگتی تھی اٹھ کر اتنی ہی غصے میں ! !

منال اٹھو جلدی ! ! سعد نے اسے دیکھ سنجیدگی سے کہا ورنہ پیار کی بات اُس نے نہیں سُنّی تھی منال نے غصے سے اُسے دیکھا جب نظر اُس پر پل بھر کے لیے ٹھہری تھی

نیند کی خمارِ کی وجہ سے اُس کی آنکھوں میں اتے وہ لال ڈورے اُس کی آنکھوں کو چار چاند لگا رہے تھے پیشانی پر پھیلے بال اب وتاب سے منال کو اپنی جانب متوجہ کر رہے تھے پھر اس کی وہ ڈیپ اواز اف وہ بہت خوبصورت منظر تھا ! !

منال یہ چیز پہلے ہی قبول کر چکی تھی کہ سعد ملک بہت خوبصورت ہے ! !

میں ابھی نہیں اٹھ رہی مجھے سونا ہے ! ! منال لے جلدی سے اپنی نظر
! ! پھیری تھی ! ! کیونکہ سعد اُسے ایبرو اٹھائے دیکھ رہا تھا
تم اٹھ رہی ہو ! ! سعد کا لہجہ بھی فیصلہ کن تھا جب منال غصے سے بیڈ سے
اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے پر کوئی شرم وحیا کے رنگ نہیں تھے اس
کے چہرے پر بس غصے کی سرخی تھی کیونکہ غصے کی وجہ سے اور یہ بھی بھول
چکی تھی کہ وہ نئی نویلی دلہن ہے اور اس کے چہرے پر اس وقت شرماہٹ
! ! ہونی چاہیے
منال غصے سے سعد کے نزدیک آئی اُس کا ہاتھ پکڑ کر وہ دروازے کی جانب
گئی

ارے کیا کر رہی ہو ؟ سعد اُس کے ساتھ دروازے تک پہنچا تھا
منال نے جھٹکے سے دروازہ کھولتے سعد کو باہر نکالا تھا ! ! سعد نے حیرت
سے اُسے دیکھا تھا

رہو تم باہر ! ! منال نے کہتے اس کے چہرے پر دروازہ بند کیا تھا ! ! سعد ہونک بنا حیرت سے یہ سارا معاملہ دیکھ رہا تھا یہ سب واقعی حیرت انگیز تھا ک۔ کیا مجھے ابھی ابھی میری ہی بیوی نے میرے ہی کمرے سے نکالا ہے ؟؟ سعد نے حیرت سے خود سے پوچھا جب دل نے چیخ چیخ کر ہاں میں جواب دیا !

سعد تم باہر کیا کر رہے ہو مطلب بنا ریڈی ہوے ریڈی تو ہو جاتے ! !

زہرام اور بہرام جو خود بھی لاؤنج کی اور جا رہے تھے سعد کو اپنے دروازہ کے آگے کھڑا دیکھ بہرام اسے دیکھ الجھ کر بولا

! ! کیونکہ اسے دیکھ معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ابھی ابھی سو کر اٹھا ہے ہ۔ ہاں میں بس دیکھنے ایا تھا۔۔ سعد ہڑ بڑا کر سیدھا ہوا تھا

کیا دیکھنے ائے تھے ؟ زہرام نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تھا

میں دیکھنے ایا تھا کہ ۔۔۔ کے ۔۔۔ سعد کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے کے ؟؟ بہرام نے اُسے دیکھ کہا

کہ موسم کیسا ہے اج ! ! سعد نے مصنوعی مسکرا کر بولا

سعد تم نے کیا چرس پی ہیں ؟ تمہارے کمرے میں بالکنی ہیں تم وہاں سے نہیں دیکھ سکتے تھے ؟ زھرام نے ابرو اٹھائے کہا

ہاں میں بھول گیا تھا کہ میرے کمرے میں بھی بالکنی ہیں یار تم لوگ میرے پیچھے کیوں پڑے ہو جاؤ نا جہاں جا رہے تھے ! ! سعد اُنہیں دیکھ بولا

ہاں پہلے تم اپنے کمرے میں جاؤ پھر ہم بھی چلے جاتے ہیں ! ! زھرام نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے تھے

میں چلا جاؤں گا اپنے کمرے میں تم لوگ جاؤ نا تمہیں دیر ہو رہی ہو گی ! !

سعد مصنوعی مسکرانے کی بے جان کوشش کر رہا تھا

ہمیں بالکل دیر نہیں ہو رہی ! بہرام کمینی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا اور سعد کا دل کر رہا تھا وہ ان دونوں کو گولی سے اڑا دے

میں کمرے میں نہیں جا رہا مجھے سر نے کسی کام کے لیے بلایا تھا میں اس لیے باہر ایا تھا ! ! میں ان سے ملوں گا ! ! سعد کہے کر جانے لگا

سعد میر سو رہا ہے ! ! اسے اٹھانے کی بھی کوشش جاری ہے تمہیں کس نے کال کی پھر ؟ زھرام کو معاملہ سمجھ میں ارہا تھا

ہاں سر سو رہے ہیں لیکن سر نے یہ کام مجھے رات میں دیا تھا ! ! سعد نے ضبط سے مٹھیاں بھیجی تھی ! !

جب سعد کے کمرے کا دروازہ کھلا

یہ لو تمہارے کپڑے ! ! بنا باہر آئے منال نے اُس کے کپڑے باہر پھینک کر دروازہ دھڑام سے بند کیا تھا کمرے ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے باہر کی کوئی بھی اواز اندر نہیں جا رہی تھی ! !

جب کے سعد اپنے ہاتھ میں موجود اپنے کپڑے دیکھ رہا تھا اور زھرام اور بہرام اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنا قہقہ ضبط کر رہے تھے لیکن دروازہ بند ہوتے ہی وہ ضبط ٹوٹا تھا وہ دونوں چھت پھاڑ قہقہ لگا کر ہنسے تھے ! !

ان لوگوں کی ہنسنے کی اواز پر سعد دنیا میں واپس ایا تھا سعد نے غصے سے زھرام اور بہرام کو دیکھا جو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو چکے تھے

!! سعد غصے سے اُنہیں گھورتا اب اسٹڈی روم کی جانب بڑھا تھا

بہرام نیوز چھپوا شادی کی پہلی صبح سعد ملک کو کمرے سے نکال دیا گیا!!

زھرام نے اُسے دیکھ ہانک لگائی وہ لوگ کوئی موقع نہیں چھوڑتے تھے

!! ایک دوسرے کو سلگانے کا

جب کے سعد نے پلاسٹک کا چھوٹا سا گلدان جو وہاں رکھا رہا اُسے اٹھا کر

!! زہرام کو دے مارا جسے زھرام کیچ کر چکا تھا

!! سعد اسٹڈی روم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا

کتنی رومینٹک مارننگ ہے میری کمرے سے ہی نکال دیا گیا ہوں گا! واہ!!

!! سعد بیڈ پر گرتا بولا پھر گہرا سانس لیے نفی میں سر ہلاتا کھڑا ہوا

!! چل بھائی سعد ملک!! یہ کہتے سعد باتھ روم میں بند ہوا تھا

عمر کی آنکھ کھلی اُس نے انکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا میرب بیڈ پر موجود

!! نہیں تھی

عمر نے کمرے میں نظر دوڑائی لیکن اسے میرب وہاں بھی دکھائی نہیں دی تھی!! عمر اٹھ کر بیٹھا پھر فون اٹھا کر سامنے کیا عمر رات میں موبائل پاور اف کر کے سویا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا صبح زھرام نے کوئی نہ کوئی چس مارنی ہے!!

عمر نے اپنا موبائل کھولا تھا جب زہرام کی بہت ساری کالز اسے دکھائی دی!!

بک کیا ہوا؟ عمر نے میسیج لکھ کر بھیجا تھا جو اگلے لمحے سین ہو چکا تھا

دلہا صاحب اٹھ گئے ہیں!! مبارک ہو بھائی رک جا اسلام اباد میں مٹھائی بانٹ کراتا ہُوں!! زھرام نے میسیج لکھ کر بھیجا

جب کے عمر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا کھڑے ہوتے ہی اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ صوفے پر اس کے کپڑے رکھے تھے میچنگ کے شوز میچنگ کی گھڑی رکھی تھی!!

عمر نے حیرت سے دیکھا جب نظر ڈریسنگ ٹیبل پر گئی اسے پھر حیرت ہوئی تھی کیونکہ ہر چیز بے حد ترتیب سے رکھی ہوئی تھی ادھے سائیڈ پر عمر کی تمام چیزیں جب کہ ادھے سائیڈ میرب کی ! ! ورنہ عمر کو کہاں پتہ ہوتا تھا ! ! اس کا ایک پرفیوم بیڈ پر ہوتا تھا تو دوسرا ڈریسنگ پر

عمر نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی رات میں بیڈ پر سجے ہوئے وہ پھول بھی نہیں تھے کمرہ ایک دم چمک رہا تھا ورنہ عمر کے کمرے سے نکلنے کے بعد ملازمہ اکر روز کمرہ صاف کرتی تھی جو عمر کے داخل ہوتے ہی پھیل جاتا تھا ! ! وہ اپنی ایک چیز صوفے پر رکھتا تھا تو ایک بیڈ پر

عمر چینجینگ روم میں داخل ہوا جب مزید اُسے حیرت ہوئی تمام کپڑے ! ! سلیقے سے شیشے کی شیلف کے اندر ہینگر میں لگے ہوئے تھے

اج کی صفائی میں کچھ الگ ہی بات تھی ! ! پینٹ شرٹ الگ ! ! قمیض شلوار الگ ! ! کاٹ پینٹ الگ ! ! ہر چیز ترتیب سے رکھی ہوئی تھی

! ! عمر چینجنگ روم سے باہر نکلا تھا

اٹھ گئے آپ؟ جلدی سے شاور لیں لیں یہ کپڑے نکال دیے میں نے اپ کے اگر اپ کو کوئی اور سے پہننے ہے یہ پسند نہیں ارہے تو اپ مجھے بتادیں یہ میں نے اس لیے نکالے تھے کیونکہ میرے کپڑوں سے میچ ہورہے ہیں!! اور مجھے پسند بھی ارہے تھے!! میرب باتھ روم سے نکلی تھی وہ اپنے کان !! میں ایرنگ پہنتی ہوئی نکلی تھی

عمر کی جزد اُس پر پڑی تھی وہ ریڈ گھٹنوں تک اتی نفیس خوبصورت کام والی قمیض کے ساتھ کیپری میں ملبوس کندھوں تک اتے بال پشت پر کھلا چھوڑے ہاتھوں میں لال چوڑیاں پیروں میں پایل کی اتی آواز گلے میں نازک سا ڈائمنڈ نیکلیس!! سافٹ سا میک اپ جس کے اوپر ریڈ لپسٹک !! لگائے وہ اج الگ ہی سنگار کے ساتھ اپسرا معلوم ہورہی تھی

عمر کو لگا وہ اس پر سے نظریں نہیں ہٹا پائے گا!! وہ بنا پلک جھپکائیں اُسے دیکھ !! رہا تھا

!! ماشاءاللہ!! عمر کے دل نے بے اختیار کہا تھا

اپ کھڑے کیوں ہیں اپ تیار ہو جائیں نا؟سب ناشتے کریں انتظار کر رہے ہوں گے ہمارا!! میرب اُسے وہی کھڑے دیکھ بولی وہ کافی مصروف نظر ارہی تھی !!

اپ ایک کام کر سکتے ہیں اپ میرے اس ہاتھ میں نیل پولش لگا سکتے ہیں میں نے ایک ہاتھ میں تو لگالی لیکن دوسرے ہاتھ میں رہ گئی؟؟؟میرب بیچارگی سے بولی

م۔میں؟عمر نے حیرت سے پوچھا

ہاں جی آپ!! میں نے دیکھا ہے ڈراموں میں ہیروا اپنے ہیروئن کے لگاتے ہیں!! میرب شرماتی ہوئی بولی اُس کی ہر ادا عمر کے دل پر وار کر رہی تھی وہ اُس کے سامنے بہت چھوٹی لگتی تھی لیکن ان کی جوڑی بے حد خوبصورت تھی!!

میں کوشش کر سکتا ہُوں!! عمر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی

اوکے اجاے!!میرب خوشی سے کہتی بیڈ پر بیٹھی جب عمر بھی مسکرا کر اُس
!! کے برابر میں بیٹھا
!! میرب نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا
اپنے ہاتھ میں رکھیں نا میرا ہاتھ!!میرب نے اُسے بتایا جب عمر نے اپنا ہاتھ
!!آگے کیا میرب نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھا تھا
کیسا لگا ناہیں؟عمر نے اُسے دیکھ پوچھا
اس کو کھولیں اور اس کے اندر ایک برش نکلتا ہے جو اپ نے میرے نیل پر
کرنا ہے!!میرب نے چہک کر بتایا
اوہ اوکے!!عمر نے نیل پولش کو کھولا تھا
اگر یہ خراب ہو گیا تو؟عمر نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے پوچھا
میرے پاس تھینر ہیں!!میں اسے مٹا دونگی!!میرب نے اُس کی مشکل
اسان کی تھی جب عمر نے اُس کے ناخن پر نیل پینٹ لگائی تھی لیکن پہلی بار
!! میں ہی وہ پھیل چکی تھی

اوہ!! یہ تو خراب ہو گئی رکے میں اس کو صاف کر کے اتی ہوں!! میرب
کہتی چینجنگ روم میں بھاگی تھی

اف عمر کیا سوچے گی وہ؟اک نیل پینٹ بھی لگانا نہیں اتی؟ کیا کروں؟ ہاں
یوٹیوب!! عمر نے کہتے یوٹیوب کھولی تھی

How to apply nail polish ?

عمر نے لکھ کر سرچ کیا جب ہزاروں کی تعداد میں ویڈیوز اس کے سامنے
کھلی عمر نے جلدی سے پہلی ویڈیو کھولی تھی جس میں نے نیل پولش لگانے
!!کا ڈیٹیل سے طریقہ بتایا جا رہا تھا

عمر نے غور سے اس ویڈیو کو دیکھا وہ ہر چیز بہت غور سے دیکھتا سیکھ رہا تھا

!!جب میرب چینجنگ روم سے باہر ائی

!عمر نے جھٹکے سے فون بند کیا تھا

کیا دیکھ رہے ہیں اپ!! میرب اُس کے اچانک سے فون بند کرنے پر بولی

کچھ بھی نہیں وہ بس ایسے ہی!! وہ جلدی سے اپنا فون سائڈ کر چکا تھا میرب
!! نے تشویش کرتی نظروں سے اسے دیکھا تھا
چلواؤ بیٹھو میں نیل پالش لگاؤں تمہارے!! عمر اُسے دیکھ بولا جب میرب
!! عمر کے برابر میں بیٹھی
عمر نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور دھیرے سے نیل پولش لگانا شروع
کی وہ اسی طریقے سے لگا رہا تھا جس طریقے سے ویڈیو میں بتایا گیا تھا اور
میرب کو حیرت ہو رہی تھی کیونکہ اب وہ بالکل ٹھیک لگا رہا تھا پہلی بار میں
عمر کو لگانا نہیں آرہا تھا لیکن دوسری بار میں وہ بالکل پرفیکٹ لگا رہا تھا!!
میرب کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی تھی
!! عمر ارام سے یہ کام ختم کیا تھا
ٹھیک لگی ہے؟ عمر نے اسے دیکھ پوچھا جب میرب نے فوراً اس بات میں
سر ہلایا

یہ بہت اچھی لگی ہے تھینک یو اب اپ جلدی سے شاور لے لیں ! ! میرب
کہتی اٹھی پھر چینجنگ روم میں بند ہوئی جب عمر مسکرا کر اپنے کپڑے لیتا
! ! باتھ روم میں بند ہوا تھا
باتھ روم بند ہونے پر میرب بھاگتے ہوئے چینجنگ روم سے باہر ائی تھی
! ! بیڈ پر پڑا اس نے عمر کا موبائل دیکھا اور فورا جا کر بیڈ کر بیٹھی
چیک کر لوں کیا؟ ایسا کیا دیکھ رہے تھے؟ جو میرے اتے ہی بند کر دیا؟
میرب عمر کے موبائل کو دیکھ سوچ رہی تھی
کسی کے موبائل کو دیکھنا اچھی بات نہیں ہوتی ! ! دوسری طرف سے یہ
سوچ
ارہی تھی
بیوی ہوں میں ان کی ان کی ہر چیز پر میرا حق ہے ! ! میں تو دیکھو نگی ! ! وہ
فیصلہ کن لہجے میں کہتی عمر کا موبائل کھول کر اپنے سامنے کر گئی سامنے
! ! پاسورڈ دیکھ وہ بدمزہ ہوئی

کیا لکھوں؟ عمر! اس نے عمر ڈالا لیکن وہ رونگ بتا رہا تھا

بیلا؟ اس نے بیلا ڈالا وہ بھی رونگ بتا رہا تھا

بیلا کی ڈیٹ اف برتھ کیا ہے! ہاں!! میرب نے بیلا کی ڈیٹ اف برتھ ڈالی تھی

پلیز اپ کی بار ہو جانا ورنہ ٹائمر لگ جائے گا!! میرب نے منت بھرے لہجے میں موبائل کو کہا تھا جب اگلے لمحے موبائل کھل چکا تھا میرب کے چہرے پر خوشی کے اثار پھیلے تھے

یس؛! میرب نے جلدی سے یوٹیوب کھولا سامنے ویڈیو دیکھ اُس کی حل چل رکی تھی

یعنی انہوں نے میرے لیے نیل پولش لگانا سیکھی ہے وہ بھی یوٹیوب سے!! میرب نے پیار بھرے لہجے میں کہتے باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا

اوہ سو کیوٹ!! میرب کو عمر پر جی بھر کر پیار ایا تھا

مجھے بھی مل ہی گیا میرے ناول کا ہیرو!! واہ میرب!! ہائے!! میرب بیڈ
پر گری تھی چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی
!! میرے ہیرو!! میرب نے کہا پھر شرماتی ہوئی اپنا چہرا تکیے میں چھپا گئی

ویلکم ویلکم!! عمر میرب اور منال ڈائننگ ہال میں داخل ہوئے تھے جب
زہرام نے بلند اواز میں ویلکم کیا
منال بچے سعد کہاہیں؟ سعد کو نا پا کر صائمہ بیگم اسے دیکھ بولی جب کہ منال
کے پاس کوئی جواب نہیں تھا
یہ رہا میں ماما!! سعد دائے جانب سے اتا ان کے پاس ایا تھا جب انہوں نے
پیار سے سعد کی پیشانی چمی سعد اس وقت بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا
جس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے بالوں کو نفاست سے بنائے ہاتھوں بلیک
گھڑی پہنے وہ اس وقت بے حد خوبصورت لگ رہا تھا شاور لے کر کھلا کھلا وہ
!! چہرہ منال کو ایک بار پھر اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا

سعد بنا منال کو دیکھے چیئر پر بیٹھا تھا!! جب کے منال بھی دھیرے ہی اتی !!اس کے برابر والے کرسی پر بیٹھی تھی

سعد تُم اسٹڈی روم سے کیوں ائے ہو بتایا نہیں تم نے؟ بہرام اُسے دیکھ بولا ایسے ہی!! دل کر رہا تھا میرا! سعد ایک بار پھر مصنوع مسکرایا تھا جبکہ بہرام پر ٹوٹ کر غصہ ایا تھا

کہیں منال بھابھی نے کمرے سے تو نہیں نکال دیا تھا!! بہرام نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا جب سب کی نظریں سعد اور منال پر اٹھی تھی

اب ہٹلر میری شکایت لگائے گا اور سب مجھ پر غصہ کریں گے!! منال دل میں سوچ رہی تھی

یہ کیا کہہ رہا ہے بہرام بیٹا!! صائمہ بیگم ان دونوں کو دیکھ بولی منال کا چہرہ شرمندگی سے نیچے جھک رہا تھا جب سعد نے چہرہ دائے جانب گھمائے اس کا چہرہ دیکھا اس کا چہرہ شرمندگی سے جھکتا دیکھ سعد نیچے نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تھا جس پر منال نے چونک کر اس کا ہاتھ دیکھا تھا !!

ایسا کچھ نہیں ہے ماما دراصل میری کچھ چیزیں سٹڈی روم میں تھی میں بس وہی لینے گیا تھا!! منال ایسا نہیں کر سکتی اور اگر کر بھی لیں تو اس میں کوئی پرابلم نہیں ہے اس کا کمرہ ہے اُس کا شوہر ہیں وہ کر سکتی ہیں!! مجھے کوئی پرابلم نہیں ان سب میں!! اب بیوی شیرنی ہے تو یہ سب تو جھیلنا پڑے گا !! سعد نے مسکرا کر کندھے اچکاتے ہوئے کہا جب کہ اس کی بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ منال کی آنکھیں نم ہوئی تھی

وہ شخص اتنا اچھا کیوں تھا؟ ہمیشہ دوسروں کے سامنے اس کی عزت رکھتا تھا!! اس کا چہرہ شرمندگی سے جھکنے نہیں دیتا تھا!! کیوں تھا وہ اتنا اچھا یار؟

یہ ہوتا ہے میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس!! امنہ بیگم مسکرائی تھی جب سب مسکرائے

!! میرا برش کہاں رہ گئے

ہم آگئے بڑی ماما!! ابرش کی آواز پر سب نے دائیں جانب دیکھا تھا

!! جہاں سے ابرش اور میرا رہے تھے

ابرش گھٹنوں تک اتی فروک کے ساتھ پلازو میں ملبوس تھی!!اور ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی!!

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرے سارے بچے چاند کا ٹکڑا لگ رہے ہیں!!صائمہ بیگم نے سب کی نظر اتاری تھی تمام جوڑے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے!!

السلام علیکم!!اُن دونوں نے وہاں پہنچتے سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا

وعلیکم السلام آؤ بچوں بیٹھو!!امنہ بیگم مسکرا کر بولی

ہپپی برتھ ڈے بھابھی!!زھرام نے بلند اواز میں کہا جب ابرش نے اُسے دیکھا

شکریہ بھائی!!ابرش نے مسکرا کر کہا

ہپپی برتھڈے ابرش!!سب نے ابرش کو وش کیا تھا

اللہ تعالی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہمیشہ آپ دونوں ایسے ہی ہنسی خوشی ساتھ میں رہو!! اکیسویں سالگرہ مبارک ہو میری بچی!! امنہ بیگم نے اُس کی پیشانی چومی تھی سب ہی مسکرا رہے تھے

اسی طرح ناشتہ شروع ہوا ناشتے کے دوران بھی سب کی باتیں جا رہی تھی پھر کیا سوچا بچو اپ لوگوں نے، منیمون کا؟ صائمہ بیگم میرا برش عمر میرب اور سعد منال کو دیکھ بولی

بڑی ماما ہم تو سیون کنٹریز ٹور پر جا رہے ہیں!! ابرش نے چہک کر بتایا

ارے ماشاللہ بہت اچھی بات ہے اور بچوں اپ لوگ؟ صائمہ بیگم اُن دونوں کی جانب متوجہ تھی

ابھی ڈیسائیڈ نہیں کیا خالا جان!! منال میں اُنہیں مسکرا کر دیکھ کہا

اپ لوگ ہمارے ساتھ سیون کنٹریز ٹور پر چلے سب چلیں گے تو مزہ ائے گا اب ہم لوگ اکیلے جائیں گے تو اس طرح بور بھی ہو جائیں گے خالی وقت

میں تو کیوں نہ اپ لوگ سب بھی ہمارے ساتھ ادھر ہی چلیں کتنا اچھا ہو گا ناسب ساتھ ہوں گے تو!!ابرش خوشی سے بولی

یہ تو بہت اچھی بات ہے بچوں!!کیا خیال ہے پھر اپ لوگوں کا؟صائمہ بیگم نے بھی اطفا کیا

میر کیا کہتے ہو آپ؟صائمہ بیگم میر کی جانب متوجہ ہوئی جو داد اسائی سے کچھ بات کر رہا تھا ساتھ ساتھ بیلا کو پاستا کھلا رہا تھا بیلا کھانا اکثر میر کے ہاتھ سے ہی کھاتی تھی!!

یہ لوگ جانا چاہتے ہیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ویزے تو سب کے تیار ہیں!! میر اُنہیں دیکھ بولا

اپ بولیں ناہاں سیون کنڑیز ٹور پہ او مائی گاڈ!!میر ب نے عمر کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اس کی خوشی دیکھ عمر مسکرایا تھا

ہٹلر بولو ناہاں!!منال نے سعد کو پیر مارا تھا جو احمد صاحب سے کچھ بات کر رہا تھا!!

سعد نے بنا منال کو دیکھ میر کو دیکھا

ٹھیک ہے سر پھر میں باقی سب کے ویزے اپلائی کروا دیتا ہوں ! ! سیون کنڑیز ٹور کے ! ! سعد نے میر کو دیکھ کہا جب میر نے سر کو خم دیا

اسی بہانے مائم روحا بھی ،نیمون پر نہیں گئے تھے وہ بھی چلے جائیں گے ! !

صائمہ بیگم مسکرا کر بولی جب سب مسکرائے

او مائی گاڈ ہم سب لوگ ایک ساتھ جا رہے ہیں یس ! ! روحا بھی خوشی سے چہک اٹھی تھی

کوئی بہانہ نہیں چلے گا سب لوگ جا رہے ہیں ! ! ! بہرام کو کچھ بولتا دیکھ زھرام نے بات کاٹی

بالکل اپ سب بچے جا رہے ہو ! ! انجوائے کر کے اؤ کچھ دن ! ! امنہ بیگم نے مسکرا کر کہا

! ! سعد نے موبائل نکال کر ایک میسج کیا تھا

سر دو تاریخ کا او یلیبل ہے قریب کے دنوں کی ! ! ایک کل رات اک بجے
کی اور پھر ایک اگلے مہینے ہیں ! ! سعد نے موبائل سے دیکھ کر آگاہ کیا
اگلا مہینہ تو کافی دور ہو جائے گا بچو کل رات والی بک کر لو ! ! امنہ بیگم نے
جوابا کہا جب سب لڑکیوں کے چہرے پر نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ نے
جگہ لی اگلے لمحے ان سب کی خصور پسور شروع ہو چکی تھی
سعد بھائی کتنے دن کا ٹرپ ہے ؟ ابرش نے اُسے دیکھ پوچھا
بھابھی ہر کنڑی میں سیون ڈیز کا سٹے ہے ! ! اس سے اندازہ لگا لیں ! ! سعد
نے اُنہیں دیکھ کہا جب مزید گہری مسکراہٹ لڑکیوں کے چہرے پر امد
! ! ہوئی تھی
اب لڑکیاں اپس میں پلیننگ کر رہی تھیں کیونکہ پرسوں بہت قریب تھی
! ! بہت ساری پیکنگ کرنی تھی
جب کہ سارے لڑکے اپنی باتیں کر رہے تھے جو ہنیمون کے بارے میں
! ! بالکل نہیں تھی ! ! اُن سب کی خوشی دیکھ سب لوگ مسکرا رہے تھے

منال سمجھ چکی تھی سعد اُس سے خفا ہے اور ہونا بھی چاہیے تھا!! لیکن وہ اسے من کا ارادہ رکھتی تھی!!

اپ لوگ بھی چلیں نا بڑی ماما! ابرش اُنہیں دیکھ بولی

ارے نہیں بچو اب ہماری عمر نکل چکی ہے گھومنے کی اب اپ لوگوں کی باری ہے!! وہ ہنستی ہوئی بولی تھی

لڑکیوں سے اب مزید ناشتہ تو کرا نہیں جانا تھا خوشی اتنی تھی!!

ہم لوگ جا کر پیکنگ کر لیتے ہیں کل جانا ہیں وقت بہت کم ہے بس اج کا وقت ہے ہمارے پاس!! ابرش سب کو دیکھ بولی

ہاں ہم لوگ جا کر پیکنگ کر لیتے ہیں!! سب لڑکیوں نے اتفاق کیا وہ لوگ خوشی سے چہک کر اٹھی اور اپنے اپنے کمرے کی اور بھاگی

سب اُنہیں دیکھ ہولے سے مسکرائے تھے

منہا نے موبائل نکال کر گرلز گروپ میں میسیج کیا تھا!!

پیکنگ کے بعد رات سات بجے ہم لوگ سب ایک میٹنگ کریں گے !!

!! منہا نے میسج بھیجا تھا جس پر سب کے اوکے کا ریپلائے آچکا تھا

سب اپنے اپنے کمروں میں اتی پیکنگ شروع کر چکی تھی !! ابرش کو بیلا اپنی

!! اور میر کی پیکنگ کرنی تھی !! اسلئے وہ اپنے سامنے تین بیگ رکھ چکی تھی

اف اللہ میرے تو سمجھ نہیں آرہا کہاں سے شروع کروں ؟؟ اب رش خوشی

سے پاگل ہو رہی تھی ایک خوشی تو اس کا خواب پورا ہو رہا تھا وہ میر کے

ساتھ جا رہی تھی جس کا ساتھ اس نے ہمیشہ دعا میں مانگا تھا پھر اس کے بعد

سب ساتھ جا رہے تھے کتنا مزہ انے والا تھا سب کے ساتھ یقینا مزہ دگنا

!!! ہونے والا تھا

باقی لڑکیوں کا حال بھی کچھ الگ نہ تھا وہ سب لوگ پیکنگ کے کام پر لگ

!! چکے تھے

وہاں پہ تو بہت سردی ہو گی کچھ سردیوں کے کپڑے کچھ گرمیوں کے ہر

کنڑی میں الگ الگ ویدر ہو گا تو اس کے حساب سے رکھنے ہیں !! ابرش نے

کہتے موبائل کھولا اب وہ ان تمام کنڑیز کے ٹمپریچر دیکھ رہی تھی تاکہ اس
!!حساب سے کپڑے رکھ سکے

!!میر کو کچھ افس میں کام تھا جو جانے سے پہلے وہ نپٹانے کا ارادہ رکھتا تھا
سر میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں! میر فون میں مصروف باہر نکل رہا تھا
!!جب سعد اس کے پاس اتا بولا میر نے سر کو خم دیا تھا
ساتھ ساتھ سعد میر کو کیس کے بارے میں بھی بتا رہا تھا جس کے بارے
!! میں ولف اور الف کے بھی میسیج ائے ہوئے تھے
ہر چیز کو ساتھ لے کر چلنا شاہ میر سکندر کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تھا!!
!!بیوی گھر کام ہر چیز
!!خیر میر اور سعد آفس کیلئے نکل چکے تھے
میر کی گاڑی آفس کے آگے رکی تھی میر گاڑی سے نکلا تھا!! آنکھوں پر
چشمہ لگائے وہ پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنی وجاہت سے بھرپور پرسنلٹی

کے ساتھ اترتا اندر داخل ہوا تھا میر کا افس نہایت عالی شان تھا دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کے مالک کے پاس پیسے کی بالکل کمی نہیں ہے!! ہر چیز شیشے سے بنی ہوئی تھی اور وہ افس 1110 فلور کا تھا

اسلام علیکم سر!! میر کے داخل ہوتے ہی سب کی سلام کی اوازار ہی تھی

وعلیکم السلام!! میر جواب دیتا اپنے آفس روم میں داخل ہوا تھا

السلام علیکم سر!! ایلف اور وولف بھی داخل ہوئے تھے

!! وعلیکم السلام!! میر کرسی پر بیٹھا تھا

سر اس فائل پر اپ کے سائن چاہیے!! ایلف میر کو دیکھتی فائل اُس کے پاس لائی تھی اس کی نظریں میر سے ایک بار پھر نہیں ہٹ رہی تھی لیکن اس نے اپنے دل کو سمجھا کر بمشکل اس سے نظریں ہٹائی تھی جو چیز اس کی تھی ہی نہیں وہ کیوں اس پر نظر ڈال رہی تھی؟؟ الف اپنے دل کو بار بار سمجھا رہی تھی!!

ولف میر کو کیس کے بارے میں بتا رہا تھا!! یہاں بہت سارے افیسر زتھے
!!لیکن جو میر کے خاص افیسر زتھے وہ یہ تینوں تھے
!!ساری انفارمیشن میر کے پاس پہلے ہی تھی جس کو وولف بتا رہا تھا
سر مجھے اپ سے کچھ بات کرنی تھی!! ایلف میر کو دیکھ بولی
ہمم؟ میر نے بنا اُسے دیکھے کہا جو ایلف کہنے لگی تھی وہ اس کے لیے اسان
!!نہیں تھا اور جو وہ کہنے لگی تھی وہ ولف کو کافی تکلیف دینے والا تھا
زندگی میں کچھ فیصلے کرنا ضروری ہوتے ہیں جب وہ ہمارے بس سے باہر ہو
جاتے ہیں اسی لیے الف نے بھی اپنے لیے ایک فیصلہ کیا تھا جسے وہ میر کو
!!بتانے کا ارادہ رکھتی تھی
ضروری نہیں ہے زندگی میں جو چاہا جائے وہ مل جائے!! یہ زندگی ہے
ادھر کسی چیز کو پانا اتنا اسان نہیں ہوتا!! یہ بات اہستہ اہستہ ہی صحیح لیکن
اسے سمجھ ارہی تھی

سر میں لندن جانا چاہتی ہوں ہمیشہ کے لیے ! ! ایلف نے نظر جھکائے کہا تھا

جب سعد اور وولف نے حیرت سے بھرپور اسے دیکھا تھا جب کے کچھ دیر بعد میر نے نظریں گھمائے اُسے دیکھا

ٹھک ہے ! ! لیکن اس کے پیچھے کوئی وجہ ؟ میر نے کرسی کی پشت سے اپنا سر ٹکاتے کہا

ن۔ نہیں سر کوئی خاص وجہ نہیں بس میری انٹی رہتی ہیں وہاں تو سوچ رہی ہوں اب وہی چلی جاؤں ! ! ایلف کے انسو اس کے گلے میں اٹکے تھے اس کی کیا غلطی تھی اگر اسے میر سے محبت تھی تو ؟ محبت پر تو کسی کا بس نہیں ہوتا ! ! یک طرفہ پیار کی تکلیف صرف پیار کرنے والا ہی جان سکتا ہے

ہمم یہ تو بہت اچھی بات ہے اگر تمہاری انٹی وہاں رہتی ہے ! ! وہاں جا کر جاب یا ڈیٹینیو کرنی ہے تم نے ؟ میر نے اگلا سوال کیا تھا

نہیں سر میں کچھ ٹائم کے لیے بریک لینا چاہتی ہوں ! ! میں بہت تھکا تھکا محسوس کر رہی ہوں کچھ مہینے انٹی کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں ! ! ایلف نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

ٹھک ہیں ! ! ریزگنیشن لیٹر آج ہی لے انا میں سائن کر دوں گا کیونکہ کل مجھے نکلنا ہے ! ! میر نے کہتے سامنے موجود فائل کھول کر دیکھی تھی جب کے وولف بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا اور سعد حیرت سے کیونکہ اس نے اچانک اس فیصلے کے بارے میں اب تک کسی کو نہیں بتایا تھا؛ !

ان کی جاب کی وجہ سے انہیں الگ الگ ملک ہمیشہ جانا رہتا تھا لیکن ایلف ہمیشہ کے لیے جا رہی تھی یہی بات وولف کے دل کو تکلیف دے رہی تھی ! ! اک درد کی لہر اس کے دل میں اٹھی تھی

یس سر ! ! ایلف اسباب میں سر ہلاتی تھوڑا پیچھے ہوئی اس کے جانے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا وہ یہی سوچ رہی تھی لیکن وہ اس بات سے انجان تھی کے کوئی تھا جو اُس سے خاموش محبت کئی سالوں سے کر رہا تھا ! !

!!ایلف آفس سے باہر ائی تھی جب کے سعد بھی اُس کے ساتھ ایا تھا

ایلف؟؟کیا ہوا ہے تمہیں اچانک اس طرح کا جانے کا پرو گرام بنالیناوہ بھی ہمیشہ کے لیے تم نے مجھے ایک بار بتایا بھی نہیں تم ایک بار ڈسکس تو کر سکتی تھی!!سعد نے اُسے دیکھ کہا

بس ایسے ہی!!پاکستان میں تکلیف کے سوامیرے لیے اور کچھ نہیں رکھا!!جب جب سر کو دیکھتی ہوں تب تب دل دگا کر جاتا ہے ہر بار اپنے دل کو سمجھاتی ہوں کہ وہ تمہارے نہیں ہیں لیکن جب بھی انہیں دیکھتی ہوں دل عجیب کیفیت میں دھڑ کتا ہے اور جب سچائی دکھائی دیتی ہے تو دل کرتا ہے کہ ایک کونے میں بیٹھ کر شدت سے روتی رہوں؛!اس لیے یہاں سے جانا ہی بہتر ہے!!ایلف نے سعد کو دیکھ اک اُداسی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

!!اس کی مسکراہٹ میں چھپا وہ درد سعد محسوس کر سکتا تھا

مجھے امید ہے وہاں جا کر تم خوش رہو گی!!سعد اُسے دیکھ بولا

کوشش کروں گی!! ایلف نے مسکرا کر کہا پھر جا کر اپنے آفس روم کی
!! جانب بڑھی تا کہ ریزگنیشن لیٹر تیار کر سکے

اور وولف ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا ضبط سے آنکھیں میچ گیا!! وہ چھا کر
بھی اس سے محبت کا اظہار نہیں کر پا رہا تھا ایلف کی کسی اور کے لیے محبت
!! اُسے اگے نہیں بڑھنے دے رہی تھی

میر فائل دیکھ رہا تھا جب اُس کا فون بجا میر نے موبائل پر جگمگاتا نام دیکھا نام
دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ نے جگہ لی تھی
!! ویڈیو کول ابرش کی طرف سے تھی

میر!! کول اٹھانے کی دیر تھی جب ابرش کی آواز سنائی دی وہ کیمرا اپنے
چہرے پر۔رکھے کھڑی تھی

جی میری جان!! میر نے دھیما سا مسکرا کر کہا جب کے میر اپنا سر کرسی کی
پشت سے ٹکا چکا تھا

اپ کب آئینگے واپس؟ ابرش نے اُداسی سے پوچھا

کیوں تُم مجھے مس کر رہی ہو؟میر نے شوخ لہجے میں پوچھا

ن۔ نہیں!!م۔میں مس کیوں کروں گی!!میر کی آنکھوں میں شوخی دیکھ اُس نے جھوٹی نفی کی جب کہ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ میر نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی

ہمم!!رات کے دو تین بجے تک آؤ نگا ظاہر ہے بھئی کوئی مس نہیں کر رہا تو کیا کرینگے گھرا کر!!میر نے مسکراہٹ دبائے مصنوعی سنجیدگی سے کہا

ن۔ نہیں!!میں کر رہی ہوں نہ مس!!رات کے دو یعنی پورا دن؟ابرش نے جلدی سے کہا جب میر کی بے اختیار ہنسی چھوٹی تھی

کیوں ہو تُم اتنی پیاری؟میر نے پر کشش انداز میں ہنستے ہوئے کہا تھا جب کے ابرش جو میر کی حسین مسکراہٹ میں کہیں کھو گئی تھی اس کی بات پر شرماتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدل گئی!!

اتنے ایلف ریزگنیشن لیٹر لے کر میر کے افس کی جانب ائی تھی اس نے دروازے پر رکتے دروازہ نوک کیا!!

میر کا آفس روم بھی نہایت بڑا تھا ہر چیز شیشے سے پلانٹ تھی ! ! سامنے صوفے رکھے تھے وہ آفس روم قریب دو بڑے کمروں کی جگہ میں بنا تھا ! ! کیونکہ وہ بے حد بڑا تھا یقیناً خوبصورت بھی

دروازہ نوک کی اواز پر میر نے دروازے کی جانب دیکھا پھر انے کی اجازت دی ! !

میر نے فون سامنے رکھا جس سے ابرش میر کا چہرہ دیکھ پا رہی تھی ! !

سر لیٹر ! ! ایلف نے میر کے برابر میں اتے لیٹر ٹیبل پر رکھا تھا جب میر نے لیٹر تھاما ! ! ابرش ایلف کو بھی کیمرے میں دیکھ پا رہی تھی جب کے ایلف کی نظر بے ساختہ موبائل کی جانب اٹھی تھی سامنے ابرش کو دیکھ کچھ پل دیکھتی رہی

ہیلو ایلف ؟ اُسے اپنی جانب دیکھتا پا کر ابرش نے ہاتھ ہلاتے ہوئے اسے ہائے کیا

ہ۔ہائے!!ایلف نے بھی دھیماسا مسکراکر کہاابرش مسکراکر واپس میر کی جانب متوجہ ہوئی جو سائن کر رہا تھا

!! جب کے ایلف کی نظریں نیچے تھی

پر مینٹ ویزا لگوایا ہے؟لیٹر میں موجود اُس کا ویزہ دیکھ میر نے بنا اسے دیکھ کہا

یس سر!! نظریں جھکائے کھڑی ایلف نے ہنوز ایسے ہی جواب دیا

یعنی تمہارا کوئی ارادہ نہیں ہے دوبارہ پاکستان انے کا؟میر نے پوچھا تھا

نہیں سر میں ہمیشہ کے لیے شفٹ ہو رہی ہوں!!الف نے یہ الفاظ کس طرح ادا کیے تھے یہ صرف وہی جانتی تھی لیکن شاید تو یہ نہیں جانتی تھی کہ قسمت جو ہم نے سوچا ہوا ہوتا ہے ہمیشہ وہ نہیں کرتی فی الحال تو اس کا یہاں سے جانا قسمت میں لکھا تھا لیکن کیا پتا مستقبل میں اس نے ایک بار !!پھر پاکستان انا ہو

ہمم!! تم میری اک قابل اور بہادر افیسر ہو یہ مت سمجھنا کہ تمہارے جانے سے مجھے فرق نہیں پڑ رہا!! میں جانتا ہوں تمہارے دماغ میں ابھی یہی چل رہا ہے!! زندگی میں فیصلے لینے چاہیے اور تمہارا فیصلہ اگر یہی ہے تو یہی صحیح زندگی تمہاری ہے تمہیں اپنی مرضی سے گزارنی ہے!! کام میں کوئی فرق نہیں ائے گا یہاں ہزاروں افیسرز ہیں لیکن ایک قابل افیسر کا جانا دل میں محفوظ رہتا ہے!! ریزگنیشن سائن کر دیا ہیں میں نے تمہارا!!

سعد!! میر نے کہتے سعد کو پکارا تھا جب سعد فورا اندر داخل ہوا جب کے ابرش خاموشی سے باتیں سن رہی تھی تو کیا ایلف جا رہی تھی وہ بھی یہی سوچ رہی تھی؟

یس سر!! سعد اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

ایلف کا سیکریٹ سیف اپروف کر دو!! میر نے اُسے دیکھ کہا تھا جب سعد

!!او کے سر کہتا ہے اپنے کام پر لگا تھا

اس سے تم وہاں جا کر جب بھی دل کریں اپنی جاب کو ٹینیو کر سکتی ہو اور کبھی بھی واپس انا ہو تم پاکستان اسکتی ہو اس افس کے دروازے تمہارے لیے ہمیشہ کھلے ہیں !!

میر نے دھیما دا مسکرا کر لیٹر اسے تھمایا تھا جب کہ میر کے الفاظ الف کے دل میں ایک بار پھر گونج رہے تھے !!

ت۔ تھنک یہ سر !! نہ چاہتے ہوئے بھی ایک انسو ٹوٹ کر اس کی آنکھ سے گرا تھا

کوئی بات نہیں !! خوش رہو ہمیشہ امید ہے تمہاری اگے کی زندگی خوشی سے گزرے گی !! کبھی بھی کوئی مشکل وہاں آئے تم مجھے بتا سکتی ہو !!

سب کے دلوں میں تم ہمیشہ رہو گی کہ تھی ایک ایلف جو اک کے اک قبول آفیسر تھی !! میر نے اُسے دیکھ فخر یہ انداز میں کہا اور ایلف کو اپنے انسو ضبط کرنا مشکل لگ رہا تھا !!

ایلف کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ انسو ارہے تھے جبکہ
!!موبائل میں دیکھتے ابرش کے لب بھی مسکرا رہے تھے
ایلف؟تم کیوں جارہی ہو؟ابرش نے اسے دیکھ پوچھا جب ایلف جس کا
انسوں گرنے والا تھا اس نے جلدی سے صاف کیا
بس ایسے ہی!!میری انٹی رہتی ہیں لندن میں تو بس اُن کے پاس جارہی
ہوں!!ایلف نے مسکرا کر کہا جب ابرش نے بھی مسکرا کر اسباب میں سر
ہلا یا
سر میری فلائٹ پانچ بجے کی ہے!!ایلف میر کی جانب متوجہ ہوئی جس کی
نظریں ابرش پر تھی
ہمم چار گھنٹے ہیں تم جا کر تیاری کر لو!!میر نے اُسے دیکھ کہا جب ایلف
اسباب میں سر ہلاتی آفس سے باہر نکلی تھی
میر ایلف کے جانے کی سچ میں یہی وجہ ہے؟؟ابرش جو ایلف کی آنکھوں
انسو دیکھ چکی تھی اب میر کو دیکھ بولے

ہاں شاید یہی وجہ ہے ! ! میر نے اُسے دیکھ کہا تھا کیونکہ اصل وجہ تو اسے بھی نہیں پتہ تھی

اتنے سالوں سے وہ کام کر رہی ہے اور اتنی اسانی سے جا رہی ہے ! ! پتہ نہیں کیوں لیکن ابرش کو بھی دکھ ہو رہا تھا

قسمت کو جو منظور ! ! قسمت کی منزلیں تو خدا لکھتا ہے ! ! میر نے موبائل ہاتھ میں لیا تھا

بے شک ! ! ابرش نے اسباب میں سر ہلاتے کہا تھا

دو ڈھائی گھنٹے بعد میر گھر جانے کے لیے نکل رہا تھا ! ! میر نے گاڑی کی چابیاں اور موبائل ٹیبل سے اٹھاتے باہر کی جانب قدم بڑھائے

جو کیس وغیرہ کی فائلز تھی انہیں دیکھ میر سائن کر چکا تھا کافی کیس چل رہے تھے جن کی ساری معلومات میر کے پاس پہلے ہی اتی تھی !

اس دوران شادی کی وجہ سے میر خود کیس کو انجام نہیں دے پا رہا تھا لیکن واپس انے کے بعد سب دوبارہ پہلے جیسا ہو جانا تھا!! کیونکہ میر اپنے ہر کیس کا آخری وار خود کرتا تھا دشمن کی موت میر کے ہاتھوں سے ہی ہوتی تھی!!

میر باہر ایا تھا سامنے ہی وولف اور ایلف کھڑے تھے!

سر جا رہے ہیں آپ؟ وولف نے آگے بڑھتے پوچھا جب میر نے اسباب

میں سر ہلایا میر نے گھڑی میں وقت دیکھا تھا اس وقت تین بجنے کو تھے!!

سر!! ایلف نے میر کو پکارا جب میر نے اُسے دیکھا لیکن جواباً الف خاموش رہی

وولف تمہیں ایئرپورٹ کا چھوڑنے جائیگا!! میر نے وولف کو دیکھ کہا

اوکے سر!! وولف نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

میر پھر اگے جانے کیلئے بڑھا الف چاہتی تھی کہ میر اُسے ایئرپورٹ تک سی آف کریں!! لیکن جیسا وہ چاہتی تھی ویسا تو نہیں ہو جانا تھا!!

!! ایلف نے ضبط سے آنکھیں میچی جب کے میر جاتے جاتے رکا تھا

اگر جارہی ہو تو خوشی خوشی جاؤ تمہارے چہرے پر یہ اداسی کیوں ہیں جانا

تمہارا خود کا فیصلہ ہے کسی نے تمہیں نہیں کہا!! اُس کے چہرے پر تکلیف

کے اثار دیکھ میر نے سنجیدگی سے کہا کیونکہ جانا اس کا خود کا فیصلہ تھا اس کے

!! بعد اس کا تکلیف میں ہونا یہ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

جب کے ایلف جو دیوار کی پشت سے ٹیگ لگا چکی تھی میر کی اواز پر فورا

!! سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی تھی نظریں نیچے ہو چکی تھی

ب۔ بس سر سب کو چھوڑ کر جانا پڑ رہا ہے اس لیے اداسی ہو رہی ہے !!

ایلف نے دھیمی اواز میں کہا

مل لو سب سے !! اچھی یادیں لے کر جاؤ اپنے ساتھ !! ماضی کی اچھی یادیں

ہی اگے مستقبل میں لے کر جانی چاہیے جو چیزیں ہمیں ماضی میں تکلیف

دے چکی ہیں انہیں مستقبل میں نہ لے کر جایا جائے تو ہی بہتر ہیں !! ہر کسی

کی لائف میں اپ اینڈ ڈاؤن اتے ہیں !! سب کی زندگیوں میں تکلیف دہ

منظر ہوتا ہے جو کہ ماضی تھا!! میر اُسے دیکھ کہتا بولا جب کے ایلف کے دل
میں تکلیف ہو رہی تھی کچھ لمحے بعد میر وہاں سے نکلتا چلا گیا؛؛
مل لوں سب سے ؟اپ تو ملے نہیں جن سے ملنا تھا!! میر کی جاتی پشت کی
!!دیکھ اُس بے دھیرے سے کہا تھا جو برابر میں کھڑا ولف سن چکا تھا
جب کے میر آنکھوں پر چشمہ لگاتے گاڑی میں بیٹھا تھا پھر گاڑی منزل کو
!روانہ ہوئی تھی؛

ایلف ؟ پانچ بجنے میں ادھا گھنٹہ ہے اور ابھی تُم لوگ ایئرپورٹ کے لیے
بھی نہیں نکلے !! سعد ایلف اور وولف کو دیکھ بولا جو خاموشی سے بیٹھے تھے
ولف کے چہرے کی رنگت سرخ ہو رہی تھی
اوہ ہاں !! نکلتے ہیں چلو وولف !! ایلف کھڑی ہوئی تھی
خدا حافظ سعد !! جتنا وقت اپ سب کے ساتھ گزارا بہت حسین تھا میں یہ
پل کبھی نہیں بھولوں گی !! ایلف سعد سے گلے ملی تھی

ہم بھی تمہارے ساتھ گزارا وقت کبھی نہیں بھولیں گے ! ! سعد نے اُس کی پشت دھیمے سے تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا وہ جانتا تھا ایلف کے لیے یہاں سے جانا اسان نہیں یہ افس صرف افس نہیں تھا ایک طرح سے اس کا گھر تھا یہاں کے سب لوگ ایک فیملی کی طرح رہتے تھے ! ! اور ایلیف کی تو سب سے بہت اچھی بانڈنگ تھی ! !

ایلف ملتی اب باہر کو نکلے تھی وولف بھی مرے قدموسے آفس سے باہر جارہا تھا جب سعد نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ! !

تم چاہو تو اسے اپنے دل کی بات بتا سکتے ہو کیا پتا وہ تمہارے لیے رک جائے ؟ سعد اُسے دیکھ بولا

میں اسے اپنے دل کی بات نہیں بتا سکتا وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے اور یہی بات مجھے اگے نہیں بڑھنے دے رہی سر کی محبت کا بسیرا اس کے وجود میں رگ رگ میں بسا ہے ! ! ابھی صحیح وقت نہیں ہے اور نہ قسمت چاہتی ہے کہ ہم دونوں ایک ہو جائیں لیکن مستقبل میں قسمت ضرور چاہے گی

اور ہم دونوں ایک ضرور ہوں گے غرض وہ وقت ابھی نہیں ہے ! ! وولف
نے اُداسی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا
کوشش بھی نہیں کروگے ؟ سعد نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا
اس وقت میری کوشش میری محبت کو رائگا کرنے کے برابر ہے کیونکہ
حالات ایسے بالکل نہیں ہیں ! ! وولف اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولا
وولف جلدی کرو ! باہر سے الف کی اوازائی تھی
پتہ نہیں اس کی اواز اب کتنے وقت بعد سنوں گا یا کبھی سنوں گا بھی یا نہیں
! ! ! ! وولف تکلف سے مسکراتا اب باہر نکلتا چلا گیا
وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے جب وولف نے گاڑی ایئرپورٹ کی جانب
روانہ کی پورے راستے اپنا چہرہ شیشے سے ٹکائے ایلف باہر دیکھ رہی تھی اُس
! ! نے اک لفظ نہیں کہا تھا وہ بلکل خاموش تھی
دس منٹ کے سفر کے بعد ہی ایئرپورٹ اچکا تھا میر کے افس ایئرپورٹ
! ! کافی قریب تھا

!!وولف کی گاڑی ایئرپورٹ کے اگے رکی تھی

آگیاایئرپورٹ!!وولف نے ایلف کودیکھ کہا جس کی آنکھیں بند تھی شاید

!!وہ سوچکی تھی وولف نے اُس کے چہرے کودیکھا

وہ چاہتا تھا یہ منظر یہیں رک جائے وہ الف کا چہرہ ہمیشہ ایسے ہی دیکھتا رہے

ابھی دو تین منٹ ہی ہوئے تھے اسے الف کا چہرہ دیکھتے ہوئے جب ایلف

!!کی انکھیں کھلی

آگیاایئرپورٹ؟ایلف نے آنکھیں بند کرکے کھولتے ہوئے کہاجب

وولف نے اسباب میں سر ہلایا

تم اب جاؤ میں یہاں سے چلی جاؤں گی!!ایلف اُسے دیکھ بولی

نہیں میں تمہیں اندر تک چھوڑنے اؤں گا!!وولف کہتا گاڑی سے اترا پھر

پیچھے جاتے وہ ایلیف کے سوٹ کیس نکالنے لگا!!ایلف بھی خاموشی سے

گاڑی سے اتری تھی وہ دونوں ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوئے تھے

دس منٹ ہیں تمہاری فلائٹ میں ! ! وولف نے اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتے کہا

! ! ہاں ! ! ایلف نے اسباب میں سر ہلایا وہ دونوں وہی بینچ پر بیٹھ چکے تھے کیا تمہارے لیے یہاں سے جانا اسان ہے ؟ وولف نے اپنے دل میں مچلتا سوال پوچھا تھا جب ایلف دھما سا مسکرای

تمہیں لگتا ہے کہ یہاں سے جانا میرے لیے اسان ہے ؟ تم میرے دل کی کیفیت نہیں جانتے نا کبھی کبھی اپنے سکون کے لیے ہمیں ایسے فیصلے لینے پڑتے ہیں جو ہمیں مزید بے سکون کر دیتے ہیں میں نہیں جانتی میرا یہاں سے جانے کا فیصلہ درست ہے یا نہیں ! ! لیکن مجھے اتنا پتہ ہے کہ اگر میں یہاں مزید رہی تو میں خود کو سنبھال نہیں پاؤں گی ! ! اس لیے میں ہمیشہ کے لیے یہاں سے دور جانا چاہتی ہوں اپ سب کو چھوڑنا افس کو چھوڑنا میر سر کو چھوڑنا آسان نہیں ہیں میرے لیے ! ! ایلف کی آنکھوں میں نمی

اُتری تھی لیکن وہ ایک بہادر افیسر تھی وہ اسانی سے نہیں روتی تھی ! ! اگر
! ! اس کی جگہ کوئی عام لڑکی ہوتی تو ابھی پھوٹ پھوٹ کار ورہی ہوتی
میں تمہیں بہت مس کروں گا ! وولف نے گھڑی میں وقت دیکھتے کہا دو
منٹ اور گزر چکے تھے اور وہ دل میں دعا کر رہا تھا کہ یہ وقت یہی تھم جائے
! ! اور الف کبھی نہ جائے
میں بھی سب کو بہت مس کروں گی ! ! ایلف نے اُداسی سے مسکراتے
ہوئے کہا
جب مائک سے اواز سنائی دی وہ لڑکی کہہ رہی تھی کہ سب اپنی اپنی سیٹ
! ! سنبھال لیں کیونکہ اگلے پانچ منٹ میں فلائٹ پرواز کرنے جائے گی
چلو فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے میں جاتی ہوں ! ! ایلف کھڑی ہوئی تھی جب
! ! کے وولف کی دھڑکنیں بالکل دھیمی پڑی تھی

خداحافظ ! ! ایلف اُس کے گلے لگی تھی اور وولف کو لگا گویا سارا جہاں رک گیا ہو؛ ! وہ پہلی بار وولف کے گلے لگی تھی ! ! وولف کا دل مزید دھیما دھڑکا ! ! تھا اسے لگا اگر اس کا دل نارمل ٹمپریچر پر نہ ایا تو مر جائے گا

بائے ! ! ایلف اُس سے دور ہوئی پھر مسکرا کے جانے لگی

ایلف ! ! جب وولف کی آواز پر اُس کے قدم رکے اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا ؛!

وولف کچھ پل اُسے دیکھتا رہا پھر تیزی سے آگے اتا اُسے اپنے سینے سے لگا گیا ! ! وولف کے دل میں تکلیف کی مسلسل لہریں اٹھ رہی تھیں ! ! چہرہ اور آنکھیں سرخ پڑ رہی تھی ! !

ایلف نے اُس کے گرد حسار باندھتے اس کی پشت تھپتھپائی تھی

کچھ دیر بعد وولف پیچھے ہوا ! ! ایلف دھیما سا مسکرا کر اُسے دیکھتی رہی

اللہ حافظ ! ! وہ یہ کہتی اب واپس مڑ کر آگے کو بڑھی تھی ! ! وولف کو ہر چیز دھندلی نظر ارہی تھی

!!ایسالگ رہا تھا جیسے سب بہت دھیرے دھیرے چل رہا ہے

اس بار نا صحیح زندگی کے کسی اور موڑ پر ہم لوگ ضرور ملیں گے ہر کہانی کا اختتام پورا نہیں ہوتا کچھ اختتام ادھورے رہ جاتے ہیں اسی طرح وولف اور ایلف کی کہانی بھی ادھوری تھی جہاں سکندر ہاؤس میں سب کو کہانی کا اختتام خوشی سے بھرپور ہو رہا تھا وہی وولف کی آنکھ سے زندگی میں پہلی بار !اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا؛

وہ شخص جو کبھی نہ رویا تھا اج وہ بھی رو چکا تھا اُس کی نظریں ایلف کی آگے !! بڑھتی پشت پر تھی

کبھی کبھی کچھ کہانیاں ادھوری رہ جاتی ہیں سب کی زندگی مہربان نہیں ہوتی !!اس سچائی کو اپ لوگوں کو بھی قبول کرنا چاہیے

وولف اُس کی پشت کو تب تک دیکھتا رہا جب تک اُس کی آنکھوں سے اُس کی پشت اوجھل نا ہوئی !!لیکن اسے یقین تھا کہ انے والی زندگی میں وہ دونوں کبھی نا کبھی تو اک ضرور ہونگے لیکن فالحال وہ وقت نہیں تھا اور

جب وقت نہ ہو تو وہ کام کبھی نہیں ہوتا پھر بھلے ہی وہ محبت ہی کیوں نہ ! ! ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے ان کی کہانی مکمل ہونے کا وقت نہیں تھا اور نہ قسمت چاہتی تھی ! ! !

میر مجھے بتائے اور کچھ رکھنا ہے آپ کا؟ دیکھیں میں نے اپ کے کپڑے رکھ دیے ہیں اپ کی گھڑی رکھ دی ہے اپ کے پرفیومز اپ کے شوز سب کچھ ہو گیا ہے اور کچھ رکھنا ہے؟ ابرش میر کو دیکھ پوچھ رہی تھی جو کب سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا شام کے سات بجنے کو تھے سات بجے ابرش کو گرلز میٹنگ میں جانا تھا اس لیے وہ ساری پیکنگ فائنل کر رہی تھی یہ بات جان کر اپ کو حیرانی ہو گی کہ ساری لڑکیاں صبح سے ہی پیکنگ میں مصروف تھی ! !

تم اپنی نازک جان پر اور کتنا ظلم کرو گی؟ میر نے گہرا سانس بھرتے کہا وہ مسلسل ابرش کے چہرے کو دیکھ رہا تھا ابرش نے میسی جوڑا بنایا ہوا تھا!! وہ میسی بن میں حد سے زدا خوبصورت لگ رہی تھی!!

سادی سی کرتی کے ساتھ پلازو پہنے ہاتھوں میں چوڑیاں ناک میں لونگ جب کے پورے ہاتھ میں سجی مہندی اور اُس کے چلنے پر اُس کے پیر سے اتی وہ پیال کی اواز اُف!! میر کے دل پر وار کر رہی تھی وہ ایسے رفل حلیے میں حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی!!

خاص کر اُس کے بالوں کا میسی بن جو اُس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہا تھا!!

میر ہمارے پاس بس اج کا دن ہے نا!! کل ہمیں نکلنا ہے دیکھیں میں نے بیلا کی بھی پیکنگ کر دی ہے اپ کی بھی اور اپنی بھی کر لی ہے اور کچھ رہتا تو نہیں؟؟ ابرش مصنوعی انداز میں سوٹ کیس کو دیکھ رہی تھی!!

اِدھر آؤ!! میر نے اُسے دیکھ پکارا جب ابرش سوٹ کیس پر نظریں جمائے
میر کے پاس ائی ابرش مسلسل سوچ رہی تھی کہ کچھ چیز وہ بھول نہ
جائے!!
میر نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنی جانب کھینچا جب ابرش جس کی نظریں بیڈ پر
رکھے سوٹ کیس پر تھی اچانک لہراتے ہوئے میر کی حصار میں قید ہوئی
تھی!!
ابرش نے چونک کر میر کو دیکھا اُس کا اور میر کا چہرہ اک دوسرے کے بے
ہد نزدیک تھا وہ میر کی گود میں بیٹھ چکی تھی!! ابرش کے بالوں کی کچھ اوارہ
لٹے اس کے چہرے پر اچکی تھی!!
میر کے ہاتھ ابرش کی پشت پر تھے جب کے ابرش کے دونوں ہاتھ میر کے
کندھوں پر!!

میر نے اپنے اک ہاتھ سے ابرش کا چہرہ اپنے ہاتھو میں تھاما! !اور اس کے چہرے پر موجود لٹے اس کے کان کے پیچھے کی ! !ابرش کی سانسیں گہری ہو رہی تھی ! !

میر کے چہرے کے سامنے ہی اُس کی شفاف گردن تھی مزید اپنے جز باتوں پر سے قابو کھوتے میر نے اپنے لب اُس کی گردن پر رکھے تھے اور ابرش نے سختی سے آنکھیں میچی تھی ؛؛اُس کی گرفت میر کی شرٹ پر بڑھی تھی ! !

وہ جھکے اُس کی گردن چوم رہا تھا! !ابرش کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی اوازیں میر بھی سن پا رہا تھا ! !

کچھ دیر بعد نے چہرہ اٹھائے میر نے اُسے دیکھا تھا ! !

جس کے چہرے پر گلال بکھرے تھے ! !میر کی آنکھوں میں خمارِ کی سرخی دیکھ ابرش نے اپنی سانس روکی تھی ! !

م۔میر!!اُس کی گہری نظریں اپنے لبوں پر محسوس کرتے ابرش نے اُسے کندھے سے تھامتے ہلایا

ہمم؟میر نے بمشکل نظریں ہٹاتے اُس کے چہرے کو دیکھا تھا

س۔ساتھ بج گیے مجھے میٹنگ میں جانا ہیں!!ابرش نے حلق تر کرتے کہا

میٹنگ؟میر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہاں گرلز میٹنگ!!گھومنے جارہے ہیں نا اس کے لیے ہم نے میٹنگ رکھی ہے!ابرش نے اُسے آگاہ کیا

کل ہو جائیگی میٹنگ!!میر کی آواز گھمبیر ہو رہی تھی

ن۔نہیں کل وقت نہیں ہو گانا!!اسلئے اج ہی کرنی ہے!!ابرش نے اٹھنا چاہا لیکن میر کی گرفت اُس کے گرد مضبوط تھی!!

ابھی جانا ضروری ہیں؟میر نے اُسے دیکھ پوچھا جب ابرش نے اسباب میں سر ہلایا

اچھا تھوڑی دیر بعد چلی جانا!! میر نے دھیرے سے اُس کے لبوں کو چھوا تھا

جب کے ابرش کا چہرہ انار ہو رہا تھا

دیکھے ساتھ بج گئے نا!! ابرش نے پھر اٹھنا چاہا

!! ابھی میر کچھ کہتا جب دروازہ بجا

کون؟ میر نے ابرش کے چہرے پر نظریں جمائے کہا

بھائی بھابی کو بولیں میٹنگ میں اجاے!! باہر سے منہا کی آواز سنائی دی

ابرش کی طبیعت ٹھک نہیں ہیں بچے کل کر لینا میٹنگ!! میر نے وہی بیٹھے

کہا

ن۔ نہیں میر!! میر بلکل ٹھک ہُوں میں نے میڈیسن لے لی!! ابرش بھی

تیز آواز میں بولی میر نے اُسے گھورا تھا جب کے ابرش جھٹکے سے کھڑی

!! ہوتی دروازے کی جانب بھاگی تھی

میر نے اُسے گھورا لیکن تب تک وہ دروازہ کھول چکی تھی میر نے گہرا سانس

بھرا تھا

چلو منہا!! ابرش کہتی تیزی سے جانے لگی اس نے پیچھے مڑ کر میر کو دیکھا تھا

!! جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

!! ابرش تیزی سے وہاں سے نکلی تھی

ہائے!! میر تکیہ لیتا صوفے پر گرا تھا میر نے پھر سے دروازے کو دیکھا

!! جہاں سے ابرش ابھی گئی تھی

میر کو ابرش اپنے پاس چاہیئے تھی جو کے اُسے چھوڑ کر جا چکی تھی!! میر

!! اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھ کر کھڑا ہوا تھا

!! کیونکہ نیند تو اُن کی متاعِ جان اُن کی اڑا کر چلی گئی تھی

میر کھڑا ہوتا مائم کے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں مائم ابھی ابھی شاور لے کر نکلا تھا! جب کے بیڈ پر عمر بہرام اور زھرام ٹانگیں پھیلائے بیٹھے تھے

!! اُن سب کے چہرے بھی ویسے ہی تھے میر جاتا بیڈ پی گرا تھا

کیاہوا آپ سب کو؟اُن سب کے چہروں پر بارابجے دیکھ مائم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا!!

یار وہاں پہ وہ لوگ میٹنگ کر رہی ہی میں نے منہا کو بولا کہ مجھے بھی میٹنگ میں شامل کرلو تو کہتی ہے بوائز نوٹ الاؤڈ کیا بوائز انسان نہیں ہے؟زھرام سلگ کر بولا

اور آپکا؟مائم عمر کو دیکھ بولا

بس مت پوچھ!!عمر نے نفی میں سر ہلاتے کہا جو مائم نے سوالیہ نظروں سے بہرام کو دیکھا

میرا بھی زہرام جیسا حال ہے میں نے پوچھا امنہ سے میٹنگ میں کیا بات ہونے والی ہے تو کہتی ہے پرسنل ہے میں نہیں بتارہی؛!بہرام نے اُسے دیکھ کہا

!!بھائی آپ کو کیا ہوا؟مائم میر کو دیکھ بولا جو بیڈ پر اندھے منہ لیٹا تھا

بس ایسے ہی!!میر نے کہتے پلو میں سر گھسایا

ابے کیا ہوا تجھے ؟زھرام سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

کچھ نہیں ہوا!!میر نے ہنوز جواب دیا

لگتا ہے کچھ پرسنل ریزن ہے!!بہرام شرارت سے بولا جب میر نے پلوں سے چہرہ ہٹائے اسے دیکھا

اتنا پرسنل ہے کہ اگر تم سب نے میرے ہاتھوں سے مار کھائی تو کل گھومنے جانے کے لائق نہیں رہو گے!!میر اُن سب کو گھورتا ہوا بولا پھر واپس اپنا چہرا پیلو میں گھسا گیا

کیوں تپا ہوا ہے میرے بھائی!!عمر نے ہنستے ہوئے میر کے بازو پر سر رکھا

!!تھا وہ میر کے بازو پر سر رکھیں لیٹ چکا تھا

بھابھی سے لڑائی ہو گئی کیا؟دوسرے بازو پر زہرام سر رکھے لیٹا تھا

میری ابرش لڑائی نہیں کرتی!!میر نے اک ادا سے جواب دیا تھا

توتُو نے کی ہے لڑائی؟زھرام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا میر کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے

میں بچا ہوں جو لڑائی کروں گا؟ میر نے ہنوز ایسے ہی کہا

اچھا ہوا کیا ہے بتا دینا!! زھرام نے میر کو دیکھا تھا

کچھ نہیں ہوا!! ہر چیز تم کمینوں کو بتانے والی نہیں ہوتی!! میر سلگ کر کہتا

بولا

کیوں نہ ہم لوگ بھی میٹنگ کریں؟ ذھرام نے کچھ دیر سوچتے ہوئے کہا

کر میٹنگ بول!! عمر نے جواباً کہا

ابھی مزید بات ہوتی جب سعد کمرے میں داخل ہوا!! سب نے دروازے

!! کی جانب دیکھا تھا

لے آئے اندر!! سعد نے ملازمہ کو جگہ دی تھی ملازمہ ٹرے میں اسٹار

بکس کی کافی تھامے داخل ہوئی تھی

وہاں لڑکیوں کی میٹنگ ہو رہی ہے اپ لوگوں کو کافی کی ضرورت ہو گی

مجھے پتہ تھا!! سعد نے اُس سب کے چہرے دیکھ کہا

ہائے!! یہ ایک بہترین کام کیا ہے تم نے سعد دل سے کافی کی طلب ہو رہی تھی!! زہرام اٹھ کر بیٹھا تھا ملازمہ ٹرے ایک کر جا چکی تھی سب نے کافی کا کپ اٹھایا میر بھی اٹھ کر بیٹھا تھا ان سب کو واقعی اس وقت کافی کی ضرورت تھی!!

ہمم واؤ!! یہ کون سا فلیور ہیں؟ زہرام نے اُسے دیکھ کہا

تمہارا امریکانو ہے!! سعد نے مسکرا کر کہا

اور میرا؟؟ بہرام نے اسے دکھ پوچھا

اسپریسو!! سعد نے اُسے بھی بتایا تھا

میر اور مائم تم دونوں نہیں پوچھ رہے تم دونوں کا کون سا ہے؟ ان دونوں کو خاموشی سے کافی پیتے تھے زہرام نے سوالیا انا شروع سے پوچھا

میری کیپیچینو کیرامل ہے!! میر نے جواباً کہا

اور میری مچالیٹ!! مائم نے بھی کہا تھا

ارے واہ واہ!! کیا بات ہے!! زھرام نے مسکرا کر کہا اب وہ سب مسکرا کر کافی پی رہے تھے بس اج کا دن اخری تھا کل ان لوگوں نے، منیمن کے لیے !! نکل جانا تھا

اسی طرح یہ رات بھی سب کی گزر چکی تھی ایک نئ خوبصورت صبح کا اغاز ہوا تھا لڑکیاں صبح چھ بجے اٹھ کر ہی کاموں پر لگ چکی تھی!! اج جو پہننا تھا اسے نکالنے کے لیے!! تمام جولیریز وغیرہ فائنل کر رہی تھی!؛

جب کہ سارے لڑکے سو رہے تھے!! لڑکیوں کو تو رات بھر نیند ہی نہیں ائی تھی اتی بھی کیسے؟ جب خوشی اتنی ہو!! وہ سب لوگ اپنے اپنے شوہروں کے ساتھ جا رہی تھی اس سے خوشی والی بات اور کیا ہو سکتی تھی؟؟

ابرش کی آنکھ کھلی وہ صبح اٹھ کر چیزیں نکالنے والی تھی لیکن اُس نے اپنے دائیں جانب دیکھا میر اُسے اپنے حصار میں لیے سویا تھا ابرش کا نکلنا اسے

ناممکن لگ رہا تھا!! لیکن اسے کچھ بھی کر کے اج کے کپڑے نکالنے تھے!!

اس نے دھیرے اپنے پیٹ پر رکھا میر کا ہاتھ بٹانا چاہا لیکن میر نے مزید گرفت کرتے اُسے خود میں بھینچا تھا!!

ابرش دھیرے دھیرے کوشش کرنے لگی وہ میر کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتی تھی!! اس لیے وہ دھیرے دھیرے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی جس میں کچھ ہی دیر میں وہ کامیاب بھی ہو چکی تھی!!!

ابرش نے جلدی جلدی تمام چیزیں نکالی تھی جو اُس نے میر نے اور بیلا نے پہننا تھا!! بیلا کو سلانے کے لیے باریاں جلتی تھی ہر کوئی اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے لڑتا تھا بیلا جیسے جیسے بڑی ہو رہی تھی وہ مزید خوبصورت ہوتی جا رہی تھی بیلا چھ سال کی ہو چکی تھی اور سکندر ہاؤس کے ہر شخص میں اس کی جان بستی تھی ہر کوئی اسے اپنی 24 گھنٹے بھی اپنے پاس رکھنے میں

نہیں بیزار ہوتا تھا!! یہی وجہ تھی جواب سب کی باری چل رہی تھی کہ
!! سب کے بیلا پاس ہو گی!! اور اج عمر میرب کی باری تھی
لیکن بیلا کا دل زیادہ روہا کے پاس سونے کا کرتا تھا کیونکہ وہ زیادہ وقت روہا
!! کے ساتھ ہی گزارتی تھی
ساری لڑکیاں اٹھ چکی تھی ان لوگوں کے چہرے پر اب بھی مسکراہٹ
!! تھی خوشی سے دل اچھل رہا تھا اج وہ لوگ ٹرپ پر جانے والے تھے
ابرش کپڑے نکالنے کے بعد کمرے سے باہر نکلتی لاؤنج کی طرف ائی
!! جہاں منہا بیٹھی کاپی میں کچھ لکھ رہی تھی
منہا اٹھ گئی تُم!! ابرش مسکرا کر اس کے پاس ائی تھی
جی بھابھی بس ابھی اٹھی ہوں اور کاپی پہ لکھ رہی ہوں کچھ چیز تو نہیں بھولی
یہ نہ ہو کچھ چیز بھول جاؤں پھر وہاں پہ جا کر یاد آئے!! منہا ابرش کو دیکھ
بولی جب ابرش اسباب میں سر ہلاتے کچن کی جانب بڑھی تھی کافی صبح ہو

رہی تھی اسلئے ملازمہ یہاں موجود تھی یہی وجہ تھی ابرش خود ہی کافی بنانے
!!کاارادہ ہے رکھتی تھی
!!کچھ ہی دیر میں ابرش دو کپ کافی تھامیں باہر ائی تھی
کافی!!اُس نے منہا کی جانب بٹھایا
تھنک یو بھابھی!!منہا نے مسکرا کر کہتے کپ تھاما تھا ایک بار پھر ان
!!دونوں کی باتیں شروع ہو چکی تھی

ابرش ریڈی ہو گئی تم؟؟میر اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا اپنے کمرے میں
داخل ہوا تھا اس وقت رات کے 10 بج رہے تھے اور ایک بجے فلائٹ
!!تھی گھر میں ہلچل مچی ہوئی تھی ہر کوئی اپنی تیاریوں میں لگا ہوا تھا
جی میر میں ریڈی ہُوں!!ابرش نے جواب دیا ورنہ اس کا دھیان شیشے کی
!!طرف تھا جہاں وہ گلے میں ڈائمنڈ کا نازک سا پینڈنٹ پہن رہی تھی

ابرش نے بے اختیار شیشے میں میر کو دیکھا جو اسکین ٹیشرٹ پینٹ میں سیٹ کیے اوپر ڈارک براؤن اپر لیے ہاتھوں میں گھڑی پہنے بالوں کو نفاست سے بنائے اج کچھ الگ ہی انداز میں خوبصورت لگ رہا تھا!!

کیونکہ اج اس کی ٹی شرٹ الگ ڈیزائن سے سیٹ ہوئی تھی وہ بھی یقینا میر کے دوستوں نے کی تھی کیونکہ وہ لوگ سب ایک جیسی ڈریسنگ کر رہے تھے!!

اس طرح بھی میر بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا!! یا یوں کہا جائے کہ وہ ہر حال میں خوبصورت لگتا ہے!!

جبکہ میر بھی ابرش کو دیکھ رہا تھا جو گھٹنوں سے تھوڑی اوپر تک اتی شرٹ کے ساتھ نیرو پینٹ پہنے شرٹ اس کی کرتی کے برابر ہی تھی!! جب کے نیرو پینٹ پلازو کی طرح!!

اس ڈریسنگ پر نازک سا گلے میں پینڈینٹ پھر اسی کے ساتھ کے ائیر نگ ناک میں ڈیمانڈ کی لونگ!! ایک ہاتھ میں چوڑیاں جبکہ دوسرے ہاتھ میں

گھڑی پہنے ! ! پیرو میں اسپورٹ شوز جب کے بالوں کو اس نے کھلا نہیں
! ! چھوڑا تھا کیونکہ اس کے بال بہت بڑے تھے
ابرش نے اپنے بالوں کو ڈیزائن سے پونی ٹیل کی تھی جو اس پر خوب جچ رہی
تھی ! ! میک اپ کے نام پر اس نے بس لپسٹک لگائی تھی وہ بھی بالکل
لائٹ ! ! ! گلے میں دوپٹے اچھے سے ڈالے وہ اس وقت بہت خوبصورت
! ! لگ رہی تھی
یہ ہوتا ہے ایک لمٹ میں رہ کر فیشن سے کپڑے پہننا ! ! لڑکیوں نے بھی
! ! سیم ڈریسنگ کی تھی جبکہ بیلا کی بھی اک جیسی تھی
! ! اسے دیکھ میر کے لبوں پر ایک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی
اُف؛ ! میر سرد سانس ہوا کے سپرد کرتا پیچھے سے ابرش کو اپنے حصار میں
لے چکا تھا میر نے اپنا چہرہ ابرش کے کندھے سے ٹکاتے سامنے دیکھا تھا
! ! کیونکے ان دونوں کا عکس شیشے میں دکھ رہا تھا
! ! ابرش نے بھی مسکرا کر شیشے میں دیکھا تھا

تمہاری سادگی کا حسن بھی لاجواب ہے

مجھے ناز ہیں کے تُم میرا انتخاب ہو!! میر نے شاعرانہ انداز میں کہا تھا جبکہ ابرش کھل کھلا کر ہنسی تھی!!

ابھی ابرش کچھ بولتی جب منہا کمرے میں داخل ہوئی کیونکہ دروازہ کھلا ہوا تھا!!

بھابھی یہ م۔۔۔وہ کسی کام سے ائی تھی لیکن سامنے دیکھ وہ ایک جھٹکے سے رکی تھی!! جب کے میر ابرش بھی اک جھٹکے سے خود سے دور ہوئے تھے!!

س۔سوری بھائی بھابی!! منہا نے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے کہا جب کے میر کا فون صحیح وقت پر بجا تھا جب میر فون سنتا کمرے سے باہر نکلا تھا

ہ۔ہاں کوئی بات نہیں منہا!! ابرش اسے دیکھ بولی

اوہو!! تعریفیں ہو رہی تھی!! میر کے جانے پر منہا شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ابرش کو دیکھ بولی

!!جب ابرش کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ائی

منہا اور بھابھی جلدی اجائیں ایئرپورٹ کے لیے نکلنا ہے ایئرپورٹ یہاں سے بھی دور ہے!! امنہ اور روحان کے کمرے میں داخل ہوئی تھی جب

!!امنہ گھڑی میں وقت دیکھتی بولی

ہاں چلو!! ابرش نے صوفے سے اپنی شول اٹھا کر خود پر اچھے سے لے!!

!!اپنا موبائل اٹھا کر اس نے ایک نظر اپنے کمرے کو دیکھا

بائے کمرے!! کچھ وقت بعد پھر سے اپ کا دیدار کریں گے ابھی جانا بہت ضروری ہے میں اپ کو بہت مس کروں گی بائے بائے!! ابرش کمرے کو دیکھ بھرائی اواز میں بولی!! یہ کمرہ اسے بہت یادانا تھا

!!ابرش کمرے کا دروازہ بند کرتی اب وہاں سے نکلتی چلی گئی

لاؤنج میں بھی افر تفری مچی ہوئی تھی سارے بڑے بچوں کی تیاری دیکھ رہے تھے امنہ اور سائمہ بیگم بچو کی مدد کر رہی تھی !!

امنہ بچے یہ پہنو شاباش ! !اس کے ہاتھ میں چوڑیاں نہ دیکھ سائمہ بیگم نے اسے اپنے پاس بلایا امنہ بیگم نے چوڑیاں اس کے ایک ہاتھ میں ڈالی تھی ! !دوسرے ہاتھ میں ان سب نے گھڑی پہنی تھی

چوڑیاں نہیں اتارتے بچے ! !صائمہ بیگم نے مسکرا کر کہا

میں بھول گئی تھی سوری مما ! !امنہ اُن کا گال چم کر کہتی وہاں سے بھاگی تھی کیونکہ جلدی جلدی جو ایک دو کام تھے وہ نپٹا رہی تھی ! !اس دوران سب کی بونڈنگ ایک دوسرے سے بے حد اچھی ہو چکی تھی ! !شاید ہی ! !ایسا رشتہ کہیں اور پایا جاتا جو سکندر ہاؤس میں موجود تھا

صائمہ اور امنہ بیگم نے مسکرا کر اُسے دیکھا تھا انہیں اپنے تمام بچے بہت ! !عزیز تھے

کیسی لگ رہی ہوں میں ؟میرب نے عمر کی جانب رخ کرتے کہا میرب کی ! !ڈریسنگ بھی ویسے ہی تھی جیسے ابرش کی تھی

بے حد حسین ! ! عمر کے لبوں نے بے اختیار لفظ ادا کیا تھا وہ واقعی کیوٹ ڈول لگ رہی تھی ! ! جب کے اس کی تعریف پر میرب کے گال گلال بکھیر رہے تھے ! !

روحا ارام سے ! ! روحا کو تیزی سے آگے جاتا دیکھ مائم نے نرمی سے اُس کا ہاتھ تھامتے محبت سے کہا جب کہ روہا مسکرائی تھی ! !

اوکے مان ! ! روحا نے بے اختیار مائم کے گال پر اپنے لب رکھے تھے مائم کی اپنے لیے بے انتہا پرواہ دیکھ اس کی انکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ روہا کو اس سے مزید محبت ہو رہی تھی ! !

دن بدن اس کی محبت مائم کے لیے بڑھتی جا رہی تھی یہی حساب مائم کا بھی تھا ! !

مائم نے اِدھر اُدھر دیکھا تھا سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا تھا ! !

مائم مسکرا کر ابھی روحا کا گال چومتا جب روحا آگے کو بھاگی !

سب ہیں یہاں پر ! ! ایسے نہیں کرتے ! ! روحانے ہنستے ہوئے ہانک لگائی

جب کے بیچارہ مائم اُسے دیکھتا رہ گیا

ارام سے بچے ! ! اُسے بھاگتے دیکھ مائم نے ہانک لگائی جب وہ اپنی سپیڈ ہلکے

! کر گئی ! ! مائم نے مسکرا کر دھیمے سے نفی میں سر ہلایا تھا

تم اج اتنی پیاری کیوں لگ رہی ہو کوئی خاص وجہ ؟ زھرام منہا کے پاس اتا

مصنوئی سنجیدگی سے بولا وہ جانتا تھا ایسی باتوں سے منہا کو غصہ اتا ہے وہ اپنی

! ! تعریف سننا چاہتی ہے نہ کہ تعریف میں بھی سوالات

وہ اس لیے کیونکہ اج اپ نے اپنی انکھوں کا اپریشن کروایا ہے اس لیے اپ

کو میں ٹھیک سے نظر ائی ہوں ! ! منہا جو اسے اپنے پاس اتا دیکھ اپنی تعریف

ایکسپیکٹ کر رہی تھی اسے تعریف میں بھی سوال میں کرتے دیکھ اُس نے

دانت پیستے کہا ! ! ! جبکہ زہرام نے اپنے مسکراہٹ دبای تھی اُسے منہا کو

تنگ کرنے میں بہت مزا اتا تھا

اوہ میرا بے بی بابا کی جان کتنا پیار الگ رہا ہے ! ! منہا کی گود میں موجود زہرا کو دیکھ زھرام پیار سے بولا

! ! پھر زہرا کو منہا کی گود سے لے گیا

بالکل اپنے بابا پر گئی ہے زہرا نہایت خوبصورت ! ! زہرہ کا حسین چہرہ دیکھ زہرام اک ادا سے بولا زہرا واقعی بہت خوبصورت تھی کیونکہ اس کے ماں باپ خوبصورت تھے لیکن منہا کو تب چڑھانے کے لیے زہرام نے صرف ! ! اپنا نام لیا تھا

زہرا کی مما بھی نہایت خوبصورت ہے کبھی نظر کرم کر لیجیے ان پر بھی ! !

منہا خفگی سے لیکن لاڈ سے بولی جب کے اُس کے خوبصورت انداز میں کہنے ! ! پر زہرام جو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

زہرا کی مما کے علاوہ میں نے کبھی کسی پر نظر کرم کیا ہی نہی بیگم ! ! زھرام نے منہا کے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا جب کے منہا کے لبوں پر

مسکراہٹ ائی تھی جسے وہ اکیلے لمحے چھپا چکی تھی کیونکہ وہ مزید نخرے زہر ام سے اٹھوانا چاہتی تھی !!

سعد منال سے خفا تھا جو کہ اس کا ہونا برحق تھا وہ سب کے سامنے بالکل نارمل دکھا رہا تھا لیکن وہ اس سے ناراض تھا!! یہی وجہ تھی جو صبح سے سعد اسے نظر انداز کر رہا تھا!!

منال اس سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن موقع نہیں مل پا رہا تھا!! اب تو سب منال کو سچ میں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا!! کبھی کبھی وہ بہت زیادہ کر جاتی تھی؛! سعد جیسا شوہر قسمت والوں کو ملتا ہے اور منال بھی قسمت والی تھی !!

ہٹلر!! منال سعد کے پاس ائی تھی جو کول پر بات کر رہا تھا!! اُس کی آواز پر سعد نے اُسے دیکھا تھا

بولو؟ فون رکھتے اُس نے سنجیدگی سے پوچھا

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے ! ! منال اس سے معافی مانگنا چاہ رہی تھی

بولو ! ! ہنوز سنجیدگی سے کہا

وہ م۔۔۔۔ابھی وہ آگے بولتی جب پیچھے سے اوازائی

سعد ! ! میر نے سعد کو پکارا تھا

جی سر ! ! سعد فوراً میر کی جانب بڑھ چکا تھا ! ! منال کو رونا ارہا تھا کیونکہ صبح

! ! سے سعد نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی

بچو 11 بجنے والے ہیں بس کرو تیاریاں اپ لوگوں کو ایر پورٹ بھی پہنچنا

ہے دو گھنٹے بعد فلائٹ ہے ! ! داداسائی کی آواز نے سب کی ہلچل رو کی

! ! تھی ! ! وقت ایسے گزر رہا تھا کہ پتہ ہی نہیں لگ رہا تھا

بس داداسائی نکل رہے ہیں ! ! میر اُن کے پاس ایا تھا جب انہوں نے میر کو

سینے سے لگایا

خوش رہو ! ! داداسائی نے میر کی پیشانی چُمی تھی میر احمد صاحب کے گلے

! ! لگا

خیریت سے جاؤاور خیریت سے واپس آؤمیرے بچو!!انہوں نے میر کو سینے سے لگائے کہا

باری باری سب لائن سے سب سے مل رہے تھے!احسن صاحب کو میر کو گلے لگایا!!

ان سے ملتے صائمہ بیگم نے اسے سینے سے لگایا!!

ٹرپ تھوڑا لمبا تھا اس لیے سائمہ اور امنہ بیگم کے اگے نم ہو رہی تھی

اللہ اپ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے!!ساتھ خیریت سے اپنا سفر مکمل کریں!!سب کی دعاؤں کے ساتھ سب بڑوں سے ملے تھے!!

اللہ حافظ!!سب نے اللہ حافظ کیا پھر سب اک ساتھ گھر سے باہر نکلے تھے

سب گاڑی میں بیٹھے ایئرپورٹ تک چھوڑنے احمد اور احسن صاحب ارہے تھے!!

سب گاڑیوں میں بیٹھے تھے جب گاڑی ایئرپورٹ کی جانب روانہ ہوئی اس وقت ساڑھے گیارہ ہو چکے تھے ایئرپورٹ سوا بارا تک پہنچ جانا تھا!!

راستے میں بھی سب کی باتیں جاری تھی لڑکیاں تو پلاننگ کر رہی تھی کے جاتے ہی کیا کرینگی ؟؟

پہلا کنڑی تھائی لینڈ بینک کوک تھا! کیونکہ یہ ابرش کی فیورٹ جگہ تھی ورنہ پہلا کنڑی دبئ ہونا تھا!! لیکن ابرش کے مطابق پہلا بینک کوک تھا!! بینک کوک میں اس وقت کافی سردی بتائی جارہی تھی اس لیے سب نے اپنے ساتھ ہر طرح کے کپڑے رکھے تھے !!

بارا بیس تک سب ایئرپورٹ پر موجود تھے !!

ہائے مجھے یقین نہیں ارہا کچھ ہی دیر میں ہم لوگ ایر پلین میں بیٹھ کر بینک کوک جانے والے ہیں اف!! ابرش کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی!! ایسا لگ رہا تھا اسے خوشی سے رونہ اجائے گا !!

ینگ پارٹی وہی بینچ پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے!! کیونکہ فلائٹ میں تھوڑا سا ٹائم باقی تھا !!

میر مجھے اب یقین نہیں ارہا!! ابرش یہ بات کوئی ستر بار بول رہی تھی !

یہاں سب ہیں ورنہ یقین دلا دیتا!! میر نے معائنے خیز لہجے میں کہا جب
!! ابرش فوراً سیدھا ہو کر بیٹھی
آؤنا اکیلے میں یقین دلاتا ہوں!! اُسے جھٹکے سے سیدھا بیٹھتے دیکھ میر نے
!! اپنی مسکراہٹ دباتے کہا
ن۔ نہیں مجھے یقین آگیا!! ابرش نے سیدھا ہوئے ادھر ادھر دیکھتے کہا
!! ورنہ میرے کا کیا بھروسہ
ارے!! میر نے مصنوعی سیارت سے کہا جب ابرش نے میر کو دیکھا جس
!! کے چہرے پر شوخی ابرش کو دکھ چکی تھی
اپ مجھے تنگ مت کریں مجھے شرم اتی ہے!! ابرش لاڈ سے بولی جب میر
!! نے مسکرا کر اُس کے گرد حصار باندھا
پاسپورٹ کہاہیں سعد!! میر نے سعد کو دیکھ کہا تھا جس کی نظریں فون پر
تھی

سر میں نے بہرام کو دیا تھا!! سعد نے بہرام کی جانب اشارہ کیا جب کہ بہرام جو زہرام کی گوڈ میں موجود زہرا کے ساتھ کھیل رہا تھا اب جھٹکے سے اوپر دیکھنے لگا !!

بہرام پاسپورٹ؟ میر بہرام کو دیکھ بولا کیونکہ سب کے پاسپورٹ اسی میں تھے !!

پاسپورٹ!! سعد میں نے تمہیں واپس نہیں دیے تھے؟ بہرام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

نہیں بہرام تم نے مجھے واپس نہیں دیے!! سعد نے نفی میں سر ہلایا جب بہرام سوچ میں پڑا ابھی جہاں ہنسی مذاق ہو رہا تھا وہاں بالکل سناٹا چھا چکا تھا سب بہرام کو دیکھ رہے تھے جو سوچ میں گم تھا!! سب کے چہرے پر مسکراہٹ جا چکی تھی !!

میر کھڑا ہوتا بہرام کی جانب ایا !!

بہرام؟؟ پاسپورٹ کہاہیں؟؟میر نے اُسے دیکھ پوچھامیر کواس چیز کاخدشا
!!ہورہاتھاجوہواتھا

جب سعد نے مجھے وہ پاسپورٹ بیگ دیاتھاتومیں نے اُسے لاؤنج میں ٹیبل پر
رکھاتھا!!مجھے لگاسعد نے اٹھالیاہوگا!!بہرام کھڑے ہوئے صدمے میں
بولا

!!جب کے سب ایک ساتھ جھٹکے سے کھڑے ہوئے تھے

مطلب پاسپورٹ گھرپرہے؟میر نے اُسے دیکھ پوچھاجب بہرام نے
دھیرے سے اسباب میں سر۔ہلایاسب کے چہروں پر سنجیدگی جاچکی تھی
!!لڑکیوں کے چہرے پر توپریشانی تھی

!!میر نے گاڑی میں دیکھاتھاجہاں باراپینیتس ہورہے تھے

باراپینیتس ہورہے ہیں فلائٹ ایک بجے کی ہےاگرفون کرکے کسی سے گھر
سے منگواتابھی ہوں تویہاں پرانے میں پون گھنٹہ لگے گااور ٹھیک پچیس
منٹ بعد فلائٹ ہے گاڑی اگردوسوکی سپیڈ سے بھی چلائی جائے تویہاں

تک انے میں پینتیس منٹ لازمی لگیں گے ! ! اور فلائٹ پورے اک جگہ کی ہے اور پونے اک بجے چیکن ہونا ہے ! ! جس کے بعد چیک ان کاؤنٹر بند ہو جائے گا ! ! میر بول رہا تھا جب کے سب افسردگی سے سن رہے تھے سب لڑکیوں چہروں کی رنگت اڑ چکی تھی ! ! حد تک ان کی تو انکھوں میں بھی انسوانا جمع ہو چکے تھے

برائے مہربانی سب صارفین باری باری اکر چیک ان کاؤنٹر پر اسکین کروا" لیں جس کے بعد آپ سب فلائٹ میں جانے منتقل ہونے کیلئے تیار ہونگے

"مائک سے اوازائی تھی

! ! ابرش کا چہرہ تو بالکل بجھ چکا تھا جہاں بھی خوشی تھی وہاں اب انسوں تھے اس کا مطلب ہم نہیں جا پائیں گے میر ؟ ابرش نے میر کو دیکھ بھرائی آواز میں پوچھا میر نے اُسے دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں انسوں تھے جب کو ! ! دیکھ میر کے دل میں کچھ ہوا تھا

میرا برش کے پاس ایا تھا!! میر نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھاما میر جانتا تھا وہ کتنی خوش ہے؟

اگر نہیں جا پائے تو ہم اگلی فلائٹ سے چلے جائینگے!! میر نے اُس کے انسوں صاف کرتے کہا کیونکہ اب سب کو پتہ تھا کہ کوئی راستہ نہیں!! نیکسٹ فلائٹ تو نیکسٹ منتھ ہے نا!! ابرش نے میر کو دیکھا تھا اب ابرش کی آنکھوں سے سے انسوں اک کے بعد ایک نیچے گر رہے تھے!!

روتے نہیں ہیں میری جان!! میر نے اُس کے انسوں صاف کیے میرا سے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا!! لیکن یہاں کوئی راستہ نہیں تھا!!

اگلے لمحے ابرش شدت سے روتی میر کے سینے سے لگی تھی جب کسی کا خواب ٹوٹتا ہے نا؟ جس کے لیے اپ نے خوب سپنے سجائے ہو!! تو اس کا حال ابرش کی طرح ہی ہوتا ہے!! میر نے اُس کے بال نرمی سے سہلاتے اُسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی!!

بس بس میرا بچا!! میر نے اُس کے انسوں صاف کرتے کہا

سوری بھابھی!! بہرام شرمندگی سے بولا غلطی اس کی تھی اس لیے اسے شرمندگی ہو رہی تھی شرمندگی میں اضافہ تھا تب ہوا جب ابرش کو روتا ہوا دیکھا ابرش کو روتا دیکھ سب لڑکیوں کے انسوں بھی روانگی پکڑ چکے تھے اس بار نا صحیح اگلی بار چلے جائینگے میری جان!! میر اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے بول رہا تھا تاکہ وہ روئے نہیں!! میر کو اُس کے انسوں تکلیف دے رہے تھے لیکن اب یہاں کوئی راستہ نہیں تھا!!

چلیں واپس گھر چلتے ہیں!! سعد نے سنجیدگی سے کہا جب کے اُس کو نے سن ابرش کے انسوں مزید تیزی پکڑ چکے تھے میر نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی!!

سر!! جب پیچھے سے اک آواز نے متوجہ کیا میر ابرش کو نرمی سے خود سے الگ کیا پیچھے مڑا جہاں ظفر ہاتھ میں وہی بیگ تھامے کھڑا تھا!!

وہ بھاگتا ہوا میر کی جانب ایا!!

سر اپ لوگوں کے پاسپورٹ اس میں ہیں ! ! اپ لوگ گھر بھول گئے تھے
بڑی بی بی جی نے یہ میرے ہاتھ بھیجے تھے اپ لوگ کے جانے کے بعد
انہوں نے یہ دیکھا تھا اس لیے مجھے دیر ہو گئی زیادہ دیر تو نہیں ہوئی نا؟؟
ظفر میر کو دیکھ بولا اُس کی سانسیں پھول رہی تھی ! ! سب بے یقینی سے یہ
! ! کر شمہ دیکھ رہے تھے جب میر کا فون بجا میر نے فون کان سے لگایا تھا
میر بچے میں نے ظفر کے ہاتھ اپ لوگوں کے پاسپورٹ کا بیگ بھیجا ہے
اپ کو مل گیا؟ صائمہ بیگم کی آواز سنائی دی
جی ماما مل چکا ہے ! ! تھینک یو ماما ! ! میر نے مسکرا کر کہا تھا
! ! فون رکھتے میر نے ظفر کو گلے لگایا
شکریہ ! ! میر نے مسکرا کر کہا کیونکے ابرش کی خوشی واپس اچکی تھی اُس کی
! ! آنکھوں سے انسوں جا رہے تھے اور یہی تو میر کی پوری زندگی تھا
میر نے بیگ تھامتے ابرش کو دیکھا جو نم آنکھوں سے مسکرا رہی تھی جب
کے میر کے دیکھنے پر وہ میر کے گلے لگی تھی ! ! سب کے چہروں پر

مسکراہٹ اچکی تھی ایک بار پھر چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھے! جب
!!چیک ان کے لیے مائک میں ایک بار پھر اوازائی
سب چیک ان کے لیے اگے کو بڑھے تھے کچھ ہی دیر میں سب کی چیکنگ
!!ہو چکی تھی فلائٹ میں بس 10 سے 15 منٹ تھے
کچھ کھاناہیں کسی نے؟ فلائٹ میں 15 منٹ دیکھ میر نے سب کو دیکھ
!!پوچھا
جب سب نے ہی اسباب میں سر ہلایا کیونکہ سب کو ہی بھوک لگ رہی تھی
!ایئرپورٹ میں ہی بنے ریسٹورنٹ میں وہ سب لوگ داخل ہوئے تھے؛
سب نے اپنے کھانے کی چیزیں لی تھی!! سب کھاتے کھاتے باتیں کرتے
!!ہوئے اب ٹہلتے جہاز کی جانب بڑھ رہے تھے
کیونکہ مائک سے جہاز میں بیٹھ جانے کی ہدایت اچکی تھی!! بیلا میر کی گود
!!میں تھی

بابا کی جان میرا پیارا بچہ ! ! بیلا نے معصومیت سے میر کو دیکھا تھا جب میر نے مسکرا کر کہا

اُن دونوں کی باتیں ایسے ہی جاری تھی سب نے جہاز میں بیٹھتے اپنی اپنی سیٹ سمبھالی تھی اور کچھ ہی دیر میں جہاز اپنی منزل کو پرواز کر چکا تھا ! ! پاکستان سے بینکوک کا سفر لمبا تھا اس لیے اگلی رات تک ہی سب نے پہنچنا تھا ! ! جہاز بزنس کلاس تھا اسلئے سب سکون سے سو بھی سکتے تھے ! ! لیکن کسی کو نہیں ائی تھی ! ! سب آپس میں باتیں کر رہے تھے اور اسی طرح یہ لمبا سفر بھی کٹا تھا ! !

اگلے دن کی رات کو جہاز تھائی لینڈ کی سرزمین پر رکا تھا ! ! سب جہاز سے اترے تھے ! ! اس وقت تھائی لینڈ میں قریب شام کے چھے ساتھ بجے کا وقت تھا ! !

واؤ ! ! جہاز سے اترتے ہی سب لڑکیوں نے ایک ساتھ کہا تھا ! !

تھائی لینڈ کے ایئرپورٹ پر چیک ان کرتے ہی ایک بڑی سی گاڑی
!! ایئرپورٹ کے اگے رکی تھی جس میں سب پر جمان ہوئے تھے
اور گاڑی ہوٹل کی جانب روانہ ہوئی تھی!! سب ٹریل کی وجہ سے کافی
تھک گئے تھے اس لیے سب کچھ گھنٹے ارام کرنے کا ارادہ رکھتے تھے پھر
!! رات میں باہر نکل کر گھومنے کا
لڑکیاں شیشے سے جھاک جھاک کر آس پاس راستہ دیکھ رہی تھی بینک
کوک حد سے زیادہ خوبصورت تھا وہاں ہر چیز ابرش کی پسند کے مطابق تھی
!! اور یہی وجہ تھی جو یہ سٹی ابرش کی فیورٹ تھی
ادھے گھنٹے کے سفر کے بعد ہی گاڑی ہوٹل کے اگے رکی تھی!! سب گاڑی
سے اُترے ہوٹل بے حد بڑا اور شاندار تھا پتہ لگ رہا تھا کے یہ یہاں کا سب
!! سے بڑا اور شاندار ہوٹل ہے جو میر نے بک کیا تھا

ہوٹل کا سٹاف سب کا سامان لے کر ان کے کمرے کی اور بڑھ چکا تھا کاؤنٹر نے میر نے چابیاں لی تھی ! ! ابرش نے چہرہ گھمائے ہوٹل کا انٹرس دیکھا تھا ! ! جو نہایت بڑا تھا ! ! ایسا ہوٹل اس نے کبھی زندگی میں نہیں دیکھا تھا ہوٹل میں چیک ان کر کے ینگ پارٹی لفٹ کی اور بڑھی تھی ؛ ! ان سب کے کمرے 5 فلور پر تھے میر نے ایک ہی پورشن میں سب کے کمرے بک ! ! کروائے تھے پورا فلور ہی ینگ پارٹی کیلئے بک تھا

سب سے پہلا کمرہ میر کا تھا جبکہ اس کے بعد مائم کا پھر عمر کا زہرام کا اسی ! ! طرح لائن سے سارے کمرے سب کے جا رہے تھے

رات میں ملتے ہیں ابھی ساڑھے چھ ہو رہے ہیں 10 بجے تک ! ! زھرام نے چیخ کر کہا تھا جب سب اسباب میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی اور بڑھے تھے کیونکہ سب حد سے زیادہ تھک چکے تھے سب کو ارام کی ضرورت ! ! تھی

سب اپنے اپنے کمروں میں جا کر فوراً سو چکے تھے ابرش پہلے سوئی تھی اسلئے ابرش نے نرمی سے اُسے بیڈ پر لٹایا پھر میر ابرش بھی شاور کے بعد لیٹتے ہی سو چکے تھے!!

سارے کمرے اک جیسے تھے اور نہایت خوبصورت اور بڑے بھی بالکل ہوٹل کی شاندار ایری کی طرح!! یہاں کی ہر چیز زبردست تھی!! یہاں کے تمام کمروں کا فرنیچر بلیک تھیم پر تھا جو کہ مزید کمرے کو چار چاند لگا رہا تھا!!! خیر سکون کی نیند سب پر مہربان ہو چکی تھی!!

میر اٹھے ساڑے دس ہو رہے ہیں گھومنے جانا ہیں!! ابرش نے میر کو اٹھایا تھا جو گہری نیند میں تھا!!

میر اٹھے نا!! ابرش پہلے ہی ریڈی ہوئے کھڑی تھی اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی باہر بھاگ جاتی!!

ہمم!! میر نے گہری نیند میں ہنکارا بھرا تھکان کی وجہ سے ہمت نہیں ہو رہی تھی لیکن ابرش کی تو نیند ہی اڑ چکی تھی!!

میر پلز اٹھے!! ابرش نے میر کا ہاتھ تھامے کہا جب میر نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا جو مکمل تیار ہوئے اپسرا بنے اس کے سامنے کھڑی تھی!!

دیکھے میں بھی تیار ہو چکی ہوں ساڑھے ہو چکے ہیں!! سب انتظار کر رہے ہوں گے نا؟؟ پلز چلے!! ابرش منت بھرے لہجے میں بولی جب میر اٹھ کر بیٹھا!! اُس کے چہرے پر خوشی دیکھ اتنی تھکان کے باوجود میر کھڑا ہوا تھا!!

ابرش نے محبت بھری نگاہ سے اُسے دیکھا تھا!!

میں نے آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں!! یہ رہے!! ابرش نے صوفے کی جانب اشارہ کیا جب میر مسکرا کر اُس کا خوشی سے بھرپور چہرہ دیکھتا!! کپڑے لیے باتھ روم میں بند ہوا تھا؛!

ابرش نے بیلا کو دیکھا جو خود بھی گہری نیند میں سو رہی تھی ابرش نے بیلا کو بھی اٹھانے کی کوشش کی تاکہ وہ بھی گھومنے چلے لیکن بیلا بے ہد گہری میں موجود تھی ! ! اسلئے اُسے وقت لگ رہا تھا ائینے میں لیکن جب تک میر ریڈی ہو کر باہر ایا تب تک ابرش بیلا کو تیار کر رہی تھی ! ؛

چلے میر ؟ میں نے بیلا کو بھی ریڈی کر دیا ہے ! ! ابرش مسکرا کر بولی

جی میری جان چلتے ہے ! ! میر نے مسکرا کر کہا جب وہ تینوں کمرے سے باہر نکلیں تھے عین وقت ہی سب اپنے اپنے کمروں سے باہر آئے تھے ! !

ویلکم ٹو تھائی لینڈ ! ! زھرام نے چیخ کر کہا تب وہ نیند میں تھا لیکن اب وہ چارج ہو کر ایا ! ! اُس کی بات پر سب اک ساتھ ہنسے تھے ! !

ٹہلتے ہیں تھائی لینڈ کی خوبصورت سڑکوں پر ! ! آجاؤ ! ! زھرام کہتا آگے کو ایا سب مسکرا کر اگے بڑھے تھے لفٹ سے نیچے اترتے سب نے ہوٹل سے باہر قدم رکھا تھا رات ما مناظر دن سے دس گناہ زدا اچھا تھا ! !

ماشاءاللہ ! ! لڑکیوں کے لبوں سے بے اختیار ادا ہو تھا وہاں کا ماحول بہت پر سکون تھا ! ! اس پاس لائٹ جل رہی تھی لیکن رات ہونے کی وجہ سے ! ! سڑک پر کوئی بھی نہیں تھا یہی وجہ تھی جو زیادہ اچھا محسوس ہو رہا تھا ! ! وہ سب اک ساتھ اگے کو بڑھ رہے تھے ! ! یہ سب بہت حسین تھا ! ! ہٹلر ائی ایم سوری ! ! سعد کو خفا دیکھ منال نے اُسے کوھنی ماری تھی ! ! اٹس اوکے ! ! اُس نے مختصر سا جواب دیا

یار ائی ایم سوری نا ! ! منال نے لاڈ سے کہا لیکن سعد ماننے کو تیار نہیں تھا منال میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کیا پھر اک لمحے میں اُس کے لبوں پر لب رکھ پیچھے ہوئی ! ! یہ سب اک سیکنڈ کے اندر ہوا تھا سعد کی آنکھیں ! ! حیرت سے باہر انے کو تھی

! ! سعد نے چونک کر اُسے دیکھا

اب تو معاف کر دو ! ! منال نے بیچارگی سے کہا جب کے سعد اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی حرکت پر حیرت اب تک اُس پر سوار تھی ؛ !

اُسے گہری نظروں سے خود کی جانب دیکھتا پا کر منال نے مسکراہٹ دبای
!اور سعد کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈالا
چلو سب آگے نکل گئے !! منال اُسے کھینچتی ہوئی آگے کو لے کر بڑھی تھی
!! منال کے اس منانے کے انداز پر سعد کو اُس پر ٹوٹ کر پیار ایا تھا
!! وہ منال سے بے حد محبت کرنے لگا تھا؛ !اور اس کی یہ ادائے اُف
سعد نے مسکرا کر منال کی پشت دیکھی تھی عین وقت منال نے پیچھے دیکھا
جب سعد نے فوراً مسکراہٹ چلاتے چہرہ سنجیدہ کیا وہ اُس سے اب ناراض
!! نہیں تھا لیکن اُسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا
یہاں بیٹھے ؟ابرش نے سامنے اشارا کیا جہاں بیچوں بیچ آگ جلا رہی تھی اور
اس پاس بیٹھنے کی جگہ تھی
بلکل یہاں بہت سردی ہے آگ کے پاس بیٹھتے ہے !! سب نے حامی دی
!! جب سعد گول دائرے میں وہاں بیٹھے تھے

سب لڑکیوں کے سر اپنے اپنے شوہروں کے کندھے پر تھے!! یہ حسین منظر کوئی دیکھتا تو دیکھتا رہ جاتا؛؛

کتنی خوبصورت ہو گئی نا زندگی؟ ابرش نے بے اختیار کہا تھا

ہاں!! بے شک آزمائشوں کے بعد اسانی ہے! میر نے مسکرا کر کہا تھا کبھی کبھی زندگی کے سبق اتنا خوبصورت اختتام دیتے ہیں کے یقین نہیں ہوتا ہم اتنی دیین کے حقدار ہے بھی یا نہیں!! مائم نے بھی روحا کو محبت سے دیکھ کہا تھا!!

رشتوں میں ائی دوریاں مزید نزدیک کرتی ہے!! روحا نے مائم کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈالتے کہا !!

سب لڑکے اپنی اپنی بیویوں کو دیکھ رہے تھے!! جب کے اُن کی بیویاں بھی اپنے شوہروں کو دیکھ رہی تھی! سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کبھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ!!

میر کھڑا ہوا تھا میر نے ابرش کے آگے اپنا ہاتھ بٹھایا جب ابرش ہاتھ رکھتی کھڑی ہوئی تھی !!

ہم اتے ہیں !! میر کہتا آگے کو بڑھا ابرش اور میر پھر سے سڑک پر آ چکے تھے جب کے پیچھے باکی سب اپنی اپنی بیویوں سے پیار بھری باتیں کر رہے تھے !!

میر میں بہت خوش قسمت ہُوں جو آپ میری زندگی میں آئے !! ابرش میر کے بازو میں اپنا بازو ڈالتی اُس کے کندھے پر سر رکھ آگے کو چلتی بولی اور تمہارا میری زندگی میں انا میری قسمت تھی اور تُم پر ٹھہر جانا میری مرضی ہیں مس ابرش شاہ میر سکندر !! میر نے رکتے اُس کی پیشانی چومتے دلفریب انداز میں کہا تھا

!! کاش یہ لمحہ کبھی ختم نہ ہو !! ابرش نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا

میں بھی یہی چاہتا ہوں یہ لمحہ یہی رک جائے !! میر نے ابرش کو اپنے سینے سے لگایا تھا

میر مجھے اپ کو اک بات بتانی ہیں ! ! ابرش کو اک بات یاد ائی تھی

کیا میر ابچا ! ! میر نے محبت سے کہا

بہت پہلے جب آپ پاکستان آئے تھے گھر تو مجھے کسی نے کیڈ نیپ کیا تھا

م۔۔۔ابھی ابھی بھرائی آواز میں یہ بات پوری کرتی جب میر بولا کیونکہ

! ! ابرش میر سے کوئی بات چھپانا چاہتی تھی

Eyes close Angel!! 💔😣

میر نے مسکرا کر کہا تھا جب کے اُس کے الفاظوں پر ابرش نے میر کے سینے

! ! سے چہرہ اٹھائے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا جو اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا

ا۔آپ کو کیسے پتہ ؟ ؟ یعنی وہ اپ ؟ ابرش حیرت سے کہے رہی تھی جب میر

نے اُس کے تصورات دیکھ مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا تھا

یعنی ہمیشہ سے میری حفاظت آپ نے کی ہے ؟ آپ نے مجھے بتایا کیوں

نہیں ! ! ابرش میر کو دیکھ بولی اس پاس سڑک پر کوئی نہیں تھا بس وہ دونوں

! ! موجود تھے

کیونکہ میں تُم سے ہمیشہ سے محبت کرتا تھا میری پہلی نظر کی محبّت تھی تُم!!
پہلی چاہت بہت جان لیوا ہوتی ہے!!اور تُم میری پہلی چاہت تھی!!شاہ
میر سکندر کی زندگی میں انے والی پہلی اور آخری لڑکی!!میر نے عقیدت
سے کہا تھا

میں تُم سے وعدہ کرتا ہوں ابرش زندگی کے ہر موڑ پر تُم مجھے اپنے ساتھ
پاو گی جس طرح میں ابھی تُم سے محبت کرتا ہوں اسی طرح ساری زندگی
کرونگا!!میرا پیار تمہارے لیے ہر لمحے کسی لہر کی طرح بڑھتا جائیگا!!تُم
میری زندگی میں ائی وہ خوشی ہو جو شاہ میر سکندر کی رگوں میں خون بن کر
دوڑتی ہیں !!

تم میرے دل میں رہتی ہو!!کیونکہ یہ دل صرف تمہارا ہے!!میر نے
اُسے دیکھ شدت سے بھرپور لہجے میں کہا تھا اور ابرش نم آنکھوں سے میر
کی باتیں سن رہی تھی سرشاری رگ رگ میں دوڑ رہی تھی

تمہیں پتہ ہے تُم میرا غرور ہو!! میری ابرش!! میر نے فخر سے کہا تھا اور
ابرش کی انکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا
زندگی میں تمہیں خود سے بڑے مقام پر دیکھنا چاہتا ہوں میں!! زندگی میں
تمہیں میں ایک ایسے مقام پر پہنچا رہوں گا جس سے تمہیں خود پر فخر ہو گا!!
انے والی زندگی میں ہم وہ سب کریں گے جو تم چاہتی ہو!! میرا فخر غرور
طاقت اور کمزوری صرف تم ہو!! تمہارے اگے میں خود کو بے بس
محسوس کرتا ہوں!! تم نے مجھے محبت کرنا سکھائی ہے ورنہ میری نظر میں
محبت کی کوئی اہمیت نہیں تھی!! لیکن جب سے تمہیں حفظ کیا ہے محبت
!!! ایک بے حد حسین لفظ لگتی ہے
تمہارے علاوہ دل کو اور کچھ یاد نہیں!! تمہاری ان حسین آنکھوں میں
!! انسوں میں کبھی نہیں انے دونگا!! اب سے ہر لمحہ تُم مسکرا کر گزارو گی

تمہارے انے کے بعد معلوم ہوا ہے اچھے ہمسفر کا ساتھ زندگی کی مشکلات میں بھی تھکنے نہیں دیتا اسی طرح انے والی زندگی میں تمام مشکلات کا سامنا بنے تھکے کرونگا!! میر نے اُسے دیکھ کہا تھا

ہم ساتھ کریں گے!! ابرش نے بھرائی آواز میں کہا تھا جب میر مسکرایا خوشی کے اس کی انکھوں سے بہے رہے تھے

میری محبت، میری زندگی، میری چاہت میری عاشقی لفظ دیکھو تو ہزار میں، اگر سمیٹ دوں تو صرف تم ہو ابرش !!

جب بھی ذکر سکون کا ہوتا ہے ذہن میں صرف تمہارا خیال اتا ہے !! زندگی میں وقت جیسا بھی آئے بس تم مجھے میرے قریب ہونی چاہیے ہو!!

میر نے اُس کی ناک پر نرمی سے لب رکھے تھے جب ابرش گہرا مسکرائی جبکہ انکھوں سے انسو مسلسل بہہ رہے تھے جنہیں میر اپنے لبوں سے چن رہا تھا!!

اس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ دیکھ میر کے دل میں سکون ہو رہا تھا!!

میر!! میں بھی اپ سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں میری پہلی محبت اپ تھے اور ہمیشہ رہیں گے!! میں نے زندگی میں بس اپ کو چاہا ہے میری تہجد کا صلہ ہے اپ!! میری دعائے کا نتیجہ آپ ہیں!!

جن سے ہم پیار کرتے ہیں ان کے منہ سے اپنا نام سننا بھی دل کی تسکین ہوتا ہے اور جب جب اپ میرا نام پکارتے ہیں میرا دل تسکین سے پر سکون ہوتا ہے!!

میرا دل اپ کو دیکھتے ہی اپ کا ہو چکا تھا!! ابرش نے میر کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا جب کے میر گہرا مسکرایا تھا

اپ کی مسکراہٹ میری کمزوری ہے میری دعا ہے جس لمحے اپ مسکراتے ہیں کاش وہ لمحہ کبھی ختم نہ ہو میں اپ کو دیکھتی رہوں اور زندگی ختم ہو

جائے!!ابرش میں کی مسکراہٹ دیکھ شدت سے بولی اُس کی کمزوری میر
!!کی مسکراہٹ تھی وہ یہ بات اج میر کو بتا چکی تھی

میری دنیا اور میری خوشیاں بس اپ سے شروع ہوتی ہیں اور اپ پر ہی ختم
!!

!! میری زندگی کا الف بھی آپ ہیں اور "ي" بھی

ابرش کی زندگی پر صرف شاہ میر کا حق ہیں!!ابرش نے کہتے میر کے گال پر
!!لب رکھے تھے میر مسکرا کر اُس کی باتیں سن رہا تھا

میں شدت چاہتی ہوں میر یہ لمحہ یہیں رک جائے اور میں ایسے ہی اپ کو
دیکھتی رہوں!!ابرش نے شدت سے دعا کی تھی!!وہ دونوں اک
دوسرے کی انکھوں میں دیکھ رہے تھے!!میر کا ہاتھ ابرش کی کمر پر تھا
!!جب کے ابرش کا میر کے سینے پر

رومینس ختم ہو گیا ہو تو ہم اجاے ؟ زھرام کی آواز پر اُن دونوں نے ایک ساتھ دائیں جانب دیکھا تھا ! ! وہ دونوں مسکرا کر نرمی سے ایک دوسرے سے دور ہوئے ! !

وہ سب بھی مسکرا کر اُن کے پاس ائے تھے ! !

ہٹلر ! ! ائی لو یو ! ! منال نے سعد کے کان میں کہا

ائی عشق یو میری چڑیل ! ! سعد نے بھی اُس کے کان میں محبت بھری سرگوشی کی تھی جب کے پہلی بار سہی لیکن منال کے چہرے پر شرم کے گلال بکھر رہے تھے ! !

شکریہ میری زندگی میں انے کیلئے ! ! عمر نے میرب کو دیکھ کہا تھا جو خوبصورت سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہی تھی ! !

ویلکم ! ! میرب نے دانت دکھاتے کہاں جب کے عمر دھیرے سے ہنسا تھا عمر کی آنکھوں میں میرب کیلئے محبت صاف دکھ رہی تھی ! !

مان آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے ! ! مائم کو محبت بھی نظروں سے خود
! ! کی جانب دیکھتا پا کر روحا نے شرماتے ہوئے کہا
جب جب تمہیں دیکھتا ہوں تب تب تُم سے محبت ہوتی ہے میرا بچا ! مائم
نے ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا جب کہ روحا نے شرما کر
! ! مائم کے بازو میں اپنا چہرہ چھپایا تھا
زھرام میرا ہاتھ چھوڑیں ! ! منہا خفگی سے بولی
یہ ہاتھ تو میرے مرنے کے بعد ہی چھوٹے گا ! ! زہرام نے کندھے اچکا کر
کہا
ایسے نہیں بولتے ! ! اللہ نہ کرے اپ کو کچھ ہو ! ! منہا اُس کے لبوں پر ہاتھ
رکھتی بولی جب زھرام نے اُس کا وہی ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر ایک
عقیدت بھرا لمس چھوڑا تھا اور محبت بھری خوبصورت نظروں سے منہا کو
! ! دیکھا تھا جبکہ منہا گہرا مسکرائی تھی

امنہ اور بہرام اک دوسرے کو شرما کر دیکھ رہے تھے امنہ کا ہاتھ بہرام کے بازو میں تھا!!

کچھ بولیں!! امنہ اُسے دیکھ شرماتی ہوئی بولی

تم شرمانا کم کرو گی تب ہی بولوں گا!! بہرام بھی مصنوع اس کی طرح شرمانے کی ایکٹنگ کر رہا تھا

اس کی بات پر امنہ نے منہ پھلایا

جب کے بہرام نے ہولے سے ہنستے اُس کے پھولے گال دیکھے گا!!

بولیں نا کچھ!! امنہ نے اُسے دیکھ کہا

ائی لو یو!! بہرام نے مسکرا کر کہا جب کے اُس کی بات پر امنہ نے شرماتے ہوئے اِدھر ادھر دیکھا تھا اور بہرام اک بار پھر دلکشی سے ہنسا تھا!!

میر نے ابرش کو دیکھا جو ہلکا ہلکا سردی کی وجہ سے کانپ رہی تھی میر نے آپنا کوٹ اُتار کر ابرش پر ڈالا

میر!! جب ابرش نے میر کو محبت سے پکارا

جی میری کل کائنات!! میرنے اُسے دیکھ کہا تھا

salanghaeyo😠❤

(I love you),

!!اُس نے کورین لینوچ میں کہا تھا

nae ma-eumkkaji salanghaeyo pai!!

(ائی لویو ٹو میرے دل کے ٹکڑے)

!! میرنے بھی جواب دیا تھا جب ابرش شرما کر میں کے سینے سے لگی تھی

جب کے بیلا کھل کھلا کر میر کی گود میں تھی بیلا نے ابرش اور میر کے گال پر

لب رکھے تھے ابرش اور میر نے بھی بیلا کے گال پر لب رکھے تھے!! اور

!!سب نے مسکرا کر یہ خوبصورت منظر دیکھا تھا

اسی طرح سب نے مسکراتے ہوئے اخری عشق کے اس خوبصورت سفر کو

!!!الوداکیا تھا

اور یہاں آخری عشق کا سفر اختتام ہوا تھا آپ سب کے ساتھ آخری عشق کا سفر یہی تک تھا!! یہ خوبصورت سفر یہاں اختتام ہو رہا تھا!! آٹھ ماہ کے سفر کو الوداع کہنے کا وقت اچکا تھا اس کہانی میں ہم نے بہت کچھ سیکھا!! شاہ میر سکندر کی بے لوث محبت اور ابرش کا میر کو ٹوٹ کر چاہنا!! اپنی بیویوں کی حفاظت اور عزت کرنا!! اُن سے ٹوٹ کر محبت کرنا!! اور بھرپور محبت کے ساتھ اخری عشق کا سفر اختتام ہونا!!!

یہی تک تھا سفر اپنا تمہیں ہے لوٹ کر جانا کبھی میں یاد آؤں تو چلے انا

!! اختتامِ آخری عشق

!! ختم شد